بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

فن طب کی کتاب لاجواب مشہور کتاب معنی کامل الصناعه عربی مصنفه ابو الحسن علی ابن عباس مجوسی کا اردو ترجمه موسوم به



اطلاع ۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے مطلب سے جو تین صفحہ جو سادے ہیں انمیں بعض طب اردو و فارسی و عربی وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب طب اردو

تشریح الاسباب ۔ معروف بہ مطہر العلاج ترجمہ شرح [illegible] مصنفہ حکیم قاضی الٰہی بخش ۔

رسالہ زبدۃ المفردات ۔ داتکر [illegible] حکیم سید علی حسین نگاہی ۔ طبع ۔

نہایۃ الحاجات ۔ فصول [illegible] دواؤں کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم [illegible] علی رئیس شعرا ۔

عقید الاجسام ۔ [illegible] مرض [illegible]

علاج الغربا ۔ [illegible]

[illegible]

قانون [illegible]

طب نبوی ۔ جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے

اکسیر اعظم ۔ انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین ۔

رموز الحکمت ۔ ان علامتون کا بیان جس سے ابتدائے مرض سے ہی [illegible] معلوم ہوتا ہے اور اسکے مرض کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی ۔

معالجات احسانی ۔ دلائل تشخیص امراض اور انکا علاج مولفہ حکیم احسان علی ۔

علاج الامراض ۔ اردو طب کی مستند کتاب ترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان ۔

رسالہ [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] مولفہ حکیم [illegible] ۔

[illegible]

ہیں یہ قالب ہے اس عنوان کی کتاب اب تک نہیں ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد [illegible] خان جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے یادگار زمانہ ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی ۔ کلیات معالجات طب میں اعلے درجہ کی کتاب ہے جو زبان فارسی میں تصنیف حکیم اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی جرجانی ہے اسکا ترجمہ اردو میں منجانب مطبع حکیم محمد ہادی حسین خان مرادآبادی سے بہت سلیس و عام فہم میں فرمایا تین جلد جلد اول دوم و سوم و چہارم یکجائی ۔

[illegible] یکجائی ۔

جلد [illegible] یکجائی ۔

[illegible] طب ۔ اردو [illegible]

فہرست ابواب مقالہ ہاے جلد اول ترجمہ کامل الصناعہ در بیان امور طبیعیہ و خارج از طبع و امور غیر طبیعی مشتمل اوپر دس مقالہ کے۔ اور اسی حصہ کا نام جز نظری علم طب ہی

تمت



بعونہ تعالیٰ

فن طب کی کتاب لاجواب مشہور و کمیاب یعنی کامل الصناعہ عربی مصنفہ ابوالحسن علی ابن عباس متطبب مجوسی کا اردو ترجمہ

موسوم بہ

ترجمہ کامل الصناعہ

جسکو

عالم المعی فاضل لوذعی مولوی حکیم غلام حسنین صاحب کنتوری نے بجانب مطبع نہایت محنت و شفقت سے بزبان اردو ترجمہ فرمایا

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۹ء



تیری ستود ر کہدا اے پروردگار اور درود خدا کا نازل ہو محمدؐ اور آل محمدؐ پر اور سلام **پہلا مقالہ** کتاب کامل الصناعہ طب کا جو بنام ملکی مشہور ہے
یہ کتاب تصنیف سے ابوالحسن علی بن عباس متطبب مجوسی کی ہے جو شاگرد تھے ابو ماہر موسیٰ بن سیار کا اور اس مقالہ مین چھبیس باب ہین **باب اول**
سبب تصنیف کتاب یعنی شروع کتاب **باب دوم** مین اُن مصنفون کا ذکر ہے جو بقراط وغیرہ قدیم طبیبون نے کی ہین **باب سوم** مین بیان اُن
چیزون کا ہے جسکو فن منطق مین رؤس ثمانیہ کہتے ہین یہ وہ آٹھ چیزین ہین جنکا جاننا ہر ایک کتاب کے پڑھنے سے پہلے مناسب ہے **باب چہارم**
طب کی تقسیم مین **باب پنجم** بیان مین شناخت استقسات چہارگانہ یعنی وہ چار چیزین جنسے اجسام طبعی کی ترکیب ہے اور بیان ماہیت انھین استقسات کا
باب ششم بیان مین ماہیت مزاج کے اور بیان اصناف مزاج کے **باب ہفتم** بیان مین اُن معانی کے جنکی طرف ہر ایک صنف مزاج کی تقسیم
پاتی ہے **باب ہشتم** مین استدلال ہے ہر ایک آدمی کے مزاج پر کہ اُسکا مزاج طبیعی اور اصلی کونسا ہے **باب نہم** مین شناخت مزاج ہر ایک عضو کی
اعضاے جسم انسانی سے **باب دہم** مین مزاج دماغ کی شناخت کا بیان ہے **باب یازدہم** مین دونون آنکھون کے مزاج اور تمام
حواس کی شناخت کا بیان **باب دوازدہم** شناخت مزاج قلب کے بیان مین **باب سیزدہم** مین شناخت مزاج کبد یعنے جگر کی
باب چہاردہم مین شناخت مزاج انثیین **باب پانزدہم** مین تعریف مزاج معدہ کی **باب شانزدہم** مین تعریف مزاج
ریہ یعنے پھیپھڑے کی **باب ہفتدہم** مین تعریف مزاج تمام بدن کی **باب ہیجدہم** مین علامات ابدان کی جو معتدل ہین
باب نوزدہم مین اُن اسباب کا بیان ہے جو مزاجہاے طبعی کے دلائل پر [illegible] **باب بستم** مین تغیر مزاج بدن کا جانب طرف
ابدان کے ہوتا ہے وہ تغیر مزاج کا جو بدن کی طرف منسوب کیا جاتا ہے **باب بست ویکم** بیان مین [illegible] انسان کے یعنے اول عمر سے

آخر عمر تک جو سن آدمی کا مدت ہی ہر ایک سن کی طبیعت کیا ہی اور جو تغیر دلائل مزاج مین ہر سن کے ہوتا ہی **باب بست و دوم** بیان طبیعت انسان کی سرا و سادہ کا بیان ہی **باب بست و سوم** بیان مین اُس تغیر مزاج کے جو عادت کی خو گرفتگی سے ہوتا ہی **باب بست و چہارم** مین دلائل صحت اور دلائل شبری عبیدہ کا بیان **باب بست و پنجم** بیان مین اُس طریقہ علم کے جو اخلاط چہارگانہ سے متعلق ہی یہان تک فہرست کل ابواب کی تمام ہوئی

باب اول مین صدر کتاب ہی

علی ابن عباس کہتا ہی سب سے بہتر وہ چیز جس سے ابتدا جملہ امور اور جملہ احوال کی کیجائے حمد خدا ہی اور ثناے خدا ہی اور شکر خدا کا ہی اور صلوٰۃ اور درود بھیجنا اسکے برگزیدہ مخلوقات پر جنکا نام نامی محمد ہی اور اُنکی آل پاک پر۔ خدا کے واسطے حمد اور ستودگی ہی جسنے خلق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی اور رزق کو اپنی رحمت سے وسعت دی ہی اپنے تمام بندون پر اپنے فضل سے منت گستری کی۔ ہر ایک بندہ کو جسپر وہ قادر تھا اپنے احوال اور صلاح معاش دنیاوی مین وہی عطا کیا اور جس ذریعہ سے وہ اپنی مراد کو پہونچ جائے اُسے بھی عطا کیا اور جو امور آخرت مین بکار آمد ہو اُسکو مضبوط اور استوار کر دیا۔ یہ وہی عقل انسانی ہی جو ہر ایک نیکی کا سبب ہی اور ہر ایک نفع دنیاوی کی کنجی ہی اور نجات کی راہ راست ہی فضیلت دی خدا نے عز و جل نے انسان کو تمام مخلوقات حیوانی اور نباتی وغیرہ پر بعد حمد و صلوٰۃ کے سعادت مند کرے خدا انکو اے بادشاہ جلیل جسکا عنصر کریم ہی اور جوہر با فضیلت ہی عضد الدولہ عمر اُسکی دراز ہو اور دشمن اُسکے مُنہ کے بل رہین یرگرین اور بہت جلد روح اُسکی بہشت کو پہونچے اور یہ اوصاف اُس بادشاہ مین اس سبب سے تھے کہ خدا نے اُسکو فضائل نفیسہ اور مناقب شریفہ سے خاص کیا تھا کہ عقل اُسکو بہت زیادہ دی تھی اور فہم اُسکو بہت زیادہ اور ذہن اُسکا نہایت پاکیزہ اور خلقت دبلی اُسکی بہت روشن و نمودار اور خلق اُسکا پسندیدہ ذہن اُسکا بہت اچھا حلم اُسکا فرین حکم اُسکا میانہ روی حیا اُسکی نہایت ستودہ سا اُسکی بہت صاف فضل اُسکا درجہ کمال پر ثنا اُسکی نہایت جمیل جود اُسکا نہایت شامل نفس اُسکا بہت بزرگ ہمتین اور ارادے اُسکے بہت روشن شجاعت اُسکی بہت یکتائی کے ساتھ فصاحت اُسکی اعلیٰ درجہ پر پہونچی ہوئی بلاغت اُسکی پوری اور تمام اپنی حد پر سخاوت اُسکی شامل تمام خلائق پر گویائی اُسکی بہت واضح ملک اُسکا نہایت ستودہ عزت اُسکی بہت گرامی مرتبہ اُسکا بہت بلند کرامت اُسکی بہت مبارک منزلتین اُسکی بہت رفیع نعمتین اُسکی بہت سیراب تقسیم اُسکی بہت جزیل تونگری اُسکی نہایت معتدل یعنے عدل و داد سے بھری ہوئی سیاست اُسکی بہت استوار ان سب خصائل اور فضائل اور مناقب مین خدا نے اُسکو کامل کیا اور باوجود اسکے پھر ان اوصاف کی زینت اس طرح پر دی کہ اُسکو دلی محبت علم اور حکمت سے ہوئی اور انھین امور مین اُسکی رغبت تھی اور ان دونون سے فائدہ اُٹھانے مین راغب تھا۔ اور بحث کرنا اور تلاش کرنی اُن چیزون کی جسکو علما نے ہر قسم کے علم اور حکمت مین ایجاد کیا ہی مصروف رہا نوشیروان کا مقولہ ہی کہ جب خدا کسی امت کی نسبت خیر کا ارادہ کرتا ہی تو اُس امت کے بادشاہون کو علم عطا کرتا ہی اور ملک کو علماے ہمت کے سپرد کرتا ہی۔ پھر جبکہ علم صناعت طب کا افضل علوم اور بزرگتر علوم کا قدر مین ہی اور برتر علوم کا کارآمدی چیزون مین اور سب علوم سے زیادہ اسکی منفعت ہی اسلیے کہ تمام آدمی امیر غریب بادشاہ رعیت سب اسکے محتاج ہین لہذا مجھے پسند یہ بات ہوئی کہ ایسے بادشاہ کے خزینہ کے واسطے ایک کتاب کامل صناعت طب مین تصنیف کرون جو کہ جامع ہر ایک امر محتاج الیہ طبیبون وغیرہ کی ہو کہ اُسمین صحیح آدمیون کی حفظ صحت اور بیمارون کے صحت کے پھیرلانے کے قواعد مذکور ہون۔ اسلیے کہ مین نے قدیم زمانہ کے طبیبون مین اور نیا

زمانہ حال کے طبیبون مین کسی ایک کی بھی تصنیف کی ہوئی کوئی ایسی کتاب نہین پائی جو شامل تمام محتاج الیہ امور کی ہو جس سے غایت اور
نتیجہ پر اس صنعت کی رسائی ہو جائے اور احکام اس صنعت کے سب معلوم ہو جائین۔ بقراط حکیم جو پیشوا اس صنعت کا تھا اور جسنے سب سے
پہلے اس فن مین کتابین تصنیف کی ہین اُسکا یہ حال ہے کہ بہت سی کتابین لکھین مگر ہر قسم مین اس علم کی ایک کتاب جداگانہ لکھی اور اُسنے ایک
کتاب مین جملہ محتاج الیہ طالب صنعت ہذا کو بیان کر دیا ہے جسکی ضرورت حفظ صحت اور تدبیر امراض اور مداوا ایسے علاج کرنے مین تھی
یہ کتاب جسکی مین تعریف کر رہا ہون اسکا نام فصول بقراط ہے مترجم جسکی جالینوس نے تلخیص کی ہے اور مترجم نے اُسکو فارسی
زبان مین ترجمہ کر کے مطبع نامی اودھ اخبار مین چھپوایا ہے متن یہ کتاب یعنی فصول بقراط جملہ مصنفات بقراط کو شامل ہو کر
ایک کتاب ہو گئی ہے جو حاوی جمیع ما یحتاج الیہ کو اس صنعت کے درجۂ کمال پر پہونچنے کی ہے۔ مگر بقراط نے اس کتاب مین بلکہ اپنی سب
کتابون مین ایجاز اور اختصار کا ایسا ڈھنگ رکھا ہے کہ اُسکے اکثر کلام کے معانی کا سمجھنا دشوار ہو گیا ہے اور ایسی دقت ہے کہ اُن کتابون کا
پڑھنے والا تفسیر کلام کا محتاج ہے۔ جالینوس حکیم جو مقدم اور معفضل اس صنعت مین تھا اُسکا یہ حال ہے کہ بہت سی کتابین اِس فن مین لکھین
مگر ہر ایک کتاب ایک قسم جداگانہ فن طب مین تصنیف کی اور طول کلام اسقدر اُسمین کیا اور تکرار مضامین اسقدر کی جتنی حاجت اُسکی تھی
نہایت درجہ شرح کرنے کی اور براہین قائم کرنے کی اور رد کرنا اُس شخص کے کلام کا جسنے امر حق سے عناد کیا تھا اور اُس راہ پر چلا تھا جو
مغالطہ کا طریقہ ہے۔ مین نے کوئی ایک کتاب ایسی نہین پائی جسمین جملہ محتاج الیہ موجود ہون جنکا ادراک اس صنعت مین ضروری ہے
اور جنسے اُس نتیجہ اور غرض تک رسائی ہو جو مقصود اصلی ہے اور سبب ایسی کتاب کے نہ پانے کا وہی ہے جسکو ابھی مین ذکر کر چکا ہون اور
ہنیا سیوس حکیم نے بھی بہت سی کتابین لکھین اور قولس اجسطی نے بھی بہت سی کتابین لکھین اور ان دونون حکیمون کی یہ رائے بھی تھی
کہ اپنی کتاب مین جمیع محتاج الیہ کو بیان کرین۔ مین نے اوریباسیوس کو تو ایسا پایا کہ اُس چھوٹی کتاب مین جسکو اپنے بیٹے اوثاس کے
واسطے اُسنے بایں غرض تصنیف کی تھی کہ تمام آدمیون کو بروقت غیر موجودگی طبیب کے بہت سی باتون مین بکار آمد ہو کہ جنکو متعلمین کی
طاقت کافی نہین ہے اس کتاب مین باینہمہ اہتمام مصنف نے امور طبیعیہ وغیرہ کا کچھ ذکر نہین کیا اور اسباب کے بیان مین کوتاہی کی۔
اسی طرح وہ کتاب جسکو اسی حکیم نے اپنے بیٹے کے واسطے لکھی ہے جسکا اسطاث نام تھا اس کتاب کے ۹ مقالہ ہین اُسمین بھی مصنف نے
امور طبیعیہ کا ذکر نہین کیا جو اُسطقسات اور امزجہ اور اخلاط اور اعضا اور قویٰ اور افعال اور ارواح ہین ہان تھوڑا سا ذکر ان امور کا کیا ہے
ان دونون کتابون مین اس حکیم نے عمل جراحی کا کچھ ذکر نہین کیا جو دستکاری سے متعلق ہین۔ رہی وہ بڑی کتاب اُسکی جسکو اپنے
بادشاہ کے واسطے ستر مقالہ مین تصنیف کیا تھا اُسکا ایک ہی مقالہ مجکو ملا جسمین تشریح اعضاے ظاہری اور اعضاے باطنی کا ذکر ہے
قولس حکیم نے اپنی کتاب مین بھی امور طبیعیہ کا تھوڑا ہی سا بیان کیا ہے اور اسباب اور امراض اور علامات اور تمام انواع مداوا اور عمل
جراحی کو بہت اچھے طور پر بیان کیا ہے لیکن جو کچھ اُسنے بیان کیا ہے طریقہ ہاے تعلیم پر نہین ہے۔ نئی آمد اور زمانہ حال کے طبیب جنکا
طبقہ جدید ہے اُنہین سے کسی شخص کی مین نے ایسی کتاب نہین پائی جسمین وہ شخص جملہ محتاج الیہ کو بیان کرتا البتہ اہرون طبیب نے
ایک کتاب ایسی بنائی ہے جسمین علاج امراض اور علل اور اسباب و علامات امراض و مداوا امراض کا بخوبی بیان کیا ہے اور سواے ان امور کے
اور سب چیزون مین اختصار بدون شرح واضح کے کر دیا ہے اور باینہمہ اُسکی کتاب مین ایک یہ بھی بڑی خرابی ہے کہ وہ ترجمہ تحت اللفظ ہے
کہ اُسکے پڑھنے والے پر اکثر الفاظ کے وہ معنی جو اُن الفاظ سے اہرون کو مقصود ہین نہین کھلتے خصوصاً اُس پڑھنے والے پر جسنے

ترجمہ حنین بن اسحاق کا حواہ اور لوگون کا نہ دیکھا ہو- یوحنا بن سرافیون کا یہ حال ہو کہ اُسنے ایک کتاب ایسی لکھی جسمین علاج علل اور امراض کا اُسی قسم کا لکھا ہو جو محض تدبیر سے ہوتا ہو اور علاج بالید یعنے جراحی کا کچھ ذکر ہی نہین کیا اور بہت سے علل کا بیان بھی ترک کر دیا کہ اُنکا ذکر ہی نہین کیا- اس بات کا ثبوت یہ ہو کہ یوحنا نے علل دماغی مین سے اُس علت مشہورہ کا بیان چھوڑ دیا کہ جسکو قطرب کہتے ہین اور مرض عشق اور اُس استرخا کو بیان ہین کیا جس سے قولنج پیدا ہوتا ہو- آنکھ کے علاج مین اُس مدہ کا علاج نہین بیان کیا جو بدون قرحہ کے آنکھ مین پڑ جاتا ہو اور نہ اُس نشان اور دھبہ اور سپیدی کا ذکر کیا جو آنکھ مین پیدا ہوتی ہو اور نہ اُسنے نتو یعنے آنکھون کے جیرہ جانے کا علاج کما ینبغی لکھا ہو اور نہ علاج سرطان چشم کا ذکر کیا اور نہ استرخا اور ورد نیج اور مجشا اور غرب یعنے ناسور گوشہ چشم اور برد اور تحجر اور شعیرہ اور شوک اور شترہ یہ بیماریان جو آنکھ مین ہوتی ہین اور پلکون کا چپک جانا اور سلاق یعنی پلکون کا موٹا ہو جانا وغیرہ ان بیماریون کا کچھ ذکر نہین کیا جو پلکون مین ہوتی ہین اور انتشار کا بھی ذکر نہین کیا- معدہ کے امراض مین اُس دودھ کا جو معدہ مین بستہ ہو جائے اور وہ خون جو معدہ مین جم جائے اُسکا علاج نہین بیان کیا- اور ورم کے باب مین سلع یعنے بتوڑی اور غدد جسکو گلٹریان کہتے ہین اور عقد جسکو گرہین اور گانٹھین کہتے ہین اور داء الفیل اور وہ ورم کہ شریان کے پھٹ جانے سے پیدا ہوتا ہو جسکا ابورسما نام ہو انکو بھی نہین بیان کیا اور رحم کے امراض مین رجا یعنے جھوٹا حمل اور بواسیر رحم اور شقاق رحم اور جو قروح رحم مین پیدا ہوتے ہین اُنکا اور جو ریاح رحم مین پیدا ہوتے ہین اُنکا ذکر نہین کیا اور نہ اُنکے علاج کا- قضیب کے امراض مین اُس تندی کو جو قضیب مین بے شہوت جماع کے پیدا ہوتی ہو نہین بیان کیا- سطح جلد مین جو بیماریان پیدا ہوتی ہین اُسمین سے مسون کا ذکر نہین کیا- اور نہ عرق مدنی جسکو نارو کہتے ہین اور نہ دوالی جو پائون مین پیدا ہوتی ہین اور نہ اُن دوالی کو جو خصیتین مین ہوتی ہین اور نہ ہتھیلیون کے پھٹ جانے کو نہ پائون کے پھٹ جانے کو اور نہ اُنگلیون کے پھول جانے کو جسکا نام ہو اور نہ داحس جسکو بسہری کہتے ہین اور نہ اُن بیماریون کو جو ناخن مین پیدا ہوتی ہین اور توثہ کو جو جہرہ پر پھنسیان نکلتی ہین بیان کیا- نہ ہوام کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کو بیان کیا نہ زہر کے علاج کا ذکر کیا نہ اُن دواؤن کو بیان کیا جو زہر قاتل ہین نہ ہوام کے کاٹنے اور ڈنک مارنے اور عقرب جرارہ کے ڈنک مارنے کا علاج بیان کیا اور نہ علاج قملۃ النسر کا لکھا- نہ علاج ایسے قروح کا جنمین گوشت بھر لانے اور مندمل کرنے کی حاجت ہوتی ہو بیان کیا- اور جو کچھ لکھا بھی ہو محض بے ترتیب ہو- تا اینکہ اُسنے اکثر بہت ایسے امراض کا ذکر کیا ہو جنکا بیان کرنا بموجب ترتیب اعضا کے مناسب تھا- جس باب مین اُسنے اُن امراض کا بیان کیا ہو جو ظاہر بدن مین پیدا ہوتے ہین اُسی باب مین بعض علاج رحم کے اور نقصان باہ اور سیلان منی کو بھی لکھ دیا ہو اور اسی طرح مُنھ کی بدبو اور ناک کی بدبو اور جونک جو حلق مین چمٹ گئی ہو اسکا علاج بھی امراض ظاہری کے باب مین لکھ دیا ہو- حالانکہ اُسکو مناسب تھا کہ اُنکا بیان علاج مین اُن امراض کے کرتا جو بترتیب اعضاء بدنی مذکور ہوتے ہین- اور یہ بھی جو کچھ اُسنے بیان کیا ہو تعلیمی طریقون پر نہین بیان کیا ہو- ہان جو کچھ اُسنے مداواے علل اور اسباب اور علامات امراض مین لکھا ہو اُسکی شرح مین بڑی کوشش کی ہو اور جو چیز محتاج شرح کرنے کی تھی اُسکی انتہا درجہ تک شرح کر دی- مسیح جو یہ بھی طبقہ احداث مین داخل ہین اُسنے بھی ایک کتاب لکھی ہو جسمین وہی طریقہ اختیار کیا ہو جو طریقہ آہرون کا ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ امور طبیعیہ کی شرح کم کرتا ہو اور جو امور طبیعی نہین ہین اُنکی شرح مین بھی کمی کرتا ہو اور باوجود اس خرابی کے ترتیب اُسکے کتاب کی اور جو کچھ اُسنے اُس کتاب مین لکھا ہو اُس سے معلوم ہوتا ہو کہ اُسکو علم کم تھا اور تصنیف کتاب کی معرفت اور شناخت بھی اُسے کم تھی- تا اینکہ اُسنے اُن قوانین کا جنکی کارروائی ترکیب ادویہ مین

سوتی ہے اپنی کتاب کے اُنیسوین[19] باب مین لکھا اور اُسکے بعد کسیقدر امور طبیعہ کا ذکر کیا پھر بعد اُسکے بیان ایسے علل اور امراض کا کیا
جو سر اور متصل سر کے اور اعضا کو عارض ہوتے ہین حالانکہ یہ چیزین ایسی تھین کہ انکا ذکر اس مقام سے بہت پہلے کرنا چاہیے تھا۔
محمد بن زکریاے رازی کا حال ہے کہ اُسنے ایک کتاب جو بنام منصوری مشہور ہے تصنیف کی اور اُسمین بہت سے جملے اور جامع امور صنعات
طب کے بیان کیے اور جو چیز محتاج الیہ اس فن کی ہے اُسکے بیان سے غفلت نہین کی مگر اُسمین پوری پوری شرح اپنے کلام کی نہین کی
اور ایجاز اور اختصار کا استعمال زیادہ کیا اور یہی غرض مقصود اُسکے اس کتاب کی تالیف مین تھی ایک کتاب اور اُسنے تصنیف کی
اُسکا نام کتاب رکھا لیکن وہ کتاب رازی کی جسکا نام حاوی کبیر ہے اُسکو مین نے ایسا پایا کہ جمیع محتاج الیہ طبیبون کا بیان اُسمین ہے
حفظ صحت اور مداواے امراض و علل جو بتدبیر دوائی و تدبیر غذائی ہوتا ہے اور علاج بدن اور اسباب علاج کو بھی لکھ دیا ہے اور تدبیر
علاج امراض و علل مین جسکی طرف طالب اس صنعت کا محتاج ہے اُسکے بیان مین غفلت نہین کی۔ مگر اُسمین کوئی چیز علم امور طبیعیہ کا
بیان نہین کیا جیسے علم اسطقسات اور علم امزجہ و اخلاط اور علم تشریح اعضا اور نہ علاج بالید کا ذکر کیا اور نہ جو کچھ اُسنے لکھا
ترتیب و نظام اُسکا درست ہے اور نہ جہت تعلیم پر اُسکا بیان ہے اور نہ اُس کتاب کی تقسیم مقالات اور فصول اور ابواب پر ایسی ہے
کہ جس سے اُسکا علم اور اُسکی معرفت صنعات طب اور تالیف کتب کی ظاہر ہوتی اور اُسکی فضیلت اور اُسکے علم کی وقعت صنعات طب
اور حسن تالیف کتب مین معلوم ہوتی۔ میرے دل مین اُسکی نسبت یہ بات آتی ہے اور جب اُسکے علم اور فہم کو اس کتاب کو دیکھ کر مین
قیاس کرتا ہون تو مجھے دو حالتون مین سے ایک حالت کا توہم ہوتا ہے یا تو یہ ہے کہ جو کچھ اُسنے تصنیف کیا اور جسقدر علم طب کے مسائل
اس کتاب مین بیان کیے یا تو اُسکی غرض یہ تھی کہ ایک یادداشت خاص اپنے واسطے طیار رہے کہ اُسکے محتاج الیہ جو امور از قسم حفظ صحت
و مداوات امراض کے بروقت بوڑھے ہونے اور پیر فرتوت ہوجانے کے ہون اُنمین اسی یادداشت کی طرف رجوع کرے۔ یا یہ بات تھی
کہ اُسکو اپنی کتابون پر کوئی آفت پہونچنے کا خوف تھا یعنی اُسکو اس بات کا خوف تھا کہ جو کتابین عمدہ تصنیف کر چکا ہے وہ ضائع ہوجائین
پس اُن کتابون کی عوض مین اس یادداشت کو یعنے حاوی کبیر کو لکھ لیا اسی سبب سے زیادہ اہتمام اُسکی خوبی تالیف اور جودت نظام مین
نہ کیا۔ یا یہ بات تھی کہ آدمیون کا محض فائدہ پہونچانا اُسکو منظور تھا اور اپنا نام نیک باقی رکھنا بعد اپنی زندگی کے اسکو مدنظر تھا لہذا حاوی کبیر مین
جو کچھ لکھا بطور حاشیہ اور تعلیق کے نامرتب اس طرح پر لکھا کہ جب اُسمین نظر ثانی ہوگی اُسکی درستی نظم اور ترتیب ہوجائیگی اور جو مضمون مناسب جس مقام کے ہین
اُسی جگہ پر بڑھا دیے جاینگے جیسا لائق اُسکی شان اور منزلت کے ہے بنظر معرفت اور شناخت اس علم کے اور پھر بعد اس ترتیب کے یہ کتاب کامل اور
پوری ہوجائیگی۔ مصنف اسی تصور مین تھا اور موانع تہذیب اور ترتیب کے پیدا ہوتے رہے کہ یکایک اُسے موت آگئی اور یہ ارادہ تمام کو نہ پہونچا
پھر اگر اُسکا مقصود اس کتاب سے طول کلام اور کلام کا بڑھانا بدون کسی حاجت اضطراری کے تھا کہ جس اضطرار نے اُسکو اس طول کی طرف
متوجہ کیا تو یہ اُسنے اچھا نہ کیا اتنی طولانی کتاب لکھی کہ اکثر علما اُسکی نقل کرنے سے اور اُسکے پڑھانے سے عاجز ہوگئے سواے چند
ایسے لوگون کے جو زردار صاحب مقدرت تھے اور اہل ادب یعنی لغات عربی کو اچھی طرح جانتے تھے اسی جہت سے یہ کتاب کمیاب ہو گئی
اور یہ طول جو اس کتاب مین ہے سبب اُسکا یہ ہے کہ رازی بیان مین ہر ایک مرض اور اسباب اور علامات اور مداوا مین جو کچھ ہر ایک طبیب نے
قدما اور محدثین سے کہا ہے سب کو نقل کر دیتا ہے بقراط ہو خواہ جالینوس اور ابی اسحاق بن حنین اور جو لوگ ان دونون کے بیچ مین اطبا قدیم
اور جدید گذرے ہین۔ اور جو کچھ ہر ایک طبیب نے کہا ہے اُسمین سے کسی بات کو رازی چھوڑ نہین دیتا جو اس کتاب مین ذکر نہ کرے

اور علی ہذا القیاس اسی سبب سے اسکی یہ کتاب ایسی ہوگئی کہ تمام کتابین طب کی گویا اسمین محصور ہوگئین یہ بیان خرابی ان کتابون کا تھا
اب اس بات کا جاننا مناسب ہی کہ اطبا و حاذقین اور ماہرین اس بات پر سب متفق ہین کہ طبائع امراض اور اسباب اور علامات و مداواے
امراض کا بیان بخوبی کرتے مین اور اسمین باہمی کچھ خلاف نہین ہی مگر کمی بیشی بیان کی یا بعض الفاظ کی کمی بیشی مختلف ہوتی ہی۔ اسلیے کہ جن
قوانین اور طرق کو تعریف امراض و علل اور اسباب اور مداوات امراض مین مد نظر رکھتے ہین وہ طریقے بعینہ یکسان ہین۔ اور جب
ایسی بات ہوئی پھر اب اسباب کی کیا حاجت ہی کہ قدما اور محدثین اطبا کے اقوال کو ہم پلٹ پلٹ کر مکرر لائین۔ اسلیے کہ ہر شخص نے وہی
بیان کیا ہی جو دوسرے کا قول ہی۔ کیونکہ طبائع امراض اور اسباب اور مداوات امراض مین سواے کمی بیشی اور اختلاف الفاظ کے کچھ
اختلاف نہین ہی۔ اور اگر کسی نے انواع ادویہ کے استعمال مین کچھ کسی سے مخالفت کی ہی تو قوت ادویہ اور منافع مین ادویہ کے کچھ مخالفت
نہین ہی۔ یہی نہ کسی نے بہی تجویز کی کسی نے امرود اور کسی نے زعرور یہ تو سرد دواؤن مین کسی نے زنجبیل اور کسی نے فلفل کسی نے دارفلفل
پس یہ دوائین اگرچہ انواع مین انکے اختلاف ہی مگر قوت اور منافع مین ان ادویہ کے بجز کمی بیشی کے اور کچھ اختلاف نہین ہی پس مناسب
بحق رازی یہ تھا اور جو کچھ رازی نے اسکے ذکر سے اپنی کتاب کو بڑھایا ہی اسکی نسبت بھی مناسب یہ تھا کہ بعض اطبا کے نقل قول پر اکتفا
کرتا۔ اور جو شخص کہ افضل از روے علم کے ہی اور صناعۃ ہذا مین اسے تقدم زیادہ ہی اور جسکی وضع اور تصنیف نہایت درجہ خوبی اور
حسن پر ہی اور جسکا تجربہ بھی سب سے زیادہ ہی اسی کے کلام کی نقل کرتے اور اسی کی شہادت پر رازی اکتفا کرتا پھر اسکی کتاب بآسانی مختصر
ہوکر آدمیون پاس دست بدست پھرتی اور مشہور ہوتی۔ اور اب تو جہان تک میری تلاش کی انتہا ہوئی ہی مجھے نہین علم ہی کہ اس کتاب کا کوئی
نسخہ بجز چند نفر اہل ادب اور مستطیع لوگون سے کسی کے پاس ہو۔ مگر مین اپنی اس کتاب مین جمیع محتاج الیہ اطبا کو بیان کرونگا کہ جنکی معرفت
اور شناخت سے طبیب ماہر کو استغنا نہین ہوتا وہ امور حفظ صحت اور مداواے امراض اور علل کے ہون خواہ طبائع امراض اور انکے اسباب سے
ہون خواہ جو اعراض کہ امراض کے تابع ہوتے ہین اور جو علامات کہ امراض وغیرہ پر دلالت کرتی ہین اور علاج اور تدبیر جو بذریعہ
دوا اور غذا کے ہوتی ہی اور ان سب امور مین ذکر انھین اشیا کا کرونگا جنکی نسبت تجربات بخوبی ہو چکے ہین اور قدماے اطبا نے
جنکو اختیار کیا ہی بایں نظر کہ انکی منفعت کی صحت بخوبی ہو چکی اور انکا امتحان پورا ہوگیا ہی اور سواے ایسی چیزون کے سب کا بیان مین نے
چھوڑ دیا اور سب کو مطروح الذکر کر دیا ہی۔ اور استشہاد یعنے سند اسکی تجربہ اور صحت کی جالینوس اور بقراط کے قول سے دونگا کہ یہ دونون
صناعت ہذا مین متقدم گذرے ہین۔ خصوصاً جو قوانین اور دستورات اور اصول ایسے ہین جنکو اصحاب قیاس مانتے ہین اور انپر عملدرآمد
ہو رہا ہی اور جسپر بناے صناعت ہی در بارۂ حفظ صحت اور مداواے امراض کے۔ ادویہ جو مین نے لکھی ہین وہی ہین جنکا استعمال اقلیم
چہارم کے اطبا کرتے ہین اور عراق اور فارس مین جنکے استعمال کا طریقہ جاری ہی اور جنکی منفعت کثیرہ ہر ایک مرض مین امراض سے بخوبی
معلوم ہو چکی ہی۔ اسلیے کہ بہت سی دوائین ایسی ہین کہ جنکو قدماے یونانین بیمارون کو کھلاتے پلاتے تھے اور اہل عراق کے اطبا نے
اقلیم چہارم مین بھی انکی فضیلت کا ذکر کیا ہی جس طرح بقراط نے اپنی اس کتاب مین لکھا ہی جسکو امراض حادہ کی کتاب سے موسوم کیا ہی
بیماران مرض ذات الجنب کی طبیعت کی بستگی کے کھولنے کی غرض سے خربق سیاہ کو دینا چاہیے۔ اور جالینوس وغیرہ اطباے یونانی ایسے
امراض حادہ مین ماء العسل دیتے تھے لیکن اطباے عراق اور فارس کے امراض حادہ مین استعمال جلاب کا شکر ملا کر خواہ گلاب وغیرہ کا استعمال
بجاے ماء العسل کے کرتے ہین۔ اور مینے اپنی اس کتاب مین بیان کیا ہی کہ حل طبیعت اصحاب ذات الجنب اور دیگر بیماران امراض حادہ کے واسطے

التماس اور ترنجبین اور تمر ہندی اور شربت ورد اور خمیرۂ بنفشہ اور آب لبلاب وغیرہ کا کرنا چاہیے۔ اور یہ بات فقط بطور مثال کے ہم لکھتے ہین کہ جس طریقہ سے ہم اِس کتاب مین صفت امراض اور اسباب اور علامات امراض اور مداواے امراض کی کرینگے۔ وہ یہ ہے مثلاً ہم ذات الجنب کی صفت اِس طرح سے کرینگے کہ ذات الجنب ایک ورم گرم ہے جو اندرونی جھلی مین سینہ کے ایسے مادہ سے پیدا ہوتا ہے جو سر سے گرکر خواہ بعض اعضاے قریبۂ سر سے اعضاے سینہ پر گر کے پیدا ہوتا ہے۔ اور اکثر اِس جھلی پر جو مادہ گرتا ہے صفراوی ہوتا ہے اور بوجہ اپنی لطافت کے اُسی جھلی کے جرم مین نفوذ کر جاتا ہے لہذا ورم پیدا ہوتا ہے۔ اِسلیے کہ یہ جھلی رقیق ہے اور سخت بھی ہے مواد غلیظہ کو قبول نہین کرتی ہے اور نہ مواد غلیظہ اسمین نافذ ہو سکتے ہین۔ اور اسباب ورم کو مین نے احوال ورم کے بیان کرنے کے مقام پر لکھ دیا ہے۔ ورم ذات الجنب کے تابع چار قسم کے اعراض لازم ایسے ہوتے ہین جو کہ جدا نہین ہوتے ہین (۱) تپ (۲) کھانسی (۳) درد (۴) ضیق النفس یعنے سانس کی آمد رفت مین تنگی۔ اور بیشتر اِس ورم سے مع اعراض مذکورہ ایک درد بھی ایسا پیدا ہوتا ہے جو پسلیون کی جانب سے اُٹھکر ترقوہ یعنے چنبر گردن تک پہونچتا ہے اور ترقوہ کے اُسی طرف یہ درد پہونچتا ہے جس طرف کی پسلی مین درد ہو اور جس طرف مرض مذکور کی ابتدا ہوئی ہو۔ اور اکثر یہ درد نیچے کی طرف اُترتا ہے کہ ناحیۂ جگر اور جس رخ پر جگر کی خلقت ہے اُدھر اُترتا ہے خواہ بائین طرف جدھر طحال واقع ہے اُدھر یہ درد اُترتا ہے۔ (اور یہ چڑھنا اُترنا درد کا اعراض لازمۂ ذات الجنب سے نہین ہے بلکہ عرض مفارق ہے کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین) تپ کا عروض اِس ورم کے ہمراہ اِسلیے ہوتا ہے کہ ورم گرم قلب کے قریب ہوتا ہے اور قلب کو اُسکی سخونت گرم کر دیتی ہے اور بذریعہ شرائین اور جہندہ رگون کے جنکا مبدا قلب ہے سخونت تمام بدن مین پہونچکر تپ پیدا کرتی ہے۔ وجع ناخس یعنے درد کے ساتھ چبھن اِسواسطے ہوتی ہے کہ جتنے اجسام درد کے اغشیہ اور جھلیون کو عارض ہوتے ہین سب کا خاصہ یہی ہے کہ چبھن پیدا کرین۔ کھانسی اِسلیے آتی ہے کہ طبیعت بدنی اُس فضلہ کے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہے جسنے ورم مذکور کو حادث کیا ہے اور جو کچھ بقیہ اُس فضلہ کا موجود ہے اُسکے اخراج سے تنقیۂ آلات تنفس کرنے کے واسطے وہی طبیعت حرکت کرتی ہے پس کھانسی آتی ہے۔ ضیق النفس اور سانس مین تنگی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ورم مذکور آلات تنفس اور مجاری تنفس مین تنگی پیدا کرتا ہے لہذا جو ہوا بذریعۂ استنشاق کے سینہ مین داخل ہوئی وہ اچھی طرح پھیلنے نہین پاتی ہے اور جسقدر جگہ اُسکے پھیلنے کو درکار ہے بوجہ ورم کے نہین ملتی ہے لہذا دم گھٹتا ہے اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔ انھین اعراض مین ایسے امور بھی ہین کہ اگر ایک بھی کم ہو تو اُسے ذات الجنب خالص نہوگا۔ درد کا ناحیۂ جگر خواہ بجانب طحال پہونچنا اُسکی وجہ یہ ہے کہ ورم حجاب تک اُترآتا ہے اور جگر اور طحال دونون کو ورم حجاب اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ پیش بینی احوال اِس مرض کی خواہ پیشین گوئی کہ انجام مین کیا ہوگا مریض سلامت رہیگا خواہ مرجائیگا۔ اُسکی یہ صورت ہے کہ اگر نفث یعنے خروج رطوبات سینہ سے پہلے ہی سے شروع ہو جائے مرض مذکور سلیم ہوگا اور تھوڑے سے زمانہ تک رہیگا اِسلیے کہ مادہ مرض کا لطیف ہے اور نضج بھی اُسمین جلد آگیا ہے اور قوت بھی اُسکے اخراج پر قوی ہے۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہے کہ اگر نفث بدی اول مرض مین آنے لگے اور بآسانی آتا ہو زمانہ مرض کوتاہ ہوگا یعنے جلد صحت ہوگی اور اگر نفث ابتداے مرض سے نہ ظاہر ہو بلکہ متاخر ہو جائے مرض مین طول ہوگا اِسلیے کہ مادہ مرض غلیظ ہے اور اُسمین لزوجت ہے کہ بدشواری نضج پائیگا۔ اگر نفث تھوڑا تھوڑا آتا ہو اور دشواری اُسکے نکلنے مین نہو یہ دلیل اِس امر کی ہے کہ مرض کا زمانہ تزاید ہے اور طبیعت نے مادہ کو نضج دینا شروع کیا ہے اور اگر نفث کی مقدار کمی بیشی مین معتدل ہو اور رقت اور غلظ مین بھی اعتدال ہو اور بآسانی نکلتا ہو اور چکنا ہو اور تھوڑا تھوڑا آتا ہو اور اجزا اُسکے مستوی یعنے ہموار ہون ایسا نفث محمود ہوگا اِسلیے کہ اُسکی دلالت ہے ایسے مادہ پر جو کہ جید ہے اور نضج پا چکا ہے اور ذخیرہ ایسے

نفث کو دلالت ہی کہ مرض اپنے زمانہ منتہی کی نہایت کو پہونچ گیا ہی - پھر اگر نفث بدشواری تھوڑا تھوڑا نکلتا ہو اور غلیظ ہو خواہ رقیق سیال ہو
اور درد کی بھی شدت ہو یہ علامت ردی ہی اسلیے کہ اس سے خلط کی خامی اور ناپختگی معلوم ہوتی ہی - اور اگر نفث کی رنگت زرد ہو مادہ صفراوی پر
دلالت کریگا اور اگر زردی زیادہ ہو یہ علامت خراب ہو اسلیے کہ اس سے معلوم ہوگا کہ حرارت کی شدت ہو اور صفرا غالب ہی - اور اگر نفث کا رنگ سرخ ہو
مادہ دموی ہوگا اور اگر سرخی زیادہ ہو یہ بھی مذموم ہی - اور اگر سپید نفث ہو اور سپیدی کے علاوہ قوام اسکا غلیظ ہو خواہ رقیق ہو اور زیادہ رقت اسمین ہو
دلیل ہوگی کہ نضج دیر میں پائیگا اور مدت مرض طولانی ہی - اور اگر نفث مین تیرگی ہو یا سیاہ ہو ایسا نفث ردی اور قتال ہی خصوصاً کہ بوے بد بھی
اسمین آتی ہو اسلیے کہ یہ کیفیت نفث کی شدت عفونت پر دلالت کرتی ہی - اور اگر نفث کی رنگت سبز ہو خواہ زنگاری ہو یہ بھی اسی طرح کا ہی
بقراط نے کہا ہی کہ اگر مریض مبتلاے ذات الجنب ساتوین روز تندرست ہو تو وہ چودھوین روز مر جائیگا پھر اگر بیچ مین کوئی علامت نفث محمود کی
ظاہر ہو جائے موت اسکی ستر ہوین دن تک متاخر ہوگی - اور اگر ابتدا ہی سے علامات ردیہ ظاہر ہون ساتوین روز مریض مر جائیگا -
ساتوان روز یوم بحران جید کا ہی اگر اس دن علامات ردی ظاہر ہون موت مریض کی خبر بد دینگے - مداوا اور علاج کی یہ کیفیت ہی کہ استفراغ
اس مادہ کا کرنا چاہیے کہ جسنے ورم پیدا کیا ہی فصد کے ذریعہ سے خواہ بذریعۂ اسہال کے اور مرض کو غذائین اور ادویہ ایسی جو تبرید اور
ترطیب پیدا کرین اور تپ کی حرارت کا اطفا کردین اور یبوست اور خشکی تپ کی دور کردین اور ایسی ادویہ ہون جو تلئین اور تحلیل اور نضج پیدا کرین
اور نفث کے خروج مین آسانی پیدا کرین اور ایسے ضماد تجویز کیے جائین جو ورم کو تحلیل کرین اور خروج مادہ مین آسانی پیدا کردین اور
خواص اُن ضمادات کے بقدر لطافت اور غلظ مادہ کے ہونے چاہییں - اور کماد یعنے سینک کی ادویہ جنسے درد مین سکون پیدا ہوتا ہی اور
ارین قبیل اور قسم کے مداوات بقدر قوت مرض اور ضعف مرض کے اور بقدر حدوث اعراض کے جیسے کہ ہم اسکو بیان کرینگے اس مقام مین
جسمین کہ ہم علاج امراض اعضاے نفس کا لکھینگے اور ذات الریہ وغیرہ کے علاج کے طرق کا ذکر کرینگے - اسی طرح ہمارا طریقہ
ہر ایک مرض اور علت اور اسباب امراض کے اور علامات امراض کے اور مداواے امراض کے بیان کرنے کا اس کتاب مین ہی اور یہ سب امور
ہم اس عنوان سے لکھینگے کہ پہلے ہم علم اسطقسات اور امزجہ اور اخلاط اور اعضا وغیرہ کا بیان کرینگے جسکی طرف ماہرین اطبا محتاج ہین
اس طرف پہونچنے مین جدھر آدمی بالطبع متوجہ ہی اور جس غرض کو اطباے گرامی اپنی غرض مقصود خیال کرتے ہین اور وہ یہی ہی کہ صحیح
ابدان کی صحت کی حفاظت کیجائے اور بیمارون کی صحت دور رشدہ پھر واپس لائی جائے - اور یہ ساری محنت اور یہ اہتمام ہمنے
اسواسطے کیا ہی کہ طبیبون پر سہولت اور آسانی پیدا ہو جائے کہ ایک ہی کتاب حاوی جمیع محتاج الیہ کی ہو - اور یہ بھی مین نے التزام کیا ہی
کہ کوئی بات ایسی جسپر لوگون نے کچھ کہا ہی اسکو چھوڑونگا اور نہ کسی اور کے واسطے اسے رہنے دونگا بلکہ مین خود ہی اسکو بشرح و بسط
بیان کرونگا اور جو کچھ اسمین کہنا چاہیے وہ سب کچھ کہدونگا - اور ان سب امور کے بیان مین طریقۂ اختصار کو ملحوظ رکھونگا مگر شرح مطالب
اور پورے پورا بیان اُن معانی کا جو ہر ایک قسم کے مباحث مین مقصود ہین بھی کرونگا - اور تطویل کلام اسی جگہ پسند کرونگا جس جگہ بغیر اسکے
انکا معانی نا مفسر ہین اور انمین وضوح نہین ہی - اور جب مین نے یہ طریقہ عمدہ اختیار کیا پھر مجھے ہر واحد اطباے قبل کے بیان
کرنے کی ہر مسئلہ مین کیا حاجت ہی - اسلیے کہ طبیب ماہر کو سزاوار نہین ہی کہ اس طریقہ اور دستور سے جسکو مین نے اختیار کیا ہی درگذر
اور رو گردان ہو کے غبی اور بے پروا ہو جائے - مراد یہ ہی کہ معرفت طبائع ابدان اور اختلاف طبائع کے حالات کا [illegible]
معرفت جسکے جہت سے تغیر حالات بدنی کا ہوتا ہی اور معرفت طبائع امراض اور اختلاف حالات امراض کی معرفت [illegible] وغیرہ

جو حفظ صحت اور مداوا سے امراض مین مستعمل ہوتے ہین اُنکی معرفت سے بے پروا نہو جائے بلکہ اُنکو ضرور بیان کرے - پھر جب ایسی بات ہو اور بھی امر ضروری اور لابدی ہو تو مین اب شروع کرتا ہون اس مقام پر بیان کرنا اس امر کا جو اِن سب امور مین محتاج الیہ ہو اور پہلے ابتدا کرتا ہون اُن وصیتون کے بیان سے جنکو بقراط وغیرہ علما و اطبا اور ماہران فن نے لکھا ہو اور اُن اخلاق اور عادات کو بیان کرتا ہون جنسے ہر ایک طبیب کو آراستہ اور خوگیر ہونا چاہیے بعد ازان پھر مین اُن رؤس ثمانیہ اور آٹھ مسائل ابتدائی کا بیان کرونگا جنکے جاننے کی حاجت سب کو ہر ایک کتاب کے پڑھنے مین ہو ان شاء اللہ تعالےٰ

باب دوسرا بیان مین وصایا سے بقراط وغیرہ کے ہو جو قدما ر اطبا و علما اس فن کے تھے

مین کہتا ہون ہر آئنہ سزاوار ہو کہ جو شخص ارادہ اِس امر کا کرے کہ طبیب فاضل اور عالم باعمل ہو جائے اُسکو چاہیے کہ پیروی کرے بقراط حکیم کے اُن وصیتون کی جو بقراط نے اُن اطبا کے واسطے جو اُسکے بعد ہوے ہین لکھی ہین - پہلی وصیت بقراط اُن لوگون کو یہ ہو کہ اپنے اُستاد معلم کی فضیلت اور بزرگداشت کرین اور اُنکی ستائش کرتے رہین اور اُنکی سپاس گزاری کرین - اور اپنے اساتذہ کا مقام بزرگی وہی تجویز کرین جو اُنکے آبا اور پدران حقیقی کا مقام ہو مترجم بلکہ علم اخلاق مین بیان ہوا ہو کہ باپ سے زیادہ اُستاد کو فضیلت ہو اسلیے کہ باپ تو سبب حیات فانی کا ہو اور اُستاد سبب حیات ابدی اور جاودانی کا ہو پس بقول شاعر ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

متن اُستاد کی تکریم اُسی قدر کرین جسقدر تلامذہ اور شاگردون کو اُنکی بدولت کرامت حاصل ہوئی ہو یا مراد یہ ہو کہ جسقدر اساتذہ مکرم تھے اور جس درجہ اُنکو کرامت اور بزرگی تھی اُسیقدر اُنکی تکریم تلامذہ کو کرنی واجب ہو - اپنے اساتذہ سے بحسن مکافات پیش آوین اور اُنکے بدلہ اور نیکوکاری زیادہ ہو بہ نسبت اساتذہ کے جیسے اپنے باپ سے بنیکی پیش آتے ہین - اپنے اساتذہ کو اپنے مال و متاع مین شریک کرین اور کیا اچھی بات اِس مقام پر بقراط نے کہی ہو اور کیا عمدہ دلیل تشبیہ اساتذہ کی باپ سے دینے مین لکھی ہو - اور وہ یہ بات ہو کہ جس طرح مان باپ اپنی اولاد کے سبب وجود خارجی اور حیات کے ہین اسی طرح اُستاد اور معلمین سبب اپنے شاگردونکے شرف اور نبالت کے ہین اور نام نیک شاگرد کا اُستاد کی وجہ سے باقی رہتا ہو بعد زمانہ حیات مین اُسکے علم کی شہرت ہونے سے بھی نیکنام رہتا ہو اسی سبب سے آدمی پر حق اُستاد معلم کا ادا کرنا واجب ہو جیسے باپ کا حق واجب ہوتا ہو بقراط نے یہ بھی کہا ہو کہ اپنے اُستاد کی اولاد اپنے بھائی قرار دو اور اُن بیرسایئون کو مثل برادران حقیقی کے سمجھو - یہ بھی بقراط کا قول ہو کہ سزاوار ہو کہ بخل تعلیم مین اس علم کے نہ کیا جائے اور جو مستحق تعلیم علم ہو اُسکو بدون کسی اجرت اور بدون کسی شرط کے اور بدون مطالبہ عوض کے تعلیم صناعت بنا کی کرنی چاہیے - اور جنکو تعلیم کرو اُنھین بمنزلہ اپنی اولاد کے قرار دو اور بمنزلہ اولاد اپنے اُستاد کے اُنکی تعلیم اور تربیت کو اُسی طرح پوری کرو جیسے خاص اپنی اولاد اور اولاد اُستاد کی تربیت کو پوری کرتے ہو - اور جو غیر مستحق ہو اُسکو اِس فن کی تعلیم نہ کرو جیسے شریر اور بدکردار خواہ سفلہ مزاج آدمی کہ اُنکو استحقاق اِس شرافت کا نہین ہو مترجم جنھنے شرافت نسبی کے رسالہ مین بخوبی ثابت کیا ہو کہ آزادی کو بالطبع ایسے ایسے امور سے متنفر کرنا اگرچہ اُنکی اصلاح ضرور ہوتی ہو تاہم اصالت کا جوش جو کہ جزو خلقت ہو گیا ہو ضرور آ ہی جاتا ہو - اکثر حجام اور بدنسب لوگون نے علم طب ہمارے زمانہ مین حاصل کیا ہو مگر اُنکے اخلاق اور عادات ایسے ہین کہ بیمارون کو ضرور اُنسے ایذا پہونچتی ہو - علاوہ دلائل عقلی کے تجربہ قطعی اِس مسئلہ کے ثبوت مین کافی ہو متن بقراط نے وصیت کی ہو کہ طبیب کو لازم ہو کوشش کرنی بیمارون کے مداوا مین اور اچھی تدبیر اُنکی غذا اور دوا مین کرنی چاہیے اور حق معالجہ مین طلب مال نہ کرے بلکہ غرض علاج سے (اور خصوصاً غربا کے علاج سے) اجر اور ثواب

اور کسی بیمار کو دوا سے قتال نہ دے اور نہ قصد دینے کا کرے اور نہ ایسی دوا کو اُنکے سامنے بیان کرے اور نہ ایسی دوا کا نشان اور پتہ
بیمار کو دے اور نہ ایسی دوا کا کسی طرح ذکر کرے - اور نہ عورتون کو دواے اسقاط حمل دے کہ وہ ناجائز طور سے بھی اُسکا استعمال کرین اور
نہ دواے اسقاط کا ذکر کسی سے کرے - بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ طبیب کو لازم ہے کہ طاہر اور پاک پاکیزہ ہو دیندار ہو اوقات خلوت مین توجہ
اور توجہ قلبی خدا سے عزوجل کی طرف کرے رفاقت انسانی سے متصف ہو طریقہ معاشرت اُسکا محمود اور پسندیدہ ہو - ہر ایک چرک
اور آلائش ظاہری اور باطنی اور نجاست اور بدکاری سے دور رہے اور کسی لونڈی مملوکہ اور کسی عورت حُرّہ اور آزاد کی طرف نظر بد سے
نہ دیکھے - اور نیت اُسکی بیمارون پر داخل ہونے سے اور کچھ نہو سواے اسکے کہ اُنکو شفا ہو جائے یا یہ مراد ہے کہ اُنکو اپنی شفا کا خیال
طبیب کی آمد و رفت سے بڑھ جائے بشرطیکہ یہ خیال بہ نسبت اُن بیمارون کے ممکن ہو مراد یہ ہے کہ اُنکی حالت ایسی نہو کہ اُنکی صحت سے
بالکل ناامیدی ہو یا یہ مراد ہے کہ اُسکی آمد رفت سے کوئی اور خیال طمع اور خوشامد کا بیمار کو نہوتا ہو - بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ طبیب کو لازم ہے
کہ بیمار کا کوئی راز جو متعلق اُسکے علاج مرض کے ہے فاش نہ کرے اور اسی طرح اور کوئی راز مریض کا جو مرض سے متعلق نہو اور نہ کسی قریب
اور بعید کو اُسکے راز پر اطلاع دے اسلیے کہ اکثر بیمارون کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین کہ اُنکو مخفی رکھنا پسند کرتے ہین اور چھپاتے ہین اور
یہان تک پردہ کرتے ہین کہ اپنے باپ اور مان سے بھی پردہ رکھتے ہین اور اپنے دیگر اقربا سے بھی اور طبیب سے بنظر ضرورت علاج کے
اُس راز کو ظاہر کر دیتے ہین جیسے رحم کے درد اور بواسیر پس لائق بہ نسبت طبیب کے یہی ہے کہ اُن بیمارون سے زیادہ ایسے امراض کو مخفی
کرے - اور سزاوار ہے طبیب کو کہ جملہ احوال مین بموجب وصیت بقراط کے رحیم ہو اور باعفت اور بالطافت ہو خیر کرنے کو بدل دوست رکھتا ہو
کلام اور گفتگو اُسکی نرمی اور لطف سے آدمیون سے قربت اختیار کرتا ہو یعنے اُنکی صحبت سے دور نہ بھاگتا ہو دوا کرنے پر بیمارون کے
حریص اور طامع ہو خصوصاً محتاج اور خوار اور ذلیل بیمارون کے علاج پر اُسکی حرص زیادہ ہو اور اُن فقرا وغیرہ سے علاج کرنے کی کوئی
غرض نفع اور عوض اور مکافات کی نہو - اور اگر ممکن ہو تو اپنے مال سے غربا اور مساکین کے واسطے دوا طیار کرکے کھلانے پلانے دینے بھی
کرنا بہتر ہے - اور اگر ممکن نہو یعنے طبیب اسقدر مالدار نہو تو وہ دوائین فقرا کو پوری پوری بتلا دے - اور صبح شام اُن بیمارون کی عیادت
اور حال پرسی کو جایا کرے بشرطیکہ بیماری اُن مریضون کی امراض حادہ مین سے ہو اور یہ خبرگیری اُس زمانہ تک کرنی چاہیے کہ وہ لوگ
صحیح اور تندرست ہو جائین اسلیے کہ مرض حاد اور تیز مادہ کی بیماری مین تغیر بہت جلد ہوا کرتا ہے اور ایک حال سے دوسرا حال پر ایسے
امراض کا جلد جلد بدلا کرتا ہے - طبیب کے شایان نہین ہے کہ امور تلذذ اور تنعم اور لہو و لعب کا مشغلہ کرے اور زیادہ نبیذ کا پینا بھی طبیب کو
مناسب نہین ہے اسلیے کہ نبیذ ایسی چیز ہے کہ ضرور دماغ کو ضرر پہونچاتی ہے - اور دماغ مین فضول کو بھر دیتی ہے پس ذہن کو فاسد کر دیتی ہے - اور
مناسب نہین ہے کہ زیادہ مشغلہ طبیب کو سواے کتاب بینی کے اور کچھ ہو اور ہمیشہ اُسکی حرص اسی کی رہے یعنے روزانہ طب کی کتابین
دیکھا کرے اور مطالعہ کتب طب سے اُسکو ملال اور ضجر یعنے دلتنگی نہو اور التزام کرے کہ جو کچھ پڑھا ہے اور کتابون مین بطور مطالعہ کے دیکھے
اُسکی سمجھ مین آیا ہے اُسے یاد کرے اور احتیاطاً اُسکی یادداشت بھی رہے کہ بروقت آنے جانے کے جملہ امور محتاج الیہ علمی [illegible]
محفوظ ہون اور اپنے ذہن کو اُسی مین مرتاض اور مشاق کرے تاکہ ہر وقت کتاب دیکھنے کا محتاج نہ رہے اسلیے کہ اکثر اوقات
کتابون کو کوئی آفت ایسی پہونچتی ہے کہ اُنکا ملنا خواہ مطالعہ کرنا دشوار ہوتا ہے اُسوقت اُسکو اپنی یاد پر رجوع کرنا بکار آمد ہوگا کہ ادھر توجہ خاطر
اُس مسئلہ پر کریگا اور یاد آ جائیگا - اور یہ لازم ہے کہ یاد کرنا مسائل ضروریہ کا مدافعت عمر مین ہو جبکہ یہ نوجوان ہوتا ہے اسلیے کہ اُسوقت یاد کرنا

ہر ایک چیز کا آسان ہی بہ نسبت سن شیخوخت کے جو بعد جوانی کے آتا ہی اسلیے کہ سن شیخوخت مین نسیان کا غلبہ ہوتا ہی - لازم ہی کہ طبیب کا گذر اور آمد شد شفاخانہ اور جن مقامات مین کہ بیمار رہتے ہین زیادہ رہے اور مشق دوامی اسکی انھین بیمارون کے علاج مین اور انھین کے امور اور انھین کے احوال مین رہے اور یہ التزام اور خبر گیری ہمراہ استاد اور اطبائے حاذق کے اسکو کرنی مناسب ہی - اور تفقد احوال بیماران اور نگرانی اُنکے احوال اور اعراض کی زیادہ کرتا رہے اور جو جو اعراض کہ اُنپر ظاہر ہوتے ہون اُنکو بخوبی نظر کرے اور جو جو احکام اور قواعد طبیب نے کتب طب سے یاد کر لیے ہین اور جو احکام بطور پیشین بینی یا کہ بطور پیشین گوئی کے خرابی اور بہتری انجام مریض کے اسکو معلوم ہین اُن سب کو اِن بیمارون کی نسبت منطبق کرتا رہے جب اس طرح کریگا اسکا معالجہ اور مداوا طریق صواب پر ہوگا اور آدمیون کی مرجعیت اور ہجوم بیماران اسکے مطب مین زیادہ ہوگا اور اسی کی طرف مائل ہونگے اور اُنکی محبت اور انعام اکرام کا استحقاق اسکو ہوگا اور اسکی ثناخوانی کرینگے اور ان سب امور کے التزام پر بھی اپنی ذاتی منفعت مال کو مقدم نہ کرے اور نہ اپنے فائدہ کو مقدم سمجھے انشاء اللہ العزیز یہی ہوگا

باب تیسرا رؤس ثمانیہ کے بیان مین

یہ وہ آٹھ چیزین ہین جنکا علم ہر ایک کتاب کے پڑھنے سے پہلے درکار ہی - مین کہتا ہون ہر کتاب کے پڑھنے والے پر واجب ہی کہ ابتدا معرفت مبادی کی اسکو ہوجائے اور یہ مبادی رؤس ثمانیہ کہلاتے ہین اسلیے کہ یہ آٹھ امور ایسے ہین کہ ہر کتاب کے پڑھنے والے کو اُسی کتاب کے سمجھنے پر معین ہوتے ہین اور معونت بھی انکی کچھ کم نہین ہی بلکہ بہت بڑی مدد انسے ملتی ہی اور وہ آٹھ چیزین یہ ہین (۱) غرض (۲) منفعت (۳) قسمت یعنی تقسیم (۴) جہت تعلیم (۵) مرتبہ علم کا (۶) مصنف کتاب کا نام (۷) تصحیح اسکی کہ اُسی مصنف کی یہ تصنیف ہی (۸) قسمت کتاب کی طرف اجزا کے مقالات اور فصول وغیرہ سے

غرض کا بیان ہماری غرض اس کتاب مین یہ ہی کہ جملہ محتاج الیہ علم طب کو بیان کرونگا اور جتنے امور کے علم اور معرفت کی حاجت اُس شخص کو ہی جسکا ارادہ صناعت طب کے سیکھنے کا ہی اُن سب کو اس طرح بیان کرونگا کہ وہ طالب علم اُنکے معلوم کرنے سے ماہر اور حاذق اِس صناعت کا ہوجائے اور وہ امور یہی ہین کہ صحیح آدمیون کی تندرستی اور صحت کی حفاظت کرے بیمارون کے مداوا ایسی کرے کہ صحیح ہوجائین اور اُنکا مرض دور ہوجائے اور جسکے ہمراہ یہ کتاب ہو پھر دوسری کتاب کا جو فن ہذا مین تصنیف کی گئی ہین محتاج نہ رہے - اور یہ بھی غرض میری ہی کہ اس کتاب مین اختصار یعنی کمی الفاظ کا مع شرح و بیان کے لحاظ رکھونگا جس سبب سے علما کو احتیاج معرفت اور شناخت غرض کتاب کی قبل مطالعہ کتاب کے ہی وہ سبب یہ ہی کہ اُسی کتاب کا پڑھنے والا اگر غرض سے واقف ہوجائیگا اور جس غرض کے واسطے اُس مصنف نے اُسی کتاب کے بنانے کا قصد کیا ہی متعلم کو معلوم ہوجائے کہ یہ امر متعلم کو اُس کتاب کے سمجھنے پر اچھی مدد دیگا اور جو کچھ اُس کتاب مین ہی اُسکے ذہن نشین ہونے پر معین ہوگا اور جو کچھ اس کتاب مین پڑھیگا اُسکے معانی کے سمجھنے مین متعلم کو آسانی ہوگی اور جو کچھ اسمین پڑھا ہی اُس سے جاہل نہوگا کہ مثل اندھون کے چلنے مین اُسے یہ خبر نہو کہ کہان قدم اور کدھر جاتا ہی - خواہ مثل ایسے راہ گیر اور چلنے والے کے جو اُس راستہ پر چلے جسکو جانتا پہچانتا نہو خواہ طالب ایسے مقام کا جسکو معلوم نہین کہ وہ جگہ کہان ہی پس یہ شخص اپنے اثناء راہ مین متحیر ہوگا - اور جب ایسی خرابی غرض کے نجاننے سے تھی پس واجب ہوا کہ علما کو شناخت غرض کتاب کی اُس کتاب کے پڑھنے سے پہلے معلوم ہو منفعت کتاب کا بیان منفعت اس کتاب کی

بہت بڑی ہے اور اُسکی عظمت اور برتری کے تین وجوہ ہین (۱) بسبب بزرگی اور شرف موضوع صناعت کے اسواسطے کہ یہ موضوع اسکا
جسم انسان ہے (۲) فضیلت خود اس صناعت کی (۳) اس راہ سے کہ یہ کتاب جامع ہے اور شامل جملہ اجزاے صناعت پر ہے - اب اس
صناعت کا شرف اور اُسکی بزرگی تو اس راہ سے ہے کہ اسکا موضوع یعنے جسم انسانی اُسکا مرتبہ اُسکی شان جملہ اور صناعات کے موضوع سے
زیادہ ہے اور یہ بات اسلیے ہے کہ انسان کے بدن کی کرامت اور بزرگی بتیں خداے عزوجل بہت کچھ ہے کہ جملہ مخلوقات پر اپنے خدا نے
اسکو فضیلت عطا فرمائی ہے اسلیے کہ جملہ مخلوقات عالم کون و فساد کو خداے بزرگ نے انسان ہی کے واسطے پیدا کیا ہے اور ان سب مین
افضل مصنوعات انسان کو قرار دیا ہے - اب رہی فضیلت خاص اس صناعت طب کی اُسکی یہ صورت ہے کہ کوئی عالم اور نہ کوئی ایسا آدمی
جسکو تھوڑی سے معرفت اور امتیاز ہے صناعت طب کی فضیلت مین شک نہین کرسکتا اور اُسکو اُسکی فضیلت کا تمام صنائع پر اشتباہ
نہین ہوسکتا اور اسکی منفعت عظیمہ اور احتیاج تمام آدمیون کی اُسکی طرف ہونے مین کوئی صاحب علم شبہہ نہین کرسکتا - بیان اسکا
یون ہے کہ ہرگاہ انسان جملہ حیوان سے افضل ہے اور سب سے اشرف ہے کہ خدا نے اسکو صفت نطق سے خاص کیا ہے اور نطق سے
مراد عقل انسانی ہے جس سے تمیز اور معرفت امور کی کرتا ہے اور اُسی عقل سے ادراک حقائق اشیا کا کرتا ہے اور اُسی عقل پر مدار جملہ
امور محتاج الیہ انسان کا ہے اُنکے امور اور اعمال ہین اور اُنکی بسر برد زندگانی اور معاش کے امور اور جو کچھ تصرفات وہ لوگ کرتے ہین
اور جسکی آرزو اُنکو منافع دنیاوی مین ہے اور جن مراتب پر رسائی اُنکی دار آخرت مین ہوگی اُن جملہ امور کی انجام دہی عقل ہی کے
ذریعہ سے ہوتی ہے - پھر چونکہ عقل کا فعل درست نہین ہوسکتا بدون صحت نفس ناطقہ کے اور نفس ناطقہ کی صحت بدون صحت نفس
حیوانی کے نہین ہوتی اور نفس حیوانی کی صحت بدون صحت نفس طبعی کے نہین ہوتی اور نفس حیوانی اور نفس طبعی کی صحت بدون
جسم کے نہین ہوتی اور صحت بدنی بدون اعتدال اخلاط کے نہین ہوسکتی اور اخلاط کا اعتدال بدون اعتدال مزاج کے دشوار ہے
اور اعتدال مزاج بدون صناعت طب کے نہین ہوتا اور بدون استعمال اُن قواعد کے جس سے حفظ صحت ابدان صحیحہ کی اور رد
صحت ابدان علیل کی کیجائے نہین ہوتی - پس جب یہ سب امور مذکورۂ بالا صحیح ہوچکے واجب ہوا کہ صناعت طب کی جملہ
صنائع سے افضل ہو اور اُسکی منفعت ہر ایک منافع سے برتر اور بڑی ہو بسبب اسکے کہ صحت اور عافیت ایسی چیز ہے کہ بدون اسکے
کام آدمی کا دینی ہو خواہ دنیاوی پورا ہو نہین سکتا - اب رہی منفعت اس کتاب کی باین لحاظ کہ یہ کتاب شامل ہے تمام اجزاے
صناعت طب پر اُسکا ثبوت یہ ہے کہ چونکہ یہ کتاب حاوی ہے محتاج الیہ امور طبیب کو اُس غرض کی جو طب مین مقصود ہوتی ہے اور
سواے اس کتاب کے اور کتابون مین اس مقصود کے بیان مین کمی ہے لہذا واجب ہے کہ یہ کتاب زیادہ نافع ہو تمام کتب سے
جو آج تک علم طب مین تصنیف ہوچکی ہین بسبب جامعیت اس کتاب کے اور بسبب احتواے کتاب ہذا کے تمام معانی اور مقاصد پر
جو اور کتب طبیہ مین نہین پائے جاتے ہین اسی جہت سے منفعت اس کتاب کی بھی بڑھ گئی - بیان منفعت کتاب کی طرف
علما کو احتیاج اسواسطے ہے تاکہ متعلم اور پڑھنے والا کتاب کا جسوقت کتاب کی منفعت کو جانیگا حرص اُسکی اُس کتاب کے پڑھنے کی
زیادہ ہوگی اور بعلم اجمالی جو کچھ اس کتاب مین ہے اُسکو معلوم ہوگا اسکو بھی یاد رکھنا چاہیے تسمیہ اور نام رکھنے کتاب کا بیان
اس کتاب کا نام ملکی کامل الصناعت ہے اور یہ نام مطابق اُسی غرض کے جو مقصود اُسکی تصنیف سے ہے اسلیے کہ مصنف نے
اسکو ملک عضد الدولہ رحمۃ اللہ ہی کے واسطے تصنیف کیا ہے اور یہ کتاب جامع کامل ہے جملہ امور محتاج الیہ اطبا کے واسطے

کتاب کے نام کی شناخت کی احتیاج علما کو دو وجہ سے ہے۔ ایک تو اسوجہ سے کہ جو کچھ اُس کتاب مین بیان کیا گیا ہے نام کتاب کے معلوم
ہونے سے اُسکا علم اجمالی ہوجاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر آدمی کو کوئی کتاب درکار ہو اور کسی سے منگانا خواہ طلب کرنا منظور ہو پس
اُسی کتاب کا نام لیکر طلب کریگا جیسے اشخاص انسانی کے نام رکھنے کی یہی غرض ہے کہ اُنکا پکارنا اور بُلانا اسی ذریعہ سے ہوتا ہے۔ طریقہ
تعلیمی جو اس کتاب مین رکھا گیا ہے وہ وہی طریقہ تعلیم ہے جو بطور قسمت کے ہوتا ہے اور یہ بات اس طرح ہے کہ انحا تعلیم اور جن طریقوں سے
تعلیم کی راہ چلی جاتی ہے سب پانچ طریقہ ہین (۱) تحلیل اور عکس اُسکا (۲) طریقہ ترکیب ہے (۳) طریقہ تحلیل حد کی (۴) طریق رسم ہے
(۵) طریق قسمت ہے۔ پہلا طریقہ جو تحلیل اور عکس کا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ جس شے کا علم اور اُسکا افاضہ طالب کو اپنے توہم مین مطلوب ہے
اُسی شے کو اول سے آخر تک اپنے دل مین لاکر پھر آخر سے بالعکس پلٹے اور پھر اُسکی ہر ایک چیز مین غور کرے اور اس انتظام اور سلسلہ سے
چلے کہ پہلے اُسی چیز کو مقدم کرے کہ جسکے بدون تقدیم کے اُسکے ساتھ چیز سمجھ مین نہین آسکتی اسی طرح سوچتے سوچتے اُن تک پہونچ جائے
مثال اُسکی یہ ہے جیسے انسان کا اگر معلوم کرنا مدنظر ہو پہلے مجموع اجزاے بدنی اُسکے ذہن مین لانے چاہییں بعد ازان تصور کرو کہ بدن
انسان کا اگر شیرازہ کھلجائے اور اُن اعضا کی تحلیل کردیجائے تو اعضاء آلیہ یعنے مرکب اعضا پہلے برآمد ہونگے اور اعضاے آلیہ کے
تحلیل اعضاے متشابہ الاجزا کی طرف ہوتی ہے اور اعضاء متشابہ الاجزا کی تحلیل اخلاط کی طرف ہوتی ہے اور اخلاط کی تحلیل غذا کی طرف
ہوتی ہے جس سے غذا انسان کی بنتی ہے اور نبات کی تحلیل طرف اسطقسات اربعہ کے ہوتی ہے۔ اور دوسرا طریقہ ترکیب کا وہ اس پہلے طریقہ کے برخلاف ہے اور اسکا اول
صدر ہے اسمین یہ ہوتا ہے کہ جس چیز پر تحلیل کی انتہا ہوئی ہے (جیسے انسان کی انتہاے تحلیل اسطقسات پر ہوئی ہے) وہان سے ابتدا تصور کیجاتی ہے اور
پھر اجزاے بسیط کو مرکب کرتے کرتے وہی نام رکھتے رکھتے ابتدائے شے کو پہونچ جاتے ہین اور نام بڑھاتے جاتے ہین تا اینکہ آخر وہی شے مطلوب التصور
نام نہاد ہوجاتی ہے مثال اُسکی وہی انسان ہے کہ اسطقسات سے غذا بنائی جائے اور غذا سے اخلاط اور اخلاط سے اعضاء متشابہ الاجزا
اور اعضاے متشابہ الاجزا سے اعضاے آلیہ اور اعضاے آلیہ سے تمام بدن انسان کا بنایا جاتا ہے پس یہان پہونچ معرفت تمام ہوتی ہے
اور تیسرا طریقہ تحلیل حد کا وہ یہ ہے کہ جس چیز کا علم مطلوب ہے اُس سے حد منطقی بنائین اور ایک ہی حد مین اُسکو محصور کردین پھر اُسکے حد کی تقسیم
جنس اعلےٰ سے اُسکے فصول اور انواع ماہیت پر کرین جس طرح جالینوس نے کتاب صناعت صغیرہ مین کیا ہے کہ اُسنے حد صناعت طب کی
وہی کی ہے جو حکیم ایرو فیلس نے تجویز کی ہے اور وہ یہ ہے کہ طب اُسکو کہتے ہین جسمین شناخت اُن اشیا کا ذکر ہو جو منسوب اور متصل بصحت و
مرض کے ہین اور اُس حالت سے منسوب ہون جو نہ صحت ہے اور نہ مرض۔ یہ حد تمام کرکے پھر جالینوس نے تحلیل شروع کی جنس اعلےٰ سے
اس حد کی جو لفظ معرفت ہے اور تحلیل کرکے اُترا فصول کی طرف جو اس حد مین لفظ اشیاء متصلہ بصحت اور مرض اور حالت ثالثہ سے مراد ہے
اور پھر ان فصول سے اُترکر انواع کی طرف پہونچے ہین اور اُسمین بھی نوع عالی سے اُترتے اُترتے نوع الانواع تک کہ جسکی قسمت پھر سواے
اشخاص اور جزئیات حقیقیہ کے نہو سکے آتے ہین۔ چوتھا طریقہ تعلیم جو رسم کا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ صفت خواہ تعریف شے کی ایسے امور سے
کرتے ہین جو اُسکی ماہیت کے اجزاء جوہری نہون۔ میری مراد اُن غیر جوہری امور سے وہ اشیاء اور فصول ہین جو کیفیات اور اعراض
شے سے ماخوذ ہون جیسے کہ انسان کی رسم مین کہا جاتا ہے کہ سیدھے قد کا اور چوڑے ناخون کا ایک موجود ہے اور جیسے طب کی رسم یون کرین
کہ وہ صناعت جو صحت جسمانی کا فائدہ دین۔ پانچوان طریقہ تعلیم کا جو بطریق قسمت کے ہوتا ہے کہ جو اشیا قابل قسمت کے ہین اُنکی تقسیم سیات
علو سے کیجائے جیسے پہلے تو قسمت اجناس کی طرف انواع کے (جیسے مرض حمے کی طرف حمی غب کے) دوسری قسمت نوع کی طرف اشخاص کے

مثلاً قسمت حمی نب طرف اُس تپ غب کے جو زید خواہ عمرو کو ہو۔ اور قسمت حمی کی طرف حمی یومی کے جو روح سے شروع ہوتی ہے اور بطرف حمی حلطی کے جو اخلاط سے پیدا ہوتی ہے اور بطرف حمی دق کے جو اعضاے اصلیہ سے ہوتی ہے مترجم یہ مثال شاید تقسیم نوع سافل کی طرف نوع الانواع کے ہے یا جزئی اضافی کی طرف تقسیم نوع کی مراد ہے مناسب اسکا ذکر جہت اول مین تھا اور چونکہ نسخہ حاضرہ ہیں مترجم اُس غلط چھپا ہوا دور نہین کہ سہو کاتب سے یہ غلطی تقدیم و تاخیر مین ہوگئی ہو ورنہ مصنف کتاب علی بن عباس مجوسی السا نہین کہ ایسی صریح غلطی کرتا یا اینکہ مترجم کے سمجھنے کا قصور ہے کہ بخوبی سمجھ مین مترجم کے یہ مثال نہین آئی ہے متن تیسری قسمت کل کی طرف اجزا کے جیسے قسمت بدن انسان کی طرف سر اور جگر اور پاؤن کے۔ چوتھی قسمت اسم مشترک کی طرف معانی مختلفہ کے جیسے کہ تقسیم سگ اور کتے کی طرف کلب مستو یعنے اُس کتے کے جو دیوار کا محافظ ہو اور بطرف شکاری کتے کے اور کلب جار جو ہمسایہ مین رہتا ہو۔ پانچوین قسمت جوہر کی طرف اعراض کے جیسے کوئی کہے کہ جسم کی ایک قسم سرخ ہے اور ایک قسم سیاہ ہے اور ایک سپید ہے چھٹی قسمت اعراض کی طرف جوہر کے جیسے کہتے ہین کہ ابیض اور سپید یا برف ہے یا روئی اور سیاہ یا کوا ہے یا قار ہے یعنے زفت ساتوین قسمت اعراض عامہ کی طرف اعراض قریبہ اور مباینہ خواہ متضادہ کے جیسے تقسیم لون کی طرف سرخ اور سپید کے پس انھین تقسیمات کی طرف ہر ایک شی مقسوم کی تقسیم ہوتی ہے۔ اور چونکہ وہ تعلیم جو بطریقہ قسمت ہوتی ہے منقسم چند طور سے ہے جیسے کہ ہمنے ابھی بیان کیا کہ وہ سات طرح کی ہے لہذا یہی طریقہ تعلیم نہایت مناسب ہمارے مقصود سے ہے اسلیے کہ ہم بنظر اضطرار اور ضرورت کے اس کتاب کے ایک مقام پر سواے مقام آخر کے مختلف اقسام قسمت کو منجملہ اقسام ہفت گانہ کے اختیار کرتے ہین پس کبھی تو ہم قسمت اجناس کی بطرف انواع کے کرتے ہین جیسے حمی عفنہ کی قسمت مین ہم کہتے ہین کہ حمی عفنہ منقسم ہوتی ہے طرف حمی غب کے جو ایک روز آئے اور ایک روز نہ آئے اور بطرف حمی ربع کے جو دو روز میان دے کر چوتھے روز آئے اور بطرف مواظبہ کے جو روزانہ وقت معین پر آئے اور وقت معین پر رہا کرے خواہ وقت کے مواظبت تو نہ ہو مگر روزانہ آنے کی مواظبت ہو اور بطرف دائمہ کے جو ہر روز ہر وقت بنی رہے کسی وقت نہ اُترے (یہ مثال قسمت جنس کی طرف انواع کے ہوئی) اور کبھی ہم تعلیم فن طب مین قسمت کل کی طرف اجزاے مختلفہ کی اختیار کرتے ہین۔ جیسے ہم کہین کہ بدن منقسم ہوتا ہے طرف اجزاے آلیہ کے جیسے کہ سر اور ہاتھ اور پاؤن اور منقسم ہوتا ہے بطرف اجزاے متشابہ الاجزا کے جیسے استخوان اور غضروف اور عصب وغیرہ مترجم متشابہ الاجزا کے معنی یہ ہین کہ جو نام کُل کا ہو وہی نام جزء کا مثلاً استخوان کہ پوری ہڈی کو بھی ہڈی کہتے ہین اور ہڈی کا ٹکڑا اور چھوٹی کرچ ہڈی کی اُسکو بھی ہڈی ہی کہینگے بخلاف مختلف الاجزا کے جیسے ہاتھ کہ پورے ہاتھ کو ہاتھ کہینگے اور ہاتھ کا ٹکڑا جیسے اُنگلی یا ناخون وغیرہ اُسے ہاتھ نہ کہینگے متن اور کبھی ہم قسمت جواہر کی طرف اعراض کے کرتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ جوہر ورم کے بہت سے اقسام ہین ایک ورم صلب ہے اور سخت دوسرا ورم رخو جو نرم اور ڈھیلا ہے۔ اور کبھی ہم قسمت اعراض قریبہ کی کرتے ہین جیسے غشی کے بیان مین ہم کہتے ہین کہ ایک قسم غشی کی وہ ہے جو درد سے پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم غشی کی بوجہ استفراغ اور نکل جانے مادہ کے عارض ہوتی ہے۔ اور کبھی ہم اسم مشترک کو معانی مختلفہ پر بولتے ہین جیسے ہم لفظ طبیعت سے کبھی ارادہ قوت مدبرہ بدن کا کرتے ہین اور کبھی طبیعت سے ماہیت بدن کا ارادہ کرتے ہین اور کبھی مراد ہماری طبیعت سے مزاج ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمنے جملہ طرق تعلیمی مین طریق قسمت کو اختیار کیا ہے۔ اور احتیاج اس کتاب کے پڑھنے والے کو جہت تعلیم مین یہی ہے کہ اسکے تعلیم کے طریقہ مین اُس طریقہ کا تمسک کیا جائے جس طریقہ سے حفظ مطالب کی اسکو آسانی ہو اور سمجھنا اور

استنباط فروع کا جزئیات اور کلیات سے اسکو بخفت اور سہل ہو سکے اور جو فصل اسپر کتاب کے مطالعہ اور قرات مین وارد ہو اسکی فصل
آئندہ سے جو اسکے بعد آنے والی ہے ملائے اور ربط دے سکے اور بعض فصول کو بروقت حفظ فصول آخر کے یاد کرلے مرتبہ قرات کتاب مین
(یعنے جسوقت اس کتاب کے پڑھنے کا مرتبہ اسکو بہم پہونچے یا کسی فصل خاص کے پڑھنے خواہ مطالعہ کرنے کا موقع ہو نظر تقدیم و تاخیر اجزاے
کتاب کے اور ترتیب ضروری کو اسنے ہاتھ سے نہ دیا ہو)۔ اس کتاب کے پڑھنے کا مرتبہ اور اسکے سمجھنے کی لیاقت متعلم کو اسکی صورت
یہ ہے کہ ہر ایک متعلم کو کچھ حاجت نہین ہے کہ قبل اس کتاب کے خواہ اسکے بعد کوئی اور کتاب فن طب کی پڑھے بشرطیکہ وہ پڑھنے والا
طالب علم جامع ان علوم اور فنون کا ہو جو متعلمین اور متکلمین کو ضروری ہین ہان جسکی یہ خواہش ہو کہ اس کتاب کو پڑھکر کامل فاضل ہو جائے
اور پیشہ و ہر صناعت مین ہو جاے اور معنی کلام کو بخوبی پہچان سکے اسکو لازم ہے کہ کتب منطقیہ اور کتب علوم اربعہ تعلیمی کو پہلے حاصل کرے
وہ چارون علوم تعلیمی حساب اور ہندسہ اور نجوم اور الحان یعنے موسیقی ہین اسلیے کہ منطق تو میزان اور ترازو کلام کی براہ صحت اور سقم
معانی کے ہے اور معیار خواہ کسوٹی ایسی ہے کہ استدلال کی صحت اور غلطی اسی سے معلوم ہوتی ہے اور یہ علم منطق ہر ایک علم تعلیمی مین نافع ہے
کہ جملہ علوم اور صناعات کو علم منطق سے نفع ملتا ہے۔ مثال اسکی یہ ہے کہ طبیب کبھی علم ہندسہ کا محتاج اسواسطے ہوتا ہے تاکہ اشکال جراحات
اور زخمون کے پہچانے اسلیے کہ گول اور مدور زخم مشکل سے اچھا ہوتا ہے اور مثلث اور مربع شکل کے زخم بآسانی اچھے ہو سکتے ہین اگر ان
زخمون کے واسطے ایک زاویہ ایسا صحیح الشکل ہو جس سے گوشت کا اُگنا شروع ہو جائے۔ اور علم نجوم یعنے جوتش کا محتاج طبیب اسواسطے ہے
تاکہ دوا کا استعمال ایسے عمدہ وقت مین کرے جسوقت قمر کو سعادت کسی شکل قران وغیرہ سے جو موافق اشکال سے ہے خواہ آثار و صناع
وغیرہ سے حاصل ہو اور نحوست سے دور ہو۔ علم الحان اور موسیقی کا محتاج طبیب اسلیے ہے تاکہ اپنی انگلیون کے پورون کو تار اور پردہ
کے حس کرنے اور چھونے مین مرتاض اور مشاق کرے اور ذہن کو نغمات یعنے سُرون کی سینتک کے پہچاننے کا خوگر کرے تاکہ تار کے
کھنچاو اور ڈھیلے ہونے سے جو سُر نیچا اونچا پیدا ہوتا ہے اسکی شناخت سے اور سُر کے اونچے اور نیچے ہونے کی شناخت سے طبیب کو
بآسانی علم نبض اور نبض کی رگ کا احساس بآسانی ہو جائیگا۔ مگر یہ بھی معلوم ہونے کے لائق ہے کہ ان علوم کا جاننا طبیب کو ضروری اور واجب
نہین ہے اسلیے کبھی یون بھی ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی صناعت طب کو اسقدر جانے کہ ماہر اور کامل طبیب تو ہو جائے مگر صناعت منطق اور
تعالیم چارگانہ مذکورہ بالا کو نجانتا ہو۔ مگر ہماری اس کتاب کے پڑھنے والے کو جسقدر علم منطق کا جاننا درکار ہے وہ اسیقدر ہے کہ جنس اور
نوع اور فصل اور خاصہ اور جوہر اور عرض کو پہچان لے اور انکے حدود سے واقف ہو جائے اور اسقدر معرفت علم منطق کی بہت جلد بآسانی
ہو سکتی ہے۔ اور سواے اس مقدار کے اور زائد مسائل علم منطق کے انکی طرف حاجت اضطراری طبیب کو نہین ہے۔ اور جالینوس نے بھی
مقالہ اول مین اپنی اس کتاب کے لکھا ہے جسکا نام علل اعضاء باطنہ رکھا ہے کہ بحث کرنے مسائل منطقیہ سے کچھ مفید صناعت طب مین
نہین ہے اسلیے کہ کسی چیز کا فائدہ نہین دیتی نہ طبائع امراض مین اور نہ اسباب امراض اور نہ علامات امراض اور نہ مداواے امراض مین
اور اسی طرح تعالیم چارگانہ سے بھی کسی امر کا چندان فائدہ نہین ہے اور جس مقدار کی حاجت ان علوم سے ہے فن طب مین آسان ہے
کچھ اسمین دشواری نہین ہے لیکن اغراق اور مستغرق ہو جانا ان علوم مین اور انتہاے درجہ پر انکی معرفت پس طبیب کو حاجت
اضطراری اسکی طرف نہین ہے یہ بھی معلوم رہنے کی بات ہے۔ مرتبہ کتاب کے پہچاننے کی حاجت علما کو اسلیے ہوئی تاکہ تعلیم انکی
ترتیب لائق پر ہو اور جسکی کتاب کے پڑھنے کی پہلے حاجت ہے اسکو پیچھے نہ کر دے اور جسکو موخر کرنا چاہیے اسکو مقدم نہ کرے

ورنہ طالب علم دونوں میں کسی کو نہ سمجھیگا اور متحیر اور کند ذہن رہ جائیگا جیسے کوئی شخص زینہ پر چڑھنے کا قصد کرے اور پہلی سیڑھی پر
چڑھ کر دوسری چھوڑ دے اور تیسری پر اُچک جائے کہ اس بدرفتاری سے اُسکو ایذا پہونچیگی اور وہ ایذا یہ ہوگی کہ یا تو زینہ سے
گر پڑیگا اور یا اسکے پائوں کو گزند پہونچیگا **واضع کتاب اور مصنف کا بیان** اس کتاب کے بنانے والے کا نام علی بن عباس
مجوسی ہے جو متطبب یعنی بڑا طبیب تھا شاگرد ابو ماہر موسی بن سیار کا۔ اب رہی صحت اس امر کی کہ یہ کتاب علی بن عباس کی مصنفات سے ہے
اسپر دو امر دلالت کرتے ہین ایک تو یہ ہے کہ اسپر یعنے مصنف مذکور پر کسی شخص کو سبقت نہین ہے کہ مثل اس کتاب کے اُس سے پہلے
کسی نے تصنیف کی ہو اور اس دعوے کا ظہور اُسوقت ہوجائیگا جب کوئی شخص تلاش کرکے دیکھے کہ تمام کتب جو اس کتاب سے پہلے
تصنیف ہوچکی ہین اُنمین کوئی کتاب ایسی نہ پائی گئی جو جامع جملہ اجزاء صناعت طب کی ہو اور نہ بطرز تقسیم اور قسمت اجزاے کتاب کے
ایسی عمدہ ترتیب کے متشابہ کوئی اور کتاب کتب سابقہ مین دستیاب ہوگی۔ دوسرا ثبوت صحت انتساب کتاب ہذا کا بطرف علی بن عباس کے
یہ ہے کہ پہلے اس کتاب کو خزانہ ملک جلیل عضد الدولہ کی طرف نکالا تھا اور بعد اُسکے جملہ اشخاص کو یہ کتاب پہونچی ہے اور اسکا نسخہ ظاہر ہوا ہے
اس سے پہلے اس کتاب کا کوئی نسخہ اور نہ اسکے متشابہ تالیف مین کوئی اور کتاب آدمیون کو بہم پہونچی تھی پس اب صحیح ہوگئی یہ بات کہ
اس کتاب کا واضع اور بنانے والا علی بن عباس مجوسی المتطبب شاگرد ابو موسی ماہر بن سیار ہے۔ اور صحت انتساب تصنیف کی مصنف خاص سے
حاجت اسواسطے ہے تاکہ جو شخص ذی علم ہے کوئی ایسی کتاب پائے جسکو بعض حکما نے مدون تصنیف کرنے کے اپنے نام سے مدعی اُسکی تالیف کا ہو
اور اس ناواقف کو اشتباہ واقع ہووے اسکو جان لینا ضروری ہے **قسمت کتاب کی اجزا اور مقالات پر** یہ کتاب پہلے دو جزو پر
منقسم ہوئی ہے جزو **اول** مین بیان امور طبیعیہ کا ہے اور اُن امور کا جو طبیعی ہین اور ایسے امور کا جو خارج امور طبیعی سے ہین
اور اس جزو کا نام جزو نظری ہے جزو **دوم** مین حفظ صحت اُن لوگون کی جو تندرست ہون اور مداواے امراض کے وہ طریقے جو تدبیر
محض سے خواہ ادویہ سے خواہ عمل بالید یعنی جراحی سے اور چیر پھاڑ سے کیے جاتے ہین اُنکا بیان ہے اور اس جزو کا نام جزو عملی ہے۔
پہلے جزو مین دس مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اسمین چھبیس باب ہین ان ابواب مین ابتداے امور کتاب کے اور رؤس ثمانیہ اور [illegible]
اطبا اور عہد بقراط اور قسمت طب کی اور اسطقسات اور امزجہ اور اخلاط کی قسمت اور تفصیل بیان ہوئی ہے **دوسرا مقالہ** اسمین
سولہ باب ہین جنمین تشریح اعضاے متشابہ الاجزا کی اور اُنکے منافع کا بیان ہے **تیسرا مقالہ** اسمین سینتیس باب ہین جنمین ذکر اعضاے
مرکبہ کا اور اُنکے منافع کا کیا جاتا ہے **چوتھا مقالہ** اسمین قوے اور افعال اور ارواح کا بیان ہے **پانچوان مقالہ** اسمین اٹھائیس باب ہین
انمین بیان اُن امور کا ہے جو طبیعی نہین ہین اور یہ وہ ہوا ہے جو بدن انسان کے گرد ہے اور بیان ریاضت اور اطعمہ اور اشربہ اور نوم اور بیداری
اور جماع اور حمام اور اعراض نفسانی کا بیان ہے **چھٹا مقالہ** اسمین اُن امور کا ذکر ہے جو خارج امر طبیعی سے ہین اور یہ وہی امراض اور
اسباب امراض جو سبب فاعلی امراض کے ہین اور جو اعراض کہ تابع امراض کے ہوتے ہین **ساتوان مقالہ** اسمین وہ استدلال کو ہے
اور اُن دلائل کا بیان ہے جو علامات دالہ کلی اور امراض پر ہین اور اسمین اٹھارہ باب ہین **آٹھوان مقالہ** اسمین بائیس باب ہین
جنمین ذکر اور بیان استدلال ہے اُن امراض پر جو حس سے محسوس ہوتے ہین اور اُنمین امراض کے اسباب کا بھی بیان ہے **نوان مقالہ**
اسمین اکتالیس باب ہین جنمین بیان استدلال امراض اعضاے باطنی کا ہے اور اُنکے اسباب کا بیان ہے **دسوان مقالہ** اسمین بارہ
باب ہین اُنمین بیان علامات اور دلائل تقدمہ معرفت امراض کا یعنے جن دلائل سے حدوث امراض کا وقت پیدا ہوتا ہے اور جو دلائل

سلامت مریض خواہ ہلاکت مریض کی خبر دیتے ہین اُسکا بیان ہی بہ نسبت ہر ایک مرض کے **دوسرا جزء** وہ جزء عملی ہی اُسمین دس مقالہ ہین
پہلا مقالہ اُسمین اُنتیس باب ہین اُنمین ذکر حفظ صحت صحیح ابدان کا بیان کیا جائیگا اور تدبیر اطفال اور مشائخ کی بھی اُنھین ابواب مین
بیان ہوگی اور جو لوگ بوجہ مرض کے نقیہ اور کمزور ہوگئے ہون اُنکی تدبیر **دوسرا مقالہ** اُسمین ستاون باب ہین جنمین ذکر قوت ادویہ مفردہ کا
کیا جائیگا اور ادویہ کے منافع اور امتحان کا بیان ہوگا **تیسرا مقالہ** اسمین چونتیس باب ہین اُنمین مداوا حمیات اور تپون کے اقسام کا
کیا جاتا ہی اور اورام کا مداوا اور علامات اورام کا بیان بھی اُسی مین ہوگا **چوتھا مقالہ** اُسمین تیرہ باب ہین اسمین بیان اُن امراض کا ہی
جو سطح ظاہری بدن پر عارض ہوتے ہین اور حیوانات سمیہ کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا علاج اور ادویہ سمیہ کا علاج **پانچوان مقالہ**
اُسمین چھتیس باب ہین اور اسمین اُن امراض کا بیان ہی جو اعضاے اندرونی جسم کو عارض ہوتے ہین اور پہلے علاج امراض اعضاے
نفسانیہ کا جو دماغ اور نخاع اور اعصاب اور حواس خمسہ سے متعلق ہین اُنکا بیان ہی **چھٹا مقالہ** اُسمین اٹھارہ باب ہین جنمین ذکر
اُن امراض کا ہی جو اعضاے نفس یعنے سانس لینے سے جن اعضا کو تعلق ہی اور یہ اعضا حنجرہ اور قصبۂ ریہ اور قلب اور حجاب و سینہ کا
جھلیان ہین **ساتوان مقالہ** اسمین اکاون باب ہین اسمین بیان اُن امراض کا ہی جو آلات غذا کے اعضا مین عارض ہوتے ہین
یعنی مری اور معدہ اور جگر اور طحال اور مرارہ یعنے تلخہ اور امعا یعنے آنتین اور گردہ اور مثانہ **آٹھوان مقالہ** اسمین پینتیس باب ہین
جنمین بیان اُن امراض کا ہی جو اعضاے تناسل یعنی دونون انثیین اور قضیب اور رحم اور دونون پستان مین عارض ہوتے ہین
نوان مقالہ اُسمین گیارہ باب ہین جنمین اُن امراض کا مذکور ہی جو دستکاری اور چیر پھاڑ سے ہوتا ہی **دسوان مقالہ** اسمین اٹھائیس
باب ہین اُنمین ذکر اُن ادویہ مرکبہ معجونیہ وغیرہ کا بیان ہی اور ہر ایک مقالہ مین اُسکے ابواب سے جسقدر امراض متعلق ہین اُنکا بیان بھی
انشاء اللہ کرونگا

چوتھا باب تقسیم طب کی

طبیبون نے صناعت طب کی قسمت مختلف اقسام پر کی ہی اور مین نے اُن سب تقسیمات مین نہایت مشرح اور واضح اور نہ براہ ترتیب کے
احسن اور نہ براہ نظام کے عمدہ اُس ترتیب سے پایا ہی جسکو مین نے اختیار کیا ہی اسلیے کہ تقسیم اس صناعت کی جنس اعلے سے جو فن
طب ہی بطرف نوع الانواع جو حفظ صحت اور مداواے امراض ہی اور نوع الانواع سے بطرف اشخاص جزئیہ کے جو ماتحت اسی نوع سافل
کے ہین ایسی تقسیم ہونی چاہیے جسکی ہر ایک قسم بہ ترتیب اور تہذیب پہلے پیچھے ہو اور نہ مقدم اپنے رتبہ سے مؤخر کیا جائے اور نہ مؤخر کو اپنی
جگہ سے تقدیم ہونے پائے اور مین پہلے مجملی بیان اس قسمت کا کرتا ہون بعد ازان پھر ہر ایک کو بشرح و بسط بیان کرونگا — اب کہتا ہون
کہ فن طب کی پہلے دو قسم ہین ایک تو علم اور دوسری عمل علم سے تو مراد یہ ہی کہ معرفت اور شناخت حقیقت اور ماہیت اُس غرض مقصود کی ہو جسکی طرف اس فن مین توجہ
کیجاتی ہی اور وہی چیز ہماری فکر مین اس فن کا موضوع ہی اور اُسکی حقیقت کا علم اور انکشاف ایسی طرح سے ہوجائے کہ اُسی علم سے تمیز اور تدبیر مقصود اور
وہ تدبیر جسکے فعل اور عمل کا قصد ہی ظاہر ہوجائے اور عمل سے مراد یہ ہی کہ جو کچھ کہ ہماری فکر مین موضوع بحث علم طب ٹھہرا ہی اُسکی مباشرت اور اُسکا اعمال
بذریعہ حس اور بذریعہ عمل بالید کے اسی طرح سے ہم کرین جیسی تمیز اور آگاہی اُس سے ہمکو ہوئی ہی علم کی تقسیم تین قسمون پر ہی ایک تو علم
امور طبیعیہ کا دوسرا علم اُن امور کا جو طبیعی نہین ہی — تیسرا علم اُن امور کا جو خارج امور طبیعیہ سے ہین — امور طبیعیہ وہی امور غریزی
اور اصلی امور ہین جیسے پیدائش اور وجود نبات اور حیوان کا اور تمام اجسام موجودہ عالم ہذا کا ہوتا ہی اور یہی امور ایسی چیزین ہین کہ اگر

انمین سے ایک بھی نہو کوئی شی از قسم نبات اور حیوان اور معادن کے اپنی خلقت مین پوری ہوسکے اور ان امور کے علوم کی سات قسمین ہین (۱) علم بامور اسطقسات (۲) مزاج کا علم (۳) اخلاط کا علم (۴) علم بامر اعضا (۵) علم بامر قوی یعنی قوتون کے امور کا علم جن قوتون سے اعضا اپنے افعال کے کرنے پر قادر ہوتے ہین اور ایسی قدرت انکو ہوتی ہو کہ ان افعال کو اپنے مجرے طبیعی پر کرسکتے ہین (۶) علم ان فعال کا جو انھین قوتون سے حادث ہوتے ہین (۷) علم ان ارواح کا جنسے تمامی بدن حیوان کی اور قوام بدن اور تدبیر بدنی انھین ارواح سے ہوتی ہو۔ تین قسمین ان اقسام ہفتگانہ سے ایسی ہین جو عموماً نبات اور حیوان اور جملہ ان اجسام کو ضروری ہین جو فلک قمر کے نیچے ہین اور یہ امور اسطقسات اور امزجہ اور قوی ہین۔ اور چار انمین سے حیوان سے خاص ہین نبات مین وہ نہین پائے جاتے ہین اور یہ اخلاط اور اعضا اور افعال نفسانی اور حیوانی اور ارواح نفسانی اور حیوانی ہین۔ انھین سات امور مذکورہ بالا مین بعض علمانے چار چیزین اور بھی بڑھائی ہین (۱) اسنان یعنے سن اور عمر کے اوقات زمانے (۲) الوان یعنے رنگ بدن کے اقسام (۳) سحنہ یعنے روپ خواہ نک سکھ اور سج دھج بدن کی (۴) فرق درمیان مادہ اور نر کے۔ اور یہ چارون زیادتی امر مزاج کے علم مین داخل ہین لہذا ہمکو انکے جداگانہ بیان کرنے کی حاجت نہین ہو۔ جو امور کہ طبیعی نہین ہین وہ چھ چیزین ہین (۱) ہوا جو بدن انسان کی محیط ہو (۲) حرکت (۳) سکون (۴) اطعمہ یعنے کھانے کی اشیا اور اشربہ یعنے پینے کی چیزین (۵) خواب اور بیداری (۶) استفراغ یعنی بدن سے رطوبات کا نکلنا اور احتقان یعنے رطوبات بدنی کا خارج نہونا۔ استفراغ کی بحث مین جماع اور استحمام یعنے نہانا وغیرہ بھی داخل ہو۔ جو امور خارج امر طبیعی سے ہین انکی تین قسمین ہین (۱) امراض (۲) اسباب امراض (۳) اعراض یعنے جو تابع امراض کے ہین اور وہ یہ دلائل ہین جو ترجمہ عمل اور اسکی تفسیر مین کارآمدنی ہین۔ عمل کی دو قسمین ہوئی ہین ایک تو وہ جو حفظ صحت صحیح آدمیون کی انھین کی صحت مختصہ پر رکھنے کے قواعد دوسری مداواے امراض کے طرق۔ حفظ صحت کی تقسیم تین قسمون پر ہوئی ہو ایک تو حفظ صحت ان ابدان کی جنکی کوئی حالت صحت خواہ کوئی امر امور صحت خاصہ مین ہمیشہ نہج واحد پر نہین رہتا ہو۔ دوسری حفظ صحت ان ابدان کی جو ایک طرف حال صحت سے جدا ہوتے ہین مراد یہ ہو کہ ایک خاص قسم صحت کی انکے حسب حال معلوم ہوچکی ہو (۳) حفظ صحت ابدان ضعیفہ کی اور یہ ابدان اطفال اور مشائخ کے ہین اور ابدان نقیہ اور کمزور آدمیون کے ہین جو کسی مرض سے نجات پاکر ابھی ضعف انکا برطرف نہین ہوا ہو۔ اور مداواے امراض کی دو قسمین ہین ایک تو وہ مداوا جو بذریعہ ادویہ اور بذریعہ غذاؤن کے ہوتا ہو۔ اور دوسرا مداوا جو بذریعہ عمل بالید اور دستکاری کے ہوتا ہو۔ عمل بالید کی چند قسم ہین ایک تو وہ جراحی جو گوشت مین کیجاتی ہو جیسے کہ بسط یعنے گوشت کو پھیلا دینا اور کاٹ ڈالنا اور ٹانکے لگانے زخم کو سینا اور داغ دینا۔ دوسری قسم جراحی کی استخوان مین ہوتی ہو جیسے ٹوٹی ہوئی ہڈیون کو جوڑ دینا خواہ اتری ہوئی ہڈی کو چڑھانا اور اپنی جگہ پر اسکو درست کرکے رکھدینا۔ تیسری عمل بالید کی مداوائی رگون کی ہو اور اسکی دو قسمین ہین۔ یا تو رگہاے جنبندہ یعنے شریان مین ہو جیسے شریان کو چیرنا یا اسکو جوڑائی مین شگافتہ کرنا خواہ شریان پر کی کھال چھیل ڈالنا یا قطع یعنے کاٹ ڈالنا یا رگہاے ساکنہ اور وہ مین ہو جیسے فصد کھولنی۔ جب ایسی بات ہو جسکے کہ ہمنے بطور کلی تقسیم کی ہو اور کسیقدر اسکی شرح بھی کردی پس اسی بیان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ یہی قسمت مناسب تر ہو ان اقسام کے جنکو علما نے بیان کیا ہو اور جنکی طرف صناعت طب کو منقسم کیا ہو اسلیے کہ اس تقسیم کی خوبی نظام اور سلسلہ بندی ایسی ہو اور اسکی ترتیب کا حال ایسا ہو کہ انمین سے بجملہ امور محتاج الیہ کے کسی قسم کا ترک کرنا جائز نہین ہو اور اسے چھوڑکر دوسری تقسیم کی طرف قدم بڑھانا درست نہین ہو اور علاوہ اسکے خوبی نظام کی ایک عمدگی اسمین یہ بھی ہو کہ آدمی بآسانی ان اقسام کلیہ کو یاد کرسکتا ہو جسکو ہمنے ابھی بیان کیا ہو اور

اس طرح یاد کرسکتا ہی کہ اُسکے ذہن ہی مین جسوقت ارادہ کرے کہ انکو پہچانے ہر ایک قسم اقسام کلیہ مذکورہ بالا مین سے یاد آسکتی ہی اور تحت
اقسام کلیہ سے شناخت اُن جزئیات کی اُسکو ہوسکتی ہی جسکی طرف یہ اقسام کلیہ منقسم ہوے ہین اور جب یہ بات ہو تو اب ہم حرف علمی طب پر
کلام کی ابتدا کرتے ہین اور پہلے اُن امور طبیعیہ کا بیان کرینگے جو اقسام اولیہ ہین اور انہین کے اقسام کے بیان سے اسطقسات
کی بھی شرح ہم کرینگے کہ وہ بھی قسم اولی اقسام امور طبیعیہ کے ہین انشاء اللہ تعالے

پانچوین باب مین شرح امر اسطقسات کی ہی

معلوم کرنا چاہیے کہ فلاسفہ اسطقس سے وہ چیز مراد لیتے ہین جو بسیط ترین اجزاے جسم مرکب کا ہی کہ پھر اسمین کوئی جزء نہ پیدا ہو اور
مقدار مین بھی نہایت کمتر ہو اور بسیط سے مراد فلاسفہ کی یہ ہوتی ہی جسکا ہر ایک ہی قسم کا ہو اور جتنے اجزا اُسکے ہوسکتے ہون سب
متشابہ ہون مختلف الاسم اور مختلف الماہیت نہون اب یہ بسیط یا تو اصل حقیقت مین اسی طرح کا ہو کہ اُسکے تجربہ سے کوئی جزء مختلف الماہیت
برآمد نہو سکے جیسے آگ اور ہوا اور پانی اور مٹی۔ یا اینکہ حس ظاہری مین تو ایسا معلوم ہو کہ اُسکے اجزا یکسان برآمد ہوتے ہین مگر در اصل
بنظر ماہیت کے اجزاء مختلفہ سے مرکب ہی جیسے پتھرون کے اقسام اور معدنی اشیا کہ یہ دونون چیزین اور انکے مشابہ اور اشیا بھی اگرچہ
حس ظاہری کی راہ سے بسیط معلوم ہوتی ہین مگر عقل کی رو سے یہ اشیا مرکب انہین اسطقسات چہارگانہ سے ہین جسکو آگ اور پانی
اور ہوا اور مٹی سے ہمنے تعبیر کیا ہی۔ اور یہی سبب ہی کہ فلاسفہ کو معلوم ہوا ہی کہ یہ بسایط چہارگانہ جتنے اجسام اس عالم کون اور فساد مین ہین
اُنکے بسائط ہین اور جتنے اجرام کہ قابل کون اور فساد کے ہین انہین اجسام موجودہ مین اُنہین سے ان چارون کو اسطقسات کہنا چاہیے
اور ان چارون کے سوا اور اسطقسات کو درجہ دوم خواہ درجہ سوم کے اسطقسات کہنا مناسب ہی اور جب فلاسفہ کی یہ تحقیق ہی تب
ہمکو مناسب ہی کہ ہم بھی قائل اس بات کے ہون کہ اسطقسات مین سے بعض اقسام اسطقسات قریبہ اور خاصہ ہین اور بعض اقسام
انکے بعیدہ اور عامہ ہین اور بعض اقسام انکے متوسط ہین قرب اور بعد مین جو درمیان اسطقسات عامہ اور خاصہ کے ہین۔ اسطقس قریب
وہی ہی جو کسی مرکب چیز سے خاص ہو یعنے جو چیز کہ اُسی اسطقس سے مع دیگر اسطقسات مل کر بنی ہو اُس سے خاص ہو۔ اور اسطقس بعید
وہی اسطقس عام ہی جس سے بہت سی مختلف چیزین مرکب ہوتی ہین اور اسطقس متوسط وہ ہی جو ان دونون کے بیچ مین ہو۔ مثال
اسکی وہ حیوان جسکے بدن مین خون ہی کہ اُسکے اسطقسات قریبہ بھی اعضا متشابہ الاجزا ہین کہ انہین اعضا سے اُسکے اعضاے آلیہ مرکب
ہوتے ہین اسلیے کہ اعضاے متشابہ بہ نسبت اعضاے آلیہ کے بسیط ہین اور مقدار مین بھی قلیل ہین اور اعضاے آلیہ سے ترکیب
تمام بدن حیوان مذکور کی ہی۔ اور مثال اسطقسات متوسطہ کی جو قرب اور بعد مین درمیان ہین ایسے حیوان کے واسطے اخلاط چہارگانہ ہین
جنسے ترکیب اعضا متشابہ الاجزا کی ہوتی ہی اسلیے کہ یہ اخلاط اعضاے متشابہ الاجزا سے بھی مقدم ہین کہ اُنسے انکی بساطت زیادہ ہی
اور مقدار انکی اعضاے متشابہ الاجزا سے کم ہی اور اعضاے متشابہ الاجزا سے ترکیب اعضاے آلیہ کی ہوتی ہی اور اعضاء آلیہ سے
ترکیب جملہ بدن انسان کی ہی۔ مگر ہماری غرض اس بیان مین ایسے اسطقسات کے بیان کرنے کی نہین ہی اسلیے کہ یہ اسطقسات اگرچہ
نزدیک حس کے بسیط ہین مگر براہ عقل اور تمیز کے انمین ترکیب ہی جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی۔ لیکن اسطقسات بعیدہ وہی چارون
اسطقسات عامہ ہین جو مشترک ہین جملہ اجسام کے ہونے مین اور سب کی خلقت اور تکون انہین سے ہی جتنے اجسام اس عالم کون اور
فساد مین ہین اور وہ یہی آگ پانی ہوا اور مٹی ہی اسلیے کہ یہی بسایط فلک قمر کے نیچے ایسے ہین جنسے بوجہ آمیزش اور امتزاج کے

نبات پیدا ہوتی ہے جو غذا ہے حیوان ذی روح کی ہے اور غذا سے حیوان سے اخلاط پیدا ہوتے ہین اور اخلاط سے اعضاے متشابہ الاجزا
اور اعضاے متشابہ الاجزا سے اعضاے آلیہ بنتے ہین اور اعضاے آلیہ سے تمام بدن حیوان کا بنتا ہے۔ غرض ہماری اس فصل سے یہ
کہ اس حال کو بیان کرین جو ان اسطقسات کا ہے اس عالم مین جو نیچے فلک قمر کے ہے اُن اجسام سے جو قابل کون و فساد کے ہین اور
جنکی پیدایش آگ پانی اور مٹی اور ہوا سے ہوتی ہے جب آپسمین یہ چارون ملتے ہین اور بعد ملنے کے انکا استحالہ اُسی جسم کی طرف ہوتا ہے
جو انسے بننا چاہتا ہے جیسا کہ ہمنے نبات اور حیوان کا ذکر کیا ہے اور اسی طرح چشمہ اور معدن وغیرہ جو اسی عالم کون و فساد مین ہین کہ اُسکا
حدوث اُنھین چارون اسطقس سے ہوتا ہے۔ اس دعوے کی صحت کی دلیل چار طرح سے بیان کیجاتی ہے۔ ایک تو بسبب اختلاف اجزاے
اجسام مذکورہ کے کہ اُنکے اجزا کے تشابہ مین اختلاف ہے۔ دوسری مشارکت اکثر اجسام کی انھین اسطقسات مذکورہ سے۔ تیسری جو کچھ
انکی خلقت کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ چوتھی جو امور کہ ان اجسام کے فاسد اور خراب ہونے کے وقت ظاہر ہوتے ہین۔ پہلی دلیل جو
اختلاف تشابہ اجزا کی لکھی ہے اُسکی تفصیل یہ ہے کہ جو جسم نیچے فلک قمر کے ہے مختلف ہے اور متشابہ الاجزا نہین ہے اگرچہ بعض اجسام کے
اجزا مختلف محسوس نہین ہوتے جیسے احجار کے اقسام اور چاندی اور سونا وغیرہ اشیاء معدنیہ کہ ان سب کے اجزا کا اختلاف
بذریعہ بحث اور قیاس کے معلوم ہوتا ہے اور یہی دلیل ہے اُنکے مرکب ہونے کی اجزاے مختلفہ سے۔ لیکن اربعہ عناصر پس ہر ایک
اُنمین سے بشرطیکہ خالص ہو متشابہ الاجزا ہے اور اُسکے اجزا مین اختلاف نہین ہے اور جو چیز ایسی متشابہ الاجزا ہو اُسکو اسطقس
شمار کرنا اولی ہے۔ مشاکلۃ اجزاے اجسام چہارگانہ پر دلیل یہ ہے کہ عیان اور مشاہدہ سے اُنکے اجزا کی مشاکلت معلوم ہوتی ہے اور
اکثر اشیا مین یہی کیفیت تشابہ کی ظاہر ہوتی ہے منجملہ دلائل مشاکلت اجزا اسطقسات اربعہ کے یہ ہے کہ حیوان کے جسم مین بھی
ہم استخوان کو دیکھتے ہین جو نظیر اسطقس ارضی کی صلابت اور سختی مین ہے اور کثافت مین اور اُسی جسم حیوانی مین ہم رطوبات
سائلہ بھی پاتے ہین جو نظیر پانی کی ہین اور اُسی جسم مین ارواح کو بھی نظیر ہوا کی پاتے ہین اور اُسمین بذریعہ حس لامسہ کے حرارت
اور گرمی بھی ہمکو محسوس ہوتی ہے اور یہ گرمی بہت نمایان اور ظاہر ہوتی ہے جو نظیر نار کی ہے اور آگ پانی ہوا اور مٹی مین سے کسی ایک کو
بھی اجزاے حیوان سے بعینہ ہم نہین پاتے ہین اور نہ اجزاے نبات جو محسوس ہین اُنمین سے کوئی ایسا ہمکو ملتا ہے جو کسی اسطقس کے
اجزا سے بعینہ مشابہ ہو اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ حدوث جسم حیوانی خواہ جسم نباتی کا ان چارون سے اُسی وقت ہوا ہے جب یہ چارون
آپسمین ملے ہین اور طبیعت کون یعنے موجودگی اور پیدایش کی طبیعت کی طرف اُنکا استحالہ ہوا ہے جسکی طرف اس جسم کو احتیاج اپنے
پیدا ہو جانے مین تھی۔ اسلیے کہ ان چارون اسطقسات مین کوئی چیز ایسی نہین ہے جو کائن اور فاسد ہو یعنے کسی سے آگ
بن جائے اور پھر بگڑ کر اُسکا کوئی اور جسم طیار ہو اور اسی طرح پانی اور ہوا اور مٹی کا بھی یہی حال ہے پس جب ان چارون مین
کون اور فساد نہین ہوتا ہے احق اور سزاوار زیادہ تر اسطقس کے نام رکھنے کے یہی ہونگے بہ نسبت جملہ اجرام کے جو کون اور فساد کے
اطلاق سے متصف ہوتے ہین۔ جو استدلال بذریعہ کون کے ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہمکو جملہ اشیا جو اس عالم مین پیدا ہوئی از قسم
نبات اور حیوان اور معادن سب کا ہونا انھین چارون اسطقسات سے معلوم ہوتا ہے نبات کا وجود بھی ہمکو ایسا ہی معلوم
ہوتا ہے کہ اُسکا قوام جو بدون ارض اور ماء کے نہین ہے وہی قوام اُسکا بدون ہوا اور نار کے پورا نہین ہو سکتا ہے۔ اور یہ تجربہ
اسطرح سے ہوتا ہے کہ اگر کسی نبات کے تخم کو لیکر اُسکو پانی اور مٹی مین ڈال کر رکھ دین اور حرارت سے دھوپ کی اور ہوا کے پہونچنے

اُسکو بچائین اچھی طرح وہ تخم نہ جمیگا بلکہ خراب اور فاسد ہو جائیگا - پھر اگر زمین پر اُسی کی تخم ریزی کرین اور بو دین اور ایسی جگہ اُسکو بوئین
جہان سامنا دھوپ اور ہوا کا ہو اور پانی سے اُسکو سینچین اچھی طرح وہ تخم جمیگا اور دن دن اُسمین نمو ہوگا اور پھل بھی دیگا - یہی دلیل ہے
کہ نبات کا تکون آگ اور پانی اور ہوا اور مٹی سے ہے - اب رہا حیوان چونکہ اُسکی غذا نبات سے ہے اور نبات کا تکون چارون اسطقسات سے
ہم ثابت کر چکے لہذا واجب ہوا کہ حیوان کا تکون بھی انھین چارون اسطقس سے ہو - اسی طرح اجساد معدنیہ بھی ہین کہ انکی پیدائش لطیف تر
آب معدلی اور لطیف پانی سے معدن کے ہوتی ہے جب حرارت طبعی اِن دونون مین نضج یعنی پختگی پیدا کرے اور یہ حرارت آفتاب کی دھوپ سے
معدن مین پہونچتی ہے اور اسی واسطے جن مقامات مین دھوپ نہین پہونچتی ہے اُن مقامات مین یہ گھاس وغیرہ نہین پیدا ہوتی ہے اور نہ کوئی
حیوان ذی روح وہان پیدا ہوتا ہے - اب اس کون کی کیفیت کے بیان کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ جتنے اجسام کرۂ زمین پر ہین سب کی پیدائش
انھین چارون اسطقسات سے ہے - فساد اور خرابی سے اِن اجسام کے استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہے اور فساد اجسام کے وقت جو امور ظاہر
ہوتے ہین اُنکی صورت یہ ہے کہ جسوقت اِن جملہ کائنات مین سے کسیکو فساد تھوڑا سا عارض ہونے لگتا ہے اور بعد اسکے بالکل وہ شی فاسد ہو جاتی ہے
اضطراراً انھین چارون اسطقسات کی طرف رجوع کرتا ہے جیسے حیوان جسوقت مر جائے اور جملہ اجزاے بدنی اُسکے فاسد ہو جائین پس جو
حار غریزی اور اصلی اسمین تھا اُسکی تحلیل بطور بخار کے ہوکر بطرف اسطقس ناری کے صعود کر جاتا ہے اور جسقدر روح اسمین تھی وہ ہوا کی طرف رجوع
کرتی ہے اور جسقدر رطوبات کہ لطیف اسمین تھین وہ سب بخارات بن جاتی ہین اور جسقدر اُسمین طبیعت ارضی تھی یعنی جسقدر اجزاے ارضی
تھے جیسے سخت ہڈیان اور نرم ہڈی جسکو غضروف کہتے ہین اور باقی اعضا سے بھی جسوقت رطوبت جدا ہو جاتی ہے ایک زمانہ دراز کے بعد
وہ سب اجزا رمیم اور بوسیدہ ہو جاتے ہین اور بوسیدگی کے بعد طبیعت ارضی کی طرف رجوع کرتے ہین بلکہ بالکل مٹی ہو جاتے ہین اسی طرح ہم نبات کی
کیفیت پاتے ہین بعد اُسکے فاسد ہو جانے کے - لیکن آگ اور ہوا اور زمین پر فساد بالکل عارض نہین ہوتا ہان انکے اجزا مین کسیقدر فساد
البتہ آجاتا ہے مگر یہ تینون ہمیشہ فی الجملہ اپنی حالت اصلی پر باقی رہتے ہین نہ اُنھین تغیر ہوتا ہے اور نہ انکا استحالہ کسی دوسرے جسم بسیط کی طرف
ہوتا ہے اور اُسی ایک ہی صورت واحدہ پر موجود رہتے ہین اور انھین صور تہاے مذکورہ پر انکا باقی رہنا انکو لائق اور زیادہ تر مستحق اس
امر کا کرتا ہے کہ جملہ اجسام کائنہ اور فاسدہ کے یہی سب اسطقس کہلائین اور جب وہ مرکب فاسد ہو جائے اپنے اسطقس کی طرف رجوع کرین
پس بحکم وجوب عقلی آگ اور ہوا اور پانی اور مٹی جملہ اشیاے کائنہ اور فاسدہ کے اسطقس ثابت ہوئے - اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حقیقت امر بابت
اسطقس کی ایسی نہین ہے جو بعض فلاسفہ نے مغلطہ گمان کیا ہے کہ جملہ اجسام جو کچھ عالم کون اور فساد مین ہین حیوان ہو خواہ نبات اور معادن
وغیرہ یہ سب ایک ہی اسطقس سے پیدا ہوتے ہین - پھر ایک اسطقس کے تعین مین بھی انھین لوگون نے اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ وہ اسطقس
ایسے اجزا ہین جنکا پھر تجزیہ نہین ہو سکتا اور دوسری قوم نے اُس اسطقس واحد کو آگ قرار دیا ہے اور کسی نے کہا ہے کہ وہ ہوا ہے اور کسی کا قول ہے
کہ وہ پانی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ خاک ہے اور یہ پانچون گروہ خطا پر ہین اگر ایسا ہوتا جیسی اُنکی تجویز ہے کہ ایک ہی اسطقس سے جملہ اجسام کی
پیدائش ہے لازم آتا کہ عرصۂ وجود مین ایک ہی شی موجود ہوتی اور ایک ہی طبیعت کے سب اجسام ہوتے - بقراط نے ان سب لوگون کے
اِس عقیدہ کو رد کیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ انسان کی پیدائش ایک اسطقس سے نہین ہے اور کس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ انسان خلقت کی راہ سے
ایک ہی چیز ہے اور اُس سے ایسی چیز پیدا ہو جو اُسکے مغائر ہو اور حالانکہ اُسمین کوئی غیر چیز ملی نہو مترجم جو چیز مغائر انسان کی بدن
انسان سے پیدا ہوتی ہے وہ ہوا بھی ہے اور پانی اور حرارت ناری بھی اور اُوڑا اجزاے خاکی بھی ہوتے ہین بہرحال فضول بدنی جنکا ذکر آگے

ہوتے ہیں پس اگر ایک ہی اسطقس سے انسان کی جاعت ہوتی تو ایسے فضول مختلفہ کیونکر اسکے جسم سے پیدا ہوتے اگر یہ خیال کیا جائے کہ مختلف
غذا کے فضول ہیں تو اُس غذا کی خلقت بھی تو ایک ہی اسطقس سے اِن لوگون کی راے مین ہو پس وہی خرابی اب بھی لازم آئیگی متن یہ قول بقراط کا
کلام حق ہو اسلیے کہ ہم اگر کسی نبات کا تخم ایسی جگہ رکھدین جہان پانی نہ پہونچے اور نہ زمین خواہ مٹی اُس تخم کو مس کرے ہرگز اُس تخم سے درخت
نہ پیدا ہوگی اور وہ بیج جیسا تھا ویسا ہی رہیگا اور کوئی تغیر از قسم انبات ورخت کے اُس سے ظاہر نہوگا - اسی طرح حال جسم حیوان کا ہی کہ جبتک اُس سے
منی مرد اور عورت کی حیض ملتی ہو کوئی لڑکا اُس سے پیدا نہین ہوتا - بقراط نے دوسرے مقام پر بھی اسی کتاب کے اُن لوگون پر اعتراض
کیا ہو اور کہا ہو کہ اگر انسان کی آفرینش ایک ہی اسطقس سے ہوتی تو اسکو کسی قسم کا الم اور کسی قسم کی ایذا نہ پہونچتی اسلیے کہ پھر کوئی چیز ایسی جسمیں اسکے
منافی ایسی نہ پاتا جو اُسے ایذا اور الم دیتی اور ہم دیکھتے ہین کہ اسکو الم پہونچتا ہو اسلیے کہ جو درد اُسکو عارض ہوتا ہو اُسکو اپنی طبیعی حالت سے
متغیر کردیتا ہو اور اُسطرف حالت غیر طبیعی کے پہونچاتا ہو - پھر بقراط نے کہا ہو کہ اگر انسان کو الم اور ایذا کسی شی سے ہوتی لازم تھا کہ شفا اُسکو کسی
اور شی سے ہوتی اور یہ بات یون ہو کہ اگر الم اُسکو تنہا پانی سے پہونچتا تو شفا اُسکو بھی کسی دواے واحد سے ہوتی اور ہم انسان کے الم اور ایذا ہی
کی اور اسی طرح اُسکی صحت اور شفا بھی مختلف اشیا سے دیکھتے ہین اسباب آلام انسان بھی بہت سے ہم دیکھ رہے ہین اور شفا اُن آلام سے بھی
اشیاے مختلفہ سے ہمکو نظر آتی ہو جب یہ امر بدیہیات اور مشاہدات حسیہ مین ہو پھر اب قول اُس شخص کا جو کہتا ہو کہ اسطقس جمیع موجودات عالم کون
اور فساد کا ایک ہی اسطقس ہو باطل ہوگیا اور محصل اس دلیل کا یہی ٹھہرا کہ اسطقسات جملہ اجسام کے یہی چارون ہین جسکو ہم آگ اور پانی اور ہوا اور
مٹی سے تعبیر کرتے ہین - یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ جو کچھ ہمکو آتش آب خاک باد سے نظر آتا ہو اور جو اجسام انکے ظاہر حس ہین ہمکو محسوس ہوتے ہین
در حقیقت یہی جواہر اصلی اِن اسطقسات کے نہین ہین بلکہ جو کچھ ہمکو بالفعل اِن اسطقسات چہارگانہ سے محسوس ہوتا ہو اور ہماری قوت واہمہ مین
در آتا ہو کہ آگ خواہ پانی وغیرہ بھی ہو در اصل ایسا نہین ہو اور جو اصلی جوہر اور خالص کوئی اسطقس انہین سے ایسا کہ اُسمین کسی چیز کا میل نہو ہمکو
محسوس نہین ہوتا ہو - یہی زمین خواہ اسطقس ارضی کو دیکھو کہ جب مٹی کو دیکھتے ہین کوئی قسم اُسکی ایسی نظر نہین آتی جو غبار اور دخان سے
ملی ہوئی نہو اور خاص اِس جسم مفرد کا جو معرا ہو ایک کیفیت بخاری اور دخانی سے ہو وہی در حقیقت اسطقس ہو اور اُسکو اپنی حس کے ذریعہ سے
نہین پاسکتے سواے اسکے کہ توہم عقلی ہمکو ہوتا ہو کہ اگر خالص مٹی ہوتی تو ایسی ویسی ہوتی - اسی طرح فلاسفہ کا یہ قول بھی ہو کہ اسطقسات جملہ اجسام
موجودہ عالم کون وفساد کے حار اور بارد اور رطب اور یابس ہین اور اِن چارون الفاظ سے محض کیفیات چہارگانہ اُنکی مراد نہین ہین بلکہ مراد
اُنسے وہ جوہر ہو جسکی کیفیت کوئی ایک چارون کیفیات سے ہو اور وہ کیفیت ایسی پوری ہو کہ اُس سے بڑھ کر پھر کوئی کیفیت متصور نہوسکے
پس جو جوہر کہ حار ہوا ایسا کہ اُسکی حرارت یعنے گرمی درجہ غایت پر ہو وہ آگ ہو اور سرد آخری درجہ کا پانی ہو اور جسمین رطوبت یعنے تری
انتہا درجہ کی ہو وہ ہوا ہو اور یابس آخری درجہ کا جوہر ارض ہو - اسلیے چارون اسطقس علاوہ کیفیت اصلی کے بسبب مجاورت اور قرب
اشیاے دیگر کے اور بھی ایک کیفیت کا اکتساب کرتے ہین جو انکی طبیعت مین نہین ہوتی - پس آگ بوجہ قرب ہونے فلک قمر کے اور بوجہ
طول زمانہ حرکت فلک مذکور کے جو اسی کرہ نار کے اوپر ہوا کرتی ہو کیفیت یبوست یعنے خشکی کی حاصل کرتی ہو اور ہوا بسبب قرب اور
مجاورت کرہ نار کے حرارت حاصل کرتی ہو اور پانی بسبب مجاورت اور قرب ہوا کے رطوبت حاصل کرتا ہو اور زمین خواہ کرہ ارضی بسبب
قرب اور مجاورت پانی کے برودت یعنے سردی حاصل کرتا ہو اسی واسطے قوت آگ کی حار یابس ہوئی اور قوت ہوا کی حار رطب اور قوت
پانی کی بارد رطب اور قوت ارض کی بارد یابس ہوئی اور اسی سبب سے جوہر اِن چارون کا مختلف ہوا پس آگ کا جوہر سب سے زیادہ لطیف ہوا

اور اسی وجہ سے اسکی شان یہ ہوئی کہ سب سے اوپر اور سب سے بلندی پر اسکا کرہ تجویز ہوا اور جو ہر ارضی سب سے زیادہ غلیظ ہو اسی سبب
اسکی شان سے رسوب اور تہ نشین ہوتا ہی کہ نیچے سب سے رہے اور اسکا انحطاط وسط اور بیچ مین کرہ فلک قمر کے ہوا - اور زمین کو ہر طرف سے
محیط ہو اور زمین کو اُٹھائے ہوسے ہو - ہوا کی لطافت آگ سے کم ہو اور پانی سے اسکی غلظت کمتر ہو اور پانی کی لطافت ہوا سے کم اور غلظ
پانی کا ارض سے کم ہو اسیواسطے پانی کی شان سے یہ امر ہوا کہ زمین کے گرد رہے اور اونچی جگہ سے نیچے اور نشیب مین اُتر آیا کرے - یہ سب
امور ایسے ہین جنکا جاننا طبیعت اسطقسات اور احوال اور کیفیات سے اسطقسات کے ضرور ہو - اب یہ بات کہ ان اسطقسات سے
اور ان چارون چیزون سے اور اجسام کیونکر بنتے ہین پس یہ کون اجسام انھین چارون کے ملنے سے ہوتا ہو کہ ان چارون کے بعض اجزا
بعض سے ملتے ہین اور آمیزش انکی طبیعی ہوتی ہو اور اسی آمیزش سے ہر ایک اسطقس مین دوسرے کا عمل و فعل پہونچتا ہو اور اپنی طبیعت سے
ہر ایک کو انتقال دوسری طبیعت کی طرف ہو جاتا ہو جیسے کہ اور اشیا کا امتزاج ایکدوسرے مین ہوتا ہو مثلاً پانی شراب یعنے شربت مین ملتا ہو
اسلیے کہ پانی اور شراب اگرچہ آپسمین ملجاتے ہین اور ملکر متحد ہو جاتے ہین بنظر حس ظاہر کے مگر وہ دونون اپنی اپنی طبیعت سے متغیر نہین ہوتے
یعنے ان دونون کے ملنے سے کوئی تیسری چیز متغائر ان دونون سے حاصل نہین ہوتی جیسے کہ تخم سے نبات کے جب زمین مین بویا جاے
اور پانی سے سینچا جائے تو ان دونون سے ایک تیسری شے یعنے وہی نبات پیدا ہوتی ہو - مگر کبھی اجزاے اسطقسات آپسمین ایک
دوسرے سے اس طرح ملتے ہین کہ اُس آمیزش سے کیفیت واحدہ درحقیقت نہین پیدا ہوتی ہو - اس امر کا علم بھی مناسب ہو کہ ان اسطقسات کے
امتزاج باہمی جملہ اجسام کی پیدایش مین مقادیر متساویہ پر نہین ہوتا ہو مگر یہ امتزاج آمیزش مقادیر مختلفہ سے ہوتے ہین کوئی اسطقس کم
ہوتا ہو اور کوئی زیادہ اسلیے کہ مقادیر ہر ایک اسطقس کے جس سے بدن انسان کی ترکیب ہو متغائر ہو اُن مقدارون کے جس سے بدن اسپ کی
ترکیب ہو اور جن مقادیر سے وجود بدن فرس کا ہوا ہو غیر اُن مقادیر کے ہو جس سے بیل اور نرگاو کی ترکیب ہو اسی طرح جزئیات حقیقیہ مین
مثلاً جس مقدار سے ترکیب عمرو کے بدن کی ہو متغائر ہو اُن مقادیر کی جنسے ترکیب بدن زید کی ہو اسی طرح جن مقدارون سے ترکیب درخت
انجیر کی ہو وہ غیر ہو اُس مقدار کے جسسے ترکیب درخت انگور کی ہو - اور یہ اختلاف مقادیر اسطقسات ہر ایک انواع اور اشخاص مین اسلیے ہوا
کہ اسکی حاجت خاصہ مین ہر ایک نوع اور شخص کی تھی اسلیے کہ اگر مقادیر اسطقسات کے سب برابر ہوتے ہر آئنہ موجود بھی ایک ہی ہوتا
اور ایک ہی طبیعت سب کی ہوتی - اور باوجود اختلاف مقادیر اسطقسات کے امتزاج اور آمیزش مین باین غرض کہ ہر ایک جسم اپنے
خاصہ پہ پیدا ہو یہ بھی شرط ملحوظ رہی ہو کہ وہ مقادیر معتدل بھی ہون قیاس سے بعض اجزا کی بطرف بعض کے اور اپنی قوتون مین
زائد نہون میری مراد زائد نہونے سے یہ ہو کہ کسی اسطقس کی کیفیت بافراط نہو جیسے کہ بقراط نے اپنی کتاب مین جسکا طبیعت انسان
نام ہو کہا ہو اور اُسکا قول یہ ہو کہ اگر اسطقس حار نزدیک بارد کے اور اسطقس رطب نزدیک یابس کے معتدل ہوتا اور یہ اعتدال ہر ایک
اسطقس کا بہ نسبت دوسرے اسطقس کے باقی نہ رہتا بلکہ ایک اسطقس دوسرے مین فعل کثیر کرتا اور افراط اثر ایک کا دوسرے مین ہوتا
یہان تک کہ ایک اسطقس زیادہ تر قوی ہوتا اور دوسرا زیادہ کمزور و ضعیف ہوتا تو پھر امر کون اور وجود مرکب کا حدوث نہوتا بقراط نے
اپنے اس قول سے یہی مراد لی ہو کہ اگر فعل اسطقس حار کا بافراط ہوتا جب بھی وجود جسم نہو سکتا اسلیے کہ احراق مادہ ہو جاتا اور اگر بارد
اسطقس کی برودت قوی ہوتی جب بھی فعل کوئی پورا نہوتا اسلیے کہ مادہ کی تجمید اور بستگی ہو جاتی اور اگر رطوبت بافراط ہوتی مادہ مین سیلان
رہتا اور بہ جاتا اور اگر اسطقس یابس کی زیادتی ہوتی مادہ خشک ہو جاتا اور آپسمین تفرد اور تشتت ہو جاتی پس کیا خوب بات ہو جو بقراط نے

لکھی ہے اس فصل میں۔ اور اسی کتاب میں بقراط نے کہا ہے کہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ اقسام کون اور بعض اشیا کا مختلف اشیا سے پیدا ہو بدون اسکے
کہ وہ اشیا سے مختلفہ جنس میں متفق ہوں اور قوت جمیع ان اشیا کی قوت واحدہ ہو مراد بقراط کی یہ ہے کہ جوہر ہر ایک اُن اشیاء مختلفہ کا لازم
اس چیز کا ہو جسکے ہمراہ اسی قسم کے یکجائی ہوئی ہے اور جسکی ہستی اور وجود کے واسطے یہ سب جز قرار دی گئی ہے۔ منجملہ اختلاف اصناف حیوانات کے
خصوصیت میں قریب ہے یہ بھی مثال ہے کہ گدھے اور گھوڑے سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور بچہ دینا کتوں کا اور لومڑی کا کہ یہ سب قریب قریب جنس میں
ہیں لہذا اچھا ہوتا ہے یہ سب بعد ہمکو مناسب تھا کہ اسطقسات کے بارہ میں اُنکے احوال کا اور ایسے جملہ اجسام کے حدوث کا ذکر کریں جنکے
خاک ذکر کئے ہیں اور جسقدر ہم نے بیان کیا ہے اسمیں کفایت ہے بنظر اس ہماری غرض کے جو اس کتاب میں ہے

باب چھٹا بیان میں ماہیت مزاج اور اقسام مزاج کے

ہمنے گذشتہ باب میں اسطقسات کے ذیل میں کہا ہے کہ جمیع اجسام منفعلہ جو اسی عالم کون و فساد میں ہیں سب کی ترکیب انھیں چاروں
اسطقسات سے ہوئی ہے کہ بعض اسطقس بعض سے آمیختہ ہوگئے ہیں مساوی مقداروں سے یا غیر متساوی مقادیر سے جیسے حاجت جسم خاص کے
واسطے ہوتی ہے اور اس آمیزش سے جسم مرکب پر ایک کیفیت منجملہ کیفیات کے غالب ہوتی ہے اور یہی کیفیت جو کسر اور انکسار کیفیات
اصلیہ اسطقسات کے بعد پیدا ہوتی ہے اُسکا نام مزاج ہے اور اس لفظ کا اشتقاق امتزاج اسطقسات سے ہوا ہے جو بعض اسطقس و بعض
سے آمیختہ ہوتا ہے اور جب کہ جسم مرکب اجزائے متساویہ سے انھیں اسطقسات چہارگانہ کے بنایا جاتا ہے اور اسکی ساخت میں رعایت
اسکی بھی ہے کہ بعض اسطقس کو بعض پر غلبہ نہونے پاوے ایسے جسم کو یہ بھی کہتے ہیں کہ اسکا مزاج معتدل ہے۔ اور جب ترکیب جسم کی اجزائے
غیر متساویہ سے ہو اسکو خارج از اعتدال کہینگے۔ پھر خارج اعتدال سے جو جسم ہو اور اسمیں امتزاج اجزاء ناری کی زیادتی ہو اُسکا حار کا
لقب دیا جائیگا۔ اور اگر اسکے امتزاج میں جزء مائی کی زیادتی ہو اسکو بارد کہینگے اور اگر اسمیں جزء ہوائی کی زیادتی ہو اسکو رطب کہینگے اور اگر اسمیں جزء ارضی غالب
ہو اسکو یابس مزاج کہینگے۔ پھر اگر جزء غالب ناری اسطقس کے ہمراہ جزء ہوائی ہو اسکو حار رطب کہینگے اور اگر جزء ناری کے ہمراہ اسطقس ارضی غالب ہو اسکو حار یابس کہینگے
اور اگر اسطقس مائی کے ہمراہ اسطقس ہوائی کا غلبہ ہو اسکو بارد رطب کہینگے اور اگر جزء مائی کے ہمراہ اسطقس ارضی کا غلبہ ہو اسکو بارد یابس کہینگے پس باین
حساب اصناف مزاج کے نو ہوے ایک قسم تو معتدل مزاج کی ہوئی اور آٹھ اصناف خارج از اعتدال کی ہوئیں اور ان آٹھ اقسام میں سے چار اقسام تو
مزاج مفرد کے ہیں یعنے گرم اور سرد اور تر اور خشک اور چار قسمیں مزاج مرکب کی یعنی گرم تر اور گرم خشک اور سرد تر اور سرد خشک۔ اور پھر چونکہ غلبہ ہر ایک ان مزاجوں کا
اجسام پر مساوی نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ بعض اجسام میں غلبہ کسی اسطقس کا بقوت اور بکثرت ہوتا ہے کہ وہ جسم حد اعتدال سے زیادہ خارج ہو جاتا ہے تا اینکہ
قریب درجہ انتہائی غیر معتدل کے پہونچ جاتا ہے اسی خروج حد اعتدال سے اس مزاج کی نسبت بضعف اور نقصان دیجاتی ہے اور معتدل اور انتہا
درجہ کی غیر معتدل میں بہت سے مراتب ہیں اسی لحاظ سے مقادیر امزجۂ اجسام بیشمار ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے افراد جزئیہ
اشخاص حیوانات وغیرہ کی بھی غیر متناہی ہو گئی ہیں بسبب اسی زیادتی اور نقصان کے جو جزو بیچ حد اعتدال سے ہمنے بیان کیا اور
جو تعدد مقادیر امزجۂ اجسام کا ابھی بیان ہوا۔ مثال اس کثرت اور تعداد امزجہ کی ایسی غیر النہایۃ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص شنجرف اور سپیدہ
اور روشنائی اور ہرتال کو ہموزن ملا کر ایک جسم طیار کرے اس امتزاج سے ایک قسم کا رنگ پیدا ہوگا اور اگر ان چاروں اشیا میں
کسی کی زیادتی اور کسی کی کمی کر کے کوئی جسم بنایا جائے پہلے بحال تسویہ اجزا جو رنگ پیدا ہوا تھا وہ اب رنگ پیدا نہوگا اور پھر جسقدر کسی
جزو کی کمی بیشی میں تصرف کرینگے جدید رنگ پیدا ہوتا جائیگا اور جسقدر الوان مذکورہ کا تغیر اختلاف اوزان اجزا سے ہوگا اسی قدر اقسام الوان کے

۱۰ بدل کر پیدا ہوتے رہینگے علی ہذا القیاس الوان مختلفہ الی غیر النہایۃ فقط انھین چار چیزون کے ملانے سے پیدا ہونگے۔ یہی حال
انواع و اشخاص اجسام مرکبہ کی صورتین بھی بحسب اختلاف مقادیر انھین اسطقسات کے مختلف ہوئی ہین اور غیر متناہی
تعداد کو پہونچ گئی ہین

باب ساتوان اُن معانی کے بیان مین جنکی طرف تقسیم ہر ایک صنف مزاج کی ہوتی ہے

یہ بھی جاننے کی بات ہے کہ ہر واحد اصناف مزاج سے معانی مختلفہ پر اطلاق کیا جاتا ہے مزاج معتدل کبھی تو معتدل حقیقی پر
بولا جاتا ہے اور حقیقی معتدل وہ ہے جس کی ہر ایک کیفیت چہارگانہ کو اپنی اطراف مین تعدد متساوی ہو اور یہ ہی مزاج ہے جسمین آمیزش
اور امتزاج اسطقسات چہارگانہ اجزاء متساویہ سے ہو۔ دوسرے معنی سے معتدل وہ ہے جو درمیان جمیع اطراف کے ہو یعنی جتنے
حدود خارج از حد اعتدال ہمارے عقل مین آسکتے ہین اُن سب کے وسط مین اسکی کیفیات اربعہ ہون تیسرے معنی سے معتدل
اسکو کہتے ہین جو مجملاً اپنے تمام جوہر مین معتدل ہو چوتھے معنی سے معتدل وہ ہے جسکا اعتدال بحسب منفعت اور حاجت وجود شی
موجود کے ہو یعنے جس منفعت اور حاجت کے واسطے اسکی خلقت ہوئی ہے اُسمین معتدل ہو اور بدرجہ اعتدال بکار آمد ہو۔ پہلے معنی کا
معتدل حقیقی جسکے چارون اسطقس برابر ہون شاید کسی جسم مین اجسام موجودہ کے اسکا وجود نہین ہے جو بدرجۂ غایت معتدل ہو۔
ہان کل انسان معتدل مزاج قریب ایسے معتدل حقیقی کے ہے خصوصاً انسان کے کف دست کی کھال کہ یہ جلد انسان معتدل مزاج کی
قریب قریب اسی جسم کے ہے جسکو معتدل حقیقی بمعنی اول ہمنے لکھا ہے۔ اور یہ بات اس طرح ثابت ہوسکتی ہے کہ چونکہ انسان جملہ حیوانات مین
نہایت درجہ اعتدال کا مزاج رکھتا ہے اسلیئے کہ ہر ایک نوع اور قسم حیوان کی جو مغائر انسان ہے یعنی اُسکے سوا ایک ہی عمل سے خاص
ہوئی ہے اور انسان کو احتیاج اسکی تھی کہ سب اعمال اور جملہ مکاسب کو آپ ہی کرے لہذا انسان کا مزاج بھی اسی لحاظ سے سب سے
زیادہ معتدل بنایا گیا تاکہ قریب ہوجاے مزاج انسان کا تمام امزجہ کے اور تمام ایسے مزاجون کے جنکی طرف اسکو حاجت ہے اعمال
اور مکاسب سے۔ اور اسی وجہ سے انسان کو قوت نطق عطا ہوئی یعنے قوت تمیز کی جس سے علم اور عمل پورا ہوتا ہے۔ اور باطن
کف دست کی جلد زیادہ تر قریب حد اعتدال کے اسواسطے بنائی گئی کہ اُسکو حاجت ایسے ہی اعتدال کی تھی بسبب حس لامسہ کے
موجود جگہ بکار آمد ہوتی ہے اور اس سبب سے تاکہ کف دست سے گرفت اشیا کا کام بخوبی ہو۔ حس لمس کی نظر سے چونکہ عضو لامس کو
احتیاج اسکی ہے کہ شی ملموس کی کیفیات فعلی اور انفعالی دونون پر حاکم ہو اور اُسکے سرد اور گرم اور سخت و نرم ہونے کا خواہ رطب
اور یابس ہونے کا حکم صحیح کرسکے پھر جس طرح حاکم قضایا اور معاملات کو واجب ہے کہ دونون مدعی اور مدعی علیہ مین سے کسی طرف مائل
نہو اسی طرح عضو لامس کو بھی ضرور ہے کہ اعدل ہو اور کسی حد خارج از اعتدال کی طرف اُسکا میلان نہو میری مراد یہ ہے کہ آدمی کے کف دست کا
مزاج معتدل ہو اور کسی طرف اطراف امزجۂ مذکورہ بالا کی طرف مائل نہین ہے۔ اسلیئے کہ مثلاً اگر مزاج کف دست کامل بحرارت ہوتا اشیاء
حارہ کا احساس بخوبی نکرسکتی (مراد یہ ہے کہ اگر مزاج کف دست کا گرم ہو تو وہ حرارت سطح جلد کو بھی گرم رکھتی پس جو اشیا گرم بالفعل ہین مثلاً
بدن محموم کا وغیرہ وغیرہ اُسکی حرارت کف دست کو محسوس ہوتی) اور اگر مزاج کف دست کی جلد کا بارد ہوتا پھر اشیاء باردہ بالفعل کی
برودت ظاہری کا احساس بخوبی نہ کرسکتی اور اگر کف دست مین صلابت ہوتی سخت چیزون کا احساس نکرتی اور اگر نرم ہوتی نرم اشیا کا
احساس نکرسکتی اور ان چارون کیفیات کا عدم احساس کف دست کو مطابق واقع اور نفس الامر کے نتھا مراد یہ ہے کہ جسقدر حار کی

حرارت اور بارد کی برودت ہو اتنا پورا احساس اُس سے بحالت غیر معتدل ہونے کے ہوتا لیکن احساس کنندہ کا بحالت عدم
اعتدال اُس کیفیت جو ... ہے اسکے خارج از اعتدال ہو زیادہ ہوتا مثلاً اگر اسکا مزاج زیادہ گرم ہوتا تو صفت بارد یا فعلہ احساس
اسکو اصلی مقدار برودت سے زیادہ ہوتا ایسے قوی ہوتا کہ تھوڑی سی برودت کسی جسم ملموس کی بھی اسکو پوری برودت معلوم ہوتی اور
یہ بھی خلاف واقع احساس ہے لہذا جلد کفدست کی معتدل خلق ہوئی تا کہ جمیع اقسام ملموسات کا احساس اسکو بخوبی اور پورا پورا ہو اگر
عام اس سے کہ وہ کیفیات موافق ہوں یا مخالف اور جس طرح واقع مین وہ کیفیات اجسام ملموسہ مین ہون اسی طرح انکا احساس ہو اور
گرفت کرنے اور ہاتھ مین کسی جسم کو تھامنے کی وجہ سے اعتدال جلد کفدست کا اس طرح ہوا کہ یہ جلد سختی اور نرمی میں معتدل مخلوق ہوئی
کہ امساک یعنی گرفت کرنے مین اسی اعتدال کی حاجت تھی اور حس کرنے میں بھی یہی احتیاج تھی اور یہ بات یون سمجھنی چاہیئے کہ حس کرنے میں
محسوسات کے حاجت اسکی تھی کہ فصول و درمیانی اشیا نرم ہون تا کہ جو تاثیر محسوس ہے اسکے سبب بخوبی جدا اور علیحدہ ہونا سے
خود جو تاثیر محسوس کی واسطہ مین ہوتی ہے وہ جدا ہو جائے اسلیے کہ ہر ایک محسوس کی مثال سے یہ امر ہے کہ اپنے حس کنندہ مین
کچھ اثر کرتا ہے جب تک اسی حس کنندہ کو فعل احساس سے تعلق ہے اسلیے کہ اگر کفدست خود گرم ہے کسی تاثیر کا احساس نہ ہوسکے
پھر اس جسم گرم کی حرارت کا احساس اسکو ہوگا۔ اب رہا امساک اسکو بھی حاجت ہے کہ فصول یعنی درمیانی چیزین معتدل ہون تشریح
درمیانی اشیا سے مراد یہ ہے کہ قوت ماسکہ اور جسم ممسوک کے فعل اور انفعال کے وسائط جیسے یہان پر فرض کرو کہ جیسے پتھر کو ہاتھ سے
پکڑا اب قوت ماسکہ فاعل گرفت ہے اور جسم پتھر کا ممسوک ہے اور انگلیان وغیرہ گرفت کرنے کے وسائط ہین تو ان فصول وسائط کا
معتدل ہونا اسواسطے محتاج الیہ تھا تا کہ وہی فصول گرفت کرنے پر بخوبی قادر ہون۔ اب اگر جلد کفدست کی سخت ہوتی یہی سختی اسکو
جودت حس اور بخوبی احساس کرنے سے مانع ہوتی اور اگر یہ کفدست نرم ہوتی بخوبی گرفت کرنے سے اسکی نرمی بھی مانع ہوتی۔ پس
انھین اسباب اور وجوہ سے باطن کفدست معتدل بنائی گئی جسکا اعتدال قریب اعتدال حقیقی کے ہے اور سوا اس عضو کے جو
مذکور ہوا شاید اور کوئی عضو کسی حیوان اور نہ کوئی اور جسم اجسام موجودہ مین ایسا ہے جو کہ جمیع اطراف مین درحقیقت معتدل ہو۔
ہان اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ اس بات کو جانے اور اسکی پوری کیفیت اسکو معلوم ہو جائے ایسے خواستگار کو قدرت ادراک اس
امر کی دو وجہون سے ہوسکتی ہے ایک تو قیاس سے اور قیاس کی یہ صورت ہے کہ اپنی عقل مین چارون کیفیات کو انتہا درجہ کے اوپر
لاکر پھر ایک جسم کا مزاج متوسط اور درمیانی انھین چارون کیفیات کے تصور کیا جائے تا اینکہ ایسا متوہم ہو کہ اس مرکب مین گرم
اور سرد اور خشک اور تر کی مقدارین برابر ہین ایسے جسم کے تصور سے ذہن مین ایک مزاج معتدل متصور ہوگا جو درحقیقت معتدل ہے
دوسرا طریقہ اسکے تجربہ اور شناخت کا یہ ہے کہ آب گرم جو نہایت درجہ غلیان اور جوش پر ہو اسی کے برابر اسمین برف خواہ یخ ڈال دیجائے
اور جب یہ دونون خوب گھل مل جائین اب اسکو اپنے ہاتھ وغیرہ سے چھوکر معلوم کرے کہ حرارت اور برودت کا اعتدال حقیقی اسکو محسوس ہوگا
مترجم واضح ہو کہ جدید تحقیقات مین درجہ حرارت اور برودت کا اختلاف بہت ثابت ہوا تا اینکہ برف سے زیادہ بارد بالفعل
بہت سی چیزین دریافت ہوئی ہین پس شاید پڑھنے والا ہمارے ترجمہ کا جدید تحقیقات کی رو سے اس تمثیل کو جو مصنف نے
دی ہے تسلیم نہ کرے اور کہے کہ یہ پرانے خام خیالات ہین اور جب درجات برودت اور حرارت کی کمی زیادتی ایسی غیر النہایہ ثابت
ہوئی پھر آب گرم شدید الغلیان اور برف کے ملانے سے معتدل حقیقی حار اور بارد کا کیونکر دریافت ہوگا اسلیے کہ نہ ایسا پانی گرم

مل سکتا ہے کہ جو انتہاے درجہ حرارت پر ہو اور نہ ایسی بارد بالفعل کوئی شے دریافت ہوئی ہے جو انتہاے درجہ برودت پر ہو۔ پس اس
اعتراض کے جواب میں یہ ہم بآسانی کہہ سکتے ہین کہ ہماری مثال آب گرم اور برف کی فقط ایک تمثیل جزئی ہے اور مراد اُس سے یہ ہے کہ
بارد کا درجۂ انتہائی جس پر تجربہ انسانی منتہی ہوا ہے اور اسی طرح حار کا درجۂ انتہائی بھی جو ہمارے تجربہ مین آتا ہے جب اِن دونون کو
ملائینگے حقیقی اعتدال برودت اور حرارت کا محسوس ہو جائیگا۔ فرض کرو کہ تھرمامیٹر نقطۂ انجماد اور نقطۂ جوش آب فرضی درجہ
حرارت اور برودت انتہائی کا ہے اور تھرمامیٹر جس سے درجۂ حرارت معلوم ہوتا ہے اور بعض اشیا پانی مین ڈالنے سے نقطۂ انجماد سے
تھرمامیٹر کے ساٹھ درجہ تک نیچے پارہ اُترتا ہے یعنے برف کی برودت سے (۶۰) درجہ برودت زیادہ پیدا ہوتی ہے
پس اگر کسی پانی کو ہم اسقدر گرم کرین جسکی حرارت (۶۰) درجہ نقطۂ جوش آب سے زیادہ ہو اور کسی پانی مین ایسی سرد چیز ڈالین جو
نقطۂ انجماد سے (۶۰) درجہ نیچے اُتر آئے اب اِن دونون کے ملانے سے بھی وہی کیفیت معتدل پیدا ہوگی جو ہماری مثال مین ہے
پس خلاصہ امتحانات اور تجربات کا عام قاعدہ یہی ہوا کہ جس درجہ کی حرارت سے پانی گرم کیا جائے اُسی درجہ کی برودت کی کوئی چیز
جب اس پانی مین ملا کر دیکھی جائیگی معتدل حقیقی کا احساس ہو سکتا ہے اسلیے کہ معتدل حقیقی متوسط اضافی بین الحدین ہوتا ہے اور حدین سے
مراد یہی ہے کہ جس درجہ کی حد انتہاے حار کی ہو اُسی درجہ کی حد انتہاے بارد کی ہو یہ ضرور نہین ہے کہ انتہاے حقیقی دونون کی بھی معلوم
ہو جائے مثن اور اگر ایسی ہوئی مٹی اور پانی برابر ملا کر لامسہ کے ذریعہ سے احساس کرین سختی اور نرمی کا معتدل اچھی طرح سے معلوم
ہو جائیگا اور مزاج یعنے آمیزش معتدل درمیان رطوبت اور یبوست کے معلوم ہو جائیگی جب کوئی شخص ایسے تجربات کریگا مزاج کی
حقیقت پر بذریعہ حس کے آگاہ ہو جائیگا پس اسی کو بطور دستور العمل کے قرار دے کر اور مقیاس مقرر کرکے جملہ اقسام امزجہ کو جو بالفعل
موجود ہون قیاس کرنا چاہیے جسکی شناخت مطلوب ہو مگر سختی اور نرمی کی شناخت مین مٹی اور پانی اگر دونون گرم ہون دھوپ کی
گرمی سے خواہ آگ کی حرارت سے اُنکو ملانا نہ چاہیے اسلیے کہ اگر دونون گرم کو ملا کر امتحان کیا جائیگا خواہ دونون نہایت سرد کی آمیزش
کرکے تجربہ ہوگا اشتباہ واقع ہوگا اور دلالت مین اس مرکب کی کیفیت اعتدالی پر خرابی ہوگی اسلیے کہ اگر دونون گرم ہونگی دونون
منحل ہو کر اُنمین سیلان زیادہ ہوگا اور معلوم ہوگا کہ جو چیز ان دونون سے مرکب ہوئی ہے بہ نسبت معتدل کے اُسمین رطوبت زیادہ ہے اور اگر
دونون سرد زیادہ ہونگی اُنکے اجزا فراہم اور مجتمع ہو کر متکاثف ہو جائینگے اور پھر اُنمین صلابت اور سختی پیدا ہوگی اور یہ بات ظاہر ہوگی
کہ جو شے اِن دونون سے مل کر بنی ہے معتدل سے زیادہ تر سخت اور خشک ہے لہذا واجب ہے کہ امتحان ایسی مٹی اور پانی پر کیا جائے
جو حرارت زیادہ نہ رکھتے ہون اور زیادہ برودت اُنمین ہو تاکہ یہ دلالت صحیح اور پوری ہو انشاء اللہ تعالی۔ یہ صفت اور بیان معتدل حقیقی کا
تھا جو کہ جمیع اطراف کیفیات اربعہ سے معتدل ہو اب باقی رہا بیان اُس معتدل کا جو بنظر منفعت کے معتدل ہے اور بنظر اُس حاجت کے
اُسکا اعتدال ہے جو ہر ایک حیوان اور نباتات کی خلقت و پیدایش سے متعلق ہے اسلیے کہ ہر ایک حیوان متساوی الکیفیات نہین ہے مگر
بحسب اُس امر کے جسکی حاجت اُسکے غایت ایجاد مین تھی مراد یہ ہے کہ جس غرض سے اُسکی خلقت ہوئی ہے اُسی غرض کے بعد اہونے کو جو
کیفیت مناسب تھی وہی اُس حیوان مین برابر اُسی غرض کے رکھیگئی جیسے کہ شیر مین حرارت بہ نسبت اور حیوانات کے زیادہ عطا ہوئی تاکہ
غضب اور غصہ اُسکا زیادہ ہو اور حملہ کرنا اُسکا اپنے شکار پر زیادہ ہو اور خرگوش مین برودت زیادہ تجویز ہوئی تاکہ خوف اور ہراس
اُسکا زیادہ ہو اور بسرعت بھاگ جائے۔ اور ان حیوانات کے مزاج خاص کے معتدل ہونے پر استدلال اسی طرح سے کیا جاتا ہے کہ ہم سکے

افعال خاص پر نظر کرتے ہین اگر کسی فرد کے افراد حیوان خاص سے وہ فعل پورا اور اعوان شایستہ صادر ہو احس کے واسطے اُسکی خلقت
ہوئی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ فرد خاص اپنے مزاج نوعی مین معتدل ہے۔ مثلاً گھوڑا وہی معتدل مزاج ہے جسکے اعضا مین میل پھر جلدی سے ہے
اور جو ڑبند اُسکے گویا سانچے مین ڈھلے ہون نہایت خوشنما۔ اور کتّے کا مزاج معتدل وہی ہے کہ غصہ اُسمین قوی شکار خوب پکڑتا ہو حراست اور نگہبانی
اُسکی عمدہ طور پر ہو سیدان مین وہ کتا مع اپنے جوڑے خواہ مادہ کے رہتا ہو۔ اسی طرح ہر ایک نبات اور گھانس کے اعتدال مزاج پر اُسی
فضیلت اور اُسی اثر کی عمدگی سے استدلال کیا جاتا ہے جسکے واسطے اُس نبات کی خلقت ہوئی ہے جیسے انجیر اور انگور کا درخت کہ ان دونون کا
اعتدال مزاج اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ جس درخت مین انجیر اور انگور کے پھل زیادہ آتے ہون اور خوشبو اُسکے پھلون مین زیادہ پاکیزہ ہو
اور لذت خواہ مزہ اُسکا بہت اچھا ہو دیکھنے مین بھی خوشنما ہو اسی طرح ادویہ کا اعتدال بھی اور جو چیزین کہ مفید افعال یا مضر بخوبی ہون
انمین بھی اعتدال اور زیادہ تر معتدل وہی دوا ہوگی کہ جس منفعت کے واسطے اُسکی خلقت ہوئی ہے وہ اثر اُسمین پورا ہو۔ یہ بیان معتدل کا
بہ نسبت منفعت اور حاجت کے ہے۔ جو مزاج کہ خارج اعتدال سے ہین اُنکی یہ صورت ہے کہ ہر ایک حار اور بارد اور رطب اور یابس دو معنی پر منقسم
ہوتے ہین یا تو نفس کیفیت حرارت کی طرف کہ تنہا اُسی کیفیت کو نظر کرین اور اس حیثیت سے مزاج کی بحث مین حرارت وغیرہ کا قصد نہین ہوتا
اور دوسرے معنی حار کے یہ ہین کہ جو جسم قابل اِس کیفیت حرارت کا ہے اُسکی نظر سے حرارت کو دیکھین۔ اب اِس راہ سے حرارت وغیرہ کی
یہ دو صورتین ہین یا تو اُس جسم کی حرارت بالقوہ ہو یا اینکہ حرارت اُسمین بالفعل ہو۔ بالقوہ جسم کی حرارت سے مراد یہ ہے کہ حس لامسہ سے
اُسکی حرارت محسوس نہین ہوسکتی ہے مگر ممکن ہے کہ یہ حرارت اُسکی جسوقت کسی اور بدن پر یہ گرم شی وارد ہو اور اپنی حالت موجودہ سے
متغیر ہوجائے اُسوقت اُسکی حرارت ظاہر ہوگی جیسے مرچ سیاہ کہ جب تک مُنھ سے اسکو نہ چبائین اور اندرون بدن کے نہ پہونچے گرمی پیدا
نہ کریگی اور ایسے ہی حار چیزون کو حار بالقوہ کہتے ہین اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ گرم چیز جسوقت بدن پر وارد ہوا اور حرارت غریزیہ بدن سے
اُسمین استحالہ ہوجائے اور بدن بھی گرم ہوجائے اُسوقت یہ دوا یعنی مرچ بھی بالفعل گرم ہوجائیگی۔ اور اس فصل مزاج کے بیان مین ہماری
غرض ایسے غیر معتدل بالقوہ کے بیان کرنے کی نہین ہے اگرچہ ایسے غیر معتدل بالقوہ کے بیان سے ہماری غرض اُسوقت ہوگی جب ادویہ مفردہ کے
خواص اور طبائع کا بیان کرینگے۔ لیکن جو جسم کہ بالفعل خارج از اعتدال ہے جسکا بیان اس جگہ ہمکو مقصود ہے اُس سے مراد وہی اجسام ہین جنکے چھونے
اور مس کرنے سے ہماری حس لامسہ مین گرمی پہونچے خواہ اور کیفیت محسوس ہو اور یہ معلوم ہوجائے کہ یہ شی گرم ہے خواہ سرد ہے یا رطب ہے خواہ
یابس ہے۔ اور یہ خروج از اعتدال یعنی بالفعل حار و بارد وغیرہ ہونا کبھی بالعرض بھی ہوتا ہے جیسے گرم پانی خواہ اور اجسام جو آگ خواہ اور حرارت
سے گرم ہوجائین یا سرد ہوجائین خواہ اُنمین ایسے ہی خارجی اور بیرونی اسباب سے رطوبت اور یبوست آجائے اور ویسے عارضے گرم اور
سرد اور خشک و تر کی طرف ہمارا قصد نہین ہے کہ اُنکا بیان کرین۔ اور بعض اجسام کی گرمی اور سردی وغیرہ بالطبع ہوتی ہے اور جو ایسے اجسام ہین
جنمین کیفیات چہارگانہ بالطبع ہوتی ہین اُنمین بھی بعض ایسے اجسام ہین کہ جنمین یہ کیفیت انتہا درجہ کی ہے جیسے عنصرات چہارگانہ کہ اُنکا
حال تو ہمنے گذشتہ ابواب مین بیان کردیا ہے۔ اور بعض اجسام ایسے ہین کہ اُنمین درجہ نہایت پر یہ کیفیات نہین ہوتی ہین جیسے حیوان کا
بدن اور ایسے ہی اجسام کی طرف قصد ہمارا متعلق ہے بحث مزاج کے بیان مین اسلیے کہ ہماری غرض اسوقت یہی ہے کہ انسان کے مزاج طبعی
اور اصلی سے خبر ہوجائے اور ہر ایک صنف اصناف انسانی کے اُس مزاج پر استدلال کیا جائے جس مزاج پر اُسکی خلقت ہوئی ہے۔ اب ہم کہتے ہین
کہ یہ جو بعض اجسام کو کہتے ہین کہ حار خواہ بارد بالفعل ہین اِس قول کے کہنے مین بھی چند طرح کے معانی مراد ہوتے ہین ایک تو اُسکو حار بالقیاس

بالفعل کہنا بطریق اغلب ہوتا ہے اور ایک یہ کہ اسکو حار یا بارد بالفعل بطریق مقایسہ کہتے ہیں۔ علی الاطلاق سے یہ کہ حار خواہ بارد بالفعل کہنا اسکی وجہ یہی ہے کہ اسکے مزاج کو تمام ان اجزا سے نسبت دیجاتی ہے جن اجزا سے اسکی ترکیب ہوئی چنانچہ ویسے ہم اسکو لکھ چکے ہیں۔ اور بقایسہ کے طریق سے اسکو حار یا بارد بالفعل کہنا اسکی یہ صورت ہے یا تو اسکے معتدل مزاج ہمجنس کی طرف نسبت دے کر حار خواہ بارد ٹھہراتے ہیں جیسے نسبت اپنے ہمجنس کے معتدل المزاج کے اسمین حرارت خواہ برودت زیادہ ہے جیسے کوئی یون کہے کہ بعض حیوان غیر ناطق حار مزاج ہے جسوقت اسی حیوان کو انسان کی طرف نسبت دین جو تمام انواع حیوان مین معتدل ہے اس جنس حیوان کی بعض افراد نوعیہ کی طرف نسبت دے کے اس حیوان غیر ناطق کو حار بالفعل کہا گیا ہے۔ اور کبھی بقیاس نوع کے حار خواہ بارد کسی فرد خاص کو اسی نوع کے حار خواہ بارد بالفعل کہتے ہین جیسے کوئی کہے کہ سقراط بارد المزاج ہے جب کہ سقراط کے مزاج مین انسان معتدل کی حرارت سے گرمی کمتر ہو۔ اور کبھی کسی فرد خاص سے اتفاقاً نسبت دے کر کسی شخص کو حار خواہ بارد کہتے ہین جس طرح کوئی عمرو کو بارد المزاج کہے کہ اسکی حرارت کی کمی کسی انسان خاص کے مزاج قیاس کی ہو یا کسی حیوان خاص کو بہ نسبت کسی حیوان کے حار خواہ بارد کہین باضافت اسی حیوان خاص کے جیسے ہم کہین کہ انسان بارد مزاج کا ہے جب اسکو ہم شیر کے مزاج سے نسبت دین۔ یا کہتے کو ہم خشک مزاج کہین بہ نسبت مزاج انسان کے دو مرطوب ہے اگر کہتے تو ہم مرطوب المزاج کہین بہ نسبت مزاج چیونٹی کے اور اسی مثال پر امر مقایسہ اور نسبت دہی کا اور اجسام مین جاری ہوتا ہے جو گرم خواہ سرد اور خشک یا تر بالقوہ ہین جیسا ہم اسکو اس مقام پر بیان کرینگے جب ادویہ مفردہ کا ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی۔ اب کہ ہم وجوہ تصرف ہر واحد اصناف مزاج کو بیان کر چکے اور لکھ چکے کہ مزاج کے اصناف کا اطلاق کون کون سے طرق سے ہوتا ہے اور معانی مزاج سے جو مراد ہوتے ہین انکو بھی بیان کر چکے لہذا مناسب ہے کہ اب ان علامات اور دلائل کا بیان کرین جنسے انسان کی ہر ایک صنف کے مزاج طبیعی پر استدلال کیا جاتا ہے اسلیے کہ ہمارا قصد بیان مزاج مین بنظر فن طب کے خاص یہی ہے کہ انسان کے امزجہ سے خبر دیجائے

باب آٹھواں تعریف مزاج طبیعی جو ہر فرد انسان کا ہے

مین کہتا ہون جسکی یہ خواہش ہو کہ انسان کے ہر فرد بشر کا مزاج طبیعی دریافت کرے بذریعہ علامات اور دلائل کے اسکو مناسب ہے کہ پہلے مزاج طبیعی ہر واحد اعضاے انسانی کا جداگانہ معلوم کرلے اور یہ بات اسلیے مناسب ہے کہ ہرگز ہو نہین سکتا کہ تمام آدمیون کا مزاج طبیعی فرداً فرداً ان دلائل سے اور ان علامات سے دریافت کر سکے جو مجموع بدن انسان کے مزاج کے دلائل ہین ہان مزاج بعض آدمیون کا ان دلائل سے ضرور جان سکتا ہے جو ہر واحد اعضاے انسانی کے مزاج پر جداگانہ دلائل ہین۔ اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ بعض آدمیون کے تمام اعضا خواہ اکثر اعضا کا مزاج بالطبع گرم ہوتا ہے کہ اسپر استدلال ان دلائل کلیہ سے کیا جاتا ہے جو کہ ماخوذ تمام بدن کے مزاج سے ہوتے ہین۔ اور بعض آدمیون کے بعض اعضا کا مزاج بالطبع سرد ہوتا ہے کہ اسی سبب سے مزاج بدن کا مختلف ہو جاتا ہے مثلاً کسی شخص کے دماغ کا مزاج گرم ہوتا ہے اور اسی شخص کے قلب کا مزاج سرد ہوتا ہے اور اسی کے جگر کا مزاج معتدل ہوتا ہے لہذا جو شخص درپے دریافت کرنے مزاج بدن ہذا کے ہو اسپر ظاہر ہوگا اگر شناخت مزاج ایسے بدن کی بذریعہ ایسے دلائل کے کرین جو دلائل تمام بدن کے مزاج سے ماخوذ ہوتے ہین خواہ اس مزاج کے ذریعہ سے شناخت کرنا چاہیے جو مزاج خاص ایسے بدن کا ہے۔ بلکہ یہ شخص ایسے خاص دلائل کا محتاج ہوگا جو ہر ہر عضو بدن کے مزاج کے جداگانہ دلائل ہین۔ اور پھر شناخت مزاج ہر عضو کی بھی یعنے مزاج غیر معتدل اور مزاج جداگانہ دلائل سے ہر عضو کے ممکن نہین ہے جب تک کہ اس عضو کا مزاج معتدل پہلے سے معلوم نہو یعنے جو مزاج معتدل طبیعی ہر عضو کا

جب تک اُسکو معلوم نہ کر لے مزاج غیر معتدل اور خارج از حد اعتدال سے عضو کا کیونکر سمجھا جائیگا اور جب تک یہ بات معلوم نہو کہ طبیعت مدبر بدنی نے اِس عضو کے واسطے کونسا مزاج خاص معتدل کا قصد کیا ہے جس مزاج معتدل کی منفعت اسی عضو کے واسطے تھی اور جس مزاج معتدل کی طرف اسی عضو کو احتیاج ہے ۔ مثلاً دماغ جو ایک عضو خاص ہے اسکا مزاج براہ منفعت اور حاجت کے سرد اور تر بنایا گیا اسلیے کہ حس اور تحریک اور تجویز عقلی کا ثابت رہنا اور اُسمین لحظہ بلحظہ تغیر کا واقع ہونا بدون برودت اور رطوبت کے دشوار ہے اور جس عضو کا مزاج گرم ہوتا ہے وہ بہت جلد حرکت کرتا ہے اور ثبات خواہ حالت واحدہ پر اُسکو ٹھہرنا دشوار ہوتا ہے ۔ پس اگر دماغ بھی براہ مزاج گرم ہوتا یہ بھی بسرعت حرکت کرتا ۔ اور پھر مثلاً قلب کہ اسکا مزاج معتدل گرم تجویز کیا گیا اسلیے کہ حاجت اسکی تھی کہ قلب معدن حیوۃ کا ہو یعنے زندگی جس شے سے ہے اُسکا گھر ہی قلب ہے اور حرارت غریزی یعنے اصلی اور خلقی گرمی کا چشمہ بھی قلب ہے لہذا اسکا مزاج معتدل یہی تھا کہ گرم تجویز کیا جائے جیسے جگر کہ اسکا مزاج بھی گرم اور تر بنایا گیا اسلیے کہ جگر مین حاجت اسکی تھی کہ ہضم کامل اُسمین ہو اور خون بھی اُسی مین پیدا کیا جائے ۔ ہڈی کا مزاج خشک بنایا گیا کہ اس سے حاجت ستون اور اساس بنانے کی نہ تھی یعنے اور اعضاے مرکبہ کے واسطے ہڈی بمنزلہ ستون اور دعامہ کے رہے اور اُنکا بوجھ اسی پر پڑے اور اسی پر اُنکی ٹیک رہے ۔ اور اسی طرح ہر ایک عضو کے واسطے منجملہ اعضاے بدنی کے ایک مزاج معتدل خاص بنایا گیا بنظر اختلاف حاجات اور اختلاف منافع کے اور اُسی مزاج خاص مین اُس عضو کا اعتدال تھا ۔ اور اسی طرح یہ بھی جاننا لازم ہے کہ جب ہم کہین کسی عضو کو اعضاے بدنی سے کہ اُسکا مزاج گرم ہے یا سرد ہے یا خشک ہے یا تر ہے اور مراد اُس مزاج سے غیر معتدل بیماری ہو مثلاً اگر ہم کہین کہ اس شخص کے دماغ کا مزاج گرم ہے تو مراد ہماری یہ ہے کہ بہ نسبت اُس مزاج معتدل کے جو اسکی نوع کا مزاج ہونا چاہیے اسکے دماغ کا مزاج گرم ہے ۔ اور یہ قیاس نہ کرنا چاہیے کہ بہ نسبت اُس معتدل حقیقی کے جسکا اعتدال جملہ اطراف مین لیا گیا ہے اس دماغ کا مزاج گرم ہے ۔ اسلیے کہ اگر دماغ کی نسبت یہ بات کہی جائے کہ یہ دماغ گرم ہے اور قلب کی نسبت کہا جائے کہ اسکا مزاج سرد ہے اسکا مطلب یہ نہوگا کہ دماغ کی حرارت مزاجی قلب کی حرارت سے زیادہ ہے اور نہ یہ مراد ہوگی کہ اس قلب کا مزاج دماغ سے زیادہ سرد ہے ۔ بلکہ یون کہنا چاہیے اور اُس قول کے یہ معنی سمجھنا چاہیے کہ اس دماغ کا مزاج بہ نسبت دماغ معتدل کے گرم ہے اور اُس قلب کا مزاج بہ نسبت مزاج قلب معتدل کے سرد ہے اسلیے کہ قلب کا مزاج اگرچہ اُس درجہ پر سردی کے پہونچے جتنی سردی کی برداشت قلب کو ممکن ہے پھر بھی دماغ معتدل کے مزاج سے گرم ہی رہیگا ۔ اور دماغ اگر نہایت درجہ گرمی پر اسکا مزاج پہونچے جب بھی قلب معتدل کے مزاج سے سرد باقی رہیگا ۔ جب ایسی بات ہے تو اب ہم مزاج ہر ایک اعضا کا بیان کرین جو اُس عضو مخصوص کا مزاج ہے اور اُسی کو اعتدال طبیعی اُس عضو کا سمجھنا چاہیے ۔ اس بیان کے بعد ہم دلائل مزاج ہر واحد اعضا کے بیان کرینگے جو خارج اعتدال خاص سے اُسی عضو کے ہین ۔

باب نوان شناخت مین اُس مزاج خاص کے جو ہر ایک عضو کا ہے

مین کہتا ہون کہ وہ مزاج انسانی جسپر اسکی خلقت ہوئی ہے وہی مزاج معتدل ہے ۔ اور معتدل اُسی سبب سے بنایا گیا جسکو ہمنے ابھی صدر بحث مزاج مین ذکر کیا ہے ۔ لیکن انسان کے اعضا کا مزاج بالتفصیل اور جدا جدا ہر ایک عضو کا مزاج اُسکی بیہ شان ہے کہ بعض اعضا کا مزاج معتدل بنایا گیا اور بعض کا حد اعتدال سے خارج بنظر طبیعت کے مخلوق ہوا ۔ معتدل مزاج تو جلد کا ہے اور جلد مین بھی ہتھیلی کی جلد ۔ جلد انسان کا مزاج معتدل اسواسطے مخلوق ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے جلد کو بمنزلہ پردہ کے اور بمنزلہ آلہ

اور روک اور سپر کے تمام اعضا کے واسطے بنایا ہے اور یہ روک اور حفاظت اُن چیزون کی ہے جو گرمی اور سردی کی قسم سے بدن پر
وارد ہوتی ہین اور اُن چیزون سے بچانا بذریعہ جلد کے منظور ہے جو کاٹنے والی اور پھاڑنے والی بدن کی ہین - اسی جلد کو خدا نے
جائے انداخت اُن چیزون کا بنایا جنکو اعضائے اندرونی خود بذریعہ جلد کے ہین اندر سے از قسم فضول گرم اور سرد کے پھینکتے ہین
اور فضول گرم کو جو منقطع ہین یعنے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے اور سڑانے والے اور اُن فضول کو پھینکتے ہین جو بہتک یعنے پھاڑنے والے
جلد کے ہین پس جلد اسی واسطے معتدل پیدا کیگئی کہ جب ایسی کوئی چیز انہین چیزون مین سے جلد پر وارد ہو تو اسکو زیادہ ضرر
نہ پہونچے - اور اگرچہ اُس موذی چیز کے پہونچنے سے جلد کا اعتدال برطرف ہوگیا ہو مگر بوجہ اعتدال مزاج اصلی کے اسکا رجوع کرنا طرف
اعتدال کے بہت جلد ہوجایا کرے - اسلیے کہ عضو معتدل کو جسوقت حرارت پہونچی اُسکی حرارت زیادہ نہ بڑھیگی بہ نسبت اُس عضو کے
جسکا مزاج خود گرم ہو اور اُسکو حرارت پہونچے - اور نہ عضو معتدل کو حرارت پہونچنے سے ایسی دوری اعتدال سے ہوگی جیسے دوری
عضو گرم کو اُسی مقدار کی حرارت پہونچنے سے ہوگی - ایضاً عضو معتدل کا بعد حرارت پہونچنے کے اپنی حالت اصلی کی طرف واپس آنا
بسرعت ہوگا بہ نسبت واپس آنے بطرف اپنی حالت کے اُس عضو کو جسکا مزاج گرم ہو جسوقت اُسکو سوء مزاج بارد پہونچے - اور
یہی کیفیت ہے عضو بارد کی جسوقت اُسکو مزاج گرم کی ایذا پہونچے اسلیے کہ یہ دونون مزاج گرم اور سرد ایک دوسرے سے بعد رکھتے ہین
کہ دونون ہر ایک کی طرف ضد مین واقع ہوئے ہین - لیکن مزاج معتدل پس قریب ہر ایک مزاج چہارگانہ یعنے گرم اور سرد اور تر
اور خشک کے واقع ہے - پس جسوقت کہ معتدل اپنے اعتدال سے نکلجائے اُسکا پلٹ آنا اپنی طبیعت اصلی کی طرف بسرعت ہوگا -
اسی طرح اگر عضو معتدل مثلاً جلد کو صدمہ کٹ جانے کا یا گھس جانے کا یا پھٹ جانے کا پہونچے اُسکا ملجانا یا پورا ہوجانا بہت جلد ہوگا
بسبب اسکے کہ طبیعت بدنی اُسکی طرف خون جید اور معتدل پہونچاتی ہے - پس اب جلد ہتھیلی کی معتدل اسی واسطے بنائی گئی جیسا کہ ہمنے
بیان کیا ہے کہ اسکے پیدا کرنے مین حاجت حس لمس یعنے چھونے اور ٹٹولنے سے چیزون کے دریافت کرنے کی تھی اور اس سبب سے
معتدل بنائی گئی کہ چیزون کی گرفت کرنے کی بھی حاجت اسمین تھی لیکن وہ اعضائے بدن انسان جو براہ طبیعت خارج اعتدال کے
پیدا کیے گئے پس بعض اُنمین سے گرم ہین اور بعض سرد ہین اور بعض تر ہین اور بعض خشک ہین - گرم اعضا بھی اُنمین سے بعض کی گرمی
قوی ہے اور بعض کی ضعیف ہے اور بعض کی گرمی بیچ مین قوی اور ضعیف کے ہے اور یہ اختلاف بقدر قرب اور بُعد اُسی عضو کے ہے اُس
غایت اور منفعت سے جسکے واسطے اس عضو کی خلقت ہوئی ہے **بیان اُن اعضا کا جنکا مزاج گرم ہے** گرم مزاج کے اعضا مین
قلب کا مزاج بہ نسبت اور اعضا سے گرم مزاج کے زیادہ گرم پیدا کیا گیا اسلیے کہ قلب معدن حرارت غریزی اور اصلی کا ہے - جگر کا مزاج
بھی گرم ہے مگر قلب کے مزاج سے اُسکی گرمی کم ہے اسلیے کہ حاجت بطرف جگر کی گرمی کے یہی تھی کہ غذا کے کیلوس کو جو اسمین آتی ہے پکا دے
بعد جگر کے خالص گوشت کا مزاج گرم پیدا کیا گیا اگرچہ وہ گوشت بھی جو کہ جگر کے خون سے پیدا ہوتا ہے اپنی حرارت مین جگر کی حرارت سے
کم ہوگیا سبب اسکا یہ ہے کہ گوشت مین لیف یعنے ریشہ ہائے رباط بھی ملتی ہے اور اُسکے مزاج کی حرارت کم کردیتی ہے - خالص گوشت کے بعد
عضل یعنے پٹھا کا گوشت گرمی مزاج مین ہے اسلیے کہ عضل کا گوشت حرارت مین خالص گوشت سے کم ہے بسبب اسکے کہ اسمین پٹھے اور رباط
یعنے سودے کی آمیزش ہوتی ہے - گوشت اور عضل کے بعد حرارت مزاج مین تلی مخلوق ہوئی اس سبب سے کہ خون کا دردی پر شامل
ہوتا ہے - تلی کے بعد حرارت مزاج مین گردے پیدا کیے گئے اسلیے کہ دونون گردون مین خون بکثرت نہین ہے - گردے کے بعد رگین جہندہ

ھنوتہ انہین کہتے ہین اور جیر جہندہ رگین جنکو اور دہ کہتے ہین یہ رگین تمام اعضاے گرم سے حرارت مین کم ہین - اگرچہ گوشت کی طبیعت سرد ہی لیکن چونکہ خون انمین رہتا ہی لہذا اُسی خون سے حرارت حاصل کرتی ہین لیکن پھر بھی انکی حرارت اعتدال کے قریب ہی **بیان اعضاے سرد مزاج کا** انمین سے بعض کے مزاج کی سردی قوی ہی اور بعض کی ضعیف ہی اور بعض کی سردی قوت اور ضعف مین درمیانی ہی بحسب قرب و بعد اُسی عضو کے اپنے مزاج سے - بالون کا مزاج سردی مین سب اعضا سے زیادہ تر قوی ہی - اور ہڈی کا مزاج بھی برودت مین قوی ہی مگر بالون کی سردی سے اسکی سردی کم ہی - ہڈی کے بعد مزاج کی سردی مین غضروف یعنی کُری ہی اور رباط یعنے بندش کی ڈوریان جو بدن مین اور وتر یعنے رودہ اور جھلی اور پٹھہ ہی - ان اعضا کے بعد مزاج کی سردی مین حرام مغز ہی اور اسکے بعد بھیجہ ہی اور بھیجہ کے بعد سردی مین سمین جسکو نرم چربی کہتے ہین - حاصل بیان یہ ہی کہ جو عضو خون نہ رکھتا ہو اُسکا مزاج سرد ہی اور جس عضو کی خلقت مین خون زیادہ داخل ہو وہ گرم ہی **تر مزاج کے اعضا کا بیان** انمین سے کچھ ایسے اعضا ہین جنکی رطوبت زیادہ ہی اور کچھ ایسے ہین کہ جنکی کم ہی - سمین جو ایک قسم کی چکنائی سواے چربی کے ہوتی ہی سب اعضا سے رطوبت مین زیادہ ہی اسکے بعد چربی اور چربی کے بعد بھیجے کی رطوبت اور بھیجے کے بعد گوشت پستان اور دونون خصیون کے گوشت کی رطوبت ہی اور ان دونون کے بعد پھیپھڑے کے گوشت کی رطوبت اسکے بعد جگر کے گوشت کی اسکے بعد تلی کے گوشت کی اسکے بعد دونون گردون کی رطوبت - گردون کے بعد عضل کے گوشت کی رطوبت اور اسکی رطوبت بہت کم ہی کہ خشکی و تری مین قریب باعتدال ہی **خشک مزاج اعضا کا بیان** سب سے زیادہ خشک مزاج بالون کا ہی اور بالون کے بعد ہڈی کا اسکے بعد غضروف یعنے کُری کا اسکے بعد وتر یعنے رودہ کا ہی اسکے بعد جھلی کا اور جھلی کے بعد خشکی مین رگہاے جہندہ اور غیر جہندہ کا مزاج ہی - ان دونون کے بعد خشکی مین اُس پٹھہ کا مزاج ہی جس سے حرکت پیدا ہوتی ہی اس پٹھہ کے بعد خشکی مین قلب کے گوشت کا مزاج ہی - سب سے زیادہ کمتر خشکی مین اُس پٹھہ کا مزاج ہی جس سے حس متعلق ہی کہ اُسکا مزاج رطوبت اور یبوست مین قریب باعتدال ہی - یہ بیان اقسام مزاج ہر ایک اعضاے مفرد کا تھا - اب اگر کسیکا یہ قصد ہو کہ ان مزاجون کو مرکب کرکے دریافت کرے کچھ اُسپر دشوار نہوگا اگر یون کہے کہ دماغ کا مزاج سرد تر ہی اور جگر کا مزاج گرم تر ہی اور دل کا مزاج گرم خشک ہی اور ہڈی کا مزاج سرد خشک ہی اسلیے کہ ہمنے ہر ایک عضو کا مزاج الگ الگ بیان کردیا - اب چونکہ ہمنے ہر ایک عضو کا وہ مزاج خاص بیان کردیا کہ جس مزاج سے اُس عضو کا اعتدال طبیعی حاصل ہوتا ہی پس لازم ہی کہ اب ہر عضو کا ہم وہ مزاج بھی بیان کرین جو خارج اعتدال طبیعی سے ہی - یہ وہی مزاج ہی جسکو سوء مزاج صحی اور سوء مزاج طبیعی کہتے ہین - اور وہ استدلال بھی بیان کرین جو ہر ایک عضو کے ایسے مزاجون پر کیا جاتا ہی - اور اس بیان کو دلائل مزاج دماغ سے شروع کرین جو ایک عضو رئیس اعضاے رئیسہ مین سے ہی کہ جسکے تغیر مزاج سے تمام بدن کا مزاج بدل جاتا ہی - اسلیے کہ یہ اعضاے رئیسہ مثل اصول کے ہین تمام اعضاے بدنی کے واسطے - اور یہ اعضاے رئیسہ دماغ ہی اور دل اور جگر اور انثیین یعنے دونون خصیہ - اور اس بیان کے ہمراہ مزاج معدہ اور پھیپھڑہ وغیرہ کے مزاج کو ہم بیان کرین واللہ اعلم -

باب دسوان استدلال مین ہی دماغ کے مزاج پر

مین کہتا ہون کہ دماغ کے مزاج پر بہت سی دلیلون سے استدلال کیا جاتا ہی کچھ دلیلین تو مقدار اور شکل دماغ سے لیجاتی ہین - اور کچھ دلیلین اُن بالون کے حالات سے لیجاتی ہین جو سر مین اُگتے ہین - اور کچھ دلیلین دماغی افعال سے لیجاتی ہین - اور کچھ دلیلین اُن فضلون سے لیجاتی ہین جو دماغ سے نکلتے ہین - اور کچھ دلیلین دماغ کے لمس یعنی چھونے سے گرمی اور سردی وغیرہ محسوس ہونے سے

لیجاتی ہین- اور کچھ دلیلین اُن چیزون سے لیجاتی ہین جو آنکھ مین ظاہر ہوتی ہین- جو علامات کہ دماغ کی مقدار اور شکل سے لیے گئے ہین اُنہین سے یہ ہی کہ سر کا طبیعت مین اچھا ہونا اور مزاج اُسکا پسندیدہ ہونا بھی ہی جسکی مقدار اور شکل معتدل ہو نہ چھوٹا ہو نہ بڑا آگے اور پیچھے اونچا ہو اور داہنے اور بائین اُسمین تطامن یعنے دونون طرف نیچا ہو جیسے موم کی گولی جو خوب گول ہو اُسکو دو اُنگلیون سے دونون طرف دبا دین- جیسے جالینوس نے کہا ہی اسلیے کہ تو اُس گولی کی شکل کو جسوقت آگے اور پیچھے اونچی ہو جاسے اور دونون جانبون مین برابر ہو اسی طرح کی پائیگا- اسی طرح سر کی شکل پسندیدہ ہوتی ہی آگے کی طرف سر کا اونچا ہونا اسلیے درکار ہی کہ وہ مقام بطن مقدم ہی سے بطون دماغ کا ہی اور اس سبب سے اُسکا اونچا ہونا درکار ہی کہ اسی مقام سے حس کے پٹھے اُگتے ہین- اور پیچھے کی طرف سر کا اونچا ہونا اسلیے درکار ہی کہ وہ جگہ بطن موخر دماغ کی ہی اور اس سبب سے کہ اُس جگہ سے نخاع یعنے حرام مغز کے اُگنے کی حاجت ہی اور اُن پٹھون کے اُگنے کی جنسی حرکت پیدا ہوتی ہی جسقدر اُنچائی اور بلندی پشت سر کی زیادہ ہو وہی افضل ہی اسلیے کہ اُس طرف کی اُنچائی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر پٹھے اس جگہ سے اُگے ہین زیادہ تر اور غلیظ ہین اور اُن پٹھون کو حرکت کی تعب پر صبر اور برداشت زیادہ ہی چھوٹے سر کی علامت یہ ہی کہ وہ دلالت کرتا ہی دماغ کی ردارت اور خراب حالی پر اور یہ دلالت اسوجہ سے ہی کہ سر کے چھوٹے ہونے سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ جس مادہ سے سر کی خلقت ہوئی ہی اصل مین کم تھا اور قوت مصورہ جو اعضا کی صورتگری کرتی ہی وہ بھی ضعیف تھی جب تو اُس سے بڑی مقدار سر کی نہ بن سکی- لیکن بڑا سر اگر اچھی صورت پر ہو جیسی ابھی مذکور ہو چکی اور گردن بھی موٹی ہو اور پیٹھ کے فقرہ یعنے گوریان بڑی بڑی ہون اور پٹھے بھی سب گندہ اور غلیظ ہون یہ امر محمود اور پسندیدہ ہوگا- اور اگر بڑا سر تو ہو مگر یہ سب اعضا اسکے خلاف حالات پر ہون اُسوقت سر کی بزرگی خرابی حال دماغ پر دلیل ہوگی- اسلیے کہ فقط سر کی بزرگی اور اِن اعضا کی خرابی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مادہ جس سے سر کی خلقت ہوئی ہی اگرچہ زیادہ تھا مگر قوت اُسکی صحیح نہ تھی پس اگر سر ایسی صفت اور حالت پر ہوگا بھی دماغ ضعیف القوہ ہوگا اور اُس آدمی پر بہت جلد نزلہ کے امراض واقع ہوتے رہینگے اور درد سر اور کانون کا درد اُسکو زیادہ رہا کریگا- اور یہ بات اسوجہ سے ہوگی کہ اعضا سے ضعیف اور کمزور کی شان سے یہ ہی کہ اُنمین تولید فضول زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ وہ اعضا سے ضعیف اِس بات پر قادر نہین ہوتے کہ جو غذا اُنپر وارد ہو اُنکو اچھی طرح سے اپنی طرف پھیرین اور اپنا جزو بنائین جو دلائل بالون سے ماخوذ ہین جو علامتین کہ بالون سے لیجاتی ہین اُنکی صورت یہ ہی کہ سیاہ بال خوبصورت جسکا اُگنا اور بڑھنا بعد پیدائش بچہ کے بہت جلد ہو حرارت مزاج دماغ پر دلیل ہوتا ہی- اور سیدھا بال کھڑا ہوا سپیدی مائل خواہ سیگون یعنے سیاہی سُرخی لیے ہوئے اور اصہب یعنے وہ میگون جسکی سرخی زیادہ ہو اور بعد ولادت بچہ کے دیر مین پیدا ہوا ہو برودت مزاج دماغ پر دلالت کرتا ہی اور جو بال زیادہ سیدھا ہو اور اُسمین صلع یعنے گنجہ اور کمی بالون کی نہو رطوبت دماغ پر دلیل ہوتا ہی- اسی واسطے چھوٹے لڑکے اور عورتون مین گنجہ کا مرض نہین ہوتا- اسلیے کہ مزاج تر کی رطوبت اُنکے دماغ پر غالب ہوتی ہی- جو بال بعد ولادت کے جلد نکلتا ہی اور سیدھا ہوتا ہی اور گنجہ یعنے جھڑ جانا بالون کا اُسمین جلد پیدا ہوتا ہی ایسے بالون کو دلالت خشکی دماغ پر ہوتی ہی- اور اگر بالون مین سیاہی زیادہ ہو اور گھونگھر والے اور گرہ دار ہونے کی شکل اُنمین زیادہ اور جلدی اُگا ہو اور نکل آیا ہو- اور گنجہ مرض اُس شخص کو جلدی پیدا ہوا ہو ایسے آدمی کے دماغ کا مزاج گرم خشک ہوگا- اور اگر بال سیدھے ہون اور رنگت مین سیگون کی طرف مائل ہون نکلنے مین دیر کم ہو اور اسی طرح دیر مین جھڑین اور اُگنا اُن بالون کا بیچ مین جلدی اور دیر کے ہو اس بات کو دلالت مزاج کی دماغ کی گرمی اور تری پر ہوگی سیدھا بال اور سیگون سے سُرخی مین زیادہ جو دیر مین نکلا ہو اور جسمین بوڑھاپے کی سپیدی جلد آجاے اور جس شخص کے یہ بال ہین اُس شخص کو گنجہ کا

مرض عارض نہوتا ہو ان بالون کو دلالت ہوگی کہ دماغ کا مزاج سرد تر ہو جس بال کا رنگ سیاہ ہو اور چکنا ہو اور نکلنے مین اُسکے نہ دیر لگی
اور نہ جلدی - اور سپیدی اُسمین آئے اور اسکا جھڑنا بھی نہ جلد ہو اور نہ دیر مین ایسے آدمی کا مزاج سرد خشک ہوگا **افعال دماغ سے**
جو دلائل لیے جاتے ہین اُنکی تفصیل یہ ہو - جو آدمی خوش طبع ہو اور ہر کام مین جلدی کرتا ہو اور ہر کام کی طرف بہت جلد اُسکی طبیعت
آتی ہو اور ہر ایک تجویز اور راے کی طرف ثابت نہ رہتا ہو نیند اُسکو کم آتی ہو باتین بہت کرتا ہو لغویات اُسکے کلام مین زیادہ ہون اِن باتون کو
دلیل اسپر ہوگی کہ اسکے دماغ کا مزاج گرم ہی - جو شخص کسلمند رہے اور سب کامون مین سُستی کرتا ہو حرکت بھی دیر مین کرے اُسکا دماغ سرد ہوگا
جو شخص سب باتون مین سُست ہو طبیعت اُسکی کند ہو بھولتا زیادہ ہو اور بہت سوتا ہو دلیل اسپر ہوگی کہ اُسکا مزاج دماغی تر ہو - جو شخص جلدی
حرکت کرتا ہو اور بدن مین اُسکے سُبکی ہو بیدار زیادہ رہتا ہو نیند اُسکو کم آتی ہو اور طبیعت مین ذکاوت اور تیزی ہو ہر بات کو بہت یاد رکھتا ہو
یہ دلیل اِسکی ہو کہ اُسکے دماغ کا مزاج خشک ہو - جو شخص ہر کام مین جلدی کرتا ہو اور شور یعنے شجاعت بیجا کرتا ہو اور ایک تجویز اور راے پر کم
ٹھہرتا ہو طیش مین بہت آتا ہو ہذیان اور بیہودہ گوئی زیادہ کرتا ہو بیداری اُسکو زیادہ رہتی ہو نیند بہت کم اُسکو آتی ہو اور یہ دلائل سب اُسمین
قوی ہون یہ دلالت اسپر ہو کہ اُسکے دماغ کا مزاج گرم خشک ہو - جس شخص کو نیند زیادہ آتی ہو خواب زیادہ دیکھتا ہو افعال مین اُسکے جلدی
اور نہ سُستی ہو اِس بات کو دلیل اسپر ہوگی کہ اُسکے دماغ کا مزاج گرم تر ہو - اور جس شخص کی یہ صورت ہو کہ طبیعت اُسکی کند ہو اور فہم مین کمی ہو
بھولتا زیادہ ہو ذہن مین اُسکے ہر ایک بات دیر مین آتی ہو تمام امور مین سُست اور کسلمند ہو نیند بھی زیادہ آتی ہو یہ دلیل اِسکی ہو کہ اُسکے دماغ کا
مزاج سرد تر ہو - جس شخص کے دماغ کا مزاج سرد خشک ہو اُسکے افعال بھی ویسے ہی ہونگے جیسے سرد مزاج والے دماغ کے ہین فرق یہ ہو کہ
سرد خشک مزاج والے دماغ کو نیند کم آئیگی اور اسی طرح تمام دلائل دماغ سرد کے اس شخص مین کمی ہوگی اِس بات کو جاننا چاہیے **جو دلائل**
فضول دماغ کے نکلنے سے لیے جاتے ہین دماغ سے جو فضول کے اقسام نکلتے ہین کسی طرف سے کیون نہ نکلین اُنسے استدلال
یون کیا جاتا ہو جس شخص کے فضول دماغی چیپڑے یا گوسے اور ناک اور کان کی طرف سے کم نکلین اور جتنے نکلین پختہ ہون اور خام
نہون اُسکے دماغ کا مزاج گرم ہوگا - اور جس شخص کے بدن مین یہ فضول دماغی انھین اعضا کی طرف زیادہ نکلین اور پختہ نہون اور نزلہ کے قسم
اُسکی طرف جلد آجایا کرین اُسکا مزاج سرد ہوگا - جس شخص نے فضول دماغی کا نکلنا اِن اعضا سے زیادہ ہو اور فضول پتلے بھی نکلا کرین اُسکے
دماغ کا مزاج تر ہوگا - اور اگر یہ فضول دماغی اِن اعضا کی طرف کم نکلین اور غلیظ یعنے کھاری ہون اُسکے دماغ کا مزاج خشک ہوگا - مگر جس
شخص کے دماغ کا مزاج گرم خشک ہو اُسکے فضول دماغی اِن اعضا کی طرف کم بھی آتے ہین اور گاڑھے بھی ہوتے ہین اور پختہ بھی - اور جس شخص کے
دماغ کا مزاج گرم تر ہو اُسکے دماغ سے جو فضول اِن اعضا کی طرف گرتے ہین زیادہ ہوتے ہین اور پختہ نہین ہوتے اور نزلہ اور زکام اُس
شخص کو جلد ہو جاتا ہو - اور جس شخص کے دماغ کا مزاج سرد خشک ہو اُسکے دماغ سے جو فضول نکلتے ہین قوام مین تو معتدل ہوتے ہین
مگر پختگی اُسمین نہین ہوتی اور جس شخص کے دماغ کا مزاج سرد تر ہو اُسکے فضول دماغی اِن اعضا کی طرف بہت زیادہ آتے ہین اور پختہ
نہین ہوتے ہین اور ایسا شخص بیمار زیادہ رہتا ہو - اسلیے کہ بقراط کہتا ہو جس شخص کے دونون نتھنون سے براہ طبیعت بہت سی رطوبت
پتلی پتلی جاری رہا کرے اور منی بھی اُسکی پتلی ہو ایسے آدمی کی صحت مرض سے زیادہ قریب رہیگی مراد یہ ہو کہ اکثر بیمار رہیگا **جو دلائل سر کے**
لمس سے لیے جاتے ہین سر کے چھونے سے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکی تفصیل یہ ہو کہ جس سر کا لمس یعنے چھونے کی جگہ بہ نسبت جسم
معتدل کے زیادہ گرم ہو اُسکو دلالت اِس بات پر ہوتی ہو کہ دماغ کا مزاج گرم ہو اور جس شخص کے دماغ کا لمس جسم معتدل کی حرارت سے

گرمی کم رکھتا ہو اس بات کو دلالت مزاج کے دماغ کی سردی پر ہوگی **آنکھ سے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکا بیان** آنکھ سے جو دلائل
ماخوذ ہین اُنکی تفصیل یہ ہے۔ جس شخص کے آنکھون کی رگین موٹی اور سرخ ہون اور چھونے سے آنکھ مین گرمی پائی جائے اُسکا مزاج دماغی
گرم ہوگا اور جس شخص کے آنکھون کی رگین تپلی ہون اور سُرخ نہون اور چھونے سے آنکھون کی گرمی نہ محسوس ہو اُسکے دماغ کا مزاج سرد
ہوگا جس شخص کی دونون آنکھین کبود رنگ خواہ نیلی ہون اور چھونے مین تری معلوم ہو اور حواس مین اُسکے کدورت ہو یہ دلیل اسکی ہے کہ مزاج
اُسکے دماغ کا تر ہے۔ جس شخص کی دونون آنکھون مین سرخی نہو اور رگین اُسکی آنکھون کی تپلی ہون اور ملمس اُسکا خشک ہو اور حواس خمسہ مین
اُسکے صفائی ہو اس بات پر دلالت ہوگی کہ اسکے دماغ کا مزاج خشک ہے۔ جس شخص کے آنکھون کی رگین سُرخ اور موٹی ہون اور ملمس آنکھون کا
گرم ہو اور حواس خمسہ مین اُسکے کدورت ہو یہ دلیل اُسکے مزاج دماغی کی گرم اور تر ہونے پر ہے اور اگر علامت اسکے خلاف پر ہون یعنی آنکھون کی
رگین سرخ نہون اور تپلی ہون اور ملمس مین آنکھون کے سردی ہو اور حواس خمسہ مین اُسکے صفائی ہو یہ دلیل اُسکے دماغی مزاج کی سردی اور
خشکی پر ہے۔ یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ یہ جتنے علامات اور دلائل لکھے گئے جسوقت کوئی مزاج حس سے یہ علامتین پیدا ہوتی ہین اعتدال سے
زیادہ منحرف ہوگا اور یہ انحراف اُسمین اعتدال سے زیادہ ہوگا یہ دلائل اور علامات بھی زیادہ قوی اور زیادہ ظاہر ہونگے۔ اور اگر اُس
مزاج کا انحراف اعتدال سے کمتر ہوگا اور تھوڑی سی زیادتی اُسمین ہوگی یہ دلائل بھی ضعیف ہونگے

باب گیارھوین مین دونون آنکھون کے مزاج اور تمامی حواس کی شناخت

اب مین کہتا ہون کہ دونون آنکھون کے مزاج کی شناخت اُنکی رگون سے اور اُنکے ملمس اور اُنکی مقدار سے ہوتی ہے اور جو کچھ آنکھون سے
نکلتا ہے اُس سے اور اُنکے رنگ سے ہوتی ہے۔ جو دلائل آنکھون کی رگون سے ماخوذ ہین اُنکی تفصیل یہ ہے۔ کہ اگر دونون آنکھین سرخ ہون اور
رگین آنکھون کی موٹی ہون یہ دلالت حرارت مزاج پر آنکھون کے ہوگی۔ اور اگر امر برعکس ہو یعنی آنکھون مین سُرخی نہو اور رگین آنکھون کی
تپلی ہون یہ بات آنکھون کے سرد مزاج پر دلیل ہوگی۔ ملمس سے آنکھون کے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکی یہ صورت ہے کہ جس آنکھ کے چھونے سے
سردی پائی جائے اُسکا مزاج سرد ہوگا اور اگر چھونے سے گرمی پائی جائے آنکھ کا مزاج گرم ہوگا۔ اگر آنکھ کے چھونے سے نمی پیدا ہو مزاج
اُسکا تر ہوگا اور اگر سختی اور صلابت پیدا ہو آنکھ کا مزاج خشک ہوگا۔ مقدار سے آنکھون کے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکی تفصیل یہ ہے۔ کہ اگر آنکھ کی
مقدار بڑی ہو اور اُسکے ہمراہ سر بھی بڑا ہو اور بدن کا جثہ بھی عظیم ہو اور بصارت آنکھ کی اچھی اور پوری ہو معلوم ہوگا کہ جس مادہ سے آنکھ کی
خلقت ہوئی ہے وہ مادہ معتدل تھا اور اُسمین کثرت بھی بخوبی تھی۔ اور اگر آنکھ تو بڑی ہو مگر سر چھوٹا ہو اور بدن کا جثہ بھی کم ہو اور بصارت کی
زبون حالی ہو یہ معلوم ہوگا کہ جس مادہ سے آنکھ بنائی گئی ہے وہ زیادہ تو تھا مگر خراب اور بُرا مادہ تھا۔ آنکھ کا چھوٹا ہونا اگر ہمراہ سر کے
چھوٹے ہونے کے ہو اور تمام بدن بھی کوتاہ ہو اور بصارت مین تیزی ہو جیسا ہمنے بیان کیا ہے اس سے یہ معلوم ہوگا کہ جس مادہ سے
آنکھ بنائی گئی ہے گو مقدار مین تھوڑا تھا مگر اچھا اور جیّد تھا۔ اور اگر آنکھ کی چھوٹائی کے ہمراہ سر اور تمامی اعضاے بدن چھوٹے نہون
اور بصارت مین خرابی بھی ہو معلوم ہوگا کہ جس مادہ سے آنکھ بنی ہے تھوڑا بھی تھا اور مزاج بھی اُس مادہ کا خراب تھا۔ آنکھون کی
رنگت سے جو دلائل ماخوذ ہین وہ یہ ہین کہ بعض آنکھ کبود رنگ اور نیلی ہوتی ہے اور بعض آنکھ اکحل یعنے سرمہ گون ہوتی جسکو چشم سیاہ
بولتے ہین۔ سرمہ گون آنکھ کا ہونا یا تو رطوبت جلیدیہ کے چھوٹے ہونے سے ہوتا ہے اور یا اُسکا سبب یہ ہے کہ رطوبت مذکورہ کا مقام
اندر کی طرف زیادہ گھسا ہوا ہوتا ہے یا اسوجہ سے کہ اس رطوبت مین صفائی نہین ہوتی۔ یا آنکھون کا سرمہ گون ہونا رطوبت بیضیہ کی

کثرت اور اُسکی کدورت یا ناصاف ہونے سے ہوتا ہے جسوقت یہ اسباب جمع ہوجائیں آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہوگی نہایت درجہ پر ہوگی اور سیاہی زیادہ ہوگی اور اگر بعض ان اسباب کے جمع ہون آنکھون کی سیاہی بقدر زیادتی اور کمی انھین اسباب کے ہوگی - نیلا رنگ آنکھ کا ان اسباب کے خالف اسباب سے ہوتا ہے کہ جو سبب آنکھ کا سرمہ گون کرنے والا ہے اُسکے مخالف سبب آنکھ مین پایا جائے - اور مخالف سبب سے میری مراد یہ ہے کہ یا تو رطوبت جلیدیہ کی مقدار بڑی ہو یا جگہ اُسکے باہر کی طرف ہٹی ہوئی اتنی ہو کہ یہ رطوبت کھلی ہوئی دکھلائی دے اور اسکا رنگ طبقہ عنبیہ کے پیچھے سے اچھی طرح نظر آئے - یا یہ کہ رطوبت بیضیہ مین کمی ہو اور باوجود کمی کے صاف بھی ہو کہ یہ رطوبت جلیدیہ کے رنگ کے ظاہر ہونے کو منع نہ کرے - شہلت آنکھ کے رنگ مین یعنے سیاہی اور نیلگون کے بیچ مین ہوتا یا سرخی مین سیاہی کا ہونا اس رنگ کا غلبہ آنکھ پر اسوقت ہوتا ہے جسوقت بعض اسباب کبودی چشم کے پیدا کرنے والے ہمراہ بعض اسباب کحل پیدا کرنے والے کے جمع ہون اور جسقدر زیادتی اور کمی ان اسباب مین ہوگی اُسی قدر اِس رنگ کو قوت اور ضعف ہوگا اور سب حواس کے مزاج پر استدلال بھی اسی قیاس کا کیا جاتا ہے جو آنکھ کے دلائل مین ذکر کیا گیا واللہ اعلم

باب بارھوان مزاج قلب کی شناخت مین

مین کہتا ہون کہ دلائل مزاج قلب کے اُسکے افعال اور اُسکی ہیئت اور بالون سے اور لمس سے لیے جاتے ہین - جو دلائل قلب کے افعال سے لیے جاتے ہین اُنکی تفصیل یہ ہے کہ اگر سانس بڑی بڑی لیتا ہو اور نبض بھی عظیم ہو یعنے طول اور عرض اور عمق مین بڑھی ہوئی ہو اور یہ شخص شجاع اور جری بھی ہو اور بے دھڑک ہر کام مین ہو اور خوفناک اوقات مین ڈرتا ہو اور غضبناک بھی زیادہ ہوتا ہو یہ سب باتین اسی کی دلیل ہین کہ اسکے قلب کا مزاج گرم ہے - اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ اسکے بدن کا مزاج بھی گرم ہے لیکن اگر جگر کے مزاج کی سردی قلب کے مزاج کی گرمی کا مقابلہ کرے اُسوقت تمام بدن کا مزاج اس شخص کے گرم نہوگا - اور اگر سانس دیر مین آتی ہو اور نبض بھی دیر دیر مین چلتی ہو اور دونون متفاوت بھی ہون مراد یہ ہے کہ یکسان حالت دونون کی نہ رہے اور وہی شخص ڈرپوک بھی ہو اور ذرا سے خوف مین فریاد کرنے لگے خوشی بھی دل کی اسکو کم ہوتی ہو غصہ بھی کم آتا ہو یہ باتین مزاج قلب کے سردی پر دلالت کرینگی اور اس مزاج کے تابع سردی تمام بدن کی ہوگی اگر حرارت مزاج جگر کی اسکا مقابلہ نہ کرے - میری مراد یہ ہے کہ جگر کا مزاج اگر گرم ہوگا تو اُسوقت برودت قلب کی تابع تمام بدن کے مزاج کی برودت نہوگی - اگر نبض کسی شخص کی نرم ہو اور اس شخص کو غصہ جلدی آئے اور جلدی جاتا بھی رہے اور ڈرپوک بھی ہو یہ باتین رطوبت مزاج قلب پر دلالت کرینگی - اور اگر نبض مین صلابت ہو اور غصہ دیر مین آتا ہو اور جب غصہ کا ہیجان ہو جائے پھر اُسکا اُترنا دشوار ہو یبوست اور خشکی مزاج قلب پر دلیل ہے گرم مزاج قلب کا یون پہچانا جاتا ہے کہ اگر نبض عظیم ہو اور سریع اور متواتر ہو اور تنفس کی بھی یہی کیفیت ہو اور غصہ جلد آتا ہو اور یہ آدمی ہر کام مین جلدی کیا کرتا ہو اور اوہوج یعنے زود رنج بھی ہو دلالت یہ ہوگی کہ قلب کا مزاج گرم خشک ہے - اور اگر نبض عظیم تو ہو مگر رفتار اُسکی جلدی اور سستی مین معتدل اور میانہ ہو اور نرمی بھی نبض مین ہو اور تنفس کی بھی کیفیت یہی ہو اور غضب جلد آتا ہو اور سکون غضب یعنی غصہ کا فرو ہونا بھی جلدی سے ہوتا ہو دلالت یہ ہوگی کہ مزاج قلب کا گرم اور تر ہے - اور اگر نبض کسی کی صغیر ہو یعنی طول عرض اور عمق مین نبض معتدل سے کم ہو اور اسمین صلابت یعنی سختی بھی ہو اور سانس کی آمد مین دیری ہو اور یہ آدمی ڈرپوک اور کسلمند ہر وقت تھکا اور ماندہ بنا رہے اور غصہ اُسکو جلد آجاتا ہو اور غصہ آنے کے بعد پھر اُترنا اور فرو ہونا غصہ کا دشوار ہو اور اصلی حالت کی طرف اُسکا رجوع کرنا دشوار ہو ایسے آدمی کے قلب کا مزاج سرد خشک ہوگا اور تمام بدن کا مزاج بھی ہوگا بشرطیکہ حرارت یا برودت جگر نے قلب کی حرارت اور برودت کا مقابلہ نہ کیا ہو (جیسے کہ اوپر کے بیان مین وجہ مقابلہ کی توضیح ہوچکی ہے) اسی طرح تمام اقسام مین قلب کے مزاج کا حال سمجھنا چاہیے اگر مزاج جگر کا مخالف مزاج قلب کے ہوگا اور یہ مخالفت کی کر

خواہ بیشی کر کے ہوئے مراد یہ ہے کہ تمام بدن کی حرارت خواہ برودت مین کمی بیشی بتبعیت مزاج قلب سے بمقابلہ اور مخالفت مزاج جگر کے متصور ہوگی۔ جو دلائل کہ ہیئت قلب سے ماخوذ ہیں اُنکی تفصیل یہ ہے کہ اگر سینہ کسی کا کشادہ ہو اور یہ کشادگی سینہ کی سر کے بڑے ہونے سے نہو اور نہ فقرات اور پشت کی گریون کے بڑی ہونے کی وجہ سے سینہ کشادہ ہوا ہو یہ بات حرارت قلب پر دلیل ہوگی۔ اسکی وجہ یہ ہے (جیسا فن تشریح میں ثابت ہوا ہے) کہ سینہ کی ہڈیان پشت کے گریون کی ہڈیون پر ٹھہری ہوئی ہین پس اگر پشت کے فقرے بڑے ہونگے ضرور سینہ کی پسلیان بھی بڑی ہونگی اس سبب سے سینہ مین تنگی نہ پائیگی۔ اور جسوقت سینہ کی کشادگی ہمراہ کوچکی سر کے ہو اور فقرات پشت کے بھی چھوٹے ہونگے دلالت اس امر پر ہوگی کہ یہ کشادگی سینہ کی محض قلب کی حرارت سے ہوئی ہے۔ اور اگر سینہ کی کشادگی کے ہمراہ سر بھی بڑا اور فقرات پشت بھی بڑے ہون اسوقت سینہ کی بڑائی کو دلیل حرارت قلب پر سمجھنا مناسب نہیں ہے۔ مگر اُسوقت کشادگی سینہ سے حرارۃ قلب کے گرم ہونے پر اور دلائل سے استدلال کرنا چاہیے۔ اور جسوقت کشادگی سینہ کی تابع حرارت قلب کے ہو اُسوقت تنفس و سانس کی آمد برآمد نبض کے مساوی اور برابر ہوگی اور اگر حرارت قلب کے ہمراہ تنگی سینہ کی ہو تنفس میں سرعت اور تواتر نسبت نبض کے زیادہ ہوگا۔ اور یہ بات اسوجہ سے ہوگی کہ چھوٹے سینہ مین اتنی گنجائش ہوا سمانے کی نہین ہوتی ہے اور نہ ہوا کے انبساط اور پھیلنے کی ہوتی ہے جسقدر ہوا کی حرارت پر قلب کو حاجت ہے بغرض ترویح کے پس اسوقت میں طبیعت تواتر نفس کا استعمال کریگی تاکہ دفعات کثیرہ مین ہوا کی مقدار زائد اُسی قدر جذب کرے جسقدر بحالت کشادہ ہونے سینہ کے جذب ہوا کا ہوتا ایک ہی مرتبہ مین۔ اگر سینہ مین تنگی ہے اور چھوٹا ہو اور یہ چھوٹاپن سینہ کا سر اور فقرات پشت کے چھوٹائی کے ہمراہ ہو دلیل اس بات پر ہوگی کہ قلب کا مزاج سرد ہے۔ اسلیے کہ حرارت کی شان سے یہ ہے کہ اجسام مین کشادگی پیدا کرتی ہے اور برودت کی شان سے یہ ہے کہ اجسام کو چھوٹا اور اُنمین تنگی پیدا کرتی ہے اور تکثیف یعنے مسامات کو گھنا کر دیتی ہے۔ بالون کی راہ سے استدلال یون کرتے ہین کہ سینہ کے آگے کے بالون کی کثرت اور اُسکے ساتھ اُنکا سیاہ بھی ہونا اور جو مقام متصل ہیں سینہ کے شکم سے ہے اُسکے بالون کا اسی طرح پر ہونا حرارت مزاج قلب پر دلیل ہوتا ہے۔ سینہ پر بالون کا نہونا برودت قلب کا موجب ہے۔ تھوڑے سے نرم نرم بالون کا سینہ اور پیٹ پر ہونا رطوبت قلب پر دلیل ہوتا ہے۔ بہت سے بال اور سخت بالون کا اُسی مقام پر ہونا قلب کی خشکی پر دلیل ہے لمس اور چھونے کے ذریعہ سے یون شناخت مزاج قلب کی کرتے ہین کہ اگر سینہ کا لمس اور جو مقام شکم سے قریب سینہ کے ہے اُسکا لمس گرم ہو حرارت مزاج قلب پر دلیل ہوگا۔ اور اگر سینہ کا لمس گرم نہو برودت مزاج قلب پر دلیل ہوگا۔ اگر سینہ کا لمس نرم اور چکنا ہو رطوبت مزاج پر قلب کے دلیل ہوگا۔ اگر سینہ کا لمس خشک اور کھرا ہو مزاج قلب کی خشکی پر دلیل ہوگا۔ اور ان سب طریقون مین یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ جب مزاج قلب کے برابر جگر کا مزاج بھی ہو اور مخالفت نہو اُسوقت جو کیفیت قلب کے مزاج کی ہے تمام بدن پر وہی کیفیت غالب ہوگی اور اگر جگر کا مزاج مخالف مزاج قلب کے ہوگا یا اینکہ دونون قلب اور جگر کے مزاج مین تخالف ہوگا اُسوقت قوت مزاج جگر اور قلب دونون کی تمام بدن مین ضعیف ہوجائیگی

باب تیرھوان مزاج جگر کی شناخت مین

مین کہتا ہون کہ جگر کے مزاج پر استدلال اُسکی رگون کی ہیئت سے اور حال سے اخلاط کے اور بالون کی وجہ سے اور لمس کے ذریعہ سے اور رنگت سے ہوتا ہے۔ رگون کی ہیئت اور حال سے استدلال یون کرتے ہین کہ جو رگین متحرک نہین ہین اور ساکن ہین جنکو اورده کہتے ہین اگر موٹی ہون حرارت مزاج جگر پر دلیل ہونگی اور اگر باوجود موٹے ہونے کے سخت بھی ہون گرمی اور خشکی جگر دونون پر دلیل ہونگی۔ اور اگر موٹی اور نرم ہون حرارت اور رطوبت جگر پر دلیل ہونگی۔ اگر یہ رگین تنگ اور چھوٹی چھوٹی ہون جگر کے مزاج کی برودت پر دلیل ہونگی۔ اور اگر

تنگی کے ساتھ سخت بھی ہوں سرد اور خشک ہونے پر جگر کے مزاج کے دلیل ہونگی - اور اگر تنگی کے ہمراہ نرم ہوں برودت اور رطوبت جگر پر دلیل ہوگی - اخلاط کے
حال سے استدلال کا یہ طریقہ ہے - کہ اگر خلط غالب تمام بدن میں مرار او صفرا ہو اور ابتدا جوانی کے وقت اسکی کثرت ہوجائے اور خون کی حرارت بھی زیادہ ہو دلالت
ہوگی کہ مزاج جگر کا گرم ہے اور اسمین مرار کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ جسکے جگر کا مزاج گرم ہوتا ہے اُسی بدن مین تولید مرار زیادہ ہوتی ہے - اور اگر اسکے
ہمراہ خلط سودا بھی ہو اور پھر منتہاے شباب مین جاکر اسکی کثرت ہوجائے اور خون گاڑھا ہوجائے اور سیاہ بھی ہوجائے دلالت یہ ہوگی کہ مزاج
جگر کا گرم اور خشک ہے - اور اگر خلط غالب بدن پر خون ہو اور علامات غلبۂ خون کی ظاہر بھی ہوں جگر کے مزاج کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہوگی - پھر اگر
اسی مزاج مین افراط اور زیادتی ہوجائے اور جگر پر غلبہ اسی مزاج کا زیادہ ہو ایسے شخص کو کثرت فساد اخلاط اور عفونت اخلاط کی عارض ہوگی خصوصاً اگر رطوبت کی
جگر مین زیادتی ہو اور حرارت بہ نسبت رطوبت کے کم ہو - اسلیے کہ عفونت کی تپین جلد جلد ایسی ہی شخص کو عارض ہوتی ہین اور تھوڑے سے سبب
جو عفونت پیدا کرنے والا ہو اسکے اخلاط مین عفونت آجائیگی - اور اگر حرارت بہ نسبت رطوبت کے قوی ہو عروض عفونت اور حمیات عفنہ کا
عارض ہونا کمتر ہوگا - بالون کے ذریعہ سے جگر کے مزاج پر استدلال یوں کرنا چاہیے - کہ اگر بال مراق شکم یعنی پیٹ کی جھلی پر سینہ سے
نیچے زیادہ ہوں حرارت جگر پر دلیل ہونگے - اور اگر زیادہ بھی ہوں اور سخت بھی ہوں جگر کی حرارت اور خشکی دونون پر دلالت ہوگی - اور اگر
بال کم ہوں اور کمی کے ہمراہ نرم بھی ہوں حرارت اور رطوبت جگر پر دلالت ہوگی - اور اگر مراق شکم بالون سے خالی ہو برودت جگر پر دلیل
ہوگی - اور اگر ہمراہ اس علامت مراق کے نرمی بھی مراق مین ہو رطوبت اور برودت پر دلیل ہوگی - اور اگر مراق کے چھونے سے سردی
اور خشکی محسوس ہو مزاج اصلی جگر کا سرد اور خشک ہوگا مترجم کہتا ہے یہ فقرہ اخیرہ بظاہر غلطی سے کاتب کے اس مقام پر لکھ گیا ہے اسلیے کہ
مصنف فقط بالون کے ذریعہ سے علامت مزاج جگر کی بیان کر رہا ہے اور اگر یہ مراد ہو کہ باوجود نہونے بالون کے مراق پر وہ جگہ سرد اور خشک
محسوس ہو تو شاید کسیقدر مناسب ہوجائے **متن** جو استدلال کہ لمس سے ماخوذ ہے اُسکی یہ صورت ہے - اگر لمس مراق شکم یعنی اُس جھلی کا جو پیٹ پر
کھنچی اور متصل جگر کے ہے گرم محسوس ہو حرارت جگر پر دلیل ہوگی - اور اگر اُسکے ہمراہ نرم بھی ہو حرارت اور رطوبت جگر پر دلیل ہوگا - اور اگر ہمراہ
گرمی مراق کے خشکی محسوس ہو جگر کی حرارت اور یبوست پر دلیل ہوگا - اور اگر لمس اُسی مقام کا گرم نہو برودت جگر پر دلیل ہوگا اور ہمراہ اس
علامت کے نرمی بھی ہو برودت اور رطوبت جگر پر دلیل ہوگا - اور اگر برودت کے ہمراہ مراق مین خشکی محسوس ہو برودت اور یبوست جگر پر دلیل
ہوگا - رنگ سے جو استدلال کیا جاتا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ اگر بدن کا رنگ سرخ اور خوشنما ہو اُسکو دلالت اعتدال حرارت مزاج جگر پر ہوگی
اور اگر سرخی رنگ بدن کے ہمراہ سپیدی بھی ہو حرارت اور رطوبت مزاج جگر پر دلالت ہوگی - اور اگر سرخی بدن کے ہمراہ زردی مائل بھی ہو اسکو
دلالت اسپر ہوگی کہ جگر کا مزاج زیادہ گرم ہے اور صفرا کی پیدائش جگر مین ہوتی ہے - اور اگر بدن کا رنگ باوجود اور علامات کے سپیدی مائل ہو
برودت جگر پر دلیل ہوگا اور اگر زیادہ سپید ہو تا اینکہ لون جصی کی طرف مائل ہو یعنے چونہ کی ایسی سپیدی بدن کے رنگ مین ہو جگر کی برودت
اور رطوبت پر دلیل ہوگا اور یہ بھی دلالت ہوگی کہ خون بلغمی کو زیادہ پیدا کرتا ہے - اور اگر تمام بدن کا رنگ مثل سیسہ کے مائل بسیاہی ہو اور جو رنگ
اسرب کا ہوتا ہے وہی بدن کے رنگ کی صورت ہو سردی اور خشکی جگر پر دلیل ہوگا اور اس بات پر کہ جگر مین پیدائش مرہ سودا کی زیادہ ہوتی ہے -
ان سب علامات کو جان لینا چاہیے واللہ اعلم

باب چودھواں انثیین کے مزاج کی شناخت مین

انثیین یعنے دونون خصیون کے مزاج کی شناخت پیڑو پر کے کالے بالون کے اُگنے سے اور جو ہیئت کے نظر کرنے سے اور دونون

انثیین کے افعال سے کیجاتی ہے۔ کاے بالون کے اُگنے سے یون استدلال کرتے ہین کہ اگر پیڑو پر بال بکثرت ہون خواہ متصل عانہ کے جو مقام ہے اُسپر بالون کی کثرت ہو اور نکل آنا بالون کا پیڑو پر جلد ہوا ہو حرارت مزاج انثیین پر دلیل ہوگی۔ اور اگر یہ بال باوجود گھنے اور زیادہ ہونے کے موٹے اور سخت بھی ہون حرارت اور یبوست پر دونوں کے دلیل ہوگی۔ اور اگر یہ بال نرم اور پتلے ہون انثیین کی حرارت اور رطوبت پر دلالت ہوگی۔ اگر بال پیڑو پر اور متصل پیڑو کے تھوڑے برآمد ہون اور جسقدر برآمد ہوے دیر مین نکلے یہ امر برودت مزاج انثیین پر دلالت کریگا۔ اور اگر کمی بالون کے ہمراہ پیدائش بھی اُنکی دیر مین ہوئی ہو اور سخت بھی ہون برودت اور خشکی مزاج انثیین پر دلالت ہوگی۔ اور اگر تھوڑے بھی ہون اور نرم بھی برودت اور رطوبت انثیین پر دلالت ہوگی۔ منی کی راہ سے استدلال یون کرنا چاہیے کہ اگر منی زیادہ اور غلیظ یعنے گاڑھی ہو حرارت مزاج انثیین پر دلالت کریگی۔ اور مقدار مین کم ہو اور پتلی بھی ہو برودت مزاج انثیین پر دلالت کریگی اور رطوبت اور برودت مزاج انثیین پر اُسوقت دلالت کریگی کہ منی رقیق اور مائی ہو یعنے مثل پانی کے پتلی اور رنگت بھی اُسکی پانی کی سی ہو۔ دونون خصیون کے افعال سے استدلال یون کرنا چاہیے کہ اگر آدمی جماع زیادہ کرتا ہو اور نعوظ خواہ استادگی بھی اُسکو زیادہ ہوتی ہو اور نطفہ سے اُسکے بچے زیادہ پیدا ہون خصوصاً اولاد نرینہ یہ امر حرارت مزاج انثیین پر دلیل ہوگا۔ اور اگر جماع کم کرتا ہو اور انتشار جو ایک کیفیت خاص نعوظ کی ہے اُسکی ضعیف ہو اور تولید بھی اُسکے نطفہ سے کم ہو اور جسقدر ہو اولاد دختری اُسمین زیادہ ہو یا فقط دختری ہی اولاد قلیل اُسکے ہوئی ہو یہ بات اُسکے مزاج انثیین کی برودت پر دلیل ہوگی۔ اور اگر جماع بہت کثرت سے کرتا ہو اور یہ شخص تحمل جماع کثیر کا زیادہ ہو کہ اُسسے کچھ کثرت مجامعت سے نہوتی ہو اور اکثر اُسکے نطفہ سے اولاد نرینہ ہی پیدا ہوتی ہو یہ بات دلالت کریگی کہ مزاج اُسکے انثیین کا گرم تر ہے۔ پھر اس مزاج کی کسی مین کثرت ہو تو اُسکو جماع کرنے پر صبر نہو سکیگا اور بیتابی اُسکی زیادہ ہوگی۔ اگر کوئی شخص جماع کی طرف جلد حرکت کرتا ہو اور مقدار متوسط جماع پر اُسکو اکتفا ہو جاتی ہو اور افراط سے جماع کرنے پر قادر نہو اور انزال اسکو جلد ہو جاتا ہو نرینہ اولاد کی اُسکے نطفہ سے کثرت ہو یہ امور انثیین کے گرم اور خشک مزاج ہونے پر دلیل ہونگے اگر کوئی آدمی جماع سے دلخوش کمتر ہوتا ہو اور تندی اسکو دیر مین ہوتی ہو یہ بات برودت مزاج انثیین پر دلالت کریگی۔ اور خشکی پر بھی دلیل ہوگی۔ یہی حال اُس شخص کا بھی ہے جسکے انثیین کا مزاج سرد تر ہو لیکن منی اُس شخص کی جسکا مزاج سرد خشک ہے گاڑھی ہوتی ہے اور جسکا مزاج سرد تر ہے اُسکی منی رقیق اور پتلی ہوتی ہے اور ان دونون مزاج کے آدمی کے مزاج کے نطفہ سے اولاد کم پیدا ہوتی ہے اور جسقدر ہوتی ہے اولاد دختری ہوتی ہے

باب پندرھوان مزاج معدہ کی شناخت مین

معدہ کے مزاج کی شناخت اُسکے افعال کی خوبی اور خرابی سے ہے اور اُن چیزون سے جو معدہ کو موافق ہون اور جنسے معدہ کو نفرت ہو کی جاتی ہین۔ افعال سے معدہ کی یون شناخت ہوتی ہے کہ جس معدہ کا مزاج گرم ہے غذاے غلیظ کو اچھی طرح ہضم کر لیتا ہے غذاے لطیف اور سبک اُسمین فاسد اور خراب ہو جاتی ہے۔ اور بخوبی ہضم کرنا اُسکا قوی زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اشتہا کے مراد یہ ہے کہ اگرچہ بھوک کم لگتی ہے مگر جو چیز کہ کھاے ہضم خوب ہو جاتی ہے۔ اکثر ایسے شخص کو جسکا معدہ گرم ہو گرم غذاؤن کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور بھوک کی اسکو تاب نہین ہوتی۔ سرد معدہ کا آدمی غلیظ غذا کو ہضم نہین کر سکتا بلکہ بھاری غذا کا بوجھ اُسکے معدہ پر رہتا ہے اور اُسمین ایسی غذا بہت جلد ترش ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی آدمی خواہشمند ایسی کھانے پینے والی چیزون کا رہتا ہے جو سرد ہون۔ خشک مزاج معدہ کا آدمی اُسکی علامت یہ ہے کہ پیاس اُسکو جلدی اور زیادہ لگتی ہے اور تھوڑے پانی پینے سے اُسکی پیاس بجھ جاتی ہے۔ اگر خشک معدہ کا آدمی تھوڑا سا پانی بھی پیے اُسکے

معدہ مین گڑگڑاہٹ پیدا ہوگی جیسے جالینوس نے ذکر کیا ہو۔ بھوک ایسے آدمی کو تھوڑی ہوتی ہو اور خشک غذا کی طرف رغبت کرتا ہو۔ جسکے
معدہ مین رطوبت ہو یعنے مزاج معدہ کا تر ہو اُسکی علامت یہ ہو کہ پیاس کم لگیگی اور تر غذاؤن کی خواہش ہوگی اور ہضم جیدا سمین ضعیف ہوگا
لیکن اگر رطوبت معدہ کی ساتھ حرارت کے جمع ہو اُسوقت ہضم ضعیف نہوگا۔ مرکب معدہ کا مزاج انھین علامات کے مرکب کرنے سے پہچانا جاتا ہو جو
الگ الگ ہر ایک مزاج معدہ کے بیان ہوئین۔ یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ زیادہ پیاس لگنی یا کم لگنی فقط معدہ کی وجہ سے نہین ہوتی بلکہ اس بات میں
اکثر پھیپھڑہ وغیرہ کی زیادہ شرکت ہوتی ہو اور یہ بات اسواسطے ہو کہ جب مزاج قلب اور پھیپھڑہ کا گرم ہو ایسے شخص کو پیاس زیادہ لگیگی پس
جس شخص کی پیاس اِن اعضا کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو آب سرد پینے سے فوراً اُسکی پیاس نہین بجھتی بلکہ ٹھنڈی ہوا مین جب یہ شخص جائے
اُسوقت اُسکی پیاس زیادہ بجھیگی۔ اور جسکو پیاس فقط معدہ کی حرارت سے لگتی ہو فقط ٹھنڈے پانی پینے سے فرو ہو جاتی ہو اور ہوا ے
سرد مین جانے سے اُسکی پیاس نہین جاتی۔ معدہ کے موافق اور ناموافق چیزون سے اُسکے مزاج کی شناخت یون کیجاتی ہو کہ جس معدہ کا
مزاج گرم ہو جب ٹھنڈی چیزین اسپر وارد ہون لینے کھانے کے ذریعہ سے اندر معدہ کے پہونچین یا باہر باہر اُنکا استعمال ہو ایسی چیزون سے
اُس معدہ کو لذت ملتی ہو اور نفع پہونچتا ہو اور گرم چیزون سے اِسکو ایذا پہونچتی ہو۔ اور سرد معدہ گرم چیزون سے لذت پاتا ہو جب اُسکو
یہ چیزین پہونچائی جائین خواہ اندر سے خواہ باہر سے اور سرد چیزون سے اِسکو ایذا پہونچتی ہو۔ تر مزاج کا معدہ تر چیزون سے اذیت پاتا ہو
اور ایسی چیزون کے استعمال سے اُس شخص کو متلی پیدا ہوتی ہو اور خشک چیزون سے اِسکو لذت ملتی ہو اور نفع ہوتا ہو۔ خشک معدہ تر چیزون سے
لذت پاتا ہو اور خشک چیزون سے اسکو ایذا پہونچتی ہو۔ سوء مزاج معدہ کا جو خلقی ہو اور سوء مزاج عارضی مین فرق یہ ہو کہ سوء مزاج طبیعی مین
وہ شخص خواہشمند ایسی چیزون کا ہوتا ہو جو مناسب اور مشابہ سوء مزاج معدہ کے ہون **مترجم** کہتا ہو سوء مزاج کے معنی یہ ہین کہ چارون
کیفیت گرمی سردی خشکی تری مین سے کوئی کیفیت معدہ مین اعتدال سے زیادہ یا کم ہو اور یہ کمی بیشی یا براہ طبیعت اور خلقت کے ہو یا عارضی
خلاف طبیعت کے ہو اب مصنف اِس مقام پر سوء مزاج خلقی اور عارضی کو سمجھانا چاہتا ہو اسی واسطے اُسنے کہا کہ اگر سوء مزاج معدہ خلقی ہو
فرض کرو کسیکا معدہ براہ خلقت گرم پیدا کیا گیا تو اُسکو اشتہا مناسب چیزون کی یعنی گرم ہی چیزون کی ہوگی **متن** اور سوء مزاج عارضی جو خارج
طبیعت معدہ کا ہو اُسوقت یہ آدمی خلاف اور ضد سوء مزاج عارضی کا طالب ہوگا مثلاً اگر مزاج کسی شخص کا بنظر کسی امر عارضی کے گرم ہو جائے
ایسے شخص کو سرد چیزون کی خواہش ہوگی۔ ضعیف معدہ کی شناخت یہ ہو کہ بہت سی غذا اُسپر بھاری ہوتی ہو اور اُسکے اُٹھانے کی طاقت نہین رکھتا
اور جب ایسے معدہ کا آدمی غذا کو تھوڑی تھوڑی چند مرتبہ کر کے کھائے اور مزاج بھی اُسکا درست ہو پھر اچھی طرح ہضم کر لیگا۔

باب سولھوان پھیپھڑہ کے مزاج کی شناخت کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ پھیپھڑہ کا مزاج پہچاننے کا طریقہ ہوا ے مناسب اور غیر مناسب اور آواز سے اور جو چیز پھیپھڑہ سے نکلتی ہو اُسی سے ہو
ہوا ے مناسب سے اس طرح پر ہو کہ اگر کسیکا پھیپھڑہ گرم ہو اُسکو سانس مین کھینچنے سے اذیت پاتا ہو اور ٹھنڈی ہوا بذریعہ تنفس لیجانے کا
مشتاق ہو دلیل ہوگی کہ اسکے پھیپھڑہ کا مزاج گرم ہو۔ اور اگر معاملہ بالعکس ہو یعنی گرم ہوا سے راحت پائے اور سرد سے اُسکو ایذا ہو پھیپھڑہ کا
مزاج سرد ہوگا۔ آواز کی کیفیت یہ ہو کہ اگر آواز بڑی ہو حرارت مزاج پر پھیپھڑہ کے دلیل ہوگی اور اگر آواز چھوٹی ہو برودت پر دلیل ہوگی۔ اور اگر
آواز گرفتہ ہو یعنی بیٹھی ہوئی رطوبت مزاج پھیپھڑہ پر دلیل ہوگی۔ اور اگر آواز تیز اور باریک ہو یبوست اور خشکی مزاج پر یعنی پھیپھڑہ پر دلیل ہوگی
پھیپھڑہ سے جو چیز نکلتی ہو اُس سے شناخت یون کیجاتی ہو جس شخص کے پھیپھڑہ کا مزاج تر ہو وہ آدمی جب آواز تھوڑی سی بھی نکالیگا فیہ بہ

یعنے اُس نلی مین جو پھیپھڑہ سے حلق تک پہونچی ہی بہت سے فضول کو جریان اور حرکت ہوگی مطلب یہ ہی کہ اسکی آواز صاف نہ نکلیگی- اور
جب یہ آدمی کچھ کلام کریگا بہت سی رطوبت اور بلغم کھانسی کے ساتھ اسکے حلق سے نکلیگا- اور جس شخص کا پھیپھڑہ خشک مزاج ہی اسکو بات
بولنے اور آواز لگانے کے آسانی ہوگی اور کھنکار اور تھوک مین اسکے کچھ نہ نکلیگا اور آواز اُسکی صاف ہوگی- مناسب اس بات کا بھی
جاننا ہی کہ آواز کا بڑا اور چھوٹا ہونا فقط حرارت اور برودت سے پھیپھڑہ کے متعلق نہین ہی بلکہ آواز کا بڑا ہونا قصبۂ ریہ کی گنجایش پر
موقوف ہی یعنی جو نلی پھیپھڑہ سے حلق مین آئی ہی جتنی زیادہ اُسمین گنجایش ہو اُتنی آواز بڑی ہوگی اسکی دلیل یہ ہی کہ بڑی نلی سے ہوا پھیپھڑہ کی
زیادہ نکلیگی- چھوٹا ہونا آواز کا قصبہ ریہ کی تنگی سے تابع ہی اسلیے کہ تنگ نلی سے پھیپھڑہ کے آواز کم نکلتی ہی مترجم کہتا ہی یہ جو بات مشہور ہی اور
فن موسیقی کے جاننے والے بیان کرتے ہین کہ کھرج بھرنے سے آواز بڑی ہو جاتی ہی اسکا سبب بھی یہی ہی کہ قصبۂ ریہ یعنے وہ نلی جو پھیپھڑہ سے
حلق میں آئی ہی کھرج بھرتے بھرتے پھیل جاتی ہی اور جو فضول اُسمین بھرے ہون وہ سب نکلجاتے ہین اور صاف ہو جاتا ہی منہ آواز کا
بڑا ہونا اور چھوٹا ہونا جو تابع حرارت مزاج قصبۂ ریہ کے تجویز کیا گیا یہ تبعیت عارضی ہی اصلی نہین اسلیے کہ پھیپھڑہ جسوقت مزاج اُسکا براہ
طبیعت گرم ہوگا قصبۂ ریہ واسع اور پھیلی ہوئی ہوگی اسواسطے کہ حرارت کی شان سے یہ ہی کہ مجاری کو کشادہ کر دیتی ہی اور جب قصبۂ ریہ مین وسعت
ہوگی ضرور آواز بڑی ہو جایگی جیسا اوپر بیان کیا گیا- اور اگر مزاج پھیپھڑہ کا سرد ہوگا ریہ کی نلی مین تنگی پیدا ہوگی اسلیے کہ برودت کی شان سے
یہ بات ہی کہ مجاری کو تنگ کر دیتی ہی اسلیے کہ برودت کا خاصہ مسامات کا گھنا کر دینا ہی اور سمیٹنا ہی- اسی طرح چکنی آواز قصبہ ریہ کے ملاست کی تابع ہی
اور کھردری آواز قصبۂ ریہ کے خشونت کے تابع ہی- قصبۂ ریہ کی ملاست یعنے چکنا ہونا اُسکے مزاج کے اعتدال کے تابع ہی- اور قصبۂ ریہ کی خشونت
اُسکے خشکی کی تابع ہی- اسی طریقہ سے اِن اعضاے مذکورہ کا مزاج دریافت کیا جاتا ہی- اور سب اعضا جو باقی رہے اُنکے مزاج کی شناخت
اسی طور پر کرنا چاہیے کہ جو چیزین اُنکے مناسب یا نامناسب ہون اُنسے ایذا یا راحت پہونچنے پر نظر کرنا چاہیے- مثلاً اگر کسی عضو کو سرد
چیزون سے ایذا پہونچتی ہو اور گرم چیزون سے اُسکو نفع پہونچتا ہو اور سردی کا اثر اُسکو جلد پہونچے یہ عضو سرد مزاج ہوگا- اور اگر اُس عضو کا
حال خلاف اسکے ہو یعنے گرمی سے ایذا پہونچے اور سردی سے نفع ہو اور گرمی کا اثر اُسمین جلد ہوتا ہو اُسکا مزاج گرم ہوگا- جب کوئی عضو ایسا
نظر آئے کہ اُسکو خشک چیزین بہت جلد خشک کر دین ایسی چیزون سے اُسکو ایذا بھی پہونچتی ہو اور تر چیزون سے اُسکو نفع پہونچتا ہو اُسکا مزاج
خشک ہوگا- اور اگر حال اسکے خلاف ہو مزاج اُس عضو کا تر ہوگا انتہیٰ واللہ اعلم

باب سترھوان شناخت مین تمام بدن کے مزاج کے بذریعہ علامات کے

جب ہم بیان کر چکے کہ مزاج ہر واحد کا اعضاے اصلی سے بدن کے کیونکر پہچانا جاتا ہی پس اب ہمکو مناسب ہی کہ مزاج تمام بدن کا بھی ہم بیان
کرین کہ اُسکی شناخت کن دلائل سے ہوتی ہی اور خارج اعتدال سے کس بدن کا مزاج ہی- پھر اسکے بعد ہم بدن معتدل کے مزاج پر دلائل بیان
کرینگے- اب ہم کہتے ہین کہ مزاج تمام بدن کا جو خارج اعتدال سے ہو پانچ چیزون سے پہچانا جاتا ہی (۱) چھونے کے ذریعہ سے (۲) رنگ کے
ذریعہ سے (۳) بالون کے ذریعہ سے (۴) سحنہ یعنے انداز اور روپ بدن کا (۵) افعال بدن سے- چھونے کے ذریعہ سے یون دریافت
ہوتا ہی کہ جو بدن گرم مزاج ہو جب اُسکو مس کرین اور چھوئین اُسمین گرمی بہ نسبت بدن معتدل کے زیادہ پائی جائے- اور جو بدن سرد ہین
اُنکی سردی معتدل بدن کی سردی سے زیادہ محسوس ہو لیکن بعض گرم بدن کی گرمی مثل بخارات کی حرارت کے نرم اور خوشگوار ہوتی ہی جیسے
صبیان اور بچون کے بدن کی گرمی- اور بعض بدن کی گرمی تیز اور سخت ایسی ہوتی ہی کہ جیسے آنچ اُٹھ رہی ہی اور لو دیتی ہی جیسے جوانون کے بدن کی

گرمی - اور خشک بدن کی گرمی کا حب ذریعہ لمس کے احساس کریں معتدل بدن کی گرمی سے تحت اور درشت محسوس ہوتا ہے - اور رطب یعنی تر بدن کی گرمی بہ نسبت معتدل بدن کے نرم زیادہ محسوس ہوگی - اور جسکی اور گرمی دونوں کی وجہ سے ہوتی ہے کہ رطوبت کے مزاج میں نرمی اور لین ہے اور یبوست کے تابع سختی اور صلابت ہے رنگ کے ذریعہ سے شناخت یون کیجاتی ہے کہ جس بدن کا مزاج گرم ہے اسکا رنگ سرخ ہوتا ہے - اور جس بدن کا مزاج سرد ہے اسکا رنگ سپید ہوتا ہے - یہ بات اسلیے ہوتی ہے کہ غذا گرم مزاج کے بدن میں خون کی طرف جلد مستحیل ہوتی ہے اسی سبب سے ایسے بدن میں خون کی مقدار کثیر جلد کی جمع ہوتی ہے - اور جب خون کا رنگ مخصوص یہی سرخی ہے - اور جو عضل کہ جلد کے نیچے ہے اسکی خلقت بھی خون سے ہوئی ہے - اسی سبب سے حرارت مزاج بدن کے تابع سرخ رنگ ہوتا ہے - سرد بدن کے مزاج کی یہ صورت ہے کہ اسکی غذا خون بلغمی کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور اسی غذا سے عضلات بدنی کو غذا ملتی ہے - اور مخصوص رنگ بلغم کا سپید ہے اور اسی وجہ سے سپید رنگ بدن کا تابع برودت مزاج بدن کے ہوا **بالون کے ذریعہ سے** شناخت مزاج بدن کی یہ صورت ہے کہ بال گرم مزاج کے بدن پر زیادہ ہوتے ہین اور جلد اُگتے ہیں اور قوی خواہ مضبوط ہوتے ہین اور سخت بھی ہوتے ہین اور سر اور ڈاڑھی کے بال اور ایسے گرم مزاج والے آدمی کے جلد نکل آتے ہین اور رنگت بھی اُن بالون کی سیاہ ہوتی ہے پھر اگر مزاج بدن کا گرم اور خشک ہے گھونگر والے بال اور گرہدار ہونگے اور اگر مزاج بدن کا گرم تر ہے بال سیدھے اور سپاٹ اور گھونگر والے بالون کے بیچ مین ہونگے بھورے ہونگے - سرد بدن کے بالون مین تھوڑی سی سپیدی ہوتی ہے اور دیر مین اُگتے ہین - اور اگر مزاج بدن کا سرد تر ہے وہ بدن بالون کی راہ سے گھنا ہوگا یعنے دور دور اسپر بال ہونگے اور سیدھے بھی ہونگے - پھر اگر بدن کا مزاج سرد خشک ہے پاشان ہونا بالون کا اسمین کم ہوگا - زیادہ بال ہونے کا سبب گرم خشک بدن مین یہ ہے کہ مادہ بالون کا وہ بخار ہے جو گرم خشک ہوتا ہے اور بدن کے مسامات سے نکلتا ہے اور بعض اجزا اسی بخار کے بعض کو بطرف خارج کے دفع کرتے ہین پس اُسکا نکلنا اندر سے باہر کی طرف بند نہین ہوتا بلکہ بعض اجزا بخار کے متصل بعض کے برابر نکلتے رہتے ہین اور گرم خشک بخار ایسے بدن مین زیادہ پیدا ہوتا ہے - جو بدن کہ مزاج اُنکا سرد تر ہے اُنمین کمی بالون کا اور بالون کے دور دور نکلنے کا سبب یہ ہے کہ بخار گرم خشک ایسے بدن میں کم پیدا ہوتا ہے کہ رطوبت اس بدن کی بخار کو جلد کے باہر نکلنے سے منع کرتی ہے اس بات سے کہ پیہم اور متصل بخار نکلا کرے - سبب یہ ہے کہ بخار جب رطوبت جلد مین نفوذ کرکے جلد کے مسامات سے باہر نکل آتا ہے رطوبت بدن کی جو موجود تھی اُس مسام مین پلٹ کر راہ کو بند کر دیتی ہے اور اتصال کو اندرونی بخار سے اور جو بخار باہر نکل چکا ہے اُسکو قطع کر دیتی ہے جس طرح تر چیزون کے بھی پکانے مین یہی کیفیت ہے جیسے نشاستہ اور گیہون کو جسوقت پانی ڈال کر پکائین اور اُبال آجانے پھر اُسوقت دیکھنے والے کو بخوبی معلوم ہوگا کہ جس جگہ سے کہ بھاپ اُٹھتی ہے اور باہر نکل آتی ہے پانی کی رطوبت اُسی مقام جوش پر آکر کچھ دیر تک بھاپ اُٹھنے کو منع کرتی ہے اور جب گرمی پوری پہونچ جاتی ہے پھر بھاپ اُٹھنے لگتی ہے - اسی وجہ سے سرد تر مزاج کے بدن مین بال نہین اُگتے - کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ جس بدن کا مزاج بہت خشک ہے اسمین بھی بال نہین اُگتے جیسے گنجہ کا بھی یہی حال ہے - اور اسکا سبب یہ ہے کہ گنجہ کا مرض اُسی شخص کے سر مین پیدا ہوتا ہے کہ جسکے سر کی جلد کا مزاج خشک ہو - اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ گنجہ کا مرض اکثر سن شیخوخت مین عارض ہوتا ہے اس سبب سے کہ مشائخ یعنے بڈھون کے بدن مین خشکی بڑھ جاتی ہے اور جلد کا مقام اور ہڈیون کا کُھر کُھرا ہوجاتا ہے - اور دوسرا سبب یہ ہے کہ گنجہ کا مرض اکثر سر کے یافوخ مین یعنے جو گڑھا بیچ مین اوپر سر کے ہے اُسمین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور یہ مقام سر کے تمام مقامات مین زیادہ خشک ہے اسلیے کہ یافوخ یعنے سر کی چندیا مرکب ہڈی اور کھال سے ہے اور عضل یعنے پٹھے جو کھال کے نیچے ہوتی ہے اسمین نہین ہے کہ رطوبت کو محفوظ رکھے - خشک جلد مین بالون کے پیدا نہونے کا سبب یہ ہے کہ بخار جسوقت مسام کے سوراخ مین ہوکر نکلتا ہے تو سوراخ کھلا رہ جاتا ہے اسلیے کہ جلد

سبب خشکی کے مسام کو بند نہین کر سکتی اور رلا نہین سکتی اسی سبب سے اجزاء بخار فراہم نہین ہو سکتے - یہی حال اُس دخان کا ہو جو کسی بڑے
وسیع مقام سے نکلے کہ وہ بھی منقطع اور پریشان ہو جاتا ہو اور اسکے اجزا اکٹھا باقی نہیں رہتے - بالون کی سیاہی فقط بشدت حرارت بخار اور اُسکے
احتراق سے ہوتی ہو - میگون بال بہ نسبت اعتدال حرارت بخار کے ہوتے ہین جیسے معتدل بدن مین قبل انتہا سے زمانہ شباب کے بالون کا
یہی رنگ ہوتا ہو - سپید بال کا سبب یہ ہو کہ بخار بلغمی سے پیدا ہوتا ہو - چنانچہ جو لوگ صقالیہ کے شہرون کے رہنے والے ہین اُنکے بال اور
بڑھاپے مین ہر شخص کے بال سپید بسبب برودت مزاج کے ہوتے ہین - گھونگھر والے بال یا بسبب زیادتی احتراق اور یبوست اُسی بخار کے
ہوتے ہین جیسے وہ بال جسکو آگ کی گرمی پہونچے سمٹ کر پیچدار ہو جاتا ہو اور سوکھ جاتا ہو - بلاد حبش کے رہنے والون کے بدن مین اسی وجہ سے
پیدا ہوتے ہین کہ اُنکے شہرون کی ہوا مین گرمی بہت ہوتی ہو - دوسرا سبب پیچدار بالون کا یہ ہو کہ جس مسام سے وہ بال نکلا ہو اُسمین کجی ہو
اسلیے کہ جب منفذ یعنے راہ کج ہوگی اور ترچھی ہوگی بخار بھی ترچھا ہو کر نکلیگا - سیدھا اور سپاٹ ہونے بالون کا سبب برودت اور رطوبت
بخار کی ہو جیسے بال اُن لوگون کے جو صقالیہ کے ملکون کے رہنے والے ہین کہ انکے بلاد پر رطوبت اور برودت کا غلبہ ہوتا ہو - جیسے چھوٹے لڑکون کے بال کہ
اس سن مین بھی رطوبت زیادہ ہوتی ہو سحنہ یعنی روپ و رانداز سے بدن کے مزاج پر استدلال یون کیا جاتا ہو کہ فربہی اور لاغری اور نحیف ہونا اور کثیف ہونا بدن کا
یہی ادسحنہ سے ہو فربہی یا چربی سے پیدا ہوتی ہو یا گوشت سے یا دونون کی وجہ سے - اور لاغری یا گوشت کی کمی سے یا چربی کم ہونے سے یا دونون کے کم
ہونے سے - جب چربی بدن مین زیادہ ہو اور گوشت کم ہو دلالت اس بات پر ہوگی کہ بدن کا مزاج سرد ہو مگر خشکی اور تری مین معتدل ہو
اور جب گوشت زیادہ ہو اور چربی کم ہو اِس بات پر دلالت ہوگی کہ مزاج بدن کا گرم تو ہو مگر تری اور خشکی مین معتدل ہو - اور جب بدن مین
گوشت اور چربی کی دونون کی زیادتی ہو معلوم ہوگا کہ حرارت اور برودت مین معتدل ہو اور رطوبت خشکی پر غالب ہو - اگر بدن لاغر ہو حرارت
اور برودت کے اعتدال پر اور یبوست کے غلبہ پر دلالت ہوگی - اگر بدن فربہی اور لاغری مین معتدل ہو مزاج کی چارون کیفیت کے
اعتدال پر دلالت ہوگی - جس سبب سے چربی سرد بدن مین زیادہ ہوئے اور گوشت کی زیادتی گرم بدن مین ہوئے وہ یہ ہو کہ وہ جز جسمین
دسومت یعنی چکنائی خون کی ہوتی ہو گرم بدن مین غذا واسطے اصلی حرارت کے ہو جاتا ہو یعنے حرارت غریزی کا - اور سرد بدن مین وہ چکنا
جز باقی رہتا ہو پس رگین بدن کی اُس جز کو اعضاے بدنی کی طرف پہونچاتی ہین پھر جو عضو بدن براہ طبیعت سرد مزاج ہو جیسے جھلی
اُسمین جا کر وہ جز جمجاتا ہو اور منجمد ہو کر اُسپر ٹھہر جاتا ہو - اور جو عضو براہ طبیعت گرم مزاج ہو جیسے گوشت اُسمین اِس جز کی تحلیل ہو جاتی ہو
اور اُسپر ثابت اور برقرار نہین رہتا لیکن جسوقت بدن کا مزاج گرم ہو اور صاحب اُس بدن کا آرام اور تن آسانی کا زیادہ خوگر ہو یہی جز
چکنا جسکو سمین کہتے ہین جو ایک حصہ خون کا ہو اُن اعضا پر جمجاتا ہو جو حس بصر سے سامنے دکھلائی پڑتے ہین اور اِسکا سبب یہی ہو کہ اِس
جز کی تحلیل اُسمین کم ہوتی ہو - اسی سبب سے عورتون کے بدن پر چکناہٹ اور سمین بہ نسبت مردون کے بدن کے زیادہ ہوتی ہو اسلیے کہ
عورتین تن آسانی اور آرام زیادہ کرتی ہین اور اِس سبب سے کہ مزاج عورتون کا بہ نسبت مردون کے بدن کے زیادہ سرد ہو - اور اِسی سحنہ کے
باب مین لازم ہو کہ تلاش حال اُس عضل کا بھی کرین کہ جو ہڈیون پر ٹھہرا ہوا ہو - اسلیے کہ کبھی ایک بدن مین گوشت زیادہ ہوتا ہو اور ہڈیان
باریک ہوتی ہین پس اُسکے دیکھنے والے کے خیال مین یہ بات آتی ہو کہ یہ بدن لاغر ہو - اور بیشتر یہ بات ہوتی ہو کہ جو گوشت اعضا پر بھی مقدار مین تھوڑا ہوتا ہو
[illegible] اور موٹی ہوتی ہین پس دیکھنے والے کے خیال مین ایسا آتا ہو کہ یہ بدن فربہ ہو - اسی واسطے واجب ہو کہ اِس تلاش اور تفقد سے ایسے بدن کی فربہی اور لاغری مین
غلطی نہ کیجائے - سخافت یعنی بدن کا بودا اور پلپلا ہونا حرارت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہو - اور کثافت یعنی بدن کا ٹھوس اور سخت ہونا برودت اور خشکی پر

دلالت کرتا ہے۔ اور ان دونون حالتون مین معتدل ہونا اعتدال مزاج بدن پر دلیل ہے اسکو جان لینا چاہیے افعال بدن سے جو دلائل
ماخوذ ہین انکی تفصیل۔ یہ ہے کہ بعض دلائل نفسانی افعال سے لیے جاتے ہین اور بعض افعال حیوانی سے لیے جاتے ہین اور بعض دلائل افعال
طبیعی سے لے جاتے ہین۔ افعال نفسانی سے یون لیے جاتے ہین کہ گرم بدن کی علامت مین سے یہ ہے کہ وہ شخص ذکی ہو اور جلد وہ حرکت
جلدی کرے اور ہر بات مین جلدی کرتا ہو اور سست جلد ہر کام مین در آئے اور بات کرنے مین ٹھہرتا نہو اور جسکا بدن ٹھہر ٹھہر کر چلے جسوقت
بدن کا مزاج سرد ہوگا صاحب اس بدن کا چلنے مین سست ہوگا بدفہم اور بلید کم فہم زبان اسکی بھاری ہے کہ کلام مین رک رک جائیگا حرکات
مین سست ہوگا ہر امر مین توقف کریگا۔ افعال حیوانی سے یون استدلال کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا مزاج گرم ہو وہ شخص شجاع اور نڈر اور جسور
ہوگا اور سب کامون مین اسے ہراس کم ہوگا نبض اسکی عظیم سریع متواتر ہوگی غصہ اسکو جلد اور بشدت آئیگا۔ اور اگر مزاج کسیکا سرد ہو وہ
شخص ڈرپوک ترسناک ہے اور بہت خوف کرتا ہوا ہوگا غصہ اسکو کم آئیگا نبض اسکی سست اور متفاوت ہوگی۔ دلائل جو افعال طبیعی سے
ماخوذ ہین وہ یہ ہین گرم مزاج کا آدمی اسکے بدن مین بالیدگی اور پھیلاو اعضا کا جلد ہوگا نا اینکہ بہت جلد جوان ہو جائیگا شہوت اسکی قوی ہوگی
ہضم اسکا جید قوت باہ کی زیادتی ادراک محسوسات کا جلد کریگا نہانے کی حاجت زیادہ ہوگی۔ سرد مزاج کا آدمی ضد ہین ان صفات کے ہوگا
یہ بیان ہر ایک صنف دلائل مفردہ کا تھا جو مزاج بدن پر کئی جاتی ہین جو بہ طبیعت خارج اعتدال سے ہے۔ اب ہم ان سب کو یکجا ایک نسبت ہر بدن کے پھر بیان
کرتے ہین تاکہ ہماری کتاب پڑھنے والے کے ذہن مین بخوبی در آئے۔ اب ہم کہتے ہین اگر مزاج بدن کا گرم ہو پس منجملہ علامات ایسے بدن کے گوشت کی زیادتی اور
چربی کی کمی رنگت بدن کی سرخی بالون کی زیادتی اور سیاہی اور بالون کا موٹا ہونا انکا خشن اور سخت ہونا اور پیڑو کے بالون کا جلد نکل آنا اسی طرح داڑھی کا جلد نکل آنا
بلکہ تمام بدن پر جہان جہان بال نکلتے ہین سب کا جلد نکل آنا ہے۔ اور تمام بدن مین جو مقام چھوا جائے گرم محسوس ہو ایسے شخص کا ذکی اور تیز طبع ہونا کلام جلد جلد کرنا
حرکت بھی جلد کرنی جلدی ہر ایک کام مین اسکے ہو غصہ زیادہ ہو شجاع اور جوانمرد ہر ایک امر مین سستی کرنے والا نا ڈرا اور ہراس اسکو بہت کم ہوتا ہو اعضا
اسکے قوی اور شہوت اسکی قوی ہو نشو و نماے بدن جلد ہوتا ہو۔ اور ادراک چیزون کا بھی جلد کرلیتا ہو۔ احتلام یعنی نہانے کی حاجت اسکو جلد جلد ہوتی ہو
ہضم اسکا جید اور خوبی کے ساتھ ہوتا ہو۔ باہ بھی اسکی زیادہ ہو۔ آواز اسکی بلند اور کھلی ہوئی جسکو پاٹ دار کہتے ہین۔ اس مقام پر یہ بھی
جاننا چاہیے کہ جس شخص کی حرارت غریزی اور اصلی اسکے بدن مین زیادہ ہوگی اسکو غصہ زیادہ ہوگا اور شجاع ہوتا ہے اور جو امور کردنی اور کم قیمت
ہین انکو سبک سمجھتا ہے۔ اور جسکے بدن مین حرارت غریزی کم ہے وہ آدمی گرم مزاج ایسا ہوتا ہے کہ جلدی اسے غصہ آجاتا ہے اور جلدی اتر بھی جاتا ہے
تنفس یعنی سانس اسکی صغیر اور چھوٹی ہوتی ہے۔ جسوقت بدن کا مزاج سرد ہو منجملہ اسکی علامات کے چربی کی زیادتی اور گوشت کی کمی اور بدن کی
زعارت یعنے دور ہونا بالون کا اور رنگ بدن کی سپیدی اور تیرگی اسی رنگ کی اگر برودت بافراط ہو۔ بالون کا سیکون ہونا زردی کی طرف
کھلتے ہوے ہون۔ اور جب بدن اسکا چھوا جائے سرد معلوم ہو۔ اور افعال نفسانی اسکے اور اسی طرح افعال حیوانی اور طبیعی ناقص اور
ضعیف ہون سمجھنا بھی کم ہو ذہن مین بھی اسکے ہر ایک مضمون دیر مین آتا ہو زبان اسکی بولنے مین بھاری ہو حرکت بھی سستی کے ساتھ
کرتا ہو ڈرپوک ہو اور خوفناک اشتہا مین کمی ہضم بھی اسے دیر مین ہوتا ہو جماع بھی کم کرے۔ اور تمام اعضا کے علامات بارد جو اوپر
جدا جدا بیان ہوے وہ بھی ظاہر اور کھلے ہوے ہون۔ اگر بدن کی یبوست زیادہ ہو منجملہ اسکی علامات کے یہ ہے کہ بدن اسکا لاغر ہو
اور جس عضو کو چھونے سے معائنہ کرین سخت معلوم ہو۔ اور تمامی اعضاے بدن کے علامات یبوست ظاہر اور کھلے ہوے ہون۔ اگر بدن کا
مزاج بارطوبت یعنے تر ہو یہ آدمی گوشت زیادہ رکھیگا اور چربی بھی اسکی بدن مین زیادہ ہوگی اور جب اسکا بدن چھوا جائے نرم پایا جائیگا۔

اور جتنی علامتیں ہر ایک عضو کی رطوبت کی اوپر لکھی گئیں ہیں سب کھلی اور ظاہر ہونگی - جس بدن کا مزاج گرم خشک ہے منجملہ اسکی علامات کے بدن کی لاغری اور بالون کی زیادتی اور سیاہی رنگ اُسکا گندم گون ہونا ملمس بدن کا گرم اور سخت ہونا ذکی ہونا فہم کا درست ہونا شجاعت اور لڑائی میں سختی اور جھوٹا اور دلیری میں پیشقدمی اشتہا میں قوت بھاری اور سنگین غذاؤں کو خوب ہضم کرلینا باہ پر حریص ہونا اور تمام اعضائے گرم وخشک کی علامات اُسمیں ظاہر ہونگے - جس بدن کا مزاج گرم تر ہے منجملہ اُسکی علامات کے یہ ہے گوشت کا زیادہ ہونا - چربی کی کمی - بالون کی سیاہی اور سیدھا ہونا ملمس میں گرمی اور نرمی - ایسی بیماریوں کی زیادتی جو کہنہ ہو جاتی ہیں اور دیر تک رہتی ہیں جنکی پیدائش فساد اخلاط سے ہوتی ہے جسوقت اِس مزاج میں افراط پیدا ہو مراد یہ ہے کہ ایسی بیماریاں اُسوقت زیادہ ہونگی جب مزاج کی گرمی اور تری بڑھ جائے - اور یہ علامت ہے کہ رنگ اُسکا سرخی اور سپیدی ملا ہو - افعال نفسانی اور حیوانی اور طبعی میں یہ شخص میانہ ہوتا ہے اور تمام اعضا کی علامات حرارت اور رطوبت کی اس بدن میں ظاہر ہوتی ہیں - جس بدن کا مزاج سرد اور تر ہے منجملہ اُسکی علامات کے رنگ کی سپیدی ہے بدن کی فربہی چربی کی زیادتی رنگ کا سیگوں ہونا اور جسوقت بدن چھوا جائے سرد اور نرم اور سپاٹ ہوگا کہ اُسپر بال نہونگے اور یہ شخص طبیعت میں کند بھولنے والا زیادہ فہم میں اسکے کمی ہوگی ڈرپوک خوفناک اشتہا اسکی ضعیف ہضم میں اسکے دیر ہوتی ہے باہ اسکو کم ہوگی اور تمام علامات جو سرد تر اعضا کے اوپر مذکور ہوچکے اسمیں ظاہر ہونگی - سرد خشک بدن کی علامات یہ ہین کہ رنگ میں بدن کے وہ سپیدی ہو جو تیرگی کی طرف مائل ہو لاغری بدن کی ہو بال ایسے سیگون ہون جو زردی مارتے ہون نضارت بدن یعنے دور دور بالون کا ہونا یا بدن کا بالون سے خالی ہونا اور بدن کی سختی اور چھونے سے بدن کا سرد معلوم ہونا - اور یہ بات ہے کہ تمام علامتیں سرد خشک اعضا کی جو اوپر مذکور ہوئین اُسمیں ظاہر اور کھلی ہوئی ہون - مناسب ہے کہ مزاج کی تعریف میں اس بات کو بھی جانا جائے کہ جو مزاج کسی دو کیفیت سے مرکب ہو اُسمیں سے جو کیفیت زیادہ ظاہر ہوگی اُسکے علامات اُس بدن میں زیادہ ظاہر ہونگی

باب اٹھارھواں مزاج بدن معتدل کے علامات

جب ہم دلائل اُس بدن کے بیان کر چکے جو خارج اعتدال سے ہوتا ہے پس اب واجب ہے اس بات کا بھی سمجھا دینا کہ بدن معتدل وہی ہے جسکی علامات درمیانی اور متوسط ہون انھیں علامات کی جو خارج اعتدال سے بیان ہوئی پس معتدل مزاج کا بدن لاغری اور فربہی میں متوسط ہوگا رنگ اُسکا سرخی اور سپیدی سے ملا ہوا بالون کا رنگ لڑکپن تک سیگون سرخی مائل اور جب سن شباب کو پہونچے بال اُسکے سیاہ اور سیدھے اور پیچدار کے بیچ میں پھولے ہوئے ملمس اسکا حرارت اور برودت اور سختی اور نرمی میں درمیانی جیسے ملمس ہتھیلی کا ہوتا ہے - اخلاق نفسانی اور حیوانی اور طبعی میں فاضل یعنی بڑھا ہوا فہم اُسکا بہت اچھا طبیعت میں تیزی اور عاقل شجاع جوانمرد نہ بہت غصہ اور نہ ڈرپوک جلدی کرنے میں اور سستی کرنے میں افعال کے میانہ ثبات یعنی ہر کام میں رک جانا اور تہور یعنے ہر کام میں جرأت بیجا کرنی اسمیں بھی درمیانی نرم دلی اور قساوت قلبی میں درمیانی اپنی شہوات نفسانی میں عفیف اور پاکدامن ہوشیرہ اور بندۂ آز نہو - خلاصہ یہ ہے کہ تمامی علامات جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے مزاجہائے خارج از اعتدال کے سب اسمیں متوسط ہوتے ہیں - اور تمام اعضا کے افعال اسمیں پورے اور کامل اور اچھے اور مقبول ہوتے ہیں - یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ جتنے دلائل اوپر ہمنے ذکر کیے جب ان دلائل کا بعض آدمی میں اختلاف ہو پس یہ نہ چاہیے کہ جھٹ سے اُسپر کوئی حکم کر دیا جائے بدون اسکے کہ سب دلائل کو تلاش سے یکجا کرلیں اور بعض کو بہ نسبت بعض کے قیاس کرلیں اور دیکھیں کہ دلائل کون سے مزاج کے مزاجہائے ہشتگانہ سے افضل و اکثر اور اغلب ہیں جنکی کثرت اور جنکا غلبہ دریافت ہو جائے اُس آدمی پر اُسی مزاج کا حکم کرنا چاہیے پھر اگر شہادت اسکی پوری ہو جائے تب یہ دیکھنا چاہیے کہ کونسے دلائل زیادہ قوی ہیں کہ انھیں پر حکم کرنا چاہیے اُسی طرح کا جسکو وہ دلائل

قوی واجب کرتے ہیں۔ اور اسکے ہمراہ یہ بھی جاننا چاہیے کہ اختلاف حالات بدن کا مزاج مین اور ہیئت بدنی میں جو براہ طبیعت ہوتا ہے
وہ اختلاف یا بسبب نسب آبائی کے ہوتا ہے اور یا از طرف مزاج اور ہیئت طبیعی کے ہوتا ہے جو اختلاف باپ کی طرف سے منسوب ہے
دو وجہون سے ہوتا ہے۔ ایک تو باپ کے سن کی راہ سے ہوتا ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو لڑکا باپ کی سن جوانی کی نہایت مین پیدا ہو
یعنے پوری جوانی کی حالت مین جسوقت باپ ہو اسوقت لڑکا پیدا ہو وہ لڑکا بہت قوی اور مزاج اسکا بہت گرم ہوگا۔ اور جو لڑکا بڈھے
باپ سے پیدا ہو قوت مین ضعیف اور مزاج اسکا زیادہ سرد ہوگا۔ اور دوسرا اختلاف جو باپ کی طرف منسوب ہے وہ یہ ہے کہ باپ کے قوت بدن
کی طرف اور اسکے بدن کی بڑائی کا لحاظ کرنا چاہیے اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص ایسے باپ سے پیدا ہو جو قوی اور عظیم تھا اور جثہ بھی اسکا
قوی تھا وہ لڑکا بھی قوی اور عظیم الجثہ ہوگا۔ اور جو لڑکا کہ کمزور باپ سے اور ایسے باپ سے جسکے بدن کا جثہ چھوٹا ہو وہ لڑکا بھی ضعیف اور
جثہ مین چھوٹا ہوگا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ ہر ایک لڑکے کے اعضاے اصلی کی پیدایش منی سے ہوتی ہے اور منی ہر ایک کی ان اقسام سے
جو باپ کی قسمین بیان ہوئین مشابہ اور مثل انکے اعضا کے ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جوان اور بڈھا اور قوی اور کمزور اور بڑے جثہ والا
اور چھوٹے جثہ کا آدمی سب کی منی مین وہی بات ہے پس لڑکے مین بھی وہی بات ہوگی۔ اعضاے اصلی کے اختلاف کا حال براہ مزاج
طبیعی اور ہیئت کے یہ ہے کہ ہر ایک شخص جسکے اعضا جید ہون اسکا مزاج اور اسکی طبیعت متساوی ہوگی۔ اور جس شخص کی طبیعت
خراب ہے اسکے بعض اعضا قوی ہونگے اور بعض اعضا زیادہ ضعیف ہونگے پس طبیب کو حسب حال حکم واجبی کرنا چاہیے

باب انیسوان اُن اسباب کے بیان مین جنسے بدن کا تغیر مزاجہاے طبیعی سے ہوتا ہے

یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ جو دلائل پہلے اوپر ذکر کیے ہر ایک بدن کے مزاج کے وہ دلائل اور علامات بسبب تغیر مزاج بدنی متغیر
ہوتے رہتے ہین۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک علامت کا تغیر اور تبدل ہر ایک بدن مین تابع تغیر احوال اسی بدن کے مزاج کے ہوتا ہے
اور تغیر مزاج کا بدن مین امورات مندرجہ ذیل سے ہوتا ہے (۱) یا بسبب اس شہر کے جسمین آدمی پیدا ہوتا ہے اور جسمین اسکی پرورش کیجاتی ہے اسکی راہ سے تغیر ہوتا ہے
(۲) یا بسبب سن کے تغیر ہوتا ہے (۳) یا بسبب نر اور مادہ ہونے کے تغیر ہوتا ہے (۴) یا بسبب اس عادت کے تغیر ہوتا ہے جسکا آدمی خوگر ہو جاے

باب بیسوان بلد اور شہر کی راہ سے تغیر مزاج بدن کا بیان

تغیر مزاج بدنی جو براہ بلد یا شہر کے ہوتا ہے اسکو اس طرح پر جاننا مناسب ہے کہ جتنے مزاج کے اقسام پہلے اوپر بیان کیے جو مختلف بدن
انسان سے ماخوذ تھے از قسم رنگ اور بال وغیرہ کے وہ سب علامتین انھین شہرون کی تعیین جن بلاد کا مزاج معتدل ہے۔ لیکن
جن مقامات کا مزاج معتدل نہین ہے انمین یہ علامتین ٹھیک اور درست نہ پڑینگی جو بالون سے یا رنگ بدن سے لیجاتی ہین سبب
اسکا یہ ہے کہ جو بستیان کہ انمین گرمی زیادہ ہے اور یہ وہ مقامات ہین جنہین سہیل نام ستارہ کی مسامتت ہے مترجم کہتا ہے مسامتت کے
معنی ٹھیک ٹھیک زبان اردو مین کسی لفظ خاص سے نہین ہو سکتے ہان جو شخص اقلیدس کی تیسری شکل بھی پڑھا ہے وہ اچھی طرح
سمجھ سکتا ہے کہ ایک نقطہ کسی خط یا سطح یا جسم کا مسامت جب کہلاتا ہے کہ جب اس نقطہ سے خط مفروض یا سطح یا جسم سے الگ نہ پڑے
بلکہ یا تو اسکے کسی سرے سے ملجاے یا بیچ مین کاٹ کر نکل جاے متن سہیل نام ستارے کے جو بلاد اور شہر
مسامت ہین جیسے حبش کے ملک کی بستیان وہ بلاد اپنی آبادی کے رہنے والون کے رنگ سیاہ کر دیتے ہین
اور بال گھونگر والے پیچیدار اور کھال خشک کر دیتے ہین اور نیچے کے بدن اور اعضاے بدنی کو باریک کر دیتے ہین اور

چہرہ کو اُنکے ڈھیلا اور پلپلا کردیتے ہین آنکھیں اُنکی اندر کو گھسی ہوئی ہوتی ہین ناکین اُنکی چپٹی ہوجاتی ہین اور اندرونی بدن اُنکا سرد
ہوتا ہی اسی سبب سے قواے نفسانی اُنکے ضعیف ہوجاتے ہین۔ جو شخص اُنکی طرف دیکھتا ہی اُسکو بسبب اُنکی لاغر اندامی اور سیاہی بدن کے
اور بسبب بیدار ہونے بالون کے ایسا خیال ہوتا ہی کہ اُنکے مزاج گرم ہین حالانکہ یہ بات نہین ہوتی ہی اسلیے کہ جو ہوا اُنکے بدن کو گھیرے ہوے ہی
اُسکی گرمی اُنکے بدن کی گرمی کو بسبب مشاکلت اور ہم مزاجی کے باہر کھینچ لاتی ہی اور اندرون بدن گرمی سے خالی ہوجاتا ہی۔ اور جن شہرون کا
مزاج سرد ہی یہ وہ شہر ہین جو خط استوا خواہ میل کلی سے اُتر واقع ہین مترجم کہتا ہی خط استوا کو جغرافیہ پڑھنے والا جانتا ہی کہ سراندیپ
ہوکر گذرتا ہی اور میل کلی وہ مقام ہی جو خط استوا سے ساڑھے بائیس درجہ اُتر طرف پورب سے پچھم تک فرض کیا جاتا ہی اور جس مقام تک
آخر ماہ جون مین آفتاب اُتر طرف آتے آتے پھر دکھن طرف پلٹ جاتا ہی۔ خط استوا سے اُتر کی طرف کا حال اسیواسطے زیادہ بیان کیا جاتا ہی
کہ سیاحان عرب نے خط استوا کے جنوب مین آبادی نہین دیکھی تھی اور اگر زمانہ حال کی تحقیقات سے کچھ آبادی جنوب خط استوا مین دریافت
ہوگی تو جو قواعد شمال خط استوا اور میل کلی کے ہین وہی بجنسہ اُسپر بھی تھوڑے سے تفاوت کرکے جاری ہونگے آیندہ مباحث مین مترجم اسکو
پھر بیان کریگا عش خط استوا سے اُتر طرف کے ملک جنکو مسامتت دونون اب سے ہی یعنے بنات النعش کبری اور بنات النعش صغری (جنکو
ہندی زبان مین سپت رکھیان کہتے ہین یہ وہ ستارے ہین جو کہ ہر وقت اُنکی طرف دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دو ڈوبے اور دو تین اوپر آئے
اور باہر نکلے) اُن ستارون کی مسامتت پر جو بلاد ہین جیسے بلاد صقالبہ اور بلاد دیوخان کہ اُنکے بال اصہب یعنی سرخ مائل بسیاہی اور پھر
سپیدی بھی اُنمین ہو اور سیدھے سپاٹ ہوتے ہین۔ اور بدن اُنکے بالون سے خالی خواہ دور دور بال واقع ہون۔ اور رنگ بدن سپید اور
چہرے اُنکے سرخ سپید اُنکے کشادہ پاؤن اُنکے پتلے اور نازک ہوتے ہین اسلیے کہ حرارت اُنکے سینہ مین اندر گھسی ہوئی ہوتی ہی کہ بیرونی ہوائی
سردی سے بھاگ کے اندر جا ٹھہرتی ہی۔ اسی سبب سے مزاج اُنکے گرم ہوتے ہین اور حرارت مزاج ہی کی وجہ سے وہ لوگ شجاع اور بہادر
اور قوی النفس ہوتے ہین۔ اور دیکھنے والے کو بنظر علامات مذکورہ ایسا خیال ہوتا ہی کہ چونکہ اُنکے بدن کا رنگ سپید ہی اور بالون سے اُنکے
بدن خالی ہین لامحالہ مزاج اُنکا سرد ہوگا۔ حالانکہ یہ بات نہین ہی بلکہ مزاج اُنکے بدن کا گرم ہی۔ پس مناسب یہی ہی کہ ایسے لوگون پر محض بنظر
مشاہدہ علامات ظاہری بدون تحقیق مولد اور مسکن کے اُنکے مزاج کی حرارت اور برودت پر حکم قطعی نہ کیا جائے اور بدن کے رنگ اور بالون کو
دیکھکر اُنپر کوئی تجویز نہ کیجائے۔ بلکہ اُنمین بھی جو لوگ معتدل مزاج موجود ہون اُنکی علامات اور صحیح صحیح دلائل کو نظر کرکے تب کسی مرد خاص
غیر معتدل پر کوئی حکم قطعی کرنا چاہیے تاکہ دلالت اور شناخت صحیح ہو اور حکم تجویزی مین خطا واقع نہو انشاء اللہ تعالی معتدل بلاد اور شہر
وہ ہین جو خط استوا کے نیچے واقع ہین اور خط استوا وہ ایک خط زمین پر مفروض ہی کہ جو قطب شمالی اور جنوبی کے بیچ کی مسافت جنوبی اور شمالی مین
پورب اور پچھم فرض کیا جاتا ہی خواہ جو شہر اور بستیان کہ اقلیم چہارم مین واقع ہین کہ اُن بلاد کا مزاج بھی قریب بلاد معتدل ہی بہرحال اُن
دونون مقامات کے رہنے والے آدمی متوسط اور مشابہ دونون حالت حرارت اور برودت مین ہوتے ہین۔ ہمنے اُن بلاد کے رہنے والون کے
مزاج کا حال جو عرض بلد مین قریب قریب اُنھین ملکون کے ہی بطرف شمال کے گذشتہ فصل مین بیان کردیا ہی جہان پر ہمنے دلائل مزاج معتدل کا
ذکر کیا ہی یہان مترجم کہتا ہی عرض بلد کی اصطلاح اہل جغرافیہ اور عالمان ہیئت کے نزدیک یہ ہی کہ خط استوا سے جسقدر دور بطرف
شمال کے جو شہر واقع ہی اُسی دوری کو عرض بلد کہتے ہین اور اسی طرح خط استوا سے جنوب جو بستی ہو اُسی مسافت کو اُسکا
عرض کہین گے

باب اکیسوان تغیر مزاج انسان کا جو بسبب سن اور عمر کے ہوتا ہی

جو تغیر مزاج بدن بنظر عمر اور سن کے ہوتا ہی اُسکی تفصیل یہ ہو کہ سن آدمی کے چار تجویز کیے گئے ہین۔ سن صبا یعنے لڑکپن۔ اور سن شباب جو
منتہاے شباب ہین ہو یعنے جوانی کا سن جو آخر سن تک جوان کہلائے۔ اور سن کہولت جسکو ادھیڑ۔ اور دیہاتی زبان مین ادھ بیسو کہتے ہین
کہ نہ جوان ہی اور نہ بڈھا۔ اور سن شیخوخت یعنے پیرانہ سالی۔ سن صبا یعنی لڑکپن وہ سن ہی جسمین بدن ہمیشہ بڑھتا ہی اور نشو او رنمو اُسکا روز
بروز ہوا کرتا ہی یہ سن تیس برس کی عمر تک رہتا ہی گر پندرہ برس تک صبا کہلاتا ہی بنظر اصطلاح کے اور سولھوین برس سے تیس برس تک
فتی خواہ نوجوان کہلاتا ہی۔ اور سن منتہاے جوانی کا وہ ہی جسمین نمو پورا اور کامل ہو جاتا ہی اور یہ سن اکثر احوال مین پینتیس برس تک رہتا ہی
سن کہول یہ بھی وہ عمر ہی کہ جسمین نمو وغیرہ کے ٹھہر جانے سے انحطاط اور کمی بعض امور مین تبین اور ظاہر ہوتی ہی اور نقصان نظر آتا ہی مگر یہ
کمی ایسی نہین ہوتی کہ قوت بدنی سست ہو جائے اور شکستگی اُسمین آجائے۔ اس سن کا منتہی اور اسکی نہایت ساٹھ برس تک ہوتی ہی
مشائخ کا سن یہ وہ سن ہی جسمین ظہور اور تبین ضعف قوت کا ہوتا ہی اور یہ عمر ساٹھ برس سے لیکر آخر عمر تک رہتی ہی مترجم کہتا ہی بشرطیکہ کوئی
تدبیر تدابیر حفظ شباب کی خواہ حفظ کہولت کی از قسم ترک اغذیۂ مضرہ خواہ ترک جماع اور ریاضت قویہ کا استعمال خواہ استعمال ادویہ وغیرہ جسکا
بیان حفظ صحت کے مقام پر آتا ہی نکی ہو۔ ورنہ بعض مشائخ کو مترجم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ کچھ کم سو برس کی عمر مین قواے باطنی اور ظاہری
اُسکے آج کل کے جوانون سے اچھے تھے اور خوراک بھی اُسکی زیادہ تھی اور رجع مفاصل صفراوی مین اُسی عمر مین گرفتار ہو کر واسطے معالجے کے
میرے پاس آیا تھا اور اُسکا علاج بھی مین نے اُسی طور پر کیا جس طرح جوانون کے علاج مین تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے متن لڑکون کا
مزاج گرم اور تر ہی اور لڑکے گرمی اور تری مین ہر ایک مزاج سے زیادہ ہوتے ہین اسلیے کہ اُن کی پیدایش کا زمانہ خون اور منی سے
قریب ہوتا ہی اور یہ دونون مادہ یعنے خون اور منی گرم اور تر ہین۔ سن شباب کا مزاج گرم اور خشک ہی اور خشکی جوانون کی یون معلوم ہوتی ہی
کہ حیوانات کے بچون کو جب ہم دیکھتے ہین کہ جسوقت بچہ پیدا ہوتا ہی اُسوقت تو رطوبت اور تری بدن مین زیادہ ہوتی ہی اور جتنا جتنا بڑھتا جاتا ہی
اُسکے اعضا مین خشکی آتی جاتی ہی۔ گرمی جوانون کے مزاج کی اُسکی نسبت یہ سمجھنا چاہیے کہ لڑکون کے مزاج کی گرمی اور جوانون کی مقدار مین
برابر ہوتی ہی اور کیفیت مین مختلف اور برابر نہین ہوتی۔ اسکا ثبوت اِس طرح پر ہوگا کہ جسوقت کوئی شخص لڑکون اور جوانون کے بدن کو
چھوے مثلاً ایک ہاتھ لڑکے کے بدن پر رکھے اور ایک ہاتھ جوان کے دونون کے بدن کی گرمی برابر معلوم ہوگی مترجم کہتا ہی کہ آب گرمی کے
وزن کا اندازہ کرنا بذریعہ مقیاس الحرارت جسکو تھرمامیٹر کہتے ہین بہت آسان ہی کہ مثلاً ایک ہی وقت دو تھرمامیٹر یا ایسی حوادہ فارنہیٹ کے
جوان اور لڑکے کی بغل مین رکھے جائین اور پانچ منٹ تک رہنے دین دونون کے بدن کی گرمی کا درجہ معلوم ہو جائیگا متن کیفیت
حرارت کا اختلاف لڑکے اور جوان کے بدن کا یون معلوم ہوتا ہی کہ لڑکون کے بدن کی گرمی کی کیفیت مثل گرمی بخار کے ہوتی ہی ٹھہری ہوئی
اور نرم کہ ہاتھ دھر رکھنے سے لذت معلوم ہو کر خوشگوار ہوتی ہی سبب اسکا یہی ہی کہ اُنکے بدن مین براہ طبیعت رطوبت ہی۔ اور جوانون کے
بدن کی گرمی مین تیزی اور لذع ہوتی ہی بسبب اُسی خشکی کے جو جوان کے بدن مین ہی۔ جالینوس نے اس گرمی کی مثال بہت اچھی دی ہی
کہ لڑکون کے بدن کی گرمی کی مثال اُسنے ہواے حمام اور آب گرم حمام سے دی ہی اور یون کہا ہی کہ جسوقت حمام خوب گرم کیا جائے اور پانی بھی
خوب گرم ہو جائے اور ہوا بھی حمام کی درجۂ انتہائی حرارت کو پہونچے بعد اُسکے ہوا اور پانی دونون کو الگ الگ چھوین دونون چیزین
مقدار حرارت مین برابر ہونگی۔ اسلیے کہ اُن دونون کا چھونے والا ایکہی مثال پر ہوگا اسلیے کہ جو شخص ہوا اور پانی سے حس لمس کی بابت

کرتی ہے وہ ایسی چیز جسمین حرارت ہے لیکن ہواے حمام مین حرارت کے ہمراہ ایک حدت اور لذع بھی پائیگا اور پانی مین حمام کے اُسی گرمی کے
ہمراہ حدت اور تیزی نہوگی بلکہ باوجود گرمی کے نرمی ہوگی - اب اسوقت یہ ممکن نہیں ہے اگر ہم کہین کہ حمام کا پانی ہواے حمام سے زیادہ
گرم ہے اور نہ یہ کہہ سکتے ہین کہ ہواے حمام کی گرمی آب حمام سے زیادہ ہے - اسی طرح مناسب ہے کہ لڑکون اور جوانون کی حرارت کو ہم برابر کہین
اِسلیے کہ لڑکون کی حرارت بمنزلہ حرارت حمام کے پانی کے ہے اور جوانون کی حرارت مثل ہواے حمام کے ہے - جب کوئی انکے بدن کا حس لمس سے
امتحان کریگا - یہی کیفیت پائیگا جو ہمنے بیان کی لیکن امتحان کرنے والے کو لازم ہے کہ جاے امتحان یعنے وہ بدن جسکی گرمی کا امتحان کرنا
منظور ہے وہ بھی اور جس ہاتھ سے امتحان لینا ہے وہ بھی برابر ہو - تاکہ فربہ لڑکے کا جوان فربہ پر قیاس کرے اور دُبلے پتلے لڑکے کا جوان لاغر پر
اور سرخ رنگ بدن والے کا سرخ بدن والے پر قیاس کرے خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان کو اُسکے ہمشکل پر یعنے انداز اور روپ مین اور رنگ مین
اور تدبیر مین اور عادت اور ریاضت اور خورد و نوش اور نہانے وغیرہ مین یکسان اور برابر دیکھ کر امتحان کرے - تا اینکہ شبعان یعنی شکم سیر کا
شکم سیر سے قیاس اور مست مخمور کا مست پر قیاس کرے - اسی طرح مناسب ہے کہ جسکو کسی قسم کی گرمی پہونچی ہو اُسکا قیاس اُسی پر کرے جسکو
اُسی قسم کی گرمی پہونچی ہو اور جسکو سردی پہونچی ہو کسی قسم کی اُسکا قیاس بھی اُسی شخص پر کرے جسکو ویسی ہی سردی پہونچی ہو - جب امتحان
کرنے والا ان باتون کا لحاظ کریگا جو کچھ ہمنے لکھا ہے اُسکو صحیح پائیگا - یہ بات اسی طرح سمجھ مین آتی ہے کہ امتحان کرنے والے کو بذریعہ حس لمس کے
لڑکون کے بدن کی گرمی اور اُن جوانون کے بدن کی گرمی جو انتہاے شباب مین ہون برابر محسوس ہوتی ہے - لیکن جب مختلف حالات بدن کا
امتحان کیا جائے اور مختلف حالت مین اُن بدن کو چھوئین اور بعض کا قیاس بعض پر کرین صحیح مزاج اُن بدنون کا معلوم نہوگا اور بہت سا
اختلاف اُنمین پایا جائیگا اور یہی گمان ہوگا کہ یہ اختلاف بوجہ طبیعت سن کے ہے - کہول کے بدن کا مزاج سرد خشک ہے اسکا سبب یہ ہے کہ
حرارت اور یبوست جو انتہاے جوانی کے سن مین کسی بدن مین ہے جب اُسپر ایک زمانہ گذر گیا مثلاً تیس برس گذر کے پینتیس برس تک
پہونچا تو جو حرارت اور خشکی اس بدن کی تھی اُسنے اخلاط موجودہ کو جلاکر مرۂ سودا بنا دیا اور مرۂ سودا کا مزاج سرد خشک ہے - مشائخ یعنے
بڈھون کے بدن کا مزاج نہایت درجہ سردی اور خشکی مین ہے اسلیے کہ یہ سن لڑکون کے سن کی ضد مین واقع ہے - اور جس طرح کہ اعضاے
اصلی لڑکون کے نہایت درجہ رطوبت مین ہین مثلاً سخت ہڈیان اور غضاریف یعنی کریان اور پٹھے وغیرہ کہ لڑکون کے یہ بھی نہایت نرم اور
تر ہوتے ہین - یہی چیزین بڈھون کے بدن کی نہایت خشک ہوجاتی ہین - اور جو حیوان کہ سن اُسکا بڑھ جائے اُسی قدر اُسمین خشکی زیادہ ہوگی
دلیل اسکی یہ ہے کہ لڑکون کا سن ابتداے نشو اور نمو مین ہے نشو کے معنی نئی چیز پیدا ہونے کے ہین اور بدن کی ہر چیز ہر طرف مین کھینچے
نمو کہتے ہین - اور یہ دونون باتین بدون اُس رطوبت کے تمام نہین ہوسکتی ہین جسکے ذریعہ سے طبیعت کو قدرت اعضا کے بڑھانے اور نمو
پیدا کرنے کی ہوتی ہے - مشائخ کا سن ذبول یعنے گھٹ جانے کا ہے اور یہی سن شیخوخت ایسی چیز ہے کہ جسکو موت کی راہ چلنا کہنا چاہیے
وہ موت جو کہ برودت اور یبوست سے ہوتی ہے یعنے موت کا سبب یہی سردی اور خشکی ہے - کہول یعنے ادھیڑ لوگون کا سن خشکی مین بڈھون کے
سن سے کم ہے اور جوانون سے زیادہ جس طرح جوانون کا سن خشکی مین لڑکون سے زیادہ ہے اور رطوبت مین کہول سے زیادہ - بیان اس
امر کا ہم بخوبی اب کرتے ہین ہم کہتے ہین کہ مبدا اور آغاز جنین یعنے بچے کا رحم مین منی اور خون حیض سے ہوتا ہے اور ان دونون کا مزاج
گرم تر ہے لیکن خون کی حرارت اور رطوبت منی سے زیادہ ہے - اور منی کی رطوبت خون سے کم ہے - حاصل اس تقریر کا یہ ہے کہ آغاز اور مبدا
خلقت جنین کا ایک ایسے جوہر سے ہے جو بارطوبت ہے - جسوقت خون حیض جو رحم مین ہے اور منی مرد کی دونون اُسمین ملجاتے ہین ان دونون کو

وہی حرارت غلیظ اور گاڑھا کر دیتی ہی جو ان دونون مین ہی اور یہ گاڑھا کرنا تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی تا اینکہ نطفہ مین کسیقدر بستگی ایسی
آجاتی کہ قوت مصورہ جسکا فعل صورت گری کا ہی اسی بستہ چیز مین صورت اور شکل اعضاے جنین کی منقش کرے سبسے پہلے صورت گری صورت کی
جھلیون کے بنانے سے شروع ہوتی ہی پھر اُسکے بعد گوشت کی صورت ہی پھر رگون کی پھر پٹھون کی اور اخیر مین جاکر ہڈیان اور ناخنون کی
صورت بناتی ہی یہ فعل اُسوقت ہوتا ہی جب مادہ نطفہ کا بخوبی بستہ ہو جاے اور اُسمین خشکی آجاے۔ جب قوت مصورہ یہ فعل کر چکی تب تر
یہ اعضاے مذکورہ جو بستہ ہو چکے ہین اُنمین تھوڑی تھوڑی خشکی آتی جاتی ہی اور یہ خشکی بڑھتی جاتی ہی اور نمو ہوتا جاتا ہی اس سبب سے
کہ حرارت اصلی اسمین عمل کرتی ہی تا اینکہ صورت جنین کی پوری ہو جاتی ہی اور اعضا اُسکے قوی ہو جاتے ہین۔ جسوقت جنین پیدا ہوتا ہی
اُسکے اعضا نہایت درجہ رطوبت پر ہوتے ہین یہان تک کہ اُسکی ہڈیان جو نہایت خشک چیز بدن انسان کی ہین تر اور ایسی نرم ہوتی ہین
کہ جدھر چاہے اُنکو پھیر دے اور جس طرف چاہے لپیٹ لے چنانچہ قابلہ یعنے دائی جنائی جو اُستاد دستکاری مین ہین بچون کے سر کی
ہڈیون کو اگر لانبی ہون دبا دبا کر گول بنا دیتی ہین۔ لیکن بچہ کے اعضا بر وقت ولادت کے اُسقدر تر نہین ہوتے جتنی تری اُنمین رحم کے اندر ہوتی ہی پھر ہمیشہ اُسکے
اعضا بڑھتے رہتے ہین اور اُنکی خشکی اور شدت یعنی مضبوطی زیادہ ہوتی جاتی ہی اور حرارت بھی قوی ہوا کرتی ہی تا اینکہ انتہاے زمانہ نشو و نما اور انتہاے
زمانہ حرارت اور خشکی کو پہونچے یہ کیفیت اُسوقت تک رہتی ہی کہ اعضاے اصلی مین گنجایش بڑھاو اور پھیلاو کی بسبب سختی کے باقی نہ رہے یہی زمانہ منتہاے
شباب کا ہی۔ بعد اسکے پھر سب اعضا کی خشکی بڑھتی جاتی ہی تا اینکہ سن کہولت کو پہونچے اب اسوقت سب اعضا کی خشکی قوی ہو جاتی ہی۔ جب یہ سن بھی
گذر گیا اور سن شیخوخت یعنے بڑھاپا آیا اب خشکی بہت بڑھ جاتی ہی اور پٹھون پر اسقدر خشکی کا غلبہ ہوتا ہی کہ حد افراط کو پہونچ جاتی ہی پھر اب
افعال اعضاے بدنی کے بھی ضعیف ہو جاتے ہین اور خون اور گوشت بھی کم ہو جاتا ہی اور بدن نحیف اور کمزور ہو جاتا ہی۔ اسلیے کہ حرارت
غریزی اور اصلی ایسی حالت مین ضعیف ہو جاتی ہی اور رطوبت اصلی بدن مین ایسی مقدار نہین باقی ہی کہ اُسکو متحلل کرے اور اپنا اثر حرارت کا اُسپر
ڈالے۔ جب خشکی کا درجہ اس سے بھی بڑھ جاتا ہی اُسوقت حرارت غریزی اور اصلی کا ضعف اور بھی بڑھ جاتا ہی اور مقدار کم ہو جاتی ہی کہ
قریب خمود اور بجھنے کے یا قریب بستگی اور خمود کے کیفیت بدن کی ہو جاتی ہی۔ اُسوقت بدن کی جلد کھنچ کر اُسپر جھرّیان پڑ جاتی ہین اور دونون
ہاتھ اور دونون پاؤن کی حرکت بھی ضعیف ہو جاتی ہی اور بدن مین اضطراب حرکت خواہ کپکپی پیدا ہوتی ہی اور ایسے زمانہ کا ہرم نام ہی
اور یہ حالت مشابہ ذبول نبات کے ہی یعنے گھانس کی ژولیدگی اور خشکی کی جو صورت ہوتی ہی۔ جب رطوبت غریزی اور خلقی یکسر فنا ہو جاے
اور خشکی بھی اپنے انتہاے زمانہ کو پہونچ جاے اور حرارت غریزی بالکل فرو ہو کے بجھ جاے اور بدن کی بنا فاسد ہو جاے اسی کا نام موت ہی
مترجم کہتا ہی یہ بیان اُس موت کا ہی جو ہر ایک ذی حیات کے واسطے لابدی ہی اور جو بتدریج مع بقاے صحت جسمانی بہ سن اور عمر کے
واقع ہوتی ہی اور جو موت کہ بوجہ امراض کے خواہ زہر کے کھانے پینے یا زہریلے جانورون کے کاٹنے سے دفعۃً خواہ بتدریج واقع ہوتی ہی
اُسمین بھی سبب یہی ہوتا ہی کہ رطوبت غریزی اور حرارت اصلی کے فنا ہوتی ہی مگر اُس فنا کا سبب طبیعت کے اقتضا سے خارج ہی مصنف تو
یہان پر موت ضروری اور طبعی کا بیان کر رہا ہی شارح۔ یہ خشکی جو اخیر عمر مین قریب موت کے ہوتی ہی یہی سبب ہی فساد اجسام حیوانی
اور تمامی اجسام نباتی کا۔ نظیر اس حکم کی وہ مثال ہی جسکو ہمنے نبات یعنی گھانس کے ذبول اور ژولیدگی مین لکھا ہی۔ اسلیے کہ نبات اور
گیاہ کے اجسام جسوقت کہ زمین سے پہلے پہل نکلتے ہین جسکو انکوہ پھوٹنا کہتے ہین بہت ہی تر اور با رطوبت ہوتے ہین پھر روز بروز عیانا
اور مشاہدہ مین اُسی گھانس وغیرہ کی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ اُسمین خشکی اور قوت بڑھتی جاتی ہی تا اینکہ آخری درجہ نمو کو پہونچے اور اسکا بڑھنا

[illegible] کی موقوف ہو جاوے۔ اب اس زمانہ کے لوگ اسمین انحطاط اور کمی روز بروز محسوس ہوتی ہے اور خشکی بڑھتی جاتی ہے تا اسکا
[illegible] ہو کر مردہ ہو جاوے۔ مثل گیاہ خشک کے ہو جائے یعنے مثل اس گھاس کے ہو جائے جو حرارت خارجی سے بروقت
[illegible] اور بی کے سوکہ جاتی ہے۔ یہ حالت نباتات کی مشابہ حالت ہرم کے انسان ایسا ہے کہ جسکے بعد موت واقع ہوتی ہے۔ اسباب اس
[illegible] سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ سن صبیان یعنے لڑکون کا سن نہایت درجہ رطوبت کا ہے اس رطوبت کا قیاس کیا جائے اور
استسقان کی طرف اور سن شیخوخت کا وہ زمانہ جسکا نام ہمنے ہرم رکھا ہے نہایت درجہ یبوست کا ہے۔ مگر کبھی مشائخ کے بدن کو سرد تر ہونے کا
بھی حکم کرتے ہین بنظر اسکے کہ جو فضول انکے بدن مین جمع رہتے ہین جیسے تھوک اور ریم یعنے سپید بلغم جو کھنکار سے آتا ہے خواہ آنسو کا
زیادہ بہنا اور بلغم زیادہ تھوکنا وغیرہ کہ ان رطوبات کے نکلنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انکے بدن مین برودت اور رطوبت کی زیادتی ہے
سبب ان چیزون کے نکلنے کا یہ ہے کہ شیخ اور پیر فرتوت کے بدن کے اعضاے اصلی کی سب قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور جو قوتے ایسے تھے
کہ جذب غذا کا کرتے تھے اور اسکو اخلاط چہارگانہ کی طرف متغیر کرتے تھے اور بدلتے تھے اور یہ جذب غذا اور تغیر کرنا اسمین اب کہ
حرارت غریزی مین ضعف آگیا نہین ہوتا اسی سبب سے یہ فضول اسکے بدن مین جمع ہو جاتے ہین اور تری بھی انہین ہوتی ہے اور
مقدار مین بھی زیادہ ہوتے ہین لیکن خاص اعضاے اصلی تو خود ہی در اصل خشک ہین ان تک رسائی غذا کی بہت تھوڑی مقدار کی
ہوتی ہے۔ اب بدن شیخ کا بنظر جمع ہونے انھین فضول کے سرد تر ہے اور بنظر اعضاے اصلی کے سرد خشک ہے واللہ اعلم۔

باب بائیسوان نر اور مادہ کی طبیعت کے بیان مین

مزاج انسانی کا تغیر بنظر طبیعت مرد اور عورت کے انسان مین اور بنظر نر اور مادہ کے جملہ حیوانات مین اسکی صورت یہ ہے۔ نر کا مزاج
جملہ حیوانات مین زیادہ گرم اور خشک ہے بہ نسبت مزاج مادہ کے۔ اور مادہ کا مزاج سرد اور تر زیادہ ہے بہ نسبت مزاج نر کے۔ دلیل اسکی
یہ ہے کہ بال مردون کے بدن پر زیادہ ہوتے ہین اور قوی اور مضبوط بھی ہوتے ہین۔ اور نکلنا بالون کا بھی انکے بدن مین بقوت ہوتا ہے
اور جلد ہوتا ہے بہ نسبت عورتون کے بدن کے اور اسی واسطے داڑھی مردون کے چہرہ پر نکلتی ہے۔ اگر اتفاقاً کسی عورت کا مزاج حرارت مین
قوی ہو تو اسکے بھی بدن مین بال زیادہ ہونگے۔ اور کبھی عورتون کے بھی مونچھین نکل آتی ہین اور ذقن یعنے ٹھڈی کے مقام پر بال نکل آتے ہین
انھین دلائل سے یہ بھی ہے کہ مردون کے سینہ چوڑے اور کشادہ ہوتے ہین اسلیے کہ حرارت بدنی انکے سینہ کو چوڑا کر دیتی ہے۔ اور انکے
سینون پر بال بھی زیادہ اگتے ہین۔ انھین دلائل سے یہ بھی ہے کہ نر ہر قسم کے حیوان کا قوی النفس اور لڑائی مین سخت اور شجاع بہ نسبت
عورت کے ہوتا ہے اور اسی واسطے مردون کے سینہ کشادہ زیادہ ہوئے۔ یہ بھی دلیل ہے کہ نر حیوان بعد پیدائش کے حرکت جلدی کرنے لگتا ہے
اور سیدھا کھڑا بھی جلدی ہو جاتا ہے لیکن مادہ کے بدن مین نشو و نما بہ نسبت مرد کے بدن کے جلدی ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج عورتون کا مرطوب
زیادہ ہے مردون کے مزاج سے اور اجسام رطب یعنی گیلے جسم مین کھنچاو اور پھیلاو زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن مادہ کا نشو و نما ٹھہر جاتا ہے قبل از ان کہ
نر کا نشو و نما ٹھہر جائے مراد یہ ہے کہ عورت کی باڑھ تھوڑے زمانے مین ہو جاتی ہے اسلیے کہ مزاج عورت کا زیادہ سرد اور ضعیف ہے اور مزاج نر کا
گرم اور قوی ہے۔ اور یہ بات اسلیے ہوتی ہے کہ آدمی اور تمام حیوانون کے تمام بدن مین ایک قوت بر راہ طبیعت ہوتی ہے جس سے نمو ہوا کرتا ہے
لیکن جب یہ قوت قوی ہوگی اور خشکی بدن مین زیادہ ہوگی اسکا نمو زیادہ ہوگا اور جب ضعیف ہوگی نمو کا رک جانا اسمین جلد ہوگا۔ اور یہ بھی ہے
کہ عقل اور معرفت اور شتاب کاری مردون مین اکثر اوقات عورتون سے زیادہ ہوتی ہین اسی واسطے مردون کے سر عورتون کے سر سے بڑے

ہوتے ہین اور حرکت اُنکی کام کاج کی طرف تیز اور جلد ہوتی ہی اور پیٹ اُنکا اور جلد اُنکے عمل کی سخت اور قوی ہوتی ہی یہ بات بسبب اُنکے
اعضا کے قوت کے ہی جو تابع سر کے بڑے ہوئے کے ہی۔ اور اسی واسطے اُنکے مونڈھے اور کلائیان اور بازو اور کُہنیان سب موٹی اور گندہ
ہوتی ہین اسلیے کہ یہ سب اعضا جنکا ذکر ہوا ہی گندہ ہوئے ہین تابع حرارت مزاج کے ہین۔ اور اسی سبب سے گندہ ہوتے ہین لیکن عورتون کا
حال یہ ہی کہ اُنکے سینہ اور شکم اور ہاتھ اور پاؤن پر بال نہیں ہوتے سبب یہی ہی کہ مزاج اُنکا سرد ہی اور نفس اُنکا دیکھو تو ضعیف ہی شجاعت اور
دلیری بھی اُنکے کمی ہی۔ اسی سبب سے اُنکے سینہ تنگ نظر آتے ہین اور اکثر عورتین ناقص العقل ہوتی ہین اور تمیز مین بھی اُسکے کمی ہوتی ہی حماقت
اور بیوقوفی اُنکی زیادہ ہی۔ اور یہی وجہ ہی کہ سر اُنکے چھوٹے دکھلائی دیتے ہین مردون کے سر سے اکثر اشخاص مین۔ اور جب دیکھو تو عورتین
راحت اور آرام طلبی کی طرف بہ نسبت محنت اور مشقت کے زیادہ مائل ہوتی ہین۔ یہ بات بسبب ضعف عصب کے اُنمین ہی یعنے حرکت کے پٹھے
اُنمین ضعیف پیدا کیے گئے ہین۔ اور اسی سبب سے عورتون کے اطراف یعنے جو اعضا بدن کے کنارے پر واقع ہین اور اُنکی ہتیلیان
اور قدم رقیق اور نازک ہوتے ہین۔ اور یہ سب بسبب اُنکی برودت مزاج کے ہی اس سبب سے کہ برودت کی شان سے چیزون کا جمع کرنا اور
چسپان کرلینا اور مجاری کا تنگ ہونا افعال مین کمی اور نقصان ہونا اور تقصیر یعنی کوتاہی کرنا ہی۔ انھین سب دلائل سے یہ بات بخوبی ظاہر
ہوجاتی ہی کہ انثی یعنے مادہ کا مزاج برودت اور رطوبت مین نر کے مزاج سے زیادہ ہی اور نر کا مزاج مادہ سے گرم اور خشک زیادہ ہی جس
سبب سے عورت کا مزاج مرد کے مزاج سے تر بنایا گیا وہ یہ ہی کہ غذا جنین کی یعنے بچہ کی جو پیٹ مین ہی محض رطوبت سے ہوتی ہی اور قوام اُسی
غذا کا بھی اُسی رطوبت سے ہوتا ہی۔ جب ایسی بات ہی پس مناسب نہین ہی کہ عورتون کے مزاج پر حکم بقیاس مردون کے مزاج کے کیا جائے
بلکہ عورتون کے مزاج پر حکم اس طور پر کرنا چاہیے کہ اُنھین کی قسم مین جنکا مزاج نہایت معتدل ہو اُسکو مقیاس بنا کر اورونکے مزاج کا قیاس
اُسی پر کیا جائے بہت خوبی تمیز کی اس باب مین حاصل کیجائیگی واللہ اعلم

باب تیتیسوان تغیر مزاج کا بحسب عادت کے

عادت کی وجہ سے جو مزاج مین تغیر ہوتا ہی اس طور پر جاننا مناسب ہی کہ جب کسی عادت پر زمانہ دراز گذر جاتا ہی مزاج طبیعی مناسب اُسی عادت کے
ہوجاتا ہی۔ جیسے بقراط نے کہا ہی کہ عادت دوسری طبیعت ہی۔ مزاج کا تغیر بسبب عادت کے یا بسبب تدبیر کے ہوتا ہی یا بسبب صنعت کے یعنے
بسبب کثرت کاروبار اور مشاقی کسی کاریگری مین ہوتا ہی۔ تدبیر کے ذریعہ سے تغیر مزاج کا یون ہوتا ہی کہ جس آدمی کا بدن براہ طبیعت لاغر ہو اور
راحت اور خوشحالی کو استعمال کرے اور محنت اور مشقت کم کرے اسکا بدن فربہ ہوجائیگا اور اُسمین رطوبت اور برودت بڑھ جائیگی موٹا ہوجائیگا
اسی طرح کبھی آدمی کا بدن بوجہ طبیعت کے فربہ ہوتا ہی اور ریاضت اور تعب اور ایذا کو زیادہ استعمال کرتا ہی اور کمی غذا مین کرتا ہی اور رنج اور بلا کا
پابند زیادہ رہتا ہی اور اُسکے بدنی رطوبات کی تحلیل ہوجاتی ہی اور اُسکے اعضا گرم اور خشک ہوجاتے ہین لہذا دبلا ہوجاتا ہی۔ یا دھوپ مین
زیادہ رہتا ہی اور ہمیشہ دھوپ کی ایذا اپنے بدن کو زیادہ پہونچاتا ہی اور گرم ہوائین جنکو لون کہتے ہین اُسکے بدن کو زیادہ لگتی ہین جیسے
وہ ننگے بدن ہوتا ہی اس سبب سے اُسکی جلد جلد کھُرکھُری اور سخت ہوجاتی ہی اور رنگ اُسکے بدن کا مائل بسیاہی ہوجاتا ہی۔ لہذا اُسکے بدن کا
مزاج متغیر بطرف گرمی اور خشکی کے ہوجاتا ہی۔ پس مناسب ہی فرق کرنا درمیان اُن لوگون کے جنکا یہ مزاج خلقی اور براہ طبیعت ہو اور
اُن لوگون کے مزاج مین جنکا یہ مزاج بنظر عادت ہوگیا ہو۔ وہ فرق اس طرح پر کرنا چاہیے کہ جو شخص موٹے بدن کا ہی اگر اُسکا بدن بالون سے
خالی ہو یا دو دو بال اُسمین پیدا ہوے ہون اور رگین اُسکے بدن کی تنگ ہون ایسی فربہی براہ طبیعت ہوتی ہی اُسکی دلیل یہ ہی کہ فربہی کا کثر

[illegible] بدن سے پیدا ہوتی ہو اور مزاج کی [illegible] سے رنگون مین تنگی اور بالون مین کمی ہوجاتی ہو جیسا ہم اوپر کہہ چکے ہین لیکن جسکی ا[illegible] [illegible] اور [illegible] لیعنے کوتاہ قد اور چوڑے منہ اسکے تھلے [illegible] بیان کرچکے [illegible] مزاج اسکا مزاج براہ طبیعت گرم ہوگا اور [illegible] [illegible] بعد اسکی صحت [illegible] [illegible] اور با انیہمہ اگر [illegible] کی تنگ اور جلد [illegible] [illegible] سے پیدا ہوتی ہوگی کہ اسنے [illegible] اور [illegible] حیوان کا کیا ہو اور اگر اسکی رنگ کشادہ [illegible] اسکی لاغری [illegible] طبیعت ہوگی لیکن [illegible] منت لیعنی پیشہ وغیرہ کے کرنے سے اسکو [illegible] جیسے بعض پیشہ [illegible] ضد مزاج خلقی پیدا کرتے ہین یا [illegible] اور یبوست کی طرف جیسے رنگریز [illegible] گر وغیرہ کے [illegible] سے زیادہ کام [illegible] حرارت اور [illegible] کی طرف جیسے حمامیون کا [illegible] یا برودت اور رطوبت کی طرف جیسے ماہی گیر اور ملاح [illegible] برودت اور خشکی کی طرف جیسے کاشتکار اور وحشی جانور اور چڑیون کے پکڑنے والے وغیرہ۔ یہ وہ باتین ہین جنکے جاننے سے ہر شخص کو انسان کے مزاج طبیعی اور خلقی مین اُس مزاج سے جو عادت سے پیدا ہوا ہو فرق کرنا آجاتا ہو اور معلوم ہوتا ہو

باب چوبیسوان بیان دلائل صحت اور غلامون کے خرید کرنے کی شرط

جب ہم مزاج طبیعی کے اصناف بیان کرچکے اور اُنکے اقسام کی شناخت پر استدلال کرنے کے طرق بخوبی لکھ چکے۔ اب اصوب یہ ہو کہ صحیح بدنون کے دلائل صحت کا بھی بیان کرین اور جن بدنون مین کوئی عیب خلقی نہین ہو اُنکو اور جنکے صحت کی کسی طرح مذمت نہین کیجاتی ہو اُنکو بھی بیان کرین اسلیے کہ طبیب کو کبھی اسکے پہچانے کی بھی حاجت ہوتی ہو۔ خصوصاً جب کہ طبیب سے کسی مشورہ غلام اور لونڈی کے خرید کرنے مین کرتا ہو۔ اور غرض پوچھنے کی یہ ہوتی ہو کہ اِس لونڈی غلام مین براہ خلقت کوئی عیب جسمانی ہو یا نہین۔ اور ہمنے اگرچہ جملہ امور محتاج الیہ طبیب کی شناخت عیوب خلقی بدن انسان کے اسی کتاب مین بیان کردیے اور متفرق ابواب مین اُنکو جدا جدا لکھدیا۔ اور جو شخص ہماری کتاب کو پڑھے اور بنظر توجہ ولی اُسکو دیکھے اُسکو بخوبی اطلاع اِن امور پر ہوسکتی ہو بلکہ امور طبیعی اور غیر طبیعی لیعنے امور خارج از طبیعت کو بھی جان سکتا ہو اور معرفت صحیح سے اُنکی شناخت بھی کرسکتا ہو۔ مگر پھر بھی اِس بات کو ہم ایک جداگانہ اور خاص باب تجویز کرکے محض اسی بیان کے واسطے لکھا ہو تاکہ جو شخص اس بات پر عمل کرنا چاہے اور اسی کام کی معرفت اور شناخت اُسکو مرکوز خاطر ہو اُسے سہولت اور آسانی ہوجائے۔ اب ہم کہتے ہین مناسب ہو اگر کوئی شخص بدن صحیح اور سلیم کی شناخت کے درپے ہو لیعنے ایسے بدن کے جو عیوب سے پاک ہو تو اُسی شناخت کرنیوالے کو لازم ہو کہ پہلے آپ تو وہ عیوب اور اصناف سے بدن انسان کے آگاہ ہو اور اُسکو معلوم ہو کہ بدن انسان مین کیسی کیسی آفتین عارض ہوتی ہین جنکو ہمنے اِس مقام پر بیان کیا ہو۔ اور وہ طریقہ یہ ہو کہ پہلے تو مزاج پر اُس بدن کے نظر کرین جسکی خوبی اور برائی اُسکو پہچاننی ہو اور اُسی بدن کی ہیئت اور اُسی بدن کا سحنہ لیعنے رنگ اور روپ انداز وغیرہ کو دیکھے۔ پھر اُسکے بشرہ کو لیعنے جلد کو جو اُسکے بدن کی سطح ظاہری ہو نظر کرے اور جو کچھ جلد مین پیدا ہوتا ہو جیسے چھائین تل اور مسے وغیرہ وغیرہ۔ بعد اسکے اُسکے سر کو دیکھے اُسکے حالات پر نظر کرے پھر سر کے جو اعضا سر کے نیچے ہین علے التوالی لیعنے یکے بعد دیگرے دیکھے تا اینکہ دونون قدمون تک دیکھتا ہوا چلا آئے۔ پس حال ہر ایک جزو بدن کا دیکھے کہ ہر ایک عضو بدن کا سر سے پاؤن تک سالم ہو اور اعراض اور آفات سے اور آفات کے حادث ہونے سے بھی نہین اندیشہ اور کھٹکا نہین ہو جب اس طرح دیکھا جائیگا تب صحیح اور ماؤف لیعنی آفت رسیدہ بدن کا فرق انشاء اللہ پہچانا جائیگا مزاج بدن کی طرف نظر کرنے سے یون شناخت کیجاتی ہو کہ اُسکے رنگ کو دیکھین اگر حائل ہو لیعنے سیاہ جیسے زرد رنگ سودا مزاج حار براہ غلبہ صفرا اور جگر کے

سو مزاج گرم پر دلالت کریگا۔ یا یہ کہ رنگ بدن کا سفید مائل ہونے کے ہے سو مزاج سرد اور جگر کی سردی اور تری پر اور بلغم کے غلبہ پر دلالت کریگا۔ یا سیاہ اور تیرہ ہو جو شبیہ سبز کے ہے کہ اسکی دلالت سو مزاج سرد خشک پر اور جگر کی سردی اور خشکی پر ہوتی ہے اور خلط سوداوی کے غالب ہونے پر اور تلی کے ضعیف ہونے پر۔ سلیم چاہیئے کہ رنگ طبعی اسکا خوشنما اور اچھا ہو یعنے جو رنگ ہو خاص اسی رنگ کی خاص ایسی رونق ہو جو اس رنگ کے مناسب ہو۔ اگر مزاج یہ کہ اگر سفید رنگ ہو تو ایسی سفیدی ہو کہ چمکے اور نظر آتی ہو۔ اور اگر گندم گون ہو اسکے گندم گون ہونے مین صفائی اور رنگ مین رقت ہو۔ مگر اگر سیاہ ہو۔ بھی اسکی تری ہو اور چمکتی ہو گے اور دونون ہونٹ مائل بسرخی بلکہ خوب سرخ ہون۔ جب ایسا بدن ہو گا تو ایسی رنگ کیون ہو اس بدن کی خوبی مزاج پر دلالت کریگا۔ ہیئت بدن مین نظر کرنے سے یون شناخت کرنی چاہیئے کہ اعضاے بدن اپنی اپنی مقدار مین پورے اور برابر خوبصورت ایک دوسرے سے ملتے ہین جب ایک عضو کو دوسری عضو سے نسبت مناسب ایک دوسرے کو کمی بیشی مین مناسبت پوری جیسی مقدار جثہ کی چھوٹائی بڑائی مین ہو دیسی ہو ایسا نہو کہ سر تو بڑا اور گردن پتلی اور سینہ تنگ اور بعض اعضا بعض سے بڑے کہ سر تو چھوٹا ہو اور گردن موٹی ہو اور سینہ اسکے خلاف ہو یا سر چھوٹا اور بدن بڑا اور لانبا دونون پانون چھوٹے یا اسکے خلاف پس یہ سب شکلین طبیعت مین خراب ہین اور دیکھنے مین بری معلوم ہوتی ہین اعضاے بدنی تساوی اور تناسب اور تشابہ ایک دوسرے سے جب ہی چھوٹائی اور بڑائی اور لاغری اور فربہی اور طول اور کوتاہی مین ہیگی کہ جب یہ سب باتین ہر عضو کی نسبت ہر بدن کے درست ہون۔ پھر جب کل اعضا اپنی اپنی جگہ پر ایسے درست ہونگے ہیئت بدنی کی صحت اور خوبی ترکیب پر دلالت کرینگے۔ سحنہ کی طرف نظر کرنے سے استدلال یون کیا جاتا ہے کہ بدن بہت دبلا ہو کہ شدت حرارت پر اور زیادہ خشکی پر دلالت کریگا اور اس امر پر کہ یہ بدن مستعد آفت کا ہے اور نہ زیادہ فربہ ہو ورنہ کثرت برودت پر دلیل ہوگا اور ایسے شخص کے مرگ مفاجات سے امن ہوگا اور ایسے مرض کے حدوث کا خوف ہوگا جیسے سکتہ اور صرع اور فالج اور لقوہ وغیرہ۔ بشرہ اور سطح جلد یعنے ظاہر بدن کو دیکھنا اس طور پر مناسب ہے کہ اسکو روشنی کے مقام پر جہان تاریکی نہو دیکھنا چاہیئے ایسا نہو کہ اسمین سپید یعنے سپید دھبہ یا سیاہ دھبہ ایسا ہو جو فقط جلد مین ہوتا ہے یا برص یعنے سپید داغ یا سیاہ برص جو جلد سے گذر کر ہڈی اور گوشت تک پہونچا ہو وہ بھی نظر آجائے یا دادکی کوئی قسم ہو اور دیکھنے سے رہ جائے۔ ان سب چیزون کو اچھی طرح بدن مین تلاش کر لینا چاہیئے۔ ایسا نہو کہ بعض اعضا مین گودنا گودا ہو یا داغ دے دیا ہو یا کوئی رنگ اسپر لگایا ہو کہ بیشتر ایسا فریب برص کے چھپانے کے واسطے کرتے ہین۔ دیکھنے والے کو مناسب ہے کہ اگر کسی کے بدن پر داغ لگایا ہو یا کسی مقام پر گودنا گودا ہو دیکھے اسکے حدود اور کنارون کو تلاش کرے عجب نہین کہ ان کنارون سے کسی طرح کی سپیدی معلوم ہو کہ برص ہے اگر ہو جائے۔ اور اگر کسی جگہ کے رنگ کی وضع بدلی ہوئی تمام بدن کی رنگت سے معلوم ہو اسکو دیکھنا چاہیئے کہ برص ہے کہ نہین ہے اور برص کے چھپانے کی نظر سے شیرخشت وغیرہ سے رنگ دیا ہے۔ اگر ایسی بدنگی پائی جائے اس مقام کو ادویہ مقطعہ سے بخوبی دھوکے دیکھین مراد یہ ہے کہ جن دواؤن سے کچا خواہ پختہ رنگ کٹ جاتا ہو انسے اس مقام کو دھو ڈالین اور پھر دیکھین جیسے بھی نکاس اور سرکہ ہے سے پہلے اس مقام کو دھو ڈالین اور پھر اچھی طرح سے ملین اور کھر کھرے کپڑون سے رگڑ کر پھر دیکھین اگر برص ہوگا کھل جائیگا۔ اور یہ بھی مناسب ہے کہ دیکھنے سے اگر مین مین کوئی چیز قروح وغیرہ کے نشان سے نظر آئے۔ اسوقت اس آدمی سے پوچھین کہ یہ نشان کتے کے کاٹنے کا ہے جو کسی وقت اسکو کاٹ چکا ہے اگر وہ جواب دے کہ ہان ایک دن ایسا ہی اتفاق ہوا تھا پس اس سے بدگمان ہونا چاہیئے اور بخوف اور بے کھٹکے ہونا چاہیئے کہ شاید وہ کتا دیوانہ ہو جسنے اسکو کاٹا تھا کہ پھر کبھی نہ کبھی اس آدمی کا انجام کار یہ ہوگا جب اس مرض کا دورہ پڑیگا کہ پانی سے ڈریگا بعد از آن

مرجائیگا - جب ظاہر بدن آفات سے بچا ہوا ہو اُسوقت اب اسکے سر کی طرف رجوع کرنا چاہیے - سر کی طرف نظر کرنے مین یہ ملحوظ رہے
کہ پہلے حالات اعضاے سر کے دیکھنے چاہیین اور سب سے پہلے بالون کو دیکھین اور بالون مین اول یہ امر دیکھنا چاہیے کہ بال سبک اور
باریک اور بودے خلقت مین ہین اور زیادہ جھڑتے ہین اور جب ہاتھ بالون پر پھیرو کچھ نہ کچھ ضرور ٹوٹ کر ہاتھ مین آجاتے ہین - یا اینکہ بال
دور دور اور متفرق سر مین ہین گھنے بال نہین ہین کہ یہ صورت بالون کی اُسکی جلد سر کے فساد مزاج پر دلیل ہے اور خرابی مزاج دماغ پر
یا یہ کہ بال زیادہ جھڑتے ہین کہ یہ بات اُسکے دماغ کی حرارت پر دلیل ہے اور جلد سر کی تخلخل یعنے سوختگی اور مزاج دماغ کی خرابی پر دلالت
کرتی ہے - اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اُسکے سر وغیرہ مین بالخورہ کا مرض تو نہین ہے خواہ داء الحیہ جو ایک بیماری خاص بالون کی ہے کہ اسمین بھی
بال جھڑتے ہین اگر ایسا ہو گا اُسکے دماغ مین اخلاط ردی اور خراب کے ہونے پر دلیل ہو گی جس سے بالون کے جوہر مین فساد آجاتا ہے
اور اگر بال اُسکے سر مین ان آفات سے سلامت ہون خوبی مزاج دماغ پر دلیل ہو گی - جیسا ہمنے اس مقام کے سوا اور مقامات مین بیان
کیا ہے - پھر دیکھنا چاہیے بالون کے بعد دیکھنے کے سر کی جلد کو کہ اُسمین خراز یعنے لفا اور سپید سپید بھوسی نہ اُڑتی ہو خواہ سعفہ یعنے
وہ پھڑیان جنسے پیپ بہا کرتی ہے نہ ہو خواہ اور طرح کی پھنسیان اور قروح خواہ نشان زخم وغیرہ کا جو اندر تک پہونچ گیا ہے کہ اس بات سے
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہڈی اسکے سر کی کھوپڑی کی گر گئی ہے - اور یہ خراب بات ہے - اسلیے کہ اسمین ڈر یہ ہے کہ شاید آیندہ پھر اسی مقام پر کوئی اور
چوٹ لگے اور وہ شے جسکے چوٹ لگجائے تیز اور باریک دھار اور باڑھ کی ہو کہ اُسکا زخم دماغ کے جوہر تک پہونچ جائے اور بھیجے کو باہر نکال دے
یا کوئی بھاری ورنی شے کا صدمہ اسپر پہونچے کہ اُس صدمہ سے یہ شخص تلف ہو جائے - یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ سر کی کھوپڑی کی شکل
کیسی ہے ایسا نہو کہ زیادہ کچی ہوئی ہو اور نیچے کی طرف دبی ہوئی کہ یہ شکل قحف کی یعنے استخوان سر کی خراب اور زبون ہے اور اسکے خرابی کی
دو وجہ ہین (١) تو یہ کہ ایسے آدمی کو دورہ صرع اور مرگی کا جلد عارض ہوتا ہے (٢) دیکھنے مین بھی یہ شکل خراب معلوم ہوتی ہے - اور پھر یہ بھی
اسی کے ہمراہ دیکھنا لازم ہے کہ اسکو مرگی کا مرض تو نہین ہے - اور اسپر استدلال اس طریقہ سے کیا جاتا ہے کہ جسکو مرگی کا مرض ہے اُسکا
سر بھاری ہوتا ہے اور نیند اسکو زیادہ آتی ہے - اور جب بیداری کی حالت مین ہوتا ہے تب بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ نیند کا خمار
آنکھون مین بھرا ہوا جیسے ابھی سو کر جاگا ہے - اور بیشتر ایسا بھی نظر آتا ہے کہ اُسکے بعض اعضاے بدنی مین خود بخود بدون ارادہ کے
حرکت اور جنبش ہے - بدن اُسکا بھرا ہوا جسمین خلط بلغم کی کثرت ہوتی ہے - جب ایسا حال کسیکا نظر آئے یقین کرنا چاہیے کہ اسکو مرگی کا
مرض ہے - یہ بھی خوب جانچ لینا چاہیے کہ اسکو وسواس سوداوی تو نہین ہے - اُسکی شناخت یہ ہے کہ ایسے آدمی کی دونون آنکھین تیز نگاہ
ہوتی ہین اور چمکتی ہوئی اور جس چیز کی طرف دیکھتا ہے آنکھین گڑو کر اور دیدہ پھاڑ پھاڑ کر گھورتا ہے جیسے درندہ جانورون کی آنکھون کا
حال ہے - اور باتین اُسکی غیر منتظم اور بے ربط ہوتی ہین - پھر سر کے بعد اُسکی دونون آنکھون کو دیکھنا چاہیے - اور آنکھون مین سب سے
پہلے اسکا ملاحظہ کرنا لازم ہے کہ آنکھون مین اسکو جحوظ کا مرض تو نہین ہے یعنے دونون آنکھین اُبلی ہوئی دیدون کی جسکے دیدے بڑے بڑے
اور باہر نکلے ہون اور بے انداز بڑے ہین خواہ اندر کی طرف زیادہ گھسے ہوے ہین تا اینکہ ایک آنکھ چھوٹی ہے اور دوسری بڑی - کہ یہ عیب
اگرچہ بصارت چشم کو چندان مضر نہین ہے تاہم دیکھنے مین برا معلوم ہوتا ہے - آنکھون مین یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اُنکی رنگت مین کبودی
اب جدید تو پیدا نہین ہوئی ہے جو پہلے نتھی اسلیے کہ ایسی کبودی آنکھون مین نزول الماء یعنے پانی اترنے پر دلالت کرتی ہے - پھر پتلی کے
سوراخ پر نظر کرنا چاہیے کہ پھیلا ہوا سوراخ تو نہین ہے اسلیے کہ ایسا سوراخ نظر کے پھیل جانے پر دلالت کرتا ہے اور اسپر بھی کہ کچھ دنون بعد

یہ بصارت باقی رہیگی اور اُسکی بینائی کو بھی دیکھنا چاہیے کہ اُسکی بینائی مین قوت کیسی ہی اور یہ امتحان اِس طرح پر ہوتا ہی کہ بہت سے اجسام
جنکی شکلین دور اور نزدیک بار رکھے مین مختلف ہون اُسکو دکھلائی جائین اگر اُن چیزون کو پوری شکل پر دیکھتا ہو مثلاً نزدیک کی چیز اچھی طرح
دیکھتا ہو اور دور کی چیز اُسکو اچھی نظر نہ آتی ہو یا اسکا اُلٹا ہو کہ دور کی چیز بخوبی نظر آئے اور نزدیک کی چیز اچھی شکل پر دیکھ سکے یہ بھی خرابی کی
بات ہی اسلیے کہ اِسکو دلالت اس امر پر ہی کہ اسکے دماغ مین یا روح باصرہ مین کوئی آفت پہونچی آنکھ کی سپیدی کو بھی دیکھنا چاہیے کہ اُسمین
کدورت تو نہین ہی اسلیے کہ سپیدی کا میلا ہونا بھی آنکھ کا اچھا نہین اور نظر کے واسطے اُسمین خرابی ہی پھر اگر دونون آنکھین گول گول ہون
جیسے شیر کی آنکھین گول ہوتی ہین اور چہرہ ٹھہر لیسے پھولا پھولا ہو معلوم ہوگا کہ اِس شخص کو جذام کا مرض ہی آنکھ کے اُس کنارے کو بھی
دیکھنا چاہیے جو ناک کے قریب ہی شاید اُس سے کوئی شی یا کوئی رطوبت بہتی ہو اگر یہ بات معلوم ہو اُس کونے کو انگلی سے دبا کر نچوڑنا چاہیے
اگر نچوڑنے کے بعد کوئی شی یا رطوبت نکلے معلوم ہوگا کہ اسکو ناسور گوشۂ چشم کا ہی ۔ اگر اسکے کونے میں کوئی فزونی گوشت کی اُبھری اور پھیلی ہوئی
نظر آئے جو آنکھ کے ڈھیلے کی طرف بڑھتی جاتی ہی ناخونہ کی بیماری پر دلالت ہوگی ۔ اور اگر دونون آنکھون مین سرخ سرخ رگین دکھلائی دین
یہ بھی خرابی کی بات ہی کہ سبل کی بیماری یہی ہی ۔ پلکون کو بھی دیکھنا چاہیے اور تلاش کرنا چاہیے کہ پلکین پراگندہ اور جھڑی ہوئی نہون
کہ یہ بات پلکون مین ایک تیز مادہ کے ہونے پر دلالت کرتی ہی جو پپوٹون سے پلکون کے جڑ مین جا کر سب کو گرا دیگا اور خوبی بصارت کو
بھی منع کریگا ۔ پپوٹون کو دیکھنا چاہیے کہ بھاری اور کرخت اور نیچے کو لٹکے ہوے نہون یہ اُنکے موٹے ہونے پر یا پپوٹون مین کھجلی
پیدا ہونے پر یا اُنکے بالون کے ترچھے ہوکر پپوٹون مین گڑ جانے پر دلالت کرتا ہی ۔ یہ بھی مناسب ہی کہ دونون آنکھون کو اُلٹ کر دیکھ لینا
چاہیے تاکہ پہچان لیا جائے کہ یہ کون سی قسم آنکھ کی ہی ۔ اسکے بعد اُسکی سماعت کو دیکھنا اس طرح پر کہ اُس سے باتین کرائی جائین اور
اُس سے کچھ پوچھا جائے اگر جواب ٹھیک نہ دے معلوم ہوگا کہ اسکے کان مین آفت ہی یا سُدہ کان کے سوراخ مین ہی جو آواز کے جانے کو منع کرتا ہی
اور کسی مقام پر پردہ ہائے گوش مین کوئی سُدہ ہی ۔ یہ سُدہ یا گوشت کے بڑھنے سے کان اندر کے یا مسّہ پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہی
یا کوئی اور چیز کان مین گر پڑے جیسے پتھر کا ٹکڑا یا کان کا میل خشک ہوکر سوراخ گوش مین جم جائے کہ ایسی چیزین سدہ یا پتھر کے
ٹکڑے وغیرہ یا چرک کان سے بذریعہ اُسی آلہ کے نکال لیجاتی ہی جس آلہ کے ذریعہ سے وہ چیز نکالی جاتی ہی جو کان مین گری ہو ۔ پھر اگر
کم سُننے یا نہ سُننے کا کوئی اور سبب ہو اور جو امور ہمنے ذکر کیے ہین وہ نہون اُس سبب کا دور ہونا دشوار ہوگا ۔ بعد اسکے ناک کو دیکھنا چاہیے
کہ ناک پتلا اور موٹی تو نہین ہی کہ یہ بات ناک کے اندر گوشت کے زائد اور نتھنون کے قروح پر دلالت کرتی ہی پس مناسب ہی کہ اُسکو روشن
مقام پر دھوپ کے سامنے دیکھین تاکہ بخوبی معلوم ہوجائے کہ آخر ناک مین کیا چیز ہی ۔ پھر اُسکی زبان کو دیکھنا چاہیے اور اُس سے
بات کرانی چاہیے تاکہ اُسکی فصاحت اور خوش بیانی معلوم ہوجائے ۔ اگر بولنے مین اُسکے تتلاپن ہو یا زبان کی گرانی معلوم ہو یا اچھی طرح
اپنی بات کو ادا نہ کرسکے پس یہ دیکھنا چاہیے کہ شاید یہ عیب زبان کے چھوٹے ہونے سے ہی اگر زبان چھوٹی بھی نہو معلوم ہوگا کہ یا یہ عیب
زبان کے موٹے ہونے سے ہی یا اُسکے تنگ ہونے سے یا یہ کہ کوئی جنیو زبان کا کٹ گیا ہی یا کوئی آفت اُس پٹھے کو پہونچی ہی جو زبان مین ایسے
آیا ہی کہ آدمی کلام کرسکے یا سوا اسکے کوئی اور آفت زبان مین آگئی ہی ۔ بیشتر کلام مین تغیر اس سبب سے بھی ہوتا ہی کہ کوئی دانت اُکھڑ جاسکے
زبان مین اس بات کی تلاش کرنی چاہیے کہ نشان قروح کے تو نہین ہین جو مندمل ہوچکے ہین لیسنے پہلے کوئی زخم پڑا تھا اور اب بھر آیا ہی
اگر کوئی نشان معلوم ہو اُس آدمی سے اُسکا سبب پوچھنا چاہیے کہ آیا کوئی قرحہ اُسکی زبان مین پڑ گیا تھا یا کوئی ورم شگافتہ ہوکر مندمل

ہوگیا ہو اگر وہ شخص بیان کرے کہ اسی طرح پیدا ہوا ہو بہتر ہو ورنہ اُس سے بدگمانی کرنی چاہیے شاید کہ یہ بات بسبب مرگی کے پیدا ہوئی ہو اسوجہ سے
کہ آدمی کو جس وقت مرگی کا دورہ ہوتا ہو اکثر اپنی زبان کاٹ لیتا ہو پس اُسکو زخمی کر دیتا ہو۔ لہذا مناسب ہو کہ اسکی اچھی طرح گفتگو کرنی چاہیے پھر
اُسکی آواز کو دیکھنا چاہیے کہ نہ تیزی ہوئی ہو بھیانک ہو اور نہ بیٹھی ہوئی ہو اور نہ بہت باریک ہو اور نہ پتلی اسلیے کہ بھیانک اور بیٹھی ہوئی آواز اکثر
اُس جذام پر دلالت کرتی ہو جو عنقریب پیدا ہوا چاہتا ہو۔ پھر اُسکے دانتوں کو دیکھنا چاہیے آیا دانتوں میں کوئی دانت ایسا تو نہیں ہو
کہ جو گرنے کے قریب ہو خصوصاً ثنایا یعنی اگلے چار دانت جنمیں کے دو دانت نیچے اور دو اوپر ہوتے ہین اور انیاب یعنی دندان مثل جو رباعیات کے نیچے
نیچے ہوتے ہیں اُنکا بھی معائنہ کریں کہ اِن دانتوں سے کوئی دانت گرنے کے انداز پر نہوں اور نہ ایسے ہوں کہ دانت نیچے والا اوپر کے
دانت پر پورا نہ بیٹھے اسلیے کہ یہ بات قبیح ہو اور کلام کرنے کی خوبی کو منع کرتی ہو۔ اور اضراس یعنی داڑھوں کا سقوط اور نیچے کی داڑھ کا پورا
اوپر نہ بیٹھنا چبلانے کی خوبی کو منع کرتا ہو۔ اگر دانتوں کا سقوط اس سبب سے ہو کہ اُنمیں گڑھے پڑ گئے ہین اور دانت گر گیا ہو وہ جلدی
پیدا ہو کر جیسا تھا ویسا ہی ہو جائیگا بلکہ اُس سے اچھا نیا دانت نکلیگا اور اگر اُنکا گرنا بعد نئے دانت نکلنے کے ہو پھر اُسکے درست
ہونے کی امید نہیں ہو دانتوں کے رنگ کو بھی دیکھنا چاہیے اگر متغیر مائل بہ زردی ہو یا سیاہی مائل ہو یہ بھی قبیح ہو ہان اگر دانت کی
بدرنگی اس سبب سے ہو کہ وہ دانت کمزور ہو کر گر پڑیگا وہ برا نہیں ہو اسلیے کہ جس شخص کے دانت براہ سن خودبخود گر پڑتے ہین دوبارہ
جب نکلتے ہین پہلے سے بہتر اور خوبصورت اور قوی تر ہوتے ہین۔ مسوڑھے کو دیکھنا چاہیے کہ بہت آدمی کے مسوڑھے پھیلے ہوئے اور پراگندہ
اور ڈھیلے ہوتے ہین یا اُنمیں قروح ہوتے ہین یہ بھی خرابی کی بات ہو۔ یہ بھی مناسب ہو کہ اُس مسوڑھے کی بوباس بھی سونگھ لیجائے ایسا نہو کہ
اُسکی بو متغیر اور خراب ہو پھر اگر ایسا ہوگا تو یہ خرابی مسوڑھے کی عفونت سے ہوگی یا بسبب مرض کے ہوگی جس بیماری میں مسوڑھا گلجاتا ہو
یا بسبب متعفن بلغم کے ہوگی جو معدہ میں ہو۔ پھر اگر یہ بدبو مسوڑھے کی عفونت یا مرض متآکل سے ہو اسکا زوال مسوڑھے کی تقویت کرنے سے
بذریعہ ادویۂ قابضہ کے ہوگا اور تیز دواؤن کے استعمال کرنے سے جنسے داڑھ اُکھڑ جاتی ہو جب ہوگا کہ جب یہ بدبو مرض کی بیماری سے
پیدا ہوئی ہو یا مسوڑھے کا تنقیہ کرنا پڑیگا یا اُسکو داغ دینا ہوگا۔ جو بدبو مُنھ کی معدہ کی وجہ سے ہو وہ زائل نہین ہوتی بآسانی یعنی بآسانی
اُسکا دور کرنا نہین ہوسکتا پھر اُسکی کوّے یا کاگ کو دیکھنا چاہیے شاید نیچے کو اُترا ہوا اور بہت اُتر گیا ہو یہ بھی خرابی کی بات ہو اسلیے کہ
اگر کوّے میں ورم پیدا ہو خناق کی بیماری اُسکے تابع ہوتی ہو۔ اور اگر کاگ لٹکتا ہو یا ڈھیلا ہو یہ بھی بُرا ہو اسلیے کہ ایسے شخص کو کھانسی
بہت آتی ہو۔ اسی طرح اُسکے حلق کو باہر سے اور ہاتھ سے ٹٹولکر دیکھ لینا چاہیے اگر کچھ گٹھریاں سی چھونے سے حلق کے اندر پائی جائین اور
سخت بھی ہوں اسکو دلالت خنازیر یعنی کنٹھ مالے پر ہوگی اسی طرح دونوں بغلوں کے نیچے اور دونوں اربیہ یعنی کھریون کے نیچے بھی ٹٹولکر
دیکھ لینا چاہیے اگر ان دونوں مقام پر بھی اسی طرح کی گٹھریاں پائی جائین یہ بھی خنازیر پر دلالت کریگی کہ جو انہین مقاموں پر پیدا ہوگا۔
سینہ کو بھی اُسکے دیکھنا چاہیے کہ ترچھا اور کج نہو اور گوشت کی اُسپر کمی نہو یہ خراب بات ہو اسلیے کہ ایسے شخص کو دمہ یا سانس کا پھولنا
یا کھانسی زیادہ عارض ہوتی ہو۔ پھر اگر ہمراہ کمی سینہ کے تنگی بھی ہو اور دونوں شانہ لٹکے ہوئے اس طرح پر ہوں کہ جیسے اُسکے دو بال
جیسے بازو نکل آئے ہین اور پیٹھ اُسکی خم ہو ایسے شخص پر خوف اس بات کا ہو کہ سل میں گرفتار ہوگا خصوصاً اگر یہ بات نوخیزی اور جوانی میں ہو
اور نزلے کے اقسام اُسکو زیادہ عارض ہوتے ہین پھر اُسکے ہاتھوں کو دیکھنا چاہیے اور دونوں ہاتھوں کو ملاکر کے ناپنا بھی چاہیے کہ اگر کوئی
اُن دونوں میں سے چھوٹا ہو یا دونوں ہاتھ اُسکے قد اور قامت کی نسبت چھوٹے ہوں مثل اُس ہاتھ کے جسکا نام طبیب لوگ [illegible]

رکھتے ہین یہ بھی بُرا ہی کہ اعمال دستکاری خوبی سے نہین کرسکتا اور اسمین قباحت بھی ہے - یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اگر اسکی کہنی کا جوڑ دم پایا جائے اور اسمین خم دیا جائے بعد خم ہونے کے قدر حاجت سے چھوٹا اور کم ہو - اسلیے کہ یہ بات جب ہوتی ہے جب رند اسفل یعنے نیچے والے کُٹھ مین آفت پہونچی ہو - یہ بھی غور سے دیکھ لیا جائے کہ اسکے ساعد یعنے بانہ ملتوی ... ہو سب اُسی بیماری کے جو اسمین عارض ہوئی تھی اور بعد دور ہونے اُسی بیماری کے جیسے چاہیے درست ہو سکے - دونون کلائیان بھی اسکی دیکھ لیجائین تاکہ دونون مین خواہ ایک مین کوئی غدودی مشابہ چھوٹے ورم کے ہو - ساتھ اُسکو چھونُن اور ٹٹولین ہاتھ کے نیچے مثل رگ کے ہوا ہس چھوٹے پڑے کے کوئی شی نظر آئے کہ یہ بات ظہور یعنے نمودار ہونے عرق مدنی خواہ نارو پر دلالت کرتی ہے - اُس سے یہ بھی کہا جائے کہ اپنے دونون کف دست کو دُہرا کرے یعنی مُٹھی بند کرے اور کھولے تاکہ ایسا نہو کہ دونون ہتھیلیون کی حرکت مین اُسکے دشواری ہوتی ہو - اور یہ بھی اُس سے کہا جائے کہ دونون ہاتھوں سے کسی چیز کی گرفت کرے خواہ اپنے بدن کے اعضاے بدنی کو زور سے پکڑے کہ اس سے اُسکے ہاتھون کی ... اور کمزوری معلوم ہوگی اور پٹھے کی قوت اور اُسکا ضعف بھی معلوم ہو جائیگا - اُسکے احشا یعنے اندرونی اوجھ کو ٹٹول کر دیکھ لینا چاہیے اُسکے دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اُسے سیدھا لٹائین اور برابر جگہ پر لیٹے کہ سر اُسکا اونچا نہو اور دونون ہاتھ اُسکے دراز کردین دونون پہلوؤن کی طرف اور دونون گھٹنے اُسکے اونچے کھڑے کرین اور دونون قدم اُسکے پورے زمین پر رکھین مطلب یہ ہے کہ پانوں کے تلوے زمین سے ملے ہوے رہین اور پھر اُسکے پیٹ کی جھلی جسکو مراق کہتے ہین اُسپر ہاتھ پھیرین معدہ کے منھ سے شراسیف کے نیچے تک جہان کہ پسلیان دونون سرے اور نوک دار ہڈیان نظر آتی ہین اور یہ ہاتھ اُترتا ہوا پیڑو تک چلا آئے اور چند مرتبہ ہاتھ کو اوپر سے نیچے تک اسی طرح اتارا اور تھوڑا تھوڑا اُتارا کرین - پھر اگر داہنی طرف شکم کے خواہ بائین طرف کسی قسم کا غلظ یا گندگی پائی جائے خواہ کسی طرح کا آماس پایا جائے اِس سے دلالت ہوگی کہ جگر مین خواہ تلی مین ورم ہے - اور اسی طرح اگر ناف کے اوپر خواہ اُس اونچی ہڈی پر جسکو قص کہتے ہین یعنی سینہ کی ہڈی اُسکے درمیانی مقام مین کسی طرح کا غلظ پایا جائے معدہ کے ورم پر دلالت کریگا خواہ فم معدہ کے ورم پر دلیل ہوگا - اور یہ سب باتین بُری ہین اسلیے کہ اسکا انجام استسقا کی طرف ہوتا ہے خصوصاً اگر رنگ بدن کا ہمراہ اسکے سیاہ مائل بہ سپیدی ہو اور پلکون کے نیچے پھوٹے پھولے ہون - اگر دیکھنا ان باتوں کا کسی عورت کے منظور ہو تو اُسکی ناف اور پیڑو کے بیچ مین دیکھنا چاہیے کہ کسی طرح کا غلظ یا صلابت تو نہین ہے کہ یہ بات اُس پھوڑے پر دلالت کرتی ہے جسکو سرطان رحمی کہتے ہین عورت مین اس بات کا بھی دیکھنا چاہیے کہ جب یہ دورہ ہوتی ہے تو زمانہ مین حیض کے اسکو غشی ایسی شدید جو مشابہ سکتہ کے ہو عارض تو نہین ہوتی اگر یہ بات پائی جائے جاننا چاہیے کہ اسکو اختناق رحم کا مرض ہے اور یہ مرض کبھی یکایک بھی ہو جاتا ہے - ان سب اعضا کے ہمراہ دونون گردہ اور مثانہ کو بھی دیکھنا چاہیے اس طرح پر کہ اُسکا پیشاب دیکھا جائے اگر پیشاب مین ریگ پائی جائے تو گردہ یا مثانہ کی پتھری پر دلیل ہوگی - اسی طرح اُنثیین یعنے دونون خصیوں کا بھی حال دریافت کرنا چاہیے کہ اُن دونون کی رگین پھیلی ہوئی ہون کہ یہ بات اُس مرض پر دلالت کریگی جسکو دوالی کہتے ہین اور یہ مرض پہلے کسی پر ظاہر نہین ہوتا مگر تھوڑا تھوڑا ہوتے ہوتے زمانہ دراز کے بعد کھلتا ہے پھر آفت اس مرض کی بہت قوی ہوتی ہے قضیب کا بھی حال دیکھنا چاہیے شاید وہ سوراخ جو پیشاب کی ہین دونون طرف مرض سوزاک وغیرہ مین بڑھ جاتے ہین بند ہو گئے ہون کہ جسوقت یہ پیشاب کریگا اگر چہ دھار سیدھی ہوگی مگر نیچے کو بھی پیشاب کسیقدر نکلیگا اور یہ خراب بات ہے اسلیے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص تولید نطفہ مین کام کا نہوگا اسلیے کہ منی محتاج اس بات کی ہے کہ سیدھی دھار اسکے اندر مقام رحم عورت تک پہونچے اور اس شخص کے سوراخ کی خرابی سے منی کی دھار سیدھی

نہیں رہ سکتی مترجم کہتا ہے جو نسخہ اصل کتاب کا اسوقت میرے پاس ہے اگرچہ مصر کا چھپا ہوا اور اکثر مقامات سے صحیح ہے لیکن اس فقرہ مین ضرور کسی طرح کی غلطی رہ گئی ہے ظاہر یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس سوراخ کا مصنف ذکر کر رہا ہے وہ خلقی سوراخ ہے اور اُسی سوراخ کی وضع میں پیچھے کی طرف کبھی داہنے یا بائین طرف مراد ہو۔ لیکن چونکہ اصل عبارت مین لفظ ثقب کی وارد ہے جو جمع ثقبہ کی ہے لہذا ہمکو بتکلف وہ ترجمہ کرنا پڑا جو اوپر لکھا گیا ورنہ ٹھیک ترجمہ یوں ہوتا کہ جو ثقبہ یعنے سوراخ سیاری مین ہے اسکو دیکھنا چاہیے کہ پیچھے کسی طرف کج تو نہیں ہے متن پھر اُس شخص کی مقعد جنسے اُس سوراخ کو حد ہے یا مجانہ آتا ہے بھی دیکھنا چاہیے کہ اُسمین بواسیر توتی یعنے توت کی شکل کے مسّے یا بواسیر کا مرض تو نہین ہے۔ بعد اسکے اُسکے دونون پانُون کو دیکھنا چاہیے اس طرح پر کہ اُس سے کہا جائے کہ دونون پانُون اپنے اکٹھا کر لے اور دونوں قدم برابر جگہ پر پھیلا دے اب دیکھنا چاہیے کہ اُنمین سے کوئی پانُون دوسرے سے چھوٹا تو نہین ہے اسلیے کہ یہ خراب شکل دلالت کرتی ہے یا تشنج پر جسنے اس پانُون کو سمیٹ کر چھوٹا کر دیا ہے۔ یا اینکہ مرض لنگ اور عرج کا صدمہ اسکو عرق النسا کی بیماری سے پہونچا ہے۔ اُسکو چلنے کا حکم کرنا چاہیے کہ اگر چلنے مین لانبے قدم رکھے یہ کیفیت اسکے پٹھہ کی قوت پر دلیل ہوگی اور پانُون کے جوڑ بند کے سلامت حال پر۔ اور اگر اسکے خلاف کوتاہ قدمی سے چلے معلوم ہوگا کہ ضرور کوئی آفت اسکی پٹھہ اور مفاصل مین کولے کے پہونچی ہے خواہ اور کسی جگہ پانُون کے جوڑ بند مین اُسکے آفت پہونچی ہے۔ اُسکے رکبہ یعنے زانو کو بھی ضرور دیکھ لینا چاہیے ایسا نہو کہ اُسمین ورم سخت سوداوی ہو جو بنام شوکہ مشہور ہے اسلیے کہ یہ ورم اکثر اوقات زائل نہین ہوتا اور لاعلاج ہوتا ہے اور ایسے شخص کی اخیر مین یہ کیفیت ہوتی ہے کہ دونوں پنڈلیان اور ساقین اُسکی تپلی ہو جاتی ہین اور زمین گیر ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی دیکھ لینا چاہیے کہ اُسکے زانو مین کسی طرح کی کجی خواہ بے رخی اور کسی طرف جھکاو تو نہین ہے پھر دونون ساقین اور پنڈلیون کو دیکھ لیا چاہیے کہ اُسکی شکل قوسی اور خمدار تو نہیں ہے تا اینکہ باہر کی طرف پھری ہوئی ہین کہ یہ سب اعراض خراب ہین اور چلنے مین ایسا ضرر پہونچاتے ہین کہ وہ مضرت قوی ہوتی ہے۔ ساق کے اندرونی جانب بھی دیکھ لیا جائے کہ اُسمین رگین پھیلنے تو نہین لگی ہین اگر ایسا ہوگا تو اسکو وہ مرض ہوگا جسکا نام دالیہ خواہ دوالی رکھا جاتا ہے۔ اگر پنڈلی مین اشتد اکسی قسم غلظ یعنے موٹے ہونے کی اور اشتد اصلابت اور سختی کی ہو اور کعبین یعنے ٹخنے کی اونچی ہڈیون مین امتلاسے مادہ اور تیرنگ نظر آئے یہ بات دلیل ہوگی کہ داء الفیل یعنی فیل پا کا مرض شروع ہے۔ یہی سب ایسے دلائل اور علامات ہین جنسے صحیح بدنون کی صحت اور آفت رسیدہ امراض کے بدن کی آفت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ یہ اس طرح پر ہے کہ جب ان جملہ امور مذکورہ بالا پر نظر کیجائے معلوم ہوگا کہ اگر بدن ان خرابیوں سے خالی ہے اور سب سے معرّی اور پاک صاف ہے صحت بدن پر تمامی امراض سے دلالت ہوگی اور اُسکا عیوب سے پاک ہونا کھلجائیگا اور اگر امر اسکے خلاف ہوا اور کوئی عیب بھی منجملہ عیوب مذکورۂ بالا پایا گیا پس یا تو بدن سقیم ہوگا یعنے اسمین کسی طرح کی خرابی ضرور ہوگی یا نہ سقیم ہوگا اور نہ پوری صحت پر ہوگا اسکو بخوبی جاننا چاہیے

باب چھبیسوان اخلاط کے جاننے کا بیان

ہمنے جہان اسطقسات یعنے عناصر چارگانہ کو لکھا ہے اُسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ اسطقسات بدن انسان کی یا تو وہ چیزین ہین جو شامل ہین انسان کے بدن کو اور جملہ ایسے اجسام کو جو قابلیت کون اور فساد کی یعنے قابلیت بود اور نابود کی رکھتے ہین۔ اور پھر بعض اُنمین سے کے وہ اسطقسات ہین جنکو ارکان اربعہ کہتے ہین۔ اور بعض اُنہین سے قریب اور خاص اسطقس ہین۔ پھر ان قریب مین بھی کوئی تو بہت ہی قریب ہے اور وہ انسان کے قریب اور خاص ہے اور وہ حیوان بھی اسکے ہمراہ شریک ہے جسکے بدن مین خون ہے جیسے گھوڑا اور بیل۔ اور یہ عضائے

متشابہۃ الاجزا ہین جنکا بیان آیندہ کے باب مین کسی جگہ ہم کرینگے۔ اور بعض انھین خاص اسطقسات سے قریب اور بعض ان ہین درمیانی ہین اور وہ عام امور اور سب جانتے ہیں۔ اسلیے کہ تمامی حیوانات جنکے خون بدن مین ہے سب ہین وہ چیزین موجود ہین۔ اور یہی اخلاط چہارگانہ ہین جنکی بین اسوقت ہمکو کلام کرنا منظور ہے اور جسکے بیان کے واسطے یہ باب ہمنے مقرر کیا ہے۔ مترجم کہتا ہے اخلاط جمع ہے خلط کی اور خلط سے مراد وہ جسم تر اور سیال یعنی بہنے والا ہے جسکی طرف غذا اول استحیل ہوتی ہے متن اب ہم کہتے ہین کہ جملہ اعضاء بدن انسان کے اور جملہ حیوانات کے اعضاے بدنی جنکے بدن مین خون ہے ان سب کی پیدایش انھین چار خلطون سے ہے یعنے خون اور بلغم اور مرۃ صفرا اور مرۃ سودا جس طرح کہ تمام موجودات اس عالم کون اور فساد کی خلقت اسطقسات چہارگانہ اولیہ یعنے آب آتش خاک اور ہوا سے ہے۔ اور اسی وجہ سے اخلاط چہارگانہ کا نام بنات ارکان یعنے ارکان چہار کی لڑکیان رکھا گیا ہے اسلیے کہ ان اخلاط مین ہر ایک خلط نظیر ہر ایک اسطقس کی ہے اسلیے کہ ہر ایک خلط پر ایک اسطقس غالب ہے۔ چنانچہ آگ نظیر صفرا کی ہے اسلیے کہ صفرا بھی گرم خشک ہے جیسے آگ گرم خشک ہے۔ اور ہوا نظیر خون کی ہے اسلیے کہ ہوا حار رطب ہے اور خون بھی گرم تر ہے۔ اور پانی نظیر بلغم کی ہے اسلیے کہ سرد تر ہے اور ارض یعنے خاک سرد خشک ہے جیسے کہ سودا کا یہی مزاج ہے۔ پس یہ اخلاط چہارگانہ اسطقسات دوم درجہ کے ہین بدن انسان اور جملہ حیوان کے واسطے جسکے بدن مین خون ہے اور انھین چارون سے ابتداے نشو و نما انکی ہے۔ اور یہ بات اسواسطے ہے کہ جنین یعنے بچہ رحم مین اسکی خلقت منی اور خون سے ہوتی ہے اور منی کی پیدایش خون سے ہے اور خون اصل تمام اخلاط کی ہے۔ اسلیے کہ تینون اخلاط خون سے متمیز اور جدا گانہ ہوتے ہین چنانچہ ہم اسکو عنقریب بیان کرینگے۔ اب بدن انسان کی خلقت انھین چارون اخلاط سے ہوئی اور قوام اسکے بدن کا اسی ہر یک خلط سے ہے اسلیے کہ اسکا بدن ان اخلاط سے خالی نہین ہوتا در انحالیکہ صحت اپنی حالت اعتدال پر ہو اور مقدار اور کیفیت مین برابر ہو اور بعض ان اخلاط کا بعض سے کمی اور بیشی مین برابر ہو کہ ایک خلط دوسرے پر غالب نہو اور نہ کوئی خلط کسی خلط سے زیادہ ہو اور اسی طرح انکی مقدار کثرت اور قلت مین معتدل ہو اور ایک خلط دوسرے خلط کی روک کرسکے یعنے مزاج ہر ایک کا ان چارون مین سے وہی ہو جو انکی اصلی طبیعت ہے۔ کمی بیشی مین بھی یہ صورت ہو کہ ایک خلط دوسرے پر غالب نہو اور نہ کوئی دوسرے پر زیادہ ہو۔ اسلیے کہ اگر کسی خلط کا غلبہ یا زیادتی ہوگی کوئی مرض پیدا کریگی۔ جیسے بقراط نے اپنی اس کتاب مین یہی بات کہی ہے جو طبیعت انسان مین لکھی ہے۔ کہ انسان کے بدن مین خون ہے اور صفرا ہے اور بلغم ہے اور سودا ہے اور یہی چارون چیزین طبیعت بدن انسان کی ہین اور انھین چارون سے اسکی صحت اور بیماری ہوتی ہے۔ اسلیے کہ بدن انسان کا نہایت درجہ صحت مین انھین چارون کی کیفیت کے اعتدال سے ہوتا ہے اور ان چارون کی مقدار بنی ہے جسوقت یہ چارون خلط کی آمیزش ایک دوسرے سے بخوبی ہو اور بیمار جب ہوتا ہے جب بعض خلط مین زیادتی یا کمی بعض سے مقدار اور کیفیت مین ہو۔ اور جب کوئی خلط اور اخلاط کی آمیزش سے الگ ہو جاتی ہے اور سب مین ملی نہین ہوتی اسی مقام پر بیماری پیدا کرتی ہے جس مقام کو اس اخلاط نے چھوڑ دیا اور خالی کر دیا اور جہان بہ نظر ضرورت کے یہ خلط چلی گئی ہے جس موضع کو اسنے خالی کر دیا اس مقام پہ بیماری اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اس خلط کی ضد کا اس مقام پر غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور جس مقام مین چلی جاتی ہے وہان پہ بیماری اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اس مقام کو یہ خلط بھر دیتی ہے اور زیادہ بھرنے سے اسمین تمدد یعنے کھنچاو پیدا ہو کر ایذا ہوجاتا ہے۔ بقراط نے اپنی کتاب مین یہ بھی کہا ہے کہ یہ چارون خلط انسان کے بدن مین جمیع اوقات اور جمیع انسان یعنے ہر ایک سن کے ہر حال مین پہنچی ہین جبتک آدمی زندہ ہے کسیوقت اسکا بدن ان اخلاط سے خالی نہین ہوتا بعض اخلاط کی بعض اوقات مین کثرت ہو جاتی ہے اور کوئی خلط کسیوقت مین

کم ہو جاتی ہے - اب بقراط نے اپنے اس قول سے بخوبی ظاہر کر دیا کہ بدن انسان کا انھیں چارون خلط سے مرکب ہے - یہ بھی کہدیا کہ اصل پیدایش انسان کی انھین چارون سے ہے - اور یہ بھی بیان کر دیا کہ ہرگز ہرگز کوئی آدمی اِن چارون سے خالی نہین اور یہ بھی کہدیا کہ انسان کی صحت اِن چارون کے اعتدال سے ہے اور مرض اُسکا اِن اخلاط سے بھی ہے جب مقدار اور کیفیت مین اعتدال سے خارج ہو جائین اور طبیبون نے اِس مسئلہ مین اختلاف راے کیا ہے اور کہا ہے کہ انسان کا بدن اِن چارون خلطون مین سے کسی ایک سے پیدا ہوتا ہے انھین سے بعضون کا قول یہ ہے کہ محض خلط صفرا سے پیدا ہوا ہے - اور بعض کہتے ہین کہ فقط خون سے پیدا ہوا ہے یہ لوگ قریب بحق ہین یعنے انکا مذہب قریب بتحقیق ہے - اور بعض کہتے ہین کہ فقط بلغم سے اِسکی پیدایش ہے اور بعضون کے نزدیک فقط سودا سے ہے - اور یہ قول اُن لوگون کے صحیح نہین - اس راے کے باطل ہونے پر دلیل تین طرح کی ہو سکتی ہے (۱) پہلی تو اختلاف جوہر خون کا اور اُسکی کیفیت کا (۲) اختلاف جوہر اعضا کا (۳) جو چیز دواے مسہل پینے سے باہر نکلتی ہے - جوہر خون اور اُسکی کیفیت کا اختلاف کا حال یہ ہے کہ جنین کا رحم مین بندھ جانا فقط منی اور خون حیض سے جو ہوتا ہے کہ وہ خالص یانی نہین ہے جسمین صفرا اور بلغم اور سودا کی آمیزش نہو اسلیے کہ یہ تینون اخلاط خون ہی کے فضلہ ہین اور خون سے اس طرح جدا ہوتے ہین جس طرح فضلہ شیرۂ انگور کے اُس سے جدا ہوتے ہین - اور یہ بات یون سمجھنی چاہیے کہ ہر ایک عصارہ مین چار چیزین جدا جدا متمیز ہوتی ہین کہ ایک جز جو لطیف سب سے اوپر عصارہ کے اجزا مین ہوتا ہے اور یہ جز اِن چارون اجزا مین سے ایک چیز ہے اور یہی چیز نظیر مرۂ صفرا کی خون مین ہے - اور دوسرا جز جسکا جوہر غلیظ یعنے گاڑھا ہے تہ مین اور تلچھٹ ہے جسکا قیاس مرۂ سودا پر خون مین کرنا چاہیے تیسرا جز وہ تری خواہ تر چیز مثل پانی کے جو شیرۂ انگور مین ملی ہوتی ہے اُسکا قیاس بلغم پر خون کے اجزا مین کرنا چاہیے - چوتھا جز خاص عصارۂ انگور جو بمنزلہ خالص خون کے ہے - یہ چارون اخلاط خون کے اسقدر متمیز نہین ہو سکتے اور اسقدر خون سے الگ نہین ہو سکتے کہ خون خالص الگ ہو جائے اور کوئی چیز انمین سے اُسمین نہ ملی ہو - مگر خون حیض کو جب دیکھتے ہین کہ بعض قسم اُسکی احمر ناصع یعنے خوب سرخ ہوتی ہے اس رنگ کا سبب یہ ہے کہ اُسمین صفرا کی آمیزش ہوتی ہے - اور بعض قسم خون حیض کی کسیقدر گاڑھی اور سیاہی مائل ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسمین مرۂ سودا بکثرت ملجاتی ہے - اور بعض قسم خون حیض کی احمر قانی یعنے گہری سرخی کی ہوتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ اسمین آمیزش مرۂ سودا کی بقلت ہوتی ہے - اور بعض قسم مین خون حیض کے اوپر کی طرف کف دار پھین سا ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ اسمین بلغم ملا ہوتا ہے - اور بعض خون حیض کا نہایت رقیق ہوتا ہے اُس سبب سے کہ اسمین مائیت ملجاتی ہے - یہی حال فصد کے خون کا ہوتا ہے کہ اُسمین بھی یہی سب صورتین نظر آتی ہین - یہ دلیل اس بات پر ہے کہ خون ایک ہی چیز مفرد نہین ہے اگرچہ دیکھنے مین ایک ہی چیز معلوم ہوتی ہے جیسے دودھ کہ وہ بھی دیکھنے مین ایک ہی چیز نظر آتی ہے اور اُس سے جدا جدا تین چیزین نکالی جاتی ہین کہ پنیر تو الگ ہو جاتا ہے اور پانی الگ ہو جاتا ہے اور چکنی چیز جسکو مکھن کہتے ہین الگ نکلتا ہے یہ دلیل اس بات پر ہے کہ خون مین یہ تینون خلط ملے ہوتے ہین - اب معلوم ہو گیا کہ انسان کی پیدایش محض خون سے نہین ہے جیسا کہ ایک قوم نے بیان کیا ہے - جوہر اعضاے بدنی سے جو دلیل اخلاط کے ثبوت پر لیجاتی ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ ہم معائنہ کرتے ہین کہ حیوان کے بدن مین کچھ اعضا سرد خشک ہین جیسے ہڈیان اور یہ نظیر مرۂ سودا کی ہے - اور کچھ اعضا سرد تر ہین جیسے دماغ اور سمین یعنے پتلی چربی اور یہ نظیر بلغم کی ہے - اور کچھ اعضا گرم تر ہین جیسے گوشت اور یہ نظیر خون کی ہے - اور کچھ اعضا گرم خشک ہین جیسے قلب اور یہ نظیر مرۂ صفرا کی ہے - اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اُس طبیعت کو جسکو مدبر بدن حیوان بنایا ہے اُسمین اپنے حکم سے یہ حکمت رکھی ہے کہ جب خون

رحم مین ہو پہنچتا ہی طبیعت اُسمین سے تیلی نیلی رطوبت کو جذب کر لیتی ہی پس اُسی سے نرم اعضا کو نماتی ہی۔ اور جو چیز بہت گرم خون مین ہوتی ہی
اُسکو جذب کر کے اُس سے اعضاے گرم نماتی ہی۔ اور جو چیز نہایت سرد خون مین ہی اُسکو جذب کر کے اعضاے باردہ کو نماتی ہی۔ اس سے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ خون سے بھی چند اجزا ملے ہوے اُسوقت ہوتے ہین جسوقت خون رحم مین جاتا ہی وہ بھی اخلاط مذکورہ ہین جنکو ہم
ثابت کر رہے ہین۔ اور یہ جواب مشترک ہی کہ جو شخص قائل اس بات کا ہی کہ پیدایش انسان کی چارون اخلاط سے نہین ہی اور ایک ہی
ہی سب کے قول کی رد اسی سے ہوگئی پس جسکا قول یہ ہی کہ آدمی کی خلقت فقط خون سے ہی اُسکا قول بھی مردود ہوگیا اور جو فقط صفرا یا سودا
یا بلغم سے بدن انسان کی خلقت کا قائل ہی اُسکی بھی رد اسی سے ہوگئی۔ دواے مسہل سے دلیل وجود اخلاط پر یہ ہی کہ ہم ظاہر اور عیاں
دیکھتے ہین کہ جو شخص دواے مسہل تناول کرتا ہی اور مسہل بلغم کا استعمال کرتا ہی اُسکو دست بلغم کے آتے ہین۔ اور جو مسہل صفرا لیتا ہی اُسکے
دستوں مین خلط صفراوی زیادہ برآمد ہوتی ہی اور جو مسہل سودا لیتا ہی اُسکے دستون مین سودا زیادہ گرتا ہی اور جو شخص فصد کھلواتا ہی فقط
خون ہی اُسکی رگون سے نکلتا ہی۔ اور یہ کیفیت ہم ہر وقت ہمیشہ معائنہ کرتے ہین اور یہ دلیل آتی ہی کہ انسان کا بدن چارون اخلاط سے
مرکب ہی اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ آدمی کا بدن کسی وقت اِن اخلاط سے خالی نہین ہوتا یعنے مرۂ صفرا اور مرۂ سودا اور بلغم اور خون
اور ہر ایک خلط اِن چارون اخلاط سے طبیعی بھی ہوتی ہی جو بدنوں مین معتدل مزاج انسان کے پائی جاتی ہی۔ اور انھین اخلاط سے
غیر طبیعی بھی ہی جو اعتدال سے خارج بدن میں ہوتی ہی۔ خون کے اصناف) یعنے اقسام طبیعی خون کا مزاج رطب یعنے تر ہی۔ اور جو خون شریا
یعنے جہندہ رگون مین ہی اُسکا قوام رقیق اور رنگ اُسکا سُرخ مائل حمرت ناصعہ یعنی اچھی سرخی کی طرف ہوتا ہی خواہ سیگوں رنگ کی طرف مائل
ہوتا ہی۔ اور جو خون ساکن رگون میں ہی جنکو اَوردہ کہتے ہین اُسکا قوام معتدل بیچ مین رقیق اور معتدل کے ہوتا ہی اور رنگ اُسکا سرخ جسکی
سرخی شدید اور مزہ اُسکا شیرین اور بو اُسکی بُری اور خراب نہین ہوتی۔ اور جب خارج یعنے بدن سے باہر نکلے جھٹ پٹ جم جاتا ہی۔ اس
قسم کی پیدائش اعتدال حرارت جگر سے ہوتی ہی۔ جو خون طبیعت سے خارج ہی اُسکا قوام غلیظ اور عکر یعنے دُردناک ہوتا ہی۔ اور یہ خون
حرارت اور خشکی سے جگر کے پیدا ہوتا ہی۔ یا وہ خون جو خارج از طبیعت ہو رقیق مائی ہوتا ہی۔ اسکی پیدائش جگر کی سردی اور رطوبت سے
ہوتی ہی۔ یا یہ خون مائل بسپیدی ہوتا ہی اور یہ خون شدت برودت جگر سے پیدا ہوتا ہی۔ یا یہ خون مائل بسرخی ہو یعنی حمرت ناصعہ کی
طرف مائل ہو اور یہ خون کثرت سے مرۂ صفرا کے جو خون مین ہو پیدا ہوتا ہی۔ اور اسکی بو یا جلے ہوے گوشت کی سی ہوتی ہی یا اور طرح کی بدبو
ہوتی ہی۔ اور یہ امر عفونت پر دلالت کرتا ہی اور مزہ اسکا تلخی کی طرف مائل ہوتا ہی۔ اور یہ غلبہ مرۂ صفرا پر دلیل ہی۔ یا مائل شوریت اور نمکین مزہ
کی طرف ہوتا ہی اور یہ دلیل اسکی ہی کہ خون مین بلغم شور کی آمیزش ہی اور بعض اجزا پر اسکے کف او پرآ جاتا ہی اور یہ دلیل خون کی رطوبت پر ہی
اور ریح کے وجود پر خون مین بھی یہ دلیل ہی۔ اور بعض اجزا مین اسی خون کے مائیت ظاہر ہوتی ہی جو خون سے الگ اور جدا ہوتی ہی جسوقت
کہ یہ خون منجمد اور بستہ ہو جائے۔ اور یہ دلیل اس امر پر ہی کہ مائیت کی شان سے ہی کہ پسینہ مین اور پیشاب مین جدا ہو جاتی ہی اور بخار ہو کر ان مین
باقی رہ جاتا ہی (بلغم کے اصناف) بلغم کے اصناف بھی طبیعی ہوتے ہین اور اُسکا مزاج سرد تر ہوتا ہی اور مزہ اُسکا پھیکا ہوتا ہی اور طبیعت
اُسکو بدن مین باقی رکھتی ہی تاکہ ہضم کرے اور اُسمین نضج اور پختگی پیدا کرے اور اعضا کی غذا بنائے۔ یہ بات اس سبب سے ہی کہ بلغم ایک ایسی
غذا ہی کہ اُسکا نصف ہضم ہو چکا ہی اور اسی سبب سے طبیعت نے اُسکے واسطے کوئی عضو خاص نہین مقرر کیا ہی کہ اسکو وہ عضو خاص اپنی طرف
جذب کرے جیسے اور اخلاط کے واسطے خاص خاص اعضا طبیعت نے بنائے ہین۔ اسلیے کہ ممکن ہی کہ بلغم بسبب جذب ہو جانے کے غذا

اعضا کی ہو جائے۔ لیکن جو بلغم کہ خارج طبیعت سے ہے اُسکی چار قسمین ہین (۱) قسم تو اُسکی ترش ہے اور یہ نہایت سرد قسم اقسام بلغم سے ہے اور خشکی
مین بھی سب اقسام سے زیادہ ہے۔ اور دوسری قسم بلغم غیر طبیعی کی شور اور نمکین ہے اور یہ قسم بہت گرم اور خشک جملہ اقسام بلغم سے ہے اور تیسری
قسم بلغم غیر طبیعی کی شیرین ہے۔ اور یہ قسم زیادہ گرم اور تر جملہ اقسام بلغم سے ہے۔ اور چوتھی قسم اُسکی زجاجی ہے جو پگھلا ہوا پانی سا ہوتا ہے اور وہ
مزہ مین ترشی مائل ہوتی ہے اور زجاجی اسواسطے اُسکا نام رکھا رکھا گیا کہ شکل پگھلی ہوئی کانچ کے ہوتی ہے اور یہ قسم بلغم کی زیادہ تر سرد اور زیادہ
غلیظ اور زیادہ تر ہوتی ہے اور خون کی طرف اس قسم کا استحالہ نہین ہوتا یعنے اس بلغم سے خون نہین بنتا ہے (اقسام مرۂ صفراوی کے)
مرۂ صفرا کا مزاج گرم خشک ہے اسمین بھی ایک قسم طبیعی ہے جو معتدل مزاج بدن مین پائی جاتی ہے۔ اور ایک قسم اسکی بھی خارج مجرائے طبیعت سے
ہوتی ہے۔ صفرائے طبیعی لطیف ہوتا ہے اور رنگ اُسکا احمر ناصع یعنے خوب سرخ ہوتا ہے۔ اُسکی ایک قسم زیادہ لطیف اور زیادہ تیز اور اور لفظ حدت
یعنے شوخی مین شدید ہوتی ہے اور اُسکو مرارہ یعنے پتہ جذب کر لیتا ہے اور کسیقدر اسی مین سے آنتون کی طرف مرارہ روانہ کرتا ہے تاکہ آنتون کو
جھوڑا اسے اور بلغم کو آنتون سے صاف کرکے نکال دے۔ اور تھوڑی سی مقدار اسکی مرارہ بطرف معدہ کے بھیجتا ہے تاکہ اسکی مدد سے غذا کا ہضم
ہو جائے اور جو قسم اسکی تیزی اور شوخی رنگ مین کم ہوتی ہے اُسکو طبیعت بدنی خون کے ساتھ تمام بدن کو روانہ کرتی ہے تاکہ خون کو رقیق کرے
اور اُسکو لطیف کر دے کہ وہ خون رقیق اور لطیف ہوکر جن اعضا کی غذا بنتا ہے وہ غواص ہوکر خوب سما جائے اور جو راہین اور مجاری تنگ ہین
آلسے وار پار ہوکر نکلجائے ایک تو یہ فائدہ اُسکا ہے۔ اور دوسرا فائدہ اسکے خون کے ساتھ جانے مین یہ ہے کہ جو اعضا غذائے لطیف کے محتاج ہین
اُنکو غذائے لطیف ملے۔ وہ صفرا جو خارج طبیعت سے ہے اُسکی چار قسمین ہین۔ ایک قسم کا رنگ زرد ہے اور اُسکی پیدائش رطوبت مائی کی آمیزش سے
اُس صفرا مین ہوتی ہے جسکا رنگ احمر ناصع ہے اور یہ صنف صفرا طبیعی کی حرارت سے کم گرم ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو مشابہ انڈے کی زردی کے ہے
اور اُسکی پیدائش رطوبت بلغمیہ کی آمیزش سے خود اُس صفرا مین ہوتی ہے جسکا رنگ احمر ناصع ہے۔ اور یہ صنف بھی حرارت مین اُس قسم سے
کم ہے جسکو ہمنے پہلی قسم مین لکھا ہے۔ یہ دونون قسمین جگر مین پیدا ہوتی ہین۔ تیسری قسم صفرائے غیر طبیعی کی وہ ہے جسکا رنگ مثل گندنا کے
ہوتا ہے۔ اور اُسکی پیدائش اکثر معدہ مین اُسوقت ہوتی ہے جب ترکاریون کی خورش ہو۔ چوتھی قسم صفرا کی وہ ہے کہ جسکا رنگ زنگاری ہو۔
اور یہ قسم بہت خراب ہے اور اسکی کیفیت مشابہ زہریلی چیزون کے زہر کے ہے۔ اور اسکی پیدائش معدہ مین شدت احتراق سے ہوتی ہے اور
اسی واسطے اس قسم کی حرارت اور اقسام سے زیادہ شدید ہے اور کیفیت بھی اسکی زیادہ خراب ہے۔ (مرۂ سوداکے اقسام) یہ بھی طبیعی ہوتا ہے
اور اسکو خلط سوداوی کہتے ہین۔ اور ایک قسم اسکی خارج مجرائے طبیعت سے ہے جسکو مرۂ سودا کہتے ہین۔ خلط سوداوی کا مزاج سرد خشک ہے
اور نسبت اسکو خون سے وہی ہے جو دردی کو شراب سے ہے۔ مزہ اسکا ترشی مائل ہے۔ قوام اسکا غلیظ ہے۔ بہت گاڑھا جو اسمین چیز ہے اُسکو تلی
جذب کرکے جو مقدار اچھی اسمین ہے اُسکو اپنی غذا بناتی ہے۔ اور باقی ماندہ کو فم معدہ کی طرف پہونچاتی ہے کہ اشتہا کو اُسکے قوی کرے۔ اور جو
قسم اسکی کم گاڑھی ہے وہ خون کے ہمراہ رگون مین نفوذ کرکے تمام بدن تک جاتی ہے کہ اُس سے سب اعضا کو غذا ملتی ہے جو غذائے غلیظ اور
سرد سخت جرم کی محتاج ہین جیسے ہڈی اور غضروف یعنے کُرّی وغیرہ تاکہ وہ اعضا خون کو اپنے مین ٹھہرالین اور حرکت خون کی تیز اور جلد نہو
کہ اعضا سے جلدی گذر جائے اور اُنکی غذا ہی پوری نہو سکے۔ اور یہ قسم سودا کی اکثر ایسی تدبیر سے پیدا ہوتی ہے جو سردی اور خشکی پیدا
کرنیوالی ہے۔ وہ مرۂ سودا جو طبیعت سے خارج ہے اُسکی ایک قسم خلط سوداوی کے جلجانے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ قسم گرم اور تیز ہے اور مزہ
اسکا ترش ہے اگر زمین پر اسکا ایک قطرہ گرے زمین مین جوش آکر پھید پھدا جائے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ اسمین وہ حرارت اور تیزی ہے جو شوخی

بخار

اور جلنے سے حاصل ہوتی ہے - اِسلیے کہ ردی قسم قبل اسکے کہ سوختہ ہوجائے سرد ہوتی ہے - مترجم کہتا ہے اِس مقام پر کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے اور شاید صحیح یون ہو کہ سودا سے طبیعی قبل جلجانے کے طبیعت مین سرد ہوتا ہے متن فرق اس قسم مین اور اُس قسم مین جو اسکے اوپر بیان ہوئی یہ ہے اور مراد اوپر کی قسم سے خلط سوداوی ہے - کہ خلط سوداوی پر مکھیان بیٹھتی ہیں اور اسپر نہین بیٹھتی ہین بسبب اسکی رداءت اور خرابی کے بھاگتی ہین - ایک قسم اسکی مرۂ صفرا کے جلجانے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ قسم حرارت اور تیزی مین اُس مرۂ سودا سے زیادہ ہے جسکا ابھی ذکر ہوا کہ اُسکے گرنے سے زمین پر جوش آجاتا ہے - اسی مرۂ سودا کی کیفیت خراب اور فساد پیدا کرنے والی اور مہلک ہے جو خراب بیماریان پیدا کرتی ہے جیسے وہ سرطان کہ جسکے سبب سے اعضاے بدنی سڑ جاتے ہین اور وہ جذام جسمین اعضاے بدنی کٹ کٹ کر گرنے لگتے ہین اور وہ قروح جو خبیث ہون اور اسکے مشابہ اور بیماریان - رنگ اس قسم کا سیاہی مین پہلی قسم سے زیادہ ہوتا ہے تا اینکہ اسمین ایک چمک ایسی ہوتی ہے جیسی چمک رال مین ہے جسکو قار کہتے ہین - اور مبتدی اسکو دیکھے خیال کرتا ہے کہ خون سیاہ ہے اس سودا میں اور خون سیاہ مین فرق یہ ہے کہ خون جسوقت رگون سے نکلے اور زمین پر ٹپکے جمجاتا ہے اور یہ سودا نہین جمتا اور دوسرا فرق یہ ہے کہ خون کے زمین پر گرنے سے جوش نہیں آتا اور کھٹی بو پیدا ہوتی ہے - اور سودا جسوقت زمین پر ٹپکے زمین پھد پھدا جائیگی اور کبھی بو سونگھی جائیگی خصوصًا یہ قسم کہ اسکی کیفیت بہت خراب ہے - اور جب اس قسم کی ریزش بعض اعضاے بدنی پر ہوتی ہے انکو سڑا دیتی ہے اور اس سے طاعون کی بیماریان مہلک پیدا ہوتی ہین - ایک قسم سودا کی وہ ہے جسکا رنگ تیرہ ہوتا ہے - اور ایک قسم وہ ہے جسکا بینجنی اور بنفشی رنگ ہوتا ہے - مگر سب سے زیادہ خرابی مین وہی قسم ہے جو سیاہ اور چمک دار ہوتی ہے - اسکی پیدائش ہمیشہ ایسی تدبیر کرنے سے ہوتی ہے جو گرمی اور خشکی پیدا کرے مین نے ایک جماعت کو دیکھا ہے جنکا پاخانہ اسی رنگ کا ہوا یعنے سیاہ اور براق اور جھٹ پٹ مر گئے - اور ایک قوم کو انھین بیمارون سے اس قسم کا بھی دیکھا ہے کہ پہلے اُنھین سیاہ براق پاخانہ ہوا اور پھر دو دن کے بعد تھوڑی تھوڑی زردی اُنکے پاخانہ مین آ گئی اور بیماری سے اچھے ہوگئے - اور ایک شخص کو دیکھا کہ اُسکی جلد مین ایک مسام کا رنگ بنفشی ہوگیا اور اِس مرض سے نجات اُسکی اس طرح پر ہوئی کہ اُسکو مرۂ سودا کے دست آئے اور تھوڑے سے زمانہ کے بعد اُسکے دستون کا رنگ زردی مائل ہوا اور اچھا ہوگیا - یہی سب اقسام اخلاط چارگانہ کے ہین جنکا بیان ہوا یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ بعض اخلاط ایسے ہین جنکا استحالہ اور تغیر دوسرے اخلاط کی طرف ہوتا ہے - اور بعض ایسے ہین کہ اُنکا استحالہ دوسرے خلط کی طرف ممکن نہین ہے - بلغم ایسی شی ہے کہ جسکا خون بن سکتا ہے جسوقت اُسمین حرارت بدنی عمل کرے جسکو حرارت غریزی کہتے ہین اور اُسکو پختہ اور نضج کردے - مگر خون کا استحالہ صفرا اور مرار کی طرف ہوتا ہے جسوقت اسمین حرارت قوی ہو اور اسکو لطیف کردے اور ممکن نہین کہ خون کا بلغم بن سکے - اور مرار صفر یعنے زرد صفرا اکثر مستحیل ہوکر مرۂ سودا بن جاتا ہے اور ممکن نہین کہ اسکا خون بن جائے خواہ اسکا بلغم یا صفرا خالص بنے - اور جو قسم استحالہ کی ان اخلاط کو عارض ہوتی ہے اُسکی مثال وہی ہے جیسے کہ اُن اشیا کا استحالہ ہوتا ہے جو آگ سے پکائی جاتی ہین کہ اُنمین بھی جب تک کوئی شی پکانے سے اچھی طرح نہ پختہ ہو اور کسیقدر خام باقی رہے ممکن ہے کہ آگ اُسکو پھر بخوبی پختہ کرے اور اُسکے خامی کی اصلاح کرے - اور جسکو آگ نے اچھی طرح پختہ کردیا ہے اب اسکا پھر خام ہوجانا ناممکن نہین ہے - اور جس چیز مین آگ نے اتنا اثر کیا ہے کہ اسکو جلا ڈالا ممکن نہین کہ وہ غذاے محمود اور پسندیدہ بن سکے اور یہی حال ہے اخلاط کا - اسلیے کہ بلغم چونکہ نیم خام غذا ہے ممکن ہے کہ حرارت غریزی اور طبیعت بدنکی حرارت اُسمین پورا نضج پیدا کرے اور خون محمود بنادے - اور مرۂ سودا اخلاط کی طرف مستحیل نہین ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت نے اُسمین اپنا پورا عمل کرلیا ہے - اور نہ یہ ممکن ہے کہ مرۂ سودا خامی کی طرف مستحیل ہو اور بلغم بن جائے - اب ہم انواع اور اصناف اخلاط کے تحقیق

اور یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ ہر ایک خلط جسوقت کسی بدن مین ایسی کیفیت خواہ مقدار مین غالب ہو گی اُسی بدن مین امراض پیدا کریگی
چنانچہ اسکا بیان ہم آیندہ مباحث مین کرینگے۔ اور اسی طرح اگر کوئی خلط کسی بدن تک پہونچے خواہ اُسپر ریزش کرے اُسی بدن مین کوئی
مرض پیدا کریگی چنانچہ اسکا بیان ہم اُسوقت کرینگے جب اسباب امراض اور اسباب علل کا بیان کرینگے پس قوت اور ضعف مرض کا بمقدار
غلبہ اُسی خلط کے ہوگا۔ اور اسی طرح جسوقت کوئی خلط مقدار ضروری اور محتاج الیہ سے کم ہو گی تب بھی امراض پیدا کریگی۔ اور بیشتر
موت کو پیدا کریگی۔ اور جسوقت کہ خلط کی افراط ہو خواہ کوئی خلط تیز زیادہ ہوجائے یا کہ جملہ اخلاط کی مقدار خواہ تیزی بڑھ جائے تا اینکہ
تمام اعضا اخلاط سے پر ہوجائین اور مسامات مین اُسکے قبض اور گرفتگی پیدا ہوجائے کہ اس سے حرارت غریزی بدن کے اندر گھٹ کر
اور حیات یعنے زندگی باطل ہوجائے۔ جسوقت سب اخلاط یا بعض کیفیت مین خراب ہوجائین اور یہ خرابی حد افراط کو پہونچے اس
خرابی سے اعضاے بدنی مین آفت پیدا ہو گی کہ اُنکا فعل باطل ہوجائیگا اور یہ آفت قلب تک پہونچکر حیات اور زندگی کو باطل کردیگی
اور بعض اخلاط فنا ہو کر بدن سے جدا ہوجائینگے یا سب جائینگے پس آدمی مرجائیگا۔ اسلیے کہ برپا رہنا بدن اور حیات بدنی کا انھین چارون
خلطون سے تھا اور ایک خلط کا دوسرے خلط کو باقی رکھنا بھی انھین کی درستی پر موقوف تھا۔ جب انمین سے ایک بھی کم ہو گی ممکن نہین ہو
کہ حیوان زندہ باقی رہے اسکو جاننا چاہیے۔ یہی سب باتین وہ ہین جنکا بیان کرنا ہمکو اخلاط چارگانہ کی نسبت مناسب تھا تمام ہوا
پہلا مقالہ جزاول کتاب کامل الصناعت مین طب کی جو مشہور بنام ملکی ہو تالیف کی ہوئی علی بن عباس مجوسی متطبب یعنی
بڑے طبیب کی اور حد اپڑا جاننے والا ہو **دوسرا مقالہ** جزاول کتاب کامل الصناعت طبی سے جو معروف اور مشہور
بنام ملکی ہو تالیف کی ہوئی علی بن عباس مجوسی متطبب کی اور اسمین سولہ باب ہین جنمین احوال اُن اعضا کا بیان کیا جائیگا
جو اجزاے متشابہ رکھتے ہین یعنی جس عضو کے جزو کا وہی نام ہو جو کل کا نام ہی پہلا باب مختصر کلام انھین اعضا پر دوسرا باب
اسمین مجمل بیان عظام یعنے ہڈیون کا کیا جائیگا **تیسرے باب** مین ہڈیون کے اقسام اور سر کی ہڈیون کا بیان کیا جائیگا
چوتھے باب مین پیٹھ کی ہڈیون کا بیان **پانچوین باب** مین سینہ کی ہڈیان اور پسلیون کا بیان **چھٹے باب** مین دونون
مونڈھے کی ہڈیون کا اور دونون ترقوہ یعنے دونون ہنسلیون کی ہڈیون کا بیان **ساتوین باب** مین دونون ہاتھون کی ہڈیون کا
بیان **آٹھوین باب** مین دونون پانؤن کی ہڈیون کا بیان **نوین باب** مین غضاریف یعنی کُرکُری اور نرم ہڈی کا بیان
دسوین باب مین پٹھون کا بیان **گیارھوین باب** مین رباطات اور اوتار کا بیان رباط اور وتر کے معنی اسی باب مین
مترجم لکھیگا **بارھوین باب** مین ساکن رگون کا بیان **تیرھوین باب** مین متحرک رگون کا بیان **چودھوین باب** مین
خاص گوشت اور چربی کا بیان **پندرھوین باب** مین جھلی اور جلد کا بیان **سولھوین باب** مین بال اور ناخنون کا بیان یہ فہرست
سولہ بابون کی ہی

باب پہلا مجمل بیان اعضاے متشابہ کا

ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ سطقسات قریبہ یعنے بسیط اجزا بدن انسان کے یہی چارون اخلاط ہین اور ان بسائط کے قریب تر وہی
اعضاے بدن انسان کے ہین جو بسیط ہون اسلیے کہ اُن اعضاے بسیط کی ترکیب انھین بسائط چارگانہ سے ہوتی ہی اور ان
بسیط اعضا سے ترکیب اعضاے آلیہ کی ہوتی ہی۔ اور ہمنے امر اخلاط کا حال مشرح بیان کردیا ہی۔ اور اس مقام پر ہم اعضاے بسیطہ کا

حال بیان کرتے ہین اور اسکے بعد اعضاے مرکبہ کا حال بیان کرینگے - اور ایسے مقدمات سے ہم اس بیان کو شروع کرتے ہین جنکا
محتاج دیکھنے والا اس کتاب کا امر اعضا مین ہے - اب ہم کہتے ہین کہ طبیعت مین حیوان کے بدنون کی ترکیب بہت سے اعضاے کی ہے
جو اپنے جوہر ذاتی اور کیفیات مین مختلف ہین اور یہ بات اُسی احتیاج کی وجہ سے طبیعت نے کی ہے کہ ان سب مختلف قسم کے اعضا کی طرف
اس حیوان کی بقا اور ثبات کی حاجت ایک وقت معین تک تھی جسکا اندازہ خالق نے یون کیا تھا کہ اُسوقت تک یہ حیوان باقی رہے
اور وہ غرض بھی پوری ہو جو اس حیوان کے پیدا کرنے سے مطلوب ہے - یہ بات اسواسطے ہے کہ بدن ہر ایک حیوان کا بمنزلہ آلہ کے اُسی
نفس کے واسطے ہے جو اُس حیوان مین ہوتا ہے جسکو مشابہت اُسی نفس اور اُسکے افعال سے ہے - اور اسی نظر سے چونکہ شیر کی شان نفس سے
شجاعت اور غضب اور جرأت تھی لہذا اُسکا بدن بھاری اور قوی بنایا گیا اور اُسکے دونون ہاتھون مین مخالیب یعنے ترچھے ناخون
اور چنگل پیدا کیے گئے اور اُسکے مُنھ مین نوکدار دانت بنائے گئے - اور خرگوش کا نفس چونکہ ڈرنے والا اور خائف ہے اُسکا بدن
سبک اور ہلکا پیدا کیا گیا تاکہ جلدی دوڑے اور بھاگے - اسی طرح ہر ایک حیوان کا بدن مشاکل اور مشابہ اسی نفس کے پیدا کیا گیا
جو اُسمین ہے - اور چونکہ ہر ایک نفس حیوانی کے واسطے قوتہاے مختلفہ ہین لہذا خالق بزرگ اور برتر نے اُنکے واسطے اعضاے
مختلفہ بھی طرح طرح کے ایسے پیدا کیے جنکے جوہر یعنی ذات جوہریہ اور شکلین باہم مختلف ہین - اور وہ اختلاف بھی ایسا مناسب تجویز کیا
جو اُن قوے کو مناسب تھا جنسے اُن قوتون کے افعال صادر ہوتے ہین - مثلاً انسان کے واسطے دو ہاتھ بنائے گئے جنسے تمام اعمال
دستکاری پر کارکن ہو جاوے - اور ہاتھون مین بہت سی اُنگلیان مختلف مقدار اور شکل کی پیدا کی گئین اسلیے کہ اُن اُنگلیون سے
گرفت ہر طرح کے جسم کی کرسکے چاہے بڑی چیز کو پکڑے اور اُٹھاوے یا چھوٹی کو - یا مثلاً جگر کا رنگ سرخ پیدا کیا تاکہ بوجہ سرخی کے
خون پیدا کرنے کے مناسب ہو - اور دونون پستان اور دونون خصیون کا رنگ سپید بنایا گیا تاکہ دودھ اور منی کے پیدا کرنے کی
مناسبت حاصل ہو - اسی طرح ہر عضو اعضاے بدنی کی ہیئت اور کیفیت وہی بنائی گئی جو مناسب اس کام کے تھی جو کام اس عضو کے
واسطے تجویز کیا گیا ہے - اور اس خلقت اور مناسبت کی شرح اور تفصیل ہم بعد اسکے کرینگے - بنظر انھین فوائد اور اغراض کے اعضاے
بدنی بھی بہت سے بنائے گئے میری مراد یہ ہے کہ قوتین اور افعال غریزی کے مختلف ہونے کی وجہ سے اعضا مین کثرت ہوئی افعال
غریزی بدن مین تین ہین اول افعال نفسانی - دوم افعال حیوانی - سوم افعال طبیعی - افعال طبیعی مین سے غذا اسکے
افعال ہین اور انھین افعال طبیعی مین سے تولید کے افعال یعنے غذا سے کسی چیز کو پیدا کرنا - اسی طرح اعضاے بدنی مین سے
بعض اعضا افعال نفسانی کے آلات ہین یعنے اُن اعضا سے نفسانی افعال پیدا ہوتے ہین اور اُن اعضا کو اعضاے نفسانی
کہتے ہین اور کچھ اعضا آلات افعال حیوانی کے ہین جنکو اعضاے حیوانی کہتے ہین اور انھین اعضا مین سے آلات افعال طبیعی کے
ہین جنکو اعضاے طبیعی کہتے ہین یہ اعضا وہی ہین جنکو اعضاے غذا اور اعضاے تناسل ہم کہینگے یعنے جنسے بدن کی غذا
پہونچانے اور نسل کا باقی رہنا متعلق ہے - اعضاے نفسانی کو طبیعت نے حس اور حرکت کے واسطے مہیا کیا ہے جو حرکت ارادہ کرنے سے
تمام حیوانات کے بدن مین ہوتی ہے - اور یہی اعضاے نفسانی انسان کے بدن مین علاوہ حس و حرکت کے عقل اور تمیز کا بھی کام دیتے ہین
یہ اعضا دماغ اور دونون آنکھین اور دونون نتھنے اور دونون کان اور زبان اور پٹھے اور عضل یعنے پٹھے ہین - اعضاے حیوانی وہ ہین
جنسے تنفس یعنے سانس لینا حفظ حرارت غریزی کے واسطے ہوتا ہے اور انھین اعضاے حیوانی سے افعال حیوانی تمام ہوتے ہین

یہ اعضا سینہ اور جھلیان اور دل اور پھیپھڑہ اور پھیپھڑہ کی نلی جسکو قصبۂ ریہ کہتے ہین اور حنجرہ جسکو گلا کہتے ہین اور حجاب یعنی پردہ جو سینہ کے اندر ہی اور حرکت کرنے والی رگین ہین۔ اعضاے غذا کو طبیعت نے اسواسطے بنایا ہی تاکہ غذا کو مناسبت جوہر اعضا کی طرف پھیر دیا کرے اور جسقدر مقدار کسی عضو کی تحلیل ہو جائے اُسکے قائم مقام اُتنی مقدار بناکر چھوڑ دیا کرے اسواسطے کہ آدمی اور تمام حیوانات کے بدن ہمیشہ انمین تحلل اور انفشاش یعنی بکھر جانا ہوا کرتا ہی لہذا یہ اعضا محتاج خلف یعنی بدلے کے ہین اُس مقدار کے جسکی تحلیل ان اعضا سے ہو جائے اور وہ خلف یعنی بدلے کی چیز یہی غذا ہی اور اسکا عضو متحلل اسواسطے محتاج ہی تاکہ بدن مین اضمحلال اور کمی پیدا ہو کر بطلان بدن کا نہو جائے اور چونکہ غذاؤن مین کوئی ایسی چیز نہین پائی جاتی ہی جو بالکل مشابہ اُس جز کے عضو بدن سے ہو جسکی تحلیل ہوا کرتی ہی لہذا طبیعت کو حاجت اسکی ہوئی کہ جوہر غذا کو اُس صورت کی طرف پھیر دے جو مثل اور مشابہ اُسی چیز کے ہو جسکی تحلیل عضو بدن سے ہوئی تاکہ مادہ بدنی مین کمی نہو اور نہ حیلت فاسد ہو جائے۔ یہ اعضاے غذا یہی منھ ہی اور دانت اور مری جسکو کرش خواہ نلی کہتے ہین اور معدہ اور آنتین اور جگر اور تلی اور پتہ اور دونون گُردے اور مثانہ اور وہ رگین جو ساکن ہین۔ اعضاے تناسل کو طبیعت نے اسواسطے بدن مین مہیا کیا ہی تاکہ نوع یعنی قسم حیوان کی بقا رہے اور نسل منقطع نہو جائے۔ اسکی دلیل یہ ہی کہ چونکہ بدن حیوانات مین ہمیشہ تحلل اور تغیر ہوا کرتا ہی اور یہی بات بدن کے فساد اور فنا کا سبب ہی۔ لہذا طبیعت نے حیوانون کے بدن مین اعضاے تناسل کو بنایا جنکے ذریعہ سے قدرت اس بات کی ہوئی کہ حیوان کے ہر ایک جوڑے سے ایک شخص ایسا پیدا ہو جو اُسکے قائم مقام ہو نر یہ بچہ ہو یا مادہ تاکہ کوئی قسم اقسام حیوان سے نابود نہو جائے کہ اُسکا عوض اور نام اور نشان پیچھے نہ باقی رہے۔ یہ اعضاے تناسل رحم جسکو بچہ دان کہتے ہین اور آلۂ ذکر اور دونون خصیے اور اوعیہ منی یعنے منی کے رہنے کے ظرف ہین۔ جو قسم اقسام سے اُن اعضا کی بیان ہوئی جو آلات افعال کے ہین اُن سب ہین ایک عضو بجاے اصل کے اُن سب اعضا کے واسطے ہی اور وہی ایک عضو مخصوص اُس کام کرنے کے واسطے ہی۔ اور باقی ماندہ اور اجزا اسی عضو اصلی کی مدد کے واسطے مہیا کیے گئے اُسی فعل پر جو اس عضو اصلی سے طبیعت لیتی ہی۔ اور یہ مددگاری کئی طرح سے ہوتی ہی یا اس طرح پر کہ اُس عضو اصلی کے فضلہ کو یہ باقیماندہ اعضا قبول کرین اور اُسکو پاک اور صاف کر دین۔ یا اس طرح کی اعانت کرتے ہین کہ اعضا اصلی سے غذا لیکر دوسرے عضو کو پہونچا دین یا اس طرح کی اعانت کرتے ہین کہ اُس عضو اصلی کی حفاظت کرین اور اُسکو باقی رکھین مترجم کہتا ہی کہ یہ بیان مصنف نے تمام اعضاے رئیسہ اور مرؤسہ کا جو خادم ہین اعضاے رئیسہ کے اجمالی طور پر کر دیا اب ہر ایک کی تفصیل اور توضیح کرتا ہی متن اعضاے نفسانی مین اصل اور رئیس دماغ ہی اسلیے کہ دماغ ہی سے عقل اور تمیز کا فعل ہوتا ہی اور اسی دماغ سے قوت حس اور حرکت ادمی کی تمام اعضاے بدنی تک پھیلتی ہی اور پہونچتی ہی۔ لیکن جو عضو دماغ کی مددگاری کے واسطے افعال دماغی پر بنایا گیا یہ دونون آنکھین اور دونون کان کہ سماعت اور دونون کل سونگھنے کے جو ناک مین ہین اور زبان اور پٹھہ اور عضل یعنے مخلوق ہوے۔ اور ہر ایک حس حواس پنجگانہ سے دماغ تک اُس چیز کو پہونچاتی ہی جسکا احساس خارج سے کیا ہی پس اُسکی تمیز اور تدبیر کرتی ہی جو اُس حس یا محسوس کے مناسب ہی۔ پٹھہ اور عضل دونون متحرک ہوتے ہین جسوقت دماغ قصد حرکت کا اعمال ممیزہ مین کرے یعنی جن اعمال سے دماغ تمیز کا فعل کرتا ہی لیکن جو عضو دماغ کے فضلے کے قبول کرنے اور دفع کرنے کے واسطے بنایا گیا ہی نام اُسکا آبزن اور قمع رکھا گیا ہی اور جسکو غدہ مستدیرہ یعنے گول غدود کہتے ہین۔ لیکن جو عضو اسواسطے بنایا گیا کہ دماغ سے اور جگہ پر فعل دماغ کو پہونچا دے وہ پٹھے ہین جو حس و حرکت کو تمام اعضا تک پہونچاتے ہین۔ لیکن جو عضو کہ دماغ کی حفاظت کے واسطے بنایا گیا ہی وہ جھلیان ہین جو دماغ پر رکھی ہین۔ اعضاے حیوانی کی اصل قلب ہی اسلیے کہ وہی سرچشمۂ زندگی اور قواے حیوانی کا ہی

اور حرارت غریزی کا چشمہ ہو اور اسی سے حرارت غریزی تمام بدن مین اور ہر ایک عضو مین پہونچتی ہو تا کہ حیوان زندہ باقی رہے - جو عضو قلب کی
مددگاری کے واسطے اُسکے فعل پر پیدا کیا گیا وہ پھیپھڑہ اور سینہ کے حجاب اور سینہ کے عضل ہین - اسلیے کہ انھین اعضا کے ہلنے اور حرکت کرنے سے
ہوا قلب مین داخل ہوتی ہو تا کہ حرارت غریزیہ کی گرمی سے قلب کو راحت پہونچے اور وہ فضلہ دخانی جو قلب مین جمع ہوتا ہو نکلجائے جسکو
ہم بشرح و بسط اور مقام پر بیان کرینگے لیکن وہ عضو جو قلب سے حرارت غریزی کو لیکر دوسری جگہ پہونچاے وہ شراءین ہین یعنے جو
رگین کہ قلب سے حرارت غریزی کو لیکر اور قوت حیات کو لیکر تمام اعضاے بدنی کو پہونچاتی ہین - اور جو عضو کہ قلب کے بچانے اور
حفاظت کے واسطے پیدا کیا گیا وہ جھلی ہو جو قلب کو ڈھانپے ہوے ہو اور وہ جھلی جو پسلیون اور سینہ کے اندر لگی ہوئی ہو - اعضاے
غذا مین جو عضو کہ اصلی اور رئیس ہو اور جو کہ فعل غذا یعنے تغذیہ کے پورا کرنے کے واسطے بنایا گیا وہ جگر ہو اسلیے کہ جگر خون کا چشمہ ہو
اور اسمین غذا انجوڑ کر خون بنتی ہو اور اسمین خون بننے کے بعد وہی خون تمام بدن کو پہونچتا ہو تا کہ بدن اُس سے غذا پاوے لیکن وہ عضو
جو کہ جگر کی مددگاری کے واسطے بنایا گیا جگر کے افعال پر اُنمین سے بعض وہ عضو ہین جو اصلاح غذا کو پہلے کرنے کے واسطے بنائے گئے
کہ تھوڑی سی اصلاح اُسکی پہلے سے کرلین تا کہ معدہ پر غذا کا تغیر دینا آسان ہوجاے اور ہضم کرنا غذا کا بھی معدہ پر آسانی سے ہو یہ اعضا
جیسے منھ اور دانت ہین - اور بعض اعضا غذا کے پیسنے اور باریک کرنے کے واسطے پیدا کیے گئے کہ غذا کو پیسکر اُسکی ہیئت کو متغیر کرین اور
بدل ڈالین تا کہ جگر پر غذا کا بدل دینا اور اُسکی ہیئت کو بطرف جوہر خون کے پھیرنا آسان ہو - اور یہ عضو بھی معدہ ہو - اور بعض اعضا
اسواسطے بنائے گئے کہ غذا کا نفوذ معدہ سے بطرف جگر کے کردین جیسے باریک آنتین جو تین عدد ہین اور وہ رگین جو ماساریقا کے نام سے
نامزد ہین - اور بعض اعضا وہ ہین کہ جو غذا کے نفوذ کرانے کے واسطے جگر سے تمام اعضا مین بنائے گئے کہ تمام بدن کے اعضا مین وہ غذا
پہونچ جاے جیسے وہ رگ جسکا نام اجوف رکھا گیا ہو اور جو رگین از قسم اوردہ اُسی اجوف سے اُگتی ہین - اور انھین اعضا مین سے وہ ہین
جو فضول خون کے تنقیہ کے واسطے پیدا کیے گئے یعنی خون کو فضول سے پاک کردین اور اُسکو فضلہ سے جدا اور الگ کردین جیسے تلی اور مرارہ
یعنے پتہ اور دونون گردے - اور بعض اعضا ایسے ہین جو بعض فضلہ کے قبول کے واسطے بنائے گئے کہ اُسکو دفع کرکے اخراج اُسکا بدن سے
بطرف خارج کے اور وہ یہ آنتین ہین جو غلیظ اور موٹی ہین اور مثانہ بھی ایسا ہی عضو ہو لیکن آنتین اُسی فضلہ کو لیتے ہین جسکو معدہ
متغیر کرتا ہو اور فضلہ معدہ کو آنتین لیکر بطرف خارج کے دفع کرتی ہین - اور مثانہ پتلے فضلہ کو اور اُس مائیت کو لیتا ہو جسکو گردہ خون سے
جدا کرکے بطرف مثانہ کے بھیجتا ہو اُسی فضلہ مائی کو مثانہ لیکر بطرف خارج کے دفع کرتا ہو لیکن جو عضو اسواسطے بنایا گیا کہ جگر سے کچھ لیکر اور
اعضا کی طرف پہونچاوے وہ اوردہ یعنے ساکن رگین ہین اور جو عضو کہ جگر کے بچانے اور حفاظت کے واسطے بنایا گیا وہی جھلی ہو کہ جگر کے
اوپر ہو اور صفاق البطن ہو یعنے وہ پتلی جھلی ہو جو پیٹ پر ہو - آلات تناسل مین اصل اور رئیس جو فعل تولید کے پورا کرنے پر قدرت کیا گیا
دونون خصیے ہین جنکو انثیین کہتے ہین - اور انکے سوا جو کہ معونت اور مددگاری کے واسطے بنائے گئے کہ انثیین کے فعل پر مدد کرین
وہ اوعیہ یعنے برتن منی کے ہین - پس مردون مین اوعیہ منی دو عدد ہین اور عورتون مین اُنکا رحم ہو اسلیے کہ یہی اعضا منی سے تولید
یعنے بچہ کو بناتے ہین - دونون پستان بھی منجملہ انھین اعضا کے ہین جو تولید کی مدد کے واسطے مخلوق ہوے اسلیے کہ دونون پستان سے
پرورش اطفال کا کام نکلتا ہو - مگر وہ عضو جو اسواسطے بنایا گیا کہ انثیین سے لیکر دوسری عضو مین پہونچاوے وہ ظرف منی کا ہو اور
ذکر بھی گویا دونون ظرف منی کے مردون مین منی کو انثیین سے لیکر ذکر مین پہونچاتے ہین اور ذکر اسکو رحم مین عورت کے گرا دیتا ہو

یہی دونوں منفعتوں کو انھین سے لیکر ختم ہین کرتے ہین - انھین منفعتوں کے واسطے ان اعضا کے چار اقسام شمار کیے جاتے ہین اور انھین
اعضا سے تمامی افعال ہر کہ طبیعت بدنی ... جاری ہین تمام ہوتے ہین اسلیے کہ یہی اعضا آلات اُن افعال کے ہین کبھی تقسیم اعضا کی اور
طرح سے کی جاتی ہے یہ دوسری تقسیم پہلی تقسیم سے بھی زیادہ بہتر ہے - دوسری تقسیم مین یون کہا جاتا ہے کہ اعضا کی دو قسمین ہین - ایک تو
اعضاے متشابہ الاجزا - اور دوسری اعضاے آلیہ - اعضاے متشابہ الاجزا وہ ہین جو مفرد اور بسیط ہون مراد میری بسیط سے اس مقام پر
یہ ہے کہ ان اعضا کا جز مشابہ کل کے ہے اور کل مشابہ جز کے ہے (اور مراد مشابہت سے نام کا یکسان اور ایک ہونا ہے یعنے جز کا نام وہی ہے
جو کل کا نام ہے) یہ اعضا ہڈیان اور غضاریف یعنے کری اور نرم ہڈیان اور پٹھے اور جہندہ رگین اور ساکن رگین اور جھلیان اور رباطات
اور چربی اور گوشت اور بال اور ناخون اور کھال ہے - اسلیے کہ ہر ایک عضو کا ان اعضا سے ایک ٹکڑا اُسی نام سے پکارا جاتا ہے اور وہی
نام اُسکا بھی ہے جو کل کا نام ہے - اعضاے آلیہ جو اعضاے مرکبہ ہین وہ اعضا ہین جو انھین اعضاے بسیطہ خواہ متشابہ الاجزا سے
مرکب ہون جو بسیط اور مفرد ہین - جیسے سر اور ہاتھ اور پانون اور جگر وغیرہ جو اعضاے مرکبہ ہین - اسلیے کہ ہر ایک عضو انھین اعضاے مرکبہ سے
اُسمین ہڈی اور پٹھہ اور گوشت اور کھال اور جھلی اور رگہاے ساکنہ اور جہندہ ہوتی ہین - ان اعضا کو اعضاے آلیہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ اعضا
آلات افعال بدنی کے ہین - اور ہم پہلے بیان اعضاے متشابہ الاجزا کا شروع کرتے ہین اُسکے بعد اعضاے آلیہ یعنے مرکب اعضا کا
بیان کرینگے - اقسام اور اصناف اعضاے متشابہ الاجزا کے سات ہین (۱) صنف غضاریف یعنی کریان اور عظام یعنے ہڈیون کی (۲)
صنف وتر اور رباطات کی (۳) صنف رگہاے غیر جہندہ کی اور غیر جہندہ رگون کو اوردہ کہتے ہین (۴) قسم رگہاے جہندہ کی جنکو شرائین
کہتے ہین (۵) قسم گوشت مفرد اور غدد یعنے گٹھریان جو گول گول غدود بدن مین ہوتے ہین اور شحم یعنی چربی (۶) قسم کھال اور جھلیون کی
(۷) قسم ناخن اور بال کی اور ہم پہلے ذکر اصناف استخوان کا کرتے ہین

باب دوسرا مجملی بیان ہڈیون کا

ہڈیان نہایت سخت چیز ہین اعضاے بدنی حیوان کی اور نہایت خشک چیز ہین سب اعضا مین انکی یہ سختی اور خشکی دو منفعت کی راہ سے
تجویز کی گئی ایک منفعت یہ ہے کہ یہ ہڈیان بمنزلہ اساس اور ستون کے ہین جنپر تمام اعضاے بدنی اعتماد کرین اسلیے کہ سب اعضاے بدنی ہڈیون پر
رکھے ہوسے ہین اور یہ ہڈیان بمنزلہ اساس اور بمنزلہ اُٹھانے والی چیز کے ہین اور اعضا کے واسطے - اور اُٹھانے والے کو چاہیے کہ محمول یعنی
اُٹھائی ہوئی چیز سے سختی مین زیادہ ہو اور قوی تر ہو اسی باب مین - دوسری منفعت انکی سختی مین یہ ہے کہ بعض مقامات پر ہڈیون سے حاجت
اس بات کی ہوتی ہے کہ بجاے سپر کے ہو جاوین اُن اعضا کے واسطے جو سواے ہڈیون کے ہین جیسے سر کی کھوپڑی اور سینہ کی ہڈیان -
اور جو چیز سپر گردانی جاوے اُسکو چاہیے کہ سخت ہو اور جن چیزون کی ملاقات کرے اُنکے آفات اور صدمات روکنے پر صبر کرنے والی ہو
اور برداشت کر سکے - بدن کی ترکیب بہت سی ہڈیون سے ہے جنکے احوال بحسب حاجت مختلف ہوتے ہین - اور حاجت اس بارہ مین جو منفعت کی
راہ سے تھی پہلی حاجت بسبب حرکت کے - دوسری حاجت بسبب تحلیل فضلہ بخاری کے - تیسری حاجت نسبت بچانے اُن آفات کے جو ہڈیون پر
پہونچتی ہین - چوتھی حاجت بسبب عضو کے چھوٹے بڑے ہونے کے - پانچوین حاجت بسبب بچانے اور مضبوط کرنے اور اعضا کے - چھٹی حاجت
بسبب اسکے کہ حرکت مین سبکی پیدا ہو - حرکت کے سبب سے سختی مین نفع یہ ہے کہ چونکہ حیوان محتاج اس بات کا ہے کہ بعض اوقات اپنے بعض اعضا کو
ہلاوے اور حرکت دے اور بعض کو نہ دے مثلاً دونون ہاتھون کو ہلاوے یا دونون پانون کو ہلاوے یا سر کو اور بعض اوقات اسکو حاجت اسکی ہے

کہ عضو کے ایک جز کو ہلائے اور دوسرے کو نہ ہلائے مثلاً ہتھیلی کو ہلائے اور کلائی کو نہ ہلائے یا اُنگلیون کو ہلائے اور ہتھیلی کو نہ ہلائے اور از بس قبیل
اور اعضائے متحرکہ مین بھی حاجت ہوتی ہے جنکو ارادہ اور اختیار سے آدمی ہلاتا ہے لہذا جائز ہوا کہ ہاتھ ایک ہڈی کا بنایا جاتا بلکہ بہت سی ہڈیون کا
بنایا گیا۔ بسبب تحلیل رسانے بخاری کے ہڈیون کی کثرت اسلیے ضروری تھی کہ چونکہ جو فضلے بدن مین جمع ہوتے ہین وہ ہر ایک عضو کے اعضائے
بدنی سے ہوا کرتے ہین اور بعض کا فضلہ غلیظ اور گاڑھا ہوتا ہے اور بعض کا لطیف بخاری لہذا فضلۂ غلیظ کے واسطے ایسی راہین بنائی گئین جنسے
یہ فضلہ بہے اُترکر اس طرح بہ نکلے کہ اُسکا نکلنا محسوس ہو اور فضلہ بخاری کی شان سے یہ بات ہے کہ اوپر کو چڑھتا ہے اور تحلیل اسکی بسہولت کے ساتھ
ہوتی ہے اسی سبب سے ہڈیون مین جداول یعنی باریک باریک راہین بنائی گئین تاکہ یہ فضلے اس طرح برسات ہو کر نکلین کہ حس ظاہر نہو۔ اور کھال مین
بھی ایسے چھوٹے چھوٹے سوراخ بنائے گئے جدھر سے یہ دخانی فضلہ مثل بخار کے نکلجائیں۔ جیسے سر کی کھوپڑی ہے اسی طرح کے سوراخ
بنے ہین اسلیے کہ سر چونکہ بدن مین اوپر کا عضو ہے کہ اُس طرف بخارات کل اعضا کے اُٹھتے ہین تا اینکہ سر کی یہ صورت ہے کہ جیسی چھت اُس
مکان کی ہو جسمین آگ سلگائی جاتی ہو کہ وہ چھت دھوئین سے کالی ہو جاتی ہے لہذا حاجت اسکی ہوئی کہ سر کی ہڈی مین بہت سے منفذ اور
راہین ایسی بنائی جائین جسمین سے یہ فضول بخاری ہر وقت نکلا کرین اسلیے کہ حاجت دماغ اور بھیجہ کے بچانے کی اس بات سے تھی کہ اُسکو
کوئی جسم ایذا دینے والے اجسام سے نہ پہونچے۔ لہذا اسکی یعنے سر کی ہڈیاں بہت سی بنائیں گئین اور بعض ہڈیون کو بعض سے ملا دیا گیا اندر لیکن
اُن درزون کے جنکا شؤن نام رکھا گیا ہے۔ ہڈیون کی کثرت بسبب اُن آفتون کے جو ہڈیون مین پہونچتی ہے اسواسطے تجویز ہوئی کہ جو آفت ایک
ہڈی کے کسی بعض جز مین ایک وقت پہونچیگی تمام ہڈی مین سرایت کر جائیگی لہذا اکثر اعضا مین بجائے ایک ہڈی کے دو ہڈیان اور تین اور زیادہ
بنائی گئین تاکہ جسوقت ایک ہڈی کو آفت پہونچے دوسری ہڈی تک جلدی نہ پہونچ جائے اور یہ دوسری ہڈی جو آفت سے بچ رہی ہے آفت رسیدہ
ہڈی کی نائب ہو اور جس کام کرنے کے واسطے آفت رسیدہ ہڈی بنائی گئی تھی یہ دوسری ہڈی اُسکے قائم مقام ہو۔ جیسا کہ ہڈیون مین کہ اعلے
یعنے داڑھی کے مقام کے اوپر والی ہڈیون مین یہی بات رکھی گئی ہے۔ اور جیسے ناک کی ہڈیان اور دونون آنکھون کی ہڈیون مین اور جیسے
دونون رخسارون کی ہڈیون مین اور جیسے اُن ہڈیون مین جو ہتھیلی کے متوسط یعنے کا بہ اور دونون قدم کے مشط کی ہڈیون مین۔ ہڈیون کی
کثرت بنظر چھوٹے بڑے ہونے عضو کے یہ منفعت ہے کہ بعضے اعضا جو بڑے ہین اُنہین بڑی ہڈی درکار تھی جیسے ران کی ہڈی یا پہونچے کی
ہڈی۔ اور بعض عضو چھوٹے محتاج چھوٹی ہڈی کے تھے جیسے اُنگلیون کی چھوٹی چھوٹی وہ ہڈیان جنکو سلامیات کہتے ہین لیکن حفاظت
اور بچانے کی نظر سے ہڈیون کی کثرت کی حاجت یون تھی کہ جو ہڈی محتاج بچانے کی تھی وہ ٹھوس اور مضبوط پیدا کی گئی جیسے لحی یعنے
داڑھی کے مقام کے نیچے کی ہڈی۔ حرکت سبک ہونے کی نظر سے یہ صورت ہے کہ جس چیز کو حاجت سبک حرکت کرنے کی تھی اُسکی ہڈی جوف دار
اندر سے خالی بنائی گئی جیسے ران کی ہڈی اور پہونچے کی ہڈی۔ اسلیے کہ یہ دونون ہڈیان مقدار مین چونکہ بڑی تھین اور زیادہ حرکت کرنی
اور جلد حرکت کرنے کی انکو حاجت تھی لہذا اندر سے خالی بنائی گئین۔ جو ہڈی اندر سے خالی ہے اُسمین مغز پیدا کیا گیا تاکہ وہی گودہ اُس
ہڈی کی غذا رہے۔ تمام بدن کی ہڈیان ایک دوسرے سے دو طرح پر متصل ہین ایک تو جوڑ کی وجہ سے جو بیچ مین دونون کے رکھا گیا ہے
اور اسی کو اتصال مفصلی کہتے ہین اور دوسرے گوشت کے پیدا ہونے سے جو دونون پر ایک ذات ہو کر آگیا ہے اور اسکا نام اتصال التحامی ہے۔
جوڑ کی راہ سے اتصال ہڈی کا دو طرح پر ہے ایک تو نرم اور کمزور ہے اور دوسرا اُستوار اور مضبوط ہے۔ نرم جوڑ کی حاجت حرکت کے سبب سے تھی
لہذا جب دو ہڈیون مین جوڑ پیدا کیا گیا اُسمین یہ حکمت رکھی گئی کہ ایک ہڈی کے سرے پر ایک گول گول گھنڈی بنائی گئی اور دوسری کا

ہڈی مین سرے پر ایک گڑھا برابر اُسی گھنڈی کے پیدا کیا گیا جو اُسی گھنڈی کی شکل پر ہو اور یہ گھنڈی اُسی گڑھے مین درست بٹھا دی گئی اسی واسطے دونون ہڈیون کے بیچ مین وہ جوڑ رکھا گیا کہ بروقت حاجت کے حرکت کرے اور اس جوڑ کی مضبوطی اس طرح پر کی گئی ہو کہ اس گھنڈی کے گرد تیز باڑھین سی اٹھا دی گئین جیسے اُسکو دورہ کی حرکت ہو اور وہ باڑھین مشابہ افزلر یعنے چھجے کے ہو تاکہ یہ گول گھنڈی اس گڑھے کے نیچے نہ داخل ہو پس اسکو رگڑ لگی اور اس رگڑنے کی وجہ سے حرکت مین دشواری ہوگی - اس گھنڈی کے مضبوط کرنے مین مزید اہتمام یہ کیا گیا کہ سرے پر گول زیادتیون کے اور اندر اُس گڑھے کے ایک جسم غضروفی بنایا گیا اور جسم غضروفی کے اوپر ایک رطوبت چکنی چکنی پیدا کر دیگئی تاکہ ان جوڑون کو بسہولت اور جلدی حرکت ہوا کرے - اور کنارے پر ہر ایک سرے مین دونون ہڈیون کے ایک جسم عصبی اچھی طرح ٹھہرا دیا گیا تاکہ ایک ہڈی کے سرے کو دوسرے سرے سے استواری باندھ دے ایک فائدہ اس جسم عصبی کا بندش کا ہو اور دوسرا فائدہ یہ ہو کہ وہ زائدہ یعنے گھنڈی اس خوبی بندش کے اُس گڑھے سے نکلنے نہ پائے جسوقت کہ قوی حرکتین کرنی ہون اسلیے کہ قوی حرکات کے وقت خلع یعنے ہڈی اُتر جانے کا خوف تھا - ہر ایک زائدہ یعنے گھنڈی اور ہر ایک گڑھا جو کہ مفاصل یعنے جوڑون مین ہو برابر نہین ہو اسلیے کہ بعض مفاصل مین گھنڈی چھوٹی ہو اور اُسکا گڑھا زیادہ گہرا نہین ہو جیسے جوڑ شانہ کا - اور کسی مفصل مین گھنڈی لانبی ہو اور گڑھا اُسکا گہرا ہو جیسے کولے کے سرے کا گڑھا - اور کسی جوڑ مین یہ گھنڈی گول نہین ہو اور گڑھا بھی اُسکا گول نہین ہو جیسے پیٹھ کی گُریون کے جوڑ اور بعض مفاصل مین یہ گھنڈی اُس ہڈی سے اوپچی نہین ہو جسکے جوڑ کو یہ وصل کرتی ہو بلکہ اُس سے ملحق ہو اور چسپان ہو کر وصل کر دیگئی جیسے وہ لاحقہ جو پیچھے والی پہنچے کے کنارے پر وصل کی گئی ہو - انھین طریقون سے اُن مفاصل میں جوڑ لگایا ہو جو نرم ہین - لیکن جو مفاصل بہت مضبوط ہین اور اُنمین زیادہ حرکت کی احتیاج نہین ہو اُنمین سے تو بعض کے جوڑ بطور درز کے بنائے جیسے شگاف ہوتا ہو اور بعض کے جوڑ بطریقہ رکز یعنے گاڑ دینے کے اور بعض کے جوڑ بطور التصاق یعنے ملا دینے کے - جن مفاصل کا طریقہ جوڑ لگانے کا بطور شگاف کے ہو اُسکی مثال سر کی کھوپڑیون کی ہڈیون سے دیجاتی ہو اسلیے کہ ہر ایک ہڈی کو کھوپڑیون کی ہڈیون مین سے ایک زیادتی مثل گھنڈی کے عطا ہوئی ہو کہ اُن زیادتیون کی کثرت سے مشابہت آرے کے دانتون سے پیدا ہو گئی ہو پس یہ صورت ہوئی ہو کہ ہر ایک ہڈی کی زیادتی دوسری ہڈی مین سما گئی ہو اور دونون زیادتیون کے بیچ مین ایک چیز مشابہ درز یعنے شگاف کے پیدا ہو گئی ہو - ہر شخص کو اس بات کا مشاہدہ بھیڑی کی سری کے دیکھنے سے ہو سکتا ہو جسوقت سری پکائی جاوے اور جو کچھ کھال اور گوشت وغیرہ اُسپر ہو الگ ہو جائے یہی کیفیت صاف نظر آئیگی جو ہمنے بیان کی ہو - اور رکز یعنے گاڑنے کے طریقے سے مفاصل کا اتصال اُسکی مثال مین ہم اُن تیس دانتون کو ذکر کرینگے جو اوپر کی چونہ اور نیچے کی چونہ مین ہین - جو مفصل بطور التصاق کے ہو اُسکی یہ صورت ہو کہ دونون سرے دونون ہڈیون کے ملا کر درست رکھ دیے گئے نہایت مضبوطی کے ساتھ اسقدر درستی اُنمین رکھی گئی اور چسپیدگی اسقدر کی گئی کہ اگر دونون ملجائین اُنکے بیچ مین کوئی قرحہ اور شگاف نہ رہے جیسے دونون ہڈیان اوپر کے لحی یعنے چونہ کے سر کی کھوپڑی سے ملا دیگئین - یا ہڈیان اُسی لحی کی آپسمین ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہین - اسی طرح سے اتصال ایک ہڈی کا دوسری ہڈی سے اُس جوڑ مین ہو جسکو مفصل مُوثق کہتے ہین - اتصال التحام یعنے جوڑ کا گوشت آجانے سے پیوند ہو جانا اس طرح پر ہو کہ ہڈیان ایک دوسرے کے اندازہ مناسب سے رکھکر دونون کے وصل کے مقام پر ایک جسم سپید مثل گوشت کے بنا دیا گیا تاکہ ایک ہڈی دوسری سے متحد ہو جائے مثال اُسکی دونون ہڈیان لحاے اسفل کی جس مقام پر ذقن یعنے ٹھڈی کا التحام ہوتا ہو یا جیسے التحام اور پیوست ہونا گوشت کے ذریعے سے بہت سی ایسی ہڈیون مین جنکے مفاصل نرم بنائے گئے ہین - انھین دونون طریقون سے بعض ہڈی کا بعض سے اتصال کیا گیا ہو -

میری مراد ان دونون طریقون سے اتصال مفصلی اور اتصال التحامی ہی یعنے ایک ہڈی دوسری ہڈی سے یا جوڑ لگا کر متصل ہوئی ہی یا دونون پر گوشت پیدا کر کے اتصال پیدا کیا گیا

باب تیسرا ہڈیون کے اقسام اور سر کی ہڈیون کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ بدن کی ہڈیون کی چھ قسمین ہین (۱) سر کی ہڈیان (۲) پیٹھ کی ہڈیان (۳) سینہ کی ہڈیان اور پسلیان (۴) شانہ اور ہنسلی کی ہڈیان (۵) دونون ہاتھون کی ہڈیان (۶) دونون پانؤن کی ہڈیان - سر کی ہڈیون مین بھی کئی قسم کی ہڈیان ہین انمین سے سر کی کھوپڑی کی ہڈیان اور انمین سے اوپر والے لحی کی ہڈیان انھین مین سے نیچے والے لحی کی ہڈیان - انھین مین سے دانتون کی ہڈیان سر کی کھوپڑی کی ہڈیون مین یہ بات ہی کہ سر کی ہڈیون کی شکل گول ہی اور آگے اور پیچھے سے اس ہڈی مین اونچائی ہی شل پچھے کے - اس ہڈی کے گول ہونے کی حاجت بسبب دو منفعت کے ہوئی ایک منفعت یہ ہی کہ جو آفات اور صدمات خارجی اسکو پہونچین اُسکے قبول کرنے سے اسکو دوری رہے اسلیے کہ شکل مدور سب شکلوں مین قبول آفات سے زیادہ محفوظ رہتی ہی - دوسری منفعت اسکے گول ہونے مین یہ ہی کہ جوہر دماغ یعنے بھیجے کی مقدار کثیر اسمین سما جائے بسبب اسکے کہ اسمین تعقیر یعنے اندر گڑھا بنایا گیا - اس ہڈی کا آگے کی طرف اونچا ہونا اس سبب سے ہی کہ اسی جگہ پر وہ جز ہی جو مقدم دماغ کہلاتا ہی جس سے حس کے پٹھے اُگتے ہین اسلیے کہ جز مقدم دماغ کا اسی جگہ پر نیچے کھوپڑی کے رکھا گیا ہی پیچھے کی طرف اسکا اونچا ہونا اس سبب سے ہی کہ جز مؤخر دماغ کا جس سے نخاع اُگتا ہی اُسکی یہی جگہ ہی نخاع وہ چیز ہی کہ جس سے وہ پٹھے اُگتے ہین جنسے حرکت ارادی پیدا ہوتی ہی - اسلیے کہ جز مؤخر دماغ کا کھوپڑی کے اسی جز کے نیچے رکھا گیا ہی سر کی کھوپڑی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہی جسمین ایک ہڈی دوسری سے مرکب ہی اور بطریق درز متصل کی گئی اور ان درز کو شئون کہتے ہین - اسطرح پر کھوپڑی کی خلقت بنظر پانچ منفعت کے ہوئی ہی (۱) منفعت یہ ہی کہ فضلہ بخاری کے نکلنے مین آسانی ہو (۲) منفعت یہ ہی کہ ساکن اور متحرک رگین جو دماغ سے نکلکر ظاہر استخوان سر تک اور جلد سر تک آئی ہین اور وہ رگین جو دماغ مین داخل ہوئی ہین اُنکے واسطے آنے اور جانے کی راہ بنجائے (۳) منفعت یہ ہی کہ دونون جھلیان جنسے دماغ کی پوشش ہوئی ہی اُن جھلیون کے واسطے بسبب اِن ہڈیون کے مقامات ایسے پیدا ہوجائین تاکہ اُن مقامات سے وہ جھلیان لٹک جائین اور متعلق ہوجائین اور ایسا ارتباط ہوجائے تاکہ جرم دماغ سے اُٹھی رہین اور اِنکا بوجھ اُسپر نہ پڑے (۴) منفعت یہ ہی کہ اگر کسی ایک ہڈی مین کھوپڑی کی ہڈیون مین سے آفت پہونچے تمام استخوان سر تک سرایت نہ کرے (۵) منفعت یہ ہی کہ جو ہڈی مقدم سر مین ہی اُسکو حاجت اس بات کی ہی کہ نرم بنائی جائے اور جو ہڈی پشت سر کی ہی اُسکو حاجت اس بات کی ہی کہ سخت بنائی جائے اور یہ بات ممکن نہ تھی کہ ایک ہی ہڈی مین سختی اور نرمی کی صفت پائی جاتی - درز یعنے شگاف جو سر کی ہڈیون مین ہین پانچ سمجھے گئے جنسے اُن ہڈیون کی تمام قسمین ہوگئین دو درزین اُنمین سے حقیقت مین وہ درز نہین ہین - اُنکو قشریان کہتے ہین - اور تین درزین حقیقت مین بمنزلہ ایک درز کے ہین - ایک درز اِن تینون مین سے مقدم سر مین اُس مقام پر ہی جہان پر اکلیل یعنی کیس اور تاج رکھا گیا ہی اسی کا نام درز اکلیلی ہی جسکی شکل یہ ہی دوسری درز سر کے بیچ مین ہی اور اُسکی شکل یہ ہی کہ طول مین دراز ہوئی ہی جسکو درز مستقیم کہتے ہین جو مشابہ سہم یعنے تیر کے سر کے ہی اس شکل پر — تیسری درز جو پشت سر مین ہی لام کی شکل پر جس طرح خط یونانی مین لام لکھا جاتا ہی وہ یہ شکل ہی اور اسی کو درز لامی کہتے ہین - جب یہ تینون درز اکٹھا ہوجائین اُس سے یہ شکل پیدا ہوگی لیکن وہ دو درزین جو دونون کانون کے اوپر دونون طرف

واقع ہوئی ہین جنکی ابتدا درز اکلیلی سے طول مین سر کے ہوتی ہو قریب اُس درز کے جو مشابہ لام کے یونانی خط مین ہو- اور دوسری
سر کیطرف کی ان دونون درزون مین سے اُس درز سے جو سہم کے مشابہ ہو برابر ہو- جب یہ پانچون درز اکٹھا ہوجائین اُس سے یہ شکل
پیدا ہوگی — یہ شکل سر کی شکل طبیعی ہو اور جو سر اس شکل مین ناقص ہو اُسکی شکل طبیعی نہین- سر کی ہڈیان
چھہ قسمون پر تقسیم کیجاتی ہین- انمین سے دو ہڈیان بیچ مین سر کے ہین جنسے اُس درز مین جدائی کیجاتی ہو جو شبیہ سہم کے ہو اور
ان دونون ہڈیون کو یافوخ کی دو ہڈیان کہتے ہین- ان دونون کی شکل مربع یعنے چوکور ہو اور جوہر انکا نرم پیدا کیا گیا- نرمی اسکے
جوہر کی بسبب اسکے ہوئی کہ حاجت تحلل ہونے اُس بخار کی تھی جو دونون بطن مقدم دماغ مین روح نفسانی کے فضلہ سے جمع ہوتا ہو-
انھین مین سے دو وہ ہڈیان ہین جو دونون پہلو مین سر کے واقع ہین ان دونون ہڈیون مین اور بیچ مین یافوخ کے جدائی کیجاتی ہو
ان دو درزون سے جنکا درز قشری نام ہو جنکی جگہ کانون کے اوپر ہو- ان دونون ہڈیون کو جبین کی دونون ہڈیان بولتے ہین شکل
ان دونون کی مثلث ہو- جوہر ان دونون ہڈیون کا اس طرح کا ہو کہ ہر ایک کی ان دونون مین سے تین طرح پر تقسیم کیجاتی ہو ایک قسم
سختی مین پتھر کے مشابہ ہو جسکا عظم حجری نام رکھا گیا اسمین وہ سوراخ ہین جنسے سماعت متعلق ہو- یہ ہڈی اس طرح کی سخت اسواسطے
پیدا کی گئی تاکہ آفتون کے واقع ہونے سے کان کو بچائے- دوسری قسم ان دونون ہڈیون کی وہ ایک زائدہ یا گھنڈی ہو جو اسی ہڈی سے
نکلتی ہو جسکا نام حلمتی الثدی رکھا جاتا ہو کہ دونون پستان کی دونون گھنڈیون سے مشابہ ہو یہ ہڈی اس شکل کی اسواسطے بنائی گئی
تاکہ نیچے کے لحی کو اس خرابی سے منع کرے کہ اپنے مقام سے ہٹ نہ جائے اور باہر کی طرف نکل نجائے- اسلیے کہ جوڑ اسکا نرم پیدا
ہوا ہو- اور یہ ہڈی استخوان حجری سے سختی اور صلابت مین کمتر ہو- تیسرا جزء اسکا جسکا نام صدغ یعنی کنپٹی ہو اُسکی سختی دونون جزء مذکور کی
سختی سے کمتر ہو- یہ ہڈیان سخت اسواسطے مخلوق ہوئین تاکہ قبول آفات سے محفوظ رہین- اُنھین چھہ ہڈیون مین سے ایک ہڈی
مقدم سر مین ہو کہ اسمین اور یافوخ کے دونون استخوان مین وہ درز فاصل ہوئی ہو جو مشابہ اکلیل کے ہو- اور اسکا استخوان جبہہ یعنے
پیشانی کی ہڈی نام ہو اسکی شکل مشابہ نصف دائرہ کے ہو- جوہر اسکا سختی اور نرمی کے بیچ مین ہو- یہ ہڈی ایسی بنائی گئی اسواسطے
کہ آفات کی ملاقات اسکو زیادہ نہین ہو- اسلیے کہ دونون آنکھین مقدم سر مین رکھی ہوئی ہین پس یہ ہڈی اسی جگہ کو جہان دونون
آنکھین موضوع ہین آفت پہونچنے سے نگاہ رکھتی ہو اور بچاتی ہو- انھین چھہ ہڈیون مین سے وہ بھی ایک ہڈی ہو جو مؤخر مین سر کے
بنائی گئی کہ اسمین اور یافوخ کی دونون ہڈیون مین درز لامی حاصل ہوتی ہو- اور اسکا نام استخوان مؤخر سر سے رکھا گیا ہو اس ہڈی کی
شکل مختلف ہو اور جوہر اسکا سخت بنایا گیا ہو- اور یہ ہڈی پیشانی کی ہڈی سے زیادہ تر سخت بنائی گئی تاکہ قبول آفات کو منع کرے
اسلیے کہ آدمی کے سر کے پیچھے آنکھین نہین ہین جنسے دیکھے کہ کونسی چیز اور کونسی آفت واقع ہوا چاہتی ہو- سر کی کھوپڑی مین پانچ ہڈیان
اور بھی ہین جو کھوپڑی سے خارج اور جدا ہین- ایک وہ ہڈی ہو جسکا نام وتد ہو اور یہ ہڈی تمام کاسہ سر اور لحی اعلی کو شامل ہو-
یہی وہ ہڈی ہو جو مؤخر سر کی ہڈی سے اُس جگہ ملی ہو جس جگہ کا نام قاعدہ سر ہو جو ہڈیون مین لحی اعلی سے گڑی ہوئی ہو اور سر کی
کھوپڑی کی ہڈیون مین مرکوز یعنے گڑی ہوئی ہو- یہ ہڈی ان پانچ ہڈیون سے دو منفعت کے واسطے مخلوق ہوئی- ایک منفعت تو
یہ ہو کہ جو فضول ہڈیون مین مفاصل لحی اعلی کے اور سر کی کھوپڑی کی ہڈیون مین پیدا ہوا ہو وہ جاتا رہے- اور دوسری منفعت یہ ہو
کہ اتصال قحف یعنے سر کی کھوپڑی کا لحی سے استحکام اور استواری سے- اور اسمین اور مؤخر سر کی ہڈی مین درز لامی فاصل ہو [illegible]

یہ درز اوپر کو جڑ رہتی ہی اور دونون طرف جڑ سے نیچے درز اکلیلی سے ملجاتی ہی۔ چار ہڈیاں اقسام مذکورہ ان پانچ ہڈیون سے یہ ہڈیاں
ہین جو عضل صدغ یعنے کنپٹی کے عضل پر رکھی ہوئی ہین ہر ایک طرف دو ہڈیان ہین جو عضل پر چڑھاتی ہوئی ہین اور ایک دوسری سے
یعنی اوپر سے متصل ہی وسط صدغ مین جیسے کنپٹی کہتے ہین۔ ایک ان دونون کے مؤخر سے متصل ہی اور اسکا کنارہ اس ہڈی سے
متصل ہی جسکو عظم حجری منجملہ استخوانہاے سر کے کہتے ہین اور دوسرا اسرا جو متصل مقدم سر کے ہی متصل اس حاجب یعنے ابرو کے ہی جو
آنکھ کے چھوٹے کویہ کے پاس ہی۔ ان ہڈیون کا نام عظام زوج ہی۔ یہ دونون ہڈیاں عضل صدغ کے اوپر اسواسطے رکھی ہین تاکہ صدغ کو
آفات سے بچائین جو خارج سے کنپٹی کو پہونچتی ہین۔ اسلیے کہ جو آفات درد سے اس عضل کے پہونچتی ہی نہایت عظیم ہوتی ہی۔ اب
اس بیان سے معلوم ہوا کہ تمام ہڈیاں جو سر مین ہین شمار مین گیارہ ہین۔ چھ انمین سے کاسۂ سر سے مخصوص ہین اور یہ دو
ہڈیاں یا فوخ یعنے چندیا کی اور دو ہڈیاں جبین کی اور ایک ہڈی مقدم سر کی اور ایک ہڈی مؤخر مین سر کے۔ اور چند ہڈیاں
جو سر مین اور لحی اعلی مین مشترک ہین یعنے اوپر کے جبڑے مین اور یہ وہ ہڈی ہی جو مشابہ وتد کے ہی اور چار ہڈیاں خارج
سر سے جو سر سے مل کر متحد اور یکذات نہین ہوئی ہین اور یہ وہی ہڈیاں ہین جنکا نام عظام زوج ہمنے رکھا ہی۔ مگر لحی اعلی
یعنے اوپر کا جبڑا متصل قحف سے اسکی حد وہی درز ہی جسکی ابتدا درز اکلیلی سے مقام خاص استخوان صدغ مین ہوتی ہی
اور دونون آنکھون کے مقام تک پہونچی ہی پھر یہی درز بیچ مین دونون ابرون کے گذر کر دوسرے سرے تک درز اکلیلی کے تمام
ہو جاتی ہی۔ اوپر کا جبڑا یعنے لحی اعلی مرکب بہت سی ہڈیون سے ہی اور یہ ترکیب استخوان کثیرہ اور منفعت کے واسطے تجویز ہوئی۔
ایک منفعت یہ ہی کہ جسوقت کسی جزو کو اسی لحی کے آفت پہونچے تمام جبڑے مین سرایت نہ کرے۔ دوسری منفعت یہ ہی کہ لحی کا جوہر
محتاج اسکا تھا کہ اسکے مختلف طور کے اجزا ہون سختی اور نرمی مین۔ اسی واسطے بہت سی ہڈیاں اسمین بنائی گئین۔ اور یہ سب
آٹھ ہڈیاں ہین۔ دو ہڈیاں انمین سے دونون آنکھون کے واسطے۔ اور دو ہڈیاں دونون رخسارون کے واسطے اور دو ہڈیاں
ناک کے واسطے اور ایک ہڈی وہ ہی جسمین دو سوراخ دونون نتھنون کے واسطے بنائے گئے ہین۔ اور ایک ہڈی وہ ہی جسمین ثنایا
یعنے اگلے دانت اور رباعیات علیا یعنے اوپر کے دانتون کے جوکڑی ہی جو اگلے دانت اور دندان نیش کے درمیان ہی۔ لیکن وہ
دونون ہڈیاں جنمین دونون آنکھین ہین انمین سے ہر ایک ہڈی کی ابتدا اسی درز سے ہوتی ہی جسکو ہمنے لکھا ہی کہ وہ مفصل
اور جاے جدائی قحف یعنی سر کی کھوپڑی کی ہی اوپر کے جبڑے سے اور یہ وہی درز ہی جو درز اکلیلی کے کنارے سے شروع ہو کر
دونون آنکھون کے مقام سے گذرتی ہوئی دونون ابرو کے نیچے نیچے اسکے دوسرے کنارہ تک پہونچتی ہی۔ اور یہ دونون ہڈیاں
نزدیک اس درز کے جوان دونون مین ہی اور ایک دو ہڈیون مین رخسارون کے فاصل ہی تمام ہو جاتی ہین۔ ان دونون ہڈیون کو
ایک دوسرے سے وہ درز جدا کرتی ہی جو بیچ سے دونون ابرون کے شروع ہو کر بیچ مین ناک کے گذرتی ہوئی جانب مین ثنایا کے
پہونچتی ہی یعنے ان دانتون تک جنکو اگلے دانت کہتے ہین۔ ہر ایک ان دونون ہڈیون مین سے تین ہڈیون کی طرف قسمت پاتی ہی
یعنے ایک ایک کی تین ہڈیاں ہو جاتی ہین اور ان حصون کی حدبندی ان درزون اور شگافون سے ہوتی ہی جو انھین حصون کی خاص
درزین ہین۔ دونون رخسارون کی دونون ہڈیاں دونون گندہ اور موٹی ہین انکی ابتدا اس مقام سے ہی جہان پر مجری ہڈی آنکھ کی
منجملہ دونون آنکھون کے ہوتی ہی۔ مطلب یہ ہی کہ یہ دونون ہڈیاں اسی مقام سے ابتدا کرتی ہین جہان پر دونون آنکھون کی مجری

دو ہڈیاں نظر آتی ہین اور انتہا ان دونون ہڈیون کی اُس مقام تک ہے جہان پر انیاب پائے گئے ہین یعنے وہ دانت کہ جنکو نیش کہتے ہین
انھین دونون ہڈیوں مین وہ دانت ہین جو لحی اعلیٰ یعنے اوپر کے جبڑے مین مین سوائے اُن دانتون کے جنکا نام ثنایا اور رباعیات ہے
اِن دونون ہڈیون مین اور ہڈیون مین جدائی اور تفرقہ اُن دو درزون سے ہوتا ہے جو بیچ سے ابرو کے شروع ہوتی ہین اور ہر ایک
درز ایک جانب ناک کے لیتی ہے اور اُن دانتون تک جاکر منتہی ہوتی ہے جنکو انیاب کہتے ہین - یہ دونون ہڈیان اُنچائی مین گندہ ہین اور
جوہر مین سخت گندگی کا انکے یہ سبب ہے کہ اُس پیچھے کو بچاتی ہین آفات سے جو اِن دونون کے اندر سما گیا ہے لیکن سختی انکی پس بسبب
محفوظ رکھنے اور مضبوط ہوجانے کے ہے - ناک کی ہڈیاں بھی دو ہین کہ یہ دونون ابرو کے قرنہ یعنے اونچے سرے سے شروع ہوتی ہین اور
ناک کی طرف گذر کر اُس مقام تک پہونچتی ہین جہان پر ثنایا اور رباعیات کی جگہ ہے اور جہان پر انھین دانتون کی حد ہے - اِن دونون
ہڈیون کو اور سب ہڈیون سے وہ درزین جدا کرتی ہین جنکو ابھی ہم لکھ چکے ہین کہ قرنہ حاجب سے شروع ہوکر ثنایا اور رباعیات تک
تمام ہوجاتی ہین - ایک اور درز قریب انتہائے استخوان بینی کے ہے جس مقام پر دونون نتھنے ہین یہ درز اُن دو خطون سے ملتی ہے جنکو
ہمنے کہا ہے کہ وہ ناک کے دونون طرف واقع ہین - ناک کی دونون ہڈیون مین جدائی اُس درز سے ہوتی ہے جو گذرنے والی قرنہ حاجب سے
ثنایا کے بیچ تک ہے - جوہر اِس ہڈی کا پتلا ہے اسلیے کہ جب کوئی آفت اس ہڈی مین حادث ہو کچھ زیادہ ضرر اسکو نہین پہونچتا - لیکن وہ
ہڈی جسمین ناک کے دونون سوراخ ہین وہ بھی ایک پتلی ہڈی ہے جسکی تقسیم دو چھوٹی ہڈیون کی طرف ہوتی ہے جو دونون استخوان
بینی کے نیچے کی ہین اور اِن دونون ہڈیون کی حد بندی وہ درزین کرتی ہین جو ناک کی ہڈی کی حد بندی کرتی ہین - اِن دونون ہڈیون مین
چند سوراخ ہین جو سر کی کھوپڑی کے بیچ تک پار ہوگئے ہین - لیکن وہ ہڈی جسمین ثنایا اور رباعیات اوپر والے دانت ہین یہ وہی
ہڈی ہے جو اوپر کی لحی کے کنارے پر واقع ہے اس ہڈی کی بھی دو قسمین ہوگئی ہین جن دونون کے حد کی درستی اور دونون مین جدائی
رخسارون کی دونون ہڈیون سے وہی دو درزین کرتی ہین جو قرنہ حاجب سے شروع ہوئی ہین اور انیاب اور رباعیات تک
اُنکی تمامی ہے اور اِن دونون ہڈیون کو ناک کی ہڈی سے وہ درز جدا کرتی ہے جو نزدیک حد انتہائے دونون نتھنون کے ہے کہ اُسی نے اُن
دونون درزون مین وصل کردیا ہے جو دونون طرف ناک کے واقع ہے - جب اوپر کی لحی کی ہڈیون کی تفصیل کیجائے کل چودہ ہڈیان
ٹھہرینگی - چھ ہڈیان دونون آنکھون کی اور دو ہڈیان دونون رخسارون کی اور دو ہڈیان ناک کی اور دو ہڈیان ناک کے دونون
سوراخون کی اور دو ہڈیان ثنایا اور رباعیات کی - لحی اسفل اور وہی نیچے کا جبڑا ہے یہ بھی دو ہڈیون سے مرکب ہے ایک اُن دونون
ہڈیون سے دوسری کو بذریعہ اس کنارے کے ملتا ہے جسمین نیچے کے ثنایا اور رباعیات ہین اور اسکا ملنا اتصال التحامی سے ہے اور
اسی مقام مین مفصل کو ذقن یعنی ٹھڈی کہتے ہین - اور دوسرا کنارہ اسکا اُسمین دو شعبہ ہین ایک شعبہ کا سرا تیز اور باریک ہے
جسکی ترکیب دونون استخوان زوج سے ہوئی ہے اور انھین دونون کے متصل اسکا وتر بھی ہے جو کنپٹی کے عضل سے بنا ہے اسی شعبہ سے
منھ کا بند ہونا پورا ہوتا ہے - دوسرا شعبہ موٹا ہے اور سرا اُسکا گول ہے جو اُس گڑھے مین رکھا ہوا ہے کہ نیچے اُس زائدہ کے ہے جسکو شاخ
ہمنے سر پستان کے کہا ہے اور جسکی جگہ اُس ہڈی مین ہے جسکا عظم حجری پر نام رکھا گیا ہے اور اسی جوڑ سے نیچے کے جبڑے کی حرکت
پوری ہوتی ہے **دانتون کا بیان** دانتون کی یہ کیفیت ہے کہ یہ دونون جبڑون مین رکھے گئے ہین اور انھین مین گاڑ دیے گئے ہین
شمار مین کل بتیس دانت ہین سولہ اُنمین سے اوپر کے جبڑے مین ہین جنمین سے چار وہ ہین کہ دو کو ثنیتان اور رباعیتان کہتے ہین

اور یہ جوڑے دانت ہین جنکے سرے پتلے اور نوکدار ہیں اور انکا نام قاطعہ بھی رکھا گیا ہی - انکی منفعت یہ ہی کہ جو نرم چیز کھائی جاوے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہین جس طرح چھری سے نرم چیز کٹ جاتی ہی - دو دانت اوپر کے دانتون مین جو دونون طرف جوڑی کے ہین ان دونوں کے بھی سرے پتلے ہوتے ہین اور جڑین انکی چوڑی ان دونون کا نام ناب رکھا گیا ہی انکا فائدہ یہ ہی کہ جو کھانے مین سخت چیز ہو اُسکو توڑ ڈالین - دس دانت باقیماندہ سَولہ اوپر والون مین سے جنکو داڑھین کہتے ہین پانچ عدد ناب یمین کے داہنے اور پانچ عدد ناب یسار کے بائین طرف انکے سرے باخشونت ہین انھین کا نام اضراس ہی اور طواحین بھی انھین کو کہتے ہین ان کی منفعت یہ ہی کہ کھانے کی چیز کو پیس ڈالین اور جو سخت چیز ہو اُسکو توڑ ڈالین بس یہی سَولہ دانت اوپر والے تھے انھین کے مقابل مین نیچے کے جبڑے مین سَولہ دانت ہین ہر ایک دانت جبڑے مین گڑا ہوا ہی اور اُسی شعبہ اندرونی سے ملا ہوا ہی جو اُسکے مقام پر آیا ہو پس جتنا بڑا یہ شعبہ ہی اُسی قدر یہ دانت اندر گھسا ہی - انھین مقامات اور مواضع کا نام ادری اور شعب رکھا گیا ہی دانتون کا اختلاف کئی طرح سے ہوتا ہی بعض دانتون کے چار شعبہ ہین اور بعض کے تین اور بعض کے دو اور بعض دانتون کا ایک ہی شعبہ ہی مگر ثنایا اور رباعیات مین ہر ایک کے واسطے ایک ہی شعبہ ہی - اور داڑھون کا یہ حال ہی کہ اوپر کی داڑھون مین تین شعبہ ہین اور بیشتر دو داڑھین جو سرے پر ہین اُنمین چار چار بھی ہوتے ہیں اور نیچے کی داڑھون مین دو ہی دو شعبہ ہوتے ہین اور کبھی سرے کی دو داڑھون مین بھی تین شعبہ ہو جاتے ہین - یہ مجملی بیان سر کی ہڈیون کا ہی بنا بر اُس تفصیل کے جو اوپر ہمنے کر دی ہی

باب چوتھا پیٹھ کی ہڈیون کے بیان مین

پشت کی ہڈیان انکی ابتدائی حد سر کے آخری ہڈی سے ہی اور حد انتہائی انکی استخوان عصعص یعنی نشستگاہ کی ہڈی سے ہوتی ہی - اور پیٹھ کی ہڈیون کی حاجت چار منافع کے واسطے تھی - ایک تو یہ کہ پیٹھ کی ہڈیان منزلہ اساس کے تمام ہڈیون کے واسطے ہین اور یہ اسواسطے ہی کہ تمام ہڈیان پشت کی ہڈیون پر گویا جمتی ہوئی ہین جس طرح پانون کے ٹخنے اور پسریان اُسکے بیچ والے تختے پر جوڑ ہوتا ہی جمتی اور رکھی ہوتی ہین - دوسری منفعت یہ تھی کہ پشت کی ہڈیان ساتر اور چھپانے والی اور بچانے والی تمام اُن اعضا کی ہین جو اعضا اُن ہڈیون سے لگے ہوئے ہین جیسے احشا یعنے اعضاے اندرونی اور عضل - اور تیسری منفعت یہ ہی کہ پشت کی تجویف اور اندر سے خالی ہونے کی وجہ سے نخاع اسمین ہو کر گذرا ہی اور یہ جوف پیٹھ کو ہڈیون کے سبب سے حاصل ہوا ہی - اور نخاع کی طرف حاجت اضطراری تھی - اسلیے کہ ہر گاہ اعضا محتاج ایسی پٹھہ کے تھے کہ دماغ سے آئے اور اُسکے ذریعہ سے حس اور حرکت کا فائدہ ہو اور اکثر اعضاے بدنی دماغ سے دور مقام پر واقع تھے اور اتنا دور وہ مقام تھا کہ دماغ سے کوئی پٹھہ وہان تک نہین آ سکتا تھا - اسلیے کہ اگر وہ پٹھہ اتنی دور آتا تو اس بات سے بے خوفی نہ تھی کہ بسبب طول مسافت کے کٹ جاتا خواہ ٹوٹ جاتا - لہذا دماغ سے نخاع ایسی چیز پیدا کی گئی اور گذرگاہ اُسکی پیٹھ مین ہو کر مقرر ہوئی تاکہ اُسی نخاع سے تمام اُن اعصاب کی شاخین پھوٹین جو اعضاے بعیدہ مین آنی مطلوب تھین سواے مقام سر کے کیونکہ سر مین تو ہڈی خود ہی موجود ہین - چوتھی منفعت استخوان پشت کی یہ تھی کہ نخاع کو چھپائے اور اُسکی آفات سے حفاظت کرے اسلیے کہ نخاع کا جوہر بھی مثل بھیجے کے نرم نرم مخلوق ہوا ہی گویا یہ بھی دوسری قسم کا بھیجا ہی - لہذا اسی کے واسطے پشت استخوان مخلوق ہوئی تاکہ نخاع کی حفاظت کرے اور اُسکو اُن آفات سے بچائے جو نخاع پر وارد ہوتی ہین خارج سے اور اس ہڈی کی یعنی استخوان پشت کی مثال ایسی ہی جیسے قحف یعنے استخوان سر کی مثال دماغ کی حفاظت کے واسطے ہی کہ جس طرح سر کی ہڈی تمام مغز سر پر شامل ہی

اسی طرح پیٹھ کی ہڈی کا مال بہ نسبت نخاع کے ہے۔ پیٹھ کی ہڈی بہت سی ہڈیون سے بنظر دو منفعت کے مرکب کی گئی۔ ایک منفعت یہ ہے تاکہ حیوان جھکے اور دراز ہو۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ زیادہ ہڈیون کی حاجت واسطے وسیع ہونے تجویف بعض اجزاے پشت کے بھی اور بعض کے تنگ ہونے کی اور بعض کے موٹے ہونے کی اور بعض کے پتلے ہونے کی۔ اسلیے کہ پیٹھ کے اوپر والے اجزا پتلے ہین اور انکی تجویف یعنی خالی مقام اندرونی وسیع اور زیادہ ہین۔ اور پیٹھ کے نیچے کے اجزا موٹے ہین اور انکا جوف اندرونی تنگ ہے۔ پیٹھ کی ہڈی کی چار طرف قسمت ہوتی ہے (۱) عنق اور وہی گردن ہے (۲) ظہر جسکو پیٹھ کہتے ہین (۳) حقو جسکو قطن کہتے ہین یعنے کمر (۴) عجز اور یہ چوڑی ہڈی ہے کمر کے قریب یعنے چوتڑ۔ گردن کی خلقت آدمی مین دو سبب سے ہوئی ہے ایک آواز کی خوبی کی نظر سے اسلیے کہ جس حیوان کے گردن نہین ہے یا تو اُسکے آواز ہی نہین جیسے مچھلی یا اگر آواز تو ہے مگر اچھی نہین جیسے مینڈک۔ دوسرا سبب گردن کی خلقت کا سر کا آگے اور پیچھے کی طرف دوہرا ہوجانا۔ گردن سات فقرون سے مرکب ہے اور اسکی ساتون گُریان مقدار مین تمام پیٹھ کی گُریون سے چھوٹی ہین اور جرم انکا پتلا ہے اور تجویف یعنے خالی جگہ اندرونی مین وسعت زیادہ ہے۔ ظہر یعنی پیٹھ بارہ فقرہ یعنے بارہ[12] گُریون سے مرکب ہے یہ سب فقرہ گردن کے فقرون سے بڑے ہین اور اُنچائی مین بھی زیادہ ہین اور تجویف مین انکے تنگی ہے۔ انکی مقدار کا بڑا ہونا اُسکی حاجت بنظر دو منفعت کے ہے ایک تو یہ کہ پسلیان اسی پر بنائی گئی ہین اور انھین گُریون سے ربط دی گئی ہین اور دوسری منفعت یہ ہے کہ احشا جسکو اوجھ کہتے ہین سب انھین گُریون پر رکھے ہوے ہین۔ ان گُریون کا اُنچائی مین موٹا ہونا تابع انکی مقدار کے بڑے ہونیکے ہے۔ ان گُریون کا تجویف اندرونی کا تنگ ہونا اسواسطے ہے کہ جو نخاع ان گُریون مین بھرا ہے پاجسپر یہ گُریان شامل ہین بہت پتلا ہے بہ نسبت اُس نخاع کے جسپر گردن کی گُریان شامل ہین۔ اسلیے کہ اس نخاع سے وہ پٹھے نکل کر پھیلے ہین جو گردن کے فقرات سے پیدا ہوے ہین پس بعد پھیلجانے پٹھون کے جسقدر نخاع پیٹھ کی گُریون مین باقی رہا پتلا ہوگیا۔ حقو کی ہڈی پانچ گُریون سے مرکب ہے کہ پانچون گُریان پیٹھ کی گُریون سے بڑی ہین اور اُنچائی مین بھی زیادہ ہین اور تجویف مین اسی سبب سے تنگ ہین جو ہمنے پیٹھ کی گُریون مین لکھا ہے یہی حال سب گُریون کا ہے کہ جو گُریا اوپر کی طرف ہے مقدار مین چھوٹی ہے اور تجویف مین اُسکے وسعت ہے یعنے خالی جگہ اندرونی زیادہ ہے اور اُنچائی مین پتلی ہے۔ اور جو گُریا نیچی ہے وہ اپنے اوپر والی گُریا سے مقدار مین بڑی ہے اور تجویف مین چھوٹی ہے اور اُنچائی مین موٹی ہے۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ پہلی گُریان گردن کی جو کھوپڑی سے ملی ہوئی ہین سب گُریون سے چھوٹی ہین اور تجویف مین اُنکی وسعت ہے اور اُنچائی مین پتلی ہین مقدار مین انکا چھوٹا ہونا اس سبب سے ہے کہ انپر کوئی ہڈی نہین بنا کر رکھی گئی۔ تجویف مین گنجائش انکی اسواسطے ہوئی کہ وہ جز نخاع کا جسپر یہ گُریان شامل ہین غلیظ اور موٹا ہے اسلیے کہ نخاع جسوقت دماغ سے نکلا انھین گردن کی گُریون مین پہونچا اور ابھی تک عصبہ اسکے نیچے وغیرہ کے نہین پیدا ہوے پس اپنی مقدار پر بجنسہ باقی ہے اُنچائی مین انکا پتلا ہونا تابع انکی قلت کے ہے اور تابع انکی تجویز کی وسعت کے ہے مترجم کہتا ہے مراد مصنف کی یہ ہے کہ چونکہ یہ گُریان کمزور بنائی گئین بغرض جھکانے گردن کے آگے اور پیچھے کی طرف اور انکی تجویف کشادہ بنائی گئی تاکہ نخاع غلیظ نہین رہے لہذا انکا نازک اور پتلا ہونا انھین دو سبب سے مناسب تھا فقرون دوسری قسم کی جو پشت مین ہین انکی مقدار بڑی ہے اور تجویف تنگ ہے اور تیسری قسم کی گُریان جو ریڑھ مین ہین جنکی اُنچائی گندہ ہے اور تجویف مین تنگی بہ نسبت پیٹھ کی گُریون کے۔ جتنی جتنی یہ گُریان نیچے کو اُترتی آتی ہین اُنچائی مین ہر فقرہ کے گندگی اور تجویف مین تنگی اور مقدار مین بڑائی بڑھتی جاتی ہے۔ تجویف کی تنگی بڑھنے کا یہی سبب ہے کہ ہر گُریا سے چونکہ نخاع کے جوہر سے ایک جوڑا پٹھے کا نکلتا ہے

ہوکر نکلتا ہی جو ہر گریا کے دونوں طرف ہین مراد یہ ہی کہ ہر گریا کے داہنے بائین ایک سوراخ ہی جنسے ایک ایک پٹھہ نخاعی اعصاب کا نکلتا ہی
اور جسقدر گریان نیچے کی طرف آتی جاتی ہین بسبب نکلنے انھین پٹھون کے نخاع پتلا ہوتا جاتا ہی۔ ریڑھ کی گریون کا بڑا ہونا اسواسطے ہی
کہ انکو حاجت اُٹھانے اُس بوجھ کی ہی جو اوپر کی گریون سے اُنپر پڑتا ہی۔ اُنچائی مین انکا موٹا ہونا تابع انکی تجویف کی تنگی کے ہی۔ یہانتک
کہ سب سے اخیر گریا جو ریڑھ مین ہی اُسکا سوراخ نہایت تنگ ہی اور جو نخاع اُسمین نکلا ہی بہت باریک ہی۔ یہی گریا اخیر والی مقدار مین
سب گریون سے بڑی ہی۔ اب سب گریون کا شمار چوبیس عدد کو پہونچا اور ہر ایک گریا کا دوسری گریا سے اتصال بطریقہ اتصال مفصلی کے
ہوا ہی۔ سواے دو پہلے فقرون کے جو گردن مین ہین کہ یہ دونون سر سے ملتے ہین اور انمین ایک دوسرے کا اتصال مفصلی نہین ہی
پہلا فقرہ یعنے گردن کی پہلی گریا سر سے متصل ہوتی ہی اور اسکا ارتباط سر کے ساتھ دو زائدون سے ہی کہ وہ دونون سر کی کھوپڑی سے
نکلتے ہین اور نکلکر دونون نقرہ یعنے گڑھے جو گردن کی گریون مین ہین اُنمین چلے جاتے ہین ایک زائدہ داہنی طرف اس گڑھے کے
اور ایک بائین طرف ہوتا ہی اور اسی جوڑ سے سر کی حرکت داہنے اور بائین ہوتی ہی دوسری گریا جو گردن مین ہی اسکو بھی اتصال سر سے ہی
اور اُسکی بندش ایک ایسی زائدہ سے ہی جو مشابہ دانت کے ہی کہ اُسی سے یہ گریا اُٹھتی ہی اور اُسی مین داخل ہوتی ہی ایک مقام مین
پہلی گریا کے اور یہ زائدہ سر سے بذریعہ ایک رباط قوی سے متصل ہوتی ہی اور اسی جوڑ سے سر کی حرکت آگے اور پیچھے کی ہوتی ہی۔ جو
گریان گردن کی جو باقی رہین اُنمین بعض کا اتصال بعض سے چند زوائد سے ہوتا ہی کہ جس زائدہ اور گریا سے ملکر ہر دو گریون کے
بیچ مین ایک جوڑ پیدا ہوجاتا ہی اُس جوڑ کا نام رزہ ہی تاکہ ایک گریا دوسری کو مانع اور رافع نہو۔ پیٹھ کی بارہ گریان اس طرح پر بنائی گئین
کہ اسکی ہر گریا مین دو زیادتیان یا زائدہ ایسی پیدا کی گئین جو اوپر کی طرف چڑھتی ہین اور دو زائد نیچے کو اترتی ہین اور اُترکر ہر ایک
زائدہ اُن دونون کا اُن دو گڑھون مین جاتا ہی جو دوسری گریا مین درست بنائی گئی ہین مترجم کہتا ہی اگر اس فقرے کو زیادہ توضیح سے
ہم بیان کرین اسکی تقریر یون ہوگی کہ ہر گریا کے داہنے بائین دو سوراخ ہین اور ہر ایک دونون سوراخ سے دو دو زیادتیان نکلی ہین
ایک زیادتی کا سرا اوپر والی گریا کے سوراخ مین چلا گیا اور دوسری زیادتی کا سرا اس گریا کے نیچے والے سوراخ مین چلا گیا یہ صورت تو
داہنے سوراخ کی ہی اور یہی کیفیت بعینہ بائین سوراخ کے سمجھنی چاہیے اس بندش سے نہایت استواری اور مضبوطی پیدا ہوئی ہی مگر
لیکن پانچ گریان گردن کی گریون مین سے اور ریڑھ کی گریون مین سے ایسی ہین جنمین ہر ایک گریا مین سے چار چار زوائد اوپر کی طرف اور
چار چار نیچے کی طرف نکلتے ہین اور ہر ایک زائدہ انھین زوائد مین سے اُس گڑھے مین داخل ہوتا ہی جو دوسری گریا مین بنایا گیا ہی اور بندش
ان گریون کی بہت سے رباطات سے ہوتی ہی۔ ان چارون گریون مین چار زوائد کی حاجت واسطے بچانے اور مضبوط کرنے کے ہوئی ہی
پیٹھ کی گریون مین ممکن نہ تھا کہ یہ دونون زائدہ بنائے جاتے اسلیے کہ پیٹھ سے جو زوائد نکلتے ہین وہ چوڑا اور گھستے ہوے مشابہ کانٹے کے
ہوتے ہین جنکو سناسن کہتے ہین جیسے چوڑا کیل ہوتی ہی ہر ایک گریا مین تین زوائد اسی طرح کے ہوتے ہین ایک اوپر کی طرف اور دو جانبین
کو اور گھستا اور چوڑا ہونا انکا پیچھے کی طرف ہوتا ہی اسی پیچیدگی کی جہت سے سرے گریون کے دبجاتے ہین اور نیچے ہوجاتے ہین۔ اسی طرح
سب گریون مین سواے گردن کی پہلی گریا کے اسی طرح کے زوائد لگتے ہین اسلیے کہ اس پہلی گریا مین گردن کی کوئی زائدہ آگے کی طرف نہین
بنایا گیا تاکہ اس عضو کو مضرت نہ پہونچانے جو سر کو حرکت دیتا ہی۔ ان زوائد مین سے جو زوائد پیٹھ کے اوپر کی نو گریون مین ہین انکی پیچیدگی
اور تعقر نیچے کی طرف ہی اور دسوین گریا پیٹھ کی اسکا زائدہ اوپر کی طرف کھڑا ہی اور باقی دو گریان پیٹھ کے اوپر کی طرف انکی پیچیدگی ہی۔

ان زوائد کی خلقت مین منفعت کے واسطے ہوئی ہو ایک منفعت یہ ہو کہ بچائین اور نگاہ رکھین اُس چیز کی گزند سے جو انکے پیچھے سے آئے اور سامنے ہو جائین بچانے کے واسطے اس جبر کے جو باہر سے اسکی ملاقات کرے بسبب اپنی بھید گی اور بطلان کے۔ دوسری منفعت یہ ہو کہ بطور دعامہ اور ستون کے بنین اُس عضل کے واسطے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر ہو اور اُن ساکن اور متحرک رگون اور پٹھے کے واسطے تیسری منفعت یہ ہو کہ پسلیون کی بندش اسی کیجائے۔ ہر ایک گُریا مین دو سوراخ ہین جسسے ایک ایک جوڑ پٹھے کا نکلتا ہو اور یہ وہی پٹھے ہین جو نخاع سے اُگتے ہین یہ سوراخ ایسے ہین کہ انمین سے بعض سوراخون کا التیام یعنے ملجانا درمیان ہر ایک دو گُریا کے ہوتا ہو اور بعض سوراخ ایسے ہین کہ جنکا التیام ایک ہی گُریا مین ہو جاتا ہو لیکن جسکا التیام دو گُریون مین سوراخ ہو کر ہوتا ہو اُمین سے بھی بعض ایسے ہین کہ ہر ایک گُریے مین اسکا نصف دائرہ ہوتا ہو اور جسوقت دونون گُریان مل گئین اُسوقت دونون سے مل کر ایک سوراخ کا پورا دائرہ پیدا ہو جاتا ہو اور یہ بات گردن کی گُریون مین ہوتی ہو۔ اور بعض گُریون کی یہ کیفیت ہو کہ اُسکے اوپر والی گُریا مین اس سوراخ کا حصہ نصف دائرہ سے بڑا ہوتا ہو اور نیچے والی گُریا مین اس سوراخ کا حصہ نصف دائرہ سے کم ہوتا ہو اور جب دونون گُریان مل گئین سوراخ کا پورا دائرہ پیدا ہو جاتا ہو جیسے پیٹھ کی گُریون کا حال ہو۔ لیکن وہ گُریان جنمین یہ سوراخ پورا ایک ایک گُریا مین بنا ہو یہ ریڑھ کی گُریان ہین۔ عجز کی ہڈی دو جز سے مرکب ہو ایک تو وہی ہو جسکا استخوان عجز نام ہو یہ ہڈی ریڑھ کی آخری گُریا سے ملی ہو اور اسکی ترکیب اُن ہڈیون سے ہوئی ہو جو گُریون کے مشابہ ہین۔ وہ ہڈیان ان تینون مین کی زیادہ چوڑی ہین جنمین دو گڑھے ہین مگر زیادہ گہری نہین ہین اُنھین دونون مین کولے کی دونون ہڈیان ملتی ہین اور ہر ایک ہڈی مین اُنھین دونون ہڈیون کے سوراخ ہو جنسے ایک پٹھہ نکلتا ہو مگر یہ سوراخ ان دونون ہڈیون کے دونون طرف نہین ہین جیسے گُریون مین دونون طرف سوراخ لکھے گئے اسلیے کولے کی ہڈی کا جوڑ اُسکے دونون طرف سے ہو اور دونون طرف سے الگ ہونے کی اسمین جگہ بنی ہو مگر یہ سوراخ بیچ مین اِن ہڈیون کے بنایا گیا۔ اور دوسرا جز عجز کی ہڈی کا وہ ہو جسکا نام عصعص رکھا گیا ہو اور یہ بھی تین ہڈیون سے مرکب ہو جو کُری یعنے نرم ہڈی کے مشابہ ہین۔ ان تینون ہڈیون سے تین جوڑے پٹھون کے نکلتے ہین ہر ایک جوڑہ پٹھے کا اُن دو سوراخون سے نکلتا ہو جنکا التیام اور پورا ہونا بیچ مین دو ہڈیون کے تینون ہڈیون عصعص یا ریڑھ سے ہو۔ تیسری ہڈی کے نیچے استخوان ہائے عصعص سے ایک سوراخ ہو جسمین سے ایک ہی پٹھہ نکلتا ہو جسکا جوڑ نہین ہو یہ سب ہڈیان ریڑھ کی ہین اور ریڑھ آخری ہڈی پیٹھ کی ہو کہ یہان عضو پشت تمام ہو جاتا ہو

باب پانچوان سینہ کی ہڈیون اور پسلیون کے بیان مین

سینہ کی ہڈیون کی یہ تشریح ہو کہ سینہ پشت پر رکھا گیا ہو جسکا پچھلا رخ پشت پر ہو اور سینہ مین تجویف بڑی ہو یعنے اسکے اندر خالی جگہ زیادہ ہو۔ اس تجویف اور خالی جگہ کی احتیاج سینہ کو اسوجہ سے ہوئی کہ بچائے اور نگاہ رکھے اُن اعضا کو جو سینہ کے اندر بنائی گئی ہین جیسے دل اور پھیپھڑہ اور دونون کی جھلیان یا اور اعضا جو سینہ مین ہین۔ سینہ کی شکل گول اور اندر سے خالی بنائی گئی تاکہ دل اور پھیپھڑے کے انبساط اور پھیلنے کی جگہ اسمین کشادگی کے ساتھ رہے۔ سینہ مرکب ہو پسلیون کی ہڈیون سے اور استخوان سر سینہ سے جسکو قص کہتے ہین پسلیون کا شمار چوبیس عدد کا ہو۔ انمین سے چند پسلیان سینہ کی ہین اور چند پسلیان پشت کی ہین۔ جن پسلیون سے ترکیب سینہ کی ہوئی ہو وہ سب چودہ پسلیان ہین جو پشت کی ہڈی مین لگا دی گئی ہین۔ اور پیچھے کی طرف گُریون سے بندھی ہوئی ہین۔ ہر طرف سات پسلیان ہین جو مستدیر اور گول شکل پر بنی ہین آگے کی طرف قص یعنے استخوان سر سینہ سے ملی اور متصل ہین گویا کہ ہر ایک پسلی بمنزلہ

نصف دائرہ کے ہر کہ ہر ایک دو پسلی سے ملکر ایک شکل دائرہ کی پیدا ہوتی ہو اور پورا دائرہ ہوجاتا ہو - یہ پسلیان انکا جو کنارہ اور سرا متصل پشت کے ہو اُسکی بندش سات گریون سے پشت کی اوپر کی گریون سے ہوتی ہو اور ہر ایک پسلی انہین سے دو مفصل لیعنے جوڑ رکھتی ہو اور آگے کی طرف کی بھی پسلیان انکا وہ سرا جو سینہ کے متصل ہو - انکی بندش سات ہڈیون سے منجملہ استخوانہاے قص کے ہوئی ہو - سینہ مرکب سات استخوان غضروفی سے ہو لیعنے نرم ہڈی اور کڑی کی قسم سے وہ ساتون ہڈیان ہین اور اسی قص ہین یہ ساتون ہڈیان ایک دوسری سے ملتی ہین اور متصل ہوتی ہین - قص کی احتیاج اسواسطے ہوئی ہو تاکہ اُسکی وجہ سے سینہ کی پسلیان مرتبط ہوجائین اور انکی بندش ہوجائے جیسے گرین سے انکی بندش ہوئی ہو - قص کی ترکیب سات ہڈیون سے اسلیے ہو کہ جو پسلیان قص سے ملتی ہین وہ بھی شمار مین سات ہین - اگرچہ قص کو حاجت اسکی تھی کہ بہت سی ہڈیون سے مرکب ہوئے مترجم کہتا ہو اگر واو عطف کا اور ان مخففہ پڑھا جائے اور یہی زیادہ مناسب ہو اسوقت ترجمہ فقرہ یون کرنا چاہیے کہ دوسرا سبب قص کی زیادہ ہڈیان ہونے کا یہ ہو کہ یہی قص محتاج اسکا تھا کہ مرکب بہت سی ہڈیون سے ہو اور یہ معنی فقرۂ آئندہ سے متن کے زیادہ مناسبت رکھتے ہین متن تاکہ جسوقت قص کے کسی ایک جز مین کوئی آفت پہونچے اس آفت کی سرایت تمام اجزاے قص مین نہو - قص کے کنارے ایک غضروف لیعنی کڑی اور نرم ہڈی ہو مشابہ حنجرہ لیعنے گلو کے جو معدہ کے منہ پر مشرف ہو رہی ہو لیعنے اُسکے اوپر چھا رہی ہو اور اسی کو عظم خنجری اور عظم لامی کہتے ہین اور یہ نرم ہڈی اسواسطے بنائی گئی تاکہ معدہ اور حجاب اور قلب کی نگہبان رہے اور انکو بچایا کرے - پیٹھ کی پسلیان شمار مین (دس) ہین جو پشت کی ہڈی پر دھری ہوئی ہین - ہر طرف پیٹھ کے داہنے بائین پانچ پانچ پسلیان ہین اور یہ پسلیان پیٹھ کی آخری پانچ گریون سے ملی ہوئی ہین اور ہر ایک پسلی کا اتصال بذریعہ دو مفصل کے ان گریون سے ہوا ہو - اور دس پسلیان چھوٹی چھوٹی ہین کہ قص کی ٹرائی کو نہین پہونچتی ہین اور انکے لیعنے انھین پسلیون کے کنارے بھی غضروفی جوہر کے بنائے گئے تاکہ جلدی ٹوٹ نہ جائین اور انکسار کا صدمہ انکو جلد نہ پہونچے اب معلوم ہوا کہ تمام پسلیان سینہ کی اور قص لیعنے سر سینہ کی اور پشت کی پسلیان اور عظم خنجری تیئیس ۲۳ ہڈیان ہین +

باب چھٹا دونون شانہ اور دونون ہنسلیون کی ہڈیون کے بیان مین

شانہ کی ہڈیان اور ہنسلی کی ہڈی کی یہ تشریح ہو کہ شانہ کی ہڈی کی طرف حاجت براہ دو منفعت کے تھی - ایک تو یہ کہ سینہ کو اُن آفات سے بچائے جو سینہ کو پیچھے کی طرف سے پہونچتی ہین - دوسری منفعت یہ ہو کہ عضد لیعنے پہونچے کی ہڈی کی بندش ہوجائے - شانہ کی ہڈی کی شکل ایسی ہو کہ اندر کی طرف اُسمین گڑھا ہو اور باہر کی طرف اُسمین قُب نکلا ہو لیعنے بیرونی رخ اُبھرا ہوا ہو - ایسی شکل کی حاجت بنظر اسکے تھی کہ پسلیان مقام تقعیر مین جدھر گڑھا ہو رکھی جائین - اسی ہڈی مین ایک زائدہ اور فزونی ہو جو مشابہ حاجز لیعنے پردہ کے ہو یہ وہی چیز ہو جو سینہ کو بچاتی ہو اور اسی کو عین الکتف لیعنے شانہ کی آنکھ کہتے ہین - اس نام سے اسکا نامزد ہونا اسواسطے ہو کہ یہ قائم مقام آنکھ کے ہو جیسے آنکھ سے آدمی اپنے سامنے کی وہ چیز دیکھتا ہو جس سے اُسکو ایذا پہونچنے والی ہو اور بعد دیکھنے کے اس سے بچتا ہو اسی طرح یہ عین الکتف بھی اُس چیز کو دفع کرتی ہو جو سینہ کے پیچھے کی طرف سے وارد ہو - شانہ مین ایک گڑھا اُسکنارہ پر ہو جدھر عین الکتف کا مقام ہو جسنے لکھا ہو اسی گڑھے مین وہ زائدہ داخل ہوتا ہو جو عضد لیعنے بازو کا زائدہ ہو اور اسی زائدہ ... دو زائدہ ہین ایک تو پیچھے کی طرف اُس مقام پر جو عنق سے اوپر ہو اور یہ ایسی ہڈی ہو جسکو منقار الغراب کہتے ہین بوجہ اسکے کہ اسکو شباہت کوے کی چونچ سے ہو اسی سے شانہ کو ربط ہنسلی سے ہوتا ہو اور یہی زائدہ شانہ کے سر کو اوپر کی طرف اُتر جانے کو روکتا ہو اسلیے کہ

یہ زائدہ شانہ کے سر سے وصل کیا ہوا ہے- اور دوسرا زائدہ اندر کی طرف اسی مقام سے کہ ہے وہ اسلیے بنایا گیا کہ بازو کو نیچے کی طرف اُتر جانے کو
منع کرے- ہنسلی کی طرف احتیاج اسواسطے ہوئی کہ بازو کی بندش ہو جائے اور سینہ اور بازوئین تفرقہ اور جدائی رہے تاکہ دونون ہاتھون کو
اِن دونون کا اتصال مانع حرکت سے ہو- ہنسلی ایک گول ہڈی ہے بطرف ظاہر کے یعنے نیچے کی طرف اُسکا محدب ہے اور مقعر یعنے گہرا اُسکا
اندر کی طرف ہے- اور یہ ہڈی آگے کی طرف استخوان سر سینہ سے ربط دی گئی ہے اور نیچے کی طرف شانہ کے ناحیہ یعنے جانب اُس ہڈی سے
ربط پائے ہوئے ہے جسکا نام منقار الغراب رکھا گیا ہے- ہنسلی کا ارتباط منقار الغراب سے بذریعہ ایک نرم ہڈی غضروفی کے ہے جسکو راس الکتف
یا شانہ کا سرا کہتے ہین اس نرم ہڈی کی حاجت اسلیے ہوئی تاکہ بازوون کا مفصل مضبوطی مین زیادہ ہو جائے واللہ اعلم

باب ساتوان دونون ہاتھون کی ہڈیون کے بیان مین

ہاتھ کی ہڈیون کی تشریح یہ ہے- ہاتھ کی ہڈیون کی تین قسمین کیجاتی ہین ایک عضد جسکو بازو کہتے ہین دوسری ساعد جسکو کلائی کہتے ہین
تیسری کف جسکو ہتیلی کہتے ہین- اور بازو کی ہڈی ایک ہی ہے اور بڑی ہے اندر سے خالی شکل مین گول جسکی تقعیر یعنے گہراو اندر کی طرف یعنے
سینہ کی پسلیون کی طرف ہے اور محدب اسکا جدھر قب دار ہے جانب وحشی یعنے باہر کی طرف- میری مراد اس مقام پر جانب انسی یا اندرونی سے
وہ رخ ہے جو مقدم بدن کی طرف ہے جدھر کو بدن کا آگا کہتے ہین اور جانب وحشی سے مراد پیچھے کا رخ ہے جدھر ظہر اور صلب یعنے پیٹھ کا رُخ ہے
سو نیچے کی ایک ہڈی کے ہونے کا سبب یہ ہے کہ اسکا اتصال شانہ سے ایک ہی مفصل اور جوڑ سے ہوا ہے- اور اسکے بڑے ہونے کا یہ سبب ہے
کہ یہ ہڈی ذراع اور کف کا بوجھ اُٹھاتی ہے ذراع کے معنی کُہنی سے اُنگلیون کے سر تک ہاتھ کا ٹکڑا اور کف ہتیلی کو کہتے ہین- دوسرا سبب
اسکے بڑے ہونے کا یہ ہے کہ عضد ذراع اور کف دست کو حرکت دیتا ہے- اس ہڈی کا گول ہونا اسواسطے ہوا تاکہ قبول آفات سے دور رہے
ایک جانب مین اسکے تقعیر اور گہراپن اسواسطے ہوا تاکہ متحرک اور ساکن رگین اور پٹھون کو ذراع تک جانے مین اسی ہڈی پر ہو کر جگہ ملے-
اور جانب وحشی مین تحدیب یعنے قب دار ہونا اسواسطے ہوا کہ وہ تابع تقعیر جانب اندرونی کے ہے- عضد کی ہڈی کے اُس کنارے مین جو
شانہ سے متصل ہے ایک زائدہ گول بنا ہے جو اُس گڑھے مین داخل ہوتا ہے کہ عین الکتف کے کنارے پر ہے اور اسی زائدہ سے پیوند مفصل
عضد کا ہے اور یہ جوڑ نرم ہے کہ جسکو مفصل سلس کہتے ہین اسی واسطے اکثر اُتر جاتا ہے- اس جوڑ کے نرم بنانے کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ اسکو
ہر طرف حرکت ہوتی ہے- عضد کا وہ کنارہ جو ساعد سے ملتا ہے جس مقام کو کُہنی کہتے ہین اسکے دو سرے ہین اور دونون ملے ہوئے ایک جانب
وحشی مین ہے اور وہ چھوٹا ہے اسمین گڑھا ہے جسمین زند اعلی یعنے اوپر کے ہڈی کا کنارہ داخل ہوتا ہے اور دوسرا سرا اسکا جانب انسی مین ہے اور
یہ سرا پہلے سرے سے بڑا ہے- اور اس سے کوئی ہڈی ربط نہین پاتی ہے مگر یہ سرا پٹھے اور رگون کے بچانے کے واسطے بنایا گیا ہے- ان دونون
سرون کے بیچ مین ایک جز ہے جو مشابہ گراری کی بہیر کی سے ہے اسمین دو گڑھے بنائے گئے ہین ایک آگے ایک پیچھے ان دونون مین دو زائدہ مل
یعنے وہ دو گول چیزین جو مثل انار کے زند اسفل کی جز مین داخل ہوتے ہین اور انہین کے داخل ہونے سے زند اسفل کا مفصل یعنے جوڑ
ملجاتا ہے اور درست ہو جاتا ہے- ساعد جسکو ذراع کہتے ہین دو ہڈیون سے مرکب ہے دونون کا نام زند رکھا گیا ہے ایک انہین سے اوپر ہے
وہ دونون سے چھوٹا ہے جسکو زند اعلے کہتے ہین اور دوسرا نیچے کی طرف ہے جسکو زند اسفل کہتے ہین اور یہ ہڈی زند اعلے سے بڑی ہے
اسلیے کہ زند اسفل کو حاجت زند اعلی کے بوجھ اُٹھانے کی ہے اور بوجھ اُٹھانے والے کو چاہیے کہ جس بوجھ کو اُٹھائے اُس سے بڑا بھی ہو
اور قوت مین بھی زیادہ ہو- زند اسفل اپنے نیچے کی طرف جدھر عضد کی ہڈی سے ملا ہے دو زائدہ رکھتا ہے جنکے سرے گول ہین انہین دونون کو

بارہ ۱۱

رماننان کہتے ہین۔ ایک اِن دونون رمانتان کا بڑا ہی کہ متصل ذراع کے نقرون سے ہی اور ذراع کے نیچے ہی اور اسی رمانہ کا نام زندِ اسفل ہی۔ دوسرا رمانہ اور یہ دونون مین چھوٹا ہی اور متصل باطن ذراع کے ہی اور اوپر ذراع کے ہی۔ یہی دونون رمانہ بروقت پھیلانے ذراع کے ان دونوں گڑھون مین درآتے ہین جو جز یعنے پارۂ گوشت مین ہی جو مشابہ گراری یا چرخی کی بھرکی کے ہی۔ اور بروقت دُہرا کرنے ذراع کے اُسوقت اُسمین خم آجاتا ہی یہ دونوں رمانہ دونون گڑھون سے باہر نکل آتے ہین۔ اس زند کی وضع مستوی اور ہموار اسواسطے بنائی گئی تاکہ ذراع کا دراز کرنا اور جھکانا اچھی طرح ہوجائے اور چونکہ یہ دونون حرکتین یعنے ہاتھ کے پھیلانے اور سمیٹنے کی دونون مستوی حرکت تھین کہ انمین کسی طرح کا خم نہین ہی لہذا یہ زند بھی ہموار بنایا گیا زند اعلیٰ کی وضع کسیقدر کج بنائی گئی اسلیے کہ اسمین احتیاج حرکت کی دونوں جانبون مین تھی۔ عضد کے متصل جو زائدہ کہ داخل اُس گڑھے مین ہوتا ہی جو چھوٹے عضد کے سرے پر ہی اور سرا عضد کا جو متصل کف کے ہی بڑا ہی اُسی سرے سے جو متصل عضد کے ہی۔ اسکی احتیاج اسواسطے تھی تاکہ دونون زند کے سرون سے چپیدگی اُن زوائد مین ہوجائے جنسے التیام رسغ کی ہڈیون کا ہتیلی کے دونون جوڑون کا ہی۔ اور دوسرا سبب یہ تھا کہ ان دونون سے پایداری اُن رباطات کی ہو جنسے بندش ان مفاصل کی ہوئی ہی۔ رسغ یعنے چھوٹی ہڈیان ہتیلی کی مرکب آٹھ ہڈیون سے ہین کہ ایک ہڈی دوسری سے ملی ہوئی اور چسپان ہی۔ یہ آٹھون ہڈیان چھوٹی چھوٹی مختلف شکلون کی ہین جنمین مخ یعنے گودہ نہین ہی۔ رسغ بہت ہڈیون سے اسواسطے بنایا گیا کہ اسمین احتیاج ہتیلی کے زیادہ حرکت کرنے کی تھی اور ایک ہڈی دوسری سے چسپان اسواسطے کر دیگئی تاکہ مضبوطی انکی زیادہ ہوجائے اور حفاظت مین زیادہ رہین۔ یہ ہڈیان سخت اور بے گودہ کی اسواسطے بنائی گئین کہ عضل سے برہنہ اور خالی ہین پس بسبب سختی اور گودہ نہونے کے سردی کا اثر اسمین جلد نہ پہونچیگا۔ شکلین انکی مختلف اسواسطے بنائی گئین تاکہ انکے آپس مین اتصال ایک ہڈی سے درست ہوجائے۔ یہ بات اس طرح پر ہوئی ہی کہ بعض ہڈیان انمین سے خمدار اور بعض قبدار اور بعضی مسطح بنائی گئین تاکہ سب کے یکجا ہونے سے جب بعض ہڈیان بعض سے ملجائین بمنزلہ ایک ہڈی کے ہوجائے۔ یہ آٹھون ہڈیان دو قطار مین بنائی گئی ہین۔ چار ہڈی انمین سے ایک قطار مین ہین جو بعض سے بعض کو ربط دیا گیا ہی مشط کف تک جہان گانٹھ نظر آتی ہی اور یہ ربط انکا قوی رباطات اور قوی دو جوڑون سے ہوا ہی۔ اور یہ دونون جوڑ وہ ہین جو بیچ مین رسغ کے اور بیچ مین دونون ہڈیون ذراع کے واقع ہین۔ ایک ان دونون مفصل کا بڑا ہی اور دوسرا چھوٹا ہی۔ بڑا مفصل اس طرح پر پیدا ہوتا ہی کہ تین ہڈیان منجملہ رسغ کی ہڈیون کے اسمین داخل ہوتی ہین یہ وہی مفصل ہی جو اوپر والی قطار مین ایک گڑھا جسکی جگہ اُس ہڈی مین ہی جو دونون سرون سے دونون زندین کی ہڈیون سے ملی ہی اُسی گڑھے مین یہ تینون ہڈیان رسغ کی داخل ہو کر اس بڑے مفصل کو بناتی ہین جسکا نام کوع رکھا گیا ہی اور یہ وہ کنارہ زند کا ہی جو انگوٹھے کے قریب ہی اور اسی جوڑ سے ہتیلی کا پھیلانا اور سمیٹنا پیدا ہوتا ہی۔ مفصل صغیر یعنے چھوٹا جوڑ اُسکا التیام اس طرح پر ہوتا ہی کہ ایک زائدہ جو کنارے زند اسفل کے متصل خنصر یعنے چھوٹی انگلی کے اسمین داخل ہو کر اس مفصل کو درست بنا دیتا ہی جسکا نام کرسوع رکھا گیا ہی بر وزن زنبور جو سرا ہاتھ کی ہڈی کا چھوٹی انگلی کے نیچے کا بھی ہی پس وہ زائدہ اُس ہڈی مین داخل ہوتا ہی جو محاذی اُسی کرسوع کے ہی رسغ کی ہڈیون مین سے۔ اور یہ وہی ہڈیان ہین جو نیچے کی قطار مین ہین اور اسی مفصل سے ہتیلی کی حرکت آگے اور پیچھے ہوتی ہی۔ ہتیلی کی ہڈیان دو قسم پر تقسیم کی گئی ہین ایک ہڈی مشط کف کی ہی اور دوسری ہڈی انگلیون کا مشط کف چار ہڈیون سے مرکب ہی اور یہ بات اس طرح پر ہی کہ مشط کف بیچ مین رسغ کی اور انگلیون کی ہڈیون کے ہی جہان پر گانٹھ پیدا ہوتی ہی

جیسے کنگھی کی شکل پیدا ہوئی ہی اسلیے کہ مشط کف متصل زند کی چار ہڈیون سے رسغ کے جو اوپر اور نیچے والی ہین بندھی ہوئی ہی اور یہی مشط کف متصل انگلیون کے اُن چار انگلیون کی چار ہڈیون سے بندھی ہی جنمین انگوٹھا داخل نہین ہی مشط کف کا چار ہڈیون سے مرکب ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا کہ اسکے جب بعض اجزا کو آفت پہونچے سب اجزا مین اثر نہ کرے - پانچون انگلیان ہر ایک انمین سے تین ہڈیون سے مرکب ہی جنکا سلامیات نام رکھا گیا ہی بعض ان ہڈیون کا بعض سے متصل ہی جنکا اتصال مفصلی ہی جو زوائد کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہی ان سلامیات کا یہ حال ہی کہ ایک سلامی دوسرے اُس سلامی مین داخل ہوتی ہی جو اُسکے پیچھے لگی ہوئی ہی اور جو اُسی سلامی سے بندھی ہوئی ہی اور بیچ مین ان سلامیات کے مفاصل اور جوڑون کی بہت سی ہڈیان چھوٹی چھوٹی ایسی ہین جو مشابہ سمسم لینے تلکے ہین - یہ ہڈیان اسواسطے بنائی گئین جو خالی مقامات سلامیات کو بھر دے اور مفاصل کی مضبوطی کو زیادہ کرے - چار انگلیان اور خنصر بنصر وسطی اور سبابہ یعنی کنارے کی انگلی سے انگشت شہادت تک مشط کف سے ملی ہوئی ہین اُنکا اتصال مفصلی ہی لیکن ابہام یعنے انگوٹھا رسغ کی اُن ہڈیون سے ملا ہی جو نیچے کی قطار مین اُس مقام پر ہین جہان وہ زائدہ ہی جو زند اعلیٰ کی ہڈی سے ملا ہی اور یہ بات اسواسطے ہوئی ہی تاکہ انگوٹھا باقیماندہ چار انگلیون کا مقابلہ کرے کہ جس طرح یہ انگلیان جب کسی چیز کا گرفت کرتی ہین جمیع جہات مین اُسکے ہلانے ڈُلانے پر قادر ہوتی ہین اسی طرح انگوٹھا بھی مقابل اُن انگلیون کا ہو جائے - جو سلامیات مشط کف کے قریب ہین وہ اُن سلامیات سے بڑی ہین جو اُنکے اوپر ہین - اور جو سلامیات انگلیون کے کنارے مین ہین وہ اُن سلامیات یعنے پورون سے چھوٹی ہین جو اُنکے نیچے ہین خلاصہ مطلب اس فقرے کا یہ ہی کہ نیچے کا پور جو ہتیلی کے سرے سے متصل ہی بیچ والی پور سے بڑا ہی اور سرے پر کا پور بھی بیچ والی پور سے چھوٹا ہی اور یہ اسواسطے تجویز کیا گیا کہ حامل یعنے بارکش کو محمول یعنے بار سے قوی تر ہونا چاہیے

باب آٹھواں دونون پاؤن کی ہڈیون کے بیان مین

پاؤن چار ہڈیون کی طرف قسمت کیا گیا ہی ایک ہڈی تو وہی ہی جو پاؤن مین اور اُسکے اوپر والی عضو مین مشترک ہی اسکو ورک یعنے کولا کہتے ہین اور تین ہڈیان خاص پاؤن کی ہین ایک ران کی ہڈی دوسری ساق یعنے پنڈلی کی ہی تیسری قدم کی ہڈی - کولے کی ہڈی ریڑھ کی ہڈی سے ملی ہوئی ہی اُسکے دونون طرف دو ہڈیان ہین ایک داہنی طرف اور ایک بائین طرف اور ہر ایک ہڈی انمین سے تین قسم پر منقسم ہی ایک اوپر کی طرف ہی جو ریڑھ کی ہڈی سے پیچھے سے ملی ہی جسکو کولے کی ہڈی کہتے ہین اسمین گڑھا ہی مشابہ چپنی کے جسکو حق الورک کہتے ہین دوسری باریک ہڈی وہ ہی جو ان دونون ہڈیون کو دونون طرف سے ملتی ہی جسکو استخوان تہیگاہ کہتے ہین تیسری وہ ہڈی ہی جو آگے کی طرف ہی جسکو پیڑو کی ہڈی کہتے ہین کولے کی حاجت ران کے جوڑ کی وجہ سے تھی - اور پیڑو کی ہڈی اور استخوان تہیگاہ کی حاجت اسلیے تھی کہ اپنے اوپر والے اعضا یعنے مثانہ اور رحم اور ظروف منی اور معاے مستقیم کی حفاظت کرین - ران کی ہڈی تمام بدن مین سب ہڈیون سے بڑی ہی اور یہ ہڈی پیدار ہی اوپر سے جانب بیرونی مین اور نیچے سے اندرونی جانب کی طرف - اور اسمین نیچے کی طرف تقعیر یعنے گڑھا ہی اور آگے کی طرف تب نکلا ہی اسی ران کی ہڈی کے واسطے دو زائدہ ہین ایک اوپر اور ایک نیچے ران کی ہڈی کے بڑے ہونے مین دو منفعتین ہین ایک تو یہ کہ اوپر والے اعضا کا بوجھ اُٹھائے - اور دوسری منفعت یہ ہی کہ جو عضل پاؤن کو حرکت دیتا ہی اسی ہڈی پر رکھا ہی اور وہ عضل مقدار مین بڑا ہی - ران کی ہڈی کا اوپر والا جز پیچیدہ باہر کی طرف اسواسطے ہوا اور اسمین جھکاؤ اس نظر سے دیا گیا تاکہ جو عضل اسپر رکھا ہی اُسکے رکھنے کا مقام وسیع پیدا ہو اسلیے کہ یہ عضل مقدار مین بڑا تھا - اور اگر یہ عضل

اندرونی جانب مین ہوتا تو ایک ران دوسری ران سے ہمیشہ ٹکرایا کرتی - اور یہ بھی فائدہ ہے کہ پٹھے اور رگین دونون قسم کی جو اس ہڈی مین
رکھی ہین پیچھے کی جانب سے محفوظ نہین رہتین اور آفتون مین مبتلا ہو جائے - اسلیے کہ یہ سب چیزین اگر اندرونی ہی طرف ہوتین محل اندیشہ اور خطرہ مین
ہوتین - اس ہڈی کا انحنا اور ٹیڑھا پن پیچھے اور آگے کو نہ ہونا اور بطرف اندرونی ہونا اسکا سبب بھی ہے جس سبب سے اسکا التوا اوپر کی طرف
جانب بیرونی مین ہوا ہے تاکہ بدن متمکن اور سیدھا اور مضبوط اور ہموار ہو جائے - اسلیے کہ اگر اس التوا کی جانب اندرونی ہونے سے
اس ہڈی کو میلان اور جھکاو ایک ہی طرف ہوتا تمام بدن اپنی جگہ برقرار اور سیدھا نہ رہتا اور نہ ایسی استواری اسمین ہوتی - اسلیے کہ اگر
یہ ہڈی کسی طرف مائل ہوتی اور جہت میلان ایک ہوتی بدن بھی اسی جہت مین جھک جاتا جدھر یہ ہڈی مائل ہوئی ہے - پیچھے اسکے تقعیر
یعنے گڑھا ہونا اور آگے حدبدار ہونا اسکی حاجت اسواسطے تھی کہ اٹھنے بیٹھنے پر قدرت اور زمین پر ٹھہرنے کی طاقت رہے - جو زائدہ اس
ہڈی کے اوپر ہے یہ ایک گول زائدہ ہے اور کولے کے حقبہ یعنے ڈھکنے مین سما گیا ہے - اور جو زائدہ اسکے نیچے ہے وہ دراصل دو زائدہ ہین جو دونون
زائدہ ان دونون گڑھون مین درآتے ہین جو سرے پر ساق کی ہڈی کے ہین - ساق یعنے پنڈلی کی ہڈی مرکب دو ہڈیون سے ہے جنکا نام
دونون قصبہ یعنی نلی رکھا گیا ہے - ایک نلی انمین سے بڑی ہے اور یہ نلی اندرونی رخ مین رکھی ہے اسی کا نام پنڈلی ہے - اسکے سرے پر دو گڑھے ہین
کہ انکو ملاکر مع دونون زائدہ سر ران کے مفصل رکبہ یعنے زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے - اور اسی جوڑ پر ایک ہڈی غضروفی جوہر کی گول گول بنی
بیٹھی ہوئی ہے اسی مین وہ گڑھے ہین جسمین قصبہ ار مقابات پنڈلی اور ران کی ہڈی کے داخل ہوتے ہین اسی کا نام استخوان رضفہ اور فلکہ ہے
دوسری نلی جو بطرف بیرونی کے ہے وہ پتلی ہے اور پہلی نلی سے چھوٹی ہے - اور یہ نلی اوپر کی طرف موضع مفصل زانو تک نہین پہونچتی ہے اور
نیچے کی طرف بڑی نلی کے مشابہ ہے اور ان دونون نلی اور استخوان کعب کے بیچ مین ایک وہ جوڑ درست بیٹھا ہے جس سے قدم کا پھیلنا
درست ہوتا ہے - اس چھوٹی نلی کے منافع تین ہین - پہلی منفعت یہ ہے کہ یہ چھوٹی نلی بڑی نلی کے ان اعضا کے اٹھانے مین جو اسکے
اوپر کے اعضا ہین مددگار ہے - دوسری منفعت یہ ہے کہ یہ چھوٹی نلی محافظ اور نگہبان ہے ان چیزون کی جو ساق مین از قسم عضل اور پٹھہ
اور رگون کے ہین - تیسری منفعت یہ ہے کہ اسکے اور بڑی نلی کے بیچ مین کعب کا جوڑ درست بنتا ہے - قدم کی تقسیم چھ اجزا کی طرف
ہے - ایک تو عقب جسکو ایڑی کہتے ہین - دوسری کعب جسکو ٹخنا کہتے ہین تیسری عظم زورقی جو ناو کی شکل پر ہے - چوتھی رسغ - پانچوین
مشط قدم - چھٹی انگلیان - عقب یعنے پاشنہ یا وہ ایک ہڈی ہے جو کعب کے نیچے رکھی ہے - یہ ایک گول ہڈی ہے جسکی گولائی اندرون اور
اور باہر کی طرف یہ لابنی ہے اور پتلی ہے مگر پتلی تھوڑی ہے - اور نیچے اسکے ایک مقام جو زمین پر ٹکتا ہے چکنا اور چوڑا ہے اور سخت جوہر کا ہے
اسکا گول ہونا اس وجہ سے ہے کہ قبول آفات سے دور رہے - اور اسکی لمبائی باہر دار اور اسکا باریک ہونا اس سبب سے ہے کہ اسکے
اندرونی جانب تقعیر اور گہراو ہے - لیکن اسکا چوڑا ہونا دو سبب سے ہے ایک سبب یہ ہے کہ ثبات و قرار اسکا زمین پر بخوبی ہو - اور
دوسرا سبب یہ ہے کہ اسکا دعامہ اور ستون ہونا اوپر کے اعضا کے واسطے بخوبی ہو جائے - صلابت اور سختی اسکی اسواسطے ہے کہ اسکو
حامل اور بار بردار ہونے کی حاجت ہے تمام ان اعضا کی جو اسکے اوپر ہین - اور دوسرا فائدہ اسکی سختی کا یہ ہے کہ تمام سخت اجسام کی
ٹھوکر اور رگڑ سے کچھ اسکو ضرر نہ پہونچے - کعب ایک ہڈی ہے جو پاشنہ یعنی ایڑی کے اوپر رکھی ہے اور اسی ایڑی سے مربوط ہے پیچھے کی
طرف سے مگر بندش اسکی نرم ہے - کعب سے دو زائدہ اگتے ہین ایک اندرونی طرف اور دوسرا بیرونی طرف - اندرونی زائدہ اس
گڑھے مین گھستا ہے جو بڑی نلی کے کنارے مین ہے اور یہ وہ بڑی نلی ہے جو ساق کی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی ہے - اور دوسرا زائدہ بیرونی

وہ داخل ہوتا ہو دونون مغاک مین چھوٹی نلی کی جو ساق کی ہڈی ہو - اور اسی مفصل یعنے جوڑ سے قدم کا پھیلنا تمام ہوتا ہو اور قدم کا جھکنا
بھی اسی سے ہو - کعب کے وجود کی حاجت بیچ مین پنڈلی اور پاشنہ کے یہ تھی کہ پنڈلی کو تمکن اور قدرت پاشنہ پر زیادہ ہو - اسلیے کہ
اگر پنڈلی پاشنہ پر مربوط ہوتی اُسمین اضطراب حرکت بروقت زمین پر ٹیکنے کے ہوتا اور قدم ڈگمگایا کرتا - استخوان زورقی جو کشتی کی شکل پر ہو
ہڈی کعب کے اوپر والے کنارہ پر حاوی اور شامل ہو اور اُسکے دونون جانب سے اور اُسکے پیچھے سے بھی گھری ہو اور اسکو ربط اور بند بھی
کعب سے آگے کی طرف ایک رباط سے بطور اتصال مفصلی کے ہوئی ہو کہ اسی مفصل سے قدم کی حرکت دونون جانب مین ہوتی ہو - اور
یہی زورقی دونون طرف کعب کی ہڈی سے بندھی ہوئی ہو - یہ ہڈی اپنے بیرونی رخ سے پاشنہ کی ہڈی کے اندرونی رخ پر ٹکتی ہو تاکہ
زمین سے اونچی رہے اور نیچے کی جگہ اسکی اسی طرف سے مقعر یعنے گہری ہوئی ہو - اور یہ گہراو بنظر دو منفعت کے رکھا گیا - ایک تو یہ کہ
جب آدمی کھڑا ہو کسی چیز پر جو محدب اور قبدار ہو ٹھہر نہ سکتا اور گر پڑتا اور اُسپر قرار پانا اُسکو ممکن نہوتا - ایضاً اُسکا برابر جگہ پر بھی ٹھہرنا
بخوبی درست نہوتا - دوسری منفعت یہ ہو کہ قدم اسکا ایسی ساخت کی راہ سے سبک اور ہلکا ہو گیا کہ اُسکا حرکت دینا آسان ہو - رسغ کی
ہڈیان یعنے وہ پتلی ہڈیان جو پانؤن مین ہین یہ بھی چار ہین - تین اُنمین سے متصل اور مرتبط استخوان زورقی سے ہین اور آگے کی طرف سے
متصل تین ہڈیون استخوانہاے مشط قدم سے ہین جو بطرف اندرونی کے ہو - اور چوتھی ہڈی خنصر کے قریب رکھی ہو - اور یہ ہڈی مسدس
یعنے چھ کونہ کی ہو جسکا نام نردی رکھا گیا ہو جیسے چوسر کا پانسہ شش پہل ہوتا ہو - اور یہی ہڈی پاشنہ کے پیچھے ایک زائدہ سے مرتبط ہو
اور اُس گڑھے مین در آتی ہو جو پاشنۂ پا مین ہو - اور آگے کی طرف سے اُن دو ہڈیون سے متصل ہوتی ہو جو مشط کی ہڈیان ہین سواے
استخوانہاے رسغ کے کہ اُسپر استخوان زورقی اچھی طرح ٹھہرے اور قدم اسی طرف سے زمین پر ٹھہرتا ہو - حاجت رسغ کی ہڈیون کی
قدم مین ہونے کی وہی ہو جو حاجت کفدست مین اُنکے ہونے کی تھی فرق یہ ہو کہ رسغ پانون کی ساخت چار ہی استخوان سے ہوئی اور
آٹھ ہڈیان اسمین نہین بنائی گئین جیسے کہ ہتھیلی مین رسغ کی آٹھ ہڈیان ہین - اسلیے کہ ہتھیلی کی حرکت زیادہ ہو بہ نسبت قدم کی حرکت کے
اور دوسری وجہ یہ ہو کہ پانون کے رسغ کفدست کے رسغ سے بڑے ہین گویا ایک ہڈی پانون کے رسغ کی بمنزلہ دو ہڈیون رسغ کے ہو
جو کفدست مین ہین - مشط قدم مرکب پانچ ہڈیون سے ہو جو انھین چار ہڈیون سے مرکب اور موصول ہین جو رسغ مین واقع ہین -
تین انمین سے جڑی ہین جو متصل جانب اندرونی کے ہین اور یہ تینون ہڈیان رسغ کی تین ہڈیون سے ملا دیگئی ہین - اور دو ان پانچون
ہڈیون مین سے متصل اُس ہڈی سے ہین جسکا نام عظم نردی اوپر لکھا گیا ہو - مشط کی قدم مین حاجت وہی ہو کہ جو حاجت مشط کی
ہاتھ کی ہتھیلی مین تھی مگر فرق یہ ہو کہ ہتھیلی کی مشط کی چار ہڈیان بنائی گئین اسلیے کہ ہاتھ کا انگوٹھا رسغ سے متصل ہو سبب اُسی حاجت کے
جو اوپر بیان ہو چکی ہو کہ حرکت مین انگوٹھا مقابل چارون انگلیون کے رہے - اور مشط قدم کے پانچ رکھے گئے اسلیے کہ پانون کا انگوٹھا
مع اور انگلیون کے ایک ہی قطار مین ہو تاکہ قدم کا ٹھہرنا اور زور رکھنا زمین پر آگے کی طرف ویسا ہی درست ہو جیسا پیچھے کی طرف ہو
ایڑی کے بھل پر پانچ انگلیان پانون کی ہین اُنمین سے ہر ایک تین ہڈیون سے مرکب ہو جنکو سلامیات یعنے پور کہتے ہین سواے
انگوٹھے کے کہ وہ دو ہڈیون سے مرکب ہو اور اسکے پور کی ہڈیان چارون انگلیون کی پور سے بڑی ہین - انگوٹھے مین دو پور اسواسطے
بنائے گئے کہ قدم کو حاجت اس طرف گہرے ہونے کی تھی - انگوٹھے کی پور بڑی اسواسطے بنائی گئی کہ انگوٹھا زمین پر اکثر قدم کے ٹیکنے مین
کام دیتا ہو اور سارا بوجھ اسی پر پڑتا ہو اور اسکا بڑا ہونا درکار تھا قدم کی جہت سے ہڈیون سے مرکب ہونے کی حاجت وہی ہو جو ہتھیلی کی

ہڈیون کی کثرت مین لکھی گئی۔ اور وہ حاجت گرفت کرنے کی ہی۔ اسکی توضیح یہ ہی کہ جس طرح کہ ہاتھ کی اُنگلیون سے گرفت کل اُن چیزون کی ہوتی ہی جو قابل گرفت کے ہین اسی طرح پانُون کی اُنگلیون سے امساک یعنے پکڑ لینا اُن مقامات کا ہی جو ماہی پشت ہون اور آدمی اُنپر چلے۔ اور ثبات اور برقرار رہنا اور گر پڑنا پیچھے کی طرف اُن مقامات پر جنہین حاجت کو دفع کرنے پھاندنے کی ہی۔ اس تمام ہڈیان بدن کی دوسو اڑتالیس ہوئین جنکا شمار اوپر سے یہان تک ہوچکا تفصیل صدر بحذیل بحیر شمار کیا جاتا ہی (۱) سر کی سات ہڈیان (۲) منھ کی چار ہڈیان (۳) اور اوپر والے جبڑے کی چودہ ہڈیان اور اس جبڑے مین سولہ دانت ہین (۴) اور جو ہڈی شبیہ وتد کے ہی وہ ایک ہی (۵) نیچے والے جبڑے کی دو ہڈیان اور سولہ دانت ہین (۶) پیٹھ کی گریان جو بیس ہیں (۷) ریڑہ کی ہڈیان تین (۸) عصعص یعنے تیتگا تین (۹) پسلیان جو بیس (۱۰) قص یعنے سر سینہ کی سات ہڈیان (۱۱) مونڈھون کی دو ہڈیان (۱۲) مونڈھون کے سرون کی دو ہڈیان (۱۳) ہنسلیان دو عضد کی دو ہڈیان (۱۴) اوپر والے دونون زند اور دو نیچے والے (۱۵) ہاتھ کی اُنگلیون کی رسغ سولہ مشط کفین آٹھ (۱۶) ہاتھ کی اُنگلیون کی تیس ہڈیان (۱۷) دونون کولون کی دو ہڈیان (۱۸) دو زانوون کی ہڈیان (۱۹) زانو کی دو ہڈیان (۲۰) ساق کی نلی چار (۲۱) کعبین دو (۲۲) پاستنہ دو (۲۳) دو عظم زورقی یعنے وہ ہڈی جو ناؤ کی شکل پانُون مین ہی دو (۲۴) دونون قدم کے رسغ کی آٹھ (۲۵) دونون مشط قدم کی دس (۲۶) پانُون کی اُنگلیون کی اٹھائیس ہڈیان۔ یہ سب ہڈیان دوسو اڑتالیس جنکی تشریح اور منافع کو ہم اوپر بیان کرچکے واللہ اعلم

باب نوان غضروف کے بیان مین

غضروف یعنے کری نرم ہڈی کو کہتے ہین جو مشابہ اُن ہڈیون کی نرمی مین ہوتی ہی جو بچہ کی ہڈی ہی جب تک پیٹ مین رہے یا اور حیوان کا بچہ جسوقت پیدا ہوتا ہی اور ابھی گرمی اُسکے بدن کی باقی ہی۔ ہمنے جسوقت ہڈیون پر کلام کیا ہی مجملاً غضاریف کا بھی ذکر کردیا ہی اور اُن مقامات کو بھی بتلا دیا ہی جہان جہان یہ نرم ہڈیان موجود ہین اور یہ اعضا نرم ہڈیون سے ملکر ایک ذات ہوگئے ہین۔ وہ مقامات یہ ہین قس یعنے سر سینہ اور اطراف یعنے کنارے ہڈیون کے اور پسلیان اور شراسیف یعنے نکیلی ہڈیان کوکے کی اور کچھ ہڈیان پیٹھ کی اور عصعص اور کنارے اُن ہڈیون کے زوائد کے جنسے مفاصل یعنے جوڑ پیدا ہوتے ہین۔ ناک اور دونون کانون کا کنارہ بھی غضروفی بنایا اور حنجرہ یعنے گلو اور قصبۂ ریہ یعنے پھیپھڑہ کی نلی بھی غضروفی ہی۔ مگر ان اعضا کے بیان کرنے کی یہ جگہ نہین ہی۔ یہ سب اعضا غضروفی اسواسطے بنائے گئے کہ جب انکو خارج سے کوئی جسم ملاقات کرے یا خود یہ اعضا حرکت قوی کرین تو ٹوٹ نہ جائین اور نہ انمین سوراخ ہوجائے بلکہ یہ دُہرے ہوجائین اور لپٹ جایا کرین اور پھر اپنی طبیعی حالت پر رجوع کرلیا کرین اسکو جاننا چاہیے۔

باب دسوان اعصاب یعنی پٹھے اور اُنکی منفعتون کے بیان مین

جب ہمنے ہڈیون اور غضاریف کا بیان کردیا اب ہم تمام پٹھون کا حال بیان کرتے ہین اور کہتے ہین۔ پٹھون کی حاجت اسواسطے ہی کہ حس و حرکت ارادی تمام بدن مین پہونچے سوائے ہڈی اور غضروف یعنے کری اور رباط اور غدود اور چربی کے اسلیے کہ ان پانچون میں سے کسی کی طبیعت مین یہ بات نہین ہی کہ حس اور حرکت کرے۔ ہان مگر یہ پانچون اجزاے بدنی اسواسطے آمادہ کیے گئے ہین اور بدن مین رکھے گئے ہین کہ انکی منفعتین الگ الگ ہین جنکا بیان ہم آئندہ مقامات پر کرینگے۔ ایک قوم نے اطبا سے کہا ہی کہ تمام ہڈیون مین سے فقط دانتون کو حس ہی اور دانتون مین احتلاج یعنے پھڑک ویسی ہی پیدا ہوئی ہی جیسے ہونٹھ پھڑکتا ہی۔ اُن لوگون نے یہ بھی کہا ہی کہ دانتون کو غذ بھی

عارض ہوتا ہے یعنے سُن ہو جاتا ہے اسکے بعد اُنھون نے کہا کہ یہ درد جو دانت مین محسوس ہوتا ہے جسکو [illegible] کہتے ہین اسکا سبب یہی ہے
کہ [illegible] اور گوشت جو دانتون کی جڑون مین ہے اور وہ پٹھے جو اِن جڑون سے گذرے ہین اُنھین کی حس [illegible]
متوجہ کرتا ہے [illegible] اس قول کا جواب یہ کہا گیا کہ دانتون مین حس ہے اور طریقہ [illegible] کا یہی تھا کہ دو قول [illegible]
حاصل اسکا یہ ہے کہ [illegible] اور اختلاج اور درد وغیرہ جو عوارض دانتون مین محسوس ہوتے ہین انکا حس جوہر دندان کو جو ایک ہڈی ہے نہین ہے
بلکہ اسکے حس آدمی کو [illegible] اور گوشت اور پٹھون کی وجہ سے ہوتا ہے جو دانتون کی جڑون مین ہین پس ثابت ہوا کہ پٹھون کا [illegible]
دماغ اور نخاع سے ہے اسلیے کہ [illegible] ہی معدن حس اور حرکت ارادی کا ہے - پٹھون کا تمام اعضا سے [illegible] سے ہے
یا دماغ سے بذریعہ نخاع کے ہے - اسکی توضیح یہ ہے کہ چونکہ بعض اعضاے بدن دماغ سے قریب ہین جیسے وہ اعضا جو سر اور گردن مین ہین
اور بعضے اعضا دماغ سے بعید ہین جیسے دونون ہاتھ اور دونون پانون کے اعضا لہذا جو پٹھے دماغ سے پیدا کیے گئے وہ انھین عضوون مین
آئے جو دماغ سے نزدیک ہے - اور جو پٹھے اعضاے بعیدہ مین گئے ہین انکی جاے پیدائش نخاع سے ہے جو صورت مین مثل دوسرے
بھیجے کے ہے - اسلیے کہ اگر وہ پٹھے اعضاے بعیدہ مین گئے ہین یہ بھی دماغ سے جاتے بسبب طول مسافت اور بُعد راہ کے منقطع ہوتے
اور کٹ جاتے - جو پٹھے دماغ سے نکلے ہین اُنکا جوہر نرم بنایا گیا - اور جو پٹھے نخاع سے نکلے ہین اُنکا جوہر خشک بنایا گیا ایضاً جو پٹھے
مقدم دماغ سے نکلے ہین اُنکا جوہر بہت نرم ہے بہ نسبت اُن پٹھون کے جو موخر دماغ سے نکلے ہین - یہ بات اسواسطے ہوئی کہ جن پٹھون کا
مقام روئیدگی مقدم دماغ ہے اُنمین حاجت حس کے تعلق کی ہے اسی واسطے نرم پیدا کیے گئے تاکہ تغیر انکی اپنے محسوس پر بسہولت ہو یعنی
جس چیز کو بہ حس دریافت کرین اُسمین امور محسوسہ کو مفصل احساس کرلین اور احساس مین سہولت اور نرمی ہو - اور جو پٹھے موخر دماغ سے
نکلے ہین اُنمین حاجت تعلق حرکت کی ہے اسی واسطے خشک پیدا کیے گئے تاکہ حرکت پر اُنکو زیادہ قوت ہو اور برداشت حرکت کی زیادہ
کر سکین - دماغ سے جو پٹھے نکلے ہین وہ سات زوج ہین پہلا زوج دونون آنکھون مین جاتا ہے اور دونون آنکھون کو حس بصر دیتا ہے
دوسرا زوج وہ بھی آنکھون مین جا کر دونون آنکھون کے عضل کو حرکت کی قوت دیتا ہے - تیسرا زوج کچھ اُسمین سے زبان کو جاتا ہے کہ
اُسکو چکھنے کی حس دیتا ہے اور کچھ حصہ اُسمین کا دونون کنپٹی اور دونون ماضغ یعنے رخسارون کے دونون عضلہ اور کنارہ بینی اور دونون
ہونٹون مین آتا ہے اور کچھ اُسمین سے مسوڑھے اور دانتون مین آکر حس لمس پیدا کرتا ہے چوتھا زوج منقسم ہوتا ہے اس طرح پر کہ بالاے
حنک مین آتا ہے یعنے جبڑے کے اوپر تالو مین اور اُسکو حس ذوق عطا کرتا ہے - پانچوان زوج بعض اُسمین سے دونون کانون مین جاکر
اُنکو حس سماعت عطا کرتا ہے اور کچھ اُسمین سے چوڑے عضلہ مین آتا ہے جو کنپٹی مین ہے اور اُسکو قوت حرکت کی عطا کرتا ہے چھٹا
زوج کچھ اُسمین سے بطرف احشا کے جاتا ہے اور اُنکو حس عطا کرتا ہے اور کچھ اُسمین سے عضل حنجرہ کو آتا ہے اور اُسکو حرکت عطا کرتا ہے ساتوان
زوج زبان مین آتا ہے اور عضل حنجرہ مین اور انکو قوت حرکت کی دیتا ہے - ہر ایک پٹھا ان چودہ پٹھون مین جو اوپر مذکور ہوے قبل اسکے کہ
قحف یعنے کاسہ سر سے نکلے دو جھلیون سے لپٹا ہوتا ہے جنکی پیدائش دماغ کی جھلی سے ہے - ایک جھلی انمین کی پتلی ہے جسمین وہ رگین جاتی ہین
جو ان پٹھون کو غذا دیتی ہین اور دوسری جھلی موٹی ہوتی ہے جو پٹھے کی حفاظت کرتی ہے اس بات مین کہ کھوپڑی کی سخت ہڈی اسے
ہوکر گذرا ہے یہان تک بیان اُن مقامات کا تھا جہان تک پٹھے دماغ سے نکل کر پہونچے ہین اب شکل اور صورت انکی بیان کیجاتی ہے
پہلا زوج اُن آٹھ زوجون مین سے یہ دونون پٹھے اندر سے خالی ہین اور جوہر انکا نرمی مین قریب جوہر دماغ کے ہے - اور تمام بدن مین

کوئی پٹھا مجوف یعنی اندر سے خالی سوائے ان دونون کے نہین ہے۔ ان دونون کے مجوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونون مین
ہو کر روح باصرہ دماغ سے آتی ہے اور دونون آنکھون مین جاتی ہے مقدار کثیر۔ اور نہ کوئی پٹھہ بدن میں ان دونون پٹھون سے بڑا ہے
اور نہ کوئی پٹھہ نرم جوہر ایسے زیادہ بدن مین بنایا گیا ہے۔ ان دونون کی مقدار کا بڑا ہونا اسی وجہ سے ہے کہ تجویف انمین ہے یعنے
اندر انکے جگہ خالی ہے۔ انکی نرمی کی حاجت اسواسطے ہوئی ہے کہ جو حس انمین ہے وہ نہایت لطیف اور بسہولت اسمین تغیر آجاتا ہے اور
وہ تغیر بطور طبیعت محسوس کے ہوتا ہے۔ اسلیے کہ حس کے یہی معنی ہین کہ حاس کا استحالہ بطرف محسوس کے ہوجانے سے مراد یہ ہے
مراد یہ ہے کہ حس کرنیوالے پر طبیعت محسوس کا غلبہ ہوجائے مثلاً اگر ہم زرد چیز دیکھین اسمین ہماری قوت باصرہ کو زردی کی طرف
استحالہ ہو یعنے زردی ہماری آنکھون مین گویا سما جائے۔ یا اگر ہم گرم جسم کو چھوئین گویا ہماری قوت لامسہ مین گرمی آجائے اور
یہی معنی استحالہ حاس کے بطرف طبیعت محسوس کے ہین اس سے زیادہ طبیب کو اسکا صحیح اور غلط سمجھنا ضرور نہین ہے اور نہ اسمین
بحث کرنی چاہیے اسلیے کہ منجملہ اصول موضوعہ علم طب کے ہے دلیل اسکی علم طبیعی مین بیان ہوتی ہے مختصر اور نرمی کے ہونے سے
تغیر اور استحالہ مین سہولت ہوگی بہ نسبت سخت ہونے کے (اسلیے کہ نرم کو قبول تغیر زیادہ ہے بہ نسبت سخت کے) اسی واسطے یہ دو پٹھے
اندر سے خالی بھی بنائے گئے اور بڑے بھی ہین۔ ان دونون عصب کی جائے روئیدگی اس مقام سے ہے جہان دو زائدہ مثل
سر پستان بنائے گئے ہین جنسے حاسہ شم یعنے سونگھنے کی حس قائم ہوتی ہے۔ جب یہ دونون زائدہ قریب دونون پٹھون کے آتے ہین
یکجا اور متصل ہوکر تجویف واحد بن جاتے ہین یعنے دونون سوراخ سے ایک سوراخ ملکر بن جاتا ہے۔ بعد اسکے پھر یہ دونون جدا ہوکر
دونون آنکھون کی طرف جاتے ہین اس شکل پر (مجمع النور — آنکھ — آنکھ) اور اس بات کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ جب ایک آنکھ مین
کوئی آفت پہنچے نور بصر دماغ سے ایک ہی ہو کے آنکھ مین آیا کرے اسی واسطے جب ہم ایک آنکھ بند کرتے ہین
دوسری آنکھ جو کھلی ہوتی ہے اسکی بصارت قوی تر بہ نسبت پہلی کے ہوتی ہے کہ جب دونون آنکھین کھلی ہون اور اسوقت دیکھنا
ہمارا اشیا کو بھی عمدہ اور اچھی طرح سے ہوتا ہے۔ اور دوسری حاجت اسکی یہ تھی کہ جب یہ دونون پٹھے دونون آنکھون مین پہنچ گئے
اسوقت جو پٹھا کہ دماغ کے بائین حصہ سے نکلا تھا وہ اپنی آنکھ مین آئے اور جو پٹھہ دماغ کے داہنی جانب سے آنکھ کو آیا ہے بائین آنکھ مین
جائے۔ پھر جب یہ دونون پٹھے آنکھون مین پہونچ جاتے ہین ہر ایک چوڑا ہوکر پھیل جاتا ہے اور گھوم کر گرد اس رطوبت کے پھرتا ہے
جسکا نام رطوبت زجاجیہ ہے جو مشابہ آبگینہ گداختہ کے ہے جیسے پگھلائی ہوئی سپید کانچ اور اسی رطوبت پر شامل ہوکر مثل کاسہ بھر کولاتا ہے
یہی دونون پٹھے بروقت نکلنے کے جوہر دماغ سے بہت ہی نرم ہوتے ہین جس طرح سے کہ دماغ یعنے بھیجا نرم ہے جب مقام روئیدگی سے
نکلے اور دور چلے ظاہری سطح انکی سخت ہوجاتی ہے اور تھوڑی سی تھوڑی سختی انمین آتی جاتی ہے اور اندرونی اجزا انکے نرم رہتے ہین جیسے
جوہر دماغ نرم ہے۔ پھر جب آنکھون مین پہونچ گئے اسی طرح کی نرمی انمین آجاتی ہے جیسے نرمی بروقت پیدا ہونے اور آگے نکلنے کے دماغ سے
انمین تھی۔ دوسرا زوج پٹھے کا اسکی پیدائش کی جگہ زوج اول کے پیچھے والے مقام مین ہے اور ہر ایک فرجان [illegible] کے
ان سوراخون سے نکلتی ہے جس جگہ کاسہ سر کا وہ گڑھا مقام ہے جسمین دونون آنکھین بنی ہین۔ پھر ہر ایک پٹھہ انمین جدا جدا ہوکر
آنکھ کے مقام پر اس عضل مین چلا جاتا ہے جو آنکھ کے لیے مخلوق ہوا ہے اور اسی عضل کو قوت حرکت کی دیتا ہے۔ تیسرے زوج عصب کا
محل نکلنے زوج دوم کے پیچھے ہے اسلیے کہ یہ دونون منتہی ہوتے ہین دونون بطن مقدم اور موخر دماغ [illegible] اسی مقام [illegible]

اور زوج سوم آمیزش بھی چوتھی زوج سے رکھتا ہی اور اُس سے جدا بھی ہوتا ہی - یہی تیسرا زوج بروقت خروج اپنے کے کاسہ سر سے
تین قسمون پر قسمت پاتا ہی - ایک قسم اسکی اُس سوراخ سے نکلتی ہی جسمین وہ رگ در آتی ہی جسکا نام رگ سباتی ہی اور گردن مین سے
اُتر کر اُن احشا اور اعضاے اندرونی مین جاتی ہی جو حجاب کے نیچے واقع ہین - اور دوسری قسم اسکی اُس سوراخ سے نکلتی ہی جو کنپٹی کی
ہڈی مین ہی اور پھر متصل اُس پٹھے کے ہوتی ہی جو زوج پنجم سے آتا ہی - اور تیسری قسم اسکی اُس سوراخ سے نکلتی ہی جو اُس ہڈی مین ہی جو
آنکھ کے خانہ اور گھر کے نام سے مشہور ہی کہ اُسی سے زوج دوم بھی نکلتا ہی یعنے اُسی مین ہوکر نکلتا ہی - اور بروقت نکلنے کے اس جگہ سے اسکی تین قسمین ہوجاتی ہین
ایک قسم تو بطرف ماق اصغر یعنے چھوٹے کویہ کو جاتی ہی اور کنپٹیون کے دونون عضل اور کویہ کے عضل مین تقسیم پاتی ہی - اور دوسری قسم اسکی بڑے
کویہ کی طرف جاکر اُس سوراخ مین نفوذ کرتی ہی جسمین ناک گھسی ہوئی ہی اور ناک کے اندر اسکی پھر تقسیم ہوجاتی ہی - اور تیسری قسم اسکی اِس مجری اور
گذرگاہ مین جاتی ہی جو وجنہ یعنے گال مین ہی اور وہان اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم اسکی مُنھ کے جوف مین داخل ہوتی ہی اور دوسری
قسم مُنھ سے باہر نکلکر ہونٹ کے کنارے پر تقسیم پاتی ہی - زوج سوم کی چوتھی قسم اوپر کے لحی مین گذرتی ہی اور اکثر حصہ اُسکا طبقہ زبان مین
تقسیم پاکر رہجاتا ہی اور اُس طبقہ زبان کو چکھنے کی حس عطا کرتا ہی - اور بعض حصہ اسکا دانتون کے جبڑون مین اور مسوڑھون مین منقسم
ہوتا ہی نیچے کے لحی مین اور نیچے والے ہونٹ مین بھی تقسیم پاتا ہی - زوج چہارم کے پیدا ہونے کی جگہ تیسری زوج کے دونون پٹھون کے
نیچے ہی اور زوج سوم سے یہ زوج ملتا بھی ہی اور الگ بھی ہوجاتا ہی - اسکی تقسیم حنک اعلیٰ مین یعنی اوپر کے جبڑے کے اُس طبقہ مین
ہوتی ہی جو شل جھلی کے منڈھا ہوا ہی اور اسی طبقہ کو حس لمس یہ زوج عطا کرتا ہی - پانچوین زوج کے دونون پٹھے اُنمین سے ہر ایک
جس مقام سے نکلتا ہی دو دو قسمون پر منقسم ہوجاتا ہی گویا ہر ایک پٹھے سے ایک زوج پیدا ہوتا ہی - ایک ان دونون کا اُسکا مقام
رویدگی حصہ مقدم دماغ ہی زوج سوم کے پیچھے ہی - اور یہ قسم دو کانون کے اُن سوراخون مین داخل ہوتی ہی جنکو مسامع کہتے ہین - اور
جسوقت یہ دونون کان کے کسی ایک سوراخ تک پہونچتی ہی پھیل کر جھلی سی ہوجاتی ہی اور سوراخ کو ڈھانپ لیتی ہی
اور اسی زوج سے سُننے کی قوت ہوتی ہی - دوسرا زوج اِن دونون مین کا اُسکا محل پیدائش اِس زوج کے پیچھے ہی یہ زوج پیچ مین
اُس ہڈی کے سوراخ سے نکلتا ہی جسکا نام عظم حجری ہی اور اعمی نام سے بھی مشہور ہی بدون اسکے کہ وہ اعمی ہو اسلیے کہ اعمی بے سوراخ کی
ہڈی کو کہتے ہین جو بند ہو گوشت وغیرہ سے بلکہ یہ عظم حجری کھلی ہوئی ہی - پھر جسوقت یہ زوج تیسرے زوج کے ہمراہ ہوجاتا ہی دونون کی
تقسیم ہوکر دونون کے تمام اُنمین ملجاتے ہین اور اگر حصہ اسکا چوڑے عضلے سے متصل ہوتا ہی وہ عضلہ جو رخسارے کو تنہا حرکت دیتا ہی
بدون اسکے کہ جبڑے کو ہلائے - اور باقی حصہ اسکا دونون کنپٹیون کے عضل تک جاکر تیسرے زوج کو اِس بارے مین مدد دیتا ہی جس
اِن عضل کو عطا کرے - چھٹا زوج اُسکا محل پیدائش مؤخر دماغ ہی جہان وہ دونون سوراخ ہین جو نزدیک دونون کنارہ درز لامی کے
ہین - اِن دونون سوراخون مین ہر ایک سوراخ سے تین پٹھے نکلتے ہین ایک وہ ہی جو عضل حلق تک پہونچتا ہی اور زبان کی جڑ تک
پس ساتوین زوج کی اعانت کرتا ہی زبان کے ہلانے پر اور دوسرا پٹھا اُس عضلہ تک آتا ہی جو شانہ پر ہی اور تیسرا پٹھا اور تینون مین
بڑا ہی گردن سے اُتر کر احشا تک آتا ہی اور وہان تک جاتا ہی جس مقام پر وہ رگ جندہ ہی جسکا سباتی نام ہی - یہ پٹھا جسوقت گردن سے
گذرتا ہی اسکے تین شعبہ ہوجاتے ہین اور وہ تینون اُس عضل مین متفرق ہوتے ہین جو خاص حنجرہ سے ہی اور جسکا سرا اوپر تک ہی پھر
جسوقت یہ سینہ تک پہونچتا ہی اسکے شعبہ اوپر پھر ملتے ہین جو اوپر تک اور عضل حنجرہ تک جاتے ہین وہ عضل جسکا سرا نیچے تک ہی - یہ پٹھا

وہی ہی جسکا عصب راجع نام ہی جو اوپر کی طرف پلٹتا ہی۔ اور اس سے بھی تین شعبہ نکلتے ہین جو قلب اور پھیپھڑہ کی نلی اور مری مین جاتے ہین
جب یہ پٹھہ حجاب کے نیچے تک اُترتا ہی اکثر حصہ اسکا فم معدہ سے ملتا ہی اور باقی ماندہ تمام احشا سے ملتا ہی اور اقسام کو اُس پٹھے کے مخلوط
ہوتا ہی جو یہانتک اُترتا ہی زوج سوم سے۔ ساتوین زوج کے دونون پٹھے اُنکا مقام روئیدگی وہ مقام ہی جو منتہا جز مؤخر دماغ کا اور
ابتدا نخاع کی ہی اور اکثر حصہ اسکا عضل زبان مین متفرق اور منقسم ہوتا ہی۔ اور اسی مین سے تھوڑا جز اُس عضل سے متصل ہوتا ہی
جو اوپر سے نمایان اُس غضروف کے ہی جو سپر سے مشابہ ہی منجملہ اُن غضروفہاے حنجرہ کے اور اُن دونون عضلہ سے متصل ہوتا ہی جو
دونون پشت مین کنارون سے اُس ہڈی کے جو لام سے خط یونانی مین مشابہ ہی۔ یہ ساتون زوج اُن پٹھون کے ہین جو دماغ سے
نکلے ہین **نخاع کا بیان** نخاع ایک گاڑھی چیز ہی جو دماغ سے اُگتی ہی اور پیٹھ کی گریون مین اُترتی ہی اول گریا سے آخر گریا تک۔
ابتدا اسکے نکلنے کی اُس مقام سے ہی جہان سے جز مؤخر دماغ کی تمامی ہوجاتی ہی اور نخاع کا یہ مقام وہ ہی جو قریب پہلی گریا کے
گردن کی گریون مین سے ہی۔ اور اسکی احتیاج اسواسطے ہوئی تاکہ نخاع سے وہ پٹھے اُگین جو اُن مقامات مین آتے ہین کہ گردن کے
نیچے ہین۔ اور انھین اعضا تک دماغ سے قوت حس و حرکت ارادی کو پہونچا دین۔ اسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی بڑی نہر ایسی جسمین
چشمہ سے پانی گرتا ہو اُس سے چھوٹی چھوٹی نہرین اور نالیان ملین کہ اس پانی کو اُٹھالین اور باغ اور کھیتون کی کیاریون مین
پہونچائین وہ کیاریان جو سر چشمہ سے دور ہون۔ اسلیے کہ اگر یہ پانی اُسی نہر سے ہر ایک نالی اور چھوٹی نہرین بے ذریعہ نہر کے چشمہ سے
پہونچتا ہر ائینہ پانی کے آنے کی راہ مین دوری ہوتی اور جسقدر پانی اِن کنارون مین آتا تھوڑا ہوتا اور اُسکے تھوڑے ہونے کے
دو سبب تھے ایک تو مسافت کا طولانی ہونا دوسرے راہ کی دوری۔ اور اسکا بھی کھٹکا تھا کہ کہین سے اسکی آمد بند نہو جائے
پس عملہ آبپاشی پر اُسکی اصلاح دشوار ہوتی اسلیے کہ راہ آمد کی دور تھی۔ یہی حال دماغ کا ہی اب دماغ کو بمنزلہ چشمہ کے فرض کرو
اسلیے کہ حس و حرکت ارادی کی اُسمین قوت ہی اور نخاع جو دماغ سے اُگتا ہی اُسکو بمنزلہ نہر عظیم کے سمجھو جسمین پانی کی جگہ قوت حس اور
حرکت کی بہتی ہی۔ اور جو پٹھے نخاع سے اُگے ہین بجاے چھوٹی چھوٹی نہرون کے ہین اور بجا کاریز اور نالیون کے ہین کہ انمین ہو کر قوت
حس اور حرکت کی آتی ہی اور نیچے والے اعضا تک یہی پٹھے حس و حرکت کی قوت پہونچاتے ہین اب حس و حرکت کا جانا طرف اعضا
بعیدہ کے اُنکے واسطے راہ قریب کی درست ہو گیا۔ اور اگر پٹھے دماغ سے نیچے والے اعضا مین اُترتے ضرور حس اور حرکت اِن اعضاے
زیرین کی ضعیف ہوتی اسلیے کہ قوت بسبب دوری سبیل قوت کے کم آتی اور جسقدر آتی وہ بھی کمزور ہوتی۔ اور یہ بھی ہوتا کہ بعض حصہ
قوت کا قطع ہو جاتا بوجہ اعصاب کے طولانی ہونے کے اور بسبب کثرت حرکت اُنھین پٹھون کے۔ جسقدر پٹھے نخاع سے پیدا ہوتے ہین
سب اکتیس ۳۱ زوج ہین۔ اور ایک پٹھہ فرد بلا زوج ہی۔ اُن اکتیس ۳۱ ازواج سے گردن مین آٹھ زوج ہین اور پشت مین بارہ
اور قطن یعنی تہیگاہ مین پانچ اور عجز کی ہڈی مین تین زوج اور خود عصعص مین تین زوج اور ایک فرد ہی جسکا جوڑا نہین۔ پہلے
آٹھ زوج جسکا محل نشو اور مقام روئیدگی گردن مین ہی اِن آٹھون زوج مین سے ایک زوج کے دونون پٹھے اُس سوراخ سے
نکلتے ہین جو فقار اولے یعنی پہلی گریا مین ہی اور یہ زوج فقط عضل مین سر کے پھیلتا ہی۔ دوسرا زوج انھین آٹھون مین سے
اُس جگہ سے نکلتا ہی جو درمیان اسکے اور دوسری گریا کے ہی اسمین سے کسیقدر تو سر کی جلد مین منقسم ہوتا ہی اور اسکو حس لمس یعنی
چھونے کی دیتا ہی اور کسیقدر اُس عضل مین پہونچتا ہی جو گردن کے پیچھے ہی اور کسیقدر اُس تھوڑے عضل مین آتا ہی جو شانہ پر ہی۔

تیسرا زوج اسکا اُس سوراخ سے نکلتا ہے جو درمیان دوسری اور تیسری گُریا کے ہے اور جسقدر پیچھے اُترتا ہے باریک ہوجاتا ہے - اس زوج کی ہر ایک
فرد منقسم دو جزو کی طرف ہوتی ہے اُنمین سے ایک جزو بطرف خلف یعنے پیچھے کی طرف یہ پہونچتا ہے اور اُسی عضل کے عمق اندرونی مین ہوکر
گذرتا ہے جو اسی جگہ پر ہے - اور دوسرا جزو آگے کو جاتا ہے - چوتھا زوج اِن آٹھون مین سے وہ اُس سوراخ سے نکلتا ہے جو درمیان تیسری
اور چوتھی گُریا کے ہے اور اسکے ہر ایک فرد کے دو دو جزو ہوتے ہین دونون مین سے بڑے جزو پس گردن جاتے ہین جنکا شروع چوتھی گُریا کے
کانٹے سے ہوتا ہے اور اُسمین سے چند شعبہ نکل کر اُس عضل مین متفرق ہوتے ہین جو درمیان سر اور گردن کے مشترک ہے - پھر ایسے گُریا کے
کانٹے سے آگے کی طرف رجوع کرتا ہے - اور اُس جگہ پر اس سے چند شعبہ نکلے ہین جو عضل صلب مین متفرق ہوتے ہین - اور چھوٹا جزو آگے
کی طرف جاتا ہے اور اُس سے وہ جزو منقسم ہوتا ہے جو زوج سوم مین آمیزش پاتا ہے - پانچوان زوج اُس سوراخ سے نکلتا ہے جو درمیان مین
چوتھی اور پانچوین گُریا کے ہے اور ہر ایک فرد کے انمین دو حصہ ہوتے ہین ایک اُنمین سے جو دونون مین چھوٹا ہے شانہ کے اوپر کی طرف
گذرتا ہے اور اُس عضل مین جاکر متفرق ہوتا ہے جو وہان پر ہے - اور دوسرا جزو جو بڑا جزو ہے اُسکی دو قسمین ہین ایک قسم پشت کے اوپر ہوکر
گذرتی ہے اور اُس چوڑے عضلہ تک جو شانہ پر ہے اور اُس عضلہ مشترکہ تک جو درمیان سر اور گردن کے ہے جاتی ہے اور دوسرا جزو اُن اجزا
مخالط اور آمیختہ ہوتا ہے جو پانچوین اور چھٹی اور ساتوین زوج کے اجزا ہین اور یہ ایسے ازواج عصب ہین کہ انکے مخرج گردن سے ہین اور
یہی جزو وسط حجاب تک پہونچتا ہے - چھٹا زوج انھین آٹھون ازواج مین سے اُس سوراخ سے نکلتا ہے جو درمیان پانچوین اور چھٹی گُریا کے
ہے - اور ساتوان زوج سوراخ سے چھٹی اور ساتوین گُریا کے - اور آٹھوان زوج ساتوین اور آٹھوین گُریا کے بیچ سے - اور یہ تینون زوج
بہت سے اقسام پر منقسم ہوتے ہین کہ بعض اقسام انکے عضل سر اور گردن کو آتے ہین اور بعض اقسام انمین سے عضل قلب کو اور بعض اُنمین سے
عضل حجاب کو آتے ہین - سواے آٹھوین زوج کے اقسام کے کہ اُسکی کوئی قسم حجاب مین نہین آتی ہے - اور بعض انھین اقسام کے ابط یعنی
زیر بغل آتے ہین تا اینکہ وہان تک پہونچتے ہین جو شانہ مین گہرا مقام ہے یعنے شانہ کی ہڈی مین اور جس سے عضد کی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اُس
عضد کے جزو تک آتے ہین جو ساعد مین ہے اور کفدست کی حرکت اُس سے قائم ہوتی ہے - اور ہتھیلی تک بھی اُسی آٹھوین زوج کا حصہ آتا ہے
جس سے انگلیون کی حرکت کا قیام ہے اور بعض اسی آٹھوین زوج کے حصون مین سے دماغ کی کھال تک آتا ہے اور اُسکو حس عطا کرتا ہے
اب رہے بارہ زوج عصب نخاعی کے جو پشت کی گُریون سے اُگے ہین - اُنمین سے پہلا زوج اُس مقام سے نکلتا ہے جو درمیان پہلی اور دوسری
گُریا کے ہے منجملہ پشت کی گُریون کے - اور اس پہلی زوج کی تقسیم یون ہوتی ہے کہ بعض حصہ اسکا اُس عضل مین جاتا ہے جو درمیان پسلیون کے ہے
اور بعض مقدار اسکی پشت کے عضل مین - اور باقیماندہ اضلاع اول یعنے پسلیون کے پہلے اعداد مین جاتا ہے اُسکے بعد گردن کی آٹھوین زوج
عصب سے متصل ہوجاتا ہے اور پھر کفدست کو آتا ہے اور ہتھیلی کو حس اور حرکت کی قوت دیتا ہے - دوسرا زوج اِن بارہ ازواج مین سے
اُسکا خروج بیچ سے دوسری اور تیسری گُریا کے ہے منجملہ سینہ کی گُریون کے اور اسی زوج دوم کا ایک جزو عضد کی جلد تک بھی پہونچتا ہے اور اُسی
جلد مین حس کی قوت پہونچاتا ہے - اور باقیماندہ اُسمین سے منقسم ہوکر ایک قسم اُسکی آگے کو اُس عضل مین چلتی ہے جو درمیان مین پسلیون کے
اور اُس عضل کے ہے جو سینہ پر ہے - اور دوسری قسم اسکی متفرق ہوکر عضل صلب اور شانہ مین پہونچتی ہے اور دونون کو قوت حرکت عطا کرتی ہے - اسی طرح
اور بھی سب ازواج پٹھون کے جو پیٹھ کی ہڈی گردن سے نکلے ہین کہ ہر ایک اُن اعصاب کا منقسم ہوتا ہے عضل صلب مین جو قریب اُسی گُریا کے
جس سے وہ عصب نکلا ہے اور اُن اعضا سے قریب ہین جو قریب صلب یا قریب پشت کی گُریون کے ہین اور ہر ایک زوج اُن پٹھون کے

اور انہین سے جو پٹھے ان گریون سے نکلتے ہین ہر ایک انہین سے دو گریون کے بیچ سے ہوکر نکلتا ہو سواے بارھوین زوج کے کہ وہ خاص بارھوین
گریا سے نکلتا ہو - جو پانچ زوج کہ انکا مخرج قطن خواہ تہیگاہ کی گریون سے ہو انہین سے بھی ہر ایک قطن کی گریون سے نکلتا ہو کہ بعض انہین سے
آگے چلا جاتا ہو اور آگے کی طرف جاکر اُس عضل مین متفرق ہوتا ہو جو قطن پر ہو اور بعض انکا متفرق اُس عضل مین ہوتا ہو جو بطن یعنے پیٹ پر ہو
اور بعض انکا نیچے اترکر اُس سے بڑے سے بڑے شعبہ پانون تک برآمد ہوتے ہین - تین زوج ان پٹھون کے جنکے نکاس کا ستخوان عجز سے ہو
انہین سے ہر ایک عجز کی ہڈی کے سوراخون سے نکلتا ہو اور پھر اُسکی تقسیم ہوجاتی ہو اس طرح پر کہ بعض اقسام اسکے اس عضل مین متفرق
ہوتے ہین جو عجز کی ہڈی پر ہو اور جو اجسام قریب اسی ہڈی کے ہین انہین بھی متفرق ہوتے ہین - اور بعض اقسام اسکے آمیختہ ان دو زوج
عصب کو ہوتے ہین جو ازواج سے قطن کے پٹھون کے ہین اور انھین قطن کے پٹھون کے ہمراہ پانون تک یہ اقسام بھی اتر آتے ہیں اس طرح پر
کہ انکی بہت سی مقدار پانون مین آجاتی ہو جو تین زوج عصعص سے اُگتے ہین اور جو تنہا پٹھہ کہ اُسکا جوڑا نہین ہو انہین سے پہلا زوج عجز کی
تیسری ہڈی اور عصعص کی پہلی ہڈی کے بیچ سے نکلتا ہو - اور تیسرا زوج انہین سے دوسری اور تیسری ہڈی سے عصعص کی نکلتا ہو - وہ اکیلا پٹھا
آخر سرے سے عصعص کے نکلتا ہو **مترجم کہتا ہی** اس مقام پر دوسرے زوج کی تصریح چھوٹ گئی ہو اور یہ غلطی کتاب کی ہو اور اسکا
مقام بموجب تصریح ارباب تشریح کے وہی ہو جو اُن زوج کے بعد کا مقام ہو **متن** یہ سب زوج پٹھون کے بہت سے اقسام کی طرف منقسم ہوتے ہین
بعض انکے عضل مقعد مین جاکر متفرق ہوتے ہین اور بعض انکے عضل قضیب یعنی ذکر مین متفرق ہوتے ہین اور بعض انکے عضل مثانہ مین
جاتے ہین اور بعض انکے نفس قضیب مین - یہی سب پٹھے بدن کے ہین جو شمار مین اڑتیس زوج ہین اور ایک فرد پٹھے کی جسکا جوڑہ نہین یہ بیان
پٹھون کا تھا

باب گیارھوان رباطات اور اوتار کے بیان مین

رباطات کا جوہر اصلی ہڈی اور پٹھے کے بیچ مین ہو اسی واسطے رباطات مین خون نہین ہو جیسے کہ انمین حس نہین ہو - رنگ مین انکے
سپیدی بہ نسبت ہڈی کے کم ہو اور پٹھے سے زیادہ ہو - جوہر مین انکے سختی ہڈی سے کم ہو اور پٹھے سے زیادہ ہو - انکی پیدایش کا مقام ہڈیون کے
کنارے سے ہو اور اسی واسطے حس انمین نہین ہو اسلیے کہ حس اُسی چیز مین ہوتی ہو جسکی پیدایش دماغ یا نخاع سے ہو - رباط کی طرف حاجت
دو منفعت کی راہ سے ہوئی ایک ہڈیون کی بندش مفاصل کے مقامات مین اور یہ بات اس طرح پر ہوتی ہو کہ ہر ایک دو ہڈیون کے کنارے
جو دونون ملے ہوے ہین رباط مثل ہوتی ڈور کے پیدا ہوتا ہو کہ ایک ہڈی کے سرے کو دوسری ہڈی کے سرے سے باندھ دیتا ہو جس طرح لکڑی
رسی سے باندھی جاتی ہو - دوسری منفعت یہ ہو کہ عضل کو ہڈیون سے یہی رباط باندھ دیتے ہین - رباط کی شکل اعضاے جسم مین مختلف ہو
بعض مقام کا رباط گول پیدا ہوا ہو مثل گول ہونے عصبہ کے اور ایسا رباط اُن مقامون مین پیدا کیا گیا جہان پر عضل نہین ہو تاکہ رباط
قبول آفات سے محفوظ رہے جیسے اُس جوڑ مین جہان پر رسغ کو دونون زندین سے جوڑا ہو کہ یہ مقام عضل سے خالی ہو - اور بعض رباط
چوڑا پیدا کیا گیا اور چوڑے رباط کی حاجت اسواسطے ہوئی ہو تاکہ متصل ہڈیون کی بندش کا استواری حاصل ہو اسلیے کہ جو چیز رباطات مین سے
چوڑی ہو جیسے فیتہ اُسکی بندش مین استواری اور استحکام زیادہ ہوتا ہو - اور بعض رباطات چوڑے اور پتلے پیدا کیے گئے مشابہ جھلی کے
اور اسی طرح پر دے اور اوتار بھی ہین - اسی رباطات کی خلقت اسواسطے ہوئی کہ پٹھون کی اور رگون کی حفاظت کرین جسوقت یہ دونون
اُن ہڈیون پر گذرین وہ ہڈیان جو عضلات سے خالی ہین جیسے زندین کے دونون کنارے - اسلیے کہ جو اوتار اُس عضل مین اُگتے ہین

جو خاص ساعد مین ہو اسواسطے کہ رسغ کو حرکت دین وہ اوتار ہر طرف سے منڈھے ہوئے ہین اُن جھلیون سے جو رباطات کی قسم سے ہین یہ جھلیان
دونون کنارے سے ان زندین کے پیدا ہوتی ہین، اور اوتار پر لپٹ جاتی ہین اور اُنکو آفات سے بچاتی ہین یعنے جو آفتین خارج سے اوتار پر
وارد ہونے والی ہون اُنسے بچاتی ہین- اور اندرونی سختی ہڈیون سے بھی اوتار کی حفاظت کرتی ہین- یہی حال انکا تمام اعضاے بدن میں ہے
جو نظیر اور مشابہ مفاصل رسغ کے ہین- اوتار کا جوہر بیچ مین رباط اور پٹھے کے ہو اور اسکی وجہ یہ ہو کہ اوتار کا مقام پیدایش اُس پٹھے سے ہے
جو عضل تک آیا ہو اور اُس رباط سے ہو جو ہڈی سے اُگا ہو- اسلیے کہ پٹھہ جب عضلہ تک پہونچتا ہو اُسکی تقسیم ہو جاتی ہو اور عضلہ کے
اجزا مین کچھ ٹھہر جاتا ہو اور لیف سے اُسی عضلہ کے ملجاتا ہو اور اُسکی ہمراہ ایک جز اُس رباط کا بھی ملجاتا ہو جو ہڈی سے اُگا ہو اور اس
سب کو ملاکر عضلہ کہتے ہین مترجم کہتا ہو مراد یہ ہو کہ پٹھہ جسوقت عضلہ بنتا ہو تو وہ جز پٹھے کا تقسیم پاکر اور لیف اور رباط سے ملکر جو
مجموعہ حاصل ہوتا ہو اُسکو عضلہ کہتے ہین متن پھر پٹھے اور رباط سے ملکر ایک جسم اُس عضلہ کے سرے کے پاس سے نیچے اُترتا ہو
جو عضلہ متصل ایسے عضو کے ہو جسکی حرکت اسی عضلہ سے متعلق ہو- اور یہ جسم جو اُترا ہو اسمین کسی طرح کی آمیزش گوشت سے اُس
عضلہ کے نہین ہوتی جسکے کنارہ سے یہ جسم نکلتا ہو پھر یہ جسم اُتر کر آتا ہو جو محتاج حرکت کا ہو اور اُس سے آکر ملجاتا ہو اسی واسطے جوہر
اصلی وتر کا درمیانی پٹھے اور رباط کے جوہر کے ہوا- اور منفعت وتر کی بھی مرکب رباط اور عصب کی منفعت سے ہوئی- اسکی وجہ یہ ہو
کہ وتر کی شان سے یہ بات ہو کہ حس او حرکت کرے اور عضل کو ہڈیون سے باندھ دے- اوتار کی شکل بھی مختلف ہو مثل رباط کے اور
اسکا ثبوت یہ ہو کہ بعض قسم اوتار کی گول ہین اور بعض چوڑی ہین اور بعض چوڑائی مین زیادہ ہین مگر پتلی ہین مثل جھلیون کے- گول قسم
وتر کی وہی ہو جو ایسے مقام پر ہو کہ جسکا نشو و نما سرے سے اُس عضلہ کے ہوا ہو جو متصل ایسے جوڑ کے ہو جسکو یہ حرکت دیتا ہو اور
یہ بات اسواسطے تجویز ہوئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے- مثل اُن اوتار کے جو رسغ کے جوڑ مین آتے ہین اُس عضلہ سے جو ساعد کے
جوڑ پر رکھا ہو- چوڑا وتر وہی ہو جو خاص مفصل سے ملا ہو اس وتر کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ جوڑ سے بہت سے اجزا کو روکے
اور سمیٹے- بہت چوڑے اور پتلے اوتار جو مثل جھلی کے ہین اُنکی طرف حاجت تین منفعت کے واسطے ہوئی ایک یہ کہ عضو کو لمس کی قوت
مین خوبی اور تیزی عطا کرے جیسے وہ قسم وتر کی جو باطن کف دست کی جلد کے نیچے بچھائی گئی ہو اسلیے کہ یہ جلد آلہ ہو کہ جس سے تمام
کیفیات ملموسہ کا امتحان کیا جاتا ہو یعنے جتنی چیزین چھونے اور ٹٹولنے سے کسی کیفیت پر شامل ہوتی ہین اسی جگہ سے اُنکا احساس
کیا جاتا ہو- دوسری منفعت ایسے چوڑے وتر ہمراہ پہلی منفعت کے یہ ہو تاکہ جس عضو مین ہو اُسکی سختی بھی زیادہ کرے جیسے وہ چوڑا وتر
جو پاؤن کے تلوے کی جلد مین رکھا گیا ہو اسلیے کہ پاؤن کے تلوے کی جلد کو باوجود اسکے کہ اُسکو حس لمس درکار تھی سختی کی بھی اُسکو
حاجت تھی- اسلیے کہ جب اپنے پاؤن سے آدمی سخت اور کھر کھری چیزون پر چلے تو اُنکی ایذا پر صبر بھی کر سکے- تیسری منفعت ایسے
وتر کی یہ ہو کہ تمام جھلیون کو چھپائے اور اُنکی حفاظت کرے جیسے وہ دو وتر جو نکلے ہین اُن دو چوڑے عضلون سے جو پیٹ پر ہین
کہ یہ دونون اُس جھلی سے متصل ہوتے ہین اور اُنمین ملجاتے ہین جو پیٹ پر کھنچی ہوئی ہو پس اس جھلی کی سختی اور صلابت کو بڑھاتے ہین-
اسی طرح تمام اوتار جو عضل شکم سے نکلے ہین پتلے ہین اور مثل جھلیون کے باریک ہین یہ مختصر کلام پٹھے اور اوتار اور رباطات مین تھا

باب بارھوان ساکن رگون اور اُنکے منافع کے بیان مین

ساکن رگین جنکو اوردہ کہتے ہین اُنکی پیدایش کی جگہ جگر ہو- اِن رگون کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ جگر کا خون اِن رگون مین چل کر

تمام اعضاے بدن مین پہونچے تاکہ اُنکو خون سے غذا ملے۔ ان رگون کا جوہر جسمانی بودہ اور نرم ہی اور اُسکا ایک ہی طبقہ ہی اُسکے
نرم ہونے کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ جو ہر جگر کے قریب رہے اور اُسکے مشابہ ہون اس بارے مین کہ جو کچھ ان رگون مین غذا سے
نچوڑکر پہونچے یا جو کچھ خون بنکر جگر مین اُن رگون تک پہونچے اُسکی تحلیل کردے ان رگون مین ایک طبقہ بنایا اُسکی حاجت یہ تھی کہ
انکی خلقت جگر سے خون جذب کرنے کے واسطے ہوئی ہی اور خون کو اعضاے بدنی تک پہونچانے کی غرض سے ہوئی۔ اور یہ حاجت
اسواسطے ہی کہ اُن اعضا کو خون سے غذا ملے۔ اور تیسری حاجت انکی خلقت سے یہ ہی کہ غذا کو آنتون سے جذب کرین اور جگر تک
پہونچائین۔ ان رگون مین دو طبقہ کی حاجت اسواسطے نہین ہوئی کہ جو خون ان رگون مین ہوکر اعضا تک جاتا ہی اُسکو حاجت اس
بات کی ہی کہ بجنسہ بے تغیر اُنمین پہونچے۔ اُس خون مین ایسی بات نہین ہی جو متحرک رگون مین ہی اسلیے کہ وہ رگین دو طبقہ کی بنائی گئین
تاکہ جو خون اُنمین سے ہوکر اعضا تک پہونچے وہ ایک شی لطیف اور رقیق ایسی ہو جو طبیعت مین قریب طبیعت روح کے ہو۔ جگر سے
جو رگین اُگتی ہین شمار مین دو ہین۔ ایک کا محل پیدایش مقعر جگر سے ہی یعنے جدھر جگر کا گہراو ہی اور اسکا نام باب رکھا گیا ہی۔ دوسری
رگ کا مقام پیدایش محدب جگر سے ہی یعنے جو رخ جگر کا باہی پشت ہی اس رگ کا نام اجوف ہی۔ جس رگ کا نام باب رکھا گیا ہی
اُسکی جگر ہی کے اندر پانچ قسمین ہو جاتی ہین قبل اسکے کہ جگر سے باہر نکلے اور یہ پانچون قسمین اطراف پنجگانہ جگر سے اُگتی ہین پھر
جسوقت یہ رگ جگر سے نکلتی ہی آنتون کے اُس درمیانی مقام مین اُترتی ہی جہان پر وہ آنت ہی جسکا نام اثنا عشری ہی کہ وہ ہر آدمی کی
ناپ سے بارہ انگل ہوتی ہی اور اُسی آنت سے یہ رگ اُس عصارہ کو غذا کے لیتی ہی جو اثنا عشری مین پہونچتی ہی اور اُس سے لیکر اُسی
عصارہ کو جگر مین پہونچاتی ہی۔ اور کبھی اسی رگ سے چند پتلے پتلے شعبہ نکلکر اُس نرم گوشت تک جاتے ہین جو گرد جداول کے ہی
(جداول کا بیان آگے آتا ہی) اور دوسرا شعبہ متفرق ہوکر اُن مقامات پر جاتا ہی جو معدہ سے آنت کے متصل ہین جسکا نام بھی باب رکھا گیا ہی
اور یہ مقام بھی معدہ کے نیچے ہی۔ یہان سے جو کچھ غذا یہ رگ پاتی ہی اُسکو جگر تک پہونچاتی ہی از انجملہ چھ اور رگین ہین جو ان دونون رگون سے
بڑی ہین ایک اُنمین کی جانب سطح معدہ تک جاتی ہی یعنے جو رخ معدہ کا ہموار اور سطح ہی اور یہ بائین طرف اُگتی ہی تاکہ جگر سے اُس
جانب کو غذا پہونچائے۔ اسلیے کہ باطن معدہ کو عصارۂ غذا سے اُسوقت غذا ملتی ہی جسوقت معدہ اُسکو ہضم کرتا ہی۔ دوسری رگ
اُنمین سے تلی تک جاتی ہی تاکہ جگر سے دردخون کو جذب کرے۔ تلی مین اس رگ کے پہونچنے سے پہلے اس رگ سے چند رگین اور
نکلتی ہین جو اُس گوشت نرم مین پھیلتی ہین جسکو فراش کہتے ہین۔ یہ وہ نرم گوشت ہی جو درمیان مرابض یعنے جداول قریب پتلی
آنتون اور قولون کے ہی اس گوشت مین ان رگون کے متفرق ہونے کا فائدہ یہ ہی کہ اُسکو غذا ملے۔ جب یہ رگ تلی مین پہونچتی ہی اُسکی
تقسیم چھوٹی چھوٹی کئی رگون کی طرف ہوتی ہی اور یہ رگ ظاہری بائین جانب مین معدہ کے چلی جاتی ہی اور وہان پر ٹھہر جاتی ہی اور اُسی جانب کو معدہ کی
غذا دیتی ہی۔ اس رگ سے چند شعبہ نہایت باریک ثرب یعنے چربی کی چادر تک پہونچتے ہین اور بائین جانب معدہ کے منقسم ہو جاتے ہین
اور اُسکو غذا دیتی ہی۔ تیسری رگ وہ بائین طرف جاتی ہی اور معا مستقیم یعنے سیدھی آنت کے گرد منقسم ہوتی ہی اور اس آنت سے جو کچھ
ثفل غذا کو لیتی ہی اُسکو جگر تک پہونچاتی ہی۔ چوتھی رگ اس رگ کے داہنی طرف جاتی ہی۔ پانچوین رگ جداول تک اُن رگون کے جاتی ہی جو
گرد قولون نامے آنت کے ہین اور وہین پر ٹھہر جاتی ہی اور جو ثفل غذا کا باقی ہوتا ہی اُسکو لیتی ہی۔ چھٹی رگ گرد معاء دقاق کے پہونچتی ہی
اور وہان پر اُسکی بہت سی قسمون پر تقسیم ہوتی ہی جنمین سے اکثر قسمین اُس آنت تک جاتی ہین جسکا نام صائم ہی۔ اور باقی اقسام اُسکے

معا قص اور اس آنت میں جا تے ہیں جسکا ... ہے اور اس جزو ... ہیں جو متصل قولون نامے آنت کے ہے پس عصارہ مد اکو اپنا مقام سے لیکر جگر تک پہونچاتی ہے ۔ بیان اُن رگوں کا ... اور رگ سے منقسم ہوکر نکلی ہین جس رگ کا اجوف نام ہے اُسکی تقسیم بوف جگر مین مت سی قسموں کی طرف ہوتی ہے اور یہ قسمین بطرف محدب جگر کے آتی ہین یہ وہی رگیں ہین کہ عصارۂ غذا کو جذب کرتی ہین اُن رگوں سے جو باب سے قسمت پاکر نکلی ہین اور اُس عصارہ کو رگ اجوف تک پہونچاتی ہین ۔ پھر جسوقت رگ اجوف جگر سے باہر نکل کر نمایان ہوئی اُسکی دو قسمیں ہوجاتی ہین ۔ ایک قسم جو بڑی ہے وہ نیچے اُترتی ہے اور فقرات صلب پر گذرتی ہوئی اخیر گرپا تک پہونچتی ہے اور دوسری قسم چھوٹی ہے جو اوپر والے حصہ بدن کی طرف چڑھتی ہے ۔ اور ہم پہلے اُسی قسم کا ذکر کرینگے جو اوپر چڑھتی ہے پس ہم کہتے ہین کہ جو جز اس رگ کا اوپر چڑھتا ہے وہ چلتے چلتے حجاب مین داخل ہوتا ہے پس حجاب مین اسکی تقسیم دو رگون کی طرف ہوجاتی ہے اور اسی حجاب مین یہ دونون قسمین ٹھہر جاتی ہین تاکہ حجاب کو غذا دین پھر یہ بات ہے کہ بعد اسکے اسی قسم سے بہت سی رگین نکلتی ہین جو پتلی پتلی ہوتی ہین اور اُس جھلی سے ملجاتی ہین جو سینہ کی تقسیم نصفا نصف کردیتی ہے اور قلب کے غلافون سے ملتی ہین اور اُس غدہ سے ملتی ہین جو بنام توتہ مشہور ہے ۔ پھر اسکے بعد اسی جز سے ایک شعبہ نکلتا ہے جو اُس بڑے اذن سے قلب کے ملتا ہے جو بڑا اذن قلب کا ہے متر جم کہتا ہے قلب مین دو زیادتیان ادھر اُدھر ایسی بنائی گئین ہین جنکی شکل کانون کے مشابہ ہے اسی وجہ سے اُنکو اذن قلب کہتے ہین مفصل اُنکا بیان تشریح قلب مین عنقریب آتا ہے مترجم اسی شعبہ کی تین قسمین ہوجاتی ہین ۔ ایک قسم بائین تجویف مین قلب کے دونون تجویفون سے قلب کے داخل ہوتی ہے اور یہان سے ہوکر پھیپھڑہ تک جاتی ہے ۔ اور یہ قسم ان تینون قسمون مین بڑی ہے ۔ اور اسی سے وہ رگ پیدا ہوتی ہے جسکا نام وریدی شریانی ہے اسلیے کہ خلقت مین یہ رگ مشابہ رگ جہندہ یعنی شریان کے ہے دوسری قسم ان تینون قسمون مین سے ظاہر قلب کے گرد پھرتی ہے اور یہین پر سب کی سب ٹھہر جاتی ہین اور قلب کو غذا دیتی ہے ۔ تیسری قسم انھین تینون قسمون مین سے سینہ کے نیچے کی جانب چلتی ہے اور اُسی جانب کو سینہ کے غذا دیتی ہے اُس عضل سے جو بیچ مین پسلیون کے ہے اور دیگر اجسام سے جو اُس مقام پر ہین ۔ پھر جسوقت یہ رگ قلب سے آگے بڑھتی ہے اسکے بہت سے شعبہ ایسی رگون بنتے ہین جو باریکی مین بال کے مشابہ ہین اور یہ شعبہ متفرق اُن اجزاے بالائی مین ہوتے ہین دونون جھلیون کے جنسے تنصیف سینہ کی ہوجاتی ہے ۔ پھر جب یہ رگ ہنسلی کے قریب آتی ہے تو اُسکی دو قسمین ہوجاتی ہین اور ہر ایک قسم ایک جانب مین ہنسلی کے چڑھتی ہے اور ہر ایک قسم کو دوسری قسم سے جدائی بطور تارب کے ہوتی ہے یعنے جتنا اوپر چڑھتی جاتی ہے دونون مین دوری بڑھتی جاتی ہے ۔ ان دونون شعبون سے اس رگ کے دو شعبہ پھر نکلتے ہین ایک اُنمین کا مقدم سینہ تک جاتا ہے ۔ اور دونون رگین اس جوڑی کے اُترتے ہوے قص یعنے سر سینہ پر گذرتی ہین ایک داہنی طرف استخوان سر سینہ کے اور دوسری بائین طرف قص کے تا اینکہ یہ دونون اُس غضروف تک پہونچتی ہین تو مشابہ سیف یا سیدھی تلوار کے ہے اور فم معدہ پر بلند ہوکر چھا رہا ہے ۔ اور دوسرا شعبہ اسکا پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک اُنمین سے جو پہلی قسم ہے سینہ مین اُگتی ہے اور اوپر والی چارون پسلیون مین سینہ کے متفرق ہوتی ہے ۔ دوسری قسم اسکی مقام مین دونون شانہ کے آتی ہے ۔ تیسری قسم اسکی مقام گردن تک چڑھتی ہے اور جو عضل گہرا وہین گردن کے ہے اُسمین ٹھہر جاتی ہے ۔ چوتھی قسم اسکی سوراخون مین اوپر والی چھ گریون کے سما کر سر تک چڑھتی ہے ۔ پانچوین قسم جو سب مین بڑی ہے ابط یعنے بغل تک چڑھ کر اُس سے چار رگین اُگتی ہین ۔ ایک اُن رگون مین سے اُس عضل مین

متفرق ہوتی ہی جو استخوان سرسینہ سے شانہ تک چڑھتی ہی - دوسری رگ اِن چارون مین سے اُس نرم گوشت مین متفرق ہوتی ہی جو ابط یعنی بغل مین ہی - تیسری رگ اُترکر ایک جانب مین سینہ کے گذرتی ہوئی مراق شکم تک پہونچتی ہی اور ظاہر مراق مین ٹھہر جاتی ہی چوتھی رگ انہین سے تین رگون کی طرف منقسم ہوتی ہی ایک اُن تینون مین سے اُس عضل مین منقسم ہوتی ہی جو استخوان شانہ کے گہراو مین ہی اور دوسری رگ ان تینون مین سے اُس بڑے عضلہ مین متفرق ہوتی ہی جو ابط یعنے زیر بغل مین ہی تیسری رگ انہین سے جو بڑی ہی تینون رگون سے عضد پر گذر کر ہاتھ تک پہونچتی ہی یہی وہ رگ ہی جسکا نام ابطی رکھا گیا ہی - پھر جسوقت یہ دونون رگین جوف ارو دونون ہنسلیون کو ملتی ہین بعد ازان کہ اُنکی وہ تقسیم ہو چکی جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین کہ ہر ایک انہین سے یون منقسم ہوتی ہی - بعد اس تقسیم کے پھر ایک اِن دونون مین سے دونون ہنسلیون کے مقام ہین دو قسمون سے منقسم ہوتی ہی ایک اُن دونون قسمون مین سے غائر یعنی اندر ڈوبی ہوئی اسکا نام وداج غائر یعنے رگ گلو ہی اور یہ رگ اسی نام سے مشہور ہی - اور دوسری قسم اسکی نمایان ہوکر ظاہر مین چڑھتی ہی سو وداج ظاہر جسوقت ہنسلی سے چڑھتی ہی اُسکی دو قسمین بڑی بڑی ہو جاتی ہین ایک اُنہین سے گردن مین ہوکر گذرتی ہی اور تھوڑے سے عمق بدن سے ہٹکر آگے کی طرف اور کسیقدر ایک جانب مین عمق سے جدا ہوتی ہی - اور دوسری قسم آگے کی طرف ہٹکر پیچھے کو جاتی ہی اور پھر چڑھتی ہی اور ہنسلی پر گولائی مین لپٹ کر باہر کی طرف سے بطرف قسم اول مذکورہ بالا کے اونچی ہوکر بعض اقسام اسکے اور بعض قسم اول کے مختلط ہو جاتے ہین اور اسی سے وہ رگ طیار ہوتی ہی جو بنام وداج ظاہر مشہور ہی - اور قبل ملنے اور مختلط ہونے اِس قسم کے قسم اول سے اسمین سے بہت سی رگین متفرق ہوتی ہین جو اوپر کی طرف چڑھتی ہین - بعض اِن رگون مین سے ہر وقت دکھلائی نہین پڑتی اسلیے کہ یہ رگین باریکی مین مکڑی کے جالے سے مشابہ ہین اور بعض اِن رگون سے حس بصر مین ظاہر ہوتی ہین - جو رگین انہین سے دکھائی نہین دیتی ہین اُنسے دو زوج فراہم ہوتے ہین ایک اُنہین سے حرفوں مین گذرتا ہی اور اسکی دونون رگین ایک دوسری سے اُس گڑھے مین جاکر ملجاتی ہین جو دونون ہنسلیون کے ملنے کی جگہ گردن کے نیچے ہی اور دوسرا زوج ان باریک رگون کا اُسکی دونون رگین ایک دوسری سے نہین ملتی ہین لیکن یہ دونون رگین اُس مقام کی طرف جھکتی ہین جو گردن سے خارج اور ظاہر ہی اور انکا جھکنا بطور تقریب کے ہوتا ہی - لیکن وہ رگ جو حس بصر مین ہمیشہ ظاہر رہتی ہی اُسمین سے ایک رگ وہ ہی جو شانہ پر گذر کر ہاتھ تک پہونچتی ہی اور اسکا نام کتفی مشہور ہی اور یہی قیفال یعنے سر ارو کہلاتی ہی - اسمین دو رگ جو پیوستہ جڑ مین سر ارو کے ہین اُنہین سے ایک شانہ کے سرے پر گذرتی ہی اور جتنے اقسام اُس مقام پر ہین اُنہین بٹ جاتی ہی وداج ظاہر جو ملنے سے ان دونون قسمون کے بنی ہی دو قسمین اُسکی ہوکر ایک اندر کی طرف جاتی ہی اور اُس سے چند شعبہ نکلتے ہین بعض شعبہ اُسکے جو چھوٹے ہین وہ اوپر والے لحی مین متفرق ہوتے ہین اور بعض شعبہ جو بڑے ہین وہ نیچے والے لحی یعنے جبڑے مین پھیلتے ہین - اور بڑے شعبون سے پھر جو شعبہ نکلتے ہین وہ زبان مین اور جو اجسام کہ زبان کے پاس نمایان ہین اُنہین پھیلتے ہین اور دوسری قسم اسکی ظاہر سر تک جاتی ہی اور دونون کانون کے متصل جو اجسام ہین اُنہین اور سر مین بٹ جاتی ہی وداج غائر یہ چڑھتی ہوئی جانب مری تک گذرتی ہی اور اسکے شعبہ اُن شعبون سے ملتے ہین جنکی تقسیم وداج ظاہر سے اوپر مذکور ہو چکی پھر یہ شعبہ سب کے سب حنجرہ یعنے گلو اور مری مین اور تمام اجزا مین عضل غائر کے ٹھہر جاتے ہین - باقیماندہ اس وداج غائر مین سے وہان تک جا کر پہونچتا ہی جو نہایت درزلامی کی ہی - وہان پہونچکر اسمین شعبہ نکلتے ہین جنمین سے چھوٹا شعبہ اُس مقام تک پہونچتا ہی جو یہان

سیلی اور دوسری گریاکے ہی - اور دوسرا شعبہ اسکا جو باریکی مین بال سے مشابہ ہی اُس مقام تک جاتا ہی جو بیچ مین سر اور پہلی گریاکے ہی اور باقیماندہ ان شعبون مین کا اندر کھوپڑی کے اُس سوراخ کے داخل ہوتا ہی جو منتہا مین اُس درز کے ہی جو خط یونانی کے لام سے مشابہ ہی - اسمین داخل ہوکر کھوپڑی کے اندر یہی بقیہ پھیلتا ہی اور جو اقسام اُس مقام پر ہین اُنکو غذا دیتا ہی یہ وہی آخر مقام ہی جہان تک وداج غائر پہونچتی ہی - اب ہم پلٹ کر اُس رگ کا حال بیان کرتے ہین جو بنام ابطی مشہور ہی اور اُسی کو باسلیق بھی کہتے ہین اور اُس رگ کا حال بیان کرتے ہین جو بنام کتفی مشہور ہی اور قیفال بھی اسی کو کہتے ہین - مین کہتا ہون یہ دونون رگین یعنے باسلیق اور قیفال جسوقت عضو مین گذرتی ہین وہان پر انکے بہت سے شعبہ پیدا ہوتے ہین جو عضد مین پھیل جاتے ہین اور بعض شعبہ اسکے بعض سے ملکر وہ رگ پیدا کرتے ہین یعنے انکے اجتماع سے وہ رگ پیدا ہو جاتی ہی کہ مشہور بنام اکحل ہی جسکو ہفت اندام بھی کہتے ہین - کتفی کا یہ حال ہی کہ جب وہ بازو مین گذرتی ہی اُسکے باریک باریک شعبہ نکلکر جلد مین پھیلتے ہین اور بازو کے اجزاے ظاہری مین اور ان سب کو غذا دیتے ہین - رگ ابطی اُسمین بھی چند شعبہ نکلتے ہین اور اُس عضل مین پھیلتے ہین جو اندر عضد کے ہی اور اُنھین کو غذا دیتے ہین - پھر جسوقت ہر ایک ان دونون رگون مین سے مرفق کے جوڑ کے قریب پہونچ جاتا ہی دونون کی قسمین بنتی ہین اور ہر ایک قسم اقسام ابطی کی ہر ایک قسم سے اقسام کتفی کے متصل ہو جاتی ہی اِن دونون قسمون سے ملکر ایک رگ بنتی ہی جو بیچ مین اُس مقام کے گذرتی ہی جہان پر کبھی دُہری ہو جاتی ہی اور اسی رگ کا نام اکحل ہی - باقیماندہ ان دونون کا رگ کتفی مین آکر بعض اُسکا ظاہری مقام ساعد یعنے بازو پر گذر کر زند اعلے پر نمایاں ہوتا ہی اور یہی وہ رگ ہی جو حبل الذراع کے نام سے مشہور ہی - اور جانب وحشی یعنے بیرونی کی طرف اسقدر جھکتی ہی کہ زند اسفل کی ماہی پشت سر تک پہونچ جاتی ہی اور یہان سے ہوکر رسغ تک آتی ہی - اس مقام مین اسکی تقسیم اُن اجزاے زیرین مین ہوتی ہی جو بیرونی رخ رسغ کی ہڈیون کا ہی باقیماندہ حصہ کتفی کا عضد مین جاتا ہی اور ایک قسم سے اقسام ابطی کے جو گردن مین ہی متصل ہوتا ہی لیکن باقیماندہ جز رگ ابطی کا اُسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم اُن دونون کی چھوٹی ہی اُسکی بھی دو قسمین ہوتی ہین انہین سے ایک قسم جانب اندرونی مین گذرتی ہی اور اُس مقام تک پہونچتی ہی جو بیچ مین دونون اُنگلیون خنصر اور بنصر کے ہی اور اسی رگ کا نام اسیلم مشہور ہی - اور بعض مقامات انگشت میانہ تک بھی پہونچتی ہی اور دوسری قسم ان دونون مین سے بلند ہوکر اُن اجزا تک ہاتھ کے پہونچتی ہی جو اجزاے خارجی ہین یعنے وہ اجزا جو ہڈی کو چھوے ہین لیکن دوسری قسم اُن دونون قسمون سے جسکی چھوٹی قسم اوپر بیان ہو چکی یہ قسم اول سے بڑی ہی اُسکی تین قسمین ہوتی ہین ایک قسم انہین کی جانب اسفل مین بازو کے منقسم ہوکر اتنی دور جاتی ہی کہ رسغ تک پہونچتی ہی - اور دوسری قسم منقسم ہوکر قسم اول کے اوپر ہوتی ہوئی یہ بھی رسغ تک پہونچتی ہی تیسری قسم وسط یعنے ٹھیک بیچ مین ساعد کے گذرتی ہی عرق الاکحل جسکو ہفت اندام کہتے ہین جسوقت یہ بیچ مین مرفق کے پہونچی زند اعلی کے بیرونی جانب تک چڑھکر دو قسمون مین تقسیم پاتی ہی ایک قسم اُنہین سے زند اعلی کے اُس کنارے تک پہونچتی ہی جو رسغ کے پاس ہی - اور اسی جگہ سے اسکی تقسیم انگوٹھے اور انگشت شہادت کے پیچھے ہو جاتی ہی اور یہین ٹھہر جاتی ہی - اور دوسری قسم زند اسفل کے کنارے تک آکر تین رگون مین قسمت پاتی ہی ایک انہین سے اُس مقام تک جاتی ہی جو بیچ مین انگشت میانہ اور انگشت شہادت کے ہی اور ایک جز سے اُس قسم آخر کے متصل ہوتی ہی جو اس سے پہلے آچکا ہی ان دونون سے ملکر ایک رگ بنجاتی ہی - دوسری رگ ان تینون مین سے اُس مقام تک آتی ہی جو بیچ مین انگشت میانہ اور بنصر کے ہی یہ وہی رگ ہی جسکی فصد بعض کاملین اطبا تلی کی بیماریون مین بائین ہاتھ سے کھولتے ہین اور فصد کھول کر رگ کو چھوڑ دیتے ہین تا اینکہ خون آپ ہی آپ بند ہو جائے تیسری رگ انہین سے وہ ہی جو خنصر اور بنصر کے مقام تک آتی ہی یہ سب اقسام

رگ اجوف کے وہ تھے جو اوپر کو چڑھتے ہین لیکن وہ قسم رگ اجوف کی جو نیچے کو اُترتی ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ یہ قسم جسوقت رگ اجوف سے جدا ہوکر
قبل ازان کہ استخوان پشت پر چڑھے اسکی تقسیم چند باریک رگوں سے ہوتی ہے جو متصل بال کے ہین اور داہنے گردے کی طرف جاتی ہین اور گردے کی
لفافہ اور جھلیون مین ٹھہر جاتی ہین اور اُن اجسام مین جو قریب گردہ کے ہین اور اُنھین سب اجسام کو غذا دیجاتی ہین - پھر اُس مقام سے
اسکی دو رگیں بڑی بڑی منقسم ہوتی ہین جو اندر خالی جگہ گردہ کے داخل ہوتی ہین اُنھین سے گردہ خون کی مائیت کو جذب کرتا ہے اور کھینچتا ہے
پھر انہیں سے دو اور شعبہ نکلتے ہین جو انثیین تک یعنے دونون خصیون تک جاتے ہین - پھر اس سے نزدیک ہر ایک گرہ کے منجملہ قطن کی گرہون کے
دو رگیں برآمد ہوتی ہین جو دونون طرف خاصرتین یعنے تہیگاہ کی دونون ہڈیون کے جاتی ہین اور اُس عضل تک جاتی ہین جو قطن پر ہے
اور نزدیک ہر ایک گرہ کے قطن کی گرہون سے چند رگیں باریک باریک چھوٹتی ہین اور وہ رگیں اُن سوراخون مین داخل ہوتی ہین جو گرہون مین
ہیں اور نخاع کو غذا دیتی ہین پھر جب یہ رگ آخری گرہ تک پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین - ایک قسم اُنمین کی داہنی ران کی طرف اور
دوسری قسم بائین ران کی طرف جاتی ہے - پھر ان دونون قسمون سے دس طوائف رگون کے نکلتے ہین - اُنمین سے پہلا طائفہ طرف دونون
متن یعنے دونون کنارۂ پشت کے جاتا ہے اور دوسرا طائفہ جو کہ ایک سُتھا باریک رگون کا مشابہ بالون کے ہے بطرف ایک جز کے اُس جھلی کے
جاتا ہے جسکو صفاق کہتے ہین اور یہ وہی جھلی ہے جو آنتون کو گھیرے ہوئے ہے تیسرا طائفہ ان رگون کا اُس گوشت تک جاتا ہے جو نزدیک
عجز کے ہے - چوتھا طائفہ اُس عضل تک جاتا ہے جو گرد مقعد کے ہے اور استخوان عجز سے باہر ہے - پانچوان طائفہ رحم کے مُنھ تک جاتا ہے اور
رحم کے جز اسفل اور مثانہ تک جاتا ہے - چھٹا طائفہ اُس عضل تک جاتا ہے جو پیڑو کی ہڈی پر رکھا ہے - ساتوان طائفہ اُس عضل تک جاتا ہے جو
سیدھا مراق شکم پر رکھا ہے - آٹھوان طائفہ مادہ کی فرج مین اور مرد کے قضیب مین جاتا ہے - نوان طائفہ عضل باطنی مین ران کے
آتا ہے - دسوان طائفہ مقام تہیگاہ مین آتا ہے - پھر بعد تقسیمات اِن دس طوائف کے اِن دونون رگون سے جو ران کی طرف چلی ہین باقیماندہ
انکا ہر ایک اور بھی اقسام کی طرف منقسم ہوتا ہے - اُسی باقیماندہ سے ایک شعبہ اُس عضلے مین ٹھہرتا ہے جو ران کی اگلی جانب مین ہے - پھر
اس سے ایک شعبہ اور نکلتا ہے جو ران کے اسفل مین بائین طرف آتا ہے اُس مقام پر جو متصل ظاہر بدن کے ہے تا اینکہ ران کے گہراؤ مین
پہونچ جاتا ہے - پھر اسمین سے چند شعبہ اور بھی برآمد ہوتے ہین اور اندرون ران کے جو عضل ہے اُسمین متفرق ہوتے ہین - جب یہ رگ زانو کے
جوڑ تک پہونچتی ہے اور تھوڑا حصہ اسکا ابھی پہونچا ہے تین رگون کی طرف منقسم ہوتے ہین - ایک اُنمین سے وسط یعنے بیچ مین آکر تمامی عضل
داخلی اور خارجی مین ساق کے ٹھہر جاتی ہے - دوسری رگ اُترکر بڑی نلی پر منجملہ دونون پنڈلیون کی نلی کے پہونچتی ہے جو متصل ظاہر بدن کے ہے
تا اینکہ مفصل کعب تک پہونچتی ہے اسی کا نام عرق النسا ہے - تیسری رگ جانب اندرونی ساق تک گذرتی ہے تا اینکہ اُس مقام تک آتی ہے
جو عاری اور خالی گوشت وغیرہ سے پنڈلی مین ہے - اور انتہا اُسکی اُس اسفل محدب اور قبہ دار مقام تک ہوتی ہے جو بڑی نلی ساق کے نزدیک
کعب کی ہے - یہی رگ وہ ہے جسکا نام صافن ہے - پھر یہ دونون رگیں اُنمین سے کچھ حصہ بوقت پہونچنے کے قدم تک چار رگون کی طرف منقسم
ہوتی ہین - اُنمین سے دو رگیں گرد ساق کے چھوٹی نلی کے گھوم جاتی ہین ایک بطرف جانب پیڑو کے اور دوسری بجانب اندرونی اور یہ دونون
پانون کے اوپر اور نیچے والے اجزا مین متفرق ہوتی ہین اور یہ دونون قسمین اُسی رگ کی ہین جسکا نام عرق النسا ہے - اور باقیماندہ دو قسمین
گرد بڑی نلی کے آگئی اور ٹھہرتی ہین ایک آگے اور ایک پیچھے - یہ بیان جملہ اقسام اُن رگون کا ہے جو ساکن اور ٹھہری ہوئی ہین - اور سوا انکے
گیارہ قسمین ہین - دو قسم اُس رگ کی جو باب جگر کو ناف سے آتی ہین بدن مین جنین یعنے بچہ کے - اور ایک رگ اجوف - اور شش کی شریانا

اور حجاب کی رگین ۔ اور رگ کتفی مع اُسکے شعبون کے ۔ اور وہ رگ جو ابط مین ہے ۔ اور وداج ظاہر اور وداج غائر ۔ اور وہ رگین جو مراق شکم سے اُترتی ہین ۔ اور وہ رگین جو ران کی ہڈی مین ہین ۔ اور وہ رگین جو ظاہر عجز مین ہین ۔ یہ بیان تمام رگہاے غیر جہندہ کا اور بیان اُنکی ہیات اور منافع کا ہے اسکو جاننا چاہیے

باب تیرھوان رگہاے جہندہ کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ رگہاے جہندہ جنکو شرائین کہتے ہین اُنکی طرف طبیعت اسواسطے محتاج ہے کہ حرارت غریزی اور روح کو قلب سے لیکر تمام اعضا سے بدن مین پہونچائے ۔ شرائین کی تالیف دو طبقہ سے جنکے اجزا تو متشابہ یعنے ہم صورت ہین اور وضع اور جوہر اصلی انکا مختلف ہے ۔ اندرونی طبقہ اُنہین سے ایسا ہے جسکی لیف یعنے ریشہ عرض مین گئی ہے اور جوہر اُسکا زیادہ تر سخت اور زیادہ غلیظ ہے بہ نسبت خارجی طبقہ کے بقدر اُسکے پانچ گونہ مراد یہ ہے کہ سختی اور گندگی مین طبقہ اندرونی پانچ گنا بیرونی طبقہ کے ہے ۔ بیرونی طبقہ کی لیف طول مین جاتی ہے ۔ اور اُسی طبقہ مین ایک تھوڑی سی لیف ہے جو مورب یعنے ترچھی جاتی ہے ۔ جو ہر مین اس طبقہ کے رخادت یعنے نرمی اور بودہ پن ہے اس رخادت کی حاجت اسواسطے ہوئی یا یہ مراد ہے کہ شرائین مین اِن سب باتون کی جو اوپر بیان ہوئین حاجت اسواسطے ہوئی کہ اِن رگون مین دو حرکتین ہین ۔ ایک حرکت انبساط کی کہ جسمین یہ رگین پھیلتی اور کشادہ ہوتی ہین ۔ اسی انبساط کے ذریعہ سے ہوا جذب ہوکر اِن رگون کی طرف قلب سے آتی ہے ۔ اور یہ فعل بیرونی طبقہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے جسکی لیف طول مین گئی ہے ۔ دوسری حرکت انقباضی یعنے سمٹنے کی ہے ۔ یہ سمٹنا وہی ہے جسے فضلہ دخانی کا دفع کرنا اور نکالنا باہر کی طرف قلب سے ہوتا ہے ۔ اور یہ فعل طبقہ اندرونی سے ہوتا ہے جسکی لیف عرض مین گئی ہے ۔ اور اسی فعل پر وہ لیف بھی اعانت کرتی ہے جو بطور دراب کے جاتی ہے یعنے ترچھی ہوکر ۔ اسی لیف مورب سے رگون کا اُس خون کو شامل ہونا ہوتا ہے جو قلب سے پھیلتا ہے ۔ اور اسی واسطے یہ طبقہ اندرونی بہ نسبت طبقہ بیرونی کے زیادہ سخت بنایا گیا ۔ شریان کے اندر اور ایک طبقہ پتلا اور سخت رکھا گیا ہے مثل مکڑی کے جالے کے جسکا ظہور بخوبی بڑی بڑی شریانون مین ہوتا ہے اسکو بھی ایک قوم اطبا طبقہ جداگانہ شمار کرتی ہے ۔ تمام جوہر جسمانی شریان کا ساکن رگون کے جوہر سے زیادہ سخت ہے اور سخت اسواسطے بنایا گیا کہ شریان پر بیخوفی اس بات کی نہ تھی کہ پھٹ جائے اسلیے کہ حرکت اسکو زیادہ رہتی ہے اور نہ اسکا اطمینان تھا کہ یہ رگ کٹ جائے ۔ مقام پیدا ہونے کل شرائین کا قلب کے بائین تجویف سے ہے منجملہ دونون تجویفون کے اور یہ اس طرح پر ہے کہ اس تجویف سے پہلے دو رگین جہندہ پیدا ہوتی ہین ایک اُنمین سے چھوٹی ہے بہ نسبت دوسری کے ۔ یہ چھوٹی رگ ایک ہی طبقہ نرم اور بودہ رکھتی ہے ۔ لہذا اسکا نام شریان عرقی رکھا گیا ۔ اس رگ کی حاجت اسواسطے تھی کہ بمقدار کثیر خون اور روح کو پھیپھڑہ تک پہونچائے بسبب اپنی سخافت یا بودے پن کی ۔ یہ رگ پھیپھڑہ تک داخل ہوتی ہے اور وہان پر جاکے بہت سی قسمین اسکی ہوجاتی ہین کہ پھیپھڑہ سے ہوا کو لیتی ہین اور خون کو پھیپھڑہ تک پہنچاتی ہین تاکہ پھیپھڑہ کو خون سے غذا ملے ۔ دوسری رگ جو پہلی رگ سے بڑی ہے یہ وہی رگ ہے کہ جسکا ارسطوطالیس نے اورطی نام رکھا ہے اور اسکا نام عرق ابہر ہے ۔ یہ رگ جسوقت قلب سے نمایان ہوتی ہے اس سے دو شعبہ منفرع ہوتے ہین ۔ ایک شعبہ جو چھوٹا ہے داہنی تجویف مین دونون تجویفون قلب سے جاتا ہے اور اُسمین متفرق ہوتا ہے ۔ دوسرا شعبہ جو بڑا ہے گرد قلب کے پھرتا ہے اور پھرتے پھرتے اُسمین داخل ہوجاتا ہے اور اُسمین متفرق ہوتا ہے بقیہ اس رگ کا بعد اسکے کہ اس سے یہ دونون شعبہ نکل چکے منقسم دو قسمون پر ہوتا ہے ۔ ایک قسم اُسکی اوپر کی طرف چڑھتی جاتی ہے اور دوسری قسم اسکی جو پہلے سے بڑی ہے نیچے کو اُترتی ہے ۔ اِس جز کا بڑا ہونا پہلے جز سے اسواسطے تجویز کیا گیا کہ جتنے اعضا

قلب کے پیچھے ماحن یاتک ہین تمامترین زیادہ ہین بہ نسبت اُن اعضا کے جو قلب کے مقام سے اوپر تک ہین - وہ قسم جو اوپر کو چڑھتی ہے
اُس رگ کی جسکا نام اورطی رکھا گیا ہے دو قسموں پر تقسیم کیجاتی ہے - ایک اُن دونون مین سے جو بڑی ہے حصہ شروع کرتی ہے لبہ یعنی سینہ کی
طرف بشکل توریب ترچھی ہوکر داہنی طرف گذرتی ہے تا اینکہ جب قریب اُس نرم گوشت کے پہونچتی ہے جو بنام توثہ مشہور ہے اسکے تین جز ہو جاتے ہین
دو انمین سے وہ دونون بڑی رگین ہین جو دونون وداج غائر کی طرف گذرتی ہین ایک وداج ایمن کی طرف یعنی داہنی طرف کی وداج اور
دوسری وداج ایسر کی طرف - اور یہ دونون رگین وہی ہین جنکی جنبش اور حرکت نبض دیکھنے والے کو دونون طرف گردن کے وداج ایمن و ایسر کے
پاس معلوم ہوتی ہے - انھین دونون رگون کو رگ سبات کہتے ہین یہ دونون رگین مع وداج منقسم ہوجاتی ہین - اور انمین سے کسیقدر بقیہ
رہجاتا ہے جو خالی جگہ مین کھوپڑی کے داخل ہوتا ہے اور بہت سی مختلف قسمون سے تقسیم پاکر اسکا تار و پود درست ہوا ایسی حالتندی اور
بناوٹ پیدا ہوتی ہے جیسے ایک جال دماغ کے نیچے بچھا ہوا ہے اور اسکا بچھانا اور درست کرنا اس مقام پر واسطے پختہ کرنے اور تصفیہ دینے
روح نفسانی کے ہے - پھر بعد اسکے یہ اقسام بعض سے بعض ملکر یکجا ہوتے ہین اور اس یکجائی سے انکے دو رگین طیار ہوتی ہین ایسی
دونون کہ جو قبل تقسیم کے اور قبل داخل ہونے کے دماغ مین تھین اور دو رگ بننے کے بعد جرم دماغ مین متفرق ہوتی ہین اور انمین روح
نفسانی کو پہونچاتی ہین تیسری قسم اسکی تین اجزا کی طرف منقسم ہوتی ہے بعض اُن اجزا کے استخوان سر سینہ اور پہلی پسلیون تک سینہ کی
پسلیون سے پہونچتے ہین اور بعض ان اقسام کی گردن کے اوپر والی گریون تک اور اُن مقامات تک جو متصل جسپر گردن کے ہ پہونچتے ہین
یہانتک کہ شانہ کے سرے تک پہونچتے ہین اور پھر اُتر کر جانب بغل تک گذرتے ہین - اور اُس سے ایک شعبہ پیدا ہوتا ہے جو ہمراہ عرق ابطی کے
ہے جو مشہور بنام باسلیق کے ہے اور ہاتھ مین آکر اسکی تقسیم بھی بمثل تقسیم باسلیق کے ہوتی ہے اور اسکے شعبہ بھی مثل شعبہ ہائے باسلیق کے پیدا
ہوتے ہین - اسی جز سے چند شعبہ چھوٹے چھوٹے بازو کے عضل ظاہری اور باطنی مین پھیلتے ہین اور اندر اندر یہی جز چلا جاتا ہے تا اینکہ
جب کہنی کے پاس پہونچتا ہے نمایان ہوکر ہمراہ عرق باسلیق کے گذرتا ہے پھر یہ جز اندر دوڑ جاتا ہے اور اُسمین سے چند شعبہ چھوٹے چھوٹے
نکلکر عضل ساعد مین متفرق ہوتے ہین اور باقیماندہ کی تقسیم دو قسمون کی طرف ہوتی ہے - ایک اُن دونون کا جو بڑا ہے رسغ تک زند اعلی کے
گذرتا ہوا آتا ہے - یہ وہی رگ ہے جسکو اطبا بروقت مرض کے بطور نبض کے دیکھتے ہین اور دوسری قسم زند اسفل کی طرف آتی ہے یہ بھی رسغ تک
گذرتی ہے پھر اس جگہ پر یہ دونون قسمین عضل کف مین متفرق ہوجاتی ہین - بیشتر ان دونون کی بعض ہتھیلی کی پشت مین ظاہر ہوتی ہے
دوسرا جز اُس رگ کا جو اوپر چڑھنے والی ہے وہ ترچھا ہوکر بائین بغل کی طرف چلتا ہے اور اُن ہاتھون مین اسکی تقسیم ہوتی ہے جو بائین طرف ہین
مثل تقسیم اُس رگ کے جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہے - یہ وہی تیسرا جز وہی اجزا سے اُس رگ کے جو اس رگ کا جوڑا ہے - لیکن وہ رگ جو نیچے کو اترتی ہے
رگ جہندہ میسمے بہ اورطی سے اور قلب کے پیچھے کے اعضا مین جاتی ہے جسوقت یہ رگ اُترتی پہلے استقرار اسکا پیٹھ کی گریون پر ہوتا ہے اور
اسی وقت مین یہ بھی استخوان عجز پر گذر جاتی ہے - اور اسی گذرنے مین اسکے شعبہ نکلتے جاتے ہین نزدیک ہر ایک گریا کے جنھیں اُن اعضا کے
جو مقابل انھین گریون کے ہین ایک باریک رگ آتی ہے جسکی تقسیم اُس مقام پر ہوتی ہے جسمین پھیپھڑہ ہے اور کنارے سے قصبۂ ریہ تک آتی ہین
اور دوسری رگ اُس مقام تک پہونچتی ہے جو پسلیون کے بیچ مین ہے اور دو رگین انھین شعبون مین سے حجاب کو آتی ہین وہ دونون چھوٹی
چھوٹی رگین ہین - اور ایک اور رگ انھین شعبون مین سے جگر اور معدہ اور طحال یعنی تلی مین تقسیم پاتی ہے ایک اور رگ حجاب مین آتی ہے
ایک اور رگ جداول مین ان رگون کے تقسیم پاتی ہے جو گرد معدہ و دقاق یعنی پتلی آنتون کے ہے - پھر بعد اسکے اس رگ سے تین اور رگین

نکلتی ہین جا اول مین ان رگون کے جو گرد معاء مستقیم کے ہین - یہ متحرک رگین مع ساکن رگون کے تقسیم پاتی ہین حد اول امعاء مین تا کہ
اُس جھلی کو جو ساکن رگون پر پھٹری ہوئی ہی مدد دین - بعد اس مقام کے پھر اس رگ سے بہت چھوٹی چھوٹی رگین نکلتی ہین جو اُن رگون مین
داخل ہوتی ہین جنمین ایک زوج نخاعی پیچھے کا آتا ہی - اور چند رگین اور بھی ہین جو دونون تہیگاہ کی ہڈیون تک آتی ہین ہمراہ اُس ساکن
رگون کے جو یہان تک پہونچی ہین اور چند متحرک رگین دونون خصیون مین ہمراہ اُن ساکن رگون کے آتی ہین جو اسی مقام پر آچکی ہین
پھر جب یہ رگ استخوان عجز تک پہونچی اسکے بقیہ کی دو قسمین ہو جاتی ہین جس طرح دو قسمین اُس ساکن رگ کی ہو جاتی ہی جو اس رگ کے
نیچے ہی - ایک قسم اسکی استخوان عجز سے داہنی ران کی طرف سے آتی ہی اور دوسری بائین ران کی طرف سے - قبل اسکے کہ یہ دونون
رگین متحرک دونون رانون تک پہونچین ہر ایک سے ایک ایک شعبہ ہو جاتا ہی کہ یہ دونون مثانہ کی طرف جاتی ہین تا اینکہ ناف تک
پہونچ جاتی ہین - اور یہ شکل تشریحی بدن مین جنین کے پائی جاتی ہی یعنے اُس بچہ کی جو ابھی رحم کے اندر ہو - لیکن جس بچہ کی خلقت
تمام ہو گئی اُسکے بدن مین یہ جز رگ کا جو ناف تک جنین کے پہونچتا ہی سوکھ جاتا ہی اور وہ جز جو قریب اُس جگہ کے ہی جہان سے
یہ دو رگین نکلتی ہین باقی رہ جاتا ہی - ان دونون جز سے بہت سے شعبہ اُس عضل مین متفرق ہوتے ہین جو پشت پر عجز کے ہی جب
یہ دونون رگین جو از قسم شرائین کے ہین ران تک پہونچتی ہین بقیہ انکا ران مین اُسی طرح تقسیم پاتا ہی جس تقسیم کا ذکر ہمنے ساکن
رگون کے بیان مین کیا ہی - لیکن یہ دونون رگین ران کے گہراؤ مین تقسیم پاتی ہین بہت اندر گھسی ہوئی - یہی بیان سب جہندہ رگون کا تھا
جو بدن مین ہین - یہ وہی رگین ہین جو گرد مثانہ کے ہوتی ہین بچون کے بدن مین جبتک وہ بچے رحم کے اندر ہین - اور وہ رگین ہین
جو اُس جہندہ بڑی رگ سے آتی ہین اُس متحرک رگ تک جو مشابہ ساکن رگ کے ہی اور اُس رگ تک جو پانچوین گُردہ تک جاتی ہی
اور وہ رگ جو سوڑے تک چڑھتی ہی اور وہ رگ جو ابط یعنے زیر بغل تک چڑھتی ہی اور وہ دو رگین جو سباتی رگ کے نام سے مشہور ہین -
اور وہ رگ جو حجاب کو آتی ہی - اور وہ شعبہ کہ جگر اور تلی اور انتون تک آتے ہین -

باب چودھوان خالص گوشت اور چربی کے بیان مین

جب ہم متحرک رگون کا بیان کر چکے اب اسی مقام پر چربی اور گوشت کا بھی بیان کرتے ہین - اور ابتدا گوشت کے ذکر سے کرتے ہین -
اور کہتے ہین کہ جو گوشت بدن مین ہی اُسکی تین قسمین ہین - پہلی قسم گوشت کی وہ ہی جسمین پٹھہ اور رو ترملا ہوا ہی اور اُسی کو عضل کہتے ہین
اور یہ قسم گوشت کی ایسی ہی کہ تمام اعضاے بدنی سے زیادہ ہی اور ہم اسکا بیان اُس مقام پر کرینگے جہان مرکب اعضا کا بیان
آئیگا دوسری قسم گوشت کی وہ ہی جسکو لحم مفرد کہتے ہین کہ جسمین سواے گوشت کے اور کچھ نہین - اور یہ وہی گوشت ہی جسے علی الاطلاق گوشت
کہتے ہین - اس گوشت کا جوہر معتدل سختی اور نرمی مین ہی اور یہ گوشت خون زیادہ رکھتا ہی اور بدن مین ایسا گوشت بہت کم ہی
جسمین کچھ میل نہو بہ نسبت پٹھون کے مطلب یہ ہی کہ پٹھون کی مقدار سے اسکی مقدار بہت کم ہی تیسری قسم وہ لحم غددی ہی یعنے غدود -
خالص گوشت کچھ اسمین سے دونون رانون مین ہی اور کچھ ظاہری اور باطنی مقام مین پٹھہ کے ہی اور اسی کو لشتمازج کہتے ہین اور جو
گوشت دانتون کے بیچ مین ہی وہ بھی خالص گوشت ہی - جو خالص گوشت رانون مین ہی وہ بیرونی جانب مین ران کے رکھا گیا ہی -
اس گوشت کی حاجت دونون رانون مین اسواسطے ہوئی تاکہ بجاے بچھونے کے ہو رانون کی دونون ہڈیون کے واسطے بروقت بیٹھنے کے
جو خالص گوشت ظاہر اور باطن پشت مین ہی یہ وہی گوشت ہی جسکو فارسی زبان مین لشتمازج کہتے ہین اسکی حاجت پٹھہ کے اندر

دونون عضوون کے واسطے ہوئی ایک منفعت یہ ہے کہ پیٹھ کی گرمی بڑھے اسلیے کہ پیٹھ کے مزاج پر غالب مزاج برودت کا ہے اسلیے کہ پیٹھ کی ترکیب
ہڈی اور نخاع اور پٹھے سے ہے اور یہ سب چیزین طبیعت مین سرد ہین دوسری منفعت یہ ہے تاکہ پیٹھ کا گوشت اندر کا لامنزلہ بچھونے اور
بستر کے ہو واسطے قسم اس رگ کے جسکا نام اجوف رکھا گیا ہے جو اوپر کی طرف چڑھتی ہے اور اُس شریان کے واسطے گوشت بمنزلہ
تکیہ اور بچھونے کے ہو جو نیچے کو اُترتی ہے - خارجی طرف پیٹھ کے گوشت اسواسطے پیدا کیا گیا کہ اُسمین گرمی بھی رہے اور بیرونی چوٹ ٹھنڈک
جو پیٹھ میں لگے اُس سے حفاظت بھی کرے اور یہ بھی فائدہ پیٹھ کے گوشت مین ہے کہ جو خالی مقامات گردن اور پسلیون کے جوڑون کے بیچ مین ہین
وہ گوشت سے بھر جائین - دانتون کے بیچ مین جو خالص گوشت ہے اُسکی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ دانتون کی جڑین مضبوط ہو جائین
اور ہلنے سے محفوظ رہین - لحم غددی کی تین قسمین ہین ایک قسم اسواسطے بنائی گئی جو ایک رطوبت مفیدہ کو پیدا کرے جیسے دونون خصیے
اور دونون پستان کا گوشت اور وہ دونون غدود جو زبان کی جڑ مین ہین - دونون خصیے اسواسطے بنائے گئے کہ منی کو پیدا کرین اور دونون
پستان اسواسطے بنائی گئین کہ دودھ کو پیدا کرین اور دونون غدود زبان کی جڑ مین اسواسطے بنائے گئے کہ لعاب دہن کی رطوبت پیدا کرین
جس لعاب سے زبان اور منھ اور اُسکے متصل اجسام مین ہر وقت تری سی رہے دوسری قسم غدود کی وہ ہے جسمین سے بعض قسم اسواسطے
بنائی گئی کہ جو خالی مقامات کو بھر دے اور دوسرا فائدہ یہ ہے تاکہ رگوں اور پٹھون کے واسطے بمنزلہ بچھونے اور تکیہ کے رہے جیسے وہ غدود
مراق بطن یعنے جداول مین ہین اور وہ توثہ کے نام سے مشہور ہے اور وہ غدد جو درمیان بطن درمیانی اور بطن موخر دماغ کے ہے - اور بعض
قسم اس غدود کی اسواسطے بنائی گئی تاکہ قبول کرے اُس فضلہ کو جو پٹھون سے ریزش کرتا ہے اور اُنکو ہٹا دیتا ہے یعنے اُسی فضلہ کو ہٹا دیتا ہے
جیسے وہ غدد جو دونون بغل کے نیچے اور دونون چڈھون مین ران کے اور دونون کانون کے پیچھے اور گردن مین ہین - تیسری قسم
لحم غددی کی وہ ہے جو مراق البطن مین ہے اور مراق البطن یہ وہ جداول ہین جو آنتون کے گرد ہین - اسلیے کہ جب وہ رگ کہ جگر سے آنتون مین پہونچی ہے
جسکا نام بواب ہے اور اُس مقام پر پہونچتی ہے جو بیچ مین معدہ اور آنتون کے ہے اسی مقام پر اسکی تقسیم گرد آنتون کے ہو جاتی ہے -
اور اسی طرح وہ شریان جو قلب سے اُترتی ہے اُسکی بھی تقسیم بہت اجزا کی طرف ہمراہ اس رگ کے ہوتی ہے جسکا بواب نام ہے - اور اسی طرح
وہ جز پٹھے کا جسکی تقسیم اُن آنتون مین ہوئی ہے جو نیچے کو اُترتی ہین اور یہ تقسیم پٹھے کی مثل تقسیم دونون قسم کی رگون کی ہے - اب ان
سب چیزون کے اس مقام پر ملنے سے اور اُن مجاری کے اس مقام پر ہونے سے جنمین صفرا کی ریزش پتہ سے آنتون کی طرف
ہوتی ہے اور سب چیزون کا آنا جانا ان مقامات تک نامحفوظ اور بے استوار تھا اسلیے کہ اس مقام مین یہ چیزین لٹکی ہوئی تھین اور
لٹکنے اور معلق ہونے کی وجہ سے کھٹکا انکے ٹوٹ جانے کا تھا لہذا یہ حیلہ کیا گیا کہ ان سب کے نیچے لحم غددی کا فرش بچھا دیا گیا اور
اسکے ساتھ یہ سب مقامات اسی گوشت سے اس طرح پر بھر دیے گئے جیسے روئی تکیون مین بھری جاتی ہے اور یہی گوشت ان چیزون کے
گرد بھرا دیا گیا تاکہ ان چیزون مین جنبش نہو اور ٹوٹنے اور پھٹنے اور کٹنے سے بروقت حرکت شدیدہ کے محفوظ رہین - اور یہ لحم غددی
نرم اسواسطے بنایا گیا تاکہ ان اوعیہ کے بچھونے کے واسطے بہت عمدہ ہے اور اسواسطے کہ اگر ان اوعیہ مین کسی تنگ کرنے والی چیز کی تنگی
پہونچے یا کوئی چیز انمین ایسی در آئے جسکی وجہ سے ان چیزون مین دباو زیادہ پڑے پس ایسی نرم بچھونے مین وہ چیزین دب جائین
اور کسی قسم کی ایذا ٹوٹنے پھٹنے کی انمین نہ پہونچے - یہ حال اُس نرم گوشت کا ہے جو مراق البطن مین ہے لیکن وہ غدد جو توثہ کے نام سے
مشہور ہے یہ ایک بڑا غدد ہے جو بچھا ہوا اوپر کے اجزا مین انتہا اسکے سے ہوا ہے - اسکی طرف حاجت مثل اُسی کے تھی جو مراق البطن کی حاجت

بیان ہوئی اور یہ وہ حاجت ہو کہ جو رگین قسمت پا کر اُس رگ سے بنتی ہین جسکا اہر نام مشہور ہو جسوقت اس مقام تک پہونچتی ہین اسی گوشت پر اعتماد اور تکیہ کرتی ہین یعنے جو گوشت انکے بیچ مین بچھا ہوا ہو تا کہ وہ رگین بے سہارے لٹکتی نہ رہین کہ اس بے عنوانی سے کٹ جائین یا اُسکے سبب حرکت کثیرہ کے ہٹ جائین - لیکن وہ غدہ جو شکل مین مشابہ صنوبر کے ہو یہ اُس مقام پر رکھا ہوا ہو جو مقام ابتدا مین اُس جگہ کے ہو جو بیچ مین البطن اوسط اور البطن موخر دماغ کے ہو اور یہ غدہ اپنی شکل مین مشابہ حب صنوبر کے ہو اور جوہر اسکا وہی ہو جو اور غدود کا جوہر ہو - اس غدہ کی طرف حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ حشو یعنے بھرتی تمام اقسام رگہاے ساکن اور متحرک کی ہو وہ رگین جنسے جالالبندی اُن دونون مشیمہ کی ہوتی ہو جو دونون البطن مقدم مین البطون دماغ کے ہین - اور دوسرا فائدہ یہ ہو کہ یہ غدہ بجاے تکیہ اور ستون انہین رگون کے واسطے رہے - انہین منافع کی نظر سے حاجت ان غدد کے ہونے کی ان مقامات پر تھی لیکن وہ لحم غددی جو باوجود ان منفعتون کے قبول فضلہ کے واسطے بھی بنایا گیا ہو جیساکہ بعضے بیان کیا ان غددون کی تفصیل یہ ہو البطین یعنے دونون بغل کے بیچ اور نزدیک دونون ارنبتین یعنی کنارہ بینی کے اور پیچھے دونون کانون کے اور رگون ... لیکن وہ گوشت جو نیچے دونون بغل کے ہو اُسکی طرف حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ قبول اُن حرارت فضول کا کرے جنکو ... اُنکی طرف دفع کرتا ہو اور ان فضول کا تنقیہ کر کے صاف کر دے اسلیے کہ یہ گوشت طبیعت مین ضعیف بنایا گیا تا کہ جو چیز ... اسکو قبول کرے اور سبب اپنے ضعف کے اُسکو دفع نہ کر سکے - یہ گوشت بمنزلہ اُس گھورے کے ہو جسمین جھاڑو دے کر گھرون سے کوڑا پھینکا جاتا ہو اور یہی ... فائدہ کے ستون اُن رگون کا بھی ہو جو ہاتھون مین آتی ہین اسی مقام پر ہوئی ہوئی - اسی طرح وہ گوشت جو ... دونون چڈھون مین ہو اسواسطے بنایا گیا تاکہ اُس خراب فضلہ کو دفع کرے جو جگا مین حاصل ہوتا ہو پھر جگر اُسکو ... دفع کرتا ہو اور یہ بھی فائدہ اس گوشت کا ہو تاکہ ستون اُن پٹھون کا بنے جو پانون مین آتے ہین اور اُن کو دھونا پھر وسے جو ... دونون پانون کے ہین - لیکن وہ گوشت جو دونون طرف حلق کے ہو اور جو گوشت نزدیک دونون کانون کی جڑون کے ہو وہ بھی اسواسطے بنایا گیا تاکہ اُس فضلہ کو قبول کرے جسکو دماغ اپنے سے دور کر کے اپنی صفائی کر لیتا ہو - یہ بیان جملہ اقسام لحم غددی کا تھا -

چربی اور سمین یعنے پتلی چربی یہ دونون ایک جسم سپید اور نرم ہین اور اکثر جھلیون پر اور اعضاے عصبی پر ہوتے ہین بسبب اسکے کہ ان اعضا کا مزاج سرد ہو - چربی کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہو کہ جو لطیف اور چکنا جز خون کا اعضاے لحمی تک پہونچتا ہو انھین اعضا کی غذا وہی کرتا ہو بسبب اس حرارت کے جو ان اعضا مین ہو جس طرح تیل کو آگ پر پہونچنے سے یہی صورت ہوتی ہو چراغ وغیرہ مین اور جسوقت یہی چکنا جز ان اعضا کو پہونچتا ہو جو پٹھے اور جھلی کی قسم سے ہین انپر جمجاتا ہو بسبب انکی برودت مزاج کے - اور اسی واسطے چربی اُس جھلی پر زیادہ پائی جاتی ہو جسکا نام ثرب ہو اسلیے کہ یہ عضو یعنے ثرب اکثر اجزا اسکے جھلی کی قسم سے ہین - سمین یعنے پتلی چربی جو گوشت پر پائی جاتی ہو سواے اُن جھلیون کے جو عضل کو ڈھانپتی ہین اور کسی مقام پر اسکا پایا جانا بسبب برودت مزاج انھین جھلیون کے ہو - لیکن درمیان لیف لحم کے پس شاید کہ سمین نہین پائی جاتی ہو اسلیے کہ جو حرارت بیچ مین گوشت کے اجزا کے ہو چکنے جزو کو گوشت کے پگھلا کر اُسی سے غذا پاتی ہو جیسے آگ کو غذا اُس چربی سے ملتی ہو جسکا ودک نام ہو یعنے گوشت کی چربی - گاڑھی چربی اور پتلی چربی دونون کی حاجت جھلیون پر اور اُن اعضا پر جنکا مزاج پٹھون کا ہو اسواسطے ہوئی تاکہ اُن اعضا کو تر اور بھیگا ہوا رکھین اُس رطوبت دہنیہ سے جو دونون قسم کی چربی مین ہو - اور یہ حاجت اسواسطے تھی کہ ان اعضا کا مزاج خشک ہو اور یبوست اور خشکی انہین جلدی آجاتی ہو بروقت زیادتی حرکت کے اور بروقت ملاقات کرنے حرارت زائد کے اور بروقت نہ پہونچنے غذا کے - یہ بیان خالص گوشت اور غدود اور شحم اور سمین کا تھا اور ان چیزون کی منفعت بھی یہی تھی جو بیان ہوئی -

باب پندرھوان جھلی اور کھال کے بیان مین

جھلی ایک پتلا اور سخت جسم ہی جو اعضاے بدنی پر حاوی ہوتا ہی - اور بدن مین کوئی عضو جھلی سے پتلا نہیں ہی اور نہ بعد ہڈی کے اس سے
زیادہ کوئی سخت عضو ہی - جھلی کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ اعضا کو بچائے اور اُسکی حفاظت کرے اور جو آفتین اُنہیں عارض ہون اُنکو
منع کرے - اسی واسطے جوہر جھلیون کا سخت بنایا گیا تاکہ جلدی تاثیر مؤثر کو قبول نہ کرین - جھلیون کا پتلا ہونا اسواسطے تجویز ہوا تاکہ بہت جگہ
مقام کو اعضا کے مقام سے نہ لین کہ اعضا پر اپنے مقامات مین تنگی پیدا ہو - اعضاے بدنی مین کچھ ایسے اعضا مین جنکے واسطے
ایک جھلی ہی اور بعض اعضا کے واسطے دو جھلیان ہین - جن اعضا کے واسطے ایکہی جھلی ہی وہ عضل ہی اسکا سبب یہ ہی کہ ہر ایک عضل ایک
پتلی جھلی سے مڑھی ہوئی ہی اور اُسکی رقت نہایت درجہ مین ہی وہی پتلی جھلی اُس عضل پر ہر طرف سے شامل ہی اور ہر طرف اُس سے لپٹی ہوئی ہی
کہ اس جھلی کا چھیلنا اُس عضل سے بسہولت ممکن نہیں ہی ایسی جھلی کی حاجت بنظر تین منفعت کے ہوئی ہی پہلی منفعت یہ ہی کہ اجزاے عضو کو
جمع کرے اور اُسکو اُسکے غیر سے جدا کرے - دوسری منفعت یہ ہی کہ جب بعض مقامات عضل کو آفت پہونچے اُسکے غیر مقام تک سرایت نکرے
تیسری منفعت یہ ہی کہ جب بعض اعضا آپسمین ٹکرائین بروقت حرکت کرنے کے اُسوقت ایک کے ٹکرے کا اثر دوسرے کو نہ پہونچے - وہ اعضا
جنکے واسطے دو جھلیان ہین یہ وہی اعضاے باطنی ہین - اسلیے کہ اعضاے باطنی مین ہر ایک کے واسطے ایک خاص جھلی پیدا ہوئی ہی
اور منفعت اُسکی مثل اُسی جھلی کے ہی جو عضل کو ڈھانپے ہوے ہی - باطنی اعضا کی دوسری جھلی جو اوپر اس جھلی کے ہی اور اُنمین چسپیدہ بھی
نہین ہی اور نہ اُنمین ایک ذات ہو گئی ہی لیکن اُس سے جدا اور کھلی ہوئی ہی - اور بیرونی اور اندرونی جھلی مین ایک خالی جگہ ہی سواے
اُن مقامات کے جہان پر کوئی عضو مرتبط اسی جھلی سے ہوا ہی اپنے قریب کی عضو سے - اس بیرونی جھلی کی حاجت اسلیے ہوئی تاکہ ہر ایک
عضو کی حفاظت کرے اور اُس عضو سے جسمین یہ جھلی ہی اور قریب کے عضو سے مرتبط ہو جائے - جو اعضاے اندرونی سینہ مین ہین انکو بھی جھلی
بیرونی منجملہ دونون جھلیون کے ڈھانپے ہی جسنے سینہ کے دو حصہ برابر آدھے آدھے کر دیے ہین اور وہ جھلی جو سینہ کے اندرونی اعضا کو
ڈھانپتی ہی جو پسلیون کے اندر ہی (مراد یہ ہی کہ ان دونون جھلیون سے ملکر اُن اعضا کی پوستین ہوتی ہی) اور جو اعضا کہ بطن یعنی شکم مین ہین
اُنکو وہ جھلی ڈھانپتی ہی جسکا نام صفاق رکھا گیا ہی - اور جو اعضا تجویف دماغ مین ہین اُنکو وہی جھلی ڈھانپتی ہی جو منجملہ اُن دونون جھلیون کے ہی
جو دماغ کو حاوی ہین - اب ہم صورت حال ہر ایک جھلی کی تفصیل بیان کرتے ہین اور اس مقام پر ہم پہلے اُس جھلی کا حال بیان کرتے ہین جو
پسلیون کے اندر لگی ہوئی ہی - یہ ایک باریک جھلی ہی جیسے مکڑی کا جالا اور تمام پسلیون پر سینہ کے پنہائی ہوئی ہی اندرونی جانب سے اور
تمام اعضاے سینہ پر حاوی ہی - منفعت اس جھلی کی یہ ہی کہ تمامی سینہ کی حفاظت کرے تاکہ یہ اعصاب سینہ کی ہڈیون کے ملنے اور
ملاقی ہونے سے ایذا نہ پائین - اسی جھلی سے وہ دو جھلیان پیدا ہوتی ہین جو سینہ کو برابر دو حصہ پر قسمت کرتی ہین - یہ اس طرح پر ہی
کہ یہ دونون جھلیان سینہ کے طول مین دو حصہ بناتی ہین جہان سے دونون ہنسلیان مل گئی ہین تا اسفل قص اور قص پہلا غضروف
جو مشابہ سیف یعنے سیدھی تلوار کے ہی - اور آگے کی طرف سینہ کا پیوند انھین دونون مقام سے ہوتا ہی - اور جو اجزا درمیانی قص کی
ہڈیون کے ہین اُنکا فراہم کرنا بھی اسی جگہ ہوا ہی - اور پیچھے کی طرف یہ دونون سینہ کی گریون سے ملصق ہو جاتی ہین - اور قص کے
مقام سے جو محل اُنکے اتصال کا ہی تھوڑا تھوڑا جدا ہوتے ہوتے تا اینکہ قلب تک پہونچین بالکل جدا ہو جاتی ہین اور وہان پر اُنکی چوڑائی
بہت زیادہ ہو جاتی ہی اسلیے کہ یہ دونون قلب پر حاوی ہوتی ہین اور قلب اور اُسکی جھلی جو قلب پر لپٹی ہوئی ہی ان دونون جھلیون کے بیچ مین

آجاتی ہے پھر اس مقام سے سب کرانی جدائی میں کمی ہوتے ہوتے میٹھ کی گریوں کے قریب اور مری سے اوپر پھر یہ دونوں ملجاتی ہیں — اور ان مقامات میں یہ دونوں جھلیاں پرگوشت ہوکر سینہ کے واسطے دو تجویفین ایک دوسرے کے محاذی بناتی ہیں — اِن دونوں گروں کی حاجت منظر دو منفعت کے تھی ایک منفعت جو دونوں میں بڑی ہے یہ تھی کہ جب سینہ کی کسی ایک تجویف میں منجملہ دونوں تجویفوں کے کوئی آفت پہونچے جس سے اُس تجویف کا فعل باطل ہوجائے — دوسری تجویف نصف اُس فعل کا کرتی ہے جسکو دونوں تجویفیں پورا کرتی تھیں — اسکی توضیح یہ ہے کہ جب سینہ میں زخم عظیم پہونچے جو سینہ کی کسی تجویف تک سرایت کرجائے تنفس یعنے سانس لینے کا فعل سینہ کی اُس شق سے باطل ہوجائیگا جدھر زخم پہونچا ہے اور جدھر زخم نہیں پہونچا ہے اُس طرف کی تجویف تنفس میں اپنے حال پر باقی رہیگی پس وہ زخمی حیوان اس حالت میں آدھی سانس لیا کریگا اور آدھی آواز اسکی باقی رہیگی — لیکن اگر زخم دونوں تجویف میں سینہ کے پہونچے تنفس بالکل باطل ہوجائیگا اور اسکے مرنے میں کچھ دیر نہ لگے گی — دوسری منفعت یہ ہے کہ اس سے بہت سی جھلیاں اُگتی ہیں جو تمامی اُن اعضا کو ڈھانکتی ہیں کہ دونوں تجویف میں سینہ کے ہیں اور یہ اعضا قلب اور پھیپھڑہ اور متحرک اور ساکن رگیں اور پٹھے ہیں — اور انھیں سب اعضا کو یہ جھلیاں گھیر لیتی ہیں اور انکے گرد پھر جاتی ہیں — یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ سب اعضا سینہ سے بندش کھا جاتے ہیں تا کہ اپنے مقامات سے ہٹ نہ جائیں — کبھی اِن دونوں جھلیوں سے وہ جھلی پیدا ہوتی ہے جو اُس حجاب کو ڈھانپے ہوے ہے جو متصل دونوں سینہ کی تجویف کے ہے قلب پر جو جھلی منڈھی ہوئی ہے اُسکا نام غلاف قلب ہے یہ جھلی گول ہے اور قلب کے گرد پھر گئی ہے کہ جمیع جہات سے اُسکو شامل ہے اِس جھلی کی شکل مثل قلب کی شکل کے ہے اور پتلی ہے اور قلب کی شکل صنوبری ہے کہ سر کے پاس تو پتلا ہے اور قاعدہ یعنے نیچے کی طرف گول ہے — یہ جھلی جسم قلب سے اسقدر الگ ہے کہ بیچ میں جھلی کے کچھ جگہ خالی ہے جو بہت کم نہیں ہے — یہ خالی جگہ اسواسطے رکھی گئی تا کہ قلب کو اُسی خالی جگہ میں وسعت حرکت کرنے کی ملے — یہ جھلی نزدیک قاعدۂ قلب کے ساکن اور متحرک رگوں سے ملتحم ہوجاتی ہے وہ متحرک رگیں جو قلب سے نکلتی ہیں اور اُن دو جھلیوں سے جڑ جاتی ہے جو سینہ کی دو قسمتیں کردیتی ہیں — اور جو سرا اس جھلی کا باریک ہے وہ اُن دونوں جھلیوں سے جو سینہ کی قسمت کرنے والی ہیں اُس مقام جُڑ جاتا ہے جو نیچے قص کے جڑ جاتا ہے — اسی طرح تمام جھلیاں جو اُن پٹھوں کو لپٹی ہوئی ہیں کہ سینہ میں ہیں ہر ایک پٹھہ کو گھیر لیتی ہیں اور اُنکے گرد پھر جاتی ہیں مگر یہ سب جھلیاں اُس جھلی کے مخالف ہیں جو تمام سینہ پر منڈھی ہوئی ہے اور اُس چیز کے مخالف ہیں جو خالی جگہ سینہ پر ہے میری مراد اس خالی جگہ سے وہ ہے جو بیچ میں سینہ اور قلب کے ہے — لیکن وہ جھلی جو صفاق کے نام سے مشہور ہے وہ بھی ایک جھلی اسقدر پتلی ہے جیسے مکڑی کا جالا اور یہ جھلی اس عضل کے نیچے رکھی ہے جو شکم پر ہے کنارے سے اُس غضروف کے اسکی ابتدا ہے جو معدہ کے سرے سے متصل ہے اور انتہا اسکی پیڑو کی ہڈی تک ہے — یہ جھلی تمام اعضاے شکم پر پھیلی ہوئی ہے یعنے معدہ اور جگر اور تلی اور دونوں گردہ اور مثانہ اور رحم اور انثیین اور شرب اور متحرک رگیں اور ساکن رگیں اور پٹھے اور تمام اعضا جو بیچ میں حجاب کے اور پیڑو کی ہڈی تک ہیں — اور انھیں کو احشا کہتے ہیں — اور ان سب اعضا پر گھوم کر لپٹ گئی ہے اوپر کی طرف ان اعضا کے اونچی ہو رہی ہے اور نیچے کی طرف انھیں اعضا کے پیٹھ کی ہڈی پر بچھی ہوئی ہے — یہی جھلی جس وقت معدہ کے منھ سے شروع ہوئی ہے بہت موٹی ہوتی ہے پھر جسقدر نیچے اُترتی پتلی ہوجاتی ہے — یہاں تک کہ نہایت باریک حصہ اُس جھلی کا اُس مقام پر ہے جو قریب پیڑو کی ہڈی کے ہے — یہی ہڈی اوپر کی طرف حجاب سے جوڑتی ہے — اور نیچے کی طرف اُن دو عضلوں سے جڑی ہے جو شکم پر ہیں یہ دونوں عضلہ وہی ہیں کہ ایک انھیں سے داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف ہے اور بھی نیچے کی طرف پیڑو کی ہڈی سے اسکا پیوند ہے — اِس جھلی کا پھیلنا ایسا آسان

نہین ہی کہ پھیل کر پوری آتر آوے اور پھٹ نہ جاوے خصوصاً اُس مقام مین جو متصل حجاب کے ہی اور اُن دو مقامون مین جہان وہ دونون عضلہ شکم پر واقع ہین - یہ دشواری اسکی چھیلنے مین اسوجہ سے ہی کہ اِن دونون عضلون سے ایک چھوٹا اور پتلا وتر اسی جھلی سے جڑ جاتا ہی اور ایسا ملکر ایک ذات ہوجاتا ہی کہ اُسکا چھوڑنا اس جھلی سے دشوار ہوجاتا ہی - یہی دھوکا ہوا ہی ایک قوم کو محققین مین سے جنھون نے بغلط یہ گمان کیا ہی کہ شکم کی درخت فقط صفاق مین ہونی چاہیے - حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ پرت ٹانکے لگانے کے سوئی صفاق مین بھی در آتی ہی اور اس وتر مین بھی ڈوبتی ہی جسکا ابھی ہمنے ذکر کیا ہی - صفاق کی حاجت پانچ منفعتون کے واسطے ہی ایک منفعت یہ ہی کہ صفاق شل پردے اور پوشش کے ہی تمام اُن اعضا کے واسطے جو حجاب کے نیچے ہین - دوسری منفعت یہ ہی کہ صفاق منع کرتا ہی اُس عضل کو جو پیٹ پر ہی اس بات سے کہ احشا اور مثانہ پر گر پڑے (احشا سے) مراد یہی اعضا ہین جو پیٹ کے گنے گئے) تیسری منفعت کہ عشاے فضلہ کے نیچے اُترنے کو صفاق کی وجہ سے آسانی ہوتی ہی - یہ آسانی اسوجہ سے ہوتی ہی کہ یہ فضلہ اگر بعض انکا بعض سے آگے کی طرف صفاق کے جدا ہو اور حجاب کے پیچھے پس یہ فضلہ نچوڑ کر بسبب صفاق کے جدا ہوجاتے ہین اور ان فضول کو بطرف خارج کے طبیعت دفع کردیتی ہی جس طرح کوئی تر چیز جیسے انگور وغیرہ جب ہاتھ سے دبائی جاوے رطوبت نچوڑ کر فضلہ مٹھی مین رہ جاتا ہی - چوتھی منفعت یہ ہی تاکہ معدہ اور آنتون مین باسانی نفخ نہ پیدا ہو اُن چیزون کے استعمال سے جو نفخ پیدا کرنے والی ہین اسلیے کہ ریح کا تحلل اُسوقت ہوجاتا ہی جب صفاق ریح کو بیاعانت حجاب دباتی ہی - پانچوین منفعت صفاق کی یہ ہی کہ حجاب کے نیچے والے سب اعضا کو مرتبط کردے کہ انکی بندش ہوجائے اور ہر ایک عضو دوسرے عضو سے ہموار ہی بڑھ جائے اور ان سب اعضا پر صفاق حاوی ہوجائے اور ہر ایک عضو انھین اعضا مین سے جداگانہ اُس جھلی سے مڑھ جائے جو اسی صفاق سے پیدا ہوتی ہی اور ہر ایک پر ایک کی جھلی گھوم کر پھر جائے - اور ہر ایک کے واسطے یہ جھلی قائم مقام اُس جلد کے ہو جو تمام بدن پر ہی - یہ اعضا وہی ہین جیسے ہم کہ چکے ہین کہ معدہ اور جگر اور تلی اور دونون گُردہ اور آنتین اور رحم او مثانہ اور دونون خصیہ اور رگین متحرک اور ساکن اور پٹھے - لیکن معدہ پس جو جھلی معدہ کو ڈھانپتی ہی سب جھلیون سے موٹی ہی جتنی جھلیون سے احشا ڈھانپے گئے ہین - اسکے موٹے ہونے کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ معدہ جب غذا سے بھر جائے اور اُسمین نفخ پیدا ہو اس پھولنے کی وجہ سے پھٹ نہ جائے اور نہ شق ہوجائے اور اسی جھلی سے معدہ کے صفاق کی بقدار وہ بندھی ہوئی جو معدہ کے نیچے پہونچی ہی - جگر پر جو جھلی ہی باریک ہی اور جگر کی حفاظت کرتی ہی اور اُسکو بچاتی ہی اور جگر کو متصل اُسکے قبدار مقام کے حجاب سے جوڑ دیتی ہی اور پیچھے کی پسلیون سے - اور جگر کو بھی جھلی اُس مقام اندرونی سے جہان گڑھا ہی آنتون سے جوڑ دیتی ہی - اسی طرح تلی بھی ایک باریک جھلی سے لپٹی ہوئی ہی اس جھلی کی حاجت طحال مین اسواسطے ہوئی تاکہ اُسکی حفاظت کرے اور بچائے اور اسواسطے ہوئی کہ طحال پیچھے کی پسلیون اور خاصرہ سے جوڑ دے - خلاصہ یہ ہی کہ گردہ اور آنتین اور مثانہ اور رحم اور آنتین ہر ایک انھین کا مڑھا ہوا ایک جھلی سے ہی اور ہر ایک کے اوپر ایک جھلی لپٹی ہوئی ہی جس طرح یہ اُن اعضا پر لپٹی ہوئی جنکو ہم ابھی بیان کرچکے اور ان سب جھلیون کی پیدائش صفاق سے ہی - انثیین کا یہ حال ہی کہ جو جھلی بنام صفاق مشہور ہی جب حالبین تک یعنے دونون چڈھون تک پہونچی اُسمین سے دو مجرے نزدیک ہر ایک چڈھے کے پیدا ہوتے ہین اور یہ دونون مجرے انثیین تک اتر آتے ہین اور پھر انکے شعبہ نکلتے ہین اور پھیلتے پھیلتے وہ شعبہ اتنے بڑھ جاتے ہین کہ اُن دونون سے ملکر ایک جھلی پیدا ہوتی ہی جو دونون خصیون کو ڈھانپ لیتی ہی اسی کا نام کیسۂ انثیین ہی - کبھی صفاق سے

وہ مداول پیدا ہوتے ہین جو بیچ مین امعا اور صفاق کے ہین جس سے کہ ترب درست ہوتا ہی - مداول کا یہ حال ہی کہ یہ چند جھلیان بیچ مین اَستون کی گولائی اور پھیپھڑون کے ہی انھین مین ساکن اور متحرک رگین اور وہ میٹھہ گذرتے ہین جو سب کے سب ایسے ہین کہ اُنسے اَنتون مین بہت سی جھلیان آتی ہین جو ہر ایک ونا کو انھین ادعیہ سے حاوی ہوتی ہین - اور جو اس طرح پر ہوجاتا ہی وہ طلق واحد کہلاتا ہی - اور اُنھین مین سے چند جھلیان ایسی ہین جو بیچ مین ہر ایک دو رگون کے اور بیچ مین ہر ایک دو پٹھون کے اور بیچ میں ہر ایک دو آنتون کے ہین اور بعض جھلیان ہمراہ بعض کے مرتبط ہوتی ہین اور جو عضو اُنکے متصل ہی اُسکو بھی اپنے سے لپٹ دیتی ہی مگر اُسپر حاوی نہین ہوتی ہین - جدھر یہ صورت ہی وہ مقام دو طاقون مین لپٹا ہوا ہی (ثرب) کا یہ حال ہی کہ مرکب جھلی اور چند رگون سے ہی اور چربی بھی اُسمین ہی - اور اُسکا بیان ہم اس مقام پر نہ کرینگے - اسلیے کہ ترب منجملہ اعضاے مرکبہ کے ہی اور ہمارا کلام اسوقت اُنھین اعضا مین ہی جو بسیط ہین - یہ بیان اُن جھلیون کا تھا جو شکم کی خالی جگہ کے اعضا پر منڈھی ہوئی ہین لیکن وہ جھلیان جو دماغ کو لپٹی ہین وہ سب دو عدد ہین ایک مفرد جھلی ہی کہ اُسمین کسی اَور چیز کا میل نہین ہی جو دونون مین زیادہ موٹی ہی اور اسکو اُم جافیہ کہتے ہین جسکے معنے یہ ہین کہ کھوپڑی کی موٹی جھلی اور یہ جھلی کھوپڑی کے نیچے سب اجزا دماغی کو ڈھانپے ہوے ہی - اسکی حاجت اسلیے ہی کہ دماغ کو چھپائے اور جو مقدار کھوپڑی کی ہڈی سے ملی ہی اُسکی سختی وغیرہ سے اسکی حفاظت کرے اور جو صدمہ دماغ کو کاسہ سر کے ٹوٹنے اور رگڑنے سے پہونچتا ہی اُس سے بچائے - یہ جھلی اُن شئون اور رخنون سے بندھی ہی جو سر کی کھوپڑی مین ہین اور اسکی بندش چند رباطات سے ہی جنکے جوہری اجزا جھلی سے ہین جو اُسی استخوان قحف سے اُگتی ہی - دوسری جھلی باریک ہی اور مرکب چند اورده اور شرائین سے ہی جنین وصل اور پیوند بعض کا بعض سے ہوگیا ہی جیسے مشیمہ جنین کے واسطے ہوتی ہی - اسلیے کہ مشیمہ جنین کا بھی چند رگہاے ساکن اور شرائین سے مرکب ہی جنکے بیچ مین ایک پتلی جھلی بنی ہوئی ہی اسی طرح یہ دماغ کی جھلی بھی ہی - یہ جھلی بھی تمام اجزا دماغ پر شامل ہی اور اُن اجزا سے ہمراہ ام جافیہ یعنے موٹی جھلی کے بندھی ہوئی ہی - اس جھلی کی حاجت بھی اسی واسطے ہوئی تاکہ دماغ کو اُن صدمون سے بچائے جو پہلی جھلی کی گُندگی سے اسکو پہونچے - اور دوسرا فائدہ یہ ہی کہ دماغ کو بذریعہ رگون کے غذا دے اور حرارت غریزی کو دماغ تک پہونچائے بسبب اسکے کہ اُسمین شرائین بھی موجود ہین - جتنی چیزین دماغ مین از قسم پٹھے اور رگون اور شرائین کے ہین وہ سب انھین دو جھلیون سے منڈھی ہوئی ہین جو انھین دو جھلیون سے اُگے ہین تا اینکہ کاسہ سر سے باہر نکل آتی ہین - ہمارا ارادہ ہی کہ ان دونون جھلیون کا حال بتوضیح تمام اُسوقت بیان کرین جسوقت کہ ہم ہیئت دماغ کی بیان کرینگے - یہ مجمل بیان جھلیون کا تھا - جلد یعنے کھال جو تمام بدن کے اوپر ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ جس طرح طبیعت نے تمام اعضاے بدنی کے واسطے جھلی پیدا کی جو ہر عضو کو بچاتی ہی اور ہر ایک عضو کی حفاظت کرتی ہی اُن آفات سے جو اعضاے بدن کو عارض ہوتے ہین - اسی طرح طبیعت نے ظاہر بدن پر ایک پردہ اَور روک کے چیز تمام بدن کے واسطے بنایا کہ تمام بدن کو چھپائے اور آفات خارجی سے جو بدن کو عارض ہون محفوظ رکھے - یہ کھال اور جلد آدمی کے بدن مین تمام حیوانات کے بدن سے پتلی پیدا ہوئی اور نیز بھی زیادہ ... اسکو اور قوت بھی اسکو ضعیف آدمی کے بدن مین رکھی گئی ہی - پتلا ہونا اور نرمی اسکی اور اسمین

یا گینڈہ کی کھال پر سخت سخت جفتے وغیرہ خلاصہ یہ ہی کہ اگر آدمی کے بدن کی کھال ایسی سخت اور گٹھی ہوتی تو حس چیز کی ملاقات بدن انسان سے
ہوتی اور اسکے بدن کو چھو جاتی اسکی حس اسکو بخوبی ہوتی اور بہت کم ہوتی۔ اور اگر آدمی کے بدن پر بال زیادہ ہوتے جیسے خچر اور بیل اور بکری
وغیرہ کے پس یہی بالون کی کثرت انسان کو زیادتی حدت حس سے مانع ہوتی۔ اور اسی سبب سے ہتھیلی کی جلد مین تمام اعضاے بدنی انسان سے
بال کا نام ونشان بھی نہین رکھا گیا اور نرم اور پتلی تمام بدن کی کھال سے زیادہ تر بنا کر حدت کی جاتی گئی۔ اسلیے کہ اکا حس اور تیزی
اسی حس کی اس مقام پر زیادہ درکار تھی۔ آدمی کے بدن کی کھال تمامی حیوانات کے بدن کی کھالون سے کمزور سو اسلیے بنائی گئی ہی سبب سے کہ
قصد یہ ہی کہ بیرونی جانب مین آدمی کے بدن کی ایک جگہ ایسی بنائے جسمین فضول اندرونی جنکو اعضا سے قریب جلد دفع کرتے ہین اسی جگہ
گرا کرے اور یہ مقام یعنے جلد بوجہ کمزوری اور ضعیف ہونے کے اُن فضول کو قبول کرلیا کرے۔ کھال مین تمام بدن کے سوراخ بھی قریب
قریب اسی غرض سے رکھے گئے تاکہ جو کچھ اندرونی اعضا سے تحلل ہو کر کھال کی طرف سے نکلے اور خارج ہو اُسکے نکلنے کی راہ بکثرت ہو اور
جو بخاری فضول اعضا سے تحلیل ہو کر ادھر آئین اُنکے نکلنے کی راہین انھین سوراخون مین ہو کر پیدا ہوں ان سوراخون کو مسام کہتے ہین
اور انھین سوراخون سے بال بھی برآمد ہوتے ہین اور بخار بھی اسی طرف سے باہر آتا ہی۔ جلد ہر ایک جگہ کی موٹی اور پتلی اور نرم اور سخت
ہونے مین یکسان اور برابر نہین ہی اور نہ ہر جگہ بالون کے نکلنے مین اور نہ ہر ایک جگہ اپنے نیچے والے اعضا سے اتصال اور ملنے مین
برابر ہی پتلی اور موٹی ہونے کی یہ کیفیت ہی کہ بعض مقامات کی کھال بہت پتلی ہی جیسے چہرے پر کی کھال اور یہ کھال پتلی اسواسطے
پیدا کی گئی کہ خوشروئی اور رنگ کی صفائی چہرے مین درکار تھی اور پتلی جلد اس کام کے زیادہ لائق ہی بہ نسبت موٹی جلد کے اسلیے کہ پتلی جلد مین
خون کا رنگ باہر پھوٹ کر زیادہ نکل آتا ہی بہ نسبت موٹی جلد کے بعض مقام کی جلد موٹی بنائی گئی جیسے پاؤن کے تلوون کی کھال۔ اور اسکے
موٹے بنانے مین یہ حاجت تھی کہ بعض اوقات برہنہ پا چلنے کی حاجت ہوتی ہی ایسے اجسام پر جنمین حدت ہی مثلاً گرمی کی تیزی آن اجسام مین ہی
یا باریک باریک کانٹے انمین ہین پس جب تلوے کی کھال موٹی ہی اگر کانٹے کھال مین چبھ جاوینگے جلد اُنکی رسائی عضل تک نہوگی۔ سختی اور
نرمی جلد کی یہ صورت ہی کہ بعض مقامات کی جلد نرم ہی جیسے ہتھیلی کی جلد اسواسطے نرم پیدا کی گئی کہ اسمین احتیاج اسکی تھی کہ طبیعت محسوس کی
طرف بدل کر جلدی مستحیل ہو جائے اور بعض مقام کی جلد سخت پیدا کی گئی جیسے تلوون کی جلد اسمین حاجت اسکی تھی کہ سخت مقامات پر
چلنے کی برداشت کر سکے۔ بالون کا نہونا اور بالون کا ہونا اسمین اختلاف یہ ہی کہ بعض مقامات کی جلد مین بالکل بال نہین جیسے جلد ہتھیلی
اور تلوے کی کہ یہ مقام بالون سے بالکل خالی ہی بسبب اسکے کہ حس کا کام اس مقام سے زیادہ پڑتا ہی اور بعض مقام پر بہت سے بال
اُگے ہین جیسے سر اور داڑھی اور دونون ابروون کے اور ہم ان مقامات کے بالون کی منفعت کو اسوقت بیان کرینگے جب بالون کا ذکر
کرینگے۔ کھال کا نیچے والے اعضا سے ملنا اور نہ ملنا اسکی یہ صورت ہی کہ بعض مقام کی جلد اپنے نیچے والے اعضا سے ایسی چسپیدہ اور
ملی ہوئی ہی اور ایسی پیوستہ ہو رہی ہی کہ اُسکا اُدھڑنا اور جدا ہونا اُس عضو سے ممکن نہین۔ اور یہ دشواری اس سبب سے ہی کہ یا تو
جلد نفس عضل سے ملی ہی جیسے پیشانی اور دونون رخسارون کی جلد اور اکثر جگہ ہتھیلی کی جلد اور دونون ہونٹون کی جلد اور وہ جلد جو کنارے
کنارے منعقد کے ہی۔ یا کسی وتر سے ملی ہوئی ہی جیسے بعض مقامات مین ہتھیلی کی جلد اور تلوے کی کھال۔ پیشانی کی جلد اسکا تھامنا
اور پیوست ہونا اُس عضلہ سے ہی جو پیشانی کی ہڈی پر بچھا ہوا ہی اُسی سے اس کھال کا چھڑانا ممکن نہین بسبب اسکے کہ اسکو
التحام اور پیوست ہونا اُسی عضلہ سے بشدت ہی اسی طرح دونون رخسارون کی جلد اُس عضلہ سے پیوست ہی جو دونون رخسارون کی

ہڈی پر رکھا ہوا ہے دونون ہونٹ کی جلد اور مقعد کے کنارے کی جلد یہ دونون عضل سے ایسا اختلاط رکھتی ہین کہ جلد اور عضلہ زیرین مین فقط ظاہری فرق معلوم ہوتا ہے ورنہ یہ دونون ملکر ایک ہوگئی ہین - ہتیلی کی جلد اُس وتر سے پیوستہ ہے جو باطن کفدست پر بچھا ہوا ہے اور بخوبی پیوست ہوگیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جلد اُس عضلہ سے جو اندرون ساعد رکھا ہوا ہے اس وتر کو اُگاتی ہے قبل ازانکہ رسغ کے جوڑ تک پہونچے پھر جب مفصل تک پہونچا چوڑا ہوکر تمام کفدست اور اُنگلیون پر پھیل جاتا ہے اور ہتیلی کی کھال سے اس استحکام سے ملتا ہے کہ اُسکا اُدھیڑنا دشوار ہوتا ہے - یہ جلد ایسی تین منفعتون کے واسطے پیدا کی گئی ہے ایک منفعت یہ ہے کہ جلد کی حس تیز رہے - دوسری منفعت یہ ہے کہ اسمین بال نہ اُگین تاکہ بالون کی زیادتی ہتیلی کی حس کی تیزی کو منع نکرے - تیسری منفعت یہ ہے کہ وتر کی سختی جلد کی نرمی سے مل کر اعتدال پیدا ہوجائے تاکہ یہ اعتدال خوبی حس کے واسطے زیادہ موافق ہو - یہی حال تلوون کی جلد کا ہے کیونکہ اُس عضلہ سے کہ جو پنڈلی کے بیرونی جانب پر رکھا ہے اور جسکا محل نشوران کے سرے سے ہے ایک وتر اُگتا ہے قبل ازان کہ یہ عضلہ کعب کے جوڑ تک پہونچے پھر جسوقت یہ وتر کعب تک پہونچتا ہے کسیقدر پھیل کر تلوون کی جلد کے نیچے بچھ جاتا ہے اور تمام اجزاے قدم مین پھیل جاتا ہے اور تلوے کی کھال سے باستحکام ایسا پیوست ہوجاتا ہے کہ اسکا جدا کرنا ممکن نہین ہوتا اور حاجت ایسے اتصال کی وہی ہے جسکو ہم کئی مرتبہ لکھ چکے - یہی وہ مقامات ہین جنمین جلدکا التحام اُن اعضا سے ایسا ہوجاتا ہے کہ اُدھیڑنا یا چھیلنا اُن مقامات کا جلد سے دشوار ہوجاتا ہے - لیکن وہ مقام بدن کا جو سواے اُن مقامات کے ہے کہ اُسکے نیچے ایک پتلی جھلی ہے مشابہ مکڑی کے جالے کے جو بیچ مین جلد ظاہری اور عضل کے حاجز اور مانع اتصال کی ہے ایسے مقام کی کھال اگر اُدھیڑی جائے تو آسانی اُدھڑ سکتی ہے جو ایسے مقام کی جلد ہے درحقیقت اُسی کا نام جلد رکھنا چاہیے اور وہی جلد متشابہ الاجزا ہے - یہ بیان تھا جھلی اور جلد کا جو ایک صنف اعضاے متشابہ الاجزا کی ہے انتہی واللہ اعلم

باب سولھوان بال اور ناخون کے بیان مین

یہ جاننا چاہیے کہ بال اور ناخون کا بڑھنا مثل تمام اجزا کے بڑھنے کے نہین ہے - اسلیے کہ ہر ایک اعضا کو ہم دیکھتے ہین کہ اپنے طول اور عرض اور عمق مین بڑھتا ہے - لیکن بال اور ناخون کی زیادتی طول ہی مین ہوتی ہے جسوقت کوئی مادہ نیچے سے انہین سے کسی کے متصل ہوتا ہے اور یہ زیادتی انکی تھوڑی تھوڑی ہمیشہ ہوا کرتی ہے اور کبھی نہین ٹھہرتی اور نہ کبھی انکا نمو برطرف ہوتا ہے جب تک وہ حیوان زندہ ہے اور اس بڑھنے کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ یہ دونون ہروقت نئے اور تازہ باقی رہین اور تاکہ جو جز ان دونون مین سے اُکھڑ جائے یا ٹوٹ جائے اُسکے پیچھے بدلا بھی ہمیشہ آجایا کرے **بالون کا بیان** بالون کی خلقت بخار دخانی گرم خشک سے ہے - اسی واسطے اکثر زیادہ اُگنا بالون کا بدن مین عنفوان شباب مین ہوتا ہے کہ قوت حرارت اس سن مین زیادہ ہوتی ہے - اور یہ زیادہ اُگنا بالون کا اسمین اسواسطے ہے کہ حرارت اس سن کی بخار پر عمل کرتی ہے اور اُسکو جلا دیتی ہے اور اس جلانے سے بخار کے لطیف اجزا کی تحلیل ہوجاتی ہے اور بخار کثیف باقی رہ جاتا ہے پھر جب بخار کثیف کو طبیعت دفع کرتی ہے اور منافذ جلد یعنے مسام کی طرف سے باہر نکالنا چاہتی ہے یہ بخار کثیف اُسی مسام مین رہ جاتا ہے اور تحلل نہین ہوتا ہے تاانیکہ رہتے رہتے اسکی مقدار کثیر ہوجاتی ہے اور سخت ہوکر بال بنجاتا ہے - پھر جب اسمین اور بخار آیا اور پہلے بخار سے ملا پہلے بخار کو دفع کرکے جلد سے باہر نکالتا ہے اور وہ بخار جدید مسام مین ٹھہر جاتا ہے اور یہی سلسلہ جاری رہتا ہے جس سے بال بڑھا کرتا ہے جب تک طبیعت کا قصد اسکے بڑھانے کا ہے بنظر کسی منفعت کے - اور ایک قسم بال کی وہ ہے جسکا اُگنا بالذات مطلوب طبیعت نہین ہوتا ہے بلکہ بالعرض ہوتا ہے - جس بال کی طرف قصد طبیعت کا بنظر منفعت اصلی کے ہوتا ہے اسمین طبیعت کا قصد

ہمراہ دو منفعت کے ہے۔ ایک منفعت اندرون بدن سے متعلق ہے اور دوسری بدن کے باہر سے۔ اندرونی منفعت یہ ہے کہ فضول دخانی کو
دفع کرنا اور اندرون بدن سے اُنکا نکال ڈالنا اسلیے کہ اُنکے رہنے سے ایذا پہونچتی ہے۔ خارج بدن کی منفعت یہ ہے کہ طبیعت کا قصد
بالون کے پیدا کرنے سے زینت بدن کا ہوتا ہے اور بدن کے بچانے کا۔ اور یہ اس طرح پر ہے کہ بعض قسم بالون کی بنظر زینت اور حفاظت کے
ساتھ ہی بنائی گئی ہے اور بعض قسم فقط زینت کے واسطے۔ جن بالون مین طبیعت نے زینت اور حفاظت کا ساتھ ہی قصد کیا ہے وہ بال سر کے
اور دونون ابرو اور پلکون کے بال ہین۔ سر کے بال اسواسطے بنائے گئے تاکہ سر کو اُن آفتون سے بچائین جو خارج سے اُسپر وارد
ہونے والی ہین اور اسواسطے بنائے گئے کہ سر کی زینت دین اور اُسکا حُسن بڑھائین۔ اسلیے کہ اگر سر پر بال نہوتے بدنما اور بُرا
معلوم ہوتا اور یہ خوشنمائی مرد اور عورت دونون کو شامل ہے ہان اتنا فرق ہے کہ عورتون مین سر کے بال زیادہ خوشنما ہین اور اُنکی زینت
سر کے بالون سے زیادہ ہے دونون ابرو اور پلکون کے بال اسواسطے پیدا کیے گئے کہ آنکھون کو بچائین۔ ابروون کے بال یہ حفاظت
کرتے ہین کہ جو چیز از قسم اجسام سر سے اُترتی ہے اُسکے آنکھ تک پہونچنے کو منع کرتے ہین اور با اینہمہ ابروون سے چہرے کی خوشنمائی بھی ہے
اسلیے کہ جب چہرے پر ابرو نہون دیکھنے مین بُرا معلوم ہوتا ہے۔ پلکون کے بال اسواسطے بنائے گئے کہ خارج سے اور ہر طرف سے آنکھون مین
چیزون کے پہونچنے کو منع کرتے ہین اس طرح پر کہ اگر اوپر سے کوئی چیز گرے اوپر والی پلک اُسکے آنکھ مین پہونچنے کو منع کرتی ہے اور اگر نیچے
کوئی چیز آنکھ کی طرف چلے اُسکو نیچے والی پلک آنکھ مین پڑنے کو منع کرتی ہے اور اگر سامنے سے کوئی چیز آتی ہوئی محسوس ہو پلک پر پلک
آدمی جھکا کر بند کر لیتا ہے اور آنکھ مین نہین پڑنے پاتی ہے۔ پلکون کے بالون مین دو خصلتین ایسی رکھی گئین جو نہ سر کے بالون مین ہین اور
نہ تمام بدن کی کسی جگہ کے بالون مین ہین۔ پہلی خصلت یہ ہے کہ یہ بال سیدھے آگے کی طرف کھڑے پیدا کیے گئے کہ انہین کسی طرف جھکاو
نہین ہے نہ اوپر کی طرف اور نہ نیچے کی طرف۔ دوسری خصلت یہ ہے کہ یہ بال تمام عمر آدمی کے ایک حال پر ٹھہرے ہوئے ہین نہ بڑھتے ہین
نہ لانبے ہوتے ہین سیدھے رہنا اور آگے کی طرف کھڑے رہنا ان بالون کا اُن آفات کو منع کرتا ہے جو خارج سے آنکھ پر آنے والی ہین اور
دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر اس طرح سیدھے نہ رہتے آنکھ پر لٹک جاتے آنکھ کے دیکھنے کو منع کرتے۔ یہ بات اس طرح پر ہوتی کہ اگر اوپر والے پلک کے
بال اوپر کی طرف اُگتے جو چیز اوپر کی طرف آتی اُسکے آنے کو آنکھ مین نہ روکتے اور نہ بروقت بند کرنے آنکھ کے اوپر والی پلک نیچے والی پر بیٹھتی
اور اگر نیچے والی پلک کی طرف اوپر والی پلک کے بال دراز ہوتے اور جھکتے آنکھ کو چھپا لیتے اور اسکو منع کرتے۔ اور اگر نیچے والی پلک کے
بال اوپر کی طرف کھڑے جھکتے آنکھ کو بخوبی دیکھنے سے منع کرتے اور اگر نیچے کی طرف لٹکے ہوئے جھکتے اشیاء موذی کو آنکھ مین پڑنے سے نہ روکتے
پلکون کے بال کا مدت العمر ایک مقدار پر ٹھہر جانا کہ نہ بڑھتے ہین اور نہ لانبے ہوتے ہین اور سر اور داڑھی کے بالون کا بڑھنا اور لانبا ہونا اِس
سبب سے ہے کہ طبیعت مین پلکون کے بالون کو بروقت جنین کی خلقت کے ہمراہ اعضائے اصلیہ کے اُس مقدار پر بنا دیا جسکی طبیعت کو حاجت تھی
اور ان بالون کو پلکون کے کنارون مین گاڑ دیا اور اُنکی قطار کو پلکون کے کنارے ایک جسم سخت بنا دیا ایسا کہ اُنمین وہ بخار دخانی جو بالون کی
خلقت کا مادہ ہے نفوذ نہین کر سکتا اور اندر سے باہر نہین آسکتا۔ جب نہین آسکتا ہے پھر یہ بال کیونکر بڑھین۔ لیکن پلکون کے بال بجائے خود
سیدھے کھڑے رہتے ہین کہ انہین کسی طرح کی کجی نہین ہے۔ یہ بھی اسی سبب سے ہے کہ پلکون کی باڑھین سخت پیدا کی گئین اسلیے کہ اگر پلکون کے
کنارے نرم ہوتے جیسے تمام بدن کی جلد نرم ہے پلکون کے بال سیدھے باقی نہ رہتے بلکہ نیچے کو جھک جاتے اور آنکھ پر انکا چھپاؤ پڑ جاتا۔
جیسے وہ گھانس جو نرم اور تر زمین پر اُگتی ہے کہ طولانی ہونے کے بعد کسی نہ کسی طرف جھک جاتی ہے۔ اور جو گھانس کہ سخت زمین پر اُگتی ہے شاید

زیادہ نہین بڑھ سکتی بلکہ روردار اور چھوٹی اور سیدھی زمین پر کھڑی رہتی ہو کہ مشکل سے اُکھڑتی ہو- اسی واسطے کنارے پلکون کے سخت پیدا کیے گئے اسی طرح دونون ابرُون کا نکلنا بھی اُسی جلد پر تجویز ہوا جو سختی مین پلکون کی جلد کے قریب ہو اسلیے کہ ابروون مین اُنکے جلد کے سخت ہونے سے یہی غرض تھی کہ اُنکے بال زیادہ لانبے ہوئے اور بڑھنے کے محتاج نہ تھے- ابروون کے بال زمانہ دراز کے بعد تھوڑے تھوڑے بڑھتے ہین جسقدر ان کی جلد مین بہ نسبت پلکون کی جلد کے سختی سے کمی ہو- یہ وہی بال ہین جسمین طبیعت کا قصد زینت دہی اور حفاظت دونون کا متعلق ہوا ہو میری مراد ان بالون سے سر کے بال اور ابروون کے اور پلکون کے ہین جن بالون کی طرف قصد طبیعت نے فقط زینت کا کیا ہو وہ داڑھی کے بال ہین کہ ان بالون سے مرد کی ہیبت پیدا ہوتی ہو اور اسکے چہرے کی زینت ہو جاتی ہو اور یہ بات اس طرح پر ہوتی ہو کہ داڑھی دونون لحی کو ڈھانپ لیتی ہو اور اُن دونون کو خالی نہین چھوڑتی- داڑھی مردون کے نکلتی ہو اور عورتون کے نہین نکلتی ہو اسکے دو سبب ہین- ایک تو یہ کہ حرارت غریزی مردون کے بدن مین بہ نسبت عورتون کے بدن کے زیادہ قوی ہو اور بخارات دخانی کہ مادہ گرم جو مادہ بالون کا ہو مردون مین زیادہ پیدا ہوتے ہین لہذا طبیعت کو اکتفا اس بات پر نہین ہوتی کہ اُن بخارات کو ایک طرف صرف کرے اور پھیرے پس اُنکو دو طرف پھیرتی ہو ایک تو سر کے بالون مین اور دوسرے داڑھی کے بالون مین- اسی واسطے کبھی ایسی عورتین بھی پائی جاتی ہین جنکا مزاج گرم ہو کہ اُنکے ذقن پر بال نکل آتے ہین- بہت سے مرد ایسے ہین جنکے مزاج سرد ہین جنکے داڑھی ہی نہین نکلتی اسی واسطے مصنوعی خواجہ سرا یا ہیجڑے ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے داڑھی نہین نکلتی اسلیے کہ مزاج اُنکے سرد ہین اور اسلیے کہ ان لوگون مین ایک ایسا عضو کم ہوگیا جسمین حرارت بہت تھی یعنے اُنثیین اور دوسرا سبب عورتون مین داڑھی نہ نکلنے کا یہ ہو کہ چونکہ عورتین گھرون مین پردہ نشین ہوتی ہین اور اُنکو جائز نہین ہو کہ برہنہ مُنھ کھولے ہوے باہر نکل آئین لہذا اُنکو استغنا اس بات سے ہو کہ اُنکے دونون طرف کے لحی بالون سے چھپائے جائین اور یہ بھی ہو کہ عورتون کے رخسارہ بالون سے صاف ہونے مین اُنکی زینت بھی زیادہ ہو اور اُنکے حسن کے مناسب بھی ہو- انھین اقسام مین بالون کی طبیعت نے قصد انکے اُگنے کا کیا ہو بنظر غرض اصلی کے- جو بال کہ بالعرض پیدا ہوتا ہو بدون اسکے کہ طبیعت اُنکے اُگنے کا قصد کرے یہ بات دونون بغل کے اور پیڑو اور سینہ اور تمام بدن کے بال سوائے سر اور داڑھی اور ابرو اور پلکون کے بالون کے ہو اور اسکا حال یہ ہو کہ عضو بدن اگر مزاج اُسکا گرم تر ہو اُسمین پیدائش بخار دخانی کی زیادہ ہوگی کہ طبیعت اُسکو بطرف خارج کے دفع کرے اسی کے ہمراہ بالون کی اُس عضو مین کثرت ہوگی- اور یہی سبب ہو جو پیڑو پر ایسے بال زیادہ نکلتے ہین اسلیے کہ پیڑو قریب انثیین کے ہو جنکا مزاج گرم تر ہو- بعد اسکے پھر شکم اور سینہ اور بغل کے بال ہین بسبب حرارت مزاج قلب اور جگر کے کہ جنکے قریب یہ اعضا واقع ہین اور جن لوگون کے مزاج گرم ہین اُنکے ان مقامات پر بالون کی زیادتی پائی جاتی ہو- اور سرد مزاج کے بدن ان مقامات کے بالون سے خالی ہوتے ہین اسی سبب سے بالون کا نکلنا ان مقامات مین ہوا کچھ طبیعت نے ان بالون کے پیدا کرنے کا قصد نہین کیا اور غرض اصلی طبیعت کی ان بالون سے کچھ متعلق نہین ہو- لیکن بر طبق تبعیت طریقہ عضو کے اضطراری فعل طبیعت کا یہ ہو- جیسے ریحان اور پھولون کے کاشتکار مالی وغیرہ کہ اُنکے باغ کی کیاریون مین پھول نوبا لاصالۃ پیدا ہوتے ہین یہی مقصود باغبان کا ہوتا ہو اور ریحان کے گرد اور اُسکے پہلو مین طرح طرح کی گھانسین اضطراراً خود رو پیدا ہو جاتی ہین بسبب اسکے کہ زمین مین تری اُس پانی کی جو اس سبب سے ریحان کے درخت کو سینچا ہو ریحان کا اُگنا ایسے چمن مین جو خاص اُسکے واسطے بنایا گیا اور خوب صاف کیا گیا ہو

ہوجاتا ہے اور اُس سے تجاوز کرکے اور قسم کی گھانس نہین نکلتی اور جو نکلتی ہے تو اس چمن سے باہر اُن مقامات سے نکلتی ہے جنکی حد چمن کی حد سے جدا ہے اور باغبان کو بنظر اضطرار اسکی حاجت ہوتی ہے کہ اُس ساری گھانس کو اُکھیڑ کر پھینک دے اسی طرح بالون کا بدن مین حال ہے یعنی بعض بالون کے نکلنے کا قصد فقط سر اور ابرو اور پلکون اور داڑھی مین کیا ہے اور باقی بال تمام بدن کے بسبب حرارت اسی مقصد کے نکلتے ہین جسقدر وہ بال اُگتے ہین۔ اُن بالون کا مقامات محدودہ پر نکلنا ایسا نہین ہے جیسے کہ سر اور ابرو اور داڑھی کے بالون کا نکلنا ہے بلکہ یہ بال اطراف متفرق بعض اعضا مین نکلتے ہین اور بعض مقامات مین مجتمع نکلتے ہین اور بعض مقامات مین چھوٹے ہوتے ہین اور بعض مین لانبے ہوتے ہین ناخون کا حال یہ ہے کہ وہ آخری پورون مین انگلیون کے جڑے ہوتے ہین اور اُس گوشت سے لگے ہوے ہوتے ہین جو اُن پورون مین ہے اور اس جلد سے موصول ہوتے ہین جو پورون کے اوپر ہے اور اُنکی بندش اُن رباطات سے ہوتی ہے جو اوتار کی قسم سے ہین۔ ناخون مین پٹھے اور ساکن رگین اور شریان اسواسطے پہونچتی ہین کہ حیات اور غذا کو ناخون تک پہونچادین۔ لیکن ناخون کی غذا اُسمین نمو طول اور عرض اور عمق مین مثل اور اعضا کے نہین پیدا کرتی ہے بلکہ یہ غذا ناخون کو فقط طول مین بڑھاتی ہے جیسے ہمنے بال کے بیان مین کہا ہے جس منفعت کے واسطے ناخون بنائے گئے وہ یہی ہے کہ انگلیون کے سرون کی تقویت کرین اور جن چیزون کو انگلیان گرفت کرلیتی ہین اُس گرفت مین ناخون انگلیون کی اعانت کرین۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ انگلیون کا حسن بڑھ جائے۔ ناخون سختی اور نرمی کے بیچ مین اسواسطے مخلوق ہوے تاکہ آفات کو قبول نہ کرین۔ اسلیے کہ اگر مثل ہڈی کے نرم ہوتے تو ٹوٹ جانے سے انہین بیخوفی نہوتی جیسے اور جسم جنمین سختی زیادہ ہے۔ اسواسطے بیچ مین سختی اور نرمی کے پیدا کیے گئے بسبب انھین دو علتون کے۔ ناخونمین زاویے اور کونے نہین بنائے گئے تاکہ اُنپر آفات نہ داخل ہون اسلیے کہ جس قسم مین زاویے پیدا ہوتے ہین اُسمین تقسیم یعنی پیچیدگی عارض ہوتی ہے۔ جب ہم بال اور ناخون پر کلام کرچکے اب ہم اپنے کلام کو اعضاے متشابہۃ الاجزا پر قطع کرتے ہین اسی مقام پر اور متوجہ ہوتے ہین اسکے بعد اعضاے مرکبہ مین کلام کرنے پر اور یہ وہ مقالہ ہے جو اس مقالہ کے بعد آتا ہے انشاء اللہ تعالی تمام ہوا دوسرا مقالہ بعنایت خداوند

تیسرا مقالہ جزو اول کتاب کامل الصناعہ طبی جو مشہور بنام ملکی ہے بیان مین

اعضاے مرکبہ کے اور اس مقالہ مین چھتیس باب ہین باب پہلا مجمل کلام اعضاے مرکبہ پر اور یہی اعضاے آلیہ ہین

اُس جھلی کا جو اُسپر لپٹی ہوئی ہے ۲۴ مری کے بیان مین ۲۵ معدہ کے بیان مین اور معدہ کی منفعتون اور بیان آلات غذا کا ۲۶ آنتون کا بیان اور اُنکے منافع کا ۲۷ ثرب کا بیان اور اُسکی صفت اور اُسکی منفعت ۲۸ جگر اور اُسکی منفعتون کا بیان ۲۹ طحال یعنے تلی اور اُسکی منفعتون کا بیان ۳۰ مرارہ یعنے پتہ اور اُسکی منفعتون کا بیان ۳۱ دونون گُردہ اور اُنکی منفعتون کا بیان ۳۲ مثانہ اور اُسکی منفعتون کا بیان ۳۳ اعضاے تناسل کے بیان مین اور پہلے بیان رحم کا اور اُسکی منفعتون کا ۳۴ اُس رحم کا بیان جسمین جنین موجود ہو ۳۵ دونون پستان اور اُنکی منفعتون کا بیان ۳۶ اُنثیین اور اُنکے منافع کا بیان اور بیان وعائے منی کا

۳۷ قضیب اور اُسکے منافع کا بیان

باب پہلا مجملی بیان اعضاے مرکبہ کا

جب ہم اعضاے متشابہۃ الاجزا کا بیان کر چکے اور ہر ایک صنف کا اُسکے اصناف سے بشرح و بسط حال لکھ چکے اب ہم اعضاے مرکبہ کا حال جو انھین اعضاے بدنی مین داخل ہین لکھتے ہین جنکو اعضاے آلیہ کہتے ہین۔ اور ہم کہتے ہین کہ اعضاے مرکبہ کی بعض قسمین ظاہری بدن مین ہین اور بعض اقسام اُسکے اندرون بدن مین ہین اور ہم ابتدا اعضاے ظاہری سے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو اعضاے مرکبہ کہ ظاہر بدن مین ہین اُنمین سے کسی کی ترکیب کلی ہے یعنے اُن سب سے ملکر ایک عضو پورا پیدا ہوا ہے جو کسی عضو کا جز نہین ہے بلکہ بدن کا جز ہے جیسے سر اور دونون ہاتھ اور دونون پانوُن۔ اور بعض اعضاے مرکبہ ایسے ہین جنکی ترکیب جزئی ہے اور وہ یہ اعضا ہین جو اعضاے کلیہ کے جز ہین جیسے عضل اسلیے کہ عضل کی ترکیب گوشت اور پٹھے اور رباط اور جھلی سے ہے اور سر اور پانوُن کی ترکیب کھال اور ہڈی اور عضل اور ساکن اور متحرک رگون سے ہے۔ ہم اب عضل کا حال بیان کرتے ہین۔ اسلیے کہ جب عضل کا حال ہر طرح سے معلوم ہو جائے اور اُسکی وضع اور شکل بھی جان لیجائے اور اُسکے ساتھ وہ بھی سب باتین ذہن مین آجائین جو حالات اعضاے متشابہۃ الاجزا کے ہم پہلے بیان کر چکے ہین ان سب باتون سے صورت ہر ایک عضو کی اُن اعضاے مرکبہ سے معلوم ہو جائیگی جو حس ظاہری سے محسوس ہوتے ہین اور شمار بھی ہر ایک عضو مرکب کا ہو جائیگا اور منفعت بھی اُسکی انشاء اللہ تعالی معلوم ہو جائیگی

باب دوسرا عضل کا اور اُسکی منفعت کا بیان

جاننا چاہیے کہ عضل ایک جسم ہے جسکی ترکیب گوشت نرم اور رباط اور پٹھے اور اُس جھلی سے ہوئی ہے جو پٹھے کے اوپر ہے۔ اور یہی عضل ہڈیون کے اوپر آرہا یا ہوا اور ہڈیون سے بذریعہ اُن رباطات کے بندھا ہوا ہے جو ہڈیون سے پیدا ہوے ہین۔ اسکی توضیح یہ ہے کہ جو پٹھہ دماغ یا نخاع سے کسی عضو تک آتا ہے جسوقت اُسکا پہونچنا اور پرواے کنارے سے عضلہ تک ہوتا ہے چند باریک قسمون سے وہ پٹھہ منقسم ہو جاتا ہے اور عضلہ کی لیف یعنے ریشہ سے ملکر ایک ذات ہو جاتا ہے اور جو ہڈی عضل کے نیچے رکھی ہے اُس سے ایک رباط روئیدہ ہوکر پٹھے اور گوشت سے ملجاتا ہے اور یہ سب چیزین ملکر ایک جسم بنتی ہین جسکا نام عضلہ رکھا گیا ہے پھر جسوقت پٹھے کی قسمین عضلہ کے نیچے والے سرے تک پہونچین اجزاے عصب کے مع اجزاے رباط کے تنہا متحد ہو جاتے ہین بدون اسکے کہ کیقدر گوشت اُنمین ملے اسلیے پٹھہ اور رباط کے اجزا ملکر وہ جسم بنجاتا ہے جسکا وتر نام رکھا جاتا ہے۔ عضل اور وتر کی حاجت بدن مین یہ تھی کہ اعضاے بدنی متحرک بالارادہ اُنکی حرکت دینے سے ہو جائے۔ اسکا مفصل حال یہ ہے کہ وتر جسوقت عضلہ کے نیچے سے تجاوز کرتا ہے کھینچ کر دراز ہوتا ہے اور مفصل یعنے جوڑ سے اُس عضو کے ملتا ہے جسکے حرکت دینے کے واسطے یہ عضلہ بنایا گیا ہے پھر جسوقت اُس عضو کی حرکت دینے کی حاجت ہوتی ہے عضلہ اپنے

جڑ کی طرف سمٹتا ہے اور وتر کو بقوت جاذب کرتا ہے پس اسی سبب سے اُس عضو کا جوڑ بھی منجذب ہوتا ہے اور کھینچتا ہے اور وہ عضو وہی حرکت کرتا ہے جسکا ارادہ ہوتا ہے اور حرکت اُسی طرف ہوتی ہے جس طرف یہ عضلہ اسی عضو میں رکھا ہوا ہے **مثال** اسکی ہتیلی سے ہولی چاہیے مثلاً جسوقت ہتیلی کو اُس عضل نے حرکت دی جو ساعد کی پشت میں ہے ہتیلی دوہری ہوئی اور دراز ہو کر آگے کی طرف جھکتی ہے۔ اور جسوقت ہتیلی کو وہ عضل حرکت دے جو ساعد کے اندرونی جانب ہے ہتیلی پیچھے کی طرف اُلٹ جائیگی۔ عضل کے بعض اجزا اور اقسام بعض سے پانچ چیزوں میں مخالف ہوتے ہیں۔ پہلے مقدار میں ایک عضل دوسرے سے مخالف ہوتا ہے (۲) شکل میں (۳) مقام میں (۴) ترکیب میں (۵) اُس چیز میں جو عضل سے اُگتا ہے جسکو وتر کہتے ہیں۔ مقدار میں اختلاف عضل کی یہ کیفیت ہے کوئی عضل بڑا ہے اسکی حاجت بڑے عضو کے حرکت دینے کے واسطے ہے جیسے وہ عضل جو کولے کی ہڈی پر رکھا ہوا ہے یا وہ عضل وران کی ہڈی پر رکھا ہے۔ اور کوئی عضل چھوٹا ہے جسکی طرف حاجت چھوٹے عضو کے حرکت دینے کی ہے جیسے پاؤں کا عضل بارہ عضل جو پاؤں کی اُنگلیوں کے پہلے جوڑ کو حرکت دیتا ہے۔ یہ وہی عضل ہے جسکا جالینوس نے یوں بیان کیا ہے کہ بہت سے عالمان تشریح پر مخفی رہا ہے۔ کوئی عضل باریک ہوتا ہے جیسے وہ عضل جو شکم پر رکھا ہے اسکی حاجت اسواسطے ہوئی ہے کہ پیٹ پر بروقت نکلنے ثفل براز وغیرہ کے جو آنتوں سے نچوڑ کر نکلتا ہے گرفت کرے یا بروقت نکلنے پیشاب کے مثانہ سے پیٹ کو سمیٹے۔ اور تاکہ بروقت ولادت جنین کے بچہ کے نکلنے پر مدد دے۔ اور تاکہ بمنزلہ ستون کے بننے واسطے حاجت کے اور اُسکو اپنی جگہ ٹھہرائے رکھے جسوقت سینہ میں انقباض اور سمٹنا اسواسطے پیدا ہو کہ آواز بنے اور نفخ یعنے پھولنا سینہ کا پیدا ہو۔ اسی عضل بطن سے یہ بھی نفع ہوتا ہے کہ معدہ کو گرم کرے اور معدہ کی اعانت اور اُسکی تقویت ہضم پر کرے۔ شکل میں اختلاف عضل کے یہ کیفیت ہے کہ عضل کے اشکال بحسب حاجت مختلف ہیں جس شکل کی جس عضل سے حاجت ہوئی ہے ویسی ہی اُسکی شکل بنائی گئی یا جس ہڈی پر جو عضل واقع ہوا ہے ویسی ہی اُسکی شکل بن گئی۔ اسکی صورت یہ ہے کہ کسی عضل کی شکل مثلث ہے جیسے کہ وہ عضل جو سینہ پر رکھا ہے اور کسی کی شکل مدور یعنے گول ہے جیسے وہ عضل جو گرد مثانہ کے ہے یا گرد پاخانہ کے مقام کے ہے کسی عضل کی شکل مربع ہے جیسے وہ عضل جو پیٹ پر رکھا ہے کوئی عضل لانبا ہے جیسے وہ دو عضل جو پیٹ پر دراز ہوئے ہیں۔ مقام کی جہت سے اختلاف عضل اس جہت سے ہے کہ جو عضل اسواسطے بنایا گیا کہ وہ کسی عضو کو سیدھی حرکت دے مثلاً پھیلانے اور سمیٹنے کی حرکت دے اُس عضل کی وضع سیدھی رکھی گئی ہے اس طرح پر کہ اُسی عضو کے طول میں یہ عضل رکھا گیا ترکیب میں اختلاف عضل کی یہ صورت ہے کہ بعض عضل ایسا ہے جسکا گوشت پیچھے اور رباط میں مل گیا ہے مگر اکثر عضل میں یہی بات ہوتی ہے کہ اُسکی ابتدا اور انتہا میں لحمیت ہوتی ہے۔ اور وتر اُسکے کنارے پر اُگتا ہے اس طرح پر کہ جیسے اس سے جڑا ہوا ہے۔ جیسے وہ عضل جو پیٹ پر ہوا ہے کہ چھنے وتر اُسکے کنارے سے شروع ہوتے ہیں گویا کہ اُسی عضل میں جڑے ہوئے ہیں اختلاف عضل کا بہ نسبت اُس وتر کے جو عضل سے نکلتا ہے اسکی یہ صورت ہے کہ بعض دو عضل ہیں اور بعض تین عضل ہیں ایک وتر نکلتا ہے جیسے وہ وتر گندہ اور موٹا جو ایڑی میں پاؤں کے ہے کہ یہ دو عضلوں سے نکلتا ہے۔ اسکی حاجت یہی کہ جس عضو کو یہ وتر حرکت دیتا ہے بڑا ہے لہذا اُسمیں ایک عضل سے کفایت نہیں ہو سکتی اسلیے کہ منفعت اُسکی بڑی ہے اور یہ منفعت یہی ہے کہ قدم ٹھہرا رہے اور اُسکے واسطے بجائے ستون کے یہ وتر بنے۔ ایڑی کے واسطے دو عضل اسواسطے بنائے گئے تاکہ جب ایک عضل میں کوئی آفت پہونچے دوسرا اُسکے قائم مقام ہو جائے یہی حال ہر ایک ایسے عضو کا ہے جسکے واسطے دو عضل بنائے گئے ہیں کہ یہی فائدہ ملحوظ رہا ہے۔ بعض قسم ایسی بھی ہے کہ ایک عضل میں دو وتر اُگتے ہیں یا تین یا اس سے زیادہ جیسے وہ عضل درمیانی سات عضلوں کا جو مقدم ساق میں ہیں اسلیے کہ ساق میں چار وتر ہیں جو پاؤں کی اُنگلیوں میں پہونچے ہیں اسکی حاجت تھی

کہ اگر ہر ایک انگلی مین ایک عضلہ ہوتا مقدار مین چھوٹی ہو جاتی اور جو اوتار ان عضلون سے آگتے بہت پتلے ہوتے کہ وہ کافی اور دافی اِس بات کو نہوتے کہ جذب اور کشش اُس چیز کی کرین جسکا جذب منظور ہی اسی واسطے ایک عضلہ بنایا گیا - اور یہی حال ہر عضو کا ہی جسکے وتر اور عضل کی یہی صورت ہو - بعض عضل کا یہ حال ہی کہ اُسمین سے کوئی وتر نہین اُگتا اسواسطے کہ جس عضو مین یہ عضلہ ہی اُسی اپنے اجزاے لحمیہ سے متصل ہو جائے ایسے اجزاے لحمیہ جو مجتمع ہو رہے ہین جیسے وہ عضل جو شانہ کی گردن پر ہی یا وہ عضل جو مقعد پر ہی انھین وجوہ سے ایک عضل دوسرے عضل سے اِن پانچون چیزون مین مخالف ہوا واللہ اعلم

باب تیسرا عضل سر کا بیان اور اُسکے منافع کا

اقسام اُس عضل کے جو بدن مین ہین آٹھ ہین ایک وہ عضل جو تمام اُن اعضا کو حرکت دیتا ہی جو سر اور گردن مین ہین - دوسرا وہ عضل جو حلق اور گلو کو حرکت دیتا ہی اور اُس چیز کو جو متصل حلق کے ہی - تیسرا وہ عضل جو دونون شانون کو حرکت دیتا ہی - چوتھا وہ عضل جو دونون ہاتھون کو حرکت دیتا ہی - پانچوان وہ عضل جو سینہ کو حرکت دیتا ہی چھٹا وہ عضل جو مراق نام جھلی کو حرکت دیتا ہی اور اُن اعضا کو جو بارادہ متحرک ہین اور مراق کے متصل ہین ساتوان وہ عضل جو دونون کولون کو حرکت دیتا ہی - آٹھوان وہ عضل جو دونون پانؤن کو حرکت دیتا ہی - سر اور گردن کے عضل پانچ صنف پر ہین ایک وہ عضل جو اُن چیزون کو حرکت دیتا ہی کہ چہرہ پر ہین سواے نیچے کے جبڑے اور دونون آنکھون کے - دوسرا وہ عضل جو دونون آنکھون کو حرکت دیتا ہی تیسرا وہ عضل ہی جو نیچے کے کلّے کو حرکت دیتا ہی چوتھا وہ عضل جو تمام سر کو حرکت دیتا ہی - پانچوان وہ عضل جو گردن کو حرکت دیتا ہی - لیکن وہ عضل جو چہرہ کو حرکت دیتا ہی وہ سب سات عضلہ ہین دو عضلہ وہ ہین جو رخسارہ کو بانفراد حرکت دیتے ہین مطلب یہ ہی کہ سواے رخسارہ کے اور کسی عضو کو وہ حرکت نہین دیتے - اور دو عضلہ ایسے ہین جو دونون ہونٹون کو الگ کر دیتے ہین اور ایک کو دوسرے سے دور کر دیتے ہین اِن دونون عضلون کا نام عضلۂ عریضہ رکھا گیا ہی - ہر ایک ان دونون میں سے چار اجزا سے مرکب ہی پہلا جز لیف یعنی ریشہ سے کانٹے کی گردن کے گریبہ سے پیدا ہوتا ہی اور رخسارہ کے کنارے سے ملتا ہی اور یہی جز دونون رخسارون کو حرکت دیتا ہی اور بسا اوقات بعض آدمیون کے دونون کانون کو بھی حرکت دیتا ہی - اور دوسرا جزا اسکی لیف اُس ہڈی سے شروع ہوتی ہی جو بیچ مین شانہ کی ہڈی کے کھڑی اور گردن تک چڑھتا ہوا یہ جز و چلا جاتا ہی تا انیکہ دونون ہونٹون کے کنارے سے ملجاتے ہین - ایک ان دونون کا بائین طرف اور دوسرا داہنے طرف جب یہ جز ساتھ ہی حرکت کرتے ہین منھ کو سیدھی حرکت پیدا ہوتی ہی بدون اسکے کہ کسی طرف منھ مین کجی ہو - اور جب ایک ان دونون کا حرکت کرتا ہی منھ کی حرکت اُسی طرف ہوتی ہی جس طرف یہ جز ہی - تیسرے اجزا اسکی لیف ہنسلی سے شروع ہوتی ہی اور چڑھتے چڑھتے دونون ہونٹون کے کنارے سے یہ بھی متصل ہو جاتی ہی اور منھ کی کشش ترچھی نیچے کی طرف کرتی ہی - چوتھا جز اسکی لیف ہنسلی اور قص یعنی استخوان سینہ سے شروع اور دونون ہونٹون سے متصل ہوتی ہی مخالف طور جس طرح حرف حا خط یونانی مین لکھا جاتا ہی جسکی یہ صورت ہی + پھر جسکا مقام روئیدگی لیف سے داہنے طرف ہو وہ بائین طرف ہونٹوں کے متصل ہوتا ہی اور جسکا مقام روئیدگی بائین طرف ہو وہ ہونٹون کے داہنے طرف متصل ہوتا ہی جسوقت یہی لیف کھنچتی ہی ہونٹ تنگ ہو کر یکجا ہو جاتے ہین اور منھ کے باہر کی طرف اونچے ہو جاتے ہین جیسے مصّرہ یعنے ... کو یہی صورت عارض ہوتی ہی - لیکن پانچ باقی عضلہ جو چہرہ مین ہین اُنھین سے دو عضلہ اوپر والے ہونٹ کو اوپر جذب کرتے ہین اور دو عضلہ نیچے والے ہونٹ کو نیچے جذب کرتے ہین اور ناک کو پھیلاتے ہین اور ایک عضلہ پیشانی کی جلد کے نیچے بچھا ہوا ہی اسکی حاجت اسواسطے ہوتی ہی کہ جب زور سے آنکھ بند کرنا منظور ہو

یا زور سے آنکھ کا کھولنا مطلوب ہو ان دونون کامون پر اعانت کرے۔ آنکھ کے عضل مین سے وہ عضل ہے جو پلک کو حرکت دیتا ہے اور ایک وہ عضل ہے جو ستون اس پٹھے کا بنتا ہے جس پٹھہ کا فائدہ بصارت ہے اسکا یہ فائدہ ہے کہ جسوقت آنکھ گڑا کر کوئی چیز دیکھی جائے یا کسی چیز کو نگاہ گڑا کر دیکھے تو اسوقت وہ پٹھہ بسبب اسی ٹیک اور ستون کے کٹ پھٹ نہ جائے۔ اور بعض عضل وہ ہے جو خود آنکھ کو حرکت دیتا ہے۔ جو عضل پلک کو حرکت دیتا ہے وہ سب تین عضلہ ہین۔ ایک وہ عضلہ ہے جسکا سر متعلق اس ہڈی سے ہے جو آنکھ کو حاوی ہے۔ اسی عضلہ کا وتر بیچ مین اس جھلی کے گذرتا ہے جس سے پلک بنتی ہے اور یہ عضلہ بیچ سے حافہ جفن یعنے کنارے پلک کے ہوتا ہے۔ اور یہی عضل اسکو کھولتا ہے۔ دو اور عضلہ اس سے بھی باریک اور پتلے ہین یہ دونون ماق یعنے کوئے مین دونون آنکھون کے رکھے ہین اور دونون گڑھون مین آنکھ کے مدفون اور سد ہو رہے ہین۔ اور دونون کے وتر پلک کے کنارے آتے ہین اور اسی پلک سے دونون طرف متصل ہوتے ہین۔ یہ دونون آنکھ کو بند کرتے ہین اس طرح پر کہ پلک جب چسپان ہوتے ہین آنکھ بند ہوجاتی ہے اور جو کام آنکھ کا ہے اسی وقت دونون آنکھین ساتھ کیا کرتی ہین۔ پھر اگر کسی آنکھ مین کوئی آفت پہونچے بعض حصہ پلک کا بند اور چسپان ہوجاتا ہے اور کسیقدر کھلا رہتا ہے۔ اسی عضلہ کا نام بقراط حکیم اباسیس کہتا ہے۔ جو عضلہ پٹھے کی ٹیک بنتا ہے اسکی نسبت ایک قوم کا یہ گمان ہے کہ وہ ایک ہی عضلہ ہے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دو عضلہ ہین۔ اور ایک قوم نے کہا ہے کہ تین عضلہ ہین۔ جو عضل آنکھ کو حرکت دیتے ہین وہ سب چھ عدد ہین۔ انمین سے دو عضلہ آنکھ کو گھماتے ہین اور آنکھ کی گردش ہوتی ہے۔ اور انھین مین سے ایک عضلہ آنکھ کو نیچے کی طرف حرکت دیتا ہے۔ اور ایک عضلہ آنکھ کو اوپر کی طرف اور ایک عضلہ آنکھ کو داہنے طرف اور ایک عضلہ آنکھ کو بائین طرف حرکت دیتا ہے۔ لحاے اسفل یعنے نیچے والے جبڑے کے حرکت دینے والے عضل چار زوج ہین۔ انمین سے دو زوج لحی کو اوپر کی طرف حرکت دیتے ہین یہی دونون عضلہ دونون کنپٹی کے ہین۔ اور دو عضلہ وہ ہین جو منہ کے اندر ہین۔ ایک نوع انمین کا وہ ہے جسکا محل نشو نما سے کے پیچھے دونون کانون کے نیچے ہے اور گردن تک تھوڑا تھوڑا اترتا ہے اور ذقن تک چڑھتا ہے پھر اس ذقن سے ملجاتا ہے۔ اور لحی کو نیچے کی طرف جاذب کرتا ہے۔ چوتھا زوج وہ دو عضلہ ہین جو دونون رخسارون پر رکھے ہوے ہین اور لحی کو دونون جانب حرکت دیتے ہین انھین کا نام ماضغتین ہے۔ اسلیے کہ یہ دونون عضلہ چبلانے مین اشیا کے نفع دیتے ہین۔ تمام سر کی حرکت دینے والے عضل کی دو صنفین ہین ایک وہ جو خاص سر کو حرکت دیتی ہے اور سوا سر کے اور کسی کو حرکت نہین دیتی۔ اور دوسری صنف وہ ہے جو سر اور گردن مین مشترک ہے جو صنف کہ فقط سر کو حرکت دیتی ہے اسمین سے بعض وہ عضل ہین جو سر کو جذب کرتے ہین اور سر کو اوندھا کر کے نیچے کی طرف جھکا دیتے ہین اور یہ دو زوج وہ ہین کہ دونون کا محل پیدایش دونون کانون کے پیچھے ہے اور قص یعنے استخوان سر سینہ اور ہنسلی تک انکی انتہا ہے اور بعض عضل وہ ہین جو سر کو اوپر کی طرف اٹھاتے ہین اور پیچھے کی طرف اسکو پلٹ دیتے ہین اور یہ چار زوج ہین کہ دو زوج کے نیچے رکھے ہوے ہین اور انھین عضل مین سے وہ ہے جو سر کو دونون طرف کج کرتا ہے یہ دو زوج ہین جو سر کے جوڑ پر رکھے ہوے ہین ایک انمین سے سر کے داہنے طرف اور ایک بائین طرف ہے جو عضل سر اور گردن مین مشترک ہے اسمین سے بعض ایسے عضل ہین جو سر اور گردن اور سب کو پیچھے کی طرف پلٹ دیتے ہین اور یہ چار زوج ہین کہ سر کے پیچھے رکھے ہوے ہین اسی مین وہ عضل ہین جو سر اور گردن کو آگے کی طرف جھکا دیتے ہین اور سر کو دونون طرف کج کر دیتے ہین یہ ایک نوع ہے جو مری کے نیچے رکھا ہوا ہے اور ابتدا اسکی پسلی اور دوسری کا گرہ ہے گردن کے مہرے کی جڑی ہوئی ہے

باب چوتھا بیان مین اس عضل کے جو حلقوم اور حنجرہ اور زبان کو حرکت

ماضغتین دو عضلہ کا نام ہے

دیتا ہی اور اُسکے منافع کے بیان مین

حلقوم کو جو عضل حرکت دیتے ہین وہ چار ہین اُن چارون کی ابتدا باطن قص یعنے قصئہ ریہ یعنے استخوان سرسینہ سے ہوتی ہو دو اُن چارون مین سے اُس ہڈی کے متصل ہوتے ہین جو خط یونانی مین لام کے مشابہ ہو اور اُسکو اوپر کی طرف جذب کرتے ہین اور دو عضلہ انہین سے اُس غضروف سے متصل ہین جو سپر کے مشابہ ہو اور اُسکو نیچے کی طرف کھینچتے ہین عضل حنجرہ ۱۶ سولہ ہین انہین سے دو عضلہ وہ ہین جنکی پیدائش اُس ہڈی سے ہو جو لام سے خط یونانی مین مشابہ ہو اور انہین سے دو عضلہ وہ ہین جو اُس غضروف سے نکلتے ہین جو سپر کے مشابہ ہو۔ اور چار عضلہ انہین سے وہ ہین جو اُس غضروف سے ملتے ہین جسکا کچھ نام نہین ہو اور دو عضلہ وہ ہین جو اُس غضروف سے ملتے ہین جو شبیہ طرجہارہ کے ہو اور دو عضلہ وہ ہین جو پیچھے طرجہارہ کے ہین یہ دونون جڑ سے اُن زوائد کے نکلتے ہین جو پیکان کے مشابہ ہین۔ زبان کی حرکت دینے والے نو ۹ عضلہ ہین دو انہین سے اُن زوائد سے شروع ہوتے ہین جو پیکان کے مشابہ ہین اور دونون طرف زبان کے متصل ہو جاتے ہین اور پانچ عضلہ وہ ہین جو شروع استخوان لامی سے ہوتے ہین چار انہین سے زبان کو حرکت ظاہری دیتے ہین اور پانچوان اُس ہڈی کو حرکت دیتا ہو جو خط یونانی مین لام کے مشابہ ہو اور دو عضلہ انہین سے تمام زبان کے نیچے رکھے ہوے ہین اور لیف انکی زبان کے عرض مین ہو۔ حلق کے عضل دو ہین جن دونون کا نام نغانغ ہو ایک بائین طرف حلق کے ہو اور دوسرا داہنے طرف ہو۔ اِن دونون کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ نوالہ اُتارنے اور آواز لگانے پر مدد دین۔ گردن کے حرکت دینے والے عضل جو خاص گردن کو حرکت دیتے ہین اور سر کو نہین دیتے وہ چار ہین دو انہین سے داہنے طرف ہین جنمین سے ایک آگے ہو اُسکی منفعت یہ ہو کہ گردن کو داہنے طرف جھکائے اور آگے کی طرف اُسمین خم دے اور ٹھہرا دے اور دوسرا پیچھے رکھا ہوا ہو اُسکی منفعت یہ ہو کہ گردن کو بائین طرف جھکائے اور پیچھے کو کج کر دے۔ انہین ۲ دو عضلہ وہ ہین جو بائین طرف رکھے ہین ایک آگے ہو یہ گردن کو داہنے طرف آگے جھکاتا ہو اور دوسرا پیچھے ہو جو گردن کو بائین طرف پیچھے کج کرتا ہو یہی سب عضل سر کے ہین انکو جاننا چاہیے

باب پانچوان بیان مین شانہ کے عضل کے

شانہ کے عضل سات ہین اُنہین سے دو عضلہ گریون سے نکلتے اور ترچھے ہو کر نکلتے ہین ایک اُنہین سے عین الکتف سے متصل ہوتا ہو اور شانہ کے سرے تک پہونچتا ہو یہی اُسکی نہایت ہو اور ہنسلی تک پہونچتا ہو۔ اسکی منفعت یہ ہو کہ شانہ کو سر کی طرف اُٹھاتا ہو اور دوسرا عضلہ نیچے کی طرف اُترتا ہو پہلے عضلہ کے مقام سے اور شانہ کی جڑ سے متصل ہو جاتا ہو۔ اور اسکی منفعت یہ ہو کہ شانہ کو سر کے اردگرد اُٹھاتا ہو۔ انہین مین سے تیسرا عضلہ وہ ہو جسکی ابتدا اپلی گریہ سے ہوتی ہو اور شانہ کے سرے سے ملجاتا ہو اسکی منفعت یہ ہو کہ شانہ کو گردن کی طرف قریب کر دیتا ہو۔ ایک عضلہ چوتھا اُسکا مقام نشو اُس ہڈی سے ہو جو خط یونانی مین لام سے مشابہ ہو یہ اُس پسلی سے ملتا ہو جو اوپر کی پسلی شانہ سے ہو نزدیک ابتدا اُس زائدہ کے جو کوّے کی چونچ سے مشابہ ہو جسکا نام اوپر منقار الغراب ہمنے رکھا ہو۔ منفعت اسکی یہ ہو کہ شانہ کو سر کی طرف جھکاتا ہو۔ دو اور عضلہ یعنے پانچوان اور چھٹا ان دونون کے پیدا ہونے کا مقام کانٹون سے نیچے کی اُن گریون سے ہو جسکا ہمنے سناسن نام رکھا ہو ساتوان عضلہ اُسکا مقام پیدائش بازو کی ہڈی سے ہو اور [illegible] ہوا اُٹھ کر شانہ کے جوڑ تک آتا ہو تاکہ اُن نیچے والے اجزا سے ملتا ہو جو شانہ کے نیچے والی پسلی کے ہو

اور اُسی پسلی سے پیچھے اور آگے کی طرف چڑھ جاتا ہے اسکی منفعت یہ ہے کہ شانہ کو پیچھے اور آگے کی طرف کھینچتا ہے اور مقصد کبھی پیچھے اور نیچے کی طرف
لیجاتا ہے اسکو جاننا چاہیے

باب چھٹا اُن عضل کے بیان مین جو ہاتھ کو حرکت دیتے ہین اور اُنکے منافع کے بیان مین

ہاتھ کے حرکت دینے والے عضل کی تین صنفین ہین ایک عضل بازو کی حرکت دینے والے دوسرا عضل کلائی کے حرکت دینے واسطے
تیسرا عضل ہتھیلی کے حرکت دینے والے - بازو کی حرکت دینے والے بارہ[12] عضلہ ہین تین[3] عضلہ انمین سے سینہ سے چڑھکر آتے ہین انکی
حاجت بازو کو اندرونی رخ کے حرکت دینے کی ہے - ایک عضلہ ان تینون مین سے اُسکا مقام پیدایش پستان کے نیچے ہے اور یہ ان تینون مین
بڑا ہے اور دوسرا عضل اُسکا مقام پیدایش قص کے اوپر کے مقامات سے ہے تیسرے عضل کا مقام پیدایش تمام قص کی ہڈی سے ہے
انمین دو عضلہ وہ ہین ایک اُنمین کا جسکی جگہ پیدایش پشت کی پسلیون سے ہے اور دوسرا عضلہ اُسکا مقام پیدایش خاصرہ یعنے تہیگاہ کی ہڈی سے ہے
ان دونون عضلون مین سے ایک جوڑا وتر اُگتا ہے جو بازو کے جوڑ سے متصل ہوجاتا ہے - انمین سے پانچ عضلہ جنکا مقام پیدایش خاص
شانہ کی ہڈی سے ہے اور ان پانچون کا اتصال بازو سے ہے ایک انمین کا وہ ہے جسکا مقام پشت شانہ کی طرف سے ہے اور دو عضلون کا مقام
پیدایش اوپر والی پسلی سے منجملہ شانون کی پسلیون کے ہے - اور دو عضلہ بازو کو بیرونی طرف اور پیچھے کی طرف حرکت دیتے ہین انمین سے
ایک عضلہ وہ ہے جو شانہ کے مقام گوشت کو بھر دیتا ہے اسکا مقام نشو جنبر گردن سے ہے - انھین مین وہ ایک عضلہ چھوٹا ہے جو شانہ کی جڑ مین
مدفون ہوگیا ہے یعنے چھپ گیا ہے اسکی منفعت یہ ہے کہ بازو کو بطور تاریب کے اُٹھائے کہ اُٹھتا جائے اور پسلیون سے دور ہوتا جائے - کلائی کے
حرکت دینے والے عضل اُنمین سے وہ عضل ہین جو بازو پر رکھے ہین اور اُنمین سے وہ عضل ہین جو کلائی کے بیرونی جانب پر رکھا ہے لیکن
جو عضل بازو پر ہین وہ چار ہین جو بشکل تاریب اس طرح پر رکھے ہین جیسے حرف حاء کی شکل خط یونانی مین ہوتی ہے بدین صورت X
اسکی حاجت اس واسطے ہوئی کہ جسوقت سارے عضو کو حرکت ہو ایک عضل دوسرے کو اس بات کے واسطے چھوڑ نہ دے کہ وہ ذراع کو
کسی طرف جھکنے دے - یہ چار عضل انمین سے دو آگے کی طرف ہین جو کلائی کو سمیٹتے ہین ایک انمین کا جو بڑا ہے اُسکی ابتدا اندرونی اجزا سے
اُس عضلہ کے ہوتی ہے جو شانہ پر ہے اور دوسرا عضلہ ان دونون مین چھوٹا ہے اُسکا مقام پیدایش بازو کے ظاہری طرف سے ہے اُن اجزا سے
جو پیچھے ہین اور زند اعلی کی طرف تقاطع کرتا ہوا پہلے عضلہ سے اس طور پر آتا ہے ✚ - انھین مین سے دو عضلہ پیچھے کی طرف ہین یہ
دونون کلائی کو پھیلاتے ہین بڑا ان دونون مین سے وہ ہے جسکی ابتدا بازو کے آگے اندرونی جانب متصل بغل سے ہوتی ہے اور زند اعلی کی
طرف گذرتا ہے اور دوسرا عضلہ جو انمین چھوٹا ہے بازو کے اوپر سے شروع ہوتا ہے اور بازو کے پیچھے تک دراز ہوتا ہے - اور زند اسفل سے متصل
ہوجاتا ہے - وتر ہر ایک کا ان دونون مین سے متصل ہے ترپہلے دونون عضلون کے ہوتا ہے - جو عضل کلائی کے بیرونی جانب رکھے ہوئے ہین
وہ دس ہین ایک اُنمین کا کلائی کے ظاہری طرف بیچ مین رکھا ہوا ہے اسکا مقام روئیدگی بیرونی جانب بازو کے سرے سے ہے - اس عضلہ کے
پہلو مین تین عضلہ اور اسی عضلہ سے متصل ہین اور ان تین عضلون کی جانب اور تین عضلہ ہین جو انھین تین عضلون سے ملتے ہین -
زند اعلی پر ان دس عضلون مین سے اَور تین عضلہ واقع ہین جو اُسی زند اعلی پر اُسکے جانب بیرونی سے ملتے ہین اُنکا مقام روئیدگی بازو کے
سرے کے نیچے والے جوڑ سے ہے - دو اور عضلہ ہین جو بطور تاریب کلائی کو پیچھے کی طرف پلٹ دیتے ہین - ہتھیلی کی حرکت دینے والے عضل کا
یہ حال ہے کہ بعض اُنمین سے کلائی کے اندرونی جانب پر رکھے ہین اور یہ سات عضلہ ہین جو طول مین کلائی کے دراز ہوے ہین - باقی مانده

ہتیلی مین رکھے ہین - وہ سات عضلہ جو کلائی کے اندرونی جانب مین رکھے ہین اُنمین سے دو عضلہ بیچ مین کلائی کے ہین کہ ایک کے اوپر ایک ہے یہ دونون اُنگلیون کو سمیٹتے ہین - انھین مین سے ایک عضلہ ان دونون کے اوپر چھوٹا سا ہے جسکی پیدایش کا مقام حز زیرین ہڈی بازو کے اُس سرے سے ہے جو اندرونی جانب ہے اور اس عضلہ سے ایک ہی وتر اُگتا ہے - یہ وتر چوڑا ہوکر ہتیلی کی اندرونی جلد کے نیچے پھیل جاتا ہے اور اُنگلیون کے نیچے بھی پھیلتا ہے اس وتر کی ساخت ایسی تین منفعتون کے واسطے ہوئی ہے ایک یہ ہے کہ ہتیلی کی جلد کا تکیہ یا ستون بنے - دوسری منفعت یہ ہے کہ باطن کفدست قوی الحس ہوجائے - تیسری منفعت یہ ہے کہ ہتیلی پر بال اُگنے کو منع کرے - انمین سے دو عضلہ اور ہین جو ان تین عضلون کے دونون جانب مین رکھے ہین - اور انھین مین سے دو اور عضلہ ہین جو بشکل تاریب نیچے ان پانچ عضلون کے آتے ہین یہ دونو عضلہ زند اعلیٰ کو مُنھ کے بل اوندھا کرتے ہین اور اُسی زند اعلیٰ کے ساتھ تمام ہاتھ اوندھا ہوجاتا ہے - جو عضل کہ ہتیلی پر رکھے گئے ہین شمار مین اٹھارہ ہین اور دو قطار ہین اُنکی بناوٹ ہوئی ہے - اُنمین سے اوپر والی قطار مین جو باطنی جلد کفدست سے متصل ہے سات عضلہ ہین جنمین سے پانچ عضلہ وہ ہین جو پانچون اُنگلیون کو اوپر کی طرف اُٹھاتے ہین اور ہر ایک عضلہ مین ان پانچون عضلہ سے ایک وتر چھوٹا اُگتا ہے جو متصل اُن اولی عضلون کے ہوتا ہے جو قریب مشط یعنے کا یہ کے ہین اور ایک ان ساتون مین سے وہ عضلہ ہے جو انگوٹھے کو سب اُنگلیون سے دور ہٹا دیتا ہے - اور ایک وہ عضلہ ہے جو خنصر یعنے چھوٹی اُنگلی کو سب اُنگلیون سے دور رکھتا ہے اُٹھارہ مین سے نیچے کی قطار مین گیارہ عضلہ ہین ان عضلون سے جو کام لیا جاتا ہے تھوڑا سا فعل مشط کف یعنی گائی اور رسغ کے مشترک ہے اور کچھ کام اسکا ہتیلی کے گڑھے سے متعلق ہے مقام روئیدگی اسکا وہی ہے جو رسغ کا ہے - اور بعض عضل کا فعل اُسی سے خاص ہے جو دوسرے عضل مین نہین ہے - یہ وہ فعل ہے کہ ہر ایک اُنمین کا ہر واحد سے چار اُنگلیون کے ملتا ہے - اسی عضل سے دو وہ عضلہ ہین جو پہلے جوڑ مین ہر ایک چارون اُنگلیون کے جوڑ سے جُڑ جاتے ہین انگوٹھے سے بھی ان عضل مین سے تین عضلہ لجاتے ہین ایک وہ ہے جو پہلے جوڑ سے ملتا ہے اور اسی جوڑ کو سمیٹتا ہے - اور دو عضلہ اُو مفصل دوم ملتے ہین اور اُن سلامیات کو حرکت دیتے ہین جو کنارے پر ان اُنگلیون کے ہین و اللہ اعلم

باب ساتوان سینہ کے حرکت دینے والے عضل اور اُسکے منافع کے بیان مین

سینہ کے حرکت دینے والے عضل کئی طرح کے ہین - کچھ تو سینہ کو کشادہ کرتے ہین فقط اور کچھ ایسے ہین جو سینہ کو سمیٹتے ہین اور کچھ ایسے ہین کہ سینہ کو سمیٹتے بھی ہین اور پھیلاتے بھی ہین اور یہ دونون فعل ساتھ ہی کرتے ہین - جو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین شمار مین نو ہین اُنمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو مثل حجاب کے ہے اور اُنمین سے دو عضلہ ہنسلی کے نیچے ہین - ہر ایک کا مقام روئیدگی اُس جز سے ہے جو ہنسلی سے اُس ہڈی تک دراز ہوا ہے جسکا نام راس الکتف ہے یعنے شانہ کے سرے کی ہڈی - یہ دونون عضلہ پہلی پسلی سے منجملہ سینہ کی پسلیون کے ملتے ہین اور اُس پسلی کو اوپر کی طرف جذب کرتے ہین تاکہ سینہ کے انبساط اور پھیلنے پر اعانت کرین - انھین مین سے تین زوج عضل کے ہین جنکا پہلا زوج اُس زوج سے چسپیدہ ہے جسکی نسبت ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ وہ زوج دوسری گریہ سے اُگتا ہے وہ دوسری گردہ جو پانچوین اور چھٹی پسلی تک سینہ کی پسلیون سے اُترتی ہے - ہر ایک مین اس زوج کے جو عضل ہے وہ مضاعف یعنے دُہرا ہو رہا ہے - دوسرا زوج یہ وہی ہے جو گہرے مقام پر شانہ کی ہڈی سے رکھا ہوا ہے اور یہ دونون عضلہ اس زوج کے پیچھے کی پسلی تک دراز ہوتے ہین - تیسرا زوج وہ ہے جسکا مقام منشو گردن کی ساتوین گریہ سے ہے - جو عضل فقط سینہ کو سمیٹتے ہین اُنمین سے دو عضلہ وہ ہین جو پسلیون کی جڑون تک دراز ہوئے ہین اور یہ دونون سینہ کے اجزا کو ضبوطی کے ساتھ جمع کرتے ہین - اسی قسم مین وہ بھی تین زوج ہین جو تین اُنگلیان یعنے

خنجر سے لیکر میانہ تک کو جذب کرتے ہین - انھین مین سے دو وہ عضلہ ہین جو سینہ کے طول مین کھنچے ہوے ہین استخوان سینہ کے اس
غضروف تک جو مشابہ سیف کے ہی اور پسلی تک بھی اُنکی درازی ہی اور یہی عضل اُس سینہ کے عضل سے متصل ہوتے ہین جو شکم پر ہین - لیکن
وہ عضل جو سینہ کو سمیٹتا ہی اور کشادہ بھی کرتا ہی یہ وہی عضل ہین جو بیچ مین سینہ کی پسلیون کے ہین - اسکی تفصیل یہ ہی کہ بیچ مین ہر دو پسلیون کے
ایک عضلہ ہی جسکے لیف مختلف طور پر رکھی ہوئی ہی اور فعل بھی ہر ایک عضلہ کا موافق اُسکی لیف کے مختلف ہی - پس جو عضل انھین سے پسلیون کے
ٹرسے اجزا مین ہی وہ سینہ کو کشادہ کرتا ہی اپنی اُس لیف سے جو ظاہر سینہ مین ہی اور سمیٹتا ہی سینہ کو اُس لیف سے جو باطن سینہ مین ہی
اور جو عضل پسلیون کے اجزاے غضروفی مین ہی وہ لیف ظاہری سے اپنے سینہ کو سمیٹتا ہی اور لیف باطنی سے کشادہ کرتا ہی اسکو جان لینا چاہیے

باب آٹھوان عضل شکم اور اُنکے منافع کے بیان مین

شکم کے عضل کئی قسم کے ہین ایک اُنمین عضل مراق شکم ہی - ایک اُنمین عضل انثیین ہی - انھین مین سے وہ عضلہ ہین جو ذکر کو حرکت
دیتے ہین - انھین مین وہ عضل ہین جو مثانہ کی گردن کو محیط ہین اور وہ عضل جو پیچھے کی شرمگاہ کو محیط ہین - جو عضل مراق شکم پر ہین شمار مین
آٹھ عضلہ ہین - دو انمین سے ایک ایک عضلہ ہین کہ وہ دونون سب عضلہ سے اوپر ہین جلد شکم سے مس کر رہے ہین اور ان دونون کا مقام نشو دونون طرف سے
اُس غضروف کے جو مشابہ سیف کے ہی اور کنارون سے پیچھے کی پسلیون کے اور یہی دونون عضلہ دونون طرف سے تمام اجزاے شکم پر اُٹھ رہے ہین اور نیچے کو اتر
ہوکر وسط شکم پر یہانتک اُترتے ہین کہ پیڑو کی دونون ہڈیون تک پہنچ جاتے ہین اور لیف ان دونون کی طول مین گئی ہی کہ استخوان عانہ [illegible] جاتی ہی بذریعہ دو
اور دو جھلیون کے انھین مین سے چار وہ عضلہ ہین جو مورب رکھے ہوے نیچے اُن دو پسلیون کے جو طول مین چلے گئے ہین اور جنکی لیف بطور تاریب
جاتی ہی - ان سب کا مقام روئیدگی خاصرہ کی دونون ہڈیون سے ہی اور ان چارون کی نہایت پیچھے کی پسلیون تک ہی - انھین کے اجزاے لحمی سے دو دو
عضلہ مجر جاتے ہین جو داہنے طرف رکھے ہوے ہین اور دو عضلہ بائین طرف سے مُڑکر تقاطع کرتے ہین اس شکل پر مترجم کہتا ہی اس تقاطع کی
شکل متن کتاب کے اکثر نسخون مین نہین بنائی ہی بلکہ تصحیح کرنے والا اصل اُس نسخہ کا جس سے مین ترجمہ کر رہا ہون جو مصر کا چھپا ہی وہ بھی لکھتا ہی
کہ جتنے نسخے کتاب کے اسوقت موجود ہین اُنمین اسکی شکل نہین بنی ہی بلکہ اُس شکل کے واسطے سپیدی کی جگہ بھی نہین چھوٹی ہی متن
انھین مین سے دو عضلہ وہ ہین جو ان چارون کے نیچے پیٹ کی چوڑائی مین رکھے ہین - ان دونون کی لیف عرض مین جاتی ہی اور
یہی دونون عضلہ اُس جھلی کو ہر طرف سے ڈھانپتے ہین جو بنام صفاق کے مشہور ہی - ایک ان دونون مین کا داہنے طرف صفاق کے اور دوسرا
بائین طرف صفاق کے اور دونون کا مقام روئیدگی ہر ایک استخوان خاصرہ سے ہی منجملہ دونون استخوان خاصرہ کے اور زوائد سے ریڑھ کی کڑیون کے
اور انتہا ان دونون کی پیچھے کی پسلیون کے کنارے تک ہی - اور بیچ مین یہ دونون اُس وتر سے متصل ہو جاتے ہین جو ان دونون سے
مثل جھلیون کے اُگتی ہی - اور صفاق سے ایسے جڑ جاتے ہین کہ انکا چھٹرانا دشوار ہو جاتا ہی - اور منفعت اس جڑ جانے کی یہ ہی کہ صفاق
آلات غذا سے جو اُسکے نیچے واقع ہین اونچی رہے اور یہ بھی منفعت ہی کہ صفاق کی سختی بڑھ جاوے تاکہ ہر وقت تنیدہ ہونے اور کھنچ جانے کے
اور جس وقت کہ نفخ معدہ کو عارض ہوتا ہی پھٹ نہ جائے - یہ عضل جو شکم مین بنایا گیا ہی اسکی طرف حاجت بنظر تین منفعتون کے ہی منفعت
یہ ہی کہ پیٹ کو سمیٹے ہر وقت نکلنے براز کے اور ہر وقت نکلنے پیشاب کے اور ہر وقت ولادت بچہ کے - پس اسی کھنچنے کی وجہ سے بچہ کا نکلنا
اور پیشاب اور پاخانہ کا نکلنا بسہولت ہی - دوسری منفعت یہ ہی کہ حجاب کو ثابت اور برقرار رکھے اور اُسکے [illegible] تک پہنچانے کے ہر وقت
کھنچنے سینہ کے [illegible] سے آواز کی پیدائش [illegible] ہی - تیسری منفعت یہ ہی کہ معدہ کی گرمی بڑھ جائے تاکہ [illegible] ہضم غذا کے

اچھی طرح پر ہضم کرنے کی ہو - جو عضل کہ اُنثیین تک اُترتے ہین مردون مین چار ہین اور عورتون مین دو - مردون مین جو چار ہین
اُنھین سے دو وہ ہین جو داہنے طرف ہین اور دو عضلہ بائین طرف - ان چارون کی منفعت یہ ہے کہ اُنثیین کو اوپر کی طرف اُٹھائین
تاکہ دونون ڈھیلے نہو جائین اور لٹک نہ آئین - عورتون مین دو عضلہ ہین اُنھین سے ایک داہنے طرف اور دوسرا بائین طرف - حاجت
ان دونون کی طرف وہی ہے جو مردون کی اُنثیین کے واسطے تھی - مردون مین چار اور عورتون مین دو اسواسطے بنائے گئے کہ مردون کے
دونون خصیہ لٹک رہے ہین اور عورتون مین دونون اُنثیین اندر فرج کے رکھے ہوے ہین لٹکے ہوئے نہین ہین - مثانہ کے واسطے
ایک ہی عضلہ ہے جو اُسکی گردن کو محیط ہے جیسے لیف اُس عضلہ کی یہی مثانہ کے گرد پھر گئی ہے اور چوڑائی مین اُسکے ریشہ ہین - اس عضلہ کی
دو منفعتین ہین ایک منفعت یہ ہے کہ مثانہ کی گردن کو سمیٹے بروقت پیشاب نکلنے کے اسکی توضیح یہ ہے کہ جسوقت مثانہ کی گردن کا وہ مقام
ڈھیلا ہو جائے جو متصل مثانہ کے ہے اور نیچے والا سرا گردن کا سمٹ جائے پیشاب مثانہ سے داخل ہو کر گردن تک پہونچتا ہے پھر جسوقت
تمام گردن مثانہ کی سمٹ گئی تمام پیشاب جسقدر مثانہ مین ہے نکل جائیگا اور اسقدر اُسکی گردن سمٹیگی کہ ایک قطرہ بھی مثانہ کی گردن مین
باقی نرہیگا - دوسری منفعت یہ ہے کہ یہ عضلہ اُس جزپر جو متصل مثانہ کی گردن کے ہے سمٹ پیدا کریگا اور اُس سمٹنے سے اس بات کو
منع کریگا کہ جسقدر پیشاب مثانہ سے نکل نہ سکے سوائے اُسوقت کے جب اسکے نکلنے کی حاجت ہو - جو عضل کہ ذکر کی حرکت دینے والے ہین
وہ چار ہین دو عضلہ اُس طرف دراز ہوئے ہین جو دونون جانب مین اُس مجری کے ہین جو قضیب تک نفوذ کرکے پہونچ گیا ہے - ان
دونون کی منفعت یہ ہے کہ اُسی مجری کو جو قضیب مین نفوذ کر گیا ہے ہر طرف سے بروقت جماع دراز کرتے ہین اور جسوقت یہ دونون عضلہ
دراز ہوئے اور کھینچے بروقت حرکت جماع کے مجرائے قضیب مین وسعت پیدا ہوگی اور وہ پھیل جائیگا اور کشادہ ہو جائیگا - اسی زیادتی سے
(میری مراد زیادتی ذکر کی بروقت جماع کے ہے) وہ سوال بھی حل ہو جاتا ہے جسکو بعض لوگون نے یون وارد کیا ہے کہ کیا حال قضیب کا ہے
باوجودیکہ یہ عضل اُسمین موجود ہے اور پھر وہ سیدھا ہر وقت نہین رہتا اور نہ سخت رہتا ہے مثل ہاتھ کے سوائے اُسوقت کے جب حرکت
کرتا ہے اُسی وقت اُسمین سختی ہوتی ہے - اور حل اُس سوال کا یہ ہے کہ استعداد متحرک ہونے کی قضیب مین اُسی وقت ہوتی ہے جسوقت
بسبب نعوظ کے اسمین سختی آجائے اور نعوظ کوئی فعل ارادی نہین ہے کہ جسوقت آدمی چاہے پیدا ہو (اور ہاتھ کا سخت ہونا اور ہاتھ
کر لینا فعل اختیاری ہے) قضیب کے سخت ہونے مین اس عضل کے تشدید کی بھی حاجت ہوئی اور سیدھا کرنے کی بھی حاجت بروقت
جماع کے ہوتی ہے اور یہ جماع وہی حالت ہے جسکی استعداد قضیب کو بسبب انعاظ کے ہوتی ہے اور سوائے اُسوقت کے اور وقت قضیب کے دونون
طرف سخت اور مضبوط ہونے کی حاجت نہین ہے اور جماع کے وقت اسواسطے حاجت ہے تاکہ مجرائے قضیب پھیل جائے اور سیدھا ہو جائے
تاکہ منی اُسمین نفوذ کرے اور خارج قضیب سے رحم مین سامنے بدون میل اور کجی کے کسی طرف گرے خلاصہ یہ ہے کہ قضیب باوجودیکہ یہ عضل
اُسمین ہے ہر وقت سخت اسواسطے نہین بنا کہ اُسکی سختی کی ہر وقت حاجت نہ تھی - اُنھین مین سے دو اور عضلہ ہین جنکا مقام نشو پیڑو کی
ہڈی سے ہے اور یہ دونون قضیب سے متصل بشکل تاریب کے ہوتے ہین - ان دونون کی منفعت یہ ہے کہ قضیب کو سیدھا رکھے دراز کرتے ہین
اور اُسکو اوپر کی طرف اُٹھاتے ہین اور اُسکو دونون جانب جھکاتے ہین اور کج کرتے ہین یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ جسوقت یہ دونون ساتھ ہی
حرکت باعتدال کرتے ہین قضیب سیدھا لانبا ہو جاتا ہے بدون اسکے کہ دونون طرف جھکے پس مجرا قضیب کا سیدھا باقی رہتا ہے - اور جسوقت
یہ دونون اعتدال سے زیادہ کھنچ جاتے ہین قضیب کو اوپر کی طرف اُٹھنے سے منع کرتے ہین اور جسوقت ایک ان دونون کا تنہا حرکت کرتا ہے

قضیب اسی عضلہ کی طرف جھک جاتا ہی - جو عضل مقعد کو محیط ہین وہ چار ہین ایک اُنمین کا معا مستقیم کے کنارے پر رکھا ہی اور یہ جلد سے ملا ہوا ہی جیسا ہمنے بیان کیا منفعت اُسکی یہ ہی کہ شرج یعنے سفرہ کو پچوڑے اسقدر کہ اُسمین بغل براز کا حب تک باقی رہتا ہی تنگی پیدا کرے اور نچوڑکر اُسکو صاف کرے بعد یا خانہ کے نکلجانے کے - اور دوسرا عضل اسکے اوپر رکھا ہی اور یہ عضلہ کنارے سے مستقیم کے محیط ہی جسکی منفعت یہ ہی کہ کنارہ دبر کو گرفت کرے اور اُسمین تنگی باستواری پیدا کرے - کنارے ان دونوں عضلہ کے قضیب کی جڑ تک پہونچ جاتے ہین تیسرا اور چوتھا عضلہ یہ دونوں مورب اور ترچھے ہین وضع اُن دونوں کی یہ ہی کہ دوسرے عضلہ کے اوپر دونوں طرف سے رکھے ہین ہر جانب مین اسکے ایک عضلہ ہی منفعت ان دونوں کی یہ ہی کہ مقعد کو اُٹھائین اور اوپر کی طرف کھینچا کرین جسوقت کنارہ معا مستقیم مین یہ خرابی پیدا ہو کہ بروقت شدید پیچش کے ڈھیلا ہوکر نکل آنے اسی واسطے جسوقت یہ دونون عضلہ ڈھیلے ہوجاتے ہین ہمکو یعنے طبیب معالج کو اسکی حاجت ہوتی ہی کہ ان دونوں کو اندر کی طرف ہاتھ سے داخل کردین یہی سب اصناف ان عضل کے ہین جو مراق شکم کو حرکت دیتے ہین اور جو اعضا متحرک بارادہ متصل مراق کے ہین اُنکو حرکت دیتے ہین اسکو جاننا چاہیے

باب نواں دونوں رانوں کے حرکت دینے والے عضل اور انکے منافع کے بیان مین

رانوں کے حرکت دینے والے عضل اُنمین سے بعض وہ ہین جو ران کو حرکت دیتے ہین اور بعض وہ عضل ہین جو پنڈلی کو حرکت دیتے ہین اور بعض قدم کو حرکت دیتے ہین - لیکن جو عضل ران کو حرکت دیتے ہین اُنمین سے ایک قسم وہ ہی جو استخوان خاصرہ پر رکھی ہی اور ایک قسم وہ ہی جو کو ...ر کی ہڈی پر رکھی ہی جنکے وتر کولے کے جوڑ سے ملے ہوئے ہین - یہ عضل شمار مین دس ہین - جنمین سے دو عضلہ وہ ہین کہ ایک عضلہ ہین دوسرے سے ہین جسکا مقام نشو استخوان خاصرہ یعنے تہیگاہ ہی - اور دوسرے کا مقام ردیٹد گی کولے کی ہڈی ہی ان دونوں کی منفعت یہ ہی کہ ران کو سمیٹتے ہین اور ران کو دونوں طرف جھکاتے ہین - انھین مین سے دو عضلہ وہ ہین جنکا مقام روئیدگی پیڑو کی ہڈی ہی ایک اندرونی جانب ہڈی کے اور دوسرا بیرونی جانب ہڈی کے ہی مترجم ظاہراً بیرونی اور اندرونی جانب سے ران کی جانب ہی لیکن چونکہ ان دونوں کا مقام نشو استخوان عانہ ہی اسلیے ہمنے ترجمہ مین جانب انسی اور وحشی اُسی ہڈی کا خیال کیا ہی متن یہ دونوں عضلہ ران کے گرد گھوم گئے ہین اور ہر ایک انکا دوسرے سے متصل ہی اور دونوں اُس مقام مین جڑ جاتے ہین جو گہرا اور اندر کو گھسا ہوا ہی نزدیک بڑے زائدہ کے یہ بات اس طرح پر سمجھنی چاہیے کہ ران کی ہڈی مین پیچھے کی طرف دونوں زانو کے ہی دو زائدہ ہین ایک بڑا ہی جو ران کے بیرونی جانب مین ہی اور دوسرا چھوٹا ہی جو اُسکے اندرونی جانب مین ہی - منفعت ان دونوں عضلوں کی یہ ہی کہ ران کو گھما دیتے ہین اور اُسکو دراز کر دیتے ہین پھر جو عضلہ اندرونی جانب مین ہی ران کو آگے کی طرف گھماتا ہی اور جو بیرونی جانب مین ہی اُسکو پیچھے کی طرف اور بیرونی جانب کی طرف گھماتا ہی انھین مین چھ عضلہ وہ ہین جو ران کو دراز کرتے ہین عنقریب جاننے والا ہی -

باب دسواں اُن عضل کے بیان مین جو پنڈلی اور دونوں قدم کو حرکت دیتے ہین

پنڈلی کے حرکت دینے والے عضل ران پر رکھے ہوئے ہین اور وتر انکا زانو کے جوڑ سے ملا ہوا ہی یہ عضل شمار مین نو عضلہ ہین جنمین تین عضلہ بڑے ہین جو اندرونی طرف ران کے آگے رکھے ہین اور یہ تینوں عضلہ سیدھے رکھے ہوئے ہین ایک ان تینوں عضلوں مین سے مضاعف یعنے دوہرا ہی جسکی نسبت یہ کہنا چاہیے کہ بمنزلہ دو عضلہ کے ہی اسلیے کہ اس عضلہ کے دو مبدا ہین یعنے دو جگہ سے شروع ہوتا ہی اُس بڑے زائدہ سے جو ران کی ہڈی مین ہی اور دوسرا مبدا اسکا ران کے آگے ہی یعنے ...

آتے آتے زانو کے فلکہ یعنے چپنی سے ملجاتا ہی اور اس سے کوئی وتر نہین نکلتا۔ دو اور عضلہ جو اس دوسرے عضلہ سے بڑے ہین اُنمین سے ایک کا مقام روئیدگی بڑے زائدہ سے ہی مجملہ ران کے دونون زائدون کے۔ اور دوسرے کا مقام نشو اُس حاجز سے ہی جو سیدھی کھڑی ہی استخوان خاصرہ مین سے اور ان تینون عضلون سے ایک بڑا وتر پیدا ہوکر فلکہ زانو سے ملجاتا ہی پھر پنڈلی بڑی ہوجاتی ہی اور یہ دونون عضلہ پنڈلی کو پھیلاتے ہین اور کبھی پنڈلی کو بطریق چوڑائی کے دُہرا بھی دیتے ہین۔ انھین مین سے پانچ عضلہ وہ ہین جو ران کے بیرونی جانب کے پیچھے رکھے ہین یہ پانچون مذکورہ بالا عضلون سے چھوٹے ہین دو ان پانچون مین سے دونون پہلو مین اُن تین عضلون کے رکھے ہین جنکا اوپر بیان ہوا۔ ان تینون مین سے ایک کا مقام روئیدگی کولے کی ہڈی اور حاجز مستقیم کی جانب سے ہی اور پنڈلی کے بیرونی جانب سے ملجاتا ہی۔ اور دوسرا انمین سے اُسکا مقام نشو اُس جگہ سے ہی جہان پر سرین کی ہڈی کا اور ران کی ہڈی کا ملاو ہی یہ عضلہ پنڈلی کے اندرونی جانب سے متصل ہوتا ہی۔ ان دونون کی منفعت یہ ہی کہ ساق کو ایک جانب حرکت دیتے ہین۔ تیسرا اور چوتھا اور پانچوان عضلہ یہ تینون پہلے اور دوسرے عضلون کے بیچ مین گھسے ہین پیچھے کی طرف ایک ہی قطار مین۔ ان تینون کا مقام نشو ران کے قاعدہ سے ہی ان تینون سے ایک وتر نکلکر زانو کے جوڑ سے ملجاتا ہی۔ ان تینون کا فائدہ یہ ہی کہ پنڈلی کو مختلف جہتون مین حرکت دیتے ہین لیکن وہ عضلہ جو متصل اُس عضلہ کے اندرونی جانب مین ساق سے ہی وہ گھٹنے کو دُہرا کردیتا ہی اور پنڈلی کو اندرونی طرف حرکت دیتا ہی۔ اور وہ عضلہ جو بیچ مین ان تینون کے ہی وہ ران کی نلی کے اندرونی سرے سے ملتا ہی اور اُس سرے کو نلی کے کل پنڈلی سمیت جاذب کرتا ہی۔ اور یہ اسواسطے ہوتا ہی کہ یہ عضلہ نزدیک زانو کے جوڑ کے متصل ہوتا ہی کنارے سے اُن دو بڑے عضلون کے جو پنڈلی مین ہین۔ لیکن نوان عضلہ یہ چھوٹا ہی اور زانو کے جوڑ کے اندر گھسا ہوا ہی۔ اسکی منفعت یہ ہی کہ پنڈلی کو سمیٹتا ہی اور اسکو دونون طرف جھکاتا ہی۔ جو عضل قدم اور انگلیون کے حرکت دینے والے ہین انمین سے ایک قسم وہ ہی جو پنڈلی پر رکھی ہی اور ایک قسم وہ ہی جو قدم پر رکھی ہی۔ جو عضل پنڈلی مین ہین وہ شمار مین چودہ ہین سات انمین سے ساق کے پیچھے ہین اور سات آگے ہین جو سات عضل پیچھے ہین انمین سے دو عضلہ ران کے سرے سے شروع ہوتے ہین اور عقب یعنے ایڑی سے ایک بڑے وتر کے ذریعہ سے ملجاتے ہین اس وتر کی منفعت یہ ہی کہ ایڑی کو کھینچتا ہی اور قدم کو ٹھہراتا ہی اور ایڑی کو پنڈلی سے باندھ دیتا ہی اسی واسطے جب کوئی آفت اس وتر کو عارض ہو پاؤن بیکار ہوجاتا ہی۔ انھین مین سے ایک وہ عضلہ ہی جسکا رنگ سبزی مائل ہی۔ یہ عضلہ اندرونی جانب سے پنڈلی کی نلی کے سرے سے پیدا ہوتا ہی اور ایڑی سے ملجاتا ہی اس عضلہ سے کوئی وتر نہین اُگتا۔ اس عضلہ کی منفعت یہ ہی کہ پہلے دونون عضلون کے اُنکے فعل پر اعانت کرتا ہی اور یہ بھی ہوتا ہی کہ جب ان دونون مین سے کسی کو آفت عارض ہو یہ سبز رنگ کا عضلہ اُسکے قائم مقام ہوجاتا ہی۔ ان سات مین سے تین اور بھی ہین ایک وہ ہی کہ جسکا مقام نشو بیرونی قصبہ یعنے نلی کے سرے سے ہی اور اسی کا وتر دو قسمون مین تقسیم پاتا ہی اور بیچ کی انگلی کو اور جو انگلی اُسکے قریب ہین اُسکو سمیٹتا ہی۔ اور دوسرا عضلہ اُسکا مقام نشو ساق کے پیچھے ہی اس عضلہ سے ایک وتر اُگتا ہی جو پہلے وتر کی طرف دراز ہوجاتا ہی اور دو حصون مین تقسیم پاکر خنصر اور سبابہ کو سمیٹتا ہی تیسرا عضلہ اُسکا مقام پیدائش اندرونی نلی کے سرے سے ہی اسکا وتر رسغ سے قدم کے نیچے کی طرف انگوٹھے کے آگے متصل ہوتا ہی اور تمام قدم کو پیچھے کی طرف سمیٹتا ہی اور اسی تمام قدم کو اندرونی جانب کی طرف جھکاتا ہی منفعت ان تینون عضلون کی یہ ہی کہ انگلیون کو سمیٹین اور اسکے ساتھ پاؤن کے مفصل یعنے جوڑ کو بھی سمیٹین۔ ساتوان عضلہ اُسکا مقام نشو بڑے زائدہ سے ہی ران کی ہڈی کے دونون زائدون سے اور نہایت اسکی ایڑی تک ہوتی ہی۔ اسمین سے ایک وہ وتر اُگتا ہی جو باطن قدم کے نیچے بچھا ہوا ہی اور اسی مقام کو یا قدم کو کھینچا ہوا اور سختی اور ملاست یعنے چکنا پن اور خوبی حس کی عطا کرتا ہی۔ لیکن وہ سات عضلہ جو آگے کی طرف ہین

انہین سے ایک جو بڑا ہی وہ نلی کے اندرونی جانب سے اُگتا ہی وہ اندرونی جانب جو بیرونی صح کے متصل ہی اور پنڈلی پر اُترتا ہوا اُسمین سے
ایک وتر پیدا ہوتا ہی جو اُسی اجزا سے ملتا ہی جو انگوٹھے کے اوپر ہین۔ اور تمام قدم کو کھینچتا ہی اور دراز کرتا ہی اور زمین سے اوپر کی طرف اُٹھاتا ہی
دوسرا عضلہ اُس مقام سے پیدا ہوتا ہی جو مقام رو ئیدگی پہلے عضلہ کا ہی اور اُسکا صرف دراز ہوتا ہی۔ اس سے ایک وتر اُگتا ہی جو پہلی ہڈی سے منجملہ
انگوٹھے کی ہڈیوں کے ملتا ہی منفعت اُسکی یہ ہی کہ انگوٹھے کو اوپر کی طرف جذب کرے اور قدم کو بقدر قلیل کسی طرف جھکا دے تیسرا عضلہ
بیچ ہڈی ساق کی دونون نلی کے رکھا ہی اور اُنھیں دونون مین دراز ہوتا ہی۔ اس سے بھی ایک وتر اُگتا ہی جو انگوٹھے سے اُسکے طول مین
ملتا ہی اور اُسکو پھیلاتا ہی۔ چوتھا عضلہ سرے سے بیرونی نلی کے شروع ہوتا ہی اُس مقام سے جہان پر یہ نلی اندرونی نلی سے ملی ہی
یہ عضلہ بیچ مین اِن سب عضل کے رکھا ہوا ہی اُنگلیون کے سامنے۔ اُس عضلہ سے چار وتر اُگتے ہین منفعت اسکی یہ ہی کہ ہر ایک وتر اِن
چارون مین سے ہر ایک اُنگلی کو چار اُنگلیون مین سے پھیلائے سوا انگوٹھے کے۔ پانچوان عضلہ اسکا مقام روئیدگی بیرونی قصبہ
یعنے نلی سے ہی اُسمین سے ایک وتر اُگتا ہی جو انگوٹھے کو سمیٹتا ہی۔ چھٹا عضلہ اُسکا مقام روئیدگی وہان سے ہی جہان سے پانچوان عضلہ
نکلا ہی یہ ایک باریک عضلہ ہی جس سے ایک وتر اُگتا ہی جو خنصر کو بیرونی جانب جھکاتا ہی۔ ساتوان عضلہ یہ بھی باہری نلی سے نکلتا ہی اور اس سے
ایک وتر نکلتا ہی جو اُن اجزا سے متصل ہوتا ہی جو خنصر کے اوپر ہین۔ اسکی منفعت یہ ہی کہ قدم کو آگے کی طرف دراز کرے اور اگر یہ عضلہ دوسرے
عضلہ کے ساتھ حرکت کرے قدم کو اوپر کی طرف جذب کرے۔ قدم مین جو عضل ہین وہ شمار مین چھبیس ہین پانچ عضلہ اُنمین سے قدم کے
اوپر ہین جنسے پانچ وتر اُگتے ہین کہ ایک ایک وتر ایک ایک اُنگلی مین آتا ہی اور اُنگلیون کو ایک طرف جھکاتا ہی۔ اکیس عضلہ اُنمین سے نیچے کی
طرف ہین جنمین سے سات عضلہ مشط قدم مین رکھے ہوئے ہین۔ اُنکی منفعت وہی ہی جو منفعت مشط کف کے سات عضلون کی بیان ہوئی۔
پھر اِن سات مین سے پانچ وہ ہین جو ایک ایک اُنگلی کو بیرونی طرف جھکاتے ہین۔ چھٹا اور ساتوان عضلہ خنصر اور انگوٹھے کو اُن اُنگلیون سے
دور کر دیتا ہی اور ہٹا دیتا ہی جو اُنکے متصل ہین۔ انھین مین سے چار عضلہ وہ ہین جو رسغ مین رکھے ہوئے ہین ہر ایک انمین سے پہلے جوڑ کو
ہر ایک اُنگلی کے جوڑون سے سمیٹتا ہی سوا انگوٹھے کے جوڑ کے۔ دس عضلہ جو باقی رہے وہ سب آگے ہر ایک اولی جوڑ اُنگلیون کے
رکھے ہین۔ انمین سے دو عضلہ وہ ہین جنکی منفعت مثل اُس منفعت کے ہی جو ہتیلی کے چھوٹے عضل کے اوپر بیان ہوئی۔ اسکی تفصیل یہ ہی
کہ انمین سے ہر ایک دو عضلہ جسوقت دونون حرکت کرین پہلا جوڑ اُنگلیون کا متحرک ہوگا بدون اسکے کہ کسی طرف جھک جائے۔ اور
جسوقت ایک انمین سے حرکت کرے یہ مفصل اور جوڑ سمٹکر ایک طرف جھک جائیگا۔ جالینوس نے بیان کیا ہی کہ یہ منفعت ان عضل کی
بہت سے عالمان تشریح پر مخفی رہی ہی۔ یہ بیان تمام عضل کا ہی جو آدمی کے بدن مین ہین جنکا شمار پانچ سو انیس عضلہ ہین اُنمین
نو عضلہ چہرے کے ہین۔ اور چوبیس عضلہ دونون آنکھون مین۔ اور جو عضل کہ لحی اسفل کو نیچے کی طرف حرکت دیتے ہین بارہ ہین۔ اور
جو عضلہ دونون شانون کو حرکت دیتے ہین چودہ ہین۔ اور جو عضل سر کو حرکت دیتے ہین تئیس ہین۔ اور جو عضل قصبہ ریہ کو حرکت دیتے ہین
چار ہین۔ اور جو عضلہ حنجرہ کو حرکت دیتے ہین سولہ ہین۔ اور جو عضل اُن ہڈیون کو حرکت دیتے ہین جو لام سے مشابہ ہین چھ ہین۔
اور جو عضل زبان کو حرکت دیتے ہین نو ہین۔ اور حلق کے حرکت دینے والے دو ہین۔ گردن کے حرکت دینے والے چار ہین۔ دونون شانون کے
حرکت دینے والے چھبیس عضلہ ہین۔ دونون مرفق یعنے کہنی کے حرکت دینے والے آٹھ۔ کلائیون مین چوبیس۔ ہتیلیون مین چھتیس سینے کے
حرکت دینے والے ایک سو سات عضلہ۔ پیٹھ کے حرکت دینے والے اڑتالیس عضلہ۔ پیٹ پر آٹھ عضلہ۔ مثانہ مین ایک قضیب پر چار

تیئیس ہین چار - اور وہ عضلات جو شرج کو روکے رہتے ہین چار ہین - کوہے کے جوڑ ہین ہر طرف چھبیس ۲۶ - زانو کے حرکت دینے والے اٹھارہ ۱۸ عضلے ہین کے حرکت دینے والے دو عضلے - دونون پنڈلیون مین اٹھائیس ۲۸ عضلے - دونون قدم مین بائوِن ۵۲ عضلے ہین اور خدا بڑا جاننے والا ہی

باب گیارھوان مجملی کلام اُن مرکب اعضا پر جو اندرون بدن ہین اور پہلے دماغ کے اعضا کا بیان

جب ہم اُن اعضاے مرکبہ کا بشرح و بسط بیان کر چکے جو اکثر اوقات ظاہر بدن مین ہوتے ہین پس اب ہم اس مقام پر شروع کرتے ہین بیان حال اُن اعضا کا جو اندرون بدن کے ہین جنکو اعضاے باطنی کہتے ہین اور انمین پہلے ہم اُن اعضا کا بیان کرتے ہین جو پہلے صنف اعضاے باطنی کے بنظر موضع اور مقام کے ہین اور بسبب قدر اور منزلت کے بھی اشرف ہین اور یہی اعضاے نفسانی ہین - ہم کہتے ہین کہ اعضاے نفسانی جو باطنی ہین بنظر اکثر بدن کے یہی دماغ اور نخاع اور دونون آنکھین ہین اور سننے کا آلہ اور سونگھنے کا آلہ اور زبان اور جو چیز متصل زبان کے ہی - پہلے ہم اُس دماغ کا ذکر کرتے ہین جو بزرگ تر اعضاے نفسانیہ کا ہی اور سب اعضاے نفسانی سے منزلت اور رتبہ مین زیادہ ہی اور یہی دماغ اشرف اور برتر تمام اعضاے بدنی مین ہی اسلیے کہ دماغ اُس نفس ناطقہ کا معدن ہی جس سے عقل اور تمیز کا فعل ہوتا ہی - اور حواس خمسہ و حرکت ارادی کی جڑ بھی دماغ ہی - دماغ بدن مین بہت بلند مقام پر نصب کیا گیا - بسبب نگاہداشت آنکھون کے - اسلیے کہ دونون آنکھون کو حاجت اس بات کی تھی کہ بلند مقام پر رہین تاکہ آدمی دور کی چیزون کے دیکھنے پر قادر ہو اور جو چیزین آدمی سے دور مسافت پر ہون اُنکو دیکھ سکے تاکہ اگر وہ دور والی چیز نیک ہو اور اچھی ہو اُسکے پاس چلا جائے اور جو بُری ہو اُس سے بھاگ جائے - اور جس طرح انسان کو جب قصد اپنے سے دور کی چیزون کے دیکھنے کا ہوتا ہی اُونچے اور بلند مقامات پر چڑھ جاتا ہی اسی طرح دماغ بھی ان ہی بلند مقام پر رکھا گیا بسبب دونون آنکھون کے تاکہ یہ آنکھین دیکھنے والی چیزون سے اونچی ہو جاوین اور اُن چیزون پر چھا جائین مترجم کہتا ہی علم مناظر کے پڑھنے والے کو یہ بات بخوبی معلوم ہو سکتی ہی کہ جس مخروط سے رویت ہوتی ہی اُسکا قاعدہ اُسی چیز پر منطبق ہوتا ہی جو دیکھی جاتی ہی اور ظاہر ہی کہ جسوقت آنکھ اوپر ہو اور دیکھنے کی چیز نیچے ہو مخروط سیدھی طرح پر ہوگا اور اگر آنکھ نیچے ہو اور وہ شی اوپر ہو مخروط کا سرا نیچے ہوگا اور قاعدہ اوپر ہوگا یعنے مخروط اُلٹا ہوگا پس رویت کی خوبی اُسی شکل پر ہی کہ آنکھ اُونچے پر ہو متن دماغ یعنے بھیجہ ایک جسم سپید ہی جسمین خون نہین ہی نرم پٹھے کے مشابہ ہی لیکن بھیجہ کی نرمی پٹھہ سے زیادہ ہی - دماغ کی خلقت اس طرح پر بنظر اس حاجت کے ہوئی کہ بہت جلد اُسمین تغیر آجائے اور اشیاے محسوسہ کا انداز اور اُنکی کیفیت اور کمیت کی طرف اُنکا استحالہ جلد ہوا کرے - دماغ دو جز کی طرف قسمت کیا گیا ہی ایک جز اُسکا آگے ہی جسکو مقدم دماغ کہتے ہین اور دوسرا پیچھے ہی جسکو مؤخر دماغ کہتے ہین - ان دونون جز کے بیچ مین ایک موٹی جھلی منجملہ دونون جھلیون دماغ کے در آئی ہی کہ دونون جز مین دماغ کے فاصلہ کر دیتی ہی اور اُن دونون کے بیچ مین دو پرت ہو کر در آتی ہی - ان دونون جز مین دماغ کے کسی طرح کا اتصال نہین ہی سوائے اُس مجری کے جو نیچے یا فوخ یعنے کاسہ سر کی ہی بدرلیعہ اُن اجسام کے جو اُسپر احیط ہی - جز مقدم دماغ کا جز مؤخر دماغ سے بڑا ہی اور اس سے نرم بھی زیادہ ہی - جز مقدم کا بڑا ہونا اس حاجت سے ہی کہ اُسمین سے پٹھے زوج ہو کر اُگتے ہین اور اسی جز مقدم کے پچھلے حصہ مین نخاع پیدا ہوتا ہی اور چند پٹھے بھی اُگتے ہین - مقدم دماغ کا نرم پیدا ہونا اس حاجت سے ہی کہ اس سے وہ پٹھے اُگتے ہین جنسے حس متعلق ہی اور حس کے پٹھون کو واجب ہی کہ نرم ہون تاکہ اُنکا تغیر طبیعت محسوسات کی طرف بآسانی ہو جاسکے - مؤخر دماغ کے سخت ہونے کی حاجت یہ بھی کہ زیادہ حرکت کرنے پر اُسکو ثبات اور پایداری ہو اور برداشت کر سکے - دماغ مین تین تجویفین یعنے گڑھے مقامات بنائے گئے جنکو بطون دماغ کہتے ہین - اُن تین تجویفون مین سے دو تجویفین مقدم دماغ مین ہین جنکو دونون بطن

مقدم دماغ

مقدم دماغ کہتے ہین - انھین دونون سے ہوا کا کھینچا اور باہر کا نکالنا ہوا کا ہوتا ہے اور جو فضلہ دماغ مین پیدا ہوتا ہے کہ اُس سے دماغ پھول کر
کسقدر بڑھ جاتا ہے وہ بھی اس درآمد برآمد ہوا سے متعلق ہے - انھین دونون بطن مین روح حیوانی بطرف طبیعت روح نفسانی کے بدل جاتی ہے
انھین دونون بطن مین وہ دونون زائدہ پائی جاتی ہین جو مشابہ سر پستان کے ہین پیدا کی گئین جنسے ہر قسم کی بو سونگھنے کا متعلق ہوا ہے
یہ دو بطن اسواسطے کیے گئے تاکہ مختلف جوڑے جس کے جتنے ہون کے انکے دونون جانب بنے کلین ایک داہنے سے ایک بائین سے جس سے
یہ فائدہ ہو کہ اگر کسی ایک پٹھے کو کسی زوج مین سے آفت پہونچے دوسرا جو بچا ہوا ہے اُسکے قائم مقام ہو جائے ہی دماغ مین ایک تجویف ہے اسکے
پچھلے حصہ کی طرف جسکو بطن مؤخر کہتے ہین اس بطن مین روح نفسانی دو بطن مقدم سے آتی ہے اور آنے سے پہلے اُسمین ایک قسم کا تغیر
اور استحالہ ہوجاتا ہے - اور بیچ مین اُن دونون تجویفون کے جو مقدم دماغ مین ہین ایک مجرا ہے یعنے سوراخ دار پار جسمین روح نفسانی
دونون بطن مقدم سے ہو کر بطن مؤخر تک آتی ہے اسی مجری سے اتصال جزو مقدم دماغ کا جزو مؤخر دماغ سے ہوتا ہے - ان دونون بطن مقدم کے
بیچ مین ایک گہرا مقام ہے جسمین یہ دونون بطن پہونچ کر تمام ہوجاتے مین اسی کا نام مجمع البطنین ہے اسی گہرے مقام سے وہ مجرا شروع ہوتا ہے
جسکا اوپر بیان ہوا - اسواسطے یہ دونون بطن مقدم محتاج اسکے تھے کہ دماغ کے بطن مؤخر سے کسی ایسے مقام پر متصل ہون جو دونون کو
شامل ہو لہذا وہ ایسے بنائے گئے جنکی انتہا اسی گہرے مقام تک ہوئی کبھی اس گہرے مقام کو بطن چہارم دماغ کا کہتے ہین اور بطن اوسط بھی
اسی کا نام ہے اور یہ بطن اوسط بطن مؤخر دماغ سے اور بھی دونون بطن مقدم سے چھوٹا ہے منفعت اس بطن چہارم کی یہ ہے کہ روح نفسانی
دونون بطن مقدم سے چل کر اس مقام تک پہونچتی ہے اور اسمین جمع ہو کر بطن مؤخر مین نفوذ کرتی ہے اُس مجری کی طرف سے جو سوراخ ان
دونون مین وار پار ہوگیا ہے - اس دماغ کے اوپر جو چیز ہے اُسکی شکل اور ہیئت مثل ہیئت اُس چھت کے ہے جو خمدار ہو اور جسکی گرہین گول ہون
جیسے طاق کی شکل ہوتی ہے مترجم کہتا ہے اگر ترجمہ ازج کا گنبد سے کیا جائے تو بہت ٹھیک ہوگا لیکن اہل لغت یہ ترجمہ اسکا نہین کیے
غرض یہ شکل اور ہیئت اسواسطے بنائی گئی تاکہ روح کی مقدار کثیر اسمین گھری رہے اسلیے کہ گول شکل کا قاعدہ ہے کہ بہت سی مقدار پر
شامل ہوتی ہے اور اسکے اندر بہت سی مقدار آجاتی ہے بہ نسبت جملہ اشکال جسمانی کے - اور دوسرا فائدہ اس شکل کا یہ ہے کہ قبول آفات سے
دور رہتی ہے - جہان سے یہ مجرا شروع ہوتا ہے متصل بطن اول کے اُس مقام پر ایک جسم از قسم غدود کے ہے جسکی شکل مشابہ حب صنوبر
پائین کے ہے - اس غدود کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ اُن شگافون اور خالی مقامات کو بھر دے اور خالی نہ رہنے دے جو بیچ مین تقسیم
اُس رگ کے ہین جس سے جال اور شبکہ دماغ کا بنا جاتا ہے - یہ غدہ ان رگون کے ساتھ اُسوقت تک چلا جاتا ہے جب تک یہ رگین معلق اور
لٹکتی رہین - پھر جسوقت یہ رگین جرم دماغ یعنے بھیجہ پر ٹھہر جاتی ہین یہ غدہ اُسی جگہ پر تمام ہوجاتا ہے جس مقام پر ابتدا ان رگون کے
ٹھہرنے کی ہے اور اُس مقام سے آگے نہین بڑھتا - اسی مجری اور سوراخ کے اندر ایک زائدہ ہے جو طول مین اسی مجری کے دراز ہوتا ہے
اسکا دودہ یعنے کیڑا نام رکھتے ہین یہ دودہ اپنی شکل مین بڑے بڑے کیڑے کے مشابہ ہے سر اسکا اُس مقام سے شروع ہوتا ہے جو بعد غدہ
صنوبری کے ہے اور دوسرا سرا اس کیڑے کا اُس مقام پر پہونچتا ہے جہان ابتدا بطن موخر دماغ کی ہے - اسی مجرا کے اندر دونون پہلو مین
اور کیڑے کے نیچے دو زائدہ ہین جو دماغ سے گول گول اور لانبے ہو کر اُگے ہین اور وہ دونون بچھائے ہوئے ہین اور مشابہ آدمی کی
دونون ران کے ہین جسوقت دونون رانین ملی ہوئی ہون اِن دونون زائدون کا نام الیتین ہے - مجرا کے دونون طرف سامنے
انھین دونون زائدہ کے اور مجری کے اوپر ایک پتلی اور مضبوط جھلی بڑھی ہوئی ہے جو دونون الیتین سے دونون طرف چسپیدہ ہے

یہی جھلی بطن مؤخر دماغ تک پہونچی ہی اور دہی نیچے والا کنارہ دونون کنارون سے دودہ کے ہی اور یہ دونون زائدہ جنکا ہمنے
الیتان نام رکھا ہی دودہ سے کسی طرح مشابہ نہین ہین اسلیے کہ دودہ بہت ٹکڑے بڑے کیڑون سے مرکب ہی جنکی تالیف و ترکیب
مشابہ مفاصل کی ترکیب کے ہی جس ان ٹکڑون کا بعض ٹکڑون سے بذریعہ تیلی جھلیون کے ملا ہی اور الیتان کے تمام اجزا
بعض انکا بعض سے مشابہ ہی - دودہ نے تمام اس چیز کے سر سیمیر کثرت مفاصل اور کیڑون کی شکل مین مختلف ہو اسلیے کہ جو کنارہ
اسکا بطن مؤخر دماغ کے متصل ہی اس مقام مین جہان وہ جھلی پہونچتی ہی جو بطن مؤخر کے اوپر آئی ہی وہان پر کنارہ اس دودہ کا محدب اور
پتلا ہی پھر بعد اس مقام کے تھوڑا تھوڑا بڑھتا جاتا ہی اور چوڑا ہوتے ہوتے یہانتک پہونچتا ہی کہ ملحق ہوجاتا ہی پشت کو اس فنگاف کے
جو دونون الیتین مین ہی اور اس فنگاف سے برابر ملجاتا ہی یعنی کچھ کمی بیشی نہین ہوتی اسی واسطے جب یہ سر المجری کے طول مین دراز ہوتا ہی
مجری کو باستواری بند کردیتا ہی - اور جسوقت یہ دودہ پیچھے کی طرف سمٹتا ہی اسکے ساتھ یہ جھلی بھی کھنچتی ہی اسلیے کہ جھلی دودہ کے محدب
کنارہ سے متصل ہوتی ہی پس مجرا کھل جاتا ہی اور مقدار کھلنے مجری کی اسی قدر ہوتی ہی جتنا یہ دودہ سمٹتا ہی - اور یہ بات اسواسطے
ہوتی ہی کہ دودہ ہر وقت سمٹنے اور پیچھے ہٹنے کے اکٹھا ہوجاتا ہی اور طول مین کم ہوجاتا ہی اور چوڑائی مین بڑھ جاتا ہی اور گول ہوجاتا ہی
تا اینکہ شکل مین اپنے مشابہ شکل کرہ یعنی گراری کے ہوجاتا ہی - اسی واسطے جب یہ دودہ کم سمٹتا ہی تو مقدار مجری کے کھلنے بھی تھوڑی
ہوتی ہی اور جب زیادہ سمٹتا ہی مجرے کی مقدار بہت سی کھل جاتی ہی دودہ دونون الیتین کی پشت سے بذریعہ دو رباط کے جڑا ہوا ہی
جن دونون رباط کا نام اصحاب تشریح دو وتر رکھتے ہین - اس جڑنے کی حاجت اسواسطے ہولی تاکہ دودہ اپنی جگہ سے بسبب
کثرت حرکت کے ہٹ نہ جائے - دودہ بھیجہ کے بہ نسبت سخت پیدا کیا گیا تاکہ قبول آفات سے دور رہے - دودہ کی منفعت
یہ ہی کہ اس مجری کو بند کرے جو بیچ مین بطن اوسط اور بطن مؤخر کے ہی اس غرض سے کہ جب کسیقدر روح بطن مؤخر مین داخل ہو
پھر اسکو نکل جانا ممکن نہو اور جب روح بطن مؤخر مین جانے لگے تب وہ کھل جائے - یہ بیان نفس دماغ اور بھیجہ کا تھا - دماغ کے
محیط اور گرداگرد دو جھلیان ہین کہ ہر ایک کا نام ام دماغ رکھا گیا ہی ایک جھلی موٹی جسکو ام جافیہ کہتے ہین اور دوسری تیلی ہی اسکو
ام رقیقہ کہتے ہین - ام جافیہ اور اسی کو ام غلیظہ بھی کہتے ہین وہ موٹی اور سخت جھلی ہی کھوپڑی کی ہڈی کے نیچے رکھی ہی - اور یہ جھلی
اس مقام پر موٹی ہی جو دماغ کا وسط ہی - پھر جب یہ جھلی اترکر اس مقام پر آتی ہی جہان بیچ والی درز کھوپڑی کی درزون مین سے ہی
دونہ ہوکر دوہری ہوجاتی ہی اور دوہری شکل پر اس مقام تک گذرتی ہی جہان پر وہ درز ہی جو مشابہ لام کے ہی - پھر یہ جھلی دوہری ہونے کے
ساتھ دماغ مین داخل ہوتی ہی ایک مدت تک اور اسی مقام سے جہان یہ پہیلی ہی دو متحرک رگین اونچی ہوتی ہین اور اسی مقام سے
انکا اونچا ہونا اور منتہاے ضلع درز لامی سے شروع ہوتا ہی - اور ہر ایک طرف سے اسی مقام کے ایک رگ اونچی ہوتی ہی پھر جس مقام مین
یہ دونون پسلیان ملتی ہین یہ دونون رگین وہان پر جمع ہوجاتی ہین اور ایک دوسری سے ملکر متحد ہوجاتی ہین - یہی مقام سب سے
زیادہ بلند ان مقامات مین ہی جو گرد اس درز کے ہی - اور اسی جگہ سے دماغ کی تقسیم جز مقدم اور جز مؤخر کی طرف ہوتی ہی - کبھی اس
مقام سے اس دوسرے کنارہ پردہ جو دوہرا جڑا ہی مقامات ام جافیہ سے کہ وہ اس مقام پر اپنے تمام اجزا سے گندہ اور معلوم ہوتا ہی
یعنے جتنے اجزا اس ام جافیہ کے دماغ کو گھیرے ہین ان سب سے جو گنی موٹائی اسکی نظر آتی ہی - اسی مقام پر ایک رگ غیر متحرک اوپر اٹھی ہوئی
آتی ہوئی بطرف جز مقدم دماغ کے ہی اور در حقیقت وہ رگ نہین ہی لیکن چونکہ شکل اسکی گول اور اندر سے خالی ہی اور خون اسمین اسی طرح

پایا جاتا ہے جس طرح رگوں میں ہوتا ہے لہذا اسکا نام تیسری رگ رکھا گیا۔ اسکی توضیح یہ ہے کہ جو دو متحرک رگیں اُم جافیہ کی پیچھے کی مقام سے بلند ہوتی ہیں جہاں ... ان رگوں کی دوسرے سے ہوتی ہے اُسی جگہ اُم جافیہ میں شکن پڑتی ہے اور اُسی شکن کے اندر ایک خالی جگہ گول گول ... رگ کے بنجاتی ہے اور خون کو قبول کرتی ہے اور اُسکو ... اندر اُسی جگہ ... ہے جس طرح کہ رگ خون کو لیتی ہے اور اپنے تئین رکھی ہے اس بیان کا ثبوت یہ ہے کہ ... اس مقام ... میں خون جما ہوا شکل خون پایا گیا اور جب حیوان مر جاتا ہے ... طرف میں ... بستہ اور غلیظ اور گاڑھا پایا جاتا ہے۔ حکیم ایرلس اس جگہ کا نام جہاں پر اس جھلی کی لپیٹ میں متحرک رگیں ملتی ہیں معصرہ رکھتا ہے۔ اس نام رکھنے کا سبب یہ ہے کہ یہ ایک گہرا مقام ہے جسمین خون جمع ہوتا ہے اور اسی معصرہ سے یعنے نچوڑنے کی جگہ سے خون کی تقسیم اُس مقام کے پیچھے تک ہوتی ہے۔ معصرہ کے اوپر دو چھوٹی رگیں ہیں نزدیک نزدیک جو اُسی معصرہ پر چسپیدہ ہیں اُن دونوں رگوں سے اُم بافیہ میں ایک مقام پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی اُم جافیہ نام رکھا جاتا ہے جس طرح پہلا ... رگوں کے نزدیک ہونے سے وہ مقام پیدا ہوا ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے۔ مقام روئیدگی ان دو رگوں میں ہر واحد کا دی ہے جو پیچھے انتہا دونوں ضلع درز لامی کے ہے۔ یہی اُم جافیہ کھوپڑی کی ہڈی سے متصل نہیں ہے لیکن اُن درزوں سے لٹکی ہی ہے جنکو شئون کہتے ہیں بذریعہ اُن جھلیوں کے جو انھیں شئون سے لگتی ہیں پس اسی اُم جافیہ کو اونچا کرتی ہیں اور شئون سے باندھ دیتی ہیں اور اسی اُم جافیہ کھوپڑی کی ہڈی سے باہر اُن سوراخوں میں نکال دیتی ہیں جو ان شئون یا درزوں کے بیچ میں ہیں پھر وہ اجزا جھلیوں کے ایک دوسرے سے ملکر ایک جھلی بنجاتی ہیں نیچے اُس جھلی کے جسکا نام سمحاق ہے۔ منفعتین اُس اُم جافیہ کی تین ہیں ایک یہ کہ اُم رقیقہ کی حفاظت کرے یعنے اُس تپلی جھلی کی جو بھیجہ پر ہے اور اُس جھلی کو کھوپڑی کی ہڈی کی سختی سے بچائے دوسری منفعت یہ ہے کہ دونوں جز مقدم اور موخر دماغ کے ملنے سے مانع ہو تیسری منفعت یہ ہے کہ پناہ اور نگاہدار ہے اُس رگوں کے واسطے جو بیچ میں اُسکی شکن اور موڑ اور جھریوں کے ہیں جہاں پر یہ ٹھہری ہو گئی ہے۔ اُم رقیقہ ایک تپلی جھلی ہے بیچ میں اُن ساکن اور متحرک رگوں کے جو دماغ کے اوپر آئی ہیں اُن سب رگوں کو یہ تپلی جھلی مرتبط کر دیتی ہے اور اُنکو مضبوط کرتی ہے اور اُن روزنوں کو بھرتی ہے جو بیچ میں رگوں کے ہیں مثل اُن ساکن اور متحرک رگوں کے جو جداول میں ہیں۔ اسلیے کہ یہ دونوں باتین یعنے ربط دینا اور روزن کا بھرنا (یا یہ مطلب ہے کہ دماغ اور جداول میں دونوں قسم کی رگوں کا اس طرح پر ہونا) اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بہت سی رگیں دونوں قسموں کی یکجا ہو گئی ہوں اور ایک رگ کا دوسری رگ سے ملکر جال بندھ چکا ہے۔ اور بیچ میں ان مختلف رگوں کے ایک تپلی جھلی ہو کہ جو ایک کو دوسری سے باندھ کر مضبوط کرے اور کوئی جگہ خالی اُس جال کے خانوں میں نہ چھوڑے جہاں پر یہ جھلی پہونچ نہ جائے۔ اسی طرح یہ جھلی جسکا اُم رقیقہ نام ہے اُن رگوں سے پیدا ہوتی ہے جنکی تقسیم دو ساکن رگوں سے ہوئی ہے وہ دو ساکن رگیں جو دماغ میں کھوپڑی کے باہر کی طرف سے داخل ہوتی ہیں۔ اور اُن متحرک رگوں کی باریک جھلی پیدا ہوئی ہے جنکی تقسیم اُن دو متحرک رگوں سے ہے کہ ملتئم اُس بافتہ چیز سے ہیں جسکی بناوٹ جال کے مشابہ ہے اور یہی وہ دو متحرک رگیں ہیں جو بھیجہ سے آئی ہیں اور بطون دماغ میں بٹ جاتی ہیں اور تمام اجزا میں دماغ کے قسمت پاتی ہیں۔ اور اُس تپلی جھلی میں جو بیچ میں متحرک اور ساکن رگوں کے ہے اور بعض رگ کو بعض سے استوار کر دیتی ہے اور بجائے ٹیک کے یا تکیہ کے اُن رگوں کے واسطے وہی جھلی ہوتی ہے جیسے مشیمہ کا یہی حال ہے۔ اور اسی واسطے اسکا نام غشاء مشیمی رکھتے ہیں۔ یہی اُم رقیقہ نیچے اُس جھلی کے رکھی گئی ہے جسکا نام اُم غلیظ ہم اوپر لکھ چکے ہیں یہی تپلی جھلی دماغ پر شامل ہے اور دماغ سے متصل ہے اور دماغ کو تمام جہات سے چھپاتی ہے۔ اور اندر

دماغ سکے بھی در آئی ہے اور ایسی رگون سمیت تمام اجزاے دماغ اور کل تجویفون میں دماغ کے ثابت اور برقرار رہتی ہے یہی تپلی جھلی اپنے جوہر اصلی مین اُم جافیہ سے نورم زیادہ ہے اور بھیجہ سے زیادہ سخت ہے اور بھیجہ انسے متصل ہے جیسے کہ اُسی بھیجہ کی کھال ہے - یہ اُم رقیقہ اور تپلی جھلی ام جافیہ یعنے موٹی جھلی سے متصل نہین ہوتی اسلیے کہ بیچ مین دونون جھلیون کے فضا اور خالی جگہ ہے - ہان کبھی اُن مقامات مین یہ تپلی جھلی موٹی جھلی سے ملجاتی ہے جہان جہان وہ دو رگین ہین جو کھوپڑی کے باہر سے اسی تپلی جھلی مین داخل ہوتی ہیں - اور اُسوقت بھی یہ تپلی جھلی سے ملاقات کرتی ہے جسوقت دماغ مین انبساط یعنے پھیلاو پیدا ہوا اور جسوقت دماغ سمٹتا ہے یعنے اُسمین انقباض پیدا ہوتا ہے دونون جھلیوں کی دوری بڑھ جاتی ہے یہی جھلی جسکو اُم رقیقہ کہتے ہین تین منفعتون کے واسطے بنائی گئی ایک یہ ہے کہ ساکن رگون اور متحرک رگوں کو جو دماغ میں ہین ایک دوسرے سے باندھ دے اور اُنکو اپنی جگہ پر ٹھہرا دے اور جو رگین دماغ مین آتی ہین اُنکو مستحکم کردے تاکہ ڈھیلی ہوکر لٹکا نہ کریں - دوسری منفعت یہ ہے کہ دماغ کے اجزا کو فراہم کردے اور بھیجے کو ڈھانپ لے اور اُسکو بچائے اور اُم جافیہ سے بھیجے کی حفاظت کرے جس طرح ظاہر بدن کی کھال بدن کی حفاظت کرتی ہے - اور اسی واسطے یہ کھال نرم بنائی گئی تاکہ دماغ کی ملاقات کرنے سے اسکی مضرت بھیجہ کو نہ پہونچے جیسے اُم جافیہ ایسی بنائی گئی کہ ہڈی سے نرم ہے اور اُم رقیقہ یعنے اسی تپلی جھلی سے زیادہ سخت ہے اور اوپر کی طرف سے اس تپلی جھلی کو اُم جافیہ نے ڈھانپ لیا ہے تاکہ اس تپلی جھلی کے واسطے بمنزلہ پردہ اور محافظ کے سختی سے کھوپڑی کی ہڈی کے - اسی طرح کھوپڑی کی ہڈی نگہبان اور حافظ ام جافیہ کی ہے - تیسری منفعت تپلی جھلی کی یہ ہے کہ دماغ کو غذا دے بذریعہ اُن ساکن رگون کے جو اسی جھلی مین ہین اور اُس سے دماغ تک حرارت غریزی کو پہونچائے بذریعہ متحرک رگوں کے جو اسی جھلی مین ہین - یہ بیان اُن دو جھلیون کا ہے جو بھیجہ کو ڈھانپے ہین - یہی دونون جھلیان ڈھانپتی ہین کل اُن پٹھون کو جو دماغ سے نکلتے ہین جب تک وہ پٹھے کھوپڑی کے اندر ہین اور جسوقت کھوپڑی سے باہر نکل آئے یہ دونون جھلیان اُن پٹھون سے الگ ہوجاتی ہین اور وہ پٹھے جھلیون سے خالی ہوکر نکلتے ہین - منفعت ان دونون جھلیون کی واسطے پٹھون کے وہی ہے جو منفعت ان پٹھون کے واسطے دماغ کے ہے - جو ایسے مقامات ہین جنمین دماغ اُن فضول کو پھینکتا ہے جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین اب ہم اُن کے حالات بیان کرتے ہین - ہم کہتے ہین کہ جو فضول دماغ مین حاصل ہوتے ہین اُنکی دو قسمین ہین ایک وہ فضلہ بخاری اور دخانی جو اوپر کو چڑھتا ہے اور یہ فضلہ اسطرح متحلل ہوتا ہے اور فنا ہوجاتا ہے کہ جسکا تحلل حس پر ظاہر نہین ہوتا - اسی واسطے کھوپڑی بہت سی ہڈیون سے بنائی گئی جن ہڈیون کو اُن درزون سے جوڑا ہے جنکو شئون کہتے ہین - ان درزون کا فائدہ یہ ہے کہ انکے شگافون سے اور انکے ملنے کے مقام سے بھی فضلہ بخاری نکلتا رہے - اور اس نکلنے کا حال ہم اوپر کے مقامات مناسب مین بخوبی بیان کرچکے ہین - دوسری قسم فضلۂ دماغی کی غلیظ اور گاڑھی ہے جو نیچے کو اُترتی ہے کہ جسکا تحلل حس کو ظاہر ہوتا ہے - اس فضلہ کے گرنے کے واسطے دماغ سے دو مقام بنائے گئے جہان اس فضلہ کو دماغ گراتا ہے ایک مقام دونون نتھنون کا دوسرا مقام منھ کے اوپر جسکو تالو کہنا چاہیے دونون نتھنون کی یہ صورت ہے کہ وہ موٹی جھلی جسکو اُم جافیہ کہتے ہین جو دماغ کو ڈھانپے ہوے ہے اُسی مین نتھنون کے مقام پر بہت سے سوراخ بنائے گئے ہین جو مشابہ چھلنی کے ہین یا مشابہ چلنی کے ہے اسی طرح وہ دو ہڈیان جنمین دونون سوراخ نتھنون کے ہین اور اس مقام کے بعد ام جافیہ کے وہ رکھی ہوئی ہین اُنمین بھی بہت سے سوراخ ایسے بنائے گئے ہین جنسے مشابہ صافی کے ہوگئی ہے - اور جو فضول غلیظ اور گاڑھے دماغ سے اُترتے ہین اسی اُم جافیہ اور انھین دونون ہڈیون کے سوراخون سے نکل کر آتے ہین اور حمایت سے اُس سانس کے جو ناک سے نکلتی ہے

نتھنون مین آجاتے ہین - یہ سوراخ اُس ہڈی مین بنائے گئے ہین جو مشابہ مصفاۃ لئے چھلنی کے ہے کوئی سوراخ سیدھا ہے اور کوئی ترچھا ہے
اور کوئی سوراخ بشکل ترچھی ٹونٹی کے ہے - تاکہ جسوقت ہوا اندر کو کھینچی جائے بہت ٹھنڈی دماغ تک نہ پہونچے کہ اُسکو ضرر دے
بلکہ متغیر ہوکر اس طولانی مسافت اور پیچ راہ مین گذر کر پہونچے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ پہونچنے تک کوئی سخت جسم ان سوراخون سے دماغ تک
اگرچہ دماغ سے مراد سانس اور ہوا نکلنے کے ایسی چیزین نکل آتی ہین جنکا پہونچنا دماغ مین ہر وقت استنشاق یعنے دم اوپر
چڑھانے کے ممکن نہین ہے - لیکن جو فضول منھ کے اوپر دماغ سے آتے ہین وہ اُن دو مجری اور راہون سے نکلتے ہین جو دماغ سے
منھ تک بنے ہین - ایک وہ مجرا ہے جو پیچھے کے حصہ سے بطن اوسط دماغ سے شروع ہوتا ہے اور نیچے کی طرف آتا ہے - اور دوسرا
وہ مجرا ہے جسکی ابتدا اُس مجری سے ہوتی ہے جو بیچ مین جزء مقدم اور جزء مؤخر دماغ کے ہے پھر بشکل تامیب نیچے کو آتا ہے اور پہلے
مجری سے ملجاتا ہے - پھر جہان پہ یہ دونون مجری ملتے ہین وہ محل ملاقات شکل مین گول اندر سے خالی اور گہرا بنجاتا ہے - یہان
اتنا ضرور ہے کہ جسقدر یہ مجرا نیچے کو اُترتا ہے رفتہ رفتہ اسکی تنگی بڑھتی جاتی ہے تا اینکہ اُس مقام پر پڑجاتا ہے بذریعہ ایک غدود کے
جو مشابہ چنے کی گرہ یعنے گولی کے ہے اور یہ گرہ بھی اندر سے خالی ہے - پھر یہی غدہ اس ہڈی سے متصل ہوتا ہے جسکا ہمنے مصفاۃ
نام رکھا ہے اسمین فضول غلیظہ دماغ سے نیچے کو اُترتے ہین - اور یہی وہ ہڈی ہے اور یہ کے حنک یعنے تالو مین - اور جو مقام
گول اور گہرا جسمین ان دونون مجرون کی ماہیت ہم لکھ چکے ہین اسکا نام آزن ہے - یہ نام اسواسطے رکھا گیا کہ اسمین فضلہ
جمع ہوتا ہے - اور اُسکے نیچے والا مقام جو تنگ ہوتا مقام اُس غدود کے جو اندر سے خالی ہے اُسکی مثال ایسی ہے جیسے ٹونٹی خم
جسمین رطوبات اور برتنون تک پہونچتے ہین اور یہ اس جہت سے ہے کہ اسکے سوراخ متصل خالی مقام اسی غدود کے ہوتے ہین
جو اُسکے نیچے ہے - یہ مقام جو بنام آزن مشہور ہے اور وہ ٹونٹی ایک جرم غضروفی یعنے جھلی کی قسم سے ہے اور اُس پتلی جھلی سے اُگتا ہے
جو مشابہ مشیمہ کے ہے - اسلیے کہ اسکو حاجت اسکی تھی کہ اوپر کی طرف سے متصل دماغ کے ہوجائے اور نیچے کی طرف اُس غدہ سے
ملے جو اسکے نیچے رکھا ہے - یہ غدہ ام جافیہ سے خارج ہے - اور جو بعد بیچ مین ام جافیہ اور حنک کی ہڈی کے ہے وہی مقدار اس غدہ کی
اُنچائی کی ہے - اور جو رگین مثل جال کے بنی ہوئی ہین اقسام سے اُن دو چڑھنے والی رگون کے جنکا نام رگ سباتی رکھا گیا ہے
جو مشابہ جال کے بنی ہین وہ سب رگین اسی غدہ کے گرد گھوم گئی ہین اور اسی غدہ کو محیط ہین - یہ شبکہ یعنے جال نرا جال ہی نہین ہے
بلکہ یہ شبیہ کئی جالون کے ہے کہ ایک جال دوسرے جال پر رکھا ہوا ہے ہر ایک پھندے دوسرے مین سما گئے ہین یہ ممکن نہین ہے کہ
ایک انمین کا دوسرے سے جدا ہوسکے - اور یہ جال دماغ کے نیچے اُس مقام پر بچھا ہوا ہے جو بیچ مین حنک اور اُم جافیہ کے ہے
آگے کی طرف بھی بچھا ہے اور پیچھے کی طرف اور داہنے اور بائین کی طرف بڑا ہوگیا ہے - پھر یہ سب رگین یکجا اور بہم ہوکر اُنسے
دو رگین برابر اُن دو رگون سے بنتی ہین جو اِن دونون سے نکلتی ہین اور دونون سوراخون مین اُم جافیہ کے داخل ہوجاتی ہین
اور تمام بطنون مین دماغ کے اور تمام اجزا مین اُسکے پھیل جاتی ہین - ہمنے اِن رگون کا جو باہم بنی ہوئی ہین اُس مقام پر بھی بیان
کردیا ہے جہان پر ہمنے رگہاے جہندہ کا ذکر کیا ہے - اس شبکہ یعنے جال کی منفعت یہی ہے کہ روح حیوانی مین نضج پیدا کرے -
وہ روح حیوانی جو دونون رگہاے سباتی سے دماغ کو چڑھتی ہے - اور اس نضج پیدا کرنے کے بعد اُسی روح کی طبیعت کو روح نفسانی
کی طرف بدل دے - اسکا سبب یہ ہے کہ جس مادہ مین طبیعت کو حاجت اُسکے نضج دینے کی ہوئی ہے اُس مادہ کے واسطے ایسے مقامات

اسکو طبیعت نے بنائے ہیں جسمین وہ مادہ ہر ایک جمع ہوتا ہی۔ اور روح نفسانی چونکہ نہایت لطیف بدن کی چیزون مین ہی اور اسکی بنسبت روح حیوانی سے تھی اور نضج دینے کی اسمین حاجت بہت اور لطیف کرنے کی حاجت زیادہ تر تھی لہذا طبیعت نے اسی فعل کے واسطے اس بنے ہوئے مقام کو بنایا جو مشابہ جال کے ہی جس جال سے نکلنا روح کا جلدی ممکن نہین ہی بلکہ اس جال کے خانون مین روح چلتی پھرتی ہی اور دیر تک اوسمین ٹھہرا رہتا ہی کہ اسکا نضج بستواری ہوجاتا ہی اور خوب لطیف ہوجاتی ہی پھر یہ روح جسوقت لطیف ہوگئی اور نضج پاگیا انھین دونون رگون مین اوپر کو چڑھتی ہوئی بطون دماغ تک پہونچتی ہی میری مراد ان دو رگون سے وہی دو رگین ہین جو اس بنے ہوئے مقام پر پیوستہ ہوتی ہین۔ بطون دماغ کے پہونچنے کے بعد پھر اس روح کا نضج اور لطافت زیادہ ہوکر جزو مؤخر اور تمام اجزاے دماغ مین نفوذ کرتی ہی۔ یہی بیان ترکیب دماغ اور اجزاے دماغ اور ہر ایک جزو کے منافع کا تھا

باب بارھوان نخاع اور اُسکے منافع کا بیان

نخاع کا یہ حال ہی کہ اسکا مقام پیدایش دماغ ہی اور گریون مین سے گذرا ہی کہ جسپر یہ گریان حاوی ہین اور اسکو بچاتی ہین جس طرح سے کہ کھوپڑی دماغ کو بچاتی ہی۔ نخاع کو دو جھلیان گھیرے ہین جن دونون کی پیدایش دماغ کی موٹی اور پتلی جھلی سے ہی۔ حاجت ان دونون جھلیون کی طرف نخاع مین وہی ہی جو پیچھے بیان تھی طرف ایسی دو جھلیون کے۔ ان دونون جھلیون کو ایک تیسری جھلی از قسم رباطات گھیرے ہی جسکا مقام نشو ونما زائدہ سے کھوپڑی کے ہی۔ یہ تیسری جھلی گندگی مین ام جافیہ یعنے موٹی جھلی سے دماغ کے مشابہ ہی اور سختی مین بھی اُسی کے مشابہ ہی اس تیسری جھلی کی حاجت بنظر دو منفعتون کے ہوئی ایک یہ کہ نخاع کو چھپائے اور ڈھانپے اور اسکو بچائے۔ دوسری حاجت یہ ہی کہ اپنے اگلی جانب سے گریون سے مرتبط ہو جاے اس طرح پر کہ جو فرجہ یعنے خالی جگہ بیچ مین گریون کے ہی اُسمین در آسکے۔ اور جب اس جھلی کو کوئی آفت پہونچے حرکت اعضاے جسمانی کو ضرر نہ پہونچے۔ اور اسی طرح اگر کوئی آفت اُم جافیہ کو پہونچتی ہی وہ بھی حرکت کو مضر نہین ہوتی لیکن خاص نخاع مین اگر کوئی آفت کٹ جانے وغیرہ کی طول مین پہونچتی ہی یہ بھی اسکی حرکت کو مضر نہین ہوتی۔ اور اگر یہ آفت کٹ جانے کی نخاع کی چوڑائی مین پہونچے اُن اعضا کی حس و حرکت باطل ہوجائیگی جنھین پٹھا اس کٹے ہوے مقام کے نیچے سے آئے ہین۔ اور جو اعضا اسکے اوپر ہین اُنکی حس و حرکت دستور باقی رہیگی۔ مثال اسکی اگر نخاع مین آفت کٹ جانے کی اُس مقام مین پہونچے جو درمیان کھوپڑی اور گردن کی پہلی گریہ کے ہی تمام بدن کی حس اور حرکت جاتی رہیگی۔ اور اگر کٹ جانے کی آفت بیچ مین پہلی گریہ کے نطن کی گریون مین پہونچے حس اور حرکت دونون پانون کی جاتی رہیگی اور پانون سے اوپر جو اعضا ہین اُنکی حس اور حرکت بحال خود باقی رہیگی اسی طرح تمام اجزا نخاع کے بھی ہین کہ اگر انمین آفت کٹ جانے کی عرض مین پہونچے یا کوئی اور آفت اسی طرح عرض مین پہونچے پس جو اعضا نیچے اس نخاع سے بدن کے اعضا مین ہونگے انکی حس اور حرکت باطل ہوجائیگی۔ ہم اس مسئلہ کو پھر اُس مقام پر پورے طور پر بیان کرینگے جہان پر ہم اسباب اُن اعراض کے لکھینگے جو حس اور حرکت مین عارض ہوتے ہین۔ یہ بیان دماغ اور نخاع کا تھا اور خداے تعالیٰ بڑا جاننے والا ہی

باب تیرھوان دونون آنکھین اور اُنکے منافع کے بیان مین

دونون آنکھین وہی چیزین ہین جنسے بینائی ہوتی ہی۔ اور دونون آنکھین اسواسطے بنائی گئین کہ اگر ایک آنکھ کو کوئی آفت پہونچے

دیکھنے میں دوسری آنکھ اُسکے قائم مقام ہو جائے ہر ایک آنکھ دس جز سے مرکب ہے یعنے سات طبقہ اور تین رطوبتیں اور سب اجزاے
بصارت نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی جز سے ہوتی ہے یہ جز وہی رطوبت جلیدیہ ہے اور سب اجزا کو طبیعت نے واسطے نفع رسانی اسی جز یعنے
طبقۂ جلیدیہ کے بنایا ہے اور مہیا کیا ہے - سو چیز کہ بلا آلہ بصر یعنے دیکھنے کا ہے وہ ایک رطوبت ہے شکل میں گول بیچ میں اُسکے تفرطح یعنے
بچی ہوئی مگر تھوڑی بچی ہوئی اور صاف ہے اور روشن ہے اور بیچ میں سب طبقوں کے رکھی ہوئی ہے اسکو رطوبت جلیدیہ کہتے ہیں -
گول اسواسطے بنائی گئی تاکہ اس شکل کے ذریعہ سے قبول آفات سے محفوظ رہے - تفرطح یعنے بچا پن اس رطوبت کا اسواسطے ہوا
تاکہ محسوس سے مقدار کثیر کی ملاقات کرے مترجم کہتا ہے شکل کرہ کا چپٹا کر دینا اس سے جو فائدہ پیدا ہوتے ہیں علم مناظرہ
اور مرایا میں اُسکا بیان کیا جاتا ہے اور دوربین کے شیشہ اور خردبین سب انھیں اصول پر بنائے جاتے ہیں لیکن مصنف نے اس مقام پر
فقط ایک ہی بات کا ذکر کیا جو باسانی سمجھ میں آسکتی ہے وہ یہ ہے کہ جس شکل کی کرویت صحیح ہوتی ہے اُسکی ملاقات اور چیزوں سے ایک نقطہ پر
ہوتی ہے چنانچہ حکیم ثاؤذوسیوس نے اپنی کتاب الاکر میں ثابت کیا ہے اور جس چیز کی شکل کروی چپٹی ہوتی ہے جتنا اسمیں چپٹا پن زیادہ ہوگا
اُسیقدر اُسکی ملاقات اور اجسام سے زیادہ ہوگی بہت آسانی سے امتحان ہو سکتا ہے اگر ہم ایک گولی میں جو خوب گول ہو کچھ رنگ
لگائیں اور وہی رنگ کسی چپٹی گولی میں لگائیں اور دونوں کو کسی تختہ کاغذ وغیرہ پر رکھیں پس صحیح گولی سے اس رنگ کا ایک نقطہ
اُس کاغذ میں لگیگا اور چپٹی گولی سے ایک خط اُس رنگ کا کاغذ میں پیدا ہوگا - یہی مثال رطوبت جلیدیہ کی بھی سمجھنا چاہیے کہ اگر
خوب گول ہوتی اور چپٹی نہوتی ایک آنکھ سے دیکھنے والی چیزوں کی ایک نقطہ پر ملاقات کرتی اور اب چپٹی ہونے کی وجہ سے مقدار کثیر
اُن چیزوں کی اس رطوبت سے ملتی ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین **متن** اور جو مقدار رطوبت جلیدیہ کی اُن چیزوں سے ملتی ہے بقدر
اُس مرکز کے ہوتی ہے جو بیچ میں اُسی رطوبت جلیدیہ کے ہے یعنے ایک ہی نقطہ پر ملاقات کرتی - دوسرا فائدہ اُسکے چپٹے ہونے میں
یہ ہے کہ اگر پوری گول ہوتی مضطرب ہوتی اور ایک جگہ اسکو قرار نہوتا اسلیے کہ شکل کرہ کی شان سے ہے کہ ایک مقام پر ٹھہر نہیں سکتی
اور اگر ٹھہر بھی گئی تو مضطرب اور جنبان ہوتی ہے - رطوبت جلیدیہ صاف اور روشن اسواسطے بنائی گئی تاکہ رنگ کے اقسام کی طرف
جلدی اسکا استحالہ ہو جائے - بیچ میں سب اجزاے چشم کے اسواسطے رکھی گئی تاکہ سب اجزا جو اسکی اعانت کے واسطے مہیا کیے گئے ہیں
اسکو گھیرے رہیں جو اجزا اسکی اعانت کے واسطے بنائے گئے ہیں کہ اسکو نفع پہونچائیں وہ دو رطوبتیں ہیں اور سات طبقہ ہیں
دونوں رطوبتیں اُنمیں سے ایک وہ رطوبت ہے جو اُسکے پیچھے ہے اور یہ رطوبت جلیدیہ اُسکے نصف تک ڈوب گئی ہے - وہ رطوبت سفید ہے
مثل آبگینہ گداختہ کے اُسکو رطوبت زجاجی کہتے ہیں - یہ رطوبت اسواسطے طبیعت نے مہیا کی ہے تاکہ رطوبت جلیدیہ کو اس سے غذا پہونچے
اسلیے کہ رطوبت جلیدیہ ایسی غذا کی محتاج ہے جو اُسکی طبیعت کے قریب ہے اور اُسکا اپنی طبیعت کی طرف بدل لینا آسان ہو - اُسکی
توضیح یہ ہے کہ چونکہ تمام اعضاے بدنی خون سے غذا پاتے ہیں اور خون کی طبیعت رطوبت جلیدیہ سے بہت دور ہے اسی واسطے رطوبت
زجاجیہ پیدا کی گئی ہے تاکہ خون کو بدل کر اپنی طبیعت کی طرف لائے کہ وہ طبیعت قریب طبیعت رطوبت جلیدیہ کے ہو جائے اور دوسری
رطوبت بیضیہ جو آگے کی طرف رکھی ہوئی ہے اور سپید ہے مثل سپیدی انڈہ کے یہ بات اسواسطے تجویز ہوئی تاکہ رطوبت جلیدیہ کو تری پہونچائے
اور ہواے خارجی کی ملاقات رطوبت جلیدیہ کو خشک نکر دے اور تاکہ رطوبت جلیدیہ کو ملاقات سے اوپر والے طبقہ کے منع کرے
جسکا نام طبقہ عنبیہ ہے - سات طبقہ آنکھوں کے اُنمیں سے تین طبقہ رطوبت زجاجی کے پیچھے رکھے ہیں اور تین طبقہ رطوبت بیضیہ کے

آگے رکھے ہین اور ایک طبقہ بیچ مین رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ کے رکھا ہی - وہ تین طبقہ جو پیچھے رطوبت زجاجیہ کے رکھے ہین
انکی تشریح یہ ہی - مین کہتا ہون کہ وہ دو پٹھے مجوف اندر سے خالی جو دماغ سے آنکھون تک آئے ہین اور انپر دو جھلیان اُسی مقام سے
چلی آتی ہین جہان سے نکلی ہین اور وہ دونون جھلیان قسم سے انھین دونون جھلیون کے ہین جنکا نام اُم جافیہ اور اُم رقیقہ اور یہ
ہم لکھ چکے ہین - جب یہ دونون پٹھے اُن سوراخون مین سے نکلتے ہین جو آنکھون کی ہڈی کے گھری طرف سے ہین اسوقت اِن
دونون پٹھون کو وہ دونون جھلیان چھوڑ دیتی ہین اور یہ دونون جوڑی ہوکر پھیل جاتی ہین اور ان دونون کے گرد ساکن اور
متحرک رگون کا ایک جال بنجاتا ہی یعنے اُن رگون سے جو پتلی جھلی مین دماغ کے ہین - اور ہر ایک اِن دونون مین سے رطوبت
جلیدیہ سے متصل ہوجاتا ہی اور اُس سے جڑ جاتا ہی نصف حصہ مین رطوبت جلیدیہ کے جہان پر انتہا رطوبت زجاجی اور رطوبت
بیضی کی ہی - اور یہی مقام درحقیقت نصفی حصۂ رطوبت جلیدیہ کا ہی اور اِس طبقہ کا نام طبقہ شبکیہ رکھا جاتا ہی بسبب اسکی مشابہت
کے ساتھ شبکہ یعنے جال کے - اور جال سے اسکو مشابہت اسواسطے ہی کہ وہ رگین اسمین ایک دوسرے کے سماگئی ہین منفعت
اِس طبقۂ شبکیہ کی یہ ہی کہ دماغ سے روح باصرہ کو رطوبت جلیدیہ تک پہونچائے - ساکن اور متحرک رگون کا یہ حال ہی کہ ساکن رگین خون کو
رطوبت زجاجیہ تک پہونچاتی ہین - یہ بات کھلی ہوئی ہی کہ جو خون اِن رگون سے رطوبت زجاجی تک پہونچتا ہی اسکا پہونچنا رس رس کر
ہوتا ہی - اور یہ بات اسواسطے ہوتی ہی کہ رطوبت زجاجیہ مین یہ رگین متصل نہین ہوگئی ہین - اور اسی رطوبت جلیدیہ کو بھی جو غذا رطوبت
زجاجی سے ملتی ہی بطریق رشح کے ہوتی ہی اسلیئے کہ اسمین کوئی جگہ ایسی نہین ہی جسمین غذا ایک ان دونون سے بطرف دوسرے کے
جاسکے - مطلب یہ ہی کہ جس طرح اور اعضا مین رگون کے منہ کھلے ہونے سے غذا منتقل ہوسکتی ہی رطوبت جلیدیہ کو غذا رطوبت زجاجی
نہین پہونچ سکتی وہ دو جھلیان جو پٹھے پر لپٹی چلی آئی ہین انمین سے پتلی جھلی طبقہ شبکیہ کو حاوی ہی اور اُسی طبقہ سے اُس مقام پر
جڑ جاتی ہی جس مقام پر طبقہ شبکیہ جلیدیہ سے جڑ جاتا ہی منفعت اِس جڑنے کی یہ ہی کہ طبقہ شبکیہ کو غذا دے اُن رگون کے ذریعہ سے
جو اس جھلی مین ہین اور اسی طبقہ شبکیہ تک حرارت غریزیہ کو پہونچائے بذریعہ اُن متحرک رگون کے جو اس جھلی مین ہین اور اس طبقہ کو
طبقہ مشیمہ بھی کہتے ہین جس طرح اُم رقیقہ یعنے پتلی جھلی دماغ کو بھی مشیمہ کہتے ہین اسلیئے کہ مقام مشیمہ طبقہ مشیمہ کا اُسی مشیمہ یعنی اُم رقیقہ
ہی - تیسرا طبقہ موٹی جھلی سخت جو اِس پٹھے پر ہی وہ طبقہ مشیمہ کو حاوی ہوتی ہی اور اسی طبقہ مشیمہ سے ٹھیک نصفی مقام پر رطوبت جلیدیہ کے
ملجاتی ہی جہان پر طبقہ شبکیہ جڑا ہوا ہی - اور منفعت اس طبقہ صلبیہ کی یہ ہی کہ آنکھ کو سختی سے اُس ہڈی کے بچائے جسپر آنکھ شامل ہی اور
اِس ہڈی سے آنکھ مین ربط پیدا کردے - یہ وہ تین طبقہ تھے جو رطوبت جلیدیہ کے پیچھے ہین اور یہ سب ایک دوسرے سے اُس مقام پر جڑے ہوئے ہین
جو نصفی مقام رطوبت جلیدیہ کا ہی اور انکا جوڑنا بہت استواری سے ہی - اور یہی سب طبقہ رطوبت زجاجی اور رطوبت جلیدیہ سے بھی ٹھیک نصف
مقام پر جڑے ہوے ہین اور اسی مقام کو قوس قزح کہتے ہین - قوس تو اسواسطے کہتے ہین کہ گولائی مین کمان سے مشابہ ہی اور قوس قزح
اس سبب سے کہتے ہین کہ ان طبقات کے رنگ بھی اُسی طرح مختلف ہین جیسے آسمانی قوس قزح کے مختلف ہوتے ہین - وہ تین طبقہ جو
رطوبت بیضیہ کے آگے رکھے ہین اُنمین سے ایک کا نام طبقہ قرنیہ ہی دوسرا طبقہ عنبیہ ہی اور تیسرا وہ طبقہ ہی جسکا ملتحم نام رکھا گیا ہی -
طبقہ قرنیہ سخت اور کثیف ہی اور سپید ہی اپنے رنگ مین اور ہیئت مین سپید سینگ کے مشابہ ہی اسلیئے کہ یہ طبقہ چار چیز سے مرکب ہی جسوقت
وہ اجزا جھیل جھیل کر الگ کیے جائین چار پرت نکلتے ہین اسی واسطے اسکو طبقہ قرنیہ کہتے ہین اسکی پیدائش اُسی جھلی کے سخت طبقہ سے

ہوتی ہے جسکو ہم کہہ چکے ہیں کہ ام جافیہ یعنی مغز کی سرتی جھلی سے بنی ہے ۔ منفعت اس طبقہ قرنیہ کی یہ ہے کہ چھپائے اور رطوبت جلیدیہ کو ان آفات سے بچائے جو خارج سے اوپر وارد ہونے والے ہوں اسلیے کہ رطوبت جلیدیہ کی طبیعت میں نرمی ہے کہ قبول آفات کو جلد کر لیتی ہے ۔ طبقہ قرنیہ سپید اور پتلی اسواسطے بنائی گئی تاکہ روح باصرہ کو اسکے بیچ میں ہو کر نفوذ کو منع نہ کرے ۔ اور سخت اسواسطے بنائی گئی پتلی ہے ۔ طبقہ عنبیہ اس رطوبت پر شامل ہے جو انڈہ کی سپیدی سے مشابہ ہے اور شکل میں نصف دانہ انگور کے مشابہ ہے یہ اس طرح پر ہے کہ طبقہ اس طرف سے جو متصل ظاہر بدن کے ہے چکنا ہے اور اندرونی طرف جدھر سے متصل رطوبت بیضیہ کے ہے اسمین اسی جھریان یا جھنے پڑے ہین جو دانہ انگور کے اندر ہوتے ہین ۔ اور رنگ مین یہ بیچ مین سیاہی اور آسمانی رنگ مکے ہے اسی واسطے اسکا نام طبقہ عنبیہ رکھا گیا ۔ مقام پیدایش اس طبقہ کا طبقہ مشیمیہ ہے اور اسمین تین منفعت ہین ایک یہ کہ طبقہ قرنیہ کو غذا دے اور اسی واسطے بہت سی رگیں اسمین بنائی گئیں ۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ جلیدیہ اور قرنیہ کے بیچ مین حاجز اور مانع ہو تاکہ قرنیہ کی سختی جلیدیہ کی نرمی کو ضرر نہ پہونچائے ۔ تیسری منفعت یہ کہ اس روح باصرہ کو جمع کرے جو اندر سے دماغ کے آتی ہے اور یہ جمع کرنا اسکا بسبب سیاہی طبقہ عنبیہ کے ہے اسلیے کہ سیاہ رنگ ہر چیز کو یکجا کر دیتا ہے اس روح کے جمع کرنے کی حاجت اسواسطے تھی کہ ہوا سے خارجی نور بصر کو متفرق نہ کر دے ۔ اسلیے کہ سیاہ رنگ کی شان سے ہے کہ نور کو جمع رکھتا ہے اور سپید رنگ نور کو متفرق کر دیتا ہے ۔ اسی سبب سے جب آدمی چمکتی چمکتی بیرون کو دیکھتے دیکھتے اسکی نگاہ دھاک جاتی ہے یا آنکھوں مین اسکا چوندھا آجاتا ہے اپنی پلکین بند کر لیتا ہے تاکہ اندر سے نور بصر اس طبقہ تک پلٹ آئے جہان طبقہ عنبیہ ہے ۔ اور اسی سبب سے بیچ مین اس طبقہ عنبیہ کے بہت سا نور رکھا ہوا ہے ۔ اس طبقہ کے بیچ مین سوراخ بھی کر دیا گیا تاکہ نور باصرہ اسمین اندر سے نفوذ کرے اور باہر نکلکر بہت سی مقدار کو محسوس کی ملاقات کرے اندر اس طبقہ کے جفتہ یا کھوکھ اسواسطے بنایا گیا تاکہ جو پانی آنکھ مین اتر آتا ہے اسمین متعلق رہے اور جب آنکھ قدح کیجائے تو بیچکر وہ پانی نکال ڈالا جائے ۔ طبقہ ملتحمہ وہ ہے جو ایک سپید اور پتلا طبقہ ہے جو گرد طبقہ قرنیہ کے جڑا ہوا ہے اور تمام اطراف مین انکے اسکا التحام ہوا ہے اور یہ طبقہ ایسا نہیں ہے کہ طبقہ قرنیہ کو ڈھانپ لے بلکہ طبقہ قرنیہ کے گرد جڑا ہوا ہے ۔ یہ طبقہ ہے جسکو سپیدی چشم کہتے ہین اسکی پیدایش اس جھلی سے ہے جو کھوپڑی کے اوپر ہے جسکا نام سمحاق رکھا گیا ہے منفعت اس طبقہ کی یہ ہے کہ آنکھ کو تمام اور کمال ہڈیون سے ربط دے اور جو عضل آنکھ کو حرکت دیتے ہین انکی پوشش بنجائے ۔ یہ وہ تین طبقہ تھے جو رطوبت بیضیہ کے آگے رکھے ہوے ہین اب رہا ساتوان طبقہ وہ نہایت پتلا اور بہت سپید اور صیقل یعنے چمکتا ہوا ہے اور نصف ظاہری رطوبت جلیدیہ کو ڈھانپے ہوے ہے اس گول مقام پر جسکو رطوبت زجاجیہ نے گھیرا ہے اس طبقہ کا نام طبقہ عنکبوتیہ ہے اسلیے کہ یہ مکڑی کے جالے سے مشابہ ہے اور جو صورت دیکھنے والے کو آنکھ کے سوراخ مین نظر آتی ہے جسوقت آئینہ مین آنکھ کو دیکھے اسکا سبب یہی ہے کہ اس طبقہ مین صیقل اور چمک بہت ہے یہی بیان سب آنکھون کے اجزا کا تھا جنکا شمار یہ ہے کہ تین رطوبتین یعنے جلیدیہ اور زجاجیہ اور بیضیہ اور سات طبقہ یعنے شبکیہ مشیمیہ صلبیہ عنکبوتیہ عنبیہ اور قرنیہ اور ملتحمہ اور خدا بڑا جاننے والا ہے

باب چودھوان دونون نتھنے اور سونگھنے کے آلہ کا بیان

دونون نتھنے اور آلہ شم کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین ۔ اب ہم کہتے ہین کہ دونون نتھنے وہی دو راہین ہین جو ناک مین ظاہر نمودار ہین جنکے بیچ مین ایک جسم غضروفی آگیا ہے کہ دونون کے بیچ مین آڑ بنگئی ہے ہر ایک ان دونون مجری کا جب ناک مین اوپر کی طرف گیا ہے ٹھیک بیچ مین اسکی دو قسمین ہوگئی ہین ایک قسم بطور تاریب اس مقام تک پہونچی ہے جو منفذ فضا یعنی خالی جگہ منہ کے اندر کی ہے

اور دوسری قسم چڑھتی ہوئی اُن ہڈیون تک پہونچتی ہو جو شبیہ مصافی یعنے چھلنی کے ہین جنکی پیدائش پیچھے سے اُم جافیہ کے ہوتی ہو اور
یہی ہڈیان وہ ہین جنمین سوراخ کیے گئے ہین جنمین ہوکر فضول مخاطی یعنے رینٹ دماغ سے نتھنون تک آتا ہو چنانچہ ہم اسکو اُس مقام پر
بیان کر چکے ہین جہان پردہائے فضلون کا ہمنے ذکر کیا ہو - یہ ایک مجری ناک کے دو مجرون مین سے ہو جو اوپر کو چڑھتا ہو اور دوسرا مجرا جو
منھ تک نیچے کو اُترتا ہو - ایک موٹی جھلی اسپر پہنائی ہوئی ہو جسکا مقام روئیدگی وہ لباس ہو جو منھ کے اندر اور زبان اور حنک اور گلو
اور قصبہ ریہ مین اور مری پر ہو - ان دونون مجرون کی حاجت دونون نتھنون مین دو منفعتون کے واسطے ہو ایک منفعت جو بہت بڑی ہو
وہ یہ ہو کہ تنفس یعنے سانس لینا اور ہر قسم کی بو کا سونگھنا اسی مجری سے متعلق ہو - دوسری منفعت بسبب نکلنے اُن فضول غلیظہ کے ہو
جو دماغ سے اُترتے ہین اور یہ فضول وہی مخاط یعنے رینٹ ہو - دونون مجری اُترتے ہوے ناک سے منھ تک منھ کے اوپر والے حصہ مین
بطور تا ریب کے بنائے گئے اور منھ کے پیچھے کے حصہ مین مقابل پھیپھڑہ کے بنائے گئے اسکا سبب یہ ہو کہ تاکہ وہ ہوا جو کہ بعض اوقات ناک سے
کھینچ کر اندر پہونچتی ہو اگر سرد ہو اُسکی سردی سے ریہ مین ٹھوکر نہ لگے - اور تاکہ جو ہوا باہر سے اندر کو کھینچتی ہو اُسکے ساتھ کوئی جسم مثل غبار
یا راکھ وغیرہ کے کھنچ نہ جائے اور قصبہ ریہ تک پہونچکر اُسکو ایذا نہ دے بلکہ ترچھے مقامات جو اس مجری کے ہین اُسمین ٹھہر جائے اور جو رطوبات
اس مجری مین ہین اُسمین چسپیدہ ہو جائے - ایک قوم نے ایسا گمان کیا ہو کہ پہلا آلہ حسی سے سونگھنے کی حس کا فعل ہوتا ہو یہی دونون مجری
ہین جو دونون ناک کی جانب دکھائی دیتے ہین میری مراد ان دونون مجری سے دونون نتھنے ہین - اور اس گمان کرنے کا سبب اُنکو یہ تھا
جب انھون نے مشاہدہ کیا اس بات کا کہ اگر ناک کے دونون نتھنے بند کر دیے جائین کسی چیز کی بو محسوس نہوگی اور جسوقت ناک کے نتھنے
کھول دیے جائین اور ہواے بیرونی کو کھینچین بدستور ہر چیز کی بو سونگھی جاتی ہو - اور نفس الامر مین انکا گمان صحیح نہین بلکہ یہ دونون مجری
جو ناک مین ہین یہ دو راہین نبی ہین اُن بخارات کے چلنے کے واسطے جو سونگھے جاتے ہین کہ ان دونون راہون سے یہ بخارات چلکر دونون
بطن مقدم تک پہونچتے ہین - اور پہلا آلہ حاسہ شم کا یعنے سونگھنے کی حس کا یہی دونون کنارہ دونون بطن مقدم دماغ کے ہین اور یہ دونون کنارہ وہی
دونون زائدہ ہین جو مشابہ سر پستان کے نزدیک اُن ہڈیون کے واقع ہین جسکا نام مصفاۃ رکھا گیا ہو - اور اسی جگہ وہ موٹی جھلی دماغ کی
دونون جھلیون مین سے سوراخ کر دیگئی ہو - اِن دونون زائدون کے کنارہ دو سوراخ ہین جو بطون دماغ تک وار پار ہو گئے ہین - سونگھی ہوئی
چیزون کا احساس کرنا بذریعہ اُن بخارات کے ہوتا ہو جو سونگھے ہوے اجسام سے متحلل ہوکر ہواے خارجی مین ملجاتے ہین اور نتھنون تک داخل
ہوتے ہین اور اُس ہوا کو دونون بطن مقدم دماغ کے انھین دو زائدہ مشابہ سر پستان کے ذریعہ سے نتھنون کی طرف سے جذب کرتے ہین جسوقت
ہوا آدمی اوپر کھینچتا ہو اور وہ دونون زائدہ اپنے ان سوراخون کی طرف سے دونون بطن دماغ مین اُس ہواے بخارات آمیز کو دونون بطن
دماغ تک پہونچاتے ہین - دلیل اس دعوے پر یہ ہو کہ ہم جسوقت کسی گھر مین جانے کا قصد کرین اور اُسکو بہت سی دھونیون سے جنکی بو قوی ہو دھونی
دے لین کہ اس دھونی سے وہ مکان اور اُسکی ہوا اب اس بو سے بھر گئی ہو اور اُن بخارات کے نکلنے کی راہ دروازہ اور روزن وغیرہ کی
بند کرنے سے ہمنے روک دی ہو بعد اسکے بیچ مین اُس گھر کے ہم ٹھہرین اور ناک ہماری کھلی ہوئی ہو نتھنے بند نہ کیے ہون پس بخوبی ظاہر یہ بات
ہوگی کہ ہمارے دونون نتھنے اس دھونی کی بو سے بھر جاوینگے اور دھوان نتھنے کے اندر دھونی کا پہونچ جائیگا مگر ابھی کچھ خوشبو اور بد بو
ہمکو معلوم نہوگی جب تک ہم اپنی سانس روکے رہین اور ہوا نتھنون کے اوپر کو نہ کھینچین اور جب تک ہم سانس روکے رہینگے کتنا ہی
زمانہ دراز کیون نہ گذر جائے کسی بو کا احساس ہمکو نہوگا اور اِدھر ہمنے ہوا کو اوپر کھینچا اور فوراً اس دھونی کی بو ہمکو محسوس ہوگی پس یہی دلیل

اس بات پر ہے کہ وہ پہلا آلہ حس سے اجسام کی بو جسکو محسوس ہوتی ہے نتھنون کے سوراخ نہین ہین بلکہ وہی دونون زائدہ ہین جو دماغ کے دونون بطن مقدم سے اُگے ہین - اور اس بو کے اس طرح محسوس ہونے اور ہونے کا سبب یہ ہے کہ دماغ کی سرشت مین یہ بات ہے کہ وہ ہوا کو اپنی طرف چڑھانا چاہتا ہے اور سرد ہوا کو جسکے ذریعہ سے انبساط اور کشادگی دماغ مین آتی ہے جذب کرتا ہے اور جو فضول دماغی ہین اُنکے نکالنے کو بذریعہ انقباض یعنے سمٹنے کے بھی دماغ کی خواہش براہ طبیعت ہے تاکہ اپنی حرارت غریزی کو نگاہ رکھے پس دماغ کی انبساط کے تابع ہوا کا جذب ہونا ناک اور سینہ اور حلق اور پھیپھڑے سے ہے اور اس جذب ہوا کے تابع یہ بات ہے کہ ہمراہ ہوا کے جو چیزین ہوا مین ملی ہون بخارات مشمومہ سے وہ بھی دماغ کو پہونچین - اور اسی انبساط کو استنشاق کہتے ہین اور انقباض یعنے سمٹنا دماغ کا اسواسطے ہوتا ہے کہ فضلہ بخاری اور مخاط یعنے رینٹ وغیرہ بطون دماغ سے دونون نتھنے اور خارج تک نکل آئے اور اس انقباض کو خروج نفس کہتے ہین یعنے سانس کا باہر آنا

بس یہی بیان دونون نتھنے اور دونون آلۂ شم کا ہے

باب پندرھوان سننے کے آلات اور استخوان حجری جو کانون مین ہے اُسکے بیان مین

سننے کے آلات وہی سوراخ ہین جو استخوان حجری مین ہین اور وہ جھلی جو استخوان حجری پر بڑھی ہوئی ہے اور دونون کان - اور یہ تینون اجزا اُنمین سے ایک جزو جو پہلا آلہ سماعت ہے وہی جھلی ہے جو استخوان حجری پر بڑھی ہوئی ہے اور دو جزو باقیماندہ اسی جھلی کی منفعت کے واسطے مہیا کیے گئے ہین جھلی کا بیان تو یہ ہے کہ جھلی ایک زوج عصبی ہے یعنے پٹھہ کا جوڑا جسکی تقسیم پانچوین زوج سے منجملہ ازواج عصب سے ہوئی ہے اور بعد تقسیم کے دونون کانون کے سوراخون تک یہ زوج پہونچتا ہے جو استخوان حجری مین ہین پھر جسوقت اس سوراخ تک پہونچا ہر ایک فرد اس پٹھہ کے زوج کے جوڑنے ہو کر پھیل جاتی ہے اور سوراخ کو اندر سے ڈھانپ لیتی ہے - لیکن جو سوراخ استخوان حجری مین ہے وہ بشکل قریب ہے کہ صورت مین ٹیڑھی ٹونٹی کے مشابہ ہے اس سوراخ کی اس شکل پر حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ آواز پہونچانے کی راہ اُس جھلی تک بنجائے جو پہلا آلہ سماعت کا ہے - اسلیے کہ آواز اسی کا نام ہے کہ ہوا مین گونجنگی یا دھمک پیدا ہو - اور قریب اسکی مشابہ ٹونٹی کے اسواسطے ہوئی تاکہ جو ہوا ہمارے بدن کو گھیرے ہوے ہے اگر بعض اوقات سرد ہو جائے اور آلات سماعت تک پہونچکر ایذا اپنے سردی کی سے اس ایذا سے امان رہے اور دوسرا فائدہ اسکے ترچھے ہونے کا یہ ہے کہ باہر سے کوئی جسم ہو کر اندر نہ پہونچ جائے - وہ جسم غضروفی جو اس سوراخ کو باہر سے محیط ہے دونون طرف یعنے داہنے اور بائین اسکا نام دونون کان رکھا گیا ہے اسکی طرف حاجت بنظر دو منفعت کے ہوئی ایک تو یہ کہ اُن اجسام کو کان مین جانے کو منع کرین جو سر سے اُتر کے آتے ہین جیسے دونون ابرو آنکھ کی حفاظت کے واسطے اُن چیزون سے بنائے گئے جو سر سے اُتر کر آنکھون مین آتین - اور دوسری منفعت یہ ہے کہ آواز کی قوت بڑھ جائے اسی واسطے یہ جسم گہرا بنایا گیا مشابہ بادہنج کے بنایا گیا تاکہ اسمین ہوا جمع ہو کر بقوت اندر داخل

باب سولھوان زبان اور منھ کے اجزا کے بیان مین

زبان دو چیزون کا آلہ ہے چکھنے کا اور بات کرنے کا - زبان کی ترکیب نرم گوشت سپید سے ہے جو مشابہ اسفنج یعنے ابر مُردہ کے ہے اور بہت سی چھوٹی چھوٹی رگین جنمین خون بھرا ہے - اسی واسطے زبان کا رنگ سرخ ہوا ہے مگر خاص زبان کے گوشت کا رنگ سرخ نہین ہے زبان پر وہی جھلی پہنائی ہوئی ہے جو تمام منھ کی خالی جگہ اور حلق اور مری اور قصبۂ ریہ اور معدہ پر پہنائی ہے جتنا حصہ زبان کا منھ مین آتا ہے وہ سب کا سب دکھائی دیتا ہے اور جتنا حصہ نیچے ہے وہ سب ظاہر نہین ہے بلکہ اسمین سے وہ مقدار ظاہر ہوتی ہے جو اس رہنے کی

جو بیچ مین زبان اور نیچے والے لحی کے ہی وہ لحی جو متصل اسی جھلی کے ہوتا ہی جو زبان کو خارج سے ڈھانپتی ہی اور کبھی یہ رباط اسقدر دراز ہوجاتا ہی اور بہت بڑھ جاتا ہی جو زبان کو اتنی گنجایش نہین چھوڑتا کہ مختلف جانبون مین حرکت کرے بلکہ طرح طرح کے حروف نکالنے کی حرکت کرے ایسے وقت اضطرار ہوکر یہ ضرور ہوتا ہی کہ یہ رباط کاٹ ڈالا جائے اور زبان کو اسکی گرفت اور پکڑ سے رہائی دیجائے تاکہ زبان کو قدرت اسپر ہوجائے کہ خوب پھیلے اور منھ مین اوپر کی طرف داہنے بائین حرکت کرے ایک جانب مین اس رباط کے ان رگون کے منھ ہین جنمین لعاب دہن جاری رہتا ہی ابتدا انکی بیخ زبان سے ہی یہ رگین صورت مین شرائین کی ہین جنمین وہ رطوبت بلغمیہ جاری رہتی ہی جسکو لعاب کہتے ہین ان رگون کے منھ کو ساکبۃ اللعاب کہتے ہین یعنے لعاب کی گرانے والی زبان کی جڑ کے پاس ایک مقام ہی جہان سے یہ رگین پیدا ہوتی ہین اسی جگہ ایک سپید گوشت غددی بنایا گیا ہی جسکا نام مولد لعاب رکھتے ہین یعنے لعاب کا پیدا کرنے والا منفعت اسکی یہ ہی کہ اس رطوبت بلغمی کو قبول کرے جو رگہاے ساکبۃ اللعاب سے منھ تک آتی ہی تاکہ زبان اور جو اجسام متصل زبان کے ہین تر رہین سواے منھ کے اوپر والے مقام کے کہ اسکو اکتفا اسی رطوبت پر ہی جو آلہ دماغ سے آتی ہی۔ زبان کی جڑ تمام ان اجسام سے متصل ہی سواے تھوڑی مقدار کے اور یہ اتصال بذریعۂ اسی لباس مشترک کے ہی جو بیچ مین زبان اور تمام اجزاے فم یعنے منھ کے ہی۔ اور بھی زبان تمام ان اجسام سے جڑی ہوئی ہی جو زبان کے متصل ہین اور مجکر ایسی متحد ہوگئی ہی کہ اب کہنا ممکن ہی کہ یہ سب اجسام زبان کے جز ہین اگر نہ یہ بات ہوتی کہ زبان کا جوہر جسمانی اور ان اجسام کا الگ الگ ہی۔ یہی بیان زبان کا تھا اور اسی مقام پر کلام آخر ہوگیا اعضاے نفسانی کے بیان مین جو مرکب اندرونی بدن سے ہین اسکو جاننا چاہیے۔

باب سترھوان آلات تنفس کے بیان مین اور پہلے بیان لہات یعنی کاگ کا اور منافع لہات کا

جب ہمنے ان اعضاے نفسانیہ کو بیان کردیا جو مرکب ہین اور جنکا محل اندرون بدن مین ہی اب ہم اس مقام پر ان اعضا کا بیان کرتے ہین جو تنفس اور سانس لینے کے آلات ہین اور یہ اعضا لہات اور حنجرہ اور ریہ اور قلب اور حجاب ہی۔ لیکن سینہ کا حال تو معلوم ہوچکا اور اسکی ترکیب بھی مذکور ہوچکی اس مقام پر جہان ہمنے سینہ کی پسلیون کا ذکر کیا ہی اور جب ہمنے اس عضل کو بیان کیا ہی جو پسلیون کے بیچ مین ہی اور جو عضل اسپر بنائے ہوے ہین۔ اور اب ہم ان اعضا کا بیان کرتے ہین جو سینہ شامل ہی اور ابتداے کلام ہم لہات سے کرتے ہین پھر حنجرہ پھر قصبۂ ریہ پھر ریہ کو بیان کرینگے اور پہلے لہات اور حنجرہ کا بیان کرتے ہین اسکے بعد جو چیزین بترتیب نیچے کو چلی گئی ہین تاکہ ہمارا بیان اسی ترتیب پر جاری رہے جس طرح پر یہ اعضا بدن مین اوپر سے نیچے تک رکھے گئے ہین اب ہم کہتے ہین کہ لہات یعنے کاگ کی حاجت بنظر تین منفعت کے ہی ایک منفعت آواز کا بڑا کرنا اور اسکو خوش آیند کرنا۔ دوسری منفعت یہ بھی کہ جو ہوا باہر سے داخل ہوتی ہی اسکی شدت کی گرمی اور سردی ٹوٹ جائے اور اسی واسطے اکثر وہ لوگ جنکا لہات جڑ سے کٹ جاتا ہی اسکو ضرر بیّن فقط آواز ہی مین نہین پہونچتا بلکہ وہ شخص ہوا کو ہر وقت اندر کھینچنے کے زیادہ سرد پاتا ہی بہ نسبت اس زمانہ کے جب اسکا کاگ موجود تھا۔ اور بہت سے آدمی جنکا لہات کٹ گیا تھا انکے پھیپھڑہ اور سینہ پر اسقدر سردی غالب ہوئی کہ ہلاک ہوگئے۔ اسی واسطے مناسب یہی ہی کہ اسکے کاٹنے پر جب ایک اندازہ معین کے جرأت کیجائے اور کاٹنے مین کسیقدر اسکی جڑ چھوڑ دیجائے۔ تیسری منفعت یہ کہ غبار اور دھوان وغیرہ کو حنجرہ تک پہونچنے سے منع کرے۔ یہ بیان لہات اور اسکے منافع کا تھا۔

باب اٹھارھوان حنجرہ کے بیان مین

حنجرہ یعنے گلو قصبۂ ریہ کا کنارہ ہی اسکی احتیاج بنظر دو منفعت کے تھی ایک منفعت جو دونون مین بڑی ہی وہ تنفس ہی یعنے ہوا کا اندر کو کھینچنا اور باہر کی طرف نکالنا - دوسری منفعت آواز کا پیدا ہونا - اور آواز کا پیدا ہونا اس طرح پر ہی کہ طبیعت بدنی اکثر اوقات ایک عضو کو دو کام یا تین کام کا آلہ بنالی ہی تاکہ بہت سے آلات سے اسکو استغنا ہو جاے یعنے تھوڑے آلون سے بہت سے کام نکالے چنانچہ ام رقیقہ یعنی پتلی جھلی جو دماغ کو حاوی ہی اُسے بھی طبیعت نے اسواسطے تجویز کیا کہ ساکن اور متحرک رگون کو ایک دوسری سے ربط دے ایک یہ کام اُس جھلی کا ہی - اور دوسرا کام یہ لیا گیا کہ اجزاے دماغ کو یکجا کر دے اور اُس سے دماغ یعنے بھیجہ کی حفاظت کرے - یا جس طرح وہ راہین جو نتھنون سے دماغ تک اور منھ تک واربار ہو گئی ہین ان کو طبیعت نے اسواسطے بنایا کہ اُن سوراخون مین ہوا ہو کر دماغ اور منھ تک پہونچے - اور اسواسطے بھی بنایا کہ فضول غلیظہ دماغ سے باہر کو نکل آئین - اکثر اوقات طبیعت اُن فضول کو جنھین بعض اعضاے جسمانی نکال کر پھینکتے ہین ایسا مادہ بناتی ہی جس سے کوئی نفع ہوتا ہی - جیسے طبیعت نے اُس فضلہ بخاری کو جو سوختہ ہو جاتا ہی بالون کا مادہ بنایا - اسی طرح طبیعت نے آلات تنفس مین ریہ اور قصبۂ ریہ کو ایسا آلہ بنایا جس سے تنفس کا کام واسطے حفظ حرارت غریزیہ کے جو قلب پر ہی لیا جاتا ہی اور آواز کا بھی آلہ ان دونون کو بنایا - اور جو ہوا سانس کے اندر جانے سے داخل ہوتی ہی اُس سے یہ کام لیا کہ خون قلب کا مع اُس ہوا کے بخار بننے سے روح حیوانی پیدا ہو تاکہ اس روح سے اُس حرارت غریزی کو راحت ملے جو قلب پر ہی - اور سانس کے نکلنے مین دو منفعتین رکھی ہین ایک تو اُن فضول دخانی کو دفع کرنا جو قلب مین جمع ہوتے ہین - دوسری منفعت ہوا کے نکلنے مین یہ ہی کہ جو ہوا برآمد ہوتی ہی وہ مادہ آواز کا بنائی گئی - اسی واسطے قصبۂ ریہ موافق اور مناسب ان دو کامون کے بنایا گیا اور یہ موافقت اس طرح پر ہوئی کہ قصبۂ ریہ بسبب تنفس کے مرکب بہت سے اجزا سے کیا گیا کہ مفاصل اور رباطات اُسمین رکھے گئے تاکہ اس ترکیب سے قادر حرکت انبساط اور حرکت انقباض پر ہو کہ پھیلے بھی اور سمٹے بھی اسلیے کہ پھیلنا اور سمٹنا بدون حرکت ارادی کے نہین ہوتا اور حرکت ارادی عضلات یعنے جوڑون سے پیدا ہوتی ہی - اجزاے جوہری قصبۂ ریہ کے غضروفی اور سخت بنائے گئے تاکہ آواز کو جسوقت ہوا سے خارجی آواز کو ٹکرا کر آواز صاف ہو جائے بسبب اسکے کہ پھٹی ہوئی آواز اور بھدی اُسی وقت ہوتی ہی جب قصبۂ ریہ مین رطوبت ہو قصبۂ ریہ مین زیادہ تر سمت وہی جز بنایا گیا جو اُسکے اوپر والے کنارہ پر متصل حلق کے ہی اسی کو حنجرہ کہتے ہین اسی واسطے حنجرہ تمام اجزاے قصبۂ ریہ مین آواز خاص کیا گیا - حنجرہ مرکب تین بڑے بڑے غضروف سے ہی ایک جو سب مین پہلا ہی آگے کی طرف ہی اسکی شکل محدب باہر کی طرف ہی اور اندر گہری ہی جیسی لانبی سپر کی شکل ہوتی ہی یہ غضروف وہی ہی جو باہر سے ٹٹول کر محسوس ہوتا ہی - دوسرا غضروف جو اس پہلے والے نیچے ہی یہ ایک ہڈی مین ہی اور یہ پیچھے کی طرف متصل مری کے اسلیے رکھا ہوا ہی تاکہ پہلے غضروف مین گولائی کی جسقدر کمی رہ گئی ہی اُسکو پورا کرے اور یہ دوسرا غضروف پہلے غضروف سے چند مفاصل اور رباطات سے متصل ہی تاکہ بسبب ان جوڑون کے حنجرہ کا اتساع یعنے کشادگی اور تنگی پیدا ہو جائے لیکن نیچے سے اُسکا اتصال پہلے غضروف سے بطور اتصال مفصلی کے ہی اور اوپر کی طرف سے ان دونون مین اتصال انتہائی ہی [illegible] جو ازقسم جھلی اور پٹھے کے ہین کہ ان سب کا ربط مع دو پیچھے والی [illegible] چالیون [illegible] دوسرے غضروف [illegible] دوسرا غضروف پہلے سے چھوٹا ہی [illegible] غضروف کو کہتے ہین [illegible]

حنجرہ

ترجہارہ کے ہو اہین دو گڑھے ہین جنمین دو زائدہ دوسرے غضروف کے داخل ہوتے ہیں انکے داخل ہونے سے ان دونون مین دو مفصل یعنی جوڑ وہ پیدا ہوگئے ہین جنسے حنجرہ کا کھلنا اور بند ہونا متعلق ہو دوسرا غضروف جسکا نام ترجہارہ ہے غضروف سے ملتا ہو بہت تنگ اور چھوٹا ہو بہ نسبت اپنے اس مقام کے جہان اسکا نیچے والا قاعدہ ہو اسکا یہ فائدہ ہو تاکہ وہ کنارہ جو حنجرہ سے نیچے ہو جسمین یہ غضروف قصبہ ریہ کو ملتا ہو وسعت مین زیادہ ہو بہ نسبت اوپر والے اس کنارہ کے جو حلق کے نصل ہو اسلیے کہ تیسرا غضروف اسی جگہ پر تمام ہوتا ہو جہان پر بہت تنگ اور چھوٹا ہو اتنی سیر سے غضروف مین قریب مجرا تنفس کے ایک تجویف یعنی خالی مقام بنایا گیا تاکہ جو ترکیب ان تینون غضروف سے حاصل ہو اندر سے خالی ہو مثل اس نل کے جو مزمار یعنی بانسری پر شامل ہوتا ہو جسکو ہوا ابھار کر قصبۂ ریہ اور پھیپھڑہ اور سینہ تک داخل ہوتی ہو اور اسپر بھی وہی جھلی بنائی ہوئی ہو جسکو ہم کہ چکے ہین کہ تمام منھ کے اجزا اور زبان اور مری اور حنجرہ کے اوپر والے مقام مین مشترک ہو۔ اوپر والے کنارے مین اس غضروف کے کہ جو لانبی سیر سے مشابہ ہو ایک ہڈی ہو جو ضلع کی جسکے دو دو ضلعے خط یونانی مین لام سے مشابہ ہین اس صورت پر ہین ⊔ یہ ہڈی کنارہ مین گردن کے دراز ہوئی ہو اور جو خط اسمین بیچ مین ہو سامنے کنارۂ غضروف اول کے ہو اور اس خط کے جو زبان کے نیچے ہو۔ اور نیچے والے دونون ضلعے دراز ہوکر دو زاویہ مین اوپر والے دو ضلعون کے غضروف اول سے منجملہ غضاریف حنجرہ کے پہونچتے ہین۔ پس پہلے دونون غضروف کے دونون جانبون سے بذریعہ ان رباطات کے جو غضروف اول سے دوسرے غضروف تک آتے ہین اتصال پیدا ہوتا ہو اور ان رباطات مین بعض مشابہ جھلیون کے اور بعض مشابہ پٹھے کے ہین۔ اوپر والے دونون ضلعے ان زوائد سے بندھے ہوے ہین جو سہام یعنے پیکان کے مشابہ ہین۔ یہ بیان تو حنجرہ کا تھا اور اسکے مرکب ہونے کا تینون غضروف سے۔ تجویف یعنے خالی مقام حنجرہ کا اسکی صورت یہ ہو کہ جس تجویف حنجرہ کو ہوا ابھار کر اندر جاتی ہو اور باہر آتی ہو اسمین ایک جسم ایسا ہو جو مشابہ اپنی شکل مین لسان المزمار کے ہو۔ بانسری یہ بات مناسب نہین ہو کہ اس جسم کو مشابہت لسان المزمار سے دیجائے بلکہ لسان المزمار کو اس سے مشابہت دینی چاہیے اسلیے کہ یہ جسم براہ طبیعت اور خلقت قدرتی پیدا ہوا ہو اور قدرتی چیز مصنوعی چیز پر مقدم ہوتی ہو مترجم مراد مصنف کی یہ ہو کہ تشبیہ واقعی نہین ہو یعنی شبہ بہ جو ایک آلہ مصنوعی ہو وہ لسان المزمار ہو اور شبہ یعنی حلق کے اندر جو ایک تختہ سا جسم کا لٹکتا ہو وہ جسم قدرتی ہو پس فقط سمجھانے کے واسطے یہ الٹی تشبیہ دیجاتی ہو متن یہ جسم جسکو لسان المزمار سے تشبیہ دی ہو اپنے جوہر مین کسی شے کے اعضائے بدنی سے مشابہ نہین ہو اسلیے کہ اسکا جوہر گویا چربی اور جھلی اور غدود سے ملا ہوا ہو اسکا نام طبق حنجرہ رکھا گیا ہو زبان حنجرہ بھی اسکو کہتے ہین کیونکہ یہ پہلا آلہ ہو آواز کے آلات مین سے۔ ممکن نہین کہ آواز پیدا ہو جب تک مجرا حنجرہ کا پیچیدہ نہو جائے یعنی جب تک مجرا حنجرہ کا کھلا رہتا ہو آواز کا پیدا ہونا ہرگز ممکن نہین ہوتا پھر اگر ہوا تھوڑی تھوڑی نکلے یہ وہی سانس ہوگی جسکے ہمراہ آواز نہین ہوتی اور اگر ہوا کا نکلنا دفعۃً بشدت ہو اسوقت وہ تنفس ہوگا جسکو صعدا کہتے ہین یعنے گہری سانس۔ صوت یعنے آواز کا پیدا ہونا محتاج اس بات کا ہو کہ سینہ سے بہت سی ہوا دفعۃً چڑھے اور گنبد اسکا حنجرہ مین تنگی کے ساتھ ہو پس شروع آواز کا حنجرہ کی کشادگی سے تنگی کی طرف ہوتا ہو بعد اسکے تھوڑا تھوڑا کشادہ ہوجاتا ہو۔ حنجرہ فقط واسطے آواز ہونے کے تنگ نہین ہوجاتا بلکہ سانس گھٹنے کے واسطے بھی تنگ ہوجاتا ہو میری مراد سانس گھٹنے سے اور سانس کے رک جانے سے فقط سانس کا بند ہوجانا نہین ہو بلکہ یہ مراد ہو کہ سانس ٹھہر جائے اور سینہ مین بحرف شدت سے تنگی بھی آجائے اور جو عضل نزدیک شراسیف اور پسلیون کے ہین وہ بھی تن جائین اسوقت تمام سینہ متحرک ہوجائیگا عضل حنجرہ کو لگا ہوا ہو اور اسکو پیچیدہ کرتا ہو اس عضل کے واسطے حرکت قوی اور شدید ہو اسلیے کہ یہ عضل جو حنجرہ سے پیچیدہ ہو اسکی حرکت مقاومت سینہ کی حرکت کی کرتی ہو اور جس ہوا کو سینہ دفع کرتا ہو اسکو نکلنے سے بقوت منع کرتی ہو اور یہ فعل اس عضل کا مددگاری سے

اس غضروف کے ہوتا ہے جو مشابہ طرجہارہ کے ہے - وہ جسم جو شبیہ مرا کے ہے اسکا دعوی ہے یہ بات اس طرح پر ہو کہ اس جسم کے اجزا کچھ پہلے
کچھ بائین سے جمع ہو کر سب مجرا سے حنجرہ پر پیچیدہ ہو جاتے ہین اور اُس سے حس ہو جاتے ہین پھر اگر تھوڑی مقدار ان اجزا کی ایسی باقی رہے
کہ اس مجری پر مطبق نہو پس طبیعت نے ... اس جسم کے دونون جانبون مین بہت سے سوراخ بنا دیے ہین جو ٹری تجویف تک
پہونچتے ہین پس جب تک ہوا کی درآمد برآمد کشادہ راہ مین ہے اسوقت تک اس تجویف مین کسیقدر بھی ہوا نہین پہونچتی اور جسوقت
مجری پیچیدہ ہو جائے یعنے ہوا کے نکلنے کی راہ پیدا ہو جائے اور ہوا گھٹی ہوئی باقی رہے اسوقت دونون جانب مین طبق حنجرہ کے
بچا بچا کر ہوا نکلیگی اور ان دو سوراخون کو کھولیگی جو اپنے دونون بازوہن کے ملنے سے سد اور پیچیدہ ہو رہے تھے - یہ دونون سوراخ
جو طبق حنجرہ مین ہین طول مین اوپر سے نیچے تک استقرار ہین گویا کہ وہ دو چھوٹے خط مشابہ دو جھلیون کے ہین اور دونون آپس مین
تجویف حنجرہ کو لازم ہین جسوقت حنجرہ اس طور پر پیچیدہ ہو جاتا ہے اور اسقدر بشدت بند ہو جاتا ہے کہ جو ہوا سینہ مین تنگی پیدا کر رہی ہے
حنجرہ کو کھول نہ سکے - پینے والی چیز کو جسوقت کوئی حیوان نگلے سے اُتار کر پھیپھڑہ تک پہونچانا چاہتا ہے پس طبیعت نے طبق حنجرہ کو مثل
پردہ کے حنجرہ کے مُنہ کے واسطے بنایا ہے تاکہ وہ مُنہ سیدھا کھڑا رہے قبل اسکے کہ حیوان سانس لے پھر جسوقت حیوان کسی چیز کو
اشیا سے اندر حلق کے اُتارنا چاہتا ہے پہلے یہ شے طبق حنجرہ کی جڑ پر پہونچتی ہے پھر وہان سے گذر کر حنجرہ کی پشت پر پہونچتی ہے اسوقت
طبق حنجرہ مضطر ہو کر یہانتک لٹک جاتا ہے کہ حنجرہ کے مُنہ پر گر جاتا ہے اور مُنہ حنجرہ کا بند ہو جاتا ہے یہ طبق حنجرہ کا ایسا نہین بنایا گیا کہ کوئی
چیز پینے والی اسمین سے ہو کر پھیپھڑہ تک نہ پہونچے بلکہ یہ ایسا بنایا گیا کہ اس سے پینے والی چیز دفعۃً اُتر نہ جائے اسلیے کہ بہت تھوڑی سی چیز
پینے کی اس سے اُتر کر قصبہ ریہ تک پہونچتی ہے اور گولائی لیے ہوے قصبہ ریہ کی جھلیون کے گرد گھومتی ہے اور بیچ اُس فضا یا خالی مقام کے
نہین جاتی ہے جو قصبہ ریہ مین ہے - مقدار اس رطوبت کی وہ ہے جسکو پھیپھڑہ اپنی طرف جذب کرتا ہے اور پھیپھڑہ مین پہونچکر یہ رطوبت اسکو بھگو دیتی ہے
اور چونکہ حنجرہ جسم غضروفی اور ہر طرف سے گول ہے بنظر ضرورت یہ بھی واجب ہوا کہ مری مین بروقت گذرنے کھانے والی چیزون کے تنگی
پیدا ہو - اسی سبب سے جب حلق کوئی مقدار غذا کی اندر اُتارتی ہے مری نیچے تک کھینچتی ہے اس مقام تک جہان ابتدا قصبہ ریہ کی ہے اور
حنجرہ اوپر کو حنک تک کھینچتا ہے - اور جس طرح بروقت نگلنے اور لقمہ اُتارنے کے طبق حنجرہ دُہرا ہو کر اسکا مُنہ بند ہو جاتا ہے اسی طرح بروقت
قے کرنے کے جو غضروف شبیہ طرجہارہ کے ہے ان چیزون کو جنھین باہر پھینکنا طبیعت چاہتی ہے دفع کر کے مجرا سے حنجرہ پر منقلب ہو جاتا ہے
اور یہ بات اس طرح پر ہے کہ یہ غضروف طبق حنجرہ کو جھکا کر بطرف مجرا سے حنجرہ کے پہونچ جاتا ہے پھر جسوقت حنجرہ کو صدمہ اس چیز کا پہونچے
جو قے کی طرف سے نکلتی ہے یہ غضروف ظاہر اور نمایان ہو جاتا ہے واسطے حمایت کے کہ یہ غضروف ہٹ جاتا ہے پس مجرا دہن حنجرہ کا بند
ہو جاتا ہے اسکو جان لینا چاہیے انشاء اللہ تعالی

باب انیسوان قصبہ ریہ کا بیان

قصبہ ریہ بہت سے گول غضروفون سے مثل حلق کے یعنی چھلون کے مرکب ہے کہ ایک غضروف دوسرے پر بنا ہوا ہے نیچے والے کنارہ سے حنجرہ کے
پھیپھڑہ کے کنارہ تک گردن کے طول مین - اور بعض ان غضروف کا بعض سے ملایا گیا ہے بذریعہ رباطات کے جو جھلیون کی قسم سے ہین
اور یہ حلق اپنی تمام گولائی مین غضروفی نہین بنائی گئی بلکہ متصل ان غضروفون کے یعنے ان کڑیون کے جو ایسے مقامات مین ہین جہان یہ
مری گردن سے ملاقات کرتی ہے وہان پر یہ غضروف گولائی پر ناقص کر دیے گئے اور یہ کمی انکی گولائی مین اسقدر رکھی گئی جو حصہ مری کا

اُس مقام مین ملاقات کرتا ہی - اور اُس اتصال [illegible] ان ملاقات کے ان رباطات نے پورا کردیا جو جھلیوں کی قسم سے ہین تاکہ
مری مین بروقت نوالہ اُتارنے کے تنگی نہو [illegible] غضروف کی تنگی کی وجہ سے - یہ رباطات جیسے گردن کی غضروف کی گولائی پوری ہوتی ہی
اور جو گول ہوکر حلق کے گرد ہین ان دونون رباطات کو ایک جھلی [illegible] ہی وہ بھی نہایت درجہ گول ہی اور کثیف ہی اور سخت ہی اور لیف
اُسکی یعنی ریشہ اُس جھلی کے طول مین [illegible] گئے ہین - یہ جھلی [illegible] منہ اور حنجرہ اور مری اور معدہ مین مشترک ہی کبھی ان سب
اعضا کو ایک اور جھلی باہر سے محیط ہوتی ہی مثل پوشش اور پردہ کے واسطے قصبۂ ریہ کے [illegible] قصبۂ ریہ کا تھا حاجت اُسکی طرف ہوا کو اندر کھینچنے
اور باہر نکالنے کی بذریعہ تنفس کے ہی اور بسبب آواز کے اور بسبب نفخ کے - پھر جب قصبۂ ریہ گلے سے نیچے اُترکر دونون ہنسلیون سے بھی آگے
بڑھ جاتا ہی اور خالی جگہ مین سینہ کے پہونچتا ہی اسوقت یہ قصبۂ ریہ پھیپھڑہ کے کل اجزا مین پھیلتا ہی مع اقسام اُن دو رگون کے جو اس قصبۂ ریہ مین
قلب سے آتی ہین اور اُسکے اقسام کی طبیعت بھی مثل اُسی قصبۂ ریہ کی طبیعت کے ہی لیکن وہ اقسام بھی حلقہا سے غضروفی سے مرکب ہی جن حلقون کی
گولائی ناقص ہی اور رباطات غشائی سے پوری کیجاتی ہی - یہ شریان یعنی قصبۂ ریہ خون نہین رکھتا اور جبتک حیوان زندہ ہی اپنی اُسی طبیعت پر باقی
رہتا ہی جبتک مخلوق ہوا ہی کسی طرح کا تغیر اُسکی طبیعت مین نہین آتا - ہان اگر اُسکو کٹ جانے یا پھٹ جانے یا سڑ جانے کی آفت کسی طرف سے
پھیپھڑہ کے ظرفون مین سے پہونچے اُسوقت اس قصبۂ ریہ تک کسیقدر خون پہونچتا ہی جسکے پہونچنے سے اُس حیوان کو سانس لینے مین ایذا ہوتی ہی
اسلیے کہ مجاری اسی قصبۂ ریہ کے خون کے آنے سے تنگ ہوجاتے ہین اور اسوقت یہ حیوان کھانسنے لگتا ہی اور خون اُٹھکر منہ تک آجاتا ہی یعنے
کھانسی خون کو اُٹھاکر منہ تک پہونچا دیتی ہی - قصبۂ ریہ غضاریف سے اسواسطے بنایا کہ آواز پیدا ہو بسبب اسکے کہ آواز محتاج اس بات کی ہی
کہ آلہ اُسکا مثل ہڈی کے سخت نہو اور نہ اُسمین نرمی زیادہ ہو سخت آلہ اگر ہوتا جب اُسکو ہوا ٹھوکتی - اُس سے آواز کھنکتی ہوئی پیدا ہوتی اور
زیادہ نرم اگر آلہ ہوتا اُس سے ہوا جب ٹکراتی اُس سے بیٹھی اور بھدی آواز پیدا ہوتی اسواسطے جب رطوبت قصبۂ ریہ کو پہونچتی ہی آواز بیٹھ جاتی ہی
غضروف کی یہ کیفیت ہی کہ سختی مین ہڈی سے کم ہی اور تمام عصبات بدنی سے نرم زیادہ ہی لہذا یہی غضروف نہایت مناسب ہی اُس چیز کے جو
آواز کے آلہ مین درکار ہی بہت سے غضروف تو رباطات غشائیہ سے ملائے گئے ہین قصبۂ ریہ اسواسطے بنایا گیا کہ تنفس کا پیدا ہونا محتاج حرکت
انبساط اور انقباض دونون کا تھا اور اگر قصبۂ ریہ ایک ہی غضروف سے ہوتا اُسمین یہ حرکت ممکن نہوتی اسلیے کہ حرکت محتاج اسکی ہی کہ اُسکے ہمراہ
عضو مین کھنچاو پیدا ہو اسی واسطے غضروف کے ہمراہ جھلیان بھی بنائی گئین تاکہ قصبۂ ریہ کو وہی حرکت ہوا کرے جیسکا مینے ابھی ذکر کیا ہی

باب بیسوان پھیپھڑہ اور اُسکے منافع کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ پھیپھڑہ تمام خالی جگہ سینہ کی بھر دیتا ہی یہ پھیپھڑہ ایک نامضبوط اور نرم گوشت سے مرکب ہی جسمین ہوا بہت بھری ہوئی ہی اور
جون لسترہ کے کف سے بہت مشابہ ہی اور بہت سے ظروف سے جو بنے ہوئے ہین اور یہ ظرف اور خالی مقام شمار مین تین ہین ایک اُنمین کا قلب کے
داہنی تجویف سے شروع ہوتا ہی اور دوسرا ظرف پھیپھڑہ کا قلب کی بائین تجویف سے شروع ہوتا ہی اور تیسرا جانا پھیپھڑہ کا قصبۂ ریہ سے شروع ہوتا ہی
جو وعاء پھیپھڑہ کا اور ظرف اُسکا قلب کے داہنے تجویف سے شروع ہوتا ہی وہ ایک رگ غیر متحرک ہی صورت مین شریان کے ہی میری مراد صورت شریان سے
یہ ہی کہ اس رگ مین بھی دو طبقہ سخت ہین جیسا تشریح شرائین مین ہم بیان کرچکے یہ رگ پھیپھڑہ والی رگ شریانی نام رکھی جاتی ہی - اس رگ کی
طرف حاجت اسواسطے تھی کہ پھیپھڑہ کو غذا دے اس رگ کی خلقت ایسی اسواسطے ہوئی تاکہ جو خون قلب سے پھیپھڑہ مین پہونچے پتلا اور بہت لطیف
اور یہ وہی خون ہی جو قلب سے مترشح ہوتا ہی اور رستا ہی بسبب اپنی کثافت جسم کے لطیف اور رقیق خون کی پھیپھڑہ کو حاجت اسواسطے ہوئی

کہ ہر عضو اُسی غذا کا محتاج ہے جو اپنے مشاکل اور ملائم ہے لیکن تشکل غذا کی مناسب اُس عضو کے سوا پھیپھڑے جیسا ہمنے بیان کیا ہوائی اور لطیف
جوہر کا ہے پس محتاج اُسی غذا کا ہے جو ویسے ہی لطیف جوہر کی ہو۔ اگر جرم اس رگ کا جو پھیپھڑے مین ہے ڈھیلا اور زیادہ مسامدار ہوتا جیسے تمام ساکن رگون کا
جرم ہے ہر آئینہ پھیپھڑے تک تمام خون غلیظ پہونچ جاتا کیونکہ وہ سارا پھیپھڑے کے نیچے اس پھیپھڑے مین داخل ہوتا جو غار یعنی ظرف اس پھیپھڑے کا قلب کے
بائیں تجویف سے شروع ہوتا ہے وہ ایک سارگ جہندہ ہے اور ہیئت اسکی غیر جہندہ رگ کی ہے میری مراد یہ ہے کہ اس رگ کا ایک ہی طبقہ ہے نرم جیسے
جسکو شریان عرقی کہتے ہین۔ حاجت اس رگ کی طرف یہ تھی کہ خون اور روح کو پھیپھڑے تک پہونچائے اس رگ کی خلقت اس طرح کی اس سبب سے
ہوئی تاکہ جو چیز پھیپھڑے تک خون لطیف اور روح کو پہونچائے اُسکی مقدار زیادہ ہو بسبب اسکی حرارت جوہر کے اسلیے کہ پھیپھڑے کی طبیعت وہی ہے
جسکا بیان اوپر گذر چکا کہ اسی خون کی طبیعت سے مشابہ ہے۔ لیکن وہ ظروف پھیپھڑے کے جو قصبہ ریہ کے اقسام سے بنتے ہین انکی صورت اور ہیئت
وہی ہے جو قصبہ ریہ کی ہے یعنے یہ ظروف مرکب ہین حلقہ ہائے عضروفی سے جو گولائی مین ناقص رہ گئے ہین۔ اسکا سبب یہ ہے کہ ان حلقون کی
گولائی کو رباطات غشائی نے پورا کر دیا ہے۔ پھیپھڑے مین انکی حاجت وہی ہے جو قصبہ ریہ میں بیان ہو چکی۔ وہ حاجت یہی ہے کہ جس طرح ریہ
محتاج اسکا تھا کہ پیچھے سے اُن مقامات پر مری کی ملاقات کرے جہان گولائی ناقص ہے اسی طرح اقسام قصبہ ریہ بھی محتاج اسی کے تھے کہ پھیپھڑے مین
جس جگہ اقسام شریان عرقی سے ملتے ہین وہی مقامات ہون جہان انکی گولائی ناقص ہے۔ ہر ایک ان ظروف سے گانہ سے ہر وقت داخل ہونے کے
یہ ہین چار قسمون پر قسمت پاتے ہین۔ دو قسمین انمین سے داہنے طرف ہیں اور دو بائین طرف ہین اسلیے کہ پھیپھڑے بھی منقسم دو نصف پر حقیقت میں
بذریعہ اُن جھلیون کے ہے جو سینہ کی قسمت کرنے والی ہین۔ ہر ایک ان چارون اقسام سے پھیپھڑے مین بہت سے اقسام کی طرف قسمت پاتا ہے۔
مگر یہ بات ہے کہ قصبہ ریہ کے واسطے ایک قسم خاص چھوٹی سی ہے جو پھیپھڑے کے داہنے طرف واقع ہے اس قسم کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ بجاے
تکیہ اور ٹیکا کے رہے اُس رگ کے واسطے جسکا اجوف نام ہے اور یہ ٹیک رہنا اس چھوٹی قسم کا رگ اجوف کے واسطے اسوقت ہو کہ اول ورود میں اسی
رگ کے تکیہ اُسکو اسی قسم پر رہے جب سینہ پر وہ رگ اجوف پہونچے۔ اور جملہ اقسام قصبہ ریہ کو دو جھلیان محیط ہوتی ہین جو اُس جھلی سے اُگتی ہین جو
سینہ کے دو نصف ہو جاتے ہین۔ پھر ان اقسام تک وہ پٹھہ پہونچایا جاتا ہے جو انھین اقسام تک معدہ سے اُترا ہے۔ یہ بیان پھیپھڑے کا اور
اُسکے اجزا کی ترکیب کا تھا منفعت پھیپھڑے کی یہ ہے کہ قلب کو محیط ہو ہر طرف سے اور قلب کو سمیٹے ہوئے ہے۔ حرکت پھیپھڑے کی تابع حرکت سینہ کے
لیکن خود پھیپھڑے کو اصلی حرکت نہین ہے۔ پھیپھڑے کی حاجت اسواسطے ہے تاکہ آلہ تنفس و صوت کا ہے۔ اور تنفس کی حاجت اسلیے ہے کہ قلب اسکا محتاج ہے
اسکا بیان یہ ہے کہ چونکہ قلب معدن حرارت کا ہے اور سرچشمہ حرارت غریزی کا لہذا اُسکو حاجت جوہر ہوائی کی ہے تاکہ بسبب ہوائی گرمی کے بھڑک اور
اُسکے غلیان اور جوش سے راحت پائے۔ اور اسکا بھی قلب محتاج ہے جو کہ قلب سے بخار دخانی پیدا ہوتا ہے اسی واسطے قلب میں دونون
حرکت متضادہ رکھی گئین ایک حرکت انبساط کی یہ وہ حرکت ہے جس سے سرد ہوا کو جذب کرتا ہے۔ دوسری حرکت انقباض کی یہ وہ حرکت ہے
جس سے بخار دخانی کو باہر دور کر دیتا ہے۔ پھر چونکہ یہ بات اچھی نہ تھی کہ ہوا سے بیرونی قلب مین دفعتہً داخل کیجائے اسلیے کہ اچانک ایسی
ہوا کے درآنے سے ضرر کا مظنہ ہے لہذا پھیپھڑہ بمنزلہ واسطہ اور درمیانی شے کے ہوا کے درآنے کے واسطے بنایا گیا درمیان قلب اور حنجرہ کے کہ
ہوا پہلے حنجرہ میں داخل ہو کے پھیپھڑے کے ذریعہ اور واسطہ سے قلب مین جاتی ہے اور قلب اُسکو جذب کرتا ہے تاکہ بسبب اسی ہوا کی حرارت کے
زیادتی سے راحت پائے اور جو غلیان اسمین پیدا ہوا ہے فرو ہو جائے اور بخار دخانی محترق یعنے سوختہ جو بمنزلہ دخان اور دھوئین کے ہے
اُسے پھیپھڑے کی طرف دفع کرے۔ اور دوسری یہ بات ہے چونکہ ہر ایک حیوان محتاج بطرف آواز کے ہے اور آواز کی پیدائش ہوا سے ہوتی ہے۔

طبیعت بدلی سنہ اُس ہوا کو جیسے طلب وقع کرتا ہی اور پھیپھڑے کی طرف نکالتا ہی اور اس ہوا کی مثال اُس فضلہ کی ہی جو بیکار ہی کہ اُسکی کوئی حاجت نہین ہی اُسی ہوا کو طبیعت نے مادہ آواز کا بنایا - اب پھیپھڑہ مثل خزانہ کے ہوا کہ اُسمین ہوا فراہم ہوتی ہی پس جو ہوا باہر سے اندر پھیپھڑے کے آتی ہی وہ ہوا قلب کی ترویح اور راحت رہی مین خرچ کیجاتی ہی - اور جو ہوا ئے گرم قلب سے پھیپھڑے مین پہونچتی ہی آواز کے بنانے مین خرچ کیجاتی ہی اور نفخہ یعنے سینہ وغیرہ کا پھولنا اُسی ہوا سے ہوتا ہی - اگر قلب کی یہ صورت ہوتی کہ بروقت انبساط اور کشادگی کے ہوا کو باہر سے بطرف حنجرہ کھینچتا اور بروقت انقباض کے بطرف حنجرہ کے اور بطرف خارج کے بلا توسط ریہ کے دفع کرتا اسوقت دھڑکنا اور ہلنا دل کا اور سانس لینا نہایت درجہ سرعت مین ہوتا اور متواتر یعنے پیہم دھڑکا کرتا اور ایسے سرعت دھڑکنے سے حیوان پر آفت عظیم پہونچتی اور پانی مین غوطہ لگانا بھی اُسے ناممکن ہوتا اسلیے کہ وہان تو ہوا کا وجود ہی نہین لہذا اپنی طرف سانس کو روک نہ سکتا اور اگر روکتا فوراً مر جاتا - ایسی طرح حیوان کو ایسے مقامات مین (جہان غبار یا دخان اور دھوان یا خراب اثر کی ہوائین مہلک ہوتی ہین) جانا اور ٹھہر جانا ممکن نہوتا اسلیے کہ سانس کا روکنا تو اُسکو دشوار اور ناممکن ہی اور ادہر سانس رُکی اور فوراً مر گیا - اور اب جو حیوان کو سانس رد کنے اور حبس دم پر زمانہ دراز تک قدرت ہی اسکی وجہ یہی ہی کہ قلب پھیپھڑہ مین ہوا جب تک پاتا ہی اپنی طرف جذب کرتا ہی اور اُسی جذب ہوا سے قلب کو راحت ملتی ہی اور جب تک پھیپھڑہ مین ہوا ہی جب ہی تک حیوان کی زندگی ہی اور جب ہوا پھیپھڑہ کی فنا ہو جائے اور بخار دخانی قلب مین متراکم یعنے تہ بر تہ جم جائے اور پھیپھڑے مین بھی اسی طرح یہی بخار متراکم ہو جائے اُسی وقت حیوان مر جاتا ہی - انھین منافع کے واسطے ریہ کی حاجت تھی - یہ بھی ایک منفعت تھی کہ ریہ کی طرف حاجت ہوا کے انضاج یعنے پختہ کرنے کے واسطے بھی تھی - یہ بات اس طرح سمجھنی چاہیے چونکہ ہوا روح حیوانی کو غذا دیتی ہی اور بڑھاتی ہی پس روح کو ہوا کا پھیر دینا بھی ضروری تھا - اور ہوا کو حاجت اسکی تھی کہ ریہ مین متغیر ہو اور اُسکا استحالہ ریہ مین ہو جائے اور یہ استحالہ ہوا کا تھوڑا تھوڑا ہو تا کہ طبیعت مین قریب طبیعت روح حیوانی کے ہو جائے پھر اُسوقت روح کو ہوا کا اپنی طرف پھیرنا آسان ہو اور پھرنے کے بعد یہی ہوا روح بن جائے - اسی واسطے جسم پھیپھڑہ کا گوشت بود اُجھس جیسا بنایا گیا کہ مشابہ طبیعت مین ہوا کے ہو تا کہ یہ گوشت پہلا آلہ ہوا کے احالہ یعنے روح کی طرف پھیرنے کا ہو جس طرح جگر کا گوشت مشابہ خون کے جوہر کے بنایا گیا کہ جو غذا جگر مین جاتی ہی اُسکو خون کی طرف پھیر دیتا ہی اور بآسانی اُسکو خون بناتا ہی اور جب جگر مین خون بن چکا پھر تمامی اعضا پر اُسکا اپنے مشابہ اجزا کی طرف پھیر لینا آسان ہوتا ہی جیسے جدا جدا طبیعت مین مشابہ اُنھین اعضا کے ہون - اسی طرح پھیپھڑہ بھی ہوا کو نضج دیتا ہی اور ہوا کو اپنی طبیعت کی طرف پھیرتا ہی تا کہ قریب طبیعت اُس روح کے ہو جائے جو قلب مین ہی پھر قلب اُس ہوا کو اپنی طرف جذب کرے اور دوبارہ اُسکو نضج دے کہ پھر وہ ہوا ئے مذکور روح حیوانی بنجائے پھر شرائین مین چڑھ کر بطون دماغ تک پہونچے اور دماغ اُسکو روح نفسانی بنائے جیسا کہ دماغ کی بحث مین گذر چکا - اور ہم پورا پورا بیان اس روح کا بحث ارواح مین کرینگے -

باب اکیسوان قلب اور اُسکے منافع کے بیان مین

قلب یعنے دل مرکب ہی ایک لیف سے جسکی وضع اور بناء مختلف ہی اور تمام گوشت دل کا سخت ہی - لیف کی وضع کا اختلاف قلب مین اسلیے ہی کہ اُسکو حرکتہاے مختلف کرنے کی ضرورت ہی - میری مراد حرکت سے انبساط اور انقباض قلب ہی لیکن سختی جرم قلب کی اس واسطے ہی تا کہ اس ذریعہ سے قبول آفات سے دور رہے پھیپھڑہ ہر طرف سے قلب پر شامل ہی جیسے کف دست اُس شے کو حاوی ہو جاتی ہی جسکو مٹھی آدمی پکڑ لے چنانچہ اسی گرفت کا حال ہمنے ہاتھون کی تشریح مین بیان بھی کیا ہی - شکل قلب کی شبیہ حب صنوبر سے ہی نیچے کا سرا قلب کا

جوڑا ہی اور یہ وہی سرا ہی جو ادبیر والے جانب بدن کے ہی قلب بیچ میں دونون تجویفوں سینہ کے رکھا ہی اور وہی دونوں تجویفین ہین جسکو دو جھلیان جدا کرتی ہین جنکو ہمنے جھلی کی تشریح مین بیان کر دیا ہی۔ سر قلب کا وہ مخروط ہی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بائیں طرف کو جھکا ہوا ہی یہ بات اسواسطے ہی کہ روح حیوانی کا مسکن اور قرارگاہ قلب کے اسی جانب ہی۔ اور بڑی شریان جس سے وہ متحرک رگین نکلتی ہین جو تمام بدن میں ہین وہ بھی اسی طرف ہی اور اسی وجہ سے نبض یعنی جھندگی قلب کے بائیں طرف زیادہ ظاہر ہوتی ہی یا مراد یہ ہی کہ رگوں کی جھندگی قلب مین دو تجویفین ہین ایک داہنی اور ایک بائین طرف ہی جو تجویف بائین طرف ہی وہ قلب کے کنارے کے سر تک پہونچتی ہی لیکن داہنی تجویف اسکی انتہا سے مقام کے نیچے تک ہوتی ہی۔ داہنی تجویف سے بائین تجویف تک ایک سوراخ ہی جسکا نام ایک قوم نے تیسری تجویف رکھا ہی اور یہ بات ٹھیک نہین ہی۔ داہنی تجویف مین دو سوراخ ہین ایک انمیں سے رگ اجوف مین داخل ہوتا ہی اور جو خون یہ تجویف لاتی ہی اسکو جگر مین گراتی ہی اس تجویف کے اندر اور اسکے منہ پر اسی سوراخ مین تین جھلیان ہین جو کہ ان جھلیوں سے سقف انکا اندر سے باہر تک متصل ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ جو جہت ایسی تشکل قلب میں ہی وہ اندر سے باہر تک انھین جھلیون سے متصل ہی تاکہ جو خون اس رگ مین ہو کر قلب تک پہونچتا ہی بروقت اس خون کے داخل ہونے کے یہ سقف کھل جائے اور بعد داخل ہونے کے چھت پر چھیٹ اور طبقہ بہ طبقہ چسپیدہ ہو کر اس طرح بند ہو جائے کہ اس خون کا نکلنا بروقت انبساط قلب کے ممکن نہو۔ دوسرا منفذ قلب یں وہ ہی جس سے وہ رگ نکلتی ہی جو متحرک نہین ہی اور خلقت اس رگ کی ساکن رگ کی سی ہی۔ یہ وہی رگ ہی جو پھیپھڑہ مین آتی ہی اور اسکو غذا دیتی ہی۔ ہمنے پھیپھڑہ کے مقام مین بیان کر دیا ہی کہ یہ ساکن رگ کس وجہ سے مشابہ شریان کے بنائی گئی وہ دو منفذ جو قلب کی بائیں تجویف مین ہین ایک انمین سے متحرک رگ کا منہ ہی جو مشابہ ساکن رگ کے ہی اسی رگ کا نام شریان وریدی رکھا گیا ہی۔ یہ وہ رگ ہی جسمین ہو کر پھیپھڑہ سے قلب تک ہوا نفوذ کرتی ہی اور قلب سے پھیپھڑہ تک خون آتا ہی۔ اسی رگ کے منہ پر دو جھلیاں ہین جن دونون جھلیوں کا سقف باہر سے اندر تک ہی تاکہ بروقت داخل ہونے ہوا کے پھیپھڑہ سے قلب تک یہ سقف کھل جائے۔ دوسرا منفذ جو بائین تجویف مین ہی یہ منفذ اس متحرک رگ کا منہ ہی جو بڑی ہی جسکا نام اورطی رکھا گیا یہ وہی رگ ہی جو اصل اور جڑ ہی تمام شراعین بدنی کی۔ اور اسی منہ پر تین جھلیان ہین جن جھلیون کا سقف اندر سے باہر کی طرف ہی تاکہ جسوقت خون اور روح قلب سے نکلے یہ منہ کھل جائے اور بعد اسکے ایسا بند ہو جائے کہ پھر کچھ داخل ہونے نہ پائے یہی دونون تجویفین جو قلب مین ہین ہلا کرتی ہیں مگر بائین تجویف زیادہ ہلتی ہی اسلیے کہ یہ بائین تجویف خون اور روح حیوانی کو بمقدار تھوڑی حاوی ہی۔ لیکن بائین تجویف تھوڑی سی مقدار خون کو حاوی ہی اسی واسطے اسکی جنبش کم ہی۔ یہ بیان قلب کی دونون تجویفون کا تھا لیکن جو منفذ کہ داہنی تجویف سے بائین تجویف تک ہی اسکا حال ہی کہ داہنی طرف زیادہ کشادہ ہی اور پھر تنگ ہونے ہوتے تھوڑا تھوڑا یہان تک پہونچتا ہی کہ بائین تجویف تک آجاتا ہی۔ اور یہ بات اسواسطے ہوئی کہ جو خون جگر سے رگ اجوف مین داہنی جانب سے بائین جانب مین قلب کے آتا ہی اسی حاجت سے یہ منفذ اس طرح کا بنایا گیا بائین طرف یہ منفذ تنگ اسواسطے بنایا گیا تاکہ نہایت لطیف جز جو اس خون کا ہی قلب کے اس جانب مین نفوذ کرے۔ قلب کی دونون تجویفون کے نزدیک باہری طرف دو زائدہ کانون کی شبیہ بنائے گئے جنکو اذنا القلب کہتے ہین یہ زائدہ بائین تجویف کے نزدیک اس مقام پر ہی جہان پر رگ شریانی اس تجویف سے جڑی ہوئی ہی۔ لیکن جو زائدہ بائین تجویف کے پاس ہی اسکی جگہ وہ ہی جہان شریان عرقی اس تجویف سے جڑ گئی ہی۔ قلب کے واسطے اسکے قاعدہ مین جہان چوڑی جگہ ہی ایک غضروفی ہڈی ہی جو قاعدہ کے مشابہ ہی۔ قلب کو ایک جھلی محیط ہی جسکو غلاف کہتے ہین اور یہ غلاف قلب قلب سے

[illegible] اس علامت [illegible] قلب [illegible] ہے [illegible] حال [illegible] اور دو جھلیان جو سینہ کو تنصیف کرتی ہین وہ دونون اسی جھلی کے نصفی [illegible] متصل ہوتی [illegible] کہ اس جھلی کو وسط [illegible] ہوتی ہین ہمنے اس جھلی کا حال بخوبی جھلیون کے مقام پر بیان کردیا۔ قلب کی [illegible] اور حقیقۃ اس حرارت غریزی کا ہے جس سے قیام وجود حیوان کا ہے۔ اسی واسطے یہ عضو یعنی قلب بہتر اور بزرگ تر اعضا سے بدن [illegible] ہوا اسلیے کہ [illegible] ارتفاع بین بھی نہایت شریف اسکا لطف البیم ہے یعنی [illegible] ہوتا ہے روح اور حرارت غریزیہ کا مقدار کثیر ہے

باب بائیسوان حجاب اور اسکی منفعت کے بیان مین

حجاب [illegible] اب بیان کرتے ہین اسکا حال یہ ہے کہ بدن مین [illegible] دو بڑی بڑی تجویفین ہین ایک وہ تجویف جسمین سینہ کی ہڈیان گھرتی ہین [illegible] تجویف مین قلب اور پھیپھڑے [illegible] وہ [illegible] عضل مراق شکم شامل ہوتی ہے۔ اور یہ تجویف آخری حصہ سے [illegible] کے آخری حصہ تک پیٹرو کی ہڈی کے [illegible] اور خالی جگہ مین معدہ اور آنتین اور جگر اور پتہ اور تلی اور گردہ اور مثانہ اور رحم ہین۔ ان دونون تجویفون کے بیچ مین فاصل اور [illegible] عضلہ ہے جو مستدیر یعنے گول ہے اسی کو حجاب کہتے ہین۔ یہی عضلہ [illegible] سے شروع ہوا ہے اور [illegible] شکل نار [illegible] دونون جانب سے گذر کر یہان تک آتا ہے کہ تیرھوین گرینہ تک پہونچ جاتا ہے پھر اسی گرینہ سے اسی جگہ ملجاتا ہے اور تمام [illegible] پسلیون کے جڑ جاتا ہے۔ یہی عضلہ اپنے تمام جوانب اور کنارون مین لحمی ہے یعنے گوشت کی قسم سے ہے [illegible] متصل [illegible] ان اوتار کے جو عضل کے کنارہ سے آگئے ہین اسی عضلہ کو دونون طرفون سے دو جھلیان ڈھانپتی ہین ایک اوپر کی [illegible] متصل سینہ کی تجویف کے ہے اور اسکا مقام رویدگی اس جھلی سے ہے جو پسلیون کے اندر مڈھی ہوئی ہے اور ان دو جھلیون سے ہے جو سینہ کی تنصیف کرتی ہین۔ اور دوسری جھلی نیچے کی طرف تجویف شکم سے ملی ہے اسکا مقام رویدگی اس جھلی سے ہے جسکا صفاق نام ہے۔ حجاب مین دو سوراخ ہین ایک انمین سے گردون کے مقام پر ہے سوراخ وہی راستہ ہے جسمین سے ہوکر مری نکلتی ہے اور گردون کے اوپر کی طرف تیرہ جاتی ہے۔ دوسرا سوراخ وہ راہ ہے جسمین ہوکر قسم رگ اجوف کی اوپر والے اعضاے بدن کو جاتی ہے اور یہ گذرنا اسکا حجاب کے بیچ مین ہوکر ہے اور اسمین باستحکام جڑ جاتی ہے لیکن مری اس رگ سے نہین جڑتی بلکہ بذریعہ رباطات نرم کے اس رگ سے متصل ہوجاتی ہے۔ جو مقام کہ اسکے متصل ہے وہ معدہ کا منہ ہے۔ حجاب کی دو منفعتین ہین ایک یہ کہ سینہ کو کشادہ کرتا ہے اور سینہ کو سمیٹتا ہے ہمراہ تمام ان عضل کے جو سینہ کے حرکت دینے والے ہین دوسری منفعت یہ ہے کہ حجاب ایک آڑ ہے بیچ مین آلات تنفس اور آلات غذا کے یہ بیان حجاب کا تھا اور یہ آخری کلام ہے ان اعضاے مرکبہ مین جو آلات تنفس سے ہین۔ جسوقت ہمنے ان اعضا کے بیان مین ایسی شرح کردی جسمین کفایت ہے اب ہم شروع کرتے ہین بیان آلات غذا کا اور پہلے منہ کا اور مری اور معدہ کا بیان شروع کرتے ہین تاکہ ہمارا کلام اسی ترتیب سے ہو جس ترتیب سے ان اعضا کے مقامات بدن مین ہین اور انکے منافع کو بھی بیان کرتے ہین

باب تیئیسوان منہ کا بیان اور اس جھلی کا جو منہ مین مڈھی ہوئی ہے

جب ہمنے حال آلات مرکبہ تنفس کا بیان کردیا اب آلات مرکبہ غذا کا حال بیان کرتے ہین اور یہ آلات منجملہ اعضاے جسمانی کے ایک تو منہ ہے اور دوسرے مری تیسرے آنتین چوتھے شرب پانچوین جگر چھٹے پتہ ساتوین تلی آٹھوین مثانہ۔ اور پہلے ہم منہ اور مری

اور معدہ کا بیان کرتے ہیں اور [illegible] غذا [illegible] ہیں اور رباط اور وہ جھلی جو حنجرہ پر بندھی ہو
اور اسکے نیچے حنجرہ اور لہات [illegible] توہم بیان کر چکے اور ہر ایک ذات کی منفعت بھی لکھ چکے جب
ہڈیون کا ہمنے ذکر کیا۔ یہی زبان [illegible] انسانی اور افعال [illegible] یہ بات آشکار ہو کہ زبان سے کلام اور چکھنے کا
فعل ادا ہوتا ہو اور اسی زبان سے غذا [illegible] اور نگلنا افعال حسی سے ہو اور غذا کا الٹنا پلٹنا افعال
غذائی سے ہو زبان کا حال اور اسکی [illegible] نفسانی کا ہمنے بیان کیا لیکن وہ جھلی جو
منھ پر چڑھی ہوئی ہو متصل [illegible] معدہ [illegible] اس جھلی کی منفعت یہ ہو کہ تھوڑا سا تغیر غذا کو
منھ میں ایسا دے کہ غذا کی [illegible] معدہ کی [illegible] ہو جائے پس اسی تغیر کی وجہ سے معدہ پر غذا کا تغیر دینا اور اسکا
پکانا اور اسکو اپنی طبیعت کی طرف بدلنا آسان ہو جائے [illegible] سے غذا معدہ میں متغیر ہوتی ہو اسلیے کہ منشاء اس تغیر کا
معدہ [illegible] سے ہوتا ہو

باب چوبیسواں مری اور اسکے منافع کے بیان میں

مری ایک جرم لانبا اندر سے خالی [illegible] شروع ہوتی ہو جسکی انتہا حنجرہ کے اوپر والے کنارہ کے پاس ہو۔ مری جس جگہ
معدہ کا منھ شروع ہوتا ہو اس جگہ پر تنگ [illegible] ہوتے ہوئے حنجرہ تک تمام ہوتی ہو یہان پر کہ اسقدر وسیع ہو جاتی ہو کہ
اس سے زیادہ پھر اسمین وسعت نہین ہوتی۔ مری پیٹھ کی گریون پر دراز ہو گئی ہو [illegible] رباطات غشائیہ سے بندھی ہوئی ہو وضع مری کی
کجی لیے ہوئے ہو اور کجی کی وجہ یہ ہو کہ یہ اس مقام سے کجی ہو [illegible] میانی مقام پر ہو ان پہلی گریون کا پیٹھ کی گریون سے ہو پھر جسوقت
پانچوین گریہ کے اول [illegible] وسط سے داہنی طرف [illegible] ہو جاتی ہو [illegible] گریہ کے تا اینکہ یہ پانچوین گریہ تک پہونچتی ہو وسط سے
اس مقام پر اسواسطے الگ کی گئی [illegible] شریان [illegible] سے [illegible] تک اترتی ہو وہ [illegible] پانچوین گریہ سے سوا ہوتی ہو
اس مقام تک جہان پر اس شریان کی تقسیم ہو جاتی ہو [illegible] اسواسطے ہوئی کہ شریان کے بچانے کی حاجت اور اسکے محافظت کی
حاجت تھی اور یہ حاجت تھی کہ اس شریان کا ارتباط ان گریون سے [illegible] رباطات غشائی کے ہو جائے۔ جسوقت مری حجاب تک
پہونچتی ہو قبل از انکہ حجاب میں نفوذ کرے اور معدہ تک پہونچے یہان پر بہت اونچی ہو جاتی ہو اور شریان کو یاسے تجاوز کرکے بائین
طرف آجاتی ہو۔ پھر حجاب مین نفوذ کرکے مری اس مقام تک پہونچتی ہو جو متصل معدہ کے منھ سے ہو۔ اسی واسطے معدہ کا منھ بائین
طرف جھک گیا۔ مری دو طبقون سے مرکب ہو دونون کا مقام نشو معدہ کے دونون طبقہ ہین ایک انمین کا خارجی طبقہ ہو یہ طبقہ لحمی ہو
جسکی لیف یعنے ریشہ عرض مین گیا ہو دوسرا طبقہ اندرونی ہو یہ طبقہ عصبی ہو اسکی لیف طول مین گئی ہو اور اسمین ایک جھلی لپٹی
وہ بھی ہو جو منھ پر لگی ہو۔ مری کی منفعت کھانے کی چیز اتارنے مین ہو اور قے کرنے مین بھی ہو۔ نوالہ اتارنے مین یہ منفعت ہو
کہ طعام کو منھ سے جذب کرتی ہو اور معدہ تک دفع کرتی ہو۔ جذب اس طبقہ سے ہوتا ہو جو طول مین گیا ہو جسوقت کہ مری کھنچتی ہو اور
سکڑتی ہو اور حنجرہ اوپر تک منھ کی طرف اٹھتا ہو اور غذا اترکر معدہ تک جاتی ہو۔ اور دفع بیرونی طبقہ سے ہوتا ہو جسوقت مری
اس چیز پر شامل ہو جاتی ہو جسکو جذب کیا ہو اندرونی طبقہ نے اور اسی جذب کی ہوئی چیز کو گرفت کرتی ہو پس وہ چیز دفع ہو کر معدہ تک اترتی ہو
[illegible] اسکو گرفت کرکے [illegible] مری [illegible] وہ چیز [illegible] سے باہر نکل آئے [illegible] منفعت [illegible]

کہ یہی طبقہ بیرونی تہا جسوقت گرفت اُس چیز پر کرتا ہے جسکو معدہ جاری ہو رہا ہے پس اُسکو یہی طبقہ باہر تک نکال لاتا ہے - اسی سبب سے نوالہ
اُتار لینا اور طعام کو اندر پہونچانا آسان تر ہے بہ نسبت قے کرنے کے اسواسطے کہ نوالہ اُتارنا مری کے دونون طبقون سے ہوتا ہے لیعنے داخلی اور
خارجی دونون طبقہ کہ داخلی طبقہ جذب کرتا ہے اور خارجی طبقہ دفع کرتا ہے - اور قے مری کی ایک ہی طبقہ سے ہوتی ہے اور یہی خارجی طبقہ ہے جو
قے کو اندر سے باہر دفع کرتا ہے اور کوئی چیز ایسی نہین ہے جو اسکو معدہ کی طرف جذب کرے - یہ بیان مری اور اُسکے منافع کا تھا -

باب چھبیسوان معدہ اور اُسکی منفعت کا بیان

معدہ پیٹ کے بائین طرف رکھا ہے اور معدہ کی گہرائی شاید داہنی طرف جھکی ہوئی ہے اور معدہ کے داہنی طرف جگر ہے اور اپنے پانچ زوائد سے
معدہ جگر کو گرفت کیے ہوے ہے اور بائین طرف معدہ کے تلی ہے - اور پیچھے معدہ کی لپشت کے متصل اور اوپر معدہ کے ترب ہے - معدہ اپنی شکل مین
اُس کدو کے مشابہ ہے جسکے دونون سرے لانبے ہون ظاہر بدن کے جو سطح معدہ کا متصل ہے وہ گول ہے پیٹھ کے متصل معدہ مسطح اور ہموار ہے
گہرا مقام جو معدہ کے اندر ہے زیادہ وسیع ہے بہ نسبت اُس مقام کے جو معدہ کے منہ سے متصل ہے جس مقام پر معدہ کی گہرائی مین وسعت ہے
وہان پر منفذ معدہ کا جو آنت تک گیا ہے زیادہ تنگ اور چھوٹا ہے اور جس مقام پر معدہ کا گہرا و تنگ ہے اُسکا منفذ جو مری تک گیا ہے
زیادہ ہے بہ نسبت اُس منفذ کے جو آنت تک گیا ہے خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ معدہ کا منفذ نیچے والا بڑا ہے اور اوپر والا چھوٹا ہے - معدہ مرکب دو طبقون سے ہے
ایک اندرونی دوسرا بیرونی - اندرونی طبقہ اُس جھلی کی قسم سے ہے جو عصبی ہو اور لیف اس طبقہ کی یعنے ریشہ طول مین گیا ہے اور اسی طبقہ
اندرونی مین ایک لیف مورب یعنے اوریب مین گئی ہے - بیرونی طبقہ پیچھے کی طرف گردون سے بندھا ہوا ہے اور دونون جانب جگر اور طحال سے
بذریعہ اُن جھلیون کے بندھا ہے جو کہ جگر اور طحال پر چڑھی ہوئی مین اور اپنے مقام نشو تک جو صفاق ہے پہونچی ہوئی ہیں - خاص منفعت معدہ کی
یہ ہے کہ غذا کو طبخ دے اور اُسمین تغیر پیدا کرے اور اُسکو آمادہ ایسی ہیئت پر کرے جو مناسب جگر ہو اور اُسی غذا کو امعا کے اندر سے
جگر تک دفع کرے تاکہ اس طریقہ سے جگر پر غذا کا تغیر دینا اور اُسکو جوہر خون کی طرف بدلنا آسان ہو جس طرح منہ غذا کو ایسا بدل دیتا ہے کہ معدہ کو
اُسکا پکانا اور تغیر دینا اُسکا طرف طبیعت اپنی کے آسان ہوتا ہے اسی طرح معدہ غذا کو ایسا بدل دیتا ہے کہ جگر پر اُسکا پکانا اور متغیر کرنا اُسکا طرف
جوہر خون کے آسان ہوتا ہے - یہ بات اس طرح پر ہے کہ معدہ مثل خزانہ کے غذا کے واسطے ہے - اور یہ فعل معدہ کا جو غذا مین ہوتا ہے اسی کو ہضم اول
کہتے ہین - لیکن منفعت معدہ کے ہر جز کی جن سے معدہ مرکب ہے اور وضع اور شکل اُنکی پس اُسکو اب بیان کرتا ہون - معدہ کا دو طبقون سے مرکب ہونا
براہ دو منفعت کے ہے ایک منفعت غذا کو مری سے جذب کرنا اور یہ جذب اندرونی طبقہ سے معدہ کے ہوتا ہے جسکی لیف طول مین گئی ہے مثل مری کے
اُس اندرونی طبقہ کے جسکی پیدائش اُسی طبقہ اندرونی سے معدہ کے ہے - یہ جذب اس طرح پر ہوتا ہے کہ معدہ بروقت نوالہ اُتارنے کے اوپر کی
طرف بجانب مری اُونچا ہو جاتا ہے اور غذا بطرف معدہ کے مری سے کھینچتی ہے جیسے آدمی اپنے دو ہاتھ اسواسطے پھیلائے تاکہ بروقت حاجت
اُن چیزون کو لے لے - دوسری منفعت غذا کا معدہ مین ٹھہرانا اور یہ ٹھہرانا بذریعہ بیرونی اُس طبقہ مری کے ہوتا ہے جسکی پیدائش معدہ کے
اُسی بیرونی طبقہ سے ہے اُسکی توضیح یہ ہے کہ غذا جسوقت جذب ہو کر معدہ پر وارد ہوئی اور معدہ اُس پر شامل ہوا تمام اطراف سے اپنے اُسکو
معدہ نے پکڑ لیا اور اُسے دیر تک پکڑے رہا کہ غذا ہضم ہو گئی پھر جسوقت معدہ نے اپنی یہ حاجت غذا سے پوری کر لی اُسوقت اس غذا کو آنتون کی
طرف دفع کرتا ہے اور یہ فعل اُسوقت ہوتا ہے کہ جسوقت اوپر کی جانب معدہ کی اُس چیز کو گرفت کرتی ہے جو اُسی مقام مین ہے اور نیچے کی طرف سے
معدہ پھیل جاتا ہے اور وہ مقام معدہ کا جسکا نام بواب ہے کھل جاتا ہے پس جو چیز معدہ مین ہے امعا کی طرف دفع ہو جاتی ہے مثال اسکی یہ ہے

کہ جسطرح آدمی ہتیلی مین تر چیزون کو لیکر دبائے جو رطوبت اُن چیزون مین ہوگی سب کر باہر نکل آیگی اسی طرح معدہ مین غذا کو یہی کیفیت عارض ہو
-تی ہے جسوقت معدہ اُسکو دباتا ہے کہ اُسوقت غذا کی مقدار مناسب آنتون کی طرف نکل آتی ہے یہ عمل معدہ کا اُس بیرونی طبقہ سے ہوتا ہے جسکی
لیف عرض مین گئی ہے - یہی حال تمام اُن اعضا کا ہے جنمین طبقات بنائے گئے ہین - اس مقام پر بہت سے نسخہ جوامع کے ناقص تھے اور جو
نسخہ نسبتاً صحیح شدہ جوامع سے تھا اُسمین یہ لکھا ہے کہ جس طبقہ کی لیف عرض مین گئی ہو وہ امساک یعنی ٹھہرانے کے واسطے بنایا گیا ہے
اور جس طبقہ کی لیف طول مین گئی ہو وہ فعل جذب کے واسطے بنایا گیا ہے **مترجم** جوامع سے مراد مصنف کی ایک کتاب خاص ہے جو کسی
حکیم کی حکمائے سابقین مین سے ہوگی لیکن جن کتابون کا ذکر صدر کتاب ہذا مین مصنف نے کیا ہے اُسمین یہ تصریح اس کتاب کا نام مترجم کو
یاد نہین پڑتا شاید جوامع سے مراد متعدد کتابین ہون جو فن تشریح مین لکھی گئی ہین **متن** ہر ایک طبقہ کی منفعت یہ ہے کہ اندرونی طبقہ عصبی بنایا گیا
کہ اُسمین حاجت قوت حس کی تھی یعنی غذا کی خواہش کی حس کرے اور یہ اسطرح پر ہے کہ خالق نے اپنی حکمت سے معدہ کے اندرونی طبقہ مین سوائے
اور تمام اعضا سے اندرونی کے ایک قوت حس کی رکھی ہے جسکے ذریعہ سے حیوان دریافت کرتا ہے کہ جتنی غذا اُسکو درکار ہے اُس سے یہ کم ہے اسی حس سے
حیوان طلب غذا پر آمادہ ہوتا ہے اور اسی حس کا نام بھوک رکھا گیا ہے - اکثر اوقات یہ حس معدہ کے منہ مین ہوتی ہے لیکن اور اعضائے بدنی
اُنہین وقت حاجت غذا کا حس نہین کرتے بلکہ اُنمین اسیقدر قوت ہے کہ غذا طرف آن اعضا کے رگون مین ہوکر جاتی ہے پس اُسکو اپنی طرف
جذب کر لیتے ہین اور اپنی غذا بناتے ہین - معدہ کو حاجت وقت غذا کے حس کرنے کی اسواسطے ہوئی کہ اور سب اعضا عصارہ غذا کو اُن رگون
جذب کرتے ہین جو رگین جگر سے قسمت پاکر اُن تک پہونچی ہین - اور جگر عصارہ غذا کو آنتون سے جذب کرتا ہے اور آنتین غذا کو معدہ سے
جذب کرتی ہین یعنے ہر عضو موخر سے پہلے ایک عضو مقدم ایسا ہے کہ مُوخر اپنے مقدم سے غذا کو جذب کرتا ہے مگر معدہ کے واسطے کوئی
عضو مقدم ایسا نہین ہے جس سے بروقت حاجت غذا کو جذب کرے اسواسطے محتاج قوت حساسہ قوی کا ہوا تاکہ حاجت سے کم مقدار
غذا کا حس کرے اور حیوان کو غذا کے باہر سے لینے پر برانگیختہ کرے اسیواسطے معدہ مین یہ حس رکھی گئی جسکا نام بھوک ہے - اور اس سے حس
پیدا کرنے کے واسطے دماغ سے ایک جوڑہ پٹھہ کا اُترکر معدہ کے منھ مین اور تمام اجزائے معدہ مین ٹھہرتا ہے تا اینکہ قعر معدہ تک پہونچ جاتا ہے
اور اسی منفعت کی نظر سے اندرونی طبقہ معدہ کا عصبی بنایا گیا - لیکن بیرونی طبقہ معدہ کا لحمی بنایا گیا تاکہ معدہ بسبب ایسے طبقہ کے گرم
رہے پس غذاؤن کو جو اُسکے اندر ہون ہضم کرے اور اسی حرارت سے غذاؤن مین نضج پیدا کرے اس وجہ سے کہ گوشت کا مزاج گرم ہے
معدہ کے اس طرح پر رکھنے کی منفعت یہ ہے کہ معدہ متصل بائین جانب جگر کے اور داہنی طرف طحال کے رکھا گیا اسلیے کہ جگر داہنی طرف رکھا گیا ہے
اور یہ تلی سے بڑا ہے پس محتاج مقام وسیع کا تھا اور طحال بائین طرف رکھا ہے جو جگر سے چھوٹا ہے پس محتاج اسکا ہے کہ جگر کے مقام سے تنگ
مقام مین رکھا جائے - جگر اور طحال کا مقام دونون طرف معدہ کے اور عضل پشت کا مقام معدہ کے پیچھے اور ثرب کا مقام معدہ کے سامنے
اسواسطے تجویز ہوا تاکہ ہر ایک عضو معدہ کو گرمی پہونچائے اور اُسکی حرارت مین زیادتی کرے تاکہ معدہ غذاؤن کو طبخ دے اور ہضم کرے
اور تاکہ عضل پشت بمنزلہ تکیہ اور ستون کے معدہ کے واسطے ہو جس پر معدہ تکیہ کرے یا ٹیک لگائے معدہ ان اعضا سے اسواسطے باندھا گیا
تاکہ بروقت قوی حرکات کے اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے - معدہ کی شکل گول اسواسطے بنائی گئی کہ قبول آفات سے دور رہے اور اسواسطے
کہ بہت سی غذا کی اُسمین گنجائش ہو معدہ کا دونون طرف لانبا ہونا اسواسطے ہے کہ اوپر کی لنبائی سے مری کے لگنے کا فائدہ ہو اور نیچے کی
لنبائی اسواسطے ہوئی کہ آنت کا اتصال معدہ سے نیچے کی طرف اُسی مقام پر ہے جہان پر وہ منفذ ہے جسکا نام بواب رکھا گیا ہے - اوپر کی طرف

معدہ کا تنگ ہونا اور نیچے کی طرف کشادہ ہونا معدہ کے قعر کا آدمی مین سطر اس غرض کے ہی کہ چونکہ آدمی کا سیدھا قد ہی اور جن غذاؤن کو
آدمی کھاتا ہی وہ منحدر ہو کر نیچے کو گرتی ہین اور معدہ کے نیچے کی طرف اترتی ہیں لہذا احتیاج اسکی ہوئی کہ نیچے کا مقام معدہ مین
زیادہ وسیع بنایا جائے تاکہ بہت سی مقدار کی اسمین گنجایش ہو۔ جو منفذ معدہ کا مری تک ہی اسکا کشادہ ہونا اس غرض سے ہی کہ آدمی
بسا اوقات سخت چیزون کو نگل جاتا ہی یا ایسی چیزون کو جو دانت سے خوب چبا کر باریک نہو گئی ہون کہا جاتا ہی لہذا حاجت اسکی ہوئی کہ
راہ ان چیزون کے اترنے کی کشادہ رہے تاکہ یہ چیزین بآسانی مری مین ہو کر گذرین پس منفذ معدہ کا جو مری تک ہی کشادہ بنایا گیا معدہ کا
سوراخ نیچے والا جو آنت تک ہی تنگ بنایا گیا اسلیے کہ حاجت اس منفذ کی بخلاف حاجت منفذ اول کے تھی اسکا بیان یہ ہی چونکہ غذا معدہ سے
آنتوں مین اترتی ہی بعد اسکے کہ خوب پس جائے اور ہضم ہو جائے ایسی غذا جانے کو تنگ راہ منع نہین کر سکتی۔ اور دوسری حاجت یہ تھی چونکہ
معدہ کے نیچے والے اجزا کو احتیاج اسکی ہی کہ منضم ہو جائین اور ملجائین اور یہ وہی جز ہی جو بنام بواب مشہور ہی جسکو بخوبی چسپان ہونے
اور ملجانے کی حاجت ہی تاکہ غذا کو اتنی دیر تک ٹھہرائے کہ ہضم ہو جائے اور تا ہضم کامل کسیقدر غذا باہر نہ نکل سکے اور جب معدہ اپنی حاجت کو
غذا کی نسبت پورا کر لے بعد اسکے آنتون کی طرف دفع کرے لہذا نیچے والے منفذ معدہ کا تنگ بنایا گیا اسلیے کہ تنگ ہونا اس فعل کے زیادہ مناسب ہی
بہ نسبت کشادہ ہونے کے یہ بیان مری اور معدہ کا ہی کہ جو جاننا چاہیے

باب چھبیسواں آنتون کے بیان مین اور انکی منفعتون کا بیان

آنتین پیٹھ کی گریون پر رکھی ہوئی ہین اور جو ڈھی ہڈی پر پیٹھ کے اور ان رباطات سے بندھی ہوئی ہین جو صفاق سے اُگے ہین آنتین کھی ہوئی ہین
انتہا سے اس منفذ معدہ کے جو نیچے کی طرف ہی جو بنام بواب مشہور ہی اس مقام تک جسکا نام دبر رکھا گیا ہی آنتین کجی کے ساتھ رکھی ہوئی ہین
اور انمین لپیٹ دی ہوئی اور چکر کرتی ہوئی بائین طرف سے پھیری شروع ہو کر داہنی طرف گئی ہین اور داہنی طرف سے شروع ہو کر بائین
طرف۔ آنتین دو طبقون سے مرکب ہین لیف ہر طبقہ کی انمین سے چوڑائی مین گھوم گئی ہی جو ہر جسمانی آنتون کا جوہر معدہ سے مشابہ ہی۔
عدد آنتون کے چھ ہین تین آنتین پتلی ہین اور یہ اوپر والی آنتین ہین جو اس بواب سے متصل ہین جو معدہ سے متعلق ہین تین آنتین
موٹی ہین انکی ابتدا اس مقام سے ہی جو آخری جگہ پتلی آنتون کی ہی۔ تین آنتین پتلی انمین سے ایک وہ ہی جسکا نام اثنا عشری یعنے وہ
آنت بارہ انگل کی ہی اسی آدمی کے انگل سے جسکی یہ آنت ہی اور بارہ انگل سے مراد تین قبضہ ہین قبضہ اسکو کہتے ہین کہ چار انگلیان ملا کر
ناپے۔ یہ آنت پیٹھ پر رکھی ہی اسمین کجی اور پیچ مثل اور آنتون کے نہین ہی۔ دوسری آنت جسکو صائم کہتے ہین اسکا نام صائم یعنے روزہ دار
اسواسطے رکھا گیا کہ ہمیشہ غذا سے خالی پائی جاتی ہی یہ آنت پیچیدہ ہی اور کج ہی داہنی طرف سے شروع ہو کر بائین طرف گذرتی ہی اسی طرح
سب آنتین باقیماندہ کہ وہ بھی رفتہ رفتہ پیچیدہ ہوتی ہین اور لپٹتی ہین۔ تیسری آنت اسکا دقیق نام رکھا گیا ہی یہ پہلی آنت سے مشابہ ہی
سواسے اسکے کہ غذا سے خالی نہین پائی جاتی گندہ اور موٹی تین آنتین انمین سے پہلی آنت کا نام اعور ہی یہ آنت اس آنت کے بعد ہی
جسکا نام دقیق رکھا گیا ہی اعور مین وسعت زیادہ ہی اور داہنی طرف سے شروع ہوتی ہی اعور اسکا نام اسواسطے رکھا گیا کہ اسکے ایک ہی
منھ ہی اسی منھ کی راہ سے جو فضلہ غذا کا داخل ہوتا ہی نکلتا بھی اسی منھ سے ہی جس طرح اعور آدمی کی ایک ہی آنکھ ہوتی ہی یہ آنت یعنی اعور قولون
تک آنت تک داخل ہوتی ہی اسلیے کہ اعور مشابہ ایک کیسہ کے ہی جسمین اوپر کی طرف سوراخ ہو اور نیچے تک آیا ہو مثل تمام آنتون کے۔
دوسری موٹی آنت جسکا نام قولون مشہور ہی یہ آنت بائین طرف گذرتی ہی بعد ازان کہ پہلے داہنی طرف بجانب جگر یعنی رگ تمثل اوپر کے

بلند ہو جائے اسکا نام قولون اسواسطے رکھا گیا جو فضلہ کہ مرض قولنج مین رک جاتا ہی وہ اسی آنت مین محتبس ہو جاتا ہی تیسری
آنت موٹی آنتون مین سے وہ ہی جسکا نام معا مستقیم ہی یہ وہی آنت جسکا کنارہ نزدیک مقعد کے ہی اور اسکا نام سرم اور دبر بھی
رکھا گیا ہی اور یہی آنت سب آنتون میں زیادہ ادبھلی ہوئی ہی - بیچ مین آنتون کی پیٹ کے متحرک اور ساکن رگین ہین لیکن
زیادہ ان پھیرون مین وہی رگیں ہین جنکو ماساریقا کہتے ہین کہ یہ رگین اس مقام سے آگے آتی ہین جو باب کے نام سے مشہور ہی اُنمین
آنتون مین چھوٹی کے بھی شعبہ آتے ہین اکثر آوردہ اور شریانین کے شعبہ درمیان اوپر والی تین آنتوں کے آتے ہین یعنی پتلی آنتین ہین
اور ہمنے ان رگون کی تقسیم اسوقت بیان کر دی ہی جب ذکر اوردہ اور شریانین کا اپنی جگہ پر کیا ہی ان اوعیہ کے بیچ مین چند جھلیان ہین
جو انکو باندھتی ہین اور انکے بیچ مین گوشت بھی ہی جسپر یہ ٹکتی ہین اور جس موضع تک یہ اوعیہ آتے ہین انکو مراق کہتے ہین ان جھلیون کا
ذکر ہمنے جھلی کے مقام پر کر دیا ہی یہ بیان آنتون کا تھا باقی رہی منفعت آنتون کی وہ یہ ہی کہ آنتون کی طرف اور آنتون کی اس ترکیب کی
طرف حاجت اسواسطے ہوئی ہی کہ غذا ہضم ہونے کے بعد معدہ سے آنتون کی طرف نفوذ کرے - اسی واسطے اُن آنتوں کی طرف اُس رگ سے
جسکا باب نام ہی جداول مین بہت سی رگین آتی ہین جنمین صاف شدہ جوہر غذائے ہضم شدہ کا معدہ سے گذرتا ہی پس یہ رگ اُسکو جگر تک
پہونچا دیتی ہی - آنتون مین باوجود اس غذا کے پہونچا دینے کے ایک قوت ہی جس سے غذائے ہضم شدہ مین ایک قسم کا اور تغیر بھی ہوتا ہی اور وہ
تغیر یہ ہی کہ غذا بعد اسکے کہ معدہ مین ہضم ہو جائے جسوقت بواب سے نفوذ کر کے پتلی آنتون تک آتی ہی خلاصہ اور عصارہ غذا کا نفوذ کرتا ہی
اُن رگون مین جو آنتون تک گئی ہین اور اُس رگ مین ہو کر جو بنام باب مشہور ہی جگر تک پہونچتا ہی تاکہ جگر اُس خلاصہ کو متغیر کر کے خون
بنادے جس طرح پہلا تغیر غذا کو منہ مین ہوتا ہی اُس گذرنے مین جس سے غذا منہ سے چلکر مری تک پہونچتی ہی تاکہ معدہ پر غذا کا بدل دینا
آسان ہو جائے اسی طرح پتلی تین آنتوں مین بھی ایک قوت ایسی بنائی گئی ہی کہ ادھر سے جب غذا معدہ سے نکلکر گذرتی ہی اس گذرنے کے
وقت یہ آنتین بھی اسمین ایک دوسرا تغیر کر دیتی ہین جسکی جہت سے جگر کو اُس خلاصہ غذا کا خون کی طرف بدلنا آسان ہو جاتا ہی لہذا جوہر
ان آنتون کا مشابہ جوہر معدہ کے بنایا گیا جو قریب جوہر معدہ کے ہی - اور اسی منفعت کی نظر سے آنتون کی طرف حاجت ہوئی - باقی رہی
ہر آنت کی منفعت بہ نسبت اُسکی نہاد اور ترکیب کے اُسکو اب ہم بیان کرتے ہین - آنتون کے پھیرے اور انکا پیچ ہونا اسکی حاجت یہ تھی تاکہ غذا
انمین دیر تک ٹھہرے اور بہت جلد حیوان کے بدن سے نکل نجائے کہ اُسکے جلد نکل جانے سے تناول غذا پر ہمیشہ چند مرتبہ اور متواتر محتاج
اور اگر غذا کا چند مرتبہ محتاج ہوتا پاخانہ بھی بار بار پھرتا - اور یہ فائدہ ہی تاکہ ہضم غذا کا بسبب دیر تک ٹھہرنے کے آنتون مین بخوبی ہو جائے
اور اتنے زمانہ مین آنتین غذا سے اُس مقدار کو اپنی غذا بنالین جو قریب آنتون کی طبیعت کے ہو - اثنا عشری آنت کا سیدھا رکھنا
پیٹھ کی ہڈی پر اسواسطے ہی تاکہ جو ساکن اور متحرک رگین اور پٹھے آنتون میں آتے ہین اُنکے آنے کی ایک جگہ خالی اور باوسعت رہے
آنتون کا دو طبقون سے مرکب ہونا جنکی لیف عرض مین گئی ہی بنظر دو منفعت کے ہی - ایک تو یہ کہ قبول آفات سے دور رہین اسکا
مشاہدہ ہی چونکہ بعض اوقات آنتون مین بہت سے مواد خراب کی ریزش ہوتی ہی اور وہ ایسے مواد ہوتے ہین کہ آنتون کو چھیل دین اور
کاٹ کاٹ کر گرا دین اور انمین عفونت پیدا کرین اسی وجہ سے انمین حاجت دو طبقون کی ہوئی کہ اگر ایک طبقہ کو بلا آفت پہونچے
دوسرا طبقہ اسکے قائم مقام رہے - چنانچہ دیکھا جاتا ہی اُن بیماریون مین جنمین آنتون مین قرحہ پڑ جاتے ہین کہ اسہال داخلی بعض آنتون کا
پڑ جاتا ہی اور بعد ازین اُسکے ٹکڑے نکلتے ہین اور باوجود اس خرابی کے آنت کا وہ فعل باطل نہین ہوتا جو غذا کے نافذ کر دینے کا باقی

نکالنے کا ہی اسواسطے کہ یہ فعل اسوقت وہ طبقہ کرتا ہی جو بیرونی طبقہ ہی۔ دوسری منفعت یہ ہی کہ حاجت قوت دافعہ کے شدید ہونے کی تھی وہ قوت دافعہ جو غذا کو اور براز کو دفع کرتی ہی۔ اسی واسطے لیف انکی عرض مین گئی ہی اسلیے کہ جو لیف عرض مین جاتی ہی تمام اعضاے بدن مین کسی عضو کے کیون نہو وہ اسواسطے بنائی گئی کہ فعل قوت دافعہ کا کرے۔ نیچے والی تین آنتون کا موٹا ہونا اوپر والی تین آنتون سے اسواسطے ہوا اور حاجت اسکی یہ تھی کہ آدمی براز کے واسطے بکثرت باربار نہ اٹھا کرے بلکہ بیچ مین ایک مرتبہ براز نکلنے کے دوسرے مرتبہ تک زمانۂ دراز کی مہلت ہو۔ اسلیے کہ براز اگر نیچے اترآتا اور وہ مقام تنگ ہوتا جلدی بھر جاتا اور تب اس آدمی کو اسکی احتیاج ہوتی کہ بھرے ہوے مقام کو خالی کردے لہذا دفع براز کے واسطے ہر وقت ہم اٹھا کرتا اسی واسطے مثانہ بھی کشادہ بنایا گیا تاکہ جب پیشاب اسمین اترکے آئے جلدی بھر نہ جائے اور اسکے بھر جانے سے آدمی کو بار بار پیشاب کی حاجت بکثرت ہر وقت نہوا کرے۔ جو رگین امعا مین اس رگ سے آتی ہین جسکا نام باب مشہور ہی یہ اسواسطے ہی کہ جو کچھ امعا مین صاف شدہ غذا اور اسکا عصارہ ہا مین اسکو جگر تک پہونچا دین لیکن زیادہ عدد یا زیادہ مقدار ان رگون کی اوپر والی آنتون مین اسواسطے آئی کہ ان آنتون مین عصارۂ غذا جو معدہ سے اترکر آتا ہی زیادہ ہوتا ہی

باب ستائیسوان ثرب اور اسکی منفعت کا بیان

ثرب دو طبقون سے مرکب ہی جو کثیف اور رقیق ہین ایک طبقہ دوسرے پر لپٹا ہوا ہی بیچ مین دونون طبقون کے بہت سی متحرک اور ساکن رگین جو قائم مقام اس جیز کے ہوتی ہین جسکو بند ھن اور ستون کہنا چاہیے۔ بیچ مین دونون طبقون کے بہت سی چربی ہی۔ ثرب آنتون کے اوپر طافی ہی یعنی ترتی ہی شکل اسکی مشابہ تھیلی یا ہمیانی کے ہی پیدائش اسکی اس جھلی سے ہی جسکا نام صفاق مشہور ہی مقام اسکی پیدائش کا معدہ کے منھ سے اوپر کی طرف ہی اور معدہ کی تجویف کی ابتدائی مقام سے میری مراد اس مقام سے تجویف کا منھ ہی جہان سے معدہ کا منھ پیدا ہوتا ہی منتہا ثرب کا نزدیک اس آنت کے ہی جسکا قولون نام ہی کبھی ثرب جگر کے بعض کنارون سے جڑ جاتی ہی اور پیچھے والی پسلیون کی طرف چلتی ہی مگر ایک کسی خاص پسلی کی طرف نہین جاتی ہی بلکہ جدھر اتفاقاً چلی گئی لیکن اکثر تو یہی ہی کہ معدہ اور طحال اور قولون سے جڑ جاتی ہی حاجت ثرب کی یہ ہی کہ معدہ اور آنتون کی گرمی کو بڑھائے اور جو ساکن اور متحرک رگین اسمین ہین انسے مرتبط ہو جائے یہی بیان مری اور معدہ اور آنتون کا تھا اور یہی منافع ہر ایک کے ہین جو بیان ہوے انکو جاننا چاہیے

باب اٹھائیسوان کبد یعنی جگر اور اسکے منافع کے بیان مین

جگر بدن کے داہنی طرف رکھا ہی اور اوپر والی شراسیف کے نیچے شراسیف پسلیون کے دونون کونے کو کہتے ہین جگر کی شکل ہلال کے مشابہ ہی جگر مین ایک طرف گہراو ہی دوسری طرف ماہی پشت ہی گہری جانب اسکے معدہ اور آنتون کے متصل ہی اور معدہ کو بطور لقمہ کے لیے ہوے ہی اور اپنے زوائد سے معدہ پر شامل ہی اپنے ان زوائد سے جنکو اطراف جگر کہتے ہین جگر کی جانب محدب یعنی ماہی پشت حجاب سے متصل ہی اور اسکو چھو رہی ہی اور اس طرف جگر حجاب سے بذریعہ رباطات غشائی کے بندھا ہوا ہی اور ان رباطات سے جگر کو ارتباط اس جھلی سے ہی جو اسپر لپٹی ہوئی ہی یہ وہ جھلی ہی جو صفاق سے پیدا ہوئی ہی اور پیچھے والی پسلیون سے جگر اسی طرح بندھا ہوا ہی۔ اور گہراو کی طرف معدہ اور آنتون سے اور ان رگون سے بندھا ہوا ہی جو جگر سے بطرف ان اعضا کے جگر سے آتی ہین اور ان جھلیون سے بندھا ہی جو جگر کو ڈھانپے ہین۔ جگر کی تعداد سب آدمیون مین یکسان اور برابر نہین ہوتی بلکہ بڑائی مین

اور اطراف کے شمار مین مختلف ہی پس بعض آدمیون مین بڑا ہوتا ہی اور بعض آدمیون کے بدن مین چھوٹا ہوتا ہی لیکن آدمی کے بدن مین بنسبت اُس حیوان کے جسکا قد مساوی جثۂ انسان کے ہو ضرور بڑا ہوتا ہی جگر کے اطراف کا شمار یہ ہی کہ بعض آدمی کے جگر مین دو کنارہ ہوتے ہین اور بعض آدمی کے تین کسی کے جگر مین چار اور پانچ ہوتے ہین آدمی کا جگر اندرونی رخ سے بدن کے شروع ہوتا ہی اور اسی جانب کو لمبا ہی اور جو رگ بنام بواب مشہور ہی وہ اسی جانب سے پیدا ہوتی ہی اور یہی جانب مقعر یعنے گہراو جگر کے ہی - یہ رگ قبل اسکے کہ جگر سے نکلے پانچ قسمون پر منقسم ہوتی ہی جو قسمین اطراف جگر مین اُگتی ہین اور ہر ایک قسم ان پانچون مین سے بہت قسمون کی طرف تقسیم پاتی ہی جو پتلی پتلی ہوتی ہین اور قعر معدہ تک اور اثنا عشری نامے آنت تک آتی ہین - بڑی قسم انہین کی اُس آنت مین آتی ہی جسکا صائم نام ہی - باقیماندہ تمام آنتون مین تقسیم پاتی ہی تا اینکہ معاء مستقیم تک آتی ہی - ہمنے ان رگون کا حال بیان کر دیا جہان ساکن رگون کا حال یعنے جگر سے جو رگین نکلتی ہین اُنکا حال بیان کیا ہی - جگر ان رگون کا محتاج اسواسطے ہوا تاکہ عصارۂ غذا کو اُٹھائین اور اُس عصارہ کو خون بنا کر رگون کی طرف نافذ کر کے تمام اعضا کی طرف پہونچائے - اسواسطے جوہر جگر کا جوہر خون سے مشابہ ہی - یہ اسواسطے ہی کہ غذا ہضم ہونے کے بعد معدہ مین جب بواب سے چل کر اثنا عشری مین داخل ہوتی ہی اور اُس آنت سے گذر کر اُس آنت مین جاتی ہی جسکا صائم نام اور صائم سے نفوذ کر کے معاء دقیق مین پہونچتی ہی پھر یہ آنت یعنے معاء دقیق عصارۂ غذا کو اُن رگون مین لیجاتی ہی جو اس آنت مین بوات نامے رگ سے آتی ہین اور یہ رگین اسی عصارہ کو جذب کر کے اُس رگ تک پہونچاتی ہین جو باب کے نام سے مشہور ہی اور یہین سے جگر کے اندر پہونچ جاتی ہین اور پھر اُن رگون مین یہ غذا مستغرق ہوتی ہی جو جگر مین پھیلی ہین اور باب نام رگ سے قسمت پا کر یہ رگین جگر مین آئی ہین اب اس غذا کو جگر اپنی اُس قوت سے جوہر خون کی طرف متغیر کرتا ہی جو جگر کی قوت مغیرہ کہلاتی ہی اور خون بنا کر اُسکو اُس بڑی رگ مین دفع کرتا ہی جسکا نام اجوف مشہور ہی اجوف سے یہ خون تمام اعضاے بدن کو پہونچتا ہی

باب اُنتیسوان تلی اور اُسکی منفعتون کے بیان مین

طحال یعنے تلی بدن کے بائین جانب رکھی ہی شکل اسکی لانبی ہی اسمین کسیقدر گہراو بھی ہی جو معدہ کے متصل ہوتا ہی - اور پیچھے والی پسلیون کے قریب ماہی پشت ہو جاتی ہی - تلی بہت سے رباطات سے بندھی ہی جنکی پیدائش اُسی جھلی سے ہی جو تلی کو ڈھانپتی ہی - وہ جانب تلی کی جو ماہی پشت ہی پیچھے والی پسلیون سے ملی ہی - گہری جانب تلی کی معدہ سے ملی ہی - تلی سے دو وعاء یعنے ظرف متصل ہوتے ہین ایک اُنمین کا بڑا ہی جسکا مقام پیدائش جگر کے گہراو کی طرف سے ہی - یہ ظرف تلی مین بمنزلہ گردن کے ہی اسی سے تلی مرۂ سودا کو جسقدر جگر کے خون مین ہی جذب کرتی ہی - دوسرا وعاء یعنے ظرف چھوٹا ہی جو بیچ مین تلی اور معدہ کے منھ کے ملا دیتا ہی اسی ظرف مین مقام ریزش مرۂ سودا کا معدہ کے منھ تک بنا ہی یعنے اسی طرف سے مرۂ سوداوی سے فم معدہ پر گرتا ہی تاکہ اشتہا مین قوت ہو اور بھوک لگے - طحال کی منفعت اور حاجت اسکی طرف یہ بھی کہ دُرد خون کو اور ثقل خون کو صاف کرے اور دُرد یا تلچھٹ کو اپنی طرف اُس ظرف سے جذب کرے جو تلی تک جگر کے گہرے جانب سے آیا ہی اور اسی دُرد خون کو لیکر اُس ظرف کی راہ سے اتنی مقدار پہونچائے کہ جتنی اشتہا پیدا ہو معدہ کے منھ تک وہ دُرد خون یعنے نہین پہونچتا ہی جسکو تلی جگر سے جذب کرتی ہی بلکہ پہلے اسمین کسیقدر تغیر آ جاتا ہی اور جوہر طحال کی طرف دُرد خون مستحیل ہو لیتا ہی اور تلی کی غذا سے مناسب بن لیتا ہی بعد اسکے جو کچھ اُس دُرد سے بچتا ہی جسکا بدلنا اور متغیر کرنا تلی کو ممکن نہین ہوتا اُسکو فم معدہ پر دفع کرتی ہی تاکہ بسبب اُسکے اشتہا پیدا ہو - اسی منفعت کی نظر سے تلی کا جوہر یوں بنایا گیا شاید اسلیئے کہ تاکہ اُسکے جذب مین سہولت ہو

اور تباسانی اخلاط غلیظہ سوداوی کو قبول کرے رنگ بھی تلی کا سیاہی مائل بنایا گیا اگر ہمرنگ مرہ سودا کے ہو یہ بیان تلی کا تھا۔

باب تیسوان مرارہ اور اُسکی منفعتون کے بیان مین

مرارہ یعنے پتہ بڑے کنارہ پر جگر کے اطراف سے رکھا ہے۔ اور اسمین ایک ہی طبقہ ہے۔ مرارہ کا جوہر قریب جھلیون کے جوہر کے ہے۔ مرارہ مین دو مجرے ہین جو اسی مرارہ سے پیدا ہوتے ہین۔ جو سر ان دونون کا متصل جوہر مرارہ کے ہے۔ پہلا مجرا جگر کے گہراو کی طرف متصل ہے اسی مجری سے مرار یعنے صفرا کو خون سے مرارہ اپنی طرف جذب کرتا ہے جو خون جگر مین ہے۔ دوسرا مجرا اُسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم دوسری سے بڑی ہے یہی بڑی قسم آنتون سے متصل ہوتی ہے اور آنتون تک براز کو گراتی ہے۔ چھوٹی قسم معدہ سے ملتی ہے کہ قعر معدہ مین مرار کی ریزش کرتی ہے کبھی مرارہ کی گردن مین دو شعبہ پتلے پتلے متصل ہوتے ہین۔ ایک اُس شریان سے جو جگر مین آتی ہے اور دوسرا اُس پٹھہ سے جو جگر مین آتا ہے ان دونون شعبون کا فائدہ یہ ہے کہ حس اور حیات مرارہ مین پہونچے سنت مرارہ کی خون کو مرہ صفرا سے پاک اور صاف کردینا اور اُسی مرار کو اپنی طرف کھینچ لانا تاکہ خون حدت سے صفرا کی جل نہ جائے اسکو جان لینا چاہیے

باب اکتیسوان دونون گردون کا بیان اور اُنکی منفعت کا

کلیتین یعنی دونون گردہ دونون طرف پیٹھہ کی گریون کے جو جگر کے نزدیک ہین رکھے ہوئے ہین۔ داہنا گردہ بائین گردہ سے اونچے مقام پر رکھا ہے تاانیکہ اکثر بدن مین بڑے کنارہ مین اطراف جگر سے ملجاتا ہے۔ اور بائیان گردہ اُسکا مقام پشت ہے۔ دونون جانب گردون کے جو گہرے ہین ایک دوسرے کے مقابل ہین۔ اور دونون جانب گردون کے جو باہی پشت ہین اُنمین سے ہر ایک محدب جانب پیچھے اُس جانب کے ہے بدن حیوان سے جسمین وہ گردہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ داہنے گردہ کا محدب رخ اور طرف ہے اور بائین کا رخ اور طرف ہے کبھی ہر ایک گردہ رگ اجوف سے متصل ہوتا ہے یہانتک کہ جگر سے دو شعبہ بڑے نکلتے ہوئے نظر آتے ہین ایک اُنمین کا اپنے جرم مین تقسیم پاکر خون کو گردہ تک پہونچاتا ہے اور اُسی خون سے گردہ کو غذا ملتی ہے اور دوسرا دونون گردون سے خون کی مائیت جذب کرتا ہے یہی پیشاب ہے کبھی ان دونون گردون کے بڑی شریان سے ایک شعبہ جسکی بڑائی مناسب ہوتی ہے متصل ہوتا ہے۔ یہ شعبہ ان دونون گردون مین قوت حس اور حیات کو پہونچاتا ہے۔ دونون گردون مین بیچ مقام اتصال ان اوعیہ کے ایک رگ لانبی جسکی اندرونی جگہ وسیع ہوتی ہے اور ایک جھلی سے بڑھی ہوئی لگتی ہے کہ ہر ایک گردہ کو مثانہ سے ملادیتی ہے اور یہی شعبہ وہ ہے جنمین ہوکر پیشاب گردون سے مثانہ تک جاتا ہے اور ان دونون کا نام حالبین کہا جاتا ہے۔ اسی منفعت کے واسطے دونون گردہ بنائے گئے میری مراد اس منفعت سے یہ ہے کہ خون کی مائیت جگر سے جذب کرنے کے واسطے اور خون کا تنقیہ اس فضلہ سے کرنے کے واسطے یہ گردہ بنائے گئے

باب بتیسوان مثانہ اور اُسکی منفعتون کے بیان مین

مثانہ یعنے پھکنا حیوان کے نرینہ قسم مین معاء مستقیم پر رکھا ہوا ہے اور اُسمین ایک ہی طبقہ سخت ہے۔ اُسکی سختی کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ بہت برداشت اُس مرار کی حدت اور تیزی کی کرے جو پیشاب سے ملی ہوئی ہے۔ مثانہ کے منھ پر ایک عضلہ ہے جس سے اُسکا منھ بند ہوجاتا ہے اور بدون ارادہ کے پیشاب کے نکلنے کو منع کرتا ہے پیشاب مثانہ مین دونون گردون سے اُن دو مجرون مین ہوکر آتا ہے جنکا نام حالبین ہے اور ان دونون مجرون کا نفوذ جانا نزدیک مثانہ کے ہے بیس الشکل توریب شمع ہوتے ہین اور طول مین چلے ہین اور بعد اُسکے مثانہ کے اندر نفوذ کر جاتے ہین مثانہ کے جرم سے ایک جھلکا سا مثابہ جھلی کے آیا ہوا ہوتا ہے جس وقت پیشاب مثانہ مین داخل ہوتا ہے جھلی اندر کی طرف ملی جاتی ہے جب

پیشاب مثانہ مین نہ آئے یہ جھلی باہر مثانہ کے کھلی ہوئی مثانہ کے دونون نہرون کے منہ پر پڑی رہتی ہے اور ان دونون مجرون پر لپیٹے ہوئے
چسپیدہ ہوتی ہے کہ ممکن نہین کہ ہوا کا گذر اسمین ہو اس سے یہ فائدہ ہے تا کہ پیشاب اس جگہ پلٹ نہ آئے جہان سے جاری ہو کر
مثانہ مین آتا ہے - اور اسی طرح پر وہ مجرا بھی جڑتا ہے جو مرارہ کے منہ سے متصل ہے

باب تینتیسواں اعضائے تناسل کے بیان مین اور پہلے بیان رحم کا اور اسکی صورت اور منفعت کا

جبکہ آلات غذا کا اسقدر بیان کر دیا جسپر قناعت ہو سکتی ہے اب واجب ہے کہ اس مقام پر ہم ان اعضا کا حال بیان کرین جو مشہور آلات
تناسل ہین یعنے جن سے نسل حیوان کی چلتی ہے اور باقی رہتی ہے - یہ اعضا رحم اور دونون پستان اور دونون خصیہ اور اوعیہ منی اور آلہ ذکر ہے
ہم پہلے رحم کے بیان کو شروع کرتے ہین اور اسکی ہیئت اور وضع اور اسکے منافع اور اسمین بچہ کے رہنے کا حال تفصیل بیان کرتے ہین
مین کہتا ہون کہ رحم اپنی خلقت مین مثانہ کی خلقت سے مشابہ ہے خصوصاً خالی جگہ اسکی جو بہت مشابہ ہے - لیکن اختلاف یہ ہے کہ رحم مین دو زائدہ
دونون پہلو مین ہین جو مشابہ دو سینگ کے ہین خالیین کی طرف سے اسی مقام کے شروع ہوتی ہین انھین دونون زائدون سے ساکن
اور متحرک رگین رحم مین منی اور روح کو لاتی ہین اور انھین دونون کو قرنی الرحم کہتے ہین - رحم ایسے جوہر مین [illegible] کے جوہر کے [illegible]
اس حاجت کے جو رحم مین کھنچاو کی ہر جہت مین ہوتی ہے جس وقت حمل رحم مین ہوتا ہے اور جنین بڑھنے لگتا ہے - یہ فعل یعنی ہر طرف جسم کا
بڑھنا پٹھہ ہی کی جنس مین ممکن تھا اس طرح پر کہ بڑھے بھی اور کچھ اسکو ضرر نہ پہونچے - رحم کا منھہ اکثر عصبانی ہوتا ہے اور سختی مین زیادہ ہوتا ہے
لیکن سختی اسکی پھر بھی معتدل ہے - منھہ کا عصبانی ہونا اس حاجت سے ہے کہ لذت جماع کی بخوبی حس کرے - اور صلابت کا اعتدال اسواسطے ہے
تاکہ بخوبی پیوست ہونا اور مل جانا منھہ کا بعد اسکے کہ منی رحم مین داخل ہو جائے ممکن ہو اور اسواسطے ہے کہ وہ منھہ کھنچ جائے اور پھیلے بروقت
جماع کے تا منی بسہولت اسمین در آئے - اسلیے کہ اگر رحم کا منھہ زیادہ سخت ہوتا تو جلدی مل جانے کو منع کرتا - اور اگر نرم ہوتا تو اچھی طرح کھنچنا اسکو
ممکن نہوتا اسواسطے کہ اسکے اجزا مین سے بعض جز بعض پر واقع ہوتا اور چسپیدہ ہو جاتا تا پس نفوذ یعنے در آنا منی کا رحم تک بسہولت نہوتا -
رحم کا ایک ہی طبقہ ہے جو مرکب ایسی لیف سے ہے جسکی وضع مختلف ہے - ایک لیف اسکی طول مین گئی ہے اور یہ لیف رحم مین بہت کم ہے اسکی طرف
حاجت فقط جذب منی کی نظر سے ہوئی ہے - اور ایک لیف مورب گئی ہے یہ لیف وہ ہے کہ جسمین منی اور جنین کے ٹھہرانے کی قوت زمانہ
حمل تک کم سے کم ہے ایک لیف اسکی عرض مین گئی اسکی حاجت اسواسطے ہے کہ بروقت نکلنے جنین کے خارج کی طرف دفع کی قوت درکار ہے
وضع رحم کی یہ ہے کہ معا مستقیم پر رکھا ہے اور اسکے اوپر مثانہ ہے اس وضع کی حاجت یہ تھی کہ معا مستقیم بمنزلہ فرش کے رحم کے واسطے ہو اور
مثانہ اوپر سے اسکو چھپائے ان آفات سے جو رحم کو ننگے ہو جانے کی وجہ سے عارض ہوتے ہین - اور یہ ننگا ہونا رحم کا بوقت کھنچنے کے
ہوتا ہے جب کہ حمل رحم مین ہو - رحم اپنے قریب کے اعضا سے بذریعہ رباطات نرم کے بندھا ہے تا کہ اسمین تمدد یعنے کھنچاو ہر طرف کو بروقت
حمل کے باسانی ہو اگر سے اوپر کی طرف سے جو متصل خالی جگہ رحم کے ہے مثانہ پر پڑھتا ہے اور جو متصل گردن کے ہے اس مقام پر مثانہ
رحم سے پڑھتا ہے - رحم کی گردن فرج تک پہونچتی ہے اور فرج ایک خالی جگہ ہے بیچ مین پیٹرو کی دونون ہڈیون کے اور یہ عضو مقعد پر پڑا ہے
اسکے واسطے باہر کی طرف چند زوائد کھال کی قسم سے ہین جنکا بظر نام ہے مثل اس فرج کے جو آلہ ذکر مین باہر کی طرف ہوتی ہے منفعت
اسکی یہ ہے کہ رحم کو چھپائے اور اس بات سے بچائے کہ ہوا کی سردی رحم تک پہونچے - رحم مین دو بڑی تجویفین ہین ایک داہنی طرف اور ایک
بائین طرف - یہ دونون [illegible] مین ایک گڑھے مقام تک جو دونون کو شامل ہے [illegible] رحم کی گردن کہتے ہین - اسی واسطے

اوائل اطبانے رحم کا ارحام نام رکھا ہی بسبب اسکے کہ اُسمین دو تجویفین پائین - اور جو شخص دونون تجویفون کو دیکھے اگر کسی حیوان کے رحم کو کھولے اور اُسپر سے وہ جھلی جھیل کر اُتار لے جو باہری طرف لپٹی ہوئی ہی اُسکو ایسا معلوم ہوگا کہ یہ دونون تجویفین ایسی ہین کہ ایک تجویف دوسری سے الگ معلوم ہوتی ہی گویا دو رحم ہین جو ایک عنق تک منتہی ہوئے ہین - ان دو تجویفون کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ جسوقت توام بچہ کا جوڑہ پیدا ہو ہر ایک بچہ ایک تجویف مین جداگانہ رہے اور اسی سبب سے یہ بات ہوئی ہی کہ عورت توام بچہ کم جنتی ہی - اکثر بچہ نرینہ کی پیدایش داہنی طرف رحم کے ہوتی ہی اور مادہ بچہ کی پیدایش بائین طرف - اور کمتر یہ بات ہوتی ہی کہ مادہ بچہ داہنی طرف ہو - رحم کی ہر ایک تجویف مین دونون تجویفون مین سے چند مقامات پر چھوٹے چھوٹے گڑھے ہین جنکو نقر کہتے ہین - یہ منھ اُن رگون کے ہین جنمین سے خون حیض رحم کو پہونچتا ہی - یہ مقامات رحم مین باخشونت ہین اور باخشونت اسواسطے بنائے گئے تاکہ منی اُسمین ٹھہری رہے اور مشیمہ کے اجزا اُسمین لٹکتے رہین پس یہ مقامات مثل رباط کے مشیمہ کے واسطے ہوئے - اور مشیمہ اُس جھلی کو کہتے ہین جسمین بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہی اگر دونون خصیہ عورتون مین رحم کی گردن کے اوپر اور پیچھے اُن دو زائدون کے رکھے ہین جو بنام قرنین مشہور ہین اور یہ دونون قرن رحم کے دونون جانبون مین رکھے ہین ایک داہنی طرف ایک بائین طرف - مادہ کے دونون بیضہ مرد کے دونون بیضہ سے چھوٹے ہین شکل ان دونون کی گول اور چپٹی ہوتی ہی جوہر ان دونون کا غدودی ہی مشابہ غدہ کے جوہر کے رگون پر انکا سہارا ہوتا ہی اور اُسپر ٹنگے ہین نر کے دونون بیضون سے عورتون کے بیضہ سخت زیادہ ہین ہر ایک بیضہ کے متصل بہت سی ساکن رگین ہوتی ہین - جو گردہ کی طرف سے آتی ہین اور اُن دونون زائدون مین در آتی ہین جو قرنین کے نام سے مشہور ہین - دونون بیضون سے ایک جسم پیدا ہوتا ہی جسمین سے منی گر کر رحم کی تجویف تک پہونچتی ہی - یہ بیان رحم کا اور اُسکی ہئیت کا تھا لیکن مقدار اُسکی پس وہ ہر عورت مین برابر اور یکسان نہین ہوتی اسواسطے کہ جو عورتین پورے سن کی نہین ہوتین اُنکا رحم چھوٹا ہوتا ہی بہ نسبت پورے سن کی عورتون کے - اور حاملہ عورتون کا رحم مقدار مین بڑا ہوتا ہی - اور جو عورتین کبھی نہ حاملہ ہوئی ہون اُنکا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہی - اور بڑا رحم اُن عورتون کا ہوتا ہی جو حاملہ ہو چکی ہین اور جسقدر عورت حاملہ ہوتی جائیگی رحم اُسکا بڑھتا جائیگا اس سبب سے کہ حاملہ ہونے کے وقت رحم کھنچ کر بڑھتا ہی تاکہ بچہ کو جگہ پھیلنے کی ملے کبھی مقدار رحم کی بحسب سن اور عمر کے مختلف ہوتی ہی - پس جو عورت کم سن ہی اُسکا رحم چھوٹا ہوتا ہی اور جو عورت مسن ہی اُسکا رحم بڑا ہوتا ہی عجائز یعنے بہت بڈھی عورتین اُنکا رحم بہ نسبت سن جوان کے چھوٹا ہوتا ہی - ایضاً جو عورتین بہ کثرت جماع کرا چکی ہون اُنکا رحم بڑا ہوتا ہی بہ نسبت اُن عورتون کے جو اس فعل کو کم کراتی ہون - مقدار معتدل رحم کی یہ ہی کہ اوپر والا کنارہ اُسکا اور وہی قعر رحم کہلاتا ہی ناف کے قریب سے فرج کے کنارہ تک بارہ اُنگل لانبا ہوتا ہی اور چوڑائی اُسکی وہ مسافت ہی جو بیچ مین دونون حالبین کے ہی یہ وہ مسافت ہی جہان تک دونون زائدہ جو قرنین کے مشابہ تمام اور منتہی ہوتی ہین یہ بیان رحم کا بالانفراد تھا یعنے جسوقت رحم مین بچہ نہو

باب چونتیسوان اُس رحم کے بیان مین جسمین جنین موجود ہو

جس رحم مین جنین موجود ہی اُسکا بیان اب ہم کرتے ہین اور اُسکے حال کو ابتداے پہونچنے منی سے تا وقت پورا ہونے جنین کے بیان کرتے ہین - ہم کہتے ہین کہ جالینوس اور بقراط دونون اسکے معتقد ہین کہ منی قائم مقام فاعل اور مادہ کے جنین کی پیدایش مین ہی اور خون حیض قائم مقام تنہا مادہ کے ہی - یہ بھی وہ دونون حکیم کہتے ہین کہ جنین کی خلقت اسی طرح تمام ہوتی ہی کہ نر کی منی مادہ سے ملجائے اور آمیختہ ہو جائے - اور یہ بھی اُنکا اعتقاد ہی کہ رحم کی شان سے ہر وقت جماع کے یہ بات ہی کہ جب کہ عورت کو حیض سے

پاک ہونے کا زمانہ بہت کم گذرا ہو ایسے وقت اگر منی معتدل غلاظت اور لزوجت مین رحم کے اندر جائے تو اُسیر منضم ہو جاتا ہی اور ہر طرف سے اس منی کو گرفت کرتا ہی اور اسکو ٹھہرا لیتا ہی اور بذریعہ اُس قوت ماسکہ کے جو رحم مین ہی اُسیر شامل ہو جاتا ہی - دلیل اس دعوے پر یہ ہی کہ ہم معائنہ کرتے ہین تشریح مین جملہ حیوانات کے جنکے بچہ پیدا ہوتا ہی کہ بر وقت حمل کے رحم کا منھ خوب ملا ہوا ہوتا ہی ممکن نہین ہوتا کہ سلائی کا سرا اُسمین داخل ہو سکے اسی سے معلوم ہوتا ہی کہ رحم مین ایک عشق اور اشتیاق طرف جذب منی کے ہوتا ہی - اسی واسطے اوائل اطبا نے کہا ہی کہ رحم گویا ایک حیوان ایسا ہی جو مشتاق بطرف منی کے ہی - منی کی شان سے یہ ہی کہ جسوقت سے بسبب اُس قوت دافعہ کے جو قضیب مین ہی دفع ہوتی ہی گردن رحم مین بسبب محاذات کے سیدھی نیچے تک چلی جاتی ہی اور اُن مقامات قریبہ تک جو گردن کے قریب ہین پس انھین مقامات پر پھیلتی ہی اور ٹھہر جاتی ہی اور دونون پہلو رحم کے بطرف دونون قرنین کے مرد کی منی سے خالی رہتے ہین پس مادہ کی منی خصیون سے دفع ہو کر دو عار رحم مین پہونچتی ہی اور دونون بازؤون مین رحم کے جو قرنین کے مشابہ ہین گرتی ہی اور باطن رحم پر پھیلتی ہی اور جن مقامات پر نر کی منی گذرتی ہی اُنمین پہونچکر نر کی منی سے متصل ہو جاتی ہی اور بیچ مین رحم کے اور دونون منی نر اور مادہ کی جو پھیل چکی ہین ایک فضا اور خالی جگہ رہ جاتی ہی اور باقیماندہ دونون منی ملجاتی ہین اور دونون ملکر اس تجویف کی خالی جگہ تک پہونچتی ہین - دونون منی ملنے کی حاجت دو منفعتون کی راہ سے ہی ایک تو یہ کہ عورت کی منی مرد کی منی کے برابر ہو جائے اسلیے کہ نر کی منی گاڑھی اور گرم مزاج ہوتی ہی - اور مادہ کی منی پتلی اور سرد مزاج ہوتی ہی پس مرد کی منی بسبب غلیظ ہونے کے ممکن نہین کہ اُسمین کھنچاؤ پیدا ہو اور زیادہ پھیلے اور بسبب اپنی حرارت کے مادہ جنین کو فاسد اور خراب کر دیتی ہی لہذا احتیاج اسکی ہوئی کہ حرارت اور غلاظت کی نظر سے مادہ کی منی سے ملجائے - دوسری منفعت یہ ہی کہ اُس جھلی کا پیدا ہونا جسمین جنین لپٹا ہوا ہوتا ہی اُسی آمیزش پر موقوف ہی - اسلیے کہ نر کی منی چونکہ سیدھی رحم مین جاتی ہی پس اُن دو زائدون تک جو قرنین کے مشابہ ہین نہین پہونچتی لہذا تمام باطن رحم پر پھیل نہین سکتی پس مادہ کے منی کی محتاج ہوئی تاکہ اُن مقامات مین اُسکا پہونچنا پورا ہو جائے جہان نر کی منی نہین پہونچتی تھی لہذا مادہ کی منی سے ملجاتی ہی اِن دونون سے ملکر وہ جھلی پیدا ہوتی ہی جو بچہ پر لپٹی ہوئی ہی - اس جھلی کا اس طرح پر پیدا ہونا اس وجہ سے ہی چونکہ منی غلیظ اور چسپندہ ہوتی ہی اور باطن رحم کا گرم اور چکنا ہی جسوقت منی جسم رحم پر پھیلی جھلی کا پیدا ہونا اُس سے بآسانی ہوگا جس طرح کہ روٹی کا چھلکا نشاستہ سے اسی توے پر اسکی گرمی اور چکنے ہونے برتن سے پڑ جاتا ہی - یہ جھلی تمام اُن مقامات کی جھلی سے جنپر جھلی لپٹی ہوتی ہی جدا ہوتی ہی اور جو مقامات منفذ رحم کے کہ بنام نقر مشہور ہین اُنھین لٹکتی ہی - یہ جھلی جس مقام پر منی شامل ہی ایسی ہو جاتی ہی جیسے وہ انڈا جسکو مرغی نا وقت دیتی ہی یعنے جسوقت انڈا اپنی خلقت مین پورا ہو چکا ہو لیکن انڈا کا پوست مثل جھلی کے دکھائی پڑتا ہی یہ بات اس جھلی کی بچشم تشریح دیکھنا اُس حیوان کے ظاہر ہوتی ہی جو عنقریب حاملہ ہوا ہو - اور اسکا ظہور اس طرح پر ہوتا ہی کہ یہ جھلی رحم کے انھین مقامات پر لگی ہوئی ملتی ہی جہان جہان منھ اُن رگون کے ہین جو بنام نقر مشہور ہین اور یہ جھلی چلتے ہوئے رحم سے جدا نہیں متصل مثل اُس انڈا کے نظر آتی ہی جو مرغی کے رحم مین اپنی مراد کو نہ پہونچا ہو اور پوست بیرونی اُسکی سخت نہوئی ہو - بقراط نے بیان کیا ہی ایک ناچنے والی عورت سکے حال مین کہ چھٹے روز انعقاد نطفہ سے اُسکے رحم سے منی ایک جھلی مین لپٹی ہوئی گری جو مشابہ اُس انڈا کے تھی جسکا پوست بیرونی اُتار لیا گیا ہو اور اندرونی پوست مین باقی رہجائے - جسوقت اس جھلی کا پیدا ہونا جو منی پر شامل ہوتی ہی رحم مین تمام ہو جاتے

اب اُسکی طرف خون حیض اُنھیں رگون کے منھ سے آتا ہی جو نام نہر مشہور ہیں ایضاً خون لطیف اور روح حیوانی بھی اسمین اُن شرائین سے
آتی ہی جو رحم مین گئی ہین پس یہ دونون خون اور روح جو ہر مین اس جھلی کے قبل ازان کہ اُسکی سختی پوری ہوجائے دراتے ہین۔ اور اسی واسطے
خون کا نفوذ کرنا اندر تجویف اس جھلی کے بسبب نرمی کے ممکن ہی۔ اسی خون وغیرہ کے آنے سے اسی جھلی مین سوراخ اور مجاری پیدا ہوجاتے ہین
پھر ہمیشہ یہ سوراخ اور مجاری بڑھتے جاتے ہین اور بند نہین ہوتے اسلیے کہ آمد خون وغیرہ کی متصل اُن مجاری مین رہتی ہی اسلیے کہ منی وروح حیوانی
اور روح طبیعی ہی جسکا عادت کرنا خون کو کبھی منقطع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ اسمین قوت جاذبہ ہی۔ اور یہ بات اس سبب سے ہی کہ منی مین ہر وقت
تازہ مانند کروہ آلات منی مین ہوتی ہی روح حیوانی اور روح طبیعی کی آمیزش ہوتی ہی جنکے ذریعہ سے منی کو یہ بات ممکن ہی کہ اپنے موافق مادون کو
جذب کیا کرے پس اُسی سے لیے اُنھین مادون سے اعضا جنین کے بنتے ہین۔ یہ بنا اسوجہ سے ہی کہ بقراط اور جالینوس دونون کو
اعتقاد اس بات کا ہی کہ جنین کے واسطے منی قائم مقام مادہ کے اور قائم مقام اُس فاعل کے ہی جو صورت گری کرے اور خون حیض قائم مقام
مادہ کے ہی چنانچہ ہمنے ابتدا اسے کلام مین اسکو بیان کیا۔ پھر یہی جھلی سخت ہوتی ہی اور بمنزلہ بچھونے کے ہوتی ہی۔ اور منی سے اس جھلی مین
اُن سوراخون کے مقام پر جنمین سے خون جنین تک آتا ہی ساکن اور متحرک رگین ایسی پیدا ہوتی ہین جنکے منھ متصل ہوتے ہین منھ سے اُن
ساکن اور متحرک رگون کے جو رحم مین آئی ہین اور اس خوبی سے اتصال اُن رگون کا ہوتا ہی کہ ساکن رگ کا منھ ساکن رگون سے اور شریانے
شریان کا منھ ملجاتا ہی۔ بعد اسکے یہ ساکن و متحرک رگین جو رحم مین پیدا ہوئی ہین بعد استقرار نطفہ کے انکی جالبندی شروع ہوتی ہی اور بناوٹ انمین پیدا ہوتی ہی اور
اُسی جھلی پر گھوم گھوم کر پھرنے لگتی ہین اور جو مقام بیچ مین ان دونون کے ہی اسمین پیچیدہ ہوتی ہین اور اُسی جھلی کو باہر سے محیط
ہوجاتی ہین۔ پھر ساکن رگین سب جمع ہوکر اُنسے دو ساکن رگین پیدا ہوتی ہین اور اسی طرح شرائین جمع ہوکر اُنسے دو شریان پیدا ہوتی ہین
بعد اُسکے یہ چارون رگین جنین کی ناف تک آتی ہین پھر جب ناف سے تجاوز کرجاتی ہین اور ابھی بہت دور نہین پہونچتی ہین کہ دو رگ
غیر متحرک جمع ہوکر ایک رگ غیر متحرک بنتی ہی اور دو رگ جہندہ ملکر ایک شریان بنجاتی ہی۔ یہی جھلی جسکی جال بندی ہوچکی جسمین متحرک اور ساکن
رگین فراہم ہوئی ہین مشیمہ کہلاتی ہی۔ مشیمہ کی طرف حاجت یہ تھی کہ ساکن اور متحرک رگین اُسکے لیے مثل بستر کے یا ٹیک کے بنین اور
اُن رگون کو آفات سے بچائین اور اُنکی بندش کرین اور جنین کو خون حیض سے بذریعہ اُنھین رگون کے جو مشیمہ مین ہین غذا دین اور
جنین تک روح اور خون لطیف جو شرائین مین ہی پہونچائے۔ پھر جنین کے اوپر اندر سے دو جھلیان اور پیدا ہوتی ہین ایک کا نام سقاؤ ہی
اور وہ لفافی ہوتی ہی یعنے پیچیدہ جھلی اور دوسری کا نام سلی ہی سقاؤ نام جھلی مشیمہ کے علاوہ ہی اور دونون قرن سے رحم کی طلتم ہوجاتی ہی
یعنے منجر جاتی ہی شکل مین یہ جھلی لفافہ کے مشابہ ہی۔ یہ جھلی جنین کے مثانہ تک در آتی ہی منفعت اسکی یہ ہی کہ جنین کے پیشاب کو قبول کرے
سلی جس جھلی کا نام ہی وہ جھلی جنین کو بعد سقاؤ کے گھیرے ہی۔ اس جھلی مین وسعت ہی اور گندہ ہی۔ اسکی احتیاج اسواسطے ہی تاکہ اُن
بخارات کو قبول کرے جو منی سے اور اُس جنین سے اُٹھتے ہین جو بمنزلہ عرق کے پورے سن کے آدمیون مین ہی یا یہ مطلب ہی کہ جو جنین
خلقت مین پورا ہوچکا ہی اُسکے بدن کے بخارات کو قبول کرتی ہی۔ یہ بیان اُن جھلیون کا تھا جو کہ جنین کو محیط ہوتی ہین اور اُن جھلیون کے
پیدا ہونے کا بیان تھا۔ اب خود جنین کا پیدا ہونا اُسکا حال یہ ہی جسکو اب ہم بیان کرتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ دونون منی نر اور مادہ کی
جسوقت ایک دوسری سے ملی اُن دونون مین بھبولے سے اُٹھتے ہین بسبب حرارت خون کے جنکو بیج بجانا کہنا چاہیے جس طرح گاڑھی
اور بالزوجت اشیا آگ پر پکائی جائین جب اُنمین جوش آتا ہی اُنمین اسی طرح کے بلبلے پیدا ہوتے ہین پس اُنمین بل بلون مین [illegible] [illegible]

جمع ہو جاتی ہو جو منی سے ملی ہوئی ہو اور عمق منی میں سما جاتی ہو اور انھین مل ملون کے باہم مجتمع ہونے سے اس روح کا اجتماع ہوتا ہو۔ پس
اُنکے جمع ہونے سے منی میں ایک تجویف عظیم یعنے بڑی خالی جگہ پیدا ہوتی ہو۔ اور اس تجویف مین مقدار کثیر اس روح کی جمع ہو جاتی ہو اور ظاہر ہوا
سطح منی پر ایسی صلابت آ جاتی ہو کہ روح کا تحلل ہونا ممکن نہین ہوتا اور روح اور خون انھین دونون برتنون مین جو عروق شیمیہ سے ملے ہین منی تک
جاری ہوتی ہو پس منی کی تجویف کو بھر دیتی ہو۔ پھر مصورہ قوت منی اور خون سے اعضاے جنین کو پیدا کرتی ہین۔ پس خاص منی سے وہ پیدا عضا پیدا ہوتے ہین
جو دماغ یعنے بھیجہ اور ہڈیان اور عصب اور پٹھے اور جھلیان اور رباطات اور ساکن رگین اور متحرک رگین ہین۔ اور خون حیض سے جگر اور
تمام اعضاے لحمیہ سواے قلب کے پیدا ہوتے ہین۔ اسلیے کہ یہ انھین کے خون سے پیدا ہوتا ہو پہلے جز جسکی صورت گری قوت مصورہ
کرتی ہو وہ یہی اعضا ہین جو اصول یعنے جڑ اکثر اعضا کی ہین اور یہی اصول دماغ اور قلب اور جگر اور تمام اعضاے لحمیہ ہین۔ بھیجہ
یعنے دماغ نفس منی سے پیدا ہوتا ہو اور خلقت انھین کے اصول سے۔ اور جگر ان ساکن رگون کی وجہ سے جو جنین کے بدن مین شیمہ سے
آتی ہین۔ ان تینون اعضا کی پیدایش قریب قریب زمانہ مین سب سے پہلے ہوتی ہو اور وہ زمانہ ایسا قریب ہوتا ہو کہ پہلے اور پیچھے کو
سمجھنا دشوار معلوم ہوتا ہو۔ بعد اسکے یہ تینون عضو آخر مین جا کر جدا اور دور دور ہو جاتے ہین۔ اور ایک بڑی رگ جو چند ساکن رگون سے
شیمہ مین ملکر بنی ہو جگر سے جنین کے متصل ہوتی ہو اور ایک خون جسمین پہنچاتی ہو۔ اور ایک متحرک رگ جو ان رگون سے جو شیمہ مین
چند رگین ملکر قلب سے متصل ہوتی ہین اور روح حیوانی اور خون لطیف کو قلب تک پہنچاتی ہین۔ بعد اسکے اصول اعضا کے تین
فروع بننے شروع ہوتے ہین پس دماغ سے پٹھون کے ہونے کی وجہ نکلتا ہو اور قلب سے بڑی شریان اور جگر سے بڑی رگ اجوف
نکلتی ہو۔ مانا اُس شریان کا جو جنین کی ناف تک آتی ہو قلب جنین سے یہ بڑی شریان عظیم ہو جو پہلے سے اُگ چکی ہو۔ طبیعت نے اسکا
قلب کا اتصال اس رگ سے اسواسطے تجویز کیا کہ اسکو ہیجو فی اس بات پر نہ تھی کہ اگر یہ رگ محض قلب سے ملتی اور ناف مین لگی ہوتی
شاید کٹ جاتی یا ٹوٹ جاتی بسبب اُس دوری مسافت کے جو ناف اور قلب مین ہو لہذا اُس شریان کو اس رگ سے بھی جوڑ دیا۔ پھر بعد
پیدا ہونے ان اصول اور فروع کے اور بعد پیدا ہونے اُن ہڈیون کے جو انھین اعضا کو احاطہ کیے ہوے ہین تاکہ بمنزلہ سپر یا قلعہ کے اُن
اعضا کے واسطے ہون پھر منی سے استخوان قحف یعنے کھوپڑی پیدا ہوتی ہو اور دماغ کو احاطہ کرتی ہو۔ اور وہ ہڈیان پیدا ہوتی ہین جو
نخاع کو محیط ہین اور سینہ کی پسلیان جو قلب کو محیط ہین اور پشت کی پسلیان کہ جگر کو محیط ہین۔ پھر بعد اسکے یعنی اُن سب چیزون کے بنجانے کے بعد
باقی اعضاے بدنی بنتے ہین۔ لیکن جس عضو کا بننا ان اعضا مین سے زیادہ تر ظاہر ہو وہی عضو ہو جو قلب سے بنتا ہو منجملہ اُن اعضاے اصلی کے
جیسے آلات حس دماغ سے بنتے ہین اور پھیپھڑہ قلب سے بنتا ہو اور معدہ اور تلی اور ریتہ اور دونون گردہ جگر سے بنتے ہین۔ پھر بعد اُسکے
وہ عضو ظاہر ہوتا ہو جو اُن اعضا کے پیچھے بنتا ہو جو سینہ کی تجویف اور شکم کی تجویف مین ہین۔ اُسکے بعد دونون ہاتھ اور دونون پانوں
اور تمام اعضاے باقیماندہ جو پورے جنین مین ہوتے ہین بنتے ہین۔ اور اسوقت سے جنین حرکت کرنا شروع کرتا ہو۔ جنین کے
یہ سب حالات زمانہ ابتدائی دفوح منی سے رحم مین تا وقت پورے ہو جانے خلقت جنین کے ہین۔ جنین کی صورت کا تصور چار اوقات مین
کیا جاتا ہو پہلا وہ وقت ہو جو تشریح کرنے سے ظاہر ہوتا ہو کہ صورت منی کی ابھی اُسپر غالب ہو۔ اور بقراط نے اسوقت جنین کا نام منی
رکھا ہو دوسرا وقت وہ ہو جسوقت یہ بات ظاہر ہوتی ہو کہ منی خون سے بھر گئی ہو مگر دماغ اور قلب اور جگر جنین کے ابھی تمیز نہین ہوے
اور نہ اُنکی صورتین بن چکین ہان بستگی آ چکی ہو اور کسیقدر بڑائی اور مقدار ان دونون کی ہو چکی ہو اور بقراط اسوقت اسکا نام جنین رکھتا ہو

مترجم کہتا ہی کہ دو وجہین اسکے جنین نام رکھنے کی ہو سکتی ہین ایک تو یہ کہ اصلی صورت منی اور خون کی چونکہ اسوقت لسبب گھٹ جانے مقدار اور بزرگی کے چھپ جاتی ہی اسواسطے اسکو جنین کہتے ہین اور دوسری وجہ یہ ہو کہ لڑکا جب تک کہ اسکے اعضاے اصلی اور غیر اصلی رحم مین مصور نہو جائیں لیکن جس مادہ سے ان اعضا کی صورت گری ہوتی ہی اسکو قابلیت قریبہ ان اعضا کے بننے کی ہو جائے باین نظر اُس مادہ کو یہ کہ سکتے ہین کہ بچہ اسمین چھپا ہوا ہی یہ کیفیت منی اور خون کی اسی حالت ... موجود ہوتی ہی لہذا بقراط نے اسوقت کا نام جنین رکھا۔ اور چونکہ بچہ جب تک پیدا نہو رحم مین چھپا رہتا ہو سب نام اوقات ... زمانہ وضع حمل اس نظر سے اُسکو جنین کہ سکتے ہین لیکن یہ پوشیدگی ایسی ہی کہ تشریح کرنے سے زائل ہو جاتی ہی اسی وجہ سے اس پوشیدگی کی نظر سے اسکا جنین اصطلاحی نام نہین رکھا

متن تیسرا وقت وہ ہی جسوقت صورت دماغ اور قلب اور جگر کی بخوبی ظاہر ہو جائے اور تمام اعضا سے باقیماندہ کے نشان اسمین پڑ جاین مگر ابھی اُنکی صورت ہی صورت نظر آئے اور بن نہ چکے ہون چوتھا وقت وہ ہی جسمین تمیز اور ظہور تمام اعضا جو ہاتھون اور پانوٗن مین ہون ہو جائے بقراط اسوقت جنین کا نام طفل رکھتا ہی **مترجم کہتا ہی** چونکہ اسوقت اعضا بہت نرم اور چکنے ہوتے ہین اور معہذا چھوٹے بھی بہت ہوتے ہین اسی مناسبت سے بقراط نے اسکا اُسوقت طفل نام رکھا ہی اسواسطے کہ طفل نرم اور چکنی چیز کو کہتے ہین اور چھوٹی چیز کو بھی

متن اسلیے کہ جنین اسوقت بخوبی حرکت کرتا ہی اور دونون ہاتھون اپنے ہلاتا ہی اور پانوٗن سے ٹھکراتا ہی جنین ان سب اوقات مین زندہ ہی لیکن فرق یہ ہی کہ اسکی حیات پہلے تین وقتون مین مثل نباتات کی حیات کے ہی اور جنین کی مشابہت نباتات سے تین چیز مین ہی ایک یہ کہ جس طرح نباتات کی جڑ ایک طرف جمی ہوئی ہوتی ہی اسی طرح جنین کی بھی جڑ رحم مین اُن ساکن اور متحرک رگون سے جڑی ہوتی ہی جو مشیمہ مین ہین۔ دوسری مشابہت جنین کو نباتات سے یہ ہی کہ جس طرح گھانس کی شاخین جڑ سے اوپر پھوٹتی ہین اسی طرح جنین کی تین جڑین یعنے دماغ اور قلب اور جگر سے اور اعضا کی شاخین اُگتی ہین۔ تیسری مشابہت یہ ہی کہ جس طرح نباتات کی دو شاخین نکلتی ہین ایک اوپر کو اُگتی ہی جس سے پتلی پتلی شاخین اور ڈالیان جنکو اغصان کہتے ہین پھیلتی ہین اور دوسری شاخ نبات کی نیچے کی طرف ہوتی ہی جس سے اُسکی جڑین پھیلتی ہین اور ایک جڑ سے کئی جڑین نکل آتی ہین اسی طرح جنین کی بھی ساکن اور متحرک رگون کا حال ہی کچھ اوپر آتی ہین اور کچھ نیچے جاتی ہین۔ یہ بیان جنین کے اُسوقت کا ہی جب رحم مین ہو اور بیان اُسکے اعضا کا۔ باقی رہا بیان اُسکے زمانہ صورت کا اور اُسکے تمام ہونے کا اُسکی یہ کیفیت ہی کہ جو بچہ سات مہینہ کا پیدا ہوا گر نر ہو اُسکی صورت تیس دن مین تمام ہوتی ہی اور حرکت ساٹھ دن مین کرنے لگتا ہی اور تمام خلقت اُسکی ایک سو اسی دن مین ہو جاتی ہی۔ اور اگر مادہ بچہ ہو اُسکی صورت پینتیس دن مین تمام ہوتی ہی اور ستر دن مین حرکت کرتا ہی اور تمام خلقت اُسکی دوسو دس دن مین ہوتی ہی۔ جو بچہ نو مہینہ کا پیدا ہوا گر نر ہو صورت اُسکی چالیس دن مین تمام ہو جاتی ہی اور حرکت اسی دن مین کرتا ہی اور تمامی خلقت اُسکی دوسو چالیس دن مین ہوتی ہی۔ اور اگر مادہ ہو صورت اُسکی پینتالیس دن مین پوری ہوتی ہی اور حرکت اُسکو نوے دن مین ہوتی ہی اور تمامی خلقت دوسو ستر دن مین ہوتی ہی۔ اگر بچہ دس مہینہ کا پیدا ہوا اور نر ہو صورت اُسکی پینتالیس دن مین پوری ہوتی ہی اور حرکت اُسکی نوے دن مین اور تمامی خلقت اُسکی دوسو ستر دن مین ہوتی ہی۔ اور اگر مادہ ہو صورت اُسکی پچاس دن مین اور حرکت اُسکی سو دن مین اور تمامی خلقت تین سو دن مین ہوتی ہی۔ نر کی صورت مادہ کی صورت سے پہلے اسواسطے پوری ہوتی ہی کہ جس منی سے پیدا ہوتا ہی زیادہ قوی اور گرم زیادہ ہوتی ہی بقراط نے بیان کیا ہی کہ اُسنے بہت سی عورتین ایسی دیکھین جنھون نے تیس دن سے پہلے اسقاط کیا تھا اور صورت تمام اعضا کی بن گئی تھی۔ یہ بھی بقراط نے ذکر کیا ہی

کہ جس بچہ کی صورت پینتیس دن مین بن جاتی ہو اُسکی ولادت دو سو دس دن مین ہوتی ہو - اور جو صورت کسی زمانہ مین پوری بن جاتی ہو
اُسکے دو چند زمانہ مین بچہ حرکت کرنے لگتا ہو مثلاً اگر تیس دن مین صورت بنجائے تو ساٹھ دن مین اور اگر پینتیس دن مین صورت بنجائے
ستر دن مین حرکت ہوتی ہو اور حرکت کے سہ چند زمانہ مین ولادت ہوتی ہو پس اگر تیس دن مین صورت پوری ہو ساٹھ دن مین حرکت ہوگی
اور ساٹھ کے سہ چند یعنی ایک سو اسی دن مین ولادت ہوگی - اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ اگر بچہ آٹھوین مہینہ پیدا ہو زندہ کیون
نہین رہتا اُسکے جواب مین ہم کہینگے کہ اسکے دو سبب ہین ایک تو جسکو حکیم بقراط نے کہا ہو دوسرا وہ سبب جسکو منجمین کہتے ہین -
بقراط نے اپنی اُس کتاب مین لکھا ہو جسمین اُس بچہ کا حال بیان کرتا ہو جو آٹھ مہینہ کا ہو کہ جنین ساتوین مہینہ مین اُسکو اُلٹنا پلٹنا
اپنے مقام مین پیدا ہوتا ہو اور اس حرکت سے مطلب اُسکا باہر نکلنا ہوتا ہو - اب اگر اُسمین قوت قوی ہوئی رحم سے باہر نکل آیا اور ولادت
ہوگئی اور اگر قوت اُسکی ضعیف ہوئی باہر نہ نکلیگا نہ نکلنے کی وجہ سے اُسکو اضطراب اور بیتاب ہوگا پس اگر ساتوین مہینہ نکلنے کی گنجائش
اُسکو نہ ملی نوین اور دسوین مہینہ تک باقی رہیگا اور اس زمانہ مین یہ اضطراب اور بیتابی اُسکی جاتی رہیگی اور جو مرض اور ضرر اُسکو
عارض ہوا دو یا تین مہینہ مین رفع ہو جائیگا - اور اگر اسی حالت اضطراب اور بیتابی مین آٹھوین مہینہ پیدا ہو گیا زندہ نہ رہیگا اسلیے کہ
ایسے بچہ مین اتنی قوت نہین ہوتی کہ غذا کو پوری ہضم کرے اور اُسکی پرورش ہو سکے - اس بات پر دلیل کہ جنین کو ساتوین مہینہ انقلاب
اور اضطراب اور مرض پیدا ہوتا ہو اور بیماری اور بدحالی حاملہ عورتون کو ساتوین مہینہ ہوتی ہو اور آٹھوین مہینے اُنکی گرانی بہت بڑھ جاتی ہو
یہ ہو کہ حاملہ عورتون کے حالات بچون کے احوال کے تابع ہوتے ہین اور یہ امراض اور بدحالی حاملہ عورتون کی ساتوان مہینہ گذرنے سے
چالیس دن کے بعد گذر جاتی ہو یعنی نوین مہینہ کے لگنے سے دس دن کے بعد اس بات کو خوب جان لینا چاہیے - منجمین یہ کہتے ہین
کہ بچہ کو پہلے مہینہ مین زحل کی ولایت ہوتی ہو یہ ستارہ نحس ہو اور مادہ اس مہینے مین ساکن غیر متحرک ہوتا ہو - اور دوسرے مہینہ مین
مشتری کی اور وہ سعد ہو کہ بچہ کی حرکت کو تمام کرتا ہو اور اُسکی قوت حیوانی بڑھاتا ہو - اور تیسرا مہینہ ولایت مریخ کا ہو اسمین حرارت
اور حرکت قوی ہو جاتی ہو - چوتھا مہینہ آفتاب کی ولایت کا ہو یہ بھی نیک ہو اسمین حرکت پوری ہوتی ہو اور قوت حیوانی غریزی بڑھتی ہو
اور پانچوان مہینہ ولایت زہرہ کا ہو یہ بھی نیک ہو کہ اُسمین بچہ غذا کے جذب کرنے پر قادر ہوتا ہو اور اُسکے قبول کرنے پر اور اعضا اُسکے
قوی اور مضبوط ہو جاتے ہین - چھٹا مہینہ ولایت عطارد کا ہو یہ بھی نیک ہو اسمین اُن چیزون کی قوت بڑھتی ہو جسکو پانچوین
مہینہ مین بیان کیا اور کمال ان چیزون کا ہو جاتا ہو - ساتوان مہینہ ولایت قمر کا ہو یہ بھی سعید ہو اسکی طبیعت حرکت سریع
ہو لہذا مولود اُس مہینے مین باہر نکلنے کا طالب ہوتا ہو پس اگر اس مہینہ مین اپنے مطلوب کو پہونچا اور پیدا ہوا زندہ رہیگا اسلیے کہ سعادت
ستارہ کی اُسپر غالب ہو اور اگر آٹھوان مہینہ آگیا اور پھر زحل کی ولایت نحس مین پہونچا اگر اس مہینہ مین پیدا ہوگا زندہ نہ رہیگا اسلیے
کہ ولایت نحس کی اُسپر غالب ہو - لیکن نوان مہینہ جسپر مشتری غالب ہو بہت نیک ہو اور سعادت اُسکی قوی ہو اُس مہینہ مین پیدا ہوگا
نہایت درجہ کمال اور قوت پر ہوگا کہ زندہ رہیگا اور پرورش اُسکی ویسی ہی ہوگی جیسی ولایت نحس و سعد ستارون کی وقت ولادت کے
ہوتی ہو - مترجم کہتا ہو کہ یہ پچھلا فقرہ بہت مجمل ہو اور مراد اس سے وہ احکام ہین جو زائچہ مین طالع وقت کے لحاظ سے کام مین لاتے ہین
جنکی بحث اس مقام پر بیان کرنے کی دشواری ہو مگر خلاصہ یہ ہو کہ اگرچہ نوان مہینہ ولایت مشتری کا ہو لیکن اور کواکب کے قران
اور محاذات اور دیگر اوضاع جو منجمین لیتے ہین اُن سب کے خیال کرنے سے خوش طالعی مولود کی دیکھی جاتی ہو اور جسکو اعتقاد

نجوم کے حصلیت کا ہو وہ آٹھوین مہینہ کے بچہ کو زندہ رہنے کا سبب اُنھین اوضاع کو تجویز کرتا ہو جو زائچہ مین لکھی جاتی ہین یعنی زحل کی نحوست کی کمی بیشی اور ستارون کی نظرات سے ہو سکتی ہو اور زندہ رہ سکتا ہو - اور نوین مہینہ کا بچہ باوجود سعادت مشتری کے بنظر اوضاع کواکب کورہ کے کمزور اور مریض ہو سکتا ہو **متن** یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ جو بچہ نر ہوتا ہو اُسکی پیدایش داہنی طرف سے ہوتی ہو اور حرکت بھی اسکی داہنی طرف محسوس ہوتی ہو اور مادہ بچہ کی پیدایش بائین طرف سے ہوتی ہو اور حرکت بھی اُسکی اسی طرف محسوس ہوتی ہو - نر بچہ کی داہنی طرف پیدایش اسواسطے ہوئی کہ نر کو احتیاج اس بات کی ہو کہ مزاج اُسکا گرم ہو اور رحم کے داہنی جانب زیادہ گرم اسلیے کہ جگر کے نزدیک ہو - اور چونکہ داہنا حصہ عورت کا جس سے منی نکلکر جاتی ہو وہ بھی اسی سبب سے مزاج مین گرم ہو اور منی بھی اسی طرح گرم اور خشک ہو - مادہ کا بائین طرف پیدا ہونا اُسکی حاجت یہ تھی کہ اسکا مزاج سرد زیادہ ہو اور بائین جانب رحم کے چونکہ تلی کے قریب ہو زیادہ سرد ہو اور بایان حصہ بھی عورتکا اسی وجہ سے سرد مزاج ہو اور منی بھی اسی سبب سے سرد اور تر ہو - اور جب منی زیادہ گرم اور خشک اور زیادہ گاڑھی ہوگی بچہ نرینہ ہوگا اور جسوقت سرد تر اور پتلی ہوگی بچہ مادہ ہوگا - وہ علامات جنسے دلالت اس بات کی ہوتی ہو کہ عورت نر بچہ کا حمل رکھتی ہو یا مادہ کا اُنکی تفصیل یہ ہو اگر رنگ عورت کا اچھا ہو اور حرکت مین اُسکے سبکی ہو اور داہنی پستان اُسکی بڑی اور ڈھٹنی یعنے سرپستان بھی بڑی ہو اور نبض داہنے ہاتھ کی عظیم یعنے طول عرض عمق مین زیادہ اور سریع بھی ہو یعنے تیز چلتی ہو اور ممتلی بھی ہو یعنے بھری بھری معلوم ہو بس بچہ نرینہ ہو - اور مادہ حمل کی شناخت یہ ہو کہ ان علامات کے مخالف علامات ہون - نفاس یعنے خون ولادت سے اگر لڑکا جنے زیادہ سے زیادہ پچیس ۲۵ دن مین عورت پاک ہو جاتی ہو اور اگر مادہ بچہ جنے پینتیس ۳۵ دن مین - اگر منی مرد کی زیادہ ہو اور قوی ہو بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہو اور اگر منی عورت کی زیادہ اور قوی ہو بچہ کو ماں سے مشابہت ہوگی - یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ اکثر اوقات جو عورت توام بچہ جنتی ہو جسکو جوڑیا کہتے ہین دو ہی بچہ ہوتے ہین اور کمتر یہ ہو کہ دو سے زیادہ توام بچہ ہون - مین نے ایک عورت کو دیکھا تو تین بچہ جنی تھی دو نر اور ایک مادہ - اور ایک شخص کو کہتے سُنا ہو کہ ایک عورت کے چار بچہ ہوے دو نر اور دو مادہ - ایک قوم نے کہا ہو کہ ایک عورت کے پانچ ہوے بطن واحد مین یعنے ایک ہی حمل مین وہی عورت چار برس مین بیس بچہ جنی اور سب زندہ رہے اور یہ بات ممکن ہو مگر مین نے اپنی آنکھ سے اسکو نہین دیکھا اور اسکا سبب یہ ہو کہ رحم مین چار مقام ایسے ہین جو مشابہ نقر اور حفر یعنے گڑھے کے ہین یہ اُن رگون کے منھ مین جنمین خون حیض جاری ہو کر رحم تک پہونچتا ہو - ایک عورت کا حال مین نے یہ بھی سُنا ہو کہ اُسکا ایک بچہ ساتوین مہینہ پیدا ہوا اور ایک نوین مہینہ اطبا نے گمان کیا کہ سبب اسمین یہ تھا کہ اُس عورت سے بعد حاملہ ہونے کے کسی نے اور جماع کیا تھا - ارسطو نے ذکر کیا ہو کہ ایک عورت حاملہ سال بھر کے بعد ایک گوشت کا ٹکڑا جنی تھی - یہ سب باتین ایسی ہین کہ انکو مین نے بنظر تقلید یعنے دوسرے کی پیروی سے ذکر کیا ہو مگر حقیقت ان چیزون کی اور در اصل انکا سچا ہونا اسکا مجکو علم نہین ہو انشاء اللہ اعلم

باب تیسوان دونون پستان اور اُنکی منفعت کے بیان مین

دونون پستان مرکب اُس گوشت سے ہین جو غدود کی قسم سے نرم سپید مشابہ دودھ کی ماہیت سے ہو اور ساکن اور متحرک رگون سے مرکب ہین جو پیچ در پیچ بطور جال کے بندھی ہوئی دونون پستان مین ہین - دونون پستان سینہ مین رکھی ہوئی ہین اور یہی وضع مناسب اسکے تھی جسکی انکی طرف احتیاج ہو اور بہت زینت عورتون کی انکے اس طور پر رکھنے سے حاصل ہوئی ہو - حاجت ان دونون کی طرف یہی ہو کہ دودھ کو پیدا کرین کہ جنین جبتک کہ رحم مین ہو دودھ سے غذا پائے جنین کو دودھ سے غذا پانے کا سبب یہ ہو کہ [illegible] جنین [illegible] غذا پاتا [illegible] سے تھا لہذا احتیاج ایسی غذا کا تھا

جو طبیعت مین قریب خون حیض کے ہو اور ایسی چیز وہی دودھ ہو اسلیے کہ دودھ حیض کے خون سے پیدا ہوتا ہے - پھر چونکہ خون مذکور کے
دودھ بنجانے مین بہت سے نضج اور پختہ ہوجانے کا محتاج تھا لہذا سینہ مین دونون پستان بنائی گئین تاکہ مقام انکا دل سے نزدیک ہو وہ
دل جو حرارت غریزی کا معدن ہے اور یہی حرارت اُنمین دونون پستان کے اُس خون کے نضج دینے پر اعانت کرے جو پستان مین رگ اجوف سے
آتا ہے - اُسکے آنے کی یہ صورت ہے کہ رگ اجوف جسوقت بطرف قلب کے چلتی ہے اور اُسمین نفوذ کر کے سینہ تک پہونچتی ہے اور قریب دونون
ہنسلیون کے جب پہونچی اُس سے دو شعبہ بڑے بڑے پیدا ہوتے ہین - اسی طرح وہ شریان جو اِن مقامات کی طرف آتی ہے اُس سے بھی دو
متحرک رگین پیدا ہوتی ہین اور دونون ہنسلی کے بیچ مین ہوکر اُترتی ہین تاکہ دونون پستان کے مقام تک پہونچ جاتی ہین پس ہر ایک پستان
سے ایک متحرک اور ایک ساکن رگ متصل ہوجاتی ہے اور یہ دونون رگین دونون پستان مین چند قسمون سے تقسیم پاکر اُنمین دونون پستان کے
اندر لپٹی ہین اور دونون پستان کے گوشت پر گھوم جاتی ہین پس جو خون کہ دونون پستان تک اُن رگون مین ہوکر آتا ہے بخوبی نضج پاتا ہے
اسکا نضج پانا اس طرح پر ہے کہ یہ خون رگ اجوف مین گذر کر قلب تک چڑھتا ہے اور وہان سے بطرف سینہ کے چڑھتا ہے اور پھر اُترتا ہے اور اُترتے وقت
دوبارہ قلب مین ہوکر گذرتا ہے اور سینہ کی حرکت سے ہمیشہ اِسکو حرکت رہتی ہے اور پھر جاکے دونون پستان مین داخل ہوتا ہے اور اُنمین پہونچ کر
اُنہین رگون کے بیچ اور گھاو مین دوڑتا ہے اور پھرتا ہے اور دیر تک اُسکا ٹھہرنا اُسکی آمد و رفت مین اس مقام پر ہوتا ہے اسی وجہ سے غایت
نضج کو پہونچتا ہے یعنے خوب پک جاتا ہے اور قریب طبیعت دودھ اسکا استحالہ اور تغیر ہو جاتا ہے - پھر ان رگون سے دونون پستان کے گوشت مین
رنیرس کرتا ہے - دونون پستانون کے گوشت مین بہت سے سوراخ ہین وہان پر جب یہ ٹھہرتا ہے اُسوقت پورا تغیر اسکا جوہر پستان کی طرف
ہوتا ہے پس یہ دودھ بنجاتا ہے - اسلیے کہ طبیعت گوشت پستان کی مثل طبیعت دودھ کے ہے پس یہی غذا ے مناسب جنین کے واسطے ہوجاتا ہے
جس طرح جگر عصارۂ غذا کو جوہر خون کی طرف پھیر دیتا ہے پس وہ خون غذا تمام اعضاے بدنی کے واسطے ہوجاتا ہے خصوصًا اُن اعضا کے واسطے
جو لحمی ہین یعنے جنکی طبیعت گوشت سے بنی ہے - دلیل اس بات پر کہ دودھ خون حیض ہی سے پیدا ہوتا ہے اور اس بات پر دلیل کہ رحم اور دونون
پستان مین مشارکت ہے یہ ہے کہ جب تک بچہ دودھ پیتا رہتا ہے خون حیض کی آمد بند رہتی ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ عورت کے دونون پستان لاغر
ہوجاتی ہین جسوقت بچہ کا اسقاط اُسکو عارض ہو جیسا بقراط نے اپنی کتاب فصول مین کہا ہے جسوقت ایک پستان کسی عورت کی لاغر
ہوجائے اور توام سے وہ حاملہ ہو ایک جنین کو منجملہ دونون کے گرا دے گی پھر اگر داہنی پستان لاغر ہوئی ہو نر بچہ کا اسقاط کریگی اور اگر بائین
پستان لاغر ہوجائے مادہ بچہ کا اسقاط کریگی یہ بیان دونون پستان اور اُنکے منافع کا تھا اسکو جاننا چاہیے

باب چھتیسواں انثیین اور اوعیہ منی اور اُنکے منافع کے بیان مین

انثیین یہ دو آلہ مین منی کے پیدا کرنے کے اسی واسطے ایسے گوشت سے مرکب کیے گئے جو غددی اور سپید ہے - یہ گوشت سپید اور ڈھیلا ہے جسمین
بہت سوراخ ہین اور ہر ایک بیضہ پر ایک جھلی بھی لپٹی ہے جسکی پیدایش صفاق نام جھلی سے ہوئی ہے اور قطن یعنی تہیگاہ کے مقام سے یہ دونون
جھلیان جس مقام سے پیدا ہوکر چلی ہین تنگ اور چھوٹی ہوتی ہین پھر ہمیشہ کشادہ ہوتے ہوتے تا اینکہ دونون خصیون کو ڈھانپتی ہین
ہر ایک حصہ مین ایک رگ ساکن دونون گردون سے آتی ہے جس سے وہ خون پہونچتا ہے ان دونون مین جو مادہ منی کا ہے - پھر جب یہ دونون
رگین ان دونون خصیون سے ملتی ہین ہر ایک رگ کے ہر حصہ مین بہت سی قسمین پیدا ہو جاتی ہین - اسی طرح ان دونون مین دو شریان بھی
اُس شریان سے نکلکر آتی ہین جو پشت پر رکھی ہین - ان دونون متحرک رگون کی بھی دونون خصیون مین بہت سی قسمین ہو جاتی ہین

جیسے اُن دونون ساکن رگون کی قسمین ہوئی تھین ۔ پھر ان دونون رگون کی قسمون سے جو متحرک اور ساکن ہین پیچ در پیچ اور کج ہوکر بہت سے پھیرے مختلف وضع کے بنجاتے ہین اور ایک رگ دوسری پر پھر پھر کر لپیٹ جاتی ہے ۔ جو خون کہ مادہ منی کا ہے جب انثیین کی طرف چلتا ہے اثنائے راہ مین بھی اُسکو بہت سا تغیر طبیعت منی کی طرف ہولیتا ہے پھر جب ان رگون کی اقسام مین پہونچتا ہے اور انکے پیچدار مقامات اور جگہون مین گھومتا ہے اور دیر تک ٹھہرتا ہے تب اسکا نضج اور اسکی پختگی بخوبی ہوجاتی ہے اور ایسا سپید ہوجاتا ہے جسکو صلاحیت منی بنجانے کی ہو ۔ بعد اسکے یہ خون ان رگون سے دونون خصیون کے گوشت پر گرتا ہے اور اُس گوشت کے سوراخون مین اور اُسکے ڈھیلے مقامات مین در آتا ہے اب یہ دونون خصیے اُس خون کو اپنی طبیعت کی طرف پورا پورا پھیر لاتے ہین اور اپنی حرارت سے اُسمین نضج کامل دیتے ہین تب جاکر وہ خون بشدت سپید ہوجاتا ہے اور گاڑھا بالزوجت ہوکر مناسب نطفہ پیدا کرنے کی ہوجاتا ہے جس طرح خون حیض کا دونون پستان مین دودھ بنکر غذا ے مناسب جنین کی بن جاتا ہے ۔ انثیین کے جسم سے دو ظرف ایسے پیدا ہوتے ہین جو اپنے جوہر ذاتی مین انثیین سے مشابہ ہوتے ہین ۔ انثیین انھین دونون ظرفون مین ہوکر منی کو قضیب تک گراتے ہین جس طرح عورتون مین دونون بیضون کی راہ سے رحم مین منی گرائی جاتی ہے ۔ انھین دونون ظرفون کا نام وعاء منی ہے ۔ یہی دونون وعاء ہر حیوان کے بدن میں لانبے ہوتے ہین اسکا سبب یہ ہے کہ یہ دونون جس مقام سے پیدا ہوتے ہین اُسکو انثیین سے دوری ہے ۔ اور یہ دونون وعاء پیڑو کی دونون ہڈی تک پہونچکر پھر نیچے کو قضیب تک اُترتے ہین ۔ یہی دونون وعاء مردون مین ایسے ہین کہ جنکی تجویف یعنے خالی جگہ اندرونی وسیع ہوتی ہے اور جوہر ان دونون کا سخت باصلابت ہوتا ہے ۔ انکی طولانی ہونے کا سبب یہ ہے کہ حاجت یہ تھی کہ نضج اور پختگی منی کی بڑھے اور اُسکا غلیظ اور بالزوجت ہونا مستحکم اور استوار ہوجائے ۔ انکی تجویف کا کشادہ ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا تاکہ منی کا نفوذ انمین بآسانی قضیب تک ہوجائے اور قضیب سے رحم تک انکا جرم سخت اسواسطے بنایا گیا تاکہ طول مسافت مین کٹ پھٹ نہ جائین ۔ اوعیۂ منی عورتون مین برخلاف مردون کے بنائے گئے یعنے چھوٹے اور تنگ اور نرم پیدا کیے گئے ۔ کوتاہی کا سبب یہ ہے کہ انمین حاجت اسکی تھی کہ منی کی ریزش باہر تک اُنسے ہو بلکہ وہ ریزش انھین دونون کے مقام پر ہوجاتی ہے ۔ تنگی اُن دونون مین اسواسطے تجویز ہوئی کہ مادہ کی منی پتلی ہوتی ہے پس تنگ راہون مین بھی جلدی نفوذ کرسکتی ہے ۔ نرمی انمین اسواسطے رکھی گئی چونکہ مسافت اُن کی کم تھی پس محتاج اُس سختی کی نہ تھی جو اُنکو کٹنے وغیرہ سے محفوظ رکھے یہ بیان انثیین اور اوعیۂ منی کا تھا اسکو جاننا چاہیے

باب سینتیسوان قضیب یعنی آلۂ ذکر کے بیان مین

قضیب ایک جسم عصبی ہے یعنے پٹھہ کی قسم سے ہے گول ہے اسکے اندر خالی ہے کوئی رطوبت اسکے اندر نہین ہے ۔ اسکا مقام پیدایش وہی ہڈیان ہین جو پیڑو کی ہڈیون کے نام سے مشہور ہین ۔ قضیب کے دونون پہلو مین دو عضلہ ہین ایک دوسرے کے مقابل ہے ۔ قضیب کی حاجت براہ دو منفعت کے تھی ایک حاجت جو طبیعت کے قصد اولی سے متعلق ہے اور یہ حاجت منی کا نفوذ کرنا اوعیۂ منی کی طرف سے رحم تک اسی منفعت کی نظر سے ہے جو ہر اسکا عصبی بنایا گیا تاکہ حس لمس قضیب سے بخوبی حاصل ہو ۔ اور اس حس کے حاصل ہونے سے آدمی کو جماع کی لذت ملیگی ۔ قضیب کے اندر رطوبت سے خالی اسواسطے پیدا کیا گیا تاکہ اسکی تجویف اور اندرونی جگہ خالی مین بروقت جماع کے ریح بھر جایا کرے یہ وہ ریح ہے نفخ پیدا کرنیوالی جو قضیب کو پھیلا دیتی ہے اور اُسکو بڑا کردیتی ہے اور اُسکو سیدھا کھڑا کرتی ہے تاکہ اُسکا داخل کرنا رحم مین ممکن ہوجائے اسی فعل قضیب کو انعاظ کہتے ہین ۔ دونون پہلو مین اسکے دو بڑی رگین اور دو عضلہ متقابل اسواسطے بنائے گئے تاکہ قضیب کو

دو مخالف جہتون کی طرف بروقت جماع کے کشش کرین اس کشش سے اُسکا مجرا اور سوراخ سیدھا ہو جائے اور اسی کشش کے ہمراہ اوعیۂ منی مین بھی کشش پیدا ہو کہ وہ کشادہ ہو جائین اور اُنمین نفوذ منی کا سرعت اور سہولت ہو جائے - دوسری منفعت جسکا قصد بنظر اول نہین ہو بلکہ طبیعت اُسکو بقصد ثانی چاہتی ہو وہ یہ ہو - کہ چونکہ مثانہ مجرے منی کے قریب رکھا ہوا تھا لہذا طبیعت نے مخرج پیشاب کا اسی مجری منی سے بنایا پس اسی سبب سے مثانہ کی گردن اُوپی کر کے مقعد کے مقام سے اُس جگہ تک جہان سے ذکر پیدا ہوتا ہو - اسکی تفصیل یہ ہو کہ مردون مین طبیعت نے مثانہ کی گردن مین ایک لانبی زیادتی پیدا کی کہ اسکا کنارہ اس مقام تک منتہی ہو جہان یہ تجویف قضیب کی ہو - پیشاب کا مجرا عورتون مین ایسا ہوا کہ چونکہ اُنمین قضیب نہ تھا لہذا اُنکے مثانہ کی گردن مین یہ زیادتی نہین پیدا کی گئی لیکن عورتون کے مثانہ کی گردن فرج کے کنارہ تک پہونچائی گئی کہ اسی جگہ سے اُنکا پیشاب گرتا ہو یہ بیان اعضاے تناسل نر اور مادہ کا تھا جسکا ذکر مذکور ہوا لیکن آلات تناسل اپنی شکلون مین اور اپنے جوہر بدنی مین مختلف ہوتے ہین چنانچہ دونون بیضہ عورتون کے گول اور سخت ہوتے ہین اور مردون کے لانبے اور نرم ہوتے ہین - اوعیۂ منی مردون کے لانبے اور سخت ہوتے ہین اور عورتون کے چھوٹے اور نرم ہوتے ہین - قضیب مردون کا لانبا اور سخت ہوتا ہو - اور گردن رحم کی عورتون مین نرم اور چھوٹی ہوتی ہو بنظر مردون مین فزونی مقام مانی کے قائم مقام ثلثہ لیعنے ڈنڈی ذکر مردون کے ہوتا ہو یہی بیان قضیب اور اسکے منافع کا تھا اور یہ آخری کلام اعضاے مرکبہ مین ہو تمام ہوا تیسرا مقالہ جزو اول کتاب کامل الصناعہ کا مترجم کہتا ہو اس مقام تک مصنف نے اعضاے مرکبہ کا حال مسلسل بیان کیا اب اسکے بعد کچھ مضامین مختلف منافع اعضاے مرکبہ مین لکھتا ہو اور مترجمین کتب یونانی سے نقل کرتا ہو جسکی نقل مین نسخۂ موجود مطبوعہ مصر مین تفاوت پایا گیا ہو اور عبارت بے ربط ہو گئی ہو متن تیسرے جلد مین پہلے مقالہ کی تفسیر یحییٰ نحوی کتاب ج منافع مین اعضا کے کچھ اختلال عبارت کا پایا گیا ہو جو یونانی زبان سے عربی کرنے والون کی طرف منسوب ہوگا - نص ج کی یہ ہو کہ ابن زرعہ نے اپنی تالیف مین اور جوامع یحییٰ مین بھی اور صحیحہ مین اس طرح پر ہو - کہ ج نے کہا ہو حنجرہ کے اندر ایک جرم ہو جسکی شکل مشابہ لسان المزمار کے ہو لیکن جوہر اُس جرم کا اسکی نظیر تمام بدن مین کوئی نہین ہو - اور یہ اس طرح پر ہو کہ یہ جرم مرکب جھلی اور چربی اور اُس گوشت نرم سے ہو جو قسم غددی سے ہو - پھر اسکے بعد اُسی نے کہا ہو کہ مین اب منافع اُسکے اجزا کے لیعنے اجزاے حنجرہ کے بیان کرتا ہون اور کہتا ہون کہ حنجرہ کے اندر اُس مقام مین جہان پر ہوا کا گذر اندر اور باہر ہوتا ہو ایک جرم ہو کہ جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہو اور جسکو مین پہلے کہہ چکا ہون کہ تمام اعضاے بدنی مین اُسکا نظیر نہین ہو نہ بہ اعتبار جوہر اصلی کے اور نہ شکل مین - اور اس جرم کا حال مین نے کتاب الصوت مین لکھا ہو اور بیان کیا ہو کہ یہ پہلا آلہ آواز کا ہو اور اشرف تمام آلات صوت مین ہو - اور اب مین اُسکا حال اسقدر بیان کرتا ہون جسکی حاجت شناخت کی اُسی قدر ہو جس مقدار کو مین بیان کرونگا - پس مین کہتا ہون کہ اگر اس جرم کو نیچے اور اوپر سے اور نیچے سے دیکھا جائے مشابہ لسان المزمار کے معلوم ہوگا - اور نیچے سے میری مراد وہ مقام ہو جہان پر حنجرہ قصبۂ ریہ کی ملاقات کرتا ہو اور اُس سے ملجاتا ہو اور اوپر سے میری مراد حنجرہ کا منھ ہو جسکو التیام تیسری اور پہلی غضروف سے ہو جو اسی مقام تک پہونچا ہو - مناسب یہ ہو کہ اس جرم کو تشبیہ لسان المزمار سے نہ دیجائے بلکہ لسان المزمار کی تشبیہ اس جرم سے دیجائے اسلیے کہ بیت صنعت پر مقدم ہو - پس جب کہ یہ جرم ایک فعل افعال خلقت سے ہو اور لسان المزمار استنباط صناعت سے ہو یعنی انسان کی دستکاری سے بنا ہو - لسان المزمار اگر مثل اس جرم کے ٹھیک بنایا جائے اور جس حکیم نے لسان المزمار کو پہلے پہل نکالا تھا

ایک مرد حکیم تھا جو افعال خلقت کو پہچانتا تھا اور اس بات پر قادر تھا کہ اختراع مین خلقت کی پیروی کرے - مشاہدہ اور معائنہ اس
بات پر دلالت کرتا ہی کہ مزمار مین فائدہ فقط اُسکی زبان سے ہوتا ہی - کسیکو مناسبت نہین ہی کہ میرے اس قول کا سبب
اُس سے پوچھے اسلیے کہ مین نے بھی پسند کیا ہی کہ جو سبب اسمین ہی اُسکو کتاب بصوت مین بیان کرون اُس کتاب مین بھی مین نے
بیان کیا ہی کہ آواز کی پیدایش درست نہین ہوتی ہی جب تک کہ اُسکے مجری مین تنگی نہ آجائے اسکا سبب یہ ہی کہ اگر سوراخ حنجرہ کا
کھلا ہو اُسمین کشادگی بدرجۂ غایت ہوگی - اور اس کشادگی کا سبب یہ ہی کہ دونون پہلے غضروف ڈھیلے او متفرق ہونگے ایک دوسرے سے
کھلا ہوا اور جدا ہوگا - تیسرا غضروف بھی کھلا ہوگا کہ آواز کا پیدا ہونا ممکن نہوگا لیکن اگر ہوا بنرمی نکلے اس نکلنے سے وہ سانس
پیدا ہوگی جسکے ساتھ آواز نہین ہوتی - اور اگر ہوا کا نکلنا بشدت ہو اُس سے وہ تنفس بنے گا جسکا صعداء نام رکھا گیا ہی یعنے گہری سانس
آواز کا پیدا ہونا محتاج اس بات کا ضرور ہی کہ سینہ سے بہت سی ہوا دفعتہً چڑھے اور اسکی بھی اُسمین حاجت ہی کہ سینہ مین اسکے نکلنے کی
راہ تنگ ہو اور فقط راہ کی تنگی پر بھی کفایت نہین ہی بدون اسکے کہ ابتداے خروج ہوا مین کشادگی ہو اور پھر تھوڑی تھوڑی تنگی
اگر خوب تنگ ہو جائے اور پھر تھوڑی تھوڑی کشادگی آنے لگے - یہی حال طبق حنجرہ کا اُسکی خلقت مین ہی - اس طبق کی حاجت اسواسطے تھی
تاکہ آواز پیدا کرے - اور فقط آواز ہی پیدا کرنے کی حاجت نہ تھی بلکہ کبھی اسکی حاجت سانس کے روکنے اور بند کرنے مین بھی تھی اور
مراد سانس کے روکنے سے فقط حبس دم نہین ہی بلکہ حبس دم بھی ہو اور اُسکے ساتھ سینہ بھی ہر طرف سے سمٹے اور جو عضل پسلیون مین ہین
اور عضل شراسیف کے نیچے ہین سب تن جائین - جب ایسا ہوگا پھر تمام سینہ اور جو عضل کہ حنجرہ پر چسپیدہ ہوتا ہی سب کو حرکت قوی
اور شدید ہوگی اس سبب سے کہ جو عضل حنجرہ پر پورا اُٹھ جاتا ہی اُسکی حرکت سینہ کی حرکت کی مقاومت کرتی ہی یعنے اُسکے مقابل جاتی ہی
اور جس ہوا کو سینہ بقوت باہر کی طرف دفع کرتا ہی اور نکالتا ہی اُسکو بقوت منع کرتی ہی - اور یہ مقابلہ اسی طرح پر ہوتا ہی کہ یہ عضل مذکور اُسکو
جبکہ تیسرا غضروف منجملہ غضروفہاے حنجرہ کے ملا دیتا ہی اور اُسکو بند کر دیتا ہی - طبقہ حنجرہ کے واسطے عضل مین بڑی منفعت ہی وہ یہ ہی کہ
اجزا اسی عضل کے ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہو جاتے ہین جو اجزا داہنے طرف ہین وہ داہنے اجزا کے ساتھ اور بائین طرف کے اجزا
بائین طرف کے ساتھ تا اُنکے بعض اجزا بعض سے چسپیدہ ہوکر حنجرہ کے مجرے کو بند کر دیتے ہین اور اُسپر پورے بیٹھ جاتے ہین اگرچہ
تھوڑا سا مقام بند نہین ہوتا خصوصاً اُس حیوان کے حنجرہ کا جسکا حنجرہ زیادہ کشادہ ہو اور یہ وہ حیوان ہی جسکی آواز قوی ہو بنا بر
اُس طریقہ کے جسکو ہم نے اس طرح پر بیان کیا ہی کہ یہ نہین کہا گیا اور نہ اس سے سستی کی گئی - مگر ہر ایک جانب حنجرہ مین بہت سے سوراخ
تجویف عظیم تک گئے ہین یعنے اُس مقام تک جو خالی جگہ حنجرہ مین ہی - اور جب تک ہوا کشادہ جگہ مین نکلتی ہی اُسوقت تک
اس تجویف مین کسیقدر ہوا پہونچتی ہی پھر جسوقت مجرا ہوا کا چسپیدہ ہوگیا اور ہوا گھٹ کر رہ گئی دونون طرف حنجرہ کے بہت زور سے دفع ہوگی
اور اُن دونون سوراخون کو کھول دیگی جو بند ہوگئے تھے بسبب اُنکی دونون باڑھون کے ملجانے کے کہ ایک کی باڑھ دوسرے پر چسپیدہ ہوگئی تھی
انھین دونون باڑھون کا ملجانا سبب غلطی مین پڑنے کا تھا بعض قدماے اصحاب تشریح کے واسطے - اسلیے کہ اُن لوگون پر شناخت اِن دو
سوراخون کی مخفی تھی اور اسپر اُنکو اطلاع نہین ہوئی تھی - جسوقت وہ خالی جگہ اور تجویف کہ جو ہر ایک طرف دونون جانب حنجرہ کے ہی
ہوا سے بھر جائے واجب ہوتا ہی کہ جرم طبق حنجرہ کھینچے اور اُسکو باستواری بند کر دے - یہ وہ بات تھی جسکا بیان ہمکو استواری طبق حنجرہ مین
کرنا تھا - ہم اس طبق کو نہایت درجہ استواری اور درستی مین پاتے ہین کہ اپنی شکل مین اور اپنے بڑے ہونے مین اور اپنی وضع اور نہاد مین

اور اپنے سوراخوں مین ہر طرح سے اسکو استواری اور درستی ہوتا بلکہ جسقدر تو ہم اسکے ترسے ہونے کا ہو کہ جسکی وجہ سے جالینوس کو
بہ کرسے اُسقدر اسکی بڑائی دیکھی جاتی ہے۔ چنانچہ ہم اسکو ایسا پاتے ہین کہ جب اس حلق مین ورم آجاتا ہے پھر بھی سانس کرتا ہے
اگر کوئی شخص اسکو تھوڑا تو ہم کرے اور جتنا ہے اُس سے کم تجویز کرے اسکی مقدار معتدل سے بہت کم مقدار اسکی خیال کرے تو حیوان کی
آواز مفقود ہو جائے۔ اور اگر تھوڑا سا کم تجویز کرے اُتنی ہی آواز کم ہو جائیگی اور خراب ہو جائیگی۔ اور ضرور یہ بات ہے کہ طبق حنجرہ اپنی
مقدار معتدل سے نہ کم ہو اور نہ زیادہ ہو۔ اسی طرح اگر اس طبق کو اس مقام پر نہ فرض کریں جہان پر یہ ہے یا اُسکے سوراخون کو بیچ
موجودہ حالت کے توہم کرے ساری منفعت اُسکی باطل ہو جائیگی۔ یہ دونون سوراخ جیسے مین پہلے کہہ چکا ہون دونون جانب مین
طبق حنجرہ کے طول مین دراز ہوئے ہین کہ اوپر سے نیچے تک آئے ہین۔ یہ دونون تنگ خط ہین لیکن درحقیقت تنگ نہین ہین بلکہ دیکھنے مین
تنگ نظر آتے ہین اسلیے کہ ہر ایک کی دونوں باڑھین تلی ہین مو دو جھلیون سے متشابہ ہین جو دونون ایک دوسرے پر چسپیدہ ہین
اور اُس تجویف کو لازم ہین جہان تک یہ سوراخ گئے ہین پس یہ تجویف اسی سبب سے قبل اسکے کہ دونون باڑھین جدا ہون اور متفرق
ہون مشابہ جالی کے نظر آتی ہے اور اسکو مشابہت جالی سے زیادہ ہے بہ نسبت سوراخ دار ہونے کے۔ پھر جب اُسکی دونون باڑھین جدا
ہو گئین اُسوقت سوراخ ظاہر ہو جاتے ہین اور وہ تجویف بھی کھل جاتی ہے جسمین سوراخون نے نفوذ کیا ہے۔ ہر گاہ کہ ہر ایک دو سوراخون کا
جو داہنے بائین طبق حنجرہ کے ہے اس کیفیت پر ہے جسکو مین نے بیان کیا ہوا اُسمین گذرتی ہے پس سواے ہوا کے اور کوئی چیز اُسمین
داخل نہین ہوتی ایسی چیز کہ جسکے ہمراہ کوئی اور سبب ہو جسکی جہت سے کھولنا طبق حنجرہ کا ممکن ہو اور پہونچنا اُسکا اُس تجویف تک
جسمین اسی ہوا نے نفوذ کیا ہے ممکن ہوتا اینکہ طبق حنجرہ کو بھر دے **مترجم کہتا ہے** اس عبارت مین جو لفظ بلفظ قول جالینوس کا ہے
جس سے حرف جیم کی طرف اشارہ چلا آتا ہے خاص اس فقرہ مین ایسی بے ربطی ہو گئی ہے کہ ترجمہ کا پڑھنے والا شاید مطلب سمجھ نہ سکے
لہذا مین نے جسقدر اسکا مطلب سمجھا ہے اپنی تقریر مین جداگانہ بدون پابندی ترجمہ کے بیان کرتا ہون مطلب جالینوس کا یہ ہے کہ
ہوا نیچے سے اوپر ہو کر حنجرہ مین چڑھتی ہے اور اسکے ساتھ کوئی اور چیز نہین چڑھنے پاتی اور اس ہوا کے چڑھنے مین طبق حنجرہ ایک ایسا
سبب ہے جس سے حنجرہ کا کھل جانا اور ہوا کا اُس تجویف تک پہونچنا جہاںتک یہ تجویف گئی ہے ممکن ہوتا ہے اور ہوا وہان پر پہونچکر اس
تجویف کو بھر دیتی ہے پس حاصل مطلب قول جالینوس کا یہ ہوا کہ طبق حنجرہ سبب حنجرہ کے کھل جانے کا ہے بروقت ہوا کے آنے کے یہی مطلب
اس فقرہ کا میری سمجھ مین آیا ہے واللہ اعلم **متن** جسوقت ہوا نیچے سے بقوت دفع ہوئی اور اوپر سے اُسکے نکلنے کا کوئی مانع ہوا اسی سبب سے
اُسکو آگے چلا آنا ممکن نہوگا اُسی جگہ پھر ہوا چکر کھائیگی اور گھوم جائیگی اور پلٹ کر دونون طرف مجرا سے حنجرہ کے پلٹیگی اور حنجرہ کو بقوت شدید
دفع کریگی پس دونون سوراخون کے منھ پر جو جھلیون کی قسم سے ہے اُنکو بطرف اُن دونون تجویفون کے ہٹائیگی جنمین ہوا نفوذ کرتی ہے
اسلیے کہ مجرا اُن جھلیون کا براہ طبیعت اُسی تجویف کی طرف ہوا ہے پس باطن طبق حنجرہ کو بھر دیگی اُسمین نفخ پیدا کریگی کہ پھول جائیگا
اور جب ایسا کریگی یہ بات لازم آئیگی کہ باضطرار مجرا حنجرہ کا باستواری بند ہو جائے۔ جرم طبق حنجرہ کا جھلی کے طبقہ سے بنایا گیا تاکہ بقوت
بھرنے ہوا کے پھٹ نہ جائے اور متفرق نہو جائے اور نہ اُسمین کسیقدر شگاف ظاہر ہو۔ اور نہ اُسکو حنجرہ کا وہ ضرر پہونچے جسوقت کہ وہ
اپنی خوگرفتہ حرکتون کو کرے مثلاً کشادہ ہو اور پھیلے ایک مرتبہ تو حنجرہ کا یہ حال ہو اور ایک مرتبہ سمٹے اور ایک مرتبہ تنگ ہو جائے۔ جرم
اس طبق کا تنگ بنایا گیا اور فقط تری پر کفایت نہین کی گئی بلکہ بالزوجت اور چکنا بنایا گیا تاکہ تر رہے اور رطوبت طبیعی حنجرہ کو تر کرتی ہے

اور ہر وقت نم رہے اور کسی اور رطوبت کی اسکو احتیاج نہو کہ خارج سے اُس رطوبت کی مدد چاہے جس طرح رطوبت خارجی کا محتاج لسان المزمار
ہوتا ہے جو ہمیشہ خشک رہتا ہے - اسکی رطوبت چپکتی ہوئی اور چکنی اسواسطے بنائی گئی تاکہ خرچ نہو جائے اور جلدی انحلال یعنی فنا اس رطوبت کا
نہو جائے اور نہ متفرق ہوجائے - اسلیے کہ جو رطوبت بنظر اپنی ماہیت کے پتلی ہوتی ہے جلدی فنا ہوجاتی ہے - اور بخار ہو کر اُڑ جاتی ہے پس
جلدی سوکھ جاتی ہے اور نابدید ہوجاتی ہے اور بھی رطوبت جو پتلی ہو اُسکے اجزا بھی الگ الگ ہوجاتے ہین اور متفرق ہوجاتے ہین اور مثل
رطوبت بالزوجت اور چکنی کے دیر تک نہیں ٹھہرتی - خصوصاً اگر وہ مجرا جسمین یہ رطوبت رقیقہ ڈالی گئی ہو سیدھا کھڑا ہو - لیکن جو رطوبت
چپکتی ہوئی اور چکنی ہے وہ دیر تک ٹھہرتی ہے بدون اسکے کہ اسکے چھوٹے چھوٹے اجزا بن جائین اور وہ متفرق ہوجائے اور جلدی خشک بھی
نہین ہوتی - پس اگر ایسی احتیاط درصورت رعایت کی ہیئت حنجرہ مین نہ کیجائے اور تمام حالات مین حنجرہ کے یہ احتیاط ہوتی اور یہ رطوبت
بالزوجت اور چکنی اسکے واسطے مہیا کیجاتی ہے البتہ حنجرہ خشک ہوجایا کرتا اور اسکے خشک ہونے سے خرابی ان وجہ پیدا ہوتی کہ
طبق حنجرہ کا اور زیادہ تر اسکے حنجرہ جلدی جلدی خشک ہوجایا کرتے چنانچہ حنجرہ کا حال اسی طرح کا ہم پاتے ہین بعض اوقات مین
جب اسباب قوی ایسے پیدا ہوتے ہین جنسے مجرا افعال طبیعہ مین فساد پیدا ہوتا ہے - ازین قبیل یہ بھی ہے کہ آدمیون کو تپ محرقہ
عارض ہو - یا جو لوگ سخت گرمیون مین ایسا تعب ناک سفر کرین جس سے اُنکو ایذا بہت پہونچے ایسے لوگون کو کلام کرنا ممکن نہین ہوتا
جب تک اپنی حلق تر نہ کرلین - یہ جسقدر ہمنے بیان کیا طبق حنجرہ کا ایسا حال ہے جسمین کفایت ہے - یہان تک ذکر منافع اُس جرم کا تھا
جو شبیہ لسان المزمار کے ہے اور یہان سے آخر تک اُس مقام کے جواب مین لکھونگا بیان قصبہ ریہ کی منفعتون کا ہوگا - بعد اسکے
پھر جالینوس نے کہا بعد اُس کلام کے جو عضل حنجرہ مین کرچکا ہے - مین نہین گمان کرتا اس بات کا کہ جو شخص عضل حنجرہ کی اس طرح
شناخت کرلے جس طرح پر مین نے لکھی ہے پھر اُسکو کچھ تعجب باقی رہے یا پھر کچھ وہ بحث کرنے لگے جیسا تعجب عام لوگ کرتے ہین یا
جیسا تعجب اُن طبیبون اور فلاسفہ نے کیا ہے جو ہمسے پہلے گذر چکے ہین - اور نہ مجھے گمان ہے کہ میری کتاب کا پڑھنے والا اُس
سبب مین بحث کرے جسکی وجہ سے بروقت نوالہ اُتارنے کے رطوبت مذکورہ کا نفع مری کو پہونچتا ہے اور قصبہ ریہ مین نہین پہونچتا ہے
اُن لوگون نے یعنے حکماے سابقین نے گمان کیا ہے کہ سبب اسمین اُس عضل کی طرف سے ہے جو زبان کی جڑ مین ہے - اُنکا یہ گمان ہے کہ
چونکہ یہ عضل حنجرہ کو بروقت نوالہ اُتارنے کے چڑھاتا ہے اور طبق حنجرہ تک اُونچا ہوتا ہے - اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ حنجرہ باستواری پیچیدہ
ہوجاتا ہے یہان تک کہ جس ہوا کو سینہ بقوت اور شدت دفع کرتا ہے اُس ہوا مین بھی یہ طاقت نہین ہے کہ حنجرہ کو کھول دے - پس مناسب
نہین ہے کہ کسی اور سبب کی شناخت طلب کیجائے سواے اُس سبب کے جسکے ہونے سے پی ہوئی چیز پھیپھڑہ تک نہین اُترتی -
اُن لوگون کو لائق یہی تھا (جب کہ حنجرہ بہت پتلا ہوچکا ہے اور اسمین ایک گڑھا اور خالی جگہ ایسی بن چکی ہے جسکا باضطرار خلقت طبق
حنجرہ کی اور شفعت اُسکی لازم ہوا ہے چنانچہ مین نے کتاب الصوت مین بیان کیا ہے) کہ فکر کرتے اور نظر کرتے اس بات مین کہ کھانے اور
پینے والی چیزون کو کون سبب مانع اسکا ہے کہ قصبہ ریہ مین نہین واقع ہونے دیتا ہے - اس نظر کرنے سے اُنکو علم اس بات کا ہوجاتا کہ
طبق حنجرہ مثل کاگ یا ڈاٹ کے حنجرہ کے مُنھ کے واسطے بنایا گیا بسبب اسی امر کے کہ کھانے پینے کی چیزین قصبہ ریہ مین نہ گرنے پائین
یہ طبق حنجرہ تمام اوقات مین سانس لینے کے کھڑا اور سیدھا رہتا ہے اور بروقت ازدراد یعنے نوالہ اُتارنے یا گھونٹ اُتارنے کے حنجرہ پر
گر پڑتا ہے اور اُسکو بند کردیتا ہے - اُسکی صورت یہ ہے کہ جو چیز حلق مین اُتاری جاتی ہے پہلے اصل طبق حنجرہ پر واقع ہوتی ہے پھر اُسکے بعد

طبق حنجرہ کی پشت پر گذرتی ہو اس مقام پر گذرنے سے وہ طبق دُہرے ہوجانے کی طرف مستعد ہوتا ہی اور اسکے ساتھ ہی اسکو ضرر اسکا ہوتا ہو
کہ حنجرہ کے منھ پر گر پڑے سبب اسکا یہ ہو کہ طبق حنجرہ کا جسم غضروفی ہی اور باوجود غضروفی ہونے کے بہت پتلا ہو۔ اسکا گرنا اسواسطے ہی
تاکہ اس حنجرہ کو سد کر دے جسکے بند کرنے کا قصد کیا گیا بروقت مری کے اندر چیز اترنے کے وہ مری کہ جسکے سد کرنے کا تعرض بروقت
ازدراد کے جائز نہین ہی۔ اگر کوئی شخص طبق حنجرہ کی ہیئت اور حنجرہ کی ہیئت کو پورا پورا سوچے مجھے شک اسکا نہوگا کہ وہ سوچنے والا ضرور
اس بات کا یقین کریگا کہ یہ طبق نہایت درست اور مضبوط بنایا گیا ہی جسکی درستی اور مضبوطی مین عجب حکمت ہی۔ یہ اس طرح پر معلوم ہوگا
کہ شکل اس طبق کی گول ہی اور جوہر اسکا غضروفی ہی اور مقدار اسکی حنجرہ کے منھ سے قدرے بڑی ہی اور سیدھا کھڑے ہونے مین کسیقدر
بطرف مری کے جھکا ہوا ہی برخلاف سیدھے کھڑے ہونے تیسرے غضروف کے حنجرہ کی غضروفون سے طبق حنجرہ اس طرح پر سیدھا کھڑا نہوتا
اگر اسکے پیدایش کی جگہ مری کے آگے والے مقام مین نہوتی۔ اور اگر جوہر اس طبق کا غضروفی ہوتا بروقت تنفس کے نہ کھلتا اور نہ پلٹتا اور نہ
حنجرہ کے منھ پر بیٹھتا اور نہ بروقت ازدراد کے دُہرا ہو جاتا۔ اسلیے کہ جس چیز مین تری زیادہ ہو منجملہ ایسے اجسام کے جیسے طبق حنجرہ ہی اور
زیادتی تری کی اعتدال سے بڑھ جائے ایسا جرم ہمیشہ پیچھے کو گرا ہوا رہیگا اور سیدھا نہو سکیگا اور جو چیز ان اجرام سے زیادہ سخت ہی
تا اینکہ حد اعتدال سے سختی اسکی بڑھ جائے اسکا پلٹنا اور دُہرا ہونا دشوار ہوگا۔ طبق حنجرہ محتاج اسکا تھا کہ اسمین ان دونون خرابیون
مین سے کوئی خرابی نہو جو زیادہ تری اور زیادہ سختی کی لاحق ہوتی ہیں بلکہ اسکو ایسا ہی ہونا تھا کہ جسوقت ہوا اندر کھنچی جائے سیدھا کھڑا رہے
اور بروقت ازدراد گر پڑے اور دُہرا ہو جائے۔ اگر طبق حنجرہ ان سب اوصاف کو جامع ہوتا جو اوپر لکھے گئے مگر اسکی مقدار
حنجرہ کے منھ سے چھوٹی ہوتی اسکے گرنے سے کچھ نفع نہوتا یعنی حنجرہ کا منھ بند نہوتا۔ اور یہ بھی ہی کہ اگر طبق حنجرہ کی مقدار جتنی اب ہی
اس سے بڑی ہوتی حنجرہ کے ہمراہ مری کو بھی بند کر دیتا جس طرح طبق حنجرہ اُن چیزون کے حلق مین اترنے سے دُہرا ہو جاتا ہی اور حنجرہ کے
منھ پر گر کے اسکو بند کر دیتا ہی اسی طرح تیسرا غضروف حنجرہ کا قصبۂ ریہ کی طرف مائل ہو کے دفع ہوتا ہی بدون رجوع کرنے طرف اس مقام کے
جس طرف اسکا دفع ہونا ممکن ہی۔ اب مجکو استغنا اور بے پروائی ہی کہ ہیئت اس غضروف کی بیان کرون اس سبب سے کہ طبق حنجرہ کی
ہیئت بیان کر چکا ہون اور وہ بیان یہ ہی کہ اگر مقدار طبق حنجرہ کی بڑائی مین اسقدر نہوتی جتنی اب ہی ہر آئنہ بروقت فرو کرنے کے بہت سی
مقدار اسکی قصبۂ ریہ تک اتر آتی اور وہ مقدار اس سے زیادہ ہوتی جو تجویف حنجرہ یعنی گلے کی خالی جگہ مین مجتمع ہوتی ہی لیکن اب کہ
حنجرہ کے واسطے دو ڈاٹین عجیب طرح کی مہیا کی گئین اور دونون ایسی بنائی گئین کہ ہٹ بھی جاتی ہین اور پلٹتی بھی ہین بسبب درآمد
اُن چیزون کے جنکی حنجرہ مین داخل ہونے کو منع کرنے کی حاجت تھی پس حنجرہ پر بیٹھ بھی جاتی ہین اور اسکو بند بھی کر دیتی ہین۔
جس حیلہ کے واسطے یہ لطف صانع حقیقی کا اس مقام پر کیا گیا مشابہ اسی حیلہ کے ہی جسکے لطافت اُن جھلیون مین پیدا ہوئی ہی جو
منھ پر قلب کی رگون کے بنائی گئی ہین۔ چنانچہ ہمنے قلب کی تشریح مین بیان کیا ہی کہ یہ جھلیان منھ پر ان رگون کے اسواسطے
نہین بنائی گئین کہ اب کوئی چیز اُسمے ہرگز نفوذ نہ کر سکے جو برخلاف طریق کے ہو یعنے اور کسی راہ سے قلب مین نہ آسکین بلکہ یہ مراد تھی
کہ جو طریقہ مناسب قلب مین آنے کا ہی اُسکے خلاف نہ آ سکین۔ بلکہ یہ جھلیان اسواسطے بنائی گئین تاکہ اب کوئی چیز بکثرت دفعۃً برخلاف
اُس طریقہ مناسب کے جس طریقہ سے قلب مین جانا چاہیے نفوذ نہ کر سکین۔ اسی طرح مناسب ہی کہ اس مقام پر بھی ہم اُس چیز کو یاد کرین
جسکو ہمنے کتاب آراء بقراط اور افلاطون مین بیان کیا ہی۔ وہ یہ بات ہی کہ کبھی قصبۂ ریہ مین وہ چیز بھی پہونچتی ہی جسمین [illegible]

تھوڑی ہی اور بہت کم ایسی چیز کی ہوتی ہی جو قصبہ ریہ کی حلق پر ہے استدارہ سے وہ چیز ڈھلکتی ہوئی گول گول قصبہ ریہ کے کنارہ پر گرد پھر جائے اور بیچ مین اس مجرا کے محیط ہوا اور یہ بھی ہوتا ہی کہ مقدار اس رطوبت کی اتنی ہوتی ہی کہ پھیپھڑہ میں جسپیدہ ہو جاتی ہی جسوقت پھیپھڑہ تک پہونچتی ہی پس تمام پھیپھڑہ کو نم کر دیتی ہی یا پھر باقی ہو پس اُسکو بالکل ترا دیتی ہی اسی مقام سے دلالت اس بات کی ہوتی ہی کہ حاجت مسدی ان غدود کی تھی جو حنجرہ کے قریب ہین اور یہ غدد ایسے ہین جنمین تخلخل زیادہ ہی اور ایسے ہین اور بہ نسبت تمام غدود کے جو بدن مین ہین اُن اسفنج سے زیادہ مشابہ ہین - اکثر اصحاب تشریح نے اس بات کا اقرار کیا ہی کہ ان غدود کی منفعت اسی واسطے ہوئی ہی تاکہ تمام اجزاے حنجرہ کو مسالک رکھین اور حنجرہ کو مع حلق کے بھگو دیا کرین - اور اگر یہ غدد اسواسطے بلند نہات کہ ان اعضا کو بھگو دیا کرین اور انکو نمی پہونچائین اور اسکی مہیا کیجاتی کہ جسکو کوئی چیز پی جائے اور پھیپھڑہ تک نہ پہونچے ہر آئنہ یہ منفعت عجائب امور میں شمار کیجاتی - تمام امور جو ہمنے اوپر بیان کیے اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ یہ ممکن نہین ہی کہ جو چیز کھائی جائے حنجرہ کے مجرا تک نہ واقع ہو اور نہ اس بیان مین اسپر دلالت ہی کہ پینے والی چیز اسکی تھوڑی بھی تری مجرا حنجرہ تک نہین پہونچتی بلکہ مین نے اپنے کلام سابق سے اسی کا قصد کیا ہی کہ یہ بیان میرا اس کتاب مین بجاے یادداشت کے ہو اور یاد دلائے اُس چیز کو جسکو مین نے اور کتاب مین بیان کیا تاکہ میرے بیان سے دونون مقام پر ایک ہی مطلب سمجھا جائے پس یہ دونون کلام ایک ہی حقیقت کے ہین - اب ہم رجوع کرتے ہین اُن باقی منفعتون کے بیان کی طرف جنکی روایت حنجرہ کے بارہ مین ہوئی ہی اور جو باتین حنجرہ مین ہوتی ہین پس ہم کہتے ہین کہ اس سے پہلے ہمنے بیان کیا کہ جس باعث سے تمامی مدور ہونے قصبہ ریہ کے غضروفون کی ہوتی ہی وہ رباط کشادگی مجرا مری سے لیتی ہی بروقت سانس لینے کے اور مری کشادگی مجرا قصبہ ریہ کی لیتی ہی بروقت کسی چیز کے حلق مین اُتارنے کے - اور یہ بھی ہمنے کہا ہی کہ اگر قصبہ ریہ کشادگی مجرا مری کی بروقت سانس لینے کے لیتا اور مری کشادگی قصبہ ریہ کی بروقت ازدراد کے لیتی - اور ہمنے یہ بھی کہا ہی کہ اگر قصبہ ریہ مرکب حلقون سے غضروفون کے ہوتا جنکی شان سے یہ بات ہی کہ اینٹھ کر گول ہو جاتے ہین ہر آئنہ مجراے طعام مین تنگی پیدا کرتے اور طعام کے اُترنے مین مزاحمت ہوتی - واجب یہ بات ہی کہ مری کو یہ تنگی اور پھنساو حنجرہ کی طرف سے پہونچے اسلیے کہ حنجرہ کا جسم ہر طرف سے غضروفی ہی اب یکھنا چاہیے کہ کیونکر یہ بات پیدا ہوئی کہ حنجرہ نہ مری کی مزاحمت کرتا ہی اور نہ اسمین بروقت ازدراد کے تنگی پیدا کرتا ہی - مین کہتا ہون کہ یہ بات کسی طرح ممکن نہین ہی بدون اسکے کہ مری بروقت ازدراد کے نیچے اُتر جائے اور حنجرہ اوپر کی طرف سے تنگ ہو جائے - اسلیے کہ یہ دونون عضو جسوقت یہ فعل کرینگے دونون کی وضع مختلف ہو جائیگی ایسی کہ مری کا کنارہ قصبہ ریہ کے کنارہ سے ملجائیگا اور حنجرہ حنک سے ملحق ہو جائیگا - پس یہی اسماے عجیبہ ہین امور خلقت کے اُن اعضا مین جو نہایت دور کی طرف منہ مین بنائے گئے ہین یہ وہی نام اعضا کے ہین جنکے لینے مین بعض مصنفین نے غلطی کی ہی بسبب اشتراک اسماء کے جو بیان مین قص کے جالینوس نے وارد کیے ہین اگرچہ باوجود اشتراک ان اسما کے جنکو ناقلین کتاب نے نکال ڈالا ہی اسی طرح ہر آئنہ تلخیص کی جالینوس نے انکے معانی کو ایسی کامل تلخیص سے کہ غلطی کا اسمین کوئی عذر باقی نہین رہا ہی باوجود اسقدر تلخیص کے اور وہ تلخیص یہ ہی کہ جالینوس نے یہ لفظ لکھے وحد ختمہ یعنے منہ کے ختم ہونے کی حد اور نہایت بھی اسکا جسکو کاگ کہتے ہین منفعت اسکی نسبت اُس ہوا کے ہی جو سانس کے کھینچنے سے اندر جاتی ہی تاکہ کیفیت اسکی معتدل ہو جائے اور صاف ہو جائے اور تاکہ جو ہوا باہر نکلتی ہی اسمین ٹکرائے بروقت آواز پیدا ہونے کے اور اسکی آواز وہی بڑھ جائے - **محمد** ع اپنا نام حنجرہ کا ہی اور یہ کنارہ قصبہ ریہ کا ہی اور یہ مرکب تین غضروف سے ہی ایک ترسی اور یہ پہلا غضروف ہی اور آگے ہی اور دوسرا وہ غضروف جسکا کچھ نام نہین ہی اور پیچھے سے ہی - اور طرجہاری تیسرا ہی یہ اوپر اس غضروف کے رکھا ہی جسکا کچھ نام نہین ہی یہ غضروف کنارہ اُس فعل کے ... کرنے سے ...

فاتح یعنی کھولنے والے کہتے ہین اور بند ہوتا ہے ان عضل کے فعل سے جنکو طائفہ کہتے ہین ماحتہ واحدہ جا یہ نام لسان المزمار کا ہے یہ ایک جسم
حنجرہ کے اندر ہے گوشت اور پری اور جھلی سے بنا ہے تمام بدن مین اسکی کوئی نظیر نہین ہے - یہ جسم خاص آلہ ہے آلات صوت کا واسطے آواز دینے کے
(منفعت اسکی ہمراہ آواز پیدا کرنے کے جسوقت کوئی شخص اسکے کھولنے پر قادر ہو بسبب ان چھوٹے چھوٹے عضل کے جو اسکے نیچے حنجرہ کے
اندر رکھے ہین) یہ ہے کہ حنجرہ کو بند کر دیتا ہے مثل ڈاٹ کے اور یہ بند کر دینا اسکا اسوقت ہوتا ہے جب سانس اندر بند کیا جائے یعنی ہوا کا داخل ہونا
ان دونون مجری مین اسکے جو اس مقام پر ہین روک دیا جائے - اسکی نہایت آخری مقام مین ہوا کی کمی ہے اور ہر وقت پیچیدہ ہونے
حنجرہ کے اسکو بند کر دیتا ہے ان دو تجویفون تک جو مثل دو نقرہ یعنی سغاک کے ہین - اس جسم کے اقرب اور نزدیک مقام مین اوپر والے
مقام حنجرہ تک - پھر جسوقت حلق مین نفخ پیدا ہو بسبب داخل ہونے ہوا کے دونون نقرہ تک اسوقت یہ دونون قریب قریب ہو جاینگے اور
تمام جوف حنجرہ بند ہو جائیگا ٥ ریم لعد رسہ اس نام کو ابن زرعہ عارضہ نے لکھا ہے اور کتاب جنین مین اس مقام پر جہان اعضاء
آلات کا نام لیا جاتا ہے اسکو شعیرۃ المزمار سے تعبیر کیا ہے - میری مراد اس سے وہ دو چھوٹی چھوٹی نلیان ہین جنکے دونون کنارہ متوازی
ہوتے ہین اور لسان المزمار مصنوعی پر یہ دونون بٹھا دی جاتی ہین - یہ نام اسکا بنظر اسکے فعل خاص کے رکھا گیا یعنی ہمواری کو مستحکم
کرنا اور یہ نام اسکا بنظر اسکی صورت کے جو لکیرون دار ہے نہیں رکھا گیا - ایک عضو غضروفی باریک ہے جو آگے حنجرہ کے سد پر وطرجھاری
رکھا ہے طرجھاری منفرد وہ جب کھلتا ہے تو پیچھے کی طرف کھلتا ہے اور بحرکت قسری یعنی زور سے اسکو پیچیدہ ہونے پر اور لپٹ جانے پر
اس چیز کے لاتا ہے جسکا قے کی طرف نکلنے کا اتفاقاً سامنا ہو جاے اسی وجہ سے قے کے اجزا قصبہ ریہ مین داخل نہین ہونے پاتے حولہ الحریہ
یہ وہ عضو ہے جسکا نام ابن زرعہ نے اللقہ رکھا ہے یہ عضو بسبب اس ہوا کے کھل جاتا ہے جو فقط سانس لینے سے نکلتی ہے اور آواز دینے مین پیچیدہ
ہو جاتا ہے بسبب جاری ہونے اس چیز کے جو حلق مین اتاری جائے اور پر اسی عضو کے اور بسبب غلبہ کرنے اسی کے اوپر ڈھانپنے حنجرہ کے
وشکل حولم الغذا یہ وہ عضو ہے جسکا نام ملصمہ نے یہ رکھا ہے کہ تل بعض حصہ دائرہ کے ہے اور مقدار اسکی زیادہ ہے فم حنجرہ سے کم ہے اور
یہ طعام کے اترنے کو حنجرہ کے اندر منع کرتا ہے اور تھوڑی سی تر چیز جو پی جاتی ہے اسکے اترنے کو حنجرہ کی دیوار پر منع نہین کرتا بسبب اسکے کہ
اس مقام کے تر رکھنے کی حاجت ہے باوجود اس رطوبت کے جسکو وہ غدود پیدا کرتے ہین جو اس مقام پر ہین جس طرح شبیہ لسان المزمار بروقت
اپنے کھلنے کے قصبہ ریہ مین کھائی ہوئی چیز کے اترنے کو منع کرتا ہے اور اسی اللقمہ کو منھ سے حنجرہ تک اترنے کو منع نہین کرتا حولم لعدایہ وہ
چیز ہے جسکا ملصمہ نے بیان کیا ہے یہ عضو لہات کی اعانت کرتا ہے اس منفعت مین جو اوپر بیان کی گئی **فصل ع د** - یہ زبان کا گھر ہے شاید
کہ یہ عضو بسبب اپنے گول سرے ہونے کے پیدا ہو گیا ہے لیکن بیچ ضمن بیخ زبان کے ہے اس نام سے سریانی مین نام نہاد ہوا ہے اور
مین نے اسکی نقل ان کتابون مین جو بزبان عربی ان لوگون کی ہین نہین پائی ہے یا مراد یہ ہے کہ جو عجیب غریب کتابین انکی ہین ان مین
نہین پائی - تمام ہوا تیسرا مقالہ ساتھ حمد خدا اور اعانت خدا کے اور خدا توفیق دینے والا صواب کا ہے **چوتھا مقالہ**
کتاب کامل الصناعۃ طبی کا بیان مین قوی اور افعال اور ارواح کے اس مقالہ مین بیس باب ہین
۱ **باب** مختصر کلام قوتون پر ۲ **باب** قواے طبیعیہ کا بیان ۳ **باب** افعال قواے طبیعیہ کے جو چار ہین بطریق مثال معدہ کے
۴ **باب** بیان قواے طبیعیہ چہارگانہ کا جس طرح کہ رحم مین ہین ۵ **باب** بیان قواے حیوانیہ کا جنسے فعل پھیلانے اور سمیٹنے کا ہوتا ہے
۶ **باب** منفعت تنفس یعنی سانس کی ۷ **باب** ان اسباب کا بیان جنسے موت واقع ہوتی ہے ۸ **باب** قواے حیوانیہ کا بیان ۹

قواے نفسانیہ کا بیان ۱۰ باب مختصر کلام قواے حاسہ پر ۱۱ باب اُن قوتون کا بیان جنسے حس بصر ہوتی ہی ۱۲ باب اُن قوتون کا بیان جنسے حس سماعت کی ہوتی ہی ۱۳ باب سونگھنے کا بیان ۱۴ باب حاسہ ذوق یعنی چکھنے کا بیان ۱۵ باب اُس قوت کا بیان جس سے حاسہ لمس متعلق ہی ۱۶ باب اُس قوت کا بیان جو حواس پیچگانہ کے موافق یا ناموافق ہوتی ہی ۱۷ باب اُس قوت کا بیان جس سے حرکت ارادی ہوتی ہی ۱۸ باب افعال کا بیان ۱۹ باب ارواح کا بیان ۲۰ باب اُن چیزون کا بیان جو ہر ایک امور طبیعی سے اپنی حالت اصلی کے زائل ہونے سے پیدا ہوتی ہین

باب پہلا مختصر کلام قواے نفسانی اور حیوانی اور طبعی پر

بخوبی ظاہر ہوچکا ہی اُس بیان سے ہمارے جب ہمنے ارکان یعنے اصلی اجزا تمام اجسام کے بیان کیے ہین کہ تمام حیوان اور نبات اور معادن سب کے سب چار اسطقسات سے مرکب ہین یعنے چار بسیط چیزون سے سب کی ترکیب ہی اور وہ ترکیب اس طرح پر ہوئی ہی کہ بعض بسیط کے اجزا بعض سے ملگئے ہین اور ایک نے دوسرے مین اثر کیا ہی - اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہی کہ بعد ترکیب کے جو کیفیت ان چارون اسطقسات سے ملکر اجسام مین پیدا ہوتی ہی اُسکا نام مزاج ہی - وہ چارون کیفیتین یہ ہین گرمی سردی اور خشکی اور تری - ہر ایک حیوان مین اور ہر ایک نبات مین اور ہر قسم مین معدنیات کے اس مزاج کی وہی مقدار ہی جسکی حاجت اس حیوان وغیرہ کو تھی - یہی مزاج قائم مقام آلہ اور ادات کے ہی وہ آلہ جس سے عمل طبیعت اور عمل نفس کا ہوتا ہی - اور یہی طبیعت اور نفس وہ چیزین ہین جس سے تدبیر حیوان اور نبات کی ہوتی ہی - اسلیے کہ طبیعت سے تدبیر حیوان اور نبات دونون کی ہوتی ہی اور نفس سے تدبیر حیوان کی ہوتی ہی - جب ایسی بات ہی پس واجب ہی کہ ان موجودات مین چند قوتیں واسطے طبیعت اور نفس کے ایسی ہون جنکے ذریعہ سے نفس اور طبیعت اپنے تمام اعمال کو پورا کرے - یہی قوتین ظاہر اور نمایان ہوتی ہین اُن افعال سے جنکو یہ دونون طبیعت اور نفس کرتے ہین - طبیعت کے افعال یہ ہین تولید یعنے پیدا کرنا اور نمو یعنے جسم کو بڑھانا اور تغذی یعنے غذا دینا - نفس کے افعال بہت سے ہین انمین سے بعض وہ افعال ہین جنسے حیات یعنے زندگی ہوتی ہی - یہ فعل انبساط قلب کا یعنے قلب کا کشادہ کرنا اور ساکن اور متحرک رگون کا انبساط اور انھین چیزون کا انقباض یعنے سمٹنا - منجملہ افعال نفس کے وہ بھی افعال ہین جنسے عقل اور تمیز اور حس اور حرکت ارادی ہوتی ہی - اجناس قوی کے اسوقت تین ہین پہلی وہ قوتین جو طبیعت کے واسطے انکو قواے طبیعیہ کہتے ہین - دوسری وہ قوتین جو نفس کی ہین جنسے حیات ہوتی ہی انکو قواے حیوانی کہتے ہین - تیسری وہ قوتین نفس کی جنسے تدبیر اور حس اور حرکت ارادی ہوتی ہی انکو قواے نفسانی کہتے ہین لیکن قواے طبعی پس وہ تمام حیوان اور نبات کو شامل ہین - اور یہ شمول اس وجہ سے ہی کہ یہ قوتین وہی تولید اور نمو اور غذا دینے کی ہین - اور یہ تینون کام حیوان اور نبات مین یکسان ہین - اسلیے کہ تولید حیوان مین یہی ہی کہ جوہر منی کا استحالہ یعنے بدل جانا طرف جوہر اعضاے بدن حیوان کے ہوجانا - اور نمو حیوان مین یہ ہی کہ مقدار ان اعضا کی بڑھے - میری مراد مقدار بڑھنے سے یہ ہی کہ ان اعضا کی چھوٹائی جاتی رہے اور بڑے ہوجائین تا زمانہ انتہاے شباب کے - غذا وہی چیز ہی جو پس ماندہ اور قائم مقام رہتی ہی اُس چیز کے جو حیوان مین تحلل پاتی ہی اور وقتاً فوقتاً ہوتی جاتی ہی - اسکا قائم مقام ہونا اس غرض سے ہی تاکہ حیوان کا باقی رہنا اور ایک زمانہ تک برقرار رہنا ممکن ہو اگر بدل تحلل کا نہوتا حیوان ہلاک ہوجاتا بسبب اسکے کہ ہمیشہ اسکے بدن کی تحلیل ہوا کرتی ہی - اور یہ تحلیل خارج سے بھی ہوتی ہی اور داخل سے بھی ہوتی ہی - خارج سے تحلیل تو یہ ہی کہ ہوا بدن سے رطوبات کو جذب کیا کرتی ہی - اور داخل یعنے اندر سے بدن کے تحلیل اس طرح پر ہوتی ہی

کہ حرارت غریزی اور حیلی اندر بدن کے تحلیل کیا کرتی ہے - اسی طرح نبات کا پیدا ہونا بیج سے اس طرح پر ہوتا ہو کہ بیج کا استحالہ پتّے اور شاخون کی طرف ہوتا ہو - اور جسوقت نبات پیدا ہوئی محتاج اُسکی ہوتی ہو کہ نمو میں آئے اور اپنے وقتِ منتہا تک بڑھتی رہے - اور محتاج اُس غذا کی بھی ہوتی ہو جو نبات کو اپنے حال پر ایک مدت معین تک برقرار رکھے تاکہ پژمردہ نہوجائے اور خشک نہوجائے بسبب اسکے کہ اُسکے اجزا میں تحلیل ہوا کرتا ہو - قواے حیوانی حیوان ناطق اور غیر ناطق کو شامل ہین نبات مین یہ قوتیں نہین ہین - اسکا حال یہ ہو کہ ان قوتون کا فعل تمامی حیوانات میں انبساط قلب اور ساکن اور متحرک رگون کا انبساط اور ان تینوں کا انقباض ہو واسطے نگاہ رکھنے حرارت غریزی کے اور یہ دونون فعل تمام حیوانات میں یکساں ہیں - قواے نفسانی انمین سے بعض قوتین حیوان ناطق اور غیر ناطق مین پائی جاتی ہین - یہ وہ قوتیں ہین جنسے حس و حرکت ارادی ہوتی - اسلیے کہ حس کی پانچ قسمیں ہین حس بصر جس سے دیکھنا متعلق ہو سماعت کی حس سے سننا متعلق ہو حس شم جس سے سونگھنا متعلق ہو حس ذوق یعنے چکھنا حس لمس یعنی چھونا اور انھیں کو حواس خمسہ کہتے ہین - حرکت ارادی یعنی قصداً اعضا کو ہلانا یہ وہی حرکت ہو جس سے حیوان اپنے اعضا کو جس طرف چاہتا ہو حرکت دیتا ہو اور جسکی طرف محتاج ہوتا ہو اُسکی طرف اپنے ارادہ سے اعضا کو ہلاتا ہو - یہ دونون قسم اعمال حیوانی کی سب حیوانون میں برابر ہیں - بعض قواے نفسانی خاص حیوان ناطق مین پائے جاتے ہین یہ وہ قوتیں ہین جنسے تدبیر متعلق ہوتی ہو - اور یہ قوت تخیل اور فکر اور ذکر کی ہو - اور کوئی حیوان غیر ناطق ایسا نہیں ہو جسمین یہ تین قوتین تمام اور کمال موجود ہون - ہر ایک ان اعمال مین سے در اصل ایک حرکت ہو اُس چیز کی جسکو قوت فاعلہ اُسی چیز کی پیدا کرتی ہو مطلب یہ ہو کہ فکر وغیرہ بھی از قسم حرکت کے ہو جسکو قوت متفکرہ پیدا کرتی ہو - حرکت کی چھ قسمین ہین دو انمین سے بسیط حرکتیں ہیں اور چار مرکب ہین - دو بسیط حرکتوں مین ایک حرکت تغیر اور استحالہ کی ہو - دوسری حرکت مکان کی ہو اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی - تغیر اور استحالہ کی حرکت اس طرح پر ہو کہ اشیا کا تغیر اور استحالہ یا اُسکے تمام جوہر مین ہوتا ہو یعنے تمام وہ چیز بالکل بدل جائے کچھ اُسکی اصلیت باقی نہ رہے اسکو حرکت کون و فساد کہتے ہین یعنے نئی چیز بنجانا اور پہلی کا مٹ جانا - یا تغیر اور استحالہ کیفیت اشیا مین ہو جیسے حرارت سے برودت کی طرف بدل جانا یا تری سے خشکی کی طرف پلٹ جانا یا سپید رنگ کا سیاہ ہوجانا یا مٹھائی کا تلخی کی طرف بدل جانا - حرکت مکان کی دو طرح سے جاری ہوتی ہو یا تو سیدھی حرکت کرنی یا گول حرکت کرنی گول حرکت جس سے دائرہ پیدا ہوتا ہو یہ حرکت آسمانون کی ہو - سیدھی حرکت یا آگے کی طرف ہو یا پیچھے کی طرف یا داہنی طرف یا بائین طرف یا اوپر یا نیچے - مرکب حرکتین یہ ہین کہ کون اور فساد ساتھ ہی ہو یا تنہا ہو اور نمو یعنے بڑھنا اور اضمحلال یعنی کم ہوجانا تیسری کون کی حرکت مرکب حرکات تغیر سے ہو میری مراد اُس تغیر سے ہو جو تمام جوہر مین ہو اور وہ تغیر جو بہت سی کیفیات مین ہو چوتھی فساد کی حرکت بھی مرکب ہو مثلاً کئی حرکتین کون کی ہوکر فساد پیدا ہو - لیکن حرکت فساد کی ضد حرکت کون کی ہو - یہ اس طرح پر ہو کہ اگر تغیر کون مین بطرف حرارت کے ہو تغیر فساد کا بطرف برودت کے ہوگا مطلب یہ ہو کہ حرارت کا بدلنا بطرف برودت کے اسمین دو حرکتین پیدا ہوتی ہین ایک تو حرارت کا زائل ہونا اور مٹ جانا اور دوسرے برودت کا پیدا ہونا پانچوین نمو کی حرکت دو حرکتون سے مرکب ہو ایک حرکت استحالہ دوسری حرکت مکان یہ اس طرح پر ہو کہ جو چیز بڑھتی ہو اور زیادہ ہوتی ہو اسکا بڑھنا اُس چیز کو بدل دیتا ہو جسمین یہ زیادتی پیدا ہوتی ہو اور بدل کر اُس چیز کی طرف لیجاتا ہو جسکو بڑھاتا ہو اس طرح پر کہ اُسکی ذات سے مشابہ ہوجاتی ہو اور اُسکی مقدار طول اور عرض اور عمق مین زیادہ ہوجاتی ہو مگر وہ چیز اپنی نوع مین اُسی طرح پر باقی رہتی ہو جس طرح قبل بڑھنے کے تھی جیسے درخت جب بڑھتا ہو تو جتنی مقدار اُسکی زیادہ ہوتی ہو وہ اُسی کے مشابہ ہوتی ہو جیسے پہلے تھا ایسا نہیں ہو کہ نیم کا درخت بڑھکر جامن کا ہوجائے - [illegible]

اور حرکت نمو مین یہ ہی کہ حرکت کون میں تغیر شے کا دوسری نوع کی طرف ہوتا ہی اور حرکت نمو میں تغیر شی کا تو ہوتا ہی لیکن وہ شے اپنی نوع پر بدستور
باقی رہتی ہی چھٹی حرکت اضمحلال اور مضمحل ہونے کی حرکت یہ ضد مخالف حرکت زیادت کی ہی یہ تمام اقسام حرکت نقصان کو ضد حرکت زیادت کی سمجھنا چاہیے
جو چیز حرکت کرتی ہی انمین سے یہ تسمون میں سے کسی قسم سے حرکت کرتی ہی محرک وا۔ حرکت کو کہتے ہین اور حرکت کا نام فعل ہی اور متحرک کو منفعل کہتے ہین
جو قبول حرکت کرتا ہی۔ افعال طبیعیہ انمین سے بعض وہ ہین جنمین فقط حرکت استحالہ کی ہوتی ہی جیسے تولید کا فعل اسلیے کہ خاص تولید کا فعل یہی ہی کہ
جو چیز یہ تھی اب ہو گئی ہی یعنی مادہ سیال انمین جوہری کا استحالہ ہو جانا جو ہر اسکا اور آنکی کیفیت کی طرف ہی بعض افعال طبیعی میں فقط حرکت
مکانی ہوتا ہی جیسے فعل جذب کا جس سے بطرف اعضا کے وہ چیز کھینچتی ہی جو ان اعضا کے مشاکل ہو۔ اور جیسے فعل امساک یعنی ٹھہرانے کا جسمین
وہ کھینچی ہوئی شی طرف عضو کے اسی عضو مین ٹھہری رہتی ہی۔ یا جیسے فعل دفع کرنے کا جیسے کوئی عضل کی عضو سے اسکے منافی اور مخالف کو طرف
ایک ایسے عضو کے دفع کرتا ہی جسکو یہ شی موافق ہو۔ انھیں افعال طبیعیہ مین سے وہ فعل بھی ہی جو حرکت استحالہ اور حرکت مکان کا ساتھ ہی کرتا ہی جیسے
تربیت یعنی پرورش کا فعل اسلیے کہ تربیت یہی ہی کہ جو مادہ بصورت کسی عضو کے ہو اسی عضو تک پہونچے اس مادہ کو اسی عضو کی طرف بدل دینا اور
اس عضو کو اسکے طول اور عرض اور عمق مین بڑھا دینا۔ افعال قواے حیوانی کی حرکت مکانی ہوتی ہی۔ اسلیے کہ فعل قوت حیوانی کا وہی پھیلانا قلب
اور ساکن اور متحرک رگون کا اور انکا سمٹنا ہی۔ انبساط وہ حرکت ہی وسط سے طرف اطراف کے یعنی بیچ سے کنارون تک لیجانا مثلاً قلب اگر پھیلتا ہی
ہو تو اسکو نہایت درجہ فراخی تک پہونچاتی ہین کہ سوا یا ڈیوڑھا ہو جائے اور انقباض یعنی سمٹنا حرکت اطراف سے ہر طرف وسط کے یعنی جسقدر پھیلا
قلب بڑھ گیا ہو وہ سمٹ کر درمیانی مقدار پر آجائے۔ افعال نفسانی انمین سے بعض مین حرکت تغیر کی ہی اور یہ افعال حس کے ہین اسلیے کہ حس کے یہی
معنی ہین کہ جو عضو حس کرنے والا ہی اسکی طبیعت محسوس چیز کی طرف بدل جائے۔ اور بعض انمین سے حرکت مکانی ہین اور یہ افعال حرکات ارادی کے ہین
اسوقت بخوبی ظاہر ہو گیا ہمارے بیان بالا سے کہ اجناس ان قوی کی جنسے افعال اعضاے بدنی کے ہوتے ہین تین ہین اور یہ بھی ہمنے بیان کیا
کہ ہر ایک فعل انمین احساس کا کونسا ہی اور کیونکر فعل ہر صنف کا ان تینون اصناف مین سے جاری ہوتا ہی پس اب ہم بیان قواے طبیعیہ کا شروع کرتے ہین

واللہ اعلم

باب دوسرا قواے طبیعیہ کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ قواے طبیعیہ کا محل جگر ہی۔ اسی جگر سے قواے طبیعیہ شروع ہوتے ہین اور ساکن رگون مین ہو کر تمام اعضاے بدنی تک گذرتے ہین
اور ان اعضا کو یہ قوتین عطا کرتے ہین۔ اصناف ان قوی کے تین ہین ایک قوت مولدہ یعنی پیدا کرنیوالی قوت دوسری قوت مربیہ جس سے پرورش
متعلق ہی تیسری قوت غاذیہ جس سے غذا دینا متعلق ہی۔ قوت مولدہ یہ وہ قوت ہی کہ بچہ کو منی اور خون حیض سے پیدا کرتی ہی اور اسکا فعل اسوقت سے
شروع ہوتا ہی جب سے منی رحم مین پڑے تا اینکہ جنین کی خلقت پوری ہو جائے۔ قوت مربیہ وہ ہی جو اعضاے بدن کو بڑھاتی ہی اور ان کو چھوٹے
ہونے سے بڑے ہونے کی طرف پھیرتی ہی۔ اس قوت کا فعل ابتداے وجود جنین سے انتہاے شباب تک رہتا ہی پھر اسکا فعل قطع ہو جاتا ہی۔ قوت غاذیہ
وہ ہی جو اعضاے بدنی پر اس جوہر کو جو مثل جوہر انھین اعضا کے ہو وارد کیا کرتی ہی تاکہ جو کچھ ان اعضا سے متحلل ہو گیا ہی اسکا جانشین اور قائم مقام
رہے بدون اسکے کہ طول یا عرض یا عمق موجود مین کچھ بڑھ جائے اسلیے کہ اس بڑھانے اور زیادہ کرنے کا فعل قوت نامیہ سے متعلق ہی۔ اس قوت غاذیہ کا
فعل ابتداے وجود جنین سے تا زمانہ موت انسان کے رہتا ہی۔ یہ تین قوتین ایسی ہین کہ انمین سے بعض قوتین مخدومہ ہین اور خادمہ بھی ہین یہ مخدومہ سے
میری مراد یہ ہی کہ ان بعض قوتون کے واسطے اور قوتین ہین جو ان قوتون کے فعل پر بطور خادم کے اعانت کرتی ہین اور قوت مخدومہ کے فعل کو تمام کرتی ہین

یہ قوت مولدہ ہی۔ انھین تینون قوتون مین سے بعض قوتین ایسی بھی ہین کہ خادمہ بھی ہین اور مخدومہ بھی ہین اور یہ دونون قوت مربیہ اور قوت
نامیہ ہین۔ قوت مولدہ کی دو اور قوتین خدمت کرتی ہین ایک کا نام قوت مغیرہ اولی ہی یعنے پہلا تغیر دینے والی قوت۔ دوسری کا نام قوت مصورہ ہی
مغیرہ اولی کی طرف قوت مولدہ اسواسطے محتاج ہوئی تاکہ جوہر منی اور خون حیض کو طرف جوہر ہر ایک عضو کے اعضاے جنین سے پھیر دیا کرے۔
عمل اس قوت مغیرہ کا چارون کیفیات سے ہوتا ہی پس ایسے اعضا کو جنکا جوہر مختلف ہی بنایا کرتی ہی۔ اگر حرارت اور رطوبت کا عمل کرے گوشت
پیدا کریگی۔ اور اگر گرمی اور خشکی کا عمل کرے دل کا گوشت پیدا کریگی۔ اگر سردی اور تری کا عمل کرے بھیجہ پیدا کریگی۔ اگر سردی اور خشکی کا عمل کرے
ہڈی پیدا کریگی۔ پس بقدر مقدار کیفیات چہارگانہ کے زیادتی اور کمی مین قوت مغیرہ کا عمل تمام اعضاے باقیماندہ مین ہوتا ہی جن اعضا کو یہ قوت
پیدا کرتی ہی وہ اعضا اپنے اپنے مزاج مین تابع انھین چارون کیفیات کے ان حالات مین ہوتے ہین جن حالات سے بصر اور لمس اور سونگھنے
اور چکھنے کی حس تعلق ہی۔ ان اعضا کی وہ کیفیت جو آنکھ سے دیکھی جاتی ہی اسکی مثال وہ سرخی ہی جو حرارت کے تابع ہی اور وہ سپیدی جو برودت کے
تابع ہی۔ کیفیات ملموسہ یعنے جو حالات چھونے کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہین جیسے کسی عضو کی سختی جو خشکی کے تابع ہی یا نرمی جو تری کے تابع ہی یا سبک
ہونا جو حرارت کے تابع ہی یا بھاری ہونا جو برودت کے تابع ہی لطیف نازل ہونا جو حرارت کے تابع ہی اور گندہ اور بھدا ہونا جو برودت کے تابع ہی۔
چکھنے مین جو کیفیتین ان اعضا کی آتی ہین جیسے میٹھا مزہ کسی عضو کا جو حرارت کے تابع ہی یا کھٹا مزہ جو برودت کے تابع ہی۔ جو کیفیات سونگھنے کے
متعلق ہین جیسے خوشبو اور بدبو اعضا کی ہر ایک عضو مین ان کیفیات سے اسیقدر کیفیت موجود ہوتی ہی جتنی کیفیت کا قوت مغیرہ ان چارون کیفیات
مین سے استعمال کرتی ہی میری مراد استعمال قوت مغیرہ سے وہ مقدار ہی جسکی حاجت قوت مغیرہ کو اس عضو مین ہی۔ شمار انواع اور اقسام قوت مغیرہ کا
مطابق شمار ہر ایک عضو اعضاے متشابہ الاجزا سے ہی یعنے جتنے اعضا متشابہ الاجزا بدن مین ہین اتنی ہی قوت مغیرہ کے اقسام بدن مین ہین۔
اسکا سبب یہ ہی کہ ہر عضو مین اعضاے متشابہ الاجزا مین سے ایک قوت موجود ہی یہ وہ قوت ہی کہ جسنے اس عضو کو منی اور خون حیض سے بنایا ہی۔
تا اینکہ ہر ایک طبقہ مین رگہاے جہندہ کے طبقات سے اور دونون طبقہ مین معدہ کے اور دونون طبقہ مین رحم کے ایک قوت مغیرہ اولی موجود ہی۔
مغیرہ اولی اور مغیرہ دوم مین فرق یہ ہی کہ مغیرہ اولی اسی فعل کو اسوقت کرتی ہی جو وقت جنین کے بنجانے کا ہی اس طریقہ سے اسکا فعل ہوتا ہی کہ منی
اور خون حیض کو پتلے ہونے سے گاڑھے ہونے کی طرف پھیرتی ہی اور دونون کے جوہر کو طرف جوہر اعضاے جنین کے پھیر لاتی ہی۔ اور اس قوت کا عمل
چارون کیفیات سے ہوتا ہی۔ اور قوت مغیرہ دوم یہ وہ قوت ہی کہ جوہر خون کو اس عضو موجود کے جوہر کی طرف پھیرتی ہی جسکی خلقت ہو چکی اور اسکے بنجانے سے
فراغ حاصل ہو چکا ہی اور اسی خون کو اسی عضو کے مشابہ کر دیتی ہی اور اسمین ملا دیتی ہی عمل مغیرہ دوم کا چارون کیفیات سے مثل عمل مغیرہ اولی کے ہوتا ہی
قوت مصورہ وہ ہی جو صورت گری کرتی ہی اور شکل ہر ایک عضو کی اسی طرح کی بناتی ہی جس صورت اور شکل کی طرف یہ عضو محتاج ہی مثلاً اندر خالی جگہ بنانا
یا سوراخ کرنا یا چکنا بنانا یا کھرکھرا یا خشونت بنانا جسکی حاجت جس عضو کو ہی اور جس چیز کا وہ عضو محتاج ہی اس تک پہنچاتی ہی اور ملا دیتی ہی۔ یہ دونون
قوتین یعنے قوت مغیرہ اولی اور قوت مصورہ ہمیشہ اپنے اپنے فعل کیا کرتی ہین جب تک صورت جنین کی بنکر تمام ہو جائے۔ صورت جنین کی اگر نرینہ ہو
تیس دن مین یا پینتیس دن مین تمام ہوتی ہی اور مادہ کی صورت چالیس دن مین۔ قوت مربیہ اور یہی قوت نامیہ ہی یہ قوت خادمہ ہی قوت مولدہ کی اور
اس قوت مربیہ کی خدمت قوت غاذیہ کرتی ہی۔ مربیہ کا خادم ہونا قوت مولدہ کی اس طرح پر ہی کہ اعضاے جنین مین نمو پیدا کرتی ہی اور انکی مقدار کو
بڑھاتی ہی اور انکو طول اور عرض اور عمق مین کھینچتی ہی اس قوت کا فعل ابتداے وجود جنین سے منتہاے سن شباب تک ہوتا ہی جو پینتیس برس کا
زمانہ ہی پھر جاکر یہ قوت مربیہ اپنے فعل سے رک جاتی ہی۔ قوت غاذیہ کا خادم ہونا قوت مربیہ کے واسطے اس طرح پر ہی کہ غذاے مناسب کو عضو تک

پہونچاتی ہو اور اُسکو بدل دیتی ہو اور عضو سے ملاتی ہو اور عضو کے مشابہ کردیتی ہو - اگر قوت غاذیہ خدمت قوت نامیہ کی نہ کرتی اور قوت مربیہ کی معین
ہوتی ہو تو اُسنہ قوت مربیہ کا بڑھانا اعضاے بدنی کو مثل بڑھ جانے اُس مثانہ کے ہوتا جس طرح مثانہ پھونکتے پھونکتے اور ملتے ملتے طول عرض مین بڑھ جاتا ہو
مگر عمق نہین بڑھتا ہو بلکہ خالی رہتا ہو - مگر جب طبیعت نے قوت غاذیہ کو قوت نامیہ کا معین بنا دیا اُسوقت یہ خرابی جاتی رہی - قوت غاذیہ اور قوت
مربیہ کی خادم ہو مگر اس غاذیہ کی چار قوتین خدمت کرتی ہین ایک جاذبہ دوسری ماسکہ تیسری مغیرہ چوتھی دافعہ - یہ چار قواے طبیعی ایسے ہین
کہ ہر ایک عضو مین ہوتے ہین اور انھین چارون سے قائم اور ثابت رہنا ہر عضو کا ہو - قوت جاذبہ وہ ہو جو بطرف عضو کے ایک چیز مشاکل اور مناسب
اُسی عضو کے اُس غذا سے لاتی ہو جو اس عضو کی طرف آئی ہو مطلب یہ ہو کہ ہر عضو کی طرف قوت جاذبہ وہی غذا لاتی ہو جو مناسب اُسی عضو کے ہو -
چنانچہ گوشت کی طرف اُس خون کو لاتی ہو جسکا مزاج معتدل ہو اور ہڈی کی طرف وہ لاتی ہو جسکا مزاج سردی اور خشکی کی طرف مائل ہو اور بھیجے کی طرف
وہ خون لاتی ہو جسکا مزاج سردی اور تری کی طرف مائل ہو - اسی طرح اُن اوعیہ مین یعنی خالی مقامات مین جو فضول کے واسطے بنائی گئی ہین اُنھین فضول
مخصوصہ کو لاتی ہو جو اُن مقامات سے خاص ہین جیسے مرارہ کی طرف فضلہ صفراوی خون سے جدا کرکے لاتی ہو اور تلی کی طرف فضلہ سوداوی اور
گردہ کی طرف فضلہ مائی خون کا لاتی ہو عمل اس قوت کا گرمی اور خشکی سے ہو اسلیے کہ حرارت کی شان سے جذب کرنا ہو اور خشکی کو برداشت جذب کرنے پر
زیادہ ہو بہ نسبت رطوبت کے - جذب تین طرح پر ہوتا ہو ایک تو بنظر اضطرار خلا کے اور امتناع اُس چیز کے جو کسی مقام سے نکل جائے مطلب یہ ہو کہ جو جگہ
تمام اجسام سے خالی ہو جاتی ہو یہان تک کہ ہوا بھی اُس جگہ نہ رہے وہ جگہ بسبب خالی ہو جانے کے باضطرار اپنی طرف کسی جسم کو کھینچتی ہو یا جو جگہ سب اجسام سے
خالی کردی جائے آخری جزء جب اُس جگہ سے نکلتا ہو وہ اپنے پیچھے کسی جسم کو اُسی خالی جگہ مین جذب کرتا ہو چنانچہ انسان جب کسی خالی نل کو پانی مین
رکھکر چوسے اسکے چوسنے سے چونکہ ہوا نل کی آدمی کے منھ مین آجاتی ہو اور جتنی ہوا منھ کے اندر آجاتی ہو اُسیقدر پانی نل مین درآتا ہو مترجم کہتا ہو
اس مقام پر اتنی بات اور سمجھ لینی چاہیے کہ منھ مین ہوا نل کی وہی آتی ہو جو منھ سے ملی ہوئی نل کے اندر ہو پس خالی مقام نل مین پہلے وہی ہوتا ہو
جو منھ کے قریب ہو یہ ہوا اپنے نیچے جو ہوا نل مین ہو اُسکو کھینچتی ہو اور وہ ہوا نیچے والی اپنے پیچھے والی کو اسی طرح آخری جزء ہوا کا جو اپنے مقدم جزء کی جگہ پر
کھنچ آتا ہو تب وہ جزء اپنی جگہ پانی کو کھینچتا ہو اسکا ثبوت اسی طرح پر ہوتا ہو کہ اگر آدھی ہوا نل کی کھینچ کر منھ مین آجائیگی آدھا نل پانی سے بھر جائیگا
اور اگر سب ہوا نل کی منھ مین آجائیگی پانی کھنچکر منھ تک رہ جائیگا اور اس سے زیادہ چوسنے کے بعد پھر پانی حلق تک اُتر جائیگا **متن** دوسرا
جذب بسبب حرارت کے ہوتا ہو جیسے آگ چراغ کی بتی کے تیل کو کھینچتی ہو تیسرا جذب بذریعہ قوت جاذبہ طبیعیہ کے ہوتا ہو جس طرح مقناطیس لوہے کو
جذب کرتا ہو اسی قوت جاذبہ طبیعی سے اعضاے بدنی اُن مادون کو جذب کرتے ہین جو اُن اعضا کے مناسب ہین - قوت ماسکہ وہ قوت ہو
جو اسی عضو مین جذب شدہ مادہ کو اتنا ٹھہراتی ہو کہ ہضم ہوکر متغیر ہو جائے اور اُس مادہ کی صورت بدل جائے جس طرح معدہ غذا کو ٹھہراتا ہو اور
رحم منی کو ٹھہراتا ہو - اکثر عمل اس قوت کا فقط سردی اور خشکی سے ہوتا ہو اور اسکو حاجت مقدار کثیر حرارت کی نہین ہو - قوت مغیرہ دوم جسکو
قوت ہاضمہ کہتے ہین یہ وہ قوت ہو جو غذا سے مناسب عضو کو جسکو ماسکہ نے ٹھہرایا ہو متغیر کرکے جوہر عضو کی طرف پلٹ دیتی ہو اور اُسی عضو کے
مشابہ کردیتی ہو اور اُسی عضو سے چپٹا دیتی ہو - اس قوت کا عمل حرارت اور رطوبت سے ہوتا ہو - اسلیے کہ حرارت کی شان سے تغیر پیدا کرنا اور نضج بنانا ہو
اور یہ دونون باتین بدون حرارت اور رطوبت کے نہین ہوتین اور یبوست کی انکو کچھ حاجت نہین - قوت دافعہ وہ ہو جو عضو سے فضلہ اُس غذا کا
دفع کرتی ہو جسکو قوت جاذبہ نے جذب کیا ہو یہ فضلہ وہی ہو جو موافق اس عضو کے نہو اس قوت کا عمل اکثر گرمی اور خشکی سے ہوتا ہو یہ چارون
قوتین ایک انھین سے عضو مین بفعل غذا ہو اور یہ قوت مغیرہ ثانیہ ہو اسی کا نام ہاضمہ ہو یہی قوت غذا کو مشابہ بعضو بننے کے لیے تشابہ اُس عضو کے

کر دیتی ہے جسکو غذا اصلی ہونے میں طرح کہ سرخ خون کو بعد خون ہونے گوشت کے متغیر کر دیتی ہے - اب ہیں باقی تین قوتیں یعنی جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ یہ تینوں مثل خدام کے واسطے قوت ہاضمہ کے ہیں - اور یہ بات اس طرح پر ہے کہ طبیعت نے جاذبہ کو عضو میں اسواسطے مہیا کیا ہے کہ اُسی عضو کی طرف ایسی غذا کو جذب کرے جو مشاکل اور مناسب اُسی عضو کے ہو، اور قوت مغیرہ اُسی غذا کو تشبیہ اُسی عضو کے کرے جو اُسی عضو میں ہو اور اُسی عضو سے اسکو ملا دے اور چسپیدہ کر دے جس طرح ہم نبات اور اشیاء کے اقسام میں پاتے ہیں کہ ایک ہی زمین پر مختلف قسم کے نباتات ہوتے ہیں اور ایک ہی پانی سے وہ سب سینچے جاتے ہیں مگر ہر قسم گھاس کی اپنی طرف وہی غذا جذب کرتی ہے (اپنی اُسی قوت جاذبہ سے جو اُسمیں ہے) جو اُس نبات کے مناسب ہے اور اس پانی سے جو سینچنے میں خرچ ہوتا ہے اُسی جزو کو ہر ایک نبات جذب کرتی ہے جو اُسکے مناسب ہے - قوت مغیرہ وہ قوت ہے جو مشابہ نباتی ہے اُسی غذا کو جو کہ جذب ہو چکی ہے اور یہ فعل اُسکا ذاتی ہوتا ہے - دلیل اسپر یہ ہے کہ ہم کاشتکاروں کو دیکھتے ہیں جو زمین شور کو [illegible] اگر اُنکا ارادہ یہ ہو کہ اس زمین کی شوریت دفع ہو جائے تو [illegible] مرتبہ چقندر کے بونے سے اُس زمین کی شوریت دور ہو جاتی ہے - اسکا سبب یہی ہے کہ طبیعت چقندر کی مرہ میں تمکین ہوتی ہے پس زمین شور سے وہی چیز جذب کرتا ہے جو مناسب اُسکی طبیعت کے ہے اور وہ چیز وہی جوہر [illegible] ہے جو شوریت زمین سے ہے جب وہ جذب ہو گئی زمین کی شوریت جاتی رہی - اسی طرح ہر ایک نبات زمین سے وہی چیز جذب کرتی ہے جو مشابہ اور مشاکل اُسی نبات کی طبیعت کے ہے - چنانچہ [illegible] اور ترش [illegible] زمین سے ترشی اور کھٹائی کو جذب کرتا ہے - اور یہی حکم تمام اعضائے بدنی میں جاری ہے کہ ہر ایک عضو میں وہی غذا جذب کرتا ہے جو مناسب اور مشاکل اُسی عضو کے ہے اپنی اُسی قوت جاذبہ سے جو کہ اُسی عضو میں ہے پھر اُس غذائے جذب شدہ کو قوت مغیرہ موجودہ عضو مذکور بطرف طبیعت اُسی عضو کے متغیر کر دیتی ہے اور اُسکے مشابہ بنا دیتی ہے - اور چونکہ تغیر اور تشبیہ یعنے بدل جانا اور بدل کر مشابہ عضو کے ہو جانا یہ دونوں امر محتاج ایک مدت اور زمانہ کے ہیں تاکہ اسی زمانہ میں تغیر اور تشبیہ تمام اور پورا ہو جاوے اور یہ زمانہ کم اور بیش اُسی قدر ہوتا ہے جسقدر کہ طبیعت اُس مادہ کی جو کہ طرف عضو کے پھرنے والا ہے قریب اور بعید اُسی عضو کی طبیعت سے ہوتی ہے لہذا جس مادہ کی طبیعت قریب طبیعت عضو کے ہے اُسکے تغیر اور مشابہ عضو بنجانے میں تھوڑا زمانہ درکار ہوتا ہے جیسے خون کا استحالہ گوشت کی طرف چونکہ خون کی طبیعت گوشت کی طبیعت سے بہت قریب ہے لہذا خون کا گوشت بن جانا تھوڑے زمانہ میں ہوتا ہے - اور جس غذا کی طبیعت اُس عضو کی طبیعت سے دور واقع ہو اسکے تغیر میں زمانہ زیادہ لگتا ہے جیسے خون سے ہڈی کا بن جانا - اسلیے کہ چونکہ ہڈی کی طبیعت خون کی طبیعت سے بہت دور واقع ہے لہذا طبیعت محتاج اسکی ہے کہ زمانہ دراز میں استحالہ خون کا بطرف استخوان کے کردے - اسی نظر سے طبیعت کے واسطے قوت ماسکہ ہر عضو میں پیدا کیگئی تاکہ غذائے مذکور کو مشاکل اور ہمصورت عضو بنانے میں جتنا زمانہ درکار ہے اُسی زمانہ تک اسی غذا کو عضو مذکور میں روکے اور ٹھہرائے رکھے جتنے زمانہ کی حاجت اسکے تغیر اور تشبیہ میں ہے - تاکہ یہ غذا پھر اُسی عضو سے نکل نجائے اور اُسمیں برقرار بنی رہے - پھر چونکہ مادہ کبھی اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ مشابہ عضو کے بن جانے کے بعد کچھ اُسمیں سے ایسی چیز بچ رہتی ہے جو مناسب اور ملائم اُسی عضو کے نہین ہوتی - لہذا طبیعت محتاج اسکی ہوئی کہ ایک قوت دافعہ اسکے واسطے ہو کہ اسی فضلہ اور بچی ہوئی غذائے نامناسب کو عضو مذکور سے دفع کر دے اور اُسی عضو کا تنقیہ اس فضلہ سے کر دیوے - لہذا ایک قوت دافعہ ہر ایک عضو میں رکھی گئی پس فعل غذا کا بنفسہ یعنی خاص غذا کا فعل مخصوص قوت مغیرہ سے ہے اسلیے کہ غذا سے یہی مراد ہے کہ بدل ما یتحلل کا عضو میں آنا اور اُسی عضو سے چسپیدہ ہو جانا اور اُسی عضو سے مشابہ ہو جانا - اور یہ بات یون سمجھنی چاہیے کہ عضو بدل [illegible] قبل خون پہونچنے کے اُسی عضو میں محتاج اسکا ہے کہ جب رگون سے خون اُسمیں پہونچے تمامی اجزاء عضو مذکور میں وہ خون پھیل جائے تاکہ وہ عضو تمام جہات اور جوانب میں بڑھے اور یہ نشو و نما [illegible] ہے اسکی محتاج ہے کہ موجودہ اجزائے عضو سے چسپیدہ [illegible] اور ملجائے اور اُسمیں [illegible]

اور یہ خون پیوست شدہ محتاج اسکا ہے کہ مشابہ اسی عضو کے ہو جائے جسمین پیوست ہوا ہے [illegible] اور پیوستہ ۔ ویسے ہی استدلال اس طرح سے
کیا جاتا ہے کہ جن لوگون کو مرض استسقا سے کمی ہو اُسکے بدن مین خون کا التصاق نہین ۔ اگرچہ ان لوگون کا پیٹ بڑھتا اور بڑھتا ہے مگر کمی
زیادتی انکے بدن مین ملصق اور پیوست نہین ہوتی ۔ اسلیے کہ یہ خون بتدریج [illegible] کہ جو اسمین حرارت غریزی [illegible] عمل نہین کرتی کہ اسکو
گاڑھا کر دے اور اسمین چپک آجائے کہ اُسکے ذریعہ سے اعضا سے ملے ہین اُسکا جمنا اور چسپیدہ ہونا ممکن ہو ۔ اسلیے یہ زیادتی تمام بدن مین
بہتی پھرتی ہے اور اعضا سے جاری ہو کر الگ ہو جاتی ہے ۔ مشابہت پر استدلال بیمارئ داغ کی بیماری سے کیا جاتا ہے کہ ان بیمارون کے اعضائے بدنی
غذا سے بڑھتے بھی ہین اور غذا اُنمین چسپیدہ بھی ہو جاتی ہے مگر مشابہ ان اعضا کے نہین ہوتے ۔ اور مشابہت کا نہ ہونا یا بسبب ضعف قوت
مغیرۂ دوم کے ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ جو خلط بطرف عضو کے آئی ہے بلغمی اور غلیظ ہے اور قوت مغیرۂ دوم عاجز اس بات سے ہے کہ اس غذا کو خون کی
طرف پھیر دے ۔ انھین امور عارضی سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ نفس غذا اُسی زیادتی اور چسپیدگی اور مشابہ ہونے کا نام ہے ۔ اسی واسطے بقراط حکیم استعمال
لفظ غذا کا تین طرح پر کرتا تھا ایک وہ غذا جو بڑھے اور چسپیدہ ہو اور مشابہ ہو جائے دوسرے وہ غذا کہ بڑھے اور چسپیدہ ہو اور مشابہ نہو تیسرے
وہ غذا کہ ابھی ان اوصاف تک نہ پہونچی جیسے عصارۂ طعام اور عصارۂ خون جو ابھی بدستور اپنے حال پر باقی ہون ۔ ہر ایک عضو اعضائے بدنی کو
غذا دو وقت پہونچتی ہے ۔ قوت غاذیہ کا یہ حال ہے کہ وہ غذا کو اُسوقت لیتی ہے جسوقت غذا ہضم ہو کر قریب اُسکی طبیعت کے یعنی طبیعت اعضا کے پہونچے
پس اُس غذا کو بطرف ذات اُنھین اعضا کے پھیر دیتی ہے اور اُسے غذا دیتی ہے ۔ اسی قوت کی طرف جگر سے اُن رگون مین ہو کر خون آتا ہے جو جگر کے
طبقۂ خارجی کے متصل ہین تاکہ اس خون سے غذا لے ۔ اسی طرح معدہ اور مری بھی اپنی غذا کو اُسوقت لیتے ہین جسوقت غذا اُنمین ہو کر گذرتی ہے پس
جو شے لطیف اُس غذا مین ہوتی ہے جسکی طبیعت قریب طبیعت بخار کے ہے اُسکو لیکر یہ دونون عضو اپنی غذا بناتے ہین ایک غذا تو اُن دونون کی یہ ہے ۔
دوسری غذا معدہ اور مری کی جگر سے ہو کر اُن رگون مین آتی ہے جو مری اور معدہ سے ملی ہین اس غذا سے بھی یہ دونون اپنی باقی غذا کو پاتی ہین امعاء دقاق
یعنے تین پتلی آنتین یہ بھی اپنی غذا کو ایک تو اُسوقت لیتی ہین جو غذا ہضم ہو کر معدہ سے بطرف جگر انمین ہو کر جاتی ہے پس اسمین سے اپنی محتاج
غذا کو یہ آنتین لیتی ہین ۔ اور جگر سے بھی ان آنتون کی طرف خون آتا ہے اُن رگون مین ہو کر جنکی شاخین اُس رگ سے پھوٹی ہین اور آنتون مین
آئی ہین جو باب کے نام سے مشہور ہین پس اس خون سے بھی یہ آنتین غذا لیتی ہین اور انکا جسمانی جوہر بڑھ جاتا ہے ۔ اسی طرح امعاء غلاظ
یعنے تین بڑی آنتین بھی ثقل غذا سے اپنی اپنی مناسب چیز کو لیکر اپنی غذا بناتی ہین ۔ اور خون بھی بڑی آنتون مین اُن رگون سے ہو کر آتا ہے
جو انکے ظاہری طرف ملی ہین پس اُس سے بھی یہ آنتین غذا پاتی ہین چنانچہ ہمنے بروقت بیان کرنے تشریح اعضا کے اسکا ذکر کیا ہے جگر بھی
اپنی غذا اس طرح پاتا ہے کہ جسوقت معدہ سے غذا ہضم ہو کر پوری ہضم کو پہونچ جاتی ہے بذریعہ اُن رگون کے جو معدہ مین جگر سے آتی ہین جگر کو
غذا پہونچتی ہے اور دوبارہ غذا جگر کو اُسوقت ملتی ہے جسوقت غذا معدہ مین ہضم ہو کر امعا تک اُترے اور اُن رگون مین داخل ہو جو بیچ مین جگر اور
امعا کے بنی ہوئی ہین ۔ رہے اور سب اعضا اُنمین غذا جگر سے اُن رگون مین ہو کر آتی ہے جو رگین جگر سے اُن اعضا کی طرف پہونچی ہین
یہ غذا لینا اُن اعضا کا قبل اُسوقت کے ہوتا ہے جسوقت عصارۂ غذا کا جگر تک آنتون مین ہو کر جائے اور بخوبی ہضم ہو کر خون نہ بنجائے ایک وقت
ان اعضا کی غذا لینے کا یہ ہے اور دوسرا وقت وہ ہے کہ جب غذا جگر مین ہضم ہو کر بخوبی خون بنجائے انھین رگون سے وہی خون ان اعضا کو بطور
غذا انکے پہونچتا ہے ۔ اور ایک عضو ان اعضائے بدنی سے اُسکی طرف غذا آیا تو ایسے عضو سے جذب ہوتی ہے جو بہ نسبت اس عضو کے ضعیف ہو جیسے قلب
اپنی غذا کو جگر سے جذب کرتا ہے یا جگر آنتون سے یا آنتین معدہ سے اور معدہ سا [illegible] رگون سے اسلیے کہ یہ سب اعضا ہر ایک انمین سے مقدم

بہ نسبت موخر کے قوی ہی - یا عضو بدنی اپنی غذا کو اُس عضو سے جذب کرتا ہی جو نسبت اسی عضو کے زیادہ قوی ہو اور مادہ غذا کے عضو قوی مین ایسی کثرت ہو کہ اُس تمام مادہ کا یہ عضو قوی محتاج نہو جس طرح معدہ جگر سے جذب کرتا ہی جسوقت کہ معدہ خالی ہو اور جگر مین خون بکثرت ہو کہ اُس خون سے معدہ اپنی غذا لیتا ہی - کبھی اعضاے بدنی اُن مواد کو اُس عضو کی طرف دفع کرتے ہین جو ضعیف ہو جس طرح معدہ آنتون کی طرف اُس چیز کو دفع کرتا ہی جو مادہ کہ معدہ مین ہو - یا کوئی عضو اپنے مادہ کو اُس مقام کی طرف دفع کرتا ہی جو اس عضو کے قریب ہو جس طرح اگر مادہ معدہ کے اوپر کے اجزا مین ہو اسکو بذریعہ قی کرنے کے مُنھ کی طرف دفع کرتا ہی اور اگر کوئی مادہ معدہ کے نیچے والے اجزا مین ہو اسکو معدہ آنتون کی طرف بذریعہ اسہال کے دفع کرتا ہی - جملہ اعضا اپنی غذاے جذب شدہ کو دوسرے عضو کی طرف دو وقتون مین سے ایک وقت دفع کرتے ہین - ایک تو وقت یہ ہی کہ جب کسی عضو کی حاجت اپنی غذا سے پوری ہو چکی ہس باقیماندہ کو جو بطور فضلہ کے ہی اور اسکی حاجت کچھ نہین ہی اسکو دفع کر دیتا ہی چنانچہ معدہ جب اپنی حاجت کو غذا سے پوری کر لیتا ہی اور باقی کو طرف آنتون کے دفع کرتا ہی - دوسرا وقت یہ ہی کہ جب کسی غذا سے کسی عضو کو ایذا پہونچے یا تو بہت سی ایذا پہونچے یعنی وہ غذا بہت سی ہو اور بسبب اسکی کثرت کے اُس عضو پر اس غذا کا ٹھہرا نا گران ہو اُسوقت وہ عضو اُس غذا کو دفع کرتا ہی - جیسے اسہال اور قی جو زیادہ کھانے اور پینے سے عارض ہوتے ہین اُنکا یہی حال ہی - یا اُسوقت اعضاے بدنی غذا کو دفع کرتے ہین جسوقت یہ غذا انہین فاسد ہو جائے اور کسی کیفیت یا حدت کی طرف اُسکی کیفیت بدل جائے جس سے لذع یعنی چُھبن پیدا ہو - اسکی مثال یہ ہی کہ معدہ مین کوئی غذا کا فاسد مادہ پہنچ جائے اور معدہ مین خارش پیدا کرے اُس غذا کو معدہ انتون کی طرف دفع کرتا ہی اور اگر آنتون مین ہو جب بھی آنتین اُسکو خارج بدن کی طرف دفع کرتی ہین - یا مادہ خراب کو معدہ مُنھ تک دفع کرتا ہی - یہی قواے طبیعیہ وہ ہین جنسے تدبیر غذا اور اُن مواد کی ہوتی ہی جو بدن مین ہین - اب چونکہ ہمارے بیان سے یہ بات ظاہر ہو لی کہ ہر ایک قواے طبیعی کا فعل اعضاے بدنی مین کیونکر ہوتا ہی پس ہم بیان کرتے ہین کہ افعال اِن قوتون کے حس مین کیونکر ظاہر ہوتے ہین اور یہ بیان ہم دو مثالین دے کر کرینگے جنکو جالینوس نے معدہ اور رحم کے مقام مین لکھا ہی اسلیے کہ افعال طبیعی ان دونون عضو کے حس پر بخوبی ظاہر ہوتے ہیں - اور انکے افعال کو دیکھ بھال کر آدمی قادر اس بات پر ہو سکتا ہی کہ ان دونون کے فعل کا قیاس تمام اعضاے بدنی پر کرے - اِن مثالون کو ہم شروع معدہ کے فعل سے کرتے ہین اور معدہ کے افعال پہلے فعل سے ہم قوت جاذبہ کا بیان کرینگے

باب تیسرا مثال قوتہاے طبیعیہ کی معدہ سے

ہم کہتے ہین کہ جذب کا فعل بخوبی ظاہر ہوتا ہی بروقت ازدراد لینے لقمہ وغیرہ آتارنے کے - اسلیے کہ ہم حیوان کو دیکھتے ہین جسوقت غذا کو مُنھ سے جذب کرتا ہی اور اُسکو معدہ تک لیجاتا ہی تاکہ معدہ اُسکو پکالے اور باریک پیس ڈالے کہ اس ذریعہ سے اس غذا کا بدل دینا جو ہر خون کی طرف آسان ہو - اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حرکت مری کی بروقت تناول کرنے غذا کے آدمی کے ارادہ اور اختیار سے ہوتی ہی جو فعل اختیاری اور جذب فعل طبیعی غیر اختیاری ہی پس تمثیل ٹھیک نہوئی - ہم جواب دینگے کہ اگر تناول غذا کا آدمی کے ارادہ سے ہوتا ہی جب بھی قوت جاذبہ کا فعل حرکت مری اور معدہ سے بروقت ازدراد کے بخوبی ظاہر ہوتا ہی مترجم مطلب یہ ہی کہ نوالہ مُنھ مین رکھنا اور چبانا یہان تک تو فعل اختیاری اور ارادی انسان کا ہی اور اُسکو نیچے اُتارنا اگرچہ بقصد انسان ہوتا ہی لیکن اگر مری اور معدہ اُسکو جاذب نہ کرے ارادہ انسان اُسکے اُتر جانے مین کافی نہوگا اسی سبب سے اکثر اوقات جو نوالہ پھنس جاتا ہی انسان کا ارادہ اُسکے پہنچانے کا نہین ہوتا بلکہ یا تو معدہ اور مری اُس لقمہ کو جذب نہین کرتے یا اُسکی مقدار اتنی بڑی ہوتی ہی کہ حلق کی تنگ راہ مین سما نہین سکتا اس سے معلوم ہوا کہ ارادہ انسان کو

اور اسکی یہ دلیل ہے کہ بعض غذائیں لذیذ کے کھانے سے اور بدذائقہ دواؤن کے کھانے سے ہی حرکت ... مری کا ظاہر ہوتا ہے
حرکت مری اور معدہ کی اس طرح پر ہم بیان کرتے ہین کہ ہم دیکھتے ہین مری اور معدہ کو جسوقت حاجت شدید غذا کی ہوتی ہے کہ طعام کو منہ سے جذب
کرتے ہین حالانکہ ابھی اس طعام کو منہ چبا رہا ہے اور انسان اُسکے چبانے سے اور نیچے اُتارنے سے بطرف حلق کے غافل اور بے ارادہ ہے۔ مری کو ہم
دیکھتے ہین کہ تنگ ہو جاتی ہے اور معدہ کو ... دیکھتے ہین ... اور ہر چیز آتا ہے ... اور چبا ہو کر غذا کو جذب کر لے۔ اسی طرح کبھی ہم اُس حیوان کو دیکھتے ہین
کہ جسکی مری ... کہ ہر وقت تناول غذا ... معدہ ... اسکا اور ہر چیز آتا ہے اسی حیوان کے منہ سے نکلتا ہے اور یہ بات اُس حیوان مین
ہوتی ہے جسکا منہ بہت چھوٹا ہو اور وہ حیوان مثل غذا کا بھی زیادہ ہو جیسے وہ حیوان جسکا نام سام رکھا گیا ہے جسکو تمساح یعنے گھڑیال کہتے ہین
لذیذ غذاؤن کے تناول مین اور بدذائقہ دواؤن کے کھانے مین یہ بات ہے کہ ہر وقت کھانے لذیذ غذا کے خوش ہوتی ہون مری اور معدہ کو
دیکھتے ہین کہ انکو بلد اپنی طرف کھینچتے ہین یہان تک کہ جلد کبھی ہم دیکھتے ہین کہ اچھی چیزون کو معدہ سے جذب کرتا ہے بسبب ان چیزون کے
لذیذ ہونے کے اور اس سبب سے کہ انکی طبیعت ترتیب ... کی جانب ہے۔ اس بات کا ظہور اس طرح پر بخوبی ہوتا ہے کہ جسوقت آدمی کوئی
غذا کھا چکے اور اسکے بعد کوئی میٹھی چیز کھائے ... بعد اسکے کوئی ... والی ... یا دوا کا استعمال کرے پس قے مین یہ میٹھی چیز غذا کے پیچھے
نکالیگی اسواسطے کہ اس شیرینی کو معدہ نے اپنے قعر مین جذب کر لیا ہے۔ جسوقت انسان کوئی ناگوار غذا یا بدذائقہ دوا کھاتا ہے معدہ
اور مری کو یا تا ہے کہ اُسکا قصد ان ... نیچے کا ہوتا ہے اور ... ہی بند رہتی ہے اور کھانے وقت اُسکا حلق سے اُتارنا
بہت دشواری سے ہوتا ہے۔ ... اگر کوئی آدمی ... سر کو نیچے کرے اور پانون دونون اوپر سیدھے کھڑے کر دے
یعنے اوندھا منہ کے بل ہو جائے پھر اسکے بعد ... کوئی ... اُس غذا کو بخوبی حلق سے اُتار لیگا اور معدہ پر اُسکو وارد کریگا
پس اگر بدن انسان مین قوت جاذبہ مری اور معدہ کی نہوتی ممکن نہین تھا کہ غذا اوپر چڑھ کر معدہ پر وارد ہوتی۔ اب بخوبی ظاہر ہو گیا ہمارے
اس بیان سے کہ معدہ مین قوت جاذبہ طبیعیہ ایسی ہے جو بطرف معدہ کے اُس چیز کو جذب کرتی ہے جو چیز مشاکل اور موافق معدہ کے ہو۔
قوت ماسکہ جو معدہ مین ہے اُسکا بیان یہ ہے کہ جسوقت غذا معدہ پر وارد ہوتی ہے ہمکو ایسا پایا جاتا ہے کہ وہ غذا معدہ مین رکی ہوئی ہے
اور معدہ نے اُسکو ہر طرف سے گرفت کر لیا ہے اور نیچے والا مقام معدہ کا جو مشہور بنام بواب ہے اُس غذا سے بشدت ملگیا ہے ایسا ملگیا ہے
کہ اُس غذا مین سے کسی مقدار کا نکلنا ممکن نہین ہے اور اس طرح سے وہ غذا نیچے والے مقام معدہ کے سما گئی ہے کہ کوئی مقام سفل معدہ کا غذا سے
خالی نہین رہا ہے۔ ہم اس بات کو معائنہ بھی کر سکتے ہین جسوقت ہم بعض حیوان کو تر غذا کھلائین اور بعد کھلانے کے فوراً اُسکے پیٹ کو چاک
کر ڈالین اور وہ جھلی جسنے آلات غذا کو ڈھانپ لیا ہے اُسکو معدہ پر سے اُتار ڈالین پس ہم دیکھینگے کہ معدہ اُس غذا پر شامل ہے اور طرفین
معدہ اُس غذا کو لپٹا ہوا ہے اور بواب کو بھی چسپیدہ اور ملا ہوا ایسا پائینگے کہ ممکن نہوگا اس غذا سے جو تر ہے ذراسی بھی بواب کے باہر
نکل سکے یا بہ سکے کسی طریقہ سے بہنا کیون نہ فرض کیا جائے یہی حال ہے اگر یہ عمل تشریح اُسوقت کیا جائے جسوقت غذا معدہ سے اُتر چکی ہو
پس آنتین بھی اُسی غذا کو یونہین پکڑ لیتی ہین اور جو کچھ آنتون مین ثفل غذا وغیرہ سے جاتا ہے اُسکو گرفت کر لیتی ہین۔ اسی سے یہ بات
ظاہر ہوئی کہ معدہ مین اور آنتون مین قوت ماسکہ ایسی ہے جس سے اپنے موافق اور مناسب غذاؤن کو گرفت کر لیتی ہین۔ قوت ہاضمہ کا
فعل اُسوقت شروع ہوتا ہے جب سے ابتدا فعل قوت ماسکہ کی ہوتی ہے جسکا حال یہ ہے کہ جسوقت معدہ نے اپنی طرف طعام کو بتوسط
مری جذب کیا اُس غذا کو معدہ ٹھہراتا ہے اور اُسپر حاوی ہو جاتا ہے اور اُسکے بدل دینے کی ابتدا کرتا ہے اور اُسکو اپنی طبیعت کی طرف

یعنی اپنے اُس طبقہ کی طبیعت کی طرف جو اندرونی طبقہ معدہ کا ہی اتحاد کرتا ہی - فصل - معدہ کا ہضم جو ابھی بیان ہوا ایک دو چیزون کے سبب سے
ہوتا ہی ایک یہ کہ غذا موافق معدہ کے ہو جاے پس اُسمین سے جسقدر معدہ کے لائق ہی اُسکو جذب کرتا ہی اور جو چیز غذا مین سے قریب طبیعت معدہ
ہی اُسکو اپنے طبقات پر زیادہ کرتا ہی اور دوسری یہ بات اور یہ فائدہ ہضم کرنے مین ہو تا کہ جگر پر اُس غذا کا تغیر کرنا اور بدل دینا جوہر خون کی طرف
آسان ہو - اسی طرح جگر بھی غذا کو خون کی طرف اسواسطے بدل دیتا ہی تاکہ اور اعضاے بدنی پر اُس خون کا پھیرنا اپنے اپنے جوہر کی طرف
آسان ہو - اس توسط کی حاجت اسواسطے ہی کہ کسی چیز کو اشیاے موجودہ مین سے یہ بات ممکن نہین ہی کہ اپنی کیفیت کے خلاف کیفیت کی طرف
بدل جائین بدون اسکے کہ وہ شی تھوڑی تھوڑی بدلتے بدلتے اور کیفیت موجودہ کو چھوڑتے چھوڑتے تا کیفیت مخالفہ بتدریج پہونچ جاے -
اسی طرح یہ بھی ممکن نہین ہی کہ روٹی خون بنجاے پہلے ہی مرتبہ جسوقت بدن پر وارد ہو بلکہ پہلے روٹی کا تغیر کسیقدر مُنہ مین ہو جاتا ہی بعد اُسکے معدہ
اُسکو متغیر کرتا ہی اور ہضم کرتا ہی بعد اسکے پھر وہی روٹی باریک آنتون مین آتی ہی وہان بھی اسکو تھوڑا تغیر ہوتا ہی پھر اسکے بعد
اُسکو جگر اُن رگون کی طرف سے جذب کرتا ہی جو بیچ مین جگر اور آنتون کے بنی ہوئی ہین اور جگر مین پہونچکر اب اسکا تغیر
بطرف خون کے جگر کر دیتا ہی - اسی طرح رگین بھی خون کو جگر سے جذب کرتی ہین اور اعضاے بدنی تک اُسکو پہونچاتی ہین پھر
اعضاے بدنی اُس خون کو باسانی متغیر کرکے مشابہ اُس غذا کے بناتے ہین جو اُنکے جوہر ذاتی ہین - دلیل اس بات پر کہ غذا کو مُنہ مین
کسقدر تغیر ہوتا ہی یہ ہی کہ جو کچھ دانتون کی ریخون مین غذا باقی رہجاتی ہی اُسکی بو بدل جاتی ہی اور کیفیت اُس غذا کی مثل اُس گوشت کے
ہو جاتی ہی جو مُنہ کا گوشت ہی - سبب تغیر اس غذا کا مُنہ مین یہ ہی کہ یہ غذا جوہر سے اُس گوشت کے ملتی ہی جو مُنہ مین ہی اور اُسکو
مماس ہوتی ہی اور چھوا کرتی ہی اور اُس بلغم سے ملتی ہی جو ہضم ہو چکا ہی اور جسمین حرارت آچکی ہی - دلیل اس بات پر کہ یہ بلغم ہضم ہو چکا ہی اور
اسمین گرمی آگئی ہی یہ ہی کہ یہ بلغم یعنے مُنہ کا تھوک داد کی اقسام کو اچھا کر دیتا ہی اور بعض اقسام کے قروح اور زخمون کو پکا دیتا ہی اور اُنمین
نضج پیدا کرتا ہی اور بچھو کے اقسام کو قتل کرتا ہی - اسی جہت سے یعنے اسی بلغم کے ملنے سے غذا کا تغیر مُنہ مین بھی ہو جاتا ہی - اور اسی طرح سے
معدہ کا حال ہی کہ غذا کا تغیر اُسمین اسوجہ سے ہوتا ہی کہ وہ غذا معدہ کے جرم کو چھوتی ہی اور اس چھونے کی وجہ سے وہ کیفیت حاصل کرتی ہی
جو مثل کیفیت معدہ کے ہی اور معدہ کی حرارت طبیعی سے غذا مین تغیر ہو جاتا ہی - اور دوسرا سبب یہ ہی کہ وہ غذا معدہ مین اُس بلغم پختہ سے
ملجاتی ہی جو معدہ مین ہی - غذا کا تغیر معدہ مین مُنہ کے تغیر سے زیادہ ہی اسلیے کہ معدہ بہ نسبت مُنہ کے زیادہ گرم ہی بسبب اسکے کہ صفرا بطرف معدہ کے
ریزش کرتا ہی اور اس سبب سے کہ موضع اور مقام معدہ کا قریب اعضاے گرم کے ہی داہنی طرف اسکے جگر ہی اور بائین طرف معدہ کے طحال ہی
اوپر اُسکے قلب اور حجاب ہی پیچھے معدہ کے عضل پشت ہین - اسی طرح جگر مین بھی غذا کو تغیر بہ نسبت تغیر معدہ کے زیادہ ہوتا ہی سبب یہ ہی کہ مزاج
جگر کا معدہ کے مزاج سے دونا چوگنا گرم زیادہ ہی اسلیے کہ طبیعت جگر کی دموی ہی گویا کہ جگر خون بستہ کی شکل ہی پس جسوقت عصارہ غذا کا جگر تک
پہونچتا ہی اُسکو مشابہ اپنی طبیعت کے کر لیتا ہی اور اپنے جوہر خونی کی طرف بدل دیتا ہی - اس بیان سے ظاہر ہو گیا کہ معدہ مین اور تمام اعضاے
بدنی مین ایسی قوت مغیرہ ہی جو غذا کو انھین اعضا کی طبیعت کی طرف بدل دیتی ہی - قوت دافعہ کا حال یہ ہی کہ اسکا فعل بوقت فراغ فعل قوت
ماسکہ اور قوت مغیرہ کے شروع ہوتا ہی مطلب یہ ہی کہ قوت ماسکہ جب ٹھہرانے سے غذا کے فارغ ہو چکی اور قوت مغیرہ جب غذا کو مشابہ اعضا کے
بدل چکی اُسوقت قوت دافعہ کا فعل شروع ہوتا ہی - اسکا بیان یہ ہی کہ معدہ جسوقت غذا کو ہضم کر چکے اور اُسکو پکا چکے اور اپنی حاجت کو غذا سے
فیصلہ کر چکے اور اُس چیز کو لے چکے جو مثل کیلوس [illegible] معدہ کے غذا مین ہوتا ہی اور باقیماندہ مثل ثفل کے معدہ مین رہے جس سے معدہ کو نقصان [illegible]

اسلیے کہ اُس فضلہ کی طرف کسی قسم کی حاجت معدہ کو نہین ہے اب اُس ثقل کو بطرف امعاء کے معدہ نکالتا ہے اور دفع کرتا ہے اور دفع کرنے کے وقت اوپر والا حصہ معدہ کا جو فم معدہ کے نزدیک ہے بشدت ملجاتا ہے اور نیچے والا حصہ معدہ کا جو مشہور بنام بوّاب ہے کھلجاتا ہے پس غذا معدہ سے نکلکر تیلی آنتون کی طرف آتی ہے - یہ تیلی آنتین بھی اُس غذا سے جو خوب پس چکی ہے اور باریک ہو چکی ہے بقدر حاجت لیتی ہین بعد اسکے وہ رگین جو بیچ مین جگر اور اُن آنتون کے بنی ہوئی ہین عصارہ اس غذا کا جذب کرتی ہین اور ثقل کو اس غذا کی موٹی اور بڑی آنتون کی طرف دفع کرتی ہین یہ بڑی آنتین بھی جنکی طرف تیلی آنتون نے غذا کو دفع کیا ہے اس غذا کے ثفل سے اپنی حاجت کو پورا کرتی ہین اور باقی کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہین اسواسطے کہ یہ ثقل اب اسوقت اُن آنتون پر ثقیل اور گران ہوتا ہے - اسی طرح تمام اعضا جسوقت غذا سے اپنی حاجت کو پورا کر لیتے ہین یعنی جو غذا اُن اعضا تک پہونچتی ہے پس باقیماندہ اُسکا ناگوار ہو کر ایسا ہو جاتا ہے کہ اُسکا اُٹھانا اُن اعضا پر دشوار ہو جاتا ہے لہذا ہر ایک عضو اپنے فضلہ کو دوسرے ایسے عضو کی طرف دفع کرتا ہے جسکو یہ ثقل موافق ہو کبھی معدہ اُس چیز کو بھی دفع کرتا ہے جو معدہ مین کھنچکر آئی ہو جسوقت اُس چیز سے معدہ کو ایذا پہونچے - یہ ایذا یا بسبب کثرت مقدار اُس چیز کے ہوتی ہے مثلاً جسوقت آدمی کھانے پینے کی چیز زیادہ تناول کرے اور مقدار مناسب سے بہت کھائی جائے اسکا بوجھ معدہ پر پڑیگا پس معدہ اسکو بذریعہ قے کے دفع کریگا جیسے مست میخوار اسی طرح قے کرتا ہے - یا دستون کی طرف سے دفع کریگا جیسے تخمہ اور بدہضمی والے کا یہی حال ہے - یا بسبب فاسد ہونے اُس چیز کے معدہ اُسکو دفع کر دیتا ہے کہ جسوقت کھانے پینے کی چیز کسی ایسی کیفیت کی طرف بدل جائے جسمین لذع اور تیزی ہو اُسکو معدہ بطرف قے کے اُسوقت دفع کرتا ہے جب تک وہ چیز معدہ کے اوپر ٹھہری ہو اسلیے کہ مُنھ اوپر والے حصہ سے معدہ کے نزدیک ہے - یا بذریعہ اسہال کے دفع کرتا ہے جسوقت کہ وہ شے معدہ کے نیچے اُتر گئی ہو اسلیے کہ آنت معدہ کے نیچے والے حصہ کے قریب ہے - یہ سب باتین بنظر معائنہ اور مشاہدہ معدہ کے ظاہر ہوتی ہین - اب یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی کہ معدہ مین قوت دافعہ بھی ہے تا اینکہ بروقت قے کرنے کی نظر آتا ہے جیسے معدہ اپنی جگہ سے اُکھڑ جاتا ہے اور بالا پر تک چلا آتا ہے تا اینکہ معدہ کے ہمراہ تمام احشا یعنے اندر کی چیزین بھی ہلجاتی ہین - اور بروقت اجابت براز کے بھی اگر براز مین بستگی ہو یا طبیعت مین قبض ہو اور آنتون مین کوئی فضلہ ایسا موجود ہو جسمین لذع اور چبھن ہو اسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنتین اپنے مقام سے اُکھڑی جاتی ہین تاکہ جو چیز آنتون مین ہے اُسکو نیچے کی طرف دفع کرین اور تمام احشاے اندرونی بھی نیچے کی طرف حرکت کرتی ہین بسبب حرکت کرنے اُس عضل کے جو شکم پر ہے - اور یہ عضل اسواسطے حرکت کرتا ہے کہ جو کچھ آنتون مین ہے اُسکے دفع کرنے پر آنتون کو مدد دے - تا اینکہ بیشتر معاء مستقیم اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے یا اُتر جاتی ہے بسبب قوت حرکت دافعہ کے - چنانچہ پیچش مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہے - اب ہمارے بیان سے بخوبی واضح ہو گیا کہ معدہ مین چار قواے طبیعی مین جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ اور اسی طرح تمام اعضا مین یہی چار قوتین ہین

باب چوتھا مثال قواے طبیعیہ کی جو جسم مین ہے

جب ہمارے بیان سے تیسرے باب مین یہ بات ظاہر ہو گئی کہ معدہ مین چار قواے طبیعیہ ہین اور تمام اعضاے بدنی مین بھی کہ جنسے غذا کا کام تمام اور پورا ہوتا ہے - اب ہم بیان کرتے ہین کہ ان قوتون کا ظہور رحم مین کیونکر ہوتا ہے تاکہ اور اعضا مین ان قوتون کے ہونے کی دلیل لانے پر تاکید ہو جائے - اب ہم شروع کرتے ہین پہلے بیان اُس قوت جاذبہ کا جو رحم مین ہے جس طرح معدہ مین بھی ہمنے اسکو مقدم کیا تھا - ہم کہتے ہین کہ بروقت بیان کرنے تشریح اعضا کے ہم کہہ چکے کہ طبیعت نے رحم مین ایک شوق طرف منی کے پیدا کیا ہے بعد ایک

عشق اُسکو منی سے بسبب اُس حاجت کے دیا ہی جو رحم کو بطرف منی کے تھی بنسبت تناسل کے یعنی بقاے نسل کے - اسی واسطے ایک قوم نے خلاف قوم
مین سے جب رحم کی یہ کیفیت دیکھی اسکا نام یہ رکھا ہی کہ رحم ایک جاندار چیز ہی جو مشتاق بطرف منی کے ہی لیکن طبیعت نے رحم مین ایک قوت
جاذبہ ایسی بنائی جس سے منی بطرف رحم کے جذب ہوتی ہی - اس بات کا ظہور بروقت جماع کے ہوتا ہی کہ مرد جسوقت جماع کرتا ہی اپنے عضو
مخصوص کو ایسا پاتا ہی گویا کہ رحم اُسکو اندر کی طرف کھینچتا ہی جس طرح محجمہ لینے پچھنا ہون کو کھینچتا ہی - اور یہ کیفیت رحم کی اُسوقت ہوتی ہی
جس جماع سے عورت حاملہ ہونے والی ہی - اور اسکا ظہور اُسوقت ہوتا ہی جبکہ رحم کو خون حیض کے پاک ہونے سے تھوڑا زمانہ گذرا ہوا ور
اُن فضلون سے خالی ہو جو رحم کو اپنے فعل سے منع کرتے ہین - اور اُسی رحم کو بطرف منی کے اشتیاق بڑھانے سے منع کرتے ہین تاکہ اپنی طرف
منی کو جذب کرے - اس کیفیت سے ایسا معلوم ہوگا کہ رحم مین ایک قوت جاذبہ ہی - قوت ماسکہ رحم کی اُسوقت ظاہر ہوتی جسوقت سے
عورت کے رحم مین نطفہ پڑے اور تا زمانہ ولادت باقی رہے - اسواسطے کہ رحم مین جسوقت منی کا جذب ہوا اُسی منی پر اجزا رحم کے بسبب
عشق ذاتی کے فراہم ہو گئے اور ہر طرف سے مل گیا اور رحم کا منہ بند ہو گیا تا اینکہ یہ بات پیدا ہو گئی کہ اب ممکن نہین ہی کہ سلائی کا کنارہ اُسکے
منہ مین جا سکے - جیسا بقراط نے کہا ہی کہ حاملہ عورت کے رحم کا منہ ایسا ملجاتا ہی کہ باوجود ملنے کے منہ مین سختی نہین ہوتی - اسلیے کہ سختی اُسی
ملنے مین ہوتی ہی جسکا سبب ورم ہو پس ہمیشہ رحم اسی حالت پر نطفہ کے ٹھہر لینے پر باقی رہتا ہی تا اینکہ جنین کی صورت بالکل بنجائے اور
اُسکے اعضا تمام درست ہو جائین اور ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ جس حالت مین قوت جاذبہ اپنے اپنے افعال کو مجراے طبعی مین
کر سکے **مترجم** شاید مراد قوت جاذبہ سے اس مقام پر اعضاے جنین کی قوت جاذبہ ہو پس مطلب یہ ہوگا کہ فعل جذب غذا کا یہ اعضا
کر سکین **متن** اس بات کا ظہور اُسوقت ہوتا ہی جب کسی حیوان حامل کو تشریح کرکے دیکھے کہ اُسکی ناف کے نیچے بطرف فرج کے چاک کرین
اور رحم کو بہت نرمی سے کھولین اُسوقت نظر آئیگا کہ رحم کے اندر جو چیز ہی اُس سے چسپیدہ ہو رہا ہی اور ہر طرف سے اُسکو روکے ہوے ہی
اور رحم کا منہ اُن چیزون پر ایسا چسپیدہ ہی کہ سلائی کا کنارہ اُسکے اندر نہین داخل ہو سکتا اس ترکیب سے یہ بات ظاہر ہوگی کہ رحم مین
قوت ماسکہ ہی - قوت مغیرہ جو رحم مین ہی اُسکے فعل کا ظہور اُسی زمانہ مین ہوتا ہی جو زمانہ قوت ماسکہ کے فعل کرنے کا ہی یعنے منی کو مختلف
جوہر اعضاے جنین کی طرف بدل دینا اور اُنکی کیفیات اور اشکال کی طرف متغیر کر دینا ہی دلیل اس بات پر ہی کہ رحم مین قوت
مغیرہ ہی - قوت دافعہ کا ظہور رحم مین ایک وقت منجملہ دو وقتون کے ہوتا ہی یا جسوقت کہ جنین پورا اور کامل ہو جائے یا بروقت مر جانے
بچہ کے اندر رحم کے جنین کے پورے ہونے کے وقت اس طرح پر کہ جسوقت اعضاے جنین پورے ہو جائین اور تمام ہون اور قوت ماسکہ
اور قوت مغیرہ اپنے اپنے فعل سے ٹھہر جائے اور قوت دافعہ جنین کے نکالنے مین اور دفع کرنے مین اپنا فعل شروع کرے (اور یہ بات
یا ساتوین مہینہ یا آٹھوین یا نوین یا دسوین مہینہ ہوتی ہی) اور رحم جنین کو دفع کرے کہ پورا جنین ہو چکا ہی اور اُسکو نکالے بسبب دو باتون کے
ایک تو یہ کہ اب جنین رحم پر بھاری ہی پس اُسکو دفع کرتا ہی - دوسرے یہ کہ اب جنین بڑا ہو چکا اور غذاے کثیر کا محتاج ہی کہ اتنی غذا
اُسکو رحم مین نہین ملتی لہذا بچہ کو رحم مین اضطراب ہوتا ہی اور اپنے پاؤن مارتا ہی تاکہ وہ جھلیان پھٹ جائین جو اس بچہ پر شامل ہین
اور وہ تین جھلیان جنکو مشیمہ اور سقہ اور نفلی کہتے ہین چنانچہ ہمنے تشریح اعضا کے بیان مین اسکو ذکر کر دیا ہی - ان پاؤن کے مارنے سے
غرض یہ ہوتی ہی تاکہ وہ جھلیان پھٹ جائین اور جو رطوبت اُنمین بند ہو رہی ہی وہ نکلجائے اور یہ رطوبت جنین کے فضلون کی ہوتی ہی
جیسے پسینا یا پیشاب یا فضلہ خون حیض کا جو رحم پر گرتا ہی پس رحم مین لذع اور چبھن پیدا کرتا ہی اور رحم کو ایذا دیتا ہی لہذا جنین کو رحم

دفع کرتا ہی اور بطرف مخارج کے نکالتا ہی - جنین کا نکلنا بروقت موت کے رحم سے یہ بھی بسبب دو باتون کے ہوتا ہی یا تو یہ بات ہی کہ صدید یعنی
پیپ وغیرہ جو بباعث ہی اُسمین پیدا ہوتی ہی پس رحم مین جلن پیدا کرتی ہی اور ایذا دیتی ہی لہذا رحم اُسکو دفع کرتا ہی اور اپنے اندر سے
باہر نکالتا ہی یا یہ بات ہی کہ ان جھلیون مین سے کوئی جھلی پھٹ جاتی ہی پس فضول کی رطوبت گرم رحم مین ہوکر اُسمین لذع پیدا کرتی ہی
لہذا رحم اُسکو اپنے اندر سے دفع کرتا ہی اور نکالتا ہی - اسی سے رحم کا حال ظاہر ہوتا ہی کہ اسمین ایک قوت دافعہ ہی - اسی طرح واجب ہی اُس
بات کا جاننا کہ ہر ایک عضو مین اعضاے بدنی کے قوت دافعہ ہی - اب جو کچھ ہم نے بیان کیا ہی اس بیان سے متصل ہی کہ معدہ اور رحم مین چار
قواے طبیعیہ ہین جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ - قوت جاذبہ معدہ کی ہمنے نوالہ اُتارنے کے وقت ثابت کی اور رحم کی قوت جاذبہ
بروقت جماع کے - اور قوت ماسکہ معدہ کی ہمنے بروقت ہضم غذا کے بیان کی اور رحم کی بروقت تولد جنین کے - اور قوت مغیرہ معدہ کی ہمنے
بروقت استحالۂ غذا کے بیان کی اور رحم کی بروقت تغیر منی اور خون حیض کے بطرف جوہر اعضاے جنین کے بیان کی - اور قوت دافعہ
معدہ کی ہمنے بروقت اُترنے غذا کے معدہ سے باریک آنتون تک بیان کی اور رحم کی قوت دافعہ بروقت ولادت کے بیان کی - جب بخوبی ظاہر
اور واضح ہمپر حکمت طبیعت کی ان دونون عضو مین ہو چکی جیسی کہ ہمنے بیان کی ہی - اب واجب ہی کہ اسی بات کو ہم تمام اعضاے بدنی مین
اسی طرح قیاس کرین - اور ہم اسکا یقین کرین کہ ہر ایک عضو مین اعضاے بدنی سے چار قواے طبیعیہ ہین جنسے تدبیر اور قائم رہنا اعضا کا
ہوتا ہی یہ قوت جاذبہ ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک عضو اُس چیز کو جذب کرتا ہی جو اُسکے مشاکل اور اُسکے موافق ہو اور جسکی اُس عضو کو
حاجت ہی - اور قوت ماسکہ اُس عضو مین وہی ہی جسکے ذریعہ سے اُس جذب کی ہوئی چیز کو اپنے مین ٹھہراتا ہی کسی چیز کو کیون نہ جذب
کیا ہوا ہو اور قوت مغیرہ وہ ہی جسکے ذریعہ سے ہر عضو اس شی کو متغیر کر دیتا ہی اور اپنی ذات سے مشابہ کر دیتا ہی اور اپنے مثل اُسکو
بنا دیتا ہی - اور ایک قوت دافعہ ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک عضو اپنی ذات سے اُس چیز کو دفع کر دیتا ہی جسکی طرف محتاج نہین ہی اور جو
چیز اُسکو موافق نہین ہی - اور اُسی قوت سے طبیعت دفع کرتی ہی اُس چیز کو جس سے اس عضو کو ایذا پہونچتی ہو اور اس عضو مین تغیر آتا ہو - اور
یہ قوت ہر ایک عضو مین خاص ہی مثل اُسکی قوت کے اسلیے کہ یہی قوت دافعہ اُن مادون کو جو ایذا دینے والی اعضا کی ہین ایک عضو سے دوسرے
عضو کی طرف دفع کرتی ہی - تا اینکہ ہڈیان بھی اُن فضول کو اپنے سے دفع کرتی ہین جو ہڈیون مین پیدا ہو گئی ہون اور اُنکو مدت سے نکال دیتی ہی
بعد اس بات کے کہ ہڈیون پر یا اُن فضول پر گوشت جم چکا ہو - یہ چارون قوتین طبیعت کی خادم ہین تمامی امور محتاج الیہ مین صحت کے باقی رکھنے
اور بیماریون کے شفا دینے مین - اسی واسطے بقراط نے کہا ہی کہ طبیعت خود ہی بیماریون کو اچھا کر دیتی ہی - دلیل قول بقراط پر یہ ہی کہ چھوٹے
چھوٹے زخم اکثر اپنی آپ بھر آتے ہین اور اُنمین گوشت پیدا ہو جاتا ہی بدون کسی دوا علاج کے - اور اکثر اقسام کے درد اور اکثر بیماریون مین
سکون پیدا ہوتا ہی فقط اسی وجہ سے کہ بیمار اپنی نیند سو جاے اور اکثر قسم کے درد فقط برداشت کرنے اور صبر کرنے سے بدون علاج کے
جاتے رہتے ہین - مردہ کا حال یہ ہی کہ چونکہ طبیعت بدنی اُس سے جدا ہو جاتی ہی ہمیشہ فساد اور خرابی اُسکے بدن کی بڑھتے بڑھتے یہان تک
پہونچتی ہی کہ نشان بدن کا مٹ جاتا ہی اسکو جان لینا چاہیے - اب کہ حال قواے طبیعیہ کا اتنا معلوم ہو چکا جسمین کفایت ہی پس ہم اپنے
کلام کو اسی مقام پر قطع کرتے ہین اور بیان قواے حیوانی کا شروع کرتے ہین

باب پانچوان اُن قواے حیوانیہ کا بیان جو فعل انبساط اور انقباض کرتے ہین

ہمنے گذشتہ ابواب مین اس بات کو بیان کیا کہ تدبیر بدن حیوان کی تین قسم کی قوتون سے ہوتی ہی ایک قسم قواے طبیعی کی اور دوسری قسم

قواے حیوانی کی تیسری قسم قوے نفسانی کی۔ قواے طبیعیہ کا بقدر حاجت [illegible] بیان [illegible] ہم قواے حیوانی کا حال بیان
کرتے ہین تاکہ ہمارا کلام قوتون کے بیان مین تمام ہو [illegible] قسمت دو قسم [illegible] قواے حیوانی وہ قوتین ہین جن سے حیات
ہوتی ہے۔ ان قوتون کا معدن قلب ہے اسی باعث سے یہ قوتین [illegible] ہین جو متحرک رگون [illegible] تمام اعضاے بدنی تک
پہونچتی ہین اور انھین اعضا کو عطاے حیات کرتی ہین۔ قواے حیوانی [illegible] سے بعض قوتین [illegible] ہین یعنی کچھ کام کرتی ہین اور
یہ قواے فاعلہ وہی ہین جیسے انبساط قلب و متحرک رگون کا پیدا [illegible] جیسے انقباض یعنی سمٹنا قلب اور [illegible] اُنکا ہوتا ہے اور انھین
قواے حیوانی مین سے بعض قوتین منفعلہ ہین یہ وہ قوتین ہین جن سے غضب پیدا ہوتا ہے اور [illegible] قوت سے الفت ہوتی ہے اور جس قوت سے
ترس یعنی رئیس [illegible] ہوتا ہے۔ ہم پہلے اُن قوتون کو ذکر کرتے ہین جیسے انبساط اور انقباض پیدا ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہین کہ انبساط قلب اور
متحرک رگون کا انبساط یہ ایک حرکت مکانی ہے جس حرکت سے [illegible] اپنے مرکز سے اپنے کنارہ تک جاتے ہین اور اپنے کنارون کے
سرون تک پہونچتے ہین جس طرح لوہار کی دھونکنی جسوقت سمٹی ہوئی ہو اور کاریگر ہوا کو [illegible] بھرے پس وہ دھونکنی پھول کر بڑھ جاتی ہے
اور اپنی درمیانی حالت سے جہان تک اُسکو پھیلنا ممکن ہے وہان تک پہونچ جاتی ہے۔ انقباض یعنی سمٹنا یہ بھی ایک حرکت مکانی ہے جسمین قلب
اور متحرک رگین برخلاف پہلی حرکت کے متحرک ہوتی ہین۔ میری مراد پہلی حرکت سے یہ ہے کہ اطراف سے مرکز تک پلٹ آتی ہین تا ایک اپنے
اقطار کے سرون کو ملجاتی ہین۔ جیسے دھونکنی کو جسوقت کاریگر [illegible] سے ہوا نکال [illegible] اسکے تمام اطراف یعنی سرے کی
چیزین بیچ تک پہونچ جاتی ہین اور بعض کنارہ بعض سے ملاقات کرتے ہین اور [illegible] ہر ایک ان دونون حرکت انبساط و انقباض
بسبب ایک قوت فاعلہ کے پیدا ہوتی ہے جس طرح ہوا کا داخل ہونا دھونکنی [illegible] اور ہوا کا دھونکنی سے نکل جانا لوہار کے کرنے سے ہوتا ہے
ہوا کو دھونکنی مین داخل کرنے سے۔ حرکت قلب [illegible] کی ہوا کی طرف سے [illegible] مطلق نہین پیدا ہوتی ہے جس طرح
دھونکنی مین ہوا اسکے اجزا کو حرکت دیتی ہے جیسا کا سیال بعض کاہل طبیبون نے بیان کیا ہے بلکہ حرکت قلب اور [illegible] کی بعض اسی قوت جاذبہ سے
ہوتی ہے جو ہوا کو قلب اور [illegible] مین جذب کرتی ہے اور یہ قوت قائم مقام اُس کاریگر کے ہے جو ہوا کو دھونکنی مین داخل کرتا ہے۔ اسکا ثبوت
یہ ہے کہ جس قوت سے انبساط پیدا ہوتا ہے یہ وہی قوت ہے جسکے ذریعہ سے قلب ہوا کو پھیپھڑہ سے جذب کرتا ہے۔ اور ہوا کا پھیپھڑہ مین داخل ہونا
توسط سینہ کے ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضل بیچ مین پسلیون کے ہے اسکی شان سے یہ بات ہے کہ سینہ کو کشادہ کرے اور اسکو سمیٹ بھی دے پھر
جسوقت کہ سینہ کشادہ ہوا اسی سبب سے سینہ کے ہمراہ پھیپھڑہ بھی کشادہ ہوجاتا ہے اور اسی کشادگی کے تابع یہ بات ہوتی ہے کہ ہوا پھیپھڑہ تک
داخل ہوتی ہے پھر اسوقت پھیپھڑہ سے قلب ہوا کو جذب کرتا ہے۔ اور اسی قوت سے متحرک رگین ہوا کو قلب سے جذب کرتی ہین۔ اسوقت
ہوا کے داخل ہونے کو استنشاق کہتے ہین۔ لیکن وہ قوت جس سے انقباض پیدا ہوتا ہے یہ وہ قوت ہے جو فضول دخانی کو قلب سے دفع
کرتی ہے اور انکا تنقیہ کرتی ہے اور اُن فضول کو قلب سے نکال کر پھیپھڑہ تک پہونچاتی ہے اسکا بیان یہ ہے کہ جو عضل بیچ مین پسلیون کے ہے
جسوقت سینہ کو سمیٹتی ہے اُسوقت قلب اور متحرک رگین بھی سمٹ جاتی ہین بسبب اُس قوت فاعلہ کے جو انھین اعضا مین ہے اور اسی
سبب سے عضل مذکور دخان کو دبا کر پھیپھڑہ کی طرف نکالتا ہے اسی جاذبہ کشش کرنے والی کا نام اخراج نفس یعنی سانس کا نکالنا ہے اور استنشاق
اور اخراج نفس دونون ایک ہی نام سے مشہور ہین یعنی جسکو تنفس کہتے ہین۔ مناسب ہے اس بات کا بھی جاننا کہ متحرک رگین بوقت انبساط کے
جو رگ انھین سے قریب قلب کے ہے ہوا اور خون لطیف کو قلب سے بغرض اضطرار خلا کے جذب کرتی ہے۔ اسلیے رگین بوقت انقباض کے خون

اور ہوا سے خالی ہو جاتی ہین اور جسوقت پھر انہین انبساط ہوا خون اور ہوا انھین رگون مین پلٹ آتی ہو اور انکو بھر دیتی ہو - اور جو رگ متحرک رگون مین سے جلد کے قریب ہو بیرونی ہوا کو خارج سے جذب کرتی ہو - اور جو رگ قلب اور جلد کے بیچ مین واقع ہو اُسکی شان سے یہ ہو کہ ساکن رگون سے جو نہایت لطیف خون اُنمین ہو اُسکو جذب کرتی ہو - اور یہ جذب اس طرح پر ہوتا ہو کہ ساکن رگون سے سوراخ متحرک رگون تک پہنچے ہین دلیل اسکے ثبوت پر یہ ہو کہ اگر کوئی متحرک رگ کٹ جائے جتنا خون ساکن رگون مین ہو سب نکل جائیگا - یہی بیان اُس قوت کا تھا جس سے انقباض اور انبساط متعلق ہو جن دونون سے تنفس پیدا ہوتا ہو - یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ تنفس کی حرکت حرکات ارادی مین سے ہو اسلیے کہ تنفس کا فعل سینہ کی حرکت سے ہوتا ہو اور سینہ کی حرکت اُس پٹھہ سے ہوتی ہو جو متصل اُس عضل کے ہو جو بیچ میں پسلیون وغیرہ کے ہو سینہ کے عضل سے - اور جو حرکت بذریعۂ عضل اور پٹھہ کے ہو وہ حرکت ارادی ہوتی ہو - دلیل اس بات پر کہ حرکت تنفس حرکت ارادی ہو یہ ہو کہ آدمی جب چاہے اپنی سانس کو زمانۂ دراز اور مناسب تک روک لے اُسکو یہ بات ممکن ہو اور اسی واسطے کبھی آدمی کو یہ بھی ممکن ہوتا ہو کہ استنشاق ہوا سے ایک زمانہ معین تک باز رہے اور جب ایسی بات ہو پھر حرکات تنفس حرکات ارادی سے ضرور ہین اسکو جاننا چاہیے انتہی

باب چھٹا تنفس کی منفعت کے بیان مین

تنفس یعنے سانس لینے کی منفعت یہ ہو کہ تنفس کی حاجت یہ تھی تاکہ حرارت غریزی اپنے اعتدال پر باقی رہے اور روح حیوانی کو غذا پہنچائے اور روح نفسانی کی پیدایش ہوا کرے - اسکی توضیح یہ ہو کہ حرارت غریزی کا اپنے اعتدال پر محفوظ رہنا تنفس مین بسبب داخل ہونے سرد ہوا کے ہوتا ہو جسکی سردی اعتدال پر ہو تاکہ اس معتدل برودت سے جو بھڑک قلب مین پیدا ہوتی ہو وہ مٹ جائے - اور جو بخار دخانی مادہ حرارت غریزی یعنی خون سے پیدا ہوتا ہو وہ سانس کے برآمد میں نکل جائے - تنفس روح حیوانی کو غذا دینا اور روح نفسانی کا پیدا کرنا اس طرح پر ہوتا ہو کہ یہ دونون باتین فقط ہوا سے سرد باعتدال کے داخل ہونے سے ہو جاتی ہین - اسلیے کہ حاجت روح کو طرف تنفس کے یہی ہو کہ اُسمین زیادتی ہو اُس معتدل کی مگر لیکن دونون روح کا پیدا ہونا وہ تو خون معتدل مزاج کے بخار سے ہو چنانچہ عنقریب اسکو ہم اُس مقام پر بیان کرینگے جو بحث ارواح کی ہو - اور خون کا اعتدال حرارت غریزیہ کے معتدل ہونے سے ہو جاتا ہو - اور حرارت غریزی کا اعتدال تدبیر معتدل سے ہوتا ہو بذریعۂ غذا اُن کے یا پینے کی چیزون کے یا اور چیزون سے - جب ایسی بات ہو پس معلوم ہوا کہ منفعت جو بدن تک پہونچتی ہو تنفس سے بہت بڑی ہو اور منفعت حیات اور بقاے بدن کی ہو - اسلیے کہ حیات کا ثابت رہنا اور قائم رہنا اُسی حیات کا بذریعۂ ارواح کے ہوتا ہو - اور ارواح کا ثابت رہنا اور برقرار رہنا بذریعۂ اعتدال حرارت غریزی کے ہوتا ہو اور حرارت غریزی کا اعتدال بسبب اعتدال تنفس اور خوبی تدبیر کے ہوتا ہو جو دوا اور غذا اور شراب ہاے معتدل سے متعلق ہو کہ جنسے خون پیدا ہوتا ہو جو مادہ حرارت غریزی کا ہو لیکن احتیاج حرارت غریزی کو بطرف تنفس کے مقدم ہو اور بطرف کھانے پینے کی چیزون کے اسکے بعد ہو اور منفعت تنفس کی بھی حرارت غریزی کو عظیم تر ہو - اسپر دلیل یہ ہو کہ جسوقت کسی ایسے شخص کو جسکے گلے مین کوئی پھندا رسی وغیرہ سے پڑ کر اُسکا گلا گھٹ گیا ہو اُسکا پھندا کھول دیا جائے اور وہ شخص پیاسا اور بھوکا بھی ہو بعد پھندا کھل جانے کے اُسکا یہی حال دیکھا جاتا ہو کہ پہلے استنشاق ہوا کی طرف جلدی کرتا ہو تاکہ جو حرارت اُسکے قلب مین پہنچی ہو اُسمین سکون ہو جائے اور تبرید اُسی ہوا کی جو قلب مین ہو کرے - اور جو بخار دخانی قلب مین جمع ہو گیا ہو اُسکو نکال دے تاکہ حرارت غریزی اپنے اعتدال پر پلٹ آئے جب یہ باتین کر لیتا ہو اور اُسکو سکون اور آرام ہو لیتا ہو اس پہنچنے سے بعد اسکو تب پانی مانگتا ہو اور کھانا طلب کرتا ہو - اسلیے کہ آدمی کھانے پر زمانہ دراز تک صبر کر سکتا ہو اور زندہ رہتا ہو اور یہ ممکن نہین کہ زمانۂ قلیل تک تنفس اُسکا موقوف ہو جائے

اور زندہ رہے۔ یہی دلیل اس بات پر ہے کہ تنفس کی منفعت حیوان کے باقی رہنے میں بہت بڑی ہے۔ اور یہی دلیل ہے کہ حاجت بطرف تنفس کے
بقصد اول واسطے حفاظت حرارت غریزی کے ہوتی ہے تاکہ اپنے اعتدال پر رہ کر حیوان کو باقی رکھے۔ یہ بات تو اچھی طرح معلوم ہے کہ حیات کا
رہنا حرارت غریزی کے اعتدال سے ہوتا ہے لیکن وہ اسباب جنسے موت واقع ہوتی ہے وہ اس طرح پر ہیں جیسے اب ہم بیان کرتے ہیں

باب ساتواں اسباب موت کے بیان میں

جن اسباب سے موت پیدا ہوتی ہے اُنکے بارہ میں جالینوس نے اپنی اُس کتاب میں کہا ہے جسمیں حال نفس کا بیان کرتا ہے۔ اسکا قول
یہ ہے کہ بنظر بداہت واجب یہ بات ہے کہ موت حیوان کو عارض ہو۔ یہ عارض ہونا یا بسبب فاسد ہو جانے ترکیب نوع دماغ کے فقط ہوتا ہے
یا بسبب فاسد ہونے اُس روح کے جو دماغ میں ہے۔ یا بسبب فاسد ہونے حرارت غریزیہ کے فقط ہوتا ہے۔ لیکن نوع ترکیب دماغی کا بہت جلد
فاسد ہو جانا کسی طرح ممکن نہیں ہے بدون اسکے کہ حرارت غریزی کا اعتدال بگڑ جائے۔ اور حرارت غریزی کا بگڑ جانا بدون اس صورت کے
نہیں ہو سکتا اور اس صورت سے مراد جالینوس کی فساد ترکیب دماغ کا ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ روح کے دفعتہً بگڑ جانے کا سبب سوا
دو سببوں کے اور نہیں ہو سکتا جنکو ہم ذکر کر چکے ہیں ایک سبب تو جوہر روح کا نکل جانا اور دماغ کا اس سے خالی ہونا ہے کہ بسبب کسی ایسے
زخم کے جو دماغ میں ہو اور دماغ کی تجویفوں تک نفوذ کر جائے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اعتدال حرارت غریزی کا بگڑ جائے۔ مگر یہ بات ممکن
نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ موت کا سبب سانس کے رُک جانے میں جوہر روح کا نکل جانا ہے جیسے اُن زخموں میں جو اندرونی خالی مقامات
دماغ تک پہونچے ہوں یہی بات عارض ہوتی ہے یعنے جوہر روح کا نکل جاتا ہے۔ اب باقی یہی رہا کہ سبب موت کا وہی فساد اعتدال حرارت
غریزی کا ہے۔ یہ قول جالینوس کا تھا۔ اب اگر یہی بات صحیح ہے جسکو جالینوس نے بیان کیا ہے کہ موت فقط اعتدال حرارت غریزی کے
بگڑ جانے سے ہوتی ہے پس مناسب اس بات کا جاننا ہے کہ حرارت غریزی کا بگڑ جانا اور فاسد ہو جانا یا اُن اسباب متحرکہ سے ہوتا ہے جو
اندر بدن کے ہیں۔ یا اُن اسباب سے ہوتا ہے جو باہر سے بدن پر وارد ہوں۔ اندرونی اسباب متحرکہ یا بسبب اپنے آلہ کے خرابی پیدا کرتے ہیں
یا بسبب اپنی کیفیت کے یا بسبب فساد اپنے مادہ کے۔ آلہ کا فساد یا تو بسبب اُس آفت کے ہوتا ہے جو دماغ یا قلب یا جگر کو پہونچے اسلیے کہ
دماغ جسوقت خراب ہو جائیگا وہ قوت محرکہ بھی باطل ہو جائیگی جو دماغ سے بطرف سینہ کے نافذ ہوتی ہے پس تنفس بھی باطل ہو جائیگا اور
حرارت غریزی بجھ جائیگی اور قلب اگر فاسد ہو جائیگا وہ قوت حیوانی باطل ہو جائیگی جو قلب میں ہے جسکے ذریعہ سے قلب ہوا کو بھیپھڑہ سے جذب
کرتا تھا۔ اور جگر جسوقت فاسد ہو جائیگا وہ قوت مولدہ باطل ہوگی جو خون کو پیدا کرتی تھی کہ وہی مادہ حرارت غریزیہ کا ہے فساد اور خرابی
جو ان صورتوں میں ہوتی ہے بسبب کسی آفت کے جو ان دماغ اور قلب اور جگر کو پہونچی یا تو وہ فساد بسبب کسی سوء مزاج کے ہوتا ہے یعنی مزاج جگر وغیرہ کا بگڑ جاوے
یا بسبب کسی مرض آلی کے یعنی اُس بیماری کے جو مرکب ہو۔ سوء مزاج یا بافراط گرم ہو کہ اُن اعضا کو جلا دے جیسے تپہائے محرقہ میں یہ بات عارض ہوتی ہے کہ آدمی
جلد مر جاتا ہے۔ یا سوء مزاج بارد ہو جیسے اُس مرض میں عارض ہوتا ہے جسکا نام جمود رکھا گیا ہے اور دیگر سرد بیماریاں۔ مرض آلی کی مثال یہ ہے جیسے وہ
موت جو گرم یا سرد ورم میں جو انکو عارض ہوتے ہیں مثلاً دماغ کا وہ ورم جسکو سرسام کہتے ہیں۔ یا بسبب کسی سدہ کے جو دماغ کو عارض ہو جس طرح
سکتہ اور صرع کہ دونوں مرض بطون دماغ کو خلط بارد غلیظ سے بند کر دیتے ہیں پس قوت محرکہ دماغ کی سینہ تک نہیں نفوذ کر سکتی ہے
لہذا تنفس معطل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی بھیپھڑہ میں بھی سدہ پیدا ہوتا ہے کہ ہوا سینہ میں ہو کر قلب تک نہیں نفوذ کرتی لہذا حرارت غریزی
بجھ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر رگہائے جگر میں سدہ پڑے پس ترویح اُن رگوں تک نہ پہونچیگی یا جگر تک نہ پہونچیگی پس جگر اسی وجہ سے سرد ہو جائیگا

اور خون کے پیدا کرنے کا کام معطل ہو جائیگا۔ ان آفتون میں موت کی زیادہ کھینچنے والی اور جلد پیدا کرنے والی وہی آفت ہی جو قلب کو پہونچے
لیکن دماغ اور جگر مین اگر آفت عظیم ہوگی موت واقع ہوگی اور اگر کم ہوگی موت سے رہائی ممکن ہوگی۔ جو فساد کہ حرارت غریزی کو بسبب اسکی کیفیت کے
عارض ہوتا ہی یا تو بسبب کسی حرارت قوی کے جیسے کہ تپہاے محرقہ مین اس سبب سے عارض ہوتا ہی کہ نفوذ حرارت غریزی مین حادثی
کرجاتا ہی اور حرارت غریزی کی تحلیل اور اسکو ناپدید کر دینا بہت جلد بسبب اس حرارت عارضی کے ہوتا ہی یا جیسے کوئی شخص بہت قوی اثر کی
دوا کھائے جیسے فربیون وغیرہ منجملۂ ادویہ گرم کے۔ یا بسبب برودت قوی کے جو حرارت غریزی کو سرد کر دے چنانچہ سرد بیماریوں مین مثل
جمود اور فالج وغیرہ کے یہی سبب عارض ہوتا ہی کہ یہ بیماریان بوجہ برودت کے حرارت غریزی کو بجھا دیتی ہین یا جس طرح کوئی شخص کبھی دواے
سرد وغیرہ کا استعمال کرے جیسے افیون اور شوکران جنسے حرارت غریزیہ مین جمود یعنے بستگی پیدا ہوتی ہی اور مادہ اس حرارت کا یعنی خون بھی
منجمد ہو جاتا ہی۔ مادۂ حرارت غریزی یعنے خون کا فساد یا کمی سے اس مادہ کے ہوتا ہی یا زیادتی سے ہوتا ہی۔ کمی کی مثال یہ ہی کہ جیسے کسی
شخص کے بدن کا خون بافراط نکالا جائے یا کوئی اور خلط اسکے بدن کی زیادہ نکالی جائے تو حرارت غریزی بسبب نہونے اپنے مادہ کے
بجھ جائیگی۔ یا بھوک اور پیاس کے سبب سے کہ رطوبات بدنی فنا ہو جائین اور حرارت غریزی بجھ جائے۔ زیادتی مادہ کی مثال یہ ہی جیسے
وہ موت جو ایسی بیماریون مین عارض ہوتی ہی جو موت کو بسبب امتلاء اخلاط کے کشش کرتی ہین یا طعام کی امتلاء سے یا اور چیزون کا
امتلاء موت کو کھینچ لاتا ہی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ جب بدن اخلاط سے یا طعام اور شراب سے اسقدر بھر جائے کہ بدن مین کوئی جگہ ایسی باقی
نہ رہے جسمین ہوکر ہوا بروقت استنشاق کے سما سکے ایسے ہی امتلا سے حرارت غریزی اندر گھٹ جائیگی اور گھٹ کر بجھ جائیگی چنانچہ شرابخوار
جب زیادہ شراب خواری کرے اور زیادہ بیہوش ہو جائے اسکے دماغ کے بطون کی رگین اسقدر پر ہو جاتی ہین کہ حرارت غریزی اسمین گھٹ جاتی
اور بجھ جاتی ہی لہذا موت ناگہانی واقع ہوتی ہی۔ اور جس طرح بہت موٹے بدن کے آدمیون مین ساکن اور متحرک رگین اسقدر تنگ ہو جاتی ہین
کہ ان مین ہوا کے گذرنے کی گنجایش نہین رہتی پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہی اور موت ناگہانی واقع ہوتی ہی۔ جو فساد کہ حرارت غریزی کو
اسباب خارجی سے عارض ہوتا ہی اسکا عارض ہونا بھی چند طرح سے ہی ایک تو یہ ہی کہ حرارت غریزی اندر سے باہر نکل آئے دوسرا یہ کہ سب کی سب
حرارت غریزی اندر کو پلٹ جائے۔ تیسرے یہ ہی کہ امتلا عارض ہو۔ چوتھے یہ کہ تنفس معدوم ہو جائے۔ پانچوین یہ کہ جوہر حرارت غریزی کا فاسد
ہو جائے یا اسکی کیفیت بگڑ جائے۔ حرارت غریزی کا نکل جانا اسکے جوہر کے نکل جانے سے ہوتا ہی یعنے خود حرارت غریزی نکلجائے یا اسکا
مادہ یعنے خون نکلجائے۔ خود حرارت غریزی کا نکلجانا جیسے بروقت زیادہ خوشی کے جو آدمی کو دفعۃً عارض ہو کہ اسوقت حرارت غریزی
بطرف ظاہر بدن کے دفعۃً نکلتی ہی اور منتشر ہوکر تحلل ہو جاتی ہی پس ظاہر بدن اور اندر بدن دونون سرد ہو جاتے ہین اور موت واقع
ہو جاتی ہی ایسے وقت حرارت غریزی کو وہ کیفیت عارض ہو جاتی ہی جو چراغ کی لو کو بروقت تیز ہوا چلنے کے عارض ہوتی ہی کہ روشنی بجھ جاتی ہی
اور چراغ ٹھنڈا ہو جاتا ہی۔ مجھے ایک قوم کی خبر پہونچی ہی کہ جنکو دفعۃً خوشی زیادہ ہوئی اور شادی مرگ سے دفعۃً مر گئے یا یہ کہ دماغ کو یا سینہ کو
کوئی ایسی جراحت پہونچے جو ہر ایک کی تجویف تک پہونچ جائے اور حرارت غریزی نکل جائے۔ یا مادہ حرارت غریزی کا یعنی خون نکلجائے
چنانچہ جس شخص کی ساکن یا متحرک رگ مین زخم پڑجاتا ہی پس خون نکلتے نکلتے حرارت غریزی اسکی بجھ جاتی ہی اور موت واقع ہوتی ہی ایسے
وقت حرارت غریزی کو وہ کیفیت عارض ہوتی ہی جو کیفیت چراغ کی اسوقت ہوتی ہی جب اسکا تیل سب جل جائے اور چراغ بجھ جائے
لیکن فساد حرارت غریزیہ کا اندر پلٹ جانے سے اسکی مثال یہ ہی جیسے کسی شخص کو رعب اور خوف دفعۃً پہونچے کہ اسوقت حرارت غریزی

اندر بدن کے دفعۃً داخل ہوکر مالود ہوجاتی ہے اور بجھ جاتی ہے پس ناگہان موت واقع ہوتی ہے۔ لیکن فساد حرارت غریزی بسبب امتلا کے اسکی مثال
یہ ہے کہ جو لوگ پانی میں ڈوب جاتے ہین اور اُنکے بدن کے اندرونی مقامات سب پانی سے بھر جاتے ہین پس اُنکو تنفس اور سانس لینے کی قدرت
نہیں باقی رہتی اور حرارت غریزی اندر گھٹ جاتی ہے اور موت واقع ہوتی ہے اسوقت حرارت غریزی پر وہ کیفیت طاری ہوتی ہے جو کیفیت چراغ پر
اُسوقت ہوتی ہے جسوقت تیل چراغ میں بہت ہو کہ بتی کی نالی اسمین ڈوب جائے اور چراغ بجھ جائے پس حرارت غریزی کا فساد بسبب تنفس نہونے کے
اُسکی مثال یہ ہے جیسے کوئی شخص اپنا منھہ اور ناک بند کرلے یا کسی شخص کا گلا کمند سے گھونٹا گیا ہو یا اور چیزین جیسے موت اس سبب سے واقع ہوتی ہے
کہ صاف ہوا کو کھینچنے وہیں داخل ہونے سے منع کرتی ہین پس فضول دخانی تو برتہ قلب مین جمع ہو جاتے ہین اور حرارت غریزی بجھ جاتی ہے
ایسے وقت حرارت غریزی کو وہ کیفیت عارض ہوتی ہے جو کیفیت چراغ کی روشنی کو اُسوقت عارض ہوتی ہے جب اُسکی لو پر کوئی برتن اوندھا
رکھدیا جائے کہ ہوا کے ملنے سے اس لو کو منع کرے اور دود کی تہین جمتے جمتے چراغ کی لو کو بجھا دین جو موت حرارت غریزی کے فساد جوہر سے
واقع ہوتی ہے یا تو وہ بسبب کھینچنے اُس خراب ہوا کے ہوتی ہے جسمین بخارات خراب بدبو ملے ہوے ہوان جیسے وہ بخارات جو مُردون کے بدن سے
اُسوقت اُٹھتے ہین جب اُنکی لاشین سڑ گئی ہون یا وہ بخارات جو سڑے چہ بچے اور خندقون سے جنمین بہت عفونت کی چیزین پڑی ہون اور جنکے
پانی سڑ گئے ہون کہ یہ ہوا جوہر حرارت غریزی کو خراب کر دیتی ہے بہت سے آدمی ایسے چہ بچون میں اُترنے سے اور ایسے کنوئین متعفن اور
مدفون جاہ پڑے سے اور ایسے گرم اور سڑے پانی کو حوضون سے صاف کرتے کرتے مرگئے ہین۔ جو کیفیت اسوقت حرارت غریزی کو عارض
ہوتی ہے اُسکی نظیر وہ کیفیت ہے جو چراغ کی لو کو اسوقت عارض ہوتی ہے جب کسی دھوئین بھرے مکان مین رکھا جائے یا ایسے مقام مین جہان
بخارات قوی اُٹھتے ہون چراغ بجھ جاتا ہے۔ یا فساد حرارت غریزی مین حشرات کے کاٹنے سے جو زہریلے ہون یا ڈنک مارنے سے کہ اسی وقت
زہر تمام بدن مین پھیل جاتا ہے اور چھپٹتا ہے لہذا جوہر حرارت غریزی مین فساد آجاتا ہے اور آدمی اسی سے مرجاتا ہے۔ فساد حرارت غریزی کا
بسبب فساد کیفیت اُسکی اسطرح پر ہوتا ہے یا تو گرمی زیادہ آجائے کہ حرارت غریزی کا انحلال ہوکر فاسد ہوجائے جیسے کوئی شخص اگر زیادہ
گرم حمام مین ٹھہرے یا گرمی کی سخت دھوپ میں بیٹھے پس موت عارض ہوتی ہے۔ اسوقت حرارت کو وہ کیفیت عارض ہوتی ہے جسوقت چراغ کو
اگر سخت دھوپ مین رکھین یا سامنے بہت سی آگ کے رکھین اور بجھ جائے۔ یا یہ کہ سردی زیادہ حرارت غریزی کو پہونچے کہ بستہ ہوجائے جیسے وہ
[illegible] سردی کے دنون مین سفر کرتے ہین اور اُنپر برف آسمانی زیادہ گرتی ہے اور بسبب بجھ جانے حرارت غریزی کے موت
واقع ہوتی ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ جیسے چراغ کو بہت سرد مقام پر رکھین کہ اس سردی سے چراغ بجھ جائے۔ جب ایسی بات ہے میری مراد اس بات سے
یہ ہے کہ اعتدال حرارت غریزی کے فاسد ہونے سے موت واقع ہوتی ہے اور اُسکے اعتدال سے اور خون کے اعتدال سے حیات ہوتی ہے اور ان دونون کا
اعتدال بسبب تنفس کے ہوتا ہے اسوقت منفعت تنفس کی بہت بڑی ہوئی۔ اب جسقدر ہم قواے حیوانی فاعلہ کا حال بیان کر چکے جنسے فایدہ
انقباض پیدا ہوتا ہے اسی بیان مین کفایت اس شخص کے واسطے ہے جو اُنکے حالات کی معرفت کا قصد کرے اب ہمکو لازم ہے کہ حال قواے حیوانیہ
منفعلہ کا بیان کرین انتہی

باب آٹھوان قواے حیوانیہ منفعلہ کے بیان مین

ہمنے قواے فاعلہ جو تمام سے قواے حیوانیہ کے ہین اُنکا حال اسقدر بیان کردیا جسمین کفایت ہے اب ہم قواے منفعلہ کا حال یہ
[illegible] مین جنسے غضب پیدا ہوتا ہے اور جس قوت سے منازعت یعنی نزاع پیدا ہوتی ہے اور جس قوت سے [illegible] یعنی ریاست اور نیابت

یعنی بلند نامی اور الفت اپنے مددگاری پیدا ہوتی ہے انکا نام قواے منفعلہ اسواسطے ہوا کہ اُنکا حدوث اور پیدا ہونا اُسوقت ہوتا ہے جسوقت
حرارت غریزی کو خارج سے کوئی محرک حرکت دے۔ غضب یعنے غصہ کا یہ حال ہے کہ خون مین جوش آجاتا ہے اور حرارت غریزی دفعۃً باہر کو
نکل آتی ہے جسوقت نفس کو شوق انتقام اور بدلا لینے کا اور اپنی تشفی کرنے کا اُس شخص سے ہوتا ہے جسنے اسپر ظلم کیا ہو یعنے اسکے حق مین کمی کی ہو
اور اسکو ایذا دی ہو۔ اسی طرح غلبہ اور منازعت یہ وہی ہے کہ جسوقت حرارت غریزی باہر نکل آئے سروقت طلب کرنے نفس کے ظہور اور نمایش اوپر
اپنے نظیر اور ہمسر مثل لوگون کے اور یہ ظہور اس طرح پر ہوتا ہے کہ بھاگ جانے سے اور فروتنی کرنے سے نفس اپنے تئین ہٹائے اور اسواسطے کہ جبن اور
نامردی کی طرف نسبت نہ دیا جائے۔ جس قوت سے ترؤس اور نباہت یعنی رئیس اور بلند نام بنا پیدا ہوتا ہے یہ اُسوقت ہوتی ہے جسوقت کہ نفس
اپنے تئین منزہ اور پاک اور پاکیزہ جانتا ہے اور اپنے تئین حقیر اور خراب چیزون سے روگردان اور بیخواہش تجویز کرتا ہے اور بلند اوصاف کی
بلندی اپنی پسند کرتا ہے۔ اور بخوبی معلوم ہے کہ اضداد یعنی مخالف چیزین ان سب انفعالات کی اُسی وقت ہوتی ہین جبکہ ان چیزون کے اسباب
مخالف موجود ہون۔ غضب ضد خوف اور ترس کی ہے پس خوف کا پیدا ہونا اس طرح پر ہوتا ہے کہ حرارت غریزی دفعۃً اندر بدن کے داخل ہوجائے
جسوقت کہ اُسی حرارت غریزی پر متوسط بدن کے خوف دلانے والی چیزین وارد ہون مثلاً سُننے کی چیزین جیسے آسمان کڑکنے کی آواز یا مہیب
یا دیکھنے کی چیزین مثلاً سانپ کی اقسام کا دیکھنا یا درندہ جانورون کا دیکھنا یا اور صورتین ڈرانے والی غیر مانوس اور وحشی جو دفعۃً نگاہ کے
سامنے آجائین خواہ اور چیزین ڈرانے والی جنکو حیوان یکایک دیکھے۔ غلبہ اور منازعت کی ضد جبن یعنے بودہ پن اور انہزام یعنے بھاگ جانا
یہ بھی حرارت غریزی کے اندر داخل ہونے سے اور اندر ٹھہر جانے سے پیدا ہوتا ہے جسوقت کہ منازع یعنی لڑنے والے کا غلبہ ہو۔ الفت اور ترؤس
اور نباہت یعنی بلند نامی کے ضد خضوع یعنی فروتنی اور ذلت یعنی خواری اور دنائت نفس یعنی دل تنگی ہے یہ بات اُسوقت ہوتی جبکہ نفس پہچان لے
اس بات کو کہ اسکو حاجت طرف اُس شخص کے ہے جو اس سے رتبہ مین برتر اور قدرت مین زیادہ قادر ہے۔ یہی بیان صنفات قواے حیوانیہ فاعلیہ
اور منفعلہ کا تھا۔ عام فلاسفہ اور طبیبون نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ ان قواے حیوانیہ کا معدن اور سرچشمہ قلب ہے۔ اور انھین قواے
حیوانی سے آدمی تمام حیوانات کے شریک ہوتا ہے سبب اسکا یہ ہے کہ جن قواے فاعلہ سے انبساط اور انقباض پیدا ہوتا ہے وہی قوتین
حیوان کو حیات عطا کرتی ہین اور حیات شامل اقسام حیوان کو ہے۔ اور جو قواے منفعلہ ہین کہ اُنسے حیوان کی شدت اور شجاعت اور
غضب اکثر اقسام حیوان شجاع مین پیدا ہوتا ہے مگر فرق یہ ہے کہ شجاعت اور غضب انسان مین تمیز اور تدبیر کے ساتھ ہوتا ہے اور جنکا
تعلق قواے ناطقہ سے ہے وہ قواے ناطقہ جو دماغ مین ٹھہرے ہوے ہین۔ اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ آدمی کو ممکن ہے اور اُس سے
ہوسکتا ہے کہ اپنے غصہ کو ٹال دے اور اُن اوقات کو قبل اُنکے آنے کے جان جائے جن اوقات مین منازعت کرنی چاہیے اور یہ بھی
جان سکتا ہے کہ نزاع وغیرہ سے اسکو ایذا پہونچیگی اور کیونکر اُسکی نجات اور رستگاری اُن چیزون سے ہوگی جسمین اسکو نزاع کرنی
یا غصہ کرنا مناسب ہے پس وہی کام کرتا ہے جو اسکے مقابل ہو اور جس سے اُس ایذا کی روک ہوجائے حیوان غیر ناطق ان چیزون کو بنظر عاقبت
کرتا ہے اور کرنے مین جو کچھ اسپر وارد ہو اُسکی تمیز نہین ہوتی۔ اتنا جو ہمنے بیان کیا کیفیت قواے حیوانی کی اسمین کفایت ہے بیچ صناعت
طب کے جسکی حاجت ہے انتہی۔ مترجم مطلب یہ ہے کہ اس سے زیادہ حاجت علم اخلاق مین ہوتی ہے

باب نوان قواے نفسانی کا بیان اور پہلے بیان اُس قوت کا جس سے تدبیر ہوتی ہے

وہ قواے نفسانی جنکو اب بیان کرتا ہون انکا مسکن یعنے رہنے کی جا اور انکا معدن دماغ ہے اجناس ان قوتون کی تین ہین یعنے

وہ قوتین ہین جنکے ذریعہ سے دماغ آپ ہی وہ کام کرتا ہے جو اُسکو کرنا ہے - یہ وہ قوتین جنسے تدبیر ہوتی ہے - اور اس تمام جنس کو یعنی اس جنس کی تمام قوتون کو ذہن کہتے ہین - انھین نفسانی قوے ہین وہ قوتین ہین جنسے دماغ بتوسط پٹھون کے کسی کام کو کرتا ہے - یہی وہ قوتین ہین جنسے حس پیدا ہوتی ہے اور وہ قوتین ہین جنسے حرکت ارادی پیدا ہوتی ہے - اب ہم شروع کرتے ہین بیان اُن قوتون کا جنسے تدبیر پیدا ہوتی ہے - ہم کہتے ہین کہ جن قوتون سے تدبیر ہوتی ہے اُن جملہ قوتون کو ذہن اور فکر کہتے ہین - پھر حسب انکی قسمت انواع کی طرف کرے تین قوتون کی طرف منقسم ہوگی - پہلے وہ قوتین جنسے تخیل ہوتا ہے اور وہ قوتین جنسے فکر منطقی پیدا ہوتی ہے اور وہ قوتین جنسے ذکر یعنے چیزون کی یادآوری پیدا ہوتی ہے - انھین قوتون سے آدمی تمام حیوانات غیر ناطق سے جدا ہو جاتا ہے اور انھین سے آدمی اور حیوانات سے خاص کیا گیا خصوصًا قوت فکر اسلیے کہ فکر بمنزلہ ستون اور تکیہ کے اُن دو قوتون کے واسطے ہے میری مراد ان دو قوتون سے تخیل اور ذکر کی قوتین ہین اسلیے کہ یہ دونون قوتین فکر کے پائے جانے کے واسطے بنائی گئین - فکر کے ساتھ آدمی اسواسطے خاص کیا گیا کہ تمام اقسام حیوانات مین آدمی افضل ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ فکر ہی کی وجہ سے تمیز اور تدبیر ہوتی ہے اور بعض چیزون کو بعض سے جدا کرنا فکر کا کام ہے - حیوان غیر ناطق سے یہ بات ممکن نہین اسلیے کہ ہر ایک حیوان غیر ناطق اپنے افعال مخصوص کو بدون تمیز کے کرتا ہے بنظر اُس منفعت کے جسکے واسطے اُسکی خلقت ہوئی مثلًا گھوڑا کہ اُسکا خاص کام دوڑنا ہے یا بیل اُسکا کام جوتنا ہے یا باز جسکا کام شکار کرنا ہے یا کتا جسکا کام نگہبانی اور دیگر اقسام حیوانات کے کہ وہ بدون تمیز کے اپنے کامون کو کرتے ہین - یہ تین قوتین جو آدمی مین پائی گئین ہر ایک قوت کے واسطے ایک مرکز اور مقام ایسا ہے جس سے اس قوت کو خصوصیت ہے - پس تخیل کا مقام خاص یہی دونون بطن مقدم بطون دماغ سے ہین اور تخیل کے معنی کیا ہین کہ جو چیز سامنے حاضر نہو اُسکو اس طرح پر جاننا جیسے حاضر ہے - اور فکر کا مقام خاص بطن اوسط بطون دماغ کا ہے - اور ذکر کا مقام خاص بطن موخر بطون دماغ سے ہے - انھین بطون مین وہ روح نفسانی ہے جنسے افعال ان قوتون کے ہوتے ہین - ہر ایک قوت ان قوتون مین ایسی ہے جسکے واسطے ایک فعل خاص ہے - جس قوت سے تخیل ہوتا ہے یہ وہی قوت ہے جو تصور اشیا کرتی ہے اور اُنکو توہم کرتی ہے اور اُنکو بطرف فکر کے لاکر ڈالتی ہے - جس قوت سے فکر پیدا ہوتی ہے یہ وہ قوت ہے جو نظر کرتی ہے اُن چیزون مین جسکو تخیل اور وہم نے تصور کیا تھا فکر منجملہ اعمال اور صناعات اور علوم وغیرہ کے ہے اور انھین تینون چیزون مین تمیز دینا اور انمین تدبیر کرنی - پھر اگر فکر ایسی چیزون مین ہو جنمین دستکاری کا تعلق ہے اور ایسی چیزین جنمین اعضاے جسمانی کو حرکت دینی پڑتی ہے اس کام سے پہلے یعنے ہاتھ پانون ہلانے سے بیشتر اُسکے کام پر مقدم عزیمت یعنے قصد کرنا ہوتا ہے - پھر عزیمت کے بعد اعضاے متحرک بالارادہ کو حرکت دینا پڑتا ہے - اگر فکر فقط انھین چیزون مین ہو جو یاد ہین اور دستکاری وغیرہ کی انمین حاجت نہو اس فکر سے پہلے اُن چیزون کا یاد کرنا ہوتا ہے جس قوت سے یادآوری متعلق ہے یہ وہی قوت ہے جو اُن چیزون کو یاد رکھتی ہے جنمین فکر باطن عمل کر چکی ہے اور اُنکو تصور کر چکے ہین اور تصور کر کے اُنکو اپنے مقام پر چھاپ چکے ہین پس یہ چیزین تصور کی گئین اسوقت تک اپنے مقام مین ثابت رہتی ہین جسوقت انکی حاجت ہو پھر فکر اُنکو قوت سے طرف فعل کے نکال لیتی ہے - یہی بیان افعال اُن قوتون کا تھا جنسے تدبیر ہوتی ہے

باب دسوان قواے حساسہ کا بیان

ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ قوائے حساسہ اور وہ قوتین جو بارادہ حرکت دیتی ہین انکے ذریعہ سے دماغ [illegible] کرتا ہے بتوسط انھین پٹھون کے

کرتا ہو جو آلہ حس اور حرکت ارادی کے ہیں - اور یہ اس طرح پر ہوتا ہو کہ کسی قدر جوہر اُس روح نفسانی کا جو بطون دماغ مین ہو پٹھوں کی طرف سے
تمام اعضاے بدنی تک پہونچتا ہو دلیل اسپر یہ ہو کہ اگر ہم کوئی پٹھہ اُن پٹھون مین سے جو بعض اعضاے بدنی کو پہونچے ہین کاٹ ڈالین
یہ عضو حرکت یا حس کو یا دونون کو چھوڑ دیگا جس واسطے یہ پٹھہ اُس عضو مین پیدا کیا گیا ہو مطلب یہ ہو کہ اگر حس کا پٹھہ ہو اُسکے کٹنے سے
حس جاتی رہیگی اور اگر حرکت کا پٹھہ ہو حرکت جاتی رہیگی اور دونون کے کٹنے سے حس اور حرکت دونون جاتی رہینگی چنانچہ ہمنے ہر ایک
پٹھہ کا حال تشریح کے مقام مین بیان کر دیا اور یہ بھی کہ دیا ہو کہ شمار مین کتنے پٹھے ہین اور منفعت ہر ایک پٹھہ کی کیا ہو جسوقت ہمنے
حال اعضا کا بیان کیا ہو اور وہان یہ بھی ہمنے کہ دیا ہو کہ جن پٹھون سے حس ہوتی ہو مقدم دماغ سے اُگتے ہین اسلیے کہ اُنہین حاجت
نرمی اور باسانی قبول کرنے کی ہو - اور جو پٹھہ حرکت کے واسطے بنائے گئے ہین وہ آخر دماغ سے اُگتے ہین سبب اسکا یہ ہو کہ اُنہین حاجت
سختی اور پایداری کی ہو کہ زیادہ حرکت کرنے پر اور کام کرنے پر ثابت رہین اسلیے کہ پچھلا حصہ دماغ کا زیادہ سخت ہو اور اگلا حصہ دماغ کا
نرم ہو - اور ہمنے ہر ایک اعضاے حساسہ کا حال بھی بیان کر دیا ہو یعنے حس بصر اور حس سماعت اور سونگھنے کی اور چکھنے کی اور
اور چھونے کی حس اور ہر ایک عضو کو بیان کر دیا ہو جسمین ایک ایک حس پائی گئی ہو اور وضع اور نہاد اُسی عضو مخصوص کا جو اس حاسہ کے
فعل سے ہو بھی بیان کر دیا اور جو اعضا کہ ان حواس کے افعال کے تمام ہونے مین درکار تھے اُنکو بھی بیان کر چکے اور منفعت ہر ایک
عضو کی اُنھین اعضا مین سے اسقدر بیان کر دی کہ اب حاجت اُنکی دوبارہ اس مقام پر ذکر کرنے کی نہین ہو ہان بطور یاد دہی کے
اسقدر مجمل بیان کر دیا تاکہ اس کتاب مین زیادہ طول نہو جائے اسلیے کہ غرض ہماری اس مقام پر اس بات کے بیان کرنے کی ہو کہ فعل
ہر ایک قوت کا قواے حساسہ سے کیونکر ہوتا ہو - ہم کہتے ہین کہ قواے حساسہ وہی قوتین ہین جنمین ہر ایک حس کرنے والے اعضا کا
تغیر شے محسوس کی طرف ہو جاتا ہو - اصناف ان قوی کے پانچ ہین (۱) قوت بصر (۲) قوت سمع (۳) قوت شم یعنے سونگھنے کی قوت
(۴) قوت ذوق یعنے چکھنے کی قوت (۵) قوت لمس یعنے چھونے اور ٹٹولنے کی قوت - قوت بصر ان پانچون مین زیادہ لطیف ہو اور طبیعت
اسکی مثل طبیعت آگ کے ہو اور آگ کی تین قسمین ہین ایک تو گرمی جو آگ مین ہوتی ہو دوسری سرخی تیسری ضو یعنے روشنی - پس طبیعت
بصر کی طبیعت نور کی ہو اور وہ روشنی جو دن کی ہوتی ہو اور جو چیز آنکھ سے دیکھی جاتی ہو وہ نور ہو اور وہ روشنی جو دن کو ہوتی ہو - بعد بصر کے
لطافت مین سماعت کی قوت ہو اسکی طبیعت مثل طبیعت ہوا کے ہو اور محسوس اسکا وہی ہوا ہو اور جو چیز ہوا کو ٹھونکنے سے عارض ہوتی ہو وہی
آواز ہو اسلیے کہ آواز کے معنی یہی ہین کہ ہوا کے ٹھونکنے سے جو چیز سنائی پڑے - بعد سماعت کے لطافت مین سونگھنے کی حس ہو اور طبیعت
اسکی مثل طبیعت بخار کے ہو اور محسوس اس قوت سے بخار ہوتا ہو اور بخار کی طبیعت پانی اور زمین اور ہوا کی طبیعت سے ملی ہوئی ہو - بعد اسکے
لطافت مین حاسہ ذوق ہو اسکی طبیعت مثل پانی کی طبیعت کے ہو اسکا محسوس کھانے کی چیزین ہین اور مزہ کھانے کی چیزون کے مزہ کی
پیدایش تر چیز سے ہوتی ہو - حاسہ لمس پانچون حواس مین زیادہ تر غلیظ ہو جیسے زمین چارون عنصر مین غلیظ ہو محسوس اسکا زمین ہو اور جو
اعراض کہ زمین کو عارض ہوتے ہین میری مراد ان اعراض سے سختی اور نرمی اور گرمی اور سردی ہو - ہر ایک ان حواس پنجگانہ مین سے
اسی طرح پر حس کرتا ہو کہ اپنے محسوس کی طرف مستحیل ہوتا ہو اور متغیر ہوتا ہو اور جو چیزین محسوس ہوتی ہین اُسکی طرف اسکی طبیعت بدل جاتی ہو
پس ذہن کو اس تغیر کا احساس ہوتا ہو لہذا شے محسوس کو ذہن دریافت کر لیتا ہو - ہم بیان کرینگے کہ کس طرح ذہن کو احساس ہوتا ہو اور
کس طرح بعد احساس کے محسوس کا ادراک ہوتا ہو اور پہلے ہم قوت بصر میں کلام کرتے ہین

باب گیارھوان حاسہ بصر کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ حس بصر سب حواس مین زیادہ تر لطیف ہے اسلیے کہ بصر کی محسوس آگ ہوتی ہے جو ذرات عالم کے اجسام مین زیادہ تر لطیف ہے
حس بصر کی لطافت پر دلیل یہ ہے کہ آنکھ بہت دور چیزون کو دیکھتی ہے اور انکا احساس کرتی ہے اور حواس چہارگانہ اتنی دور کی چیز کا احساس
نہین کرتے - ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ روح باصرہ دونون آنکھون تک آتی ہے ان دو عصبہ مجوفہ کے ذریعہ سے جو دونون بطن مقدم دماغ مین
اُگے ہین متصل بطن اوسط کے - اور ہم نے بیان کیا ہے کہ یہ دونون پٹھے اندر سے خالی اپنے مقام پیدایش مین انہین مقامات سے گذر کر
تا اینکہ آنکھون تک پہونچے دونون جدا جدا رہتے ہین اور اُترتے اُترتے جب ایک دوسرے کو کاٹ کر نکل جاتا ہے اور ایک کا مجرا دوسرے کے
مجرے سے ملکر پار ہو جاتا ہے اس طرح پر کہ داہنا پٹھا بائین طرف اور بایان پٹھا داہنی طرف چلتا ہے پھر یہ دونون جدا ہو جاتے ہین اور ہر ایک
اپنی سے اس آنکھ مین جاتا ہے جو سامنے اور محاذی مقام نشو اسی پٹھے کے ہے اور آنکھ مین جا کر رطوبت جلیدیہ سے جُڑ جاتا ہے - یہی رطوبت
جلیدیہ پہلا آلہ آلات بصر سے ہے اور یہ نہایت درجہ صفائی اور روشنی اور چمک مین ہے - اور اتنی صاف اسواسطے بنائی گئی تاکہ اُسکا استحالہ
اور بدل جانا رنگ کی اقسام کی طرف ممکن ہو - اور تاکہ روح باصرہ دونون بطن مقدم دماغ سے ان دونون عصبون مین جو بیچ سے
خالی ہین گذرے بعد ازانکہ وہ روح لطیف اور صاف ہو جائے اور صاف ہو کر اسی رطوبت جلیدیہ تک جو شفاف صاف اور چمکدار
ہے پہونچے - یہ روح باصر طبیعت اُس ہوا کی رکھتی ہے جو دن مین آفتاب کی وجہ سے روشن ہوتی ہے - اور اس روح کی شان سے یہ بات ہے
کہ جب رطوبت جلیدیہ تک پہونچے پھر وہان سے باہر نکلکر ہوائے نہاری جو روشن ہے اُس سے ملجائے اور متحد ہو جائے بسبب اُس مشاکلت
اور مشابہت کے جو ان دونون مین ہے یعنے روح باصرہ اور ہوائے نہاری مین ہر ایک ان دونون سے روح باصرہ ہو یا ہوائے نہاری
استحالہ اور تغیر کو بآسانی قبول کرتی ہے - ہوائے خارجی کا استحالہ بطرف اقسام رنگ کے بآسانی اور جلدی ہو جاتا ہے - اور روح باصرہ جو
آنکھ کے اندر ہے جسوقت باہر نکلی اور ہوائے خارجی سے ملی اور اُسکو جذب کیا جس رنگ کی طرف ہوائے خارجی بدل چکی ہے اُسی طرح یہ روح
بھی بدل جاتی ہے - روح کا بدل جانا آنکھون تک پہونچ جاتا ہے جسکے سبب سے رطوبت جلیدیہ اُس طرف بدل جاتی ہے جسپر یہی روح قبل
استحالہ کے تھی پھر چونکہ یہ روح بطن دماغ تک ہے پس قوت ذہن جو بطون دماغ مین گڑی ہوئی ہے اُس استحالہ کا احساس کرتی ہے لہذا
اشیاء خارجی کو ذہن معلوم کرتا ہے اور ذہن پر یہ چیزین جو رنگ کی قسم سے ہین ظاہر ہو جاتی ہین - رنگ کے ذریعہ سے اشکال جسمی اور انکی
مقدار کی بڑائی اور انکی حرکت پر استدلال کیا جاتا ہے - یہ بات اس طرح پر ہے کہ ہوائے نہاری جو روشن ہے روح باصرہ کے واسطے بمنزلہ اُن
پٹھون کے ہے جو دماغ سے قوت حس اور حرکت لیکر اُن اعضا تک پہونچاتے ہین جنسے یہ پٹھے ملے ہین - اسی طرح ہوائے خارجی رنگ کی طرف
مستحیل ہو کر یعنے رنگین ہو کر اس کیفیت کو روح باصرہ تک پہونچاتی ہے - پس ذہن اس تغیر اور استحالہ کا احساس کرتا ہے جسوقت کہ روح
اندرونی بیرونی روشنی سے ملتی ہے - اور روح باصرہ اور ضوء خارجی کی ملاقات کرتی ہین اور اس ملاقات کا ذہن خارجی کو احساس
کرنے مین کوئی زمانہ دراز نہین گذرتا اسواسطے کہ اس ملاقات کا اثر ذہن تک بہت جلد پہونچ جاتا ہے - اگرچہ شی مبصر یعنے دیکھی ہوئی
چیز مسافت بعیدہ پر ہو جب بھی روح باصرہ شی مبصر کو اتنے زمانہ مین دریافت کر لیتی ہے جسکے واسطے کوئی عرض نہین ہے مگر یہ دریافت کرنا
روح باصرہ کا شی مبصر کو بعد اسکے ہوتا ہے کہ روح باصرہ اور شی مبصر کے بیچ کی ہوا صاف اور چمکتی ہوئی اور روشن ہو [illegible]
روشنی کی حرکت اتنی جلد دریافت ہوئی ہے کہ فی ثانیہ ایک لاکھ [illegible] ہزار میل طے کرتی ہے اور حکماء متقدمین نے طبیعت روح باصرہ کا

روشنی کی طبیعت تجویز کی ہو پس کیا عجب ہی کہ ہمارے نور نگاہ کی تیز رفتاری بھی اسی قدر ہو مثلاً اگر بیچ مین روح باصرہ اور شی مبصر کے ہوا
تاریک اور مثل کہرے کے ہو دونون آنکھوں سے جو روح باصرہ سے نکلتی ہی اپنی جگہ پر ٹھہر جائیگی یا جہانتک روشنی ہی وہان تک جاکر جہان پر
تاریکی ہی وہان پر ٹھہر جائیگی پس شی مبصر کو نہ دریافت کریگی - اسی طرح اگر بیچ مین نور باصرہ اور جسم مبصر کے کوئی اور جسم ناصاف حائل ہوجائے
جب بھی نہ دریافت کریگی - اسی طرح ہم حاسہ لمس کو پاتے ہین کہ اگر کسی انگلی مین پانٔون کی انگلیون مین سے کسی طرح کا الم اور گزند پہونچے اس الم کا احساس
ذہن بالکل کریگا اور جس زمانہ مین انگلی کو الم پہونچانے والی چیز کی ملاقات ہوئی اور زمانہ احساس ذہن مین کچھ فاصلہ نہوگا بلکہ ادھر انگلی کو ایذا
پہونچی اور فوراً ذہن کو اسکا ادراک ہوجائیگا - ہان اگر اُسی پٹھہ کو جو اس انگلی مین آیا ہی کوئی آفت پہونچے کٹ جانے کی آفت یا تنگ ہوجانے کی
یا کھنچنے سے کھنچ کر بندھنے کی یا کوئی سدہ اس پٹھہ مین پڑے جو سدہ نفوذ روح کو اس انگلی تک منع کرے اُسوقت ایذا کا احساس کبھی ذہن نکریگا -
اسی مثال پر حکم تمام حواس مین جاری ہی - میری مراد یہ ہی کہ جسوقت محسوس کی ملاقات ہوتی ہی اور جسوقت حس ہوتی ہی دونون کا ایک زمانہ
ہوتا ہی بیچ مین ان دونون کے کوئی زمانہ نہین ہی ہان اگر کوئی مانع حس کرنے سے منع کرے اسوقت حس کرنا منقطع ہوجاتا ہی - ہم اُن اعراض کو
بیان کرینگے جو حاسۂ بصر کو اور تمام حواس کو منع کرتے ہین جسوقت ہم ذکر بیماریون کا اور اعراض کا کرینگے - اب ہمارے بیان سے یہ بات ثابت ہوگئی
کہ بصر جن چیزون کو دریافت کرتی ہی اُسکا دریافت کرنا بتوسط ہوا سے روشن کے ہوتا ہی -

باب بارھوان سماعت کے بیان مین

حاسۂ سماعت کو ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ مقدم دماغ سے ایک جوڑہ پٹھہ کا اُگتا ہی ان دونون پٹھون کا مقام رویدگی ہی ہی جو پانچوین
زوج کا مقام ہی پٹھوں کے ازواج مین سے - یہ دونون پٹھہ کان کے اُن دونون سوراخون تک آتے ہین جو دونون ہڈیان بنام حجری
موسوم ہین منجملہ سر کی ہڈیون کے - پھر جب ہر ایک پٹھا ہر ایک سوراخ مین کان کے آپہونچا وہان پر آکے پھیلتا ہی اور چوڑا ہوجاتا ہی اور
اُس سوراخ پر منڈھ جاتا ہی یہی جھلی آلۂ اولی آلات سماعت سے ہی مقام اسکا یعنے رتبہ اسکا سماعت کے واسطے مثل رتبہ رطوبت جلیدیہ کے ہی
آنکھ کے واسطے - طبیعت اس جھلی کی مثل طبیعت ہوا کے ہی انھین دونون پٹھون مین حاسہ سماعت دماغ سے کان تک جاری ہوکر پہونچتا ہی -
حاسۂ سماعت بہ نسبت حاسۂ بصر کے زیادہ غلیظ ہی اسلیے کہ آنکھ سے محسوس آگ ہوتی ہی اور کان سے محسوس ہوا ہوتی ہی اور آگ بہ نسبت ہوا کے
زیادہ تر لطیف ہی - یہ بھی ایک دلیل ہی کہ آنکھ دور کی چیزون کو دیکھتی ہی اور کان سے اتنی دور کی چیزین سُنائی نہین پڑتی ہین - حس سماعت
اُسوقت ہوتی ہی جسوقت کہ ہوا کو آواز ٹھکرائے یعنے وہ شی ہوا کو ٹھوکر دے جس سے آواز پیدا ہوسکتی ہی اور یہی ہوا سے کوفتہ اور ٹکر کھائی ہوئی
دونون کانون تک پہونچے - میری مراد دونون کانون سے وہ آلہ ہی جسکا مقام اور جسکی جگہ مقام بادھنج یعنے آلہ ہوائی کا تمامی ہوا کے واسطے
ہی - پھر اُس جگہ سے ہوا سے مذکور کانون کے سوراخ تک پہونچے جیسے ہوا کا قاعدہ یہی ہی کہ اُسکو حرکت ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہونچاتی ہی اس
پہونچنے سے میری مراد یہ ہی کہ ٹھونکنے سے جسم کے جو ہوا متصل اُسی جسم کے تھی پہلے اُسکو حرکت ہوئی پھر اس جزو نے ہوا کے اپنے متصل دوسرے جزو کو
ہوا کے حرکت دی اسی طرح ہر ایک جزو سابق نے لاحق کو ہلاتے ہلاتے کان کے متصل اجزاے ہوا کو حرکت دی اور کان کے سوراخ سے جو ہوا متصل تھی
اُسکو بھی حرکت دی اور وہ ہوا سے متحرک اُس لولب اور ٹوٹنی تک پہونچی جس پر وہ جھلی یعنے پٹھا اندر سے منڈھا ہوا ہی جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہین اب
اس جھلی کی طبیعت بطرف ہوا سے بیرونی کے مستحیل ہوئی اور بدل گئی یعنے جس ہوا کو صدمہ قرع اور ٹھوکنے کا پہونچا تھا اسلیے کہ طبیعت سمع کی مشاکل
اور مشابہ طبیعت ہوا سے مذکور ہی اور اُسی ہوا کی طرف سمع کی طبیعت کا بدل جانا آسان بھی ہی - اور اس استحالہ اور تغیر کی حس اُن دونون پٹھون مین

پہونچی جو اسی سوراخ گوش مین ہین اور ان پٹھون مین گذر کر ذہن تک اسی تغیر کی حس پہونچ گئی تب جا کر ذہن کو آواز کا احساس ہوا اور شنوائی کا

حال اسی مثال پر دریافت ہوا۔

باب تیرھوان شم کے بیان مین

شم یعنے سونگھنے کی قوت سمع یعنے سننے کی قوت سے زیادہ تر غلیظ ہے اسلیے کہ محسوس اسی قوت شم کا وہ بخار ہے جو تر اجسام سے تحلل ہو کر حس تک پہونچتا ہے۔ او سمع کا محسوس ہوا ہے۔ اور بخار ایسی چیز ہے جسکی طبیعت ہوا اور پانی سے ملی ہوئی ہے اسی سبب سے بخار زیادہ تر نسبت ہوا کے غلیظ ہے ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ پہلا آلہ حس شم کا وہی دونون زائدہ ہین جو دونون بطن مقدم دماغ سے آگے ہین جو مشابہ دونون سر پستان کے ہین اور دونون زائدہ اسی ہڈی کے اِردگِرد ہین جسکا نام مصفاۃ ہے۔ سونگھی ہوئی اشیا کی حس اس طرح سے ہوتی ہے کہ جو بخارات اجسام سے تحلل اور جدا ہو کر ہوا سے جا بجی سے ملتے ہین اور اُنکی کیفیت ہوا مین لُجا بی ہے اور وہ ہوا دونون نتھنون کی راہ سے اندر آتی ہے اور اسکو دونون بطن مقدم دماغ کے جذب کرتے ہین بذریعہ انھین دو زائدون کے جو مشابہ سر پستان کے ہین پس یہی دونون نتھنے اُسی ہوا کو انھین دونون زوائد تک پہونچاتے ہین۔ اب طبیعت ان دونون زائدون کی اسی بخار جذب شدہ کی طرف بدل جاتی ہے اور مستحیل ہو جاتی ہے پس ذہن اسی استحالہ کو ادراک کرتا ہے۔ اور یہ جذب اور کشش بخار کی دماغ تک اسوجہ سے ہوتی ہے کہ دماغ کی طبیعت مین یہ بات ہے کہ ہمیشہ اُس ہوا سے سرد کو کھینچا کرتا ہے جو بروقت تنفس اور سانس کے اوپر چڑھنے کے باہر سے اندر جاتی ہے جسوقت دماغ کو انبساط ہوتا ہے اور یہ بھی دماغ کی شان سے ہے کہ فضول دماغی کو بروقت انقباض اور سمٹنے کے باہر نکال دیا کرے بغرض حفظ حرارت غریزی کے جو اسی دماغ مین ہے۔ پس دماغ کی انبساط کے تابع ہوا کا جذب ہونا سینہ اور ناک سے اور پھیپھڑے اور حلق سے ہوا کرتا ہے اور اسی جذب کے تابع ہوا سے بیرونی کا اندر داخل ہونا ہے۔ اسی انبساط کو استنشاق کہتے ہین اور اسی استنشاق سے بو کا احساس ہوتا ہے جسوقت دونون بطن مقدم ہوا کی کشش کرتے ہین بذریعہ اُنھین دونون زائدون کے جو مشابہ سر پستان کے ہین اور یہ کشش ہوا کی سخرین یعنے دونون نتھنون کی طرف سے ہوتی ہے میری مراد اس سے وہ ہوا ہے جو بخارات اجسام سے ملی ہوئی ہوتی ہے جسکو اجسام مشموم یعنے سونگھے ہوئے اجسام کہنا چاہیے کبھی ایک قوم نے ایسا بھی گمان اور وہم غلط کیا ہے کہ سونگھنا فقط دونون نتھنون کی راہ سے ہوتا ہے اور یہ بھی اُنکا خیال ہے کہ دونون نتھنے اولی آلہ شم منجملہ آلات شم کے ہین۔ اور دلیل اس توہم کے غلط ہونے پر یہ ہے کہ پہلا آلہ آلات شم مین سے یہی دونون زائدہ ہین جو مشابہ سر پستان کے ہین اور جو دونوں بطن مقدم دماغ سے آگے ہین ثبوت اسکا یہ ہے کہ اگر ہم کوئی دھونی سلگائین اور اسکو اپنے سامنے رکھین اور ہمارے نتھنے کھلے ہون مگر ہم سانس کو اوپر چڑھنے سے روکین اُسوقت ہمکو اس دھونی سے کچھ باس اور کسی طرح کی بو محسوس نہوگی حالانکہ ہمارے دونون نتھنے کھلے تھے اور بخار سے اس دھونی کے بھر بھی گئے ہین۔ اور اگر ہم استنشاق بھی کرین یعنی اسی دھونی کے بخارات کو اوپر کھینچین اُسوقت ہم کو بو باس دھونی کی بخوبی معلوم ہوگی جیسی بو اسمین ہے۔ یہی دلیل اسکی ہے کہ جس عضو سے فعل شم کا ہوتا ہے اُسکا مقام بہت اندر ہے دونون نتھنون کے مقام سے اور یہ وہی دونون زائدہ ہین جنکو ہمنے لکھا ہے کہ دونون بطن مقدم دماغ سے آگے ہین

اسی عضو کا حال ہمنے مقام تشریح اعضا مین بخوبی بیان کر دیا ہے

باب چودھوان حاسہ ذوق کے بیان مین

چکھنے کی حس سونگھنے کی حس سے زیادہ غلیظ ہے اور نسبت وہی ہے جو بخار کی لطافت کو پانی کی کثافت سے ہے۔ اسلیے کہ چکھنے سے محسوس وہی رطوبت مائی ہوتی ہے جسکی طبیعت بیچ مین طبیعت بخار اور طبیعت زمین خواہ مٹی کی ہے بعد سونگھنے کی جو متعلق بخار سے ہوتی ہے۔ اسی واسطے

طبیعت اولی ذوق کی جو زبان ہے مخلخل اور پلپلی سا لگی ہے جسے اسفنج پھیلا ہوتا ہے - اور یہ طبیعت مشابہ اور مشاکل طبیعت اُن رطوبات کے ہے جو کھانے آتی ہیں - زبان میں موجب ہمارے بیان بالا کے (جو تشریح اعضا میں ہو چکا ہے) دماغ سے جو قسمیں زوج سوم ازواج سے پٹھوں کے ہوئی ہیں اُنہیں سے ایک چھوٹا پٹھا آکر اُسی زبان میں تقسیم پاتا ہے - اور اُسی زبان کو حاسہ ذوق کا عطا کرتا ہے - یہ عطا کرنے کا فعل اس پٹھہ سے ویسا ہی آمد ہوتا ہے جس طرح اور سب پٹھے حس کے اعضا میں پہونچتے ہیں اور اُنکو قوت حس کی دیتے ہیں - چکھنے کا فعل اس طرح ہوتا ہے کہ شے مطعوم یعنے کسی مزہ کی چیز جسوقت زبان پر پہونچے اور جرم زبان کی اُس سے ملاقات کرے اُسی وقت یہی چیز زبان میں وہ فعل کرتی ہے جو فعل ہر ایک مزہ اشیا کا ہے اور جس طرح کا اُسکا مزہ ہے وہی اثر زبان پر اسکا ہو جاویگا - اور ادھر یہ اثر زبان پر پہونچا کہ طبیعت جرم زبان کی اُسی مطعوم کی طبیعت کی طرف بدل گئی - اور جو پٹھا زبان میں آیا ہے اُسکو اسی تغیر یعنے مزہ کا احساس ہوا اور یہی پٹھا اس تغیر کو ذہن تک پہونچاتا ہے پھر ذہن کو وہی مزہ معلوم ہو جاتا ہے جیسا حال تمام حواس فاعلہ کا ہے - اور خدا بڑا عالم ہے کہ اصلی حال ہر شے کا کیا ہے -

باب پندرھواں حاسۂ لمس کے بیان میں

چھونے کا حاسہ بھی اُسی طرح سے فعل اپنا کرتا ہے جس طرح سے اور حواس کرتے ہیں یعنے طبیعت حاسہ کی الطرف شے محسوس کے بدل جاتی ہے اور یہ بھی اُسی طرح سے ہے کہ بذریعہ خاص پٹھہ کے یہ حس ذہن تک پہونچتی ہے - ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ اور حواس کے واسطے ایک عضو مخصوص پیدا ہوا ہے اور حس لمس کی تمام اعضاے بدنی میں یکساں موجود ہے سواے بالوں اور ناخونوں کے کہ محض بے حس ہیں - حس لمس کی تمام اعضاے بدنی میں اسلیے ہے کہ ہر ایک عضو میں ایک پٹھا ایسا آیا ہے جس سے اُسی عضو کو حس لمس کی ملتی ہے - یہ پٹھا یا تو خود دماغ سے آیا ہے یا نخاع سے چنانچہ تشریح کے مقام پر ہم لکھ چکے ہیں - مگر بال اور ناخون ایسے عضو ہیں کہ اُنمیں کوئی پٹھہ اعصاب حس سے نہیں آیا ہے - اسلیے کہ بالوں کی خلقت بخار دخانی سے ہے اور ناخون کی پیدایش اس طور سے ہے کہ انگلیوں کے کنارے ملائے گئے ہیں اور انگلیوں کے اُن مقامات میں جہان پر ناخون جڑے ہوے ہیں چند رباطات از قسم عصب یعنے پٹھہ کے آئے ہیں جو ناخونوں کو گرفت کیے ہوے ہیں اور اپنی جگہہ پر انکو ٹھہرائے ہوے ہیں - کچھ اس غرض سے وہ رباطات نہیں ہیں کہ ناخون کو حس عطا کریں - سواے اُس مقام کے جس جگہہ وہ رباط ہے مطلب یہ ہے کہ اُس جگہہ ناخون میں بھی حس ہے واللہ تعالی اعلم

باب سولھواں اُن چیزوں کے بیان میں جو ہر ایک حواس کو موافق ہیں یا جنسے ہر ایک حواس کو نفرت ہے

ہر ایک حس انھیں حواس پنجگانہ سے اگر اپنی اصلی اور طبیعی حالت پر ہو اپنے کسی محسوس کی طرف مائل ہوتی ہے اور اسی سے لذت پاتی ہے - اور کسی چیز سے منجملہ اپنے محسوسات کے نفرت کرتی ہے اور استکراہ رکھتی ہے - آنکھ کی بصارت کا یہ حال ہے کہ رنگ کے اقسام میں اُسی رنگ کو پسند کرتی ہے جو سپیدی اور سیاہی سے ملا ہو - اور یہ رنگ از کن یعنے دھوانرہ جو دھوان لگ لگ کر سیاہی مائل ہو گیا ہو - اور سبز رنگ اور آسمانی رنگ ہے کہ انکو آنکھ پسند کرتی ہے - اور سپید رنگ سے جو روشن اور چمکدار ہو اور صیقل کیا ہوا اور براق ہو اور سیاہ رنگ سے آنکھ نفرت کرتی ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ سپید اور روشن چیز اگرچہ نور بصر کی طبیعت سے مناسب ہے یعنے اُسکے مشابہ ہے مگر یہ رنگ آنکھ میں تاثیر قوی کرتا ہے اور روح باصرہ کی تفریق کر دیتا ہے یعنے اُسکو جدا جدا کر دیتا ہے - چنانچہ بروقت دیکھنے دھوپ کے یا جرم آفتاب کے آنکھ میں چکا چوندھ سی لگتی ہے - اور سیاہ رنگ کی یہ کیفیت ہے کہ نور بصر کو جمع کرتا ہے اور اُسکو اندر کی طرف پھیرلاتا ہے - جیسے تاریکی کی طرف دیکھنے سے یہی کیفیت عارض ہوتی ہے کہ دیکھنے میں بصارت کی کمی ہو جاتی ہے اور اندھیرے کی چیز کم نظر آتی ہے - مگر سیاہ رنگ کا ضرر آنکھ کو کم ہے بہ نسبت اُس رنگ کے جو روشن اور براق ہو - اسلیے کہ سیاہ رنگ سے جو کیفیت آنکھ کو عارض ہوتی ہے از قسم استحالہ یعنے تغیر بطرف شے محسوس کے وہ کیفیت دفعتہً عارض نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ کیفیت

تھوڑی تھوڑی عارض ہوتی ہے۔ اور جو تیز سپید اور روشن اور براق چیزوں سے آنکھ کو عارض ہوتا ہے وہ دفعۃً ہوتا ہے اور کلیہ یہ ہے کہ جو استحالہ دفعۃً ہوتا ہے وہ مولم اور ایذا دہ ہوتا ہے۔ پھر اگر آنکھ میں کسی قسم کا مرض ہو کسی رنگ سے اُسکو نفع پہونچیگا اور کسی سے ۔ پہونچیگا۔ مثلاً اگر آنکھ کو ایذا سپید رنگ سے پہونچی ہو آسمانی اور سبز رنگ سے اور ان رنگ جو دھوئیں سے آتا ہے کپڑے وغیرہ میں ایسی آنکھ کو مفید ہوگا۔ اور اگر آنکھ کو ایذا سیاہ رنگ سے پہونچی ہو سپید رنگ سے اُسوقت نفع پائیگی۔ یہی حال تمام حواس کا ہوگا۔ کاہے کہ جب ایسی طبیعت حالت سے انکو انحراف ہوتا ہے اور اعتدال طبعی سے خارج ہو جاتے ہیں اُسوقت ایسے محسوسات میں ایک چیز سے اُنکو نفع اور دوسری سے ضرر پہونچتا ہے۔ سمع یعنے سُننے کی قوت کو اُسی آواز سے لذت ملتی ہے جو نرم اور چکنی ہو اور ترتیب مناسب اور وزن صحیح پر ہو (جیسے سیتک کے سروں کا وزن جو سرگم میں ہوتا ہے جسکو تنت کار بین اور ستار کے انچل ٹھاٹھ سے معلوم کر سکتا ہے) پھر اگر سماعت کے حاسہ کو کلال اور ماندگی عارض ہوئی ہو تو اُسوقت اسکو لذت ایسی آواز سے ہوگی جو نہایت درجہ ملائمت اور بھاری اور تیلے پن پر ہو جیسے تار اور تانت کی آواز جو لکڑیوں کے باجوں میں کھونٹی وغیرہ میں لگائے جاتے ہیں جیسے ستار اور سارنگی وغیرہ خواہ عود اور قانون اور رباب کے تار اور تانت۔ بلند اور سخت آواز جیسے بادل کی گرج خواہ نہایت تیز اور باریک آواز جیسے صریر خامہ جسکو چرچرانا کہتے ہیں ایسی آواز سے سماعت کو نفرت ہے اور ایسی آواز سے کانوں کو ایذا پہونچتی ہے (بلکہ بعض سے کھٹے سُننے سے بدن میں پھُریری آجاتی ہے) سونگھنے کی حس کو لذت اسی طرح سے ہوتی ہے جو پاکیزہ ہو۔ اسلیئے کہ بوے خوش کو دلالت اسپر ہے کہ جو بخارات اُن اجسام سے اُٹھے ہیں وہ معتدل ہیں۔ اور جو رائحہ خراب و بدبو کی چیزوں میں اُنسے شامہ متنفر ہے اسلیئے کہ ایسی بدبو کو دلالت اسپر ہے کہ بخارات خراب غیر معتدل اُٹھے ہیں **مترجم** خوشبو اور بدبو کا مسئلہ طبیعیات میں بخوبی بیان کیا جاتا ہے ایک طائفہ حکما اسکا بھی قائل ہے کہ دراصل کوئی شے خوشبو اور بدبو نہیں اور اختلاف اماکن اور بلاد پر نظر کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض ملک کے آدمی جنکو بدبو کہتے ہیں دوسرے ملک کے لوگ اُنکو خوشبو سمجھتے ہیں۔ بہرحال اس مقام پر طبیب کو مسلم ماننا اسی بات کا ضروری ہے کہ معتدل بخارات بہ نسبت ہر ایک شامہ کے جو ہوں وہی خوشبو پیدا کرینگے اور چونکہ اعتدال کی بحث اوپر گذر چکی ہے لہذا بیان اُسکا زیادہ ذکر کرنا درکار نہیں ہے **متن** حاسۂ ذوق یعنے چکھنے کی حس میٹھی چیزوں کو لذیذ جانتی ہے اور ایسی ہی اشیا سے اسکو لذت ملتی ہے۔ اسلیئے کہ زبان کو جو خشونت اور کھُرکھُراپن عارض ہوتا ہے اُسکو چکنا کر دینا میٹھی چیزوں سے پیدا ہوتا ہے اور جو ایذا زبان کو عارض ہوتی ہے حلاوت سے اُسی ایذا میں تسکین پیدا ہوتی ہے اور تلخ یا کڑوی چیز سے قوت ذوق کو نفرت ہے اسلیئے کہ تلخی کی وجہ سے اجزا زبان کے فراہم اور یکجا ہو جاتے ہیں اور اُنمیں خشونت پیدا ہوتی ہے اور جرم زبان میں اسقدر گھُس جاتے ہیں کہ اتصال اجزاے زبان کو نہیں رہتا اور متفرق ہو جانے سے اجزاے زبان کو ایذا پہونچتی ہے۔ اگر زبان کو خواہ قوت ذوق کو قابض یعنے کسیلا اور عفص یعنے بکٹھے مزہ سے کچھ مضرت پہونچی ہو اسوقت دسم یعنے چکنی شے سے زبان کو لذت ملتی ہے اسلیئے کہ ایسے مزہ میں زبان کے چکنے کرنے کی قوت ہے اور جو خلل اور شگاف سطح زبان پر ہیں اُنمیں چکنی چیز بھر جاتی ہے۔ اگر زبان کو ایذا کڑوے اور کھٹے مزہ سے پہونچی ہو خواہ شور مزہ سے گزند پہونچا ہو اُسوقت میٹھی چیز سے اسکو لذت ملیگی۔ حاسۂ لمس یعنے چھونے کی قوت ایسے اجسام کے چھونے سے لذت پاتی ہے جو حرارت اور برودت اور سختی اور نرمی میں معتدل ہوں اور اُس کیفیت پر ہوں جیسے ہتیلی کی جلد ہے۔ اور جو اجسام زیادہ گرم ہوں کہ تقطیع کرتے ہوں یعنے چھونے کی جگہ کو کاٹے ڈالتے ہوں خواہ ایسے گرم ہوں کہ تحلیل کر دیتے ہوں اور اتصال اجزاے عضو لمس کنندہ کو جدا کر دیتے ہوں۔ یا ایسے زیادہ سرد ہوں جو اجزاے خاص کو جمع کر دیتے ہوں خواہ اُنکی تکثیف مسامات کرتے ہوں ایسے اشیا کے چھونے سے قوت لامسہ

نفرت کرتی ہے۔ اور یہ اثر برودت اجسام مذکورہ کا ایسا شدید ہو کہ اجزا جسم کے ایک دوسرے سے الگ ہو جائین اور اُنکا اتصال جاتا رہے۔

باب سترھوان اُن قوتون کے بیان مین جو بارادہ حرکت دیتی ہین

جو قوتین اعضا کو بارادہ اور بخواہش نفسانی حرکت دیتی ہین یہ وہی قوے ہین جو دماغ سے برانگیختہ ہوکر اُسی پٹھہ مین در آتے ہین جو دماغ سے اُگا ہی یا نخاع سے اور عضل مین آیا ہی اور اُسکو حرکت ارادی عطا کرتا ہی پس وہ عضل جو کسی عضو آلی یا مرکب مین ہی بسبب پانے اسی قوت کے حرکت ارادی کرتا ہی۔ اور اسی کی حرکت کے تابع ہڈی کی حرکت ہوتی ہی اور اُسکے تابع مفصل یعنی جوڑ کی حرکت ہوتی ہی پس یہی سب ملکر حرکت تمام عضو مرکب کی کہلاتی ہی جو بارادہ ہے حرکت عضو کی اس طرح سے ہوتی ہی کہ عضلہ سمٹ کر اپنی جڑ کی طرف جاتا ہی بسبب اسکے کہ وتر عضلہ کو جذب کرتا ہی اور کھینچتا ہی اُس طرف جدھر عضلہ کو حرکت کرنے کی حاجت ہو۔ مثال اسکی ہتیلی کی حرکت فرض کرو کہ جو عضل کفدست مین اندرونی جانب مین کلائی کے ہی جب وہ عضل حرکت کرے اور اپنے جڑ کی طرف منتشج ہو یعنی کھنچے اسی حرکت کے تابع کفدست کی ہڈیون کی حرکت ہوگی اور ان ہڈیون کی حرکت کے تابع مفصل یعنی اُس جوڑ کی حرکت ہوگی جو کفدست مین ہی اور کفدست بارادہ اُسی حیوان کے جسکی ہتیلی ہی آگے کی طرف ڈہری ہو جائیگی۔ اور جسوقت عضلہ کفدست بیرونی طرف کلائی کے حرکت کرے اُسوقت کفدست بارادہ نفسانی پیچھے کی طرف کھنچیگی۔ جنس ان قوی کی فقط ایک ہی جنس ہی اور وہی جنس حرکت ارادی کی ہے اور انواع یعنے اقسام اس قوت کے شمار مین اُتنے ہین جتنے انواع اور اقسام اُن عضل کے ہین جو تمام بدن مین گئے ہین جنکی تعداد پانچ سو اُنتیس[529] کو پہونچی ہی ہمنے بشرح و بسط بیان کر دیا ہی کہ ہر ایک عضلہ بدنی کی حرکت کیونکر ہوتی ہی جسوقت ہمنے ہر ایک عضو کے عضلات بدنی سے تشریح کی ہی۔ اسی واسطے اب ہم اپنے کلام کو حرکت ارادی اتنے ہی بیان کے اوپر قطع کرتے ہین۔ اب ہمنے بیان کر دیا حال اِن قوی کا اسقدر جسمین کفایت ہی اور جو شخص کہ طالب صناعت طب کے سیکھنے کا ہو اُسکو اسی پر قناعت ہو سکتی ہی۔ اور یہ بیان ہمارا بطبق اُنھین اقوال کے ہی جو ہمنے جالینوس کی کتابون مین پایا ہی

باب اٹھارھوان افعال کے بیان مین

جب ہمنے حال قواے طبیعیہ اور حیوانیہ اور نفسانیہ اور اُنکے اجناس اور انواع کا بیان کر دیا۔ اب ہمکو ممکن ہی کہ افعال کا بھی ہم بیان کرین اسلیے کہ افعال اُنھین قوتون کے فعل ہین جنکا حال بیان ہو چکا۔ اسلیے کہ قوی کے بعض اقسام وہ ہین جنکو قواے حیوانی کرتے ہین اور بعض کو قواے طبیعی اور بعض کو قواے نفسانی۔ اور ہمنے اچھی طرح سے ان سب افعال کا حال بیان کر دیا جسوقت ہمنے قواے مذکورہ کا ذکر کیا ہی۔ اور اسکی بھی توضیح کر دی ہی کہ ہر ایک قوت کا فعل ہر ایک قوے مذکورہ سے کیونکر ہوتا ہی۔ اور کہان تک یہ قوتیں جاری ہو سکتی ہین۔ پڑھنے والا ہماری کتاب کا اُسی مقام سے یہی معلوم کر سکتا ہی۔ کہ افعال مین بعض ایسے افعال ہین جو مفرد ہین۔ یہ وہ افعال ہین جنکو قواے سہ گانہ مین سے ایک ہی قوت کرتی ہی۔ افعال طبیعیہ مین انکی مثال جیسے جذب اور امساک یعنی کھینچنا اور ٹھہرانا اور ہضم کرنا اور دفع کرنا۔ اور افعال حیوانی مین انکے یعنی افعال مفرد کی مثال جیسے انبساط یعنی پھیلنا اور انقباض یعنی سمٹنا۔ اور افعال نفسانی مفرد کی مثال جیسے حرکت جو ارادہ سے پیدا ہوئی ہو۔ بعض افعال مرکب ہوتے ہین یہ وہ افعال ہین جنکو دو قوتین یا تین قوتین منجملہ اُن قواے کے کرتی ہین۔ افعال طبیعی کا فعل مرکب جیسے اشتہاے طعام اور غذا کا نفوذ اور ہضم اور غذا دینا اور تولید مثل اور ترتیب۔ اشتہا کا فعل دو قوتون سے تمام ہوتا ہی ایک تو قوت جاذبہ دوسری قوت حساسہ جس سے بھوک پر آگہی ہوتی ہی۔ اور غذا کا نفوذ بھی دو قوتون سے پورا ہوتا ہی ایک قوت جاذبہ دوسری قوت دافعہ

اور ہضم کا فعل بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہی یعنے قوت ہاضمہ اور قوت ماسکہ سے - اور تغذی یعنی غذا دہی کا فعل چار قوتون سے تمام ہوتا ہی جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ سے - تولید کا فعل تین قوتون سے تمام ہوتا ہی ایک قوت مغیرہ یعنے بدلنے والی قوت اور یہ وہ قوت ہی کہ منی کو رقت قوام سے بطرف غلظ اور گاڑھے ہونے کے بدلتی ہی - دوسری قوت مصورہ جو اعضا کی شکل بناتی ہی اور بجا بجا اور راہون مین سوراخ کر دیتی ہی جیسے آمد ارواح وغیرہ کی ہوا کرے - اور جو عضو محتاج کھرکھرے ہونے کا ہو اسمین خشونت پیدا کرتی ہی اور جس عضو کو حاجت املس اور چکنے صاف ہونے کی ہو اسکو چکنا کرتی ہی - تیسری قوت مرتبہ یہ وہ قوت ہی جو اعضاے بدنی کو چھوٹے سے بڑا کر دیتی ہی - تربیت کا فعل قوت نامیہ اور غاذیہ سے تمام ہوتا ہی - افعال حیوانی مین فعل مرکب کی مثال جیسے تنفس و سانس لینا جو قوت ماسکہ اور قابضہ سے تمام ہوتا ہی - فعال نفسانی مین حس کا فعل فعل مرکب ہی جو دو قوتون سے تمام ہوتا ہی ایک وہ قوت جو حس کو بطرف شی محسوس کے بدل دیتی ہی دوسری قوت حساسہ جو شئی کا حس کرتی ہی اور اسی حس کے تغیر کو بطرف شی محسوس کے دریافت کرتی ہی - اسی طرح سے تمام افعال مرکب ہوتے ہین ناظر کتاب ہذا کو قدرت اسکی ہی کہ ہمارے بیان کو سمجھ کر تمامی افعال قواے عاملہ کو بیان کر دے - اسقدر بیان مین کفایت ہی اسکو بتانا چاہیے

باب انیسوان ارواح کے بیان مین

اب امور طبیعیہ کے اقسام مین سے فقط ارواح کا ذکر کرنا ہمکو باقی ہی یعنے وہ ارواح جیسے بدن کا ثابت اور برقرار رہنا اور تمامی افعال بدن کا تمام اور پورا ہونا ہوتا ہی - مین کہتا ہون کہ ارواح کی تین قسم ہیں (۱) روح طبیعی (۲) روح حیوانی (۳) روح نفسانی - روح طبیعی کی پیدایش جگر مین ہوتی ہی اور ساکن رگون مین نفوذ کرکے تمام بدن کو جاتی ہی - اور اسی روح طبیعی سے قواے طبیعیہ قائم ہوتے ہیں اور افعال قواے طبیعیہ کی درستی اور صلاح ہوتی ہی - اور تنمیہ یعنے نمو پانا خواہ ان افعال اور قوی کا تمام ہونا اسی روح سے ہوتا ہی - روح طبیعی کی پیدایش خون جید سے ہی منجملہ اس خون کے جو جگر مین ہوتا ہی اور خون صاف اور لطیف اور پاکیزہ خالص ایسے خون سے جسمین آمیزش کسی خلط کی اور اخلاط سے نہو - اور نہ کوئی فضلہ کی آمیزش اس خون مین ہو منجملہ ان فضلات اخلاط کے جنکا ہضم پورا ہوچکا ہو - روح حیوانی کا تولد قلب مین ہوتا ہی اور قلب کی شرائین یعنے متحرک رگون مین نفوذ کرکے تمام بدن مین پہونچتی ہی - اور قواے حیوانیہ اس سے قائم ہوجاتے ہین اور انھین قوی کی حفاظت کرتی ہی اور انکے احوال کی اصلاح کرتی ہی اور انکو نمو دیتی ہی اور بڑھاتی ہی - روح حیوانی کا وجود بخار سے خون لطیف کے جو صاف اور پاکیزہ ہو اور اس ہوا سے جو اندر جسم کے بذریعہ استنشاق کے داخل ہوتی ہی ہوتا ہی - روح نفسانی وہ روح ہی جو بطون دماغ مین پیدا ہوتی ہی اور پٹھے مین نفوذ کرکے تمام بدن مین پہونچتی ہی - اور قواے نفسانی سے اسکو قوت ملتی ہی اور انھین قوی کو ثابت و برقرار رکھتی ہی اور انکو اپنے حال پر ثابت رکھتی ہی - اس روح کی پیدایش اس روح حیوانی سے ہوتی ہی جسکا مسکن قلب مین ہی - اور یہ بات اس طرح پر ہی کہ یہ روح حیوانی قلب سے دماغ کو چڑھتی ہی ان دونون رگون مین ہوکر جنکا نام رگ سباتی رکھا گیا ہی جو دماغ کو گئی ہین اور کھوپڑی کی ہڈی مین وہی دونون رگین سما گئی ہین اس مقام تک جسکا نام قاعدہ دماغ رکھا گیا ہی - اور اسی جگہ یہی دونون رگین چند طرح کے اقسام پر منقسم ہوتی ہین پھر انھین اقسام سے وہ نسیجہ جال بنجاتا ہی جسکو شبکہ کہتے ہین - اسلیے کہ دونون رگون سے بہت سی رگین اس مقام پر پیدا ہوتی ہین کچھ اوپر اور کچھ نیچے ہو جاتی ہین اور بعض رگ بعض سے ملجاتی ہی اور کوئی رگ کسی رگ پر لپٹ جاتی ہی اور ایک دوسری کے اندر پیوست ہو جاتی ہی اور یہی جال کی شکل طیار ہو جاتی ہی - پھر یہ نسیجہ اور جالا جب بن چکا اور رگ کی خانہ بندی اور اسکے پھندے درست ہو چکے تب اس سے دو رگین متحرک پیدا ہوتی ہین جو مشابہ پہلی دونون رگون کے ہین جنسے بات اس جال کی ہوائی تھی اور اس جگہ چڑھ کر دماغ مین

لیسے دماغ کے اسی مقام میں متفرع ہوتی ہین - جب روح حیوانی قلب سے چڑھ کر اسی نسیجہ اور شبکہ تک پہونچتی ہی اور اسی جال کی رگوں مین اور
پھندوں مین اور جالوں مین پھرتی ہی اور بسبب کثرت رگون کے اُنکے گھاؤ مین چوپاء روح مذکور دیر تک ٹھہرتی ہی لہذا اس روح کا نضج بخوبی
ہو جاتا ہی اور کمال نضج کو پہونچ جاتی ہی - اور بخوبی صاف ہو جاتی ہی اور نمو اسمین آجاتا ہی یعنی بڑھ جاتی ہی - اب اسی پختہ اور صاف شدہ
روح حیوانی سے روح نفسانی بنتی ہی - یہ نسیجہ یعنے شبکہ اسی غرض کے واسطے بنایا گیا ہی کہ اسمین روح حیوانی نضج پاکر روح نفسانی بنا کرے -
جیسے دونوں پستان اسواسطے بنائی گئین کہ خون کو نضج دیکر دودھ بنائین - پھر بعد اسکے روح نفسانی انھین پھندون کی راہ سے گذر کر اُن
دونون رگوں مین پہونچتی ہی جو اجتماع سے رگہاے شبکہ کے ملتئم ہوئی ہین اور ان دونون رگون سے ہوکر دونون بطن مقدم دماغ تک
پہونچتی ہی وہاں پہونچکر اور صاف ہوتی ہی اور اُسی جگہ اس روح کے جو فضول وغیرہ ہین دونون نتھنون کی طرف سے دفع ہو جاتے ہین اور
حنک یعنے تالوا اور جبڑے کی طرف بھی وہی فضول گرتے ہین - اب اس مقام سے یہ روح بطن اوسط اور بطن موخر تک دماغ کے پہونچتی ہی
اُس مجری کی طرف سے جو بیچ مین دونون وعاء کے ہی مجری مراد دونون وعائسے دونون بطن کے یہ ہی کہ بطن اوسط اور بطن موخر مین
پہونچتی ہی - اور یہ مجری ہر وقت کشادہ نہین رہتا ہی - اسلیے کہ اسی مجری کے اندر ایک جسم ہی جسکو دودہ یعنے کیڑے سے شباہت ہی
وہ گیرا اس مجری کو بند رکھتا ہی جب تک طبیعت کا قصد یہ ہو کہ اسی روح کو بطن اوسط سے بطن موخر تک دفع کرے - اُسوقت وہی جسم
جسکا دودہ نام لیا ہی سمٹ جاتا ہی اور سمٹ کر ملجاتا ہی پس مجراے مذکور کھلجاتا ہی پس جسقدر روح کے پہونچانے کا ارادہ ہوتا ہی اُسی قدر اس
مجری مین سماکر چلی جاتی ہی - اور باقیماندہ اپنی جگہ پلٹ آتی ہی - پس جسقدر روح دماغ موخر مین ہی اُس سے حرکت اور ذکر یعنے یادداشت پیدا ہوتی ہی
اور جسقدر روح مقدم دماغ مین ہی اُس سے حس اور تخیل کا فعل ہوتا ہی اور جسقدر روح وسط دماغ مین ہی اُس سے فکر کا فعل ہوتا ہی پس اسی
طرح سے تولد روح نفسانی کا روح حیوانی سے دماغ مین ہوتا ہی - جیسے دونون پستان خون کے نضج دینے اور اُسکو دودھ بنانے کی غرض سے
بنائی گئین - اور دونون انثیین منی کے نضج دینے کے واسطے بنائے گئے - اسلیے کہ منی کے واسطے اوعیہ اور ظروف بنائے گئے اور وہ اوعیہ بھی
جگہ دار اور پیچدار مقامات اور گول جگہین دونون انثیین کی ہین تا کہ منی کا ٹھہرنا انمین دیر تک رہے اور یہی اوعیہ منی کو نضج دین اور اُسکو
اپنی اُسی طبیعت کی طرف بدل دیا کرین جو انکی خاص طبیعت ہی جسکی رو سے انھین اوعیہ کو مشاکلت اور مشابہت جوہر منی سے ہی - اسی طرح
دودھ کے واسطے بھی چند رگین وہ بنائی گئین جو رگ اجوف سے چڑھ کر دونون پستان تک پہونچی ہین تا کہ جو خون دودھ بننے والا ہی دیر تک
انھین رگون مین ٹھہرے اور تا زمانہ صعود اور مدت چڑھنے کے انھین رگون مین رہے اور یہی رگین اُسمین نضج پیدا کرین اور اُسکو اپنی اُسی
طبیعت کی طرف بدلین جس سے انکو دودھ کی طبیعت سے مشاکلت اور مشابہت ہی اسی طرح سے یہ نسیجہ اور شبکہ دماغ مین روح نفسانی کو روح
حیوانی سے پیدا کرنے کے واسطے بنایا گیا اسلیے کہ روح حیوانی اُسی شبکہ مین ٹھہرتی ہی اور اُسی جگہ اُسکی تلطیف ہوتی ہی اور اُسکو نضج اُسی جگہ
دیا جاتا ہی - بعض حکما نے ایسا کہا ہی کہ یہی روح جو دماغ مین ہی اسی کا نام نفس ہی اور نفس بھی ایک جسم ہی - اور ایک قوم نے کہا ہی کہ یہ روح
ایک آلہ ہی جسکو نفس اپنے کام مین لاتا ہی جملہ حواس کے کام جب نفس کرتا ہی بذریعہ اسی آلہ کے کرتا ہی اور خود نفس جسم نہین ہی - اور یہ راے اقناع سے
اقرب ہی یعنے دلیل اقناعی جس سے گونہ اطمینان خاطر ہو جائے پس اسی راے پر چل سکتی ہی - وہ دلیل اقناعی یہ ہی کہ اگر کسی زندہ حیوان کی تشریح کا ارادہ
کریکے اُسکی کھوپڑی کی ہڈی اسقدر کھولین کہ بھیجا نظر آنے لگے جو جھلی بھیجے پر لپٹی ہی وہ دکھائی پڑنے لگے - پھر اسی جھلی کو چاک کرین خواہ پھاڑین مگر
بلے اُسکے مچٹے اور سنبور وغیرہ سے اس طرح گرفت کرلین کہ معلق رہے اور پھر اُسی جھلی کو پارہ پارہ کرین وہ پھینکدین ایسی دستکاری کرنے سے

اُس حیوان کی حس باطل ہوگی اور نہ اسکی حرکت باطل ہوگی - اسی طرح اگر خود دماغ یعنے بھیجے کو چاک کریں مگر درازطول اور پھر اسمین سے ٹکڑے اگر
چاک کر دین تب بھی اُس حیوان کی حس اور حرکت باطل ہوگی - ہاں کسیقدر فساد اور خرابی جو اسکی حس اور حرکت مین آجائیگی جب ان بھیجے کے
ٹکڑون کو خواہ جھلی کے ٹکڑون کو جمع کرین اور اُن ٹکڑون کو اپنی اپنی جگہ مثل سابق کے رکھیں حس اور حرکت اسی حیوان کی اپنے حال پر مستور سابق
عود کریگی - اگر نفس جسم ہوتا اور روح نفسانی بھی نفس ہوتی اور دماغ اسی طرح چاک کیا جاتا اور روح نفسانی اسی طرح نکالی جاتی تو اسے حس اور حرکت
اُس حیوان کی دونون معدوم ہو جاتین اور مٹ جاتین - اور بعد رکھ دینے اُن ٹکڑون کے پھر حس اور حرکت عود نہ کرتین - اسی دلیل قیاسی سے
یہ بات کھل گئی کہ نفس جسم نہیں ہے - بلکہ نفس ایک چیز اور ہے جو بطون دماغ میں حلول کر رہی ہے کوئی شے کیون نہو یعنی عرض ہے خواہ جوہر غیر جسمانی
اور یہ بھی اسی دلیل سے معلوم ہوا کہ روح آلہ ہے واسطے نفس کے اسی آلہ سے حس اور حرکت ارادی ہوتی ہے - پھر چونکہ ماہیت نفس پر کلام کرنا ہماری
کتاب کی غرض سے خارج ہے یعنے طبیب کو اس سے کچھ تعلق نہیں ہے - اور جو کچھ ہمنے روح کا حال بیان کیا اسی مین کفایت ہے لہذا ہمکو ایسا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کو ہم قطع کرین اور اس باب کو ختم کرین یہی باب آخری کلام ہے جو امور طبیعیہ مین ہمکو کرنا تھا واللہ اعلم

باب بیسوان اُن امور کے بیان مین جنکو امور طبیعیہ اُسوقت پیدا کرتے ہین جب اپنی حالت سے جدا ہو جائین

اس بات کا جاننا مناسب ہے کہ امور طبیعیہ اگر تمامتہ اپنی حالت پر رہین قوام بدن کا اسی مین ہے اور انھین امور طبیعیہ کے اعتدال سے
صحت بدن کی رہتی ہے اور انھین امور کے اعتدال کا زوال یا تو بدن کو مریض کر دیتا ہے یا بدن کی وہ حالت ہو جاتی ہے کہ نہ صحیح رہتا ہے اور نہ مریض
اگر یہ بات ایسی ہی در اصل ہے پس احوال بدن کے اب تین ٹھہرینگے یا صحیح یا مریض یا نہ صحیح اور نہ مریض - بدن صحیح وہ بدن ہے جو ایسے اعضائے
متشابہ الاجزا کا مزاج معتدل رکھتا ہو یعنے جو اعضا بسیط ہین کہ اسکے جز اور کل کا نام ایک ہے اُن اعضا کا مزاج معتدل رکھتا ہو - اور اعضائے
آلیہ یعنے مرکب اعضا کی ترکیب مستوی رکھتا ہو - ترکیب مستوی سے میری مراد یہ ہے کہ اعضائے مذکورہ کی ہیئت اور شکل اور مقدار اور وضع یعنے
نہاد اور انکے عدد برابر اور ہموار ہون اور ایسی حالت پر ہون جو افضل اور نہایت عمدہ ایسے بدن کے واسطے ہو - اور مریض بدن وہ ہے جو
ایسے بسیط اعضا کے مزاج کی رو سے اعتدال سے خارج ہو اور مرکب اعضا کی ترکیب مین مستوی نہو - اور جو بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض اُسکا اطلاق
تین طرح سے کیا جاتا ہے - ایک تو یہ کہ صحت اور مرض مین درمیانی ہو ایسا کہ اُسکی نسبت نہ بطرف صحت کے کر سکین اور نہ بطرف مرض کے جیسے بڈھے کا
بدن خواہ ناقہ یعنے اُسکا بدن جو بیماری سے اُٹھ کر ابھی پنپنے نہ پایا ہو اور ناتوانی اُسکی باقی ہو - دوسرے وہ بدن جسمین صحت اور مرض دونون مختلف
اعضا مین مجتمع ہون - مثلاً آنکھ کی بیماری ہو اور سب اعضا صحیح ہون - خواہ ہاتھ یا پاؤن مین کوئی مرض ہو اور جملہ اعضا صحیح ہون - اور کبھی
صحت اور مرض ایک ہی عضو مین جمع ہو جاتے ہین مثلاً مزاج مین تو کسی عضو کے اعتدال ہو مگر ترکیب اُسکی فاسد ہو - خواہ ترکیب تو مستوی ہو مگر
مزاج فاسد اور غیر معتدل ہو - تیسری قسم یہ ہے کہ بدن بعض اوقات مین صحیح اور بعض اوقات مریض رہتا ہو - مثلاً جسکا مزاج گرم ہو
گرمیون کی فصل مین مریض رہیگا اور جاڑون مین صحیح ہوگا - یا اسکے خلاف ہو - میری مراد یہ ہے کہ مزاج کسی بدن کا سرد ہو ایسا بدن گرمیون مین
صحیح اور جاڑون مین مریض رہیگا - اسی طرح جسکا بدن مرطوب ہو ایسا آدمی لڑکپن مین بیمار اور جوانی مین صحیح رہیگا - یا اسکے خلاف اگر کسی
بدن کا مزاج خشک ہو ایسا بدن لڑکپن مین صحیح اور جوانی مین مریض رہیگا - اطبانے بیماری اور مرض کی تعریف اور تحقیق ماہیت مین اختلاف
کیا ہے - جالینوس افراط اور تفریط اور دونون کی تجویز پر چلتا ہے اُنکا قول یہ ہے کہ بیماری کی یہی تعریف ہے کہ اعتدال سے خارج ہو جانا امور طبیعیہ کے

ضرر فعل محسوس افعال بدنی کا ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بدن جسوقت اعتدال طبیعی سے خارج ہو گیا اور تھوڑا انحراف یا خروج اعتدال سے کسی قدر ہوا
اور اُسکے افعال پورے باقی رہے اور کسی حس سے اُس بدن کے افعال میں کوئی نقصان ظاہر نہوا اور نہ کوئی ضرر محسوس ہوا ایسے بدن کو صحیح
کہینگے۔ اور اسی وجہ سے حد اور تعریف صحت کی یون کیجاتی ہے کہ صحت وہ حالت بدن کی ہے جس سے افعال اُس بدن کے بطریق مجری طبیعی کے پورے
اور تمام ہون۔ اور مرض کی حد اور تعریف بنابر تجویز بقراط اور جالینوس اور انکے تابعین کے یہ ہے کہ مرض بدن کا وہ حال ہے جس سے افعال بدنی کو
ضرر بدون توسط کسی درمیانی چیز کے جو خارج بدن سے ہو پہونچے۔ اور حد یعنی تعریف اُس بدن کی جو نہ صحیح ہو اور نہ مریض یہ ہے کہ حالت ثالثہ
بدن کا وہ حال ہے کہ جب کوئی بدن ایسے حال پر ہو نہ اُسکو صحیح کہ سکین اور نہ مریض۔ انکے سوا اور اطبا نے یہ کہا ہے اور ایسا گمان کیا ہے کہ بدن
جسوقت اپنی طبعی حالت سے زائل ہو جائے پھر اُسکے افعال کو ضرر پہونچے خواہ نہ پہونچے وہ بدن مریض ہے۔ اور یہ خطائی تجویز ہے اسلیے کہ اس
تجویز سے عموماً ابدان کا مریض ہونا لازم آتا ہے یعنی بہت کم کوئی بدن صحیح پایا جائیگا۔ اسلیے کہ ایسا بدن جو نہایت درجہ اعتدال پر ہو کمتر دائم در
اُسکا وجود ہے۔ مرض ایک چیز جداگانہ ہے اور ضرر فعل محسوس کا جداگانہ چیز ہے اسکو جاننا چاہیے۔ ہمنے حال بدن صحیح کا سر وقت ذکر مزاج کے
بخوبی بیان کر دیا ہے۔ رہا بدن مریض اُسکو ہم جب بیان کرینگے جب بیان اُن امور کا کرینگے جو خارج طبیعت سے ہین۔ اور جو بدن نہ صحیح ہے اور
نہ مریض اُسکا حال وہ شخص خود ہی معلوم کر سکتا ہے جو مریض اور صحیح کے دونوں حالون کو پہچان لے اور بخوبی شناخت کرلے اور خدا سے
توفیق ملی ہے۔ چوتھا مقالہ جزو اول کتاب کامل الصناعہ طبی مشہور بنام ملکی کہ تمام ہوا جو تالیف ہے علی بن عباس کی ہے اسکے بعد پانچوان مقالہ ہے

پانچوان مقالہ جزو اول سے

اس مقالہ مین مجملی بیان اُن امور کا ہے جو امور طبعی نہین ہین۔ اس مقالہ مین اڑتیس باب ہین
(۱) مجملی کلام اُن امور مین جو طبعی نہین ہے (۲) ہواؤن کی طبیعت اور اُسکے منافع کا بیان (۳) فصلین جو تمام سال مین ہوتی ہین اُنکے
طبائع کا بیان اور ہر ایک فصل کی طبیعت اور ہر ایک کی مدت اور اُسکا زمانہ (۴) فصول چہارگانہ جو افعال اُسوقت کرتے ہین جب کہ اپنی طبیعت سے
خارج ہون (۵) فصول چہارگانہ جو افعال اُسوقت کرتے ہین جب کہ ہوا اُنمین خارج از طبیعت ہو جائے (۶) کس شخص کو کونسی بیماری کس فصل مین
عارض ہوتی ہے اور کون آدمی کس فصل مین صحیح رہتا ہے۔ اور کس شخص کو زیادہ بیماری ہوتی ہے (۷) تغیرات ہوا کے جو ستارون کی حرکات سے
عارض ہوتے ہین (۸) ہوا کا تغیر جو بسبب ریاح کے ہوتا ہے (۹) ہوا کا تغیر جو بسبب شہرون اور بلاد کے ہوتا ہے (۱۰) ہوا کا تغیر جو بسبب
بخارات کے ہوتا ہے (۱۱) ہوائے وبائی کا بیان (۱۲) ریاضت کے اقسام اور صفات (۱۳) استحمام یعنے نہانے اور حمام کرنے کے افعال
اور آثار (۱۴) غذاؤن پر مختصر کلام (۱۵) انواع یعنے اقسام غذاؤن کے اور پہلے بیان حبوب یعنی دانہ کے اشیا جو غذا مین ہین جیسے
دانہ گندم اور نخود وغیرہ) (۱۶) نبات یعنے گیاہ کے اقسام (۱۷) بقول یعنی ساگ کے اقسام اور اُنکے صفات کا بیان (۱۸) اثمار بقول یعنے
ساگ کے پھل جنکو ترکاری کہتے ہین (۱۹) صحرائی اور پہاڑی درختون کا بیان (۲۰) باغ کے درختون کے پھل اور پہلے انجیر کا بیان (۲۱) جو غذا کے
اقسام حیوانات سے کھائے جاتے ہین اور پہلے بیان چلنے والے حیوان کا (۲۲) مواشی یعنی چلنے والے جانورون کے اطراف جیسے پاچہ وغیرہ اور اُنکے
اجناس کا بیان (۲۳) پرندون کے گوشت کا حال (۲۴) پکانے سے گوشت کو جو اوصاف اور حالات عارض ہوتے ہین (۲۵) پانی مین
تیرنے والے جانورون کے حالات اور پہلے مچھلی کا بیان (۲۶) حیوان کے فضول یعنے فضلہ اور پہلے دودھ کا بیان (۲۷) شہد اور شکر اور اُسکے
اصناف کا بیان (۲۸) حلوا یعنے مٹھائی اور جو کچھ شہد اور شکر سے بنایا جاتا ہے (۲۹) پینے کی چیزون کا بیان اور پہلے بیان پانی کا (۳۰)
شراب اور تمام اقسام نبیذ کا بیان (۳۱) جو شربت کہ دوا کے طور سے مستعمل ہین اور رب کا بیان (۳۲) بیداری یعنی جاگنے کے

باب پہلا مجملی کلام اُن امور پر جو طبیعی نہیں ہیں

جب کہ ہمنے امور طبیعیہ کا اسقدر بیان کر دیا جسمین کفایت اور قناعت کرنا اُسکو ہو سکتا ہے جو صناعت طب کو پورا اور تمام و کمال جاننا چاہے - اب ہم اس جگہ یعنے اس پانچوین مقالہ مین اُن امور کا ذکر کرینگے جو طبیعی امور نہیں ہین - اور اُن اسباب کو بیان کرینگے جنکا محتاج ہر ایک آدمی بنظر ضرورت بقاء حیات اور زندگی کے ہے - ان امور کی چھ جنسین ہین - پہلی جنس اُنمین سے وہ ہوا ہے جو آدمیون کے بدن کے اِردگِرد بھری ہے - دوسری جنس حرکت اور سکون کی ہے - تیسری جنس کھانے پینے کی چیزین - چوتھی جنس خواب اور بیداری - پانچوین جنس استفراغات طبیعی اور احتقان اُنکا یعنے اشیا کا براہ طبیعت بدن سے خارج ہونا خواہ محتقن ہونا یعنی اندر ہی بند رہنا چھٹی جنس عوارض نفسانی کی - استفراغات طبیعیہ مین استحمام یعنے نہانا اور جماع کرنا اور پیشاب کرنا پیخانہ پھرنا داخل ہے اور رینٹھ اور تھوک وغیرہ کا نکلنا جو اسی قسم کے اخراج فضول ہین کہ یہی سب طبیعی اور خلقی استفراغات ہین - اعراض نفسانی مین فرحت اور غضب اور رنج اور غم اور ترسناکی داخل ہے - اسلیے کہ یہ امور جس طرح سے کہ طبیعی اور خلقی نہین ہین اور جب تک آدمی آدمی ہے یہ امور ضرور پائے جاتے ہین - اسی طرح آدمی کی طبیعت سے خارج بھی نہین ہین اور نہ آدمی سے بالکل غرابت اور دوری انکو ہے - پس یہی امور اگر بطبق مناسب ہون اور انکا استعمال جیسا چاہیے ویسا انکیا جائے اور جیسی حاجت انکی ہر ایک بدن مین ہے ویسا ہو یعنے انکی مقدار اور کیفیت اور وقت اور ترتیب اُسی طرح کی ہو جیسی لائق اسی بدن کے ہے پس یہ امور ایسے ہین کہ خلقی اور طبیعی امور کی حفاظت اپنی اصلی حالت پر کرتے ہین اور ہمجنس اور مشابہ امور طبیعیہ کے ہونگے - اور صحت بدنی ہمیشہ رہیگی جب تک کہ فساد طبیعی کا وقت جو لازم ہر ایک بدن کو ہے نہ آئے - اور اگر انہین چھ امور کا استعمال خلاف مناسب پر ہو بدن کو حالت اصلی اور طبیعی سے خارج کر دینگے اور کسی مرض کو پیدا کرینگے اور اگر وہ بدن مریض ہو انکا خراب طور کا استعمال اُنکے مرض کی حفاظت کرینگے خواہ اُس بیماری کو بڑھا دینگے - ان چھ امور کا استعمال کرنا ایسے مناسب اور نامناسب طریقہ سے یون ہوتا ہے - مناسب طریقہ تو یہ ہے کہ جسقدر احتیاج کسی بدن کو ہو اُسی قدر انکا استعمال کیا جائے پس اگر بدن معتدل ہو واجب ہے کہ اُسکے لیے تدبیر معتدل اختیار کیجائے جیسے فصل ربیع کی ہوا خواہ حرکت اور ریاضت معتدل کرے یعنے کیفیت اور مقدار حرکت اور ریاضت مین اعتدال ہو - اور میٹھی چیز جسکی حرارت معتدل ہو اختیار کرے - کھانے کی وہی چیزین کھائے جو مقدار اور کیفیت مین معتدل ہون - نیند کی بھی اُسی قدر عادت ڈالے جو زیادہ نہو کہ منسوب بطرف سُبات کے ہو جائے جسکو زیادہ سونے کی بیماری کہتے ہین - اور نہ اتنا کم سوئے کہ سہر کی طرف منسوب کیا جائے جسکو بیداری مفرط کا مرض کہتے ہین - جماع اُسی وقت کرے کہ جسکے بعد اپنے بدن مین ایک سبکی اور استراحت پاتا ہو - اور ایسے وقت نہ کرے جب کہ غذا سے خوب پُر ہو اور نہ ایسے وقت جماع کرے کہ بالکل غذا سے خالی ہو - نہ ایسے وقت کرے کہ زیادہ گرم ہوا اور نہ زیادہ سرد وقت مین جماع کرے پیشاب پیخانہ کو ضبط نہ کرے جس وقت انکی حاجت اسکو ہو اور اُنکو ٹالا نہ کرے - اگر صاحبان معتدل بدن کے ایسے امور اسی قاعدہ بالا پر اسی ترتیب پر کیا کرین اُنکے بدن اپنی طبیعی حالت پر باقی رہینگے - اور اگر مقدار زائد یا کم مقدار پر انکا استعمال کرینگے مقدار مین کمی ہو

خواہ کیفیت مین میری مراد کمی اور بیشی اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے ہو انکے بدن اعتدال سے ہٹ کر بطرف حد خارج اعتدال کے آئینگے اور یہ خروج اور زوال ان بدنون کا اعتدال سے خارج اسیقدر ہوگا جسقدر کہ ان امور کو انھون نے کم و بیش حد اعتدال سے استعمال کیا ہو۔ جو بدن اپنے اعتدال سے گذر گئے اور انکا اعتدال جاتا رہا ہو جسوقت ان اسباب ششگانہ کو اعتدال سے خارج استعمال کرین اور سبب خروج اعتدال کے دونون مین برابر ہون یعنے جسقدر خروج اعتدال سے بدن کو ہو اسی قدر ان اسباب کا خروج اعتدال سے مستعمل ہو۔ ایسے استعمال سے ان بدنون کا اعتدال پھر عود کریگا اور پلٹ آئیگا۔ اور اسوقت ان اشیا کا شمار اشیاء طبیعیہ مین ہوگا۔ مراد یہ ہو کہ جس طرح بدن معتدل کے واسطے اشیا اور امور طبیعیہ سے کاربراری حفظ صحت اور اعتدال کی ہوتی ہو اسی طرح غیر معتدل بدن کے واسطے یہ اسباب عادۂ اعتدال بدان کرتے ہین۔ اور اگر غیر معتدل بدن مین ان اسباب کا استعمال خلاف اس نسبت کے کیا جائے۔ مثلاً جسقدر کمی کرنے کسی سمت کے اس غیر معتدل بدن مین اعتدال کو واپس لائے اتنی نہ کیجائے بلکہ اس سے زیادہ کمی خواہ بیشی کرین کمیت مین ہو خواہ کیفیت مین یا ترتیب مین ایسے استعمال سے خروج اس بدن کا اعتدال سے اور زیادہ ہوتا جائیگا۔ اور اسی بدن کے خروج کو اعتدال سے محافظت ہوگی یعنے اسی طرح وہ بدن اعتدال سے خارج باقی رہیگا۔ اور ایسے وقت یہ چیزین شمار مین ویسے امور کے ہونگی جو امور خارج اعتدال سے ہین۔ مثال اسکی ہم ریاضت سے دیتے ہین۔ کہ اگر ریاضت کو وہ لوگ استعمال کرین جنکے بدن معتدل ہین اور بقدر معتدل اسکا استعمال رہے اس طرح سے کہ قبل استحمام اور نہانے کے اور قبل غذا کے ایسی ریاضت حرارت غریزی کو قوی کردیگی اور فضول کہ بدن سے تحلیل کردیگی اور اعضا کو قوت دیگی اور ستمر ایسے کھانے کے بخوبی ہضم ہونے کو مفید ہوگی اور شمار اور حساب ایسی ریاضت کا انھین اشیا مین ہوگا جو طبیعی ہین اور جنسے بدن کی صحت حاصل ہوتی ہو اور اگر ریاضت کے استعمال مین زیادتی کیجائے اور کیفیت اور ماندگی انسان مذکور کو ریاضت سے عارض ہو اگرچہ بدن اسکا معتدل ہو یہی ریاضت بدن مین گرمی پیدا کریگی اور تپ لائیگی۔ پھر اگر اس سے بھی زیادہ حد افراط پر ریاضت وہی شخص کرے حرارت غریزی کی تحلیل کردیگی اور قوت بدنی کو ضعیف کرکے ساقط کردیگی اور ان دونون حالت مین یہی ریاضت شمار مین ان امور خارج طبیعت سے ہوگی جو بیماری اور امراض پیدا کرتے ہین۔ ایضاً اگر یہی لوگ جنکے بدن کو معتدل فرض کیا ہو ریاضت مین کمی کرین اور آرام اور آسایش کے خوگرفتہ ہو جائین انکے بدن مین فضول کی زیادتی ہوگی اور وہی بیماریان پیدا ہونگی جس خلط کا غلبہ اور زیادتی کمی ریاضت سے ہوتی ہو۔ جو بدن اعتدال سے خارج ہین مثلاً حرارت انمین زیادہ ہو ایسے لوگ اگر ریاضت کو بقدر قلیل بھی استعمال کرین انکی حرارت بدن بڑھ جائیگی اور انکو ضرر پہونچائیگی اور انکے قوے کو ضعیف کردیگی اور حمیات یعنے تپین انکے بدن مین پیدا کریگی۔ اور ایسے بدن مین ریاضت کا شمار ان چیزون مین ہوگا جو امور خارج اعتدال سے ہین۔ خصوصاً اگر حرارت مزاج کے ساتھ انکے مزاج مین یبوست بھی ہو۔ اور اگر یہی لوگ ریاضت مین کمی کرین اور تن آسانی اور آرام کا استعمال کرین حرارت غریزی ایسے بدن کی معتدل ہو جائیگی اور انکے بدن کی صحت بڑھیگی اور قوت انھین زیادہ آجائیگی۔ اگر ریاضت کو سرد مزاج کے لوگ استعمال کرین اور اسکے استعمال مین زیادتی کرین اور بڑھاتے جائین انکی حرارت غریزی بڑھ جائیگی اور اعتدال حرارت کا پیدا ہوگا اور قوت انکے اعضا کی زیادہ ہوگی اور یہی ریاضت شمار مین ان چیزون کے ہوگی جو اشیاے طبیعیہ ہین جنسے کہ صحت بدن کی پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر مزاج ان لوگون کا باوجود سرد ہونے کے تر بھی ہو یہی حال تمام ان امور کا ہو جنکو ہمنے غیر طبیعی لکھا ہو یعنے یہی چھ چیزین جنکا بیان اس باب مین ہو رہا ہو جو ہم بخوبی بیان کرچکے کہ ان اسباب ستہ ضروریہ کا استعمال کیونکر

... جو اسوقت ہمارے علمی ... کا لکھینگے یعنے حصہ دوم مین اسکو پورے طور پر بیان کرینگے اور صناعت طب کی حفظ صحت کے قواعد سے نسبت ہر ایک بیان کیجب مذکور ہونگے وہی مقام ستہ ضروریہ کی تفصیل کا ہے - یہان پر توجہ فقط ہر ایک ستہ ضروریہ کی طبیعت کو بیان کرتے ہین ... جو کچھ ... اثر ان ... اسباب کا بدن مین ہے اسکو لکھ رہے ہین - اب پہلے ہم بیان ہوا کا کرتے ہین اور اسکے اصناف یعنے اقسام کا بیان ... اسلیے کہ ہوا کا فعل بدن مین کیا ہے - اسلیے کہ ہوا کا استعمال بقاء حیات کے واسطے بدن کو ضرور ہے - پھر اسکے بعد اصناف یا قسمت کے بیان کرینگے ... ماکولات کے طریقے اور جو کچھ ریاضت ... تمام بدن مین اثر کرتے ہین - پھر اسکے بعد نیند کی کیفیت کو ہم لکھینگے اور ... یعنے ... چیزون کی ... اسکے بعد خواب اور بیداری کے حالات اسکے بعد جماع کا حال اور حمام ... یعنے اُن چیزون کا حال جو بدن سے ... پسینہ وغیرہ کے برا ... طبیعت خارج ہوتے ہین - پھر اسکے بعد ہم اعراض نفسانی کا حال اور جو کچھ یہ اعراض بدن مین اثر کرتے ہین انکو انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے

باب دوسرا ہواؤن کا بیان اور انکی تقسیم

مین کہتا ہون چونکہ حالات بدن کے تابع مزاج طبیعی بدن کے ہین اور ہوا جو بدن کو گھیرے ہے ایک سبب قوی ہے منجملہ ان اسباب کے جو مزاج بدن مین تغیر پیدا کرتے ہین - اسلیے کہ حیوان کو ... ہوا کے بسطر ضرورت سانس لینے کے ہے جسکو تنفس کہتے ہین - لہذا واجب ہے کہ حالات بدن کے تابع مزاج ہوا کے ہین - ... یہ ہے کہ اگر ہوا صافی اور درخشندہ ہو اخلاط اور ارواح بھی صاف اور درخشندہ ہونگے - اور اگر ہوا مین کدورت ہوگی اور ... کی سی تیرگی ہوگی اخلاط اور ارواح بھی کدورت ناک اور گندہ ہونگے - جب ایسی بات ہے پھر طبیب مضطر اس بات مین ہے کہ حالات ہوا کو ہر وقت پہچانتا رہے اور ہر مقام کی ہوا کو جانتا رہے - اور اُن اسباب کو جانے جنسے ہوا مین تغیر آجاتا ہے - اسلیے کہ یہ امر ایسا ہے کہ جسکی احتیاج شناخت کرنے کی پہلے ہے اُن امراض اور علل کے واسطے جو ہر وقت تمام سال کے اوقات مین عارض ہوتے ہین - اور جو امراض وغیرہ ہر ایک شہر اور بلد مین منجملہ امراض عامہ یا امراض خاصہ کے پیدا ہوتے ہین میری مراد امراض عامہ سے وہ بیماریاں ہین جو ہر ایک سمت اور ہر ایک شہر مین پیدا ہوتی ہون اور امراض خاصہ وہ ہین جو ایک قوم مین کسی شہر کے پائے جائین اور دوسری قوم مین نہ پائے جائین بموجب حالات انکے بدن کے از روے مزاج بدنی کے - اور بموجب حال کیموسات یعنے اخلاط غذا کے جو اُن بدنون مین ہون - اسلیے کہ ایک ہوا بعض اوقات کچھ لوگون کو مفید اور نافع ہوتی ہے اور وہی ہوا بعض لوگون کو ضرر کرتی ہے - اور جب طبیب کو پہلے سے معلوم ہوجائے کہ ہر ایک فصل مین کون کونسے علل اور بیماریاں تمام سال ... اور ہر شہر مین کون کون سے امراض ہوتے ہین - اور کونسے آدمی بیماریون سے ہر ایک فصل اور ہر ایک بلد مین بسلامت رہتے ہین اور کون لوگ ایسے ہین جو امراض معلومہ مین گرفتار ہوتے ہین - پس اِن امور کے جاننے سے طبیب تقدم بالحفظ کریگا اور پہلے سے ان امراض کے پہچاننے کی تدبیر کریگا اور جو اسباب کہ ان بیماریون کے حادث ہونے پر معین ہوتے ہین انکو قطع کردیگا اور قطع انکا ایسی چیزون سے کریگا جو انکے ضد مخالف ہون - اور جب طبیب کسی شہر مین وارد ہو جسمین اہل شہر کو بسبب ہوا کے بلد کے امراض لاحق ہوتے ہون اگر پہلے سے وہان کی ہوا کے حالات اسکو معلوم ہون متحیر انکے علاج مین نہوگا - اور جو وہ علاج اُن بیمارون کا کریگا اسمین صواب سے متصف ہوگا - جب ہوا کی شناخت کی منفعت صناعت طب ایسی ٹھہری پس باضطرار طبیب پر اختلاف حالات ہوا کا پہچاننا واجب ہوا اور یہ بھی ضرور ہوا کہ بدن مین انکا فعل کیا ہوتا ہے - اسی واسطے اب ہم ہوا کے حالات کا بیان شروع کرتے ہین اور جو اسباب تغیر ہونے کے ...

انکو کہتے ہیں - مین کہتا ہون کہ ہوا کی ایک قسم تو معتدل ہی اپنی کیفیت مین یعنے وہ ہوا نہ گرم ہی نہ سرد اور نہ تر ہی اور نہ خشک جیسے وہ ہوا کہ وقت ربیع مین ہوتی ہی - کوئی ہوا خارج اعتدال سے ہی - ہوائے معتدل وہ ہوا ہے پاکیزہ اور صاف اور لطیف ہی جسمین آمیزش بخارات کی نہو اور بو اسکی خوشگوار اور پاکیزہ ہو نہ ایسی گرم ہو کہ پسینا نکالے - اور اتنی سرد ہو جس سے پھریری آجائے اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہون بلکہ جب آفتاب ڈوب جائے ہوا مین ٹھنڈک جلدی آجایا کرے اور جب آفتاب برآمد ہو گرمی اسمین آجائے - جو ہوا ان اوصاف پر ہو وہی مزاج کو معتدل کر دیتی ہی اور بدن کو قوی کرتی ہی اخلاط کو صاف کرتی ہی ارواح کو صفائی سے متصف کر دیتی ہی ہضم کی درستی پر معین ہوتی ہی - جو ہوا اعتدال سے خارج ہی یا خروج اسکا اعتدال سے کیفیت مین ہوتا ہی مثلاً حرارت خواہ برودت یا رطوبت اور یبوست مین زیادہ ہوتی ہی - یا جوہر اصلی ہوا کا اعتدال سے خارج ہو جیسے ہوائے وبائی - ہوا کا خروج اعتدال سے کیفیت مین پانچ اسباب سے ہوتا ہی (۱) سال کے اوقات (۲) کواکب اور ستارون کا طلوع اور غروب اور ان ستارون کا دور اور نزدیک ہونا آفتاب سے (۳) ریاح (۴) بلدان اور شہرون کا اختلاف (۵) بخارات ہم پہلے یہ بیان کرتے ہین کہ فصلون کی وجہ سے سال بھر مین تغیر ہوا کا کیونکر ہوتا ہی اور یہ فصلی متغیر ہوا ہر ایک بدن مین کیا کچھ کرتی ہی - اسکے بعد پھر ہم ان اسباب کا بیان کرین جو ہوا مین تغیر دیتے ہین واللہ اعلم

باب تیسرا تغیر ہوا کا بیان جو بسبب فصول سال کے ہوتا ہی

یہ بات جاننے کے لائق ہی کہ سال کی فصلین قوی ترین اسباب سے ہوا کے بدل دینے مین ہین اور بدن کا تغیر بھی انکے ذریعہ سے زیادہ تر ہوتا ہی لہذا ہم طبائع فصول کا ذکر شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سال کی چار فصلین ہوتی ہین - ربیع اور صیف جسکو گرمی کی فصل بولتے ہین اور خریف اور شتا یعنے جاڑون کی فصل - زمانہ ربیع کی حد یعنی اسکے اوقات اول سے لیکر آخر تک وہی ہین جسمین آفتاب اس نقطہ مین برج حمل کے آتا ہی اور اس جگہ سے پھر خط استوا کے شمال یعنے اُتر کی طرف چڑھتا ہی - اور اعتدال کے وقت خط استوا پر ہوتا ہی - میری مراد یہ ہی کہ قطبین سے شمال اور جنوبی فاصلہ کے بیچ مین ہوتا ہی نہ اُتر طرف اور نہ دکھن طرف اور یہ زمانہ ربیع کی ابتدا کا ہی اور آخر اسکا اسوقت ہوتا ہی جبکہ آفتاب آخری نقطہ جوزا پر پہونچے جو شمار ایام کی رو سے چورانوے دن ہوتے ہین یعنے لا۳۱ + و لا۳۱ + ولب۳۲ = ۹۴ اور حمل سے جوزا تک تین برج ہین یعنی حمل ثور جوزا - اور ہندی مین بیکھ برکھ متھن - پہلا مہینہ یعنی تحویل حمل خواہ بیکھ کی سنکرانت کا سترھوین تاریخ سے ماہ آذار کے شروع ہو کر سولھوین تاریخ نیسان کے ختم ہوتا ہی (اور ہمارے ہندی مہینہ مین اکثر چیت کا مہینہ ہی) دوسرا مہینہ ربیع کا وہ دخول آفتاب کا برج ثور مین ہی اسکی ابتدا سترھوین تاریخ سے نیسان کے ہو کر سترھوین تاریخ ایار کے ختم ہو جاتا ہی - تیسرا مہینہ ربیع کا وہ بروز دخول آفتاب کے برج جوزا مین ہوتا ہی اسکی ابتدا اٹھارھوین تاریخ ایار سے ہو کر سترھوین تاریخ حزیران کے ختم ہوتا ہی - صیف کی حد وہی وقت ہی جبکہ آفتاب اول جزو مین سرطان کے آتا ہی اور اسی وقت آفتاب نہایت درجہ شمال پر ہوتا ہی اور خط استوا سے بطرف شمال کے اس نقطہ سے زیادہ دوری پر آفتاب نہین جاتا اسی جگہ سے پھر پلٹتا ہی اور شمالی رفتار کو ترک کر کے اب طرف جنوب نقطہ ہذا کے چلتا ہی یہ زمانہ ابتداے صیف کا تھا اور انتہا اسکی اسوقت ہوتی ہی جب آفتاب آخر نقطہ سنبلہ پر پہونچتا ہی یہ بھی تین برج ہین ہر ایک برج کا ایک مہینہ ہی جسکا شمار ایام ترانوے ۹۳ دن سے کیا گیا ہی لا لا و لا ۳۱ ۳۱ ۳۱ = ۹۳ اور یہ چھ مہینہ ایک سو ستاسی دن کے ہوتے ہین - پہلا دن سرطان کا مطابق اٹھارھوین تاریخ ماہ رومی حزیران کے ہی اور آخر دن اسکا اٹھارھوین تاریخ تموز کے ہی - دوسرا مہینہ صیف کا بیچ اسد مین آفتاب آنے سے ہی اسکی پہلی تاریخ مطابق اٹھارھوین ماہ تموز کی ہی اور آخر یوم اسکا مطابق سترھوین تاریخ ماہ آب کے ہوتا ہی - تیسرا مہینہ صیف کا تحویل سنبلہ سے شروع ہوتا ہی اسکی پہلی تاریخ مطابق اٹھارھوین تاریخ

ماہ آب کے اور تمام اس مہینہ کا اٹھارھوین تاریخ ماہ ایلول کی ہے۔ خریف کا زمانہ اس طرح سے محدود ہے کہ جس وقت سے آفتاب اول جزو میزان مین آتا ہے اُسوقت سے خریف شروع ہوتی ہے اور بیان ہو چکا کہ آفتاب کی رفتار خط استوا کے شمال مین ختم ہو جاتی ہے اور اس روز بھی آفتاب خط اعتدال یعنے خط استوا پر ہوتا ہے نہ اُسکے اُتر اور نہ دکھن۔ اور آخر زمانہ خریف کا اُسدن ہوتا ہے جب آفتاب آخری حصہ مین قوس کے پہونچتا ہے یہ بھی تین برج ہین اور ہر ایک کے واسطے ایک مہینہ ہے۔ اور شمار ایام ان تینون مہینہ سے اٹھاسی ہے کہ ۸۹ ہوتے ہیں۔ پہلا مہینہ یعنے روز تحویل آفتاب کا برج میزان مین مطابق انیسوین تاریخ ماہ ایلول کے ہے۔ اور اسی وقت سے آفتاب بطرف جنوب کے جھکنے لگتا ہے اور آخر دن اس مہینے کا اٹھارھوین تاریخ تشرین اول کے ہوتا ہے۔ دوسرا مہینہ خریف تحویل برج عقرب سے ہے اسکا پہلا دن مطابق انیسوین تاریخ تشرین اول کے ہوتا ہے اور تمام اس مہینہ کا انیسوین تاریخ تشرین دوم کے ہے تیسرا مہینہ خریف کا تحویل قوس سے شروع ہوتا ہے جسکی پہلی تاریخ مطابق انیسوین تاریخ تشرین دوم کے ہے اور ختم اس مہینہ کا پندرھوین تاریخ کانون اول کی ہے۔ شتا یعنی جاڑون کی فصل اُسکا زمانہ اُسوقت سے ہوتا ہے جب آفتاب کی تحویل اول نقطۂ جدی مین ہوتی ہے۔ یہ نقطہ نہایت رفتار آفتاب کا بطرف جنوب خط استوا کے ہے یہان پہونچکر پھر آفتاب خط استوا کی طرف پلٹتا ہے۔ اور آخری زمانہ شتا کا وہ دن ہے جس دن آفتاب آخری جزو مین حوت کے آتا ہے اور یہ روز نہایت صعود آفتاب کا جنوب خط استوا مین ہے۔ یہی تین برج مین اور ہر ایک برج کا ایک مہینہ شمار کیا گیا ہے اور شمار ایام ہر سہ برج کا اٹھاسی ہے یعنے ۸۹ اور یہ چھ مہینہ ایک سو اٹھتر دن کے ہین۔ پہلا مہینہ شتا کا جو تحویل جدی سے شروع ہوتا ہے اُسکی پہلی تاریخ مطابق سولھوین تاریخ کانون اول کی ہے اور اخیر دن اسکا مطابق پندرھوین کانون دوم کے ہے اور اسی وقت سے آفتاب کو صعود دکھن طرف سے بجانب خط استوا شروع ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ جسقدر دوری آفتاب کو خط استوا سے بطرف جنوب کے ہوئی تھی اسی تاریخ سے یعنے ابتداء تحویل جدی سے روز بروز وہ دوری کم ہوتی جاتی ہے اور خط استوا سے آفتاب کو قرب بڑھتا جاتا ہے دوسرا مہینہ شتا کا تحویل دلو سے شروع ہوتا ہے اسکی پہلی تاریخ مطابق سولھوین تاریخ کانون دوم کے ہے اور اسکا اخیر دن مطابق تیرھوین تاریخ شباط کی ہے۔ تیسرا مہینہ شتا کا جو تحویل حوت سے ہوتا ہے اُسکی پہلی تاریخ مطابق تیرھوین تاریخ شباط کی ہے اور آخر اس مہینہ کا سولھوین تاریخ ماہ آذار کی ہے۔ یہ بیان مدت زمانہ فصول چہارگانہ کا ہے جو سال بھر مین ہوتے ہین اور ہر ایک فصل کے تین مہینہ ہین مترجم ہمارے ہندوستان مین جو مہینے مروج ہین اُنکی رو سے چارون فصلون کے مہینون کا شمار یون ہوسکتا ہے ربیع کے تین مہینہ چیت بیساکھ جیٹھ۔ صیف کے تین مہینہ اساڑھ ساون بھادون۔ خریف کے تین مہینہ کنوار کاتک اگہن۔ شتا کے تین مہینہ پوس ماگھ پھاگن۔ لیکن گرمی اور سردی اور بارش یعنے برسات اسکا اعتبار اور طرح سے ہے طبیب کو یہی اصطلاح سمجھنی چاہیے جو لکھی گئی ہے متن ہوا سے مخصوص ہر فصل کی ان چارون فصلون مین سے اُسکا بیان یہ ہے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہے حرارت اور برودت مین اور رطوبت اور یبوست مین اور اسکا سبب یہ ہے کہ آفتاب زمانہ ربیع مین خط استوا پر ہوتا ہے۔ اور یہ وہ خط ہے زمین پر فرض کرو خواہ آسمان پر جسکو دوری قطب شمالی اور قطب جنوبی سے برابر ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ ربیع کا مزاج گرم تر ہے۔ اور یہ قول درست نہین ہے اسلیے کہ حار رطب مزاج کا خاصہ ہے کہ عفونت کو جلد قبول کرتا ہے اور وبائی بیماریون کو زیادہ کھینچ لاتا ہے۔ اسی طرح جسوقت ہوا پر مزاج حار رطب غالب ہو جیسے بروقت دکھن چلنے اور بروقت پانی برسنے کے جو صیف کے مہینون مین برسے ردی اور مہلک بیماریان اور وبائی امراض پیدا ہوتے ہین اور مرگا مرگی خواہ مری جانورون وغیرہ کی پڑتی ہے۔ چنانچہ شہر اقرابون مین جمر صیفی یعنے چیچک کی ایک قسم پیدا ہوئی تھی چنانچہ بقراط نے کتاب اندیمیا مین اسطرح سے لکھا ہے یہ قول بقراط کا ہے۔ جو بیماری جمر صیفی کے شہر اقرابون مین پیدا ہوئی تھی وہ انھین بارشہا باران کے سبب سے

پیدا ہوئی تھی یہ بیماریاں ان میں [illegible] فصل صیف سے بڑی تھی اور تمام فصل صیف میں بارش رہی تھی - یا شاید اکثر جب ایسی بیماری پیدا ہوتی ہو [illegible] یہ ہو کہ اکثر جب شہروں میں [illegible] پانی برستا تھا) ہوا دکھنہر چلتی تھی اور جب یہ ہوا چلتی ہو جلد بدن کے نیچے صدید خواہ ریم پیدا [illegible] ہو [illegible] صدید اندر [illegible] اور ٹھہری گرم ہو کہ اسمیں کھولن پڑتی ہو اور کھجلی پیدا ہوتی ہو پس آبلہ اور چھالے ایسے پڑتے ہیں جیسے آگ کے جلنے سے چھالہ پڑتا ہو اور ان بیماروں کو ایسا خیال ہوتا ہو گویا کہ جلد کے نیچے جلا جاتا ہو - بقراط کا قول کہ شہروں میں یہ مرض پیدا [illegible] اسی مراد سے ہو کہ یہ شہر دکھن طرف کے بلاد سے ہیں - اور اس طرف کے بلاد اور شہروں میں اکثر یہی ہوا بہت ہی کم چلتی ہو اور جنوب کی جانب گرم تر ہو - اور یہ قول بقراط کا کہ بارش بکثرت ہوئی تھی اور اکثر انھیں ایام میں بروقت بارش کے اکثر دکھنہر چلتی تھی - یہ دلیل افراط حرارت اور رطوبت پر ہو جو اسوقت ہوا پر غالب آگئی تھی - یہی مزاج گرم اور تر بہت قوی سبب تعفن اخلاط کے اسباب میں سے ہو اور جن اجسام میں عفونت آسکتی ہو انکی عفونت کا سبب قوی یہ مزاج ہو - عفونت پر دلیل قوی بقراط کا یہ قول ہو کہ جلد کے نیچے صدید یعنی ریم پیدا کرتی ہو اور جب ریم جلد کی گھٹ کر ٹھہر گئی اسمیں سخونت اور گرمی آجائیگی - گرمی کا اسمیں آنا اسکی عفونت کی وجہ سے ہوتا ہو - اسکی وجہ یہ ہو کہ جو خلط کسی جگہ محتقن اور [illegible] ہو [illegible] اندرونی حصہ [illegible] کے [illegible] سے ہوا سے ہوجائیگی عفونت کی وجہ تحلیل ہوجائیگی یعنی سڑ جائیگی - یہ بات جو بقراط کہتا ہو کہ بعض [illegible] ایسا [illegible] ہو [illegible] ویسے وقت اسکو یہ معلوم ہوتا ہو جیسے کہ جلد کے نیچے جلن پڑ گئی ہو یہ کیفیت بسبب شدت حرارت اور مادہ کے معلوم ہوتی ہو [illegible] پیدا کرتی ہو - جو ہمنے بیان کیا ہو دلیل [illegible] یہ کہ مزاج ربیع کا گرم اور تر نہیں ہو اسلیے کہ بدن کے زیادہ صحیح ہونے کا زمانہ بھی ربیع [illegible] ربیع پہلا زمانہ ہو [illegible] اور [illegible] نشو ہیں ہو اور بجائے سن طفلان اور جوانوں کے سن کے اس فصل کی کیفیت ہو - [illegible] مزاج ربیع [illegible] اور دلیلوں کے [illegible] سے بھی استدلال کیا جاتا ہو کہ اگر ربیع کی ہوا کا اور فصلوں کی ہوا سے قیاس کیا جاوے اور [illegible] ربیع گرم [illegible] مثل ہوائے صیف کے نہیں ہوتی اور نہ سرد تر مثل ہوائے شتا یعنے جاڑوں کے ہوتی ہو اور یہی دلیل ربیع کے معتدل مزاج ہونے پر [illegible] ہو گیا کہ مزاج ربیع کا حار رطب نہیں ہو بلکہ اسکا مزاج معتدل ہو - صیف یعنی گرمیوں میں ہوا کا مزاج گرم خشک ہو اور گرمی اسکی خشکی سے زیادہ ہو - اسکا سبب یہ ہو کہ آفتاب اسوقت بہت بلند ہوجاتا ہو اور ہمارے سروں کے اوپر سامنے آجاتا ہو پس ہمارے بدن کو گرم کردیتا ہو - خریف کی ہوا سرد خشک ہو اور خشکی اسمیں غالب ہو اسلیے کہ صیف کی گرمی نے اور یوں خواہ گرم ہوا اون نے ہمارے بدن کی رطوبت کو جذب کرلیا تھا اور انکو خشک کردیا تھا تب یہ فصل آئی ہو - مگر باوجود ایسی خشکی کے حرارت اور برودت کا حال مختلف ہوتا ہو - اسلیے کہ ہوا خریف کی اول اور آخر میں دن کے سرد ہوتی ہو اور دوپہر کو خوب گرم ہوجاتی ہو - لیکن باوجودیکہ ہوا کو حرارت اور برودت میں ایسا اختلاف ہو پھر بھی دونوں کیفیت میں قرب اعتدال کے ہو - مگر یبوست اسپر غالب ہو - شتا کی ہوا سرد اور تر ہو اور سردی کا اسپر غلبہ ہو اسلیے کہ آفتاب ان دنوں ہمارے سروں سے دور ہوجاتا ہو - یہ بیان ہوائے طبیعی کا تھا یعنے ہوا کا وہ مزاج بیان ہوا جو براہ طبیعت اور اصالت کے ہو ہر فصل میں فصول چہارگانہ سے - مگر یہ مزاج پہلے مہینہ میں ہر فصل کے تین مہینوں میں سے متوسط درمیان قوت اور ضعف کے ہوتا ہو - اور دوسرے مہینہ میں قوی اور تیسرے مہینہ میں ضعیف اور ملا ہوا اس فصل کے مزاج سے ہوتا ہو جو اسی مہینہ کے متصل ہو - اسکا بیان یہ ہو کہ ربیع بروقت دخول آفتاب کے برج حمل میں نہایت درجہ معتدل پر نہیں ہوتی ہو بلکہ زیادہ تر قرب اعتدال کے ہوتی ہو - اور دوسرے مہینہ میں جبکہ آفتاب برج ثور میں آتا ہو معتدل ہوتی - اور تیسرے مہینہ میں کہ برج میں جوزا کے آفتاب آتا ہو اعتدال سے بڑھ کر اسکا مزاج ہوائے تابستان کی طرف مائل ہوتا ہو یہی صورت تمام فصلوں کے مزاج میں اور تمام اوقات میں سال کے جاری رہتی ہو اسی مثال پر جو لکھی گئی - یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ تمام [illegible]

فصل اول ... کا ... سرد ... کے انکو بھی ایکطرح کی مناسبت اور مشابہت ہی۔ یہ اسطرح سے ہی کہ فصل ربیع مناسب صبح کے وقت کے ہی اور صیف کو بھی مناسبت
ٹھیک دوپہر سے ہی اور خریف مناسب آخر روز کے ہی اور شتا کی نظیر شب کا وقت ہی۔ اور جسقدر بیماریاں ایسی ہین جنکی مثال سے یہ بات ہی کہ خاص کسی فصل مین پیدا ہون سوائے
اسکے ... انکے پیدا ہونیکی ... ان سے یہی ہی کہ روزانہ انکا ہیجان اور انکی ایذا بھی اُسوقت ... جو وقت اسی فصل کے مناسب و مشابہ ہی مثال اسکی درد دانت کا کہ اکثر زمانہ
خریف مین پیدا ہوتا ہی اُسکا ہیجان روزانہ اوقات مین سے پہر اور شام کے قریب ... اور ... وقت اسکی ایذا دہی بھی زیادہ ہوگی واللہ اعلم

باب چوتھا بیان اُس فعل کا جسکو ہوا سے فصل ہر بدن مین کرتی ہی جبکہ وہ ہوا اپنی طبیعت کے حال پر ہو

ہر ایک فصل مین ان چارون فصلون مین سے جبکہ ہوا انکی ایسے مزاج طبیعی پر باقی ہو تدبیر کا استعمال بھی بطور مناسب کیا جاسکے
بدن سلامت حالت پر اُسی فصل مین ہونگے اور امراض سے انکو گزند نہ پہنچیگا۔ لیکن وہ ایسے بدن ہین کہ اپنی حفظ صحت بطور مناسب
نہین کرتے ایسے ابدان مین جو امراض اور علل یعنی بیماریان پیدا ہونگی اُنمین وہ اعراض مہلکہ نہونگے جس سے خطرہ ہلاکت کا ہی **مترجم**
اس فقرہ کا ترجمہ مقابل فقرہ آیندہ اور اصل دلیل کے کیا ہی ورنہ اصل عبارت مین کتاب کے یون وارد ہی کہ ایسے ابدان مین جو امراض
ہونگے وہ سلیم اعراض ردیہ سے نہونگے اور میرے نزدیک لا یکون کے جا مین کلمہ لا زائد ہی بلکہ صحیح یکون معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم **متن**
اور اگر ہوا کسی فصل کی اپنے خاص مزاج طبیعی سے خارج ہو تو دیسی ... امراض اور اعراض مہلکہ پیدا کریگی۔ خصوصًا اگر خروج ہوا کا
اعتدال سے بافراط ہو۔ اور جو امراض ایسے بدن مین پیدا ہونگے کہ حفظ صحت کے قواعد کا برتاو بخوبی کرتے ہین اگرچہ ہوا کا مزاج زیادہ خراب ہی
پھر بھی ان امراض سے انکو خطرہ ہلاکت نہوگا۔ لیکن جو لوگ احتیاط اور بچاؤ نہین کرتے اور نہ صحت کا حفظ کرتے ہین اُنکے بدن مین
بڑی بڑی بیماریان پیدا ہونگی اور اُن امراض مین اُنپر خطرہ ہلاکت بھی زیادہ ہوگا **مترجم** اسی فقرہ کے مقابل سے ہمنے لاسے نافیہ کو
اُس فقرہ مین زیادہ تجویز کیا ہی۔ اور دلیل اسکی ... یہ ہی کہ ہر وقت اعتدال ہوا کے اگر ایسے بدن مین جو حفظ صحت پر عادی نہ ہو
کوئی مرض پیدا ہو فقط ایکہی خرابی ہوگی یعنے وہ شخص پابند حفظ صحت کا نہین ہی پس اُسکے مرض کے خطرہ سے محافظ وہی اعتدال
ہوا ہی اور اگر ہوا بھی خراب ہی اور شخص مذکور بے احتیاط بھی ہو تب دو امر خطرناک جمع ہوئے ایسے شخص کا مرض بیشک محل خطر ہوگا **متن**
ہوا کا خروج اپنے مزاج طبیعی سے ہر فصل مین یا بطور زیادتی کے ہوتا ہی یا بطور کمی اور نقصان کے۔ جیسے کوئی فصل صیف گرم زیادہ ہو
بہ نسبت کسی فصل صیف گذشتہ کے (یا بہ نسبت فصل صیف اُسی بلد کے جو اُسمین ہونی چاہیے) خواہ سرد زیادہ ہو یا تر زیادہ ہو یا خشک
زیادہ ہو۔ یا یہ کہ کوئی فصل شتا اور جاڑون کی سرد زیادہ ہو یا گرم زیادہ یا خشک یا تر زیادہ ہو۔ یا اینکہ خروج کسی فصل کا اعتدال سے
ایسا ہو کہ اپنے مزاج کے ضد اور مخالف کی طرف پلٹ جائے مثلًا کوئی فصل صیف کی سرد تر ہو جائے جو ضد گرم خشک کی ہی اور شتا کی فصل
گرم خشک ہو جائے جسکو سرد تر ہونا امر طبیعی ہی۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہی کہ اگر اوقات سالانہ اپنے نظام اور انتظام طبیعی کے
ملازم ہون یعنے اپنے طبیعی انتظام کو لیے ہوئے ہون اور ہر وقت مین تمام سال کے وہی کیفیت رہی ہو جو اُسوقت کے مناسب ہی
ایسے سال جو امراض پیدا ہونگے اُنکا ثبات اور نظام اچھا ہوگا اور بحران بھی اُنکا جید ہوگا۔ اور اگر اوقات سالانہ اپنے انتظام
طبیعی کے مطابق نہون پس جو امراض ایسے سال مین پیدا ہونگے انتظام اُن امراض کا درست نہوگا بحران بھی خراب ہوگا۔
جس سال کہ ہوا اپنے نظام پر باقی ہوتی ہی یہ وہی سال ہی جسمین ربیع کی فصل حرارت اور برودت مین معتدل ہو اور بارش بھی
تھوڑی سی ہو اور ایک وقت بارش ہو کر پھر آسمان کھلجائے اور دوسرے وقت بارش ہو یعنے جھڑی نہ لگ جائے۔ اور فصل صیف

اس سال کی زیادہ گرم نہو۔ اور بارش اسمین تھوڑی تھوڑی بفصل وقات ہوتی ہی جس طرح کہ فصل ربیع مین ہوتی ہی۔ اور فصل خریف بارد و خشک
بلکہ واسطے رطوبت پیدا کرنے فصل خریف کے اسمین پانی بھی برسے تاکہ ہوا کی اور بدنہاے انسان کی خشکی معتدل بہ رطوبت ہو جانے اور
فصل صیف کی گرمی جو ہوا اور بدن مین آگئی تھی جاتی رہے۔ جاڑون مین اس سال کے سردی اور بارش بافراط ہو۔ جس سال کی ہوا اپنے
نظام طبیعی سے خارج ہو یہ وہ سال ہی جسکی ہر ایک فصل اور وقت کی ہوا برخلاف اسکے ہو جو ہمنے سال معتدل کی ہوا بیان کی ہی۔ پھر جب ہوا
ہر ایک فصل کی اپنی طبیعت کے نظام پر اور اپنے مزاج طبیعی پر ہوتی ہی۔ اس سال کی ہر فصل مین وہی بیماریان پیدا ہونگی جو ہر ایک فصل سے
مخصوص ہین۔ اور اگر ہوا کا مزاج خراب ہی اور ہر فصل کی ہوا اپنے مزاج طبیعی سے خارج ہی اسی فصل مین وہی امراض پیدا ہونگے جو حالت
اس خرابحالی کے جو ہوا کی فصل کو عارض ہوئی ہی اور جس خراب حالت کی طرف مزاج ہوا کا بدل گیا ہی۔ کبھی ردی اور مہلک بیماریان ایسے
وقت بھی پیدا ہوتی ہین جو وقت اپنی طبیعت کے نظام پر تو ہی مگر بعد ایسی فصل کے یہ فصل آئی ہی کہ وہ فصل مقدم مختلف النظام تھی مراد یہ ہی
کہ اسکا انتظام درست نہ تھا۔ جیسے کہ فصل شتا مین جنوبی ہوا چلی ہوا اور بارش زیادہ رہی کہ رطوبت بدنون مین بڑھ گئی۔ اب ایسے
جاڑون کے بعد اگرچہ فصل ربیع کی منتظم بنظام طبیعی آئے مگر تپہاے عفونت اور امراض رطوبی مثل سکتہ اور صرع یعنی مرگی وغیرہ ربیع مین پیدا
ہونگے۔ سب بیماریان کہ ہر ایک فصل کو خاص ہین اور ان فصول کے مزاج طبیعی کو لازم ہین وہی امراض ہین جنکو بقراط نے کتاب فصول مین
لکھا ہی **مترجم** اسی کتاب کی جالینوس نے تلخیص کی ہی اور مترجم نے اسکا ترجمہ زبان فارسی مین کرکے اسی مطبع منشی نولکشور مین
چھپوایا ہی اور اسکا نام تاریخی ملخص فصول بقراطی رکھا ہی **متن** اور کتاب اہویہ اور بلدان مین بقراط نے بھی ان امراض کو بیان کیا ہی
بقراط نے کہا فصل ربیع مین اکثر وسواس سوداوی اور صرع اور سکتہ اور جنون پیدا ہوتا ہی اور خون کا بدن سے نکلنا اور زکام
اور بحوحت یعنی آواز کا بیٹھ جانا خواہ پڑ جانا اور کھانسی اور وہ مرض جسمین بدن کی کھال اتر اتر کر گرتی ہی اور داد کے جملہ اقسام (جو پیدا ہوتی ہین
آٹھ لکھے ہین) اور بہق یعنی سیاہ و سپید جلد کا دھبہ اور بثور یعنی دانہ اور پھنسیون کے اقسام اور جراحات اور دردہاے مفاصل۔
یہ بات بقراط نے اسلیے کہی ہی کہ ان امراض کا پیدا ہونا فصل ربیع معتدل مین اکثر اسی بدن مین ہوتا ہی جو بدن اخلاط اور مواد سے
بھرا ہو۔ اسلیے کہ زمانہ جاڑون کا جو ربیع سے پہلے گذر چکا ہی اسمین آدمی استعمال غذاؤن کا زیادہ کرتے ہین اور بسبب جودت ہضم کے
بد پرہیزی بھی جاڑون مین زیادہ کرتے ہین۔ لہذا بدن مین بہت سے فضول جمع ہو جاتے ہین۔ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ جاڑون کے
زمانہ مین اعضاے سر فضول سے بھر جاتے ہین اسلیے کہ سر مین ہواے سرما کی سردی اس حرارت کو ضعیف کر دیتی ہی جو منضج اور پکانے والی
غذا کی اور رطوبات کی ہی **مترجم کہتا ہی** سر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ مزاج اس عضو کا خود ہی سرد ہی اور فصل کی سردی زیادہ اسی عضو مین
اثر کریگی اور اسی کے فعل کو زیادہ مضر ہوگی **متن** پھر بعد سرما کے جب فصل ربیع کی آئی اور یہ اخلاط گھلنے لگے اور پگھل پگھل کر متحلل ہونے لگے
پس جو فضلہ انھین فضول مین سے دماغ مین ہی اگر بطون دماغ کی طرف ریزش کریگا مرگی اور سکتہ کے اقسام کو پیدا کریگا۔ اور اگر دماغ کی
جھلیون کی طرف گریگا وسواس سوداوی پیدا کریگا۔ اور اگر نتھنون کی طرف وہ فضلہ گریگا زکام پیدا کریگا۔ اور اگر حلق اور حنجرہ کی طرف
اتریگا آواز پڑ جائیگی خواہ بیٹھ جائیگی۔ اور اگر سینہ کی طرف گریگا کھانسی پیدا کریگا۔ اور جو فضلہ اندرون بدن کے کسی اور جگہ سواے
دماغ کے ہوگا طبیعت اسکو بطرف ظاہر بدن اور جلد کے دفع کریگی۔ اسلیے طبیعت کا حال اب یہ ہی کہ ہواے ربیع نے اسمین ہیجان
پیدا کر دیا اور اسکا اعتدال اندر بدن کے قوی ہوا ہی اب بوجہ اسی شورش کے جسقدر خراب اخلاط اندر بدن کے ہین سب کو

اعضائے شریف سے ہٹا ہٹا کر باہر پھینک رہی اور بطرف جلد کے انکو دفع کرتی ہو اسی وجہ سے وہ مرض پیدا ہو ... چھالے
اُتر اُتر کے گرتے ہین اور داد کے اقسام اور دیگر امراض مذکورہ بقول بقراط پیدا ہوتے ہین جنکو ہمنے ذکر کیا ہو ... طبیعت بسبب وقایت کسی فضل کو
بطرف بعض اعضا کے یا بطرف کسی مفصل اور جوڑ کے دفع کرے جراحات یعنی پھوڑے اور درد ہائے مفاصل پیدا ہو نگے۔ بقراط نے چھٹے مقالہ مین
کتاب اند بمیا کے لکھا ہو کہ اول ربیع، صحاب سل کے واسطے ردی اور خراب زمانہ ہو۔ اسلیئے کہ ... وقت ... گرگر کے ریہ یعنے
پھیپھڑہ ہر گرتے ہین۔ بقراط نے یہ بھی کہا ہو فصل صیف کے بیان مین اور اسکا قول ہو ... صیف یعنی گرمی کی فصل مین بعض وہی امراض
پیدا ہوتے ہین جو امراض کہ ربیع مین پیدا ہوتے ہین۔ اور انکے سوا تپہاے دائمی اور غب یعنی وہ تپ ایک روز ناغہ کرکے دوسرے روز آتے
یہ بھی اکثر فصل صیف مین پیدا ہوتی ہو۔ اور قی اور آشوب چشم اور کانون کا درد اور قروح دہان اور حصف یعنی گرمی دانہ جنکو اندھوریاں کہتے ہین
اور جو قروح پیدا ہون انمین عفن یعنی سڑاہند بڑھجاتی ہو۔ بقراط نے یہ جو کچھ لکھا ہو اُسکا سبب یہ ہو کہ آخر زمانہ ربیع کا اولی زمانہ صیف سے
لگا ہوا ہو اور طبیعت اولی زمانہ صیف کی آخر ربیع سے زیادہ دور ہین ہو۔ اسی واسطے صیف مین وہی امراض پیدا ہوتے ہین جنکی شان سے
یہ ہو کہ ربیع مین پیدا ہون۔ اسلیئے کہ صیف کی فصل بسبب اپنی حرارت اور گرمی کے اُسکی شان سے یہ ہو کہ مرار یعنی صفرا بدنوں مین پیدا کرے۔
پس جو صفرا متعفن ہو جائیگا تپہاے تیز جنکو حمیات حادہ کہتے ہین پیدا کریگا اور غب یعنی ایک روز ناغہ کی تپ کو۔ اور جو صفرا معدہ اور آنتون مین
پیدا ہوگا خواہ معدہ پر گریگا خواہ آنتون پر تو قی اور اسہال صفراوی پیدا کریگا۔ اور جو مقدار صفرا کی چڑھ کر منہ تک آئیگی منہ مین چھالے اور دانہ پیدا
کریگی اور کانون مین درد اسی سے پیدا ہوگا۔ اور جس مقدار کو طبیعت بطرف ظاہر بدن کے دفع کریگی پسینہ کے ذریعہ سے اس سے کھجلی خشک اور
تر کھجلی اور اندھوریان وغیرہ پیدا ہونگی۔ اسلیئے کہ پیدا ہونا کھجلی کا ان بیماریون مین اکثر پسینہ ہی سے ہوتا ہو۔ بقراط نے فصل خریف کی نسبت ایسا
کہا ہو۔ خریف کا حال یہ ہو کہ اسمین اکثر اقسام امراض صیف کے پیدا ہوتے ہین اور حمیات ربع یعنے جو تپین چوتھے روز آتی ہین اور حمیات مختلطہ
یعنے وہ تپین جنکی نوبت کا انتظام درست نہو اور تلی کی بیماریان اور ورم طحال کے اقسام اور استسقا اور سل کی بیماری اور تقطیر البول یعنی قطرہ قطرہ
پیشاب آنا اور خونی دست اور زلق الامعا یعنی آنتون سے غذا کا پھسل پھسل کر براہ دستون کے نکلنا اور وجع الورک یعنی کولے کا درد اور ذبحہ یعنی
گلے مین دونون طرف ورم ہونا اور قولنج مستعاذ منہ یعنی وہ قسم قولنج کی جس سے پناہ مانگی جاتی ہو اور جسکو ایلاوس بھی کہتے ہین۔ اور ربو یعنے سانس
پیہم چلنے کی بیماری اور صرع یعنے مرگی اور جنون اور وسواس سوداوی یہی سب بیماریان خریف مین پیدا ہوتی ہین۔ یہ قول بقراط کا کہ خریف مین
اکثر اقسام صیف کی بیماریون کے پیدا ہوتے ہین اسکا سبب یہ ہو کہ آخر زمانہ صیف کا اول خریف سے ملا ہوا ہو اور طبیعت اسکی آخری زمانہ اولی سے
خریف کے مشاکل اور مشابہ ہو۔ اسی وجہ سے خریف مین بہت سے امراض صیفی پیدا ہوتے ہین۔ اور دوسری دلیل یہ ہو کہ اخلاط مراری یعنے
صفراوی اخلاط جو فصل صیف مین پیدا ہوتے ہین خریف کی فصل مین اندر بدن کے محتقن اور بند ہو جاتے ہین بسبب ہوا کی سردی کے پس وہ اخلاط
متحلل نہین ہوتے اور گھلنے نہین پاتے۔ اور دوسری دلیل یہ ہو کہ یہی اخلاط صفراوی بسبب شدت حرارت فصل گرما کے سوختہ ہو گئے اور انکا استحالہ
اور تغیر خلط سودا کی طرف ہو گیا ہو لہذا اب انسے ربع یعنے چوتھے روز کی تپ اور وسواس سوداوی اور تلی کا بڑا ہو جانا اور تلی کے بڑھ جانے سے
استسقا پیدا ہوتا ہو۔ اور چونکہ یہ خلط سوداوی اندر بدن کے محتقن ہو اور اندر ہی کی طرف چلی گئی ہو لہذا اختلاف دم یعنے خونی دست یا قی اور زلق الامعا
یعنے آنتون مین غذا کا نہ ٹھہرنا پیدا ہوتا ہو بسبب حدت اور تیزی اسی خلط کے اور لذع یعنی چبھن جو اسی خلط مین ہو اور جو قروح اور زخم وغیرہ
آنتون مین پڑتے ہین اسی وجہ سے پڑتے ہین۔ اور یہ بھی ہو کہ ہوا اسوقت کی خشکی مزاج کی رکھتی ہو کہ بوجہ خشکی کے آلات تنفس کو سکھا دیتی ہو

اسی وجہ سے مرض سل کا پیدا ہوتا ہی۔ اور چونکہ سرد ہوا پٹھہ کو ضرر پہونچاتی ہی لہذا عرق النسا پیدا ہوتا ہی جسکو ہندی مین رینگن کہتے ہین۔ اگر خلط صفراوی مجاری بول یعنی پیشاب کی راہون اور مثانہ کی طرف جھکی اور مائل ہوئی تقطیر البول اور قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا پیدا ہوگا۔ اور اگر میلان اُسی خلط کا حلق کی طرف ہوا تو یہ پیدا ہوگا جسکو ورم گلو کہتے ہین۔ اور اگر یہ خلط مجاری ریہ کی طرف یعنی اُن راہون کی طرف ریہ کی جدھر سے ہوا پھیپھڑے مین چیزین جاتی ہین اُسوقت ربو یعنے سانس پھولنا اور زیادہ چلنا پیدا ہوگا۔ اور اگر یہ خلط آنتون کی طرف جھکی آنتون مین ورم خواہ سدہ پیدا کرکے وہ قسم درد قولنج کی پیدا کریگی جسکا نام ایلاوس ہی۔ حمیات مختلطہ یعنے جن تپون کی نوبت مین انتظام ہو انکا سبب اس فصل کی ہوا کا اختلاف ہی اور تلون ہوا کا یعنی رنگ رنگ کی ہوا چلنا۔ اسیواسطے بقراط نے اس فصل کے علاوہ کسی اور جگہ یہ کہا ہی۔ جب تمام سال کے کسی ایک دن ایسا اتفاق ہو کہ ابھی گرمی تھی اور پھر یکایک اُسی روز سردی آگئی اُس دن اور ایسے وقت خریفی بیماریون کی امید کرنی چاہیے اور اس قول سے مراد بقراط کی یہ ہی کہ خریف کی ہوا مختلف ہوتی ہی۔ اور یہ مراد بقراط کی ہی کہ بدن بھی اپنے مزاج طبیعی سے خریف مین مختلف حالات سے بدل جاتے ہین۔ اکثر اسی فصل خریف مین چھوٹے چھوٹے کیڑے اور حبات یعنے بڑے بڑے جسکو ہروے کہتے ہین آنتون پڑتے ہین۔ اور وجع الفواد یعنے معدہ کے منھ کا درد اور سل کی بیماری اور بہت سی خبیث بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ اور یہ سارا فساد اسی کا ہی کہ آدمی گرمیون کی فصل مین میوا کے اقسام زیادہ کھاتے ہین اور ہوا خریف کی مختلف ہوتی ہی۔ فصل شتا یعنی جاڑون کی فصل پر بقراط نے یہ قول کہا ہی۔ جاڑون مین ذات الجنب یعنے سینہ کے اطراف وجوانب کا ورم گرم اور ذات الریہ یعنی پھیپھڑے کا ورم اور زکام اور سوکھی کھجلی اور بحوحت صوت یعنے آواز بیٹھ جانا اور کھانسی اور دونون پسلیون کے درد اور قطن یعنے ریڑھ کا درد اور صداع یعنے دردسر اور سکتہ کے اقسام خواہ مرض سکات اور سدر یعنی جس بیماری مین آنکھون کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہی یہ سب امراض جاڑون مین پیدا ہوتے ہین۔ بقراط کا قول کہ جاڑون مین ذات الجنب ذات الریہ پیدا ہوتا ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ سرد ہوا جاڑون مین بذریعہ استنشاق کے اندر سینہ کے پہونچتی ہی اور اُسکی ضرر رسانی آلات تنفس کو ہوتی ہی اسلیے کہ یہ اعضا جاڑون مین ہوا کی سردی سے بچ نہین سکتے جیسے کہ اور فصلون مین سردی سے انکا بچاؤ ہوسکتا ہی۔ اسلیے کہ تنفس کی حاجت ہمیشہ پڑا کرتی ہی۔ اور سرد ہوا آلات تنفس کو بہت مضر چیز ہی یہی سبب ہی کہ سردی اوقات مین بیشتر کھانسی اُٹھتی ہی۔ اور جبکہ اُتر ہری ہوا چلتی ہی تب بھی کھانسی کا زور ہوتا ہی۔ جاڑون کی بحوحت صوت یعنی آواز بیٹھ جانے کا مرض اور زکام دردسری اور سدر اور سکتہ اور دردسر جو پیدا کرتا ہی اُسکا سبب یہی ہی کہ سر کو سردی پہونچتی ہی اور بہت سا بلغم سر مین پیدا ہوتا ہی پس رطوبت دماغ کو بھر دیتا ہی۔ یہی سبب اور اعراض ہین جو بدن انسان کو ہر وقت سالانہ اوقات کے عارض ہوتے ہین جبکہ ہوا اپنے مزاج طبیعی پر باقی ہو واللہ اعلم

باب پانچوان بیان مین اُس چیز کے جسکو ہر ایک فصل اُسوقت کرتی ہی جبکہ ہوا اپنی طبیعت سے خارج ہو

جو امراض اور علل ہر ایک فصل مین اُسوقت پیدا ہوتے ہین جب کہ ہوا خارج طبیعت سے ہو اُنکا بیان ہم اب کرتے ہین اور بقراط کے قول سے اسکو بھی ہم لیتے ہین۔ بقراط نے کہا ہی۔ کہ جب فصل شتا مین پانی نہ برسے اور اُتر ہری ہوا چلے اور ربیع اُس حال کی ایسی ہو کہ اُسمین دکھنہر خوب چلی ہو اور پانی برسا ہو اب جو صیف یعنی گرمی کی فصل بعد ایسی ربیع کے آئیگی اُسمین حمیات حارہ یعنی گرم خلط کی تپین اور خون کے دست اور قے اور آشوب چشم عارض ہونگے۔ اور اکثر یہ امراض عورتون کو لاحق ہونگے اور لڑکون کو اور اُس شخص کو جسکا مزاج مرطوب ہے ان امراض کا حادث ہونا بسبب اُسی عفونت کے ہی جو حرارت اور رطوبت سے ربیع کے پیدا ہوتی ہی۔ اسکا بیان یہ ہی کہ رطوبات اور اخلاط جاڑون کی سردی مین تو منجمد اور بستہ ہو جاتے ہین پھر جب اُنھین رطوبات اور اخلاط کو ربیع کی حرارت اور رطوبت سے ملاقات ہوئی ان اخلاط اور رطوبات کو

حرارت ربیع نے گھٹا دیا اور انمین عفونت پیدا کی - جب ربیع کے بعد گرمی کی فصل آئی یہ امراض اور علل ظاہر ہوگئے - پھر چونکہ رطوبت عورات
اور لڑکون کے بدن مین زیادہ ہے لہذا عفونت بہت جلد انکے بدن کے اخلاط مین آجاتی ہے پس یہ بیماریان انھین کو زیادہ عارض ہونگی نسبت
اور ابدان کے - بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے ہی سال مین جسکا ابھی ذکر ہوا اگر بعد طلوع شعری عبور کے (جو ایک ستارہ نصف جمادون کے
ایام مین نکلتا ہے) بارش کے ہمراہ سردی ہو اور حسب عادت ہوا سے شمالی بھی چلے اُسوقت یہ امراض نرمی سے ہونگے اور ساکن ہونگے اور
خریف کی فصل صحت پر ہوگی - اور اگر ایسا حال نہو مرطوب جس شخص کا مزاج ہے جیسے نسوان اور لڑکون وغیرہ اُسکے مرجانے سے بخوفی نہوگی مراد
یہ ہو کہ ایسے لوگون کے مرنے کا احتمال قوی ہے - اور اگر مزاج کسی کا سرد ہو اور خشک بھی ہو پس ایسی فصل مین ایسے اشخاص پر کچھ اندیشہ نہوگا -
اور اگر ایسی کیفیت ہوا کی نہو پس بخوفی نہوگی اُسپر کہ موت نا گہانی سے بچ گیا ہو اس بات سے کہ حمی ربع سے اُسکی نوبت استسقا تک ہو بھی
لیکن قول بقراط کا کہ بعد طلوع شعری عبور پس اُسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ستارہ درمیانی ایام مین فصل صیف کے طلوع کرتا ہے - پھر اگر ہوا ایسے وقت کی
آخر تری اور ٹھنڈی ہو جو خلط متعفن ہو چکی ہے اُسمین ملیان اور شدت جوش پیدا نہوگا بلکہ عفونت غلط کی ضعیف ہوگی اور بسبب سردی فصل
صیف کے زیادہ صفرا بدن مین پیدا نہوگا - اور خریف مین بہت سی بیماریان ایسی بدن کو عارض نہونگی اور ہان اُن لوگون کو جنکا مزاج سرد ہو
جیسے کہول یعنی ادھیڑ آدمیون کو - اور جو اخلاط رطب یعنی تر ہوتی ہے اور اُنمین عفونت جلداً جاتی ہے ایسے لوگون کے بدن مین تھوڑی ہونگی
اور اُنکی تھوڑی ہونگی کہ شاید ایسے وقت مین اُنکو یہ امراض عارض نہونگے - اگر ہوا سے صیف بارد اور سرد نہو اور گرمی اُسمین زیادہ اور شدید ہو
اور اُسکے ہمراہ پہلے حرارت اور رطوبت ربیع کی گذر کر پھر فصل شتا ایسی آئے جسمین پانی نہ برسے ہر سال لڑکے اور عورتین اور جنکا مزاج مرطوب ہو
بکثرت مرینگے اور اس موت کا صدمہ فصل صیف کی بسبب قوت عفونت کے اور بسبب اخلاط کے جوش مین آنے کے کریگی - اور جو لوگ موت سے
بچ رہینگے اُنکو حمی ربع اور اُسکے بعد استسقا عارض ہوگا اسلیے کہ خلط متعفن جب کہ اُسمین احتراق آجائے یعنی بسبب شدت حرارت صیف کے خلط
جل جائے تو مرۂ سودا بنجاتی ہے پس جو تپ یا تپ پیدا کرتی ہے - اور یہ جو تھے دن کی تپ اکثر ضعف جگر اور طحال پیدا کرتی ہے اور جگر اور طحال مزاج کی
پیدا کرتی ہے جب ایسا ہوتا ہے پھر اسکے تابع استسقا ہو جاتا ہے - بقراط نے ایک اور فصل مین کہا ہے کہ اگر فصل شتا مین دکھنی خوب چلے تمام سنہ
تمام فصل مین یہی ہوا چلے اور بارش بھی ہوا کرے اور ربیع مین آخر تری چلے اور پانی نہ برسے ایسے سال مین حاملہ عورات ربیع کی فصل مین
تھوڑی سی خلاف ورزی سے اسقاط کر دینگی - اور اگر اتفاقاً اسقاط نکرین بلکہ لڑکا پیدا ہو وہ لڑکے سقیم البدن یعنی اُنکے بدن مین کوئی نہ کوئی بیماری
ہوگی اور ضعیف کمزور ہونگے اور حیات کا طولانی زمانہ اُنکا ایسی بُری حالت سے گذریگا - سوا سے حاملہ عورتون کے اور لوگون کا حال یہ ہوگا کہ
اُنکو اختلاف دم یعنی خون کے دست اور آشوب چشم خشک جسکے ہمراہ پانی آنکھون سے نہ بہیگا - اور کہول یعنی ادھیڑ آدمیون کو نزلے کم سلام ...
سکتے کے اقسام اور فالج عارض ہوگا تو اُنکا زوال رجال عورتین تعادمل کرنیگی تھوڑے سے سبب سے اُسکی دلیل یہ ہے کہ عورتون کے بدن مین رطوبت اور تری
زیادہ ہوتی ہے لہذا ایسے وقت اور ایسی فصل مین اُنکی رطوبت خواہ تری بڑھ جائیگی اور تخلخل یعنی ڈھیلاپن بدن کا زیادہ ہوگا سبب ایسے ...
ربیع کی فصل سردی اور خشکی لیے ہوئے ہے ... بدن کے اندر ... جائیگی اور بدن ... بہت جلد ... جائیگی پھر ...
لیے پیٹ کے اندر ... بچے ... اور ... بدن کے ... اور ... کرینگی ... ایسے وقت
[illegible]
[illegible]

پس یہ سردی دماغ کو خلط کے نضج دینے اور پختہ کرنے سے منع کرتی ہی لہذا وہ خلط بلغم ہوکر رہ جاتی ہو اور شتا یعنی جاڑون کی گرمی سے یہ بلغم مالح یعنی
شور ہو جاتا ہی۔ اب اگر یہ بلغم شور آنکھون کی طرف جھکا اور مائل ہوا رمد یابس یعنی آشوب چشم خشک پیدا کریگا۔ اور اگر یہی بلغم کسیقدر آنتون کی
طرف اُترا سحج یعنے خراش آنتون مین پیدا کریگا اور خون کے دست آئینگے۔ اور اگر کسیقدر اسی بلغم سے بطرف سینہ اور پھیپھڑہ کے مائل ہوا نزلہ کے
اقسام پیدا کریگا۔ اور اگر بطرف بطون دماغ کے جو تین مقامات دماغ مین فرض کیے گئے ہین یہ بلغم ریختہ ہوا سکتہ پیدا کریگا۔ اور اگر کسی ایک طرف
شق بدن کے خواہ ایک دھڑ تنگ پر گرا فالج پیدا کریگا۔ بقراط نے اس فصل کے احکام سے کچھ مستثنے بھی کیا ہو یعنے بعض آدمیون کو اس حکم سے
الگ کر دیا ہو اور وہ یہ ہو جس شخص کا مسکن اور رہنے کی جگہ ایسے شہر مین ہو جو شہر سامنے دھوپ اور ہوا کے اچھی جگہ مین ہو مراد یہ ہو کہ دھوپ
اور ہوا کا گذر اُس شہر مین اچھی طرح سے ہوتا ہو اور پانی بھی یہ آدمی اچھا پیتا ہو ایسا آدمی امسال بیمار کم ہوگا اور سلامت حال اُسکو زیادہ تر رہیگی
اور جو شخص کہ اُسکا مسکن یعنی رہنے کی جگہ ایسے شہر مین ہو جو سامنے دھوپ کے اور ہوا کے بُری وضع اور نہاد سے پڑا ہو اور پانی بھی ایسے شخص کو
خراب پینا پڑے ایسے شخص کی حالت زیادہ ردی اور خراب ہوگی۔ بقراط کا قول کہ وضع اور نہاد اُس شہر کی ردی اور زبون ہو اسکے یہ معنی ہین
کہ یہ شہر نیچے کسی گڑھے اور گہری جگہ مین ہو۔ اور اچھی اور جید وضع اور نہاد کے یہ معنی ہین کہ وہ شہر اونچے ٹیلے پر ایسی جگہ ہو جہان اُتر ہری ہوا کے
جھونکے خوب آتے ہون۔ بقراط نے اور ایک فصل مین کہا ہو۔ اگر فصل صیف مین بارش کمتر ہو اور خریف مین گرمی زیادہ ہو اور بارش بھی رہے
اور دکھنہر چلتی ہو ایسے سال کی فصل شتا یعنی جاڑون مین درد سر شدید اور کھانسی و بحوحت یعنے آواز کا بیٹھ جانا اور زکام عارض ہوگا
اور بعض آدمیون کو سل کی بیماری عارض ہوگی۔ یہ حکم بقراط نے اسی واسطے کیا ہو کہ سر کے اعضا ایسے خریف مین جسمین گرمی زیادہ ہو فضول سے
بھر جاتے ہین خصوصاً اُن آدمیون کے سر جنکا مزاج مرطوب ہو۔ پھر جب جاڑون کی سردی آئی یہی فضلہ دماغ مین گھٹ جائینگے پس جسقدر
فضلہ دماغ مین محتقن ہوگیا ہو اور بند ہوگیا ہو صداع یعنے درد سر پیدا کریگا۔ اور جو مقدار اُسی فضلہ کی نتھنون کی طرف ریزش کریگی وہ
زکام پیدا کردیگی۔ اور جو مقدار اُسکی قصبۂ ریہ یعنی پھیپھڑے کی نلی اور سینہ تک اُتریگی بحوحت یعنی آواز کا بیٹھ جانا پیدا کریگی اور کھانسی بھی
اُسی سے پیدا ہوگی اور جس شخص کا سینہ تنگ ہو اور اُسکے سر سے بہت رطوبتین اسکے سینہ پر گرتی ہون ایسے شخص کو ایسے وقت سل کا
مرض عارض ہوگا۔ کبھی ایسی ہی فصل شتا مین فالج کا مرض پیدا ہوتا ہو۔ اسکا سبب یہ ہو کہ جاڑون کی سردی بہت جلد اُن سرون تک
پہونچتی ہو جو فضلات سے بھر گئے ہین اور خریف نے جنکو گرم کردیا ہو۔ بقراط نے یہ بھی کہا ہو کہ اگر خریف مین اُتر ہری ہوا چلے اور خشکی ہو
یعنے مینہ نہ برسے۔ ایسی خریف مناسب اُن لوگون کے ہوگی جنکی طبیعت مین رطوبت ہو جیسے عورتین اور لڑکے لیکن جن لوگون کے
بدن پر غلبہ صفرا کا ہو اُنکی آنکھون مین آشوب چشم خشک پیدا ہوگا اور حمیات حارہ یعنی گرم تپین اور وسواس سوداوی پیدا ہوگا۔
بقراط نے یہ جو کہا ہو اُسکی وجہ یہ ہو کہ جسکا مزاج گرم تر ہو ہوا سے سرد اور خشک سے اُسکو نفع پہونچتا ہو اور اُسکے بدن مین فضول
پیدا نہونگے اسلیے کہ اُسکا مزاج ایسی ہوا سے معتدل ہو جائیگا۔ اور جب جاڑے کی فصل اپنی سردی لائیگی اور جلد کی تکثیف کردیگی
یعنے مسامات بدن کے بند کردیگی اُسوقت ایسے شخص کے بدن مین خراب فضلون کی ایسی موجودگی نہوگی کہ وہی فضلے اندر بند ہوکر
کوئی مرض پیدا کرین۔ لیکن جنکے بدن پر صفرا کا غلبہ ہو اُنکے بدن کی وہ خلط جو نہایت [illegible] یعنے خلط صفراوی اُسکا تو یہ حال
ہوگا کہ فصل صیف کی حرارت سے پہلے ان اور تحلل ہوگی اور خریف کی خشکی بھی اُسی خلط کو [illegible] ہوگی اور جو مقدار غلیظ خلط کی ہو
وہی باقی رہیگی۔ پھر جب فصل شتا یعنی جاڑون کی شدت آئی یہی فضلہ غلیظ منعقد کا اُسکے ... ہوگا یعنے گھٹ جائیگا وجہ

سردی اور برودت فصل کے - اب جسقدر اسی خلط سے اوپر کی طرف سر کے چڑھیگا اور آنکھون مین پہونچیگا رمد یا بس یعنی آشوب چشم پیدا کریگا جسمین تری نہو - اور جسقدر مادہ اسی خلط سے دماغ کی جھلیون کی طرف جائیگا اُس سے وسواس سوداوی پیدا ہوگا - اور جسقدر اسی خلط سے متعفن ہوگا بشرطیکہ وہ خلط گرم بھی ہو حمیات حارہ یعنی گرم تپین پیدا کریگا - اور اگر غلیظ ہو یعنی بلغم ہو یا سودا حمیات مختلطہ پیدا کریگا یعنی وہ تپین پیدا کریگا جو دیرپا ہونگی - ایک اور فصل مین پھر بقراط نے کہا ہے - کہ بارش کی کمی زیادہ صحت پر بدن کو رکھتی ہے اور کثرت بارش کی صحت بدن کمتر رکھتی ہے اور کمی بارش کی قوت بدن کمتر پیدا کرتی ہے - یہ قول بقراط نے اسوجہ سے کہا ہے کہ چونکہ بارش کی کثرت سے فضول رطبیہ یعنے تر فضلے پیدا ہوتے ہین جسپر عفونت جلدی سے آجاتی ہے اور ایسے فضلہ طویل زمانہ کی بیماریان دیرپا پیدا کرتے ہین چنانچہ بقراط نے بعد اسی فصل کے پھر کہا ہے - کہ جو بیماریان کثرت سے بارش کے اکثر حالات مین پیدا ہوتی ہین وہ یہی طولانی تپین ہین اور روانی شکم اور صرع یعنی مرگی اور اقسام سکتہ کے اور ذبحہ یعنے ورم گلو اور اسکا سبب یہ ہے کہ جو رطوبت بدن مین زیادہ بارش سے پیدا ہوتی ہے جب وہ رطوبت متعفن ہو اور سڑ جائے حمیات یعنی تپون کو پیدا کریگی - اور یہ بھی سبب ہے کہ رطوبت ایسے وقت کی جب بارش زیادہ ہو بلغمی ہوتی ہے اور نضج یعنے پختہ ہونے مین اُسکے زمانہ دراز درکار ہوتا ہے اسی وجہ سے تپون کا زمانہ طولانی ہوتا ہے - اور یہی سبب ہے کہ دماغ ایسے زمانہ مین جب زیادہ بارش ہو فضول تر سے بھر جاتا ہے - پھر جسقدر ان فضول سے بطنہاے دماغ تک پہونچیگا صرع اور سکتہ پیدا کریگا - اور جسقدر بطرف حلق کے پہونچیگا ذبحہ یعنی ورم گلو پیدا کریگا - اور جسقدر اُسمین سے معدہ اور آنتون پر گریگا روانی شکم پیدا کریگا - کمی بارش کا یہ حال ہے کہ چونکہ بوقت بارش نہونے خواہ کم ہونے کے مائل بطرف خشکی کے اکثر بدن ہوتے ہین - اور اخلاط جو ایسے وقت پیدا ہوتے ہین وہ بھی خشک مزاج صفراوی ہوتے ہین لہذا ایسے اخلاط مین عفونت جلدی نہین آنے پاتی ہے اور یہ فساد اور خرابی اُنکو عارض نہین ہوتی ہے - اور جو مقدار ایسے اخلاط کی بدن مین جراہم اور یکجا ہوتی ہے بہت جلد اُسکی تحلیل ہو جاتی ہے - ہان اگر بارش مین حد سے زیادہ کمی ہو اور یبوست یعنی خشکی ہوا پر غالب آجائے ایسے وقت بدن مین وہ اخلاط صفراوی پیدا ہونگے جنمین حدت اور تیزی ہوگی اور حمیات حادہ یعنی تیز قسم کی تپین اور غشی وغیرہ وہ بیماریان پیدا کرینگی جو گرمی اور خشکی سے پیدا ہوتی ہین - اسی واسطے بقراط نے کہا ہے اگر بارش بند ہو جائے حمیات حادہ اور تیز اقسام کی تپین پیدا ہونگی - پھر تمام سال بارش نہو اور ہوا مین خشکی کی حالت پیدا ہو جائے مناسب ہے کہ اکثر حالات مین توقع اور چشمداشت مثل ایسی ہی بیماریون کا رکھی جائے - یہ قول بقراط نے اسی واسطے کہا ہے کہ ہواے مذکور بوجہ اپنی خشکی کے بدن مین صفراوی اخلاط پیدا کرتا ہے - مگر جسقدر امراض ایسے وقت پیدا ہونگے وہ بیماریان زیادہ نہونگی - اسلیے کہ جو مقدار اخلاط کی بدن مین پیدا ہوتی ہے وہ بھی کم ہے اور باوجود کم ہونے کے جلدی اُسمین عفونت بھی نہین آتی ہے بوجہ اُسکی یبوست اور خشکی کے - یہی علت اور یہی سبب ہے کہ بارش کی کمی سے بدن کی صحت زیادہ رہتی ہے بہ نسبت کثرت بارش کے - اسلیے کہ بارش سے وہ فضول بدنی زیادہ پیدا ہوتے ہین جو بلغمی ہون اور تر ہون اور اُنسے دماغ پر ہو جاتا ہے - اسکو جاننا چاہیے - یہی وہ باتین ہین جنکو بقراط نے بہ نسبت اُن بیماریون کے کہا ہے جنکو چارون فصلین اُسوقت پیدا کرتی ہین جسوقت کہ ہوا ہر فصل کی اعتدال سے خارج ہو

باب چھٹا اُس تشخیص کے بیان مین جسکو علتین اور بیماریان ہر ایک وقت اوقات سے تمام سال کے عارض ہوتی ہین اور جو تشخیص کہ اوقات سالانہ مین سے ہر ایک سے متعلق ہے

مین کہتا ہون اسکا سمجھنا مناسب ہے کہ بعضی بیماریان کہ بعضے اوقات کے دونون باب مین لکھین کہ ہر فصل مین جاری ہون [illegible]

اگر فصل اپنے مزاج طبیعی پر باقی ہو عارض ہوتی ہین یا کہ مزاج طبیعی سے خارج ہو تب عارض ہوتی ہین - پس یہ بیماریان تمام آدمیون کے بدن مین نہین پیدا ہوتی ہین اور نہ کسی فصل خاص مین تمام افراد انسانی کو عارض ہوتی ہین اور کسی مین نہین ہوتی ہین بلکہ کبھی بعض آدمی اُن بیماریون سے بسلامت رہتے ہین - اور یہ سب بیماریان جملہ اوقات سالانہ مین ایک قوم کو عارض ہوتی ہین اور دوسری قوم کو نہین عارض ہوتی ہین - اسکی وجہ یہ ہے کہ ان بیماریون کے عارض ہونے کا سبب ہوا کا مزاج نہین ہوتا ہے اور نہ فقط ہوا کا حال خاص پر ہونا انکے عارض ہونے کا سبب ہے اور اگر یہی بات ہوتی پس لازم یہ تھا کہ سب آدمی کو مخصوص ایک ہی بیماری اُس فصل مین ہوتی جس بیماری سے اُس فصل کو ہمنے خاص کیا ہے - بلکہ علاوہ ہوا کے کھانے پینے کی چیزین اور ریاضت کے اقسام اور استحمام یعنی نہانے کے طریقہ اور دیگر اقسام تدبیر بدنی کے بھی اِن بیماریون کے اسباب ہوتے ہین - اسلیے کہ یہ سب تدبیرین بھی جب نا مناسب طور سے کیجائینگی ایسے بدن مین فضلات خراب یکجا ہو جائینگے - پھر جب کوئی فضلہ کسی وقت ہیجان مین آئیگا اور جوش اُسمین پیدا ہوگا کسی مرض کو پیدا کر دیگا - یہ بھی ایک دلیل بیماری اس دعوی پر ہے کہ اختلاف ہر ایک بدن کا اپنے اپنے مزاج مین بشرطیکہ مشاکل اور مشابہ اُس ہوا کے ہون جو اعتدال سے خارج ہو گئی ہے یہ اختلاف بھی ایک سبب منجملہ اُن اسباب کے ہے جو ان بیماریون کے پیدا ہونے پر معین اور مددگار ہوتے ہین اور اُنکی مددگاری کی قوت مین اوقات سالانہ سے ہوتی ہے - توضیح اسکی یہ ہے کہ گرم مزاج آدمیون کو اکثر بیماریان اُسی وقت زیادہ عارض ہوتی ہین جسوقت مزاج ہوا کا گرم ہو بہ نسبت اُن لوگون کے جنکے مزاج سرد ہین - اور مرطوب اور تر مزاج کو اکثر بیماریان اُسی وقت عارض ہوتی ہین جسوقت ہوا کا مزاج بھی مرطوب ہو بہ نسبت اُن لوگون کے جنکا مزاج خشک ہو - اور یہی حال مزاج سرد کا اور اُن مزاجون کا ہے جو مرکب ہون کہ یہ سب قسم کے مزاج اکثر تو جب ہی انکو مرض ستاتا ہے جبکہ ہوا کا مزاج مشاکل اور مشابہ مزاج اُسی بدن کے ہو اور جنکے مزاج ہوا کے مزاج سے مشابہ نہون اُنکو کمتر وہ بیماریان عارض ہوتی ہین - کہ ایسے لوگ جنکے مزاج بدن ضد مخالف ہین ہوا کے مزاج کے ہون وہ لوگ ایسے اوقات مین زیادہ صحیح اور تندرست ہوتے ہین اور خوشحالی مین اُنکی بسر ہوتی ہے - اسی واسطے بقراط نے کہا ہے ہر ایک بیماری کا حال کسی وقت اچھا ہو اور کسی وقت خراب ہے - یا ہر ایک سن کی حالت کسی وقت مین اوقات سالانہ سے اچھی ہے اور کسی وقت بری ہے - یا ہر ایک شہر اور بستی کی حالت کہ وہ بھی کسی فصل مین اچھی اور کسی فصل مین خراب ہوتی ہے - یا ہر ایک تدبیر بدنی کہ وہ بھی کسی فصل مین اچھی ہوتی ہے اور وہی تدبیر دوسری فصل مین بری پڑتی ہے - پھر اس مجمل قول کی تفصیل بقراط نے یون کی ہے - ربیع کی فصل مین اور گرمیون کی شروع فصل مین صبیان یعنی لڑکے اور جو لوگ لڑکون کے سن سے قریب ہین نہایت عمدہ حالات پر ہوتے ہین اور صحت اُنکی درجہ کمال پر ہوتی ہے اور اوایل زمانہ کے بعد باقی زمانہ مین صیف کے اور کسی قدر ابتداے زمانہ خریف مین مشائخ یعنی بڈھون کا حال اچھا رہتا ہے اور اوسط اور آخری زمانہ خریف مین اور تمام فصل شتا یعنی جاڑون مین اُن لوگون کے حالات اچھے رہتے ہین جنکا سن درمیان طولیت اور بڑھاپے کے ہے - یہ جو بقراط نے کہا ہے کہ ربیع مین اور اوائل گرما مین لڑکے اور انکے قریب کے سن کے لوگ افضل حالات پر ہوتے ہین - اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ دونون وقت مثال بعض چیزین معتدل ہین - اسلیے کہ ابتداے زمانہ فصل صیف کا مائل بطرف مزاج ربیع کے ہوتا ہے - اور سن لڑکون کا اور نوجوانون کا بھی مائل بمزاج معتدل کی طرف ہوا ہے نہایت موافق دونون کے مزاج کے وہ فصل اور وہی چیز ہو جنکا مزاج معتدل ہو اسلیے کہ حفظ صحت ہر ایک معتدل بدن کا اُسی بدن کے مثل اور مناسب سے ہوتا ہے - اور حفظ صحت اُن بدنون کا جو اعتدال سے خارج ہو گئے ہین [illegible] ہوتا ہے جو ضد اور مخالف اُسی غیر معتدل کے ہو - اور یہ قول بقراط کا کہ باقی زمانہ صیف [illegible] زمانہ اولی کے [illegible] خریف کا [illegible]

خوشحالی پر رہتے ہین - اسکی دلیل یہ ہے کہ یہ دونون وقت مزاج گرم پر ہین اور مشائخ کا مزاج سرد ہے جو مخالف اور ضد مزاج ان فصلون کے ہے یعنے انھین دونون وقتون کے - اور بقراط کا یہ قول کہ باقیماندہ زمانہ خریف اور تمام فصل مین جاڑون کے متوسطین یعنی وہ لوگ جنکا سن درمیان طفلی اور جوانی کے ہے اچھے رہتے ہین - اسکا سبب یہ ہے کہ ان لوگون کے مزاج گرم خشک ہین اور ان دونون وقتون کا مزاج سرد اور تر ہوتا ہے اور متوسطین کا مزاج طرف ضد پر ہے مزاج سے دونون وقتون کے

باب ساتوان اُس تغیر کے بیان مین جو ستارون سے ہوا مین پیدا ہوتا ہے

جو ستارے کہ اُنکے طلوع اور غروب سے ہوا مین تغیر آتا ہے اور سال کے اوقات معینہ مین یہ تبدل اور تغیر ہوا کا ہوا کرتا ہے وہ ستارے یہ ہین ثریا یعنے پروین اور شعری یعنی سہیل اور ذنب الدب الاکبر یعنے بڑا ستارہ بنات نعش کا - ثریا کے طلوع کا وقت بقراط اور جالینوس نے بیان کیا ہے کہ ابتدائے فصل صیف مین ہوتا ہے اور جسوقت کھیتی کی فصل درو ہوتی ہے اور کٹتی ہے - اور تحویل شمس خواہ سنکرانت کے حساب سے جسوقت کہ آفتاب جوزا کے سرے پر آتا ہے اور اوائل ایام ماہ رومی ایار کے ہوتے ہین - ثریا کا طلوع باعتبار اوضاع کواکب یعنے ستارون کے نزدیک اور دور ہونے کے اُسوقت ہوتا ہے جب کہ آفتاب ثریا سے دور ہوجاتا ہے اور شعاع آفتاب سے جرم ثریا کا باہر ہوجاتا ہے - ثریا کا غروب اُس زمانہ مین ہوتا ہے جب آفتاب برج قوس کے سرے پر پہونچے اور وہی زمانہ آغاز سرما کا ہے جب کہ تخم ریزی زراعت کی ہوتی ہے - اور رومی مہینہ کے مطابق اول تشرین دوم مین یہ زمانہ ہوتا ہے (اور ہمارے ہندی مروجہ مہینہ کی رو سے اگھن بدی دشمی کے قریب قریب سمجھنا چاہیے) اور یہ غروب کا زمانہ اُسی وقت ہوتا ہے جب کہ آفتاب طلوع کرے اور ثریا آنکھون سے چھپ جائے - اور طلوع اُسکا شروع زمانہ دوم فصل گرما ہوتا ہے اور اسی زمانہ کا نام بقراط وقت فاکہ یعنے میوہ کی فصل لکھتا ہے - شعری کا طلوع، رومی مہینہ کے حساب سے بیسوین تاریخ تموز کے ہوتا ہے جو درمیانی زمانہ گرمیون کا ہے اور گرمی کی شدت کا یہی زمانہ ہے (اور ہمارے ہندی مروجہ مہینون سے بھادون کی بدی اشٹمی کے قریب قریب ہے - لیکن ذنب الدب اکبر کا طلوع ابتدائے خریف مین ہوتا ہے اور رومی مہینون کے حساب سے بیسوین تاریخ ایلول کی) جو مطابق ہندی مہینہ کے کنوار بدی دسمی کے سمجھنا چاہیے) - ہوا کا بدلنا بسبب نزدیک اور دور ہونے کواکب یعنے ستارون کے آفتاب سے ہوتا ہے - اسلیے کہ آفتاب اگر ستارون کے قریب آجاتا ہے ہواؤن کو گرم کردیتا ہے اور اُسی ہوا کی حرارت مین زیادتی کردیتا ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ جرم آفتاب بسبب ستارون کا جرم بوجہ قرب کے بڑھ جاتا ہے لہذا آفتاب تنہا جسقدر گرمی پیدا کرتا تھا اُس سے زیادہ ہوا مین گرمی آجاتی ہے خصوصاً اگر ستارے بڑے بڑے اور سیارہ کے اقسام سے ہون - اور ثوابت ستارے بھی اگر جرم اُنکے بڑے ہون سیارہ اور چلتے ہوے ستارون کی مثال جیسے مشتری اور زہرہ اور مریخ - اور ثوابت جنکی مقدار گردن برابر مشتری اور زہرہ کے ہے جیسے کلب الجبار نام کا ستارہ اور اسی کو شعری عبور بھی کہتے ہین اور جو جو ستارے کہ اُنکے مشابہ پیمائش مین اپنے جرم کے ہین اُن ستارون سے جو قریب منطقۃ البروج کے ہین یعنی اُس دائرہ کے قریب ہین جسپر بارہ برجون کے نشان فرض کیے جاتے ہین - یہ ستارے بھی اگر ایک جماعت انھین سے دن کو طالع اور نمایان ہو اور آفتاب کے ہمراہ ہو تو یہ بھی اپنی حرکت سے ہوا کو گرم کردیتے ہین اسلیے کہ انکی حرکت جو علاوہ حرکت آفتاب کے ہوا مین ہوتی ہے اس حرکت کی گرمی بھی ہماری ہوا سے متصل پر بڑھتی ہے اور تجفیف یعنی خشکی پیدا کرنے والی انکی حرکت بھی علاوہ حرکت آفتاب کے ہوتی ہے - پھر اگر زمانہ گرما کا ہو گرمی زیادہ ہوجائیگی - اور اگر زمانہ جاڑون کا ہو سردی مین کمی ہوگی - اور جسوقت یہ ستارے آفتاب سے دور واقع ہوجاوین اور کوئی بڑا ستارہ انھین سے دن کو جاوے اور طلوع نہ کرے اُسوقت ہوا سرد ہوگی پھر اگر فصل گرمی کی ہے ہوا مین گرمی کم ہوگی - اور اگر فصل

جاڑون کی ہر سردی زیادہ ہوگی

باب آٹھوان ہوا کا تغیر ریاح کی وجہ سے

ہوا کا تغیر ریاح کے سبب سے اسکو اب ہم بیان کرتے ہین - پہلے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ریاح سے کیا مراد ہی - ریح ایک خشک بخار ہی جو زمین سے تحلیل ہوکر اٹھتا ہی - اس بخار کا مزاج مناسب مزاج اسی زمین کے ہوتا ہی جسکے اجزا کی تحلیل سے یہ بخار پیدا ہوا ہی - ریاح کا مزاج اسی جہت سے مختلف ہوتا ہی جس جہت سے یہ ریاح چلتی ہین یعنے جدھر سے ریاح خواہ آندھیان اٹھتی ہین اور بجہت تغیر مزاج اسی زمین کے جدھر سے یہ ریاح اٹھے ہون کہ آفتاب کے گذرنے سے جیسا مزاج اس زمین کا ہوگیا ہو خواہ جسقدر دوری اور بعد اس زمین کو آفتاب سے ہو - جہات چار تجویز ہوے ہین جنوب یعنے دکھن - اور شمال جسکو اُتر کہتے ہین اور مشرق جسکو پورب کہتے ہین - اور مغرب یعنی پچھم - جنوب یعنی دکھن اس جہت کا نام ہی کہ جب ہم طلوع آفتاب کے مقام کی طرف منھ کرکے کھڑے ہون پس آفتاب کے نکلنے کی داہنی طرف جو سمت ہی وہی دکھن کہلاتا ہی - اور یہ جہت حار رطب یعنی گرم اور تر ہی - گرمی اسکی اسوجہ سے ہی کہ آفتاب جب اپنے اوج یعنے بلندی کے مقام سے اُترتا ہی اسی جہت مین اسکا انحطاط ہوتا ہی یعنے اسی طرف جھکتا ہی اور رطوبت کی وجہ اس جہت مین یہ ہی کہ بحر یعنے سمندر کا بخار رطب اسی طرف محلل ہوتا ہی اور بخار یابس یعنی خشک بخار سے آمیختہ ہو جاتا ہی - اسلیے کہ دریاے مذکور کی مقدار اس طرف زیادہ ہی - اور یہ بھی دلیل ہی کہ یہ جانب پست اور نیچی ہی - اور جو ریح اس طرف سے اٹھتی ہی اسکا مزاج گرم اور تر ہوتا ہی - اور ریح کا نام جنوب ہی اور ہندی مین اسکو دکھنہر کہتے ہین - شمال یعنے اُتر کی جہت وہی ہی جو مقابل جہت جنوب کے ہی - اور یہ جہت آفتاب کے طلوع کی جگہ سے بائین طرف ہی جب کہ آفتاب کی طرف منھ کرکے کھڑے ہون - اُتر کی جہت کا مزاج سرد خشک ہی - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ آفتاب کا گذر اس جہت سے اور مقام پر ہوتا ہی - اسلیے کہ آفتاب جب شمالی جگہ کی انتہا تک پہونچتا ہی (یعنے میل کلی پر جو خط استوا سے ساڑھے بائیس درجہ اُتر طرف ہی جو مساوی تیرہ سو پیدرہ میل انگریزی کے ہی) اُسوقت آفتاب اپنی اوج کے فلک پر یعنے بلندی پر ہوتا ہی پس بحالت اوج کے آفتاب زمین سے بہت ہی دور ہوتا ہی - اور ریح جو اُتر کی طرف سے برانگیختہ ہوتی ہی اسکو باد شمال خواہ اُتر ہری ہوا کہتے ہین اس ہوا کا مزاج بھی سرد خشک ہی - مشرق یعنے پورب کی جہت وہی ہی جدھر سے آفتاب طلوع کرتا ہی اور برآمد ہوتا ہی اور یہ جہت معتدل ہی اسلیے کہ آفتاب روزانہ اسی جہت سے طلوع بھی کرتا ہی اور اسی جہت کو چھوڑ بھی دیتا ہی پس اسمین حرارت کچھ عمل کرنے نہین پاتی اسلیے کہ آفتاب اس جہت مین ثابت اور برقرار نہین رہتا ہی - اور برودت بھی اس جہت مین اثر نہین کرسکتی اسلیے کہ آفتاب زمانہ دراز تک اس جہت کو چھوڑ نہین دیتا - جو ہوا پورب کی طرف سے اٹھتی ہی اسی کو صبا کہتے ہین اور ہندی مین پروا ہوا اسی کو کہتے ہین پروا کا مزاج معتدل ہی (یعنے ان ملکون مین جہان کا مصنف رہنے والا ہی خواہ یونان کے بلاد مین) مگر پروا ہوا کسیقدر گرمی اور خشکی کی طرف مائل ہی - اسی طرح جہت مغرب یعنی پچھم کی جہت کہ وہ بھی معتدل ہی مثل مزاج جہت مشرق کے - لیکن مغرب کی جہت برودت اور رطوبت کی طرف مائل ہی - اسی طرح جو ہوا پچھم سے بہتی ہی اسکا مزاج بھی سرد تر ہی اور اسی ہوا کو دبور یعنے پچھوا کہتے ہین - یہیان چارون ہوا کا تھا جو بمنزلہ جنس کے اپنی انواع کے واسطے ہین اور یہ اُتر ہری اور دکھنہر اور پروا اور پچھوا ہین - اسی آبادی مین دنیا کی آٹھ اور ہوائین چلتی ہین اور انکی کیفیت کہ ہر ایک ہوا سے چہارگانہ مذکورہ بالا کے متصل سے دو دو ہوائین بھی چلتی ہین - اسکا بیان یہ ہی کہ دکھن کی ہوا خواہ جہت جنوب کے دونون گوشون سے بھی ایک ایک ہوا چلتی ہی - ایک پورب اور دکھن کے گوشہ سے (جس گوشہ کو ہندی زبان مین اگنی کے حساب سے

باٹ کہتے ہین) اِس ہوا کا نام نعامی ہی - دوسری دکھن اور پچھم کا گوشہ (جسکو جوتشی کے شما مین اگن کہتے ہین) اس ہوا کا نام [illegible] ہی
اسی طرح اُتر کے دونون گوشہ سے بھی دو ہوائین چلتی ہین ایک تو اُتر اور پورب کے کونہ سے (جسکا نام ایسان ہی) اور اس ہوا کا نام مقنع ہی
دوسری اُتر اور پچھم کا گوشہ (جسکو بیرت کہتے ہین) اس ہوا کا نام جربیا ہی - اسی طرح دونون پہلو سے مشرق کے بھی دو ہوائین چلتی ہین
اور دونون پہلو سے مغرب کے بھی دو ہوائین چلتی ہین (اور مراد پہلو سے نقطہ درمیانی مغرب اور مشرق داہنی بائین کی مسافت ہی) دونون
ہوائین پورب کے دونون پہلو سے چلتی ہین ایک تو وہ جو ٹھیک سمت مشرق کے دکھن طرف سے ہٹی ہوئی چلے - اسی کو مطلع شتوی کہتے ہین
یعنے جاڑون مین جہان سے آفتاب نکلتا ہی اسی ہوا کا نام اریت ہی - اور دوسری ہوا خاص پورب سے اُتر طرف ہٹ کر چلتی ہی اور اس
مقام کو مطلع صیفی کہتے ہین یعنے گرمیون مین جہان سے آفتاب نکلتا ہی اور اس ہوا کا نام مقنع ہی - جو دو ہوائین پچھم کے دونون جانب سے
نکلتی ہین ایک تو وہ ہی جو شمال کی طرف ہی اور یہی نقطہ مغرب صیفی کا ہی یعنے آفتاب گرمیون مین اسی جگہ غروب کرتا ہی اس ہوا کا نام تجوہ
رکھا گیا ہی - اور دوسری ہوا مغرب کے اس پہلو سے آتی ہی جو متصل جنوب کے ہی یہ وہ جگہ ہی جہان آکے آفتاب جاڑون مین غروب کرتا ہی
اسی کا نام حریون ہی مترجم کو اس مقام پر اتنی بات ضرور کہنی ہی کہ مشرق اور مغرب کے دو نقطہ تو وہی ہین جو خط استوا پر پچھم اور پورب
فرض کیے جائین یہ دونون مشرق اور مغرب حقیقی ہین اسکے علاوہ چونکہ آفتاب خط استوا کے شمال مین ساڑھے بائیس درجہ یعنے
تیرہ سو پندرہ میل شرعی کہ ہر ایک میل ہزار ہاتھ کا ہوتا ہی - اور اسی طرح تیرہ سو پندرہ میل خط استوا سے بطرف جنوب کے جاتا ہی پس آخری
روز جاڑون کا جس نقطہ پر آفتاب طلوع کرتا ہی تا آخر روز گرمیون کے جو نقطہ طلوع کا ان دونون نقطون مین ۴۵ پینتالیس درجہ یعنی دو ہزار چھسو
تیس میل شرعی کا ہوا اور یہی کیفیت مغرب کی بھی ہی - اب مغرب اور مشرق حقیقی کے سوا اور جتنے مغرب و مشرق کے نقطہ ہین سب یا تو بطرف
شمال مغرب اور مشرق حقیقی کے ہین یا بطرف جنوب کے ہین - پھر ہر ایک شہر اور بلد جو کہ خط استوا کے اُتر تیرہ سو پندرہ میل کے اندر ہی اُس
بلد پر آفتاب سال مین دو دن گذرتا ہی ایک تو جب خط استوا سے اُتر کو چلے اور تیرہ سو پندرہ میل تک آجائے دوسرا وہ دن ہی جب اُتر سے
پلٹے اور پھر خط استوا کی طرف ہٹے پس ایسے بلد کا مغرب اور مشرق صحیح تو وہی نقطہ ہی جس دن آفتاب اس بلد کی سمت راس پر گذرتا ہی مگر یہ نقطہ
مشرق اور مغرب اُس نقطہ سے اُتر طرف ہی جو حقیقی مشرق مغرب ہی یعنی خط استوا پر واقع ہی - اب معنی کلام مصنف کے مطلع صیفی و مطلع شتوی کے
اچھی طرح سے کھل گئے اور اسی طرح مغرب صیفی اور مغرب شتوی بھی معلوم ہو گیا پس تحویل حمل سے آفتاب مغرب اور مشرق حقیقی پر طلوع غروب کر کے
اُتر کو آتا ہی یہی پہلو مشرق اور مغرب کا شمالی ہی - اور تحویل میزان سے آفتاب خط استوا کے جنوب کو جاتا ہی اب مطلع شتوی اور مغرب شتوی
اسی دن سے سمجھنا چاہیے زیادہ اس سے لکھنا کچھ ضرور نہین ہی متن اب یہ سب بارہ ہوا شمار مین آچکی ہین - مگر جو ہوائین کہ مشہور اور
معروف ہین اور زیادہ چلتی ہین اور وہی بمنزلہ بنیاد جنس کے ہی ان چارون کے نام اُترہری اور دکھنہر اور پوروا اور پچھوا ہین اور ہر ایک
ہوا کا مزاج انہین سے وہی ہی جو ہمنے اوپر لکھا ہی - اب وہ آٹھون ہوائین جو باقی رہین اُنکے مزاج کی صورت یہ ہی کہ مزاج ہر ایک ہوا کا
اُس جہت کے مزاج سے ناقص ہی جدھر سے کہ چلتی ہی اور اُسکا مزاج مائل اُس جہت کی طرف ہی جدھر کو دب کر بہے مترجم مثلاً نعامی ہوا
جو دکھنہر کی ایک قسم ہی دکھن سے چلتی ہی اور بطرف پورب اسکو میلان ہی پس اسکا مزاج دکھنہر کے مزاج سے جو گرم تر ہی ناقص ہی اور پوروا کے
مزاج کی طرف جو معتدل ہی مائل ہوگا متن ان کے [illegible] ریاح کی ہوا کے مزاج کو اپنے مزاج کی طرف بدل دیتی ہی اور بدن ہمارے انسانی مین
ایک تاثیر خاص کرتی ہی کہ وہ تاثیر اور قسم کی ہوتی ہی تو ملتی ہی - باد شمال یعنی اُترہری کا یہ حال ہی جب یہ ہوا چلتی ہی بدن کو قوت دیتی ہی

اور اُسکو سخت کر دیتی ہو اور ارواح اور اخلاط کو صاف کر دیتی ہو اور دماغ کو صحیح کر دیتی ہو اور جوہر کو صفائی دیتی ہو اور اُنکی تلطیف کرتی ہو یعنے
حواس مین پاکیزگی اور لطافت پیدا کرتی ہو اور حرکت جسم کو قوی کرتی ہو اور اشتہا کو زیادہ کرتی ہو اور قوت ہضم کی پیدا کرتی ہو۔ سادہ کے
اقسام کی ریزش کو بطرف اعضاے بدنی کے منع کرتی ہو۔ اور اسکا سبب یہ ہو کہ اُتر ہری ہوا ظاہر بدن مین سردی پیدا کرتی ہو پس
حرارت اصلی اور غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہو اور اندر جاکر مجتمع اور فراہم ہوتی ہو اور حرارت غریزی مین بوجہ یکجا ہوجانے کے قوت
آجاتی ہو۔ اور اعضاے باطنی کو استوار کر دیتی ہو اور ان سب باتون کی اصلاح اور درستی کر دیتی ہو۔ مگر یہ بھی ہو کہ اُتر ہری ہوا چلنے سے
کھانسی کو ہیجان اور غلبہ ہوتا ہو اور سینہ کا درد بھی زیادہ اُٹھتا ہو۔ اسلیے کہ آلات تنفس مین یہ ہوا خشکی پیدا کرتی ہو اور قبض شکم
پیدا کرتی ہو پیشاب کو بند کرتی ہو۔ اور آنکھون مین لذع اور سوزش پیدا کرتی ہو۔ اور جو بدن سرد مزاج کے ہین اُنکو مضر ہو۔
دکھنہری ہوا بدن کو ڈھیلا کر دیتی ہو اور پٹھون کو بھی ڈھیلا کرتی ہو اور ارواح اور اخلاط اور حواس مین کدورت پیدا کرتی ہو۔ اسی سبب سے
گرانی گوش پیدا کرتی ہو کہ آدمی اونچا سُننے لگتا ہو اور آنکھ مین غشاوہ یعنے جھلی پیدا کرتی ہو کسل اور ماندگی پیدا کرتی ہو۔ اور حرکت کو
ڈھیلی اور سست کر دیتی ہو۔ اور درد سر کو زیادہ برانگیختہ کرتی ہو۔ اور مرگی کے دورہ مین حرکت پیدا کرتی ہو یعنے دورے آنے لگتے ہین
اشتہا کم کر دیتی ہو اور ہضم کو ضعیف کر دیتی ہو۔ اسکی وجہ یہ ہو کہ یہ دکھنہری ہوا گرم اور تر ہو پس دماغ مین تر فضلہ بھر دیتی ہو۔ اور جسقدر
اعراض کہ بقراط نے انکو اس ہوا کے چلنے مین لکھا ہو سب رطوبت دماغ کے تابع ہین۔ اسلیے کہ دماغ حواس خمسہ کی جڑ ہو۔ اور ضعف
قوت اشتہا اور کمی ہضم کی تابع اس امر کی ہو کہ مواد بلغمی سر سے معدہ کی طرف اُترتے ہین۔ پوروا اور پچھوا چونکہ دونون کا مزاج معتدل ہو
لہذا بدن کا حال ان دونون کے چلنے سے معتدل اور صحیح اور میانہ رہتا ہو۔ اور باقیماندہ ریاح کا یہ حال ہو کہ ہر ایک ریح وہی فعل
کرتی ہو اور اُسکی تاثیر قریب قریب اُسی ہوا کے ہو جو ہوا اُسی جانب سے چلتی ہو یعنے جسکے پہلو سے یہ ریح برانگیختہ ہوئی ہو پس
اسی طرح سے مزاج ہوا کو ریاح متغیر کرتی ہین

باب نوان ہوا کا تغیر نسبت بلاد اور شہرون کے

ہوا کا تغیر بسبب اختلاف بلاد اور شہرون کے اُسکی یہ صورت ہو کہ شہرون کی ہوا مین تغیر پانچ اسباب مین سے کسی ایک
یا زیادہ سبب سے ہوتا ہو۔ ایک تو نواحی یعنے چارون سمتین۔ دوسرے ارتفاع اور انخفاض یعنے اونچا نیچا ہونا شہرون کا
تیسرے مجاورت یعنی قرب پہاڑ کا۔ چوتھے مجاورت بحر یعنے قرب دریا کا۔ پانچوین طبیعت مٹی اُسی شہر کی وجہ سے۔ ہوا کا تغیر
شہرون مین بموجب نواحی کے اور یہی سبب بڑا سبب ہو بلاد کی ہوا کے بدل دینے مین اور یہی سبب سب سے زیادہ ظاہر اور نمایان ہو
بہ نسبت اور چارون اسباب کے۔ اور نواحی جس طرح کہ ہم اوپر لکھ چکے چار سمتون کو کہتے ہین جدھر سے چارون ہوائین چلتی ہین
اُتر ہری اور دکھنہرا اور پچھوا۔ شہرون کا یہ حال ہو کہ بعض شہر دکھن طرف بستے ہین اور بعض بلاد اُتر طرف کچھ پورب طرف
ہین اور کچھ پچھم طرف آباد ہین۔ جو شہر اُتر طرف ہین اُن شہرون کی ہوا کا مزاج سرد خشک ہو اور جو انھین سے قطب شمالی کے
نیچے ہین اور یہ وہی شہر ہین جنکے اوپر دونون ستارہ دب الاکبر اور دب الاصغر پھرا کرتے ہین اور فرقدان بھی انھین شہرون کے
سر پر ہین جیسے شہر صقالیہ کے اُنکی سردی اور خشکی بہت زیادہ ہو اور پانی بھی اُن شہرون کا یہی مزاج رکھتا ہو اور ہوا بھی اُن
شہرون کی صاف ہو اور اُن شہرون کے رہنے والون کے بدن صحیح ہین اور رنگ اُنکے خوشنما اور سرخ ہین اور بدن اُنکے

نرم اور ملائم - یہ لوگ بہت شدید قوی تن زور آور انکے سینہ کشادہ چوڑے - پنڈلیان باریک ہوتی ہین - اسکا سبب یہ ہی کہ حرارت غریزی
انہین اندر بدن کے ٹھہری رہتی ہی اسی سبب سے انکے سینہ چوڑے اور کشادہ ہوتے ہین - پنڈلیون کے باریک ہونے کا سبب یہ ہی کہ حرارت
انکے بدن کی اوپر کے اعضا کی طرف چڑھتی ہی - اسی واسطے انکے سر اور انکے تمام بدن قوی ہوتے ہین - اور عمر انکی طولانی ہوتی ہی اخلاق
اور عادات انکے وحشیانہ ہوتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ صفراوی حدت کا سر غلبہ ہوتا ہی - عورتین انکی حاملہ کم ہوتی ہین مگر اسقاط حمل
یہ عورتین نہین کرتی ہین - اسکا سبب ہوا کی سردی اور خشکی اور بچہ کے جننے مین ان عورتون پر دشواری اور سختی گذرتی ہی اسلیے کہ
خشکی انپر غالب ہی اور شکم انکے بھی خشک ہین - تر انکو بہت جلد آجاتی ہی اور آسانی سے ہوتی ہی - اشتہاے طعام ان عورتون کی قوی
ہوتی ہی اور ہضم بھی بخوبی انکو ہوجاتا ہی - اسکا سبب یہی ہی کہ حرارت غریزی انکے بدن کے اندر ٹھہری ہوئی ہی اور انکے معدہ سے
ہر وقت ملاقی ہو رہی ہی - شراب یعنے پینے کی خواہش انہین ضعیف ہوتی ہی - اسکا سبب یہ ہی کہ انکی خورش زیادہ ہوتی ہی اور بے حساب
کھاتے چلے جاتے ہین - اور شاید کہ یہ امر ناممکن ہی کہ زیادہ خوری کے ہمراہ زیادہ پینے کی خواہش جمع ہوجائے - اکثر ان لوگون کو رگ کا
پھٹ جانا اور شگافتہ ہوجانا عارض ہوتا ہی اور جو جھلی کہ شکم پر کھنچی ہوئی ہی جسکو صفاق کہتے ہین وہ بھی اکثر انکے بدن مین پھٹ جاتی ہی
اسکا سبب یہ ہی کہ بسبب برودت اور سردی کے اسی جھلی کی خشکی اور اینٹھن بڑھ جاتی ہی لہذا شگافتہ ہوجاتی ہی - اکثر ان بلاد کے مردون کو جو
امراض عارض ہوتے ہین وہ یہ ہین ذات الجنب یعنے پسلی کا درد اور ذات الریہ اور تمام امراض حادہ جو تیز مادہ سے پیدا ہوتے ہین -
اور سینہ اور پھیپھڑہ سے خون تھوکنا اور آشوب چشم اور رعاف یعنی نکسیر چلنی - اور زیادہ تر یہ بیماریان جوان مردون کو عارض ہوتی ہین
خصوصاً گرمیون کی فصل مین - سبب اسکا انکے مزاج کی سخونت اور گرمی ہی اور وقت کی گرمی - ذات الجنب کا پیدا ہونا اُسکا سبب اُنکے
بطون اور اندرونی اعضا کی خشکی ہوتی ہی اور حرارت کا اوپر چڑھنا بطرف سینہ کے - نفث المدہ یعنی پیپ تھوکنا سینہ سے اسکا سبب
انہین یہ ہی کہ آلات تنفس کو ہوا کی سردی سے خشکی عارض ہوتی ہی - آشوب چشم کا سبب انہین یہ ہی کہ جس شخص کا سن تیس برس سے کم ہی
اُسی کو آشوب چشم زیادہ عارض ہوتا ہی اور اُسی پر اسکی صعوبت اور دشواری زیادہ ہوتی ہی - عورتون مین انکے عقر یعنے بانجھ ہونے کا
مرض عارض ہوتا ہی کہ حاملہ نہین ہوتی ہین - اور حیض زیادہ آنا ولادت حمل مین دشواری ہونی - دودھ مین کمی اور سل کی بیماری عارض
ہوتی ہی - لڑکون کو انکے قروالماء یعنے فتق آبی کا مرض ہوتا ہی - عقر کا مرض عورتون مین اسواسطے ہوتا ہی کہ وہ حیض سے پاک نہین
ہوتی ہین اور بالکل صفائی انکو نہین ہوجاتی ہی - اسلیے کہ انکے منی کی رطوبات اور پانی جسقدر ہین سب سرد ہین اور بسبب غلبہ یبوست کے
انمین خشونت بھی ہی اور انکی منی کو تغیر بطرف نطفہ کے دشواری سے ہوتا ہی - دشواری ولادت کا سبب انہین یہ ہی کہ انکے مزاج مین
سردی ہی اور خشکی بھی ہی - دودھ کی کمی کی وجہ یہ ہی کہ دودھ انکے پستان مین جم جاتا ہی اور کم ہوجاتا ہی بسبب اسکے کہ پانی کی سردی جو
دودھ کو لگتی ہی اسی سے بستہ ہوجاتا ہی - سل کا مرض انکو اس سبب سے عارض ہوتا ہی چونکہ ولادت بچہ کی انہین دشواری ہوتی ہی اور
بڑی صعوبت سے لڑکا جنتی ہین پس جو رگ کہ سینہ اور پھیپھڑہ مین ہی پھٹ جاتی ہی اور اسی رگ کے پھٹنے کے تابع سل کی بیماری ہی -
لڑکون کے بیضون مین پانی اُترنے کا مرض اُسی وقت تک رہتا ہی جب تک چھوٹے بچے ہین اور جب انکا سن بڑھا اور بڑے ہوے
یہی پانی سوکھ جاتا ہی - کبھی ایسے شہرون کے آدمیون کو مرگی بہ ندرت اور کمی عارض ہوتی ہی لیکن یہ بیماری نوخیز آدمیون مین جنکی عمر ابھی
کم ہو انھین کو عارض ہوتی ہی مگر جب ہوتی ہی تو عظیم اور سخت ہوتی ہی پس یہی حالات اُن لوگون کے ہین جو اُتر کے شہرون مین رہتے ہین

جو شہر کہ طرف جنوب کے آباد ہین اُنکے حالات ضد مخالف ہین حالات سے اُنکے ہین جو بطرف شمال کے رہتے ہین۔ اور یہ اسواسطے ہے کہ مزاج ہوائے
جنوبی کا گرم اور تر ہے اور کیفیت اُسکی خراب ہے اور عفونت اُسمین زیادہ آتی ہے۔ پانی ان شہرون کے کھاری اور نمکین ہین اور کدر یعنے میلے اور
گدلے ہوتے ہین اور بھاری اور گاڑھے ہوتے ہین اور زمین کی سطح ظاہری پر جاری رہتے ہین۔ رنگ اِن ملکون کے باشندون کے سیاہ
اور تن و توش انکے خشکیدہ اور سوکھے اور کھر کھرے ہوتے ہین۔ اور دماغ ان لوگون کے بلغمی یعنے سست کردار اور بلغمی ہوتے ہین انکے سر سے
پیٹ مین بلغم اُترتے رہتے ہین بمقدار کثیر لہذا انکی اشتہا اور بھوک کم ہوجاتی ہے اور پیاس بھی اُنکو کم لگتی ہے۔ ہضم انکے ضعیف ہو جاتے ہین اور
یہ خرابی بسبب انکے مزاج کی برودت کے ہوتی ہے۔ اسلیے کہ حرارت غریزی اسکے بدن سے تحلیل پاتی ہے اور برودت یعنے سردی انکے بدن کے اندر
چلی جاتی ہے اسی وجہ سے اسکے بدن کمزور اور ضعیف ہوجاتے ہین اور نرم بلغمی ہوجاتے ہین۔ اور خمار تھوڑی سی شراب پینے سے انھین جلد
آجاتا ہے اور یہ بات اس سبب سے ہے کہ انکے سر اور بدن ضعیف ہوتے ہین اور رنگ انکے بدن کے متغیر اور خراب بدنما ہوتے ہین اور اخلاق مین
سکون اور درنگ ہوتا ہے۔ عمرین انکی کوتاہ اور جو قروح اور زخم انکے بدن مین پڑجاتے ہین بدشواری اچھے ہوتے ہین اور دیر مین اُنکا اندمال
ہوتا ہے یعنے دیر مین بھرتے ہین اسلیے کہ بدن مین رطوبت زیادہ ہے اور اُس رطوبت مین عفونت بسرعت اور جلد آجاتی ہے اور اخلاط انکے بدن مین
جلد متعفن ہوجاتے ہین۔ اکثر جو بیماریان کہ انکے مردون کو لاحق ہوتی ہین۔ خون کے دست اور ذرب یعنی اسہال کہنہ اور وہ تپین جو انبا کے
نام سے مشہور ہین جنکا زمانہ بقا دیر تک رہتا ہے اور وہ تپین جو فصل سرما کی خاص ہین۔ اور آشوب چشم جو تیز ہو اور مدت اُسکی کوتاہ ہو۔ اور
بواسیر۔ اور جو مرد پچاس برس سے اُسکا سن تجاوز کر جائے اُسکو فالج کا عارضہ عارض ہوتا ہے۔ عورتون مین انکے نزف دم یعنی خون کا نکلنا
کسی راہ سے یا رحم سے اور اسقاط حمل کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ اور صبیان یعنے لڑکون کو مرگی اور ربو یعنی سانس پھولنے کا مرض ہمراہ کھانسی کے
عارض ہوتا ہے۔ جو بیماریان انکو بندرت اور بہت کم عارض ہوتی ہین وہ ذات الجنب یعنی درد پہلو اور ذات الریہ جو پھیپھڑے کی بیماری ہے اور
حمیات محرقہ یعنے صفراوی تپین ہین۔ اور شاید کہ یہ امراض سوائے جوان مردون کے اورون کو نہین عارض ہوتے اسلیے کہ مزاج انکے
گرم اور تر ہین۔ وہ سبب جس سے یہ بیماریان انکو بندرت اور کمی عارض ہوتی ہین یہ ہے کہ انکی شکم نرم رہتے ہین یعنے ہمیشہ اجابت انکو پتلی ہوا کرتی ہے
اور قبض طبیعت کبھی نہین ہوتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ فضلہ براز انکے بدن سے پیہم نکلا کرتا ہے۔ یہ حال اُن لوگون کا ہے جو رہنے والے جنوبی شہرون کے ہین
لیکن جو شہر کہ پورب کی طرف آباد ہین پس ہوا اُن ملکون کی صاف ہے اور خشک ہے حرارت اور برودت مین معتدل ہے جیسا کہ مزاج فصل ربیع کا ہے
پانی اِن ملکون کے اسی سبب سے خوب صاف ہوتے ہین اور شیرین اور زود ہضم خوشگوار بارش آسمانی کا پانی ہو خواہ چشمہ سے زمین سے برآمد
ہوا ہو اسلیے کہ آفتاب کی دھوپ اُنکو صاف کر دیتی ہے کہ زمانہ طلوع آفتاب اُسی پانی پر گذرتا ہے۔ وہان کے پانی شور اور نمکین نہین ہوتے اسلیے کہ
دھوپ اُنپر دیر تک نہین ٹھہرتی۔ اور نہ یہ پانی خام اور بے نضج کے ہوتے ہین اسلیے کہ آفتاب اِن ملکون سے بہت دور نہین جاتا ہے۔ رنگ اسکے
بدن کے سرخی اور سپیدی آمیز ہوتے ہین جیسے سرخی اور سپیدی کو انکے بدن لیگئے ہین یعنے دونون رنگ بدن مین سما گئے ہین۔ گوشت
انکے بدن مین زیادہ ہوتا ہے آوازین انکی صاف بدن انکے صحیح اور قوی۔ امراض اور بیماری انکے بدن مین تھوڑی۔ صورتین
انکی خوب اور جمیل جیسے پاکیزہ خواہ پیاری صورت۔ اخلاق انکے کریم اور بزرگ۔ گھانس اور اقسام گیاہ کی پیدا وار اُنکے
ملکون مین زیادہ۔ درخت انکے ملکون مین بڑے بڑے۔ ولادت اطفال کی انہین زیادہ۔ یہ سب امور اسی وجہ سے ہوتے ہین کہ
اعتدال کیفیات کا سبب حالت کی خوبی کا ہوتا ہے اور ہر فعل کو تمام اور پورا کر دیتا ہے۔ انہین اطراف کے آدمیون مین تیزی اور تندی مزاج کی نہین ہوتی

نہ غضب اور غصہ اور نہ شدت اور سختی مزاج کی اسلیے کہ یہ لوگ سکون اور آرام کے لوگ ہین اور نرمی فروتنی انکا شعار ہو اور غضب اور غصہ بروقت
خروج مزاج کے اعتدال سے پیدا ہوتا ہو سوا نہین وہ بات ہی نہین کہ اعتدال سے انکی حرارت خارج ہو جائے۔ مغرب اور پچھم طرف کے شہرون کی
ہوا اعتدال سے گذر کر کسیقدر حرارت اور رطوبت کی طرف مائل ہوتی اور غلیظ ہوتی ہو صاف نہین ہوتی پانی ان بلاد کے مائل بکدورت اور تغیر اسلیے کہ
شعاع اور حرارت آفتاب کی صبح کے اوقات مین ان پانی کی سطح پر نہین پڑتی تاکہ یہ پانی پک جائین اور انمین نضج آجائے خواہ انکی ہوا مین تنگی آجائے۔ اسی وجہ سے
بیماریان ان شہرون مین زیادہ ہوتی ہین اور رنگ انکے متغیر ہوتے ہین اور قوت انکی ضعیف ہوتی ہو۔ اور سبب ان سب امور کا یہ ہو کہ گرمی کی فصل مین انکو
صبح کے وقت ہوا کی سردی پہونچتی ہو اور رات کو آفتاب کی گرمی پہونچتی ہو پس انکے شہرون کی ہوا کی گرمی اور سردی کا اختلاف ایک دن مین ہوا کرتا ہو
جیسے فصل خریف کا یہی حال ہو۔ اسی وجہ سے آواز ان لوگون کی بیٹھی ہوئی خواہ بیٹھی ہوئی ہوتی ہو۔ سب بیماریان انکو جملہ اوقات سال مین
عارض ہوتی ہین۔ مراد یہ ہو کہ چارون فصل کے امراض چارون فصل مین انکو عارض ہوتے ہین۔ یہ بیان تغیر ہوا کا بسبب نواحی اور سمتون کے تھا
یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ جو شہر زمین سے درمیان ان سمتون کے آباد ہو اُسکے ہوا کا مزاج مطابق اُسی سمت کے ہوگا جدھر یہ شہر زیادہ قریب ہو اور
اور جو سمت دوسری باقی رہی اُسکے مزاج کی شرکت اس شہر کے مزاج مین اُسیقدر ہوگی جسقدر اُس سمت سے اسکو قرب اور بعد ہو۔ اور اگر ٹھیک
بیچ مین دونون سمتون کے پڑیگا مثلاً پورب اور اُتر کے بیچ مین ہو اُسکے مزاج مین درمیانی پورب اور اُتر کے دونون مزاجون کی ہوگی۔ اسکو جاننا چاہیے
اونچے اور نیچے ہونے کی وجہ سے ہواے بلدان یعنے شہرون کی ہوا کا تغیر اُسکا یہ حال ہو جیسا اب مین لکھتا ہون۔ جو شہر بلند اور اونچا ہو اُسکی ہوا
صاف اور پاک ہوتی ہو اور مزاج اُسکا سرد ہوتا ہو۔ سبب اسکا یہ ہو کہ ہواے شمالی اونچے مقامات سے چلتی ہو۔ اور پانی بھی ایسے شہرون کے
صاف اور شیرین ہوتے ہین اور رہنے والے ایسے شہرون کے حسین اور خوبصورت اور رنگ کے اچھے ہوتے ہین بدن اُنکے قوی اور صحت
بدنی سے متصف بیماری اُنمین کمتر جراحت مین بڑے ہوتے ہین اسلیے کہ صاف ہوا کو بذریعہ استنشاق کے اندر اپنے بدن کے پہونچاتے ہین
جو ہوا کہ اونچے اور بلند مقامات سے اُنکے شہرون مین آتی ہو اسی وجہ سے یہ لوگ نرم بدن اور بامحبت اور صاحب سکون ہوتے ہین
اور کد یعنی مشقت اور تعب پر انکو صبر اور برداشت نہین ہوتی۔ جو شہر کہ پست اور نیچے مقامات مین آباد ہین جو گہری جگہ جا پڑے ہین
جیسے کسی گڑھے اور مغاک مین کوئی گانون آباد ہو خواہ جیسے کوئی اور اندارہ مین کوئی بستی بس جائے پس بارش جاڑون کے فصل کی
انکو غرق کردیگی اور ڈبو دیگی اسلیے کہ اونچے مقامات مین جو پانی برسیگا ایسی بستیون کو ڈبو دیگا جاڑون مین تو ان شہرون کا یہ حال
ہوگا اور گرمیون مین اُنکو پیاس زیادہ لگیگی پھر وہی سڑا ہوا پانی جو گڑھون مین مدت سے جمع ہورہا ہو اُسکو خواہ جھیلون کا پانی اور
تنگ جگہ کا پانی جسمین پانی پھیل نہین سکتا اور جھیل کا پانی خواہ تالاب کا جو بستہ ہو اور جاری نہین ہوسکتا ہو اُسی کو شدت مین
پیاس کے پیا کرینگے۔ اُتر ہری ہوا اُنپر کبھی نہ چلیگی اسلیے کہ وہ ہوا اونچے اونچے جاتی ہو۔ اور دکھنہری ہوا جو گرم ہو اُنپر زیادہ چلیگی پانی
انکی گرمی کی طرف زیادہ مائل ہین لہذا بیماریان انمین زیادہ ہوا کرینگی اور قوتین اُنکی ضعیف ہونگی اور قد اُنکے کوتاہ اور چوڑے
گوشت بدن پر زیادہ پٹلیان اُنکی چوڑی بال اُنکے سیاہ رنگ اور کالے ہونگے محنت اور تعب پر بسبب نرم اندامی کے زیادہ متحمل
نہونگے۔ اور جو بستی ان بستیون مین ایسی جگہ ہو جو گرمی اور حرارت شدید رکھتا ہو اُس شہر کے باشندون کے رنگ ایسے ہونگے جیسے
بیماران استسقا کے بدن کا رنگ ہوتا ہو۔ ہوا کے مزاج کا تغیر پہاڑون کے قرب کی وجہ سے اُسکا یہ حال ہو کہ جو شہر پہاڑ سے اُتر طرف واقع ہین
اور جنوبی سمت اُس شہر کی پہاڑ سے متصل ہو ایسے شہر سے ہواے جنوبی چھپ جائیگی یعنے دکھنہری کا گذر ایسی بستی مین نہوگا اور اُتر ہری

ایسے شہر سے سامنا رہیگا پس ایسے شہر کی ہوا سرد خشک ہوگی - اور حال وہان کے باشندون کا وہی ہوگا جو اُتر کے شہرون کے رہنیوالون کا
حال ہی - اور بعض شہر ایسے ہین کہ پہاڑ اُنسے اُتر طرف ہین اور وہ بستی پہاڑ کے دکھن طرف واقع ہی پس شمالی ہوا اُنسے چھپ جائیگی اور
جنوبی ہوا چلا کریگی ایسے شہرون کی ہوا گرم تر ہوگی اور جملہ حالات باشندگان کے مشابہ دکھن کے شہرون کے رہنے والون کے ہونگے -
ہوا کا تغیر شہرون مین دریا کے قرب کی وجہ سے اس طرح پر ہی کہ بعض شہرون مین اُتر طرف رہتا ہی ایسے شہرمین بخارات آب دریا کے
اُٹھکر اُتر ہری ہوا سے ملجاتے ہین اور وہی ہوا بخار آمیختہ اسی شہرمین گذرتی ہی پس طبیعت ہوا کی سردی اُتر ہری کی طرف
بدل جاتی ہی اور یبوست اصلی ہواے شمالی کی بھی اُسمین ہوتی ہی - اور نیز اسی طرح کبھی دریا دکھن طرف شہر کے ہوتا ہی اُسوقت ہوا
ایسے شہرون کی گرم اور تر ہوتی ہی اور حالت ایسے شہر کے باشندون کی مثل رہنے والے جنوبی شہرون کے ہوتی ہی - اب رہا تغیر ہواے
شہر کا بسبب وہان کی خاک اور مٹی کے پس جن شہرون کی مٹی اور زمین پتھریلی اور سخت ہوتی ہی جیسے سنگ خارا کی طبیعت ایسے
شہر کی طبیعت ہوا مین خشکی غالب ہوتی ہی اور دلیل اسپر یہ ہی کہ جو چشمہ پتھریلی زمین پر جاری ہین اُنکا پانی ٹھنڈا ہوتا ہی بہ نسبت
اُن چشمون کے پانی کے جو مٹیار زمین پر جاری ہین جسمین کیچڑ زیادہ ہوتی ہی - اور اگر شہر کی مٹی ایسی ہو جس سے چونا بنتا ہی اور گھاس
اُسپر جمتی ہو جیسے اوسر زمین اور ناممکن الزراعت کہتے ہین - ایسے شہر کی طبیعت ہوا گرم اور خشک ہوگی اور بدن ایسے شہر کے باشندون کے
سوکھے اور سمٹے ہوے ہونگے - اور اگر مٹی اور زمین کسی شہر کی مٹیار ہو یعنے اچھی مٹی جسمین کیچڑ ہوتی ہی اُس شہر کی ہوا کی طبیعت سرد
اور تر ہوگی - اور اگر زمین شہر کی سیاہ مٹی کی ہو اسکے ہوا کی طبیعت گرم اور تر ہوگی - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ بعض شہرون کی طبیعت
ایک ہی طبیعت منجملہ طبایع مذکورہ سابق کے ہوتی ہی جنکو ہواے شہر اُسی طرف بدل دیتی ہی (مطلب یہ ہی کہ تغیر سے ہوا کے وہی طبیعت پیدا
ہوتی جو اور اسباب تغیر کا منشا ہی مثلاً اگر کسی شہر کی ہوا کا مزاج گرم تر ہی اور جسقدر اور امور تغیر دینے والے مزاج بلد کے ہین وہ بھی اُس
شہر کا مزاج گرم تر چاہتے ہین) پس طبیعت واحدہ اُسی شہر کی تمام سال یکسان رہتی ہی اور جملہ اوقات سالانہ مین اُسے تغیر نہین ہوتا -
اور علامات اہالیان شہر کے برابر اور ہموار رہتے ہین - اور اُنکی صورتین اور اُنکے اخلاق اور اُنکے رنگ سب ایک ہی طرح کے ہوتے ہین
ایسے ہی لوگون مین ترک اور باشندگان صقالیہ اور حبش کے رہنے والے ہین کہ انکی صورتین سب کی ایک ہی طرح کی ہین اور انکے
رنگ اور انکے اخلاق بھی سب کے یکسان ایسے ہوتے ہین کہ انمین تغیر کسی طرح کا نہین ہوتا ہی - یہی حال اہالیان بلاد مشرق کا ہی
کہ پورب کے شہرون کے رہنے والے اور اُن ملکون کے باشندے جو خاص خط استوا پر رہتے ہین ان دونون کے اخلاق ایک ہی
طرح کے ہین - میری مراد یہ ہی کہ ان لوگون کے اخلاق پسندیدہ اور ہموار ہوتے ہین - اور رنگ انکے معتدل ہوتے ہین اور سبب اسکا
یہی ہی کہ طبیعت انکی منی کی ایک ہی طبیعت ہی تمام اوقات سالانہ مین بسبب اسکے کہ انکے مزاج مین اعتدال ہی اور غذاے معتدل کا
استعمال کرتے ہین - اور جسوقت طبیعت مٹی کی کسی شہر مین آمیختہ اُن طبیعتون سے ہو جائے جسکا اوپر بیان ہوا ہی اور اُس شہر مین
دو قسم کی طبیعت خواہ تین قسم کی طبیعت بنظر اختلاف اسباب مذکورہ کے جمع ہو جاے اور زمانہ اور اوقات سالانہ کا اُس شہر مین اختلاف ہو
اُس شہر کے باشندون کی صورتین اور اخلاق اور رنگ بھی مختلف ہونگے اور ایک ہی طرح پر نہونگے اور نہ ایک حال پر باقی رہینگے - ازانجملہ
ایک یہ بھی صورت ہی کہ اگر زمین کسی شہر کی پہاڑی ہو یعنے پتھریلی اور وہ زمین اونچی اور بلند ہو اور پانی زیادہ رہتا ہو اُس شہر مین
زمانہ اور اوقات فصول سے اختلاف ہوگا بقدر اُسکی بلندی اور بقدر اُسکی مٹی کے اور بقدر کثرت پانی کے جو اُسمین ہی پس بدن اُس

شہر کے رہنے والون کے صحیح اور قوی اور بیماری اُنکے بدن مین بہت کم ہو اور رنگ اُنکے اچھے ہونگے اسلیے کہ مواد فضلات کا وہ لوگ استنشاق کرینگے
یعنے اندر کی طرف سانس کے ذریعہ سے جو ہوا اُنکے بدن مین جائیگی صاف ہوگی - اور پانی بھی اچھی قسم کا اُنکو پینا میسر ہوگا - مگر اخلاق اُنکے
وحشیانہ ہونگے کہ شدائد اور سختیون پر اُنکو صبر اور برداشت ہوگی اور تعب کا تحمل اچھی طرح کرینگے - اسلیے کہ زمین اُنکے شہرون کی پہاڑی ہو یعنی
پتھریلی ہو اور ریاضت اُنہین قوی ہوگی کہ جس سے تعب و درماندگی پیدا ہوتی ہو مراد یہ ہو کہ ریاضت قوی اُنکو کرنے کی طاقت ہوگی پس وہ
لوگ اسی سبب سے بہادر اور صاحب حملہ اور ہیبت اور صاحب شدت ہونگے - اور صورتین اُنکی مختلف ہونگی - اور اگر شہر کی زمین اُوسر بے گیاہ
اور خشکیدہ ہو اور باوجود اسکے نشیب خواہ پستی مین ہو کہ جاڑون مین اُسکو پانی بارش کے غرق کر دیا کرین اور گرمیون مین دھوپ اُس زمین کو جلاتی ہو
اسی وجہ سے طبیعت ہوا کی اُس شہر مین مختلف ہوگی لہذا بدن ایسے شہر کے باشندون کے سخت اور باصلابت ہونگے اور تپلے دُبلے مگر قوی
اور کام کرنے مین اُنکے پھُرتی اور چالاکی ہوگی اور غصہ اُنکا شدید اور سخت ہوگا صورتین اُنکی وحشی فصل ربیع مین اُنکی حالت بہت سے امراض کی
ہوگی یعنے فصل ربیع امراض کثیرہ اُنہین پیدا کریگی - اس سبب سے کہ جاڑون مین اُس زمین پر پانی زیادہ برستا ہو - اور صناعات
اور دستکاری مین لطف یعنے لطافت ہوگی اسلیے کہ مٹی زمین کی خشک ہو - اور اگر شہر کی زمین معتدل ہو یعنی پیداوار اُسمین کم ہوتی ہو اور ہوا
رقیق یعنی باریک ہو اور پانی اُسپر کم برستا ہو اور ہوا ایسے شہر کی بھی معتدل نہو ایسے شہر کے آدمیون کی صورتین وحشی ہونگی اور اخلاق اُنکے
خراب اور باطل اور رنگ اُنکے سیگون کچھ لوگون مین اور بعض کے رنگ سیاہی مائل ہونگے - اور اُنہین سبکی اور غضب بشدت ہوگا - اسی طرح
اگر شہر کی کچھ زمین تو پہاڑ کی خاصیت پر ہو اور کچھ صحرائی ہو یعنے جسکی نرمی اور سختی برابر ہو ایسے شہر کی ہوا مین تغیر زیادہ ہوا کریگا کہ تمام
اوقات سالانہ مین اُسکو تغیر ہوا کریگا اسلیے کہ ریح اور برف ایسے شہر کے پہاڑون مین زیادہ پیدا ہوتی ہو پس سردی ایسے شہر کے پہاڑون مین
زیادہ ہوگی - اور صحرا اور میدان مین ایسے شہرون کے برف کمتر ہوتی ہو پس پہاڑون سے پگھل پگھل کر برف کا پانی صحرا مین بہیگا اور جاری
رہیگا - اسی قیاس پر واجب ہو کہ تمام شہرون کی ہوا کے حالات سمجھے جائین جنکی طبیعتین مختلف ہون بنظر کمی اور بیشی اُنھین اسباب کے
جو مذکور ہوے - اسلیے کہ احوال اور حالات باشندگان ہر شہر اور بلاد کے اور اُنکی صورتین اور مزاج اور اُنکی بیماریان جو عارض ہوا کرتی ہین
بطبق اختلاف طبیعت بلد اور شہر کے مختلف ہوتے ہین پس طبیب کو لازم ہو جسوقت کسی بڑے شہر مین خواہ کسی چھوٹی بستی اور گانون مین
پہونچے اُنھین سب باتون کو ڈھونڈھے اور پوچھ کر پہلے دریافت کرے کہ طبیعت اس شہر کی کیا ہو اور پانی اس شہر مین کیسے جاری ہین
اور کس طرح کے ہین اور یہان کے لوگ کیسی غذا کھاتے ہین - اور تدبیر اُنکے حالات مین بخوبی کرے تاکہ جملہ مایحتاج پر طبیب کو آگہی ہو جاوے
کہ صحیح آدمیون کی اس شہر مین کیسی تدبیر کرنی چاہیے اور بیمارون کا علاج کیونکر کیا جائیگا - اگر امور کلیہ اور کتابی مضامین سے طبیب کو
بخوبی انکشاف حال نہو اور کسی امر مین اسکو مشکل درپیش آئے لازم ہو کہ وہان کے باشندون سے جو بات کہ پوچھنے کے قابل ہو اُسکو
پوچھے اور جو امراض کہ سال بسال اُنکو عارض ہوتے ہین اُن لوگون سے پوچھ پوچھ کر معلوم کرے - اسلیے کہ بہت سے شہر ایسے ہین
کہ وہان کے باشندون کو وہی معروف اور مشہور بیماریان عارض ہوا کرتی ہین جو ہر ایک فصل کے واسطے ہر شہر کے رہنے والون کے
لکھی گئین لہذا اکثر جو امراض اُنکو عارض ہوتے ہین اُنہین خطرہ ہلاکت کا نہین ہوتا ہو یا کمتر ہوتا ہو بہ نسبت اور امراض کے - جو بے وقت
عارض ہوتے ہین - اگرچہ وہ امراض فصلی در اصل صعب اور بدشواری علاج پذیر ہون پھر بھی خطرہ اُنہین بنظر طبیعت بلد کے کمتر ہوتا ہو
اور بقراط نے بھی اسی وجہ سے کہا ہو کہ بیماریان جو خاص کسی شہر سے ہین اُنکا پیدا ہونا اُسی شہر مین کم خطرناک ہو بہ نسبت غریب امراض

یعنے بہ نسبت اُن بیماریون کے جنکا پیدا ہونا اُس شہر دن میں برا طبیعت بلد کے عجیب اور غریب ہو کہ اُنکی طبیعت سے دور تر ہو طبیب پر واجب ہے کہ اس امر کے دریافت کرنے سے درگذر نہ کرے اور نہ تمام اُن امور کی تحقیقات سے درگذر کرے جنکو ہمنے اوپر لکھا ہے - تاکہ علاج کرنا طبیب کیواسطے سہل ہو جسقدر ہمنے بیان کر دیا ہے اُسمین کفایت ہے اُسکے واسطے جسکا ارادہ ہر شہر کی ہوا کے مزاج کی شناخت کا ہو -

باب دسوان تغیر ہوا کا بخارات کی وجہ سے

متغیر ہونا ہوا کا اس طرح سے ہوتا ہے کہ اگر زیادہ آمد و شد خواہ سکونت آدمی کی ایسے مقامات مین ہو جسمین گندے نالے اور مشہور بہتی اور گندے اور سڑے ہوئے درخت لگے ہون - اور نشست ایسے مقام پر کرے جو گہرا ہو جیسے خندق وغیرہ خواہ ایسے گھر جنمین عفونت اور بدبو رہتی ہو خواہ بدرو کی جگہ الغرض جتنے مقام بدبو ہین اور جہان کی ہوا متعفن ہو جاتی ہے اور گرم ہو جاتی ہے پس ایسے مقامات کے لوگ زیادہ بیمار رہتے ہین اور تپہاے عفونت مین زیادہ مبتلا ہوتے ہین اور یہ امراض اُنمین زیادہ پیدا ہوتے ہین - اور رنگ اُنکے بدن کے متغیر زردی مائل ہوتے ہین - غذا اُنکی بخوبی نہین پچتی اسلیے کہ اُنکے پانی مین عفونت آمیختہ ہوتی ہے - قوی بھی ان لوگون کے ضعیف ہوتے ہین - اعضاے بدنی اُنکے ڈھیلے اور مسترخی ہوتے ہین - یہی مجملی بیان اُس ہوا کا ہے جو کہ اعتدال سے خارج ہو اور اُسکی کیفیت معتدل نہو اسکو جاننا چاہیے -

باب گیارھوان اُس ہوا کا بیان جو بنظر اپنے جوہر اصلی کے اعتدال سے خارج ہو اور ہوا وبائی ہو گئی ہو

ہوا کا اپنے جوہر ذات مین اعتدال سے خارج ہونا اُسکے یہ معنی ہین کہ اپنے جوہر ذاتی اور اپنی جملہ کیفیات مین خرابی اور عفونت کی طرف بدل جائے کہ ایسے تغیر اور استحالہ سے ہوا کے آدمیون مین امراض اور اعراض ردی اور خراب بہت سے ایک ہی حال اور ایک ہی وقت مین پیدا ہون - اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ ایک ہی بدن مین ایک مرض کے پیدا ہونے سے بہت سے اعراض ردی یعنے مہلک عارض ہو جائین - جیسے کہ اختلاط ذہن یعنے ذہن کا پریشان ہو جانا اور طرح طرح کے درد کا ہونا اور پسینا زیادہ نکلنا اطراف یعنے ہاتھ پانون وغیرہ کا سرد ہو جانا اور سینہ مین گرمی کا ہونا زبان کا سوکھ جانا منھ مین بدبو کا آجانا پیاس کا زیادہ لگنا شراسیف یعنی پسلیون کے سرے جو پیٹ مین پیڑو کے قریب ہین اُنکے نیچے تمدد اور کھنچاو کا پیدا ہونا اور صفراوی قی ہونی اور صفراوی دست آنے اور ریاح کا زیادہ پیدا ہونا - پیشاب کا رنگ خراب ہو کر کبھی زرد رنگ کا اور کبھی سیاہ رنگ کا اور کبھی پتلا پیشاب اور کبھی گاڑھا کسی وقت پیشاب مین چھلکے اور کبھی سیاہ رنگ کے ٹکڑے اور تختے پیشاب مین برآمد ہوتے یا اور خراب اعراض جنکا نام امراض وافدہ رکھا جاتا ہے اُنکا پیدا ہونا - اور ان امراض کو امراض وافدہ اسواسطے کہتے ہین کہ ایک ہی زمانہ مین بہت سے آدمیون کو لاحق ہوتے ہین - اور سبب اسکا یہ ہے کہ جس سبب سے یہ امراض وافدہ پیدا ہوتے ہین وہ سبب عام اور مشترک ہے یعنے وہ ہوا جو ہمارے بدن کے گرد بھری ہوئی ہے جسوقت اسکا استحالہ اور تغیر اپنی حالت اصلی سے ہو جائے اور اسی ہوا کا جوہر خراب ہو جائے - ہوا کے جوہر کی خرابی اور اُسکا استحالہ دو سبب سے ہوتا ہے - ایک تو بسبب موضع کے یعنے بسبب شہر اور جگہ کے - دوسرے بسبب وقت کے اوقات سالانہ سے - موضع کی وجہ سے تغیر ہوا کا یا تو بسبب اُن بخارات کے ہوتا ہے جو بخارات پھل اور درختون کی کثرت سے اُسوقت اُٹھتے ہین جسوقت وہ سب متعفن ہو جائین اور سڑ جائین پھر اُس سے بخارات خراب اُٹھکر ہواے موجود سے ملجائینگے - یا اُن بخارات سے جو خندق سے اُٹھتے ہین - یا اُن بخارات سے

جو سڑے ہوئے پانی سے گڑھون کے اُٹھتے ہین - یا کوڑا اور میلا شہر کا جو گھوڑے وغیرہ پر ڈالا جاتا ہے اُس سے بخارات اُٹھتے ہین - یا جہان بہت
لاشین اور مرے ہوئے جانور پڑے ہوئے ہون جیسے مرگھٹ خواہ قتلگاہ یا جانورون کے ذبح کرنے کی جگہ وغیرہ جو شہر مین ہو - یا کوئی لڑائی
ایسی ہوئی ہو جسمین بہت سے آدمی مارے گئے ہون خواہ کسی وجہ سے چارپائے وغیرہ کی موت زیادہ ہوئی ہو - پھر جبکہ ہوا سے وبائی پیدا ہوئی ہو تو مردار
اجسام سے خراب بخارات اُٹھتے ہین جو ہوا سے ملجاتے ہین اور ہوا جوہر بخارات سے ملکر اُسی بخارات کی خرابی کی طرف بدل جاتی ہے اور اسی کی کیفیت کی طرف
پلٹ جاتی ہے - اسی ہوا کو آدمی استنشاق کرتے ہین یعنی اندر کی طرف بروقت سانس لینے کے کھینچتے ہین لہذا اُنھین امراض ردی اور مہلک زیادہ ہوتے ہین
جیسے وہ موت جو ایک مرتبہ ساکنان شہر اثینیہ کو عارض ہوئی تھی اسی طرح کی جیفہ اور مردون کی بدبو اور سڑایند سے جو اُنکے دماغ مین جنبش کے
مردون کی لاشون کے سڑ جانے سے ہو چکی تھی - جوہر ہوا کا کبھی تغیر بنظر اوقات اور زمانہ ہائے فصول کے - وہ اس طرح سے ہے کہ کوئی وقت
یا کوئی فصل اپنی طبیعی اور اصلیت حالت سے بدل جائے - مثلاً جاڑے کی فصل گرم خشک ہو جائے اور پانی اُسمین نہ برسے - یا گرمی کی فصل مین زیادہ
مینہ برسے - اور ربیع کی فصل سرد خشک ہو جائے جیسے طبیعت فصل خریف کی ہوتی ہے - یا خریف کی طبیعت گرم اور تر ہو جائے - کہ ایسے تغیرات
فصل سے موت اور وبا اور طاعون کے اقسام اور ریح یعنے ہوائے بد اور جدری یعنے چیچک اور گرم قسم کی تپ اس سے پیدا ہوتی ہین جنکے تابع
خراب اور مہلک بیماریان وغیرہ ایسی ہوتی ہین جو قتال اور گزشتہ ہین - اور یہ سب میری مراد اس سب سے اوقات سالانہ کا تغیر ہے کہ بہت
سبب ہے منجملہ اسباب تغیر ہوا کے اور ہوا کے جوہر اصلی بدلنے کے اسباب مین سے - جیسے کہ شہر اقرانون کے باشندون کو عارض ہوا تھا کہ وہان کی
ہوا مین حرارت اور رطوبت آگئی تھی اور تمام فصل صیف مین بارش ہی تھی لہذا انکو پیدا کیا تھا جیسے کہ بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہے اور ہمنے
اُسکو گذشتہ باب مین بیان بھی کر دیا ہے - اسی طرح ہر ایک فصل سالانہ فصلون مین سے جب اپنی طبیعی حالت سے بدل جاتی ہے - اور خصوصاً جب
ہوا صیف کی طبیعت مثل طبیعت ہوائے شتا کے ہو جائے یعنے گرمیون مین جاڑون کی سی حالت پیدا ہو اور پانی بہت برسے اور دکھنہری ہوا
چلے پس ضرور وبا اُس جگہ پیدا ہوگی جہان کی ہوا ایسی متغیر ہو گئی ہے کہ گرمی کے جاڑے ہو گئے - پس آدمیون کو گرم اور مہلک تپین اور طاعون کے
اقسام اور دیگر امراض وبائی عارض ہونگے - تا اینکہ چوپایون کو بھی آفات اور خراب بیماریان عارض ہونگی - اور یہ بات بسبب اسی کے ہوگی کہ
اخلاط اور ارواح اُنکے بدن کے خرابی کی طرف مستحیل ہونگے اور اُنمین فساد آ جائیگا - اور بیشتر یہ خرابی نباتات مین بھی پڑ جاتی ہے اور درخت بھی
اسی خرابی مین بگڑ جاتے ہین - تا اینکہ گھانس اور جڑی بوٹی وہان کی زرد رنگ ہو جاتی ہین - اور درختون پر ایک چیز گاڑھی اور چپکتی ہوئی
ایسے دکھائی پڑتی ہے جیسے شیرہ انگور یا سوکھی چیز جیسے غبار پتون وغیرہ پر پڑ گیا ہو - اور پھلون کا رنگ بھی متغیر ہو جاتا ہے اور جوہر اور جرم
اصلی پھلون کا بھی خراب ہو جاتا ہے - یہان تک کہ جو شخص اُن پھلون کو کھالے اُسے بھی امراض ردی اور مہلک عارض ہون - مگر اس
بات کا جاننا درکار ہے کہ یہ وبائی امراض اور اعراض ردی آدمیون کو فقط خرابی ہوا کی وجہ سے نہین عارض ہوتے ہین بلکہ پہلے یہ امراض اُنھی کو
لاحق ہوتے ہین جنکے بدن مین خراب اخلاط پہلے سے جمع ہون اور فاسد ہو رہے ہون اور مستعد اور آمادہ قبول کرنے پر اُسی فعل کے ہون جسکو
ہوا خراب کرتی ہے اور جنمین یہ ہوا اثر اپنا کرتی - انکا بیان یہ ہے کہ آدمی جب ہوا کو بذریعہ سانس لینے کے اندر جسم کے پہونچاتا ہے اور اُسکے بدن
پر وارد ہوتی ہے ارواح اور اخلاط موجودہ بدن کو جو اُسی بدن مین خراب ہو رہے ہین بطرف اپنی طبیعت خراب کے باسانی بدل دیتی ہے اسلیے
کہ ہوا اور اخلاط وغیرہ مین خرابی کی وجہ سے مشاکلت اور مشابہت ہے - پس اسی وقت امراض ردی اور مہلک پیدا ہونگے - اسلیے کہ جو بدن
ایسے ہین کہ اُنمین فضول نہین - اور یہ وہ بدن ہین کہ صاحبان بدن اپنے حفظ صحت کے اعلے درجہ کی تدبیر کرتے ہون اور جو مناسب ابدان

واجب تدبیر حفظ صحت کی ہو اُسی کا لحاظ رکھتے ہون اور امراض سے یہ بدن سلیم رہتے ہون - چنانچہ ہمنے اسکا بیان اوپر کر دیا ہے - اور اسی طرح سے وہ بدن جنکا مزاج ضد اور مخالف مزاج ہوا ے وبائی کے ہو کہ ایسے بدن کو کچھ خرابی ایسے تغیر سے ہوا کے عارض نہو گی بلکہ یہ دونون بدن اور بدن کی قسم دوم جنکی طبیعت ضد مقابل ہوا تغیر یافتہ پر ہوا ایسے وقت نہایت اچھی حالت پر ہونگے اور اسکا سبب یہ ہے کہ مزاج ان بدنون کا ہوا ے خراب کے مزاج پر غالب ہوتا ہے ایسے وقت مین - اور جو خرابی ہوا ے ردی کی ہے اُسکو مزاج ان بدنون کا توڑ دیتا ہے اور مٹا دیتا ہے - اور اگر یہ بات صحیح ہوتی پس ہر وقت ہوا کی خرابی کے تمام آدمی بیمار ہو جاتے اور زمانہ وبا مین اُسی شہر کے سب آدمی مرجاتے - جالینوس نے کتاب حمیات مین کہا ہے - یہ بات ممکن نہین ہے کہ کسی بدن مین کوئی سبب اسباب سے عمل کرے بدون اسکے کہ وہ بدن پہلے سے مستعد اور آمادہ اسی اثر اور فعل سبب خاص کا ہو - اور اگر یہ بات صحیح ہوتی پس جو شخص دھوپ مین دیر تک ٹھہرتا اور وہ دھوپ گرمیون کی ہوتی خواہ تعب کسیکو زیادہ ہوتا یا غصہ اور غضب کسیکو آتا پس ضرور اُسکو تپ آجاتی - اور ہر آئینہ تمام آدمی ہر وقت گرمی پڑنے کے جاڑون مین خواہ آدمیون مین مرجاتے - مگر صحیح یہی بات ہے کہ زیادہ سوکھ کرنے والی امراض کی پیدایش مین وہی استعداد مرضی ہے جو پہلے سے بدن مین قبول آفت کے ہوتی ہے بقراط کا حال یہ ہے کہ امراض عام کو جو بسبب خراب ہونے ہوا کے عموماً پیدا ہوتے ہین اُنکا نام امراض وافدہ رکھتا ہے - یہ نام تو مجملی طور سے ہے اور تفصیل اُسکی یہ ہے کہ جو مرض خرابی ہوا سے ایسا پیدا ہو کہ مرگ اُس سے پیدا ہوتی ہو اُسکا نام موتانے رکھتا ہے - اور جو مرض خرابی ہوا سے ایسا پیدا ہو کہ سلامت جان کی اُسمین رہے اُسکا نام امراض وافدہ رکھتا ہے - اور جو مرض ان امراض سے ایسا ہو کہ بعض شہر کے آدمی اُس مرض مین گرفتار ہوتے ہون اور بعض شہر سے اُسکو خصوصیت نہو اُنکا امراض بلدیہ نام رکھتا ہے - یہی مناسب بیان وبائی ہوا کا ہے جسکو ہمنے لکھا ہے اور یہ آخری کلام ہمارا ہوا ے وبائی مین ہے

باب بارھوان ریاضت کا بیان اور جو فعل ہر ایک صنف ریاضت بدن انسان مین کرتے ہین

جب ہمنے قسم اول امور غیر طبیعیہ کے بیان کر دیے اور وہ بیان یہی تھا کہ ہم حال اُس ہوا کا بیان کرین جو ہمارے بدن کے ارد گرد ہے - اب ہم شروع کرتے ہین امور غیر طبیعی کے دوسری قسم کے بیان مین - اور وہ نظر کرنا ہے حرکت اور سکون کے حالات پر - اور پہلے ہم حالات حرکت کے لکھتے ہین - حرکت کی دو جنس ہین - ایک جنس حرکت نفس کی اور اُنکو اعراض نفسانی کہتے ہین اور اسکا بیان ہم آئیندہ کسی باب مین کرینگے دوسری جنس حرکت بدن کی ہے اسی کا نام ریاضت ہے - اب ہم کہتے ہین کہ حرکات بدن کی یا معتدل ہین یا معتدل سے زیادہ اور کبھی معتدل سے کم بھی ہوتی ہین معتدل حرکت بدن مین باعتدال گرمی پیدا کرتی ہے - اور اگر اعتدال سے بڑھ جائے اور وہ زیادتی متوسط ہو یعنے حد افراط پر نہ پہونچی ہو یا تھوڑی سی زیادتی ہو اعتدال سے ایسی حرکت بدن کو گرم کر دیگی اور بدن کی حرارت بڑھا دیگی جسقدر زیادتی حرکت کو حد اعتدال پر ہو - کبھی یہی حرکت جفاف اور خشکی بھی پیدا کرتی ہے بسبب اسکے کہ بدن کی رطوبت غریزی اور اصلی کو بھی تحلیل کر دیتی ہے - اور اگر اسی حرکت مین افراط ہو یہانتک کہ مقدار حاجت سے زیادہ ہو جائے بدن مین سردی پیدا کریگی بسبب اسکے کہ حرارت غریزی کی تحلیل اسکی افراط سے بکثرت ہو جائیگی اور یہی حرکت برودت اور رطوبت کو بدن مین اور طرح سے بھی پیدا کرتی ہے - اور اُسکی یہ صورت ہے کہ جب رگون مین بدن کے خواہ اور ایسے اعضاے بدنی مین (جنکا کچھ زیادہ رتبہ نہین ہے یعنے وہ اعضاے رئیسہ یا قریب بہ رتبہ اعضاے رئیسہ کے نہین ہین) بلغم کی مقدار کثیر ہو پس حرکت ایسے وقت اگر زیادہ کیجائے اُس فضلہ بلغمی کو جو بستہ ہو رہا ہے پگھلا دیگی پس یہ فضلہ پگھل کر بہیگا اور بہ کے بعض اعضاے شریفہ تک آئیگا اور جسوقت یہ عضو شریف ضعیف ہو جائیگا پس اسی عضو شریف کو یہ فضلہ سرد کر دیگا اور اسکے سرد ہونے سے تمام بدن [illegible]

سے ہوجائیگا اور تمہیں محبت پیدا ہوجائیگی - ریاضت کی حاجت یعنی حرکت جسمانی کرنے کی حاجت منظر تین منفعتوں کے ہے - ایک منفعت تو
یہ ہے کہ بدن کی حرارت غریزی اور اصلی کو جنبش اور گرمی دلائی جائے اور اسی حرارت مین نمو اور بالیدگی پیدا کیجائے اور اسی حرارت مین زیادتی کیجائے
تاکہ بسبب اسی زیادتی کے بدن غذا اور غذا کو جلدی ہضم کرنے پر قادر ہوجائے اور اعضا سے بدنی اپنی غذا کو بوجہ ہضم ہوجانے کے قبول کرین
اور جسقدر فضلہ غذا سے بچ رہین وہ لطیف ہون - دوسری منفعت یہ ہے کہ فضلہا ے مذکورہ کی ریاضت ہی تحلیل کر دیا کرے اور جتنے منافذ
اور راہین بدن مین ہین انکا فضول سے تنقیہ اور صفائی ہوتی رہے - اور مسام بدن کے کھلا کرین - تیسری منفعت اعضا کو سخت
اور صلابت کرنے اور اعضا کو قوی کرنے کی ہے بسبب اسکے کہ ریاضت کرنے مین ایک عضو دوسرے سے ٹکراتا ہے اور ایک کو دوسرے کی رگڑ لگتی
ہے قوی ہوکر اپنے اپنے خاص افعال پر قادر ہوجاتا ہے اور قبول آفات سے دور ہوجاتا ہے - اقسام اور اصناف حرکات بدن کے دو قسم
ایک حرکت عام اور دوسری حرکت خاص - عام حرکت وہ ہے جو منظر قصد اولی کسی عمل اور کام کاج کے واسطے کیجاتی ہے مراد یہ ہے کہ مقصود صاحب
اس حرکت سے کوئی کام اور دھندا ہوتا ہے ریاضت اس سے مقصود نہین ہوتی ہے - ایسی حرکت کو ریاضت بالعرض کہنا چاہیے یعنی اصل تو
وہ کام ہے کہ اسکی تبعیت سے ریاضت بھی ہوجاتی ہے - اور یہ عام حرکت کوئی قسم کی قوی ہوتی ہے جیسے حمالی کا کام جو آدمی بار کشی کیا کرتے
ہیں یا ... کام کر دیتے ہیں - یا معماروں کے کام سارے عمارت مین خواہ لوہارون کے کام وزنی گھن اٹھا کر مارنے کے
... کے واسطے وغیرہ وغیرہ - اور بہت سے کام جنمین تعب اور مشقت پیدا ہوتی ہے - اور بعض قسم حرکت عام کی قوی نہین ہے جیسے
تجارت کے پیشہ اور لین دین کا کام اور قاصدی کا پیشہ آمد و رفت کی غرض سے - اور وعدہ داری کے مقدمات لڑانے اور جھگڑے
بکھیڑے پھیلانے - خواہ چھوٹے چھوٹے اور سب صنائع اور نازک پیشہ جیسے درزی کا پیشہ اور کپڑے سینے کا پیشہ خواہ ڈول دوزی یا
جراب اور دستانے بننے کا پیشہ اور کاتب کا پیشہ اور تیر اور لیف لینے بنانے کا پیشہ کہ یہ سب پیشے ایسے ہیں جنمین اکثر اعضا سے بدنی حرکت کرتے ہیں
لیکن حرکت خاص یہ وہی ریاضت کی حرکت ہے جسکے استعمال کا حکم طبیب لوگ دیتے ہیں - ریاضت کی حرکت کی دو قسمیں ہیں - ایک قسم وہ ہے
کہ اپنے بدن کو خود آپ ہی حرکت دیتا ہے - اور اسکی حد انتہائی یہی ہے کہ سانس جلدی جلدی چلنے لگے - ایک قسم ریاضت کی وہ ہے کہ آدمی کے
بدن کو کوئی دوسرا آدمی حرکت دے - جس ریاضت مین آدمی اپنے بدن کو آپ ہی حرکت دیتا ہے اسمین یہ دو قسمین ہیں ایک یہ کہ جسمین تمام
بدن کو حرکت ہوتی ہے جیسے کشتی لڑنا اور میدان مین دوڑنا اور بڑے بڑے گیند کو ... یا چھوٹے گیند سے کھیلنا اور گھوڑے کی سواری
... اور چھوٹے پانسہ وغیرہ ... اور ایک دوسرے کو ... کھیلنا اور بھاری پتھر خواہ مال کا اٹھانا خواہ
ستون اور لٹھے کا اٹھانا یا اٹھا دینا - اور بعض قسم ریاضت کی وہ ہے جسمین بعض اعضاے بدن کو حرکت ہوتی ہے یا فقط ہاتھون کو حرکت ہو
جیسے پتھر کو ہاتھ سے اونچا کرنا خواہ بلی اور ستون کو خواہ پنجہ کشی اور کلائی لڑانے یا ... خواہ ستار اور قانون وغیرہ باجون کو مضراب
یا انگلی سے بجانا ڈھول اور طبلہ بجانا - یا فقط پانون کو حرکت ہو جیسے کودنا خواہ لنگری کھینچنا یا دو لمبے لمبے ڈگ رکھنے جسمین دونون ہاتھ ہلتے
رہین اور ہلنے نہ پاوین - یا اونچی دیوار وغیرہ پر بیٹھ کر پانون لٹکا دے اور پانون کو ہلایا کرے - یا فقط سینہ کو حرکت ہو خواہ فقط ...
سیدھا ہونا خواہ چت لیٹنا یا قد اور قامت کو بار بار سیدھا اور دراز کرنا - بعض قسم سے فقط آلات تنفس مین حرکت ہوتی ہے اور آواز کے آلات
جیسے زیادہ دم کھینچنا اور قرات لیے حروف کو اپنے اپنے مخارج سے ادا کرنا - خواہ نیچے اونچے طرح طرح کے سر بھرنا اور آواز لگانی یا اور قسم کی حرکات
جنسے آدمی خود اپنے اعضاے بدن کی ریاضت کرتا ہے - وہ ریاضت جسمین دوسرا شخص کسی آدمی کے اعضا کو حرکت دیتا ہے جیسے ہاتھون سے

خواہ رومال وغیرہ سے بدن کی مالش کرائی یا تمام اعضاے بدن کی یا کسی ایک ہی عضو کی جسکا بیان آگے آتا ہی - ہاتھوں سے میانہ اور معتدل مالش کا خواہ رومال وغیرہ سے ایسے ہی مالش کا خاصہ یہ ہی کہ بدن کو سردی سے جو آتحصاف اور ٹھہر جانا پیدا ہوا ہو اُسکو نفع پہونچتا ہی اور ماندگی جو بدن پیدا گئی ہو اور سبز ہونے اور کھجلی سے نفع ملتا ہی - اور اسیطرح اعضا مین تقویت ہوتی ہی اور اکثر آثار اور نشانات جو کہ جلد بدن مین پیدا ہوگئے ہون جیسے ہین یعنے سیاہ اور سپید جلدی نشان اور کلف یعنی جھائین اُنکو بھی نفع ہوتا ہی - افعال ہر ایک صنف حرکات مذکورہ کے اور نیز مالش کے اصناف کا اختلاف تین طرح سے حاصل ہوتا ہی - ایک تو بسبب کیفیت حرکت کے اور دوسرے مقدار حرکت سے اور تیسرے سرعت اور بطو یعنے جلدی اور دیر سے حرکت ہونے اور ہونے سے - کیفیت کی وجہ سے اختلاف کی یہ صورت ہی کہ حرکت یا تو قوی اور سخت ہوگی یا ضعیف ہوگی یا معتدل - قوی حرکت یا تو خود اپنی طبیعت کی رو سے قوی ہو مراد یہ ہی کہ بدون قوت کرنے کے وہ حرکت پیدا نہو سکے جیسے بھاری بوجھ اٹھانے کی حرکت یا سخت زمین پہاڑ وغیرہ کھودنے کی حرکت اور کُشتی لڑنے کی حرکت جو زور آور آپسمین لڑین خواہ لٹھ اور پتھر کو بندھالی اٹھانا بھی خواہ زور سے لات مارنے اور لنگی دینے خواہ گھوڑ دوڑ کی سواری اور پیادہ تیز روی اور دوڑنے کی حرکت کہ یہ سب اقسام بدون زور کے پیدا نہیں ہوتے - یا در اصل تو قوی نہوں مگر جو شخص اُن حرکات کو کرے عمداً اُسمیں زور اور طاقت کرتا ہو جیسے ڈھول بجانا کہ یہ بھی ممکن ہی کہ آدمی آہستہ آہستہ بجائے خواہ اور قسم کی ضعیف حرکتیں - اسلیے کہ بعض حرکات اپنی طبیعت کی رو سے ضعیف ہین جیسے گھوڑے کی سواری بدون دوڑانے کے خواہ جھوٹے اور ہنڈولے مین بیٹھنا ... خواہ ہاتھ کا اُنگلی یا مضراب سے بجانا خواہ لکھنا اور پڑھنا وغیرہ - اور بعض اقسام ریاضت ایسے ہین کہ قوت اور ضعف دونون طرح سے ہوسکتے ہین - جیسے پیادہ چلنا ممکن ہی کہ آہستہ آہستہ اور تھوڑا تھوڑا چلے اور ہوسکتا ہی کہ دوڑ کر چلے اور شرط لگا کر دوڑے - اور جیسے مالش بدن کی کہ آہستہ سے ہوتی ہی اور زور سے بھی کر سکتے ہین - اسیطرح حرکات معتدل کہ بعض تو براہ طبیعت کے معتدل ہین جیسے میانہ قسم کی سواری گھوڑے پر اور گیند اور کرہ اور طبقات یعنی تختہ گونے ... جسکو میر ... کھیلنے سے ترجمہ کرسکتے ہین اور ناچنا اور جلد چلنا - اسی مین وہ بھی ریاضت ہی کہ میانہ طور سے استعمال کیجائے جیسے آہستہ آہستہ تالیاں بجانی اور آہستہ آہستہ ڈھول بجانا اور میانہ طور سے آواز نکالنی وغیرہ وغیرہ جو انھین حرکات سے مشابہ ہو کہ اُنمین نرمی اور ضعف سے استعمال کرنا ممکن ہو اور بقوت بھی اُسکا استعمال ہوسکے - حرکات قوی کا یہ اثر ہی کہ بدن کو گرم کر دیتی ہین اور بدن مین خشکی پیدا کرتی ہین اور بدن کو سخت اور باصلابت کرتی ہین اور بدن مین قوت پیدا کرتی ہین - اور اسی سے یہ ہوتا ہی کہ سخت مالش بدن کی بمنزلہ حرکت قوی کے ہی اور یہ کہ ایسی مالش بدن کو قوی کرتی ہی اور اُسکو سخت کر دیتی ہی اور بدن کو لاغر اور دُبلا کر دیتی ہی اور شدید اور درشت کر دیتی ہی حد یعنے انتہاے درجہ حرکت قوی کا وہی ہی کہ جسمین آدمی متواتر اور پیہم سانس لینے لگے اور بڑی بڑی سانس اُسکی ہوجاے - اور اُسکے بدن سے بہت سا پسینا جاری ہوجائے - بعض قسم کی قوی مالش اور درشت ایسی ہی کہ فقط مالش ہی کرنے سے بدن لاغر ہوجاتا ہی بعد اسکے کہ پھول گیا ہو - ضعیف حرکات بدن مین ضعیف گرمی پیدا کرتے ہین اور بدن مین خشکی نہین پیدا کرتے ہین - بعض قسم مالش نرم اور دلک کی وہ ہی جس سے ہر عضو بدن پھول اُٹھتا ہی اور کسی کا انتفاخ اُسمین آجاتا ہی اور یہ بھی ہوتا ہی کہ ایسی مالش سے بدن کے اعضا مین سُرخی آنی شروع ہوجاتی ہی - معتدل حرکات جو قوت اور ضعف مین درمیانی ہون بدن کی اُسمین گرمی بھی پیدا کرتی ہین اور خشکی بھی اور سختی اور صلابت بھی مگر بسبب اعتدال ہوتے ہین - معتدل حرکات کی انتہا یہ ہی کہ اُنمین سانس کی آمد مین جلدی شروع ہو اور سانس بڑی بھی ہونے لگے اور پسینے کی آمد ہوئے کہ مسام سے باہر تو آجائے مگر بہہ نہ نکلے - اور مالش معتدل کی حد یہ ہی کہ معتدل درجہ کی مالش ہو اسقدر کہ بدن خوب

... بحول اٹھے اور سرخ ہو جائے اور پھر بعد بھوک لیے کے ضعف اور لاغر ہونا شروع کرے اور ایسی ... سے تمام اعضا ... جس ... کی
مالش کی کمی ... ہو ... دوسری ... درمیان ... حرکات ... کیفیت ... ہو ... اور ... سبب ... حرکت
مدنی کا بول ہوتا ہو کہ حرکت ... کیا ... فعل کریں کہ جو بعض کہ حرکات قوی سے ہوتا ہے - اور اگر ... ہو ... قوت ... بہ حرکت
ضعیف بدن میں کرتے ہیں - اور اگر معتدل مقدار میں ہوں وہی فعل کریں جو حرکات معتدل قوت اور ضعیف ... کرتے ... وقت ... کی بھی صورت
کہ زیادہ ہوگا یا کم یا متوسط وہ فعل بھی اسکا ویسا ہی ہوگا جیسا فعل اس حرکت کا ہوتا ہو جس طرح کی وہ حرکت ... زیادہ یا کم یا میانہ ہو
اگر ان حرکات کی تینوں قسموں کو مرکب کریں اس سے نو قسمیں اس طرح کی پیدا ہونگی ... تین قسمیں حرکت کی ... کیفیت کو تین قسموں
اختلاف حرکت کو ... ضرب دیں اس سے ... قسمیں پیدا ہونگی باین صورت (۱) حرکت قوی ہمراہ حرکت کثیر اور دائم کے جمع ہو - ایسی
حرکت کا فعل گرمی اور خشکی پیدا کرنے میں بافراط ہوگا تا اینکہ قوت ... کی تحلیل کردیگی ... حرارت ... ضعیف کردیگی اور بدن کو سرد
کریگی (۲) اور اگر قوی حرکت ہمراہ معتدل مقدار کی حرکت کے جمع ہو یعنے ہمراہ اس حرکت کے جو کمی اور بیشی میں ... ہو گرمی اور خشکی
بدن کی ... پیدا کریگی اس سے تحلیل قوت ... کی نہ ہوگی (۳) اور اگر حرکت ضعیف ہمراہ حرکت قلیل کے جمع ہو اس حرکت سے کم فعل کریگی
جسکو ... حرکت ضعیف ... (۴) ... اور اگر ... معتدل ... ضعف کے ہمراہ قلیل مقدار حرکت کی جمع ہو تو وہی فعل ... جو حرکت ضعیف
کرتی ہو ... اور اگر حرکت معتدل قوت اور ... معتدل ... اور قلت میں جمع ہو وہی فعل ... جو حرکت ضعیف کرتی ہو
(۷) اور اگر حرکت معتدل کیفیت کے ہمراہ حرکت کثیر اور دائمی ... کریگی جو حرکت قوی کرتی ہو (۸) اور ... معتدل حرکت ہمراہ
حرکت قلیل مقدار کے جمع ہو وہی فعل کریگی جو حرکت ... (۹) اور اگر یہی معتدل حرکت ہمراہ ایسی حرکت کے جمع ہو جو کثرت اور قلت میں
معتدل ہو وہی فعل کریگی جو حرکت معتدل ... کرتی ہو - اختلاف حرکت کا ... اور ... اسکے ... سے ... جب ... حرکت سریع
نشتابی سے ہو اور متواتر اور ... اسکا فعل ... ان میں وہی ہو ... فعل ... حرکت قوی ... ہو - اور اگر حرکت بطی یعنی دیر میں ... ہو وہی
فعل کریگی جسکو حرکت ضعیف کرتی ہو اور سرعت اور بطو یعنے جلدی اور دیر میں معتدل ہو وہی فعل ... جو حرکت معتدل ... کرتی
پھر یہ تین قسمیں حرکت کی باعتبار جلدی اور سستی کے لکھی گئیں ہمراہ نو اقسام مذکورہ بالا کے مرکب ہوں ... ستائیس قسمیں مرکب
کی پیدا ہونگی انکی مثال ... ہو (۱) اگر حرکت قوی ہمراہ حرکت کثیر اور سریع کے جمع ہو ایسی حرکت سے افراط اور ... فعل میں
جسکو حرکت قوی کرتی ہو تا ایسکہ قوت بدنی اور حرارت غریزی کی تحلیل کردیگی اور اسمین زیادہ ضعف پیدا کریگی اور بدن کو سرد کردیگی (۲) اور
اگر حرکت قوی ہمراہ حرکت قلیل اور بطی کے مرکب ہو اس سے وہ فعل پیدا ہوگا جو فعل بدن میں حرکت معتدل کرتے تھے (۳) اور اگر حرکت قوی
ہمراہ حرکت معتدل کے جلدی اور دیر میں اور ہمراہ معتدل کے کمی اور بیشی میں جمع ہو وہی فعل کریگی جو حرکت قوی کرتی ہو (۴) اگر حرکت ضعیف
ہمراہ حرکت کثیر اور حرکت سریع کے مرکب ہو وہی فعل کریگی جسکو حرکت قوی کرتی ہو (۵) اور اگر حرکت ضعیف ہمراہ حرکت قلیل اور حرکت بطی یعنی
سست کے جمع ہو وہی فعل کمی کے ساتھ کریگی جسکو بہت ضعیف حرکت کرتی ہو (۶) اور اگر حرکت ضعیف ہمراہ حرکت معتدل کے کثرت اور قلت میں
اور ہمراہ حرکت معتدل کے جلدی اور دیر میں جمع ہو وہ فعل کریگی جسکو حرکت ضعیف باعتدال کرتی تھی (۷) اگر حرکت معتدل قوت اور ضعف کے
ہمراہ حرکت سریع اور حرکت کثیر کے مرکب ہو وہ فعل کریگی جو بہت قوی حرکت کرتی تھی (۸) اگر حرکت معتدل قوت اور ضعف کے ہمراہ حرکت
قلیل اور بطی یعنی سست حرکت کے مرکب ہو اسکا فعل حرکت معتدل سے کم اور حرکت ضعیف سے زیادہ ہوگا (۹) اور اگر تینوں قسم کی معتدل

حرکات ہمراہ حرکات معتدل ہر قسم کے جمع ہون وہی فعل کرینگے جو حرکت معتدل کا فعل ہے۔ اور یہی کیفیت دلک یعنی مالش کی ہے اسلیے کہ مالش کے افعال بھی تین طرح سے مختلف ہوتے ہین۔ ایک تو براہ کیفیت کے۔ دوسرے براہ مقدار۔ اور تیسرے بنظر جلدی اور سستی کے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ سخت مالش بمنزلہ حرکت قوی کے ہے کہ ڈھیلے بدن کو مستحکم کرتی ہے اور اسکو سخت کرتی ہے اور اسکو لاغر اور دبلا کرتی ہے اور جو کچھ اسی بدن سے متحلل ہوتا ہے اسکو منع کرتی ہے۔ اور نرم مالش بجائے حرکت ضعیف کے ہے کہ سخت بدن کو نرم اور ڈھیلا کرتی ہے اور اسکے مسامات کو کھول دیتی ہے اور اسکو کسیقدر بھاری کر دیتی ہے اور گوشت اسکا بڑھا دیتی ہے۔ اور جو مالش کہ سختی اور نرمی مین معتدل اور میانہ ہو بمنزلہ حرکت معتدل کے ہے جو قوت اور صحت مین معتدل ہو ایسی مالش بدن کو صحت کرتی ہے اور اسکو قوی کرتی ہے اور اسکے گوشت کو زیادہ کرتی ہے۔ دلک یعنی مالش جو بکثرت ہو بدن مین خشکی پیدا کرتی ہے اور اسمین نقصان اور لاغری پیدا کرتی ہے۔ اور تھوڑی سی مالش وہی فعل کرتی ہے جسکو نرم مالش کرتی ہے اور معتدل مالش کثرت اور قلت مین وہی فعل کرتی ہے جسکو مالش معتدل نرمی اور سختی کی کرتی ہے۔ اسی طرح جلدی سے مالش کرنی اور دیر دیر مالش کرنی اور بکثرت ہمراہ کمی۔ بے ترتیبی اسکے اقسام مرکب بھی اُن سے ہی پیدا ہونگے جسقدر حرکت کے اوپر لکھے گئے اور فعل ہر ایک قسم کا وہی ہوگا جو اقسام حرکت کا بیان ہو چکا۔ کبھی اختلاف حرکت کا بدن مین اس طرح سے ہوتا ہے۔ اور وہ اختلاف عادت اور خوگر ہونے کی وجہ سے اور پیشہ کرنے کا ہے جیسے کہ آدمی لوہار ہو خواہ بھٹا وغیرہ کے روشن کرنے کا پیشہ کرتا ہو یا ریگر ہو کہ یہ پیشہ جنہین آگ کے سامنے بیٹھنا پڑتا ہے بدن کو گرم اور خشک کر دیتے ہین۔ یا ایسے حمام مین رہنے کا خوگر ہو جیسے حمامی اس بدن کو گرم اور تر کر دیگا یا ماہی گیر اور ملاح ہو پس بدن کو یہ پیشہ سرد اور تر کر دیگا۔ یا بادامی اور حریکار کا پیشہ کرتا ہو کہ صحرا کی جڑیون کا شکار کرتا ہے۔ یا کاشتکار ہے کہ لوے جو تنے کا پیشہ کرتا ہے کہ یہ پیشہ بدن کو سرد اور خشک کر دیگا۔ طبیب کو مناسب ہے کہ اچھی طرح سے تمیز کرے اسوقت کہ جب یہ پیشے دوسرے خواہ ایک شخص مین یکجا ہون کہ ایسے شخص کی کونسی طبیعت پیدا ہوگی اور جسوقت ان پیشہ ورون مین حرکات مذکورہ بالا کے مرکب اقسام جمع ہو جائیں تو اسکا کیا اثر ہوگا۔ اسلیے کہ ہمنے جدا جدا ہر ایک قسم حرکت اور ہر ایک پیشہ کی طبیعت بیان کر دی ہے۔ پس اس طریقہ پر فعل حرکت کا بدن مین ہوتا ہے۔ سکون یعنی حرکت نکرنا اور دعت یعنی آرام کرنا یہ دونون ایک ہی نوع اور قسم ہین۔ اور بدن مین انکا اثر یہ ہے کہ برودت اور رطوبت اور بلغم زیادہ پیدا کرتے ہین اور فضول بدن کی تحلیل کمتر ہوتی ہے۔ اور کبھی سکون اور دعت سے کسی اور وجہ سے بدن مین گرمی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسکی توضیح یہ ہے کہ جو بدن ایسا ہو کہ اسمین سوء مزاج گرم یعنے خراب حالی سے گرمی آگئی ہو اور اسی بدن سے بخار گرم دخانی کی تحلیل ہوتی ہو اور حرکت معتدل کرنے سے اسی بدن کا گرم فضلہ باسانی تحلیل پاتا ہو۔ ایسا بدن اگر تن آسانی اور آرام اور سکون ہر وقت اختیار کریگا یہی بخار گرم جو اسکی حرکت معتدل سے تحلیل پاتا تھا اب بستہ اور محتقن ہو جائیگا اور بہت سی مقدار اسکے بدن مین فراہم ہو کر ایسی حرارت پیدا کریگی جو تپ کی قسم سے ہوگی۔ خصوصًا اگر ایسی آرام طلبی کے وقت ہوائے محیط بدن بھی گرم ہو اسکو اچھی طرح جاننا چاہیے۔

باب تیرھوان استحمام یعنی نہانے کے افعال کے بیان مین

جو شخص ترتیب استعمال امور غیر طبیعی کا ارادہ کرے یعنی جسکو تعلیم افعال ان امور کی ترتیب منظور ہو اسپر واجب ہے کہ بعد بیان امور گذشتہ کے استحمام یعنے نہانے کے افعال کو بھی بیان کرے۔ اگرچہ استحمام استفراغات کے اقسام مین داخل ہے مراد یہ ہے کہ بدن سے جو اشیا خارج ہوتے ہین اُنہین استحمام بھی داخل ہے۔ استحمام کا استعمال صحیح آدمی بعد ریاضت کے واسطے کرتے ہین کہ جسقدر فضلہ ریاضت سے تحلیل نہوا ہو وہ بھی بذریعہ استحمام کے نکلجائے۔ اور جسقدر خشکی حرارت نے پیدا کی ہے اسمین ترطیب ہو جائے اور جتنا چرک اور میل جو بخارات بدن سے

بروقت نکلنے بخارات کے جلد مین رہجاتا ہے وہ بھی چھوٹ جاتے ہیں جو غبار اور خاک وغیرہ بروقت ریاضت کرنے کے بدن پر پڑتا ہے وہ بھی نہانے سے دھو جائے ۔ بہت اچھا وقت نہانے کا صحیح آدمیون کے واسطے بغرض حفظ صحت کے یہ ہے کہ بعد ریاضت اور قبل غذا کے نہائین ۔ اسکا سبب یہ ہے کہ استحمام ریاضت سے پہلے فضول بدن کو اندر گھسا دیتا ہے اور وہ فضول جو غیر مندفع ہوتے ہیں یعنی مطلب یہ ہے کہ چونکہ قبل ریاضت غذا سے بدن بخوبی ہضم ہو کر جز و بدن نہین ہوتی لہذا اسی غذا کے فضول کا نفوذ اندر ہوجاتا ہے اگر قبل ریاضت کے استحمام کیا جائے ۔ اور جو فضول ہضم ہو کر مسامات کی راہ سے نکلنے پر آمادہ ہوتے ہین انکو استحمام پھیلا کر ایسی کیفیت پیدا کر دیتا ہے کہ بعض اعضا پر انکی ریزش ہوجاتی ہے پس اسی عضو میں کوئی مرض پیدا ہوجاتا ہے ۔ اسی واسطے مناسب نہین ہے کہ کوئی آدمی بعد غذا کھانے کے نہائے ۔ اسلیئے کہ نہانے سے آدمی کے سر مین بہت سے فضول بھر جاتے ہیں اور غذا بے ہضم ہوئے نیچے اتر آتی ہے پس مجاری غذا مین یعنی ان راہوں سے غذا بدن کے تمام اجزا مین پہنچتی ہے انمین سدے پڑجاتے ہین ۔ اور جب بہت دنون یونہین نہایا کرے کہ ادھر غذا کھائے اور ہضم ہونے سے پہلے نہانے لگا اسی سے استسقا پیدا ہوتا ہے ۔ اور بعض لوگوں کو ایسے وقت نہانا ایسی بیماریوں سے نجات دیتا ہے خواہ جسکو ایسے وقت نہانا مفید ہے کہ قبل ریاضت یا بعد غذا نہایا کرین یہ وہی لوگ ہین جنکے بدن ڈھیلے اور پلپلے ہوں اور مسامات انکے بدن کے خوب کھلے ہوئے ہوں ۔ اسلیئے کہ فضول ان لوگوں کے بدن کے آسانی زیادہ تحلیل پاجاتے ہین ۔ اور ایسے لوگ ریاضت کی برداشت اور استحمام کا تحمل نہین کرسکتے ۔ اسلیئے کہ استحمام انکو ضعف لاتا ہے ۔ اور اکثر آدمیوں ایسے بھی ہیں کہ انکو عشی طاری ہوتی ہے جس وقت وہ حمام میں داخل ہوں قبل غذا کھانے کے پس انکو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ حمام میں داخل ہونے سے پہلے تھوڑی سی غذا سے مرطوب کھا لیا کرین ۔ سوائے انکے اور لوگ جو ہیں انکو واجب ہے کہ بعد غذا کے استحمام سے پرہیز کرین استحمام اور نہانا بعد ریاضت اور قبل غذا کے اسکی منفعت صحیح آدمیوں کو بہت ہی ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایسے نہانے سے بدن کی ترطیب ہوتی ہے اور اعضا میں نرمی آجاتی ہے ۔ اور حرارت غریزی کو قوت ہوتی ہے اور ہضم کی جو دشواری ہوتی پیدا ہوتی ہے اور ماندگی دور ہوجاتی ہے ۔ اور مسامات بدن کے کھلجاتے ہین ۔ اور فضول کا استفراغ ہوجاتا ہے اور جسقدر بدن مین ہول انمین سکون پیدا ہوتا ہے ۔ اور ریاح کی تحلیل ہوجاتی ہے ۔ یہ حالات معتدلے صحیح آدمیوں کے تھے ۔ اب رہے بیمار وہ لوگ استعمال استحمام یعنی نہانے کا اسقدر رکھتے ہین جتنے کی انھیں احتیاج ہو ۔ اور حاجت مختلف ہے یا تو واسطے استفراغ یعنی اسطرح نکالنے کسی مادہ کے یا مادہ رکا ہے ۔ یا بدن کے مزاج کو گرم کرنا ہے یا تر کرنا خواہ وہ پیدا کرنی ۔ یا کسی مزاج کی اپنی موجودہ حالت پر حفاظت کرنی ۔ اور ان فوائد کے ہمراہ یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ سوکھی کھلی اور تر کھجلی کو نفع اسلیئے پہونچتا ہے کہ جلد بدن سے اخراج فضول کا ہوجاتا ہے اور جتنے اعضا تشنج ہورہے ہین یعنی کھنچ رہے ہین انکی بسبب ترطیب اور تحلیل کے نرمی آجاتی ہے ۔ اور نزلہ کے تمام اور زکام مین نضج یعنی پختگی آتی ہے بسبب گرمی پہونچنے کے اور بسبب تحلیل کے جو نہانے سے پیدا ہوتی ہے ۔ اور اگر پیشاب آنے مین دشواری ہو تو بسہولت پیشاب آجاتا ہے بشرطیکہ یہ دشواری بوجہ برودت کے ہو ۔ اور قولنج وغیرہ دیگر امراض کو بھی نفع پہونچتا ہے ۔ اور اگر دوا سے مسہل کے پینے سے زیادہ دست آتے ہوں نہانے سے بند ہوجاتے ہین ۔ اور ان فوائد کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد ہین جنکو ہم بروقت بیان امراض کے لکھینگے جنمین حاجت نہانے کی بنظر علاج کے ہے ۔ جالینوس نے کہا ہے کہ جو استفراغ یعنی اخلاط کا بدن سے نکلنا بذریعہ استحمام خواہ نہانے ہوتا ہے اور بذریعہ ریاضت کے وہ فقط اخلاط رقیق کا اخراج ہے اور اخلاط رقیق بھی وہی جو کہ جلد بدن کے قریب ہوں جو پکی ہے اور مستعد اور آمادہ خروج یعنی نکلنے پر خود بخود ہورہی ہے ۔ لیکن جو اخلاط اور کیموسات یعنی غذا سے ہضم شدہ ہضم سوم کے غلیظ اور گاڑھے ہوں انکا اخراج بذریعہ ریاضت اور استحمام کے نہین ہوتا ہے بلکہ ایسے غلیظ اخلاط کو ریاضت کرنے اور نہانے سے بہت بڑا ضرر ہوتا ہے اگر وہ اخلاط پختہ نہوگئے ہوں اور

اُنہین سحاب غلاظت کے لطافت نہ آگئی ہو- اب حمام کی یہ کیفیت ہی کہ حمام بدن مین تغیر تین وجہون سے کرتا ہی- ایک تو بسبب اپنی ہوا کے
دوسرے بسبب اپنے اس پانی کے جو بدن پر بطور ترشح کے گرایا جاتا ہی- تیسرے بسبب کیفیت استعمال اُسی آب حمام کے- ہواے
حمام کی تین قسمین ہین- ایک تو ہواے بیت اول کی یعنے پہلا درجہ بیرونی اور اس درجے کی ہوا فاتر ہی یعنی نیم گرم ہی اسکا اثر بدن مین کسیقدر
گرمی کا نہین ہوتا ہی- دوسرا گھر اور درجہ حمام کا اسکی ہوا متوسط درجہ پر گرم ہی جو کسیقدر گرمی بدن کو پہونچاتی ہی اور کسیقدر قلیل فضول بدنی کی بھی تحلیل
کرتی ہو- تیسرے ہواے درجہ سوم اور تیسرے گھر کے حمام سے وہ حرارت قوی رکھتی ہی اور گرمی بدن کو بقوت پہونچاتی ہی اور زیادہ تحلیل فضول بدنی کی
کرتی ہی اور فضول کو نکال دیتی ہی- نہانے کا اثر یا حمام کرنے کا فعل اس تیسرے درجہ کی ہوا کی راہ سے دو وجہون سے مختلف ہوتا ہی-
ایک تو بالطبع اور اصالۃً دوسرے بالعرض یعنے بلا اصالت فعل اصلی اور طبیعی تو یہ ہی کہ اگر حمام کے اس درجہ مین دیر تک نہ ٹھہرے اور تھوڑا ٹھہرے
تھوڑی سی مقدار پسینہ کی برآمد ہوگی جس سے گرمی اور رطوبت بدن کی پیدا ہوگی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جو رطوبت اندر بدن کے ہی جسوقت اسکو
ہواے حمام نے ظاہر جلد کی طرف کھینچا اور جلد تک پہونچایا مگر زیادہ نکلنے نہ پائی پس اعضاے بدنی کو تر کردیگی اور جسقدر اعضا ظاہر بدن کے ہین
خواہ اُنکے قریب کے اعضا سب تر ہوجاینگے اور مسامات بھی کھلجائینگے- اور جسقدر اختلاف اعضاے مذکورہ مین خشکی اور تری کا تھا سب
کمی بیشی دور ہوکر یکسان رطوبت سب مین آجائیگی- اور اگر اسی درجہ حمام مین زیادہ ٹھہرین تا اینکہ پسینا بہت نکلجائے یہی ہوا بدن کو
گرم بھی کردیگی اور خشک بھی کردیگی گرم کردینا تو بسبب ہواے گرم کے ہی اور خشکی پیدا کرنے کا سبب یہ ہی کہ رطوبات بدنی پسینہ کے ذریعے سے
بہت خارج ہوجاینگے- اور اگر اس سے بھی زیادہ ٹھہرے کہ حد افراط کو پہونچ جائے اور پسینہ بھی بحد افراط خارج ہو بدن مین سردی اور خشکی
پیدا کریگی- اسکی وجہ یہ ہی کہ حرارت غریزی کی تحلیل ہوجائیگی اور رطوبات بدن کے بقوت نکلینگے لہذا قوت حیوانی ساقط ہوکر غشی پیدا ہوگی
پھر اب بھی اگر اور ٹھہرا رہیگا رطوبت بدن کی نکلتے نکلتے بالکل فنا ہوجائیگی اور حرارت غریزی سرد ہوجائیگی بلکہ بجھ جائیگی اور وہ آدمی مرجائیگا-
یہ فعل اصلی اور طبیعی ہواے حمام کا تھا- اب رہا وہ فعل جو بالعرض یہ ہوا کرتی ہی وہ یہ ہی کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اخلاط صفراوی بھرے ہون
اور پختہ بھی ہون (اور ضرور اُنکی موجودگی سے بدن مین گرمی ہوتی ہی) اُسوقت ہواے حمام سے جب پسینہ ہوکر یہ اخلاط خارج ہونگے بدن مین
سردی پیدا کریگی اور یہ سردی بالعرض پیدا ہوگی جیسے تپہاے صفراوی جنکو غب خالص کہتے ہین ایسی تپ مین اگر حمام کرایا جائے یہی
فائدہ تبرید بدن کا بالعرض ہوتا ہی- کبھی بدن کی تبرید عارضی ہواے حمام اور طرح سے بھی کرتی ہی اُسکا حال یہ ہی کہ اگر بدن مین اخلاط خام
بھرے ہون یہی اخلاط گرمی سے ہواے حمام کے پگھل کر کسی عضو پر گرینگے اور اُسی عضو مین سدہ پیدا کرینگے اور سدون کے پیدا ہونے سے
روح گرم کی آمد اُس عضو مین بند ہوجائیگی لہذا سردی اُسی عضو مین باین وجہ پیدا ہوگی کہ ہواے گرم کا نکلنا اُسی عضو سے ممنوع ہوگیا-
کبھی بعض اعضا مین اخلاط صفراوی بھرے ہوتے ہین اور یہی اخلاط پگھل کر ایک عضو سے دوسرے عضو تک گرتے ہین تا اینکہ گرتے گرتے
معدہ تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے غشی پیدا ہوتی ہی- بیشتر بعض اعضا مین خراب اور فاسد اخلاط ہوتے ہین اور پگھل کر ہواے حمام کی
وجہ سے ریزش کرتے ہین اور اچھے اور جید اخلاط سے ملجاتے ہین اور بوجہ آمیزش کے اچھے اخلاط کو بھی خراب کردیتے ہین اور مقدار خلط خراب کی
بڑھا دیتے ہین اسلیے کہ اخلاط جید بھی خراب ہوجاتے ہین- اسی واسطے جن لوگون کے بدن مین امتلاے اخلاط یعنی اُنکے بدن مین اخلاط
بھرے ہون کچھ اچھے اور کچھ برے اُنکو مناسب نہین ہی کہ استحمام یعنے حمام مین نہانے کا استعمال کرین اور استفراغ اور صفائی بدن سے پہلے
حمام کا استعمال کرین اور ان اخلاط موجودہ مین نضج اور پختگی دے لین- اور یہی سبب ہی کہ جو لوگ ورم کے امراض خواہ بیرون مین یا [illegible]

اقسام مین گرفتار ہین انکو ان امر مین استحمام کی ممانعت کی گئی ہی- میری مراد یہ ہی کہ نضج مادہ سے پہلے استعمال کرنا حمام کا انکو ممنوع ہی-
حمام اپنے پانی کے ذریعہ سے جو فعل بدن مین کرتا ہی اسکی یہ صورت ہی کہ پانی یا تو میٹھا ہی یا میٹھا نہین ہی- پھر آب شیرین بھی یا تو گرم ہی یا سرد ہی- میٹھا پانی اور
گرم کا یہ اثر ہی کہ اگر اسکی حرارت قوی نہو تو اسکے استعمال سے تسخین یعنی گرمی اور تری بدن مین پیدا ہوتی ہی اور مسام بدن کے کھل جاتے مین اور کبھی عارضی طور سے
ایسے پانی کا استعمال سردی بھی پیدا کرتا ہی بسبب اسکے کہ حرارت غریزی کو اور خلط صفراوی کو خارج کرتا ہی- اور ایسے پانی کے استعمال مین بہت سی خوبیان
ہین جنکو بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہی- وہ یہ ہین کہ مواد کی تحلیل کرتا ہی اور درد کے اقسام مین سکون پیدا کرتا ہی- اور فضول بدن کو
خارج کر دیتا ہی- اور اعضاے بدنی کو رطوبت پاکیزہ اور اچھی حاصل ہوتی ہی- اخلاط مین نضج اور پختگی آجاتی ہی- جلد بدن کی نرم ہو جاتی ہی
اور جو اعضا کہ جلد کے قریب ہین وہ بھی نرم ہو جاتے ہین اور جلد کو باریک کر دیتا ہی- ریاح جو اعضا مین محتقن ہون یعنی گھٹ رہے ہون
انکی تحلیل ہو جاتی ہی- نیند پیدا کرتا ہی- نافض یعنے لرزہ کے ضرر خواہ ایذا کو توڑ ڈالتا ہی اور تشنج اور تمدد یعنے اینٹھنا اور کھنچنا جو بدن مین
عارض ہوتا ہو اسکی ایذا بھی دور ہو جاتی ہی- سر گرانی اور درد جو اعضاے سر مین عارض ہو اسکو دور کر دیتا ہی- دھوپ کی گرمی سے
جو احتراق اور خشکی سر مین پیدا ہوئی ہو اسکو دور کرتا ہی- ہڈیون کا ٹوٹنا جسکو ہڈ پھوٹن کہتے ہیں خصوصاً ان ہڈیون کا درد جو گوشت سے
خالی ہین اسکو بھی نفع کرتا ہی- اور مردون کو اور عورتون کو اور ہر سن اور عمر کے آدمی کو فائدہ کرتا ہی- یہی فوائد ہین جنکو بقراط نے
بیان کیا ہی- جس وقت گرم پانی میٹھا غذا سے پہلے استعمال کیا جائے اور غذاے سابق اچھی طرح ہضم ہو چکی ہو تو ترطیب بدن کی کریگا اور
فضول غذاے ہضم شدہ کی تحلیل کریگا اور بقیہ غذا کو معدہ سے اور آنتون سے نیچے اتار دیگا اور حرارت غریزی کو قوی کر دیگا- اور
اگر تھوڑی سی غذا کھانے کے بعد استعمال کیا جائے بدن کی ترطیب اچھی رطوبت سے کریگا اور بدن کو ترو تازہ اور فربہ کر دیگا- اور اگر یہی
پانی زیادہ گرم ہو تو اسکا فعل بدن کے گرم کرنے مین زیادہ اور قوی ہوگا اور ترطیب بھی اسکی کم ہوگی- اور اگر پانی مین گرمی تھوڑی سی ہوگی
بدن مین تھوڑی سی گرمی اور ترطیب زیادہ پیدا کریگا- اور اگر غذا کھانے کے بعد اسکا استعمال کیا جائے بجای وہ غذا بے ہضم ہوگی اور بلغم
اور رطوبت اور فضول غلیظ اور مجاری غذا مین سدہ پیدا کریگا- اسکا سبب یہ ہی کہ طعام ایسے وقت معدہ سے جگر اور تمام اعضا مین
ناپختہ اتر آئیگا- اور جو غذا ناپختہ رہے اور اعضا مین پہونچ جائے وہی بلغم بنجاتی ہی- اسلیے کہ بلغم اسی غذا کا نام ہی جو کہ آدھی پختہ
ہوئی ہو- بقراط نے کتاب فصول مین بیان کیا ہی کہ جو شخص ہمیشہ گرم پانی سے نہانے کا استعمال کرتا رہے خصوصاً کہ اسکی گرمی
زیادہ ہو ایسا گرم پانی کا استعمال مندرجہ ذیل کے ضرر پیدا کریگا- گوشت کو گھلا دیتا ہی اور پٹھہ کو ڈھیلا کرتا ہی اور ذہن کو خراب کرتا ہی
اور سیلان خون یعنی خون کا بدن سے باہر نکلنا پیدا کرتا ہی اور غشی بھی اس سے عارض ہوتی ہی- اور کبھی ہمراہ غشی کے موت بھی واقع ہوتی ہی
لیکن بقراط نے اپنی اس کتاب مین جو امراض حارہ یعنے گرم بیماریون کے بیان مین لکھی ہی اسمین بقراط نے استحمام یعنے حمام کرنے سے
اس شخص کو منع کیا ہی جسکو قبض طبیعت اور کھل کر پاخانہ نہ آتا ہو اور یہ ممانعت اسوقت تک کی ہی جب تک اسکی آنتین ثقل براز سے
پاک نہو جائین یعنے فضلہ براز کا آنتون سے دفع نہو جائے- اور جسکی طبیعت بوجہ بحران کے نرم ہو مراد یہ ہی کہ بحران اسکا بذریعہ اسہال
ہوا ہو یا ہونے کے قریب ہو ایسے شخص کو حمام کرنے سے منع کیا ہی اسلیے کہ حمام کرنے سے دست بند ہو جاتے ہین اسواسطے
کہ حمام کرنے سے مادہ اندرونی ظاہر بدن کی طرف کھنچتا ہی- پس ایسے بیمار کو ناگوار حالت کا سامنا (یعنے جذب حمام مخالف مدد یا
بحران اسہال کے ہو کر ایذا پیدا کریگا)- اور جس شخص کی طبیعت ضعیف ہو اسکو بھی حمام کرنے سے بقراط نے منع کیا ہی اسلیے کہ

حمام کرنے سے اسکے ضعف مین زیادتی ہوگی - اسی طرح جسکو کسی قسم کا کرب اور قے ہونے کا گمان ہو اُسکو بھی حمام کرنے سے منع کیا ہے تاکہ اِن
لوگون کی قوتین ساقط ہوجائین اور غشی عارض نہوجائے - اور جس شخص کے فم معدہ یعنی معدہ کے مُنھ مین صفرا جمع ہوتا ہو اُسکو بھی حمام سے
منع کیا ہے تاکہ اُسکو غش نہ آجائے - لیکن جو لوگ نکسیر کے مرض مین گرفتار ہون اور اتنا خون اُنکا نکل چکا ہو کہ اب اُسی مین کفایت ہو
اُسکو بھی حمام کرنے سے بقراط منع کرتا ہے - ہان اگر رعاف ناقص ہو اور اتنی نکسیر جاری نہوئی ہو جسمین کفایت ہوتی ہے اور بمقدار حاجت کے
کم ہو اُسکو مناسب ہے کہ حمام کا استعمال کرے - بقراط نے کہا ہے کہ احتیاج نکسیر جاری ہونے کی ہو اور ابھی اسکی نکسیر چلی نہو اُسکو سزاوار ہے
کہ حمام مین نہائے سرد پانی اور میٹھا اُس سے نہانے کی یہ صورت ہے کہ بدن کی تبرید اور ترطیب ہوتی ہے یعنی سردی اور تری بدن مین پیدا
ہوتی ہے اور کبھی عارضی حرارت بھی اس سے پیدا ہوتی ہے جسوقت سرد پانی کے نہانے سے مسام بدن کے بند ہوجائین اور حرارت غریزی
اندر بدن کے گھٹ جائے - سوا اسکے بعد غذا کے ٹھنڈے پانی سے نہانا بخوبی ہضم غذا پر معین ہوتا ہے کبھی سرد پانی مین نہانے کے
افعال بنظر سحنہ بدن یعنے بنظر رطوبت اور انداز بدن کے فربہی اور لاغری کی وجہ سے اور بنظر سن اور وقت موجود کے مختلف ہوتے ہین -
سحنہ کی نظر سے تو یون اختلاف ہوتا ہے کہ اگر بدن آدمی کا فربہ اور موٹا ہو اور سن اور عمر اُسکی منتہائے جوانی کے ہو اور وقت موجود فصل
گرمیون کی ہو ایسا آدمی اگر سرد پانی سے نہائے اُسکی حرارت غریزی کی قوت بڑھ جائیگی اور اعضائے بدن کی قوت بھی زیادہ ہوگی
اور خوبی استمرا یعنے غذا کے ہضم کی بھی بڑھیگی - اور مناسب ہے کہ پہلے بدن کی مالش اسقدر کرے کہ مسامات کھلجائین اور قوت آب سرد کی
اعضا تک پہونچے - اور اگر دبلا بدن ہو اور گوشت بدن پر کم ہو اور عمر اور وقت بھی ہو یعنی عمر اسکی منتہائے جوانی کی ہو اور فصل گرمیون کی ہو
ایسے آدمی کے سرد پانی سے نہانے کی سردی اندر بدن کے پہونچ جائیگی اور اسقدر سردی بدن کو پہونچیگی کہ اعضائے شریفہ تک پہونچ جائیگی
پس حرارت غریزی اُسی بدن کی فرو ہو کر بجھ جائیگی پس اُس شخص کو وہی کیفیت عارض ہوگی جو کہ سانپ کے اقسام کو جاڑون مین عارض
ہوتی ہے کہ ٹھٹھر جاتے ہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ سردی سانپون کے اندرونی اعضا تک پہونچ جاتی ہے اسلیے کہ گوشت اُنکے بدن مین کم ہوتا ہے
پس اسی وجہ سے یہ اپنی جگہ پر ٹھٹھر کر رہ جاتے ہین اور ہل نہین سکتے - تا اینکہ اکثر اوقات جاڑون مین آدمی سانپ کو اپنے ہاتھ مین
پکڑ لیتا ہے اور وہ اُسکو ضرر نہین پہونچاتے - یہی بات اُس شخص کو عارض ہوگی جو لاغر اندام اور دبلا پتلا ہو اور سرد پانی سے نہائے -
اسی طرح کبھی سرد پانی سے نہانا اُس شخص کو بھی مضر ہے جو شیخ اور بڈھا ہو خواہ جاڑون کے دنون مین کوئی آدمی نہائے - بقراط نے کہا ہے
کہ جو کوئی ہمیشہ آب سرد سے نہاتا ہو اُسکو امور مندرجہ ذیل سے ضرر پہونچیگا - کہ اُسکو تشنج اور تمدد یعنے ہاتھ پانون وغیرہ کا کھنچنا اور اعضائے
بدن کا سیاہ ہوجانا اور لرزہ جسکے ہمراہ تپ بھی ہو عارض ہوگی - پھر بقراط نے کہا کہ آب سرد سے نہانا اُس تشنج کو فائدہ بھی کرتا ہے جو امتلائے
بدن سے پیدا ہوا ہو بشرطیکہ مریض جوان آدمی ہو اور گوشت اُسکے بدن کا اچھا ہو اور درمیانی مہینہ مین فصل صیف کے نہاتا ہو اور سرد
پانی اُسپر ڈالا گیا ہو یعنی غوطہ سے نہ نہائے - اور سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت غریزی اندر کی طرف چلی جاتی ہے لہذا جس خلط سے تشنج پیدا ہوا ہے
اُسمین لطافت پیدا ہو کر تشنج مٹ جاتا ہے - اور جو ورم گرم کہ مائل بطرف حمرت کے ہون یا اینکہ ورم حمرہ کی طرف اُنکا میلان ہو اُنکو بھی
نفع پہونچتا ہے - اور جو وجع مفاصل یعنے جوڑون کا درد بسبب حرارت کے پیدا ہوا ہو اُسکو بھی نفع ہوتا ہے - اور جس جگہ سے بدن مین خون
نکلتا ہو اگر سرد پانی قریب اُسی عضو کے ڈالین خون کا نکلنا بند ہوجائیگا مگر خاص مقام پر کہ خون پر نہ ڈالین اسکا سبب یہ ہے کہ جسوقت
اور اگر پانی اُس مقام کے سرد ہوجائے جہان سے خون نکل رہا ہے اور اُسی گردش کی جگہ کہ پانی کی سردی پہونچے تکاثف پیدا ہوگا یعنے

وہ مقام ٹھٹھر جائیگا اور اینٹھ جائیگا اور اُسکے مسامات بند ہو جائینگے اور خون وہاں کا منجمد اور بستہ ہو جائیگا اور اسی وجہ سے خون کی آمد رُک جائیگی۔ سزاوار ہے اور مناسب ہے کہ آب سرد کے نہانے سے بعد جماع کے احتراز کریں اور بعد تعب اور مشقت کے بھی پرہیز کریں اور بعد ہیضہ کے بھی۔ مگر اینکہ ہیضہ بہت زیادہ بڑھ جائے کہ اُسوقت سرد پانی سے نہانا نفع کرتا ہے۔ بہت سی بیداری کے بعد بھی اور قے کرنے کے بعد اور بعد پینے دوا سے دست آور خواہ دوائے مسہل کے سرد پانی سے نہانا چاہیے اسلیے کہ یہ سب اوقات نہانے کے خراب ہیں۔ جو نہانا کہ ایسے نمونہ پر ایک قسم کا پانی جو میٹھا نہو اُس سے نہانا بدن میں خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور اگر استحمام خواہ نہانا نمکین اور شور پانی سے ہو اور اُسکو گرم بھی کیا ہو بدن میں گرمی اور خشکی پیدا کریگا اور جو رطوبتیں کہ معدہ اور سینہ سے کھینچتی ہیں اُنکو نفع کرتا ہے جس پانی میں اثر گندھک کا ہے اُس سے نہانا گرمی اور خشکی پیدا کرتا ہے اور جو درد کے اقسام بچھہ میں ہوں بوجہ رطوبت کے اُنکو نفع کرتا ہے۔ اسی طرح وہ پانی جسمیں اثر نفط یعنے رال کے اقسام کا ہو وہ بھی ایسا ہی فائدہ کرتا ہے جسمیں لوہے کا اثر ہو خواہ اُس پانی میں لوہا بجھایا ہو یا لوہے کے معدن کا پانی ہو ایسے پانی سے نہانا معدہ اور تلی کو فائدہ کرتا ہے اور گرمی خشکی پیدا کرتا ہے جس پانی میں اثر پھٹکری کا ہو اُس سے نہانا سردی اور خشکی پیدا کرتا ہے اور روانی شکم کو روکتا ہے۔ انھیں وجوہ سے نہانے اور استحمام کے فعل بدن میں مختلف ہوتے ہیں۔ اب رہا اختلاف نہانے کے اثر کا بنظر کیفیت استعمال کے یعنے بنظر اختلاف طریقۂ نہانے کے۔ اُسکی یہ صورت ہے کہ ایک نہانا تو وہ ہے جسکے ہمراہ مالش بدن کی ہوتی ہے اور پھر مالش بھی کبھی روغن سے ہے اور کبھی بدون روغن کے۔ اور سادہ مالش بلا روغن اگر بہ نرمی ہو اس سے تحلیل اور پگھلانا مواد بدنی اور بدن کا ڈھیلا کرنا اور مسامات بدن کو کشادہ کرنا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر مالش بلا روغن زور زور سے ہو رطوبت کی تحلیل کردیگی اور اُسکو بالکل فنا کردیگی اور گوشت کو سخت کریگی اور اُسمیں تکثیف پیدا کریگی کہ اُسی گوشت کے اجزا اکٹھا ہو جائینگے۔ اور اگر یہی مالش معتدل اور درمیانی درجہ میں سختی اور نرمی کے ہو خون کو بدن کے اندر سے باہر کی طرف کشش کریگی اور ظاہری اعضا کی طرف خون کو لا کر اُنمیں گرمی اور تری پیدا کریگی۔ اور اگر مالش کے ہمراہ تیل بھی ملا یا جائے اور وہ تیل سرد ہو جیسے روغن بنفشہ، روغن گل وغیرہ ایسے نہانے اور مالش سے فضول کی تحلیل ہوگی اور بدن ڈھیلا ہو جائیگا اور رطوبت بدن اور کشادگی مسامات میں پیدا ہوگی۔ اور گرم تیل کی مالش کرکے نہانے سے بدن میں گرمی اور تحلیل قوی پیدا ہوگی۔ اسی وجہ سے اگر تپ کے اُن بیماروں کے بدن کی مالش کیجائے جنکے اُس خلط کا نضج ہو گیا ہے جس خلط سے یہ تپ عارض ہوتی ہے کہ یہی مالش برودت بالعرض پیدا کرتی ہے۔ اسلیے کہ اُنکے بدن کی مالش تحلیل مادہ کی زیادہ کرتی ہے اور جو مادہ متعفن ہو گیا ہے اُسکو نکال دیتی ہے۔ اگر تیل لگانے کا استعمال بدون مالش کے کیا جائے بلکہ تیل کو فقط چپڑ دیں یہ فعل مسامات بدن کو بند کر دیتا اور جو چیز قابل تحلیل پانے کے ہے اُسکے تحلیل کو منع کر دیتا ہے۔ پھر اگر یہی تیل بعد نہانے خواہ حمام کرنے کے چپڑا جائے حرارت غریزی کو اندر بدن کے محفوظ کرتا ہے اور اُسی حرارت کو تحلیل ہو جانے سے روکتا ہے لہذا بدن کو گرم کرتا ہے اور اگر تیل بدن میں بعد نہانے کے آب گرم شیرین سے لگایا جائے بدن میں گرمی اور تری پیدا کرتا ہے اسلیے کہ آب گرم اندر مسامات کے حرارت کو محفوظ رکھتا ہے اور اُسکو تحلل سے منع کرتا ہے اور اگر تیل لگانا بعد سرد پانی سے نہانے کے ہو اس سے تبرید اور ترطیب اسی وجہ سے پیدا ہوگی

باب چودھواں مجملی بیان غذاؤں کا ہے

جو چیز کھانے پینے میں آتی ہے جسوقت کہ بدن پر وارد ہو یا تو اُسکی یہ صورت ہوگی کہ پہلے قوت بدنی اُسکو متغیر کردے مراد یہ ہے کہ جو قوت مغیرہ بدن میں از قسم ہاضمہ وغیرہ کے ہے پہلے اُسی کھائی اور پی ہوئی چیز کو اپنی صورت وغیرہ سے بدل کر دوسری صورت اُسکی کر دے

بعد از ان وہی حال سابق جیسا تھا کو متغیر کرے اور بدن کے مزاج کو اپنے مزاج کی طرف پلٹ دے۔ ایسی چیز کو دواے مطلق کہتے ہین جیسے عاقرقرحا اور تخسیل یعنی سونٹھ وغیرہ۔ اور اسکے سوا یہ ہے کہ ایسے شے کی قوت مساوی قوت بدن کے ہو۔ یا اینکہ جو شے کھائی جائے وہ تو بدن کو متغیر کردے اور بدن کو قدرت اسکی نہو کہ اسپر غالب آئے اور اُسے متغیر کردے اسکو دواے قتال یعنے زہر قاتل کہتے ہین۔ اور یہ بات ایسی دوا کے اسوجہ سے ہوئی کہ اسکی طبیعت بدن کی طبیعت سے زیادہ قوی ہے اور یہ دوا ضد مخالف بدن کی ہے اپنے تمام اجزاے جوہری مین یعنی تمام اجزا اصلی اسی دوا کے ضد مخالف بدن کے ہین۔ اور ہم ان دونون طرح کی دواؤن کو یعنی دواے مطلق اور دواے قتال کا ذکر اُسوقت کرینگے جسوقت ہم مفرد دواؤن کی طبیعتون کو بیان کرینگے۔ تیسری قسم کھانے پینے کی چیزون کی یہ ہے کہ پہلے تو وہ شے بدن کو متغیر کردے پھر بدن اُسپر غالب آئے اور اُسکو متغیر کرے اور اُسی چیز کو اپنی طبیعت کی طرف بدل دے اور ایسی کھائی ہوئی چیز کو غذا دوائی کہتے ہین جیسے کاہو کا ساگ اور آب جو اور پیاز اور لہسن۔ اور چوتھی صورت یہ ہے کہ وہ شے بدن کو تغیر نہ دے بلکہ بدن ہی اُسکو متغیر کرے اور اُس شے کو اپنی طبیعت کی طرف پھیر دے ایسی چیز کو غذا کہتے ہین۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ طبیعت ایسی خوردنی چیز کی مشاکل اور مشابہ طبیعت بدن کے ہے اور ملازم یعنے چسپان طبیعت بدنی سے ہے اور ہم انھین دونون قسمون کا حال اور انھین کی طبیعتون کا بیان یہان کرنا چاہتے ہین اور جو حاجت انکی طرف ہے اور جو فعل کہ انکے ہر ایک صنف اور قسم سے بدن مین ہوتا ہے اُسکو اس مقام پر لکھتے ہین۔ اب ہم کہتے ہین کہ چونکہ مطلق حیوان اور جاندار کے بدن کی شان سے یہ بات ہے کہ اُسکے جوہر بدن کی تحلیل ہمیشہ ہوا کرتی ہے عام اس سے کہ وہ حیوان ناطق ہو یعنی انسان خواہ ناطق نہو جیسے اور حیوانات۔ اور اسکے اجزاے جوہری کی تحلیل اسوجہ سے ہوتی ہے کہ حرارت غریزی اور اصلی حرارت جو اندر بدن کے ہے وہ اُسکو ہمیشہ گھُلایا کرتی ہے اور ہواے خارجی گرم جو ایسے بدن کی ملاقات کرتی رہتی ہے وہ بھی اُسکی تحلیل کرتی ہے۔ اور یہ تحلیل بھی دو قسم کی ہوتی ہے یا تو خفی اور پوشیدہ تحلیل جیسے وہ تحلیل جو مسام اور انفاس کے یعنے بذریعہ چھیدنے اور جگانے حرارت غریزی کے ہوتی ہے جو نظر نہین آتی۔ یا ایسی تحلیل جو ظاہر حس پر ہوتی ہے جیسے تھوک اور مینڈھ اور پسینہ اور پیشاب اور پاخانہ وغیرہ (کہ یہ فضول بدن کے اندر سے نکلتے ہین اور بدن کے اجزا ہوکر پھر جدا ہوجاتے ہین اور اسی کو تحلیل کہتے ہین) جب ہمیشہ تحلیل ہوتی ہے لہذا طبیعت بدنی محتاج ایک ایسے مادہ کی خارج بدن سے ہوتی یعنے باہر سے ایک ایسی شے اندر بدل کے پہونچانے کی طبیعت کو حاجت ہوئی کہ جو کچھ بدن سے تحلیل ہوکر کم ہوگیا ہے اُسکی جگہ یہ چیز قائم مقام اور خلیفہ جانشین رہے اور بدن مضمحل نہونے پائے اور گھٹتے گھٹتے خراب اور بنائے بدن کی فاسد نہو جائے پھر اگر یہی چیز یعنے غذا بدن پر قدر تحلل سے زیادہ وارد ہو یعنے جسقدر اجزا بدن کے متحلل ہوگئے ہون اُس سے مقدار مین زیادہ یہ چیز بدن کے اندر پہونچائی جائے بدن کی مقدار کو بڑھائیگی اور اعضاے بدنی مین نمو اور بالیدگی پیدا ہوگی اور فربہی اُمین پیدا کریگی جیسے فربہی ان لوگون کے بدن مین پیدا ہوتی ہے جو زمانہ نشو اور خوردنی اور طیاری کے سن مین ہون۔ اور اگر یہی غذا اجزاے تحلیل شدہ کی مقدار سے کم بدن پر وارد ہو بدن کے اجزا مین کمی پیدا ہوگی اور لاغری آجائیگی جیسے لاغری بیماران دق اور سل کے بدن مین آجاتی ہے۔ اور اگر یہی غذا برابر اُسی مقدار کے بدن پر وارد ہو جتنی مقدار بدن کی تحلیل ہوئی ہے اُسوقت بدن اپنی اصلی حالت پر باقی رہیگا نہ گھٹیگا اور نہ بڑھیگا نہ دُبلا ہوگا نہ موٹا جیسے چراغ کہ اُسکا قوام اور ثبات یعنے اُسکا روشن رہنا اور نہ بجھنا بذریعہ روغن اور تیل کے ہے کہ وہی تیل اُسکو مدد دیتا ہے اور اُسکی لو کو بڑھاتا ہے اور اُسکو جلتا ہوا باقی رکھتا ہے اپنی ایک خاص حالت پر اسلیے کہ آگ کو مدد تیل سے برابر پہونچا کرتی ہے یعنے جسقدر کہ بتی چراغ کی آگ جلا کر خشک کرتی ہے اُسیقدر تیل اُسی جگہ پہونچ جاتا ہے اور برابر جبتک کہ تیل بمقدار مناسب پہونچتا ہے چراغ بدستور بحال و امدا روشن رہتا ہے اور جب تیل چراغ کا مع اُس مقدار کے جو بتی مین ہے ختم ہوا چراغ بجھ کر روشنی اُسکی نیست اور نابود ہوگئی۔ اسیطرح غذا بھی حیوانات کے بدن کو مدد دیتی ہے اور جس قدر

بدن سے تحلیل پاتا ہے اسکے قائم مقام ہوتی ہے اور جب کوئی بدن اپنی بدل نہ پائے وہ حیوان ہلاک ہوگا۔ پھر چونکہ جو چیزیں حیوان کے بدن سے
تحلیل پاتی ہیں جوہر اور اصلیت میں مختلف ہیں اور ان سب کی طبیعت ایک ہی جنسیت رہین ہے۔ تمام بدنہاے حیوانات کے اجزا ہون گو
خواہ ایک ہی بدن کے اجزا ہوں۔ اسلیے کہ جو چیز زید کے بدن سے تحلل ہوتی ہے اور ہے اور جو عمرو کے بدن سے گھٹتی ہے وہ اور ہے۔ اور یہ بھی تو ہے کہ
تحلیل ایک ہی بدن کے ایسے اعضاے ہوتی ہے ... اعضا کے جوہر بھی مختلف ہین اسلیے جو اجزا گوشت سے تحلیل پاتے ہین وہ اور ہین اور
جو اجزا پٹھہ سے گھٹتے ہین وہ اور ہین اور رگوں سے اور ہی قسم کے اجزا تحلیل پاتے ہین۔ اور یہ بھی اختلاف ہے کہ انھین اعضا سے کچھ گرم چیزون کی
تحلیل ہوتی ہے اور کسیقدر سرد چیزون کی اور کچھ تر چیزین تحلیل پاتی ہین اور کچھ خشک۔ پس سبب اختلاف مذکور کے جو بدن کی طبیعتون مین ہے
خواہ اعضاے بدنی کی مختلف طبیعتون مین ہے اور انھین سب سے اسکی تحلیل ہوتی ہے اطعمہ یعنے کھانے والی اور پینے والی چیزون کی بھی طبیعتین
مختلف درکار ہوئین کہ خوردنی اور نوشیدنی چیزین بھی اپنی اپنی کیفیت اور اپنے جوہر اور اصلی اجزا مین مختلف اور طرح طرح کی ہون۔ تاکہ ہر ایک
آدمی وہی چیز کھایا پیا کرے جو چیز اُسکے متشاکل اور ملائم ہو یعنی متشابہ اور مناسب ہو اُسکے اجزاے تحلیل شدہ کے جو بروقت صحت بدن کے ایسے
آدمی کے بدن سے اُن اجزا کی تحلیل ہوئی ہے۔ اور تاکہ ہر ایک عضو بدن کو بدلا اور قائم مقام اسی مقدار کا بطور مناسب ملجائے جو کہ تحلیل ہو چکی ہے
پس طعام یعنے کھانے کی چیز بدلا اور قائم مقام اُسی جوہر کا ہوا کرے جو مائل بہ یبوست اور خشکی تھا اور تحلل ہو گیا اور اُسی خشک مزاج اجزا کا طعام
حافظ رہے کہ نہ کم ہونے دے۔ اور شراب یعنے پینے کی چیز بدلا اُن اجزا کا ہو جو مائل بہ رطوبت تھے اور تحلیل پا گئے اور اُنھین کی حفاظت بھی
پینے کی چیز کرے۔ اسی واسطے طبیب محتاج اسکا ہے کہ طبیعت ہاے غذا اور شراب کو پہچانے کہ اپنی کیفیت مین اور اپنے جوہر یعنی اصلی طبیعت اور
تمام احوال مین کیسی ہیں اور بدن کی طبیعت کو اُسکے مزاج اور ہیئت اور تمامی احوال مین پہچانے۔ اور ہر ایک بدن کی تدبیر اُسی غذا اور شراب سے کرے
جو اُسی بدن کے مناسب ہو بوقت صحت اور مرض اُسی بدن کے۔ بدن کی طبیعتین جو بروقت صحت کے ہوتی ہیں اور جو اختلاف بدن کی طبیعتون مین
ایسے وقت ہوتا ہے اور جو ہیئت بدن کی بحالت صحت مختلف ہوتی ہے اُسکو تو ہمنے بروقت بیان اصناف اور اقسام مزاج اور بیان دلائل مزاج کے
لکھدیا ہے۔ اب رہا اختلاف طبیعت ہاے بدنی کا بروقت مرض اور بیماری کے اُسکو ہم بعد کے ابواب مین بیان کرینگے۔ اور اختلاف غذا کی طبیعتون کا
ہم اسی جگہ یعنے اسی مقالہ مین لکھتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ غذا کا اختلاف باہمدگر بنظر اُن افعال کے جو بدن مین کرتے ہین دو راہ سے ہوتا ہے۔ ایک تو
بنظر جوہر اور اصل غذا کے دوسرا بنظر کیفیت غذا کے۔ کیفیت کی راہ سے اختلاف یون ہے کہ بعض قسم کی غذا گرم ہے اور بعض قسم غذا کی سرد ہے کوئی غذا
تر ہے اور کوئی خشک اور کوئی غذا معتدل ہے۔ اور کسی قسم کی غذا کیون نہو گرم اور سرد اور خشک اور تر اگر فعل اُسکا بدن مین زیادہ حد سے ہو اور
قوت اُسکی قوی ہوگی اُسکو کہینگے کہ چوتھے درجہ مین ہے۔ جیسے لہسن اور پیاز کی گرمی۔ اور اگر اُسکا فعل اس سے کمتر ہو یعنی حد افراط کو نہ پہونچے اُسکو
درجہ سوم مین کہینگے۔ اور اگر اُسکا فعل متوسط ہو یعنے درمیانی ہو اُسکو درجہ دوم مین کہینگے۔ اور اگر کوئی غذا اپنا فعل بہت ضعیف کرتی ہو تا اینکہ
حس پر بخوبی وہ فعل ظاہر نہوتا ہو یا اینکہ اُسکے فعل کا ظہور محتاج بطرف بحث اور قیاس کے ہو جب حس پر بھی کسیقدر ظاہر ہو اُسکو درجہ اول مین کہینگے
جیسے گیہون اور گیہون کی روٹی کی گرمی۔ اور اگر جو فعل کہ وہ غذا کرتی ہے نہ قوی درجہ نہایت مین ہو اور نہ اتنا ضعیف ہو کہ قیاس کرنے سے وہ
اثر ظاہر ہوتا ہو بلکہ ان دونون حالتون کے بیچ مین ہو اُسکو درجہ دوم مین کہینگے۔ اور یہی حکم درجہ کا دواؤن مین بھی جاری ہے۔ غذا کا اختلاف
بنظر جوہر اور اجزاے اصلی کے یہ ہے کہ بعض غذا کا جوہر غلیظ ہے اور بعض کا جوہر لطیف ہے اور بعض کا معتدل۔ غذاے لطیف وہ ہے جسکی بہت سی
مقدار بدن کو تھوڑی سی غذائیت دیتی ہے۔ اور غذاے غلیظ وہ ہے جسکی تھوڑی مقدار بدن کو زیادہ غذا دیتی ہو اور غذاے معتدل جو لطافت

اور غلاظت کے بیچ مین ہے کہ جسکی مقدار معتدل بدن کو غذاے معتدل پہونچائے اور اُسکی زیادہ مقدار بدن کو زیادہ غذا دے اور اُسکی تھوڑی
مقدار سے تھوڑی غذا بدن کو پہونچے جیسی اُسکی مقدار ہو - ہر ایک غذاے غلیظ اور لطیف یا تو بدن کو غذاے محمود یعنے پسندیدہ غذا دیتی ہے
یا غذاے مذموم اور خراب غذا دیتی ہے - غذاے لطیف جو بدن کو غذاے محمود اور پسندیدہ دیتی ہے اُسکی مثال جیسے چوزہ اور تیتر کا گوشت اور
چھوٹی پسلیان تیتر کی اور کبک اور مرغابی کے بازو اور مرغ کے خصیہ اور ساگ کے اقسام مین سے کاہو کا ساگ - اور مچھلی مین چھوٹی مچھلی جسکو
رضراضی جیسے سہری اور چلھیا وغیرہ اور شراب ریحانی خواہ اور قسم کی لطیف غذائین جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے - یہ سب غذائین اُسی کے
مناسب ہین جو تعب اور مشقت مین کم پڑتا ہو - اور ہمیشہ صحت کے برقرار رکھنے کے واسطے یہ زیادہ مناسب ہین اسلیے کہ فضلہ جو ایسی غذا سے
پیدا ہوتا ہے بہت ہی کم ہوتا ہے اور تحلیل ایسی غذا کا جلد ہو جاتا ہے - اور جن لوگون کو کہنہ بیماریان ہون اُنکو بھی ایسی ہی غذا بہت مفید ہے -
ہان جسکو زیادہ قوت بدنی پیدا کرنے کی حاجت ہو اور جو شخص بدن کو فربہ اور تر و تازہ کرنا چاہے اُسکو غذا کھلانی مناسب نہین ہے - وہ غذاے
لطیف جو بدن کو خراب اور مذموم غذا دیتی ہے اُسکی مثال جیسے رشاد یعنی ترہ تیزک بستانی اور رائی اور پیاز اور گندنا اور جرجیر یعنی ثابون
اور بادروج یعنے جنگلی تلسی اور مولی اور تمام ایسی غذائین جو تیزی مرچ کی سی رکھتی ہون اور کڑوی اور شور غذا کہ یہ سب اقسام غذا کے فضول
صفراوی با حدت پیدا کرتے ہین - اور ایسی غذاؤن کو اگرچہ غذاے ملطف کہتے ہین مگر باوجودیکہ یہ غذائین اخلاط صفراوی پیدا کرتی ہین
جاور اخلاط کو سوختہ کر دیتی ہین اور خراب کر دیتی ہین مگر پھر بھی انسے کبھی اُس آدمی کو نفع بھی ملتا ہے جسکے بدن مین اخلاط بلغمی اور بارز و جت
بھرے ہون کہ اُن بلغمی اخلاط کی ایسی غذائین تقطیع کرتی ہین یعنے اُنکو پارہ پارہ کر دیتی ہین اور اُنمین لطافت پیدا کرتی ہین - اور جو لوگ
کہنہ بیماریون مین گرفتار ہین اور وہ بیماریان مادی ہین اُنھین بیماریون کے اُن مادون کی جنسے یہ بیماریان پیدا ہوئی ہین تلطیف کر دیتی ہین اور
اُنکی غلاظت کو دور کر دیتی ہین - اسی وجہ سے جالینوس نے اپنی اُس کتاب مین لکھا ہے جسکا نام کتاب تدبیر ملطف رکھا ہے کہ ایسی تدبیر
ملطف سے یعنے جس تدبیر سے کثیف خواہ اسکا غلیظ مادہ کی تلطیف ہو باوجودیکہ بدن اپنی صحت دوامی پر برابر متواتر رہتے ہین یہ بھی نفع کبھی ہوتا ہے
کہ بہت سی بیماریان جو مزمن یعنی پرانی ہون اُن بیماریون سے شفا بھی پیدا ہوتی ہے - اور اکثر اوقات اسی تدبیر ملطف سے ایسے بیمارون کو
استغنا اور دواؤن کے استعمال سے ہو جاتی ہے - جالینوس نے کہا ہے کہ مین نے ایسی ہی تدبیر ملطف سے درد ہاے مفاصل اور گردون کے
درد اور تلی کے بڑھ جانے اور موٹا ہو جانے سے اور جگر کے گندہ ہو جانے کی بیماریون کو اچھا کر دیا ہے اور جن لوگون کو ربو یعنے سانس پھولنے کی
بیماری تھی اُنکو اور جنکو مرگی کا مرض شروع ہوا تھا اُنکو اچھا کیا - اور ایسی ہی تدبیر سے بہت سے آدمی جو گرفتار انھین بیماریون کے تھے
شفایاب ہوے اور بالکل اچھے ہو گئے بدون اسکے کہ وہ کسی قسم کی اور دوا کرتے - میری مراد تدبیر لطیف سے یہی ہے کہ غذا ہاے لطیف کو
جو ملطف ہون یعنے غلیظ مواد کو لطیف کر دیتی ہون استعمال کرے خواہ غذا مین کمی کرے اور ریاضت یعنی بدنی مشقت کرے - جو غذا غلیظ ہے
اور بدن کو اچھی غذا دیتی ہے اُسکی مثال جیسے بھیڑ کا گوشت جو پوری عمر جوانی کی ہو اور بچہ ہاے فربہ گاو کا گوشت خواہ میدہ گندم کی روٹی خواہ
اُس گیہون کی روٹی جو بنام خندروس مشہور ہے اور ہندی مین اُسکو مکا اور بڑی جوار کہتے ہین اور بڑی قسم کی مچھلی جسکا گوشت سخت ہو اور جیسے
روہو مچھلی جو رضراض یعنی چھوٹی مچھلی سے پیدا ہوتی ہے - اور کلیجہ یکسالہ بھیڑ خواہ بکری کا اور تازہ پنیر اور اُبالا ہوا انڈا اور کوئی شربت میٹھا اور
گاڑھا اور اسکے مشابہ اور قسم کی غذا جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے - یہ سب غذائین اُسی کو موافق ہین جو تعب اور ریاضت کا زیادہ خوگر ہو اور جسکو
اپنے بدن کی قوت اور فربہی منظور ہو - غلیظ غذا کی وہ قسم جو بدن کو مذموم اور خراب غذا دیتی ہے اور جسکا کیموس زیادہ ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ

بعد ہضم دوم کے مقدار اسکی بڑھ جاتی ہے اسکی مثال یہ ہے جیسے بیل کا گوشت اور بھیڑ خواہ دُنبہ کا گوشت اور سنڈھے کا گوشت اور ہرنی اور ہرن کا گوشت
اور پہاڑی بکرا اتڑا ہوا اسکا گوشت اور گھوڑے کے گوشت اور بھنے ہوئے انڈے جیسے خاگینہ خواہ حلوہ انڈوں کا اور دودھ اور کماۃ جو دو یا تین قسم کی
قسم ہین یہ ایک قسم کی ترکاری ہے اور موٹے آٹے کی روٹی خمیری ہو مگر گیہوں کی ہو اور اعضائے حیوانات میں گردہ اور بھیجا اور جو قائم مقام
ایسی ہی غذا کے ہو۔ یہ سب خراب اقسام کی غذا ہین اور جو خون ایسی غذا اون سے پیدا ہوتا ہے بہت بُرا ہوتا ہے اور انھین لوگون کو عمدہ ایسا
موافق ہوتی ہین جو زیادہ مشقت کرتے ہون اور ریاضت بدنی بھی انکی قوی ہو اور اگر وہ لوگ ایسی غذا کو بخوبی ہضم کرلین تاہم بھی ضرر اور
خرابیان انمین ہین اس سے کم نہین سکتے۔ جو غذائین کہ غلیظ اور لطیف کے درمیانی اور معتدل ہین انکی مثال جیسے جو کر سمیت گیہون کے آٹے کی
روٹی خواہ میدون بھگوئے ہوئے گیہون کے آٹے کی روٹی جو خوب طرح سے چھان لیا گیا ہو اور خوب لال اور سرخ کر کے سینکی ہوئی ہو کہ ذرا کچی
نہ رہ جائے۔ اور یکسالہ بھیڑ خواہ بکری کا گوشت اور مرغیون کا گوشت اور کبک کا اور لکلک کا گوشت اور دراج تیتل اور مدائین۔ اور یہ
سب غذائین جملہ اصناف کے آدمیون کو مناسب ہین خصوصًا جنکے مزاج معتدل ہون۔ یہی بات سبب ہے کہ اختلاف احوال غذا کے جانے جائین
کہ انھین حالات کی زیادتی اور کمی کے اختلاف سے انکی منفعت اور انکے ضرر بھی مختلف ہوتے ہین اور اب ہم اسی مقام سے ہر ایک قسم غذا کی
منفعت اور ضرر کو بیان کرتے ہین۔

باب پندرھوان طبائع حبوب کے بیان مین

یہ بات معلوم ہو جائے کہ غذا کے بعض اقسام نباتی ہوتے ہین یعنے گھانس کے اقسام سے اور بعض اقسام غذا کے حیوانی ہین جو غذا نباتی ہے
اسمین بعض تو وہ ہے کہ فصلی نبات ہے یعنے سال بھر کی چار فصلون مین سے کسی ایک فصل خواہ بہار مین پیدا ہوتی ہے اور بعض قسم غذا درختون کے
پھل ہوتے ہین۔ اب فصلی اور بہار کی غذائین بھی بعض قسم حبوب کی ہے یعنی دانہ اُسکے کھائے جاتے ہین جیسے گیہون اور جو اور باقلا وغیرہ۔ اور
بعض قسم ساگ کی ہے جیسے کاسنی کا ساگ اور کاہو کا ساگ اور بعض قسم ترکاریون کی ہے جیسے کدو اور تربوز خربوزہ اور بعض قسم جڑون کی ہے جیسے
شلجم اور گاجر۔ درختون کے پھل بھی کچھ باغ کے درختون کے پھل ہوتے ہین جیسے انجیر اور انگور۔ اور بعض اقسام پہاڑی درختون کے پھل ہین
خواہ جنگلی درختون کے پھل ہین جیسے کہ بیر اور غبیرا یعنے سنجد جو ایک قسم کا پھل ہے۔ جو غذا کہ حیوان سے ہوتی ہے اُسمین سے کوئی تو چلنے والے
جانور ہین اور کوئی قسم طائر یعنے پرندہ کی ہے اور کوئی قسم پانی مین تیرنے والے حیوان کی ہے جیسے مچھلی اور اربیان یعنے دریائی ملخ اور سرطان
جسکو کیکڑا کہتے ہین۔ چلنے والے جانور مین بھی کسی جانور کے بدن کا کوئی جزو یا عضو کھایا جاتا ہے جیسے چربی یا گوشت اور بھیجا اور جگر اور تلی
اور کسی جانور کا فضلہ کھایا جاتا ہے جیسے خون اور دودھ۔ اور ہم پہلے حبوب یعنے دانہ کا بیان شروع کرتے ہین اسلیے کہ دانہ کی قسم غذا مین سب سے
پہلی قسم ہے اور مزاج بھی اسکا سب سے زیادہ معتدل ہے **گیہون کا بیان** یہ ہے کہ جملہ اقسام مین حبوب کے گیہون افضل اور اچھا ہے
اور اعتدال سے اسکی طبیعت بھی قریب ہے مگر کسیقدر تھوڑا سا حرارت کی طرف مائل ہے۔ اور اسی وجہ سے تمام اقسام غذا اور حبوب سے گیہون
مناسب تر آدمی کے بدن کے واسطے ہے اور سب سے زیادہ مزاج کے موافق ہے اور نہایت پسندیدہ غذا ہے۔ اور جو گیہون کی قسم کہ اُسکے دانے سخت
اور روغنی ہون اور رنگ مین سرخی مائل رہے وہ قسم بہت عمدہ ہے اور اسکی غذائیت بھی زیادہ ہے اور اُسکے جوہر مین غلاظت بھی ہے۔ اور جو قسم گیہون کی
سپید ہو اور نرم اور ہلکے دانون کی ہے وہ سبک زیادہ ہے اور غذائیت اسمین کم ہے اور بھوسی اسمین زیادہ نکلتی ہے۔ اگر گیہون کو اُبال کر کھائین (کسی
طرح کی غذا گیہون نہ بنائی جائے) زیادہ غذا دیتا ہے اور قوت بدن کو زیادہ کرتا ہے اور بدن کی استواری بخوبی کرتا ہے جو نمایان ہو جاتی ہے مگر بادی

کر آن بادے ہوے گیہون گاڑھی خلط پیدا کرتے ہین خصوصاً اگر ہمراہ گوشت کے پکائین (جیسے حلیم اور کاچھی) کہ اسوقت قوت بدن کو زیادہ کرتے ہین
اور یہ غذا اُسی کو موافق ہی جو تعب اور مشقت زیادہ کرتا ہو۔ جو شخص خام اور کچے گیہون زیادہ کھاتا ہو اُسکے بدن مین ریاح زیادہ پیدا ہوتے ہین
اور اسکی آنتون مین چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ پڑجاتے ہین روٹی گیہون کی جس قسم کی پکائی جائے اُسی طرح کی غذا ہنگی۔ اسکی تفصیل یہ ہی کہ اگر سخت اور
بھاری گیہون کی روٹی پکائی جائے اُسکی غذائیت زیادہ ہوگی بہ نسبت اُس گیہون کی روٹی کے جو نرم اور ہلکی گیہون کے آٹے کی پکائی جائے۔ بہت غذا دہی اُسی
روٹی مین ہی جو گیہون کے میدہ سے پکائی جائے اور اسیکو خبز السمید یعنی نان میدہ گندم کہتے ہین اور اسی وجہ سے میدہ کی روٹی سدہ زیادہ پیدا کرتی ہی جو
اندرونی اوجھ مین پڑجاتے ہین۔ اور بہت کم غذا دہی اُسی روٹی مین ہی جو گیہون کا ما واجداکر کے فقط بھوک کی روٹی پکائی جائے اور اسکا سبب یہ ہی
کہ ایسی روٹی مین بھوسی زیادہ ہوتی ہی اور بھوسی مین اسکے جلا کی قوت زیادہ ہی لہذا بہت جلد ہضم ہوجاتی ہی۔ جو روٹی اس ترکیب سے
پکائی جائے وہ سدہ نہین پیدا کرتی ہی۔ اور جو روٹی متوسط گندم کی پکائی جائے اور اُسکا ما واجدا نہ کردیا ہو اور اُسی کو خبز خشکاری کہتے ہین
یہ روٹی غذا دہی مین متوسط ہی بہ نسبت میدہ کی روٹی کے اور جلد ہضم ہونے اور دیر ہضم ہونے مین بھی متوسط ہی۔ خبز خواری چونکہ دھوئے
اور بھگوئے گیہون سے پکائی جاتی ہی اُسکی غذا دہی خبز سمید یعنی میدہ کی روٹی سے کمتر ہی اور خشکاری سے اسکی غذا دہی زیادہ ہی۔ اور
زیادہ غذا دہی اور کم غذا دہی مین اور جلد اور دیر ہضم ہونے مین متوسط ہی۔ بہت افضل اور بہتر وہی روٹی ہی جسکا آٹا خوب سا گوندھا جائے
اور اُسمین کسیقدر نمک بھی باندازہ مناسب پڑا ہو اور خمیر اُسکا اچھی طرح سے اٹھایا گیا ہو اور ایسے تنور مین پکائی جائے جسکی آنچ نرم ہو تاکہ
اپنے رس پر رفتہ رفتہ پکے اور نرم آنچ سے مراد یہ ہی کہ نہ ایسی کڑی ہو کہ اوپر تو روٹی جل جائے اور اندر سے کچی رہ جائے اور نہ اتنی آنچ کم ہو
کہ اندر سے روٹی پک جائے اور اوپر سے خام رہ جائے۔ جو روٹی ان صفات کی ہو اُسکی غذا دہی معتدل ہی اور ہضم بھی جلد ہوتی ہی اور جنکے
بدن معتدل ہین اُنکو موافق آتی ہی اور اُسکو موافق ہوتی ہی جو تعب اور مشقت کم کرتا ہو۔ سادی بے خمیر کی روٹی خواہ کچی روٹی کی غذا دہی
زیادہ ہی اور دیر مین ہضم ہوتی ہی اور اخلاط غلیظ اور چسپندہ پیدا کرتی ہی۔ جگر مین سدہ زیادہ ڈالتی ہی اور طحال مین بھی سدہ پیدا کرتی ہی
اور گردہ مین پتھری ڈالتی ہی۔ بہت بری قسم روٹی کی وہ ہی جسکو مٹی کے اُلٹے توے پر پکائین جیسے ہاتھی کا روٹ پکتا ہی خواہ وہ روٹی جو گرم
راکھ مین داب کر پکائی جائے اسلیے کہ ان دونون قسم کے اجزاے ظاہری جل جاتے ہین اور اندر سے کچی رہ جاتی ہی۔ مگر راکھ کی پکائی ہوئی
روٹی مٹی کے توے پر پکی ہوئی روٹی سے زیادہ تر خراب ہی اسلیے کہ اُسکے اندر راکھ کے اجزا بھی ملجاتے ہین۔ اسکے بعد خرابی مین وہ روٹی ہی
جو اُلٹے توے پر کسی روغن خواہ گھی مین تلی جائے جیسے پوری کچوری کہ ایسی روٹی قبض پیدا کرتی ہی اور سدے پیدا کرتی ہی۔ جسکو ایسی روٹی
کھانی ہو اُسکو لازم ہی کہ آٹا خوب نہ گوندھے اور اچھی طرح سے آٹے کو نہ چھانے یعنے کچھ چوکر باقی رہنے دے سے خمیر کی ہوئی روٹی اُنھین
لوگون کو موافق ہی جو تعب اور مشقت زیادہ کرتے ہون اسلیے کہ اُنکے بدن سے فضول کی تحلیل زیادہ ہوتی ہی۔ اور اُسکو موافق ہی جسکا معدہ
قوی ہو۔ اسلیے کہ جو ایسا آدمی تناول کریگا اُسکے بدن مین ایسی روٹی سے بہت سی غذا پہونچیگی بسبب اسکے کہ بخوبی ہضم ہوجائیگی۔ سب قسمین
گیہون کی روٹی کی درجہ اول مین گرم ہین سواے خبز خواری کے کہ بوجہ دھوڈالنے گیہون کے پانی سے تھوڑی برودت اسنے حاصل کی ہی پس اسمین
حرارت بہت کم باقی رہی ہی۔ بے خمیر کی روٹی خواہ اور قسم کی خراب روٹی کے ضرر اس طرح بھی دفع ہوجاتے ہین کہ اسکو تنور مین پکائین اور
ایسے طعام کے ہمراہ اُسکو کھائین جسمین رائی اور سیاہ مرچ داخل ہو۔ گرم گرم روٹی جو تنور سے نکلتی ہی ہر قسم کی روٹی گیہون ہو اُسکا
کھانا برا ہی کہ دیر مین ہضم ہوگی اور پیاس پیدا کریگی اسلیے کہ اُسمین حرارت عارضی موجود ہی ستو کا بیان گیہون کا ستو اگر گیہون

بھگو کر بنایا گیا ہو وہ برودت پیدا کرتا ہے اور حرارت کو بجھا دیتا ہے اور پیاس میں سکون اس سے ہو جاتا ہے اگر سرد پانی ملا کر پیا جائے
بشرطیکہ پہلے چند مرتبہ آب گرم سے اسکو دھو ڈالیں تاکہ ریاح جو ستو میں ہوتے ہیں خارج ہو جائیں - جو ستو اوبالے ہوئے گیہون سے
بنایا جائے اور بعد اوبال دم لنے کے بریان بھی کر دیں اور اس ستو کو نسفرن بھی کہتے ہیں اسمیں ریاح بہت کم ہوتے ہیں اور تھوڑی گرمی
بدن کو پہونچاتا ہے اور غذائیت اسکی زیادہ ہے بہ نسبت اس ستو کے جو فقط گیہون بھگو کر بنایا گیا ہو نشاستہ کا مزاج سرد ہے اور غذائیت
اسمین کم ہے جملہ اقسام سے ان چیزون کے جو گیہون سے بنائے جاتے ہیں اور معدہ سے انحدار یعنی ہضم ہو کر نیچے اوترنا اسمین کم ہے اسلیے
کہ غلاظت اور لزوجت یعنے چپچپیدگی اسمین زیادہ ہے اور یہی سبب ہے کہ نشاستہ سدہ پیدا کرتا ہے جگر مین اور گردہ مین - نشاستہ بہت
مناسب غذا اسکی ہے جسکی کھانسی حلق او قصبہ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین اور نیز سینہ مین خشکی آجانے سے پیدا ہوئی ہو - اسلیے کہ
نشاستہ مین ستوریہ کی قوت ہے یعنے لبلباہٹ پیدا کر کے خشکی دور کرتا ہے خصوصاً اگر نشاستہ کا حریرہ خواہ لپٹا شکر ملا کر بنایا جائے
اور روغن بادام بھی اسمین داخل کرین اطریہ یعنے نشاستہ بریان خواہ وہ غذا جو چپاتی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے توڑ کر گوشت
یا بدون گوشت کے مثل کترے ہوے مانڈے کے پکائین - بہرحال اطریہ سرد اور تر ہے اور بدشواری ہضم ہوتا ہے اور خلط غلیظ چسپندہ
پیدا کرتا ہے - اسلیے کہ اطریہ بے خمیر کی ہوئی روٹی سے بنایا جاتا ہے - اور اگر بخوبی ہضم ہو جائے غذا دہی اسکی زیادہ ہے - اطریہ نافع ہے
کھانسی کو اور سینہ اور پھیپھڑے کی خشکی اور درد کو انھین دونون عضو کے اگر اطریہ سے بطور حریرہ اور لپٹے کے روغن بادام اور مسکہ
ملا کر پکائین اور یخنی مین بے مصالحہ پڑے ہوے گوشت کے اسکو ڈال دین - اور اسکے ہمراہ خرفہ کا ساگ اور بارتنگ ہرا بھی داخل کرین
نفث الدم یعنے خون تھوکنے کے مرض کو مفید ہوگا - یہ غذا ان لوگون کو موافق نہین ہے جنکے جگر مین سدہ ہون اور جنکے حشا یعنی
اوجھ مین کسی طرح کی غلاظت ہو - جب ایسا آدمی اسکو کھائے جسکا سینہ اور پھیپھڑہ اور حنجرہ یعنے گلو صحیح اور سالم ہو اور اُسکا ارادہ اسکے
مضرت سے بچنے کا ہو لازم ہے کہ بعد اسکے فوتنج یعنے پہاڑی پودینہ اور صعتر جسکو ہندی مین ساتر کہتے ہین اور سونٹھ کھائے - اور سب وہ اون کے
ہمراہ تھوڑی سی مرچ سیاہ بھی ملائے اور ان ادویہ کے بعد پھر شراب کہنہ پیے نخالہ بھوسی کو کہتے ہین اور یہان گیہون کا چوکر امرادہی چوکر مین
حرارت اور جلا اور تنقیہ یعنے پاک کرنے اور تحلیل کی قوت ہے - اسی واسطے جب چوکر کے پانی سے حریرہ روغن بادام اور شکر ملا کر بنایا جائے
اس کھانسی کو جو رطوبت سے ہو فائدہ کرتا ہے کہ سینہ اور پھیپھڑہ کی رطوبت کو جذب کرتا ہے اور اگر کھانسی کے ہمراہ حلق مین ورم اور گندگی
ہو اُسے بھی مفید ہے اسلیے کہ اسمین تحلیل کی قوت ہے - اور اگر کسی مقام پر ریح اڑ گئی ہو اور چوکر سے اس جگہ سینکین ریح کی تحلیل
کر دیتا ہے **جو کا بیان** اور جو کچھ کہ جو سے بنایا جاتا ہے جو کا مزاج پہلے درجہ مین سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے - گیہون سے
جو مین غذائیت کم ہے - اور لزوجت یعنی چپیندگی اور غلاظت بھی اسمین بہ نسبت گیہون کے کم ہے - ریاح زیادہ پیدا کرتا ہے - لیکن اگر جو کو
پانی مین پکائین اور پھر اُس سے کشک طیار کرین جسکو آب جو کہتے ہین اُسوقت اسکا مزاج سرد و تر ہو جائیگا اور جو خشکی اسمین ہے
وہ جاتی رہیگی - اور جو لوگ گرم مزاج ہین اُنکی غذا اسے مناسب ہو جائیگا اسلیے کہ اب یہ غذا تبرید اور ترطیب کریگی اور جلا بھی
اسمین ہے کشک شعیر یعنے آب جو سرد ہے اور صاف پانی اسکا نہایت بہتا درجہ پر سردی اور تری کے ہے بہ نسبت آش جو کے اور سب کا
گرم مزاج والون کو موافق ہے اور جنکے مزاج گرم اور خشک ہین اور جسکو پیاس لگتی ہو - اسلیے کہ اسمین ایسے اچھے اوصاف ہین
اور اتنے ہین کہ اور اقسام مین غذا کے نہین ہین جسوقت اور حبوب کے اقسام پکائے جائین - اسلیے کہ مزاج کشک کا سرد و تر معتدل ہے

اور حمی حادہ یعنے تیز تپ کے یہ مزاج گویا ضد ہی - اور جو اخلاط کہ ایسی تپ پیدا کرتے ہین اُنکو پختہ کر دیتا ہی اور نضج اُنمین پیدا کرتا ہی - پیاس مین سکون پیدا کرتا ہی بسبب اپنی برودت اور رطوبت کے - اپنی جلاکی وجہ سے تمام مصفّا ئین مین خوب دراتا ہی اور بہاجاتا ہی - معدہ اور آنتون سے بہت جلد نکلجاتا ہی اور اسکے ہمراہ اور اخلاط بھی جو سوختہ ہوگئے ہون وہ بھی خارج ہوجاتے ہین - اسکے جلا کرنے پر دلیل یہ ہی کہ جب جو کے آٹے کو بطور اُبٹنے کے بدن مین ملتے ہین جلد کے میل اور چرک کو دور کرتا ہی - اگر آش جو کو بلا کر ڈکرائین قی کے ذریعہ سے وہ اخلاط نکالتا ہی جنمین لزوجت اور چینپ ہو - اسمین چونکہ لزوجت بھی ہی لہذا اخلاط کی تیزی اور لذع یعنی سوزش کو توڑ دیتا ہی - اسمین قوت زلق یعنے پھسلن کی بھی ہی جب مری یعنے حلق کی نلی مین اور معدہ مین گذرتا ہی بہت جلد پھسل کر سب کا سب نکلجاتا ہی کچھ بھی نہیں رکتا ہی اور نہ کسیقدر معدہ اور مری مین چسپیدہ ہوتا ہی - اور یہ بات یون معلوم ہوتی ہی کہ جب اسمین سے کسیقدر مری خواہ گلو اور سینہ میں لپٹ جائے جیسے اور کوئی غذاے تر خواہ نیلی لپٹی ہی پس سوکھ کر اور بوجہ تپ کی حرارت کے خشک ہوجائیگی اُسوقت بیمار پر کرب اور پیاس غالب ہوگی آش جو مین باوجود ان خوبیون کے اتصال اور ہمواری اجزا کی اور چکناپن بھی ہی یعنے دردی غذا نہین کہ اس خوبی کی وجہ سے معدہ اسمین یکسان عمل کرتا ہی اور جزاور کل مین معدہ کا اثر برابر ہوتا ہی اسلیے کہ اجزا اس غذا کے متشابہ اور ہمصورت ہین مختلف نہین ہین - اور پھر سب اوصاف کے علاوہ مزہ اسکا لذیذ بھی ہی اور اسی سبب سے اسکے پینے والے کو کچھ ناگواری نہیں ہوتی اور نہ اسکے پینے سے کسی طرح کی ناگواری پیدا ہوتی ہی جیسے کہ اور بدمزہ غذاون کے کھانے سے خواہ ترش اور تیز چیز کے کھاتے طبیعت کو ناگواری ہوتی ہی - آش جو پینے سے معدہ اور آنتون میں نفخ اور ریاح بھی اسقدر نہین پیدا ہوتے جیسے اور حبوب اور غلہ کے دانہ کا فعل ہی - اسلیے کہ باقلا اگرچہ کیسا ہی کیون نہ پکایا جائے اُسمین جسقدر ریاح ہین کبھی جدا نہین ہوتے - یہ سب خوبیان جو بیان ہوئین آش جو مین اُسی وقت ہوتی ہین جب اچھی طرح پکایا جائے اور پوری کاریگری اسکے پکانے مین بموجب ہمارے بیان آیندہ کے کیجائے - اور وہ طریقہ یہ ہی کہ جو کو جسقدر لینا ہو وزن کرین مگر نئے ہون پرانے نہون اور سپید رنگ کے ہون اور سخت دانہ جنکے اجزاے جسمی فراہم اور درست ہون مراد یہ ہی کہ مرجھائے ہوئے نہون یا پختگی مین اُنکے خامی نہو اور جوش دینے سے پھول جائین اور جسامت دانہ کی بڑھ جائے اور بہت بڑے بڑے پھول کر ہوجائین - بھوسی اوپر کی پہلے اچھی طرح دور کردیجائے اور ٹکڑے بہت چھوٹے چھوٹے نہ کیے جائین - ایسے جو کا ایک کیال یعنے پیمانہ خاص کیا جائے پھر اُسکو دیگ صاف مین ڈالکر اُسپر پندرہ کیال آب شیرین چھوڑین اور معتدل آنچ سے پکائین تا اینکہ دو حصہ پانی رہ جائے اور اچھی طرح سے اُنکو ہلاتے رہین اور کفچہ سے چلاتے رہیں تا اینکہ خوب آمیزش ہوجائین بعد ازان صافی مین چھانین جو صاف پانی چھنکر نکلتا ہی اُسکو کشک شعیر کہتے ہین **جو کی روٹی** اسکا مزاج سرد خشک ہی اور غذائیت اُسمین گیہون کی روٹی سے کم ہی اور ریاح پیدا کرتی ہی اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتی ہی - جسکا ارادہ جو کی روٹی کھانے کا ہو لازم ہی کہ چکنی چیزون کے ہمراہ کھائے جیسے گھی اور مسکہ اور چکنا شوربہ بے مصالح کا **جو کا ستو** اسمین غذائیت جو کی روٹی سے بھی کمتر ہی اور خشکی اسمین زیادہ ہی سردی پیدا کرتا ہی اور حرارت کو بجھا دیتا ہی اسہال شکم جو صفراوی ہو اُسکو بند کردیتا ہی - گرم مزاج والون کے لیے جو کا ستو گیہون کے ستو سے زیادہ پسندیدہ ہی - لیکن ریاح اس سے زیادہ پیدا ہوتے ہین اور غذا اسکی اسمین کم ہی اور معدہ سے بہت جلد اُترجاتا ہی

چاول کا بیان پہلے درجہ مین سرد ہین اور دوسرے درجہ مین خشک ہین - اور اسی سبب سے حبس شکم بقوت نہین کرتے اگر چاولون کے ہمراہ باجرہ بھی ملا دیا جائے اور پکایا جائے اُسوقت قبض شدید پیدا کرینگے خصوصاً اگر سرخ یا وہ قسم چاول کی جو جاری کی

کھلانی ہو تو پہلے سفید چاول اولاً تو اُنکو خوب طرح دھو ڈالیں اور بعد ازاں روغن زرد خواہ روغن بادام یا روغن کنجد خواہ روغن الیہ
سے جیسے ... کی چکنائی میں اُنکو پکائیں ایسے چاولوں میں قبض طبیعت کی قوت نہو گی بلکہ جو لذع اور سوزش کسی وجہ سے معدہ
... ہوئی ہو اُسمیں یہ چاول سکون پیدا کرینگے خواہ آنتوں میں کسی قسم کی سوزش ہو اُسمیں بھی سکون پیدا کرتے ہیں۔ چاول
... غذا سے معتدل ... بسہولت ہضم ہو جاتی ہے۔ اور جلد تر معدہ اور آنتوں سے اُتر جاتی ہے۔ ایک قوم اطبا نے خیال کیا ہے کہ چاول
گرم مزاج کے بدن میں گرمی پیدا کرتے ہیں۔ اگر شیر تازہ کے ہمراہ چاول کی کوئی غذا اشل شیر برنج اور فرنی وغیرہ کی بنائی جاوے
سدوں کے پیدا کرنے پر معین ہو گی اسلیئے کہ ایسی غذا اخلاط غلیظ پیدا کریگی لیکن باوجود اس خرابی کے شیر تازہ چاول کی خشکی کو دور کر دیتا ہے
اور بدن کی فربہی بڑھاتا ہے۔ اور ... کو ... یعنے کسم کے بیج کے مغز کو پانی میں پیس کر اُسی پانی کو اودھن کرکے چاول کو پکائیں
طبیعت کو نرم کریگا اور ... پیدا کریگا **دخن اور جاورس کا بیان** دخن بضم دال مہملہ وسکون خا معجمہ آخر میں نون ہے اسکو سندی
زبان میں کنگنی اور ایک قسم ... کہتے ہیں باجرے کی ایک قسم ہے اور جاورس بجیم اور واو اور رائے مہملہ آخر میں سین مہملہ عام باجرہ کو
کہتے ہیں۔ دخن اور جاورس ... خشک درجہ دوم میں ہیں اور غذائیت دونوں میں تھوڑی ہے قبض شکم پیدا کرتے ہیں اور
انکی روٹی زیادہ ناقص ہے۔ ... ادرار اور خوب کھل کر آنا ان دونوں کی شان سے ہے۔ بہت اچھا طریقہ اور موافق تر انکے کھانے کا
یہ ہے کہ انکو شیر تازہ اور روغن بادام اور مٹھائی اور گھی اور بہت سے تل خواہ روغن کنجد ملا کر پکائیں اور تناول کریں کہ اب انکی خشکی زائل
ہو جائیگی اور رطوبت بدن کے ... اسمیں اعتدال مناسب آجائیگا۔ یا یہ مراد ہے کہ بدن کی رطوبت پیدا کرینگے **عدس** بفتح عین و دال
مہملہ اور آخر میں سین ہے مسور کو کہتے ہیں مسور چھلکے اُتاری ہوئی دوسرے درجہ میں سرد اور تیسرے درجہ میں خشک ہے اسی وجہ سے
خون سوداوی پیدا کرتی ہے۔ اور اگر اسکی خورش پر مداومت ایسا آدمی کرے یعنے ہمیشہ کھایا کرے جسکے بدن میں غلبہ خلط سوداوی کا ہو
پھر اُسکے بدن میں اسکی خورش امراض سوداوی پیدا کریگی جیسے جذام اور سرطان اور وسواس سوداوی وغیرہ وغیرہ۔ اور جس شخص کی
آنکھوں کا مزاج خشک ہے اسکی بصارت کو مسور مضر ہے لیکن جسکی آنکھوں کا مزاج تر ہے اُسکو نفع کرتی ہے۔ اگر مسور کو سلم مع چھلکوں کے
جوش دیں یہ پانی طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ اور اگر مسور مقشر کو پانی میں اُبالیں اور پہلا پانی پھینک کر پھر دوسرے پانی میں دوبارہ جوش دیں
اور تناول کریں قبض پیدا کریگی۔ اگر پہلے مسور کو بریان کریں اور پھر پکائیں زیادہ قبض پیدا کریگی اور خشکی بھی اسکی زیادہ بڑھ جائیگی۔ بہت
نافع وہی غذا مسور کی ہے جو چقندر اور پالک کا ساگ اور خبازی اور بتھوا کا ساگ ڈالکر پکائی جاوے۔ اور نہایت خراب مسور کی وہ غذا ہے جو نرا
ماہی نمکسود کے طیار کیجاتی ہے کہ اسوقت خلط سوداوی کو زیادہ پیدا کرتی ہے اور امراض ردی اور مہلک اس سے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ مسور ریاح کو بھی
پیدا کرتی ہے اور دیر ہضم بھی ہے۔ اگر مسور ہم وزن جو ملا کر پکائی جاوے یہ غذا معتدل طیار ہو گی۔ مسور کے ضرر کو یہ طریقہ بھی دفع کرتا ہے کہ نر بکرا
فربہ کا گوشت اور مسور کو بطور حلیم کے پکائیں اور خوب طرح پکاتے رہیں اور روغن زرد خواہ روغن بادام کے ہمراہ پکانے سے بھی ضرر اسکا دفع
ہوتا ہے **باقلا کا بیان** اگر باقلا تر ہو اسکا مزاج سرد تر ہے اور بلغم پیدا کرتا ہے۔ اور اگر باقلا خشک ہے اُسکا مزاج سرد خشک ہے ریاح اور
نفخ پیدا کرتا ہے اور دیر میں اسکا انحدار ہوتا ہے یعنے معدہ سے دیر میں نیچے اُترتا ہے۔ باقلا کا نفخ پیدا کرنا کبھی دور نہیں ہوتا اگرچہ نہایت عمدہ
پکایا جاوے۔ اسی وجہ سے جو شخص اسکو کھاتا ہے اپنے بدن میں کسل اور کھنچاؤ خواہ ... اور سرگرانی پاتا ہے اور ریاح غلیظ ... اسکے بدن میں
بھر جاتے ہیں۔ اور اگر چھلکے سمیت پکایا جاوے نہایت خراب غذا ہے اور ریاح کو زیادہ پیدا کریگا۔ اگر باقلا کو پانی میں بھگوئیں ... قدر کہ

اکھوا کھیوٹنے کے قریب ہو جیے اور پھر اُسکو بریاں کرین اسکا نفخ اور تولید ریاح کم ہو جائیگی - اور جو باقلا بدون بھگونے کے بریان کیا جائے
وہ [illegible] اور [illegible] پیدا کرے [illegible] ہوتا ہے - [illegible] باقلا کی [illegible] کہ اُسکے چھلکے اُتار کر پکائیں اسقدر کہ گاڑھا ہو جائے اور جو ریاح اسمین
[illegible] نکل جائیں [illegible] پھر اسی [illegible] اسکا [illegible] اور ریاح بھی کم ہونگے خصوصاً اگر
اسمین [illegible] اور [illegible] اور سیاہ مرچ بھی [illegible] کرین - اگر [illegible] روغن بادام یا [illegible] کھانڈ اور شکر ملاکر تیلا تیلا حریرہ طیار کرین
اور اگر [illegible] کھانسی اور حنجرہ کی خشونت کو نفع کریگا - اور سینہ اور پھیپھڑے کی رطوبت کو بقوت جلا دور کر دیگا کیونکہ اسمین قوت جلا کی ہے
اگر باقلا مع چھلکوں کے سرکہ مین پکایا جائے بیماران درب یعنے اسہال کہنہ اور دق کے بیمار اور اوسطاریا یعنی خونی دست کے ایک قسم کے
بیمار [illegible] کو فائدہ کریگا اور [illegible] کے مرض کو نفع کرتا ہے - باقلا مین قوت جلا کی ہے جلد کی چھائین اور چرک کو دور کر دیتا ہے - غذائیت باقلا کی
معتدل ہے [illegible] جسکا ارادہ [illegible] کہ باقلا کی ضرر اور خرابی سے سلامت رہے اور اُسکے کھانے سے ریاح کم پیدا ہوں لازم ہے کہ ہمراہ
صعتر یا [illegible] جسکے ہندی مین ساتر کہتے ہیں اور فوتنج یعنے پہاڑی پودینہ اور انجدان اور روغن زیت کے ہمراہ تناول کرے اور جب تک
بھگونے سے قریب جم جانے کے نہو جیے باقلا کو ہرگز نہ پختہ کرے اور پختہ کرنے مین بھی بہت اچھی آنچ سے نرمی پکائے - اسی طرح جسکا
ارادہ ہو کہ تازہ باقلا تناول کرے وہ بھی صعتر اور نمک کے ہمراہ اسکو کھائے اور بعد اسکے زنجبیل پروردہ اولعض جوارشہائے مناسب کو
استعمال کرے - ماش مونگ کو کہتے ہین درجہ اول مین سرد خشک ہے ریاح زیادہ پیدا کرتی ہے آنتوں سے دیر مین اُترتی ہے - اور جسوقت
ہضم ہو جائے خلط عمدہ اس سے پیدا ہوگی - تپ کے بیماروں کے لیے مونگ اچھی غذا ہے اگر روغن بادام شیرین ملاکر پکائی جائے اور اُس ساگ کے
ساتھ پکائی جائے جو تپ کے مناسب ہون **حمص** چنے کو کہتے ہین چنا گرم و خشک ہے اور اسمین کسیقدر رطوبت بھی ہے اور باینہمہ ریاح اور
نفخ پیدا کرتا ہے اسی واسطے منی کی تولید کرتا ہے اور شہوت جماع کی تحریک اس سے ہوتی ہے - اور دودھ عورتون کا زیادہ کرتا ہے - خون حیض
اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے جس پانی مین چنے کو ہمراہ زیرہ اور دارچینی اور سویا کے جوش دیں اُسکے پینے سے گرمی اور تلطیف یعنی لطافت
پیدا کرنا اور تقطیع یعنے بکھیر دینا غلیظ اور گاڑھے خلاط کا فائدہ ہوگا اور گردہ اور مثانہ کی پتھری پارہ پارہ ہو جائیگی - سیاہ چنے ان اوصاف مین
پورے ہین اور درجہ اعلی پر پہونچے ہین - دونون قسم مین نخود کی جلا اور تقطیع کی قوت ہے انھین دونون قوتون کی وجہ سے چھائین کو
اور بہق رقیق یعنے سپید داغ جو خفیف سا ہو اُسکو دور کر دیتا ہے - اور جلد سے بدن کے میل اور چرک بھی مین کے ملنے سے چھوٹ جاتا ہے
جسکا ارادہ ہو کہ چنے کو اُبال کر کھائے اور قوت باہ کے بڑھانے کی اُسے کچھ حاجت نہو لازم ہے کہ صعتر اور نمک اور فوتنج کے ہمراہ اسکو تناول کرے
ترمس بضم تا و سکون را و مہملہ و کسرہ میم آخر مین سین مہملہ ہے باقلاے مصری کو کہتے ہین - پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے
اور تلخی اسمین قوی ہے جب تک خوب پکایا نجاسے - اور جب اسکو پانی اور نمک ملاکر جوش دین تا اینکہ تلخی اسکی جاتی رہے اب بدشواری
ہضم ہوگا اور معدہ سے دیر مین اُتریگا - اور خلط غلیظ پیدا کریگا - خصوصاً جسوقت اسکا ہضم مستحکم نہو - پھر جب ہضم ہوگیا غذا اسکی زیادہ
ہوگی یعنے فضلہ کم رہیگا - اسی سبب سے اسکی غذا موافق اُن لوگون کے ہے جو محنت اور تعب مین زیادہ رہتے ہین - اسکے ہضم ہو جانے پر
معین یہ بھی ہے کہ نمک اور صعتر اور انجدان کے ساتھ کھایا جائے اور فوتنج کے ہمراہ - یا مبتّرے (جو ایک قسم کی غذا سے خاص ہے) اور روغن زیت
اسپر ڈالین اور پھر اسکو تناول کرین - اگر اسکو بحالت خام ہونے کے کھائین اور تلخی کو دور نکرین پیشاب اور خون حیض کا ادرار کریگا
اور جنین یعنے بچہ کو حاملہ کے گرا دیگا - اور بڑے کیڑے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ جو پیٹ مین پڑ جاتے ہین اُنکو بھی گرا دیگا اور جو سُدہ

کہ پھیپھڑہ مین خواہ جگر اور طحال مین ہون انکی تفتیح کردیگا یعنے وہ سدہ کھلجائینگے - اسکا پانی ان منافع مین اسکے جرم سے زیادہ بکارآمد ہے
حلبہ بضم حاء مہملہ و سکون لام و باء موحدہ میتھی کو کہتے ہین دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے ملین طبیعت ہے یعنے طبیعت کو نرم کردیتی ہے اگر
جوش کرکے نقل طعام کے استعمال کیجائے - اور اگر روٹی کے ہمراہ کھائی جائے نرمی شکم اس سے کمتر ہوگی - دردسر اور متلی بھی پیدا کرتی ہے -
جس پانی مین کہ میتھی کو جوش دیا ہوا اگر اسمین شہد ملا کر تناول کرین شکم کو نرم کردیگا اور خون حیض اور خون نفاس جو ولادت کے وقت
عورت کو آتا ہے اسکو نیچے اتار لائیگا - اگر میتھی انجیر خشک کے ساتھ جوش دیجائے اور اچھی طرح جوش دیا ہو بعد ازان صاف کرکے پانی پر یعنے
اُسی جوشاندہ مین شہد ڈال کر پھر دوبارہ جوش دین تا اینکہ اسکا قوام مثل لعوق کے ہوجائے مراد یہ ہے کہ اسقدر گاڑھا ہو کہ چاٹ سکین یعوق
پورانی کھانسی کو نفع کریگا اور سینہ اور پھیپھڑے کو غلیظ اخلاط سے پاک کریگا وہ اخلاط غلیظ جسمین لزوجت اور چیپ ہو لوبیا سپید قسم اسکی
مزاج مین سرد خشک ہے اور سرخ لوبیا مین حرارت ہے اور نفخ بھی کرتی ہے مگر اسکا نفخ باقلا کے نفخ سے کمتر ہے اور مونگ کے نفخ سے قریب ہے - اسکے واسطے
مناسب ہے کہ لوبیا کو جوش دے کر اور روغن زیتون اور سرکہ اور مُرّی سے اور رائی اور کرویا اور دارچینی اور صعتر سے خوشبو کرکے کھایا کرے
کہ اب ان چیزون کے ملانے سے جلدی اسکا انحدار معدہ سے ہوجائیگا اور معدہ سے نیچے جلد اُتر آئیگی - سرخ قسم مین لوبیا کے تلطیف کی
قوت ہے اسی وجہ سے ادرار حیض کرتی ہے اور اخلاط مین تھوڑی سی لطافت پیدا کرتی ہے - مناسب ہے کہ جو اسکو تناول کرے نمک اور سرکہ اور
رائی اور صعتر اور مرچ سیاہ کے ساتھ تناول کرے سمسم دونون سین مہملہ مکسور ہین کنجد کو کہتے ہین جسکی ہندی تل ہے پہلے درجہ مین گرم اور
دوسرے درجہ مین تر ہے - جتنے دانہ کے اقسام غلہ کے ہین کنجد سب سے زیادہ تیل رکھتا ہے اور اسی وجہ سے معدہ تل کے کھانے سے لتھڑ جاتا ہے
اور ڈھیلا ہوجاتا ہے - جماع کی شہوت تلون کے کھانے سے زیادہ ہوتی ہے اور متلی پیدا ہوتی ہے - جو خلط اسکے کھانے سے پیدا ہوتی ہے گاڑھی اور
بالزوجت ہوتی ہے - جب کوئی شخص اپنے معدہ مین کسی طرح کی چبھن اور سوزش پاتا ہو بسبب کسی تیز خلط کے یا کسی تیز دوا کے کھانے سے
خواہ گرم دوا کے کھانے سے یا شراب کہنہ کے پینے سے پھر اگر یہ شخص تھوڑا سا روغن کنجد پی جائے یہ لدع اور سوزش جاتی رہیگی - جب کسیکو
تل کا کھانا منظور ہو چاہیے کہ پہلے انکو تھوڑا سا بریان کرے اور پھر شہد کے ساتھ تناول کرے کہ یہ ترکیب تلون کا ضرر جو بہ نسبت معدہ کے
لکھا گیا ہے دور کردیگی **خشخاش** نہایت اچھے کھانے کے واسطے سپید خشخاش کے دانہ ہین اور تیسرے درجہ تک سرد اور تر ہے اور اسی وجہ سے
نیند پیدا کرتی ہے - اور سیاہ قسم کی خشخاش سبات یعنی اونگھ خواہ پینک پیدا کرتی ہے جو ایک قسم کی بیماری ہے - دونون قسم کی خشخاش کھانسی کو
نفع کرتی ہین اور سینہ سے جو کچھ اوپر کے اعضا مین چڑھتا ہو اسکو منع کرتے ہین زیادہ نافع اُسی وقت ہے جبکہ اسکو ہمراہ شہد یا شکر کے تناول
کرین **شہدانج** بھانگ کے بیج کو کہتے ہین دوسرے درجہ مین خشک ہے معدہ کے واسطے خراب چیز ہے اور سر مین درد پیدا کرتا ہے اور ادرار
پیشاب کا اور ریاح کی تحلیل اور منی کو خشک کردینا بوجہ اسکی یبوست قوی کے ہے - اور جسکا ارادہ یہ ہو کہ اسکے ضرر کو دفع کردے لازم ہے کہ بھونی
بادام اور خشخاش اور شکر کے اسکو تناول کرے

باب سولھوان بقول کے بیان مین اور اُنکے اصناف کے اور پہلے کاہو کا ذکر ہوگا

بقول سے مراد ساگ کے اقسام ہین - جب ہم دانہ کے اقسام خوردنی بیان کرچکے اب اسوقت لازم ہے کہ ہم ساگ کے جتنے اقسام کھائے جاتے ہین
انکو بھی بیان کرین اور پہلے ہم کاہو کے ساگ کو لکھتے ہین اسلیے کہ یہ ساگ افضل جملہ اقسام بقول مین ہے - ہم کہتے ہین کہ خس یعنے کاہو کا مزاج
آخر درجہ دوم مین سرد تر ہے اور اسکی غذا بھی جملہ اقسام بقول سے زیادہ ہے اور مزہ بھی اسکا سب سے زیادہ شیرین اور خوشگوار ہے - اسی وجہ

خون اس سے پیدا ہوتا ہے اس قسم کے ساگ سے زیادہ درست اور اچھا ہوتا ہے معدہ کی حرارت کو بجھا دیتا ہے پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہے
نیند پیدا کرتا ہے کچا کھایا جائے خواہ پکا کر کھایا جائے۔ شہوت جماع کو قطع کرتا ہے خصوصاً تخم کاسنی۔ اور جس شخص کا مزاج سرد ہو لازم ہے کہ
اسکو ہمراہ کرفس اور پودینہ کے کھائے ہندبا کاسنی کو کہتے ہین کاسنی کی قوت قریب کاسنی کی قوت کے ہے مگر فرق اتنا ہے کہ اسمین برودت
کاسنی سے کم ہے اور رطوبت بھی کمتر ہے اور غذا بھی اسکی کمتر ہے۔ کاسنی مین تلخی ہے اسی سبب سے جگر اور طحال کے سدون کی تفتیح کرتی ہے
آب کاسنی جو ہری پتی سے نچوڑا جائے اس قسم کے یرقان کو فائدہ کرتا ہے جو مادہ کی وجہ سے عارض ہو۔ جب کاسنی کے ساگ کو ورم گرم پر
پیس کر ضماد کرین ورم کو نفع دیتا ہے۔ جو کاسنی جاڑون کی فصل مین پیدا ہوتی ہے سرد اور تر ہوتی ہے اور تلخی اسمین کم ہوتی ہے۔ اور جو
کاسنی گرمی کی فصل مین پیدا ہوتی ہے اسمین حرارت اور یبوست ہوتی ہے مگر تلخی اسمین زیادہ ہوتی ہے خبازی حرارت اور برودت مین
معتدل ہے اور مزاج مین رطوبت پیدا کرتی ہے شکم کو نرم کرتی ہے یعنے کھل کر پاخانہ آتا ہے کھانسی کو اور پھیپھڑے کے نلے جسکو قصبہ ریہ کہتے ہین اسکی
خشونت اور سینہ کی خشونت کو نفع کرتی ہے جب اسکو روغن بادام اور پانی کے ہمراہ پکائین۔ اور اگر سرکہ اور زیت اور مری کے ساتھ خبازی کا
ساگ کھایا جائے روانی شکم پیدا کریگا چقندر کا مزاج درجہ اول مین گرم تر ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے اور اسمین تلطیف کی قوت ہے جس سے
جگر اور طحال کے سدون کی تفتیح کرتا ہے پس مناسب ہے کہ جو کوئی اسکے کھانے کا ارادہ سدون کے کھول دینے کی غرض سے کرے سرکہ اور
رائی ملا کر اسکو خوشبو کرے اور جو بدبو اس ساگ مین ہوتی ہے اُسے دور کردے۔ چقندر کی جڑ جسکی ترکاری کھائی جاتی ہے غلیظ اور کثیف
چیز ہے بلغم پیدا کرتی ہے۔ چقندر معدہ کو موافق نہین ہے اسواسطے کہ اسمین کسیقدر لذع اور چبھن ہے پالک کا ساگ حرارت اور برودت مین
معتدل ہے اور رطوبت پیدا کرتا ہے حلق کی خشونت کو مفید ہے اور کھانسی کو۔ جلد معدہ سے اتر جاتا ہے طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ جسکا مزاج
سرد ہے وہ شخص اسکو ہمراہ مصالح گرم کے تناول کرے جیسے مرچ سیاہ اور دارچینی حماض (جسکو چوکا کہتے ہین پتے اسکے مثل برگ کاسنی کے
اور جڑ اسکی جیسے چقندر) مزاج اسکا درجہ دوم مین سرد خشک ہے اسمین قبض کی قوت ہے اور جو قسم اسکی ترش ہے اسمین قبض اور برودت
بقوت ہے اور یبوست بھی اسکی قوی ہے اسی وجہ سے حبس طبیعت بقوت کرتا ہے اور جب تک ترش نہو گا حبس ضعیف کا اثر اس سے ہوگا۔ اگر
حبس طبیعت کی غرض سے اسکو کھانا منظور ہو چاہیے کہ آب سماق خواہ آب زرشک خواہ آب انار ترش مین اسکو پکائین۔ اور جو کوئی
اسکو کسی اور غرض کے واسطے کھانا چاہے روغن بادام اور فربہ گوشت جسمین چربی زیادہ ہو اور پانی کے ہمراہ اسکو پختہ کرے کرنب
بفتح کاف وراے مہملہ وسکون نون آخر مین باے موحدہ ہے اسکی پتیان چقندر سے چوڑی زیادہ ہوتی ہین۔ مزاج اسکا مختلف ہے اسلیے کہ
پانی مین اسکے سردی اور تری ہے۔ اسمین جلا اور تنقیہ اور تحلیل کی قوت ہے اور اسہال طبیعت کرتا ہے۔ لیکن جرم اسکا سرد خشک ہے
طبیعت کو قوی کرتا ہے یعنے دست نہین لاتا ہے۔ پس جسکا ارادہ طبیعت کے نرم کرنے کا ہو اسکو اُبال کر وہی اُبالا ہوا پانی پی جائے
اور اگر حبس طبیعت منظور ہو جرم کرنب کا تناول کرے بعد ازانکہ پہلے دو مرتبہ اسکو اُبال لیا ہو اور پانی دونون مرتبہ پھینک دیا ہو
کہ اب جرم اسکا حبس طبیعت کریگا۔ کرنب کے کھانے سے تاریکی بصر مین پیدا ہوتی ہے اسکی آنکھ مین جسکا مزاج خشک ہو لیکن
جسکی آنکھ کا مزاج تر ہو اسکو ضرر مذکور نہوگا بلکہ مفید ہے۔ کرنب کا شوربا اُن لوگون کو مفید ہے جنکو خمار کسی قسم کا چڑھا ہو اور
خون حیض اور خون نفاس کو اُتار لاتا ہے۔ جسکا ارادہ ہو کہ اسکے ضرر سے محفوظ رہے اور خشکی پیدا نکرے لازم ہے کہ چرب گوشت کے ہمراہ
خواہ روغن بادام ملا کر اسکو پکائے۔ لازم ہے کہ صاحبان مزاج سوداوی یعنے جنکے بدن مین صفراے سوداوی کی کثرت ہے اسکو ہرگز نکھائین

بتھوا اور چولائی ان دونون ساگ کا مزاج سرد اور تر ہے اور تمام قسم کے ساگ مین ان دونون کی رطوبت زیادہ ہے۔ چولائی کی تری قوی ہے
اور بتھوے کی رطوبت زیادہ ہے۔ اسی وجہ سے یہ دونون ساگ گرم خشک مزاج والے کو نفع کرتے ہین اور حمی غب یعنی اکثر بخار کو بھی مفید ہین
اور جو اقسام حمیات محرقہ کے ہین انکو اور یرقان کو مفید ہین۔ ان دونون ساگ مین بنظر اصل طبیعت کے نہ مس اور نہ قبض کی قوت ہے
اور نہ اسہال اور دست لانے کی۔ لیکن اگر انکو روغن زیتون اور مری سے خوشبو کرین طبیعت کو نرم کرتے ہین خرفہ کا ساگ دوسرے
درجہ مین سرد ہے اور تیسرے درجہ مین تر ہے اور اسی وجہ سے موافق اسکو ہوتا ہے جسکے مزاج پر حرارت غالب آگئی ہو۔ خرفہ کی پتی مین
کسیقدر لزوجت اور چیپک بھی ہے اسی جہت سے ضرس یعنے دانت کے کند ہوجانے کو فائدہ کرتا ہے اور خرفہ کی ڈالیون مین کسیقدر قبض یعنے
ترشی ہے اسی وجہ سے نفث الدم یعنے خون تھوکنے کی بیماری اور دوسنطاریا جسمین خون کے دست آتے ہین اور اس خون کی آمد کو جو زیادہ
بے وقت آتا ہے مفید ہے۔ عصارہ یعنے نچوڑا ہوا پانی خرفہ کے پتون کا اگر اسکا ضماد سر پر کیا جائے گرمی سے جو درد سر ہو اسکو فائدہ کریگا
اور تمام اقسام کے ورم کو جو سر مین ہون۔ جس شخص کا مزاج سرد ہو چاہیے خرفہ مین پودینہ اور جرجیر اور کرفس ملا کر تناول کرے
جرجیر جسکو ترہ تیزک اور راہلون اور راسلم بھی کہتے ہین تیسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین تر ہے ملطف ہے اور منی پیدا کرتی ہے شہوت
جماع کی محرک ہے سر مین درد پیدا کرتی ہے۔ پس مناسب ہے کہ جو اسکو کھائے کاہو کا ساگ ملا لے تاکہ اسکی گرمی ٹوٹ جائے **باذروج**
جسکو جنگلی تلسی کہتے ہین یہ ایک خراب ساگ ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے برا خون پیدا کرتا ہے ہان اتنا فائدہ اسمین ہے کہ تھوڑی سی گرمی اور تلطیف
پیدا کرتا ہے۔ مناسب ہے کہ جو کوئی اسکو تناول کرے خرفہ کا ساگ ملا کر کھائے **نعناع** پودینہ کو کہتے ہین دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے
اور اسمین تھوڑی سی رطوبت ہے جس سے شہوت جماع کی تحریک کرتا ہے۔ معدہ کو قوی کرتا ہے اور سرد مزاج کے جگر کی تقویت کر دیتا ہے
قوا اور ہچکی جو بوجہ امتلا کے آتی ہو اسکو مفید ہے ہضم مین جودت پیدا کرتا ہے **طرخون** جسکو فارسی مین ترخانی کہتے ہین گرم خشک ہے اسرار
لیفے بخوبی ہضم ہونے غذا پر معین ہوتا ہے اور معدے کا اسکے افعال پر معین ہے ریاح کی تحلیل کرتا ہے لیکن اگر زیادہ اسکی خورش ہو ہضم
ہونے مین اسکے دیر ہوگی۔ یہی کیفیت پودینہ کی بھی ہے بادرنجبویہ جسکو دیہاتی لوگ بلائی پان کہتے ہین گرم خشک اعتدال کے ساتھ ہے
قلب کی تقویت کرتا ہے اور تفریح نفس مین پیدا کرتا ہے مرہ سودا کو مفید ہے ذہن کو صاف کرتا ہے **رشاد** حرف بستانی ہے پالون کی قسم سے
اسکا ساگ گرم خشک ہے اور تلطیف کرتا ہے بلغم کو اور رطوبت کو مفید ہے ریاح کی تحلیل کرتا ہے اگر گرم مزاج آدمی اسکو کھانا چاہے کاہو اور
کاسنی کا ساگ ملا کر کھائے **کرفس** جسکو اجمود کہتے ہین دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے ریاح کی تحلیل اور پیشاب کا ادرار کرتی ہے
اور جو سدہ جگر اور طحال میں ہون انکو کھول دیتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے سر مین درد پیدا کرتی ہے پر ردہ کرکے اسکی حرارت
اور خشکی رہجاتی ہے۔ مناسب ہے کہ اسکے ساتھ کاہو کا ساگ ملالین تاکہ درد سر کے ہونے سے امان ہوجائے **کزبرہ رطبہ** جسکو ہرا کشنیز
اور ہری دھنیا کہتے ہین یہ ساگ اگرچہ غذا مین شمار کیا جاتا ہے مگر اشبہ بحق یہی ہے کہ اسکو دوا گننا چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر تھوڑی مقدار
اسکی قاتل ہوجاتی ہے۔ اور اسکی تھوڑی مقدار خیند لانے مین وہ اثر کرتی ہے جو کاہو کے ساگ کی مقدار کثیر کرتی ہے اور تخدیر یعنی گندی خواص کی
اسی طرح کرتی ہے۔ ہری دھنیا کبھی تنہا کھائی نہین جاتی۔ بلکہ دیگ مین سالن وغیرہ کے فقط اسی غرض سے ڈالتے ہین کہ خوشبو آجائے۔
اگر اسکو لسن اور پیاز کھانے کے بعد چبائین دونون کی بو منھ سے دور کر دیگی۔ اسی طرح نبیذ کی بو کو بھی دور کرتی ہے **قنابری** جسکی فارسی
برغث ہے درجہ اول مین گرم خشک ہے تیز ہے جیسے مرچ کی تیزی اور قبض لطیف بھی اسمین ہے جلا پیدا کرتا ہے اور دانی شکم پیدا کرتا ہے کچھ ساتھ تلطیف

جیسے اخلاط غلیظ کی غلاظت کو دور کرتا ہی۔ جگر اور طحال کے سدہ کو کھول دیتا ہی خلط سودا کو پیدا کرتا ہی۔ بواسیر کو نفع کرتا ہی مگر یہ ساگ بھی دوا سے زیادہ مشابہ ہی بہ نسبت غذا کے۔ مزاج اسکا سرد خشک ہی دوسرے درجہ مین اسمین تلخی جو ہی اسی کی وجہ سے تلطیف کرتا ہی اور اسی سے ادرار پیشاب کا کرتا ہی اور جگر اور مثانہ اور گردہ کے سدون کی تفتیح کرتا ہی یعنے کھول دیتا ہی۔ اور جو ورم انھین اعضا مین پیدا ہون انکو نفع کرتا ہی واللہ اعلم بنات کی شاخین جن پر بزور یعنے تخم برآمد ہوتے ہین۔ یہ شاخین ہر ایک ساگ کی قسم مین سے قبل از انکہ انمین تخم نمایان ہون جاتی تر ہوتی ہین اور کھانے کے لائق ہوتی ہین۔ اور جب کسی ایسی شاخ مین بیج پڑ جائین اُسکی قوت اور عمل مشابہ اُسی گیاہ کے ہی جسکی یہ شاخ ہی لیکن ایسی شاخ تخم دار مین غذائیت زیادہ ہی بہ نسبت اُس گیاہ کے جسکی یہ شاخ ہی اور رطوبت اس شاخ کی بھی اُس گیاہ کی رطوبت سے زیادہ ہی بلبیون گرم تر ہی اور غذائیت اسکی معتدل ہی اور بستانی قسم اسکی زیادہ بارطوبت ہی اور صحرائی سے اُسکی غذائیت زیادہ ہی۔ منی کو پیدا کرتی ہی پیشاب کا ادرار کرتی ہی۔ گوشت کے ساتھ پکاکر کھائی جاتی ہی اور روغن زیتون مین ابال کر اور اُسمین مصالح گرم اور مری ملاکر بھی کھائی جاتی ہی قنبیط کلم رومی ہی سرد خشک ہی کرنب کے مشابہ اثر مین ہی مگر خشکی پیدا کرنے مین اُس سے کم ہی اور خون جو اُسکے کھانے سے پیدا ہوتا ہی خراب اور زبون ہوتا ہی۔ جو کوئی اسکو کھانا چاہے اُسے مناسب ہی کہ اچھی طرح سے اسکو اُبالے اور چرب گوشت کے ساتھ اور سرکہ اور مری کے ہمراہ تناول کرے اور روغن زیتون اور مصالح گرم کے ہمراہ اسکو کھانا چاہیے۔

باب سترھوان بنات کی جڑون کے بیان مین

یعنے جڑین بنات کی جو کھائی جاتی ہین اُسکا بیان اس باب مین ہی شلجم گرم تر ہی اور اسمین غلاظت اور نفخ ہی اسی وجہ سے زیادہ غذا دہی کرتا ہی اور منی کو زیادہ کرتا ہی۔ اسمین قوت ملطفہ بھی ہی کہ اُسکی وجہ سے پیشاب کا ادرار کرتا ہی گاجر زیادہ نفخ پیدا کرتی ہی اور بدشواری ہضم ہوتی ہی باہ کو برانگیختہ کرتی ہی پیشاب کا ادرار کرتی ہی۔ اگر اسکو پکا کر کھائین اسکا ضرر بہ نسبت کچی گاجر کے کمتر ہوگا مولی دوسرے درجہ مین گرم ہی اور دوسرے ہی درجہ مین خشک ہی معدہ کے واسطے خراب چیز ہی اور جو کچھ معدہ مین ہو اُسکو اُبھار کر پراگندہ کرتی ہی اور پھیلا دیتی ہی ڈکار بہت لاتی ہی جسمین بُری بو آتی ہی۔ اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ جسکو قی کرنی ہو اسکو کھائے۔ غذا جو مولی سے بدن کو پہونچتی ہی خراب ہوتی ہی اور غلیظ ہوتی ہی ہضم دیر مین ہوتی ہی اور معدہ سے دیر مین اُترتی ہی۔ ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ مولی ہضم غذا پر معین ہوتی ہی۔ اور حال یہ ہی اسکے ضد اور خلاف پر ہی۔ اسلیئے کہ مولی خود تو ہضم ہوتی نہین دوسری چیز کو کیا ہضم کرائیگی۔ مولی کے پتّے اسکی جڑ سے زیادہ تر ہضم ہوتے ہین۔ ہان مولی مین یہ وصف ہی کہ شہوت جماع کو زیادہ کرتی ہی پیاز چوتھے درجہ مین گرم خشک ہی مگر اسمین رطوبت اور نفخ ہی کہ انھین دونون کی وجہ سے شہوت جماع کو برانگیختہ کرتا ہی اور منی زیادہ کرتا ہی۔ سر مین درد پیدا کرتا ہی مناسب ہی کہ جو کوئی اسکو کھانا چاہے سرکہ اور دودھ کے ساتھ خواہ کاسنی کے ساگ کے ہمراہ تناول کرے لہسن پیاز سے زیادہ گرم ہی اور خشکی اسکی پیاز سے بڑھی ہوئی ہی اور جو فعل پیاز کرتی ہی یہ اُس سے قوی تر کرتا ہی۔ بدن مین قوی گرمی پیدا کرتا ہی اور حرارت بدن کی بڑھاتا ہی اسمین تیزی قوی ہی اور پیاز سے لطافت اسمین زیادہ ہی۔ جب لہسن پکایا جائے اسکی لطافت اور تیزی دور ہو جاتی ہی اور غذائے صالح دیتا ہی یعنے مقدار مناسب پر غذا دہی کرتا ہی۔ اور جب تک پکایا نہ جائے بہت کم اور تھوڑی سی غذا دیتا ہی۔ لہسن بھی دوا سے زیادہ مشابہ ہی بہ نسبت غذا کے لہسن بدن پر آنکی صحت کی حفاظت کرتا ہی خصوصاً اگر تھوڑا سا پکایا جائے اسلیئے کہ حرارت غریزی کو قوی کرتا ہی اور ہضم کی جودت اور خوبی پیدا کرتا ہی۔ مناسب نہین کہ جسکی طبیعت مشتعل ہو یا جسکے سر مین کسیقدر جنون کا خلل ہو یا جسکو درد سر جلد

ہوجاتا ہو لہسن کو کھائے - بہتر یہ ہو کہ لہسن کو سرکہ اور انگور خام اور ترش دودھ اور چرب گوشت مین پکائین گندنا جسکو پیاز ‌نا بھی کہتے ہین پیاز اور لہسن دونون سے اسکی حرارت اور خشکی کمتر ہو اور تیزی بھی اسمین دونون سے کم ہو - دسربھی سہین پیدا کرتا ہو مثل پیاز اور لہسن کے شہوت جماع کو زیادہ کرتا ہو - صاحبان بواسیر کو نفع کرتا ہو اگر اسکو کچا کھائین یا زیت اور روغن زرد مین پکاکر کھائین اور جن آنتون مین ریاح پیدا ہوتے ہین انکو فائدہ کریگا

باب اٹھارھوان ترکاریون کے بیان مین

اور پہلے بیگن کا بیان کیا جاتا ہو - بیگن کا فعل تازہ اور باسی ہونے سے مختلف ہوتا ہو جو بیگن پرانا ہوا اور اسمین تلخی آگئی ہو وہ گرم اور خشک ہو اور دلیل اسکے گرم ہونے پر یہ ہو کہ منہ مین اور ہونٹھون مین چھالے ڈالتا ہو - اور جو بیگن تازہ ہو اور تلخی سے خالی ہو وہ سرد اور خشک ہو اور خلط سودا کو پیدا کرتا ہو - اگر کچا بیگن کھایا جائے بدشواری ہضم ہوتا ہو اور دیر مین اسکا انحدار ہوتا ہو معدہ سے اور خلط غلیظ پیدا کرتا ہو جو سوداوی خلط ہوتی ہو - اور اگر پکا کر کھایا جائے جلد ہضم ہو جاتا ہو اور اوسط درجہ کا غذا دیتا ہو اور اگر سرکہ اور کراویا کے ساتھ پکایا جائے اشتہاے طعام زیادہ پیدا کرتا ہو اسلیے کہ معدہ کے منہ کو تقویت کرتا ہو اور جسقدر پختہ کیا جاتا ہو اتنی ہی قوت اسکی کم و بیش ہوتی ہو - مناسب ہو جو اسکو پکانا چاہے چاہیے اسکو ابال لے اور چاہیے شوربا پانی مین بھگو دے - یہ ایسی غذا ہوف ہو جسکا ضرر جلدی ظاہر نہین ہوتا کنکر یہ لفظ غالبًا کاتب سے یون لکھا ہو شاید کنکر ہو جو خرشف کو کہتے ہین - بستانی قسم اسکی سرد اور خشک ہو اور اسمین کسیقدر قبض یعنی ترشی ہو جو طبیعت کو درست کرتی ہو جو سرا اسکا زیادہ غلیظ ہو اور بہت دشواری سے ہضم ہوتا ہو بہ نسبت بیگن کے اگر کچے کو کھائین اور پختہ کر کے کھائین بآسانی ہضم ہو جاتا ہے - خلط سوداوی اس سے پیدا ہوتی ہو - مناسب ہو کہ پہلے ابال کر پھر چرب گوشت کے ساتھ پکا کر کھایا کرین خرشف یہ کنکر صحرائی ہو اور گرم تر ہو باہ کو زیادہ کرتی ہو اور پسینہ کی بو کو معطر کر دیتی ہو پیشاب کا ادرار کرتی ہو کدو درجہ دوم مین سرد تر ہو اور غذائیت اسمین تھوڑی سی ہو اور لطیف ہو اسی وجہ سے تپ کی بیماریون کے واسطے غذا سے مناسب ہوتی ہو اور اسکے واسطے جسے پیاس کی شدت ہو اور گرم کھانسی کے مرض مین لیکن جسوقت معدہ مین کوئی خراب خلط سے اسکو ملاقات کا اتفاق ہوتا ہو یعنی بروقت موجودگی خلط خراب کے معدہ مین اگر کدو کھایا جائے یہ ترکاری بھی اسی خلط خراب کی طرف مستحیل ہوجاتی ہو اور بدن مین خلط خراب پیدا کرتی ہو مناسب ہو کہ جب اسکو سرد مزاج کے لوگ کھائین مصلح گرم سے اسکو خوشبو کرین جیسے سیاہ مرچ اور ساتر اور فوتنج یعنے پہاڑی پودینہ بطیخ خربوزہ درجہ دوم مین سرد تر ہو اور معدہ سے جلد اترجاتا ہو بوجہ اسکے کہ اسمین جلا کی قوت ہو اور اسی سبب سے پیشاب کا ادرار کرتا ہو اور بہق یعنے سپیدی جلد اور چھائین کو بھی دور کر دیتا ہو اور چرک بدن کو صاف کرتا ہو - تخم اسکا جلا مین اسکے جرم سے زیادہ ترقوی ہو - ریاح بھی پیدا کرتا ہو - اگر زیادہ اسکو کھائین ہیضہ پیدا کریگا بوجہ بدہضمی کے اسلیے کہ جلد تر معدہ مین فاسد ہوجاتا ہو اور بہت جلد اسی خلط کی طرف بدل جاتا ہو جسکا وہ معدہ مین پاتا ہو جالینوس کا قول ہو کہ خربوزہ جسوقت معدہ مین فاسد ہوا مشابہ زہر کے ہوجاتا ہو - لا نبا خربوزہ جو کنکڑی سے پیدا ہوتا ہو جسوقت کنکڑی بڑھ جائے اور پختہ ہوجائے وہ بھی جملہ حالات مین اسی خربوزہ کے مشابہ ہو مگر فساد اور خرابی اسکی عام خربوزہ سے کمتر ہو مناسب ہو کہ اگر زیادہ خربوزہ کھایا ہو بعد اسکے سکنجبین تناول کرے - اور اگر حد سے زیادہ کھا جائے تو قے کر ڈالے تاکہ اسکے ضرر سے امان مین ہوجائے - مناسب یہ ہو کہ بیچ مین دو طعام کے اسکو کھائین یعنے کچھ پہلے کھا کر خربوزہ کھائین اور پھر اسکے بعد کچھ اور غذا کھائین تاکہ

غذا سے خربوزہ ملجائے اور غذا کو نافذ کردے - خربوزہ اُسی قسم کی چیز ہی جو غذا کو معدہ مین نافذ کردیتا ہی اسلیے کہ اسمین جلا کی قوت ہی -
کھیرا اور ککڑی دونون سرد تر ہین اور حرارت کو بجھا دیتے ہین پیاس مین سکون پیدا کرتے ہین پیشاب کا ادرار کرتے ہین - کھیرا مزاج مین
ککڑی سے زیادہ سرد ہی اور رطوبت بھی زیادہ ہی اور اسمین تھوڑا سا قبض بھی ہی لیکن کبھی کھیرا کھانے والے کو بعض اوقات پیاس بھی معلوم
ہوتی ہی خصوصاً جسکے معدہ مین صفرا زیادہ ہو اسلیے کہ ایسے معدہ مین پہونچ کر کھیرا مستحیل صفرا کی طرف ہوجاتا ہی - مناسب ہی کہ جو شخص کھیرا
یا ککڑی کھائے اُسکے بعد تھوڑا سا شہد بھی تناول کرے بطیخ ہندی تربوز کو کہتے ہین اور جو قسم اسکی زرقی کہلاتی ہی سرد تر ہی اور پیاس مین
سکون پیدا کرتا ہی اور حرارت کو بجھاتا ہی اور بیماران تپہاے تیز اور تپہاے صفراوی کو مفید ہی - اگر آب تربوز ہمراہ شکر کے پیا جائے تبرید
اعلےٰ درجہ کی کریگا - بیماران یرقان کو جو حرارت جگر سے اور رگون کی حرارت سے عارض ہوا ہو بھی نفع کرتا ہی اگر ہمراہ طباشیر اور شکر کے پیا جاوے -
مناسب ہی کہ جن لوگون کا مزاج سرد تر ہو اس سے پرہیز کرین - پھر اگر کوئی شخص مجبوری اسکے کھانے پر مضطر ہوجائے اور بدون کھائے ہوے
چارہ نہو لازم ہی کہ شہد کے ہمراہ کھائے اور بعد اسکے کھا لینے کے پھر تھوڑا سا شہد تناول کرے قصب السکر اوکھ یا گنا مزاج اسکا گرم تر ہی
حلق کی خشونت اور سینہ اور قصبہ ریہ کی خشونت کو مفید ہی اور جو رطوبت ان اعضا مین ہوتی ہی اسکو دور کردیتی ہی پیشاب کا ادرار کرتی ہی - ان
فوائد کے ہمراہ نفخ اور ریاح بھی اسمین ہین - اگر یہ ارادہ ہو کہ اسکا نفخ کم ہوجائے اسکو چھیل کر گنڈیریان بنائین اور گرم پانی سے دھو ڈالین تاکہ
اسکا نفخ کم ہوجائے موز کیلا درجہ اول مین گرم تر ہی اور غذائیت اسمین زیادہ ہی اور دیر مین ہضم ہوتا ہی اور دیر مین معدہ سے اُترتا ہی خصوصاً
اگر زیادہ کھایا جائے کہ ثقل اور گرانی پیدا کرتا ہی سینہ اور پھیپھڑہ کی خشونت اور کھانسی اور گردہ کے اور مثانہ کے قروح کو فائدہ کرتا ہی پیشاب کا
ادرار کرتا ہی منی زیادہ کرتا ہی شہوت جماع کا محرک ہی شکم کو نرم کرتا ہی - مناسب ہی کہ جسکے معدہ مین گرانی پیدا کرے بعد کیلا کھانے کے سکنجبین سادہ
جو شکر سے بنائی گئی ہو استعمال کرے اور کھانا کھانے سے پہلے کیلا کو کھانا چاہیے کماۃ جسکو کھنبی کہتے ہین مزاج اسکا سرد تر ہی جوہر اسکا غلیظ ہی
بدشواری ہضم ہوتی ہی بلغم پیدا کرتی ہی - ایک قسم اسکی سیاہ ہوتی ہی اسکی برودت اور غلاظت زیادہ ہی اور یہ قسم فقط سودا یا بلغم اور سودا کو پیدا
کرتی ہی - یہ پھل بھی منجملہ غذاہاے غلیظ اور خراب غذاؤن کے ہی - اسی کی ایک قسم زہر قاتل ہی جسکو مطر کہتے ہین - جو قسم اسکی کھائی جاتی ہی اگر
بکثرت کھائی جائے کھانے والے کو قبض عارض ہوگا اور معدہ کا منھ ایسا معلوم ہوگا کہ اُسکو کوئی نچوڑتا ہی اور گرانی بھی معدہ پر معلوم ہوگی
اور سانس مین تنگی پیدا ہوگی - اسی واسطے مناسب ہی کہ اسکو نہ کھائین بلکہ اسکے کھانے سے درگذر کرین - اور اگر کھائین کو نمک کی آنچ پر اسکو
اُبال رکھ کر خوب سینکین یا سرکہ اور روغن زیتون اور مری اور کراویا اور سیاہ مرچ اور دارچینی سے اسکو خوشبو کرلین خواہ زیت اور صعتر اور
سیاہ مرچ وغیرہ جو اور اسی قسم کی گرم چیزین اور خوشبو ہین اُنسے اسکو خوشبودار کرین -

باب اُنیسوان بڑے درختون اور باغون کے پھلون کے بیان مین

پہلے انجیر کا بیان کیا جاتا ہی انجیر پہلے درجہ مین گرم ہی اور تازہ انجیر دوسرے درجہ مین تر ہی اور سوکھا ہوا انجیر خشکی اور تری مین معتدل ہی
اور گرمی اسمین ضرور ہی - غذا جو انجیر سے بدن کو ملتی ہی معتدل مقدار کی ہی نہ کم نہ زیادہ - خون جو اس سے پیدا ہوتا ہی سب اقسام کے
فواکہ سے بہتر اور جید ہوتا ہی انجیر ہضم بھی جلد ہوجاتا ہی اور جلد معدہ سے اُتر جاتا ہی اسلیے کہ اسمین جلا کی قوت ہی اور اسی وجہ سے طبیعت کو نرم کرتا ہی
خصوصاً اگر تازہ ہو اور اپنے رس پر خوب پختہ ہوگیا ہو - کھانسی کو فائدہ کرتا ہی اور سینہ اور پھیپھڑہ اور گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہی خصوصاً اگر
بعض ملطف چیزون کے ساتھ کھایا جائے جیسے پودینہ کوہی اور صعتر اور حاشا کہ یہ بھی ایک قسم پودینہ کی ہی - اور دوسری طرح سے اسکا حال یون بیان

کیا گیا ہی کہ انجیر سے ریاح پیدا ہوتے ہیں اور بدشواری ہضم ہوتا ہی اور معدہ سے دیر میں اُترتا ہی - خشک انجیر سے ریاح کم پیدا ہوتے ہین اور
یہی سوکھا انجیر بہتر اور مناسب تر ہی اُن اعمال کے واسطے جو ہمنے تنقیہ کی نسبت ذکر کیا ہی سینہ اور گردہ وغیرہ کے - اسلیے کہ اسمین جلا کی قوت ہی
اگر ہمیشہ انجیر کھانے کا استعمال کرین بدن میں جُوئیں پیدا ہونگی - خصوصاً اگر وہ آدمی اسکو ہمیشہ کھائے جسکے بدن میں خراب فضلہ بھرے ہوں
ضرور جُوں بدن مین اسکے پڑینگی - تازہ انجیر جسکو بکثرت کھانا منظور ہو لازم ہی کہ بعد انجیر کھانے کے سکنجبین پی لیا کرے اور سوکھا ہوا انجیر ہمراہ اخروٹ
اور بادام کے کھانا چاہیے کہ اسوقت طبیعت کی تلئین اور نرم کرنے پر معین ہوگا **عنب** انگور کو کہتے ہین اسکی فضیلت بھی انجیر کے قریب ہی تمامی
فوائد پر اور غذائیت سکے درمیانی ہونے اور خون کے عمدہ پیدا کرنے میں بشرطیکہ معدہ مین جلد ہضم ہوجائے - اور اگر یہی معدہ مین جلدی ہضم نہو
تو انگور سے نفخ اور ریاح پیدا ہونگے - انگور کی عمدہ وہی قسم ہی جسکے دانہ کا چھلکا نازک ہو اور جسمین شیرہ زیادہ بھرا ہو اسلیے کہ جو انگور ان صفات کا
ہوگا طبیعت کو نرم کریگا - اور اگر ان اوصاف کے خلاف پر ہوگا دیر ہضم بھی ہوگا اور نرمی طبیعت کی بھی کم کریگا - جو انگور پانی مرا دیر ہوکے پک گیا ہو
اور اچھی طرح سے پختہ ہوگیا ہو اُسکا مزاج گرم تر ہی اور جسمین کسیقدر ترشی ہو خواہ کیلا پن ہو اُسکا مزاج سرد خشک ہی اور قبض پیدا کرتا ہی -
انگور خام کی برودت اور خشکی زیادہ ہی - انگور کی قسم جو بنام رازقی مشہور ہی اگر خوب پختہ ہوجائے غذائیت اسکی زیادہ ہی اور دیر مین ہضم ہوتی ہی
زیادہ غذائیت اُسی انگور کی ہی جو کہ جاڑون تک باقی رہے - اسلیے کہ اتنے زمانہ تک وہی قسم باقی رہیگی جسکا جرم غلیظ ہو نازک نہو - اگر انگور کے جرم کو
مع دانہ اور بیج کے کھائین دیر مین ہضم ہوگا - اور اگر چوس کر کے کھائین اور چھلک اور بیج کو تھوک ڈالین جلد ہضم بھی ہوگا اور معدہ سے بھی جلد اُتر جائیگا
طبیعت کو نرم کریگا **زبیب** انگور خشک اور مویز بھی اسی کو کہتے ہین اسکے مزاج کی یہ صورت ہی کہ جس قسم سے انگور کی یہ خشک ہوا ہو وہی اُسکا
مزاج ہی اور غذائیت اسکی بھی اُسی طرح کی ہی کمی اور بیشی مین - جو مویز کلان ہو اور مغز اسمین زیادہ ہو شیرینی اُسمین اچھی ہو یعنی سوائے حلاوت کے
اور کوئی مزہ اُسمین نہو وہ گرم مزاج ہی اور غذائیت اُسکی زیادہ ہی اور سینہ اور پھیپھڑہ کو نافع ہی جسوقت ان دونون عضو مین رطوبت غلیظ ہو - اور
جو مویز کھٹا پن لیے ہوئے اور دانہ اُسکا پُر گوشت نہو اُسمین حرارت کم ہی اور معدہ کی تقویت کرتا ہی حبس طبیعت پیدا کرتا ہی - اگر کسی کا ارادہ ہو کہ
اُسکی طبیعت نرم ہوجائے لازم ہی کہ مویز کے بڑے دانہ کا بیج نکال کر کھائے اور اگر مویز مذکور کو پانی مین جوش دے کر (بعد تہائی پانی جلجانے کے)
اُسی پانی کو پیوین نرمی طبیعت زیادہ کریگا (شاید دست بھی آئیں) جس طرح سے انگور کا پانی تلئین مین قوی ہی بہ نسبت جرم انگور کے - اور جسکا
ارادہ ہو کہ حبس طبیعت کرے اُسکو چاہیے کہ جس مویز مین کھٹا پن ہو اُسے بیج سمیت کھاجائے **توت کا بیان** شہتوت کا مزاج درجۂ اول مین
سرد اور درجۂ دوم مین تر ہی - جو دانہ شہتوت کا رس بھر پختہ ہوگیا ہو نرمی طبیعت کی پیدا کرتا ہی اور کچا شہتوت حابس طبیعت ہی اور مزاج اُسکا
سرد خشک ہی - توت خوب پکا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اُس معدہ کو فائدہ کرتا ہی جسپر حرارت اور خشکی نے غلبہ کیا ہو - اگر توت ایسے وقت
کھایا جائے کہ معدہ آلائش سے پاک ہو جلد معدہ سے اُتر جائیگا اور پیشاب کا ادرار کریگا اور خلط جید پیدا کریگا - اور اگر معدہ مین کوئی خراب
فضلہ ہو خرابی اور فساد توت مین جلد آجائیگا اور توت سے خلط نکوہیدہ اور بُری پیدا ہوگی اسی وجہ سے توت غذا کے پہلے کھایا جاتا ہی اور اسکے بعد
سکنجبین پلائی جاتی ہی **مشمش** خوبانی کو کہتے ہین مزاج اسکا سرد اور تر ہی جلدی ہضم ہوجاتی ہی اگر غذا سے پہلے کھائی جائے اور معدہ آلائش سے
غذا کے پاک ہو - اور اگر معدہ مین غذا موجود ہو اور خوبانی کھائی جائے وہ غذا بھی ہضم نہوگی اور خوبانی بھی خراب اور فاسد ہوجائیگی - اور اگر
معدہ مین کوئی خراب فضلہ باقی ہی اور خوبانی کھالین اُسی خراب فضلہ کی طرف اسکا استحالہ ہوگا یعنی خوبانی بھی اُسی خرابی کی طرف بدل جائیگی
جو خراب فضلہ سے تھے اور فساد بطرف خوبانی کے جلد آجائیگا - اسی واسطے مناسب نہیں ہی کہ خوبانی کو بعد غذا کے کھاوین تا کہ جو غذا خوبانی سے

پہلے کھائی ہو اسکا انحدار اور معدے سے اترنے کو منع کرے پس معدہ میں وہی غذا فاسد ہو جائے بعض لوگ خوخ کو سوکھا کر سرد پانی میں بھگو کر
اسی پانی کو پیتے ہیں خوا شیرہ کبھی اور شیر کھاتے ہیں اور غرض اس پینے سے تبرید اور حرارت بجھانے کی ہوتی ہے۔ مناسب ہے کہ جو کوئی تازہ خوخ
کھا چکے اسکے بعد کچھ [illegible] کرے جو شہد سے بنائی گئی ہو خواہ بیہ [illegible] اگر ترش شفتالو کا مزاج سرد تر ہو بلغم پیدا کرتا ہے
اور جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہے [illegible] اسکے خوبانی سے پیدا ہوتی ہے شفتالو خوبانی سے زیادہ لذیذ ہو اور معدہ میں استحالہ
[illegible] فاسد نہیں ہو تا ہے جس طرح کہ خوبانی [illegible] ہو جاتی ہے۔ جو شفتالو نرم اور ڈھیلا ہو پلپلا ایسا کہ اس سے گٹھلی [illegible]
بسرعت ہضم ہو جاتا ہے اور [illegible] جلد اتر جاتا ہے اور جو شفتالو کہ اسکا مغز اسکی گٹھلی سے چسپیدہ ہو اور مغز اسکا سخت ہو تو [illegible]
پیدا ہو اور دیر میں ہضم ہوگا۔ اگر شفتالو سرد مزاج آدمی کھائے تو چاہیے کہ زنجبیل مربی یعنی سونٹھ کا مربا یا شہد یا شراب [illegible]
اور پانی سے [illegible] بھی تناول کرے بیان انار کو کہتے ہیں مزاج اسکا سرد ہے اور کھٹا انار زیادہ سرد ہے کہ اسکی برودت قوی ہے اور رطوبت
اور یبوست میں معتدل ہو لطیف ہے [illegible] اور معدہ کا بھی بشرطیکہ حرارت دونوں میں ہو۔ تسکین پیدا کرتا ہے
ترش انار کے دانے اگر کھائے جائیں قبض طبیعت پیدا کرتے ہیں اور [illegible] سوداوی صفراوی کی ریزش کو منع کرتے ہیں۔ میٹھا انار حرارت
اور برودت میں معتدل ہے اور رطوبت مزاج کی رکھتا ہے۔ جو قسم انار کی املیسی مشہور ہے جسکے بیج چکنے چکنے ہوتے ہیں اس کھانسی کو فائدہ کرتی ہے
جو حرارت سے آتی ہے۔ انار معدہ میں ریاح بار پیدا کرتا ہے۔ بقراط نے کتاب ابیذیمیا میں بیان کیا ہے کہ ایک عورت کو غم معدہ کا درد ایذا
دے رہا تھا اور جب وہ عورت آب انار کے ستو کے ساتھ تناول کرتی تھی وہ درد ٹھہر جاتا تھا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ وہ درد بوجہ زیادہ ریزش
کرنے صفرا کے معدہ کے منہ پر ہوتا تھا اور آب انار اسی صفرا کی تیزی کو توڑ دیتا تھا اور بجھا دیتا تھا اور جو کا ستو اس خلط کی رطوبت کو
سکھا دیتا تھا سفرجل بہی کو کہتے ہیں اسکا مزاج سرد خشک ہے قابض ہے اور معدہ گرم کی مقوی ہے طبیعت میں بستگی یعنی قبض پیدا کرتی ہے
اگر غذا سے پہلے کھائی جائے اور تلیین طبیعت کرتی ہے اگر بعد غذا کے کھائی جائے۔ غذائیت اسمیں زیادہ ہے۔ بہی اچھی طرح پکی نہو وہ معدہ میں
دشواری سے ہضم ہوتی ہے اور دیر کو معدہ سے اترتی ہے اور حبس طبیعت بقوت کرتی ہے اور جو بہی ترش ہو اسکا مزاج درجہ دوم میں سرد ہے اور درجہ
سوم میں خشک ہے۔ اور جو بہی شیرین ہو حرارت اور برودت میں معتدل ہے جسقدر بہی میں کھٹاپن زیادہ ہوگا اسیقدر خشکی اسمیں زیادہ
ہوگی۔ بہی کا پانی معدہ کی تقویت زیادہ کرتا ہے اور حبس طبیعت کم کرتا ہے اور جرم بہی کا حبس شدید کرتا ہے تفاح سیب کو کہتے ہیں کھٹا سیب
سرد خشک ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے جب معدہ میں خلط صفراوی ہو اور اس سے زیادہ مقوی معدہ وہ قسم سیب کی ہے جسکو جنت اور وہ قسم
جسکو قوقائی کہتے ہیں جو میخوش ہوتا ہے۔ جو سیب خام اور کچا ہو اور قابض یعنی کھٹا ہو وہ حبس طبیعت کرتا ہے اور بدشواری ہضم ہوتا ہے۔ اور
جو سیب کہ خوب پختہ ہو گیا ہے اور شیرین ہے وہ حرارت اور برودت میں معتدل ہے۔ سیب کی وہ قسم جو شامی کہلاتی ہے جو اقسام میں سیب کے زیادہ تر
معتدل ہے اور غذائیت بھی اسکی نہایت بہتر ہے اور معدہ کی تقویت بھی اسمیں زیادہ ہے اور قلب کی تقویت بھی اسی میں زیادہ ہے اور خوشبو بھی
اسکی سب سے اچھی ہے بعد اسکے وہ سیب ہے جو صفہانی کہلاتا ہے اسکے بعد سیب قوقائی یہ سیب پٹھے کے واسطے خراب چیز ہے اور کھٹا سیب
پٹھے کے حق میں زیادہ خراب ہے۔ جو شخص سیب زیادہ کھائے اور اسکے معدہ پر ثقل اور گرانی پیدا ہو۔ چاہیے کہ بعد اسکے جوارش پودینہ کو تناول کرے
جسکو بغداد میں [illegible] کہتے ہیں کمثری امرود کو کہتے ہیں جو قسم امرود کی شیرین ہے اور خوب پختہ ہو جائے اور بخوبی [illegible] سے عرق اسمیں زیادہ
برآمد ہو اسکا مزاج معتدل قدرے مائل بطرف برودت کے ہے اور غذا وہی اسکی بہی کی غذا دہی سے زیادہ ہے اور [illegible] بھی اسمیں [illegible]

زیادہ ہی اور جو امرود ترش ہو خواہ اسمین کسیقدر کھٹا پن ہو وہ سرد خشک ہی اور قبض شکم پیدا کرتا ہی اگر غذا سے پہلے کھایا جائے اور
ملین طبیعت ہی اگر غذا کے بعد کھایا جائے - اگر امرود کو غذا کے بعد کھاوین جو بخارات کہ معدہ سے بطرف سر کے چڑھتے ہیں اُنکے چڑھنے کو
منع کریگا اترج جسکو ترنج کہتے ہین اسمین قوتین مختلف ہین اس طرح کہ اسکا چھلکا دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی اور خوشبو اور معطر ہی معدہ
اور جگر کی تقویت کرتا ہی اور ریاح کی تحلیل کرتا ہی اگر تھوڑی سی مقدار اُسکی کھائی جاوے - اور جب اسی چھلکے کی بہت سی مقدار
تناول کریں دیر مین ہضم ہوگا بوجہ سختی اور صلابت کے جو اسمین ہی - گوشت اترج کا بہت غذا دینے والا ہی جو اسمین ہوتے ہین اسکا مزاج سرد تر
دوسرے درجہ مین ہی اور غلیظ ہی دیر مین ہضم ہوتا ہی اور دیر مین معدہ سے اترتا ہی اور جب ہضم ہو گیا بہت سی غذا دیتا ہی اور بلغم پیدا کرتا ہی
اور ترش جسکو کھٹا کہتے ہین سرد خشک تیسرے درجہ مین ہی حرارت کو بجھا دیتا ہی صفرا ساکن اور اشتہائے طعام زیادہ کرتا ہی
جو خفقان کہ حرارت سے عارض ہوا ہو اسکو نفع کرتا ہی - اگر اسکو داد پر لگا دین خواہ چھائین پر رگڑ کر ملین دونون کو دور کر دیتا ہی - یہ قسم
اترج کی تپ کے بیمارون کو زیادہ موافق ہی - جو شاندہ اسی حماض کا پیاس مین سکون پیدا کرتا ہی اور اشتہائے طعام پیدا کرتا ہی دست اور
قی کو بند کر دیتا ہی - تخم اترج کا مزاج گرم خشک ہی اور اسمین کسیقدر رطوبت بھی ہی - روغن تخم اترج بواسیر کو نفع کرتا ہی - مناسب ہی کہ جو شخص
اترج کھانا چاہے اسکو چھیل کر نہ کھائے بلکہ چھلکے سمیت اسکو کھانا چاہیے اور خوب طرح سے اسکو چبانا چاہیے تاکہ منہ مین خوب پس جائے
اور شہد کے ساتھ قبل طعام کے کھانا چاہیے بعد طعام کے بھی اور اترج کھانے کے بعد جب تک یہ ہضم نہو جائے کوئی چیز نہ کھائے اجاص
اسکو آلو بخارا کہتے ہین درجہ اول مین سرد ہی اور درجہ دوم مین تر ہی اور ترش آلو بخارا بہ نسبت بارد ہی ملین طبیعت ہی - جو آلو بخارا شیرین ہو
اور شیرہ دار نہو اسمین ملین طبیعت کا فعل زیادہ ہی - اور ترش قسم اسکی صفرا کی تیزی کو توڑتی ہی اور ملینین کی قوت اسمین کم ہی - جو
آلو بخارا سوکھ گیا ہو بہ نسبت تر و تازہ کے اسمین کم کریگا - جسوقت آلو بخارا کو جوش دین اور جو شاندہ کو صاف کرکے اسمیں شکر یا شہد یا ترنجبین ڈالین
اُسوقت اسمین زیادہ اثر کریگا جمار اور طلع (جمار مغز درخت خرما اور طلع ایک پہلا شگوفہ جو شروع کر خرما ہو جاتا ہی جسکو ہم سچا پھول کہتے ہین -
اسلیے کہ جن درختون مین پھل اور پھول دونون ہوتے ہیں اُنمین پہلے چھوٹا پھول وہ لگتا ہی جو بڑا ہو کر کھلا کر گر جاتا ہی پھر اُسکے بعد سچا پھول
نکلتا ہی اور اُسی پھول کی جڑ سے اس پھل کی شکل چھوٹی چھوٹی نمایان ہوتی ہی جب یہ پھل بڑھا یہ پھول گر جاتا ہی سبحان اللہ کیا تیری عجیب
صنعت ہی طلع اور جمار دونون سرد قسم کی غذا ہین جو کوئی انمین سے تر و تازہ ہو اور اسمین کسیقدر کھٹا پن نہو اُسکا مزاج تر ہی اور غذا
اسکی درمیانی ہی اور جسمین قبض یعنے کھٹا پن ہی وہ خشک مزاج ہی اور اسکی غذا غلیظ ہی اور دیر ہضم اور حبس شکم کرتی ہی چھوہارا اور خرما
درخت خرمے کا جو پھل شیرین اور پختہ ہو مزاج اسکا گرم تر ہی اور گرمی اور سردی مین غذا کے معتدل ہی اور شکم کو نرم کرتا ہی اور منی کو زیادہ
کرتا ہی - اور جو خرما تر ہی جسکو رطب کہتے ہین اسمین رطوبت زیادہ ہی اور حرارت کمتر ہی اور شہوت جماع کو زیادہ کرتا ہی - مگر درد سر
پیدا کرتا ہی - اور جو پھل اس درخت کا قابض یعنی کھٹا ہو اور پختہ نہو اور اسی کو بسر کہتے ہین وہ برودت اور یبوست کی طرف مائل ہی
اور بدشواری ہضم ہوتا ہی اور حبس شکم کرتا ہی ریاح پیدا کرتا ہی معدہ کی تقویت کرتا ہی - ہان مگر بسر کی قسم مین بھی جو شیرین ہو وہ حرارت کی
طرف مائل ہی اور جو بسر سبز رنگ ہی اسمین تھوڑی سی بھی حرارت نہوگی اور سرد قسم حبس شکم زیادہ کریگی - جس قسم کا نام قسب کھایا جاتا ہی
وہ حرارت مین معتدل ہی اور یبوست اسمین بھی ہی اور حبس شکم کرتی ہی - جو پھل اس درخت کا شیرین ہو اور خوب پختہ ہو گیا ہو اُسکے
کھانے سے جو خون پیدا ہوتا ہی خراب ہوتا ہی اور جلدی اُس خون مین عفونت آجاتی ہی اور درد سر پیدا کرتا ہی اور سدہ پیدا کرتا ہی

رُطب جسکا نام ہی اُسکی مضرت زیادہ ہی اور نہایت ردی اور خراب چیز ہی اور تمر یعنے سوکھا ہوا چھوہارا اُسکے بعد خرابی باب مذکورہ مین ہی۔
بہت ہی مصلح طریقہ اسکے کھانے کا جس سے رطب اور تمر کے ضرر دفع ہو جاتین یہ ہی کہ ہمراہ بادام اور دانہ خشخاش کے کھایا جائے اور رطب
کھانے کے بعد شراب سکنجبین ساول کیجائے تا جیل یا بل کا مزاج گرم اور تر ہی اور غذا اسے کثیر دیتا ہی دیر مین ہضم ہوتا ہی منی زیادہ کرتا ہی
تقطیر البول کو یعنی جسکو قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو نفع کرتا ہی۔ جو کھوپڑا پورا نا ہو جائے اُسکی گرمی اور خشکی بڑہ جاتی ہی اور قبض شکم پیدا
کرتا ہی زیتون کی دو قسمیں ہیں ایک زیتون الزیت (اور یہ پھل غیر مدبر ہی) دوسرے زیتون الماء جسکو بعض لوگ کہتے ہیں کہ پانی کے کنارہ
اسکا درخت اُگتا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکو سرکہ اور پانی اور نمک مین پرورده کرتے ہین) غذائیت زیتون الزیت مین زیادہ ہی
اسلیے کہ اُسمین روغن زیادہ ہوتا ہی اور زیتون الماء تو قابض ہی اسی وجہ سے معدہ کی تقویت کرتا ہی اور اشتہا کو برانگیختہ کرتا ہی خصوصاً
کہ جو سرکہ مین بنایا جائے کہ وہ غلاظت اور لطافت پیدا کرنے مین درمیانی ہی۔ اور جو اچھی طرح پختہ ہو جائے وہ گرم ہی اور معتدل حرارت
رکھتا ہی اور جب تک خوب پختہ نہو بارد ہی جوز اخروٹ کا مزاج دوسرے درجہ مین گرم اور تر ہی اور جو اخروٹ تازہ ہو اُسمین حرارت
تھوڑی سی اور رطوبت زیادہ ہوتی ہی اور غالب اسپر دہنیت ہی۔ اخروٹ مین لطافت ہی۔ اور جو باریک چھلکہ اخروٹ کے جرم پر ہوتا ہی
اور اسکی گرمی توڑنے سے معلوم ہوتا ہی اُسمین تھوڑا سا قبض ہی یہی پوست اسی وجہ سے حبس شکم کرتا ہی۔ اخروٹ کی غذا تھوڑی سی ہی
اور جو اخروٹ کہنہ ہو جائے قابل کھانے کے نہین رہتا۔ تازہ اخروٹ ملین طبیعت ہی خصوصاً اگر مری کے ہمراہ کھایا جائے مگر یہ بھی درد سر
پیدا کرتا ہی اگر زیادہ کھایا جائے اور پیاس بھی اس سے پیدا ہوتی ہی اور صفرا کی طرف مستحیل ہوتا ہی یعنی صفرا بن جاتا ہی خصوصاً پورانا
اخروٹ۔ اور اگر اسکو ہمراہ انجیر کے کھائین زہردار چیزون کے ضرر سے نفع کرتا ہی۔ جو خون اخروٹ کھانے سے پیدا ہوتا ہی بشرطیکہ
اخروٹ کہنہ نہو وہ خون کچھ خراب نہین ہی بندق جسکو فارسی مین فندق کہتے ہین گرم خشک ہی اور ارضی ہی یعنے اجزاے ارضی اسپر
غالب ہین کہ اسمین زیادہ دہنیت نہین ہی جوہر اسکا غلیظ ہی دیر مین ہضم ہوتا ہی اسی وجہ سے غذائیت اسکی زیادہ ہوئی۔ ایک
قوم اطبا نے کہا ہی کہ اگر اخروٹ ہمراہ سداب کے کھایا جائے قبل غذا اسکے پس اُسی کھانیوالے کو زہر قاتل دو اون کا اور حشرات کے
کاٹنے کا زہر زیادہ ضرر نہ پہونچائیگا اور بچھو کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہی اگر ہمراہ انجیر کے کھایا جائے بادام شیرین حرارت اور برودت مین
معتدل ہی اور رطوبت اسکی درجہ دوم کی ہی اور اسمین جلا کی قوت ہی اور غذا دہی اسکی درمیانی ہی اور اچھی ہی۔ کھانسی کی بیماری اور
سینہ کے درد کے جملہ اقسام کو مفید ہی اور بسبب اپنے جلا کے سینہ اور پھیپھڑہ کی آلائش کو صاف کرتا ہی اور شکم کو نرم کرتا ہی خصوصاً اگر انجیر کے
ساتھ کھایا جائے۔ ایک قسم اسکی وہ بھی ہی جو تلخ ہوتی ہی اسمین جلا کی قوت زیادہ ہی اور سینہ اور پھیپھڑہ کی صفائی اور جملہ احشا یعنے
اندرونی اعضا کا تنقیہ زیادہ کرتا ہی جگر اور طحال اور گردہ کے سدہ کی تفتیح کرتا ہی۔ پیشاب کا ادرار کرتا ہی اور جسقدر زیادہ تلخ ہوگا بہ
افعال اسکے زیادہ قوی ہونگے فستق پستہ کو کہتے ہین یہ غذا حرارت اور رطوبت مین معتدل ہی اور جس پستہ مین کسیقدر بکٹھا پن ہو
اور خوشبو آتی ہو وہ جگر کی تقویت کی صلاحیت رکھتا ہی اور جگر کے سدون کی تفتیح کرتا ہی۔ اور سینہ مین اگر کسی طرح کی رطوبت ہو اسکو
صاف کر دیتا ہی اور گردہ اور مثانہ کی رطوبت کو بھی پاک کرتا ہی۔ اور پستہ باہ کو زیادہ کرتا ہی۔ بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہی پستہ کی غذا درمیانی ہی
اور بیرونی چھلکہ پستہ کا جو سوکھا ہوتا ہی اُسکی بو پاکیزہ ہی غثیان اور قی کو فائدہ کرتا ہی

باب بیسواں صحرائی اور پہاڑی درختوں کے پھلوں کا بیان

اور بیلے۔ ان خرنوب کا یہ ایک ولایتی پھل ہے اور خرنوب شامی مین کسیقدر کھٹاپن ہے اسی وجہ سے حبس شکم کرتا ہے۔ مگر جالینوس کا قول ہے
کہ جو اسکے پھل کی تری سے روانی شدید پیدا کرتی ہے اور سوکھا پھل حبس شکم کرتا ہے۔ خرنوب دشواری سے ہضم ہوتا ہے دیر کے بعد معدہ سے اترتا ہے
خون اس سے پیدا ہوتا ہے خراب اور ردی ہے **ثمر الکبر** یعنے کبر کا پھل یہ بھی ولایتی پھل ہے۔ یہ پھل اور اسی درخت کی ڈالیاں اگر سرکہ اور نمک سے
بنالی جاوین اچھی طرح سے مطیبت پیدا کرینگی اور اسی وجہ سے اُن سدون کی تفتیح کرتی ہین جو کہ جگر اور طحال مین پڑ گئے ہون اور معدہ کو پاک
کرتی ہین بلغم کی آلایش سے اور طبیعت کو نرم کرتی ہین۔ کبر دوا سے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت غذا کے اسلیئے کہ یہ غذا سے دوائی ہے **بلوط**
یعنی دربہ بن سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے جوہر اسکا غلیظ ہے اور اسمین کسیقدر قبض بھی ہے اسی واسطے بدشواری ہضم ہوتا ہے قبض شکم
پیدا کرتا ہے اور خون حیض کو روکتا ہے معدہ سے دیر مین اترتا ہے اور اگر اچھی طرح سے ہضم ہو جائے غذا اسے کثیر دیتا ہے **شاہ بلوط** شاہ بلوط جسکو کہتے ہین
بلوط سے افضل ہے اور میٹھا بھی زیادہ ہے اور شاہ بلوط کی یبوست اور اسکا قبض بھی بلوط سے کمتر ہے اور اسی وجہ سے شاہ بلوط حبس شکم بہت کم کرتا ہے
بہ نسبت بلوط کے اور غذا بھی شاہ بلوط کی زیادہ اچھی ہے بلوط کی غذا سے۔ اور مزاج شاہ بلوط کا حرارت اور برودت مین معتدل ہے **حبۃ الخضرا**
جسکو فارسی زبان مین بن کہتے ہین حبۃ الخضرا اور بطم یہ دونون گرم خشک دوسرے درجہ کے ہین۔ ان دونون پھلون مین جو تر و تازہ ہو اسکی حرارت
اور یبوست کم ہے طحال کو یہ دونون نافع ہین اور مثانہ کا اور گردے مین اور حیض کو بھی جاری کر دیتے ہین اور باہ کو زیادہ کرتے ہین خصوصًا اگر اسمین سے
کوئی تر و تازہ ملجائے مناسب صاحبان بلغم کو اور جسکو رطوبت کی زیادتی ہو نافع ہین۔ روغن ان دونون کا لقوہ اور فالج کو فائدہ کرتا ہے اور طحال کے
ورم کے جملہ اقسام کی تحلیل کر دیتا ہے **نبق** جسکو ہندی زبان مین بیر کہتے ہین جو بیر تر و تازہ ہو وہ سرد اور تر ہے بلغم پیدا کرتا ہے اور میٹھا بیر
سرد کم ہے اور مائل بہ ترشی زیادہ سرد ہے اور اسمین کسیقدر کھٹاپن ہے جس سے قبض شکم کرتا ہے۔ سوکھا ہوا بیر حبس طبیعت کرتا ہے اور مزاج اسکا سرد
خشک ہے اور غذا اسکی تھوڑی سی ہوتی ہے زعرور ولایتی پھل ہے پہاڑی قسم اسکی جو زرد ہوتی ہے اور وہ کسیقدر ترشی کی طرف مائل ہے مزاج اسکا سرد
خشک ہے حرارت کو بجھا دیتا ہے صفرا کو نفع کرتا ہے اور اسمین کسیقدر عطریت ہے لہذا تقویت جگر کرتا ہے اور معدہ کی بھی تقویت کرتا ہے بشرطیکہ دونون جگر
اور معدہ مین حرارت ہو اور حبس طبیعت کرتا ہے۔ قے کو قطع کر دیتا ہے۔ زعرور بستانی جو سرخ ہوتا ہے اسکا مزاج سرد تر ہے بلغم پیدا کرتا ہے غبیرا جسکو
فارسی مین سنجد کہتے ہین مزاج غبیرا کا سرد خشک ہے اور قابض اور حابس ہے کہ حبس شکم کرتا ہے۔ یہ پھل لڑکون کو بہت موافق ہے اسلیئے کہ انکی طبیعتون
درست کر دیتا ہے اگر اسکو ہمراہ اُس دودھ کے تناول کرین جسکو پیتے ہین۔ غذا ان دونون پھلون کی یعنے زعرور اور غبیرا کی تھوڑی سی ہوتی ہے **عناب**
مزاج اسکا سرد تر ہے اور بلغم پیدا کرتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے اور دیر کے بعد معدہ سے اُترتا ہے غذا اسکی تھوڑی سی ہے لیکن جس پانی مین عناب
جوش دیا جائے وہ پانی سردی اور تری پیدا کرتا ہے اور حدت یعنی تیزی اور لذع یعنے خراش جو معدہ اور آنتون مین عارض ہو اسمین سکون
پیدا کرتا ہے۔ جو کھانسی حرارت سے ہو اسکو نفع کرتا ہے گلو اور سینہ کی خشونت کو نرم کر دیتا ہے۔ مگر جالینوس عناب کی مذمت کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ مجھے معلوم نہین ہے کہ صحیح آدمیون کی حفظ صحت اور بیمارون کی رد صحت مین عناب کا کچھ فعل اور عمل ہے بلکہ یہ دشواری سے ہضم ہوتا ہے اور
دیر مین معدہ سے اُترتا ہے **سپستان** لسوڑہ کو کہتے ہین مزاج اسکا سرد تر ہے لزوجت اور چیپ اسمین زیادہ ہے اور رطوبت بھی زیادہ ہے حرارت مین
سکون پیدا کرتا ہے ملین طبیعت ہے بوجہ اپنی لزوجت کے غذائیت اسمین کم ہے بلغم کو پیدا کرتا ہے معدہ سے دیر مین اترتا ہے۔

باب اکیسوان اُن غذاؤن کے بیان مین جو چوپایون کے گوشت کی ہین

جب ہم اُن غذاؤن کو بیان کر چکے جو کہ نباتات سے ہوتی ہین اب ہم بیان شروع کرتے ہین اُن غذاؤن کا جو حیوان سے ہوتی ہین اور

ابتداے کلام چوپایون کے گوشت سے ہم کرتے ہین لحوم یعنے گوشت کے اقسام - مین کہتا ہون کہ گوشت کے جملہ اقسام عموماً حار رطب ہین اور
سب کی غذائیت زیادہ ہے اور سب کے سب خون کو زیادہ پیدا کرتے ہین - اور بعض اقسام بہ نسبت اور بعض اقسام کے ایک دوسرے پر انھین خواص و افعال سے
فضیلت بھی رکھتے ہین - چوپایون کے گوشت مین سب سے زیادہ اصلح سور کا گوشت ہے اسلیے کہ حرارت اور برودت مین معتدل ہے اور غذا اُسکی زیادہ ہے
اور خون جو اُس سے بنتا ہے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت اور سب قسم کے گوشت کے خون کے - اسلیے کہ یہ گوشت زیادہ تر مناسب ہے بدن انسان کے
واسطے بہ نسبت جملہ اقسام لحوم کے اور بہت موافق ہے بہ نسبت اور قسم کے گوشت کے - تا اینکہ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک قوم نے آدمی کا گوشت
اس شبہہ مین کھایا کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے پس اُنکو کچھ شک نہوا اور نہ فرق کر سکے کہ یہ گوشت آدمی کا ہے یا خنزیر کا نہ تو بو کی راہ سے اور نہ مزہ کی
راہ سے اور نہ رنگ کی نظر سے اور یہی دلیل ہے اس امر کی کہ خنزیر کا گوشت آدمی کے بدن سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اور چھوٹے چھوٹے
بچے اسی مدحا نور کے رطوبت اسمین زیادہ ہے اور گوشت اُنکا بلغم پیدا کرتا ہے مترجم یہ اوصاف جو مصنف نے بیان کیے قدیم زمانہ کے تجربہ کی راہ سے
درست ہونگے حال کے تجربات سے اور بھی تجربات منقولہ کتب قدیم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سور کا گوشت خلط غلیظ اور چسپندہ پیدا کرتا ہے اور
اسکے کھانے سے حرص شدید کی بد اخلاقی اور درد سر جو دیر پا رہے اور داء الفیل اور اقسام وجع مفاصل کے اور فساد عقل اور فساد معدہ اور
زوال مروت و غیرت و حمیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ آج کل جو اقوام ہندوستان مین اسکے گوشت کو کھاتے ہین جیسے پاسی جو ایک قوم رذیل ہے خواہ
اور اقوام اُنکے دیکھنے سے یہ خرابیان سب ٹھیک معلوم ہوتی ہین - یہ بھی مجرب ہوا ہے کہ اسکے گوشت کھانے سے مخنثی پیدا ہوتی ہے - اور ارسطو سے
منقول ہے کہ اکثر سور کی ہڈیون مین مغز یعنی گودا نہین ہوتا اور بعض کے بدن مین زہرہ یعنی پتہ نہین ہوتا - حالانکہ یہ عضو نہایت مصلح واسطے
اکثر احوال بدن کے ہے جیسا فن تشریح مین اوپر بیان ہو چکا ہے متن بھیڑ کے چھوٹے چھوٹے بچے نرینہ جنکو حملان کہتے ہین اُنکا گوشت حرارت
اور رطوبت زائد رکھتا ہے اور بلغم پیدا کرتا ہے اور مادہ بچے بھیڑ کے چھوٹے چھوٹے جنکو نعاج کہتے ہین بُرا خون پیدا کرتے ہین - اسی طرح بڑی بکری
کہ اسکے گوشت مین حرارت اور رطوبت کم ہے اور یبوست کی طرف مائل ہے اور بدشواری ہضم ہوتا ہے - بکری کے بچہ ہاے نرینہ جو ایک سالہ سے زیادہ نہون
از وقت ولادت تا زمانہ ہذا اُنکے گوشت سے خون جید پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ انکا مزاج حرارت اور رطوبت کم رکھتا ہے بہ نسبت گوشت حملان کے یعنی
بھیڑ کے نر بچون کے اور رطوبت اور یبوست مین اُنکا گوشت معتدل ہے اور جلد ہضم ہو جاتا ہے - اور جو خون اس سے پیدا ہوتا ہے لطافت اور
غلاظت مین معتدل ہے - مادہ بکری اور نر بکرا اُسکے گوشت کھانے سے جو خون پیدا ہوتا ہے غلیظ اور خراب اور مائل بطرف سودا کے ہوتا ہے لحم البقر
یعنے گاے بیل کا گوشت اسمین غذائیت زیادہ ہے اور غلیظ بھی ہے بدشواری ہضم ہوتا ہے خلط سوداوی پیدا کرتا ہے خصوصاً جو مادہ گاو پورے
سن کی ہو چکی ہے کہ اسکے گوشت کھانے پر اگر مداومت کیجاے اور کوئی شخص ہمیشہ یہی گوشت کھایا کرے اور اُسکی طبیعت بھی مائل بطرف سودا کے ہو
اُسکو امراض سوداوی مہلک عارض ہونگے - یہ گوشت اُن لوگون کو موافق ہوتا ہے جو ریاضت اور مشقت اور تعب مین زیادہ رہتے ہون عجاجیل
یعنے بچہ ہاے گاو کا گوشت جو ایک سال سے زیادہ نہوا اور ایک ماہ سے کم نہو اسکی غذا بھی معتدل ہے اور خون جو اس سے پیدا ہوتا ہے محمود اور
اچھا ہوتا ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ مزاج گاو کا خشک ہے اور چھوٹی عمر کا جو حیوان ہے اسکا مزاج بارطوبت ہے پس گوسالہ کا گوشت بوجہ یبوست نوعی اور
رطوبت سن کے ایسا ہوا کہ اسکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہو گیا اسی وجہ سے اسکی غذا اچھی اور محمود ہوئی - یہی حال ہر ایک ایسے حیوان کے
گوشت کا ہے جو باعتبار اپنی نوعیت اور قسم کے خشک مزاج ہو کہ اُسکے چھوٹے بچہ کا گوشت خشکی اور تری مین معتدل ہوگا اور چھوٹے بچے کا گوشت ایسے
بڑے حیوان کے گوشت سے جید اور عمدہ ہوگا - اسی واسطے بڑی بھیڑ کا گوشت اچھا ہے اُسکے بچہ نرینہ یکسالہ سے اسی بھیڑ کے اسلیے کہ اُسکے

یعنے بڑی بھیڑ کے مزاج میں جو رطوبت ہے پھر اُسکے بچہ میں وہ رطوبت دوچند ہوگی ایک تو ئی اور دوسرے بڑہ عمر اوس کے پس بچہ گاو اور یکسالہ بھیڑ کا گوشت جو فربہ ہو موافق اُسکو ہوگا جو ریاضت معتدل کرتا ہو اور نہایت سن شباب میں ہو اسلیئے کہ یہ غذا زیادہ غلیظ نہیں ہے جیسے کہ بیل اور گائے کا گوشت غلیظ ہے حیوان **خصی** یعنے جس حیوان کو بدھیا کردیا ہو اسکا گوشت اسکی یہ صورت ہے کہ انھیں حیوانات مذکورہ بالا سے جو خصی بنایا جائے اُسکا گوشت زود ہضم ہوتا ہے اور غذا اُسے جید ہوجاتا ہے۔ اور جس بدھیا کا گوشت فربہ ہو وہ لذیذ ہوتا ہے اور بدن کی ترطیب زیادہ کرتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ مگر یہ خرابی ہے کہ معدہ کو ایسا گوشت ڈھیلا کردیتا ہے اور ہضم بھی دیر میں ہوتا ہے اور اگر خصی کا گوشت لاغر ہو طبیعت میں خشکی پیدا کرتا ہے لیکن جلد ہضم ہوجاتا ہے اور لذیذ نہیں ہوتا ہے۔ افضل گوشت کے اقسام میں وہی گوشت ہے جو فربہی اور لاغری میں درمیانی ہو۔ اور اصلح اور مناسب تر گوشت کے اقسام سے اُسکے واسطے کہ جوان آدمی ہو اور تعب اور مشقت زیادہ کرتا ہو اور جسکا کہ بدن متخلخل یعنے پولا اور ڈھیلا ہو پس ایسے شخص کے واسطے ایسی بھیڑ کا گوشت اصلح ہے جو انتہائے جوانی کو پہونچ گئی ہے اور ایسی گائے کا گوشت جو ابھی جوان ہیں ہوئی اور اُس بکرے کا گوشت جو بدھیا ہوگیا ہے لیکن جو آدمی تعب میں کم رہتا ہو اور آرام اور آسایش کا زیادہ خوگر ہو اُسکو گوشت چھوٹے بچہ گاو کا اور چھوٹے بچہ کا بکری کے مناسب ہے وحشی جنگل کے جانور جسقدر ہیں سب کا گوشت خراب ہے اور خون غلیظ سوداوی پیدا کرتا ہے۔ اور سب سے کمتر ردی صحرائی جانوروں میں سے ہرن کا گوشت ہے اور اسکے بعد گوشت مادہ ہرن کا ہے۔ بارہ سنگھا اور گورخر اور پہاڑی مینڈھا اِن سب جانوروں کے گوشت خراب اور ردی ہیں اور ان سب سے زیادہ غلیظ اور خراب اور بدشواری ہضم ہونے والے اور خلط سودا کے زیادہ پیدا کرنے والے اُونٹوں کے گوشت اور خچر اور گھوڑے کے گوشت جو خانگی ہیں اور صحرائی نہیں (واسے بر حال صحرائی ان جانوروں کے) کہ یہ سب گوشت نہایت خرابی میں ہیں۔ لہذا مناسب نہیں کہ انکو کوئی کھائے سوائے اُس شخص کے جسکی قوت بدنی قوی ہو اور تعب شدید میں رہتا ہو اور مسام اُسکے بدن کے متخلخل اور ڈھیلے ہوں یعنے کھُلے ہوے ہوں اور ایسے لوگ زیادہ متحمل ہوتے ہیں جملہ طعامہائے غلیظہ کے جو جلد اُنکے ہضم ہوتے ہیں بہ نسبت غیر اپنے کے۔ لیکن اور تمام اقسام گوشت کے چوپایوں کے جو باقی رہ گئے ہیں اُنکے بیان کی طرف ہمکو کچھ اضطرار نہیں اسلیئے کہ بہت کم آدمی ایسے ہیں جو اُنکو کھاتے ہیں۔ اور ہمکو امید ہے یا ہمکو پسند ہے کہ اُنکے بیان کے ساقط کرنے میں اختصار اُسی بیان پر کریں جو اول کتاب ہذا میں بطور اجمال کے طبائع حیوانات کو عموماً بیان کردیا ہے

باب بائیسواں اطراف مواشی اور احشا کے بیان میں جیسے سری اور پائے اور قلب اور جگر وغیرہ

اطراف مواشی سے مراد وہ اعضا ہیں جو بدن کے ظاہری سمت پر واقع ہیں جیسے سری اور پایہ وغیرہ اور احشا اندرونی اعضا کو کہتے ہیں جسکا ترجمہ ہندی زبان میں ہم اوجھ سے کرتے ہیں۔ افضل اعضائے ظاہری چوپایوں میں اُنکے بازو ہیں خصوصاً درمیانی جز اُنکا جس گوشت کو کریلی کی بوٹی خواہ مچھلی بولتے ہیں اسلیئے کہ یہ گوشت بہت جلد ہضم ہوتا ہے اسلیئے کہ اسمین عصب یعنے پٹھے بھی ہوا کرتے ہیں اور یہی کریلی کا گوشت رطوبت میں کمی رکھتا ہے۔ کلہ کا گوشت زیادہ غلیظ ہے اور غذائیت اُسمین زیادہ ہے دیر ہضم بھی ہے رطوبت بھی اُسمین زیادہ ہے۔ منی کو زیادہ کرتا ہے۔ دماغ یعنے بھیجا اور مغز سر میں رطوبت زیادہ ہے اور بدشواری ہضم ہوتا ہے متلی پیدا کرتا ہے معدہ کے واسطے خراب ہے۔ اور اسی وجہ سے جب کسی آدمی کا ارادہ قے کرنے کا ہو بھیجے کو ہمراہ بہت سے روغن زیتون کے استعمال کرے مغز ہڈی کا گودا یہ سر کے بھیجے سے زیادہ تر لذیذ ہے اور نرمی بھی اسمین زیادہ ہے اور متلی بھی اُس سے زیادہ لاتا ہے۔ اسی واسطے مناسب ہے کہ بھیجا اور

ہڈی کا گودا ہمراہ صعتر اور نمک اور انجدان کے کھایا جائے۔ ہڈی کے گودے کو حرارت کی طرف میلان ہی اور معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہی اور منی کو
زیادہ کرتا ہی لسان زبان کو کہتے ہین زبان کا گوشت معتدل ہی جلد ہضم ہوتا ہی اور غذائیت اسکی بھی کمی بیشی مین معتدل ہی اکارع
یا پائے حیوانات اور کان اور ہونٹ یہ سب کے سب اعضائے عصبی ہین یعنے پٹھے کا مزاج رکھتے ہین گوشت اور چربی انمین کم ہی غذائیت بھی
انکی تھوڑی سی ہی اور جلد ہضم ہو جاتے ہین حرکت انمین چونکہ تمام اعضائے بدنی سے زیادہ رہتی ہی لہذا یہ اوصاف مذکورہ انمین ہوے
اور معدہ سے انکا جلد اُتر جانا اسکا سبب یہ ہی کہ انمین لزوجت زیادہ ہی اور خون جو انسے پیدا ہوتا ہی اسکی حالت مناسب ہی۔ پایچہ نسبت
کان اور ہونٹ کے زیادہ اچھی غذا ہی اور پایچہ مین بھی اگلے دھڑ کی طرف کے اعضا جلد ہضم ہو جاتے ہین اور مزاج مین بھی رطوبت رکھتا ہی
پستان اور خصیون کا گوشت پستان اور خصیہ ان دونون عضو کا گوشت نرم اور ڈھیلا ہی مشابہ غدود کے اور مزہ انکا شیرین ہی
اور مزاج انکا تر ہی مائل بطرف تھوڑی سی برودت کے اسلیے کہ انکو مشابہت جوہر منی اور دودھ کے جوہر سے ہی جو انمین رہتا ہی پستان کا
گوشت شیرینی مین زیادہ ہی اور غذائیت اسکی بہت ہی اور رطوبت بھی زیادہ رکھتا ہی بسبب دودھ رہنے کے اسی مقام پر اور بلغم پیدا کرتا ہی
اور جسقدر پستان مین تری زیادہ ہوگی بلغم کی پیدائش اُس سے زیادہ ہوگی اسلیے کہ برودت اسکی مزاج پر غالب ہوگی۔ خصیون کا حال
یہ ہی کہ اسکا گوشت پستان کے گوشت سے شیرینی کمتر ہی۔ اور دیر مین ہضم ہوتے ہین اور جو خون انسے پیدا ہوتا ہی اُسمین خون کمتر ہی
بہ نسبت اُس خون کے جو گوشت سے پستان کے بنتا ہی۔ اور اسی خون مین کسیقدر بوے ناگوار بھی آتی ہی۔ خصیہ اگر ایسے حیوان کے ہون
جسکا سن زیادہ ہی دیر مین ہضم ہونگے بہ نسبت اُس حیوان کے خصیون کے جو کم سن ہو۔ اور اگر چھوٹے بچہ کے خصیہ ہون جلد تر ہضم بھی
ہونگے اور مزہ بھی اُنکا شیرین ہوگا۔ اور جیسا گوشت کسی حیوان کا اچھا اور بُرا ہوتا ہی وہی خوبی اور خرابی اُسکے خصیہ کے گوشت کی
سمجھنی چاہیے۔ نہایت پسندیدہ اور لائق تعریف کے مرغ کے خصیہ ہین جو مرغ کہ فربہ ہو۔ اس عضو کے کھانے والے کو مناسب ہی کہ
اسکو ہمراہ نمک اور صعتر اور فوتنج یعنے پہاڑی پودینہ اور نمک کے تناول کرے عین آنکھ کو کہتے ہین یہ عضو مرکب چند مختلف جوہرون سے ہی
میری مراد یہ ہی کہ چند قسم کی رطوبت اور چند طبقہ اور عضل اور سمین یعنی چکنائی سے آنکھ مرکب ہی اور کھانے والی چیز آنکھ کی فقط
عضل ہی اور سمین یعنے رقیق چربی۔ عضل کا حال یہ ہی کہ جسقدر اعضا حیوانات کے کھائے جاتے ہین سب سے زیادہ جلد تر عضل
ہضم ہو جاتا ہی اور جلد معدہ سے اُتر جاتا ہی بشرطیکہ یہ عضل ایسے حیوان کے جسم سے ہو جسکا گوشت غذائے محمود ہی۔ سمین یعنی
رقیق چربی مین لزوجت ہی اور معدہ کے اوپر ترتی رہتی ہی۔ مناسب ہی کہ آنکھ کو ہمراہ نمک اور صعتر اور انجدان کے کھائین کبد
جگر کو کہتے ہین مزاج اسکا گرم تر ہی مزہ اسکا لذیذ ہی غلیظ ہی اور دیر مین ہضم ہوتا ہی لیکن اگر اچھی طرح ہضم ہو جائے بدن کو غذا کثیر
ملیگی اور جو خون اس سے بنے گا محمود اور پسندیدہ ہوگا۔ سب حیوانون کے جگر سے زیادہ تر لذیذ جگر مرغابی کا ہی جو فربہ ہو ہمراہ گوندھے ہوے
آٹے اور دودھ کے بعد اسکے جگر فربہ مرغی کا بعد اسکے سُور کا جگر جو فربہ ہو۔ اسی طرح جو حیوان فربہ ہو اُسکا جگر لذیذ ہوتا ہی خصوصاً
اگر فربہی اُسی حیوان کی سوکھی گھانس خواہ سوکھا بھوسہ کھانے سے آئی ہو۔ چوپایون کے جگر کے کھانے والے کو مناسب ہی کہ زیادہ
خورش اسکی نہ کرے اسلیے کہ یہ دیر مین ہضم ہوتا ہی اور اگر زیادہ کھائے اُسکے بعد جوارش کے اقسام کو کھانا چاہیے خصوصاً چلنے والے
جانورون کے جگر کھانے کے بعد طحال تلی کو کہتے ہین تلی سے جو خون پیدا ہوتا ہی خراب اور مائل بطرف سودا کے ہوتا ہی مگر سور کی
تلی سے ایسا خراب خون نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ اسمین خرابی کم ہوتی ہی۔ اور جو فربہ حیوان ہی اُسکی تلی سے جو خون بنتا ہی زیادہ

خراب نہین ہوتا ہی - اور دبلے جانور کی تلی سے جو خون بنتا ہی نہایت خراب ہوتا ہی مناسب ہی کہ جو کوئی تلی کی غذا اختیار کرے اسمین سمین یعنی رقیق چربی ملا کر اور
خوب اسکو بھونے اور پھر کھائے ریہ پھیپھڑہ کو کہتے ہین یہ عضو جلد ہضم ہو جاتا ہی اور غذائیت اسمین کمتر ہی لیکن بلغم پیدا کرتا ہی قلب دل کو کہتے ہین جرم اسکا سخت ہی
اور بدشواری تمام ہضم ہوتا ہی قلب کے کھانے والے کو چاہیے کہ اسکے بعد زنجبیل مربی اور یا سیاہ مرچ کھائے اور زیرہ اور صعتر تناول کرے - اور جب یہ بخوبی ہضم
ہو جاتا ہی غذا اسے کثیر دیتا ہی کلی گردون کو کہتے ہین گردہ کا گوشت گرم ہی اور بدشواری ہضم ہوتا ہی اور غذا اسکی خراب ہی سبب اسکے کہ گردہ مین
خون کی کیفیت باقی رہجاتی ہی **امعا اور کرش اور معدہ کا بیان** امعا آنتون کو کہتے ہین اور کرش اوجھڑی کو کہتے ہین - یہ سب اعضا
عصبی ہین اور سخت ہین اور بدشواری ہضم ہوتے ہین اور جو خون انسے پیدا ہوتا ہی جید اور اچھا نہین ہی بلکہ خراب اور مائل بطرف برودت کے ہی
اور بدن مین انکے کھانے سے اتنی غذا نہین پہونچتی جسکی کوئی مقدار ہو - اسکے کھانے والے کو لازم ہی کہ دیر الی سرکہ مین پکا کر کھائے تاکہ
بسہولت ہضم ہو جائین اور باسانی معدہ سے اتر جائین **سمین اور شحم** تیلی چربی کو سمین کہتے ہین اور شحم تمام چربی ہی سمین کا مزاج گرم تر ہی
اور شحم کی رطوبت اور حرارت سمین سے کم ہی اور یبوست کی طرف مائل ہی - اسی واسطے جب چربی گلائی جاتی ہی جلدی سے جمتی ہی بہ نسبت سمین کے
یہ دونون قسم کی چربیان بلغم اور فضول تر پیدا کرتی ہین اور معدہ کو ڈھیلا کرتی ہین سمین کا استحالہ صفرا کی طرف بسرعت ہو جاتا ہی - غذا ان
دونون کی تھوڑی سی بنتی ہی اور خون جو ان دونون سے پیدا ہوتا ہی اچھا نہین ہوتا ہی - ان دونون چربیون کا فعل بحسب اسی حیوان کے
مختلف ہوتا ہی جسکی یہ چربیان ہون اور جسقدر چربی تازہ ہو اور پورانی ہو اسیقدر اسکا فعل بدل جاتا ہی اسی واسطے گاے کی چربی مین خشکی
زیادہ ہی اور سخونت اور گرمی بھی زیادہ ہی اور سور کی چربی مین رطوبت زیادہ ہی اور سخونت کم ہی - نمک پائی ہوئی چربی زیادہ گرم اور خشک ہی - اور
جسقدر چربی تازہ ہوگی گرمی اسمین کمتر ہوگی اور رطوبت اسمین زیادہ ہوگی - اگر چربی کے ہمراہ گوشت بھی ہو اسکی غذا پسندیدہ زیادہ ہوگی
بہ نسبت اسکے کہ تنہا چربی کھائی جائے - اور گوشت کا مزہ بھی چربی کے ملنے سے زیادہ شیرین اور میٹھا ہو جاتا ہی اور پاکیزگی گوشت کی اسکے ہمراہ
بڑھ جاتی ہی - مناسب ہی کہ سمین کا ضرر اور اسکی بدمزگی وغیرہ کو زنجبیل مربی کے کھانے سے دور کردین اور رسمن جو سرکہ سے مدبر کی ہو اور شاخہاے
کبیر ہمراہ سرکہ اور نیبو کے جسمین نمک دیا گیا ہو اور خاص شراب کے پینے سے بھی اسکا ضرر دفع ہوتا ہی - سمین کے کھانے سے ڈکار دخانی آتی ہی

باب تیئیسواں چڑیون کے گوشت کا بیان اور اسکا اثر جو بدن مین ہوتا ہی +

سب چڑیون کے گوشت زود ہضم ہوتے ہین بہ نسبت چوپایون کے گوشت کے اور غذائیت بھی اسکی لطیف ہی - سب سے زیادہ لطیف
اور زود ہضم اور غذا اسے محمود گوشت مرغیون کا اور بچہ ہاے مرغ اور تیتر اور طیہوج یعنے تیہو اور کبک کا ہی لیکن تحرور جو ایک چڑیا گنجشک سے
بڑی اور سیاہ گردن کی قمری کے برابر ہوتی ہی اور گنجشک کے اقسام اور قطا جسکو لوا کہتے ہین ان سب چڑیون کے گوشت سخت اور بدشواری
ہضم ہوتے ہین اور غذائیت انکی خراب اور خون جو انسے پیدا ہوتا ہی گرم خشک ہوتا ہی - تو امین ہیں اور خشکی زیادہ تر ہی اور گنجشک کے اقسام مین
حرارت قوی ہی اس سے نفع پاتا ہی وہ شخص ہوتا ہی جسکا مزاج سرد ہو - مناسب ہی کہ جو گنجشک فربہ جسم کی گھرون مین گھوسلا بناتی ہی اسکے کھانے سے
احتراز کرین اسلیے کہ اسکا گوشت جو خون پیدا کرتا ہی وہ خراب ہوتا ہی اور لاغر اور دبلی قسم جو اسی چڑیا کی ہی حبس شکم کرتی ہی - گنجشک کا بچہ خصوصا جس
اسمین ہو کہ باہ زیادہ کرتا ہی اور جو بچہ اسکا تھوڑے دنون کا ہو خواہ جسکے پر پرزہ ایک بار جھڑ کے دوبارہ نکلنے لگے ہون یا وہ بچہ جسنے مان کو چھوڑ کر
خود بھی اڑنے پھرنے لگا ہو - یا وہ بچہ جو ابھی جنتی بر پورا قادر نہوا ہو ایسے بچے کے گوشت مین فضول کمتر ہوتے ہین پس وہ زود ہضم ہی اور چربی
اسمین کم بہ نسبت ان بچون کے جو اس سے بڑے ہون - بچہ کبوتر صحرائی ہو یا خانگی ان دونون کا گوشت رطوبت اور حرارت زیادہ رکھتا ہی

اور عفونت اُسمین جلد آجاتی ہی اور امراض دموی یعنے جو بیماریان خون کے مادہ سے ہوتی ہین اُنکو یہ گوشت پیدا کرتا ہی - اور جو بچہ کبوتر کا
مخلت ہو یعنی خود اُڑنے لگا ہو اُسکے گوشت مین فضول کی کمی ہوتی ہی اور اُسی کو مفید ہی جو اپنا مزاج گرم رکھنا چاہے **شفانین** بگلہ کو کہتے ہین لگلہ کے جملہ
اقسام کے گوشت گرم و خشک ہین اور خشکی اُنکی قوی ہی - اسی واسطے مناسب یہ ہی کہ سوا چھوٹے بچہ کے اور کسی قسم جوان خواہ بوڑھے بگلے کا گوشت کھایا جاوے خواہ
ان بچون کا جو اپنے مان باپ کو چھوڑکر تنہا اُڑنے لگے ہون **بط** اور **مرغابی** ان دونون کا گوشت رطوبت اور حرارت زیادہ رکھتا ہی اور غذا اُنکی خراب ہی
فضلہ اُسمین زیادہ پیدا ہوتا ہی اور شُدون کی پیدایش اُس سے جلد ہوجاتی ہی - اور جو بچہ مان کا پیچھا اُڑنے وغیرہ مین چھوڑ چکا ہو وہ اچھا ہی بہ نسبت چھوٹے
بچوں کے **حبارا** جسکو ہندی مین چرز کہتے ہین اُنکا گوشت بھی گرم ہی اور رطوبت اُسمین زیادہ ہی اور غذا اُسکی غلیظ ہی اور جو بچہ چرز کا چھوٹا ہو خواہ مان باپ سے
الگ اُڑنے لگا ہو اُسکا گوشت اچھا ہی بہ نسبت بڑے چرز کے **دیوک** بوڑھے مرغ کا شوربا جسکے ہمراہ چنے اور سویا اور سفانج کوفتہ کے پکایا جاوے تو قولنج کو نفع دیتا ہی
کریگا **فاختہ** اور **ورشان** ورشان وہ جنگلی کبوتر ہی جسکے پانون موٹے ہون - ان دونون کا گوشت غذاے خراب ہی اور خلط سوداوی
پیدا کرتا ہی **قنبرہ** چکاوک کو کہتے ہین اسکا گوشت اچھی غذا ہی بیماران قولنج کو مفید ہی جب اسکا شوربا ہمراہ سویا اور زیت اور دارچینی کے
طیار کیا جائے **کُراکی** کلنگ کو کہتے ہین سب پرندہ جانورون سے اسکا گوشت سخت ہوتا ہی اور بدشواری ہضم ہوتا ہی - اسی طرح سے طاؤس کے
اقسام کا گوشت ہی - مناسب ہی کہ یہ سب گوشت تین روز خواہ دو روز بعد ذبح کے ہوا مین رکھے جائین اور ان پرندون کے پانون مین ذبح
کرنے کے بعد چھوٹے چھوٹے پتھر باندھ کر لٹکا دیے جائین تاکہ اسکا گوشت نرم ہو جائے - اور اسی طرح سے جملہ اقسام گوشت کے جو سخت ہون
اُنکے نرم کرنے کی تدبیر یہی کرنی چاہیے چڑیون کا گوشت ہو خواہ چوپایون کا - تاکہ ضرر اُسکی سختی کا جاتا رہے **پرندون کے اعضا**
اُن سب اعضا مین زود ہضم اور کم غذائیت اجنحہ یعنے بازو پرندون کے ہین اور پھر بازو بھی وہی افضل ہین جو موٹے اور کم سن پرندہ کے
ہون - یہی طرح گردن پرندون کی اچھی غذا ہی - مگر جو پرندہ بڑی عمر کا ہو اُسکے بازو اور گردن بدیر ہضم ہوتے ہین اور خراب غذا ہین اُنمین
کچھ خوبی نہین ہی **قانصہ** جسکو ہندی زبان مین پتھری کہتے ہین اور فارسی مین سنگدانہ سخت اور غلیظ اور دیر ہضم ہوتی ہی لیکن
اگر ہضم ہو جائے غذا اسکی زیادہ ہوگی سب چڑیون کی پتھری سے بہتر فربہ مرغابی کی پتھری ہی اُسکے بعد فربہ مرغیون کی **کبود** جگر کو کہتے ہین
پرندون کے جگر لذیذ ہوتے ہین اور خون جو اسکے کھانے سے پیدا ہوتا ہی اچھا ہی - اور زیادہ تر لذیذ فربہ مرغابی اور فربہ مرغی کا جگر ہی
ہاتم پرندون کے بھیجے چوپایون کے بھیجے سے بہت بہتر ہین - اور دیگر اعضا پرندون کے مثل رگ پٹھے اور جھلی وغیرہ کی خرابی مین کم و بیش ہوتے ہین مطابق اُسی پرندہ کے جسکے
یہ اعضا ہین - اور جیسا اُسکا گوشت اچھا اور بُرا ہی اُسی طرح اُسکے اعضا بھی ہونگے اور اسی کے بیان کا ہمنے ارادہ کیا تھا اسکو جاننا چاہیے

باب چوبیسوان اطعمہ کے بیان مین اور جو کیفیت پکانے سے گوشت پیدا کرتا ہی

اطعمہ سے مراد پکائے ہوئے گوشت کے اقسام ہین - گوشت مین اختلاف آثار اور افعال کا بدن انسان مین اُسکی صنعت اور پخت سے
اور جسکے ہمراہ پکایا جاتا ہی اُس سے بھی ہوتا ہی گیہون کے ہمراہ جو گوشت پکایا جاتا ہی اسی کو ہریسہ کہتے ہین اُسکی غذائیت زیادہ ہی
غلیظ ہی اور دیر مین ہضم ہوتا ہی بدن مین فضول زیادہ پیدا کرتا ہی اور سدہ اور پتھری گردہ اور مثانہ مین پیدا کردیتا ہی خصوصاً کہ دودھ
پکائین اور اسکی غذا موافق صاحبان محنت اور ریاضت کے ہی **چاول اور گوشت** جو گوشت ہمراہ چاول کے پکایا جاتا ہی اُسکی
ہریسہ سے کمتر ہی اور جلد ہضم ہو جاتا ہی **سکباج** وہ گوشت ہی جو سرکہ کے ہمراہ پکایا جائے اُسکی گرمی کم ہوجاتی ہی اور سردی اور خشکی کو سرکہ سے
ہی گرم مزاج اور صفراوی اور دموی مزاج والون کے مناسب ہی اشتہاے طعام کی تقویت کرتا ہی حابس شکم ہی مگر اپنے چکنا ہی

زیادہ پڑے پھر قبض کریگا درکبریکیہ حرارت اور برودت مین معتدل ہو اور خشکی اسکے مزاج مین ہے جس معدہ کا استمرا یعنی ہضم ضعیف ہو
اور جس معدہ مین بلغم ہو اسکا مقوی ہے حصرمیہ وہ گوشت ہے جو انگور خام کے ساتھ پکایا جائے سکباج سے زیادہ تر یہ پیدا کرتا ہے صفراوی
اور دموی مزاج والون کو نفع کرتا ہے لیکن ریاح زیادہ پیدا کرتا ہے آنتون مین اور معدہ مین اسلیئے کہ حصرم کچا پھل انگور کا ہے جو ابھی پختہ
نہین ہوا ہے خصوصاً مشائخ یعنے بڈھون کے اور سرد مزاج کے بدن مین زیادہ ریاح پیدا کرتا ہے اور حبس طبیعت کرتا ہے **سماقیہ**
وہ گوشت ہے جو سماق کے دانون سے ملاکر پکایا جائے یہ غذا سرد خشک ہے اور گرم مزاج والون کو نافع ہے حبس طبیعت کرتی ہے اور نزف الدم
یعنے خون کی آمد کو کسی مقام کی ہو اور خون تھوکنے کو بند کر دیتا ہے۔ دموی مزاج والون کو خصوصاً مفید ہے۔ اسی واسطے مناسب ہے کہ جسکا
ارادہ حبس شکم کا ہو اسکے ہمراہ جسقدر ڈال کر چاہے پالک کا ساگ ملاکر پکائے۔ اور جسکو حبس شکم منظور ہو لازم ہے کہ اسکے ہمراہ برگ حماض
یعنے جوکا کے پتے ڈال کر اور خرفہ کی ہری ہری ڈالیان ملاکر پکائے **زرشکیہ** وہ گوشت ہے جسمین زرشک ملاکر پکایا ہو اسکی نظیر سماقیہ ہے
تمامی افعال مین اور یہ غذا اسے خاص درد جگر اور معدہ گرم کو فائدہ کرتی ہے **زیرباجہ** (وہ شوربا ہے جو سرکہ اور سوکھے ہوئے فواکہ ڈال کر
پکایا جائے اور زعفران سے اسے خوشبو کر دے۔ اور زیرہ وغیرہ بھی ڈالین اور بعض میٹھی چیزین ڈال کر اسکو شیرین کر دیں) یہ غذا معتدل ہے
صاحبان معتدل مزاج کو مفید ہے اور انکو ضرر نہین کرتی ہے اور سرد مزاج والون کو مضر ہوتی ہے اور تعدیل طبیعت کرتی ہے **مضیرہ**
جو گوشت دوغ ترش ملاکر پکایا جائے یہ غذا سرد مزاج ہے اور غذائیت اسمین زیادہ ہے بلغم پیدا کرتی ہے سرد مزاج والون کو مضر ہے۔ اسی واسطے
مناسب ہے کہ اسمین مصالح گرم ڈالے جائین جیسے مرچ سیاہ اور دارچینی اور خولنجان جسکو کلیجن کہتے ہین اور پودینہ اور سداب جسکو تلی
کہتے ہین **اسفاناخیہ** وہ گوشت ہے جو پالک کا ساگ ملاکر پکایا جائے حرارت اسکی معتدل ہے اور ملطف ہے ملین طبیعت ہے ریاح پیدا کرتی ہے
اور گرمی بدن کی اسیقدر پیدا کرتی ہے جسقدر مصالح گرم اسمین پڑے ہون۔ سینہ کو نرم کرتی ہے کھانسی کے بیمارون کو مناسب ہے **لفتیہ**
جو گوشت شلغم ڈال کر پکایا جائے اور اسکا ترجمہ فارسی مین شلغم باسی کہا ہے ظاہر امراد شبہ بیگ سے ہے۔ یہ غذا گرم تر ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے
ریاح پیدا کرتی ہے اور جسوقت ہضم ہو جائے غذائے جید ہو جاتی ہے **کرنبیہ** جس گوشت کو کرنب کے ساتھ پکایا ہو سوداوی خلط پیدا کرتا ہے
اور شوربا اسکا ملین طبیعت ہے **قنبیطیہ** یہ بھی ایک دوسری قسم کرنب کے ساتھ پکایا جاتا ہے جسکو قنبیط کہتے ہین سودا اور بلغم پیدا کرتا ہے
سرد مزاج والون کے واسطے خراب غذا ہے نفخ اور ریاح پیدا کرتا ہے **عدسیہ** جو گوشت کہ مسور کے ساتھ پکایا جائے ریاح پیدا کرتا ہے
اور شوربا اسکا ملین طبیعت ہے اور جو گوشت مقشر مسور مین پکایا جائے سرکہ ملاکر وہ مناسب ہے غلبۂ خون کے واسطے اور حبس طبیعت بھی
کرتا ہے **قلایا** بھنے ہوئے شوربے اور گوشت کو قلیہ کہتے ہین۔ جو گوشت چربی اور دنبہ یعنی تیلی چربی کے ساتھ بریان کیا جائے
گرم تر ہوگا اور غذا بھی زیادہ کریگا دیر مین ہضم ہوگا۔ اور جو گوشت روغن زیتون مین بھونا جائے اسکی غذائیت بھی زیادہ ہے مگر
ہضم جلد تر ہو جاتا ہے۔ یہ دونون قسم بھنے ہوئے گوشت کی خون زیادہ پیدا کرتی ہین اور بدن کو فربہ کرتی ہین اور سرد مزاج کے لیے
مناسب ہین **مطنجیات** جو گوشت تابہ پر بریان کیا جائے۔ اگر سرکہ ملاکر بھونا جائے اور مری جسکو انگامہ کہتے ہین اور کرا ویا ملاکر وہ گوشت
گرم خشک ہے اور خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور جسکا معدہ ضعیف ہو اسکو موافق ہے اور جنکے بدن مین رطوبت اور بلغم کی خلط ہو انکو۔ اور یہ گوشت زود
ہضم ہے بہ نسبت سادہ قلیہ کے۔ اور جو مطنجی کہ مری ملاکر بدون سرکہ کے بھونا جائے اسکی گرمی زیادہ ہوگی اور خشکی بھی۔ اور طبیعت کو نرم کریگا
اور جو مطنجی پیاز اور گاجر ملاکر بریان کیا جائے وہ گرم تر ہوگا اور باہ کو زیادہ کریگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہر ایک گوشت کا مزاج بدل جاتا ہے اور اسی طرح

مائل ہوجاتا ہی جسمین اسکو پکایا ہو گرم مصالح اور ساگ وغیرہ سے۔ مناسب ہی کہ جدا کرلین خواہ اُسی مین رہنے دین کہ قوت گوشت کے
تو تھاے توابل یعنے مصالح مذکورہ سے ملادین لیس بقدر ملانے اور مرکب کرنے کے گوشت کی بھی کیفیت بدل جائیگی شوا بُھنا ہوا گوشت
فقط رطوبت اور خشکی مین معتدل ہی اور غذائیت اُسکی زیادہ ہی دیر مین ہضم ہوتا ہی طبیعت مین قبض اور بستگی پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر
دُبلے جانور کا گوشت ہو۔ مگر فربہ جانور کا گوشت بُھنا ہوا قبض طبیعت کم کرتا ہی اور صاحبان مشقت اور تعب کو موافق ہوتا ہی اور جو لوگ
ریاضت کے خوگر ہین اُنکو اور جسکا مزاج مرطوب ہو لحم مکبب یعنے جس گوشت کے کباب بنائے جائین اُسکی غذا بُھنے ہوے گوشت سے
زیادہ ہی اور دیر مین ہضم ہوتا ہی اور دیر مین معدہ سے اُترتا ہی۔ مکبب حملان صغار یعنے چھوٹے بچے بکری کا کباب بدن کو زیادہ موافق ہی
اور جلد ہضم ہوجاتے ہین اور اگر اچھی طرح سے پختہ ہو اُسکو موافق ہونگے جسکی فصد کرکے خون اُسکے بدن کا نکالا گیا ہو اور اسی طرح اور لوگ جنکا
خون نکل گیا ہو۔ اسی طرح جو گوشت کا قیمہ کوٹا ہوا کسی شراب مین طیار کیا جائے وہ بھی خون کے نکل جانے سے مفید ہوتا ہی اور باہ کو زیادہ
کرتا ہی معدہ کو قوی کرتا ہی اور زیادہ غذا دیتا ہی چاول اور دودھ ملاکر جسکو شیر برنج کہنا چاہیے یہ غذا رطوبت اور یبوست مین معتدل ہی
اور سرد مزاج ہی بدن کو غذاے کثیر دیتی ہی اور جلدی ہضم ہوجاتی ہی اگر شکر یا شہد ملاکر کھائی جائے۔ یہ غذا اموافق اُسکو ہوگی جسکے جگر
خواہ گردون مین سدہ پڑے ہون خواہ کسی طرح کا غلط اور گندگی آگئی ہو۔ اور اسی طرح جسکے گردہ خواہ مثانہ مین پتھری ہو اُسکے بھی موافق ہوگی
جواذب یعنے وہ طعام جو روٹی اور دودھ و شکر سے بنایا گیا ہو اُسکی غذا دہی خوب ہی اور خون جو اس سے پیدا ہوتا ہی جید اور بہتر ہوتا ہی
اسلیے کہ یہ غذا اچھی پکی ہوئی روٹی سے بنائی جاتی ہی اور طبیعت کو نرم کرتی ہی جسکو کھانسی آتی ہو اُسے نافع ہی بشرطیکہ اُسکا کھانسی قصبۂ ریہ کی
خشونت سے آتی ہو یعنے پھیپھڑے کے نلے مین کھراین آجانے سے کھانسی آتی ہو

باب چھبیسواں تیرنے والے حیوان کے بیان مین اور پہلے بیان مچھلی کا

تازہ مچھلی مچھلی حال اُسکا یہ ہی کہ سرد اور تر ہوتی ہی اور بلغم پیدا کرتی ہی سواے اُس مچھلی کے جو دریاے شور کی ہو خواہ آب شور کی
مچھلی کہ وہ برودت اور رطوبت مین کمتر ہی۔ افضل اقسام مچھلی کی وہ قسم ہی جو سخت پتھر کی زمین سے جسمین بہت سے پتھر ہون نکالی جاے
یا وہ مچھلی جسکا نام مازنی اور بنی اور شبوط ہی۔ بنی سیاہ مچھلی ہوتی ہی اور شبوط مارماہی کو کہتے ہین اور جو مچھلی جثہ مین بڑی ہو
اور جس مچھلی کی پیدایش آب شیرین اور صاف مین ہو جو بہت ساجھرا ہو خواہ اُن نہرون مین جو خوب زور سے بہتی ہین جیسے دجلہ اور فرات
اور وہ مچھلی زیادہ چرب ہو یا زیادہ فربہ نہو اور نہ زیادہ لاغر اور دُبلی ہو۔ اسکی وجہ یہ ہی کہ جو مچھلی پتھریلی زمین مین پیدا ہوتی ہی اور ایسے پانی مین
جو زور سے بہتے ہون اُسکے بدن سے فضول سب دور ہوجاتے ہین اسلیے کہ وہ مچھلی حرکت زیادہ کرتی رہتی ہی اور پتھرون پر اُسکا ہر وقت
گذر ہوا کرتا ہی۔ اور جو مچھلی آب شیرین مین پیدا ہوتی ہی وہ لذیذ اور نرم اندام ہوتی ہی اُسمین چپک اور لعاب نہین ہوتا جلد ہضم ہوجاتی ہی
بدن کی ترطیب کرتی ہی خون صالح پیدا کرتی ہی اور جن لوگون کے مزاج گرم خشک ہین اُنکو مناسب غذا ہی اور جوان آدمی اور دق کے بیمارون کے
گرم اور خشک اوقات مین اور یہ مچھلی اگر اسی طرح کھائی جاے حفظ صحت ایسے لوگون کے بدن کی کریگی۔ مچھلی بلغمی مزاج والون کے واسطے
خراب غذا ہی اور جن لوگون کے مزاج سرد ہون اور جسکے معدہ مین رطوبت زیادہ ہو اور باہ کی زیادتی کرتی ہی اگر مزاج اُنتین کا کسی شخص کے
گرم خشک ہو۔ نہایت خراب مچھلی کی وہ قسم ہی جو اجام یعنے ایسے پانی مین ہو جو سایہ درخت کے نیچے پتون وغیرہ کے گرنے سے سڑ رہا ہی
خواہ وہ پانی جو کثیف اور متعفن ہو اور جو پانی سیاہ مٹی کے ملنے سے گندہ ہو رہا ہی کہ ایسے پانی مین جو مچھلی پیدا ہوتی ہی لعاب دار اور

چسپندہ ہوتی ہی اور سے بو اسمین جلد آجاتی ہی کہ ادھر پانی سے نکالی گئی اور سڑ جاتی ہی اور جو ایسی مچھلی ہو مناسب نہین کہ وہ کھائی جائے اسلیے
کہ اسکا خلط خراب بن جاتا معدہ مین بہت جلد ہوتا ہی۔ تازہ مچھلی کی شان سے یہ بات ہی کہ پیاس پیدا کرتی ہی سمک مالح وہ مچھلی ہی جو نمک
ملا کر خشک کر لیجائے جسکو ماہی نمک سود کہتے ہین اسکا مزاج گرم خشک ہی اور پیاس زیادہ پیدا کرتی ہی بہ نسبت سمک طری یعنی تازہ مچھلی کے۔
نمک سود مچھلی صاحبان بلغم اور مرطوب مزاج لوگون کو موافق ہی بشرطیکہ تھوڑی مقدار اسکی تناول کرین اور سوداوی مزاج آدمیون کے واسطے
خراب چیز ہی اور جسکا مزاج خشک ہو انکو بھی اسکا کھانا برا ہی۔ اگر تازہ مچھلی سرد تر مزاج آدمی کھانا چاہے خواہ بلغمی مزاج والا اسکو کھائے لازم ہی
کہ جو نانخورش رائی اور کراویا اور پیاز لہسن وغیرہ سے بنائی جاتی ہو انکے ہمراہ تناول کرے خواہ ایسی مچھلی کھانے کے بعد شہد اور کلونجی کھائے اور
خالص شراب اسپر پی جائے اربیان یعنے جھینگا مچھلی اور حارون جسکو سنکھ اور کوڑی کہتے ہین اور سرطانات یعنی کیکڑے کے اقسام ان
حیوانات کے گوشت مزہ مین نمکین ہوتے ہین لہذا دست آور ہین اور جلد ہضم ہو جاتی ہین۔ اور جسمین شوریت خواہ نمکینی کمتر ہو اسکا گوشت زیادہ
غلیظ اور سخت اور مشکل سے ہضم ہوگا بہ نسبت مالح اور نمکین قسم کے۔ اور ان سب حیوانون سے بدن مین خلط غلیظ خام بلغمی پیدا ہوتی ہی۔ نہری سرطان کا
گوشت اگر بطور شوربا کے پکایا جائے صاحبان سل کو اور جسکے کھنکھار مین پیپ آتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہی۔ اسی طرح اگر سرطان نہری کو لیکر او
کسی کوزہ پر گل حکمت کرکے اسمین بھر کر تنور کی نرم آنچ مین جلا مین اور یہ خاکستر ہمراہ شربت خشخاش کے تناول کرین نفث مدہ یعنی کھنکھار مین
پیپ آنے کو نفع ظاہری کریگی اسکو جان لینا چاہیے

باب چھبیسوان فضلۂ حیوانات کے بیان مین اور پہلے دودھ کا بیان

فضلۂ حیوانات جو کھانے پینے مین آتے ہین انمین سے کچھ تو چلنے والے حیوانات کے فضلہ ہین اور انہین سے دودھ بھی ہی اور جو کچھ
دودھ سے بنایا جاتا ہی اور انھین فضلون مین پرندہ جانورون کے فضلہ ہین اور وہ انڈا ہی اور ایک فضلۂ نحل یعنے شہد مکھی کا ہوتا ہی جسکو
شہد کہتے ہین اور ترنجبین بھی شہد کی ایک قسم ہی جو سوکھا مثل ٹیپری کے ہوتا ہی **دودھ کا بیان** دودھ کی صورت یہ ہی کہ مجملی مزاج اسکا سرد تر ہی مگر دوہا ہوا دودھ
جو تازہ ہو اسکی برودت کم ہی اور رطوبت زیادہ ہی اور جو دودھ ترش ہو جائے اسکی برودت زیادہ اور رطوبت کم ہوتی ہی۔ جملہ اقسام مین دودھ کے تین جوہر یعنی تین
اجزا سے مرکب ہین ایک جبنیت یعنے پھوک جو دودھ پھٹنے سے نکلتی ہی اور پنیر بھی وہی ہی دوسرا مائیت یعنی پانی جو دودھ سے برآمد ہوتا ہی جب دودھ
پھاڑا جائے تیسرے دسم یعنے چکنائی اور یہی مسکہ کی اصل ہی۔ دودھ کا جز مائی اخلاط کو گرم کرتا ہی اور اخلاط کی تلطیف کرتا ہی اور طبیعت مین
روانی پیدا کرتا ہی۔ اور دودھ کا وہ جز جسکو پنیر سے تعبیر کیا ہی قابض ہی کہ طبیعت کو بستہ کر دیتا ہی اور خلط غلیظ پیدا کرتا ہی۔ دودھ کا
جز دہنی یعنی مسکہ حرارت اور برودت مین معتدل ہی اور اسکی خاصیت بمنزلۂ روغن زیت کے ہی جو تازہ ہو۔ ہر ایک قسم پر دودھ کے
کبھی ایک جز ان اجزاء سہ گانہ سے غالب آجاتا ہی اور اسکی یہ صورت ہی کہ بعض قسم کے دودھ مین پانی زیادہ ہوتا ہی اور بعض
حیوانات کے دودھ مین پنیر کا جز غالب ہوتا ہی اور بعض حیوانات کے دودھ مین زبد یعنی مسکہ زیادہ ہوتا ہی۔ اور مقدار ہر ایک جز
اجزاء مذکورہ کی ہر حیوان کے دودھ مین بموجب طبیعت اسی حیوان کے غالب یا مغلوب ہوتی ہی اور بر طبق اس غذا کے گھٹتی
بڑھتی ہی جو اس حیوان کی ہو اور بر طبق اوقات اور فصول سالانہ کے بھی ان اجزا مین کمی بیشی ہوتی ہی اور بقدر دوری اور نزدیکی زمانہ
ولادت اسی حیوان کے بھی ان اجزا مین اختلاف ہوتا ہی۔ طبیعت حیوان کی راہ سے کمی بیشی ان اجزا کی یون ہی کہ مثلاً گائے کی
طبیعت پر جوہر جبنی کا غلبہ ہی اور جوہر زبدی یعنے چکنائی بھی اسکی طبیعت پر غالب ہی اور اسی طرح یہ بات سمجھ مین آجائیگی کہ غذا بھی گائے کے

دودھ مین بہ نسبت اور اقسام دودھ کے زیادہ ہو اور انحدار یعنے اترنا اس دودھ کا معدہ سے بھی دیر مین ہوتا ہو لبن لقاح یعنی اونٹنیون کا
دودھ اسپر غالب حرارت ہو اور اسی واسطے جلدی اسکا انحدار معدہ سے ہوجاتا ہو اور سدانیت بھی اسکی جملہ دودھ کے اقسام سے کم ہو روانی شکم
پیدا کرنا اسکا بھی سب دودھ کے اقسام سے زیادہ ہو اسی وجہ سے بیماران استسقا کو نفع کرتا ہو جب کہ یہ دودھ ہمراہ اونٹ کے پیشاب کے پیا جاے کہ
زرداب شکم جو استسقا مین ہوتا ہو اسکو دستون کی راہ سے نکال دیتا ہو بکری کا دودھ ان دونون مین متوسط ہو یعنی گاے کے دودھ اور
اونٹنی کے دودھ کے بیچ مین ہو اسلیے کہ یہ تینون جزو دودھ مین بکری کے اعتدال پر ہوتے ہین بھیڑ کا دودھ بکری اور گاے کے دودھ میں
درمیانی ہو اسلیے کہ چکنائی اسمین بنسبت مادہ گاو سے کم ہو اور پنیر بھی اسمین گاے کے دودھ سے کم نکلتا ہو اور بکری کے دودھ سے اسمین چکنائی
اور پنیر زیادہ ہو مترجم اگر گاے سے مراد عام ہو کہ مادہ گاومیش بھی داخل ہوجائے ضرور یہ قول صحیح ہو ورنہ تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ پنیر بعد
اونٹنی کے دودھ کے بھیڑ کے دودھ مین سب سے زیادہ برآمد ہوتا ہو اسی واسطے پنیر بنانے والے بھیڑ کا دودھ زیادہ تلاش کرتے ہین بہ نسبت گاے کے
دودھ کے اور خود ہمنے چند بار تجربہ کیا ہو پنیر بنا کر مادہ خر کا دودھ اور گھوڑی کا دودھ بکری اور اونٹنی کے دودھ کے درمیانی ہو اسلیے کہ
گدھی کا دودھ بکری کے دودھ سے قریب ہو اور گھوڑی کا دودھ اونٹنی کے دودھ سے قریب ہو - مادہ خر کا دودھ بیماران دق اور سل کو مفید ہو اگر
تازہ دودھ کو پلایا جاے جسوقت تھن سے نکلتا ہو اور ان بیمارون کے واسطے سب قسم کے دودھ سے زیادہ تر موافق اور زیادہ تر نافع ہو - انہین
تعریفون میں صحیح بدن عورتوں کا دودھ ان بیمارون کے واسطے مفید ہو - جو حیوان سقیم ہو اور کسی قسم کی علت اسکے بدن مین ہو اسکا دودھ خراب ہو
اور مضر بھی ہو اسلیے کہ بیمار کے بدن کا خون جس سے دودھ بنتا ہو خراب ہوتا ہو کبھی تازہ دودھ کے استعمال سے اُن زہریلی دواؤن کے
ضرر سے نفع پہونچتا ہو جو کھانے پینے مین آئی ہون بشرطیکہ وہ دوائین حادہ اور تیز ہون اختلاف دودھ کے اقسام خواہ اسکا بوجہ
فصول سالانہ کے اسکی کیفیت یہ ہو کہ وہ دودھ جو ربیع کے ایام مین بعد بچہ پیدا ہونے کے جب ہوین نکلجائے یعنی جو دودھ بچہ کے پیٹ مین
رہنے کے زمانہ مین ہوتا ہو اور دو تین روز بعد بچہ پیدا ہونے کے وہی دودھ دوہا جاتا ہو اور خراب بھی ہوتا ہو الغرض اسکے نکلجانے کے بعد
جب تھن یعنے پستان اسی دودھ سے خالی ہوجائین پھر جو دودھ نکلتا ہو وہ رقیق اور پتلا تمام اوقات سالانہ سے ہوتا ہو پھر اسکے بعد
تھوڑا تھوڑا غلیظ اور گاڑھا ہونا شروع ہوتا ہو گرمیون کی فصل تک تا اینکہ قوام اسکا معتدل ہوتا جاتا ہو اور یہ صورت اسکی زیادتی غلظت کی
اسوقت تک رہتی ہو کہ بروقت حمل دوم پھر دودھ دینا وہ جانور موقوف کردیتا ہو اختلاف اجزاے دودھ کا بحسب غذاے حیوان کے
یون ہوتا ہو کہ حیوان اکثر اوقات ایسی گھانس کھاتا ہو جو دست آور ہو جیسے سقمونیا کی پتی اسوقت اس حیوان کا دودھ بھی دست آور ہوگا
اور بیشتر کوئی قابض گیاہ کھاتا ہو جیسے حماض اور جو کا ایسے حیوان کا دودھ بھی قابض ہوجاتا ہو - اگر کسی حیوان کی غذا اچھی گھاس سے ہو
اسکے خون سے جو دودھ پیدا ہوگا وہ بھی اچھا ہوگا اور حبس اور قبض دونون کا تحمل اسمین ہوگا مراد یہ ہو کہ دونون اثر اسمین اعتدال کے
ساتھ ہونگے اور اچھی غذا بھی جسم انسان کی کریگا - اور مناسب ہو اسکا بھی جان لینا کہ جس دودھ مین مائیت اور پانی کا جزو غالب ہو
اسکی حرارت اور طرح کے دودھ سے کمتر ہو اور ہضم بھی بخوبی اور جلد ہوجاتا ہو اور اگر ایسے پتلے دودھ کا ہمیشہ استعمال کیا جاے مزاج مین
رطوبت پیدا کرتا ہو - اور جس دودھ پر جبنیت غالب ہو یعنے پنیر اسمین زیادہ نکلتا ہو وہ دودھ خراب ہو اور اسی جزو غالب کی وجہ سے
یہ دودھ سدہ پیدا کرتا ہو جگر مین اور طحال مین اور گردہ اور مثانہ مین پتھری ڈالتا ہو اسی واسطے مناسب نہین ہو کہ ایسے دودھ کو زیادہ
کھائین یعنے ہمیشہ کھاتے رہین - جملہ اقسام کے دودھ سینہ اور پھیپھڑے کو اور بیماران سل کو مفید ہین اگر انکو تپ شدید نہو - اور ان امراض کو

مفید ہین جو سینہ کے اطراف مین پیدا ہوتے ہین اور بیماران دردسر کو مفید ہین اور دماغ کو فائدہ کرتے ہین اور اُس شخص کو جسکے احشا یعنے اندرونی عضاء مین کوئی خلط ہو اور اُس شخص کو جوانیے معدہ اور آنتون مین ریح کی موجودگی پاتا ہو۔ دانتون کو دودھ ضرر کرتا ہو اور دانتون کو کھاجاتا ہو یعنی پوسیدہ خواہ کرم خوردہ کردیتا ہو مسوڑھے کو ڈھیلا کردیتا ہو۔ دودھ کے کھانے والے کو مناسب ہو کہ اسکو کھا کر شہد کے پانی سے کلیان کرے یا شراب سے کلی کرے تاکہ اُسکے مسوڑھے اور دانت ڈھلجائین اور دودھ کا اثر یعنے اجزاے جبنیہ کا اُنمین باقی نہ رہے۔ دودھ اُسکو بھی ضرر کرتا ہو جسکے شکم مین قراقر رہتا ہو اور جسکو پیاس لگتی ہو اور جسکے فضلہ براز پر صفرا غالب ہو صنعت کے اختلاف سے بھی دودھ کے اثر اور فعل مین اختلاف ہوجاتا ہو اسکی یہ صورت ہو کہ چاول اور جوار ساجرہ اور گیہون وغیرہ ایسی چیزون کے ہمراہ جو دودھ پکایا جاتا ہو اُسی مین وہ دستور بھی پکانے کی ہو کہ دیر ہضم ہوجاتا ہو اور معدہ کا ہضم اُسکا دیر مین پورا ہوتا ہو اور سدہ اور پتھری گردہ کی پیدا کرتا ہو۔ اور ایک وہ بھی قسم ہو کہ اسقدر پکایا جائے کہ اُسکی تری اور مائیت جاتی رہے اور سنگریزہ گرم کرکے اُسمین ڈالے جائین خواہ لوہے کے ٹکڑے گرم کرکے اُسمین بجھائے جائین تاانیکہ اُسکی مائیت جاتی رہے پس ایسے وقت یہ دودھ غذاے نافع ہوجاتا ہو کہ روانی شکم کو مفید ہوتا ہو اور حبس شکم کرتا ہو۔ اور اگر معدہ مین کسی طرح کی لذع خواہ چبھن ہو اُسمین سکون پیدا کرتا ہو۔ لیکن اُترنا ایسے دودھ کا معدہ سے دیر مین ہوتا ہو بعض تدبیر دودھ کی یون کیجاتی ہو کہ اُسکی جبنیت یعنے پنیر کو اور مسکہ بذریعہ پنیر مایہ خواہ جستہ کے غراہ اور رخاتی اور معدنی اجزا کے ذریعہ سے جدا کرلیتے ہین اور وہ پانی یعنے ماء الجبن واسطے دست لانے کے استعمال کیا جاتا ہو خصوصاً اگر اُسمین شکر خواہ شہد ملایا جائے کبھی یہی ماء الجبن اور پنیر کا پانی سودمند اس طرح ہوتا ہو کہ جو فضول محترقہ یعنے جلے ہوے فضلے بدن مین ہین اُنکو خارج کردیتا ہو اور جن لوگون کے جگر مین درد ہو اُنکو نفع کرتا ہو۔ اور کھجلی تر ہو یا خشک اور دیگر امراض کو (جنکا ذکر ہم آیندہ بروقت بیان علاج امراض کے کرینگے) نفع کرتا ہو اگر اسی پانی مین ادویہ مناسب اُنھین امراض کی ملائی جائین۔ دودھ کا مکھن اور مسکہ بھی نکالا جاتا ہو اور خوب طرح متھ کر اسکو مٹھا یا چھاچھ بنا لیتے ہین اسکو مخیض کہتے ہین۔ یہ مٹھا اُن لوگون کو موافق ہوتا ہو جنکا مزاج گرم ہو اور جسکے معدہ پر حرارت اور یبوست نے غلبہ کیا ہو اور جو لوگ تعب اور مشقت مین رہتے ہون اُنکو اور جسپر پیاس کا غلبہ ہو اُسکو فائدہ کرتا ہو۔ اور بعض ترکیب یہ بھی ہو کہ پہلے دودھ کا مکھن جدا کرتے ہین اور پھر اُسکے پانی کو الگ کردیتے ہین اور پنیر جدا کرلیتے ہین (جیسے چھاونی فوج کے گھوسی یہی طریقہ کرتے ہین) ایسے پنیر کو دوغ کا پنیر کہتے ہین (اُسمین چکنائی ذرا بھی نہین ہوتی) اب اسوقت یہ پانی بدن کو غذاے صالح دیتا ہو) مشہور ہو کہ اسی پانی سے بھینس کو پلا پلا کر گھوسی اُسکو فربہ کردیتے ہین اور دودھ اُسکا زیادہ ہوجاتا ہو) گرم مزاج معدہ کو اور بیماران اسہال صفراوی کو خصوصاً اگر کاے دودھ کی یہ ترکیب کرے فائدہ کرتا ہو۔ دانتون کو یہ پانی مضر نہین کرتا ہو ہان اگر معدہ کا مزاج سرد ہوگا اسکو ہضم نکرسکیگا **شیر تازہ** کبھی معدہ مین ترش ہوجاتا ہو اور جم کر پنیر ہوجاتا ہو اگر معدہ کا مزاج سرد ہو جس شخص کا معدہ ایسا ہو اُسکو مناسب نہین کہ دودھ کے گردیش بھی جائے اسلیے کہ اُسکو جملہ اقسام دودھ کے مضر ہین۔ مناسب ہو کہ جو شخص دودھ پینے کا ارادہ کرے پس اُس دودھ کو پیے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن رہتا ہو اور بعد چالیس روز کے استعمال کرے۔ اگر کسی کا مزاج مرطوب ہو اور دودھ کو تناول کرے چاہیے کہ اُسکے ہمراہ لہسن اور گندنا اور پودینہ اور رائی اور کلونجی اور زبیب کو تناول کرے اور پھر اُسکے بعد شہد یا شراب کو استعمال کرے اور دانتون کے خراب کر ڈالنے سے دودھ کو بچانے کہ شراب سے کلیان کر ڈالے اور مسوڑھے کو خوب مل ڈالا کرے اور دانتون کو خوب ملا کرے شہد لگا کر جُبن پنیر کو کہتے ہین افضل پنیر کی وہی قسم ہو جو تر و تازہ ہو اسلیے کہ تازہ پنیر معدہ سے جلد اُتر جاتا ہو اور آنتون سے

اتر جاتا ہے اسلیے کہ اُسمین وہ تری ہے جو طبیعت ہے۔ پرانا پنیر خراب قسم کا پنیر ہے خصوصاً جسمین کسیقدر تیزی مرچ کی سی ہو اور حدت بھی ہو اسلیے کہ ایسے پنیر مین کسیقدر تری باقی نہین رہتی ہے اور پنیر مایہ کے ملنے سے حدت اور پیاس لگانے کی خرابی اس سے پیدا ہوتی ہے اور درد سر کا پیدا کرتا اور جگر مین سدہ پیدا کرتا اور گردہ مین پتھری ڈالتا اور مثانہ مین یہ سب ضرر ایسے پنیر مین ہوتے ہین جسقدر پنیر تازہ بنا ہو اور جسقدر زمانہ اُسکی طرف بنت اور تازگی کا قریب ہوا اسیقدر اُسمین حرارت کم ہوگی اور جسقدر زیادہ پرانا ہوگا اُسیقدر دیر مین ہضم ہوگا اور بدشواری ہضم ہوگا اور اُسیقدر پیاس زیادہ پیدا کریگا اور درد سر بھی زیادہ اُس سے پیدا ہوگا پنیر بھی اچھائی اور برائی مین بسبب اختلاف دودھ کے حیوانات سے کم اور بیش ہوتا ہے لیسے حیوان کا دودھ جیسا ہو اُسی طرح کا اُس دودھ کا پنیر بھی اچھا برا ہوگا زبد مکھن خواہ مسکہ کو کہتے ہین طبیعت مکھن کی مثل طبیعت گھی کے ہے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے مکھن مفید اُسکو ہے جسکے سینہ مین یا پھیپھڑے مین کچھ فضول ایسے ہوں جو محتاج بطرف تنقیہ اور نکال دینے کے ہوں بعد ازانکہ اُنمین نضج اور پختگی پیدا کیجائے خصوصاً اگر مکھن کو شہد اور شکر کے ساتھ کھائیں اُسوقت یہ اثر زیادہ ہوگا بیض انڈون کو کہتے ہین افضل سب انڈون سے مرغی کا انڈا ہے اسکے بعد تیہو اور کبک کا انڈا بشرطیکہ تازہ ہو۔ اسلیے کہ جس انڈون کی اچھائی کا بیان ابھی ہمنے کیا ہے اگر کسیقدر زمانہ دراز اُنپر گذر جائے یا اینکہ گرم مقامات مین تھوڑی ہی دیر تک وہ انڈے رکھے رہین خراب ہوجاتے ہیں بط اور شتر مرغ کا انڈا خواہ انکے مشابہ اور پرندون کے انڈے سب غلیظ اور دیر ہضم ہوتے ہین۔ انڈے کا عمدہ طریقہ پکانے کا یہی ہے کہ اُسکو پہلے پانی مین ڈالین اور نیم پخت رہنے دین تاکہ آہستہ آہستہ انڈے کی رطوبت جم جائے اور بستہ ہوجائے لیکن نیم پختہ ہوجائے اور یہی وہ انڈا ہے جسکو نیمبرشت کہتے ہین پس ایسا انڈا بہت جلد ہضم ہوتا ہے اور غذائیت بھی اسکی بہت اچھی ہوتی ہے۔ جو انڈا آگ پر ابالنے سے جم کر سخت ہوجائے مثل پتھر کے خواہ آگ سے وغیرہ پر اسکو سخت بریان کیا ہو وہ خراب غذا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے اور خلط غلیظ پیدا کرتا ہے اور سدہ ڈالتا ہے گردہ مین پتھری پیدا کرتا ہے تخمہ اور قولنج پیدا کرتا ہے۔ جو انڈا نیمبرشت ہے مثلاً ابالا جائے اُسکو اگر تناول کیا جائے حلق اور گلو اور سینہ کی خشونت کو نفع کریگا اور جو لذع یعنے چبھن معدہ مین ہوتی ہے اُسکو مفید ہوگا اور نیمبرشت کی غذا دہی سے کمتر غذا دیگا۔ اگر انڈے کو سرکہ مین ابالین حبس طبیعت کریگا اور بیماران ذوسنطاریا یعنی اسہال خونی کو نفع کریگا۔ انڈے کھانے والے کو مناسب نہین کہ سوا نیمبرشت کے اور کسی طرح کے انڈے کو کھائے تا اینکہ وہ انڈا ایسا پکایا گیا ہو اس طرح سے کہ گرم پانی پر اور روغن زیت پر اُسکی سپیدی اور زردی کو گرایا ہو تاکہ نیم پختہ ہوجائے۔ پھر اگر سخت اور پھر پھرا ہوجانے کے بعد اُسکو کھائیگا لازم ہے کہ اسمین سیاہ مرچ اور زیرہ اور دارچینی ملائے خواہ زنجبیل پروردہ یا کرفس اور سداب ملائے یا شراب خالص کو پیے۔

باب ستائیسواں شہد اور شکر اور جو کچھ اُس سے بنتا ہے اُسکے بیان مین

شہد گرم خشک دوسرے درجہ مین ہے سرد مزاج والون کو موافق ہے اور جنپر بلغم نے غلبہ کیا ہو اور مشائخ یعنے بڈھون کو۔ اسلیے کہ شہد ان لوگون کے بدن مین خون جید پیدا کرتا ہے اور انکی اصلی حرارت کی تقویت کرتا ہے۔ خصوصاً اگر جاڑون کی فصل ہو۔ اگر شہد کو گرم مزاج آدمی کھائے یا وہ شخص جسکے مزاج پر غلبہ صفرا کا ہو اور پھر وہ صفراوی مزاج کا آدمی جسکا سن جوانی کا ہو ایسے لوگوں کے واسطے خراب چیز ہے اور زرد صفرا اُنکے بدن مین پیدا کریگا۔ اور گرم قسم کی بیماریان ایسے آدمیون کے بدن مین پیدا کریگا خصوصاً اگر فصل گرمیون کی ہو اسلیے کہ شہد ایسی صورت مین بطرف صفرا کے مستحیل ہوجاتا ہے اور صفرا بنجاتا ہے قبل ازانکہ اُس سے خون پیدا ہو۔ شہد مین جلا کرنے کی قوت ہے اسی وجہ سے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور ایک قسم کی حدت اور تیزی بھی اسمین ہے لہذا بشدت پیاس پیدا کرتا ہے

اگر شہد زیادہ کھایا جائے تو اور متلی پیدا کرتا ہی - اگر شہد کو پانی مین جوش دین اور کف اسکا اُتار لین اُسکی تیزی دور ہو جاتی ہی اور جلا کی کم
ہو جاتی ہی اور غذا دہی اُسکی زیادہ ہو جاتی ہی - شہد کے کھانے والے کو مناسب ہی کہ اگر اُسکا مزاج گرم ہی جد اسکے کھانے کے انار میخوش اور
سیب اور امرود جو پروردہ کیا گیا ہو یعنے اُنکا مربا بنایا ہو تناول کرے **شکنجبین** سوکھا ہوا شہد اور میٹری سی جمی ہوئی شہد کو کہتے ہین
اسکی حرارت شہد سے ہی اور خشکی بھی اُسکی شہد مذکور سابق سے زیادہ ہی یہ وہی سوکھا ہوا شہد ہی اور اسمین دوا کی سی بو آتی ہی فارس کے شہر ان سے
اسکو لوگ لاتے ہین اسکی غذا دہی شہد سے زیادہ ہی اور اسکا فعل شہد سے جملہ حالات مین قوی تر ہی اور شہد سے قوی تر غذا ہی اور جو
مزاج بارطوبت اور بلغمی ہین اُنکے واسطے بہت اچھی چیز ہی **شکر** اگرچہ حیوان کے فضلہ سے نہین ہی لیکن اسکا بیان بھی ہم اسی جگہ اسواسطے
کرتے ہین کہ اسکو مناسبت شہد سے ہی ... پیدا ہوتے ہین - شکر کا مزاج معتدل ہی مگر کسیقدر مائل بحرارت ہی - شکر جملہ حالات مین شہد کے
مشابہ ہی سوا اسکے کہ شکر سے پیاس ساکن ہوتی ہی اور غذا دہی شکر کی شہد سے زیادہ ہی - شکر طبرزد جسکو قند سپید کہنا چاہیے جملہ
حالات مین شہد سے مشابہ ہی اور بعض اقسام سے شکر کے ہی اور لطیف بھی سب اقسام سے شکر کے زیادہ ہی خصوصاً جو قند کہ صنوبری
سانچہ مین جلا اور صاف کرے اور ان چیزون کو ملا کر بنایا جائے جیسے دودھ اور پھٹکری وغیرہ - جب شکر کو پانی مین پکائین اور کف اسکا
جسکو دیہاتی زبان مین لدوی کہتے ہین دور کر دین حرارت کو بجھا دیگا اور پیاس مین سکون پیدا کریگا اور کھانسی اور درد معدہ کو اور
اس گردہ اور مثانہ کو جسمین کوئی آفت ہو نفع کریگا **فانید** جسکو ہندی زبان مین تباسہ کہتے ہین اسکا مزاج گرم تر ہی حلق اور سینہ کے
واسطے اچھی چیز ہی کھانسی کو نفع کرتا ہی نفخ کی تحلیل اور شکم کو نرم کرتا ہی **سکر العشر** یہ ایک شبنم ہی جو عشر یعنی آکھ کے درخت پر جم جاتی ہی -
یہ لطیف شی ہی شکر کے مشابہ ہوتی ہی اور یہ شکر مغربی بلاد اور یمن مین پیدا ہوتی ہی **ترنجبین** یہ بھی شبنم ہی خراسان میں ایک درخت ہی اُسپر
گر کر جم جاتی ہی - کبھی تو خراسان مین ایک درخت پر اور کبھی ایک جھاڑ پر گرتی ہی اسکا مزاج بھی مثل شکر کے مزاج کے ہی مگر شکر سے لطافت اسکی
زیادہ ہی اور جلا کی قوت بھی اُسکی زیادہ قوی ہی - اسمین ایک رطوبت ہی لہذا ملین طبیعت ہی **مَن** جسکو فارسی مین ترانگبین کہتے ہین یہ بھی
ایک شبنم ہی ایک درخت پر گرتی ہی جو اطراف سنجار اور نصیبین کے اور ارض جزیرہ کے اطراف میں ہی درجہ اول مین گرم ہی اور رطوبت یبوست مین
معتدل ہی سینہ اور پھیپھڑے کے واسطے اچھی چیز ہی جو رطوبت وغیرہ ان اعضا مین ہی اُسکی جلا کرتی ہی اور دونون عضو کی خشونت کو نرم
کر دیتی ہی - اسکا مزاج بھی مختلف ہوتا ہی بسبب اختلاف مزاج اُن درختون کے جنپر یہ پڑتی ہی - کبھی یہ شبنم کنیر کے درخت پر گرتی ہی خواہ
اور کسی ایسے ہی زہریلے درخت پر جسکے پتے مین سمیت ہو - **شیرخشت** وہ ایک قسم کی شبنم آسمانی ہی جو اطراف خراسان مین گرتی ہی
یہ بھی میٹھی چیز ہی زبان کو صاف اور مجلا کر دیتی ہی مثل کافور کے اور اسہال طبیعت کرتی ہی زیادہ سے زیادہ اُسکی مقدار شربت چار اوقیہ جو برابر
پندرہ تولہ اور تین ماشہ کے ہی ہمراہ آب گرم کے اور یہ عجیب الاثر ہی

باب اٹھائیسوان بیان مین اُن مٹھائیون کے جو شہد اور شکر سے بنائی جاتی ہین

شہد اور شکر سے بہت سی مٹھائیان بنائی جاتی ہین کسی مین آٹا پڑتا ہی اور کسی مین نشاستہ اور کوئی بدون آٹے اور نشاستہ کے
بنائی جاتی ہی جیسے مثلاً جوز اور لوز اور پستہ اور بندق وغیرہ ڈال کر اور اسی کو ریوڑی کہتے ہین - جو چیز کہ نشاستہ سے بنائی جاتی ہی
وہ فالودہ اور لوزینج اور حساہی - اور جو چیز آٹے سے بنائی جاتی ہی جیسے قطائف جسکو سوئیان کہنا چاہیے جو آٹے وغیرہ سے بنائی جاتی ہین
اور خاگینہ اور اسی طرح کے اور پکوان سب پکوان آٹے اور نشاستہ سے بنتا ہی خلط غلیظ اور چسپندہ پیدا کرتا ہی اور اندرونی اعضا مین سدہ

ڈالتا ہے اور دُمّل کے اقسام اور پتھری بھی گردہ کی پیدا کرتا ہے اور دیر مین اُسکا انحدار معدہ سے ہوتا ہے قبض شکم بھی پیدا کرتا ہے - اور اگر اچھی طرح
ہضم ہوجائے زیادہ غذا دیتا ہے - اور جو حریرہ آٹے سے شہد ملا کے طیار کیجائے اُسکا ضرر کمتر ہے بہ نسبت اُس آدمی کے جسکے اندرونی اعضا
اور درست ہون کہ اُنمین سدہ نہ پڑسکے ہون لیکن یہ غذا گرمی زیادہ کرتی ہے اسی وجہ سے ایسی غذا موافق اُسی کے ہے جسکا مزاج حیوان کی
لیکن جو چیز آٹے کی شکر ملا کر طیار کیجائے اُسمین گرم کرنے کی قوت کم ہے - اور جسکو سدہ جگر پڑنے کا مرض شروع ہوا ہو خواہ غلاظت جگر کی
اُسکو ابتدا ہونے لگی ہو خواہ اور بعض اندرونی اعضا کے سدہ اور غلاظت کی ابتدا کسی کے بدن مین ہوئی ہو ایسے شخص کو شہد اور شکر سے
بہت ہی ضرر پہونچتا ہے بہ نسبت اور میٹھی چیزون کے - اسلیئے کہ جگر کی شان سے یہ ہے کہ میٹھی چیزون سے اُسکو لذت ملتی ہے اور اُن چیزون کو جگر
اپنی طرف کھینچتا ہے معدہ سے اسواسطے کہ میٹھی چیزین جگر کے مشابہ مزہ مین ہین اور اسی سبب سے میٹھی چیزین جگر کے مجاری اور مونہون مین
چپیاں ہوجاتی ہین اور جگر کے بلند ہونے اور سدے ہوجانے مین زیادتی کردیتی ہین - پس اس دعوے کی یہ ہے کہ جو حیوان انجیر کھاتا ہے
اُسکا جگر بڑا بھی ہوتا ہے اور خوش مزہ بھی ہوجاتا ہے اور پاکیزہ خوب ہوجاتا ہے پس معلوم ہوا کہ جگر کو شہد اور شکر سے غذا کثیر ملتی ہے
اسی وجہ سے میٹھی چیزون کے کھانے سے جگر موٹا ہوجاتا ہے **فالوذج** جسکو فالودہ کہتے ہین اسمین غذائیت زیادہ ہے اور سدہ بھی
زیادہ پیدا کرتا ہے اور دیر ہضم بھی ہے اور حبیص جسکو خاگینہ کہتے ہین فقط آٹے کا مزہ ان خرابیون مین فالودہ سے کمتر ہے اور اُسکی غذائیت
بھی اور سدہ پیدا کرنے کی خاصیت بھی فالودہ سے کم ہے **قطائف** سیوئین کی اقسام زیادہ تر غلیظ ہین اور غذائیت اُنکی زیادہ ہے اور
دیر مین ہضم ہوتی ہین اور جو قسم اسکی اخروٹ اور روغن ملا کر طیار کیجائے اُسکی حرارت زیادہ ہے اور جو قسم بادام اور روغن بادام کے ذریعہ سے
طیار کیجائے حرارت اسکی معتدل ہے **لوزینج** یہ بھی سیوئین کی ایک قسم سبک ہے ان افعال مین قطائف سے کم ہے اور زلابیہ جسکو حلوائی
زلیبی کہتے ہین اور ہندوستان مین شاید جلیبی اور امرتی اسی کا نام ہو ان دونون سے زیادہ سبک ہے اور جلد ہضم ہوجاتی ہے - یہ سب
اقسام مٹھائی کے ایسے ہین کہ اُنکو ہمیشہ نہ کھانا چاہیے بحالت صحت کے اور جسکے جگر خواہ طحال خواہ گردہ مین سدہ ہون اُسکے واسطے
بالکل خراب چیزین ہین یہ مٹھائی کی اقسام اُسکو نافع ہین جسکو سینہ اور پھیپھڑے کی بیماریان ہون اور جسکو کھانسی آتی ہو - جو حریرہ
خواہ لپٹا آٹے سے خواہ نشاستہ سے شکر اور روغن بادام ملا کر بنایا جاتا ہے وہ ایسے ہی بیمارون کو موافق ہوتا ہے اور بخوبی ان لوگون کو نفع
کرتا ہے - سوائے اُس شخص کے جسکے قصبۂ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین سدہ ہون اُسکو لازم ہے کہ اُنکو نہ کھائے - اور یہ سب چیزین صاحبان تعب
اور مشقت کو موافق ہوتی ہین اور اتنی موافق اور لوگون کو جو ایسی مشقت نہ کرتے ہون نہین ہین جسکا ارادہ ہو کہ ان اشیا کے ضرر سے بچے
اُسکو لازم ہے کہ بعد ریاضت کے اُنکو تناول کرے اور بعد اسکے شراب کہنہ خواہ مویز کے نبیذ کو پی جائے یا شہد کو بعد چار گھنٹہ ان اقسام مٹھائیون کے
کھانے کے - اور زنجبیل مربی بھی کھانی چاہیے - جب اُنکے کھانے سے بدن مین گرمی عارض ہو خواہ حرارت پیدا ہوجائے چاہیے کہ سکنجبین تناول کرے
خواہ میخوش انار کے دانہ چوسے اور جسکو ہمیشہ یعنی جب مٹھائی کھائے یہی سخونت اور گرمی اُسکو عارض ہوتی ہو اُسکو لازم ہے کہ اپنی فصد کرائے اور پچھنے لگا کر خون
نکلوا ڈالے **ناطف** ریوڑی کو کہتے ہین جو ریوڑی شہد اور اخروٹ سے بنائی جاتی اُسمین گرمی زیادہ ہوتی ہے اور درد سر پیدا کرتی ہے اور صفراوی خلط زیادہ پیدا کرتی ہے
گرم مزاج اور جوانون کے واسطے خراب چیز ہے اور بڈھون کو اور سرد مزاج والون کو موافق ہے - اور جو ریوڑی بادام سے بنائی جاتی اُسمین حرارت کم ہے اور کھانسی جو
رطوبت سے ہو اُسکو مفید ہے اور جو ریوڑی شکر سے بنائی جائے وہ گرم مزاج والون کو موافق ہے اور اُسکو جسکو کھانسی گرمی سے آتی ہو اور جو
ریوڑی پستہ سے بنائی جائے اُسکو موافق ہے جسکے پھیپھڑے اور سینہ مین خلط بلغمی ہو اور جسکے اُنھین اعضا مین سدہ ہون - جو ریوڑی خشخاش

اور شہد سے بنائی جائے وہ حرارت میں معتدل ہے اور جو ریوڑی شکر سے بنائی جائے گرم مزاج کو اور جسکو گرمی سے کھانسی آتی ہو موافق ہے اور نہ الوان کو اور جسکے سینہ اور پھیپھڑے میں قرحہ ہو۔ جو ریوڑی تلوں سے بنائی جائے غذا اوسکی زیادہ ہے اور اسکے ہضم کی ناگواری طبع کو اسمیں ہے اور گرانی بھی کھانسی کو اور سینہ اور پھیپھڑے کو مفید ہے معدہ کو ڈھیلا کرتی ہے۔ اب اور بہت اقسام مٹھائی کے جسکا بیان باقی ہے اور جو شکر اور شہد سے بنائی جاتی ہیں پس ریوڑی کی قوت جو شہد اور شکر دونوں سے طیار کیجائے دونوں کے اثر سے مرکب ہوگی

ناظر کتاب ہذا کو اچھی شناخت اور پوری تمیز اُن باقیماندہ اقسام کی ہو سکتی ہے انشاء اللہ تعالےٰ

باب اُنتیسوان پینے والی چیزون کے بیان مین اور پہلے پانی کا بیان۔

جب ہم کھانے والی چیزون کا بیان کر چکے اور ہر ایک قسم کا حال اشیاء خوردنی کا بشرح تمام لکھ چکے بنا براسکے جو کہ جالینوس کا قول تھا اور نیز دیگر اطبا کا اور یہی جسکا تجربہ ہمنے خود بھی کیا تھا پس اب ہمکو لازم ہے کہ پینے والی چیزون کا حال اور انکے ہر ایک جنس کی قوت کو بیان کرین پس ہم کہتے ہین کہ پینے والی چیزون کی حاجت ہمکو بنظر دو منفعت کے ہے۔ ایک منفعت تو یہ کہ ہمارے بدن مین اسکے پینے سے رطوبت پیدا ہو جائے اور جسقدر ہماری اصلی رطوبت بدن سے تحلیل پاتی ہے اسکا بدلا اور جانشین ہمارے بدن میں ان پینے کی چیزون سے رہا کرے۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ غذا کا نفوذ اور سرایت ہمارے بدن مین مشروبات کی تری سے پیدا ہو جائے اور غذا کو تمام اعضاے بدنی مین پتلی چیز پہونچا دے اور وہ تری غذا کو اسکے ذریعہ سے حاصل ہو کہ پتلی ہو کر اسکا نفوذ اور سرایت مجاری اور مسا راہوں مین اور طریق مین آسان ہو جائے۔ پینے والی چیزون کی تین قسمین ہین۔ ایک قسم انمین سے پانی ہے اور اسکی منفعت وہی ہے جسکو ہمنے بیان کیا ہے اور خود پانی سے کوئی مقدار غذا بدن کو نہین پہونچتی ہے۔ دوسری قسم مشروبات کی خمر ہے جسکو شراب ہندی مین کہتے ہیں اسکی منفعت یہ ہے کہ غذا کو بدل دیتی ہے اور غذا کو نافذ کر دیتی ہے بطرف تمام اعضاے بدنی کے اور غذا کو ایسی کر دیتی ہے کہ تمام اعضا کی غذا ہو سکے اور بدن کو گرم کر دیتی اور خون کو زیادہ کرتی ہے اور روح کو۔ اور حرارت غریزی کی تقویت کرتی ہے اور اسی حرارت کو تمام بدن مین پھیلا دیتی ہے اور ہضم کو جید اور اچھا کر دیتی ہے مترجم کہتا ہے یہ جسقدر اوصاف شراب کے بیان ہوے اگر آدمی مست اور بیہوش ہو جائے اور اسکے افعال قواے طبیعی اور حیوانی اور نفسانی باطل ہو جائین اسوقت یہ اعمال شراب کے کب ہونگے پس ضرور وہی شراب مراد ہے جو نشہ پیدا نہ کرے ورنہ بدمستی خود ایک ایسی بری شی ہے کہ پھر کوئی فعل درست نہین رہتا ہے متن تیسری قسم پینے کی چیزون کی رُب اور شربتہاے دوائی ہے انکی منفعت یہ ہے کہ غذا کو اور دوا کو نافذ کر دے اور اعضاے بدنی تک اسکو پہونچا دے اور بدن کو غذا دینے اور ان فوائد کے ہمراہ قائم مقام دوا کے بھی ہین۔ اور ہم پہلے پانی کا بیان کرتے ہین۔ اور کہتے ہین۔ چونکہ حاجت پانی کے استعمال میں حفظ صحت اور علاج امراض دونون طرح کی تھی۔ اور جتنی پینے والی چیزین ہین سب سے زیادہ اور بڑی حاجت پانی کی طرف تھی اور نفع بھی اسکا زیادہ تھا۔ لہذا طبیب پر بضرورت مذکورہ واجب ہوا کہ پانی کی مختلف طبیعتون کو پہچانے تاکہ بہترین اقسام کو پانی کے استعمال کرے اور جسمین پانی کا نفع زیادہ ہو یہ ہر ایک استعمال کرنے والے کے واسطے اسی کے استعمال کا حکم دے اور اسکے سوا اور قسم سے پانی کے اجتناب کرے

پانی کا بیان پانی میٹھا بھی ہوتا ہے اور میٹھا نہین بھی ہوتا ہے۔ میٹھا پانی ایک تو خالص ہوتا ہے کہ اسمین کسی چیز کا میل نہین ہوتا گرد اور تلچھٹ وغیرہ سے اور ایسا ہی پانی پینے کے لائق ہے اور ایک قسم میٹھے پانی کی غیر خالص ہوتی ہے۔ خالص میٹھا پانی وہ ہے جو کہ چھوٹے چھوٹے سوتون سے جوش زن ہو کر نکلتا ہے خواہ اُن چشمون سے بہکر آتا ہو جو پورب کی طرف واقع ہین اور منجملہ انکی علامات کے یہ ہے کہ سپید اور صاف

اور براق ہوتا ہے یہ کیفیت اُسکی اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ خالص ہے اور درد وغیرہ کی آمیزش اُسمین نہین ہے۔ اُسی پانی مین نہ کسی قسم کا مزہ
اور نہ کسی قسم کی بو ہوتی ہے اور وزن بھی اُسکا سبک ہوتا ہے بہت جلد گرم ہو جاتا ہے اور سرد بھی بسرعت ہو جاتا ہے۔ بو کا نہونا اور مزہ کا نہونا
اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُسمین کوئی ایسی کیفیت نہین ہے جسکی طرف مائل ہو جائے اور وزن مین سبک ہونا اور جلد گرمی اور سردی کو
قبول کر لینا دلیل اسکی ہے کہ اس پانی مین لطافت ہے۔ جو پانی ان اوصاف پر ہو پینے مین لذیذ اور مرغوب اور خوشگوار ہوتا ہے طبیعت اعضا اسکو
قبول کر لیتی ہے اور غذا انکو ہضم کرا دیتا ہے اور معدہ سے جلد اُتر جاتا ہے اور گرانی معدہ پر نہین لاتا ہے اور تبرید اور ترطیب پیدا کرتا ہے۔ اسکے بعد
یعنے پورب کے چشمون کے بعد وہ پانی ہے جو ایسے مقامات پر بہتا ہے اور جاری رہتا ہے جو درمیان مشرق صیفی کے مغرب صیفی تک ہین مراد یہ ہے
کہ گرمیون مین جس جگہ آفتاب طلوع کرتا ہے اور جس جگہ غروب کرتا ہے یہ دو نقطہ شمال مشرق اور مغرب حقیقی پر واقع ہین انھین دونو نقطون کے
درمیانی مقامات سے جو دریا اور چشمہ جاری ہین اُنکا پانی اوصاف مذکورہ مین بعد چشمہائے مشرقی کے ہے اور یہ چشمہائے شمالی ہین۔ اور یہ
وہ پانی بھی چشمون مشرقی کے بعد اچھا ہے جو مٹی کے پہاڑون سے رستا ہے اور نیز وہ پانی بھی اسی کے بعد اچھا ہے جو پتھرون پر اور سنگریزون پر زور سے
بہتا ہے جیسے بڑے بڑے دریاؤن کا پانی کہ یہ چارون قسم پانی کے پورب کے چشمون کے پانی کے بعد افضل سب اقسام کے پانی سے ہین اور صحت
بدنی بھی انسے زیادہ رہتی ہے۔ اسلیے کہ یہ سب پانی جاڑون مین گرم اور گرمیون مین سرد نہین ہو جاتے ہین علاوہ سبب جس سے جاڑون مین
دریا کا پانی گرم ہو جاتا ہے اور گرمیون مین سرد ہو جاتا ہے) یہ ہے کہ جاڑون کی فصل مین زمین کے اجزا پسیدہ ہو جاتے ہین اور سمٹ جاتے ہین پس حرارت
آفتاب کی اندر زمین کے اُلٹی چلی جاتی ہے لہذا پانی دریاؤن کا گرم رہتا ہے خصوصاً اگر جوہر پانی کا لطیف ہو کہ وہ قبول حرارت زیادہ کرتا ہے
اور گرمیون مین سرد ہونے کا سبب یہ ہے کہ حرارت زمین کی اندر سے بوجہ کھلجانے مسامات زمین کے باہر نکل آتی ہے اور منتشر ہو جاتی ہے اسی وجہ سے
پانی سرد ہو جاتا ہے۔ جو میٹھا پانی خالص نہو یہ وہ پانی ہے جسمین بو اور مزہ بھی کچھ ہو اُسی قسم سے وہ پانی ہے جو مکدر ہے اور کدورت آمیز ہو اور اُسے
پیے وہ پانی ہے جو عفن اور بدبو ہو اور اُسی آب شیرین کی قسم مین سے بارش کا پانی ہے۔ کدورت آمیز پانی وہ ہے جسمین کیچڑ ملی ہو اور جو پانی برف گھل کر
فراہم ہوا ہو یہ قسم پانی کی سدہ ہائے جگر اور پتھری گردہ مین پیدا کرتا ہے اور معدہ سے بھی دیر مین اُترتا ہے بہ نسبت آب خالص کے۔ باعفونت پانی
جیسے اُن مقامات کا پانی جہان پتیان درختون کی سڑ سڑ کر گرتی ہین خواہ گندے نالہ کا پانی خواہ اُن مقامات کا پانی جو گرم چشمہ سے نکلتا ہے
جسکو بیماریون کے علاج مین استعمال کرتے ہین۔ خواہ اُن مقامات کا پانی جدھر خم شراب وغیرہ کے میلی کچیلی چیزین بہ بہ کر آتی ہین کہ ان پانیون مین
حرارت اور غلاظت ہوتی ہے اور جگر کو اور نیز طحال کو یہ سب پانی بڑھا دیتے ہین اور معدہ کو خراب کر دیتے اور رنگ کو بدن کے بدنما کر دیتے ہین بسبب
خراب کر دینے جگر کے اور تپ کے اقسام پیدا کرتے ہین ماء المطر آب باران کو کہتے ہین یہ پانی سب سے بہتر اور سب سے زیادہ سبک اور وزن مین
ہلکا ہوتا ہے اور میٹھا اور صاف اور پاکیزہ بھی سب سے زیادہ ہوتا ہے جیسے کہ بقراط نے اپنی اُس کتاب مین کہا ہے جو ہواؤن اور پانی کے
بیان مین لکھی ہے وہ قول بقراط کا یہ ہے کہ بارش کا پانی سب اقسام مین پانی کے ہلکا اور صاف اور شیرین زیادہ ہوتا ہے۔ اور سبب اسکا یہ ہے
کہ آب باران اُنھین بخارات سے پیدا ہوتا ہے جو پانی سے بجہت دھوپ کی گرمی کے اُٹھتے اور اوپر پہنچ جاتے ہین اور پھر سردی سے ہوا کے
پانی بنکر برستے ہین۔ دھوپ کی شان سے یہ بات ہے خواہ آفتاب کی شان سے کہ جزو لطیف کو پانی سے اور جملہ اجسام سے جذب کرتی ہے لہذا
بارش کا پانی بسہولت متعفن ہو جاتا ہے اور بہت جلد سڑ جاتا ہے بہ نسبت اور اقسام پانی کے اسلیے کہ یہ پانی لطیف زیادہ ہے اور اسی لطافت کی
وجہ سے بارش کا پانی بہتر سب قسم پانی سے ہے اور بہت جلد معدہ سے نفوذ کر جاتا ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ جب اسمین عفونت آنے لگتی ہو اگر اسوقت

پیا جائے گلا جیسے کا مرض اور کھانسی اور آواز کا بھاری کر دینا اور تپ پیدا کرتا ہی- اور اگر متعفن ہونے پائے پھر تو یہ پانی جملہ حالات میں
جید اور بہتر ہی کہ پیا جائے مگر اسکا متعفن ہونا بھی کچھ اسکی ذاتی خرابی سے نہین ہوتا ہی بلکہ محض بوجہ لطافت کے تھوڑی سی عفونت کو
یہ پانی قبول عفونت کر لیتا ہی- یہی حال سب پانی کا ہی کہ جو پانی جلدی عفونت قبول کرے وہ پانی اچھا ہی اور یہی سمجھنا چاہیے کہ عفونت کو جلد
قبول کرنا اسکی لطافت کی وجہ سے آجاتی ہی- بارش کے پانی مین بھی سب سے بہتر وہ پانی ہی جسکے قطرہ دیر دیر مین آسمان سے گرے اسلیے کہ
دیر مین تقاطر ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جس بخار کا یہ پانی ہی لطیف اور قلیل ہی اور وہ بھی آب باران اچھا جو بادل گرجنے کے بعد برسے
اسلیے کہ گرجنے کی حرکت سے بادل اور سحاب کے ان بخارات مین لطافت آجاتی ہی جس سے یہ پانی بنتا ہی- بہرحال آب باران سب پانی کے
اقسام میں بہتر ہی اور سب سے زیادہ شیرین اور میٹھا ہی- جملہ اقسام کے پانی کبھی گرم کرکے پیے جاتے ہین اور کبھی سرد کرکے پلائے جاتے ہین
جو پانی برف سے ٹھنڈا کرکے خواہ اسلیے کہ وہ آب ہی آب اسی وقت سرد ہو جس وقت کہ دریا وغیرہ سے چلو وغیرہ مین لیا جائے ایسے سرد پانی کے
پینے سے معدہ گرم اور جگر گرم سرد ہوتا ہی- اور مناسب نہیں کہ اتنا سرد پانی نہار منھ پیا جائے اسلیے کہ اسکی سردی معدہ کو کوفتہ کرتی ہی اور کثرت
لرزہ کو برانگیختہ کرتی ہی اور کزاز کی بیماری اس سے پیدا ہوجاتی ہی- دانتون کے حق مین بھی زیادہ سرد پانی خراب چیز ہی اور پٹھے کو بھی اور پیٹھ کو
اور دماغ یعنی مغز سر اور نخاع یعنی حرام مغز کو بھی اسی وجہ سے کہ ان اعضا کا مزاج سرد ہی- اور سینہ کے واسطے بھی ایسا ٹھنڈا پانی خراب ہی
کھانسی اور نزلہ کے اقسام پیدا کرتا ہی اور سینہ کے کسی جگہ سے بدن کے شگافتہ ہوکر خون کے جاری ہونے کا بھی خوف ایسے ٹھنڈے پانی کے
پینے سے رہتا ہی- مناسب نہین ہی کہ ایسے زیادہ سرد پانی کو وہ آدمی پیا کرے جسکا معدہ سرد مزاج کا ہو خواہ جسکے جگر مین برودت
عام اس سے کہ یہ برودت دونوں عضو مین طبیعی اور خلقی ہو خواہ کوئی سوء مزاج بارد پیدا ہو گیا ہو کہ اسنے دونون عضو کے مزاج کو سرد کر دیا ہو
اور یہ بھی مناسب نہین ہی کہ بعد حمام کے سرد پانی پیا جائے خواہ بعد کسی اور حرکت درشت اور قوی کے دفعۃً اسلیے کہ پیا گیا ایسے ٹھنڈے
پانی پینے سے حرارت غریزی اور اصلی ضعیف ہوجاتی ہی- اور خلاصہ یہ ہی کہ جو شخص ہمیشہ اور روزانہ برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی پیتا ہی
اسکو انجام کار کی خرابی سے نڈر اور بیخوف نہ رہنا چاہیے خصوصاً اگر بڑھاپے کے سن تک پہونچ جائے اور پھر اسکی بڑی ہو- ایضاً اگر
رات کو شدید پیاس یکایک معلوم ہوئی ہو اس نیند کی پیاس مین بھی زیادہ سرد پانی نہ پینا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت جب نیند کی گرمی
بدن مین ہو سرد پانی پینے سے حرارت اصلی بدن کی فرو ہوجاتی ہی (جس سے مرجانے کا خوف ہی) ہان اگر یہ پیاس بسبب تپ کے خواہ
بسبب نمکین اور گرم خشک چیزون کے کھانے کے پیدا ہوئی ہو خواہ اور کوئی خاص وجہ اس پیاس کی از ین قبیل ہو اسوقت سرد پانی
پینے سے اتنا ضرر نہوگا- لیکن جو شخص برف سے سرد کیا ہوا پانی بعد غذا کے پیا کرے ایسے وقت یہ پانی اشتہا کو جگا دیتا ہی اور معدہ کو
ہضم کرنے پر قوی کرتا ہی اور جو کچھ معدہ مین فضلہ وغیرہ ہی اسکے دفعہ کرنے پر معدہ کو قوت دیتا ہی- مگر بہتر یہی ہی کہ بعد غذا کے بھی
اتنا سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیا جائے اور یکبارگی ڈگڈگا کر نہ پینا چاہیے- جو پانی برف اور یخ سے پگھل کر بنا ہوتا ہی وہ خراب ہی اسلیے
کہ زیادہ تر لطیف اسمین وہی پانی ہی جو کہ جمد یعنے یخ بستہ سے پگھل کر جمع ہوتا ہی **ثلج کا بیان** ثلج برف کو کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین
ایک تو جمد ہی جسکو یخ کہتے ہین کہ پانی جم جاتا ہی اور دوسری جلید کہ رات کی شبنم جم کر برف ہوجاتی ہی- جمد کی عمدہ قسم وہی ہی جو آب شیرین سے
بستہ ہوکر برف ہوئی ہو اور خراب وہ ہی کہ خراب پانی بستہ ہوکر جم گیا ہو- جلید یعنے شبنم سے جم کر برف وہی اچھی ہی جو پتھرون پر اور سخت جگہ
گری ہو خواہ ریت اور بالو پر خواہ شیار زمین پر- اگر کسی کو خراب پانی میسر ہو چاہیے کہ اسمین ایسی آسمانی برف ملا دے جو برف

ان بیمارون پر گرتی ہی جنکا حال خراب ہی کہ انمین معدنیات کی چیزین پیدا ہوتی ہیں یا جو ایسی برف جسمین کسی طرح کا مزہ خواہ بوجہ اگا پانی کے
مزہ اور بو سے ہو وہ بھی خراب ہی اسکا استعمال کرنا مناسب نہین ہی۔ گرم پانی اگر ہمارا سہو پیا جائے معدہ کو غذا کے فضلہ سے دھو ڈالتا ہی جو غذا
کو سوقت سے پہلے کھائی گئی ہو اور ہضم اور رطوبت کو معدہ سے جدا کر دیتا ہی۔ اور اکثر گاہ وانی ہضم بھی کرتا ہی۔ اور اگر ہر وقت اسی کا استعمال
کرین یعنے جب پیتے تو گرم پانی ہو ایسے طریقہ سے آگے ہو معدہ کو ڈھیلا کرتا ہی اور ہضم کو خراب کرتا ہی اور تمام بدن کو سست اور ڈھیلا کرتا ہی
اور بدن کو لاغر کرتا ہی اور رعاف یعنے ناک سے خون جاری ہونے کا ہیجان کرتا ہی۔ اور اگر بہت گرم ہو ملی پیدا کرتا ہی اور قی کو ہیجان مین
لاتا ہی۔ اور جو پانی کہ سرد ہی اور بہت تر یعنے شیر گرم وہ نفخ شکم پیدا کرتا ہی اور معدہ کو ڈھیلا کرتا ہی اور اشتہا کو ضعیف کرتا ہی اور پیاس جو اسکے
پینے سے کبھی سکون نہین ہوتا یہ سب حالات میٹھے پانی کے تھے۔ اور جو پانی شیرین ہو انمین سے ایک قسم آب شور کی ہی اور ایک قسم
کبریتی پانی کی ہی اور ایک قسم زفتی پانی کی ہی جسمین رال وغیرہ کا اثر ہوتا ہی۔ اور ایک قسم ۔ ۔ ۔ پانی کی ہی جسمین پھٹکری کا اثر ہو ایک قسم بطرونی کی
اور ایک قسم وہ ہی کہ معدن سے نکلتا ہی اسی معدنی پانی مین سے ایک تو وہ ہی جو تانبے کی کان سے نکلتا ہی خواہ چاندی اور پارہ کی کان سے
نکلتا ہی شور پانی شور پانی روانی شکم پیدا کرتا ہی اور اگر ہمیشہ اسی کا استعمال رہے قبض معیب پیدا کرتا ہی اور بدن کو خشک کر دیتا ہی اور سوکھی
اور تر کھجلی پیدا کرتا ہی لیکن آب کبریت بدن کو گرم کر دیتا ہی اور خشک بھی کرتا ہی اور ان قروح کو نفع کرتا ہی جو کہنہ اور پرانے ہون سوکھی
اور تر کھجلی کو بھی فائدہ کرتا ہی اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہی اور استسقا اور دیگر سرد بیماریون کو نفع کرتا ہی جسوقت یہ پانی کبریتی پیا جائے
خواہ اسمین بیٹھیں جو آبزن کا طریقہ ہی۔ زفت کا پانی اور قیر یعنے رال کا پانی اثر میں مشابہ کبریتی پانی کے ہی بلکہ آب کبریت سے اسکا فعل
زیادہ تر قوی ہی سرد بیماریون مین بدن کے اور یہ پانی چھہ کو گرم کرتا ہی اور جگر کو گرمی پہونچاتا ہی۔ ماء الشب یعنے جس پانی مین پھٹکری کا
اثر ہو برودت اور خشکی پیدا کرتا ہی اور نفث الدم یعنے خون تھوکنے کے مرض کو اور خون حیض کے جاری ہونے کو اور خون بواسیر کے جاری
ہونے کو مفید ہی۔ نطرونی پانی جسمین لونا سرخ یا سپید کا اثر ہی روانی شکم پیدا کرتا ہی لیکن جو پانی کسی معدن سے نکلتا ہی اور رستا ہی وہ پانی
حبس شکم پیدا کرتا ہی اور اعضائے بدن کو مضبوط کرتا ہی اور انکو قوت دیتا ہی اور طحال کے درد اور ورم کو فائدہ کرتا ہی۔ جو پانی تانبے کی
معدن سے رس رس کر برآمد ہوتا ہی رطوبات بدن اور معدہ کو نفع کرتا ہی اور ان رطوبات کو خشک کر دیتا ہی اور فساد مزاج کو نفع کرتا ہی اور
دشواری سے پیشاب جانے کا مرض پیدا کرتا ہی۔ جو پانی کہ چاندی کی کان سے نکلتا ہی وہ سردی اور خشکی پیدا کرتا ہی مگر یہ سردی اور خشکی درجہ
اعتدال پر ہوتی ہی۔ یہ جتنے اقسام پانی کے جو شیرین نہین ہین لکھے گئے پینے مین خراب ہین اور بطور پینے کے انکا استعمال اچھا نہین ہی
خواہ انمین نہانا بھی برا ہی۔ ہان اگر بطور دوا کے استعمال کرنا انکا انھین امراض کو مفید ہی جنکا بیان اوپر ہو چکا ہی۔ پس ان بیماریون مین
انکا نفع بخوبی ہوتا ہی اگر پلائے جائین خواہ انھیں نہایا جائے۔ اگر کوئی شخص ایسے خراب پانی کے پینے پر مجبور ہو اسکو مناسب ہی کہ بنظر
اسی ضرورت کے جو اسے لاحق ہوئی ہی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اسکو آنا جانا اور سفر کرنا پڑتا ہی اور اسی پانی کے پاس پہونچتا ہی جسکا پینا
اسکو بنظر ضرورت کے لازم آتا ہی پس مناسب ہی کہ ایسے خراب پانی کے پینے کا یہ سامان کرے کہ تھوڑی سی مٹی اپنے شہر کی خواہ اس جگہ کی جہان
پانی پینے کا یہ شخص خوگر ہو گیا ہی اپنے ہمراہ رکھے اور اسی مٹی کو اس خراب پانی مین جسکو بضرورت پینا چاہتا ہی ڈال دے اور اتنی دیر
ٹھہر جائے کہ یہ مٹی نیچے بیٹھ جائے اور پانی نتھر کر صاف ہو جائے تب اسکو پیے۔ اگر یہ نہ کر سکے پس مناسب ہی کہ اس پانی کو جوش دے
اور خوب سا اوٹائے اور پھر اسکو سرد کرے اور کدورت سے صاف کر کے کوئی شربت قابض ملا کر پیے اگر اسکا مزاج سرد ہو اور انمین ملائے

اگر مزاج اس شخص کا گرم ہو اور اگر کچھ نہ ملے تھوڑا سرکہ ملا کر پیے کبھی ایسے پانی کے ضرر کو یوں نفع ہوتا ہے کہ پیاز کا اچار سرکہ میں بنایا ہوا خولہ پیاز کو
ایک گھنٹہ سرکہ میں بھگو کر بعد خراب پانی پینے کے کھا جائے۔ اگر پانی گدلا ہو اسکو کسی چھننے او صاف میں [illegible] روئی خوب کچی ہوئی اور
پیاز میں بھگوئی ہوئی ہو بسیار طلا کر دی ہو صاف کرے لیے ٹپکائے اور اگر پانی تالاب ہو اسمیں کوئی میٹھا شربت ملا دے اور اگر پانی شور اور
نمکین ہو چاہیے کہ تھوڑا اسکو حفاظت اپنے پاس رکھے اور اسی پانی میں تھوڑا تھوڑا [illegible] ڈال دے کہ صاف ہو جائے یا [illegible] کے
[illegible] میں اسکو ٹپکائے او قطرہ قطرہ [illegible] فراہم کرے اور ایسے پانی کا استعمال [illegible] چکنی غذا کھانے کے بعد کرے۔ پھر اگر پانی تیز گرم
اور اسمیں عفونت اور بدبو آگئی ہو مناسب ہو کہ [illegible] ملا کر پیا کرے جیسے رب ریباس او رب انار او رب انگور خام۔ اور گرم غذاؤں سے
ایسے پانی کے پینے کے زمانہ میں پرہیز کرے [illegible] ہرگز نہ پیے۔ اور اگر پانی میں تلخی ہو مناسب ہو کہ اسمیں جلاب (جیسے [illegible]) جسکے قوام کی
درستی [illegible] کی ہو [illegible] اور ایسے پانی [illegible] میٹھی چیزیں کھائے۔ اگر پانی کی کیفیت خراب ہو اسکی نقصان سے نجات ہو
[illegible] میں کوئی ضرر پیدا کریگا لہذا مناسب ہے کہ [illegible] اور [illegible] کا حریرہ [illegible] کے وقت دے۔ اور شور مچھلی اور
[illegible] اور کدو اور اسی طرح کی اور چیزیں بھی ایسے وقت کھائی جاتی ہیں۔ [illegible] کہ جہاز کے سفر کرنے والے جو دریائے شور میں دن رات
رہتے ہیں جب میٹھا پانی انکے پاس نہیں رہتا ہے تو شور پانی سمندر کو ایسے قرع و انبیق میں بھر کر [illegible] کھینچتے ہیں جس قرع انبیق سے عرق کا
کھینچا گیا [illegible] مستعمل [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] پانی کا حال تھا
جو بیان ہوا اسکو جاننا چاہیے

باب تیسواں نبیذ کے اقسام کا بیان اور پہلے بیان نبیذ انگوری کا

شراب جسکو نبیذ کہتے ہیں اسمیں سے ایک قسم انگوری نبیذ کی ہے اور یہ خمر [illegible] شراب ہے اور اسی قسم [illegible] بھی جو سوکھے ہوے
انگور سے بنائی جاتی ہے اور ایک قسم اسکی عسلی ہے جو شہد سے طیار ہوتی ہے اور تمری چھوہارے کی شراب ہے اور دوشابی شیرۂ تازہ سے انگور کے
اور فقاع جسکو دربھرا کہتے ہیں یا جو شراب جو وغیرہ کو سڑا کر بنائی جاتی ہے۔ اور سب اقسام شراب کے گرم ہیں لیکن بعض کی حرارت زیادہ
قوی ہے بہ نسبت بعض کے خمر یعنی نبیذ کا مزاج مجملاً تو حار ہے اور یابس بھی ہے مگر جو خمر کہ نئی ہو اور تھوڑے دنوں کی ہو یعنی شیرۂ انگور نچوڑنے سے
تا کشید شراب کے زمانہ زیادہ نہ گذرا ہو اسکی حرارت درجہ اول سے تجاوز نہیں کرتی اور جو شراب پرانی ہو اسکی حرارت درجہ دوم سے نہیں
بڑھتی۔ اور جسقدر اسکے نچوڑنے اور کشید کا زمانہ قریب اور بعید ہو گا اسیقدر اسکی حرارت میں کمی بیشی ہو گی۔ یہ شراب حفظ صحت میں نہایت
موافق چیز ہے اگر بمقدار معتدل اسکا استعمال کیا جائے بروقت حاجت کے کہ ایسے وقت یہ شراب حرارت غریزی کو قوی کرتی ہے اور اسکو بڑھاتی ہے اور تمام اعضا
بدنی میں اسکو پراگندہ کرتی ہے۔ اور نفس کی تقویت کرتی ہے اور سرور نفس پیدا کرتی ہے اور فرحت اور نشاط اور شجاعت اور کرم یعنی بخشش کا اظہار کرتی ہے اور خون
بدن اور [illegible] بدن میں لاتی ہے۔ اخلاط صفراوی کی تعدیل یعنی درستی اس طرح سے کرتی ہے کہ انکو براہ پیشاب بدن سے خارج کرتی ہے اور پسینہ کی راہ سے بھی خارج
کرتی ہے۔ اور مرہ سودا یعنی سودائے سوختہ کی تعدیل اس طرح کرتی ہے کہ اسمیں گرمی اور رطوبت پیدا کرتی ہے طبیعت کو نرم کر دیتی ہے اور رطوبت
بدن میں رطوبت پیدا کرتی ہے اور جو بدن کہ انکو کسی قسم کی خشکی عارض ہو گئی ہو بوجہ تعب زائد اور مشقت کے انمیں بھی رطوبت پیدا کرتی ہے
جو لوگ مرض وغیرہ سے لاغر اور ناتوان ہو گئے ہوں انکے بدن کو سیر کر دیتی ہے اور انکو فربہ اور [illegible] کرتی ہے اسلیے کہ اشتہاے طعام کو [illegible]
اور طعام کے بخوبی ہضم ہو جانے میں [illegible] ہوتی ہے اور اسکے نفوذ اور اعضاے بدنی میں [illegible] ہوتی ہے۔ اور [illegible]

پانی کے اعضاے بدن میں پہونچاتی پس اُن اعضا کی ترطیب اسی وجہ سے کرتی ہی اگر اُن اعضامیں کسیقدر یبس اور خشکی آگئی ہو۔ اور نفخ اور ریاح کی تحلیل کرتی ہی۔ یہ سب فوائد شراب کے تب ہین جب کہ مقدار معتدل اُسکی مستعمل ہو اور شراب بھی اُس قسم کی ہو جس سے سکر یعنے نشہ اور مستی زیادہ ہو اسلیے کہ سکر اور مست رہنے پر اگر آدمی مداومت کرے بدن میں بہت سے ضرر پیدا ہوگے از انجملہ یہ ہی کہ ذہن خراب ہوجاتا ہی اور عقل جاتی رہتی ہی قوت نفسانیہ ڈھیلی اور سست ہوجاتی ہی بوجہ اسکے کہ رگین اور دماغ کے بطون یعنی تینون حصہ بخارات سے شراب مسکر کے بھرجاتے ہین اور حرارت غریزی ڈوب جاتی ہی اور اُسی حرارت میں برودت پیدا ہوجاتی ہی لہذا سکتہ اور فالج اور مرض استرخا یعنے ہاتھ پانوں کا ڈھیلا ہونا اور سبات یعنے نیند کا مرض اور مرگی اور رعشہ اور تشنج پیدا ہوتا ہی۔ ان تمام فوائد خواہ مضار کے ہمراہ جو ہمنے لکھے ہین یہ بھی معلوم رہے کہ فعل خمر کا بدن مین (بحسب طبائع شراب کے اور بحسب اختلاف طبائع حالات بدن کے جو بدن پر وارد ہوا کرتے ہیں یعنی عارضی حالات جو بدن کو مختلف طور کے عارض ہوا کرتے ہیں) مختلف ہوا کرتا ہی۔ خمر کی طبیعتون کا اختلاف بنظر پانچ چیزون کے ہوتا ہی (۱) بنظر لون یعنی رنگ کے (۲) بنظر قوام خمر کے (۳) بنظر بوے شراب کے (۴) بنظر مزہ کے (۵) بنظر زمانہ اور وقت استعمال کے۔ رنگ کی نظر سے اختلاف شراب کے فعل مین یون ہی کہ بعض قسم کی شراب سُرخ محض ہوتی ہی اسکی حرارت اور خشکی قوی ہی اور معدہ سے بہت جلد نفوذ کر جاتی ہی اور خون بدن مین جو پیدا کرتی ہی اُسمین کسیقدر حدت اور تیزی ہوتی ہی اور حرارت غریزی کو ایسے رنگ کی شراب قوی کرتی ہی اگر اسکی مقدار معتدل تناول کیجائے جو موافق بدن کے ہو۔ ایک قسم کی شراب احمر قانی یعنے گہری سُرخ ہوتی ہی وہ بھی قوی حرارت رکھتی ہی اور غذا دہی اُسکی زیادہ ہی اچھا خون پیدا کرتی ہی اور معدہ سے جلد نفوذ کر جاتی ہی اگر اُسکی مقدار موافق تناول کیجائے۔ ایک قسم اسکی زرد رنگ ہوتی ہی جو ایسی ہی اسکی حرارت شدید اور حدت اُسمیں زیادہ اور تمام اعضا مین جلد نفوذ کرنے والی خلط صفرا کی پیدا کرنے والی اور سر مین درد بھی اسی سے عارض ہوتا ہی۔ ایک قسم اسکی سیاہ ہوتی ہی اسمین غذائیت بہت زیادہ ہوتی ہی اور حرارت اسکی زرد رنگ کی شراب سے کمتر ہی اور نفوذ کرنا اسکا بدن مین دیر کو ہوتا ہی۔ ایک شراب کی قسم سپید رنگ ہی مگر وہ سپیدی جو پانی کی ہی مراد یہ ہی کہ شفاف بے رنگ ہوتی ہی جسکو عوام سپید کہتے ہین اور یہ شراب جملہ اقسام مذکورۂ بالا سے حرارت مین کم ہی اور غذائیت بھی اسکی تھوڑی ہی اور بہت جلد نفوذ اسکو معدہ سے گذر کر تمام اعضاے بدنی مین ہوتا ہی لیکن اختلاف شراب کے فعل کا بنظر قوام کے پس ایک قسم شراب کی غلیظ اور گاڑھی ہوتی ہی اور اسکی غذائیت زیادہ ہی اور بہت ہی دیر مین نفوذ اسکا معدہ سے ہوتا ہی۔ ایک قسم رقیق اور پتلی ہوتی ہی اسکی غذا دہی تھوڑی اور نفوذ اسکا معدہ سے جلد اور جو درد سر کہ سردی سے ہو اسمین سکون پیدا کرتی ہی مراد اُس درد سر بارد سے ہی جو کسی خلط بارد کے فم معدہ یعنے معدہ کے منہ مین فراہم ہونے سے اُٹھتا ہو۔ پیشاب کا ادرار یہ شراب رقیق کر دیتی ہی۔ ایک قسم کی شراب کا قوام درمیانی ہوتا ہی نہ گاڑھا اور نہ پتلا اسی جہت سے وہ شراب غذا دہی مین بھی درمیانی ہی نہ زیادہ غذا دیتی ہی نہ کم اور دیر ہضم اور زود ہضم کے درمیانی ہی۔ رائحہ اور بو کی نظر سے اختلاف شراب کا یون ہی کہ بعض قسم شراب کی بو پاکیزہ ہوتی ہی اسکا نام شراب ریحانی ہی یہ شراب خون اچھا اور پسندیدہ پیدا کرتی ہی اور غذاے جید بھی دیتی ہی۔ اور ایک قسم کی بو کریہ اور ناگوار ہوتی ہی اور جو خون اس سے بنتا ہی وہ بھی ردی اور خراب ہوتا ہی درد سر بھی پیدا کرتی ہی اسلیے کہ اسکے پینے سے بخارات ردی اور خراب بطرف دماغ کے چڑھتے ہین۔ مزہ کی راہ سے اختلاف خمر یعنی شراب کا یون ہی کہ بعض قسم شراب کی شیرین ہوتی ہی اور یہ غذاے کثیر دیتی ہی اور خون غلیظ پیدا کرتی ہی طبیعت کو نرم کرتی ہی لیکن دیر مین ہضم ہوتی ہی اور دیر مین معدہ سے اُترتی ہی پیاس کا غلبہ اس سے ہوتا ہی۔ ایک قسم شراب کی قابض یعنی کسیلی اور کسیلی ہوتی ہی معدہ کی

تقویت کرتی ہی قبض طبیعت پیدا کرتی ہی سینہ کو اور [illegible] ہیں مضر ہی اور بیمار [illegible] ہضم [illegible] اور
دیر مین اُترتی ہی - ایک قسم کا مزہ تلخ ہوتا ہی اُسکی حرارت قوی ہی سدون کی تفتیح [illegible] ہی علیہ اخلاط کی تلطیف کرتی ہی یعنے اُسکا [illegible] درست کردیتی ہی
اور ایک قسم شراب کی وہ ہی جو منجوش ہوتی ہی اُسکی حرارت کم ہو لیکن اثر شراب کا منظر زمانہ کے اُسکی [illegible] شراب [illegible]
شدید اور حدت اور تیزی اُسکی زیادہ قوی ہوگی بہ نسبت شراب تازہ کے جسکا زمانہ کشید قریب ہو اور جسقدر اُسکی کہنگی زیادہ ہوگی اُسیقدر اُسکی
حرارت زیادہ قوی ہوگی اور نیز قرب اور بعد زمانہ کشید کے حرارت کی قوت اور ضعف مین اُسکے اختلاف ہوگا [illegible] اب [illegible]
نیچگار کی نظر اسقدر خلاف اسکے افعال و آثار مین ہوتا ہی اور اسقدر افعال [illegible] ہی پھر اگر ان اقسام کو مرکب کرین اور ضرب دینے سے
ایک قسم کو دوسری قسم مین مرکب اقسام تصور کرین اُسکے احوال اور افعال مین اختلاف بقدر اختلاف ترکیب کے پیدا ہوگا جو حساب کرنے سے [illegible]
اور مین اس مقام پر ایک مختصر کلام اور جامع ایسا کہتا ہون کہ جسکی شناخت اور جسکے علم سے طبیب مستغنی نہین ہوسکتا ہی یعنے اُسکا جاننا طبیب کو
ضرور ہی - اب مین کہتا ہون کہ بہت اچھی اور پسندیدہ قسم شراب کی جملہ اقسام میں سے اور بہت مناسب موافق واسطے پیدا کرنے خون جید کے
جو معتدل ہو اور بہت مقوی حرارت غریزی کی وہی شراب ہی جو احمر ناصع یعنے خالص سرخ ہو اور خوشبو ہو اور قوام اُسکا معتدل ہو اور پرانی اور
تازہ ہونے میں [illegible] بعد [illegible] جو احمر [illegible] اُسکا سرخی [illegible] خوشبو [illegible]
زیادہ ہو اور خون کی تولید زیادہ کرتی ہی [illegible] اُسکا [illegible] سدہ مین بھی [illegible]
کمتر ہی - سیاہ رنگ کی شراب جو گاڑھے قوام کی ہو اور اُسمین [illegible] بھی ہو دیر مین ہضم ہوتی ہی معدہ سے دیر مین نفوذ کرتی ہی اور غذا کثیر دیتی ہی اگر ہضم
اچھی طرح ہوجاوے اور خون غلیظ پیدا کرتی ہی - جو شراب کہ شیرین اور شیرین رنگ اور گاڑھی ہو وہ خراب ہی اور [illegible] ہضم ہوتی ہی معدہ سے بھی
دیر مین اُترتی ہی - اس سے زیادہ خراب ان [illegible] جو سیاہ اور
گاڑھی اور میٹھی اور بو سے ناگوار رکھتی ہو - شراب سپید رنگ جو گاڑھی ہو اُسکی غذا دہی کمتر ہی اور گرمی بھی بہت کم پیدا کرتی ہی اور اُس سے
کمتر غذا دہی سپید اور رقیق شراب کی ہی کہ وہ شراب باوجود کم غذا دہی کے پیشاب کا ادرار بھی کرتی ہی اور گرم مزاج والون کو موافق آتی ہی اور
دردسر بھی نہین پیدا کرتی ہی اور پٹھون کو مضر نہین ہی اور جو دردسر کہ معدہ مین خراب اخلاط کی موجودگی سے پیدا ہوا ہو اُسمین سکون پیدا
کرتی ہی - لیکن جو شراب زرد رنگ کی پتلی ہو اُسکی غذا بھی قلیل ہی مگر حرارت اُسکی قوی ہی اور تیزی بھی اُسمین بقوت ہی - سب سے زیادہ تیز
وہی شراب ہی جو [illegible] گاڑھی ہو اور حرارت بھی اُسکی زیادہ ہو اور دماغ کی طرف اُسکے بخارات بھی زیادہ چڑھتے ہین اور جلد تر چڑھتے ہین
اور خمار صعب پیدا کرتی ہی جسکے اُترنے مین دشواری ہوتی ہی خصوصاً اگر یہ شراب پرانی بھی ہو - پس انھین چیزون کی نظر سے خمر یعنے شراب کا
فعل بدن مین مختلف ہوتا ہی برطبق اختلاف طبائع آدمیون شراب کے لیکن اختلاف افعال شراب کا بنظر اختلاف حالات بدن کے اُسکی
کیفیت یہ ہی کہ چونکہ حال بدن کا بسبب مزاج طبیعی کے مختلف ہوتا ہی یا بسبب کسی حالت عارضی کے جو خارج ہو طبیعی حالت سے سبب مزاج طبیعی کا
بیان یہ ہی کہ جس شخص کا مزاج اصلی گرم ہی اور جس شخص کے مزاج پر غلبہ صفرا کا ہی اُسکو زرد رنگ کی شراب خواہ احمر ناصع یعنی سرخ محض شراب
اور جو شراب کہ پرانی ہو کبھی موافق نہوگی - اسلیے کہ ایسی شراب ان لوگون کے بدن مین بہت سی مضرتین پیدا کرتی ہی جیسے تپ اور دردسر اور
بدن مین رگون کی دھمک اور بھڑک اور خمار شدید جو بہ دشواری اُترے - اگر ایسے لوگ اس شراب کے پینے پر مجبور کیے جاوین لازم ہی کہ بہت سا
پانی ملاکر پین اور سیدہ کی روٹی اُسمین بھگو کر پینے سے پہلے کھاوین خواہ چار گھنٹہ پہلے - بعد اسکے اُسکو ٹھیکا کرکے صاف کرین اور پانی [illegible]

مگر شراب رقیق اور تازہ انکو موافق ہی اسلیے کہ یہ شراب کسی طرح کا ضرر انکے بدن مین پیدا نہین کرتی اور اسکے پینے سے انکو نفع ہوتا ہی اسلیے کہ یہ شراب پانی کی تری اُنکے اعضاے بدنی میں پہونچاتی ہی اسی وجہ سے انکا مزاج سرد ہوجاتا ہی۔ لیکن جن لوگون کا مزاج سرد ہی اور جسکے مزاج پر بلغم کا غلبہ ہو اسکو شراب سرد اور سرخ اور کہنہ اور خالص بے آمیزش پانی وغیرہ کے مفید ہی اور ایسے لوگوں کے بدن مین خون صالح پیدا کرتی ہی۔ اور جو اقسام شرابہاے رقیقہ اور سپید جنمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور تازہ ہون پُرانی نہوں ایسے لوگون کو موافق نہین اسلیے کہ ایسی شراب اُنکے بدن مین رطوبت اور سردی مزاج پیدا کرتی ہی اور انکی آنتون مین ریاح اور نفخ پیدا کرتی ہی اور معدہ کو تنگی میں ڈالتی ہی۔ جو بدن معتدل مزاج کے ہین تم انکو شراب مورد یعنے گلابی سرخ رنگ جو ادرکی اور کہنگی میں معتدل ہو اور پانی بھی اسمین اندازہ معتدل سے ملایا جائے موافق ہوگی اسلیے کہ ایسی شراب اُنکے بدن مین خون صالح پیدا کرتی ہی اگر اسکی مقدار مناسب تناول کرین تمام وہ حالات اچھے پیدا کریگی جسکا بیان ہمنے کیا ہی بہ نسبت ہر ایک بدن معتدل کے۔ اب اور جملہ اقسام شراب کے جو باقی رہے یعنے جسکا بیان اس مجملی کلام مین ہمنے کیا ہی وہ سب خراب اور زبون اقسام ہیں ایسے معتدل مزاج لوگون کے واسطے اسلیے کہ یہ اقسام انکے بدن مین وہی ضرر پیدا کرتے ہین جنکو ہمنے ہر ایک قسم کے ہمراہ بیان کردیا ہی۔ جس شخص کا مزاج بدنی حال طبیعی سے خارج ہو پس اگر کسی کے معدہ خواہ آنتون مین صفرا پیدا ہوتا ہو خواہ اُسکا مزاج کسی وجہ سے گرم ہوگیا ہو خواہ کسیکو ریزش ہوا کرتا ہو خواہ کسی کا جگر گرم مزاج ہوگیا ہو ایسے لوگون کو شراب احمر ناصع جو خوب سرخ ہی اور شراب زرد اور کہنہ زبون اور خراب ہی اور شراب سپید اور پتلی مثل پانی کے خواہ پانی ملی ہوئی مضر نہیں ہی۔ یہی حکم ضرر اور نفع کا اُس شراب میں جسکے یہ اوصاف بیان ہوے جاری ہوگا ان شہرون مین جو گرم ہیں اور نیز گرمیون کی فصل میں بھی یہی حکم ہی اور بھی جسکو تعب زیادہ ہوا ہو اور جسکو غم اور اندوہ پہونچا ہو ان سب کو یہی ضرر پہونچینگے جو ابھی مذکور ہوے اسکو خوب جاننا چاہیے۔ لیکن جس شخص کے معدہ خواہ آنتوں مین بلغم یا ریاح پیدا ہوتے ہون خواہ اُسکے جگر اور اندرونی اعضا سرد مزاج ہون خواہ اُنھین اعضا مین سدہ پڑے ہون ایسے ہر ایک آدمی کو شراب غلیظہ اور شیرین جو تازہ ہو موافق نہوگی بلکہ اُسکو ضرر زیادہ پہونچائیگی اُن امور مین جو اُنمین پہلے سے موجود ہین اور نہ ایسی شراب کو یہ لوگ اچھی طرح سے ہضم کرسکینگے اور نہ ایسے لوگون کے معدہ سے جلد اسکا نفوذ ہوگا خصوصاً شراب شیرین اور غلیظ کہ اسکو تو صحیح معدہ اچھی طرح ہضم نہین کرسکتا اور نہ صحیح معدہ سے یہ شراب اُتر جاتی ہی مگر بعد ایک مدت کے پھر جاکہ معدہ مریض اس سے بھلا کیونکر نفوذ کریگی لیکن شراب احمر ناصع جو خوب سرخ ہی اور زرد رنگ کی شراب اور کہنہ ایسے لوگون کو مفید ہی جس شخص کا پٹھہ ضعیف ہو خواہ اُسکے پٹھہ میں کسی قسم کی علت اور بیماری ہو اُسکو مجملاً ہر ایک شراب زبون کا ہی۔ اسلیے کہ خاصیت ہر ایک شراب کی ضرر رسانی دماغ اور پٹھہ کی ہی۔ ایضاً ہر ایک شراب نہایت زبون ہی اُس شخص کے واسطے جسکو جلد جلد دردسر ہوجاتا ہو اندک تغیر سے خواہ جسکے دماغ مین کسی قسم کا مرض ہو۔ شاہد ہمارے اس دعوے پر قول بقراط کا ہی جو اُسنے کتاب امراض حادہ مین کہا ہی کہ ضرر خمر یعنے شراب کا سر کو بہت ہوتا ہی اسلیے کہ شراب بہت جلد بطرف سر کے چڑھتی ہی اور شراب کے چڑھنے سے اُسکے ہمراہ جو اخلاط بدن میں جوش کھاتے ہین وہ بھی اطرف سر کے چڑھتے ہین۔ اور یہی سبب ہی کہ شراب ذہن کو بھی ضرر پہونچاتی ہی۔ اور اسی کتاب مین بقراط نے یہ بھی کہا ہی کہ شراب مائی یعنے رقیق جسکا رنگ مثل پانی کے سپید اور اسمین زیادہ آمیزش پانی کی ہو معدہ کی ترطیب کرتی ہی اور اُسے تنگی ڈالتی ہی اور معدہ مین ریاح اور نفخ پیدا کرتی ہی بسبب اپنی مائیت اور برودت کے لیکن ایسی شراب بے آمیزش پانی کے اگر خالص ہو سرگرانی اور پیاس اور پسلیون مین اختلاج یعنی پھڑکن اور ذہن مین اختلاط پیدا کرتی ہی بسبب اپنی حرارت کے۔ یہ مجملی حالات ایسے ہین جنکو ہر ایک آدمی کا جان لینا بہ نسبت شراب کے مناسب ہی کہ اسکی قوتین اور ...

افعال کا اختلاف نفع اور ضرر کرنے مین نسبت ہر ایک کے ویسی ہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ اب مناسب ہے کہ جن اقسام کو ہم نے نہین کیا ہے اُنکے نفع اور ضرر کو بھی
اسی مجمل بیان پر قیاس کر لے تاکہ ہر ایک صنف کا فعل مجملہ صفات باقیماندہ کے ... کی نظر کی ... کے علاوہ ہو جاوے۔ اب اور نبیذ کے اقسام
جو انگوری ہون اُنکی یہ صورت ہے کہ ... یعنی جو نبیذ کہ مویز کلان ... اور سوکھے ہوئے ... یعنی ... سے ... جیسا نہو
خواہ یہ مراد ہے کہ سوائے مویز کے اور کسی چیز کی آمیزش اُس نبیذ مین نہو ایسے نبیذ کی قوت قریب قوت خمر یعنی شراب انگوری کے ہے ہان
مگر حرارت اسمین کمتر ہے بہ نسبت شراب انگوری کے اسی واسطے فعل اس نبیذ کا فعل ... کے ... ضعیف تر ہے ...
لیکن جو ... نبیذ کہ شہد سے بنائی جائے اُسمین گرمی اور خشکی زیادہ ہے ...
بدن مین گرمی قوی پیدا کرتی ہے اور سرد مزاج والون کو اور جسکو بلغمی امراض ہون اُنکو فائدہ کرتی ہے خصوصاً اگر ادویہ یعنی گرم ...
شرکت سے طیار کیجائے **نبیذ شہد کی** جو نبیذ فقط شہد سے بنائی جائے زیادہ گرمی پیدا کرتی ہے اور درد سر اُس سے عارض ہوتا ہے اور خمار
اُسکا بہت شدید ہے سب قسم کی نبیذون سے اور صاحبان امراض بلغمی اور مرطوب مزاج لوگون کو خوب فائدہ کرتی ہے **نبیذ تمر** چھوہارے سے
جو نبیذ بنائی جائے وہ تمام قسم کی شراب سے غلیظ اور گاڑھی زیادہ ہوتی ہے اور اُسکی غذا بھی سب سے زیادہ ہے اور جو نبیذ تمری پرانی ہوجائے
پھر اُسکی غلاظت کم ہوجاتی ہے اور بدن مین گرمی پیدا کرتی ہے جو اچھی گرمی ہے ہان اُسکی یہ قوت گرمی پیدا کرنے کی نسبت اور اقسام نبیذ کے
کمتر ہے جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اخلاط سوداوی بھی پیدا کرتی ہے **نبیذ دوشاب** یعنی دوشاب خرما جو خرمے کے پس دینے سے طیار
ہوتا ہے اُسکی نبیذ چھوہارے کی نبیذ سے زیادہ غلیظ ہوتی ہے اور دیر مین معدہ سے اُترتی ہے اور گرمی بدن مین کمتر پیدا کرتی ہے اور طبیعت کو نرم
کرتی ہے اور اندرونی اعضا مین سدہ پیدا کرتی ہے۔ جو نبیذ دوشاب تازہ ہو پرانی نہو وہ سدون کی تولید بقوت کرتی ہے اور باوجود سدہ
پیدا کرنے کے نفخ اور ریاح بھی پیدا کرتی ہے مگر جسوقت کہ بخوبی ہضم ہوجائے زیادہ غذا دیتی ہے۔ مناسب ہے کہ جو شخص پرانی شراب اور دیرینہ کی
تناول کرے جسمین حرارت قوی ہو اور یہ شخص جوان اور گرم مزاج آدمی ہے پس بعد شراب پینے کے انار میخوش اور سیب اور ترشہ ترنج اور سا
کاہو کی جڑ اور خرماے خام کی گزک تناول کرے۔ اور قبل ایسی شراب پینے کے جو غذا کھائے وہ بھی ... اور حصرمیہ اور سماقیہ ہو یعنی اُس
غذا کو انار اور انگور خام اور سماق داخل کرکے طیار کیا ہو۔ اور اگر شراب غلیظ کوئی شخص تناول کرے اُسکے اوپر نخ کرنس ... تناول کرے
اور اگر ایسی شراب تناول کرے جو بلغمی مائل ہو اُسکے اوپر نقل پستہ اور بادام کا کرے خواہ جو مغزیات قائم مقام پستہ بادام کے ہین جس
شخص کو شراب پینے سے خمار پیدا ہوتا ہو اُسکو لازم ہے کہ قبل شراب پینے کے غذا ... کرنبی یعنی جسمین کرنب ملا کر طیار ہوتی ہے کھالیا کرے
نبیذ تمری اور نبیذ دوشابی پر میخوش انار کی گزک کھانی چاہیئے **فقاع** جسکو بوزہ اور ہندی مین دربجھرہ کہتے ہین یہ شراب نشہ آور نہیں ہے
مترجم شاید جس قسم کے فقاع کو مصنف اپنے خاص طریقہ سے بناتا ہو وہ مسکر نہوگی ورنہ جو کے سڑانے سے جو فقاع بنتی ہے اُسکا نشہ تو
مثل اُسی تاڑی کے ہوتا ہے جو خوب بج جاتی ہو اور اسی وجہ سے مذہبی مقدس کتابون مین فقاع کی نسبت یہ وارد ہوا ہے خمر استصغرہ الناس
(یعنی دربجھرہ وہ شراب نشہ آور ہے جسکو عام لوگون نے چھوٹی شراب تجویز کی ہے۔ اور دراصل وہی خمر کبیر ہے) یا مراد مصنف کی یہ ہے کہ فقاع جو درجہ
سکر تک نہ پہونچے طب کی اصطلاح مین اُسی کو کہتے ہین اور جسمین نشہ پیدا ہوجائے پھر وہ فقاع اصطلاحی نہوگی بلکہ اُسکو خمر کہنا چاہیئے خواہ نبیذ
پس یہی دو تاویل مترجم کی سمجھ مین اس کلام کی آتی ہین کہ فقاع مین نشہ نہین ہوتا **متن** ایک قسم فقاع کی وہ ہے جو شعیر یعنی جو سے بنائی جاتی ہے
اور ایک قسم اُسکی خبز حواری سے بنائی جاتی ہے یعنی اُس روٹی سے جسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے تین مرتبہ پانی مین بھگوئے ہون تاکہ اُسکی حرارت

دور ہو جائے - ایک قسم فقاع کی آب انار سے بنائی جاتی ہے - جو فقاع کہ جو سے بنائی جائے اس سے متلی پیدا ہوتی ہے یعنے اسکے پینے سے جی متلاتا ہے
اور مالش کرتا ہے اور پٹھہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور نفخ پیدا کرتی ہے اور معدہ کو فاسد اور خراب کر دیتی ہے - کبھی اسکو ایک قوم اسواسطے استعمال کرتے ہین
کہ خمار نبیذ وغیرہ مین اسکے پینے سے کچھ سکون پیدا ہوتا ہے - حالانکہ فقاع مین یہ اثر ہرگز نہین ہے کہ اسکے پینے سے خمار اوتر جائے
خفتہ رانخفتہ کی کند بیدار - جو فقاع خرنوب شامی سے بنائی جاتی ہے اور اسپر پودینہ اور کرفس بھی ڈال دیتے ہین اسکی خرابی کمتر ہے بہ نسبت اس
فقاع کے جسکی ساخت جو سے ہے - جو فقاع آب انار سے بنائی جاتی ہے وہ حرارت کو بجھا دیتی ہے اور پیاس مین صفراوی آدمیون کے زیادہ سکون
پیدا کرتی ہے

باب اکتیسوان دوا کے شربت کے بیان مین اور پہلے بیان سکنجبین کا

جو شربت خواہ شراب کے اقسام قائم مقام دوا کے ہین انمین سے سکنجبین بھی ہے - کبھی شہد سے بنائی جاتی ہے اور کبھی شکر سے - جو سکنجبین تخمون سے
طیار ہوتی ہے اور جنپر قسم کی بزور یعنے بیج اور اصول یعنے جڑین اسمین داخل ہوتی ہین وہ سکنجبین گرم اور خشک ہے اور گرمی کی طرف زیادہ مائل ہے
اور غلیظ بلغم بالزوجت کی تقطیع کر دیتی ہے اور ریاح کی تحلیل کرتی ہے - اور جو سکنجبین شکر سے بنائی جاتی ہے وہ سب آدمیون کو موافق آتی ہے اور
سب اوقات مین سب عمر کے اور جملہ رتبات اور فصول سالانہ مین اور سب بلاد اور ملکون مین - اسلیے کہ سکنجبین شکری مجاری اور مسامات
ان کے تفتیح کرتی ہے اور جسقدر فضول مجاری مین ہون انکو اندر مجاری کے نافذ کر دیتی ہے پس فضول مجاری مین سے باہر خارج ہونے کے لائق
ہو جاتے ہین - اور جو فضلہ غلیظ ہے اور لیس دار چپندہ ہے اسکی تقطیع کر دیتی ہے اور تلطیف بھی اسکی کرتی ہے اور سینہ کی اعانت تھوکنے بلغم اور
مدہ وغیرہ کے اور اسی طرح پھیپھڑہ کی اعانت کرتی ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے صفرا شکن ہے بسبب ترشی کے جو سرکہ سے اسمین پیدا ہوتی ہے - اور
جو سکنجبین سادہ بدون تخم وغیرہ کے بنائی جاتی ہے وہ صفرا شکن زیادہ ہے اور اسکی تبرید اور تسکین دینا پیاس مین بھی زیادہ ہے - اور معدہ کو خلط سے
پاک صاف کر دیتی ہے اور تمام صحیح اور تندرست آدمیون کو موافق ہوتی ہے کہ اسکی صحت کی حفاظت کرتی ہے - بیمارون کی یہ صورت ہے کہ اکثر قسم کی
بیماریون کو خصوصاً جو امراض کہ صفرا اور بلغم سے مرکب ہین انکو نفع کرتی ہے سواے سحج یعنی خراش آنتون کا کہ اسکو اور اسہال یعنی دستون کو
فائدہ نہین کرتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑہ کی خشونت اور جو درد کی اقسام کہ پٹھے مین ہوتے ہین کہ ان سب بیماریون کو سکنجبین مذکور مضر ہے سکنجبین
سفرجلی وہ سکنجبین جو بہی سے بنتی ہے اور جسکی صفت جالینوس نے کی ہے اپنی کتاب حفظ صحت مین اس طرح پر کہ وہ سکنجبین معدہ کی رطوبات کو
قطع کرتی ہے اور اگر اشتہاے طعام جاتی رہی ہو اسکو بھی نفع کرتی ہے اور جو استمرا یعنے پورے ہضم ہونے مین کسی قسم کی خرابی آگئی ہو اسکو بھی
نفع کرتی ہے اور صفرا کو معدہ سے خارج کر دیتی ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے بسبب اسکے کہ بہی مین قبض کی قوت ہے اور سرکہ مین تقطیع کا عمل ہے
جگر کی بھی تقویت کرتی ہے اور جگر کے سدون کی تفتیح کرتی ہے - جو لوگ بوجہ بیماری کے نقیہ اور ضعیف ہو گئے ہون انکو بھی اسواسطے نفع کرتی ہے
کہ انکے پٹھون کی تقویت کرتی ہے اور انکی اشتہا زیادہ کرتی ہے **سکنجبین عنصلی** عنصل پیاز دشتی کو کہتے ہین یہ سکنجبین فساد مزاج کو اور استسقا اور
جگر کے اقسام درد کو اور طحال کے ہر ایک درد کو جو بسبب سودا کے ہو فائدہ کرتی ہے اور ربو یعنے سانس پھولنے کو اور ضیق النفس جسکو دمہ کہتے ہین
مفید ہے بشرطیکہ یہ مرض بلغم چسپندہ کے سدہ پڑنے سے پیدا ہوا ہو جلاب شہد کو گلاب مین پکا کر بستہ کرنے سے جو شئی طیار ہوتی ہے اسکو
جلاب کہتے ہین یہ دوا معتدل مائل بطرف برودت اور رطوبت کے ہے اور معدہ کی حرارت زائد کو بجھا دیتی ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے اور
تپ کی تیزی کو تھوڑا دیتی ہے ماء العسل شہد کو پانی مین پکا کر جو پتلا شربت طیار ہوتا ہے اسکو ماء العسل کہتے ہین - سادہ ماء العسل گرم ہے اور سرد بیماریون کو

نفع کرتا ہی اور جلا بھی کرتا ہی مگر اسکی جلا شہد کی جلا سے کم ہی پیشاب کا ادرار کرتا ہی اور غذا تھوڑی سی اسمین ہی - اور بعض اوقات تلیین طبیعت بھی کرتا ہی جسوقت کہ معدہ اور آنتون کو مستعد اور آمادہ پاتا ہی کہ جو کچھ انمین ہی اسکے دفع کرنے پر انکو آمادگی ہی - اور کبھی یہی ماء العسل قبض پیدا کرتا ہی اگر ماء العسل معدہ مین کوئی ایسا حال پائے جسکی وجہ سے معدہ کو غذا کی تنفیذ اور سمیٹ لینے کی قوت نہ ہو اور اسی غذا کے دفع کرنے پر بطرف جگر وغیرہ کے اسی معدہ کو قوت نہو اسوقت ماء العسل ایسے کمزور معدہ کی اعانت کرکے جو غذا موجود ہی اسکے بدن مین سما جانے اور نافذ کردینے اعانت کرتا ہی پس اسی وجہ سے ماء العسل قبض کرتا ہی - صفراوی مزاج خواہ امراض صفراوی کے لوگون کو ماء العسل مضر ہی اور اُن لوگون کو جنکے اندرونی اعضا مین گرم ورم ہو - جو ماء العسل ادویہ خوشبو ادویہ ڈال کر بنایا جائے اور زعفران بھی اسمین پڑی ہو وہ گرم مزاج لوگون مضر ہی اور سرد تر امراض مین فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ اسمین گرمی اور خشکی زیادہ ہی بہ نسبت سادہ ماء العسل کے **شراب بنفشہ** بنفشہ کا شربت معتدل ہی برودت مین اور رطوبت پیدا کرتا ہی سینہ کی اور گلو کی اور ان تینون کو فائدہ کرتا ہی جو ہمراہ کھانسی اور خشکی طبیعت کے ہون **شراب عناب** یعنے عناب کا شربت سرد تر ہی کھانسی اور خون کے غلبہ اور زیادتی کو فائدہ کرتا ہی اور ماشرا یعنے چہرہ کا ورم جو خون اور صفرا کے مادہ سے ہو خواہ عام ورم دموی اور صفراوی کو اور حصبہ یعنے کھسرا قسم چیچک اور جدری یعنے عام چیچک کو اور بیماران درد سینہ کو مفید ہی **شراب خشخاش** یہ بھی تبرید اور ترطیب کرتا ہی نزلہ کی اقسام اور سینہ کے قروح اور پھیپھڑے کے قروح کو مفید ہی اور جو مادہ زیادہ رقیق ہو اسکو غلیظ کر دیتا ہی اور حمی حادہ یعنے جس تپ مین تیزی ہو اسکی حدت مین سکون پیدا کرتا ہی اور سہر یعنے بیداری مفرط کو نفع کرتا ہی **شراب نیلوفر** تبرید اور ترطیب کرتا ہی اور جو کھانسی حرارت سے پیدا ہوئی ہو اسکو مفید ہی اور تپ کی بیماریون کو اسوقت فائدہ کرتا ہی جب انکے سینہ مین خشونت اور کھانسی ہو اور ایسے مادہ انکے سینہ پر گرتے ہون جو لذع اور چبھن پیدا کرتے ہین خواہ معدہ اور پھیپھڑے پر ریزش ایسے ہی مواد کی ہو **شراب حماض اترج** یعنے ترشہ ترنج کا شربت تبرید کرتا ہی اور حرارت کو بجھا دیتا ہی تیز قسم کی تپ جو خون یا صفرا سے پیدا ہوئی ہون انکو نفع کرتا ہی پیاس مین سکون لاتا ہی اشتہاے طعام کی تقویت کر دیتا ہی - مگر یہ شربت سینہ کو اور پھیپھڑے بوجہ زیادہ ترش ہونے کے مضر ہی **شراب ورد** جسکو شربت ورد کہتے ہین گلاب کے پھولون سے بنایا جاتا ہی مزاج اسکا سرد ہی اور مجفف ہی یعنے کسیقدر خشکی پیدا کرتا ہی طبیعت مین اسہال پیدا کرتا ہی یعنے دست آور ہی اگر ہمراہ سکنجبین کے پیا جائے خلط صفراوی کو خارج کرتا ہی جب اسکو برف سے ٹھنڈا کر لیا ہو **شراب سفرجل** بہی کا شربت سرد خشک ہی قبض شکم پیدا کرتا ہی اور اشتہا کو قوی کر دیتا ہی پیاس مین سکون لاتا ہی اور قے کو روکتا ہی استمرا یعنے ہضم کو درست کر دیتا ہی **شراب رُمان** انار کا شربت یہ بھی سرد خشک ہی صفرا شکن ہی اور صفراوی قے مین سکون پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر پودینہ کی شرکت سے بنایا جائے کہ وہ مقوی معدہ بھی ہی اور پیاس مین سکون پیدا کرتا ہی معدہ کے منھ مین جو درد کہ صفرا کے غلبہ سے پیدا ہو اسکو نفع کرتا ہی مترجم ظاہرا مراد مصنف کی اس جگہ شربت انار ترش معلوم ہوتی ہی اسلیے کہ یہ افعال اور خواص زیادہ تر اسی مین ہین واللہ اعلم **شراب تفاح** سیب کا شربت مزاج اسکا سرد خشک ہی اور فم معدہ کو قوی کرتا ہی اور خفقان معدہ کو تابع ہو مقوی نفس ہی قے مین سکون پیدا کر دیتا ہی حبس شکم کرتا ہی - اور جو شربت سیب تفاح شامی سے بنایا جائے خواہ اصفہانی سیب سے وہ ان افعال اور خواص مذکورہ مین زیادہ پورا ہوگا اسلیے کہ خوشبو اسمین زیادہ ہوگی مگر برودت اسمین کم ہوگی بسبب اسکے زیادہ شیرین ہونے کے **شراب ریباس** ریباس کا شربت تبرید کرتا ہی اور حرارت کو بجھا دیتا ہی اس معدہ کی جو صفراوی ہو حبس طبیعت کرتا ہی گرم مزاج والون کو سودمند ہی **رب حصرم** انگور خام کا رب سرد خشک اور صفرا شکن ہی پیاس اور قے مین سکون پیدا کر دیتا ہی حبس [illegible]

کرتا ہی۔ اسی طرح جتنے ربوب ترش ہیں اور خصوصاً شراب اترج کہ اُسکا فعل حبس طبیعت کا رب انگور خام سے زیادہ تر قوی ہی شراب تمر ہندی
املی سے جو شربت بنایا جائے وہ تبرید کرتا ہی اور صفرا کو بجھا دیتا ہی اور معدہ کی تقویت کرتا ہی۔ قے مین سکون پیدا کر دیتا ہی خصوصاً اگر
پودینہ کے شکر سے طیار کیا جائے۔ اور تلیین طبیعت کرتا ہی شراب لیمون سرد خشک ہی اور اسمین کسیقدر حرارت ہی بسبب اسکے
کہ اسکی ترشی مین کسیقدر اثر اسکے چھلکے کا بھی پہونچ جاتا ہی۔ اور اسی وجہ سے شربت لیمو کا صفرا شکن ہی اور تپہائے صفراوی دور کر دیتا ہی
اور معدہ کا مقوی ہی اور اشتہا کا مقوی ہی ہضم کو درست کر دیتا ہی قے کو قطع کرتا ہی خمار کو نفع کرتا ہی رب اجاص یعنے آلو بخارا کا رب سرد تر ہی
صفرا کو اور تپہائے صفراوی کو اُسوقت نفع کرتا ہی جب طبیعت مین قبض ہو اسلیے کہ یہ رب ملین طبیعت بہ نرمی ہوتا ہی اور اسی طرح شربت بھی
آلو بخارا کا رب الآس کا مزاج سرد خشک ہی معدہ کی تقویت کرتا ہی اور حبس طبیعت کرتا ہی اگر رقی طبیعت کی ہمراہ کھانسی کے ہو رب توت
یہ بھی سرد خشک ہی حرارت مین سکون پیدا کرتا ہی حلق کے ورمہائے گرم کو نفع کرتا ہی اسلیے کہ اسمین کسیقدر قبض اور تحلیل کی قوت ہی رب جوز
اخروٹ کا رب گرم خشک ہی اور حلق کے درد کو نافع ہی اگر وہ درد بوجہ رطوبت کے ہوتا ہو۔ یہ سب بیان شربتون کا تھا جو شربت ہائے
دوائی ہیں اور اسی بحث سے طعام اور شراب کا بیان ختم ہو گیا اسکو جان لینا چاہیے۔

باب بتیسوان ریاحین یعنے پھولون کا بیان اور جو اثر کہ پھول بدن انسان مین کرتے ہین

معلوم رہے کہ جو چیزین کہ سونگھی جاتی ہین اور پہنی جاتی ہین وہ بھی ایسی چیزین ہیں جنسے بدن مین گونہ تغیر پیدا ہوتا ہی لیکن یہ تغیر
زیادہ قوی نہین ہوتا ہی۔ جیسا تغیر کہ اُس ہوا سے ہوتا ہی جو ہمارے بدن کے گرد ہی اور جیسا تغیر قوی کھانے پینے کی چیزون سے
ہوتا ہی۔ سونگھی ہوئی شی دماغ مین تغیر زیادہ کرتی ہی بہ نسبت پہننے کی چیز کے کہ اُسکا تغیر فقط مزاج مین ظاہری اعضا کے ہوتا ہی جیسے
جلد خواہ قریب جلد کے جو اعضا ہین۔ جب یہ بات ہی پس ہمکو مناسب ہی کہ ان دونون قسم کے یعنی سونگھی ہوئی اور پہنی ہوئی چیزون کے
حالات کو بھی بیان کرین اور انکے افعال کا بیان اُن چیزون کے بیان حالات پر بڑھا دین جنکو ہمنے مغیرہ حالات بدن ثابت کیا ہی
میری مراد مغیرہ بدن سے وہ اشیا ہین جو طبیعی انسان کے نہین ہین یعنے داخل طبیعت مین انسان کے نہین ہین تاکہ ہمارا کلام اُن امور پر
جو طبیعی انسان نہین ہین اضافہ کرنے سے اس بیان کے پورا ہو جائے اور کوئی چیز غیر طبیعی جو تغیر بدن مین کرتی ہی بیان سے باقی نہ رہ جائے
پہلے ہم مشمومات یعنے سونگھنے والی اشیا کا بیان کرتے ہین اور جو فعل اُنکا دماغ مین ہوتا ہی بنظر سونگھنے کے اُسی کو یہان بیان کرینگے اور رہا
اُن اشیا کا فعل جو تمام بدن مین اُسوقت ہوتا ہی جب وہی چیزین کھلائی پلائی جائین اُسکا بیان ہم اُسوقت کرینگے جب ادویہ مفردہ کو ہم
بیان کرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ اشیاء مشمومہ کچھ تو ریاحین اور پھولون کی قسم سے ہین اور کچھ از قسم طیب یعنی خوشبو کی قسم سے ہین اور
ہم پہلے پھولون کا بیان کر کے پھر طیب کا بیان کرینگے آس یہ بھی ایک قسم کا خوشبو پھول ہی اسمین مختلف قوتین ہین اور اسکی صورت
یہ ہی کہ اسمین گونہ قبض ہی اور اسی وجہ سے یہ سرد خشک ہوا اور اسمین تلخی ہی اور اس وجہ سے اسمین کسیقدر حرارت بھی ہی ہمراہ لطافت کے
اور یہ آس اگر تازہ ہو حرارت اور رطوبت دماغ کو نفع کرتی ہی اور خشک آس اُن قروح کو مفید ہی جو تر اور با حرارت ہون بحکم خدائے تعالی کے
ورد گل سرخ مین بھی مختلف قوتین ہین لیکن برودت کی طرف زیادہ مائل ہی اور اسی وجہ سے اسکا سونگھنا دماغ کو سردی اور خشکی پہونچاتا ہی
اور حرارت مین دماغ کے سکون پیدا کرتا ہی اور یہی سبب ہی کہ جنکے دماغ مین برودت ہی اُنکو مضر ہوتا ہی اور اُنکو زکام مین مبتلا کرتا ہی شاہسپرغم
تلسی کا پھول حرارت اور برودت مین اُسکی معتدل ہی سونگھنے سے اسکے لذت ملتی ہی مسکن ہی اور جسقدر حرارت دماغ مین ہی اُسکی تحلیل کرتا ہی

بہ نرمی اور آسانی تمام **مرزنجوش** دونا مروا کا پھول گرم اور لطیف ہی جسقدر ریاح کہ دماغ مین ہون انکی تحلیل کردیتا ہی اور جسقدر رطوبت دماغ مین
ہو اسکی تلطیف کرتا ہی اور دماغی سددون کو کھول دیتا ہی اور جو درد سبب برودت کے ہو اسکو نفع کرتا ہی - جو تیل کہ اسمین تلسی کا پھول جوش
دیا جائے کان مین ٹپکانے سے اس درد کو فائدہ کرتا ہی جو بسبب ریاح اور سردی کے ہوتا ہو **لمام** یہ لفظ ظاہرا کاتب کی غلطی سے نمام کا
لمام لکھا گیا ہی اگر نمام ہی جسکو سوسنبر بھی کہتے ہین - اسکا مزاج تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی اور جسقدر فضول بلغمی دماغ مین ہون انکی
تحلیل قوی کرتا ہی اور جو درد سر برودت سے ہو اسکو مفید ہی - عصارہ یعنے نچوڑا ہوا پانی اسکا اس قسم کی ہچکی کو فائدہ کرتا ہی جو امتلاے
معدہ سے آتی ہو **یاسمین** چنبیلی کا پھول حرارت اسکی قوی ہی اور خشکی بھی اسکی قوی ہی اور اسمین حدت ہی جسوقت سونگھا جائے تحلیل کی
قوت اسمین زیادہ ہی صاحبان لقوہ اور فالج اور سکتہ کو اور اس شقیقہ یعنے آدھے سر کے درد کو فائدہ کرتا ہی جو بلغم سے عارض ہوتا ہی
اور جملہ امراض دماغی جو بلغمی ہون انکو مفید ہی جب کہ سونگھا جائے **مترجم** شاید مراد اس سے بیلے کا پھول ہی جسکو سوتیا بھی کہتے ہین
اور جو عوام ہند مین مشہور ہی کہ چنبیلی بہ نسبت بیلے کے سرد ہی اسکی بھی یہی وجہ ہو کہ چنبیلی کی گرمی اتنی نہین ہی **نسرین** سیوتی کا
پھول بھی یاسمین کے قریب ہی لیکن اسکی حرارت یاسمین سے کم ہی اور تیزی بھی اسمین کمی کے ساتھ ہی اور سونگھنے سے اسکی لذت
زیادہ ملتی ہی اور نفس پر اسکی بو سبک معلوم ہوتی ہی بہ نسبت چنبیلی کے **مترجم** یہ اختلاف بلاد کا اثر ہی **نرجس** نرگس کا پھول حرارت
اور خشکی مین معتدل ہی ملطف ہی اور جو رطوبت زائد کہ دماغ مین ہو اسکی تحلیل کر دیتا ہی **سوسن** اسی کی ایک قسم کا نام نسترن بھی ہی اور اسکی
بہت سی اقسام ہین اور قوتین سب کی مختلف ہین مگر جملہ اقسام کا مزاج حرارت اور خشکی کی طرف منسوب ہی اسی واسطے محلل اور ملطف بھی
اس فضلہ کا ہی جو ریحی اور بلغمی فضلہ دماغ مین ہو **بنفسج** گل بنفشہ سرد تر اور لطیف ہی دماغ کی حرارت او خشکی کو نفع کرتا ہی اور رطوبت دماغ
پیدا کرتا ہی اور نیند بھی لاتا ہی جسوقت سونگھا جائے اور اگر اسکو سر پر رکھین بشرطیکہ تازہ ہو جسوقت کہ توڑا ہو مترجم **خیری** گل خیرو کی
جو قسم زرد ہی اسکا مزاج دوسرے درجہ تک گرم ہی اور ملطف ہی اور باعتدال اور درمیانی درجہ کی تحلیل کرتا ہی لیکن دوسری قسم اسکی بس
ایک درجہ حرارت اور برودت پر ہی **تفاح** یہ پھول اس درخت کا ہی جسکو فارسی مین شاہسپرگ کہتے ہین رنگ اسکا سپید ہوتا ہی تفاح کا
پھول درجہ سوم مین سرد تر ہی اسی وجہ سے اسکے سونگھنے سے دماغ کی تبرید اور ترطیب ہوتی ہی اور غشیہ بھی پیدا کرتا ہی اور تخدیر یعنی کندی حواس کی
پیدا کرتا ہی اور جو درد سر گرمی سے عارض ہوا ہو اسکو نفع کرتا ہی **نیلوفر** بنفشہ سے مشابہ ہی قوت مین اور نفع مین مگر یہ ہی کہ گل نیلوفر کی برودت
اور رطوبت گل بنفشہ سے زیادہ ہی اور اسی وجہ سے درد سر جو حرارت سے عارض ہوا ہو اسے فائدہ کرتا ہی **افرنجمشک** جسکو ہندی مین
رام تلسی کہتے ہین یہ پھول گرم ہی اور لطیف ہی اور اسکی قوت قریب گل مرزنجوش کی قوت کے ہی مگر خشکی مین اس سے کم ہی **بہرامج** بید مشک کا
پھول جسکو دردہلات بلخی کہتے ہین مزاج اسکا معتدل ہی خوشبو اسکی پاکیزہ سونگھنے سے اسکے لذت پیدا ہوتی ہی نفس پر سبک ہوتا ہی
گران باری بھی لاتا ہی - جو ریاح کہ خفیف اور سبک دماغ مین عارض ہون انکو نفع کرتا ہی **برم** یہ ببول کے درخت کا پھول ہی اسکا مزاج
قریب مزاج بہرامج کے ہی **بلخیہ** طبیعت مین قریب بہرامج اور برم کے ہی **سفرجل** اور **تفاح** بہی اور سیب کا پھول ان دونون کی
خوشبو سرد ہی اور دماغ اور نفس کی تقویت کرتی ہی **اترج** لیموے کلان کا پھول اسکی بو گرم ہی اور اسمین قبض اور حدت ہی اور جس دماغ کو
سردی کی ایذا پہنچی ہو اسکو نفع کرتا ہی اور جو ریاح کہ دماغ مین عارض ہو گئے ہون انکی تحلیل کرتا ہی **نارنج** گرم خشک ہی ریاح کی تحلیل
کرتا ہی اور اترج سے لطیف زیادہ ہی **لیمون** نیبو کا پھول اترج سے مشابہ ہی خوشبو مین اور اسکا اثر بھی جو دماغ مین اسکے سونگھنے سے ہوتا ہی

باب تینتیسواں طیب کے بیان مین اور جو اثر کہ بدن مین طیب کا ہوتا ہی

طیب سے مراد خوشبودار چیزون کی ہی جو سوا پھولون کے ہین ان سب مین قوی تر مشک کی بو ہی اور وہ درجہ سوم مین گرم خشک ہی اور لطف اور مقوی نفس کی ہی ان لوگون کی جنکے مزاج سرد ہون اور ضعیف اعضا کی تقویت کرتی ہی- اور اگر تھوڑی سی مشک زعفران ملاکر اور کافور داخل کرکے اسکی ناس لیجائے تو وہ کہ حادث ہونے کو اوراس دردسر کو منع کرتی ہی جو بلغم سے ہوتا ہی اور دماغ سرد کی تقویت کرتی ہی عنبر کا مزاج بھی گرم خشک ہی اور اسکا فعل اور اثر بھی قریب فعل مشک کے ہی جسوقت اسکے بخارات کی بو سونگھی جائے خواہ اسکی ناس لیجائے مگر قوت اسکی مشک کی قوت سے کم ہی زباد زرا سے سمجھو یہ ایک خوشبو ہی سرخ اور سیاہ رنگ کی تر اور گیلی ہوتی ہی اور ہندوستان کے کنارہ کے ملکون سے آتی ہی- دوسرے درجہ مین گرم ہی اسکی بو سے دماغ سرد کو جو ضعیف ہو فائدہ ہوتا ہی اوراس دماغ کو جسپر غلبہ سودا کا ہو اور قلب کی تقویت کرتا ہی **صندل** سپید صندل تیسرے درجہ مین سرد ہی دردسر کو فائدہ کرتا ہی اگر حرارت سے عارض ہوا ہو اور حرارت دماغ کی تبرید کرتا ہی اور منھ کو خوشبو کر دیتا ہی **کافور** تیسرے درجہ مین سرد خشک ہی اور دماغ گرم کی تبرید کرتا ہی اور جو دردسر حرارت سے ہو اسکو نفع کرتا ہی اگر سونگھا جائے خواہ کسی مناسب چیز کے ساتھ اسکی ناس لیجائے- قلب اور نفس کی تقویت کرتا ہی اگر ان دونون مین ضعف بسبب حرارت کے ہو- اگر کافور کا لیپ معدہ اور جگر گرم پر کیا جائے دونون کو نفع دیگا- اسی طرح اگر قیروطی مین کافور کو ملاکر اس شخص کے قلب پر یہ قیروطی یعنے ڈھیلا مرہم لگایا جائے جسکے قلب مین گرمی آگئی ہی اسکو بھی نفع دیگا- اگر کافور کھلایا یا پلایا جائے منی کو خشک کر دیتا اور شہوت جماع کو قطع کر دیتا ہی- اگر کافور کی ناس کچے خرمہ کے نچوڑے ہوے پانی مین پیسکر دیجائے نکسیر کو روک دیتا ہی **نباک** یہ چھلکے ببول کی جڑ کے مین سے آتے ہین اور خوشبو ہوتے ہین- مزاج نباک کا گرم خشک ہی اس دماغ کے مقوی ہی جسکو سردی کی ایذا پہونچی ہو- جلد بدن کو بھی صاف کر دیتی ہی جسوقت اسکی مالش کیجائے حمام مین بیٹھکر **عود** اس لکڑی کی چند قسمین ہوتی ہین مگر مجملی مزاج ہر قسم کا گرم خشک ہی اور اسکا سونگھنا اس رطوبت کو فائدہ کرتا ہی جو دماغ وغیرہ میں ہو اور دماغ اور نفس اور قلب کی تقویت کرتی ہی اور تمام اعضا باطنی کی تقویت کرتی ہی- بہترین اقسام اور زیادہ گرم مزاج عود ہندی ہی- اسکے بعد عود چینی ہی اگر پرانی ہوجائے لیکن اگر اسکی بو سے کپڑے کو یاسمین دھونی دینے سے خواہ اور طرح سے وہ کثیر الطحال کو مفید ہوتا ہی اور جگر کو **بسباسہ** جاوتری کا مزاج سرد ہی اور لطیف ہی اسمین تھوڑی سی حرارت ہی طحال اور جگر کو نفع کرتی ہی **سنبل** بالچھڑ پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہی اور اسمین تھوڑا سا قبض اور کسیقدر حدت بھی ہی لہذا معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہی جبکہ ان دونون عضو کو سردی سے کوئی ضرر پہونچے- اور جب دماغ مین کوئی مرض سردی اور تری سے پیدا ہوا ہو اسکو فائدہ کرتی ہی کہ اسمین گرمی اور خشکی پیدا کر دیتی ہی- اور جو مواد کہ دماغ سے بطرف شکم کے اترتے ہون انکو روک دیتی ہی اور پلکون کی باڑھ جنپر بال جمتے ہین انکو قابل روئیدگی بالون کے کر دیتی ہی اوران باڑھون کی تقویت بھی کرتی ہی **سکت** یہ ایک خوشبو ہی جسکو عصارہ آملہ سے خواہ عصارہ خرماے خام سے بناتے ہین- مزاج اسکا گرم خشک ہی اور قابض ہی معدہ کے واسطے اچھی چیز ہی دردسر پیدا کرتی ہی- جب اسکو شکم پر بطور لیپ کے لگائین حبس شکم کرتی ہی **قسط** کوٹ لکڑی جو دریائی اور سپید ہو گرم خشک ہی مگر قسط ہندی سے حرارت اسکی کم ہی استرخاے عصب یعنی پٹھہ کے ڈھیلے ہوجانے کو اور ہوام کی سمیت کو مفید ہی- خلاصہ یہ ہی کہ جملہ افاویہ یعنے خوشبو کی چیزین گرم خشک ہین اور لطیف ہین معدہ اور قلب اور دماغ کو نفع کرتی ہین اوران اعضا کی تقویت کرتی ہین مگر یہ سب چیزین دماغ کو بخارات سے بھر دیتی ہین اسکو جاننا چاہیے

باب چونتیسواں لباس کے بیان میں اور اسکے اقسام کا بیان اور جو فعل کہ لباس بدن میں کرتا ہے

ریشم کا کپڑا جب بدن پر ڈالا جاتا ہے بدن کو گرم کر دیتا ہے پھر جب دوبارہ ڈالا جائے پھر بدن کو گرم کر دیتا ہے ہاں اتنا فرق ہے کہ بعض قسم کپڑے کی گرمی کم ہے اور بعض کی زیادہ ہے لیکن کتان یعنے السی کی چھال سے جو کپڑا بنا جاتا ہے جب بدن پر اسکو ڈالتے ہیں پہلے تو بدن کو سرد کرتا ہے جیسا اگر دھلا ہوا ہو بدن میں چسپیدہ نہیں ہوتا۔ اور اگر گندمی اور استری کیا ہو یعنے کوٹا ہوا اور دیر تک بدن پر ٹھہرے اسوقت اسکی گرمی بدن کو تھوڑی سی پہونچیگی سنیبری قسم کتان کی (اور شاید کوہستان بغداد سے آتی ہو) بدن کو نرم کرتی ہے اور اعضا کی رطوبت بڑھاتی ہے قطنیہ یعنے جو کپڑے کے اقسام روئی سے بنائے جاتے ہیں انمیں سے جو کپڑا زیادہ نرم ہے بدن میں گرمی اس سے زیادہ پہونچتی ہے اسلیے کہ نرم کپڑا زیادہ چسپیدہ ہوجاتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے اور باوجود اس کے بدن کو نرم کرتا ہے اور جلد بدن کو ابھار دیتا ہے اسی واسطے مناسب ہے کہ نرم کپڑا روئی کا جاڑوں میں پہنا جائے ثیاب خشنہ یعنے کھردرے کپڑے سے جو نرم اور چکنے نہوں بہت گرمی بدن کو پہونچاتے ہیں اور باوجود کم گرمی پہونچانے کے بدن کو سخت اور درشت اور جلد بدن کو سخت کر دیتے ہیں۔ جو کپڑا کہ نرم بھی ہو اور اسمیں روئین بھی ہوں جیسے مخمل وغیرہ پس جسقدر اسکے روئین بڑے ہوں اور لانبے ہونگے اسمیں بدن کے گرم کرنے کی قوت زیادہ ہوگی۔ اسی وجہ سے ایسے کپڑے جاڑوں کی عمدہ پوشاک تجویز کیے گئے اسلیے کہ ایسے کپڑے بدن سے خوب چپٹ جاتے ہیں۔ اور جو نرم کپڑا چکنا اور صاف ہو کہ بدن سے چپٹا ہو اور نہ اسکی بناوٹ گھنی ہو جس سے کپڑا سفت ہو جاتا ہے (جیسے ململ اور تنزیب) ایسا کپڑا گرمی بدن میں کم پہونچاتا ہے اور گرمیوں کے پہننے کے قابل ہے۔ اور جسقدر روئی کے روئین نرم کرکے اسکا سوت بنایا جائے یعنے خوب دھنی ہوئی روئی کے سوت کا کپڑا بنایا جائے اسیقدر اسکی گرمی بدن کو زیادہ پہونچیگی اور جلد بدن کو ویسا ہی کپڑا زیادہ نرم کریگا ثیاب صوف اونی کپڑے بدن کو گرمی اور خشکی پہونچاتے ہیں اور اعضاے بدن کو سخت کرتے ہیں خصوصا جو کپڑا بالوں سے بنا جائے جیسے کمل وغیرہ مرغزی وہ کپڑا جو بھیڑ کے بچہ کے زرد زرد روئیں سے بنا جائے جو پیدایش بچہ کے بالوں کے نیچے نکلتے ہیں۔ یہ پشمینہ گرم ہے اور بدن میں تسکین اور آرام دہی کرتا ہے اسلیے کہ اسمین نرمی زیادہ ہے اور خوب بدن سے چپٹ جاتا ہے اور جلد کو کھردری نہیں کرتا ہے۔ پشت کی تقویت کر دیتا ہے اور گردہ کو گرم کرتا ہے ابریشمیہ ریشمی کپڑے کا مزاج معتدل ہے بدن کو گرم نہیں کرتے اور جاڑوں کی سردی مثل روئی کے دفع کر دیتے ہیں خز (قدیم زمانہ میں اس کپڑے کو کہتے تھے جو ریشم اور پشم اور قز سے بنا جاتا تھا اور خز خالص ہی مرغزی ہے جو اوپر آچکا ہے اور اب جدید اصطلاح میں پوستین ایک حیوان کی ہے جو سمور سے چھوٹا ہوتا ہے اور یہاں مراد وہی قدیم اصطلاح ہوگی) یہ لباس گرم ہے بدن میں نرمی پیدا کرتا ہے اور پشت کو اور گردن کو نفع کرتا ہے فراء جمع فرو کی ہے حمار وحشی کو کہتے ہیں (شاید یہ بھی پوستین کے طور پر ہو) اسکے افعال مختلف ہوتے ہیں بحسب اختلاف اسی حیوان کے جسکے جسم سے اسکو لیا ہو سمور یہ ایک جانور بلی کے مشابہ ہوتا ہے۔ افضل فرو کی اقسام میں پوست سمور کی ہے گرمی بدن کو زیادہ پہونچاتی ہے فراء الثعلب لومڑی کی پوست زیادہ گرم ہے اور جاڑوں کی سردائی میں سب سے زیادہ قوی ہے فنک تام کو کہتے ہیں سمور سے اسکی گرمی کمتر ہے اور ایسے بدن کے مناسب ہے جو معتدل ہوں بسبب اپنے سبک ہونے کے فراء عدا اور حملان کا بھیڑ کے بچے اور بکری کے بچوں کی پوستین گرم اور نرم ہے اور بچہ یکسالہ کی گرمی زیادہ قوی ہے اور پشت اور گردہ کو زیادہ بہتر ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنکا بیان ہمکو سونگھنے اور پہننے والی چیزوں میں کرنا تھا۔ اب ہم ان امور کا بیان شروع کرتے ہیں جو ان اشیا کے بعد وہ بھی انھیں اقسام میں سے ہیں جو امور غیر طبعی ہیں اور

نوم اور یقظہ یعنے خواب و بیداری اور فعل انکا بدن میں ہوتا ہے

باب پینتیسواں خواب اور بیداری کا بیان اور جو فعل بدن انسان مین ہوتا ہو اُسکا بیان

جب ہمنے کھانے پینے والی چیزون کا حال بیان کر دیا اب اس باب مین خواب اور بیداری کا حال ہم لکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونون تابع انھین اشیا کے ہین جو خوردنی اور نوشیدنی کے اقسام سے بیان ہوئی ہین - مین کہتا ہون کہ نیند کی ایک قسم طبیعی ہو اور ایک قسم خارج از طبیعت ہو اُسی کو سبات کہتے ہین جو بیماری کی قسم ہو - اور ہم یہان پر نوم طبیعی کا بیان کرینگے اسلیے کہ یہ مقام ایسا نہین ہو کہ جو چیزین طبیعت سے خارج ہین اُنکا بیان کیا جاوے - خواب طبیعی بسبب رطوبت معتدل دماغ کے پیدا ہوتا ہو وہ رطوبت جو بہم بخارات اور اچھے اور صاف بخارات تمام بدن سے دماغ کی طرف چڑھتے ہون - اور یہی سبب ہو کہ جسوقت غذا کھائی جاتی ہو اور اُسکے بخارات رطب دماغ کو چڑھتے ہین ہمارے بدن مین ایک طرح کا کسل اور ماندگی اور نیند سی آنکھون مین بھر جاتی ہو اور جی چاہتا ہو کہ سو رہیں طبیعت جو مدبر بدن ہو اُسنے (بحکم اپنے خالق کے) نیند کو بدن مین دو سبب سے تجویز کیا ہو ایک تو یہ کہ دماغ اور حواس خمسہ کو سوتے وقت سکون اور آرام اور راحت ملے اُس کلال اور تھکن سے جو حالت بیداری مین حرکات کثیرہ کی وجہ سے عارض ہوتی ہو - اور اسی وجہ سے افعال نفسانیہ سب کے سب بروقت خواب کے ٹھہر جاتے ہین اور موقوف ہو جاتے ہین اسکا سبب یہ ہو کہ آدمی آنکھ سے کچھ نہین دیکھتا اور نہ کانون سے سنتا ہو اور سونگھنا اور سننا اور چکھنا اور چھونے سے کچھ دریافت کرنا اور حرکت ارادی کرنے کا فعل بھی بروقت خواب کے برطرف ہو جاتا ہو لیکن افعال حیوانی اور افعال طبیعی وہ سب بدستور اپنے حال پر سوتے وقت بھی جاری اور برقرار رہتے ہین - اسکا بیان یہ ہو کہ آدمی کو تنفس یعنی سانس لینا جو فعل حیوانی ہو اور غذا کو جزو بدن کر لینا جو فعل طبیعی ہو یہ سوتے وقت نہیں موقوف ہوتا ہو اور اسکا ثبوت رگون کی حرکت اور بخوبی ہضم ہو جانے غذا سے اور ظاہری سانس سے بروقت سونے کے ہو - دوسرا سبب نیند کو تجویز کرنے کا طبیعت نے یہ قرار دیا ہو کہ نیند سے ہضم غذا کا اور اخلاط کا نضج اور پختہ ہوتا ہو - اور اسکی وجہ یہ ہو کہ حرارت غریزی اور اصلی جو بدن مین ہو بروقت خواب کے اندر بدن کے داخل ہو جاتی ہو - تاکہ غذا کو ہضم کر دے اور اخلاط کو درست اور اچھا کر دے - اور یہی سبب ہو کہ جاڑون مین رات کے بڑے ہونے سے چونکہ آدمی زیادہ سوتا ہو اور بے ایذا نیند آتی ہو غذا خوب ہضم ہوتی ہو - اس بات کی دلیل کہ سوتے وقت حرارت غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہو یہ ہو کہ ہمکو بروقت سونے کے اوڑھنے کی حاجت ہوتی ہو جو بیرون جسم کے سردی پر دلیل ہو - اور یہ بھی اسی کی دلیل ہو کہ جب آدمی زیادہ سوتا ہو اطراف بدن مثلاً ہاتھ پانون سرد ہو جاتے ہین اور خون انمین سے کم ہو جاتا ہو اکثر جسم خون کا کم ہو جانا بھی اسی سے ہو کہ حرارت غریزی جس مقام پر کم اور بیش ہوتی ہو اُسی جگہ خون بھی زیادہ اور کم ہوتا ہو کہ خون بمنزلہ مرکب اور سواری کے ہو واسطے حرارت غریزی کے لیکن بروقت بیداری اور جاگنے کے ہمکو کچھ زیادہ احتیاج سر ڈھانپنے اور اوڑھنے کی نہین ہوتی - نیند کا فعل بدن مین دو وجہون سے مختلف ہوتا ہو - ایک تو زمانہ اور وقت سونے کا جسقدر ہو - دوسری مقدار بادہ نوم اور کیفیت سے اُسکے مادہ کے یا خود نیند کی کیفیت سے - مقدار زمانہ خواب سے اختلاف اُسکے اثر مین یون ہوتا ہو کہ زیادہ دیر تک سونے سے قوت نفسانی بدن کی ڈھیلی اور ضعیف ہو جاتی ہو اور بدن مین سردی اور تری پیدا ہوتی ہو اور بلغم بڑھ جاتا ہو اور حرارت غریزی بھی ضعیف ہوتی ہو اکثر جسم نیند کا زمانہ زیادہ اور کم اور معتدل کا اندازہ بھی ہر ایک بدن کے سن اور مزاج کی نظر سے مختلف ہو اور صحت اور مرض کی راہ سے اسکے زمانہ کا اعتدال مختلف ہوتا ہو جسکے واسطے عام قاعدہ آج تک میری نظر سے کسی کتاب طب مین نہین گذرا ہو اور جسقدر اسکا ضبط کرنا ضروری ہو اُسیقدر دشوار بھی ہو - مگر بعض اہل تجربہ اور صاحب تمیز سے اور خود اپنے تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہو کہ صحیح اور معتدل مزاج

آدمی کو ہوتا ہے اسے زمانہ شباب سے تا آخر شباب اور بعض کا قول ہے کہ اس وقت سے پینتیس برس کی عمر تک ہے۔ اور رات دن میں آٹھ گھنٹے یعنے تین پہر کا سونا
زمانہ معتدل ہے اور اسکے بعد چھ گھنٹے کا زمانہ [illegible] کا ہوتا ہے اور اسی کو ہم مناسب قرار دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ قوی آدمی خواہ بہت کمزور آدمی کا
زمانہ اعتدال خواب کا [illegible] کے حساب سے کہ تین گھنٹا چاہئے اور بیماروں کی یہ صورت ہے کہ بعض امراض میں سونا بہتر ہے اور کی جگہ ہے اسکی
تفصیل امراض کے بیان میں کیجائیگی **متن** معتدل مقدار زمانہ خواب کی غذا کو ہضم کرتی ہے اور بدن میں گرمی معتدل پیدا کرتی ہے جیسے
[illegible] کی شاخیں ہری بھری ہو کر بوجھل ہو جاتی ہیں **مترجم** چونکہ یہ بیان فوائد خواب معتدل کا ہے لہذا نقل [illegible] کا ترجمہ بہ تکلف
کرنا پڑا اسلیے کہ تعلق کے مادہ میں ایک محاورہ یہ بھی ہے کہ ثقل العرفج ان بردت عیدانه اسکا حاصل یہ ہے کہ شاخہائے درخت شادابی سے
بوجھل ہو گئیں [illegible] **متن** [illegible] کو خواب معتدل دور کر دیتا ہے اور لغت یعنی تھوکنے اور کھنکھارنے پر قوت دیتا ہے اور
نفس طبعی یعنے وہ قوت جسمیں آدمی نباتات کے شریک ہے اسکو قوی کرتا ہے اور حرارت غریزی کو زیادہ کرتا ہے۔ اور اخلاط میں جودت پیدا
کرتا ہے اور جو اعضائے بدنی کھنچ گئے ہوں اور بوجہ تمدد کے انمیں سختی آگئی ہو انکو نرم اور ڈھیلا کر دیتا ہے۔ ذہن کو صاف کر دیتا ہے اور فکر
اور رائے میں جودت یعنی خوبی پیدا کرتا ہے۔ اگر نیند زمانہ معتدل سے کم ہو تو اس سے ضعف نفس اور ضعف طبیعت اور کمی ہضم اور خشکی بدن کا
پیدا ہوتی ہے۔ نیند کا وہ فعل جو بسبب اس مادہ کے مخالف ہوتا ہے [illegible] سونے والے کے بدن میں نیند [illegible] ہے۔ اسکی یہ صورت ہے کہ اگر نیند
ایسے شخص کو آئے کہ اسکے معدہ میں غذا سے ہضم ناشدہ موجود ہو خواہ کوئی اور مادہ کہ ہضم اسکا ہوا ہو اور اس مادہ کی مقدار بہ نسبت
قوت ہاضمہ بدن کے زیادہ ہو اور حرارت غریزی سب کی سب بوقت خواب کے اندر بدن کے داخل ہو جانے کے واسطے نضج دینے اور
پختہ کرنے اسی مادہ کے اور ہضم کرنے غذا کے پس یہ مادہ اسی حرارت غریزی پر غالب آئیگا اسلیے کہ وہ حرارت اتنی نہیں ہے کہ اتنے
زیادہ مادہ کو کافی اور وافی ہو پس یہ مادہ اس حرارت کو بجھا دیگا (یعنے موت واقع ہوگی) جس طرح کہ ابتدائے [illegible] حمیات بلغمیہ یعنی ان تپوں کی
ابتدا میں ایسا ہی ضرر خواب کا ہوتا ہے جو باری باری وقت سے آتی ہوں اسی واسطے جو لوگ زیادہ خورش رکھتے ہیں انکو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تک
کسیقدر غذا اسکے معدہ سے نیچے اتر نہ جائے ہرگز نہ سوئیں۔ اور تپ کے بیمار کو حکم دیا جاتا ہے کہ بروقت تپ کی باری کے سونے نہ پائے۔
اگر بدن کسیکا خالی ہو اور اسمیں کسیقدر غذا نہواور نہ آئے اسوقت یہ خرابی ہوگی کہ حرارت غریزی جو اندر پہونچی ہے جسقدر رطوبات
اصلی بدن میں ہیں انکی طرف رخ کریگی اور انکو خشک کر دیگی اور فنا کر دیگی اور پھر خود بھی حرارت غریزی بھی ضعیف ہو جائیگی اپنے مادہ
نہ پہنچنے سے خود ہی رطوبات بدنی میں اسی وجہ سے بدن سرد ہو جائیگا۔ اور اگر بدن میں مادہ اور غذا کی مقدار معتدل ہے اور نیند بھی
معتدل ہے تو اسوقت حرارت غریزی اندر بدن کے داخل ہوکر اسی مادہ کو نضج دیگی اور اسی غذا کو ہضم کر دیگی اور بدن کو گرم کریگی اور
رطوبت بدن میں پیدا کریگی اور بدن کی تری اور تازگی اور فربہی بڑھائیگی۔ یہی فعل نیند کا بدن میں آدمی کے ہوتا ہے جو بیان ہوا **الیقظہ**
بیداری اور جاگنا اسکا حال یہ ہے کہ ایک بیداری تو برا طبیعت انسانی کے ہوتی ہے اور یہ وہ بیداری ہے جو بہ ارادہ اور قصد طبعی انسان کے
واقع ہو۔ اور ایک بیداری وہ ہے جو خارج امر طبعی انسان سے ہو جیسے ارق یعنے شب کو زیادہ جاگنا اور نہ سونا اور سہر یعنی رات کو نیند کا
نہ آنا جو ایک مرض ہے اور ہم اس بیداری کو جو خارج طبیعت سے ہے آئندہ ابواب میں اس جگہ پر بیان کرینگے جہاں پر اسباب امراض کا
بیان ہوگا۔ بیداری جو برا طبیعت کے ہے اسکا اثر یہ ہے کہ بدن کو ڈھیلا کرتی ہے اور قوتہائے طبعیہ کو بھی ڈھیلا کرتی ہے اور نفسانی قوتوں کو
قوی کرتی ہے اسلیے کہ جاگتے وقت حرارت غریزی اور اصلی حرارت بدن کے باہر جاتی ہے اور اسی کی وجہ سے حس اور حرکت کی قوتیں نفسانی میں

قوی ہو جاتی ہین لیکن بیداری اندرون جسم کو سرد اور ظاہر بدن کو گرم کرتی ہی اور ظاہر بدن مین خشکی بھی پیدا کرتی ہی۔ اگر کوئی آدمی ہمیشہ جاگنے کی مداومت یہان تک کرے کہ مرض سرسعی بیداری مفرط مین مبتلا ہو جائے یہ بیداری اُسکے بدن کی گرمی کو زیادہ کریگی اور خشکی بھی لائیگی اور سحہ بدن یعنے اندازاور رد پ کو بگاڑ دیگی اور آنکھوں مین حلقے پڑ جائینگے

باب چھتیسوان جماع کے بیان مین اور جو اثر جماع کا بدن مین ہوتا ہی

جماع کا بیان بھی امور غیر طبیعی کے ذکر مین بعد بیان خواب اور بیداری کیا جاتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ جماع داخل ہی اُن استفراغات مین جو طبیعی ہین یعنے جو چیزین بدن سے بطور طبیعت کے خارج ہوتی ہین اُنہین سے چونکہ منی کا خروج بھی ایک قسم کا خروج طبیعی ایسا ہی جسکا آدمی بشرط حفظ صحت کے محتاج ہی۔ اگرچہ طبیعت نے منی کے خروج کو بدن سے اسواسطے مقرر کیا ہی تاکہ انعقاد نطفہ سے بقار نوع حیوان جیسے انسان اور ہر انسان کی رہے۔ اسی ہم کہتے ہین کہ جماع کو طبیعت نے فقط واسطے تناسل یعنی نسل قائم رہنے اور ہر نوع حیوان کی باقی رہنے کی غرض سے تجویز کیا ہی اور اسواسطے کہ اُسکی موجودگی مین نسل کے جاری رہنے سے اتصال رہے اور مقطوع النسل ہوکر نابود ہو جائے کوئی قسم حیوان کی لیس گر یا نسل ہر ایک حیوان کی عوض اُس حیوان کے باقی رہتی ہی جو مرجاتا ہی اور ہلاک ہو جاتا ہی اور اسی وجہ سے جماع مین لذت بھی رکھی گئی تاکہ حیوان کو جماع کے استعمال پر رغبت اور خواہش بھی ہو اور اسی لذت کے ہونے سے اس فعل کے تمام پر رغبت جائے۔ میری مراد تمام ہونے سے فعل کے بیان فعل نسل سے ہی اسلیے کہ عام آدمیون کی غرض جماع کرنے سے فقط یہی لذت ہوتی ہی اور کمتر ایسے لوگ ہین جنکی غرض جماع سے بقائے نسل ہوتی ہی۔ رہے اور حیوان جو ناطق نہین ہین اُنکی غرض جماع سے فقط یہی لذت ہوتی ہی۔ اور طبیعت نے مادہ نسل منی کو مقرر کیا ہی جو ایک فضلہ منجملہ فضلات اسے بدن کے ہی اور اسی منی کو اطراف اوعیہ منی کے یعنی اُن مقامات کی طرف جنمین منی رہتی ہی بھیجی اور اُنھین مقامات مین منی کو بطور ذخیرہ کے مہیا اور فراہم کر دیا تاکہ اسکے نکلنے سے نسل قائم رہے۔ اِس فضلہ کو بطور ذخیرہ کے محفوظ رکھنا اسکی مصلحت یہ ہی کہ منی مثل دیگر فضول بیکار کے ایسی چیز نہین ہی کہ طبیعت بدنی کو اُسکی کوئی حاجت نہو جیسے رینٹھ اور تھوک اور پسینا پیشاب وغیرہ بلکہ منی افضل چیز ہی جو ہر بدن سے اور نہایت اچھی چیز ہی۔ اور جالینوس نے بھی اپنی کتاب حفظ صحت مین کہا ہی کہ غالب جوہر منی یہ جز ہوائی ہی پس مزاج اسکا گرم تر ہی اسلیے کہ منی کی پیدایش اُس خون سے ہوتی ہی جو صاف اور خالص ہی جس سے تمام اعضا اصلی بدن کے غذا پاتے ہین اور مزاج ایسے اچھے خون کا گرم تر ہی۔ یہی وجہ ہی کہ جب آدمی زیادہ حد سے منی کے اخراج مین گذر جاتا ہی اور زیادہ اخراج منی کا کسی ذریعہ سے کیون نہو کرتا ہی اُسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہی اور شکستہ ہو جاتی ہی اور بدن اُسکا خشک ہو جاتا ہی اور رعشہ یعنے تھرتھری اُسکے بدن مین پیدا ہوتی ہی۔ حالانکہ بدن انسان سے بذریعہ فصد وغیرہ کے بہت سی مقدار دو چند چار چند سے بھی زیادہ خون کی اسقدر نکالی جاتی ہی کہ اسقدر منی بدن سے نکالنی اگرچہ ممکن ہی مگر نکالی نہین جاتی اور پھر باوجود اسقدر زائد خون کے نکالنے کے ایسا ضعف اور یہ خرابی بدن انسان مین نہین آتی اور نہ اسقدر کمی قوت کی ہوتی ہی جتنی کمی قوت کی آدمی کو بروقت جماع کے فارغ ہونے سے پیدا ہوتی ہی جب کہ زیادہ حد سے اخراج منی کا بوجہ کثرت جماع کے کرے اور یہی دلیل اس دعوی کی ہی کہ منی افضل اشیاے موجودہ بدن انسان اور عمدہ سب چیزون کی ہی اسلیے کہ اسی کی وجہ سے قوام اور برقرار رہنا اعضاے اصلیہ کا ہی اور اسکی توضیح پھر یون ہی کہ طبیعت نے جس وقت اُس مادہ منی کو جو اُنثیین مین ہی خارج کیا اور پھر آدمی نے زیادہ حد سے جماع کا استعمال کیا اب طبیعت کو حاجت اسکی ہوگی کہ اسی مادہ کو اُن آلات سے جو انثیین سے اوپر مستعد اور آمادہ منی کی پیدایش پر ہوتے ہین اور وہان جوہر منی کی خواہ مادہ منی کی پیدایش ہوتی ہی

وہان سے اس مادہ کو طبیعت کھینچ کر انثیین تک لائے اور انثیین ہی اُس مادہ مین نضج دے اور اسکو اچھی منی بنادے پس بروقت زیادہ
کرنے جماع کے آلات منی اور انثیین کو حاجت اسکی ہوگی کہ اُسی مادہ کو سب کرے جو مستعد اور مہیا ہوا تھا اس غرض کے واسطے کہ غذا اعضائے
اصلی کی بنے جب یہ موجود اور مہیا غذا اُنکی یعنی اعضائے اصلی کی ... کھینچ گئی اور باقی نہ رہی تب وہی اچھا اور عمدہ خون کھینچیگا جو بطرف
طبیعت اعضائے اصلی کے غذا ہونے کو تبدیل ہوتا تھا اور بدل جاتا تھا اب وہ اعضائے اصلی اس خون کو بنائینگے جس سے اپنی غذا پوری کرین
اور یہ بھی ایک ثبوت کامل اسی کا ہے کہ اکثر آدمی جب زیادہ حد سے جماع کرتے ہین آخر بجائے منی کے خون کا انزال ہوتا ہے مترجم اور سبب
یہی ہے کہ خون انثیین مین آکر اتنا نہیں ٹھہرنے پاتا ہے کہ طبیعت اسکو پوری شکل منی کی طرف پھیر دے بوجہ کثرت جماع پیہم کے یا بوجہ ضعف
قوت مغیرہ انثیین کے جو کثرت استعمال جماع سے پیدا ہوتی ہے لہذا خون کا انزال ہوتا ہے متن جب ایسی بات ہے کہ غذا سے اعضائے اصلی کو
نملے واجب ہوا کہ قوت گھٹ جائے اور ساقط ہو جائے - بقراط اور جالینوس اور انکے گروہ اور تابعین کی یہ رائے ہے کہ جماع بھی ایک سبب
اسباب داخلی سے ہے دربارۂ حفظ صحت کے مراد یہ ہے کہ جتنے اسباب حفظ صحت کے ہین اُنہین جماع بھی داخل ہے - اور ایک قوم اطبا نے کہا ہے کہ یہ بات
دراصل صحیح نہیں ہے بلکہ جماع حفظ صحت کے اسباب مین داخل نہین ہے - مگر ان سب لوگون کا قول درست نہین ہے لیعنے نہ قول فریق اول مثل
بقراط وغیرہ اور نہ قول دوم جو رد قول بقراط کرتے ہیں - بلکہ قول فیصل یہ ہے کہ جماع منجملہ اُن اسباب کے ہے جس سے بدن مین کسی قسم کا تغیر
آجاتا ہے پس جو شخص استعمال جماع کا مناسب طور پر بروقت حاجت کے کرے ایسا جماع حفظ صحت کریگا اور اگر جماع کا استعمال نامناسب اور
بیجا طور سے کرے یہی جماع مرض پیدا کریگا - اور اسکا بیان یہ ہے کہ جس طرح اور اخلاط بمنزلہ فضول کے بدن مین ہین کہ انھین فضول سے قوام
ثبات بدن کا ہوتا ہے اور اُن فضول لیعنے اخلاط کے واسطے اوعیہ لیعنے ظرف اور گھر بدن مین بنائے گئے ہین پھر جسوقت یہی اخلاط بڑھ جائین
خواہ مقدار مناسب سے گھٹ جائین یہ کمی بیشی بدن کو مضر ہوتی ہے - اسی طرح منی بھی اگر زیادہ ہو جائے خواہ مقدار مناسب سے کم ہو جائے
بدن کو ضرر پہونچائیگی - اسی واسطے طبیعت محتاج منی کے نکال دینے کی بذریعہ جماع اُسوقت ہوتی ہے جب منی کی مقدار زیادہ مقدار مناسب سے ہو
جس طرح طبیعت کو اور فضول اور اخلاط کے نکالنے کی حاجت ہوتی ہے - تا اینکہ بیشتر طبیعت منی کو بطرف خارج بدن کے بدون جماع کے بھی
بطور احتلام کے خارج کر دیتی ہے اگر طبیعت مین اتنی قوت ہے کہ اُسکو خارج کر سکے - احتلام لیعنے خواب مین نہانے کی حاجت ہونی انزال ہو جانے سے
یہ اُسوقت ہوتا ہے جب وہ رطوبت زیادہ ہو جائے جو کہ بجائے عنصر لیعنے مادہ کے جوہر منی کے واسطے ہے اور زیادتی کے ہمراہ اس رطوبت مین
زیادہ گرمی بھی آجائے اب اسوقت اسکو طبیعت بطرف اُن مجاری اور راہون کے دفع کرتی ہے جدھر سے منی کی آمد ہے اور ان راہون سے
بطرف انثیین کے اور وہان سے بطرف خارج کے دفع کر دیتی ہے پس اسی کا نام احتلام ہے - اور یہی سبب ہے کہ جب یہ فضلہ لیعنی منی مقدار سے
زیادہ ہو جائے اور منی کے اوعیہ لیعنے ظروف مین بکثرت بھرا رہے اور بذریعہ جماع کے آدمی اُسے خارج نہ کرے اور نہ طبیعت کو اتنی قدرت
اور توانائی ہو کہ اُسے بذریعہ احتلام کے نکال سکے دونون جانب لیعنے دونون پٹھون مین درد اور تمدد لیعنے کھچاو دونون خاصرہ لیعنی تہیگاہ
دونون طرف پیدا ہوگا اور تمام بدن مین گرانی اور بوجھ معلوم ہوگا - اور کبھی منی مین گرمی بحالت موجودگی منی کے اوعیہ لیعنی ظروف منی مین
آجاتی ہے لہذا تپ پیدا ہوتی ہے اس طرح پر کہ ایک عضو کو گرم کرکے پھر دوسرے عضو کو گرم کرتی ہے اور اسی طرح گرمی بڑھتے بڑھتے تمام اعضائے
بدن گرم ہو کر تپ پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ قلب مین بھی حرارت پیدا ہوتی ہے اور چونکہ اُسکے بخارات پیہم دماغ تک چڑھتے ہین لہذا امراض ردی
اور خراب پیدا کرتے ہین اسی وجہ سے اگر کوئی آدمی اُسوقت جماع کرے جب اسکی حاجت ہو لیعنے جسوقت یہ فضلہ بکثرت اوعیہ منی مین جمع ہو جائے

اور شخص مذکور ایک قسم کا دغدغہ یعنے سرسراہٹ اور بوجھ سا بدن مین خواہ مقام معلوم مین پائے ایسے وقت جماع کرنے سے فوراً ایکی سبکی اپنے
بدن مین اور نشاط یعنی فرحت اور دلخوش ہونا اور قوت اپنے بدن مین پائیگا اور نہایت لذت تا زمانہ مجامعت اسکو باقی رہیگی اور ایسے
وقت اسکو شہوت جماع بڑھتی رہیگی پھر جب انزال منی سے جو کچھ اوعیہ منی مین تھا نکلجائیگا انھین اوعیہ اور ظروف منی مین اور حصہ منی کا
اوپر کے مقامات سے کھنچ کر آئیگا - اور یہ بھی ہے کہ اگر استعمال جماع کا سروقت جیسا چاہیے اسی طرح کریگا فکر اور تشویش اسکی دور ہوجائیگی اور
غصہ اسکا کم ہوجائیگا اور مرض مالیخولیا کو پوری منفعت پہونچیگی - اور یہی جماع مناسب کبھی امراض بلغمی کو مفید ہوتا ہے اور کثرت احتلام کو
فائدہ کرتا ہے اور اشتہا کو قوی کرتا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ جب فوائد جماع کے اتنے ہیں پس جماع مناسب بھی ایک سبب اسباب حفظ صحت سے
ہوا اور بعض بیماریون کا علاج بھی اس سے کرکے شفا یابی ہوتی ہے اگر بطور مناسب استعمال اسکا ہو اور اگر نامناسب طور پر کیا جائے ایک
سبب مرض پیدا کرنے والا بھی ہوگا منجملہ اُن اسباب کے جو بدن مین امراض پیدا کرتے ہین - جماع بدن مین سردی اور خشکی پیدا کرتا ہے جسوقت
اسکا زیادہ استعمال کیا جائے اور کبھی گرمی بھی بدن مین پیدا کرتا ہے بسبب کثرت حرکت کے جو بروقت جماع کے ہوتی ہے - جماع کا اثر بدن مین
تین طرح کے اسباب سے مختلف ہوتا ہے - ایک تو وہ امور ہین جو امر طبیعی ہین - دوسرے وہ امور جو طبیعی نہین تیسرے وہ امور جو طبیعی امر سے
خارج ہین - جو اختلاف کہ اثر فعل جماع کا امور طبیعی کی وجہ سے ہوتا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ اگر جماع کا استعمال کرنے والا کم سن یا جوان ہو
اور مزاج اُسکا گرم تر ہو اور مزاج اُسکے انثیین کا بھی گرم تر ہو اور بدن اُسکا تیار رنگ بدن میں سرخی اور زردی اچھی کھلی ہوئی رکھتا ہو
اور منی بھی اُسکے بدن مین زیادہ پیدا ہوتی ہو اور قوت بھی اُسکی قوی ہو اور بدن اُسکا صحیح بھی ہو اور جماع کے کرنے مین حد سے زیادتی بھی
نہ کرے ایسا جماع ایسے شخص کی حرارت اصلی کی درستی اور تعدیل کریگا اور اُسی حرارت کو قوی کردیگا اور اسی وجہ سے اُسکے بدن مین سبکی
پیدا ہوگی اور نشاط اور فرحت اور سرور پیدا کریگا اور رنج ملال اور فکر دور کردیگا اور حدت خواہ تیزی مزاج کو اور غضب یعنی غصہ کو ٹھہرا دیگا
اور ایسے مزاج کا آدمی اگر زیادہ بھی مرتکب جماع کا ہوگا اُسکو چندان ضرر کثیر نہ پہونچیگا اور جب ایسا آدمی ترک جماع کریگا اور اتنے زمانہ تک
چھوڑ دیگا کہ منی اپنے اوعیہ اور ظروف مین زیادہ ہو جائے اسکی دونون جانب یعنی چڈھون مین درد پیدا کریگا اور دونون انثیین مین بھی
ترک جماع سے درد ہوگا اور تمدد یعنے کھچاو بھی ہمراہ درد کے رہیگا اور نشاط مین کمی بدن مین کسل اور ماندگی اور کند ذہنی اور سر مین گرانی تاریکی چشم
اور بدن کے جوڑ جوڑ کا ٹوٹنا اور قلق دل تنگی اشتہائے طعام مین کمی پیدا ہوگی - اور کبھی اگر زیادہ مدت بڑھے تپ آجایا کریگی بلکہ بیشتر وسواس
سوداوی بھی عارض ہوگا - اسلیے کہ بخارات ایسے منی کے جسمین بوجہ دیر تک فراہم رہنے کے حدت آگئی ہے بطرف سر کے چڑھتے ہین - اور کبھی
منی اتنی زیادہ ہوکر متراکم یعنے بستہ اور منجمد ہو جائیگی پس بدن مین سردی پیدا کریگا - اور کبھی خفقان فواد یعنے معدہ کے منہ مین پھڑک
اور سینہ مین خشکی پیدا ہوگی - بیشتر دوار یعنے گھمنی کا مرض بھی عارض ہوگا - لیکن اگر مزاج بدنی کسیکا سرد خشک ہو اور انثیین کا مزاج بھی
اسی طرح سرد خشک ہو اور بدن نحیف اور لاغر ہو اور رنگ بدن کا سبز خواہ سپید یا زرد ہو اور منی اُسکے بدن مین تھوڑی ہو ایسا آدمی اگر استعمال
جماع کریگا اسکے بدن مین سردی پیدا کریگا اور اسکی حرارت غریزی کو ضعیف کردیگا اور بدن کو ڈھیلا اور سست کردیگا اور پٹھہ کو ضعیف اور کمزور کریگا
اور اُسی بدن مین رعدہ یعنے تھرتھری اور ذبول نفس یعنے سانس کی آمد شد مین کمزوری اور نقاہت اور خفقان اور سقوط اشتہائے طعام
پیدا کریگا اور جو بیماریان یبوست اور خشکی سے پیدا ہوتی ہین آنکو اور مفاصل کے اقسام درد اور سینہ کے امراض اور پھیپھڑے کے پیدا کریگا -
اور ایسا آدمی ہمیشہ اگر جماع کرتا رہے بدن اُسکا بہت لاغر ہو جائیگا اور خشکی اُسکے بدن مین آجائیگی اور تشنج یعنے اینٹھ جانا خواہ اکڑ جانا

پیدا ہوگا۔ اسی واسطے ایسے شخص کو چاہیے کہ جماع سے احتراز کرے اور اُدھر کو اپنی طبیعت ہی نہ لیجائے جیسے عولی ہوئی ہیر ہو۔ اور اگر تندی
شہوت کی اُسکو بیچین کرے اور ضبط نہ کر سکے لیس چاہیے کہ تھوڑی مقدار جماع کی استعمال کرے لیکن جسکا مزاج بدنی سرد تر ہو خواہ
گرم خشک ہو ایسے آدمی کو مناسب ہے کہ بہت استعمال جماع کا نہ کرے اور بکثرت استعمال نہ کرے اسلیے کہ ایسے لوگوں کو جماع بہت مضر ہوتا ہے
لیکن جسکا مزاج سرد تر ہے اُسکو یہ ضرر ہوئیگا کہ حرارت غریزی اُسکے بدن میں بستہ اور بجھ جائیگی اور پٹھے بدن کے ڈھیلے ہو جائینگے۔ اور گرم
خشک مزاج والے کو یہ مضرت پہونچیگی کہ اُسکا بدن سوکھ جائیگا اور جلد بدن میں تحولت یعنے کھر کھرا پن آجائیگا اور آنکھوں میں حلقہ پڑجائینگے
چہرہ سوتا ہوا سا محسوس ہوگا رونق ہوجائیگا اور یہی سب خرابیاں جو لوازم سے یبوست مزاج کی ہین پیدا ہوگی۔ اختلاف اثر او فعل جماع کا
بسبب اُن امور کے جو طبیعی نہین ہین مگر مخالف طبیعت کے بھی نہیں اُسکا بیان یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص استعمال جماع کا ایسی حالت مین کرے
کہ اُسکا بدن غذا یا پینے والی چیزون سے بھرا ہوا ہے بدن میں یہ جماع ضعف لائیگا اور پٹھے اُسکے ڈھیلے مسترخی ہو جائینگے اور دونو گھٹنون مین
درد پیدا ہوگا اور اسی طرح اور جوڑون مین بدن کے بھی درد ہوگا۔ اندرونی اعضا مین سدہ پڑ جائینگے اور اسوجہ سے غلیظ خلط اُسکے بدن مین
پیدا ہونگی۔ اور اگر ہمیشہ اسی حالت مین جماع کا پابند رہیگا مرض استسقا اور رک رک کے سانس پھولنے کی بیماری اور رعشہ مین گرفتار ہوگا
اور اگر بھوکا خواہ پیاسا آدمی جماع کا استعمال کرے یا وہ شخص جسنے اپنے بدن سے فصد یا قے یا مسہل وغیرہ کے ذریعہ سے کسی خلط کو خارج
کر دیا ہو اور مرتکب جماع کا ہو خواہ حمام کرنے اور نہانے کے بعد خواہ اور کسی تعب اور بیداری کے بعد خواہ بعد غم شدید کے جماع کرے تو اُسکا بدن
کمزور اور ناتوان ہو جائیگا اور خشکی بدن کی بڑھ جائیگی اور حرارت غریزی اُسکی تحلیل پائیگی اور اشتہائے طعام کم ہو جائیگی آنکھوں مین اُسکے
تاریکی آجائیگی اور حلقے آنکھوں مین پڑ جائینگے اور اکثر اُسپر غشی طاری ہوگی اور تشنج آجائیگا۔ اور اگر استعمال جماع کا بعد فرحت شدید کے
کریگا جب بھی بعض انھین قسم کے اعراض پیدا ہونگے۔ پھر اگر فصل بھی گرمیون کی ہے اور دھوپ گرمی پڑ رہی ہے خواہ فصل خریف کی ہے اور ہوا
طرح طرح کی چل رہی ہے اور ایسے لوگ مرتکب جماع کے ہون یہ رداءت فصل کی بھی معین ایسی ہی خرابیون پر ہوگی اسلیے کہ یہ دونون وقت یعنی
گرمی اور خریف کی فصل مذکور خود بھی استعمال جماع کے مناسب نہین ہین۔ اگر استعمال جماع کا اُسوقت کرے کہ اُسکا بدن شکم سیر اور گرسنگی کے
درمیانی ہو اور منی بھی اُسکے بدن مین زیادہ ہو اور سونے سے پہلے کہ یہ شخص دلخوش اور بانشاط ہو ایسے وقت کے جماع سے بدن کو پورا نفع پہنچیگا
اور جماع کرنے والے کو نشاط اور فرحت اور حرکات بدن مین سبکی اور اشتہائے غذا مین قوت اور حرارت غریزی کی درستی اور تعدیل حاصل ہوگی
اور اگر عمر اُسکی مناسب جماع کے ہو تو اور بھی خوبیان زیادہ ہونگی۔ جماع کا اثر او فعل بنظر اُن امور کے جو خارج امر طبیعی سے ہین یعنے منافی طبیعت
کے ہین اُسکی صورت یہ ہے کہ اگر جماع کرنے والا اختلاط ذہنی مین گرفتار ہو بسبب غلبہ خلط سودا کے۔ یا اُسکو فکر زیادہ ہو یا مرض عشق مین گرفتار ہو
یا اُسکے بدن مین بلغم کثیر جاگرفتہ ہو خواہ اُسکے بدن مین امتلاء سے مادہ ہو خواہ اُسکو ماندگی اور تھکن بسبب امتلاء بدنی کے ہو خواہ اُسکا دماغ
ممتلی اور پراگندہ ہو۔ خواہ اُسکے سر کی طرف بخارات گرم اعضائے زیرین سے چڑھتے ہون ایسے لوگون کو جماع امراض اور اعراض مذکورہ سے شفا
دیتا ہے اور جنون مین اُنکے سکون پیدا کرتا ہے (خصوصاً عشق کے جنون مین) اور فکر کو ٹھہرا دیتا ہے اور عشق کی تیزی بھی دور کر دیتا ہے اور حرارت
مین سکون پیدا کرتا ہے اور بلغم گھٹا دیتا ہے اور امتلائے بدن کو کم کرتا ہے اور ماندگی اور تنگی کو دور کرتا ہے اور مسامات کو کھول دیتا ہے اور جسقدر
فضول دماغ مین بھرے ہون اُنمین سبکی پیدا کرتا ہے اور اُنکو دماغ سے نیچے کی طرف اُتار لاتا ہے اور حواس کی گرانی دور کرکے سبکی پیدا کرتا ہے
اور بخارات گرم کی دماغ سے تحلیل کر دیتا ہے۔ اور اکثر یہ فعل جماع اُسی بدن مین کرتا ہے جسکا مزاج گرم تر ہو لیکن اگر استعمال جماع کا وہ لوگ کرین

جنکے سینہ اور پھیپھڑے مین کوئی مرض ہو خواہ وجع مفاصل کے مریض خواہ جنکے اندرونی اعضا میں کسی قسم کی غلاظت اور گندگی ہو خواہ امراض
باردہ بلغمی کے مریض خواہ جسکو درد قولنج کی ہو گرفتگی ہو خواہ اسہال کا خوگر ہوگیا ہو یا درد معدہ اور غشی کی اُسے عادت ہو خواہ بیماریاں زکام اور
نزلہ کی۔ کہ ایسے لوگون کے مرض کو جماع زیادہ کرتا ہی اگر بروقت جماع کے مریض ہو جو مرور سی مریض کہ کھینچ لاتا ہو بستر جبکہ زیادہ حدت کیا جائے
اور بدن اُسکا مستعد اور آمادہ ایسی ہی بیماریون کا ہو خصوصاً جنکے دماغ اور سینہ مین امراض اکثر پیدا ہوتے ہوں۔ اسلیے کہ اکثر جماع کا ضرر
دماغ اور پٹھے اور سینہ اور پھیپھڑے مین ہوتا ہو۔ دماغ اور پٹھے مین تو اسوجہ سے کہ حرکت کثرت سے پیدا ہوتی ہو بروقت جماع کے اور ان اعضا کو
جنبش بیجا اور قلق پیدا ہوتا ہو اور حرارت غریزی مین کمی ہوتی ہو یا ایک خودہی انمین حرارت کم ہو۔ پس نہایت مناسب ہو کہ ایسے بیمار
جماع سے بچتے رہین۔ اور اگر اُنکے آلات منی مین اس خلط کی زیادتی ہو اسوقت سی بیماری لازم ہو کہ بروقت حدوث وبا اور فساد ہوا کے جماع سے
پرہیز کرین۔ کبھی بعض آدمی کو جماع کرنے سے ضعف قوت اور معدہ کا استرخا یعنے ڈھیلا ہوجانا اور متلی اور مُنہ مین خشکی آنکھون کا بیٹھ جانا
عارض ہوتا ہو اور باوجود ایسے اعراض خراب پیدا ہونے کے منی اُنکے بدن مین زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ اگر جماع نہین کرتے تو اور خرابیان
پیدا ہوتی ہین کہ مثلاً سر مین گرانی اور کرب اور غشی پیدا ہوتی ہو اور جماع کرنے سے وہ خرابیان دور نہین ہوتی ہین۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ
استعمال اُن چیزون کا کرے جو شہوت جماع کی قاطع ہین اور منی کی پیدائش مین اُنسے کمی آجاتی ہو بنا بر اُسی طریقہ کے جسکا بیان ہم اور
مقام پر کرینگے۔ کبھی بعض لوگون کو بروقت جماع کرنے کے بدن میں تھرتھری سی لگتی ہو اور کسیکو لرزہ چڑھ آتا ہو اسکا سبب اُسکے اخلاط کی خرابی ہو
جو اُسکے بدن مین بھری ہوئی ہین اور باوجود خرابی اخلاط کے حرارت زائد جو حرکت جماع سے پیدا ہوتی ہو وہ بھی معین ہوتی ہو۔ اسلیے کہ
جتنے بدن ایسے ہین جنمین خراب کیموس بھرے ہون جب ایسے بدن مین گرمی پہونچی اُسکے بعد تھرتھری اُنکو معلوم ہوگی۔ اور اگر یہی کیموس باوجود خراب ہونے کے لذاع بھی
ہوینگے اُسمین کوئی جز ایسا بھی ہو جو چبھن پیدا کرتا ہو پھر تو لرزہ بھی چڑھ آئیگا اور ضرور پیدا ہوگا۔ کبھی بعض آدمی کے بدن سے بروقت جماع کے بو نکلتی
ہو اسکا سبب یہ ہو کہ اسکے بدن مین کوئی خراب مادہ بھرا ہو جو بروقت جماع کے تحلیل پاتا ہو بسبب اس حرارت عارضی کے جو کہ جماع کرنے سے پیدا ہوتی ہو

باب تیسواں اقسام استفراغ اور احتباس طبیعی کے بیان میں

(استفراغ طبیعی سے مراد یہ ہو کہ جو چیزین بدن سے خود بخود براہ طبیعت کے خارج ہوتی ہین اور احتباس طبیعی اُن چیزون کا رک جانا
اور نہ خارج ہونا) جب ہمنے جماع کا بیان کردیا کہ وہ بھی ایک قسم استفراغ طبیعی کی ہو اب چاہیے کہ ہم باقیماندہ اقسام استفراغ طبیعی کا بھی بیان
کرین اور یہ بھی ذکر کرین کہ اُن چیزون کے نہ نکلنے اور رُک جانے سے اور بمقدار طبیعی سے زیادہ خارج ہونے سے کیا اثر پیدا ہوتا ہو نکلنے والی
چیزین بدن سے براہ طبیعت کے یہی بول یعنی پیشاب اور براز یعنے غلیظ اور خون حیض اور رطوبت گاڑھی یا پتلی کہ حلق کے کوے سے
نکلتی ہو اور پسینا جو نکلتا ہو اور اسکے علاوہ اور چیزین بھی ہین۔ اب ہم کہتے ہین کہ یہ سب چیزین اگر بالکل انکا نکلنا بند ہو جائے خواہ
زیادہ حد سے نکلین اُس بدن کو ضرر پہونچیگا جسکی یہ حالت ہو اور بیماریان اور اعراض مرض مناسب اُسی بدن کے پیدا کرینگے پس مناسب ہو
کہ انکو عمداً بند نہ کیا جائے اور نہ حد سے زیادہ انکے نکالنے کی تدبیر کیجائے اگر اپنی طبیعی حالت پر انکے نکلنے اور بند ہونے کی حالت ہو اور
وہ بدن بھی اپنی حالت صحت پر ہو۔ پھر اگر کوئی چیز انمین سے اُسکا نکلنا بند ہوجائے اُسکے نکالے جانے کا خیال کرنا چاہیے اور اگر حد سے
زیادہ نکل رہی ہو اُسکے روکنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ اور اسکی تفصیل یہ ہو کہ اگر کسی آدمی کا فضلہ براز بند ہوجائے خواہ اخراج ریح کا
موضع معتاد سے ہوتا ہو اسکے بند ہونے سے قولنج کا درد اور پیچش اور غشی اور کرب اور سقوط اشتہا اور نفس کا اُلٹنا پلٹنا اور متلی اور

معلوم

صفراوی خلط کا جوش اور آنتون مین ریاح کی کثرت اور معدہ مین بھی ریاح کی زیادتی پیدا ہوگی۔ اور اگر ان چیزون کا خروج حد سے زیادہ ہوگا
قوت بدن کی تحلیل ورقوت مین ضعف پیدا ہوگا پھر اگر اس سے بھی زیادہ نکلے قوت بدن کی ساقط ہوگی۔ اور اگر جو کچھ بطرف مرز کے نکلتا ہو
مرارت اور صفراوی خلط ہو آنتون میں قرحہ ڈالیگا۔ اور اگر پیشاب بند ہو جائے کہ اُسکے نکلنے سے کوئی مانع پیدا ہوا ہو دشواری سے
پیشاب اُترنے کا مرض اور سوزش اور درد مثانہ کا اور مجاری بول یعنے جن راہون سے پیشاب آتا ہو اُنکا درد اور گردہ کا درد اور باطنی
اعضا مین قرحہ پیدا ہونگے۔ اور اگر پیشاب حد سے زیادہ خارج ہو پیاس پیدا کریگا اور قوت کو ضعیف کردیگا اور اُسکی تحلیل کریگا اور بدن کو
سوکھا دیگا۔ یہی حکم خون حیض کے بند اور زیادہ برآمد ہونے کا ہو کہ اگر کسیکا خون حیض قصداً بند کردیا جائے پہلے تو امراض حادہ یعنے
تیز اور شدید بیماریان پیدا کریگا اور پھر جب زمانہ دراز اسکے بند ہونے کو گذر جائے بدن کو سرد کریگا اور حرارت غریزی کو دبا دیگا اور بجھا دیگا
اور بیشتر استسقا بھی پیدا کرتا ہو اور فساد مزاج پیدا کریگا۔ اور اگر خون حیض بند شدہ کے بخارات قلب تک چڑھنے لگین غشی اور کرب
عارض ہوگا اور اگر یہی بخارات دماغ تک چڑھین شقیقہ یعنے آدھے سر کا درد اور وہ درد سر جو طولانی ہو پیدا ہوگا۔ اور حرارت غریزی مین
نقصان آجائیگا بوجہ کمی مادہ حرارت یعنی خون صالح کے اور جگر مین برودت اچھے خون کی کمی سے آجائیگی۔ اور استسقا اور فساد مزاج بھی پیدا
کریگا۔ اور ایسی ہی خرابیان بواسیر کے خون کے بند ہونے سے آدمی کے بدن مین پیدا ہوتی ہین جو خوگر بواسیر کے جاری رہنے کا ہو خواہ
عادت سے زیادہ اجرا سے خون بواسیر کا ہو تب بھی یہ سب خرابیان مندرجہ بالا واقع ہونگی۔ جو فضول کہ لہوات سے نکلتے ہین یعنی حلق کے
کوے سے برآمد ہوتے ہین پس اگر انکی آمد بند ہو جائے اُسکے بدن سے جو خوگر انکے نکلنے کا زیادہ ہوا اور بکثرت اُسکے حلق سے یہ فضول
نکلتے ہون اُسکے دماغ مین بھی خلل اور امراض پیدا ہونگے جیسے سدر یعنی آنکھون کے تلے اندھیرا سا آجانا اور دوار یعنی گھمنی اور سبات
جو نیند کی زیادتی ہو۔ اور اگر زیادہ حد سے برآمد ہون بیداری کا مرض اور چہرہ کا ہلکا اور خشک ہو جانا اور آنکھون کا اسی طرح پر ہونا اور
ازین قبیل دیگر امراض پیدا ہونگے۔ اسی واسطے مناسب ہو کہ ہر ایک بدن کی خبر گیری اور تدبیر دائمی ایسی کیجائے کہ جو فضول براہ طبیعت
بقدار مناسب برخارج ہوتے ہین اُسیقدر برآمد ہون اور جو مقدار زائد ہو اُسکا نکلنا بند کردیا جائے جس طرح پر اسکے قواعد کو باب
حفظ صحت مین ہم بیان کرینگے۔

باب اڑتیسوان اعراض نفسانی کے بیان مین

جب ہم استفراغہاے طبیعی کا بیان کرچکے اور جو کچھ اسکا اثر بدن مین ہوتا ہو اُسے بھی کہہ چکے کہ بروقت اُنکے بند ہونے خواہ حد سے
زیادہ خارج ہونے کے کیا خرابی ہوتی ہو۔ اب مناسب ہو کہ ہم عوارض نفس کا بھی بیان کرین اور جو کچھ اُنکا فعل بدن مین ہوتا ہو اُسکو بھی
بیان کرین۔ اب ہم کہتے ہین کہ سب طرح کے بدن مین ضرور تغیر امراض نفسانی سے بھی ہوتا ہو جس طرح تغیر بدن مین اُن امور جسمانی سے ہوتا ہو
کہ کبھی تو سبب کسی مرض کا ہو جاتا ہو اور کبھی کوئی عرض نفسانی سبب صحت کا کسی مرض سے ہوتا ہو۔ اسکی توضیح یہ ہو کہ جو لوگ ہر ایک امر سے
جلد ہی غصہ مین بھر جاتے اور خشمگین ہوتے ہین خواہ بات بات پر انکو ملال اور چھوٹی چھوٹی چیزون سے اُنپر خوف طاری ہوتا ہو اور چھوٹی
چھوٹی بدگمانیان انکو ہوا کرتی ہین عشق مین زیادہ گرفتار رہتے ہین ایسے لوگ انھین حالات نفسانی کی وجہ سے خراب اور مہلک بیماریون مین
مبتلا ہو جاتے ہین۔ تا اینکہ بعض اسی قسم کے لوگ مر بھی جاتے ہین اگر کوئی عرض انھین اعراض کا قوی انکو عارض ہو لیکن جو شخص بروقت
غصہ کے اپنے تئین سنبھالے اور ان بد اخلاقیون کی خرابیون کو توڑ ڈالے بسبب قوت عقل اور دانش کے اور اپنی معرفت اور شناخت نفع

اور صبر کے اور بوجہ اپنے نفس پر ضابط ہونے کے اور بوجہ حزم اور ہوشیاری اور بامردی کے اور بسبب لطافت اور پاکیزگی اپنی نفس کے ایسے شخص کو تو ممکن ہی نہین کہ یہ امراض اعراض نفسانی سے عارض ہون اور اگر کوئی مرض اسکو ایسے اسباب سے ہو جو اسکے پیدا کرنے والے ہین عارض بھی ہوگا حد اعتدال سے زیادہ نہوگا اور اگر اتفاقاً براہ بشریت کوئی مرض لاحق بھی ہوگا تھوڑا سا ہوگا اور بسہولت جاتا رہیگا جب یہ شخص اپنے ہی نفس کی طرف رجوع کریگا اور اچھی طرح سے تمیز کریگا اور باطل گمانون کی تسکین امور واقعی سے کریگا - اب رہی یہ بات کہ یہی امراض نفسانی سبب صحت امراض کے کب اور کیونکر ہوتے ہیں - اسکو یون سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی آدمی کسی عرض نفسانی کا استعمال ایسی جگہ کرے جہان یہ سبب ضد مخالف کسی بودے سبب کا اسباب نفس سے ہو اور اسباب بدن کا - مثلاً غضب ایسی چیز ہی جس سے صاحبان مزاج بارد کو اور ڈرپوک آدمی کو نفع ہوتا ہی - خواہ فرحت اور خوشی ایسی چیز ہی جس سے اسکو فائدہ ہوتا ہی جسپر غم اور رنج اور فکر نے غلبہ کیا ہو - اسی کی نظیر یہ ہی کہ مین ایک گروہ کو پہچانتا ہون اور انکا حال مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ انکو ہمیشہ رنج اور غم رہتا تھا اسی سے انکے بدن گھل گئے اور لاغر ہوگئے تھے کہ انکو ایک نعمت اور فراغ بالی حاصل ہوئی جس سے انکو سرور اور خوشی ہوئی اور وہ ملال اور رنج دور ہوگیا پس اس لاغری اور نقاہت سے بھی انکو نجات ملی اور پھر تو انکے بدن کی فربہی اور تازگی ایسی پلٹی کہ جیسے کبھی جب بہت اچھی حالت انکے بدن کی تھی ویسے موٹے تازے ہوگئے - کچھ اور لوگ مین نے ایسے بھی دیکھے ہین جو تندرست اور نجات یافتہ اپنے امراض لاحقہ سے فقط اسی سبب سے ہوے کہ جسکا انکو عشق تھا اسے دیکھ لیا - اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جس شخص پر رنج اور غم کا غلبہ ہو اسکو اس کیفیت نفسانی سے بھی نفع ہوتا ہی اور اس سے بھی کہ اگر اسکے دماغ پر غلبہ حرارت اور خشکی کا ہو کہ تھوڑی سی فرحت اور تھوڑی سی خوشی اسکو نفع پہونچاتی ہی اسلیے کہ سرور قلیل سے اسکی حرارت غریزی پر فساد اور نقصان آنے نہین پاتا - اور بھی بہت سے نظائر اسکے ایسے ہین جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے مترجم یہی مسئلہ ہی جس سے علاج نفسانی اور مسمریزم کا ثبوت جسمانی طب کے قواعد سے بھی ہوتا ہی مگر اطبا نے اس قاعدہ کو اجمالاً معلوم کیا ہی اور ایک گروہ جنکو فقرا کہتے ہین خواہ ساحر لوگ وہ ان قواعد کی تفصیل اور عمل کے طریقہ اپنے کتب مین بشرح اور بسط سے بیان کرتے ہین مترجم نے بھی کسی زمانہ مین امتحاناً عمل نفسانی کی ایسی مشق بہم پہونچائی تھی کہ امراض مزمنہ اور مشکل اور سخت امراض کا علاج ایسی جلدی سے کرتا تھا کہ اسکے بیان سے مبالغہ اور زیادہ گوئی کا گمان ہوگا اور کسیقدر اب بھی باوجود بے مشقی کے کرلیتا ہون متن جب ایسا ہوتا ہی اور تجربہ اور مشاہدہ اسکا ہوچکا ہی پس ہم چند اقسام انھین اعراض نفسانی کے بیان کرتے ہین اور جو کچھ اثر انکا بدن انسان مین ہوتا ہی اسے بھی اسی مقام پر بیان کرتے ہین - اب ہم کہتے ہین کہ اعراض نفسانی یہ ہین غضب یعنے خشم اور فرح یعنے سرور اور خوشی اور غم یعنی تردد خاطر جسمین امید اور بیم دونون ملے ہوے ہون کبھی اسمین امید قوی ہوجائے اور کبھی اندیشہ اور خوف غالب آئے - اور غم جسکو اندوہ کہتے ہین اسمین امید نہین ہوتی اور بیم گزند موذی کا قوی ہوتا ہی - اور زمع یعنے ہراس اور فزع یعنے ترسناکی مترجم زمع کے معنی لغت مین چند طرح پر لکھے ہین ایک تو وہ تھرتھری جو بروقت خوف کے آدمی کے بدن مین پڑتی ہی اور دوسرے دہشت تیسرے خوف چوتھے وہ امر جو برا اور ناگوار ہو - فزع کے معنی ترسناکی اور وہ خوف جو سوتے وقت آدمی کچھ خواب مین دیکھ کر ڈرجائے اور چیخنے چلانے اور ہاے واے کرنے لگے - خلاصہ اس جگہ جس طرح ہم اور غم کے معنی لکھے گئے ہین جنکا خلاصہ یہ ہی کہ رنج مشتبہ کو ہم کہتے ہین کہ اسمین امید اور بیم دونون برابر ہون اور غم مین بیم کا غلبہ ہی اسی طرح زمع اور فزع مین بھی فزع خوف یقینی ہی اور زمع مین توہم خوف کا سمجھنا چاہیے اور زیادہ بے صبری اور چیخنا چلانا اسمین نہین ہوتا متن اور خجل یعنی شرمندگی غضب کے یہ معنی ہین کہ قلب کا

ف علاج نفسانی اور مسمریزم

خون جوش مین آجائے اور حرارت غریزی کو حرکت ہو اور باہر بدن کے دفعۃً نکل آئے کہ تمام بدن گرم ہوجائے غرض طلب انتقام اور عوض
لینے کے کسی موذی اور ایذا دہندہ سے اور یہ غضب بدن کو گرم کرتا ہے اور خشکی بدن پیدا کرتا ہے اور خلط صفراوی کو قوی کرتا ہے تا انکہ
حمی یومی جو ایک قسم تپ کا ہے پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر بدن مین کوئی خلط آمادہ عفونت پر ہو اسوقت غضب کے ہونے سے عفونت کی تپ بھی
پیدا ہوجاتی ہے۔ اور اگر غضب مین افراط ہو حرارت غریزی کی تحلیل اسوجہ سے کرتا ہے کہ بیرون جسم زیادہ نکل آتی ہے اور نکل نکل کر فنا اور
نابود ہوا کرتی ہے پس اسی وجہ سے قوت بدنی مین ضعف آجاتا ہے یہان تک کہ انجام کار یہ ہے ہر وقت غصہ کے بدن مین تھرتھری پڑجاتی ہے
پھر اگر اس سے بھی زیادہ بڑھے اور حد کو غضب پہونچ جائے غشی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر کوئی آدمی ضعیف القوت ہو لیکن یہ بات تو ہے کہ غضب
کتنا ہی زیادہ ہو شاید اس سے موت واقع نہین ہوتی۔ پس غضب موافق اُنھین لوگون کو ہے جنکے بدن کا ملمس سرد ہو بشرطیکہ بے اندازہ اور
حد سے متجاوز نہو اسلیے کہ غضب حرارت غریزی کو ظاہر بدن کی طرف لاتا ہے اور اُسکے خون یا روح حیوانی قوی حرکت سے بسرعت باہر آجاتے ہین پس
جو رنگ بدن متغیر ہوگیا ہو اُسکو اپنی حالت صحت پر لاکر درست کردیتا ہے اور جسقدر گوشت ایسے بدن مین گھٹ گیا ہو اُسکو بڑھا دیتا ہے اسلیے کہ
خون ہر وقت غضب کے رگون کی طرف سے نکلتا ہے جب تو باہر آتا ہے پس کسیقدر اعضائے جسمانی مین بھی ٹھہر جاتا ہے۔ حرارت کے قوی ہونے
اور باہر نکل آنے پر دلیل یہ ہے کہ ہر وقت غضب کے دونون آنکھین آدمی کی سُرخ ہوجاتی ہین اور تمام چہرہ بھی سُرخ ہوکر تمتما جاتا ہے اور اسی طرح سے
تمام بدن بھی سُرخ ہوجاتا ہے اور اسکے ہمراہ رگین بھی پھول کر بڑھ جاتی ہین فرح کی یہ کیفیت ہے کہ حرارت غریزی کا بطرف ظاہر بدن کے نکلنا اور
اُسکا تھوڑا تھوڑا پھیلنا ظاہر بدن مین اسکو فرح کہتے ہین۔ فرحت کی شان سے یہ ہے کہ نفس اور حرارت غریزی کو تقویت دیتی ہے تمام
بدن مین جہان جہان حرارت غریزی ہو اور اخلاط کی تعدیل کرتی ہے اور خون کو بسبب تعدیل حرارت کے بڑھاتی ہے بدن کو ہرا اور فربہ کردیتی ہے
اسی وجہ سے فرحت موافق اُنھین لوگون کے ہے جو معتدل مزاج ہین۔ مگر فرح اگر دفعۃً کسی پر طاری ہو بیشتر اُسکو قتل بھی کردیتی ہے اور اسکو
شادی مرگ کہتے ہین اسکا سبب یہ ہے کہ حرارت غریزی کی تحلیل اور اُسکی بربادی اور فنا کردیتی ہے۔ اور بہت سے آدمیون کا ذکر ایسا ہی کیا گیا ہے
کہ وہ لوگ شدت سے خوشی کے جو یکایک اُنکو ہوئی مرگئے غم کے یہ معنی ہین کہ حرارت غریزی اندر کو داخل ہوکر تھوڑی تھوڑی اندر کی طرف جائے
اور اکثر یہی کیفیت حمی یوم غمیہ پیدا کرتی ہے اور اگر غم کی مدت طولانی ہوجائے بدن مین گرمی شدید پیدا کرتی ہے اور اسی گرمی سے تمام اعضائے
بدنی گرم ہوجاتے ہین اور حرارت غریزی اعضائے اصلی مین ٹھہر جاتی ہے اسی وجہ سے تپ دق پیدا ہوتی ہے۔ اگر غم بحد افراط اُن لوگون کو ہو
جنکا مزاج سرد ہین حرارت غریزی کو بجھا دیگا اور فرو کردیگا بسبب اسکے کہ اندر بدن کے حرارت مذکورہ پلٹ آتی ہے اسی وجہ سے اُسمین کمی ہوجائیگی
اور بجھ کر نابود ہوجائیگی۔ غم ایسی بُری چیز ہے کہ طبیعت کے بدن کو مضر ہے اور تلف کردیتا ہے خصوصاً ایسے بدن کو جو سرد خشک ہون ہم کے یہ معنی ہین
کہ کبھی تو حرارت غریزی اندر چلی جائے اور کبھی باہر نکل آئے اندر تو اُسوقت چلی جاتی ہے جسوقت اس شخص کو یاس اور ناامیدی ہو اُس
امر کے ہونے نہونے کی جسکی وجہ سے اسکو ہم لینے تردد خاطر ہوا ہے اور باہر اُسوقت حرارت غریزی آجاتی ہے جسوقت اس شخص کو طمع
ظفر یابی پر اس امر کے ہو اور امید پڑے۔ مناسب ہے کہ جو شخص ہمیشہ فرحت مین بسر کرتا ہو کہ وہ امور مہمہ مین فکر بھی کیا کرے تاکہ اُسکی
حرارت غریزی بسبب زیادتی فرح کے تحلیل نہ پائے فزع اُسوقت ہوتا ہے جب حرارت غریزی دفعۃً اندر جسم کے چلی جائے اور بیابت بوجہ
گریز کرنے اور بھاگنے نفس کے شی موذی سے خواہ اُس شی سے جو شنیع اور بُری ہو پیدا ہوتی ہے اگر وہ ایسی چیز ہو جسکا ذکر ہوا اسلیے کہ یہ امر
خلقی ہے کہ نفس انسانی کو خوف اُس چیز سے عارض ہوتا ہے جو موذی اور ڈرانے والی ہیبت ناک ہے جسکی مدد گی کی عادت اور خوگر نہوئی ہو

خجل اور فزع یہ دونون کیفیتین حرارت غریزی کے اندر جانے سے دفعۃً اور باہر آنے سے دفعۃً پیدا ہوتی ہین۔ اور اسکی یہ دلیل ہو کہ شرمندگی کے وقت پہلے تو حرارت اندر کی طرف دفعۃً حرکت کرکے جاتی ہو جیسے کہ فزع کے وقت اور یہ اندر جانا حرارت کا گریز کرنا ہو اُس چیز سے جس سے آدمی کو حیا اور شرم دامنگیر ہوتی ہو بسبب ضعف اپنے کے پھر بعد اسکے جب اسکی فکر کو تنبہ ہوتا ہو کہ حیا کا مقام نہین ہو یا شرم بیجا ہو یہ فکر پھر اسی حرارت کو دفعۃً باہر لاتی ہو اسی واسطے شرمگین آدمی کا رنگ سُرخ ہو جاتا ہو پس یہ دونون عارض نفسانی یعنی خجل اور فزع بدن کو موافق نہین ہین یہی کلام احمال تھا اعراض نفسانی پر اور یہ آخری کلام ہو اُن امور پر جو طبیعی نہین ہین۔ اور اب ہم بیان اُن امور کا شروع کرتے ہین جو خارج امر طبیعی سے ہین اور مخالف طبیعت کے ہین اس مقالہ مین جو متصل اسی گذشتہ باب کے ہو اور یہ چھٹا مقالہ ہو جو اب شروع ہوتا ہو۔ پانچوان مقالہ جزو اول سے کتاب کامل الصناعہ طبیہ جو مشہور بنام ملکی ہو تمام ہوا اور حمد اُس خدا کا جو یگانہ ہو اور درود خدا کا اُس نبی پر جسکے بعد پھر کوئی نبی نہوگا اور وہ سید اور آقا ہمارے محمد ہین درود خدا اُنپر اور اُنکی آل اور اصحاب پر ہو۔ چہارم حصہ اولین کتاب ہذا کا ختم ہوا

چھٹا مقالہ کتاب کامل الصناعہ طبیہ جو مشہور ہو بنام ملکی اُن امور کے بیان مین جو امر طبیعی سے خارج ہین اور اسمین چھتیس باب ہین

(۱) مجملی بیان اُن امور کا جو طبیعت سے خارج ہین (۲) امراض و اعراض کے اجناس اور انواع امراض کا بیان اور پہلے بیان امراض اُن اعضا کا جو متشابہۃ الاجزا ہین یعنے پورے عضو کا نام اور اُسی عضو کے جزو کا نام ایک ہو (۳) صفت اور بیان امراض آلیہ کا یعنی مرکب اعضا کی بیماریان (۴) تفرق اتصال کے معنی اور اُنکا بیان (۵) مجملی بیان اُن چیزون کا جو بیماریان پیدا کرتی ہین (۶) بیان اسباب امراض متشابہۃ الاجزا کا اور پہلے گرم بیماری کا بیان (۷) اسباب امراض آلیہ یعنی مرکب اعضا کی بیماریون کے اسباب کا بیان (۸) بیان امراض تفرق اتصال کے اسباب کا (۹) اُن اعراض و امور عارضی کا بیان جو تابع امراض کے ہوتے ہین (۱۰) بیان اجناس و انواع اعراض مذکورہ کا (۱۱) اُن اعراض کا بیان جو افعال قوائے نفسانی پر داخل ہوتے ہین (۱۲) اُن اعراض کا بیان جو افعال قوتہائے حساسہ پر داخل ہوتے ہین (۱۳) اُن اعراض کا بیان جو قوت سماعت پر داخل ہوتے ہین (۱۴) اُن اعراض کا بیان جو افعال قوت ذوق پر داخل ہوتے ہین (۱۵) اُن اعراض کا بیان جو سونگھنے کی حس حادث ہوتے ہین (۱۶) اُن اعراض کا بیان جو حس لمس پر حادث ہوتے ہین (۱۷) کیفیت وجع یعنے درد کی اور لذت کی کیفیت (۸) اُن اعراض کا بیان جو فعل پر قوت اشتہا سے طعام کے داخل ہوتے ہین (۱۹) اُن اعراض کا بیان جو فعل دماغ کے اُس قوت پر داخل ہوتے ہین جو تمامی حواس کا احساس کرتی ہو اور بمنزلہ علت متعددہ کے ہو یعنی بجائے اُس علت کے جو حواس کے افعال کا سامان مہیا کرتی ہو اور حواس کو اُنکے افعال پر مستعد اور آمادہ کرتی ہو مترجم اس عبارت مین غلطی کاتب کی ہو آیندہ جہان یہ باب لکھا ہو اُسکا عنوان صحیح عبارت سے یون مندرج ہو (۱۹) اُن اعراض کے بیان مین جو فعل دماغ پر داخل ہوتے ہین وہ دماغ جو حس الحواس ہو یعنی سب حواس کی جڑ ہو اور بیان مین اُن اعراض کے جو قلب کو عارض ہوتے ہین بشرکت فم معدہ کے اور مترجم نے اس جگہ پابندی اصل کتاب سے ترجمہ لفظی عبارت موجودہ کا کر دیا ہو جو در اصل غلط ہو اور اہتمام مصححان مطبع مصر کے کمال علمی پر دلیل بھی ہو افسوس ہو کہ اہل اسلام کا ستارہ ہر قسم کی ترقی کا اڈوب رہا ہو (۲۰) اُن اعراض کے بیان مین جو فعل دماغ پر بدون شرکت فم معدہ کے عارض ہوتے ہین) (۲۱) اُن اعراض کے بیان مین جو فعل حرکت ارادی پر وارد ہوتے ہین (۲۲) بیان اُن حرکات کا جو نامناسب طور پر صادر ہوتے ہین میری مراد یہ ہو کہ وہ حرکات خراب اور ردّی ہین اور جو کچھ ایسی حرکات سے اعراض مختلف طور کے پیدا ہوتے ہین اُنکا بیان (۲۳) اُن اعراض کا بیان جو تنہا کسی مرض سے پیدا ہوتے ہین (۲۴) اُن اعراض کا بیان جو فعل طبیعت اور مرض پر ساتھ ہی طاری ہوتے ہین (۲۵) اُن اعراض کا بیان

جو افعال حیوانی پر وارد ہوتے ہین اور اُنکے اسباب کا بیان (۲۶) اُن امراض کا بیان جو افعال طبیعی پر وارد ہوتے ہیں اور اُنھین کے
اسباب کا بیان (۲۷) اُن اعراض کا بیان جو فعل جذب اور امساک پر یعنی کھینچنے اور ٹھہرانے کے فعل پر وارد ہوتے ہین اور نیز فعل دفع پر
جو عارض ہوتے ہین (۲۸) اُن اعراض کا بیان جو فعل ہضم دوم پر وارد ہوتے ہین اور یہی فعل جگر مین غذا سے ہضم تازہ کا ہونا
ساتا ہی (۲۹) اُن اعراض کا بیان جو فعل تغییر مضمر کے وارد ہوتے ہین (۳۰) اُن اعراض کا بیان جو ان بانی انسان کو عارض ہوتا
وارد ہوتے ہین (۳۱) اُن اعراض کا بیان جو اُن چیزون کو عارض ہوجاتے ہین کہ بدن انسان سے باہر نکلتے ہین اور اُنھین اعراض کے
اسباب کا بیان (۳۲) اُن اعراض کا بیان جو کہ فضلہ براز پر وارد ہوتے ہین (۳۳) اُن اعراض کا بیان جو پیشاب پر وارد ہوتے ہین اور
اُن اعراض کے اسباب کا بیان (۳۴) اُن اعراض کا بیان جو خون حیض کے نکلنے کو عارض ہوتے ہین (۳۵) اُن اعراض کا بیان جو پسینہ کے
نکلنے کو عارض ہوتے ہین اور اُسکے اسباب کا بیان (۳۶) اُن استفراغات کا بیان یعنی اُن چیزون کے بدن سے نکلنے کا بیان جنکا نکلنا خارج از طبیعت ہے

پہلا باب مجمل بیان اُن امور کا جو خارج طبیعت سے ہین

جب ہمنے گذشتہ ابواب مین جزو نظری اجزاء صناعت طب مین سے دو چیزون کا بیان کردیا یعنے ایک تو امور طبیعیہ کو اور دوسرے اُن
امور کو جو طبیعی نہین ہیں۔ اب ہمکو باقی رہا بیان کرنا قسم سوم کا یعنے اُن امور کا جو خارج از طبیعت ہین اور اسی تیسری قسم کے بیان پر فن
نظری کا تمام ہوجائیگا۔ اب ہم کہتے ہین کہ تیسری قسم یعنی جو امور طبیعت سے خارج ہین یہ وہی امراض اور اسباب امراض ہین جنسے
بیماریان پیدا ہوتی ہین اور اسکے پیدا کرنے کا فعل اُنھین اسباب سے واقع ہوتا ہے اور نیز اسی تیسری قسم میں وہ امور عارضی بھی داخل ہین
جو امراض کے تابع ہوتے ہین۔ اسکا حال یہ ہے کہ قوام اور پایداری بدن کی اور اُسکا صحیح رہنا فقط امور طبیعیہ کے اعتدال سے رہتا ہے جیسا
کہ ہمنے اس مسئلہ کو آخری باب مین امور طبیعیہ کے بخوبی بیان کردیا ہے اور یہ اعتدال موجود ہے بدن صحیح کے اُن اعضا مین جو متشابہۃ الاجزا ہین
یعنے جنکے جزو اور کل کا ایک ہی نام ہے جیسے رگ اور پٹھہ ہڈی وغیرہ۔ ایسا ہی اعتدال اعضاے آلیہ یعنے مرکب اعضا کے مرکب ہونے مین
بھی موجود ہے۔ مراد یہ کہ جو عضو بدن مرکب چند اعضاے متشابہۃ الاجزا سے ہوا ہے اُسکے مرکب ہونے مین بھی یہ اعتدال موجود ہے مثلاً ہاتھ جو
مرکب عضو ہے جلد اور ہڈی اور عضل اور رباط اور رگون وغیرہ اعضاے متشابہۃ الاجزا سے پس ہاتھ کی ترکیب بھی ان اجزا سے باعتدال ہوئی ہے
اور اعضاء متشابہۃ الاجزا کا اعتدال جب ہی ہوگا کہ اخلاط بدنی معتدل ہون۔ اور اعضاے آلیہ یعنی مرکبہ کا اعتدال اُس مادہ کے اعتدال سے
ہوتا ہے جس سے جنین یعنے بچہ کی خلقت ہوتی ہے اور قوت مصورہ کی جودت اور خوبی سے۔ اعضاے آلیہ یعنی مرکبہ کے اعتدال سے
افعال بدنی کا اعتدال اور اُنھین افعال کی صحت ہوتی ہے پس جب حال بدن کا ایسا ہے پس ضرور یہ لازم آیا کہ امور طبیعی کا اعتدال
بدن مین اخلاط اور اعضا اور افعال ہی کے معتدل ہونے مین ہے۔ اور اگر ایک بھی ان تینون مین سے اپنے اعتدال سے دور
ہوجائے کوئی نہ کوئی ایسی حالت پیدا کریگا جو امر طبیعی سے خارج ہے۔ مثلاً اگر اخلاط بدن اپنے اعتدال سے جدا ہون کوئی ایسا
سبب پیدا کرینگے جس سے بیماری پیدا ہوگی۔ اور اگر اعضاے بدنی کا اعتدال باقی نہ رہے خود بیماری ہی پیدا کرینگے۔ اور اگر افعال
بدن کا اعتدال جاتا رہے عرض مرض پیدا کرینگے۔ اسی وجہ سے امور خارج از طبیعت کی تین قسمین ہوئین اور یہ امراض اور وہ
اسباب ہین جو مرض پیدا کرین اور وہ اعراض جو تابع امراض کے ہون۔ اب تینون مین فرق باہمی یہ ہے کہ مرض تو وہ ہے جو کسی فعل بدن کو
بذاتہٖ ضرر پہونچائے اور اُسکا اضرار اولی ہو یعنے پہلا فعل اُسکا یہی ضرر پہونچاتا ہو بدون کسی متوسط اور واسطہ کے جو درمیان مرض

فرق مرض و عرض تفرقہ

اور اسکے ضرر کے ہو شنا گہ ضرر پہونچانا تپ کی حرارت کا ہر ایک چیز کو کہ سوائے اسی حرارت حمی کے اور کوئی شے واسطہ اضرار مین نہین ہے
خواہ ضرر پہونچانا ورم گلو کا سانس کی آمد و شد مین خواہ نوالہ کے اوتارنے مین کہ یہ ضرر فقط بوجہ ورم کے پہونچتا ہے کوئی اور چیز واسطہ نہین ہے
جسکے توسط سے یہ ضرر پہونچتا ہو - اور سبب مرض کے ضرر رسانی فعل بدنی مین بواسطہ کسی غیر کے ہوتی ہے جیسے عفونت کہ سبب مرض
تپ کا ہے اور خود عفونت کسی فعل بدنی کو بذاتہ ضرر نہین پہونچاتی بلکہ بواسطہ حرارت کے جو اسی عفونت سے پیدا ہوتی ہے اور تپ آجاتی ہے
اور اسی حرارت سے افعال بدنی مین ضرر پہونچتا ہے - یا جیسے باریک اور چھوٹا ناخونہ جو آنکھ کے اس طبقہ پر ہو جسکا نام طبقہ قرنیہ ہے اور
تھوڑی مقدار ثقبہ یعنی سوراخ کو جو پتلی مین ہوتا ہے بھی بند کیا ہو - ایسے ناخونہ کا ضرر یہی ہے کہ نفوذ روح باصرہ کو بخوبی طبقہ قرنیہ مین نہین
ہونے دیتا ہے پس اسی چھوٹے ناخونہ کی ضرر رسانی بصر کو بواسطہ طبقہ قرنیہ کے ہے نہ بذاتہ اسلیے کہ بصر کو جو ضرر پہونچا ہے بسبب اسی ضرر کے
پہونچا ہے جو کہ طبقہ قرنیہ کو لاحق ہوا ہے پس یہ ضرر ناخونہ کو چپک کا سبب ہے ضرر بصر کا - اور عرض اسی ضرر کو کہتے ہین جو کسی مرض سے
پیدا ہو جیسے بصارت کا باقی نہ رہنا جو آب نزول کی آنکھ مین اترنے سے پیدا ہوتا ہے - اسلیے کہ پانی کا اترنا تو مرض ہے اور بینائی کا
جاتا رہنا یہ عرض اسی مرض نزول الماء کا ہے - یا جیسے کمی ہضم جید کی جو تپ مین عارض ہوتی ہے کہ تپ تو مرض ہے اور کمی ہضم تپ کا عرض ہے
اب خلاصہ اس بیان کا یہ ہوا کہ مرض اسکو کہتے ہین جو کسی فعل بدنی کو بذاتہ بلا توسط ضرر پہونچائے اور سبب مرض وہ ہے جو فعل بدنی کو بواسطہ کسی غیر چیز کے ضرر رسانی کرے
اور عرض وہی ضرر ہے جو تابع کسی مرض کے ہوتا ہے - اب ہم شروع کرتے ہین پہلے امراض کی اجناس اور انواع امراض کے بیان کو -

باب دوسرا امراض اور انکی اجناس اور انواع کا بیان اور پہلے بیان امراض متشابہۃ الاجزا کا

جالینوس اور بقراطیون کہتے ہین اور مرض کی تعریف یہ کرتے ہین کہ مرض نام اسی کا ہے کہ اعضاے بدنی اپنی ترکیب مین اعتدال
طبیعی سے خارج ہو جاتے ہین - اور اصناف خواہ اقسام مرکب اعضا کے تین شمار کرتے ہیں (۱) یہ کہ ترکیب اعضاے متشابہۃ الاجزا کی
یعنے جس اعضا کے جزو اور کل کا نام ایک ہی اخلاط سے ہوئی ہے پس اگر یہ اعضاے متشابہۃ الاجزا اپنے اعتدال سے خارج ہو جائین اسی کا نام
مرض متشابہۃ الاجزا ہے اسلیے کہ نام اسکا مشتق ہوا اونکا لاگیا اُن اعضا کے نام سے جنمین یہ مرض پیدا ہوتا ہے (۲) قسم ترکیب اعضا کی
یہ ہے کہ اعضاے آلیہ یعنی مرکب اعضا کی ترکیب اعضاے متشابہۃ الاجزا سے ہے اور اگر یہ مرکب اعضا اپنی ترکیب کے اعتدال سے خارج ہو جائین
ایسے خروج اعتدال کو مرض آلی کہا جائیگا - اور انھین اعضاے آلیہ سے ترکیب تمام بدن کی ہے اور تمام بدن کی ترکیب اعضاے آلیہ سے
یون ہے کہ ایک عضو مرکب مثلاً ہاتھ دوسری عضو آلی خواہ مرکب مثلاً شانہ سے متصل اور جڑا ہوا ہے اور اسی طرح ہر ایک عضو آلی دوسرے سے
متصل و پیوستہ ہو رہا ہے (۳) پھر اگر یہی اعضاے آلیہ یعنے مرکب اعضا اپنی ترکیب اور پیوستگی سے ہٹ جائین اور انکا اتصال
باہمی باقی نہ رہے اسی کیفیت کا نام مرض تفرق اتصال رکھا جاتا ہے خواہ انفصال اتصال اسکو کہینگے یعنی پیوستگی مین اعضا کے جدائی
ہو گئی - اور یہ تفرق اتصال ایسا مرض ہے کہ اعضاے مرکبہ اور اعضاے متشابہۃ الاجزا دونون کو شامل ہوتا ہے - پس اجناس امراض یعنے
عام قسمین امراض کی بنا بر اس تجویز کے جو بقراط اور جالینوس نے کی ہے فقط تین ہونگی (۱) جنس مرض متشابہۃ الاجزا کی (۲) جنس
مرض آلی (۳) جنس مرض عام کی جو اعضاے مرکبہ اور اعضاے متشابہۃ الاجزا مین ہوتی ہے یعنے تفرق اتصال - امراض متشابہۃ الاجزا
کی دو صنف پر تقسیم ہوگی اسلیے کہ انھین امراض مین بعض امراض تو مفرد ہین اور بعض امراض متشابہۃ الاجزا مرکب ہین - امراض مفرد
چار ہوتے ہین گرم بیماری اور سرد بیماری اور تر بیماری اور خشک بیماری - اور مرکب امراض بھی چار ہین گرم تر اور گرم خشک اور سرد تر

اور سرد خشک - اور مفرد امراض بھی یا تو ساذج ہوں یعنے سادہ کیفیت اربعہ میں سے کسی کیفیت سے بدوں مادہ کے پیدا ہوں یا اینکہ سادہ نہوں بلکہ وہ کسی ایک مادہ کی وجہ سے پیدا ہوں - جو مرض گرم کہ محض کیفیت ساذج سے بلا مادہ پیدا ہو اسکی مثال جیسے تپ دق خواہ حمی یوم یعنے جو یک روزہ تپ گرا اتر جائے - خواہ دھوپ کی سوزش خواہ وہ حرارت جو تعب او محنت سے پیدا ہو کر تپ پیدا ہو - جو گرم بیماری کسی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ اس مادہ کی ریزش بطرف عضو خاص کے ہوتی ہے اسکی مثال جیسے ورم جو خون کے مادہ سے پیدا ہوا ہو - خواہ وہ تپ جو عفونت سے کسی خلط کے پیدا ہوتی ہو اور بھی اسکے مشابہ امراض ہیں - سرد بیماری جو کیفیت ساذج بلا مادہ سے پیدا ہو اسکی مثال جیسے جمود یعنے سختگی کسی عضو کی خواہ تشنج یعنی اکڑجانا کسی عضو کا اس شخص کے بدن میں جسکو سخت سردی کی ایذا برف سے پہونچی ہو - سرد خشک بیماری جو مادہ سے پیدا ہو جیسے فالج اور سکتہ اور مرگی وغیرہ جو کیموسات بلغمی سے پیدا ہوتی ہیں خشک مرض جو فقط کیفیت سادہ سے پیدا ہوا اور مادہ کی شرکت اسمیں نہو جیسے وہ تشنج جو بسبب کسی استفراغ کے پیدا ہو یعنی کسی خلط کے بدن سے زیادہ نکلجانے سے جو خشکی آجائے اور اس سے تشنج پیدا ہوا اور وہ مرض جسکو ذبول کہتے ہیں کہ بدن گھلتا چلا جائے جیسے دق کی لاغری - جو مرض خشک مادہ سے پیدا ہوتا ہے اسکی مثال جیسے کہ سرطان اور جذام اور دبیلہ یا وغیرہ وہ امراض جو کیموسات یابسہ یعنی خشک سے پیدا ہوتے ہیں - مرض رطب یعنی تر بیماری جو محض کیفیت ساذج بلا مادہ سے پیدا ہو اسکی مثال جیسے بدن کا تر رہنا اور اسکا ترہل یعنے پلپلا ہوجانا - اور مرض رطب خواہ تر بیماری جو مادہ سے پیدا ہو جیسے استسقا جو تر کیموسات سے پیدا ہوتا ہے - مرکب مرض ممکن نہیں کہ سادہ ہو اور مادہ سے خالی ہو - اسلیے کہ اگر مرض گرم تر ہے اسکی پیدائش خون سے ہوگی اور یہ ورم ہے جسکو فلغمونی کہتے ہیں - اور مرض گرم خشک خلط صفراوی سے پیدا ہوتا ہے جیسے وہ ورم جو بنام حمرہ (بحائے حطی) مشہور ہے - اور سرد تر مرض خلط بلغمی سے پیدا ہوتا ہے جیسے ورم رخو یعنے ڈھیلا ورم - اور سرد خشک مرض کا پیدا ہونا خلط سوداسے ہے جیسے ورم صلب سوداوی - اسکو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیے

باب تیسرا امراض آلیہ کے بیان میں

مرکب اعضا کی بیماریاں جنکو امراض آلیہ کہتے ہیں انکی چار صنفیں ہیں (۱) وہ صنف جو اعضاے مرکبہ کی ہیئت اور صورت میں پیدا ہو (۲) وہ صنف جو اعضاے مذکورہ کی مقدار میں پیدا ہو (۳) وہ صنف جو انھیں اعضا کے عدد اور شمار میں پیدا ہو (۴) وہ صنف جو انھیں اعضا کی وضع اور نہاد میں پیدا ہو - جو مرض آلی کہ ہیئت میں اعضاے مرکبہ کے پیدا ہو اسکے اصناف شمار میں پانچ ہیں پہلی قسم وہ جو آلی ہے جو شکل میں اعضا کے ہو جیسے سر کا عضو کجا ہونا اور پانوُن کی پنڈلی میں کجی ہونی - دوسری وہ قسم ہے جو تجویف یعنے خالی مقامات میں عضو کے ہو جیسے پانوُن کی ایڑی بھری ہو اور اسمیں گہراو نہو یعنے بیچ میں خالی جگہ نہو خواہ کف دست میں گڑھا نہو تیسری قسم وہ مرض ہے جو مجاری اور منافذ میں ہو یعنے جو راہیں اور سوراخ عضو مرکب میں ہوتے ہیں انھیں کسی قسم کی خرابی ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں ایک تو مجاری کا اتساع یعنے پھیل جانا جیسے وہ مرض جو مقعد کی رگون کے منھ کھل جانے سے عارض ہوتا ہے خواہ انتشار اور پریشان ہونے سے آنکھ کے ڈھیلے کے سوراخ سے جو مرض پیدا ہوتا ہے کہ نظر نہیں جمتی - دوسری قسم ان مجاری کے تنگی کی ہے جیسے کہ رگون میں تنگی پڑنے سے خواہ سدہ پڑ جانے سے کوئی مرض پیدا ہوتا ہے مجاری میں جو مرض پیدا ہوتا ہے اسکی اور بھی دو صورتیں ہیں یا تو ایسے مجرے میں وہ مرض پیدا ہوتا ہے جس مجرے کی منفعت تمام بدن کو پہونچتی ہے خواہ ایسے مجرے میں وہ مرض پیدا ہو جسکی منفعت عام تمام بدن کو پہونچتی ہے - اگر ایسے خاص مجرے میں کوئی مرض پیدا ہو جسکی منفعت تمام بدن کو نہیں پہونچتی اس سے فقط ایک ہی مرض پیدا ہوگا - اور اگر ایسے عام مجرے میں

کوئی مرض لاحق ہو جسکی منفعت تمام بدن کو پہونچتی ہو اُس شخص کے بدن مین بہت سے امراض پیدا ہونگے۔ پھر اگر کوئی مجرا بند ہو جائے اور اُسکا بند ہونا بسبب ورم کے ہو اب اسمین دو مرض پیدا ہونگے۔ اسلیے کہ ایک تو ورم خود ہی فی نفسہ مرض ہو جو پیدا ہوا ہو اور دوسرے سدہ یعنے بند ہونا مجرے کا جو مجرے مین اسی عضو کے عارض ہوا ہو۔ اور اگر یہ سدہ یعنی بند ہو جانا مجرے کا بسبب کسی خلط لزج یعنے چسپندہ کے عارض ہوا ہو پھر اُسوقت اس مجرے خاص مین ایک ہی مرض پیدا ہوگا اور وہ مرض سدہ کا ہو۔ مثال اسکی رگ اجوف ہو کہ جگر سے نکلی ہو اگر بند ہو جائے اگر اسکا بند ہو جانا بسبب ورم کے ہو پس اسوقت رگ اجوف مین دو مرض پیدا ہونگے اسلیے کہ اس رگ مین دو فعل تھے۔ ایک تو خون کا پیدا کرنا اور دوسرے خون کو تمام بدن مین پہونچانا اور جو سدہ کہ بوجہ ورم کے پیدا ہوگا اُسکے دونون فعل کو مانع ہوگا۔ اور اگر یہ سدہ کسی خلط لزج یعنے چسپندہ خلط سے ہو جو اُسی مجرے مین چسپیدہ ہو گیا ہو اُسوقت مجرے کے بند ہونے سے فقط ایک ہی مرض پیدا ہوگا۔ چوتھی قسم وہ مرض ہو جو خشونت مین پیدا ہوا اور یہ وہ مرض ہو کہ کوئی ایسا عضو چکنا ہو جائے جسکی طبیعت مین خشونت اور کھردراپن ہو جیسے کہ ہڈی خواہ رحم ہیں یہ مرض پیدا ہوتا ہو کہ چکنے ہو جاتے ہین اسلیے براہ طبیعت کے اُنکو باخشونت ہونا درکار ہو۔ پانچوین قسم وہ مرض ہو جو ملاست اور چکنا پن مین کسی عضو کے پیدا ہوا اور وہ اس طرح پر ہو کہ جس عضو کی طبیعت مین خشونت ہو وہ چکنا ہو جائے۔ مثلاً قصبۂ ریہ یعنے پھیپھڑے کے نلے جسکا چکنا ہونا اور کہ ہو اُسمین خشونت اور کھردراپن آ جائے جبکہ اُسکی طبیعت مین ملاست ہو۔ جو مرض کہ مقدار اعضا مین ہوتا ہو اُسکی دو قسم ہین۔ ایک یہ کہ عضو کی مقدار بڑھ جائے۔ دوسری یہ کہ اُس مقدار قدر مناسب سے گھٹ جائے۔ جیسے زبان اور سر کو یہ مرض ہوتا ہو کہ یہ دونون اپنی اپنی مقدار سے بڑھ جاتے ہین یا معدہ کو یہ مرض ہوتا ہو کہ اپنی مقدار سے چھوٹا ہو جاتا ہو۔ جو مرض کہ عدد مین اعضا کے پیدا ہوتا ہو اُسکی بھی دو قسم ہین ایک تو زیادہ ہونے کا مرض اور یہ زیادتی یا تو براہ طبیعت کے ہو جیسے اُنگلی جو براہ طبیعت کے بعض خلقت مین زیادہ ہو جاتی ہو۔ یا اینکہ یہ زیادتی خارج طبیعت سے ہو جیسے سوٹھی اور مسہ اور چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ کدو دانہ اور پتھری جو مثانہ مین پیدا ہوتی ہو اور دوسرے مرض نقصان عدد کا ہو اور یہ نقصان بھی یا تو نقصان کامل اور پورا نقصان ہو جیسے کسی اُنگلی کا بالکل جڑ سے کٹ جانا خواہ نقصان جزئی ہو یعنے کچھ حصہ کسی عضو کا کم ہو جائے جیسے کوئی پورا اُنگلی کے پورون مین سے کٹ جائے۔ لیکن جو مرض کہ وضع اور نہاد مین عضو کے ہوتا ہو اُسکی بھی دو قسم ہین ایک تو یہ ہو کہ کوئی عضو اپنی جگہ سے ہٹ جائے جیسے خلع یعنی پٹھہ وغیرہ کا اُتر جانا اور روی یعنی بوجہ کوفتگی کے کسی عضو کا سرک جانا اور فتق کا وہ مرض جسمین کوئی آنت اُتر جاتی ہو جیسے خصیتین۔ اور دوسری قسم مرض وضع کی یہ ہو کہ جو شرکت کسی عضو کو دوسرے عضو سے ہو اُسمین خرابی آ جائے اور اچھی طرح مشارکت دونون مین باقی نہ رہے جیسے دونون ہونٹھ خواہ اُنگلیان ایسی ملجائین کہ جدا نہو سکین۔ خواہ اسقدر دور ہون کہ مل نہ سکیں۔ یا جیسے زبان کے رباطات یعنے جن چیزون سے زبان کی بندش ہو اُنمین یہ مرض پیدا ہوتا ہو کہ پھر آدمی کو زبان کا نکالنا اور منھ سے باہر لانا غیر ممکن ہو جاتا ہو۔

باب چوتھا بیان مین امراض تفرق اتصال کے

جو بیماری کہ عموماً دونون اعضاے جسمانی کو لاحق ہوتی ہو یعنے اعضاء مفردہ اور اعضاے مرکبہ کو اُسی کا نام تفرق اتصال ہو۔ اور یہ مرض عام دونون کو اسواسطے ہوا کہ کبھی تفرق اتصال ہڈی مین عارض ہوتا ہو جو عضو مفرد ہو اور کبھی گوشت مین پیدا ہوتا ہو اور کبھی اور اعضاے متشابہۃ الاجزا مین یعنے مفرد اعضا مین پیدا ہوتا ہو۔ اور کبھی تمام ہاتھ اور تمام پانوُن مین پیدا ہوتا ہو خواہ تمام کفدست مین یا اور کسی ایسے ہی عضو مین اعضاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ سے پھر اُسوقت کہ یہ مرض کسی عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہو اُس عضو مرکب کے جسقدر اجزا متشابہۃ الاجزا اُسمین سب مین عام ہوتا ہو۔ تفرق اتصال کا نام مختلف رکھا جاتا ہو بسبب اختلاف اُن اعضا کے جسمین یہ مرض پیدا ہوتا ہو اگر ہڈی مین

پیدا ہو اسکا نام سحج ہوگا اور گوشت میں پیدا ہو اسکا نام قرح رکھا جائیگا - یہ بات درانک رہے اسکو قرحہ کہینگے - اور اگر پٹھہ میں تفرق اتصال عارض ہو اسکا نام بھی ہوگا ... رگہاے جسدہ مین جو عمل پیدا ہو اسکو انورسا کہینگے اور انورسما کے معنی خون سکے ہیں - اور نا جستہ رگون پیدا ہو اسکا نام فرق یا تفرق ... زیادہ ہو ... اور اگر تفرق اتصال عضل مین واقع ہوا اور کنارہ پر کسی عضلہ کے ہو اسکا نام ... رکھا جائیگا - اور اگر ... جوڑ ... اسکو فسخ کہینگے - اور اگر تفرق اتصال کسی عضو آلی یعنی مرکب مین پیدا ہو اسکا نام عموماً قطع اور ... جیسے ... کا ہاتھ کٹ گیا ہو خواہ پانون کا قطع یا انگلی وغیرہ کا قطع - ہر ایک صنف تین جنس امراض آلیہ اور امراض ... مفردہ اور امراض تفرق اتصال کے کبھی تو اکیلے ہو اور مفرد پیدا ہوتی ہو اور کبھی مرکب ہو جاتی ہو - مرکب ہونے کی ان امراض مین کچھ صورتیں ہیں (۱) مرکب ہونا امراض متشابہۃ الاجزا کا یعنی مفرد اعضا کے امراض کا باہم جیسے کہ حرارت ہمراہ رطوبت کے سو خواہ حرارت ہمراہ یبوست اور خشکی کے ہو (۲) مرکب ہونا امراض متشابہۃ الاجزا کا ساتھ امراض آلیہ یعنی اعضاے مرکبہ کے امراض کے جیسے ورم گرم ہمراہ تپ کے ... ورم تو مرض آلی ہے اور تپ مرض متشابہۃ الاجزا ہے (۳) مرکب ہونا مرض آلی کا ہمراہ کسی دوسرے مرض کے جو وہ بھی آلی ہو جیسے کہ ورم کسی ایسے عضو میں پیدا ہو جسمین کہ مجاری اور سوراخ ہیں اور اسی ورم سے وہ راہیں بند ہو جائیں خواہ انہین تنگی آجائے سبب تنگی پیدا کرنے ورم کے ... تو اس صورت مین دو قسم کے مرض ہونگے ایک تو وہی ورم جو مرض آلی کی ایک قسم ہے کہ مقدار مین اعضا کے ہوتا ہے ... اور دوسرا مرض تنگی مجاری کے اور وہ بھی مرض آلی ہے (۴) مرکب ہونا امراض متشابہۃ الاجزا کا ہمراہ تفرق اتصال کے جیسے ... ایک عضو کے ورم گرم پیدا ہو کہ اسکی وجہ سے وہ عضو گرم ہو جائے اب اسوقت اس عضو مین تین مرض ہونگے ایک تفرق اتصال یعنی ... دوسرے ورم جو مرض آلی ہے تیسرے مرض متشابہۃ الاجزا اور وہ یہان پر عضو مفرد کا گرم ہو جانا

مترجم - یہ مثال ترکیب امراض سہ گانہ کی بابت ہو مگر اصل کتاب مین دوہی مرض کی ترکیب مین اسکو درج کیا ہے شاید کاتب کی غلطی ہو متن (۵) مرکب ہونا مرض آلی کا جو کسی عضو مین ہو ہمراہ تفرق اتصال کے جو اعضا مین پیدا ہو جیسے کسی پور کا انگلیون کی پورون سے کٹ جانا کہ اسوقت انگلی مین دو مرض پیدا ہونگے ایک تو وہی تفرق اتصال یعنی پور کا کٹ جانا دوسرے نقصان عدد اور شمار کا یعنی ایک پور کا کم ہو جانا (۶) یہ صورت ہے کہ تینون امراض مین سے بعض امراض ہمراہ بعض کے مرکب ہو جائیں جیسے دونون آنکھون مین جسوقت آشوب بھی ہو اور قرحہ بھی پڑے اور شگافتہ بھی ہو جائے اور طبقۂ عنبیہ جو آنکھ کا ایک طبقہ ہے اونچا ہو جائے اور ثقبہ یعنی سوراخ حدقہ چشم کا اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور اسی سوراخ مین آب نزول بھی اتر آئے اور ناخونہ بھی اسمین پیدا ہو جائے - اگر ایسی حالت کسی آنکھ کی ہو جائے اب ان آنکھون مین چھ بیماریاں پیدا ہونگی - ایک تو رمد یعنی آشوب چشم جو ورم گرم ہے پس ورم گرم مرض آلی ہے جو مقدار عضو کے بڑھ جانے کی قسم مین داخل ہے اور حرارت ورم کی مرض متشابہۃ الاجزا ہے - دوسرے قرحہ کا شگافتہ ہونا اور یہ مرض تفرق ہے - تیسرے طبقۂ عنبیہ کا اونچا ہو جانا یہ بھی مرض آلی ہے جو مقدار عضو کے بڑھنے مین داخل ہے - چوتھے سوراخ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا یہ بھی مرض آلی ہے وضع اعضا کی خرابی کی قسم مین سے ہے - پانچواں آب نزول کا اترنا یہ بھی مرض آلی ہے جو سدہ مجاری کے باب مین داخل ہے چھٹے ناخونہ کہ یہ بھی مرض آلی ہے زیادتی عدد اعضا مین داخل ہے گویا ایک طبقہ آنکھ مین ناخونہ پیدا ہونے سے بڑھ جاتا ہے یہ چھ بیماریاں ہین جو ایک ہی عضو یعنی آنکھ مین پیدا ہوئی ہین اسکو جاننا چاہیے

باب پانچواں اجمالی بیان ان اسباب کا جنسے مرض پیدا ہوتے ہین

اسباب مرض یعنی جنکی وجہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہین یہ وہی امور ہین کہ فعل بدنی مین بتوسط مرض کے ضرر پہنچاتے ہین خواہ بتوسط

کسی دوسرے عضو کے ضرر پہونچائے جسکے واسطہ سے ایک عضو خاص کو نفع پہونچتا تھا۔ مرض کے واسطہ سے اسکی ضرر رسانی یوں سمجھنی چاہیے جیسے عفونت خلط کی جو سبب تپ کی ہو ایسی تپ جو تمام افعال بدنی کو ضرر پہونچاتی ہو۔ اسلیے کہ عفونت خلط کی خود تو کسی فعل کو افعال بدنی سے مضر نہین ہو لیکن چونکہ عفونت خلط کی تپ آجاتی ہو اور تپ مضر افعال بدنی ہو پس بواسطہ تپ کے عفونت کا ضرر افعال بدنی کو پہونچیگا۔ دوسری قسم سبب کے ضرر رسانی کی جو بتوسط کسی عضو کے ہمنے اوپر لکھی ہو یعنے ایک ایسا عضو ہو جسکا نفع کسی فعل معین مین دوسرے عضو کو ہوتا ہو پس عضو نافع کو کوئی ضرر پہونچے وہ ضرر بسبب انقطاع نفع عضو دوم کا ہوگا جیسے ثرب کا فائدہ معدہ اور جگر کا گرم رکھنا ہو اب اگر اسی ثرب کو کسی قسم کی آفت پہونچے اسکا آفت رسیدہ ہونا معدہ اور جگر کو مضر ہوگا اور انکو سرد کر دیگا خصوصاً اگر ثرب کی زیادہ مقدار کٹ جائے۔ یا جیسے طبقۂ قرنیہ آنکھ کا جسوقت اسمین قرحہ پڑجائے جو نور کہ رطوبت جلیدیہ سے نکلکر محسوسات بصر سے ملتا ہو اسکو یہ قرحہ منع کریگا اور ان اشیا سے ملنے نہ دیگا۔ جب کیفیت سبب کی ایسی ہو اب اجناس یعنی عام قسمیں سبب مرض کی تین ہونگی (۱) اسباب بادیہ اور یہ وہ چیزین ہین جو بدن کو خارج سے عارض ہوتی ہین جیسے قطع حدید یعنے لوہے سے جسم کا کٹ جانا اور پتھر سے کوفتہ ہوجانا اور گزیدہ حیوانات کا کاٹنا خواہ ڈنک مارنا اور پھاڑ ڈالنا اور دھوپ کی گرمی اور آگ کی گرمی پہونچے خواہ برف کی سردی پہونچے وغیرہ وغیرہ ایسی جتنی چیزین کہ خارج سے بدن کو پہونچتی ہین (۲) وہ اسباب ہین جنکو اسباب سابقہ اور متقادمہ کہتے ہین اور یہ ایسی چیزین ہیں جو اندرون بدن کے حرکت کرتی ہین اور اپنے افعال اندر ہی اندر بدن کے کرتے ہین بواسطہ کسی اور چیز کے جیسے اخلاط کی کثرت اور زیادتی خواہ انکی لزوجت اور عفونت کی سبب حدوث تپ کی ہو کہ تپ ان اخلاط سے اسی وقت پیدا ہوگی جب انمین عفونت آجائے پس انکی یہ عفونت ہی درمیانی اور متوسط چیز ہو جو اخلاط اور تپ کے بیچ مین پڑ کے تپ کو پیدا کرتی ہو (۳) اسباب کی وہ جنس ہین جنکو اسباب واصلہ اور لازمہ کہتے ہین جنکا فعل افراد بدون توسط کسی اور چیز کے بدن مین ہوتا ہو جیسے عفونت کسی خلط کی کہ خود اسی سے تپ پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ عفونت جب تک کسی خلط مین رہیگی وہ تپ بھی باقی رہے جسکو اسی عفونت نے پیدا کیا ہو۔ پھر اگر وہ عفونت دور ہوجائے یہ تپ بھی دور ہوجائیگی اور جاتی رہیگی۔ اب یہ تینون اجناس اسباب کے یا تو سبب امراض متشابہۃ الاجزا کے ہوتے ہین۔ یا سبب امراض آلیہ یعنی مرکب اعضا کے مرض کے ہوتے ہین یا سبب امراض تفرق اتصال کے ہوتے ہین

باب چھٹا امراض متشابہۃ الاجزا کے بیان مین اور پہلے مرض گرم کے اسباب کا بیان

امراض متشابہۃ الاجزا جنکو امراض سوء مزاج اور رداءت سوء مزاج یعنے خرابی سوء مزاج کی کہتے ہین۔ ان امراض کے اسباب چار ہین۔ ایک تو سبب مرض گرم کا۔ دوسرے سبب مرض بارد یعنی سرد کا۔ تیسرے اسباب مرض رطب یعنی تر بیماری کے۔ چوتھے اسباب مرض خشک کے۔ مرض حار اور گرم کے اسباب چھ طرح کے ہین ایک تو حرکت مفرط یعنے زائد اندازہ سے حرکت کرنی خواہ یہ حرکت از قسم حرکات نفسانی کے ہو جیسے زیادہ غصہ کرنا خواہ یہ حرکت از قسم حرکات بدنی کے ہو جیسے تعب اور ماندگی خصوصاً اس شخص کو جو خوگر محنت اور تعب کا نہو۔ دوسرے ملاقات کرنا بدن کا ان چیزون سے جو گرمی پیدا کرتی ہین اور انکی گرمی بالفعل ہوتی ہو یعنے حس لامسہ سے بدن کی گرمی محسوس ہوجاتی ہو جیسے حرارت دھوپ کی فصل گرما مین اور حرارت آگ کی جسوقت دیر تک بدن سے ملی رہے اور ہوا سے حمام کی جب دیر تک آدمی اوسمین ٹھہرے۔ تیسرے تکاثف مسام بدن کا یعنے بدن کے مسامات بند ہوجانا اور انمین تنگی آجانی کہ اسوجہ سے جو گرمی اندر سے بدن کے نکلتی رہتی ہو وہ اندر ہی اندر گھٹ کر رہیگی اور باہر نکلکر اسکی تحلیل نہونے پائیگی جیسے کوئی

برف مین چلے خواہ آب سرد سے نہائے خواہ کسی قابض پانی سے غسل کرے جیسے پھٹکری کا پانی ہے جسمین ہٹا ہی گھلی ہو خواہ گندھک کے
معدن سے نکلا ہو کہ ایسی صورتون مین بدن کے مسامات سکڑ جاتے ہین اور سمٹ جاتے ہین تیسرے عفونت جیسے وہ عفونت
جس سے تپ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جو چیز متعفن ہوتی ہے اسمین گرمی آجاتی ہے - پانچوین غذا نہین ملنی اسلیے کہ حرارت غریزی بدن کی جب
کوئی ایسی چیز مثل غذا کے نہین پاتی ہے کہ جسمین اشتغال کرے تو رطوبات اخلاط اور اعضاے بدن کے رخ کرتی ہے پھر انھیں کو گرم کر دیتی ہے
اور انھین کے رطوبات کو خشک کرتی ہے - چھٹے ایسی گرم چیزون کا کھانا جو باقوت گرم ہین اسلیے کہ ان میں حرارت کا اثر ہے جیسے کوئی آدمی لہسن
خواہ پیاز کھائے خواہ سیاہ مرچ وغیرہ تناول کرے خواہ گرم غذائیں اور گرم دوائین تناول کرے - مرض بارد کے آٹھ اسباب ہین - ایک تو
سرد چیزون کی ملاقات بدن سے ہوتی جو بالفعل بدن کو سرد کر دیتی ہین جیسے وہ سردی جو کسیکو اسوقت عارض ہوتی ہے جسوقت اسکا بدن
برف سے ملاقات کرے اور دیر تک اس سے ملا رہے خواہ سرد ہوا سے دیر تک اسکا بدن ملا رہے اور جبتک اسکا ٹھہرنا اور ملاقی
رہنا انھین دونون سے ہوتا ہے حرارت غریزی اسکی اندر بدن کے چلی جاتی ہے اور وہان جا کر بستہ اور منجمد ہو جاتی ہے اسلیے کہ اگر دیر تک
نہ ٹھہریگا بوجہ متحقق ہونے حرارت کے اندر جسم کے بدن مین گرمی پیدا ہوگی اور دیر تک ٹھہرنے سے حرارت اندرون جسم کے جا کر بستہ ہو جائیگی
دوسرے سرد بالقوہ چیزون کا کھانا جیسے کہ بہ سرد اور کاہو اور خشخاش اور افیون - تیسرے زیادہ آب طعام کا تناول اسقدر کہ حرارت غریزی فرو ہو جائے اور بجھ جائے
جیسے آگ بھی اگر زیادہ لکڑیان اسپر ڈالی جائین بجھ جاتی ہے اور چراغ مین اگر زیادہ تیل ڈالا جاے تو وہ خاموش ہو جائیگا - چوتھے افراط سے
بے غذائی جیسے کہ آگ بھی اگر لکڑیان بالکل جلکر نابود ہو جاتی ہین آگ بجھ جاتی ہے اسی طرح حرارت بدنی مین بھی بالکل بے غذائی سے فرو ہو کر
برودت پیدا ہوتی ہے پانچوین تکاثف مسامات کا اتنا زیادہ کہ جو فضول متحلل ہو کر باہر نکلتے تھے بوجہ مسامات کی تنگی کے نکل نہ سکیں اور
انھین فضول کی رطوبت مین حرارت غریزی ڈوب کر بجھ جائے - چھٹے تخلخل بدن کا حد افراط کو پہونچے تا اینکہ حرارت غریزی متحلل ہو جائے
اور مادہ حرارت کا پسینہ کی راہ سے نکلجائے - ساتوین افراط حرکت اسقدر کہ حرارت غریزی کو تحلیل کر دے اور اسکو پراگندہ کر دے
پس بدن سرد ہو جائے - آٹھوین بافراط آرام اور راحت کا استعمال کرنا تا اینکہ فضول کی بدن مین کثرت ہو پس حرارت غریزی انھین
فضول مین ڈوب جائے اور ڈوب کر بجھ جائے - پس یہی سب ہین گرم اور سرد بیماریون کے ہین لیکن اس بارہ مین ابھی اتنا کہنا
اور مناسب ہے کہ ہر ایک سبب اسباب مذکورہ مین سے بدن کو سرد یا گرم علے الاطلاق کرتا ہے - مراد یہ ہے کہ ان اسباب کی گرمی سردی کا
کوئی خاص مرض سے تعبیر نہین کیجاتی ہے اسلیے کہ ان اسباب مین ہر ایک کا فعل مختلف ہوتا ہے تین تین سبب سے مختلف ہوتا ہے ایک تو
کیفیت سے تکاثف کے دوسرے مقدار سے اس خلط کے جسکو بدن حاوی ہے یعنے بدن مین وہ خلط بھری ہوئی ہے تیسرے طبیعت اس
چیز کی جسکی تحلیل اسی بدن سے ہوتی ہے - کیفیت تکاثف کی سبب سے اسطرح اختلاف ہوتا ہے کہ اگر تکاثف بےحد ہوگا بدن مین کوئی
سرد مرض پیدا کریگا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ حرارت غریزی بالطرف اندر جسم کے گریز کرتی ہے اور اندر بدن کے فرو رفتہ ہو جاتی ہے اور چونکہ
مسامات ہوا جانے کے بند ہین لہذا وہ حرارت اندر ہی بجھ جاتی ہے اسلیے کہ ترویح اس حرارت کی اسی ہوا سے ہوتی تھی اور اب ہوا کا
اندر گذر نہین ہے بوجہ تنگی مسامات کے - اور اگر تکاثف تھوڑا سا ہے بدن کو گرم کریگا اسلیے کہ اب تحلیل حرارت غریزی اندر سے باہر
نکلنے کی رو سے تو ہوتی نہین اور اندر ہی اندر حرارت کو التہاب اور بھڑک ہو رہی لہذا حرارت پیدا ہوتی ہے - دوسری وجہ اختلاف اخلاط
ان اسباب مین مقدار اس خلط کی ہے جو بدن مین ہو - اسلیے کہ اگر خلط موجود کی مقدار حد سے زیادہ ہے اور بدن مین تنگی مسامات کی

بوجہ برودت کے پیدا ہو زیادہ سردی بدن کو پہونچیگی اور سرد ہو جائیگا اسلیے کہ خلط موجود کا تحلل ہو نہین سکتا اور حرارت غریزی اسکی اور بدن کے
ڈوب جائیگی اور سرد ہو جائیگی۔ اور اگر خلط موجود بدن مین کم ہو اور اچھی خلط ہو فاسد نہو اور تکاثف بھی مسامات کا بہت زیادہ نہو اور اسکی وقت
حرارت غریزی قوی اور زیادہ ہو جائیگی۔ اور اگر خلط موجود بدن گرم اور خراب ہو گئی ہو بسبب تعفن کے یعنی بکثرت تعب جو تنگی مسامات سے
ملے جلتی ہو پیدا کریگی۔ یا یہ اختلاف بسبب ان چیزون کے ہوتا ہے جو بدن سے نکال پاتے ہین اسلیے کہ بعض بدن ایسے ہین جنمین اخلاط
اور اچھے ہوتے ہین مثلاً اچھا خون کسی بدن مین ہو اگر ایسے بدن کو تنگی مسامات کی وجہ یہ کیفیت عارض ہو کہ جو بخارات اس بدن سے متحلل
ہوتے ہین انکے ساتھ اس خلط جید کا بخار متحلل نہو سکے ایسے بدن کی حرارت غریزی قوی ہو جائیگی اور اسی حرارت مین غرارت یعنی کثرت آجائیگی
اور بعض قسم کے بدن ایسے ہوتے ہین کہ جو خلط انمین موجود ہو وہ ردی اور خراب ہوتی ہے یا تو خلط صفراوی یعنی صفراوی خراب ہوگی کہ اس خلط سے
جو بخار متحلل اور جدا ہوتا ہے اسکی کیفیت بھی خراب ہوتی ہے اگر ایسے بخار کی تحلیل نہونے پائے یہ بھی تپ پیدا کریگا اور بعض بدن مین خلط بلغمی اور سرد
غلیظ کی موجودگی ہوتی ہے جسمین لزوجت اور چپک ہو اس خلط کا بخار بھی غلیظ اور سرد و تر ہوتا ہے اگر ایسے بخار کی تحلیل نہونے پائے بدن مین
سردی اور تری پیدا کریگا اور حرارت غریزی اسمین ڈوب جائیگی لہذا مرض بلغمی پیدا کریگا بعض ایسے بدن ہین جنمین سوداوی خلط غالب
ہوتی ہے اس سے جو بخار جدا ہوتا ہے سرد خشک ہے اگر ایسے بخار کی تحلیل نہونے پائے بدن مین سردی اور خشکی پیدا کریگا اور سوداوی بیماریان
پیدا کریگا۔ مرض رطب یعنی جو بیماری رطوبت سے پیدا ہوتی ہے اسکے اسباب پانچ ہین۔ ایک تو کسی تر چیز سے بدن کا ملنا اور ملاقات
کرنی ایسی چیز کی جو بالفعل تر ہو جیسے آب شیرین سے نہانا خواہ اس ہوا سے بدن کا ملنا جو تر ہو۔ دوسرے زیادتی خورد و نوش کی تیسرے
ان دواؤن کو اور ان غذاؤن کو کھانا پینا جو بدن مین رطوبت پیدا کرتی ہین جیسے بتھوا اور کاہو کا ساگ اور کدو خواہ پانی ملی ہوئی شراب
پینی۔ چوتھے آرام اور تن آسانی کا استعمال کرنا کہ اسکی وجہ سے فضول رطب یعنی تر فضلات کی مقدار کثیر بدن مین جمع ہو جاتی ہے لہذا تری
بدن مین پیدا کرتی ہے۔ پانچوین جو چیز بدن سے متحلل ہوتی ہو اسکا تحلیل نہ پانا اور اندر بدن کے اسکا گھٹ کر رہ جانا بشرطیکہ وہ چیز تر بھی ہو
مرض یابس یعنی خشکی سے جو بیماری پیدا ہوتی ہے اسکے اسباب بھی پانچ ہین اور یہ پانچون ضد اور مخالف ہین اسباب امراض رطوبت کے
ایک تو بدن کی ملاقات ایسی چیز سے جو بالفعل خشکی پیدا کرتی ہے جیسے ہوا سے گرم اور لون مین چلنا خواہ ریت مین بدن گاڑ دینا خواہ
سوکھی مٹی مین بدن کو دفن کر دینا یا آب دریاے شور مین نہانا خواہ ایسے پانی سے نہانا جسمین پھٹکری خواہ گندھک کا اثر ہو۔ دوسرے
غذا مین کمی کرنی اسقدر کہ رطوبت بدن کی فنا ہو جائے۔ تیسرے ایسی چیز کو کھانا پینا جنمین قوت اور اثر خشکی پیدا کرنے کا ہے جیسے مسور
اور سرکہ اور نمک۔ چوتھے تعب اور مشقت کا زیادہ استعمال کہ جس سے رطوبت بدن کی تحلیل پاتی ہے۔ پانچوین بافراط بدن کا پلپلا ہو جانا اور
رطوبت بدنی کا فنا ہو کر نابود ہو جانا بسبب کثرت حرکات بدنی کے۔ پس یہی سب اسباب ہین امراض متشابہ الاجزا کے یعنی مفرد اعضا کے
امراض کے جو بنام سوء مزاج مشہور ہین اگر مفرد ہون اور کسی مادہ سے عارض نہوئے ہون لیکن جو مرض انہین امراض متشابہ الاجزا مین
مرکب ہو اسکا سبب بھی برطبق شمار امراض مرکب کے ہوگا۔ یعنے جسقدر شمار امراض مرکب کا ہے اسیقدر شمار اسباب مرکبہ کا بھی ہے اور جتنی
قسم اور نوع اسباب مرکبہ کی ہین اتنی قسم امراض مرکبہ کی بھی ہین۔ اسکا بیان یہ ہے کہ اگر اسباب مرض بدن مین زیادہ ہون اور سب کا عمل
اور فعل ایک ہی طرح کا ہو ایک قسم کا مرض وہ سبب پیدا کریگا اقسام سوء مزاج قوی سے مراد یہ ہے کہ یہ مرض اور سوء مزاج جو کہ چند اسباب سے
پیدا ہوگا اگرچہ شمار مین ایک ہوگا مگر قوی ہوگا مثال اسکی یہ ہے کہ جو شخص گرم دوا کا استعمال کرے اور حرکت کثیر سے بھی متحرک ہو اور دیگر افعال

جسکے بدن میں مختلف اثر پیدا کرتے ہوں اس طرح سے کہ بعض افعال سے گرمی اور بعض سے برودت اور سردی اور بعض سے رطوبت اور بعض سے خشکی
پیدا ہوتی ہو۔ پس ایسے آدمی کا حال دو صورتوں سے خالی نہوگا یا تو یہ کہ ایک خواہ دو سبب ان اسباب کثیرہ میں سے بوجہ اپنی کثرت مقدار یا قوت کے
اور اسباب باقیماندہ پر غالب ہوں۔ پھر تو اسکے بدن میں وہی سوء مزاج پیدا ہوگا جسکو یہ سبب غالب پیدا کریگا۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ مختلف
اسباب جو بدن میں ہیں ہر ایک سبب قوت اور ضعف میں برابر ہو اور اپنا اپنا فعل بدون غلبہ کے کرلیتا ہو۔ اب ایسے وقت اس بدن میں
سوء مزاج مختلف پیدا ہوگا یعنے خرابی مزاج کی جسطرح پر ہوگی۔ اسباب اس مرض کے جسمیں مراد سوء مزاج کے کوئی مادہ بھی ایسا ہو کہ کسی
عضو پر گر رہا ہو (شمار میں چھ ہیں۔ ایک تو قوت اس عضو کی جو دافع ہے یعنے وہ عضو جو اپنے سے اس فضلہ کو ہٹا دیتا ہے اور بالقوت دور کردیتا ہے
جو فضلہ اس عضو کی غذاء خاص سے پیدا ہوتا ہے خواہ اس چیز کو ہٹا دیتا ہے جو کسی اور عضو کا فضلہ بطرف ایسے عضو قوی کے لاتا ہو
یہ قوت سے دفع کرنے کا فعل وہی اعضاء بدنی کرتے ہیں جو اعضاء رئیسہ کہلاتے ہیں اسلیے کہ انہیں قوت ہے جیسے کہ دماغ اور قلب اور جگر
اور رگہائے جہندہ اور ساکن رگیں۔ دوسرا سبب ضعیف ہونا کسی عضو کا جو اس مادہ کو قبول کرلیتا ہے جبکہ اعضاء رئیسہ اور قوی اعضا
اسکی طرف دفع کرتے ہیں اور یہ عضو ضعیف اس مادہ کے ہٹانے اور دفع کرنے پر قوت اپنی سے نہیں رکھتا۔ اور ضعف ان کو اعضاے
بدنی میں یا تو براہ طبیعت کے ہوتا ہے یعنے انکی خلقت ہی اسی طرح کی ہے جیسے جلد بدن کی کہ یہ عضو ضعیف زیادہ تمامی اعضاء بدنی سے اسی
فائدہ کی نظر سے پیدا کیا گیا ہے کہ جو کچھ فضلہ اندرونی اعضا بطرف جلد کے دفع کریں اسکو قبول کیا کرے۔ اور جیسے وہ گوشت جو نرم غدود کی
قسم سے جو دونوں بغل اور دونوں چڈھوں میں یا رانوں کی جڑ میں ہے اور کانوں کی جڑ کا گوشت کہ یہ سب جگہ کے گوشت ضعیف اسی واسطے
مخلوق ہوئے کہ جو کچھ اعضاے رئیسہ انکی طرف دفع کریں اسکو قبول کیا کریں۔ یا ضعف کسی عضو کا خارج از طبیعت ہو جیسے وہ اعضاے
آفت رسیدہ کہ جنمیں کوئی آفت یا تو بروقت انکی پیدائش کے رحم مادری میں پہونچی ہو یا اینکہ بعد تولد کے اور کسی وقت کوئی آفت انمیں پہونچی
اور اب بھی موجود ہی نہیں جو عضو بدنی ایسا نظر آئے کہ اسکی طرف ریزش کسی مادہ کی زیادہ ہوا کرے اور زیادہ مرض اسی عضو کو گھیرے رہے
جاننا چاہیئے کہ یہ عضو زیادہ کمزور اور ضعیف ہے تمام اعضاے بدنی میں اور گویا بدن کی بدرو خواہ مادہ کے گرنے کی موری یہی ہے تیسرا سبب
کثرت مادہ کی ہے وہ مادہ جو بدن میں بڑھتا اور فاضل پڑتا ہے اور مادہ کے بڑھنے اور فاضل پڑنے کا یہی زمانہ ہے جب آدمی کسی قسم کی ردی
اور خرابی تدبیر اپنے حفظ صحت میں کرتا ہے مثلاً خرابی غذا اُن کو زیادہ کھائے اور ریاضت بدنی خواہ نہانے کا حمام وغیرہ میں استعمال کم کرے کہ
اسوقت اسکے بدن میں خراب خون اور شر ایسا پیدا ہوگا جسمیں فضلہ ایسے زیادہ ہونگے جنکے پاک اور صاف کرنے کو قوت ان آلات کی کافی
اور وافی نہوگی جو آلات اسی غرض سے بدن میں بنائے گئے ہیں میری مراد ان آلات سے مثلاً طحال ہے جو مرہ سودا یعنے خلط سوداوی کو
خون سے جذب کرتی ہے خواہ مرارہ یعنے پتہ جو مرہ صفرا کو جذب کرتا ہے اور جلد بدن کی ہے جو بخاری فضلات اپنی طرف جذب کرتی ہے پس اسی وجہ سے
بدن میں بہت سے فضول جمع ہوجاینگے اور یہی فضول گویا ایسے مواد بن جاینگے کہ بعض اعضاے قویہ سے بطرف بعض اعضاے ضعیف کے
ریزش کرینگے۔ چوتھا سبب وسعت منافذ کا یعنے جو قوت کہ اعضاے بدنی کو غذا دیتی ہے اسکا ضعیف ہوجانا اور ایسا ضعیف ہونا کہ اسکو قدرت
نہ رہے کہ جو غذا کسی عضو میں آتی ہے اسکو ہم صورت اسی عضو کے کردے اور طبیعت اس غذا کی مثل طبیعت عضو مذکور کے بنادے۔ سبب پانچواں
سبب ان مجاری کا اوسع ہونا یعنے ان کا زیادہ کشادہ ہوجانا ہے جہت سے وہ فضلہ آتا ہے جسکو کوئی عضو قوی دفع کرتا ہے بطرف کسی عضو ضعیف کے۔
چھٹا سبب یہ ہے کہ اگر عضو قابل یعنے جس عضو میں قوی کرنے کسی مادہ کی صفت ہے وہ عضو اسفل بدن اور نیچے کی طرف ہو کہ اسی سبب سے

بسبب دولت ریزش مواد کی اس عضو کی طرف ہوگی۔ پس یہی سات قسمین اسباب امراض متشابہۃ الاجزا کی ہین اگر ہمراہ مادہ کے ہون انکو معلوم کرنا چاہیے

باب ساتوان امراض آلیہ کے اسباب کے بیان مین

امراض آلیہ یعنی مرکب اعضا کی بیماریون کے اسباب چار ہین۔ ایک صنف تو اسباب اُن امراض کی ہے جو اعضا کی صورتون مین پیدا
ہوتی ہین۔ دوسری صنف اسباب اُن امراض کی ہے جو مقدار مین اعضا کے ہوتی ہین تیسری صنف اسباب اُس مرض کی ہے جو عدد مین
امراض کے ہو۔ چوتھی صنف اسباب اُن امراض کی ہے جو وضع و نہاد اعضا مین ہوتی ہین۔ پہلی صنف اسباب اُس مرض کی جو صورت
اعضا مین ہوتی ہین اُنکی پانچ قسمین ہین۔ ایک تو اسباب اُن امراض کے جو شکل مین عضو کے ہون۔ دوسرے اسباب اُن امراض کے جو
تجویف جیسے خالی جگہ مین کسی عضو کے ہون تیسرے اسباب اُن امراض کے جو مجاری اور راہون مین اعضا کے ہوتے ہین۔ چوتھے
اسباب اُن امراض کے جو خشونت مین اعضا کے اندر سے ہون خواہ باہر سے یعنی کسی عضو کی خشونت اور کھردرا پن مین گھٹ بڑھ
ہوجانے کے اسباب۔ پانچوین اسباب اُن امراض کے جو ملاست اور چکنا پن مین اعضا کے ہوتے ہین۔ لیکن اسباب اُن امراض کے
جو شکل عضو مین ہوتے ہین پس جو مرض شکل مین کسی عضو کے ہوتا ہے یا تو اُسکی پیدائش اُسوقت ہو جب بچہ ماں کے رحم مین ہے
میری مراد اُسوقت سے ہے جسوقت بچہ کی پیدایش رحم مادر مین ہوتی ہے۔ یا بروقت ولادت بچہ کے جب وضع حمل ہو یا بروقت تربیت
جو دایہ کھلائی کی پرورش کا ہے۔ اور کسی علت سے جو انھین اوقات مذکورہ مین سے کسی وقت مین خواہ انکے بعد کسی اور وقت
یہ مرض پیدا ہو۔ رحم مین جب لڑکے کو یہ مرض لاحق ہو بسبب کثرت مادہ کے جسوقت کہ منی زیادہ ہو اور اُس سے طبیعت مدبرہ ایک
بڑا عضو زیادہ کا بنائے جو معمولی اور ضروری نہو۔ یا بسبب کمی مادہ کے اگر منی مین کمی ہو اور حرکت اور وہ مادہ اسقدر نہو پس طبیعت کو ممکن نہو کہ ایسی
منی سے کوئی عضو بنائے جیسے عضو کی اس مولود کو حاجت ہے۔ یا ایک منی مین موافقت اور درستی کی کمی ہو بسبب کیفیت منی کے کہ واسطے
اُس چیز کی جسکو حاجت اسی عضو کو ہے مراد یہ ہے کہ جس شکل کی حاجت عضو کو ہے اسکے موافق یہ منی نظر اپنی خراب کیفیت کے ہو مثلاً اگر منی
گاڑھی ہوگی پس قوت مصورہ کو اُسکی صورت گری اور اُسکی شکل کا بنانا دشوار ہوگا۔ یا زیادہ رقیق ہو اور سیال ہو کہ جو صورت اُسکی طبیعت
بنائے وہ برقرار نہ رہ سکے اور بوجہ سیلان کے صورت منی بہکر مٹ جائے۔ ولادت کے وقت آفت یون آتی ہے کہ مولود اگر رحم مادر سے ایسی طرح برآمد ہو جس شکل سے نکلنا
اچھا نہین ہے مثلاً پشت کی بل پیدا ہو خواہ دونون گھٹنے پر برآمد ہو ایسے برے انداز سے نکلتے وقت شکل بچے کے عضو کی خراب ہو جاتی ہے۔ اور اگر دودھ زیادہ مقدار
مناسب سے دایہ خواہ ماں کا پلایا جائے اسکے بدن مین تر فضلہ زیادہ ہوگا لہذا بعض اعضا کی شکل خراب ہو جائیگی۔ اور جو علت کہ بعض اوقات
مذکورہ مین عارض ہوکر شکل عضو مین خرابی پیدا کرتی ہے خواہ بعد اوقات مذکورہ کے وہ علت پیدا ہوتی ہے اور شکل عضو کی خراب کر دیتی ہے وہ آٹھ
اسباب سے ہوتی ہے (۱) دایہ یعنی کھلائی اگر بچہ کو مطلق العنان کر دے اور چلنے اور دوڑنے مین اُسکی خبرگیری نہ کرے اور اُسکو بُری طرح دوڑنے
اور چلنے سے نہ بچائے اُس بچہ کی ساق مین کجی آجائیگی خواہ اُسکے قدم اور جوڑ مین تلوون کے خرابی پیدا ہوگی کہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیگا۔ (۲)
ٹوٹ جانا کسی عضو کا جیسے اگر وہ افریز یعنی ڈھکنی اور جنبر جو گرد کولے کے جوڑ کے گڑھے کے ہے ٹوٹ جائے پس جو ہڈی اُسی گڑھے مین در آتی ہے
بخوبی نہ ٹھہر سکیگی۔ (۳) طبیب خواہ جراح اگر اچھی طرح سے بندش عضو شکستہ کی نہ کریگا (۴) مریض اگر اُس ٹوٹے ہوئے عضو کو ہلائے اور حرکت دے
جسکی بندش کی گئی ہو اور ابھی وہ عضو اپنی جگہ درست ہوکر نہین بیٹھا اور نہ وہ مرض دور ہوا ہے اور نہ عضو مین سختی اور درشتی جیسی درکار ہے آئی ہے
ایسے وقت کے ہلانے ڈولانے سے شکل عضو کی خراب ہو جائیگی (۵) بوجہ مرض کے جیسے اگر چوٹ کسی کی ناک مین لگ جائے اُسی سے خطم پیدا ہوتا ہے

یعنے ناک بیٹھ جاتی ہے اور چپٹی ہوجاتی ہے (۶) مفصل سے مادہ خراب کی جس طرح کہ جذام کے بیمارون کو فساد شکل اُنکے اعضا مین عارض ہوتا ہے سبب
مادہ کی یبوست کے (۷) انتقاص اور کمی مادہ کی ہے جیسے کہ لاغری اور گوشت کا فنا ہوجانا مسلول کے بیمارون کو عارض ہوتا ہے کہ ہڈی اور پٹھے
یعنے اُن ہڈیوں کی جیزون سے جنکے سبب سے اعضاے بدنی ایک دوسرے سے بندھے اور متصل ہیں الغرض ان دونوں اجسام پر گوشت
وہ مسلول کے بدن مین نہین باقی رہتا اور فنا ہوجاتا ہے (۸) کوئی علت اور خرابی جو پٹھے کو خواہ عضل یعنے پٹھے کو عارض ہوتی ہے جیسے کسی پٹھے کا
کٹ جانا جسکی وجہ سے کوئی عضو بدنی ڈھیلا ہوکر جھول پڑے۔ خواہ کوئی عضل اینٹھ جائے کہ اسکی وجہ سے کوئی عضو کسی طرف جھک جائے خواہ کسی
طرف کھنچکر ٹیڑھا ہوجائے۔ خواہ کسی قرحہ کے نشان رہجانے سے یا ورم کا اثر باقی رہنے سے کسی عضو کی شکل خواہ صورت مین خرابی آجائے۔
اینٹھ جانے سے خواہ ڈھیلے ہوجانے سے عضو کے اُسکی شکل بگڑ جاتی ہے اور کسی ایک طرف عضو کی جھکاؤ ہوجاتا ہے اور اُسی طرف کھنچ جاتا ہے
اور اگر آفت تشنج کی ایک ہی طرف ہوئی ہو اور جانب مقابل تشنج کا صحیح ہو یعنے جابجا آفت نہین ہو تو وہی عضو کا طرف جانب مادوف کے
کھنچ جائیگا جیسے اُس لقوہ مین جو سبب تشنج کے عارض ہوا ہو کہ ایسے لقوہ مین چہرہ اُس طرف کج ہوتا ہے جدھر آفت واقع ہوئی ہے۔ اور اگر
سبب استرخا کے لقوہ پڑے چہرہ بیمار کا اُسی طرف کج ہوگا جدھر آفت نہین پڑی مثلاً جسم مریض کو سبب مرض لقوہ کا جدھر کے بائین طرف
اب اگر لقوہ بسبب تشنج کے پڑا ہو چہرہ مین کجی بائین طرف ہوگی یعنے جدھر سبب مرض ہے خواہ طرح چہرہ کا صحیح ہو دوسری طرف صحیح اور علیل کی
کم ہوگا۔ اور اگر لقوہ بوجہ استرخا کے پڑے اور یہ استرخا بھی بائین طرف چہرہ کے ہوا سوقت چہرہ کی کجی اپنے طرف نظر آئیگی یعنے وہ رخ اور جانب
چہرہ کی علیل ہے طرف جانب صحیح کے کچا ہوگی اسکو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے متن در بیان اُن امراض آلیہ کے جو کہ تجاویف کا مین ہونا کے
عارض ہوتے ہین۔ اب رہے وہ امراض جو مجاری اور راہون مین خواہ سوراخون مین اعضا کے پیدا ہوتے ہین اُنکے اسباب کا بیان یہ ہے
مجاری کی کیفیت جس طرح ہم بیان کر چکے ہین ہوتی ہے کہ یا تو اُسمین تنگی آجائے یا کشادہ ہون اور پھیل جائین۔ مجاری مین تنگی آنے کی اتنی وجہ مین
یا تو سمٹ جائین یا پسیدہ ہوکر ملجائین خواہ ملتحم ہوجائین یعنے جڑ جائین اس طرح سے کہ اُنمین زیادتی جنس کی پیدا ہونے سے جڑ جانے
اور ملجانے کی کیفیت پیدا ہو۔ یا مجاری مین کوئی سدہ ایسا پیدا ہو کہ اُنکی راہ کو بند کر دے۔ انقباض یعنے سمٹنا مجاری کا یا بسبب شدت قوت
ماسکہ کے ہوتا ہے یعنے جو قوت ٹھہرانے والی غذا وغیرہ کی اور روکنے والی اُن چیزون کی جو عضو مین جاتی ہین ہر عضو مین خالق نے عطا کی ہے اُس
قوت کی شدت سے انقباض پیدا ہوگا۔ یا بسبب ضعیف ہونے قوت دافعہ کے سمٹنا پیدا ہوگا۔ یا اینکہ برودت اور سردی جب اسقدر مجاری تک
پہونچے کہ مجرے کے منھ کو فراہم کر دے اور راستواری اُسکے منھ کو ملا دے۔ یا قبض کا اثر کسی چیز کا ایسا مجرے مین پہونچے جو اُسکو سمیٹ دے
اور اُسکے اجزا کی تکثیف کر دے کہ یکجا ہوجائین۔ یا خشکی اور یبوست کسی قسم کی ایسے مجرے مین پہونچے کہ اُسکے اجزا کو سکھا کر یکجا کر دے
یا کوئی تنگی اور تناو یا کسی عضو مین پڑ جائے جیسے اگر کسی عضو کو خوب کھینچکر باندھا جائے اُسوقت اُسمین جو تنگی آجاتی ہے تو اُسکا مجرا فوراً
سمٹ کر بند ہوجاتا ہے مترجم چنانچہ منع صعود بخارات کی غرض سے پاؤن کو باندھا جاتا ہے تاکہ پاؤن کے بخارات اوپر چڑھنے نہ پائین
اس صورت مین بھی انسداد مجاری کی بوجہ انقباض کے ہوتا ہے متن یا کوئی آفت کسی عضو کی شکل مین پڑے کہ اُسکی وجہ سے عضو مذکور مین
کجی پیدا ہو لہذا مجرا اُسی عضو کا تنگ ہوجائیگا یا کوئی ورم اُسی عضو مین پیدا ہوجائے کہ اُسی عضو مین تنگی پیدا کرے لہذا مجرا اُسی
عضو کا بھی تنگ ہوجائے اور یہ تنگی بسبب اُسی ورم کے عارض ہوگی۔ التحام یعنے جڑ جانے سے تنگی مجرے کی یون ہوتی ہے کہ اگر کسی مجرے مین
پہلے تو ایک قرحہ پڑا اور پھر وہ قرحہ مندمل ہوگیا یعنے زخم بھر آیا لہذا دونون جانب مجرے کے جڑ گئے اسلئے کے سبب تنگی مجرے کی پیدا ہوگئی

کر سدہ یا تو تحویہ مثلاً جیسے اندرونی نالی جگہ میں مجرے کے تیرے کسی ایسی چیز کا جو مجرے کے اندر آتی جاتی ہے جیسے کوئی کیموس غلیظ اور چسپیدہ خواہ کوئی
پتھر کے مثل تحت جیر یا خون جما ہوا یا مدہ یا جیسے سیب وغیرہ مجرے میں پڑ جائے اور بطور سدہ کے رک جائے - خواہ کوئی شے زائد کہ اندرونی مقام میں
ایسے مجرے کے اگے جیسے کہ گوشت خود بخود پیدا ہونے سے یہ سدہ پیدا ہو۔ مجرے کے کشادہ ہونے کی یہ صورت ہے یا تو قوت دافعہ زیادہ حرکت
کرتی ہو پس مجرا پھیل جاتا ہے۔ یا قوت ماسکہ ضعیف ہو جاتی ہے لہذا مجرا کشادہ ہو جاتا ہے۔ یا اینکہ حرارت اور رطوبت کا غلبہ ہو کر جو ڈھیلا
ہو جاتا ہے لہذا مجرا میں کشادگی آ جاتی ہے۔ خواہ بسبب رکھنے ادویہ فتاحہ کے جیسے جتنے مسامات زیادہ کھلجاتے ہیں اگر ایسی دوا کسی مقام پر عضو کے
رکھی جائے اسکا مجرا بھی پھیل جاتا ہے جیسے ظروف جو سرخ سونا ہوتا ہے اسکے رکھنے سے - اسباب اس مرض کے جو خشونت سے پیدا ہوتا ہے
وہ بہی شمار کیے گئے ہیں - ایک تو اندرونی ہے جیسے کوئی تیز خلط مثلاً وہ خلط جو دماغ سے مری یعنی بڑی نلی میں حلق کے اور حنجرہ یعنی گلو اور
قصبۂ ریہ جو نلی پھیپھڑے سے لگی ہے اس میں اترتا ہے اور اسی خلط کے اترنے سے انھیں تینوں اعضائے مذکورہ میں خشونت اور کھر کھراہٹ آ جاتا ہے
یا باہر سے کوئی تیز اور چٹ پٹی غذا مرچ وغیرہ پڑی ہوئی کھانے سے خواہ دخان اور غبار جو باہر سے اندر چلا جائے اسکی وجہ سے خشونت
پیدا ہوتی ہے جیسے انھیں تینوں اعضا میں خشونت ایسی ہی چیزوں کے جانے سے آ جاتی ہے۔ اسباب اس مرض کے جو کسی عضو کی ملاست
اور چکناپن بڑھ جانے سے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی دو قسم کے ہیں ایک داخلی اور ایک خارجی۔ سبب داخلی کی مثال جیسے کوئی رطوبت چکنی خواہ
چپکتی ہوئی دماغ وغیرہ سے بطرف ریہ کے اترے۔ اور سبب خارجی کی مثال یہ ہے کہ کوئی شے تر مثل لعوق وغیرہ کے یا حریرہ اور گھی آدمی تناول کرے
اور اسی وجہ سے اندرونی اعضا میں ملاست یعنی چکناپن بڑھ جائے) یہ بیان اسباب اُن امراض کا تھا جو صورت میں اعضا کے پیدا ہوتے ہیں
اب رہے اسباب اُن امراض کے جو مقدار میں اعضا کے پیدا ہوتے ہیں۔ انمیں چند اقسام تو ایسے ہیں جو کہ مقدار اعضا کو بڑھا دیتے ہیں اور
کچھ ایسے اسباب ہیں جو مقدار اعضا کو گھٹاتے ہیں اور چھوٹا کرتے ہیں۔ مقدار بڑھانے کا سبب یا تو کثرت مادہ کی ہوتی ہے یا قوت کی زیادتی سے
مقدار عضو کی بڑھتی ہے یا دونوں سبب یکجا ہو جانے سے یعنی مادہ بھی زیادہ ہو اور قوت کی بھی افزونی ہو۔ اور یہ تیسرا سبب یا تو براہ طبیعت
ہوتا ہے جیسے کہ منی اگر زیادہ ہو اور قوت مصورہ جو نطفہ کی صورتگری کرتی ہے قوی ہو اسوقت اعضا بڑے بڑے بنائیگی - یا غیر طبیعی ہوتا ہے جیسے کہ عضو میں ورم آ جائے
چھوٹا ہونا عضو کا یا مادہ جید کی کمی سے یا ضعف سے قوت مصورہ کے یا کسی عضو کے کٹ جانے سے خواہ کسی ایسی عفونت سے جو بعض اجزائے عضو کو جلا دے خواہ
سردی شدید کسی عضو کو پہونچے جیسے خونی برف جو عضو کو کاٹ کر گرا دیتی ہے جب تمام بدن میں اسکا اثر پہونچتا ہے پس اجزائے عضو کو گرا دیتی ہے۔ اسباب
اسباب اُن امراض کے جو عدد میں عضو کے عارض ہوتے ہیں وہ بھی دو طرح کے ہیں ایک تو یہ کہ عدد اعضا کو زیادہ کر دے دوسرا وہ کہ عدد میں
عضو کے کمی پیدا کرے - عدد کے زیادہ کرنے والے دو سبب ہیں ایک تو زیادتی براہ طبیعت کے کرتا ہے اور یہ بات بسبب منی کی زیادتی کے ہوتی ہے
یا اس وجہ سے کہ قوت مصورہ نہ تو زیادہ قوی تھی اور نہ زیادہ ضعیف تھی اسلیے کہ اگر قوت مصورہ زیادہ قوی ہوتی کثرت مادہ منی کی اسکو اس فعل سے
عاجز نہ کرتی کہ جو انتظام پورا پورا اعضا کے عدد کا ہے اسکے برقرار رہنے پر قادر نہو (مراد یہ ہے کہ اگر قوت مصورہ کی زیادہ ہوتی - اگرچہ مادہ منی
زیادہ تھا پھر عدد میں اعضا کے زیادتی نہونے دیتی بیش از بیش یہ کہ مقدار اعضا کی بڑی کر دیتی مگر مناسب نظام اصلی کے) اور اگر زیادہ
کمزوری اور ضعف قوت مصورہ میں ہوتا عضو زائد کو بنا نہ سکتی - دوسری قسم زیادتی عدد کی اسباب غیر طبیعی سے ہوتی ہے - اور یہ بیماری
خرابی مادہ کے ہوتا ہے اور ایسی قوت مصورہ کے فعل جو نہ زیادہ قوی ہو اور نہ زیادہ کمزور یا ضعیف ہو - اسلیے کہ اگر قوت مصورہ زیادہ ضعیف
ہوتی ایسے فضلہ کو بطرف خارج کے دفع نکرتی اور اگر زیادہ قوی ہوتی ایسے فضلہ کو پورا پورا دفع کر دیتی اور بدن سے اسکو خارج کر دیتی تاکہ

اُسی فضلہ سے کوئی چیز پیدا ہوئے اور اس زیادتی غیر طبیعی کی مثال جیسے مسہ اور بتوڑی اور زائدہ انگشت۔ ۴ - امراض نقصان عدد کے اسباب بھی
دو ہیں - ایک داخلی اور دوسرا بیرونی بدن کے اور وہ قلت اور کمی خلط منی کی ہے اور ضعف قوت مصورہ کا - دوسرے خارج بدن میں جو سبب ہوتا ہے
اور وہ لوہے وغیرہ سے کسی عضو کا کٹ جانا خواہ آگ سے جل جانا خواہ عفونت سے سڑ گل جانا خواہ برودت شدیدہ کا پہونچنا (جیسے خونی برف کی
مثال اوپر گذر چکی)۔ اسباب اُن امراض کے جو وضع اور نہاد اعضا میں ہوتے ہیں اُنکی دو قسمیں ہیں ایک تو اسباب زوال عضو کے اپنے موضع
یعنی جس اسباب سے کوئی عضو اپنی خاص جگہ سے دور ہو جائے - دوسرے وہ اسباب جو مشارکت میں عضو کے دوسرے عضو سے پیدا ہوتے ہیں
یعنی ایک عضو کو دوسرے عضو سے جو لگاؤ اور یکساں تعلق ہے اُسمیں خرابی ڈال دیتے ہیں - زوال عضو اور اپنی جگہ سے جدا ہو جانے کے اسباب
دو چیزیں ہیں ایک تو حرکت جو با فراط ہو جیسے اُچھلنے اور آنکنے سے وہ مجری جو صفاق نام جھلی سے انثیین تک ہے پھٹ جاتا ہے اور اسمیں آنت
اُتر آتی ہے اور ثرب بھی جو ایک خاص جھلی ہے انثیین میں اُتر آتی ہے اور اسی بیماری کا نام قیلۃ الامعا کہا جاتا ہے اگر کوئی آنت اُتری ہو اور
قیلۃ الثرب اسکا نام اُسوقت ہے جب کہ ثرب اُتر آئی ہو - اور بسا اوقات وہ جھلی جو پیٹ پر ہے پھٹ جاتی ہے اور ثرب اور انثیین باہر شکم کے نکل آتے ہیں
اور کبھی جھلی پھاندے سے وہ پردہ پھٹ جاتا ہے جسکا مراق نام ہے اُسوقت کوئی زائدہ جگر سے [illegible] باہر آجاتا ہے یعنی جو فزونی بطور
گھنڈیوں کے کہ رگ کے عضو میں ہیں اُنمیں سے کوئی گھنڈی اُتر آتی ہے - یا اس طرح [illegible] کا اُتر جانا اُسوقت عارض ہوتا ہے جب کہ
کوئی زائدہ یا گھنڈی اُن زوائد میں سے باہر نکل آئے جو ران کی ہڈی میں اُس چپنی خواہ چینر کے اندر ہے جو کولے کی چپنی کہلاتی ہے اور یہ نکلنا
اُسی زائدہ کا بسبب ٹوٹ جانے اُس طبق یا پرت کے ہوتا ہے جو مغاک میں کولے کے [illegible] کی نکلنگی سے بوجہ یبوست کے یا بوقت
حرکت شدیدہ کے اور اسی کی قوت کے - دوسرا سبب زوال عضو کا اپنی جگہ سے یہ ہے کہ رطوبت بحد افراط اُسی عضو میں ایسی آجائے جو عضو
مذکور کو مسترخی اور ڈھیلا کردے اور اپنی جگہ سے ہٹا دے جیسے کہ ثرب نام جھلی کو خواہ کسی آنت کو یہی کیفیت اُسوقت عارض ہوتی ہے
جسوقت اُس مجری میں جو صفاق سے شروع ہو کر انثیین تک گیا ہے کوئی رطوبت [illegible] پیدا ہو کہ اس رطوبت کے پیدا ہونے سے
ثرب اور آنت دونوں انثیین میں اُتر آتے ہیں اور اسی سے قیلہ کا مرض پیدا ہوتا ہے - یا جیسے دماغ اور اُسکے جوڑوں پر جسوقت بلغمی رطوبت کا
غلبہ ہو خواہ رطوبت صفراوی کا اُسوقت وہ مرض پیدا ہوگا جسکا نام یونانی زبان میں قوما ہے اور اسی کو سبات سہری بھی کہتے ہیں - اور
اگر وہ مادہ سوداوی ہو بدون ورم کے اس سے وہ مرض پیدا ہوگا جسکو مالیخولیا کہتے ہیں اور یہی وسواس سوداوی ہے - پھر اگر یہ مادہ سوداوی
بلغمی ہو خود دماغ پر غالب ہو اس سے وہ مرض پیدا ہوگا جسکا نام شخوص اور جمود ہے - یا یہ کہ ذہن کی کیفیت نامناسب طور کی ہو جائیگی
اور یہ بھی یا تو کسی سوء مزاج گرم سے خواہ کسی بخار گرم سے پیدا ہوتی ہے جو بطرف دماغ کے چڑھتا ہے پس اُس سے اختلاط ذہنی پیدا ہوگا
جس طرح کہ تپ کے وقت یہی کیفیت ہوتی ہے - یا سوء مزاج بارد یابس ضعیف کا عروض دماغ کو ہو کہ اُس سے بعض اقسام کا خوف اور فزع
یعنی ترسناکی پیدا ہوگی - یا بخار سرد وخشک دماغ کی طرف چڑھے کہ اس سے وہ قسم مالیخولیا کی عارض ہوگی جسکو مالیخولیا مراقی کہتے ہیں
یا خلط صفراوی یا خلط بلغمی کی زیادتی اُن رگوں میں ہے جو گرد دماغ کے ہیں کہ اس سے گھمنی کا مرض اور سدر پیدا ہو کہ جسمیں آنکھوں تلے
اندھیرا آجاتا ہے یہ وہ امراض ہیں جو ذہن کو فی الجملہ عارض ہوتے ہیں اور یہی اسباب اُن امراض کے ہیں - پھر چونکہ ذہن کا فعل بھی تخیل اور
فکر اور ذکر ہے اور ہر ایک فعل افعال مذکورہ ذہن سے اسکا محل اور مقام ایک جگہ خاص اجزاء دماغ سے ہے - لہذا جس مقام میں دماغ کے
کوئی آفت پہونچیگی اُسی فعل یعنی اسکا ضرر ہوگا - [illegible] فعل کا مقام وہی جزو دماغی ہے اور دوسرے فعل باقی تمام اُسی ضرر سے محفوظ رہینگے -

مثلاً اگر آفت جز مقدم مین دماغ کے پہونچے تخیل کے فعل کو ضرر پہونچیگا اور یہ ضرر یا تو اسقدر زیادہ ہوگا کہ تخیل انسان کا بالکل ہی باطل ہوگا تا اینکہ اسکو وہ چیز نظر آئے جو اسکے سامنے مین ہو جیسے ایک طبیب کا حال جالینوس نے بیان کیا ہے کہ اسکو یہ مرض پیدا ہوا تھا کہ اسکو یہی توہم رہتا تھا کہ اسکے ساتھ کچھ لوگ بانسری بجا بجا کر گا رہے ہین اسی کے گھر مین اور یہ خرابی فقط اسکی قوت تخیل ہی مین تھی اور چونکہ قوت فکر اسکی صحیح تھی لہذا جب اسکو خیال بانسری بجنے کا آتا بوجہ سترم کے جو کوئی اسکے گھر مین اسوقت درحقیقت موجود ہوتا اسے گھر سے باہر کرا دیتا تھا۔ اور چونکہ قوت ذکر بھی اسکی درست تھی لہذا جو لوگ اسکے پاس آتے جاتے تھے انکو بخوبی پہچانتا تھا خبط اسے فقط بانسری کے بجنے کا تھا

مترجم چونکہ یہ اطباے ظاہری رسمی قواعد کے پابند زیادہ ہین غوامض اسرار قدرت پر جو بظاہر خلاف طبیعیات کے ہوتے ہیں انکو آگہی نہیں ہے لہذا بعض افعال روشن دماغی کی حالت کے جو آدمی پر طاری ہوتے ہین انکو منسوب خلل دماغ سے کرتے ہین چنانچہ اسی مثال مین قاعدہ طبیعی یہ ہے کہ جب کوئی بانسری بجائے تو جہاں تک بانسری کی آواز پہونچ سکتی ہے جو لوگ صحیح السماعت اس مقام تک موجود ہوں اور انکا خیال کسی دوسری طرف زیادہ منہمک نہو ضرور وہ بھی سُنینگے اور اگر انکو کوئی اور بات کا ایسا تصور ہے کہ اسی مین مستغرق ہو رہے ہین جیسے طالب علم شائق اگر اپنے سبق کے مطالعہ مین غرق ہو اسوقت اگر قریب بھی چھوڑی جانے اسکو خبر نہوگی پس اس طبیب کا حال بھی اسی وجہ سے مرض تجویز کیا گیا کہ اسکو آواز سُنائی دیتی تھی اور اسکے پاس کے ہمنشین نہین سُنتے تھے لہذا خبط اور فساد تخیل سے منسوب کیا گیا۔ میرے تجربات مسمریزم کے ایسے بھی ہوتے کہ اگر انکو ذکر کرون ضرور یہی اطباے ظاہری انکو خلل دماغ سے منسوب کرینگے ؎ بشنو از نے چون حکایت میکند ❊ از جدائیہا شکایت میکند ❊ کز نیستان تا مرا ببریدہ اند ❊ از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند ❊ مجھے تو اسکا یقین ہے کہ بعض وجوہ کی روشن دماغی آدمی کو ایسی ہوتی ہے کہ اگرچہ ظاہری قواعد سے خبط کی طرف منسوب ہے مگر درحقیقت صحیح وہی ہے جو کچھ خیال مین آتا ہے اور اسی سبب سے پیشین گوئیاں مجانین اور مجاذیب کی اکثر درست اور صحیح ہوتی ہین اور جب تک اس علم کو آدمی نہ جانے جو اسرار غامضہ پر حاوی ہے ایسی بات کب مانیگا **متن** دوسری صورت فساد تخیل کی یہ ہے کہ اسکا خیال نامناسب طور پر دوڑتا ہو پس اشیاے موجودہ کو ایسی شکل اور صورت پر دیکھے جو صورت اسکی دراصل نہین ہے **مترجم** اصلی صورت اور ہیئت سے یہان مراد اسکی صورت اور ہیئت واقعی نہین ہے بلکہ وہ صورت اور ہیئت ہے جو بقاعدہ علم مناظر نظر آنی چاہیے۔ میری مراد یہ ہے کہ چونکہ علم مناظر سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کوئی شکل صحیح اور پوری مقدار پر اسی جگہ سے نظر آئیگی جہاں پر زاویہ رویت کا قائمہ ہو اور اس جگہ سے دور ہو تو چھوٹی اور اس سے قریب ہو تو بڑی نظر آئیگی اسلیے کہ دور ہونے سے زاویہ قریب کا حادہ اور قریب ہونے سے منفرجہ پیدا ہوتا ہے پس ظاہر بین لوگ اصلی صورت اسیکو قرار دیتے ہین جو براہ غلط کاری بصر کے چھوٹی خواہ بڑی نظر آئے مثلاً پانچ گز کی چیز جس مقام سے چار گز کی نظر آتی ہے بنظر اصول علم مناظرہ کے اگرچہ یہ رویت دراصل غلط ہے مگر صحت جسمانی بصر کی یہی ہے کہ اسکو چار ہی گز کا دیکھے۔ پس مراد مصنف کی بھی اس مقام پر یہی ہے کہ جو مقدار اسکی بنظر قواعد علم مناظر کے دیکھنی چاہیے اور اسی مقدار پر اور لوگ صحیح النظر اسکو دیکھ رہے ہون اسکے خلاف اس شخص کو نظر پڑے گو دراصل اور نفس الامر مین وہی ہو جو اسکو نظر آئی ہے مگر پھر بھی ہم اسکو فساد تخیل سے منسوب کرینگے۔ یہ توضیح ہمنے اسواسطے کر دی ہے کہ اکثر لوگ ایسے مقام پر واقعی اور نفس الامری شکل اسی کو کہ دیتے ہین جو دراصل غلط ہے حالانکہ غیر واقعی مراد اطبا کی ایسے مقامات پر وہی ہے جو بقاعدہ علم مناظر کے درست نہو نہ اینکہ غیر واقع نفس الامری اسکو اچھی طرح سے معلوم کرنا چاہیے **متن** یا قوت تخیل مین نقصان اور کمی آجاتی ہے کہ اسوقت آدمی تخیل ضعیف کرتا ہے۔ اور اگر آفت جز اوسط مین دماغ کے پہونچے (جو مقام فکر کا ہے) اسوقت یا تو فکر کی قوت بالکل باطل ہو جائیگی یہانتک کہ اسکو تمیز باقی نہ رہیگی اس بارہ مین کہ لائق کرنے کے اور لائق نہ کرنے کے کونسی چیز ہے

زاویہ قائمہ
زاویہ حادہ
زاویہ منفرجہ

جیسا کہ جالینوس نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص کو یہ خبط ہوگیا تھا کہ چھت پر سے برتنوں کو نیچے پھینکا دیتا تھا اسلیے کہ اسکی فکر اس بارہ مین
درست نتھی اور یہ مین سمجھتا تھا کہ برتنوں کو اوپر سے نیچے پھینکنا برا ہے۔ اور قوت تخیل اور قوت ذکر جو کہ اسکی تھی وہ درست تھی لہذا ایک ایک
برتن جو پھینکتا تھا وہ پہچانتا تھا۔ یا اسقدر کمی قوت فکر مین آجائے کہ اسکے سبب سے سوء فکر اور برا سوچ پیدا ہو اور اسکو عقل کا جاتا رہنا
اور حمق کہتے ہین۔ یا ایک فکر اسکی نامناسب طور پر ہوجائے پس جو کچھ سوچے خواہ جو رائے اپنی ظاہر کرے خراب اور زبون ہو اور اسکو اختلاط ذہن
کہتے ہین۔ اور اگر آفت جزو مؤخر مین دماغ کے پہونچے یا قوت ذکر مین اور یاد آوری اشیا مین ضرر پہونچا یگی پھر یا تو یاد آوری کی قوت آدمی کی
بالکل باطل ہوجائیگی کہ جو کچھ کریگا سب بھول جائیگا اور اسکا نام عدم الذکر ہے یعنی بالکل یاد نہ رہنا جیسا کہ جالینوس نے ذکر کیا ہے بعض قدما
اطبا سے کہ بہت لوگ مرض وبا کے مرض مین بچ گئے تھے پھر انکی یہ کیفیت بھولنے کی ہم پہونچی تھی کہ اپنے نام اور اپنے نفوس خواہ بدن کو اور
اپنے دوستون کو بھول گئے تھے۔ یا ذکر مین کمی آجائے کہ وہی چیز اسکو یاد رہے جو قریب زمانہ مین گذری ہو اور اسکا نام نسیان ہے
یا ایک یاد آوری نامناسب طور پر ہوتی ہو اور اسکو رداءت ذکر یعنی خراب یاد آوری کہتے ہین جو بے محل ہوتی ہو۔ اور ان سب اعراض کا پیدا ہونا
ہر ایک افعال سے کہ ذہن کے افعال سے ایسے ہی اسباب سے ہوتا ہے جس سے اعراض تمامی قوت ذہن کے پیدا ہوتے ہین میری مراد
ان اسباب سے یہی سوء مزاج [illegible] خواہ مادہ دار۔ اور دلیل اس دعوے پر یہ ہے کہ افیون اور یبروج جو ایک دوا کی مخدر ہے دونون سے یہی
اعراض پیدا ہوتی ہین بسبب اسکے کہ ان دونون مین برودت مزاج کی ہے۔ اب ہم پہونچ گئے ایسے مقام پر کہ بیان ان اعراض کا کرین جو
افعال حواس خمسہ ظاہری پر وارد ہوتے ہین اور سب سے پہلے ہم ان اعراض کا بیان کرتے ہین جو حس بصر پر وارد ہوتے ہین

باب بارھوان بیان مین ان اعراض کے جو افعال حواس ظاہری پر داخل ہوتے ہین

مین نے حس کا نام پہلے افعال حواس خمسہ کے افعال کا ابواب گذشتہ مین لکھا ہے یہ بھی اسی جگہ بیان کردیا ہے کہ حواس ظاہری کی پانچ قسمین ہین
(۱) بصر (۲) سماعت (۳) شم یعنی سونگھنے کی قوت (۴) ذوق یعنی چکھنے کی قوت (۵) لمس یعنی چھونے اور مس کرنے کی قوت۔ اور اب ہم
پہلے ان اعراض کو بیان کرتے جو حاسہ بصر پر وارد ہوتے ہین اسلیے کہ بصر اولی حس ہے منجملہ حواس خمسہ کے اور سب سے زیادہ لطیف اور نازک ہے
مین کہتا ہون کہ ضرر حس بصر مین بس تین ہی طرح سے پہونچتا ہے۔ ایک تو یہ کہ بالکل بصارت جاتی رہے اور اسی کو عمی اور نابینائی کہتے ہین۔
یا یہ کہ بصارت مین کمی آجائے اور اسکو ظلمت اور تاریکی چشم اور شب کوری کہتے ہین یا کہ اسکی نظر استقامت یعنی درستی پر ٹھیک نہ رہے بس
ایسی چیزون کو دیکھے جو سامنے موجود نہون۔ اور یہ ضرر آنکھ کو تین اسباب سے عارض ہوتے ہین یا تو بسبب پہلے آلہ کے منجملہ آلات بصر کے
اور وہ پہلا آلہ رطوبت جلیدیہ ہے جسوقت اس رطوبت مین کوئی آفت پہونچے۔ یا آفت روح باصرہ مین یہ پہونچے کہ آنکھ مین وہ روح نہ پہونچ سکے
یا یہ بات ہو کہ جو عضلہ کہ واسطے منفعت [illegible] رطوبت جلیدیہ کے بیان کیے ہین انمین کوئی آفت پہونچے۔ آفت پہونچنا ان عضلہ مین یا تو مرض متشابہ الاجزا یعنی مفرد مرض
ہوتا ہے جسوقت کہ یہ عضلہ گرم ہوجائین خواہ سرد ہوجائین خواہ انمین رطوبت آجائے یا خشکی پیدا ہو۔ خواہ کوئی مرض آلی یعنی مرکب بیماری انمین پیدا ہو اور
یہ عضلہ اپنی جگہ سے یا تو آگے ہٹ جائین خواہ پیچھے یا داہنے اور بائین ہٹ جائین خواہ اوپر کی طرف چڑھ جائین خواہ نیچے اتر آئین۔ پھر اگر آگے ہٹ جائین
آنکھ مین کبودی پیدا ہوگی اور اگر پیچھے کی طرف چلے جائین آنکھ مین گڑھا یعنی [illegible] پیدا ہوگی اور سیاہ ہوجائیگی اور یہ دونون خرابی ایسی ہین
کہ انسے بصارت کو کچھ ضرر پہونچے۔ اور اگر یہ عضلہ اوپر کی طرف خواہ نیچے ہٹ جائین اس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ آدمی کو ایک چیز کی دو
نظر آئینگی اور اسکا سبب یہ ہے کہ نور بصر ایک آنکھ سے تو اوپر کی طرف پھیلتا ہے اور دوسری آنکھ کا نیچے کی طرف پھیلتا ہے لہذا جس آنکھ کا نور نیچے پھیلتا ہے

اس آنکھ سے [illegible] اور چشم [illegible] آتی ہو اور آنکھ [illegible]
ایک کی دو نظر آتی ہین اور اس [illegible] ہو گیا [illegible] آنکھ کا ہٹ جانا اس سے یہ خرابی نہین پیدا ہوتی کہ آدمی کو ایک
چیز کی دو نظر آئین اسلیے [illegible] ہٹ جانے سے کوئی ضرر آنکھ کو نہیں پہونچتا ہے - جو ضرر آنکھ کو
[illegible] کہ روح باصرہ [illegible] دماغ سے آنکھوں تک کے پہونچنے میں کمی اور ناہمواری ہوتی ہے
پس یہ ضرر یا تو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ روح باصرہ کے [illegible] آنکھ کے پہونچانے والی وہی دونوں بطن مقدم دماغ
کے [illegible] کسی قسم کی آفت پہونچے [illegible] روح باصرہ مستوی اور ہموار [illegible] ہوگی - یا اسلیے کہ آفت اس پٹھہ کو پہونچی ہے جسکا نام
عصبہ [illegible] اندر سے خالی ہے [illegible] نور بصر ہوکر آنکھوں مین پہونچتا ہے - یا یہ کہ خود روح باصرہ اپنی طبیعت مین خراب ہوگئی ہے اور
مزاج اصلی پر باقی نہین رہی ہے - جو آفت کہ دونوں بطن مقدم [illegible] دماغ کے پہونچے یا تو سوء مزاج گرم یا سرد یا خشک یا تر ہوتا ہے یعنے
کوئی [illegible] مفرد ہوگا خواہ کوئی مرض آلی یعنی مرکب بیماری جیسے ورم خواہ تفرق اتصال - اور عصبہ مجوفہ مین آفت پہونچنے کی صورت یہ ہے کہ
یا تو کوئی سدہ اسمین پڑ جائے کہ وہ سوراخ جدھر سے روح باصرہ آتی ہے کھلا نہ رہے اور یہ سدہ یا تو کسی خلط غلیظ [illegible] کا ہو یا
قسم کی تنگی اور دباؤ سے عصبہ پر پڑا ہو کہ سوراخ اسکا دب گیا اور تنگ ہو گیا ہو - روح بصر کا اپنی طبیعت سے خارج ہو جانا اسکی یہ صورت ہے
کہ یا تو کسی کیفیت مین اعتدال سے خارج ہو جائے خواہ کمیت اور مقدار [illegible] اسکے کمی بیشی [illegible] خواہ کیفیت اور کمیت دونوں مین خرابی پیدا ہو
کیفیت روح باصرہ کی خرابی یہ ہے کہ اگر غلیظ اور گاڑھی ہو جائے اس سے کمی بصر کی پیدا ہوگی اور اگر روح باصرہ پتلی ہو جائے اور لطیف ہو جاوے
بصر اور خوبی نگاہ کی پیدا ہوگی - مقدار کی یہ صورت ہے کہ اگر روح باصرہ کی مقدار زیادہ ہو جائے اور بڑھ جائے اس سے [illegible] نگاہ پیدا ہوگی
اور اگر مقدار روح باصرہ کی کم ہو جائے ضعف نگاہ پیدا ہوگا - اگر دونوں قسم کیفیت اور کمیت باصرہ کی خروج طبیعت مین یکساں ہوں اس
یکجائی اور ترکیب سے چار صورتین پیدا ہونگی جسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر روح مذکور زیادہ ہو اور لطیف بھی ہو آدمی کو دور کی چیز اور نزدیک کی شے
اچھی طرح نظر آئیگی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ روح کثیر میں استعداد اور پھیلاؤ دور دور تک ہوتا ہے (اور لطافت اسکی معین ہے) اور اگر روح باصرہ
قلیل ہو مگر لطیف ہو نزدیک کی چیز اچھی طرح نظر آئیگی اور دور کی چیز نظر نہ آئیگی بوجہ کمی مقدار کے اسلیے کہ تھوڑی روح مین دور تک پھیلنے کی
گنجائش کہاں ہے اور اگر روح غلیظ اور قلیل ہے دور کی چیز نظر ہی نہ آئیگی بوجہ کمی روح کے اور نزدیک کی چیز اچھی طرح نظر نہ آئیگی بوجہ غلیظ
ہونے روح کے مترجم چوتھی صورت یعنی روح کثیر اور غلیظ ہو اسکا بیان اصل کتاب مین چھوٹ گیا ہے شاید غلطی کاتب کی ہو اور
حال اسکا بموجب تجویز مصنف کے یہی ہوگا کہ اس صورت مین نہ دور کی چیز اچھی اور صاف دیکھ پڑیگی اور نہ قریب کی چیز صاف
نظر آئیگی میری مراد یہ ہے کہ پھیلاؤ نور بصر کا بوجہ زیادتی مقدار کے دور تک بھی ہوگا مگر بخوبی اور صاف نظر آنے کو غلاظت روح کی مانع ہو یا یہ ہو
کہ دور کی چیز کے دیکھنے مین چونکہ روح باصرہ کسیقدر رقیق ہو جائیگی لہذا بہ نسبت قرب کی شے کے دور کی چیز اچھی نظر آئے آئندہ پھر اسکا بیان
آتا ہے جب [illegible] حرارت اور برودت روح کا فی نفسہ یا بسبب حرارت مسافت کے جسکو روح باصرہ طے کرتی ہے اختلاف نظر کا بیان ہوگا انشاء اللہ
متن جو اعراض بصر کو بسبب ان آفات کے عارض ہوتے ہین جو آفت کسی ایسے عضو کو پہونچتی ہے جس عضو سے رطوبت جلیدیہ کو نفع پہونچتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ
یا تو کوئی آفت حدقہ چشم کے سوراخ کو پہونچے خواہ کوئی آفت رطوبت بیضیہ کو پہونچے جو مثل انڈے کی سپیدی کے آنکھ مین ہے یا کوئی آفت اس طبقہ چشم کو
پہونچے جسکا نام عنبیہ کہا گیا ہے خواہ کوئی آفت اجفان یعنی پلکوں کو پہونچے سوراخ حدقہ چشم کے آفت پہونچنے کی چار صورتین ہوتی ہین (۱) یہ کہ سوراخ پھیل جائے (۲) یہ کہ

[illegible]

سوراخ چھوٹا ہو جانا اور تنگ ہو جانے (۳) کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا (۴) یہ کہ سوراخ مذکور پھٹ جاوے - سوراخ کا پھیل جانا اور بڑا ہو جانا ... بلحاظ
اور طبیعت کے ہے یا خارج از طبیعت کسی امر خاص سے واقع ہوا ہو دونوں طرح کا پھیل جانا خراب اور برا ہے اسلیے کہ آنکھ کی ... وقت پھیلے
ہوئے ... ہو ... اور متفرق ہو کر برآمد ہوگا اور یکجائی اسمیں نہیں رہتی - اور یہ خرابی سوراخ کے پھیلنے کی ... کے متفرق ... برآمد ہونے کی
خرابی ... دو سبب سے ہوتی ہے یا تو یہ خرابی طبقہ عنبیہ کی خشکی سے ہوتی ہے کہ اسوقت جو اجزا اسکے ... گرد ثقبہ کے ... زیادہ تنگ
اور ... ہو جاتے ہیں اور یہ مرض اتنا سخت ہے کہ اسکا دور ہونا اور زوال دشوار ہوتا ہے - خواہ نور کا پھیلاؤ ... ثقبہ یعنے سوراخ کا
پھیلنا اسی ورم کی وجہ سے ہوتا ہے کہ یہ ورم اسی سوراخ میں کھنچا اور تمدد پیدا کرتا ہے - دوسرا سبب سوراخ کے پھیلنے کا رطوبت بیضیہ کی
کثرت اور زیادتی ہوتی ہے ایسی زیادتی رطوبت کی جو اسی سوراخ میں بھر جاتی ہے پس اسمیں تمدد کھنچاؤ پیدا کر دیتی ہے - تنگی سوراخ کی یا براہ
طبیعت اور خلقت کے ہوتی ہے یا کسی امر خارج طبیعت سے - اگر تنگی سوراخ کی براہ طبیعت ہو یہ تو محمود اور اچھی بات ہے اسلیے کہ تنگی سوراخ چشم سے
نور باصرہ فراہم اور یکجا ہو جاتا ہے اور متفرق یا پریشان نہیں ہونے پاتا ہے - اور اگر تنگی سوراخ چشم کی مرضی ہو یہ خرابی کی بات ہے اور ایسی تنگی
پیدا ہونے کے اسباب ضد اور مخالف اسباب اتساع ثقبہ کے ہیں یعنے جس سبب سے کشادگی سوراخ میں آتی ہے اسکے مخالف امور سے تنگی
سوراخ کی پیدا ہوگی - اور اسکا بیان یون ہے کہ یا تو یہ بات ہے کہ طبقہ قرنیہ مسترخی اور ڈھیلا ہو جاوے بسبب رطوبت زائد کے - ... ہوکر خرق
... سپیدی بیضیہ کے ... آنکھ سے خارج ہو جاوے اور نکل جائے اب اسی طبقہ میں کوئی چیز ایسی نہ رہی کہ اسکو بھر دے خواہ ... چیز ... اسکے
ٹھیک ... لہذا یہ طبقہ قرنیہ مسترخی اور ڈھیلا ہو جائیگا اور اسی طبقہ کے بعض اجزا اوپر اور بعض انھین اجزا کے نیچے جا پڑینگے - رطوبت
بیضیہ کا خارج ہو جانا اور آنکھ سے نکل جانا آنکھ اور بصارت پر آفت لاتا ہے اسلیے کہ اس رطوبت کے خارج ہو جانے سے رطوبت جلیدیہ میں خشکی
آجاتی ہے اور جلیدیہ کی خشکی سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ جو نور باصرہ دماغ سے آتا ہے اور آنکھ میں پہنچتا ہے اسمیں اور رطوبت جلیدیہ میں کوئی
متوسط اور درمیانی چیز مثل رطوبت بیضیہ کے نہیں رہتی **مترجم** اس مسئلہ کو تشریح کے مقام میں دیکھو تب سمجھ میں آئیگا **متن** ثقبہ یعنے
سوراخ چشم کا اپنی جگہ سے زائل ہونا اور ہٹ جانا یہ بھی یا تو براہ طبیعت کے ہوتا ہے یا خارج از طبیعت خارج از طبیعت یا تو اس وجہ سے ہوتا ہے
کہ جسوقت کہ طبقہ قرنیہ میں خرق یعنے شگاف غیر موضع ثقبہ میں ہو اور سوراخ کی جگہ سے ہٹ کر جداگانہ ہو اور طبقہ عنبیہ اونچا ہو جانے اور یہ
شگاف بھر ... ہو جانے یعنے خرق جاوے - اور یہ آفت ایسی ہے جو بصر کو مضر نہو گی ... یعنی اسکا ضرر چنداں ظاہر نہیں ہے - لیکن ثقبہ کا پھٹ جانا
اگر تھوڑا ہے اور رطوبت بیضیہ تک پا نہیں ہو گیا ہے یہ بھی زیادہ مضر بصارت میں نہو گا - اور اگر یہ شگاف بڑا ہے اور اسقدر ہے کہ رطوبت بیضیہ
اسی کی راہ سے بہہ کر خارج ہو گئی اور طبقہ قرنیہ تک یہ جا پہنچا ایسے شگاف سے دو ضرر پیدا ہونگے ایک تو یہ کہ عنبیہ طبقہ جلیدیہ سے ملجائیگا اور
جلیدیہ کے واسطے اب کوئی ایسی چیز باقی نہ رہیگی جو اسکو چھپائے اور اسکے ساتھ رہے اور نہ کوئی ایسی چیز رہیگی جو رطوبت جلیدیہ کو رطوبت پہنچائے
اور دوسرا ضرر یہ ہوگا کہ روح باصرہ سوراخ چشم میں فراہم اور یکجا نہو سکیگی اسلیے کہ روح مذکور جب برآمد ہوگی بوجہ کشادگی سوراخ کے
پریشان اور متفرق ہو جائیگی - جو آفات کہ رطوبت بیضیہ کو عارض ہوتے ہیں انکی صورت یہ ہے کہ یا تو کوئی آفت اس رطوبت کی مقدار میں
پیدا ہو خواہ اسکی کیفیت میں - مقدار کی آفت تو یہ ہے کہ جب رطوبت بیضیہ کی مقدار زیادہ اتنی ہو جاوے کہ نور بصر جو دماغ سے نکلتا ہے آنکھ میں
اور جلیدیہ میں یہ رطوبت حائل ہو جاوے - اور کمی کی یہ صورت ہے کہ رطوبت بیضیہ اسقدر کم ہو جاوے کہ رطوبت جلیدیہ ... خارج
از چشم ... کسی درمیانی چیز کے - اور کیفیت رطوبت بیضیہ کی آفت کی یہ صورت ہے کہ یا تو اسکا قوام ... خواہ اسکا رنگ

خراب ہو جائے - قوام کی بادستی یہ ہے کہ یا تو غلیظ ہو جائے اور غلیظ اسکا تھوڑا سا ہو خواہ زیادہ غلیظ ہو جائے - اگر تھوڑا سا غلیظ رطوبت بیضیہ کے
قوام میں ہوگا دور کی چیز دیکھنے کو منع کریگا اور نزدیک کی چیز بخوبی نظر آئیگی اور صحیح دیکھی جائیگی - اور اگر غلاظت اسمین زیادہ ہوگی پھر اگر تمام رطوبت
بیضیہ سب کی سب گاڑھی ہو گئی بصارت کو منع کریگی اور آدمی اندھا ہو جائیگا اور اسی کا نام (ماء) رکھا گیا ہے جسکو ہماری زبان میں پانی اترنا
کہتے ہیں - اور اگر غلاظت اسکی بعض اجزا میں ہو اسکی پھر دو صورتین ہیں یا تو جو اجزا غلیظ ہو گئے ہون وہ سب آپسمین متصل اور ملے ہوئے ہون یا یہ کہ بعض
متفرق ہون اور بعض یکجا ہون - اگر بعض اجزاے متصلہ غلیظ ہو گئے ہون اسکی ایک تو یہ صورت ہے کہ وہ اجزا ٹھیک بیچ کے مقام پر رطوبت بیضیہ کے ہون خواہ
یہ کہ وسط اور درمیانی مقام کے ارد گرد ہون - اگر وسط کے اجزاے متصلہ غلیظ ہو گئے ہون اسوقت جو جسم ایسی آنکھ سے دیکھا جائیگا اسمین ایک گڑھا اور خالی
جگہ سی نظر آئیگی اور ایسے شخص کو بھی گمان ہوا کریگا کہ جو کچھ منجملہ اجسام کے یہ دیکھتا ہے سب مین عمق اور گہراو ہے - اور اگر یہ گاڑھا پن بعض اجزاے رطوبت بیضیہ کے
وسط کے گرد مین ہے اسوقت یہ خرابی ہوگی کہ ایک مرتبہ چند اجسام کو یہ آنکھ نہ دیکھ سکیگی اور ایک وقت مین چند چیزون کے دیکھنے سے عاجز رہیگی بلکہ
محتاج اسکی ہوگی کہ چند اجسام کو جدا جدا اور بار بار دیکھے تب نظر آئین - اسکی وجہ یہ ہے کہ جو شکل صنوبری نور بصر کی ہے وہ چھوٹی ہو گئی ہے یعنے وہ نوک
اور باریک مقام نور بصر کا چھوٹا پڑ گیا ہے - اگر غلیظ اور گاڑھا پن بعض اجزا متفرق مین مختلف جگہ پر ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ آدمی اپنی
آنکھون کے آگے شکل مکھی اور مچھر اور بالون کے چیزین دیکھیگا - اور اکثر یہ چیزین کھڑے ہوتے وقت اور جب خواب سے اٹھے نظر آتی ہین
خصوصاً اٹھنے کے بعد خواہ جسکو تپ آتی ہو اسکو ضرور نظر آئینگی - رطوبت بیضیہ کے رنگ کا تغیر تین طرح پر ہوتا ہے - ایک تو یہ کہ سیاہی مائل
اسکا رنگ ہو جائے یعنے دھوئین کی چھینٹ پیدا ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ جو کچھ اور جو چیز دیکھیگا ایسا نظر آئیگا کہ دھوان یا کہرا سا چھایا ہوا ہے
دوسری یہ ہے کہ رنگ پر اسی رطوبت کے سرخی کا غلبہ ہو جیسے کسی شخص کی آنکھ مین طرفہ کا مرض ہوتا ہے یعنے خون کی چھینٹ خواہ گوشت کی
فرزلی چھوٹی سی پڑ جاتی ہے پس آنکھ کی اتنی جگہ جہان یہ طرفہ عارض ہوا ہے سرخ ہو جاتی ہے پس اسکو گمان یہی ہوتا ہے کہ جو کچھ دیکھتا ہے
سب کا رنگ سرخ ہے - تیسری یہ ہے کہ اسی رطوبت کے رنگ پر زردی کا غلبہ ہو جائے اسوقت آدمی کو یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ جو چیز
دیکھتا ہے سب کو زرد رنگ تجویز کرتا ہے جیسے یرقان کے مرض مین کہ آنکھین زرد ہو جاتی ہین - رہا وہ جزو آنکھ کا جو محاذی اور سامنے
طبقہ قرنیہ کے ہے اسمین آفت یا تو خود اسی مین پڑتی ہے یا اینکہ اسکے غیر مین پڑنے سے اس جزو مین آفت آ جاتی ہے - جو آفت کہ خود
اسی جزو مین پڑے جو سامنے طبقہ قرنیہ کے ہے یا تو وہ مرض متشابہۃ الاجزا یعنے مفرد مرض ہے یا وہ مرض آلی اور مرکب ہو اور یا تفرق اتصال کا
مرض ہو - مرض متشابہۃ الاجزا یا تو رطوبت سے ہو پس اس سے یہ خرابی ہوتی ہے کہ آدمی کو گمان ہوتا ہے کہ جن چیزون کو دیکھتا ہے شاید
کہ وہ کہرا ہے یا دخان ہے - یا اینکہ خشکی اسی رطوبت مین آ جائے اسوجہ سے اسمین تشنج آ جاتا ہے اور اس وجہ سے یہ آنکھ کمزور اور ضعیف
ہو جاتی ہے اور یہ خرابی اکثر بڈھون کو عارض ہوتی ہے آخری عمر مین - کبھی طبقہ قرنیہ مین تشنج آ جاتا ہے بوجہ نقصان رطوبت بیضیہ کے
مگر نقصان رطوبت بصر کا اسکی وجہ سے تنگی سوراخ چشم مین پیدا ہوتی ہے اور جو تشنج کہ قرنیہ کی یبوست سے ہو اس سے تنگی سوراخ
چشم مین نہین پیدا ہوتی ہے - جو آفت کہ آنکھ مین بہ مرض آلی یعنے مرکب بیماری سے پہونچتی ہے وہ غلیظ اور تکاثف ہے - غلیظ یعنی گندہ ہو جانا
اور تکاثف یعنے اجزا کا سمٹ کر یکجا ہونا یہ دونون ورم سے پیدا ہوتے ہین پھر اس ورم سے جھلی اور تاریکی چشم پیدا ہوتی ہے جسقدر مقدار
ورم کی کم اور بیش ہو - جو آفت آنکھ مین تفرق اتصال کی وجہ سے پہونچتی ہے جیسے قرحہ کہ اگر وار پار ہو یعنے زیادہ گہرا ہو کہ سب طبقون کو
آنکھ کی توڑ کر باہر نکل گیا ہو ایسے قرحہ کی ضرر رسانی اور خیزش ان سے ہوگی ایک تو جسقدر اسمین فضلہ اور چرک جمع ہوگا وہ اندرونی نور کو

امیں اُگتا ہی یا چیرک پڑجانے سے خواہ کوئی پھنسی کی کرچ امیں باہر سے جا پڑے اسکو جدا کرنا چاہیے اسیقدر لکھنے سے باب ختم ہوا

باب چودھوان اُن اعراض کے بیان مین جو حاسہ ذوق پر داخل ہوتے ہین

چکھنے کی حس پر جو اعراض داخل ہوتے ہین اُنکا پیدا ہونا تین طرح سے ہوتا ہی (۱) تو یہ ہی کہ بالکل حس ذوق باطل ہوجائے کہ پھر کسی طرح کا مزہ آدمی کی زبان پر معلوم ہوا کرے (۲) یہ کہ ذائقہ میں نقصان اور کمی آجائے اس طرح سے کہ جو کچھ آدمی چکھے ضعیف سا مزہ اسکا معلوم ہوتا ہو (۳) یہ کہ ذائقہ صحیح طور پر باقی نہ رہے اور اسکی یہ صورت ہی کہ جب آدمی کسی مزہ دار چیز کو چکھے (کہ بہتر یہ ہی کہ اسکے چکھنے سے پہلے کوئی اور چیز نہ چکھی ہو جس سے اس دوبارہ چکھی ہوئی شی کے مزہ ملنے میں خرابی پیدا ہوجاتی ہی) پس اسی چیز کے چکھنے سے اصلی مزہ اسی چیز کا آدمی کو نہ ملے۔ اور یہ خرابی اُسوقت ہوتی ہی جب زبان پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہی کہ ہر ایک مزہ کی کھانے پینے والی چیز کا مزہ اسکے منہ مین بگڑ جاتا ہی۔ یا تو منہ مین تلخی ہی رہتی ہی اور یہ خرابی بوجہ مزہ صفرا کے پیدا ہوتی ہی۔ یا منہ کھٹا کھٹا سا رہتا ہی اور یہ بات بوجہ بلغم ترش کے پیدا ہوتی ہی خواہ منہ کا مزہ نمکین رہتا ہی اور یہ خرابی بوجہ بلغم شور کے پیدا ہوتی ہی۔ پھر جب کوئی خلط ان اخلاط مذکورہ مین سے زیادہ غالب ہوگی یہی تینوں مزہ جو اوپر مذکور ہوے ہر وقت آدمی کے منہ کے رہینگے بدون اسکے کہ کوئی ایسی چیز تناول کرے جسکا مزہ کڑوا خواہ نمکین خواہ ترش ہو۔ اور اگر یہ خلط تھوڑی سی ہوگی اُسوقت اسکے منہ کا یہ حال ہوگا کہ جب تک کچھ منہ مین اسکے نہ جائے خبر نہیں ہی اور جب کوئی چیز کسی مزہ کی اسکے منہ مین پہونچی پہلے اسکو وہی مزہ معلوم ہوگا جو خلط غالب کا مزہ ہی یعنے جو خلط اسکے منہ پر غالب ہورہی ہی صفرا خواہ بلغم۔ بعد اسکے پھر شی مطعوم کا یعنے جو شی منہ مین پہونچی ہی اُسکا مزہ معلوم کریگا اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جو چیز کھائی جاتی ہی جب اسکے منہ میں پہونچی خلط غالب کو حرکت مین لاتی ہی۔ یہ سب ضرر جو حاسہ ذوق کو پہونچتے ہین یا تو اسکا پہونچنا بوجہ اسکے ہوتا ہی کہ کوئی آفت قوت ذائقہ مین پہونچے خواہ آلہ اولی اور پہلا آلہ حس ذوق میں آفت پہونچے۔ جو آفت قوت ذائقہ میں پیدا ہوتی ہی یا تو جزو مقدم دماغ میں آفت پیدا ہوتی ہی کہ اُسی جزو مقدم سے ایک پٹھہ نکلا ہی اور اُسی پٹھہ سے حس ذوق کا فعل ہوتا ہی۔ یا اُس عصب مین آفت پہونچے جو حس ذوق کو دماغ سے لیکر منہ تک پہونچاتا ہی اور یہ عضو وہی پٹھہ ہی جو حس ذوق کا پہونچانے والا ہی۔ عضو کی آفت اسکی یہ صورت ہی کہ یا تو اُسی عضو مین آفت پہونچے جو پہلا آلہ حس ذوق کا ہی اور یہ جرم زبان کی ہی میری مراد جرم زبان سے گوشت اُسی زبان کا ہی خواہ سب اُن اعضا کے یہ آفت پہونچے جو خادم اسی آلہ اولی کے ہین اور یہ وہ طبقہ ہی جو زبان پر بچھا ہوا ہی اسکو معلوم کرنا چاہیے۔

باب پندرھوان اُن اعراض کے بیان مین جو حس شم پر وارد ہوتے ہین

سونگھنے کی حس پر جو جو اعراض داخل ہوتے ہین اُنکا سبب یا تو یہ ہی کہ مضرت اور ضرر قوت شم پر پہونچتی ہی یا اُنکہ اولی اور پہلا آلہ جو سونگھنے کا ہی اسکے آفت رسیدہ ہونے کے سبب سے حاسہ شم کو ضرر پہونچتا ہی۔ قوت شامہ کو آفت کسی ایسے سوء مزاج سے پہونچتی ہی جو دونون بطن مقدم دماغ کو پہنچا اسکے ہر دو بطن کے پہونچی ہی جیسے کہ امتلا یعنے بھر جانا سر کا فضول رطبہ یعنے تر فضلون سے بوجہ حرارت دھوپ کے خواہ ہوا کی سردی سے خواہ کوئی ایسی مضرت ہو جو آلہ اولی کو پہونچی یا بسبب اُن اعضا کی آفت رسیدگی کے جو پہلے اور اولی آلہ کے خادم ہین۔ اولی آلہ وہی دونون زائدہ خواہ گھنڈیان ہین جو مشابہ سر پستان کے ہین۔ ان سب کو آفت یا تو ان مفردات کی پہونچے کہ مثلاً انمین سے کوئی گرم ہوجائے خواہ سرد ہوجائے یا خشکی یا تری کا غلبہ کسی پر ہو یا کوئی مرض مرکب انمین پیدا ہو جیسے کہ سدہ جو انمین سے کسی ایک مین پڑجائے۔ جو اعضا کہ خادم اسی حس کے ہین جیسے وہ راہ اور مجری جو ناک مین ہی خواہ وہ سوراخ [illegible]

چھوٹے چھوٹے مثل چھلنی کے ہین یا وہ چھلنی جسمیں چھید سخت ہین پس ان مین سے کسی جگہ آفت پہونچے۔ جو آفت کہ مجرا سے الف یعنی ناک کی راہ مین پہونچے یا تو کسی مرض آلی یعنی مرکب کی وجہ سے اور اُسکی مثال یہ ہی کہ اسمین مجری تنگ ہو جائے خواہ وہ گوشت ناک مین اُگے اور مانع ہو جائے اس ناک کا کہ جو ہر چیز کے دونون آلہ شم تک پہونچے۔ یا آفت السدادی پیدا ہو جیسے یہ ہی کہ ہڈی ٹوٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو جانا اور بعض وقت یعنی دل مین چھید کی تنگی جو ناک مین حائل ہو تا کر اس نا ہموار سے [illegible] ہی [illegible] تا ہو وہ [illegible] اگر [illegible] پڑ جاتی ہی۔ جو وہ سودا جدا چھلنی مین آتا ہی یا تو کسی خلط غلیظ سے پیدا ہوتا ہی [illegible] ان [illegible] کے منافذ کو بند کر دیتی ہی اور سونگھنے کو منع کرتی ہی۔ یا [illegible] خلط متعفن اسمین بھر جاتی ہی کہ آدمی کو ہر وقت [illegible] کرتی ہی [illegible] کوئی بدبو کی چیز رکھی ہو [illegible] ستم ہوا

باب سولھواں ان اعراض کے بیان مین جو حاسہ لمس پر داخل ہوتے ہین

حس لمس چونکہ تمام اعضاے بدن مین [illegible] تھوڑی بہت موجود ہی اسلیے کہ کوئی عضو اس سے خالی نہیں ہی یا تو اُسی عضو مین ایسا ایک عصب آیا ہی جس سے حس اور حرکت ارادی دونون ہوتی ہین۔ یا ایک ایسا عصب آیا ہی جس سے فقط حس کا فعل ہوتا ہی اور دوسرا پٹھا ایسا اسی عضو مین آیا ہی جس سے حرکت ارادی کا فعل اسی عضو مین ہوتا ہی جیسا کہ اسکا حال ہم نے اس مقام پر بیان کر دیا ہی جہان پر ہم نے پٹھون کی تشریح بیان کیا ہی کبھی آفت حس لمس مین اُسی طرح پہونچتی ہی جس طرح کہ اور حواس مین پہونچتی ہی جیسے کہ ہم نے اوپر کے ابواب مین بیان کیا ہی مگر اتنا فرق ہی کہ حس لمس مین جو آفت پہونچتی ہی اسکا کوئی خاص نام نہیں تجویز ہوا ہی جس طرح کہ اور حواس کی آفات کے واسطے مخصوص نام بھی ہین جیسے اسی آفت کا نام صمم اور بہرا پن ہی جو حس سماعت کو پہونچتی ہی اور [illegible] بھی اسی کا نام ہی یا جو آفت حس بصر کو پہونچتی ہی اُسکا نام شبکوری خواہ ظلمت بصر اور عمی یعنی اندھا ہو جانا۔ مگر بعض قسم کی مصیبت جو حس لمس کو پہونچتی ہی اسکا ایک خاص نام بھی ہی جیسے خدر یعنی کسی عضو کا سُن ہو جانا خواہ استرخا یعنی کسی عضو کا ڈھیلا ہو کر حس لمس کو کھو دینا۔ اسلیے کہ کبھی [illegible] عارضے ایسے ہین کہ تمامی اعضاے [illegible] کو مثل سلامت حس [illegible] کے عارض ہو جاتے ہین۔ اور کبھی ایک عضو مین ہوتے ہین اور دوسرے عضو مین نہین ہوتے۔ جیسے دونون ہاتھ اور پانون مین استرخا کا مرض پیدا ہو جاتا ہی خواہ اُنکا خدر یعنی سُن کی بیماری فقط ہاتھ اور پانون مین ہوتی ہی۔ لیکن کسی چیز کے چھونے سے لمس خواہ درد اور [illegible] یہ ایسے اعراض ہین کہ تمام بدن مین ہر ایک عضو کو لاحق ہوتے ہین اور انکے واسطے بھی کوئی خاص نام تجویز نہین ہوا ہی اسلیے کہ یہ دونون ایک عضو مین ہوتے ہین اور دوسرے مین نہین ہوتے حس لمس مین بھی مثل اور حواس چہارگانہ کے جسقدر آفات پہونچتی ہین تین ہی طرح سے پہونچتے ہین۔ ایک تو بالکل حس کا باطل ہو جانا اور حرکت ارادی کا۔ اور اکثر یہ آفت دونون ہاتھ اور دونون پانون مین ہو جاتی ہی۔ دوسری صورت یہ ہی حس لمس مین نقصان اور کمی ہو جائے اور اسکو قلت لمس اور ضعف لمس اور عضو کا سُن ہو جانا کہتے ہین۔ تیسری صورت یہ ہی کہ لامسہ کی قوت نامناسب طور پر ہو جائے اور اسی کو الم اور وجع کہتے ہین۔ استرخا کے اسباب بعینہ وہی ہیں جو اسباب خدر کے ہین مگر فرق اسقدر ہی کہ جو آفت استرخا پیدا کرتی ہی وہ قوی ہوتی ہی کہ اُسکی جہت سے حس اور حرکت ارادی دونون باطل ہو جاتی ہین۔ اور جس آفت سے خدر یعنی سُن پیدا ہوتا ہی وہ تھوڑی اور کم ہوتی ہی کہ اُس سے فقط حس اور حرکت کے پیدا ہونے مین دشواری ہوتی ہی۔ پھر یا تو یہ آفت ایک ہی عضو مین ہو اور باوجودیکہ ایک ہی عضو مین ہی یا تو اُسکے ہمراہ دشواری حرکت بھی ہو یا دشواری حرکت نہو۔ جیسے ضرس کا مرض یعنی دانتون کا کند ہو جانا اسلیے ضرس اسی کو کہتے ہین کہ داڑھون مین سُن پیدا ہو جائے اور یہ کندی دندان کھٹی چیزون کے چبانے سے عارض ہوتی ہی سبب حدوث خدر کا بس یہی ہی کہ جو قوت حاسہ دماغ سے پٹھے کے ذریعہ سے اس عضو مین آتی ہی اُسکا نفوذ یعنی در آنا اسی عضو مین رک جائے اور بند ہو جائے اور یہ بند ہو جانا آمد روح کا یا کسی سبب بادی اختیاری بیرونی جسم سے ہوتا ہی جیسے

سے اولے خواہ برف کسی کے عضو بدن سے ملے اور اسی سردی کی وجہ سے اجزا اسی عضو کے یکجا اور فراہم ہوکر سمٹ جائیں اور مسامات عضو کے
گھٹنے جائیں پس اسی وجہ سے نفوذ روح حساسہ کا اسی عضو میں نہ ہو سکے۔ یا جیسے کوئی شخص اس مچھلی کو ہاتھ سے پکڑے جو دریا میں پیدا
کرتی ہی اور نام اسکا نارقا ہی۔ جالینوس نے بیان کیا ہی کہ اس مچھلی کو جو کوئی ہاتھ میں پکڑ رکھے اسکا ہاتھ سن ہو جائیگا بوجہ سردیت قوی کے
جو اس مچھلی میں ہی اور اسکا ہلانا اور حرکت دینا دشوار ہو جائیگا یا یہ خرابی یعنے آمد روح حاسہ کی بند ہونے سے دو سبب سابق کے ہو جو بیان
بدن میں تھا۔ پھر یہ سبب سابق یا کوئی سوء مزاج ہو جیسے سرد اخلاط غلیظ سے پٹھے کو بند ملتی ہو لہذا اسی پٹھے میں ایک ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہی جو
اسی پٹھے کو سرد کرے اور اسکے اجزا کو فراہم کردے اور یکجا کردے۔ یا کوئی سدہ ایسا پڑ جانے اور سدہ ان پٹھوں میں پڑتا ہی جو مجوف ہیں یعنے
جن پٹھوں کے اندر خالی جگہ ہی جیسے رگوں کے اندر اور یہ سدہ اخلاط غلیظہ چسپندہ کا ہوتا ہی جو اندرونی خالی جگہ میں پٹھے کے چسپان ہو جاتے ہین
جیسے دونوں آنکھوں کے پٹھے پیشانی میں ہوکر دماغ سے آئے ہیں کہ یہ دونوں پٹھے مجوف یعنے اندر سے خالی ہین۔ اور جو پٹھہ مجوف نہین ہی اسکا
یا تو ورم سے ہوگا جو کہ جوہر کو پٹھے کے غلیظ کردے۔ یا کوئی تنگی اسی پٹھے میں آگئی ہوگی جس سے اسکے مسامات بند ہو جاتے ہین مثلاً پٹھے کی
بندش جو سخت ہو ہڈی کے ٹوٹ جانے خواہ اتر جانے کی وجہ سے۔ پس ایسے ہی اسباب سے خدر اور استرخا پیدا ہوتا ہی۔ پھر ان دونوں کا حدوث
یا تمام بدن میں ہوگا اگر آفت دماغ میں پہونچے خواہ بہت سے اعضا مین خدر اور استرخا ہو گا اگر نخاع مین آفت پہونچی ہو یعنے اس حرام مغز مین
جو تمامی نخاعی پٹھوں کی جڑ ہی۔ یا خدر اور استرخا ایک ہی عضو مین پیدا ہونگے اگر آفت اسی پٹھے مین پہونچی ہو کہ اس عضو خاص میں لیا ہی دماغ کی
آفت پہونچنے کا حال یہ ہی کہ جس وقت کوئی آفت دماغ کو پہونچے تمام بدن کی حرکت بند ہو جاتی ہی اور نہین رہتی ہی اور حس بھی برطرف ہو جاتی ہی
اور جسکو یہ آفت پہونچتی ہی اسکی موت بھی سمجھنی چاہیے۔ نخاع یعنے حرام مغز کی جڑ مین اگر آفت پہلی گریا کے مقام پر پہونچی منجملہ گردن کی گریون کے
ایسا آدمی بس اتنی ہی دیر تک زندہ رہیگا جتنی دیر پھانسی دیا ہوا آدمی جسکے گلے میں رسی خواہ تانت وغیرہ کا پھندا پڑا ہو زندہ رہتا ہی اور
اسکا سبب یہ ہی کہ آفت اس مقام کے جز مؤخر دماغ کو پہونچتی ہی۔ اسی طرح وہ شخص بھی زندہ نہین رہتا ہی جسکے اس گریا مین آفت پہونچے جو پہلی گریا کے
بعد ہی اور بعد دوسری گریا کے اور بعد تیسری گریا کے بھی آفت پہونچنے سے آدمی زندہ نہ رہیگا مگر یہ لوگ اس وجہ سے مر جاتے ہین کہ بدن کے تنفس
یعنے سانس لینی بند ہو جاتی ہی پس دم گھٹ کر مر جاتے ہین یہ نہین کہ بطن مؤخر دماغ کو ضرر پہونچنے سے انکی موت واقع ہوتی ہی۔ اور اسکا بیان
یہ ہی کہ جو پٹھے سینہ کے عضل میں آتے ہین انکی پیدایش ان مقامات کے بعد سے ہی یعنے چوتھی گریا کے بعد گردن کی گریون سے ہی لیکن جب آفت
نخاع مین اس مقام پر پہونچے جو چوتھی گریا کے بعد ہی ایسے آدمی کی گردن کے اوپر والے اجزا میں حرکت رہیگی۔ اور اگر آفت اس جگہ نخاع مین
پہونچے جو پانچویں گریا کے بعد ہی تمام اعضاے سینہ کی حرکت باطل ہو جائیگی سواے حجاب صدر یعنی اس پردہ اور جھلی کے جو سینہ میں ہی کہ
اسکو چندان ضرر نہین پہونچیگا۔ ایضاً تھوڑی سی حرکت سینہ کے اوپر والے عضلات کے بھی باقی رہیگی اور اسی طرح کفدست کی ہڈی کی حرکت
بھی باقی رہیگی اور عضد یعنے پہونچے کے اگلے مقام کی حس بھی باقی رہیگی۔ اسلیے کہ چھٹا روج پٹھے کا جو بازو مین قوت حس اور حرکت کے لاتا ہی اسی
زوج کا مقام روئیدگی اسی پانچوین گریا کے بعد ہی۔ اگر آفت اس مقام پر پہونچے جو چھٹی گریا کے بعد ہی سینہ کے اوپر والے اعضا کی حرکت باطل
ہوگی اور حجاب کو سینہ کے زیادہ ضرر پہونچیگا اور حرکت شانہ اور پہونچے اور کلائی مین باقی رہیگی کہ حرکت تو کرینگے مگر حس نہ رہیگی اگر آفت
اس جگہ پہونچے جو بعد ساتوین گریا کے ہی اسوقت حجاب مین حرکت رہیگی اور بہت سے عضل سینہ کے بھی متحرک رہینگے اور ہاتھ مین حس اور حرکت
دونون باقی رہینگی سواے شانہ کے کہ اسمین حرکت تو رہیگی مگر حس جاتی رہیگی۔ پھر اگر آفت آٹھوین گریا کے بعد کسی مقام پر پہونچے اور

نویں گریا کے بعد تب سینہ اور تمام ہاتھ کی حرکت باقی رہیگی اور سارا ہاتھ حس و حرکت میں صحیح اور سالم رہیگا - اور یہی حال ہے جو نقا یعنی گریوں کا اگر انمین آفت ہو پہنچے - اسلیے کہ ضرر کسی عضو کی حس اور حرکت میں پہونچتا ہے اُسی پٹھہ کے آفت رسیدہ ہونے سے پہونچتا ہے جو پیچھے سے کسی گریا کے اُس عضو مین آیا ہے - جیسے پٹھے مفرد بلا زوج کسی عضو میں اُترے ہین اُنکا حال یہ ہے کہ اگر کسی ایسے مفرد پٹھہ مین آفت پہونچیگی حس عضو مین مفرد پٹھہ آیا ہے اُسکی حس اور حرکت دونون کو ضرر پہونچیگا - ناظر کتاب ہذا کو مقام تشریح سے پٹھون کے جو ابرگز دیکھا ہے ملاحظہ کرنے سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ پٹھہ کون کس جگہ سے نکلا ہے اور کون سے عضو مین آیا ہے اور ہر ایک پٹھہ کا مقام ... یہ گی بھی اُسی مقام کے ملاحظہ سے دریافت ہوسکتا ہے اور معلوم ہوسکتا ہے کہ جسوقت آفت کسی ایک زوج کو ازواج عصب سے پہونچیگی یا تو حس اور حرکت کسی عضو کی ساتھ ہی باطل ہوجائینگی اور باینہمہ بطلان حس اور حرکت کی آفت عظیم برپا ہوگی یا یہ ہوگا کہ حس تو بیکار ہوجائیگی اور حرکت باقی رہیگی اور یہ پچھلا ضرر اُسی وقت ہوگا جب کسی عضو مین دو پٹھہ آتے ہون ایک پٹھہ تو اُس عضلہ کو قوت حرکت کی دیتا ہو جو اُسی عضو میں ہے اور دوسرا پٹھہ جلد کو اُسی عضو کے قوت حس لمس کی دیتا ہو یعنے جو جلد کہ اُسی عضو پر پھیلی ہوئی ہے پس آفت اُسی پٹھہ کو پہونچی ہوگی جو قوت حس کی دیتا ہے - اور اگر حس باقی رہے اور حرکت جاتی رہے یہ اُسوقت ہوگا جب اُسی پٹھہ مین آفت پہونچے جو حرکت کی قوت کسی عضو کو دیتا ہے - اور اگر کسی عضو مین ایک ہی پٹھہ آیا ہو اور دونون فعل حس اور حرکت کے اُسی پٹھہ سے عضو نے پائے ہون اور پھر جو آفت اُسی پٹھہ مین پہونچے وہ بھی عظیم ہو ایسے وقت حس و حرکت دونون باطل ہوجائینگی - اگر یہ آفت عظیم نہو فقط حرکت عضو مین ضرر پہونچیگا اور حس بدستور باقی رہیگی - اسلیے کہ حرکت کو بہ نسبت حس کے زیادہ قوت کی حاجت ہے اور حس کو تھوڑی سی مقدار قوت کی کافی ہے اُسکو معلوم کرنا چاہیے -

باب سترھوان بیان مین کیفیت وجع اور لذت کے

لذت اور درد جملہ حواس مین اسی طرح سے ہوتے ہین کہ شی محسوس کی طرف طبیعت اُسی حس کرنے والے عضو کی بدل جاتی ہے جیسے ہمنے اس مسئلہ کو اُس جگہ بیان کیا ہے جہان پر ہمنے حواس خمسہ کی کیفیات کو لکھا ہے - مگر لذت اور درد مین فرق یہ ہے کہ لذت کے یہ معنی ہین کہ عضو اپنی طبیعی حالت سے خارج ہوگیا ہو اُسکی بازگشت پھر اپنی اصلی اور طبیعی حال پر ہونے کو لذت کہتے ہین جیسے کہ سقیم حال جو امر غیر طبیعی ہے اُس سے ہٹ کر بطرف صحت کے کوئی عضو آجائے کہ صحت بھی اُسکی حالت اصلی اور طبیعی ہے اور وجع یعنے درد کے معنی یہ ہین کہ اپنی طبیعی حالت سے کسی حال غیر طبیعی کی طرف بدل جائے جیسے بدن اپنی صحت سے جدا ہوکر سقیم حال خواہ مرض مین گرفتار ہوجائے - یہ دونون قسم تغیر حالت کی تھوڑی سی ہون اور کم ہون اُسوقت نہ لذت پیدا ہوگی اور نہ وجع - جیسے اگر بدن مین آدمی کے کوئی پتنگا خواہ چھوٹی سی چنگاری آگ کی پڑے کسی قسم کی ایذا اُسکو نہوگی اور اگر کوئی نرم چیز جسکی گرمی معتدل ہو اور وہ بھی تھوڑی سی اسکے بدن سے ملے اُس سے کوئی لذت اسکو حاصل نہوگی - اس طرح اگر استحالہ یعنے بدل جانا حالت بدن کا بطرف شئ محسوس کے تھوڑا سا ہو اُس سے بھی نہ لذت پیدا ہوگی اور نہ وجع جیسے اگر کسی کے بدن مین کوئی خراب خلط سوذی زمانہ دراز سے فراہم ہوئی ہو کسی طرح کا وجع پیدا نہ کریگی - اور اگر یہی خلط سوذی اپنی خرابی سے قدرے قدرے نکل کر اچھی ہوتی جائے اور درست ہو اگرچہ اپنی درستی سے آدمی کو کچھ لذت بھی نہ ملیگی - اور اگر استحالہ عظیم ہو یعنے زیادہ خراب حالی سے بطرف درستی حالت کے بدل جائے اور بخوبی محسوس ہوتا ہو ضرور ہے کہ لذت خواہ وجع پیدا کریگا - جیسے اگر آدمی کے بدن پر ایک بڑا انگارا آگ کا پڑے ضرور جلا دیگا اور درد بھی پیدا کریگا - اور اگر آدمی بہت سی مقدار نرم حرارت کی چھوئیگا نہایت زیادہ لذت اسکو ملیگی - اور اگر تبدیل حالت کی دفعتہً ہو جب بھی لذت خواہ وجع پیدا کریگی جیسے اگر کسی عضو پر آدمی کے گرم خواہ سرد

مادہ دفعۃً گرمی وجع پیدا کریگا- اور اگر اسکے بدن سے کوئی سودی مادہ دفعۃً خارج کر دیا جائے اُس آدمی کو ضرور لذت ملیگی جس طرح پھوڑوں کا مادہ
پھوٹ کر دفعۃً خارج ہونے سے کیسی لذت اور آرام اُسکے پیپ کے نکلنے سے ملتی ہے- پس لذت اور وجع حس لمس میں سب حواس سے زیادہ قوی
ہوتے ہیں اسلیئے کہ حس لمس بہ نسبت حواس کی بہ نسبت زیادہ تر غلیظ اور کثیف ہے اور اسی غلاظت کی وجہ سے اسکا تغیر اور استحالہ شے محسوس سے کیفیت کی
طرف بآسانی نہیں ہوتا بلکہ دیر میں بدشواری ہوتا ہے اور سبب دیر اور دشواری کا یہی ہے کہ اسکی غلاظت اور گندگی مقابل اور مانع قبول اثر شے
محسوس کے ہوتی ہے (جب تک اسکی قوت دفع کرتی ہے اور آخر پھر مغلوب ہو کر قبول اثر سے محسوس کرتی ہے) اور کلیہ قاعدہ ہے کہ جو چیز کسی اثر کو
روکتی اور اسکا مقابلہ کرتی ہے اسے کو ایذا بھی دیتی ہے- (مراد یہ ہے کہ مقابل کو ایذا جب پہونچی پھر قبول اثر میں آسانی باقی نرہی) اور حواس چارگانہ کو
اچھے اپنے محسوسات سے بہت ہی لذت اور وجع نہیں پہونچتی جسقدر کہ حاسہ لمس کو پہونچتی ہے اور دیگر حواس کو زیادہ لذت اور وجع نہ پہونچنے کا
سبب یہی ہے کہ چاروں حواس اپنے محسوس کی طبیعت کی طرف آسانی بدل جاتے ہیں اور اپنے محسوسات کا اثر پورا پورا قبول کر لیتے ہیں
بلا کسی دشواری کے- مگر پھر بھی بعض حواس چارگانہ میں لذت اور وجع بہ نسبت بعض کے کم و بیش ہوتی ہے جسقدر حساسات میں غلاظت
ہے- حاسہ بصر چونکہ زیادہ لطیف ہے اسکا تبدل بطرف طبیعت شے محسوس کے بہت جلد ہو جاتا ہے اور محسوسات بصر یہی رنگ کی چیزیں ہیں اسلیے
اس حاسہ کو زیادہ ایذا اور زیادہ لذت اپنے محسوسات سے نہیں ہوتی بوجہ اسی لطافت کے جو اس میں ہے- پس حس بصر اور حس لامسہ لذت اور
وجع کے پانے میں بالکل تضاد دیکھے ہیں کہ حس لمس کو بوجہ غلاظت کے دونوں امر یعنی لذت اور وجع سب سے زیادہ ہوتے ہیں اور حس بصر کو لطافت کی وجہ سے
کم لگتے ہیں- اب رہے تین حاسہ باقیماندہ انکا حال اس بارہ میں درمیانی ہے کہ لذت اور وجع حاسہ ذوق میں بہ نسبت حاسہ لمس کے بہت ہی کم ہے-
اسلیے کہ حاسہ ذوق کی غلاظت حاسہ لمس سے کمتر ہے- اور حاسہ سماعت کی لذت اور وجع بہ نسبت حاسہ بصر کے زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ حاسہ سماعت کی
غلاظت حاسہ بصر سے زیادہ ہے اور حاسہ شم یعنی سونگھنے کی حس لذت اور وجع میں درمیانی ہے بہ نسبت حاسہ سماعت اور حاسہ ذوق کے لطافت
و غلظ میں اور نیز متوسط ہے اس بارہ میں کہ جلدی اور دیر میں اسکا تغیر بطرف سونگھی ہوئی شے کے متوسط درجہ پر ہوتا ہے اور جو کچھ از قسم لذت
اور وجع کے حاسہ شم کو پہونچتا ہے وہ بھی درمیانی اثر ہے- بہ نسبت اثر اشیاء مبصرہ اور مسموعہ کے ان سب امور کو جاننا چاہیے- یہ بھی جاننا مناسب ہے
کہ سبب وجع کا ہر ایک حاسہ میں تفرق اتصال ہوتا ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ حاسہ لمس میں وجع کا پیدا ہونا یا تو اسوجہ سے ہوتا ہے کہ کوئی تیز چیز
ایسی بدن کو ملتی ہے اور چھو جاتی ہے جو تقطیع کرتی ہے یا کوئی بھاری چیز ایسی بدن کو ملتی ہے جو رضّ اور شدخ کا اثر پیدا کرے یعنی کچلنا اور ریزہ ریزہ
کرنے کا- یا کوئی ایسی شے بدن کو ملے جو تمدد اور کشش اجزا کی پیدا کرے- لیکن حرارت اور برودت کے چھو جانے سے جو الم اور وجع پہونچتا ہے اسکا
سبب یہ ہے کہ یہ دونوں حرارت اور برودت اسی طرح سے ایذا دیتی ہیں کہ اجزا کے اتصال کو جدا جدا کرتی ہیں- اور اسکی یہ صورت ہے کہ حرارت کی
شان سے یہ ہے کہ اگر بافراط ہو تخلخل پیدا کریگی یعنی اجزاے جسم کو بڑھادیگی اور اسی وجہ سے اُن اجزا میں تفرقہ اور دوری پیدا کرتی ہے- (دیکھو
لوہے کی کیل کو کہ اگر کسی سوراخ میں پوری آتی ہو بعد گرم کرنے کے پھر اُس چھید میں نہ سمائیگی اور اسکا سبب یہی ہے کہ حرارت نے اجزاے جسم کو
بڑھا دیا ہے اور یہی معنی تخلخل کے ہیں)- اور برودت کی شان سے یہ ہے کہ اجزا کو فراہم اور یکجا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے تا اینکہ عضو کے بعض اجزا کو
بہ نسبت بعض کے دوری حاصل ہوتی ہے لہذا تفرق اتصال پیدا ہو جاتا ہے- جیسے گیلی مٹی جب سوکھ جائے جابجا سے پھٹ جاتی ہے اور اجزا میں
اسکی دوری پیدا ہوتی ہے- اب یہ بھی معلوم رہے کہ وہی سوء مزاج الم اور وجع پیدا کرتا ہے جو کہ مختلف ہوا اور مستوی تمام بدن میں نہو- اسلیے کہ
اگر کوئی قسم سوء مزاج کی مستوی اور یکساں تمام بدن میں ہوگی کسی طرح کی وجع پیدا نکریگی اسلیے کہ ایسا سوء مزاج جو مستوی ہو تمام بدن میں [illegible]

مزاج طبیعی کے ہوجاتا ہو پھر کوئی محسوس اس سے پیدا نہیں ہوتا ہو جیسے دق کے بیماروں کا سوء مزاج گرم ہوا ہو استسقا کا سوء مزاج بارد کہ دونون
سوء مزاج ان بیماروں کے بدن میں ہر جگہ برابر ہوتے ہین اور شدت ہوا سے بدنی اپنے صحت سے بدل ہوجاتے ہیں یہانتک کہ کوئی عضو سلیم اور
صحیح نہیں رہتا ایسا باقی نہیں رہتا جو اس سوء مزاج کی خرابی کیفیت اور کسی عضو کے مقابلے کا احساس کرے اور اسی جگہ کے مناسب یہ مثال
عرض کی ہو المثلیہ اذا عمت طاقت لینے بلا حسوقت عام ہوجاتی لیبا اور پکیرہ ہوجاتی ہو زیادہ جاسی کی مثل اسود جیسے دارد ہو صلاحیت
اور یہی سبب ہو کہ جو نیا ماری سے آئے پہلی باری میں مریض کو وجع اور ضربان یعنی گردن کی دھمک بشدت معلوم ہوتی ہو اسلیے کہ آج ایک
حد یا تو اسکے بدن میں عجیب غریب پیدا ہوئی ہو جسکی خو گرفتہ نتھی اور جب تپ کی مدت طولانی ہو لیتے دیر تک جڑی رہے خواہ بہت سے
دورے ہوچکے ہون اور مادہ تپ کا تمام اعضا میں پھیل جائے پھر الم اور وجع کا احساس کچھ بھی نہ رہیگا سوء مزاج مختلف کا یہ حال ہو کہ وہ
تمام اعضا میں یکسان اور برابر بسبب وجع اور الم کا نہین ہوتا بلکہ بعض میں ہوتا ہو اور بعض میں بالکل نہین ہوتا خواہ بعض اعضا میں کم اور
بعض میں زیادہ ہوتا ہو اسی وجہ سے وجع پیدا کرتا ہو اسلیے کہ مختلف اجزا کا فعل بعض مقام میں زیادہ اور بعض مقامات پر کم ہوتا ہو اسکو
معلوم کرنا چاہیے حاسہ بصر میں وجع یا تو سپید چیز کے دیکھنے سے ہوتی ہو اسلیے کہ سپید چیز تفرق اجزاے بصری اسی طرح کرتی ہو جس طرح
حرارت سے اجزاے جسم کا ہوتا ہو خواہ سیاہ چیز کے دیکھنے سے جو اجزاے بصر کو بشدت جمع کردے اس سے بھی تفرق اتصال آنکھ کے اجزا میں
پیدا ہوتا ہو جیسے کہ سرد چیز سے بدن میں ہی صورت پیدا ہوتی ہو- اور حاسہ ذوق میں الم اور وجع کا پیدا ہونا یا تو اس طرح سے ہوگا کہ کوئی چیز
کھٹی خواہ تیز جیسے مرچ کو چکھین کہ ایسی چیزین زبان کے اجزا کو متفرق کردیتی ہین جیسے کہ زیادہ گرم چیز بھی زبان کے اجزا کا یہی حال کرتی ہو
خواہ کوئی کھٹی اور پھیکی چیز تناول کرین جس سے اجزاے زبان کے زیادہ سمٹتے ہین اور یکجا ہوتے ہین جیسے زیادہ سرد چیز کا بھی یہی حال ہو-
سماعت میں الم اور وجع یون ہوتا ہو کہ سخت بڑی آواز اور تیز باریک آواز سنائی پڑے کہ اس سے اتصال حاسہ سمع کا متفرق ہوجاتا ہو
جیسے کہ سپیدی رنگ کی چیز آنکھ میں تفرق اجزا پیدا کرتی ہو پس معلوم ہوا کہ ہر ایک حاسہ میں حواس پنجگانہ سے اسکو لذت اور وجع یا تو
خارج سے پہونچتی ہو جیسے آنکھ اور کان اور ناک کہ یہ سب اعضا حس حواس پر شامل ہین انکو لذت اور الم رنگ کی چیزون سے اور آواز کی
اقسام سے اور روائح یعنی خوشبو بدبو سے پہونچتا ہو جو جسم انسان سے باہر کی چیزون کا اثر ہو- اور کسی حاسہ کو وجع فقط اندرونی چیز سے
پہونچتا ہو خواہ اندرونی اور بیرونی دونون چیز سے جیسے حاسہ ذوق اور حاسہ لمس- حاسہ ذوق کو خارج سے یون پہونچتا ہو جب کھانے کی
چیزین آدمی تناول کرتا ہو- اور اندرونی چیز سے یون پہونچتا ہو کہ خون کے مزہ سے اسکو لذت ملتی ہو جو ہر وقت زبان پر رہتا ہو بشرطیکہ
اور کوئی خرابی واقع نہو- اور بلغم شیرین کے مزہ سے یہ مثال تو لذت ملنے کی تھی اب الم اور وجع حاسہ ذوق کو یون ملتا ہو کہ جلا صفراوی
اور بلغم شور اور بلغم ترش کے مزہ سے حس ذوق کو الم پہونچتا ہو جسوقت انکا مزہ جرم زبان پر غالب ہو یا معدہ سے زبان پر آئے-
حس لمس کو الم اشیاء خارجی سے یون پہونچتا ہو کہ جو چیزین کاٹنے والی اور پاش پاش کرنے والی اندرون جسم میں ہون جیسے مزاج حار
اور بارد خواہ فضلہ ہاے غلیظہ ایسے جو ہیجان یعنی تناؤ کرتے ہین اور ایسی خلط حاد اور تیز جو قطع اجزاے زبان کر دیتی ہو- اور لذت
حس لامسہ کو خارج سے یون ملتی ہو کہ جو چیزین نرم اور حرارت میں معتدل ہین اور برودت بھی اسکی معتدل ہو- اندرون جسم سے
لذت قوت لامسہ کو اس طرح ملتی ہو کہ جسوقت کوئی مادہ موذی اور خراب نضج پاتا ہو اور پختہ ہوتا ہو اور ہضم اسکا ہوتا ہو پس مادہ ہضم ہوکے
خارج ہوتا یعنے ہضم ہوجاتا ہو اور مقام مادہ کا بھی ہو لہذا لذت ملتی ہو اور جسوقت کوئی فضلہ خراب نکل جاتا ہو اسوقت بھی لذت ملتی ہو جیسے

جماع میں لذت پیدا ہوتی ہو جسوقت کہ تیز فصلہ کی تحلیل ہوتی ہو خواہ جسوقت کوئی مادہ موذی جو بدن مین فراہم ہوا ہو اُسکا استفراغ اور بخوبی اخراج ہوجائے جیسے بروقت جماع کے لذت منی کے خارج ہونے سے ملتی ہو اور اسکا سبب ہو کہ منی جسوقت اوعیہ منی مین زیادہ ہوجاتی ہو اور اُنھین مقامات مین جو منی کے لیے بطور ظروف کے بنائے گئے ہین زیادہ بھر جائے طبیعت مدنی کو اُسکے سبب سے ایذا پہونچتی ہو اور اُسکو بطرف خارج بدن کے دفع کرتی ہو اور اگرچہ یہان پہلے ایذا بھی طبیعت کی فرض کی گئی ہو لیکن جو لذت کہ منی کے خارج ہونے سے ملتی ہو وہ اعظم ہو بہ نسبت اُس ایذا کے جو طبیعت کو اُسکے موجودگی سے تھی اسلیے کہ اخراج منی کا دفعۃً بذریعۂ انزال کے ہوجاتا ہو اور اجتماع اُسکا اوعیہ مین تھوڑا تھوڑا ہوتا ہو۔ لہذا حاسہ لمس کو استحالہ خواہ ایذا پہونچنے کی کیفیت بھی دفعۃً نہ عارض ہوگی اور نہ اسقدر اجتماع جو رفتہ رفتہ ہوتا ہو وجع کا اثر زائد پیدا کریگا (بلکہ بموجب بیان سابق کے بالکل وجع پیدا نہو گی اور جو لذت جماع کی عورتون کو ملتی ہو بہت زیادہ ہو اُس لذت سے جو مردون کو ملتی ہو عورتوں سے جماع کرنے مین۔ اسلیے کہ عورتون کو دو سبب سے لذت ملتی ہو ایک تو منی کا اخراج دفعۃً اور مرد کی منی کا رحم کی طرف کھنچ جانا اور مردون کے لذت پانے کا وہی ایک سبب ہو کہ اخراج منی کا دفعۃً ہوتا ہو فقط اسکو معلوم کرنا چاہیے۔

باب اٹھارھوان اُن اعراض کے بیان مین جو فعل اشتہاے طعام پر وارد ہوتے ہین

چونکہ فم معدہ یعنے معدہ کے منھ مین ایک پٹھہ دماغ سے آیا ہو اُسی سے حس اور ادراک شہوت طعام متعلق ہو اسی وجہ سے حس شہوت طعام بھی اُنھین اعراض مین داخل ہو جو حس لامسہ کی اعراض کو لاحق ہوتے ہین۔ جسقدر اعراض کہ فم معدہ کی حس پر داخل ہوتے ہین منجملہ اُنکے کچھ تو وہ اعراض ہین جو ذاتی ضرر فعل معدہ کو پہونچاتے ہین یعنے اُن اعراض کی ذاتی مضرت بلا واسطہ کسی غیر کے معدہ کو پہونچتی ہو۔ اور کچھ ایسے بھی اعراض ہین جنکی مضرت اُنکے غیر فعل سے معدہ کو پہونچتی ہو اور وہ بغیر حادثہ اعضاے بدنی سے ہوتے ہین۔ جو آفات کہ بذاتہ فعل کو اس حاسہ یعنے شہوت طعام کو پہونچتی ہین یہ وہی آفات ہین جو اشتہا کو مضر ہین۔ اور جو آفات کہ اُنکا ضرر بواسطہ اور اعضا کے پہونچتا ہو اُسکی صورت یہ ہو کہ یا تو اُن اعضا کی شرکت ہمراہ اُن آفات کے ہوکر مضرت پہونچاتی ہو جیسے وہ آفات جو دماغ مین بسبب اُن آفات کے پیدا ہوتی ہین جو فم معدہ مین عارض ہون پس ایسی آفت کے عارض ہونے سے مختلف اعراض بموجب طبیعت آفت کے پیدا ہونگی مراد یہ ہو کہ جیسی خواہش طبیعت مین اُسی آفت کے ہوگی ویسی ہی مختلف اعراض پیدا ہونگے جیسے صرع اور اختلاط ذہن اور وسواس سوداوی۔ یا یہ ہوگا کہ بسبب مجاورت اور قرب اُسی عضو کے معدہ سے یہ آفت قریب کی عضو کو پہونچیگی جس طرح قلب مین غشی کی آفت بوجہ قرب معدہ کے اُسوقت عارض ہوتی ہو جب فم معدہ مین کوئی آفت پہونچے اسلیے کہ فم معدہ بہت قریب دل کے ہو۔ دونون طرح سے یعنے شرکت اور قرب سے عضو کے اگر کوئی آفت بسبب آفت فم معدہ کے پہونچے اور ایسی صورت مین سانس کا بطلان اور سانس کی مدہین دشواری پیدا ہوگی۔ جو اعراض کہ فعل شہوت طعام پر وارد ہوتے ہین اُنکا پیدا ہونا بھی اُسی طرح سے ہو جیسے اور افعال کے مضر اعراض تین طرح سے پیدا ہوتے ہین۔ ایک تو یہ کہ اشتہا بالکل باطل ہوجائے۔ دوسری یہ ہو کہ اشتہا مین کمی اور نقصان آجائے۔ تیسری یہ کہ خراب حالی اُنھین پیدا ہو۔ بطلان اشتہا یا تو اسوجہ سے ہوتا ہو کہ بدن سے کوئی شی نکلتی نہو اور نہ ہوا کسی چیز کی بدن سے تحلیل کرتی ہو کہ جسکی وجہ سے بدن کو حاجت بدل ما یتحلل کی ہو اور بھوک لگے (مراد یہ ہو کہ نہ کسی طرح کا فضلہ بدن سے مثل براز وغیرہ کے برآمد ہوتا ہو اور نہ ہوا کسی چیز کو بدن سے تحلیل کرکے خارج کرتی ہو اسلیے کہ احتیاج غذا کی انھین دونون صورتون مین بالغرض اسی کے ہوتی ہو کہ جو چیز بدن سے تحلیل ہوئی ہو اُسکا بدل دوسرے بدن کو ملے) یا بطلان اشتہا کا یہ سبب ہو کہ رگین جگر سے کچھ نہین جذب کرتی ہون مراد یہ ہو کہ جذب کرنے سے

رگون کے چونکہ جگر معدہ سے جذب کرتا ہے بصورت خلا انتفاء اشتہائے طعام معدہ کو ہوتا ہے - یا یہ سبب بطلان اشتہا کا ہے کہ فم معدہ کو حس باقی
نہین ہے کہ جسقدر کمی غذا سے موجودہ معدہ میں بوجہ جذب کرنے جگر اور رگون کے اور بوجہ جذب کرنے مداول جو خاص جسم رگیں ہین اُنکے حلّ
کرنے سے جو کمی مقدار غذا سے موجودہ معدہ ہوئے اُسکو حس کرے - فم معدہ کی حس کا جاتا رہنا اُسکا سبب یا یہ ہے کہ کوئی آفت خاص معدہ کے
منھ مین اُسوقت پہونچے جب کسی قسم کا سوء مزاج گرم اُسکو یعنے فم معدہ کو عارض ہوا ہو جیسے وہ سوء مزاج جو تپون کے وقت اشتہائے طعام
جاتی رہنے کا سبب ہے - خواہ بسبب کسی آفت کے جو دماغ کو پہونچے جیسے مرض اختلاط ذہنی مین سقوط اشتہا کا ہوتا ہے - یا بسبب کسی آفت کے
جو اس پٹھہ میں پہونچے جو دماغ سے فم معدہ کو آیا ہے اور یہ آفت رسی یا تو بہت کھینچ کر اُس مقام کی بندش کرنے سے خواہ لوہے کے ذریعہ سے کوئی
دستکاری کرنے سے ہوتی ہے - نقصان اشتہا اور بھوک میں کمی اسوقت ہوتی ہے جبکہ سقوط اشتہا کے اسباب مین کمی ہو - اور خرابی اشتہا میں
یا تو خراب چیزون کے کھانے کی اشتہا ہو یا خراب چیزون کے پینے کی - خراب چیز کھانے کی اشتہا یا اُس چیز کی مقدار کی خرابی مین ہو یا اُسکی کیفیت مین
مقدار کی خرابی تو یہ ہے کہ آدمی زیادہ خوری کرتا ہو اور اُسکی بھوک اندازہ جسم سے بڑھ جائے جیسے کہ مریض شہوت کلبی کو یہی بات عارض ہوتی ہے اور
یہ زیادہ خورش یا تو کسی خلط حامض یعنے ترش مادہ سے پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ مین فراہم ہو جاتا ہے اور اس کیفیت کی مانع کثرت براز ہوتی ہے یعنے
فضلہ براز بھی زیادہ خارج ہوتا ہے اور اُسمین رطوبت بھی ہوتی ہے جسکو ڈھیلا پاخانہ کہتے ہین - یا زیادہ کھانے کا سبب یہ ہے کہ بدن سے اخراج تحلیل
کسی چیز کا ہوتا ہے بوجہ تحلل کے ایسا تحلل کہ اُسمین [illegible] افراط کا درجہ ہو چکا ہے - اور یہ اسراف اور بیشی زیادہ تحلل یا کسی حرارت سے ہو جو مادہ بدنی کی تحلیل
کر رہی ہو اور اُسکو فنا کر دیتی ہو - یا بسبب ضعف قوت ماسکہ کے زیادہ استفراغ مواد بدنی ہوتا ہو - کیفیت مین خرابی طعام کی یون ہوتی ہے جیسے
کسی آدمی کو زیادہ ترش اور زیادہ نمکین اور زیادہ تیز چٹ پٹی چیزون کے کھانے کی رغبت ہو اور کبھی یہان تک خرابی پہونچتی ہے کہ بعض آدمی
کوئلہ اور گیلی مٹی اور چونہ کھانے کے خواہشمند ہو جاتے ہین - اور یہ خواہش بوجہ ایک خلط خراب کے پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ مین پیدا ہوتی ہے اکثر
یہ مرض حاملہ عورتون کو لاحق ہوتا ہے اور انکے مرض خاص کا نام وحم لکھا گیا ہے (یوادہوز وحامے حلی جسکا ترجمہ شدت گرسنگی زنان حاملہ ہے) اور
پہلے مہینہ اور دوسرے ماہ مین حمل زنان اور تیسرے مہینے مین بشرطیکہ بچہ کمزور اور چھوٹا ضعیف اسقدر ہو کہ خون حیض سے زیادہ غذا نکھا سکے
مگر تھوڑی غذا خون حیض سے وہ لیتا ہو جو عمدہ حصہ اُسی خون مین ہے اسی وجہ سے خراب فضلہ خون حیض کا بدن مین حاملہ کے باقی رہ کر فم معدہ
مین جمع ہو جاتا ہے لہذا خراب چیزون کے کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے - پھر جب چوتھا مہینہ حمل کا آتا ہے یہ مرض جاتا رہتا ہے اسلیے کہ اب بچہ
بڑھ گیا اور جثہ اُسکا بڑا ہوا اور بہت سی مقدار کو خون حیض سے جذب کرنے پر قادر ہو چکا ہے - اور نیز یہ بھی تو ہے کہ بہت سے ایسے
فضلہ خراب جو حاملہ کے فم معدہ مین فراہم ہوتے تھے اب فنا ہو گئے اسلیے کہ اجتماع فضول تابع زیادتی اشتہا جو مستلزم زیادہ خوری کے ہے
اور اب حاملہ کی بھوک بھی کم ہو گئی ہے پس نہ زیادہ کھاتی ہے اور نہ زیادہ فضلہ پیدا ہوتا ہے مترجم کہتے ہیں اس جگہ ذہاب شہوت کا ترجمہ اصلی
بھوک کے جانے سے دو وجہوں سے کیا ہے ایک تو ظاہری کہ چوتھے مہینہ سے حاملہ کی بھوک کم ہو جاتی ہے اور رحم کی علت بھی جاتی رہتی ہے
دوسرے یہ کہ اگر ذہاب شہوت سے وحم کا جاتا رہنا مراد لیا جائے مصادرہ لازم آئیگا اسلیے کہ مصنف نے بیان زوال وحم پر دو دلیلین ذکر
کی ہین ایک تو قوت جنین اور دوسری کم خوری حاملہ جو مانع زوال اشتہائے اصلی ہے اور اگر اسکو تابع زوال وحم قرار دین پس ہو دے اور
دلیل ایک ہو جائے متن کبھی یہی وحم اور فساد اشتہا غیر حاملہ عورتون کو کسی وجہ سے اسطرح کا بھی عارض ہوتا ہے اور یہ تغیر اسوقت عارض
ہوتا ہے جسوقت اُنکے فم معدہ مین خراب فضلہ فراہم ہون - پھر اگر یہ خراب فضلہ ترش ہو کھانے کی خواہش زیادہ ہوگی اور پینے کی کم ہوگی

اور اگر یہ فضلہ حریف اور تیز ہو کھانے کی خواہش [illegible] زیادہ [illegible] ہوس بڑھ جاتی ہے۔ فضلہ ترش کی وجہ سے طعام کی خواہش زیادہ ہو جانے کا سبب یہ ہے کیونکہ ترش [illegible] معدہ کا جمع کر دیتا ہے اور جو مادہ اسی میں ہیں انکو بھی فراہم اور یکجا کرتا ہے اور اسی کو خواہ سوار موجودہ معدہ کو سمیٹتا ہے اور کمی [illegible] کے کم کر دیتا ہے اور اس سوار کو جو معدہ میں ڈالتا ہے لہذا خالی مقامات میں پیدا ہو کر مشتاق اسکے پر کرنے کی عادت سے ہوتے ہیں کہ ان [illegible] طعام زیادہ پیدا ہوتی ہے جس طرح کہ حلق اور استفراغ سے بھی اشتہا پیدا ہوتی ہے چنانچہ [illegible] ہو چکا ہے مترجم یہ دلیل ام اشتہا کے پیدا ہونے کی ہے اور ظاہر ہے کہ اشتہا سے مراد خوراک ہے اور پینے والی چیزوں کی خواہش [illegible] بس السا خیال کرنا چاہیے کہ دعوے او خاص تھا یعنی زیادتی اشتہائے طعام کا اور دلیل عام اشتہا کی مذکور ہوئی [illegible] دوسری دلیل ترش فضلہ کے فراہمی سے معدہ میں زیادتی اشتہائے طعام کی یہ ہے کہ چونکہ ترش چیز کا قاعدہ ہے کہ فم معدہ کے اجزا کو [illegible] اور اسکی تقویت کرتی ہے پس عدت اسکا یعنی فم معدہ کا قوی تر اور تیز ہوگا مترجم تیز فضلہ سے زیادہ پینے کی خواہش کی دلیل اسواسطے نہیں بیان کی کہ یہ امر ظاہر ہے کہ جب حدت اور لذع فم معدہ میں پیدا ہو اور حرارت بھی اسکو لازم ہے لہذا پیاس ضرور پیدا ہوگی متن اگر فضلہ مذکورہ خلط شیرین کا ہو کھانے اور پینے کی خواہش دونوں برطرف ہو جائیگی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ میٹھی چیز خالی مقامات کو معدہ کے بھر دیتی ہے اور فم معدہ کو ڈھیلا کر دیتی ہے پینے کی چیزوں میں خرابی شہوت کی یہ صورت ہے کہ وہ بھی یا تو مقدار میں ہوتی ہے یا کیفیت میں۔ مقدار میں اس طرح سے ہوتی ہے کہ اگر آدمی کو پیاس معلوم ہو [illegible] زیادہ پانی پی جائے اور یہ بات یا تو بوجہ حرارت قوی کے ہوتی ہے جیسے تپ کی حرارت یا کسی خلط شور اور تیز صفراوی سے پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ میں فراہم ہو اور کیفیت کی راہ سے خرابی شہوت مشروبات کی جو ہوتی ہے کہ جب آدمی کی خواہش خراب چیزوں کے پینے کی ہو جنکی کیفیت خراب ہے اور خرابی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ فم معدہ میں کوئی خلط خراب جاگرفتہ ہو جائے۔ پس یہ سب اعراض ہیں جو معدہ کے منھ پر وارد ہوتے ہیں [illegible] لیے جو معدہ کے منھ پر انکا ورود ہوتا ہے انکو جاننا چاہیے

باب انتیسواں ان اعراض کے بیان میں جو فعل دماغ پر داخل ہوتے وہ فعل دماغی جو حواس کے حس کرنے کا ہے اور قلب پر جو اعراض بشرکت فم معدہ کے داخل ہوتے ہیں انکا بیان

جو اعراض کہ فعل دماغ پر ایسے حادث ہوتے جنمیں شرکت فم معدہ کی ہے وہ یہ ہیں اختلاط ذہنی اور سبات یعنی پینکی اور استغراق خواہ گہری نیند اور مرگی اور وسواس سوداوی۔ اختلاط ذہن ایسے وقت کہ فم معدہ کی شرکت ہو بسبب ورم گرم کے ہوتا ہے جو فم معدہ میں پیدا ہو۔ اور استغراق اور سبات یہ دونوں برودت سے فم معدہ کے عارض ہوتے ہیں۔ اور یہ برودت اسی سوء مزاج سے آجاتی ہے جو فم معدہ پر غالب ہو یا کوئی خلط بلغمی اسی فم معدہ میں جاگرفتہ ہو گئی ہو یا کوئی سرد دوا مثل افیون کے یا سپید قلعی کا استعمال کیا ہو یا کوئی غذا سے سرد جیسے فطیر اور کھمبی کا استعمال کیا ہو خواہ کھٹا دودھ پیا ہو۔ یا بخار بارد رحم سے بطرف فم معدہ کے چڑھ کر آیا ہو بسبب حیض کے بند ہونے کے خواہ منی کے رک جانے کے تجرد وغیرہ کے زمانہ میں پس اسکا اثر دماغ تک بھی بوجہ شرکت فم معدہ اور دماغ کے پہونچتا ہے۔ اسی طرح مرگی بھی کبھی تو رطوبات بلغمیہ سے پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ پر غالب آجاتے ہیں اور دماغ تک چڑھتے ہیں۔ یا بخارات سوداوی جو فم معدہ میں محتقن اور [illegible] ہوتے ہیں اور دماغ تک چڑھتے ہیں اور وسواس سوداوی اس خلط سوداوی سے پیدا ہوتا ہے جو معدہ میں فراہم ہو کر دماغ کو [illegible] سب اعراض دماغ کو ان آفات سے عارض ہوتے ہیں جو فم معدہ میں حادث ہوں بشرطیکہ جو آفت فم معدہ کو پہونچے

سبب چلنے کھانے ... سپید ... جاتی ہے

وہ عظیم ہوا اور حس بھی فم معدہ کی قوی ہو یا اینکہ دماغ ضعیف ہو اور آفات کو جلد قبول کر لیتا ہو - دماغ کا ضعف یا تو خلقی یا طبیعت کے ہوتا ہے یا کسی مرض سے جو دماغ میں پیدا ہوا ہو لیکن اسباب اُن امراض کے جو قلب اور شرائین یعنی متحرک رگوں میں بہ اتباع فم معدہ کے عارض ہوتے ہیں وہ غشی ہے اور نبض کی خرابی اور وہ مرض جسکو بولیموس کہتے ہیں یعنی یا تو سبب شدت اس درد کے ہوتی ہے جو فم معدہ میں پیدا ہو یا بسبب قوت حس اسی فم معدہ کے یا بوجہ ضعف قلب کے اور متحرک رگون کی یہ صورت ہے کہ بہت جلد قبول آفات کا کرتی ہین - جو مرض کہ اسکا نام بولیموس ہے وہ تو سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے جو فم معدہ کو عارض ہوتا ہے اور غذا کی کمی سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور ضعف قوت سے بھی پس یہی سب وہ اعراض ہین جو کہ قلب اور شرائین کو شرکت فم معدہ کے عارض ہوتے ہین - اب اسباب رہے اُن اعراض کے جو قلب اور دماغ کو ساتھ ہی لاحق ہوتے ہیں بسبب شرکت فم معدہ کے پس یہ خرابی حال نفس یعنی سانس کی اور دشواری سانس کی آمد شد اور یہ خرابی یا بیماری اُسوقت ہوتی ہے جسوقت فم معدہ خواہ حجاب پر کوئی تنگی بسبب ورم فم معدہ کے آجائے ایسا ورم جسنے خود فم معدہ میں تنگی پیدا کر دی ہو - یا کوئی آفت دماغ کو بسبب کسی ایسے مرض کے پہونچی ہو جو فم معدہ کو عارض ہوا ہو کہ اُسوقت حجاب ضعیف ہو جائیگا اور اسی وجہ سے اپنا فعل تنفس نہ کر سکیگا بسبب اُس ورم کے جسنے حجاب میں تنگی پیدا کی ہے اور بسبب ضعف اُس پٹھے کے جو کہ حجاب کی تحریک اور حرکت دہی کرتا ہے - یہ مجملی بیان اُن اعراض کا تھا جو حس لمس پر داخل ہوتے ہین اور اُنکے اسباب کا بھی بیان تھا

باب بیسواں بیان مین اُن اعراض کے جو فعل دماغ پر بلا ذریعہ داخل ہوتے ہین وہ فعل دماغ جو حس کرنا حواس کا ہے

جو اعراض دماغ پر داخل ہوتے ہین جس سے حس کرنا حواس کا متعلق ہے - یہ نوم یعنی خواب بافراط ہے اور ایسا خواب یا تو کسی سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے جو دماغ پر غالب ہوا اور اُسکو مخدر کر دے یعنی دماغ سُن ہو جائے اور اسی کو سبات اور استغراق کہتے ہین - یا رطوبت کثیر انسے دماغ مین آ جائے جو اُسکو بھگو دے اور تر کر دے اور اسکو وہ نیند کہتے ہین جو حد اعتدال سے تجاوز کر گئی ہو - یا ایسی دواؤن کے کھانے سے جو مخدر ہین جیسے افیون اور خشخاش سفری - سہر یعنی بیداری کے بھی وہ اسباب ہین جو ضد اور مخالف اسباب خواب کے ہین مراد میری اُن اسباب سے یہ ہے کہ یا تو سوء مزاج خشک یا گرم خشک جو دماغ پر غالب آ جائے خواہ گرم خشک دواؤن کے کھانے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے -

باب اکیسواں اُن اعراض کے بیان مین جو فعل حرکت ارادی پر داخل ہوتے ہین

جو اعراض کہ افعال حرکت ارادی پر داخل ہوتے ہین وہ بھی مثل دیگر اعراض کے (جو اور افعال پر داخل ہونے والے مذکور ہو چکے) تین طرح کے ہین - یا تو وہ عرض ایسا ہے جس سے حرکت ارادی بالکل باطل ہو جائے - جیسے وہ مرض جو استرخا اور ڈھیلے ہو جانے کا کسی عضو مین عارض ہوتا ہے - یا یہ کہ حرکت ارادی مین کمی اور نقصان آ جائے جیسے خدر یعنی سُن ہو جاتے ہین کسی عضو کی بھی صورت کمی حرکت کی ہوتی ہے - یا یہ کہ حرکت ارادی خراب طور سے واقع ہو اور اس خرابی سے چند اعراض ایسے پیدا ہون کہ بعض اقسام اُن اعراض کے فعل طبیعت سے پیدا ہون جیسے لرزہ اور پھریری اور کھانسی اور چھینک اور جمائی اور انگڑائی اور ہچکی اور ڈکار اور بعض اُن اعراض کے مرض کے اقسام سے ہون طبیعت کی راہ سے نہون اور یہ جیسے تشنج اور اختلاج یعنی عضو کا پھڑکنا - اور بعض اُن اعراض کی طبیعت اور مرض دونون کے فعل سے ہون اور یہی رعشہ ہے اور جو حرکات ہمراہ عقدہ اور استرخا کے نامناسب طور سے سرزد ہوتی ہین

اس بات [illegible] طبیعت سے اور [illegible] لیٹے [illegible] یا اوطست [illegible] لیٹتے ہیں - حرکات ارادی کا
باطل ہو جانا [illegible] دیئے والا ہو [illegible]
کہ قوت [illegible] اس عضو تک نہ دیا جاتا ہے [illegible]
قوت محرکہ کو [illegible] کیفیت [illegible] سے عارض ہوتی ہو جو پٹھہ کے
اجزا کو [illegible] کو غلیظ اور گندہ [illegible] غلیظ اور چسپیدہ سے عارض ہوتی ہو جو اسی
پٹھہ میں لپٹ جائے اگر وہ پٹھہ حرف دار [illegible] ہو یا کسی قسم کی تنگی اور فشار پٹھہ کو ہونچے - اور یہ آفت اگر نخاع لیئے حرام مغز کے
سب اول حصے شروع ہی میں ہو یعنے جہاں سے نخاع کی ابتدا ہوئی ہو تمام بدن مسترخی ہو جائیگا اور اسی عارضے کا نام سکتہ او فالج رکھا جاتا ہو
اور اگر یہ خرابی بعض مخصوص پٹھہ میں ہو تو وہ عضو مسترخی اور ڈھیلا ہوگا جسمین وہ پٹھہ ہو اور اسی عضو کی حرکت وہی ملی اسی پٹھہ کے تعلق
پھر اگر استرخا عضل حنجرہ میں عارض ہو یعنے گلا بند ہو جائے اسکو انقطاع صوت اور آواز کا بند ہو جانا کہا جائیگا - اور اگر سینہ کے
عضل میں استرخا پیدا ہوا اسکو بطلان نفس کہینگے - اور اگر مثانہ کے عضل میں استرخا پیدا ہو پیشاب بلا ارادہ خارج ہوا کریگا - اور اگر مقعد کے
عضل میں استرخا ہو جائے پاخانہ بلا ارادہ ہوگا - اگرچہ ہم اسکے قائل ہیں کہ پاخانہ اور پیشاب کا رکنا فعل طبیعت کا بذریعہ حرکت قوت دافعہ
کے ہو اور خروج ان دونوں کا بالارادہ یہ فعل قوت نفسانی کا ہو - اور اسکی وجہ یہ ہو کہ بول یعنی پیشاب کا نکلنا اسی سے ہوتا ہو کہ مثانہ
سمٹتا ہو اور قوت دافعہ اُس مقدار کو جو مثانہ میں ہو دفع کرتی ہو اور جو عضلہ گول شکل کا مثانہ کے منھ پر ہو وہ ڈھیلا ہو جاتا ہو تاکہ راہ
پیشاب نکلنے کی کھل جائے اور یہ سب فعل قوت نفسانی کا ہو جو ارادہ سے ہوتا ہو - اور اسی طرح پاخانہ کا حال ہو کہ اُسکا خارج ہونا اسی طرح سے
ہوتا ہو کہ پہلے امعا یعنے آنتین سمٹتی ہیں اور جو کچھ فضلہ اُنمین بھرا ہو وہ انکے سمٹنے سے دبتا ہو اور اسپر فشار سا طاری ہوتا ہو اور جو
عضلہ کنارہ پر معاء مستقیم یعنے سیدھی آنت کے ہو وہ اُس مقام پر ڈھیلا او مسترخی ہو جاتا ہو جہان کو دبر کہتے ہیں تاکہ منھ مبرز کا کھل جائے
اور اسی وجہ سے یہ بات ہوئی کہ مثانہ کے استرخا سے حصر بول یعنے پیشاب تنگی سے آنے کا مرض پیدا ہوتا ہو اور یہ حصر بول ایک عرض
منجملہ اعراض طبیعیہ کے ہو جسمین ارادہ شریک نہین اور استرخا سے اُس عضلہ کے جو مثانہ کے منھ پر ہو بلا قصد پیشاب کا خارج ہونا پیدا
ہوتا ہو اور یہ ایک عرض اعراض نفسانیہ سے ہو اور اسی وجہ سے براز کا بند ہو جانا ایک عرض اعراض طبیعی سے ہو اور براز نکلنا بدون
ارادہ کے عرض نفسانی کی قسم میں ہو پس یہی اسباب بطلان حرکت کے تھے جو مذکور ہوئے **مترجم** اوپر جو لفظ طبیعت کو مصنف نے
عام قوت مدبرہ بدن اور قوت نفسانیہ سے لیا ہو اُسکی غرض یہی تھی کہ دونون قسم کے استرخا کو جو فعل طبیعی بلا ارادہ او فعل نفسانی با ارادہ کے
سفر ہوتا ہو اسی باب میں داخل کرے - پھر چونکہ بول اور براز کا خروج بلا ارادہ اسکا سبب استرخا تجویز کیا گیا ہو - اور استرخا ایک تو عرض ہو
اور دوسرا استرخا عین صحت ہو لہذا اس مقام پر تصریح اسکی بھی ضرور تھی کہ جو استرخا سے عضل مثانہ او عضل مقعدہ داخل مرض ہو وہ کون ہو
اسی واسطے بیان پر بہ توضیح تمام سب کو بیان کر دیا **متن** نقصان حرکت خدر سے پیدا ہوتا ہو اور خدر یعنے سن کے پیدا کرنے والے
اسباب وہی ہین جو اسباب کہ استرخا کو پیدا کرتے ہین فرق اتنا ہو کہ خدر کے اسباب اتنے قوی نہین ہوتے کہ جنسے حرکت ارادی بالکل
باطل ہو جائے اور یہ عرض فعل طبیعت سے او فعل مرض سے ہوتا ہو اسلیئے کہ حس اور حرکت دونون خدر مین باطل نہین ہوتی جیسے استرخا مین
باطل ہو جاتے ہین اسلیئے کہ وہ عضو جسمین خدر یعنی سن پیدا ہو نیچے کی طرف جھول نہین پڑتا جیسے استرخا مین لٹک جاتا ہو اور نہ پوری حرکت

کرتا ہے اور نہ اسکو قدرت اسکی رہتی ہے کہ پوری حرکت کرے اور نہ حس ناقص کرتا ہے اسلیئے مرض سے وہ تاثیر کی ہے طبیعت سے یعنی طبیعت کو اپنے فعل سے کسیقدر روکا ہے۔

باب بائیسواں اُن حرکات کے بیان مین جو نامناسب طور پر جاری یعنے خراب طور پر ہون اور اُن چیزون کا بیان جو اعراض مختلفہ سے پیدا ہوتی ہین

حرکت ارادی جب خراب طور سے پیدا ہو تو اُس سے لرزہ اور پھریری و ہکا ہچکی اور چھینک و جمائی و انگڑائی و ہچکی و ماندگی اور [illegible] کا پیدا ہوگی۔ اور یہ سب اعراض کبھی براہ فعل طبیعت کے پیدا ہوتے ہین اور کبھی یہی اعراض فعل مرض سے پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور اختلاج اور کبھی طبیعت اور مرض دونوں کے فعل سے پیدا ہوتے ہین میری مراد رعشہ اور حرکات ہین جو حدر کے ہمراہ ہوتے ہین ہم ابتدا اس مقام پر اُن اعراض سے کرتے ہین جو فعل طبیعت سے پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب کو پہلے بیان کرتے ہین پھریری اور لرزہ ہم کہتے ہین کہ یہ دونوں عرض ایسے خراب خلط سے پیدا ہوتے ہین جو لذاع ہو یعنی بدن مین چبھتی ہو جب کہ بعض اعضاے حساسہ پر گرے اور مراد اُن اعضا سے عضل اور رباط ہے جو دونوں ذی حس ہین پس جب ایسی خراب خلط اُن اعضا پر گرتی ہے اُن [illegible] کو چھیدتی ہے لہذا وہ عضو تھرتھراتا ہے اور بسبب اپنی قوت حس کے سمٹتا ہے اُسوقت قوت دافعہ جو عضو مذکور مین ہے اسی خلط کے دفعہ کرنے کا قصد کرتی ہے جو اسی قوت کو ایذا پہونچا رہی ہے اسی طرح کی پھریری اُسوقت بھی پیدا ہوتی ہے کہ بدن پر زیادہ سرد پانی گرایا جائے کہ اُسوقت بدن مین پھریری سی آتی ہے اور بسبب قوت حس اپنی کے بدن سمٹتا ہے۔ اسی طرح کوئی چھوٹی سی چنگاری آگ کی بدن پر جا پڑے تب بھی پھریری آجاتی ہے اور اسکا سبب یہی ہے کہ طبیعت کو دفع کرنے پر ایسی ایذا دہندہ چیز کے حرکت ہوتی ہے اسی قسم سے اسباب لرزہ کے پیدا کرنے والے تین قسم کے ہوے ایک حرارت دوسری برودت تیسری حرارت غریزی کا ضعیف ہونا اور اسیطرح مادہ کا زیادہ ہونا۔ حرارت یا اندرون جسم مین ہو جیسے گرمی مرہ صفرا کی اور اُس گرمی کے تابع بصورت تپ ہوتی ہے۔ یا حرارت جسم کے باہر ہو جیسے اگر ہم کسی قرحہ پر کوئی دوا سے گرم اور سوزش کرنے والی رکھین کہ اُس مریض پر فوراً کیفیت پھریری اور تھرتھری کی پیدا ہوگی۔ اور یہ بھی ہمکو تجربہ ہوتا ہے کہ جسکے بدن مین خراب فضول بھرے ہون اور وہ فضلہ گرم اور دخانی ہون جب ایسا آدمی حمام مین داخل ہوتا ہے اُسکے بدن مین پھریری آجاتی ہے اور کبھی تو اُسکے جسد مین تھرتھری پڑجاتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ہواے حمام ایسے فضلہ کو بطرف ظاہر بدن کے جذب کرتی ہے پس یہ فضلہ بدن مین لذع اور چبھن پیدا کرتا ہے۔ برودت بھی یا تو خارج سے عارض ہو جیسے آب سرد کی برودت خواہ سرد ہوا کی سردی یا اندر بدن کے برودت ہو۔ اندرونی برودت یا تو مرہ سودا کے ہوتی ہے اور اسکے تابع تپ ہوتی ہے اسلیئے کہ خلط سودا وی سے پھریری پیدا نہوگی جب تک کہ اُسمین عفونت نہو اور جب عفونت آگئی پھر اُسکے تابع تپ بھی ہوگی۔ یا اندرونی برودت بلغم زجاجی کی ہوگی یعنے وہ بلغم جو مشابہ آبگینہ کے ہے اور یہ بلغم اگر متعفن ہے اُس سے لرزہ پیدا ہوگا اور اسکے تابع تپ بھی ہوگی جسکی نوبت روزانہ ہوا کرتی اور اگر یہ بلغم متعفن نہو اُس سے بھی لرزہ پیدا ہوگا جسمین گرمی ایسی نہوگی جس سے تپ آجائے۔ اور اگر کسیقدر اجزا اسی بلغم کے متعفن ہون اور بعض اجزا مین عفونت نہو اُس سے وہ تپ پیدا ہوگی جسکا نام انیالوس مشہور ہے اور یہ وہ تپ ہے جسمین لرزہ اور حرارت دونون جمع ہوتی ہین اسلیئے کہ لرزہ تو اُس حصہ بلغم کے ہوتا ہے جو متعفن نہین ہے اور تپ اُس حصہ سے پیدا ہوتی ہے جو متعفن ہوگیا ہے۔ رہا وہ سبب جسکو ضعف حرارت غریزی اور کثرت مادہ اوپر لکھا ہے اُس سے جو لرزہ [illegible] ہے اُسکے تابع موت ہوتی ہے

اور اسکا سبب یہ ہی کہ بہت سا مادہ جب ضعیف حرارت عزیزی سے ملیگا اُسی حرارت کو ڈبو دیگا اور اُسپر غلبہ کر کے حرارت کو مقہور اور مغلوب کردیگا پس حرارت مذکورہ بجھ کر فنا ہو جائیگی اور یہی موت ہی۔ اور اگر حرارت عزیزی قوی ہو اور مادہ تھوڑا سا ہو ایسے مادہ کو حرارت عزیزی لطیف کر دیگی اور اسکو پگھلا کر تحلیل کر دیگی۔ لرزہ مرکب ہی سردی اور تھرتھری سے یعنی لرزہ میں سردی بھی لگتی ہی اور بدن تھرتھراتا ہی تھرتھری کا ہونا بوجہ شدت حرکت قوت دافعہ کے ہی وہ قوت دافعہ جو عضل میں ہی اور یہ حرکت قوی واسطے دفع کرنے اُسی مادہ موذی کے پیدا ہوتی ہی۔ اور یہی سبب ہی کہ اگر لرزہ کا پیدا کرنے والا کوئی گرم مادہ ہو اُسوقت تھرتھری اُس میں زیادہ ہوگی اسلیے کہ حرارت کی حرکت زیادہ ترقوی ہوتی ہی اور اُسکی ایذا بھی زیادہ ہوتی ہی۔ اور اگر لرزہ کا پیدا کرنے والا سبب سارد ہوگا تھرتھری کمتر ہوگی اسلیے کہ برودت میں حرکت کم ہی اور ایذا بھی کم دیتی ہی۔ اسی واسطے بلغمی تپ میں لرزہ کمتر ہوتا ہی بہ نسبت حمی غب کے یعنی جو تپ ایک روز ناغہ کر کے آئے اسلیے کہ بلغمی تپ کے ہمراہ پھریری ہوتی ہی۔ لرزہ کے ساتھ سردی ہونے کا سبب یہ ہی کہ حرارت عزیزی اندر بدن کے گریز کرتی ہی اسلیے کہ ظاہر بدن میں درد اور ایذا اخلاط موذی سے پہونچ رہی ہی۔ اور یہی سبب ہی کہ یہ اعراض بطرف فعل اُس طبیعت کے منسوب ہوں جو قوت نفسانی کہلاتی ہی **سُعال** کھانسی کو کہتے ہیں یہ کیفیت کھانسی کے فعل سے اُس طبیعت کے عارض ہوتی ہی جو مدبر بدن ہی اور اسکا بیان یہ ہی کہ کھانسی ایک حرکت قوی قوت دافعہ کے واسطے دفع کرنے اُس موذی مادہ کے ہی جو آلات نفس میں موجود ہوا ہی اور یہ دفع کرنا موذی کا ہوا کے نکلنے سے جو بروقت کھانسنے کے برآمد ہوتی ہی پیدا ہوتا ہی اور یہ خروج ہوا کا جب ہوتا ہی کہ سینہ سمٹ کر پھیپھڑہ بہی اچھی طرح سمٹ کر سے تاکہ ہوا اختلاط سے بلا ایذا رسانی خارج ہو جائے اور اُسی ہوا کے ہمراہ جو کچھ مادہ وغیرہ سینہ میں اور قصبہ ریہ میں ہی وہ بھی خارج ہو جاتا ہی۔ اسی واسطے طبیعت تمام زمانہ سُعال میں جب تک کھانسی آتی رہے محتاج بطرف قوت قوی کے ہوتی ہی تاکہ فضلہ کے دفع کرنے پر قادر رہے اور اسکی بھی محتاج ہوتی ہی کہ مادہ ایسا غلیظ اور چپنیدہ نہو جسکے دفع کرنے پر قادر نہو سکے اسلیے کہ ایسا لپٹا ہوا مادہ مجاری سینہ اور حلق میں پھنس جاتا ہی اور سانس کے آمد کی راہوں کو بند کر دیتا ہی اور نہ ایسا پتلا رقیق ہو جو مجری سے پھسل کر پھر اُلٹا اندر ہی چلا جائے جہاں سے کھانسی کی زور آوری اسکو یہاں تک لائی تھی۔ اور یہی سبب ہی کہ اگر مادہ زیادہ غلیظ ہوگا طبیب معالج کو حاجت اُسکے لطیف کر دینے کی اور اُسکے قوام کو معتدل کرنے کی ہوگی بذریعہ زوفا اور حاشا وغیرہ کے اور اگر مادہ زیادہ رقیق ہوگا اُسکے قوام کو گاڑھا کریگا حریرہ کے اقسام مناسب پلا کر۔ اور اگر مادہ بالزوجت ہوگا اُسکی چپنیدگی کو سکنجبین وغیرہ سے قطع کر دینا چاہیے۔ کھانسی پیدا ہونے کا سبب یا تو سوء مزاج مختلف گرم ہو یا سرد ہوتا ہی جو سینہ کے عضل پر غالب آتا ہی اور پھیپھڑہ اور قصبہ ریہ یعنے وہ نلی جو پھیپھڑہ میں حلق سے اُتر گئی ہی ان دونوں میں یہ سوء مزاج غالب ہوتا ہی اور حنجرہ یعنے گلو میں۔ پس طبیعت قصد کرتی ہی کہ جو چیز ایذا دینے والی ہی اُسکو بذریعہ قوت دافعہ کے دفع کرے۔ یا سبب کھانسی کا کوئی مادہ جو اعضائے تنفس میں ہی یا باہر سے اندر پہونچے جیسے کوئی چیز کھانے پینے کی جو قصبہ ریہ میں بروقت تناول کے جاتی ہی۔ خواہ غبار اور دخان اندرونی مادہ یا تو وہ ہی کہ سر سے گلے اور پھیپھڑہ اور قصبہ ریہ اور سینہ میں اُترتا ہی جیسے نزلہ کے اقسام یا کوئی خراب کیموس جو کہ جگر کے محدب جانب سے بطرف سینہ کے چڑھتا ہی۔ یا کوئی خلط خراب جو قصبہ ریہ کے اقسام یعنے مقامات میں جاگرفتہ ہو جاتی ہی جیسے خلط غلیظ یا جیسے وہ مادہ جو ذات الجنب اور ذات الریہ میں ہوتا ہی خواہ کوئی مادہ سینہ میں ٹھہر جاتا ہی جیسے وہ سدہ خواہ پیپ جو سینہ اور پھیپھڑہ کے قرحہ میں پڑتی ہی **عطاس** چھینک کو کہتے ہیں یہ بھی بمثل کھانسی کے ہی میری مراد اس سے یہ ہی جو طبیعت مدبر بدن ہی جسوقت اُسنے قوت دافعہ کو متحرک کیا

تا نہ ہو مثلِ کہ بطون اور جسم ہاے دماغ میں اید ا دیتی ہو اسکو خارج کردے پس وہ تنفس مودی بہ قوت شدید کے حرکت سے ظاہر ہوتی اور حمایت کے
ہوا کے ناک سے نکل جاتی ہو اسکے خارج ہو جانے سے دماغ اور دونوں نتھنے کی صاف ہو جاتے ہیں۔ مگر کھانسی کے ہونے سے فقط سینہ اور پھیپھڑے ہی کی
صفائی ہوتی ہے۔ اور چھینک آنے سے دماغ اور دونوں نتھنوں کا تنقیہ تو ہوتا ہی ہے کبھی اسکے ہمراہ سینہ کو پاک صاف بھی کر دیتی۔ اور اسکی صورت
یہ ہو کہ دماغ حسو قت بغرض دفع کرنے شی مودی کے متحرک ہوا اسی وقت دونوں مجری اور سوراخ کھلجاتے ہیں جو دماغ سے دونوں نتھنوں تک
آئے ہیں اور انکے کھلجانے کی حاجت یہ ہو تاکہ وہی غلیظ فضلہ جسکو دماغ نے دفع کیا ہو آسانی خارج ہو جائے اور جب یہ دونوں مجری کشادہ ہونے
عضل سینہ میں قبض اور کرفت پیدا ہوگی بذریعہ اسی نتیجہ کے جو اسی واسطے ہوا اور عضل مذکور کے قبض کے تابع یہ ہوگا کہ ہوا باہر نکلیگی اور ہوا کے
ہمراہ سینہ اور پھیپھڑہ میں جو فضلہ بھرے ہونگے وہ بھی خارج ہو نگے۔ اور اسکی وجہ یہی ہو کہ جب چھینک آتی ہو اسکو قوت بہت زیادہ ہر کام ہو
نسبت کھانسی کی قوت کے اور سبب یہ ہو کہ چھینک کے ذریعہ سے طبیعت کو ہیجان اخراج فضول کا اُن مقامات سے ہو جو تر تیب اور کج ہیں
اسلیے کہ چھینک اُسی وقت زور سے آتی ہو جب کہ دماغ میں سخونت ہو اور جو مقامات اور مواضع خالی دماغ میں ہیں وہ تر ہو جائیں اور ہوا جو ان میں
بھری ہو وہ نیچے اُترے لہذا ایسی چھینک آنے کی آواز بھی سنائی دیتی ہو اسلیے کہ اس ہوا کا نکلنا تنگ مقام سے ہوتا ہو اور جب ہوا زیادہ
تنگ مقام سے نکلتی ہو آواز پیدا ہوتی ہو) کبھی چھینک سبب ایسے فضلہ کے پیدا ہوتی ہو جو دماغ کے بطون یعنی حصول میں نالدع اور چبھن پیدا
کرتا ہو اور اسی چبھن کے پڑنے سے طبیعت کو اشتیاق ہوتا ہو کہ ایسے مادہ کو دماغ سے خارج کر دے جیسے کہ ہچکی اور ڈکار میں یہی صورت اشتیاق
طبیعت کی بغرض خارج کرنے ایسے ہی مادہ کے سینہ وغیرہ سے خارج کر دینے کی ہو ہچکی اور ڈکار اور انگڑائی اور جمائی اور اعیا یعنے ماندگی
یہ سب کی سب چیزین اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہین کہ قوت مدبرہ بدن اُن فضلون کے دفع کرنے کے واسطے حرکت کرتی ہو جو ایسے اعضا مین نہان
جاگرفتہ ہو کر ایذا دہی کر رہے ہون۔ ہچکی اور ڈکار تو واسطے دفع کرنے مت سے فضلہ کے جو لذاع بھی یعنے چبھن پیدا کر رہے ہون اور معدہ مین ٹھہرے ہوں
پیدا ہوتی ہو۔ مگر فرق یہ ہو کہ ہچکی کبھی بروقت خلو معدہ کے بھی اُسوقت آتی ہو جب معدہ میں تشنج اور اینٹھن پیدا ہو بوجہ کثرت استفراغ کے یعنی بوجہ اسکے
معدہ سے بہت کچھ خارج ہو جائے اوپر کی طرف سے خواہ نیچے کی طرف سے۔ اور یہ مرض یعنی ہچکی قوت نفسانی کا فعل ہو۔ مگر ڈکار اسی وجہ سے آتی ہو کہ قوت دافعہ واسطے
خارج کرنے کسی فضلہ ریحی کے حرکت کرتی ہو جو معدہ میں جاگرفتہ ہو۔ اور یہ فضلہ ریحی یا تو ایسی غذا سے پیدا ہوتا ہو جو تولید ریاح کرتی ہو یا یہ فضلہ ریحی ضعف سے اُس حرارت کے پیدا ہوتا ہو
جسکا فعل غذا کا پختہ کرنا اور نضج دینا ہو۔ اور کبھی ڈکار قوت سے اُس حرارت کے پیدا ہوتی ہو جو غذا کو جلا کر سوختہ کر دے کہ اسکی سوختگی سے ایسی ڈکار
آتی ہو جیسے دھواں اُٹھتا ہو۔ انگڑائی آنے کا سبب یہ ہو کہ ایک فضلہ بخاری تمام دونوں شانون کے عضلات مین بھر گیا ہو خواہ اکثر مقامات کے
عضل مین اور طبیعت کو خواہش اسکے خارج کرنے کی ہو کہ تحلیل کرکے اُسے خارج کر دے۔ جمائی آنے کا سبب یہ ہو کہ فضلہ دخانی تمام بدن خواہ اکثر
عضل مین بھر گیا ہو اور طبیعت اُسکو بذریعہ تحلیل کے خارج کرتی ہو۔ اعیا یعنے ماندگی بھی اسی وجہ سے آجاتی ہو اور پیدا ہوتی ہو کہ طبیعت اُسی موذی چیز کو
پاک اور صاف کرنا چاہتی ہو جو اعضاے بدنی کو ایذا دے رہا ہو اور جسکو تعب کی حرکت وغیرہ پیدا کیا ہو پس اُسی سے انگڑائی اور ماندگی پیدا
ہوتی ہو پھر ماندگی او طرح کی ہو۔ ایک وہ ماندگی جو تعب یعنی مشقت سے پیدا ہو کسی امر خارج بدن سے۔ دوسری ماندگی اندرون جسم کی چیز سے
پیدا ہوتی ہو۔ جو ماندگی بوجہ تعب کے عارض ہوتی ہو اسکی چار قسمین ہین۔ ایک اعیا قروحی اور اسکا پیدا ہونا اخلاط رقیق اور تیز سے ہوتا ہو
وہ رقیق اخلاط جو بروقت حرکات قوی کے پیدا ہوتے ہین یا بسبب ذوبان اور گداختہ ہونے بعض اخلاط غلیظہ کے یا بوجہ تحلیل پانے اُنھین اخلاط کے
بشرطیکہ بعد تحلیل کے خارج نہو سکین اور بدن ہی مین باقی رہجائین۔ یا گوشت اور نرم چربی کے پگھلنے سے۔ دوسری قسم ماندگی کی جسکے ہمراہ تمدد یعنی

ہاتھ پاؤن خواہ جوڑوں مین تناؤ اور کھچن بھی پیدا ہوتی ہو اسکی پیدایش تعب کی کثرت اور افراط سے ہوتی ہو لہذا عضل اور پٹھے [illegible]
مگر کوئی مادہ بطرف عضل اور پٹھہ کے نہین آتا ہو از قسم فضول کے ایسی حالت ماندگی مین مگر تھوڑا اور بہت کم - اسلیئے کہ اخلاط ایسے وقت کہ
تعب اور مشقت ہوئی ہو اچھے اور جید ہوتے ہین بوجہ ریاضت کے اور پھر جو ماندگی پیدا ہوتی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ حرارت زیادہ ہوجاتی ہو اور
وہ بھی حرکت بر وقت احتیاج کے ہوتی ہو بلا حاجت نہین ہو اور ایسے شخص کا بدن لاغر بھی نہیں ہوتا ہو مادہ جو در ماندہ حرکت کرنے کے - تیسری
قسم ماندگی کی اعیاء ورمی ہو اور یہ وہ ماندگی ہو جسکے ہمراہ کسی ورم گرم مین تنگ ہوتی ہو - اور اسکی پیدایش اسی وقت ہوتی ہو جب کہ عضل کو زیادہ
گرمی پہونچے بسبب کسی حرکت قوی اور تعب شدید کے پھر اُسوقت تمام مقدار فضلہ کی جو اُسی عضل کے قریب ہو اسی کی طرف کھینچ آئیگی - اور اسی قسم کی
ماندگی مین درد شدید بھی ہوتا ہو اگر ایسے شخص کا بدن چھوا جائے - اور تمام اعضا اُسکے بدن کے سوجے ہوے معلوم ہوتے ہین - اکثر یہ قسم
ماندگی کی اُسی کو لاحق ہوتی ہو جو خوگر تعب کا نہو اور تعب کو جسنے اپنی عادت نہ کرلی ہو - چوتھی قسم ماندگی کی زیادہ خشکی سے پیدا ہوتی ہو جو
عضل بدن کو پہونچی اور اُسی یبوست کی وجہ سے ہر عضو بدن کھرکھرا اور دبلا اور خشک نظر آتا ہو اور حرکت [illegible] بسہولت
نہین ہوسکتی ہو - اقسام اُس ماندگی کے جو اندرونی اسباب سے بدن کے پیدا ہوتی ہین ایک کا نام اعیاء قروحی کہا گیا ہو اسکی پیدایش
خلط گرم صفراوی سے بروقت حرکت قوی کے ہوتی ہو اور اسی سے ایسا آدمی اپنے بدن میں ایسا خیال کرتا ہو جیسے قرحہ اور زخم [illegible]
دوسری قسم خشکی ہمراہ تمدد یعنے کھنچاؤ بدن مین ہوتا ہو - اور یہ قسم یا تو بوجہ کثرت اخلاط غلیظہ کے پیدا ہوتی ہو جیسے اعضاے بدن مین
گرانی پیدا ہوتی ہو اور کھنچاؤ پیدا کرتی ہین - یا کسی ریح سے جو تمدد اعضا مین پیدا کرے [illegible] تیسری
قسم اعیاء ورمی ہو جو کسی خلط گرم دموی سے پیدا ہوتی ہو اسکے ہمراہ بھڑک تمام بدن مین اور تمدد اور [illegible]
ورم مین ہو اسکو جاننا چاہیے -

باب تئیسواں اُن اعراض کے بیان مین جو فقط مرض سے پیدا ہوتے ہین

جو اعراض کہ فقط مرض سے پیدا ہوتے یعنے سواے مرض کے اُنکی پیدایش کا اور کوئی سبب نہین ہو وہ تشنج اور اختلاج یعنے پھڑکن ہو
اور اسکا سبب یہ ہو کہ تشنج کا فعل تو پٹھہ مین وہی ہوتا ہو اور عضل مین جیسا کہ قوت محرکہ بارادہ اپنا فعل کرتی ہو جسوقت کہ وہی قوت
عضل مین حرکت پیدا کرکے اُسکو خاص اُسی طرف پھرنے پر آمادہ کردیتی ہو جس طرف اُسی عضل کے پھیرنے کا ارادہ ہو - ایسا ہی فعل تشنج بھی
کرتا ہو - اسلیئے کہ تشنج یا تو امتلا سے عارض ہوتا ہو یا استفراغ سے یعنے اخلاط کے خارج ہوجانے سے - امتلا سے تشنج کا حادث ہونا اس
طرح سے ہو کہ جسوقت کوئی پٹھہ خواہ کوئی عضلہ اخلاط سے بھر جائے اُسوقت عرض مین اُسی پٹھہ اور عضلہ کے تمدد خواہ کھنچاؤ پیدا ہوتا ہو
اور سر کی طرف سے یہ پٹھہ سمٹتا ہو پس طول مین سنکڑ جاتا ہو - جیسے چمڑے کے برتن مثلاً جراب یعنی ایک خاص برتن چمڑے کا خواہ کیسہ
چرمی کہ اگر اسمین بہت سی چیز بھری جائے چوڑائی مین کھنچیگی اور طول مین گھٹ جائیگی - تشنج کا استفراغ سے پیدا ہونا اُسوقت ہوتا ہو
جب رطوبات پٹھہ اور عضل سے خارج ہوجائین پس سوکھ کر اُسی طرف سمٹینگے جدھر انکی جاے روئیدگی ہو جیسے بال کو خواہ سابر کہ ایک طرح کا
چمڑا ہو جب آگ مین جلائین اپنی جڑ کی طرف بل کھاکر اینٹھ جاتا ہو - یا جس طرح اُس تانت کا حال ہو جو عود نام باجے کے اوتار یعنے زہ
ہین کہ جب انکو ہواے گرم خشک مین رکھدو خشک ہوجاتی ہو اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہو اور جدا جدا اُسکے ٹکڑے چھوٹے بڑے
بن جاتے ہین سو واسطے کہ تانت جو عود مین کھونٹی وغیرہ سے بندھی ہوئی ہو خوب تنی اور کھنچی ہوئی ہوتی ہو اور جب گرم ہوا اُسکو پہونچے

جیسے [illegible] ہوجاتا [illegible] کا اور [illegible] سے سارا مین ٹوٹ جائیگا۔ اسی واسطے عود کے بجانیوالے سب تار [illegible] اسکے [illegible]
بجانے والے [illegible] دونون کو خواہ نخواست کو کھونٹی الٹی گھماکر ڈھیلا کر دیتے ہین۔ اب اسکا بیان [illegible] کہ [illegible] ہی مرض ہے
مرض کے تابع ہوتا ہے فقط ایک [illegible] تشنج تمام بدن مین ہو اسکو تمدد کہتے ہین اور اگر عضلہ [illegible] اجفان [illegible] سے
تھوڑی سی [illegible] اور تھوڑی سی کھلی رہیگی اور اگر آنکھ کے [illegible] عضل [illegible] ہو تو اسکا [illegible] آدمی بھینگا
ہوجاتا ہے اور آنکھ ترچھی کرکے دیکھتا ہے۔ اور اگر تشنج [illegible] ہو اس سے نچلی آنکھ [illegible]
ہوتی ہے اسکا نام [illegible] ہے اور اگر تشنج دونون کی [illegible] کے عضل [illegible]
[illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible] اسکی پیدائش بھی غلیظ بخاری [illegible] ہوتی ہے جو کسی عضو
[illegible] اور جیسے [illegible] طرح کہ شریانی اور [illegible] ہی اور [illegible] کا [illegible]
اختلاج اور [illegible] سوائے [illegible] کے [illegible] نہین ہوتی [illegible]
پیدا ہوتا ہے جنکا چھپانا ممکن ہے جیسے جلد اور جملہ عضل و قلب [illegible]
اور نرمی مین [illegible] جسکو [illegible] لپسانی [illegible]
اختلاج بھی ممکن نہین [illegible] اسی طرح بھیجا [illegible] زیادہ [illegible] اختلاج ممکن نہین ہے [illegible] اسی وجہ سے اختلاج [illegible]
ثابت ہوا جو مرض سے پیدا ہوتا ہے جیسے کہ [illegible] سے پیدا ہوتا ہے جو قسم مرض سے ہے اسکا [illegible]

باب چوبیسوان اعراض کے بیان مین جو طبیعت اور مرض سے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہین

جو اعراض کہ طبیعت اور مرض [illegible] سے پیدا ہوتے ہین [illegible] رعشہ ہے اور وہ حرکت جو ارادے سے [illegible] جو [illegible]
پیدا ہوتی ہے [illegible] حرکت [illegible] ہوتا ہے کہ قوت محرکہ [illegible] ہوتی ہے [illegible]
اور مرض کی [illegible] کہ اسکو [illegible] چونکہ [illegible] ضعیف ہوتی ہے اسکے [illegible] کہ عضو مذکور [illegible] کرے
اور اٹھائے [illegible] مرض [illegible] ہوجاتا ہے۔ اس عرض کا حدوث یعنے رعشہ کا پیدا ہونا یا تو بعض اعراض نفسانی کی وجہ
ہوتا ہے یا کسی مرض [illegible] اعراض نفسانی کی مثال جیسے غصہ کرنا خواہ کسی درندہ جانور سے ڈرنا
خواہ ہیبت [illegible] نیچے [illegible] خواہ اونچے نیچے مینار اور پہاڑون کی چوٹی پر چڑھکر نیچے دیکھنا کہ ان
سب [illegible] ضعف [illegible] ہوتا ہے [illegible] کو حرکت دینے والی ہے اسمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ جو مرض کہ قوت کا [illegible]
کرتا [illegible] دیتا ہے یا تو وہ مرض [illegible] ہے جیسے سوء مزاج بارد جو مثلاً یعنے بڈھون کو سن پیری مین عارض ہوتا ہے
اور اسکو جو سر دیانی زیادہ [illegible] سوء مزاج [illegible] عارض ہوتا ہے خواہ سر دپانی کا اپنے بدن پر ترڑا دیا کرے خواہ جو شخص زیادہ
شراب کا استعمال کرے یعنے پینے کی چیزون کا اسقدر استعمال کرے کہ اسکی حرارت عزیزی ان چیزون کی رطوبت مین ڈوب جائے۔ خواہ
تبدیل مزاج کا مرض کسی مرکب بیماری سے پیدا ہو جیسے کوئی سدہ جو پٹھہ مین کسی غلط غلیظ چسپندہ سے پیدا ہو کہ بوجہ چسپندگی کے
قوت محرکہ کے پہونچنے کو اسی عضو تک مانع ہو جسمین یہ سدہ پڑا ہے۔ پھر اگر یہ غلط پٹھہ مین باستواری در آئی ہو اور زیادہ اسکو رسوخ ہوگیا ہے
اور قوت بدنی زیادہ ضعیف ہو اسی قوت کو اس غلط کا خارج کر دینا ممکن نہوگا اور عضو مذکور کو بیقدر اوچھا کردیگی۔ ہان اگر خلط مذکور کا

تو جو عضو پر ٹپسے اُسوقت وہ عضو نیچے کو جھک جائیگا پھر اُسی وقت اُسی عضو میں رعشہ پیدا ہوگا اور رعشہ کا سبب دو رکنا قوی اور حرکت متضادہ یعنی ہم مخنت ہونگے اسواسطے کہ طبیعت اُس عضو کو اپنی جگہ ٹھہرانا چاہیگی اور وہ حرکت مرض کی یعنی ثقل اور گرانی خلط کی جو اُسی عضو کو نیچے گرانا چاہیگی ۔ پس اسی طرح عارضہ ۔ اعراض کا طبیعت اور مرض دونون کی شرکت سے ہوتا ہے اور خدا ہی خوب جانتا ہے

باب پچیسواں بیان میں اُن اعراض کے جو افعال حیوانی پر داخل ہوتے ہیں اور اُنکے اسباب کے بیان میں ۔

جب ہمنے اُن اعراض کو بیان کیا جو افعال نفسانی پر وارد ہوتے ہیں اب ہم شروع کرتے ہیں بیان اُن اعراض کا جو افعال حیوانی پر وارد ہوتے ہیں اور اُنکے اسباب ۔ ہم کہتے ہین کہ افعال حیوانی جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا پس اسی کو کہتے ہین کہ قلب اور رگہاے جہندہ کا انبساط یعنی پھیلنا اور اسی کو نبض بھی کہتے ہین ۔ پس یہ فعل یا تو باطل ہو جاے اور اسکو یہ کہینگے کہ نبض جاتی رہی اب نہین ملتی ہے ۔ اور یہ بات ہمراہ موت اور بطلان حیات کے ہوتی ہے ۔ یا یہ کہ نبض کی رفتار مین کمی ہو جائے اور اسکو نبض صغیر یعنی چھوٹی نبض کہتے ہین ۔ یا یہ کہ نبض کی رفتار نامناسب طور پر ہو اور اسکو نبض مختلف کہتے ہین ۔ سبب نبض صغیر کا باعث ہوتا یا تو درد کی شدت سے ہوتا ہے کہ اُسوقت حرارت غریزی اندر بدن کے ڈوب جاتی ہے اور کم ہو جاتی ہے اسی وجہ سے نبض صغیر پیدا ہوتی ہے ۔ یا ضعف سے قوت حیوانی کے کہ اُسکو اسقدر توانائی نہو کہ شریان یعنی رگ جہندہ کو بخوبی پھیلا سکے اور کشادہ حرکت اُسکو دے سکے تینون قطر مین اُسی رگ کے یعنی طول اور عرض اور عمق مین جیسے کہ غشی مین ایسی ہی ضعیف نبض پیدا ہوتی ہے ۔ نبض مختلف کا اختلاف بہت سے اسباب سے ہوتا ہے جو خارج امر طبیعی سے ہین جیسے امراض اور اعراض جو تابع امراض کے ہین ۔ اور اختلاف نبض کا زیادہ اور کم اُسیقدر ہوتا ہے جسقدر کمی بیشی ان امور مین ہو جو خارج طبیعت سے ہین اور ہم نبض کے اختلاف کا ذکر اُسوقت کرینگے جب احوال نبض کا بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

باب چھبیسواں اُن اعراض کے بیان مین جو افعال طبیعی پر داخل ہوتے ہین اور اُنکے اسباب کا اور پہلے نضج اول کے اعراض کا بیان ہے

افعال طبیعی پر جو اعراض داخل ہوتے ہین اُسیقدر ہین جسقدر تعداد ان افعال کی ہے ۔ اور افعال طبیعی کی جنس یعنے عام قسم مستکملین کے بدن مین یعنے جنکی خلقت پوری ہو چکی ایک ہی جنس ہے اور وہ غذا لینے کا فعل ہے ۔ غذا لینے کے معنی یہ ہین کہ غذا کو شبیہ اُس عضو کے کر لینا جسکے واسطے وہ غذا پہونچی ہے ۔ اور یہ فعل بتوسط اشتہا اور ہضم بس دو ہی فعل سے تمام ہوتا ہے ۔ اور جو امراض اشتہا پر وارد ہوتے ہین اُنکا بیان ہم اُسی مقام پر کر چکے جہان کہ افعال نفسانی کے اعراض کو لکھا ہے ۔ رہا انہضام کا فعل اسکی تین صنف ہین ۔ ایک تو وہ ہضم جو معدہ مین ہوتا ہے اور اُسکو ہضم اول کہتے ہین اور غذا سے کیلوس بن جانا بھی اسی کا نام ہے ۔ دوسرا وہ ہضم جو جگر مین ہوتا ہے اور وہ خون کا عصارہ غذا سے پیدا ہونا اور اسکو ہضم دوم کہتے ہین ۔ تیسرا وہ ہضم جو تمام اعضاے بدنی مین یون ہوتا ہے کہ اسی خون کا طبیعت کی طرف ہر عضو کے بدل جانا اور اسی کو ہضم سوم کہتے ہین ۔ ہر ایک قسم ان تینون انہضام کی چار قوتون سے تمام ہوتی ہے جیسے کہ ہمنے اسکو اُسوقت بیان کر دیا ہے جب قوتہاے طبیعیہ کا ذکر کیا ہے اور وہ چار قوتین جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ ہین ۔ پہلا انہضام جو معدہ مین ہوتا ہے اور اُسی کو استمرا کہتے ہین اسکو ضرر اسی مثال پر پہونچتا ہے جس طرح اور تمام افعال کو ضرر پہونچتا ہے اور وہی صورتین اسمین بھی ہین کہ یا تو بالکل استمرا باطل ہو جائے جس طرح تخمہ اور بدہضمی مین یہی بات ہوتی ہے ۔ یا اینکہ استمرا مین کمی اور نقصان آجائے جیسے کہ ...

یہ اسکو [illegible] عور ہضم ہو [illegible] ہو جیسے کسی کے معدہ میں غذا کا استحالہ [illegible] کی طرف ہو جائے جو اسباب کہ اعراض اسمیں حاصل ہوتے ہیں
وہ دو قسم کے ہیں ایک داخلی اور دوسرا خارجی [illegible] ہو جو قوت ہاضمہ کو پہونچے اور [illegible] قوت ہاضمہ میں یا تو اس مرض
الاجزا جیسے سوء مزاج سے پہونچتی ہی جو معدہ میں پیدا ہوا ہو [illegible] مرض معدہ گرم ہوگا طعام کو بطرف دخان ہی جانے کے بدل دیگا
اور [illegible] پیدا کریگا اور اگر وہ مرض منفرد یا بارد ہی غذا کو بطرف [illegible] کے متغیر کریگا یا یہ آفت اُن اخلاط سے پیدا ہو جو معدہ میں
[illegible] ہو رہی ہیں پھر اگر یہ خلط مرار صفر [illegible] پیدا کریگی اور اگر بلغمی خلط ہی کھٹی ڈکار لائیگی اور اگر برودت معدہ کو
پہونچی ہی اسوقت [illegible] اور زلق الامعا پیدا ہوگا جیسے [illegible] غذا جیسی جائیگی [illegible] خرابی کو پہونچی ہو اسوقت
ریاح [illegible] یہ آفت مرض کی [illegible] بیماری سے [illegible] خواہ معدہ کے [illegible] ہو جائے
کہ اسکی قوت ضعیف ہو جائے یہ بھی [illegible] فساد [illegible] قوت ہاضمہ [illegible] مضرت ہی جو معدہ کو
پہونچتی ہی اور اس سے زیادہ خراب وہ [illegible] اگر [illegible] مزاج [illegible] سوء مزاج خشک یہ دونوں قسم
میں نقصان تو پیدا کرتے ہین مگر بطلان ہضم نہین کرتے [illegible] اگر [illegible] شخص کا [illegible] مزاج یابس ہو [illegible] ذبول کے پہونچ جائے
[illegible] درجہ دق کا ہی خواہ انضمام کا سوء مزاج [illegible] ہو کر اسوقت بطلان ہضم بھی ہو جائیگا اور سواے اسکے جو طرح
ان دونوں سوء مزاج سے بطلان ہضم کا اسمین ہوتا ہی [illegible] مزاج سے [illegible] ہوتا ہی یا تو کسی طعام سے ہوتا ہی یا بوجہ نیند کے
ہوتا ہی خواب کی وجہ سے جو خرابی ہضم مین پڑتی ہی اُسکی یہ صورت ہی کہ اگر زیادہ خواب آدمی کو آئے ہضم جید اور اچھا ہوگا اور کم نیند
کم آنے سے ہضم مین خرابی پیدا ہوگی جو سوء [illegible] یعنے خرابی ہضم [illegible] طعام کے سبب سے ہوتی ہی اُسکے چار اسباب ہین ایک تو مقدار
طعام کی (۲) کیفیت طعام کی (۳) مقدم اور آخر وقت سے یعنے [illegible] سے پہلے خواہ پیچھے غذا کھانی (۴) ترتیب اُن چیزون میں
جو کھائی جاتی ہین جو خرابی ہضم کا [illegible] مقدار طعام کی پیدا ہوتی ہی اُسکی یہ صورت ہی یا تو زیادہ مقدار کھانے یا کم مقدار تناول
کرے اگر تھوڑی مقدار طعام کی [illegible] کرے اور معدہ اسکا گرم مزاج ہو غذا کا استحالہ بطرف دخان بن جانے کے ہوگا اور اگر غذا زیادہ
کھائی ہو اور باوجود [illegible] ہونے کے وہ غذا اچھی ہو کہ فساد کو [illegible] قبول کرتی ہی اور قوت بھی اسکے معدہ کی قوی ہو اور نیند بھی دیر تک
اسکو آئی ہو ایسی حالت مین فقط دیر ہضمی کی خرابی عارض ہوگی اور کچھ ضرر نہ پہونچیگا اور اگر زیادہ کھائی ہو اور اسمین فساد بھی جلد آجاتا ہی
اور حرارت معدہ کی قوی ہو اس غذا مین [illegible] خرابی آجائیگی نیند کم آئے خواہ زیادہ آئے اور اگر ایسی صورت مین حرارت معدہ کی ضعیف ہو
اور طعام ایسا ہو کہ زیادہ خرابی اسمین نہین آتی ہی اور نیند کم آئے اسوقت تخمہ پیدا ہوگا جو کیفیت ہضم یعنی ہضم معدہ مین بسبب کیفیت
طعام کے پیدا ہوتی ہی اُسکی یہ صورت ہی کہ اگر طعام گرم ہو اور مزاج معدہ کا بھی گرم ہو ایسے وقت غذا کا تبدل صفرا کی طرف ہوگا جیسے اگر
شہد کو جوان آدمی تناول کرے اور یا وہ لوگ جنکے مزاج مین حرارت ہی کہ اُنکے معدہ مین شہد کا تغیر صفرا کی طرف ہو جاتا ہی اور اگر غذا
سرد ہو اور مزاج معدہ کا بھی سرد ہی غذا ترش ہو جائیگی جیسے دودھ اور کدو جسوقت ہمکو مشائخ تناول کرین خواہ اور لوگ جنکے مزاج مین
برودت ہی کہ اُنکے معدہ مین ایسی غذا ترش ہو جائیگی جو فساد ہضم ترتیب غذا سے پیدا ہوتا ہی اسکا یہ حال ہی اگر کوئی آدمی ایسی غذا پہلے
کھائے جو جلد ہضم کرتی ہی جیسے بہی اور امرود پھر اسکے بعد ایسی غذا کھانے جو کہ ملین طبیعت ہی جیسے چقندر [illegible] [illegible] زیت [illegible]
[illegible] (مری مین) جو ایک غذا سے خاص ہی ایسے شخص کو اس بے ترتیبی سے یہ ضرر ہوگا کہ قبض شکم ہو جائیگا اور جو غذا ملین شکم ہے کھائی ہے

پہلے معدہ مین فاسد ہو جائیگی۔ اسی طرح اگر ایسی غذا کھائے جو دیر ہضم ہین جیسے گوشت اور انڈا جو پکانے سے سخت ہوگیا ہو پھر ایسی غذا کے بعد وہ غذا کھائے جو زود ہضم ہون جیسے خوبانی اور کدو اور خربوزہ اسکو بھی یہ ضرر پہونچیگا کہ زود ہضم غذا معدہ مین فاسد ہو جائیگی بسبب اسکے کہ پہلے بواسطے غذاے غلیظ اور دیر ہضم کھائی ہو جو دیر کے بعد معدہ سے اترتی ہو اور پھر غذاے زود ہضم جو پیچھے سے کھائی ہو اسکو ما وجود ہضم ہو جانے کے راہ اترنے کی معدہ سے نہین ملتی ہو اور نہین نکل سکتی ہو لہذا فاسد ہو جائیگی پس یہ سب ہو فساد غذا کا بسبب تقدیم و تاخیر نامناسب کے کہ جسکو پہلے کھانا چاہیے اسے پیچھے کھانا اور جسکو پیچھے کھانا لازم ہو اسکو پہلے تناول کرنا۔ اور طبیب کو چاہیے کہ جو ضرر ہضم معدہ میں پہونچتے ہین انمین سے جو ضرر بسبب قوت ہاضمہ کے پہونچتا ہو اور جو بسبب خاص طعام کی وجہ سے جو ضرر اجسام کو پہونچتا ہو اور بدپرہیزی کی وجہ سے جو ضرر پہونچتا ہو ان سب مین تفرقہ کرکے پہچانے۔ اسلیے کہ جو ضرر بوجہ قوت ہاضمہ کی خرابی کے پہونچتا ہو اسکا ازالہ اور دور کرنا دشوار ہو اور اکثر بہین دفعہ ہوتا ہو یا انجام اسکا زلق الامعا کی طرف ہو جاتا ہو اور یہ بھی انجام ہوتا ہو کہ طعام مین کسی طرح کا تغیر معدہ مین ہرگز نہین ہوتا اور بطرف ریاح کے بدل جاتا ہو۔ لیکن جو ضرر بسبب غذا کے خواہ اور اسباب سے سواے ضعف قوت ہاضمہ کے عارض ہوتے ہین جو اسباب خارجی ہین انکا دور کرنا آسان بھی ہو۔ طبیب کو ممکن ہو ان سب مین اس طرح سے تفرقہ کرے کہ نظر کرے بطرف حال مریض کے کہ اگر اسکو ضرر بوجہ خرابی ہضم کے پہونچتا ہو بروقت کھانے غذاے کثیر کے خواہ تھوڑی غذا کھانے کے بعد یا گرم یا سرد غذا کھانے سے خواہ نامناسب وقت پر یا ترتیب ناروا سے یا بیداری کے بعد۔ ایسی صورتون مین وہی غذا وجہ سبب بدہضمی کی ہو اور فساد ہضم اسی غذا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو۔ اور اگر وہ غذا معتدل ہو یعنے نہ زود ہضم ہو اور نہ دیر ہضم اور مقدار مین اسکے کمی بیشی ہو اور نہ کیفیت اسکی خراب ہو اور مطابق عادت کے اپنے وقت معین پر ترتیب مناسب سے کھائی گئی ہو پھر تو فساد اسکو قوت انہضام کی خرابی سے عارض ہوا ہوگا بسبب ضعف قوت ہاضمہ کے پس انھین صورتون سے ہضم اول پر دخول اعراض کا ہوتا ہو اور اسی ہضم اول کو ہم اکتفے ہین جو کہنا چاہیے۔

باب ستائیسوان ان اعراض کے بیان مین جو فعل جذب اور دفع اور امساک پر داخل ہوتے ہین

چونکہ ہضم کا فعل انھین چار قوتون سے تمام ہوتا ہو جنکو جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ کہتے ہین اور ابھی ہمنے ان اعراض کو بیان کیا ہو جو فعل ہضم اول پر وارد ہوتے ہین یعنے وہ ہضم غذا کا جو معدہ مین ہوتا ہو لہذا واجب ہو کہ اب ہم ان اعراض کو بھی سرو بیان کرین جو ان افعال سہ گانہ پر یعنی جذب اور امساک اور دفع پر وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ ہر ایک فعل ہضم اول مین ہوتا ہو۔ جذب کا فعل جو معدہ مین ہوا سمین آفت اور ضرر اسی طرح پہونچتا ہو جس طرح جملہ افعال کو ضرر تین قسم کے پہونچتے ہین کہ یا تو جذب معدہ کا بالکل باطل ہو جائے خواہ اسمین کمی آجائے یا خراب حالی اسمین پیدا ہو۔ اور اسی ضرر کا حدوث یا بسبب سوء مزاج یعنے مرض مفرد کے ہوگا یا مرکب مرض سے یہ ضرر پیدا ہوگا۔ اور سوء مزاج یا حرارت سے ہو یا برودت سے پھر اگر یہ سوء مزاج بحد افراط ہوگا ہرگز معدہ جذب نہ کریگا اور اگر یہ سوء مزاج تھوڑا سا ہو اسوقت جذب معدہ کا سستی ہوگا اور اسقدر وہ معدہ ضعیف ہوگا جسکو مرض تھوڑا اور مغلوب اتنا کردے کہ معدہ کا جذب بکسر باطل ہو جائے بلکہ یہان پر وہ کیفیت ہوگی جو کیفیت بروقت مقابلہ طبیعت اور مرض کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہو جس طرح رعشہ کے پیدا ہونے کی کیفیت ہمنے بیان کی ہو جس مقام پر ہمنے اسباب ان اعراض کے بیان کیے ہین جو اعراض کہ افعال حرکت ارادی پر وارد ہوتے ہین۔ امساک یعنی غذا کے ٹھہرانے کا فعل جو معدہ مین ہو اسکی بھی یہی صورت ہو یا تو بکسر باطل ہو جاوے اور ہرگز غذا کو ٹھہرا نہ سکے زلق الامعا کے مرض مین یہی صورت پیدا ہوتی ہو کہ طعام کسی زمانہ تک معدہ میں نہین ٹھہرتا ہو پس معدہ سے غذا بجنسہ بلا تغیر نکل جاتی ہو۔ یا یہ کہ قوت امساک مین نقصان اور کمی آجا

اس سے یا تو ریاح اور نفخ اور قراقر پیدا ہوگا اگر معدہ نے غذا پر انقباض محکم نہیں کیا ہی یعنے اچھی طرح سے گرفت اسکی نہ کی ہو اور یہ خرابی سوء مزاج بارد سے خواہ ایسی غذا کھانے سے پیدا ہوتی ہی جو مولد ریاح ہو۔ یا کمی ہضم معدہ کی اور جلد نکلجانا فضلہ براز کا عارض ہوگا اور یہ بات اُسوقت پیدا ہوتی ہی کہ تا زمانہ ہضم کے غذا کو معدہ نہ ٹھہراتا ہو اور اچھی طرح سے ہضم غذا کا نہوتا ہو اور عصارہ غذا کا بطرف جگر کے نفوذ نہ کرتا ہو لہذا فضلہ براز خام اور گیلا نکل جاتا ہی۔ یا یہ خرابی ہوتی ہی کہ طعام معدہ میں جاکر فاسد ہوجاتا ہی اس سے یہ فساد عارض ہوتا ہی کہ بدبو فضلۂ براز مین آجاتی ہی۔ پھر اگر یہ فساد طعام کا معدہ مین سوء مزاج بارد خواہ خلط بلغم کی وجہ سے ہو اسکے مانع نفخ اور ریاح بھی ہونگے۔ لیکن اگر امساک لیے ٹھہرانا غذا کا معدہ خراب طور سے کرتا ہو اس سے ایسی طرح کی گرفت اور ٹھہرانے کی کیفیت پیدا ہوگی جیسے تشنج اور رعدہ یعنے تھرتھری کی کیفیت ہوتی ہی جیسے ہچکی آتے وقت یا قی کرتے وقت یہی صورت ہوتی ہی۔ اسلیے کہ یہ دونون عرض یعنے ہچکی اور قی ایسی حرکت معدہ کی مثل حرکت تشنجی کے ہوتی ہی اور درحقیقت تشنج نہین اسلیے کہ تشنج صحیح وہی ہی جو پٹھہ اور عضل مین پڑتا ہی چنانچہ ہمنے اسکو باب اعراض حرکت ارادی مین بیان کردیا ہی۔ اور لیکن ہچکی اور قی یہ دونون فعل قوت ماسکہ اور دافعہ سے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہین اس طرح کہ قوت دافعہ نے ایک چیز کو معدہ سے دفع کیا اور خارج کردیا اب اگر یہ شے موذی خاص جرم معدہ مین ہی اُسوقت تو ہچکی پیدا ہوگی اسلیے کہ معدہ کا تمام جرم قصد کریگا کہ شے موذی اپنے مین سے دفع کرکے باہر کو پھینکدے۔ اور اگر یہ شے موذی قعر معدہ مین ہی یعنے اندر معدہ کے ہی اور ابھی جرم معدہ مین سرایت اسکی نہین ہوئی ہی اُسوقت معدہ کی یہی خواہش ہوگی کہ جو کچھ تجویف اور خالی جگہ مین اُسی معدہ کے بھرا ہوا ہی اور اُسکی ایذا دہی کررہا ہی ایسی شے موذی کو اپنے اندر سے باہر دفع کردے عام اس سے کہ یہ شے موذی کوئی خلط خراب ہو یا غذا اسکے خراب غیر منہضم اور یہان تک معدہ کا حال ایسے وقت ہوتا ہی کہ قعر معدہ اونچا ہوکر اتنا اُٹھتا ہی کہ فم معدہ کے قریب آجاتا ہی (مگر اُس شے موذی کو دفع کرہی دیتا ہی) یہ بیان تو ان اعراض کا تھا جو معدہ کے فعل امساک پر داخل ہوتے ہین اور ان اعراض کے اسباب کا بیان تھا۔ اب رہا فعل دفع کا جو معدہ مین ہی اُسپر جو اعراض داخل ہوتے وہ تین قسم کے ہین۔ ایک تو یہ کہ فعل دفع معدہ کا باطل ہوجائے جیسے وہ خرابی جو اُس قسم کے قولنج مین عارض ہوتی ہی جسکا نام ایلاوس ہی اور یہ وہ نہایت دشوار اور سخت قسم قولنج کی ہی (جسمین فضلۂ براز منھہ کی طرف سے خارج ہوتا ہی) اور ایلاوس کا مرض یا تو ورم گرم سے اُن آنتون کے پیدا ہوتا ہی جو باریک تین آنتین ہین اور اُسکے تابع پیاس اور تپ بھی ہوتی ہی۔ یا ضعف قوت دافعہ معدہ سے عارض ہوتا ہی اسکے ہمراہ پیاس اور تپ نہین ہوتی ہی۔ بہرکیف ضعف قوت دافعہ کا یا سوء مزاج بارد سے معدہ کے ہوتا ہی یا بسبب تناول کرنے غذا کے کی یاسح کی وجہ سے جسکی گرہ پڑجاتی ہی آنتون کے حلقون مین اور اسکے ہمراہ آنتون مین گرانی اور ٹھکائی اور قراقر اور نفخ شکم بھی ہوتا ہی۔ اور کبھی ایسے قولنج سدے سے پہلے اسہال قوی بھی ہولیتا ہی۔ یا یہ کہ فعل قوت دافعہ کا کم ہوجائے پس خروج فضلہ براز بدشواری ہو اور دشواری سے نیچے اُترے۔ یا یہ کہ قوت دافعہ کی فعل مین خراب حالی اور قسم کی پیدا ہو اس سے زلق الامعا کا مرض پیدا ہوگا اور یہ اُسوقت ہوتا ہی کہ قوت دافعہ غذا کے دفع کرنے پر قبل از انکہ تغیر غذا ہضم سے معدہ کے ہو آمتحرک ہو اور یہ خرابی بسبب کسی خلط حاد نیچا تیز کے ہوتی ہی جو معدہ مین لذع اور چبھن پیدا کرتی ہی یا کوئی غذا از قسم غذاہاے لذاع کے ہی جس سے معدہ مین کیفیت لذع کی پیدا ہوتی ہی جیسے رائی اور پیاز یا اسکے خواہ ایسی غذا جو معدہ پر گرانی ڈالے اور اسی گرانی سے معدہ کو ایذا پہونچے اور اُسی غذا کو دفع کرے۔ یہی سب اسباب اُن اعراض کے ہین جو معدہ کی قوت دافعہ پر وارد ہوتے ہین۔ اور جو کچھ ہمنے معدہ کے فعل دفع اور امساک اور جذب کے بارہ مین لکھا ہی اور جو مضرتین کے اسباب ہر ایک کے بیان کیے ہین بعینہ وہی امور سب آنتون کی نسبت بھی خیال کرنے چاہیین خصوصاً فصل

قوت دافعہ میں آنتوں کے اسلیے کہ یہ قوت آنتوں میں معدہ سے بھی زیادہ قوی رکھی گئی ہے اور سب قوتوں سے آنتوں کی قوت دفع زیادہ قوی ہے
اور جو بعض میں آنتوں کے فعل دفع میں واقع ہوتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے اور افعال ہیں یا ضرر ہوجاتا ہے کہ یا تو باطل ہوجائے یا کم ہوجائے
خواہ نامناسب طور پر وہ فعل ہوتا ہو۔ یہ بھی مناسب ہے معلوم رہے کہ معدہ کو کبھی اور آنتوں کو بھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہے کہ بعض حالات میں
قوت جاذبہ کام نہیں استعمال کرتی ہیں اور پھر قوت دافعہ کو برخلاف امر طبیعی کے۔ اور اسکا بیان یہ ہے کہ معدہ کی شان سے یہ بات ہے کہ مری سے
غذا کو جذب کرے جو ایک نلی حلق سے معدہ تک پہونچی ہے اور طرف آنتوں کے اسی غذا کو دفع کرے۔ اور آنتوں کی شان سے یہ بات ہے کہ ثفل
اور فضلہ کو غذا کے ایک آنت دوسری آنت سے جذب کرے یعنی اپنی طرف بطور خارج کے دفع کردے۔ یہ فعل جذب اور دفع کا معدہ اور آنتوں میں بطبق
جبلت کے ہے اور یہی فعل ہے۔ اور بسبب انکے خلاف دونوں میں انکا امر خارج از طبیعت سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ قوت جاذبہ اور دافعہ
دونوں کی اپنے اپنے فعل کو خلاف جہت میں کرتے ہیں جو انکی جانب اور جہت صحیح اور طبیعی ہے پس معدہ میں یہ خرابی آجاتی ہے کہ ثفل غذا کو
آنتوں سے الٹا جذب کرکے بطرف مری کے دفع کرتا ہے بذریعہ قے کے جیسے کہ ایلاوس میں یہی خرابی پیدا ہوتی ہے جو ایک قسم ریحی قولنج کی ہے
اور وہ آنتوں میں بھی اسی ایلاوس میں یہ خرابی آجاتی ہے کہ ثفل انکے نیچے سے جذب کرکے اطرف معدہ کے دفع کرتی ہیں اور معدہ اور
حصر یعنی گرفتگی شکم کے مرض سے ایسی ہی خرابی پڑجاتی ہے۔ ایلاوس میں تو یہ ہوتا ہے کہ قوت دافعہ جسوقت دفع براز کے واسطے بطرف اسفل کے
حرکت کرتی ہے اور اسی فضلہ کے اخراج کی راہ بسبب سدہ کے بند ہے لہذا اسکو اوپر یعنے معدہ کی طرف دفع کرتی ہے پس آنتیں بھی ایک دوسری سے
اسی فضلہ کو لیکر اپنے اوپر والی آنت کی طرف دفع کرتی ہیں تا اینکہ وہ فضلہ معدہ میں پہونچ جاتا ہے اب معدہ اسکو مری کی طرف دفع کرتا ہے اور
مری سے وہ فضلہ بذریعہ قے کے منہ کی راہ نکل آتا ہے اور یہ خرابی اسی وقت ہوتی ہے جب آنتیں اسی فضلہ کو اوپر کی طرف دفع کرتی ہیں —
اور حصر یعنے مرض گرفتگی شکم کا یہ حال ہے کہ کبھی بعض آدمی کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ فضلہ براز کو خواہ ریح کو خارج کرے اور زور سے اسکو حاجت
اخراج ریح خواہ براز کی اگرچہ ہے مگر کسی کی حشمت اور لحاظ سے اسکو ٹالتا ہے نہ تو ریح بوجہ شرم کے خارج کرتا ہے اور نہ بیت الخلا کو واسطے شرم
اور لحاظ کے اٹھ کر جاتا ہے خواہ کوئی اور ضرورت کام وغیرہ کی اسے مانع ایسی ہوتی ہے کہ ان دونوں کو ٹالا کرتا ہے اسی ٹالنے کی وجہ سے چونکہ ریح خواہ
براز کو راہ خروج کے اور گنجائش نکلنے کی نیچے سے نہیں ملتی ہے لہذا الٹا فعل آنتوں کا شروع ہوجاتا ہے کہ ایک آنت دوسری سے اسی فضلہ
خواہ ریح کو لیکر اوپر چڑھاکے بطرف معدہ کے لاتی ہے پس ایسے شخص کو قے کی بیماری اور فساد اشتہا کا مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ سب اسباب
وہ ہیں اور وہ اعراض کہ داخل ہوتے ہیں ہضم اول پر انکو جاننا چاہیے۔

باب اٹھائیسواں ان اعراض کے بیان میں جو ہضم دوم پر داخل ہوتے ہیں اور وہ خون کا پیدا ہونا جگر میں ہے

ہضم دوم جس سے خون جگر میں اور ساکن رگوں میں پیدا ہوتا ہے اسکے ضرر کی بھی تین قسمیں ہیں یا تو بالکل یہ فعل باطل ہوجائے کہ عصارہ غذا کا جو آنتوں سے
پلٹ کر جگر میں آتا ہے اسکا استحالہ اور تغیر بطرف خون کے نہ جگر میں ہوتا ہو اور نہ ساکن رگوں میں بلکہ وہ عصارہ بجنسہ سفید سفید اپنے حال پر باقی رہے
یا اس ہضم دوم میں کسی طرح کا نقصان آجائے کہ یہ عصارہ جگر میں اور ساکن رگوں میں تھوڑا سا تغیر ہوتا ہو بعض بعض حصہ ہضم کے پہونچے سا یا یہ ہو کہ خلاف
مناسب اسکو تغیر ہوتا ہو مثلاً جگر میں زردی ملکر خون یا رطوبت اسمیں بنتی ہو جیسے بیماران یرقان کے جگر کی یہی صورت ہوتی ہے کہ انکے جگر کے جوش زرد رطوبت پیدا ہوتی ہے
سیاہ خون اور سودا اس عصارہ غذا سے بنے جیسے بیماران جذام کے اور جذام کے جگر میں اسی طرح سے ہوتا ہے سودا بلغم اس سے پیدا ہو جیسے استسقا کے مریض کے جگر میں ہی

کیفیت ... [illegible] ... لیکن وہ اسباب جو ذاتی ہیں
وسب ... [illegible] ... اگر حرارت بافراط
ہوگی ... [illegible] ... حرارت اسکو جلا دیتی ہے ... [illegible]
... [illegible] ... اسوقت غذا کی تبدیلی ... [illegible]
... [illegible] ... میں پڑتا ہے ... [illegible]
ہو ... [illegible] ... پیدا کرے ... غذا کی ذات کا ... [illegible]
آتا ہے - اور اسکا بیان ... [illegible] ... اتنی زائد مقدار کا نون ... [illegible]
... [illegible] ... کا مزاج گرم ... [illegible] ... اور اگر ... [illegible]
تب اسکو بلغم خواہ ریاح کی طرف تحلیل کریگا حسقدر برودت کی قوت اور ضعف کا اندازہ ہو - جو اسباب ... [illegible] ... میں خارج ہوتے ہیں
پیدا ہوتے ہیں یہ وہی چیزیں ہیں جنکا استعمال آدمی اپنے تصرفات روزانہ میں کیا کرتا ہے نہانے سے اور غذا ... [illegible] ... وغیرہ ... [illegible]
آدمی کے ... [illegible] ... سے کہ ایسی ہی چیزیں جب ... [illegible] ... استعمال ہونگی کیفیت ... [illegible] ... مناسب ہوں خواہ
مقدار میں ... [illegible] ... سے خراب بدن میں پیدا ہونگے - اسلیے کہ اگر کوئی شخص بکثرت
گرم غذا کھایا کریگا ... [illegible] ... خواہ ... اسکے بدن میں تولید صفرا کی زیادہ ہوگی اور اگر سرد غذا کی خو ... [illegible]
زیادہ کریگا بلغم زیادہ پیدا ہوگا جیسے ... [illegible] ... بے خمیر کی ہوئی روٹی اور تازہ مچھلی - اور اگر آرام و راحت کا زیادہ خوگر ہوگا کہ غذا
جیدھی کھائے اور نہانے کو ترک ... [illegible] ... اور جماع کرنے پر زیادہ ... اور ... [illegible] ... بلغم اسکے ... [illegible]
زیادہ ہوگی - اور اگر ایسا آدمی محنت اور مشقت کرتا ہے اور قبل غذا کے زیادہ نہاتا ہو اور غذا کی تقلیل کرے فاقہ زیادہ کرتا ہو اسکے بدن میں
خلط صفرا زیادہ پیدا ہوگی - یہی کیفیت بعینہ پیدا ہوگی اُن چیزوں کے زیادہ استعمال کرنے سے جو اور قسم کی اخلاط مثل خون اور سودا کے
پیدا کرتی ہیں کہ ہر ایک خلط کی زیادتی بدن میں اسی چیز کے استعمال سے ہوتی ہے جسکی وہ قسم استعمال شدہ پیدا کرنے والی ہو (اب رہا بیان
اس امر کا کہ ہر ایک خلط کی زیادتی سے کون کون امراض پیدا ہونگے) پس مرہ صفرا سے یرقان پیدا ہوگا اگر تمام بدن میں اسکے زیادتی ہو اور
ورم نملہ اور ... [illegible] ... ورم پیدا ہوگا اگر صفرا کسی عضو خاص میں زیادہ پیدا ہو - مرہ سودا سے اگر تمام بدن میں اسکے زیادتی ہو بہق سیاہ اور
جذام پیدا ہوگا اور اگر بعض عضو خاص میں کثرت خلط سودا کی ہو سرطان اور اورام صلب سوداوی پیدا ہونگے - اور اگر بلغم کی زیادتی تمام
بدن میں ہو استسقا لحمی اور ... [illegible] ... پیدا ہوگا - اور اگر بلغم کی کثرت بعض اعضاے بدنی میں ہو پس ورم رخو جسکو اوذیما کہتے ہیں (کہ جسکی ... [illegible]
فضلہ رقیق مائی سے اگر زیادہ ہو جائے) پیدا ہوگا - یہی سب امراض بدن کو عارض ہوتے ہیں جسوقت کوئی مضرت ہضم دوم کو پہونچے
اسکو ماننا چاہیے -

باب ... [illegible] ... ان امراض کے بیان میں جو ہضم سوم پر وارد ہوتے ہیں

ہضم سوم جو تمام اعضاے بدنی میں ہوتا ہے ... [illegible] ... کہ ہر ایک عضو اپنی غذا کو مشابہ اپنی صورت کے بنالے اس ہضم کو
... [illegible] ... مضرت پہونچتی ہے جیسے تمام افعال ... [illegible] ... ہضم سوم بالکل باطل ہو جائے کہ تمام بدن کا کوئی عضو

ہزال

اپنی غذا نہ پاتا ہو جس طرح مرض ہزال جیسے لاغری اور سل کے مرض میں ایسی خرابی ہوتی ہے - یا ایسا کہ غذا ایسی ہو جس میں کم ہو جس طرح ہر وقت ہزال اور لاغری کے ہوتا ہے یا غذا ایسے سے کہ حرارتیہ میں خرابی آجائے اور بصورت مناسب اعضا سے بدن کو مشابہ نہ ہو جیسے برص اور بہق کے مرض میں ہوتا ہے بطلان غذا اور غذا کا تمام بدن کو نہ ملنا یا تو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ آدمی کھانا پینا قطعاً چھوڑ دے - یا کوئی مضرت ہو کسی ایک قوت کو یا دو قوتوں کو تمام قوت ہاے طبیعیہ سے - پہنچے کہ وہ قوت اپنے فعل کرنے سے بوجہ خرابی مزاج کے ضعیف ہو جائے اور اسکا [illegible] یہ ہے کہ اگر قوت مغیرہ جس کا تبدیل صورت غذا کی متعلق ہے ضعیف ہو جائے تو اس سے ممکن ہوگا کہ غذا کو بصورت اس عضو کے کرے جسکو غذا ملتی ہے اور جب غذا جزو بدن ہوئی اسی وجہ سے مدت سے فضول بدن میں جمع ہو جائینگے اب اگر قوت دافعہ بدن کی قوی ہے ان فضول کو بھی دفع کریگی اور اسکے ساتھ کسیقدر غذا بھی دفع کریگی اور بدن سے باہر نکالدیگی جسکے رہنے سے فائدہ تھا - اسی وجہ سے عدم الغذا لینے سبب غذا کی اعضاے بدن کی پیدا ہوگی - اور اگر قوت دافعہ ضعیف ہے یہی فضول بدن میں باقی رہکر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرینگے - سو قوت ہاضمہ کا یہ حال ہے کہ اگر یہ قوت قوی ہے اسقدر کہ غذا کو متغیر نہ کر سکے تب بھی وہ غذا بطور فضلہ کے بدن میں باقی رہیگی - پھر وہی بات پیش آئیگی کہ اگر قوت دافعہ اس فضلہ مجتمع کے دفع کرنے سے ضعیف ہے خراب اعراض بدن میں ایسے پیدا ہونگے جیسی طبیعت اسی فضلہ کی خراب ہوگی - ہزال یعنی لاغری بھی کھانے پینے میں کمی کرنے سے پیدا ہوتی ہے - اور اس سے بھی ہوتی ہے کہ مضرت اور ضرر کسی طرح کا انہیں چار قوتوں میں کسیکو پہونچے - یرقان اور بہق اور برص اور جذام میں جو غذا سے فائدہ نہیں بلکہ ضرر پہونچتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ان بیماریوں میں غذا مشابہ اعضاے بدنی کے نہیں ہوتی بلکہ اعضاے بدنی خراب شکل سے مشابہ بصورت غذا کے ہو جاتے ہیں تو یہ خرابی اس مادہ غذائی کے حس سے کہ اعضا کو غذا ملتی ہے اسکو جاننا چاہیے -

باب تیسواں ان اعراض کے بیان میں جو حالات بدن پر داخل ہوتے ہیں

جو اعراض کہ حالات بدن انسان میں موجود ہوتے ہیں اُنکے اسباب میں بھی خرابیاں ہیں جو کہ ہضم دوم اور ہضم سوم میں پڑتی ہیں اور یہ اعراض جیسے زرد یرقان اور سیاہ یرقان اور جذام اور بہق سیاہ اور برص اور بہق سپید اور زبان کا سیاہ ہو جانا اور انکے سوا اور بھی اعراض جو رنگ کی اقسام سے ہیں اور سطح ظاہری بدن پر نمایاں ہوتے ہیں - یرقان کا حدوث یا سوء مزاج سے ہوتا ہے یعنی مرض مفرد سے خواہ مرکب مرض سے جس یرقان کا حدوث مفرد مرض اور سوء مزاج سے ہو اسکی صورت یہ ہے کہ یا تو حرارت شدیدہ سے جگر کے ہوگا ایسی شدید حرارت کہ جگر خون صفراوی زیادہ بناتا ہے اور وہی خون زرد تمام رگوں میں اور تمام اعضاے بدن میں سرایت کرتا ہے اور پھیلتا ہے اسی وجہ سے زردی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے - یا یہ ہو کہ حرارت رگوں کی مزاج پر غالب ہے اور یہی حرارت خون جید کو جو جگر سے نکلتا ہے بطرف خلط صفراوی کے بدل دیتی ہے پھر یہ صفرا تمام بدن میں سرایت کرکے رنگ بدن کو زرد کر دیتا ہے - مرض مرکب جو یرقان پیدا کرتا ہے یہ وہی سدہ ہے جو اُس مجرے میں پڑے کہ درمیان مرارہ یعنی درمیان پتہ اور جگر کے ہے اور ایسا قوی سدہ ہو کہ جس راہ سے مرارہ جگر کا صفرا جذب کرتا ہے وہ راہ بند ہو جائے اور صفرا مرارہ میں نہ جا سکے جب مرارہ میں نہ جائیگا ہمراہ خون کے تمام بدن کی رگوں میں پہنچ کر بدن میں پھیلیگا - کبھی یہ سدہ کسی ایسی خلط سے پڑتا ہے جو چسپندہ ہوتی ہے اور مجراے مذکور میں لپٹکر اُسکو بند کر دیتی ہے - یا کوئی ورم جگر میں ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے مجاری اور راہیں جو جگر سے مرارہ وغیرہ میں ہیں تنگ پیدا ہوتی ہیں یرقان سیاہ پیدا ہونے کا سبب بھی یا تو سوء مزاج گرم خشک [illegible] جگر پر غالب [illegible] اور خون سیاہ سوختہ سوداوی پیدا کرے

یا سوء مزاج بارد یابس ہو جو ... کو بطرف جنس سوداکے بدل دیوے اور یہ خون تمام بدن مین پھیل کر سرایت کرے اور تمام اعضاے بدنی مین
پہونچ جائے لہذا یرقان سیاہ پیدا ہو۔ یا کوئی سدہ اور مانع اُس مجرے مین پڑجائے جس راہ سے طحال مرار سیاہ کو جگر سے جذب کرتا ہی پس
ممکن ہو کہ طحال کا ورم ہو اور ... تحال مین ... جگر سے کھینچکر جاسکے اور خون ہی کے ہمراہ تمام بدن مین پہونچے اور سرایت کرکے بدن کو سیاہ کردے
اسی کو یرقان سیاہ کہتے ہین۔ جذام کی کیفیت یہ ہے کہ جسوقت جوہر خون کا بطرف مرار سیاہ کے بدلا یعنے بطرف مرہ سوداکے بسبب استحراق کے
اور یہی خون سیاہ تمام بدن مین پہونچے جس سے اعضاے بدنی کو غذا ملے لہذا جوہر اُنھین اعضا کا بطرف جوہر سوداکے بدل جائیگا۔ یا یہ حرارت
پیدا ہوئی ہو امراض اعضاے بدنی کا مائل بحرارت ہوگیا ہو پس جسقدر خون صالح اُنمین پہونچتا ہے اسکو جلاکر بطرف جوہر سوداکے بدل دیتے ہین
حرارہ مزاج تمامی اعضاے بدن کا سرد خشک ہوگیا ہو اب جو غذا اُنکو ملتی ہو اُسکو اپنی ہی طرف کرلیتے ہین تا اینکہ جوہر اعضاے بدنی کا بطرف
مرہ سوداکے بدل جاتا ہو برص اسود یعنے سیاہ داغ بدن پر اُسوقت پڑتے ہین جب کہ ظاہری جلد اعضاے بدنی کا مزاج مائل بطرف سودا
کے ہو اور جلد کا رنگ سیاہ ہوتا ہو اور جوہر اعضاے بدن سلیم ہو کہ اپنے مزاج صحیح پر ہو اور اس مرض ... اسباب جذام کے ... سے
ان کے پوشیدہ اور مخفی ہوتے ہین۔ برص اور سپید داغ کی پیدایش اُسوقت ہوتی ہو جب کہ جوہر خون کا بطرف بلغم کے بدل جائے بسبب
سوء مزاج بارد رطب کے جو کہ جگر پر غالب ہوتا ہو پھر یہی بلغم تمام اعضاے بدنی مین جایا کرے اور اسی بلغم سے اعضا کو غذا ملتی رہے اور اعضا کا
جوہر مثل جوہر بلغم سپید رنگ کے ہوجایا کرے۔ یا یہ بات ہو کہ مزاج کسی عضو خاص کا سرد تر ہوجائے پس جو غذا اُسی عضو کی ہو اُسکو بطرف
بلغم کے بدل دیا کرے اور خون کا ہضم ... یا کرے اسی وجہ سے تمام جوہر عضو کا بلغمی ہوجائے اور سپیدی اُسپر پیدا ہو۔ اسی طرح سے بہق ابیض کا
حال ہو مگر برص اور بہق مین فرق یہ ہو کہ بہق سپید کی بیماری فقط جلد ہی ہو جلد کے اندر نہین ... ہوتی اور ظاہری اعضا مین ہوتی ہو۔ زبان کا
سیاہ ہوجانا اسکا سبب ایک بخار گرم خشک ایسا ہوتا ہو جو بطرف زبان کے یا تو جگر سے چڑھتا ہو یا سینہ سے یا معدہ سے پس زبان کو جلا
دیتا ہو اور سیاہ کردیتا ہو۔ یہی کیفیت تمام اُن اعراض کی ہو جو ظاہر جلد مین پیدا ہوتے ہین اسکو جاننا چاہیے۔

باب اکتیسوان اُن اعراض کے بیان مین جو بدن سے خارج ہونے والی چیزون پر وارد ہوتے ہین اور اسباب اُنھین اعراض کا بیان

جب ہمکو اُن اعراض کے بیان سے فراغت ملی جو بدن کے افعال ثلاثہ یعنے طبیعی اور حیوانی اور نفسانی پر وارد ہوتے ہین اور نیز
انھین اعراض کے اسباب کے بھی ذکر سے ہم فارغ ہوچکے اور ہمنے اُن اعراض کو بھی بیان کردیا جو حالات بدن پر خرابی افعال سے
ظاہر ہوتے ہین۔ اب چاہیے کہ ہم اُن اعراض کو بیان کرین جو عارض ہوتے ہین اُن چیزون کو جو بدن سے خارج ہوتی ہین اور باہر
نکلتی ہین۔ ہم کہتے ہین کہ جو کچھ آدمی کے بدن سے نکلتا ہو یا اُسکا خروج اور نکلنا امر طبیعی ہو یا خارج ہو مجرے طبیعت سے۔ اور جو
اعراض ایسی چیزون کو عارض ہوتے ہین جنکا نکلنا بدن سے امر طبیعی ہو وہ اعراض یا تو کیفیت مین اُسی نکلنے والی شے کے عارض ہونگے یا
خواہ مقدار مین اُسکے۔ مقدار کی مثال جیسے فضلہ براز اور پیشاب کا زیادہ آنا خواہ زیادتی آمد خون حیض کی۔ اور کیفیت کی مثال جیسے سیاہ
فضلہ براز کا آنا اسلیے کہ سیاہ براز کا رنگ امر طبیعی نہین ہو۔ جو شے بدن سے اُسکا نکلنا خارج از طبیعت ہو جیسے رعاف یعنی نکسیر جلنی اور
جیسے ... اسلیے کہ خون کا اپنے مقامات سے خود بخود نکلنا امر طبیعی نہین ہو۔ تمام چیزین جو بدن سے خارج ہوتی ہین اگر اُنکا نکلنا امر طبیعی ہو تو
اُنکا خروج ایک سبب سے متعلق ہی اسباب سے ہوگا ایک تو قوت کے سبب سے دوسرے مادہ سے تیسرے بنظر اُسی عضو خاص کے

باہر جاتی ہوتی ہی۔ قوت کی وجہ سے یون ہوگا کہ اگر قوت ماسکہ بدن کی ضعیف ہو کہ اسکو ٹھہرانا مادہ کا ممکن نہین ہی اور
یا قوت [illegible] قوی ہی کہ قوت ماسکہ کو مادہ کے روکنے سے منع کرتی ہی لہذا اسی مادہ کو خارج کردیتی ہی۔ اور مادہ کی وجہ سے یون
ہوتا ہی کہ یا تو مادہ کی مقدار زیادہ ہی کہ [illegible] بیماسکا بوجھ پڑتا ہی اور وہی زیادتی مقدار مادہ کی طبیعت کو محتاج کردیتی ہی کہ اسکو خارج
کردے۔ جیسے طعام [illegible] کھایا ہاضمہ نکل جاتا ہی۔ خواہ اینکہ اگر خون زیادہ پیدا ہو رگون سے منھ پھٹ کر خارج ہوجاتا ہی۔
یا مادہ کی کیفیت کی وجہ سے یہ بات ہوتی ہی کہ آیا مادہ لذاع اور چھبتا ہوا ہو اُسوقت طبیعت کو راحت اسکی ہوگی کہ جو چیز لذع پیدا کررہی ہی
موذی ہی آہستہ دور کردے اور نکال کر پھینک دے۔ خواہ اینکہ مادہ گرم ہی کہ اپنی حرارت سے رگون کو کھولتا ہی اور کھائے جاتا ہی۔
یا تری مادہ مین اسقدر ہی کہ رگون کو نرم کردیتا ہی اور اسمین ڈھیلا پن پیدا کرتا ہی کہ جلدی پھٹ جائینگی جیسے یہ بات رگون کو پھٹ کر
خون نکلنے مین ہوتی ہی۔ خود عضو کی وجہ سے کسی چیز کا خارج ہونا اسکی یہ صورت ہی کہ اگر کوئی عضو بود اپھس پھسا ہوا اور متخلخل یعنے پولا
بھی ہو ایسے عضو سے بہت جلد وہ چیز نکل آئیگی جسکا خروج ہونا از قسم مادہ کے جاری ہی خواہ اینکہ وہ عضو بہت زیادہ ہو لہذا پھٹ جانا
اور ڈھیلا پن ایسے عضو مین زیادہ ہوتی ہی۔ استفراغات طبیعی یعنے جو چیزین براہ طبیعت کے بدن سے نکلتی ہین وہ براز ہی اور پسینا نکلنا
اور خون حیض جو معمولی طور پر عورتون کو آئے اور پیشاب ہی اسکو جاننا چاہیے۔

باب بتیسوان ان اعراض کے بیان مین جو براز مین ظاہر ہوتے ہین اور انکے اسباب کا بیان

واضح ہو کہ براز مین جو اعراض کہ اسکے نکلنے اور خارج ہونے مین پیدا ہوتے ہین انکی تین صورتین ہین یا تو خروج مین کوئی وقت کی خرابی
بات ہو یا مقدار براز مین یا کیفیت مین براز کے۔ وقت مین براز کے جو اعراض پیدا ہوتے ہین انکی یہ صورت ہی یا تو جلدی پیش از وقت
معین پاخانہ آتا ہو قبل ازانکہ غذا ہضم ہوجائے یا وقت معین سے زیادہ دیر مین آئے۔ جلدی آنے کا سبب یا تو زیادتی غذا کی ہوتی ہی
کہ قوت پر اسکا بوجھ پڑتا ہی لہذا اُسے دفع کرکے خارج کردیتی ہی۔ یا کوئی غذا لذاع ہی کہ چبھن پیدا کرکے آنتون مین [illegible] دیتی ہی لہذا آنتین
اسکو اپنے اندر سے باہر خارج کردیتی ہین۔ یا رطوبت اور لزوجت غذا مین زیادہ ہی جیسے بتھوا اور پالک اور آلو بخارا۔ یا یہ کہ اسمین غذائیت
کم ہو اور فضلہ زیادہ ہو۔ یا آنتون کی قوت حس بڑھ گئی ہی اتنی بڑھی ہی کہ تھوڑی سی گرانی بھی اگر غذا مین ہو تو انکو ایذا پہنچاتی ہی۔ براز کے
دیر مین نکلنے کا سبب یا تو ضعف قوت دافعہ کا ہوتا ہی اور قوت ماسکہ شدید ہو۔ یا ضعف حس مین آنتون کے آجاتا ہی۔ یا غذا کی طرف سے
یہ خرابی پیدا ہوتی ہی اگر غذا کی مقدار کم ہوتا اینکہ طبیعت کو حاجت اسکی ہوتی ہی کہ جب تمام عصارہ غذا کو جذب کرلے تب یہ فضلہ دفع ہو
یا بعض غذا جو ممسک ہون یعنے ٹھہرانے کی قوت خود انھین غذاؤن مین ہو۔ یا بسبب ضعیف ہونے اس عضل کے جو شکم پر ہی کہ وہ عضل
آنتون پر حرکت نکر سکے۔ مقدار براز مین جو اعراض پیدا ہوتے ہین وہ یا تو اسکی کثرت اور زیادتی ہی یا کمی براز کے مقدار کی۔ یا شمار مین
اجابت کے ہوا کرتے ہوں مگر کثرت مقدار براز کی یا تو بسبب کثرت مقدار غذا کے ہوتی ہی۔ یا اسوجہ سے کہ عصارہ غذا کا جگر مین نفوذ
نہین کرتا ہی۔ یا رطوبات کثیرہ ہین جو بطرف آنتون کے ریزش کرتے ہین۔ کمی براز کی یا غذا کی کمی سے ہوگی۔ یا اسوجہ سے کہ عصارہ
غذا کا جگر مین زیادہ جاتا ہی۔ یا اسوجہ سے کہ آنتون مین رطوبات کی مقدار کم ریزش کرتی ہی۔ شمار مین زیادہ اجابت کا ہونا یا تو ضعف
قوت ماسکہ کے ہوتا ہی۔ یا زیادہ حرکت قوت دافعہ کی ایسی ہی کہ بار بار پاخانہ آتا ہی۔ یا بسبب اسکے کہ جو فضلہ گرد مقعد کے ہی اسمین [illegible]
[illegible] حرکت قوت دافعہ کی زیادتی بوجہ تناول کرنے غذا مسہل کے عارض ہوتی ہو یا کوئی غذا ایسی کھائی ہو جسمین [illegible]

اسہال کی ہو یا فساد طعام میں آجائے۔ یا گرم مادہ کی ریزش بطرف آنتوں کے ہو کہ تمام بدن سے ایسے ہی مواد آنتوں پر گر رہے ہوں
یا اینکہ پیدائش فضلہ کی زیادہ آنتوں میں ہوتی ہو جیسے یہ کیفیت اسکی ہوتی ہے جسکی آنتوں میں قرحہ پڑا ہو یا بنظر طبیعت کے آنتوں کی
قوت میں حس زیادہ ہو۔ کمی شمار اجابت میں جو مضادہ براز کے آنے میں ہے ایسے اسباب سے ہوتی ہے جو ضد اور مخالف زیادتی عدد اجابت کے
ہیں جنکو ابھی ہمنے بیان کیا ہے۔ براز کا خروج اپنی طبعی کیفیت سے یا کسی سبب خارجی سے ہوتا ہے۔ یا کسی سبب داخلی سے
سبب خارجی وہی طعام ہے جو کھایا جائے۔ اور طعام یا بنظر مقدار کے یا بنظر کیفیت کے اسکا سبب ہوتا ہے۔ پس اگر طعام کی مقدار
زیادہ ہو اور زیادہ ہونا اسکا یا تو اس راہ سے ہے کہ یا تو مقدار معتدل سے زیادہ اور بڑھا ہوا ہے یا اینکہ قوت بدن خاص کی اتنی
مقدار کو قبول نہیں کر سکتی ہے اگرچہ مقدار اسکی معتدل ہے یا دونوں راہ سے اسکی زیادتی خیال کیجاتی ہے۔ یا اسکی زیادتی بنظر
کیفیت غذا کے ہو اگر وہی غذا پیدا کرنے والی بعض خراب اخلاط کی ہو خواہ ریاح کی پیدایش زیادہ کرتی ہو جو ریاح کہ معدہ میں
پیدا ہوتے ہیں اور آنتوں میں۔ اور ریاح کا پیدا ہونا یا تو بسبب اس طعام کے ہے کہ وہ غذا خود ایسی ہے کہ ریاح پیدا کرتی ہے
جیسے لوبیا اور باقلا وغیرہ۔ یا معدہ اور آنتوں کی حرارت موجودہ میں کمی ہے اسوجہ سے ریاح اچھی غذا سے بھی پیدا ہوتے ہیں
اور اسکو یوں سمجھنا چاہیے کہ اگر معدہ میں برودت زیادہ ہوگی ریاح کی پیدایش ہرگز نہوگی جیسے کہ ہوا اور کہر آسمان پر زیادہ سردی
سے پڑتی ہے جو پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر معدہ اور آنتوں کی حرارت قوی ہو جب بھی ریاح نہ پیدا ہونگے اسلیے کہ حرارت قوی ریاح کی
تحلیل کرتی ہے اور انکو متفرق کر دیتی ہے کہ طعام وغیرہ سے الگ کر دیتی ہے۔ جیسے جب گرمی کی زیادہ شدت ہوتی ہے (جیسے ایام
صیف) اسوقت بھی ریاح اور کہر نہیں پڑتا اسلیے کہ حرارت ان بخارات کی تحلیل کر دیتی ہے جس سے ریح خواہ کہر اٹھتا۔ لیکن معدہ
اور آنتوں کی حرارت ضعیف ہو اسقدر کہ غذا کی تلطیف نہ کر سکے اور جسقدر ریاحی مادہ غذا میں ہے اسکی تحلیل نہ کر سکے اسوقت معدہ اور
آنتوں میں ریح پیدا ہونگے جیسے ریح کی کثرت زمانہ ربیع اور خریف میں بوجہ ضعف حرارت ہوا کے ہوتی ہے۔ جو ریاح کہ معدہ اور آنتوں میں
پیدا ہوتے ہیں انکا انجام دو صورتوں سے خالی نہیں ہے۔ یا یہ کہ خارج ہو جائیں یا اندر ہی اندر باقی رہیں۔ پھر اگر ریاح خارج ہوں
اور معدہ کے اوپر کی جانب سے نکلیں منہ کی راہ سے اسکا نام ڈکار ہے۔ اور اگر نیچے سے برآمد ہونا ریاح کا ہو ایسے اخراج ریاح کی
تین چار صورتیں ہیں یا تو بروقت ریح صادر ہونے کے آواز بھی پیدا ہو یا آواز پیدا نہو اگر آواز پیدا ہو یا تو صاف آواز ہو یا آواز کے
ہمراہ قراقر ہو اور پیٹ گڑگڑاتا بھی ہو یا یہ کہ درمیانی حالت ہو۔ بالکل آواز صاف ہو اور نہ زیادہ قراقر ہو۔ اگر صاف آواز ہو یہ بات
معدہ کے خلو اور آنتوں کے خالی ہونے پر اور دونوں کی خشکی پر دلالت کریگی۔ اور جب آواز کے ہمراہ قرقرہ ہوتا ہے اسکا ہونا دلالت
کرتا ہے کہ ریح کے ہمراہ رطوبت بھی ہے۔ درمیانی آواز ایسی حالت پر دلیل ہے کہ خشکی اور رطوبت معدہ اور آنتوں کے بیچ کی حالت ہے
پس یہ بات ریاح غلیظ اور ایسے ریاح سے جو نفخ آور ہیں پیدا ہوگی اور جو کچھ ایسی آواز کے ہمراہ خارج ہوگا آواز اسکی ضعیف ہوگی
کبھی قراقر کی صورت یوں بھی ہوتی ہے کہ براز میں رطوبت ہو اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ریح ہمراہ قرقرہ کے دلالت اسپر کرتی ہے کہ ایسے آدمی کو
گیلا پاخانہ آئیگا۔ براز کا طبعی کیفیت سے الگ خارج ہونا یا کسی داخلی سبب سے ہوتا ہے اور یہ ایک خلط ہے جو آنتوں پر ریزش کرتی ہے
اور یہ ریزش یا تو محض بمراد طبیعت ہوتی ہے جیسے وہ اسہال جسکے ذریعہ سے بحران کسی مرض کا ہوتا ہے اور ایسی ریزش سے نفع پہنچتا ہے
کہ مرض دور ہو جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے۔ یا یہ ریزش خلط کی فقط بیماری کی وجہ سے ہے جیسے وہ ذرب یعنی اسہال دائمی جسمیں دست خل

تازہ گوشت کے غسالہ یعنے دھوون کے آتے مین۔ جو خون براہ دستون کے نکلتا ہو اُسکی چار قسمین ہین ایک تو محض خون کا اخراج جیسے اگر کسی کا کوئی بڑا عضو قطع ہو جائے جیسے ہاتھ یا ٹانگ کے کٹ جانے سے بہت سا خون برآمد ہوتا ہو اور جسقدر خون اب باقی رہتا ہو یعنے بعد اخراج اُس خون کے جو بروقت کٹ جانے ہاتھ یا ٹانگ کے محل قطع سے نکل گیا ہو اور اب وہ مقام مندمل ہو گیا پھر اب جسقدر خون روزانہ پیدا ہوگا چونکہ وہ حصہ خون کا جو غذا مین اسی عضو کے بروقت موجودگی اسی عضو کے خرچ ہوتا تھا اب وہ خون باقی رہیگا اور بچیگا لہذا طبیعت اُسکو بذریعہ اسہال کے دفع کیا کریگی۔ یا جیسے کسیکو خوگیری ریاضت کی تھی اور اُسنے ریاضت کو ترک کر دیا پس جو خون بذریعہ ریاضت کے تحلیل پاتا تھا اب اسکے بدن مین یکجا ہوتا ہو ایسے خون کو بھی طبیعت بذریعہ اسہال کے دفع کرتی اور ایسے خون کا دستون کی راہ سے خارج ہونا بطریق دورہ کے ہوتا ہو۔ دوسری قسم خون کی جو دستون مین برآمد ہوتا ہو وہ ہو جو مشابہ غسالۃ اللحم کے ہو یعنے جیسے گوشت کے دھونے سے گلابی پانی نکلتا ہو اور یہ صورت بسبب ضعف اُس قوت مغیرہ کے ہوتی ہو جو غذا کی صورت جگر مین بطرف خون کے بدلتی ہو۔ تیسری قسم خون کی وہ جو سیاہ براق چمکدار ہو اور یہ خون دستون مین اُسوقت آتا ہو کہ جگر مین تو قوت اتنی ہو کہ خون کا تغیر مناسب طور پر کرتا ہو یعنے غذا سے کیموس سے خون صالح جگر مین بنجاتا ہو۔ مگر وہ خون عام بدن مین بسبب کسی سدہ کے پہونچنے نہین پاتا یعنے ایک ایسا سدہ اُن مجاری اور راہون مین پڑا ہو جن راہون سے پہونچکر جگر کا خون اعضاے بدنی مین پہونچتا ہو اب یہ خون جگر مین باقی رہجاتا ہو پس حرارت جگر کی اسکو جلا دیتی ہو اور جل کے طبیعت سودا کی طرف مائل ہو جاتا ہو لہذا جگر کو اُس سے ایذا پہونچتی ہو تب جگر اُسکو بطرف آنتون کے دفع کرتا ہو اور وہان سے بذریعہ دستون کے خارج ہوتا ہو۔ چوتھی قسم خون کی تھوڑا تھوڑا خون قریب قریب زمانہ مین بار بار براہ دستون کے آنا اور کبھی اچھا آیا اور کبھی خون جامد یعنے خون کی پھٹکیاں سی آئین کبھی خون کے ساتھ مدہ یعنے پیپ سی برآمد ہوئے اور کبھی خراطہ اور پھوک سا خواہ قروح کے چھلکے برآمد ہوسے۔ اور یہ بات خراش امعا وغیرہ سے خواہ بعض آنتون مین قرحہ پڑجانے سے پیدا ہوتی ہو پھر اگر خون کے نکلتے وقت تک بروودت بھی ہو اسکو زحیر یعنے پیچش کہینگے اور اگر اسکے ہمراہ بروودت اور پیچش نہو اُسکا نام ذوسنطاریا ہو۔ ذوسنطاریا جگر سے بھی ہوتا ہو اور کبھی آنتون سے ہوتا ہو اسکو جاننا چاہیے

باب تینتیسوان پیشاب کے اعراض کے بیان مین

جو اعراض پیشاب مین پیدا ہوتے ہین یا گردہ کی وجہ سے ہوتے ہین یا مثانہ کے سبب۔ جو عرض گردہ کی وجہ سے ہوتا ہو تو پیشاب کی کیفیت مین عارض ہوتا ہو یا پیشاب کی مقدار مین مقدار پیشاب کی یہ صورت ہو کہ یا تو زیادہ حد سے پیشاب آئے یا اینکہ بند ہو جائے اور ایک قطرہ پیشاب کا نہ آئے یا اینکہ بدشواری خارج ہوا کرے اور تھوڑی سی دیر اُسکے خروج مین ہوتی ہو پیشاب کی مقدار کی زیادتی یا تو کسی سوء مزاج گرم کی وجہ سے ہوتی ہو جو گردہ کو عارض ہو کہ اُسی حرارت کی وجہ سے گردہ کو حاجت اسکی ہو کہ تمامی رطوبت اور مائیت خون مین جسقدر ہو سب کو وہی گردہ چوس لے اور جذب کر لیا کرے تاکہ اسی ذریعہ سے اپنی موجودہ حرارت کو بجھا لیا کرے اور پھر اُسی مائیت کو بطرف مثانہ کے دفع کردے اور مثانہ مین زیادہ آنے سے پیشاب کی مقدار زیادہ ہو جائے۔ ایسی حرارت جب گردہ مین ہوتی ہو اُسکے ہمراہ پیاس بھی زیادہ لگتی ہو سبب اسکا یہ ہو کہ جگر کو احتیاج ہوتی ہو کہ جو کچھ رطوبت اور مائیت گردہ نے خون کی جذب کر لی ہو اُسکے بدلہ اور طرح کی مائیت خون کو پہونچے لہذا پیاس پیدا ہوکر پانی پینے سے مائیت جگر کو پہونچتی ہو۔ اسی مرض کا نام

ذیابیطس ہی اور یہی سلسلۃ البول بھی ہی - یا کثرت پیشاب کی پیدا ہوتی ہی کسی سوء مزاج بارد سے جو کہ جگر پر غالب ہو کہ اُسکی برودت سے خون کی مائیت زیادہ ہوگی اور پھر اسی زیادہ مائیت کو گردہ جذب کریگا اور بطرف مثانہ کے دفع کریگا اور مثانہ اسکو بذریعہ پیشاب کے باہر دفع کریگا لہذا پیشاب کی مقدار زیادہ ہوگی - اور یہ خرابی بوجہ ضعف اُس قوت ماسکہ کے ہوگی جو گردہ مین ہی اور قوت دافعہ کے شدید اور قوی ہونے سے - پیشاب کا بند ہوجانا یا بسبب شدت قوت ماسکہ کے ہوتا ہی - یا بسبب کسی سدہ کے ہو مجرائے بر بخی مین پڑتا ہی جو مانع پیشاب کی آمد ہی اور یہ سدہ خلط غلیظ یا لزوجت سے پیدا ہوتا ہی - یا بسبب ریگ اور پتھری کے پیشاب بند ہوتا ہی جو مثانہ مین پیدا ہوتی ہی یا کوئی ورم جو مثانہ خواہ گردہ مین تنگی پیدا کرے اور ریگ اور پتھری کی پیدائش خلط غلیظ بلغمی سے ہی اور حرارت قوی اسی خلط کو خشک کردیتی ہی اور اُسمین صلابت اور سختی پتھر کی پیدا کردیتی ہی - یہ سب اسباب اگر ضعیف ہون عسر بول پیدا کرینگے یعنے پیشاب کے آنے مین دشواری ہوگی - جو اعراض کیفیت مین پیشاب کے ظاہر ہوتے ہین وہ یا تو رنگ مین ہوتے ہین کہ مثلاً سیاہ رنگ کا پیشاب ہو اور یہ خرابی یا تو شدت حرارت سے ہوتی ہی اور احتراق یعنے سوختگی مادہ بول سے - یا بوجہ شدت برودت کے پیشاب سیاہ ہوجاتا ہی - یا سپید رنگ کا پیشاب ہو جیسے کہ برودت کی وجہ سے یہی رنگ پیشاب کا ہوجاتا ہی جب سردی ہو - یا پیشاب کی بو مین اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے بدبو اور خراب رائحہ کا پیشاب جو تپون مین ہوتا ہی یعنے وہ تپ جو عفونت سے پیدا ہوئی ہون - جو اعراض پیشاب مین بوجہ مثانہ کے پیدا ہوتے ہین یہ بھی یا تو پیشاب کی مقدار مین یا اُسکی کیفیت مین ہوتے ہین مقدار مین پیشاب یا تو بافراط پیشاب کا نکلنا اور کثرت سے آنا - یا یہ کہ پیشاب بند ہوجائے اور یا دشواری سے آئے - دشواری سے پیشاب کا آنا یا افراط رطوبت مثانہ سے ہوتا ہی یا قوت ماسکہ کے ضعیف ہوجانے سے یا قوت دافعہ کے زیادہ قوی ہونے سے یا زیادہ پانی پینے سے یا مثانہ کے قروح کی وجہ سے جو اُسمین خراش پیدا کرتے ہین جسوقت پیشاب آتا ہی اور جسوقت کہ پیشاب مثانہ سے دفع ہوتا ہی اور اسی لذع کے سبب سے پیشاب کو مثانہ زیادہ خارج کرتا ہی اور اپنے اندر بھرنے نہین دیتا ہی اور اس صورت کے ہمراہ حرقت یعنے سوزش بھی پیشاب مین ہوگی - پیشاب کا بند ہونا خواہ دشواری سے آنا مثانہ کی وجہ سے یا تو بوجہ ضعف قوت دافعہ مثانہ کے ہوگا یا یہ کہ قوت ماسکہ مثانہ کی قوی زیادہ ہو یا کوئی سوء مزاج مثانہ کو ایسا عارض ہو جو اُسمین یبوست زائد اور خشکی پیدا کرے کہ پیشاب کو شکھا دے جیسے کہ بعض اقسام مین تپون کے جو محرقہ ہین یہی صورت پیدا ہوتی ہی - یا کوئی سدہ مثانہ مین پڑجائے اور سدہ یا تو کسی خلط غلیظ سے پڑتا ہی جو مجرائے بول مین لپٹ جاتا ہی یعنے جس راہ سے پیشاب کے مثانہ سے نکاس ہی یا کوئی خون ایسا مثانہ مین بستہ ہوجائے کہ بستگی اُسکی رکاوٹ آمد بول مین پیدا کردے یا کوئی سدہ غلیظ مثانہ مین پڑجائے - یا کوئی گوشت زائد خواہ مسہ کی قسم سے مثانہ مین پیدا ہو اُس جگہ پر جو مجرائے بول ہی - یا اینکہ مثانہ کا مُنھ بند ہوجائے - اور اسکا مُنھ بند ہونا یا خون کی وجہ سے ہوتا ہی یا خشکی زیادہ ایسی مثانہ مین آجائے کہ اُسکو سمیٹ کر اُسکی جسامت کو فراہم کردے اور اجزا مثانہ کے یکجا ہوجائین - جو اعراض کیفیت مین پیشاب کے مثانہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین یا تو پیشاب کی بو مین ہوتے ہین کہ اُسکی بو بگڑ جائے بسبب ایسے قروح مثانہ کے جو متعفن ہون یا کوئی خلط بدبو مثانہ مین ہو اُسکی وجہ سے - یا رنگ پیشاب کا خراب ہوجائے مثلاً سپید خواہ سیاہ ہو اور رنگ کا ہوجائے - قوام مین پیشاب کے خرابی یون ہوتی ہی کہ زیادہ رقیق ہوا کرے خواہ زیادہ گاڑھا اور غلیظ ہوتا ہو جو ہر اصلی مین پیشاب کے خرابی اُسوقت ہوتی ہی جب ریم اور خون سے ملا ہوا برآمد ہو بسبب قروح مثانہ کے یا کوئی ورم

جو مثانہ کا شگافتہ ہوجائے اُسوقت جوہر ذاتی پیشاب کا بوجہ مثانہ کے خراب ہوگا اسکو معلوم کرنا چاہیے۔

باب چونتیسواں اُن امراض کے بیان مین جو حیض نکلنے مین عارض ہوتے ہین

خون حیض کے نکلنے کی یہی عادت براہ طبیعت کے ہی اور جب اپنی طبیعت کی راہ سے اسکا خروج نہین ہوتا ہی اُسکا سبب یا تو اسکی مقدار مین خرابی ہوتی ہی یا اسکی کیفیت بگڑ جاتی ہی۔ مقدار کی خرابی اُسوقت ہوتی ہی جب کہ مقدار مناسب سے زیادہ آتا ہو یا مقدار مناسب سے کم آتا ہو یا کہ آمد اسکی بند ہو جائے پھر کسی طرح آتا ہی نہو۔ زیادہ مقدار مناسب سے آنا اسکا یا بوجہ قوت کے ہو یا بوجہ کثرت مادہ کے ہو یا از طرف عضو معلوم کے ہو۔ قوت کی وجہ سے زیادتی بول ہوتی ہی کہ اگر قوت دافعہ قوی ہو اور قوت ماسکہ یعنی حیض کی روکنے والی قوت ضعیف ہو اور مادہ کی وجہ سے بول زیادہ آتا ہی کہ مقدار مناسب سے زیادہ رقیق اور لطیف ہو۔ یا ایسا مقدار ہی اسکی اتنی زیادہ ہی کہ طبیعت پر اُسکا ٹھہرانا گران باری پیدا کرتا ہی لہذا اُسکو دفع کردیتی ہی۔ عضو معلوم کی وجہ سے کثرت اس طرح ہوتی ہی کہ اگر عضو خاص متخلخل اور ڈھیلا ہو یا جسوقت کہ وہ رگین جو رحم مین ہین اُنکے منھ چوڑے ہو جائین اور کھلجائین اور رحم مین تخلخل پیدا ہو جاتا ہی اور بند ہو جانا خون حیض کا اُن اسباب سے ہوتا ہی جو ضد اور مخالف اسباب کثرت ادرار حیض کے بیان ہوے۔ اور یہ غلیظ ہونا اور قلیل ہونا مادہ خون حیض کا خواہ رگون مین رحم کے تکاثف یعنی تنگی اور سمیٹ پیدا ہونے کہ اُن رگون کے منھ اچھی طرح کشادہ نہین اور یا بند ہو جائین اور ضعف قوت دافعہ کا اور قوت ماسکہ کی شدت۔ خون حیض کا کیفیت مین حال طبیعی سے نکلجانا اس طرح ہوتا ہی کہ اگر رنگ اُسکا سیاہ ہوجائے اور یہ بات زیادہ احتراق آجانے سے پیدا ہوتی ہی اور شدت سے حرارت کے اور خون کا بطرف صفرا دائی خلط کے بدل جانا خواہ بطرف گہری سرخی یا زردی کے بدل جانا۔ اور یہ رنگ غلبہ حرارت پر اور صفرا کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی کہ خون غالب ہوگیا ہی خواہ بطرف پتلے ہونے کے اور سپیدی کے جیسکے اوپر کبھی آتا ہو خون حیض کا بدلجانا اور یہ بات غلبہ رطوبت اور غلبہ بلغم پر دلالت کرتی ہی اسکو جان لینا چاہیے

باب پینتیسواں اُن امراض کے بیان مین جو پسینہ پر وارد ہوتے ہین اور انکے اسباب کا بیان

پسینہ بھی ایک وہی چیز ہی جو براہ طبیعت کے نکلتا ہی جیسے وہ پسینا جو بروقت بحران جیسے کسی مرض کے برآمد ہوتا ہی یا بروقت ریاضت اور محنت مشقت کے نکلتا ہی بشرطیکہ ریاضت حد اعتدال پر ہو اور حمام مین جو پسینا برآمد ہوتا ہی۔ اور ان سب اوقات مین جسکا مزاج زیادہ گرم ہو اور اعضاے باطنی اُسکے قوی ہون اُسکو پسینا زائد آئیگا اور ایک قسم کا پسینا مجرا سے طبیعی سے خارج ہوتا ہی اور یہ وہ پسینا ہی جو گوشت کے گھلنے سے آتا ہی ایسے پسینہ سے فقط وہی چیز نکلجاتی ہی جس سے بدن کو نفع ملتا تھا۔ کبھی پسینہ نفع اور ضرر کے درمیانی حالت مین ہوتا ہی جیسے وہ پسینہ جو با فراط ریاضت کرنے سے برآمد ہوتا ہی کہ ایسی ریاضت سے بھی نافع اور غیر نافع دونون طرح کی چیزین خارج ہو جاتی ہین۔ پسینہ کا حال طبیعی سے خارج ہو جانا یا براہ کیفیت کے ہوتا ہی یا بنظر کمیت اور مقدار کے۔ مقدار مین خارج از حد طبیعت کے ہونا یا تو بسبب کثرت مقدار کے ہوگا اور یہ بات کثرت رطوبت بدن پر دلالت کریگی یا رقت پر رطوبت کے یعنے جو رطوبت بدن مین ہی وہ رقیق زیادہ ہی کہ پسینہ بن جاتی ہی یا مسام کی کشادگی اور ڈھیلے ہونے پر دلالت کریگی۔ خواہ قوت دافعہ کی شدت پر دلالت کریگی۔ مقدار مین کمی اگر پسینہ کی بنظر مقدار طبیعی کے ہو یہ کمی اُن اسباب سے ہوگی جو ضد اور مخالف اسباب کثرت عرق کے ہین میری مراد اُن اضداد سے یہ ہی کہ رطوبت کی کمی خواہ اسکی رطوبت مین

خشکی آجائے یا اسکا خلیظ اور گاڑھا ہونا خواہ مسامات کی تنگی یہ اسباب کمی عرق کے ہیں۔ پسینہ کا حال طبیعی سے براہ کیفیت کے جدا ہوجانا یا تو رنگ میں ہوگا جیسے سرخ پسینا جو خون کے خلط پر دلیل ہوتا ہے اور زرد پسینا صفرا کی دلیل ہے۔ خواہ رائحہ اور بو پسینہ کی خارج طبیعی رائحہ سے جیسے بدبو پسینہ جو عفونت اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے اسکو جان لینا چاہیے۔

باب چھبیسواں بیان میں استفراغات غیر طبیعی کے جو طبیعت سے خارج ہیں

جو استفراغات یعنی بدن سے خارج ہونے والی چیزیں ایسی ہیں کہ اسکا برآمد ہونا مجرائے طبیعی سے خارج ہے انکی مجملی جنس خون کا نکلنا ہے مراد یہ ہے کہ جو خون بدون کسی تدبیر کے از خود بدن سے برآمد ہو وہی استفراغ خارج از حد طبع ہوگا بشرطیکہ اسکا خروج براہ طبیعت نہو جیسے نکسیر کا خون برآمد ہونا۔ خون کا نکلنا تین اسباب میں کسی ایک سبب سے ہوتا ہے یا براہ قوت بدن کے۔ دوسرا سبب مادہ ہے تیسرا سبب آلہ ہے یعنی عضو کہ جس سے خون نکلتا ہے۔ قوت کی وجہ سے خون یوں نکلتا ہے کہ اگر قوت دافعہ بدن کی زیادہ قوی ہو اور قوت ماسکہ نہایت درجہ ضعیف ہو۔ اور مادہ کی وجہ سے خون کا نکلنا اس طرح ہوتا ہے کہ یا تو مادہ کثیر ہوکہ رگوں کو بھردے اور ان میں تمدد اور کشش پیدا کرے یہاں تک کہ رگیں کھل جائیں۔ یا کیفیت مادہ خون کی ایسی تیز اور باحدت ہوکہ رگوں کو کھا کے جاتی ہو اور شگافتہ کی حد پر پہنچی ہو۔ آلہ کے سبب سے خون کا خروج اس طرح سے ہوگا کہ آلہ یعنی عضو خاص میں صلابت اور سختی زیادہ ہو یہانتک کہ رگ شگافتہ ہوجائے اسلیے کہ رگیں برداشت خون رکے کھنچنے کی بوجہ سختی کے نہیں رکھتی ہوں۔ جو قسم طول اور عرض میں رگوں کے کھچ جانے سے ہے اسکا پیدا ہونا کسی خارجی سبب سے ہوتا ہے یا سبب داخلی اور اندرونی بدن سے ہوتا ہے۔ داخلی سبب تو یہی ہے کہ مادہ خون کا اتنا زیادہ ہو کہ تمدد پیدا کرے اسقدر کہ رگ شگافتہ ہوجائے بسبب مادہ کی گرانی اور بوجھ کے اور بسبب نرمی اسی آلہ کے یعنی رگ مذکور کی جیسے الشداع اور شگافتہ ہونے کی کیفیت باسانی پیدا ہوتی ہے۔ خارجی سبب جیسے سقطہ اور ضربہ یعنی گر پڑنا خواہ اور طرح کی چوٹ لگنی خواہ زخم لگ جانا اور کھینچا جانا ایسی یہی سب وہ امور تھے جنکے بیان کا ارادہ ہمنے اس باب میں کیا تھا منجملہ اسباب ان اعراض کے جو بدن سے خارج ہونے والی چیزیں ہیں اور اب یہ آخری کلام ہمارا ان امور میں ہے جو اعراض اسباب کے ہیں اور اسی جگہ ہم اس بیان کو ترک کرتے ہیں اور اسکے بعد اب ہم ذکر ان دلائل اور علامات کا شروع کرتے ہیں جو تمامی علل اور امراض پر دلالت کرتے ہیں تاکہ ہمارا بیان امور خارج از طبیعت کا پورا اور تمام ہوجائے اور واضح بھی ہو۔ خدا سے ہمارا سوال ہے کہ وہ اعانت ہماری کرے اسپر کہ جو کچھ ہمنے بیان کرنے کا قصد کیا ہے وہ تمام کو پہونچے اسلیے وہی تو ایسا کرتا ہے کہ جو کچھ چاہتا ہے اسکے تمام کرنے پر قادر ہے۔ اور اسی کی اعانت ہمکو پسند اور کافی ہے اور وہی خدا بہترین وکیل ہے جسکے سپردگی میں سب چیزیں درست اور برجا رہتی ہیں مقالہ ساتواں جزء اول کامل الصناعہ طبی کا جو مشہور بنام ملکی ہے جسکی تالیف علی بن عباس مجوسی نے کی ہے جو شاگرد ہے ابو موسی ماہر بن سیار کا اور یہ مقالہ متضمن اور شامل ہے کلام پر شناخت ان دلائل کے جو عام ہیں اور تمامی امراض اور علل کو شامل ہیں اور اس مقالہ میں اٹھارہ باب ہیں (۱) مجملی بیان دلائل کا اور انکی قسمت بطریق اجمال (۲) مجملی بیان نبض کا (۳) اجناس اور اصناف نبض کا بیان اور نبض کی کیفیات کا بیان (۴) جو اسباب ہر ایک صنف نبض کے پیدا کرتے ہیں (۵) نبض کا تغیر جو ان امور سے ہوتا ہے کہ جو طبیعی نہیں ہیں (۶) نبض کا تغیر ان امور سے جو خارج طبیعت سے ہیں (۷) بیان تغیر نبض کا ان اسباب سے جو قوت پر گرانی پیدا کرتے ہیں (۸) بیان اس نبض کا جو انواع اور اقسام کے ورم پر دلالت کرتی ہے (۹) بیان اس نبض کا جو علل دماغی پر دلالت کرتی ہے (۱۰) اس نبض کا بیان جو آلات تنفس کے امراض پر دلالت کرتی ہے (۱۱)

اُس حس کا بیان جو اعضاے غذا کے امراض پر دلالت کرتی ہے (۱۲) بول یعنے پیشاب سے استدلال کرنے کا بیان اُن امراض اور علل پر جو
بدن مین پیدا ہوتے ہین (۱۳) کیفیت استدلال کی پیشاب سے اُس چیز پر جو بدن مین پیدا ہوتے ہین اور تقسیم بول کی اُسکے رنگ کے
اصناف سے اور جس پر وہ دلالت کرتا ہے (۱۴) قوام بول کا بیان اور جس پر قوام پیشاب کا دلالت کرتا ہے (۱۵) جو ثقل اور دُرد تہ نشین بول مین
ہوتا ہے اور جس پر وہ تہ نشین چیز کی دلالت ہے اُسکا بیان ہے (۱۶) براز کا بیان اور استدلال براز سے اُن چیزوں پر جو بدن مین پیدا ہوتی ہین
(۱۷) استدلال نفث اور بصاق یعنے کھکھار اور تھوک سے (۱۸) پسینہ سے استدلال اُس چیز پر جو بدن مین حادث ہوتی ہے

باب پہلا مجملی بیان اُن دلائل کا جو امراض پر دلالت کرتے ہین اور اُنکی تقسیم بطرف اقسام کے

ہمنے ہر ایک مرض کا اور اُن اسباب کا حال جو انھین اعراض کے پیدا کرنے والے ہین بیان کر دیا اور امراض وہی امور ہین جو ان اعراض کو
پیدا کرتے ہین اور یہ بیان اُس باب مین ہم نے کیا ہے جسکا نام ہمنے علم اسباب اعراض رکھا ہے - اور اب ہم اس مقالہ مین ہر ایک علل اور
امراض کو ساتھ اعراض تابعہ امراض کے بیان کرتے ہین اور یہ وہی امور ہین جنسے استدلال انھین امراض پر کیا جاتا ہے - اور اس
بیان کا نام علم دلائل ہے - ہم کہتے ہین کہ دلائل کے اجناس مین سے بعض وہ امور ہین جو صحت پر دلالت کرتے ہین اور بعض ایسے امور ہین
جو مرض پر دلالت کرتے ہین اور کچھ ایسے امور بھی ہین جو حالت ثالثہ یعنے درمیانی حالت پر جو صحت اور مرض کے بیچ مین ہے اُسپر
دلالت کرتے ہیں - پھر ہر ایک قسم دلائل کے یا تو ایسی حالت پر دلالت کرتی ہے جو گذر چکی ہو اور اب وہ حالت موجود نہو اور ایسی دلیل کو
تذکرہ کہتے ہیں یعنے گذشتہ امور کی یاد دلانے والی ہے - یا وہ دلیل کسی حالت موجودہ پر دلالت کرے اُسکا نام ہے وجود پر جو اسوقت
بدن مین موجود ہو اور ایسی دلیل کو دالہ کہتے ہین - یا کوئی دلیل ایسی ہو جو آئندہ ہونے والے مرض پر دلالت کرے اور اسکا نام
منذرہ ہے یعنے آئندہ کسی مرض کے پیدا ہونے سے خوف دلانے والی ہے - اور تقدمۃ المعرفۃ بھی اسی کو کہتے ہین یعنی پیشین بینی کا
ذریعہ یہی دلیل ہوتی ہے - یہ تینون قسم کے دلائل بعض انمین سے تمام ہوتے ہین میری مراد عام دلائل سے یہ ہے کہ تمامی حالات
بدن پر دلالت کرتے ہین - اور بعض ایسے دلائل ہین جو کسی خاص حالت پر دلالت کرتے ہین یعنی کسی حالت پر کرتے ہین اور کسی
حال پر دلالت نہین کرتے ہین اور ہم پہلے عام دلائل کا بیان کرتے ہین اسلیے کہ یہی عام دلائل کا جاننا زیادہ تر مناسب اُس شخص کو ہے
جو محتاج ہو کہ ارادہ شناخت امراض اور علل کا کرے خصوصاً حمیات یعنے تپون کی شناخت کے دلائل جنکا بیان ہمنے جملہ
امراض کے بیان پر مقدم کر دیا ہے - ہم کہتے ہین کہ عام دلائل وہی ہین جو اُن افعال عام سے ماخوذ ہون جنسے قوام بدن کا ہے اسلیے
کہ صحت اور مرض دونون کا قوام اور دونون کی پایداری انھین افعال سے ہوتی ہے اسکی وجہ سے کہ صحت پر استدلال اسی طرح کیا جاتا ہے کہ
افعال بدنی سب اچھے ہون - اور امراض پر استدلال اسی طرح سے کرتے ہین کہ افعال بدنی خراب ہون افعال کی اچھائی اور خرابی کی یہی
وجہ ہے کہ اعضاے بدنی صحیح ہون خواہ اعضاے بدنی مین خراب حالی آجائے - اور اعضا کی صحت خواہ اُنکی خراب حالی فقط اخلاط کے
اعتدال سے ہوتی ہے اور اخلاط کے اعتدال کے بگڑ جانے سے - افعال عام جو دلائل عام سے ماخوذ ہین یہ وہی افعال قوت ہاے
حیوانی اور قواے طبیعی کے افعال ہین اسلیے کہ انھین افعال سے قوام بدن کا ہے اور انھین افعال سے بدن بجاے خود ثابت اور
برقرار رہتا ہے - اور اسکی وجہ یہ ہے کہ بسبب صحت قواے حیوانی کے حرارت غریزی بدن کی برقرار رہتی ہے اور یہ وہی حرارت ہے جس سے
زندگی حیوان کی متعلق ہے اور اسی کے فساد اور خرابی سے موت واقع ہوتی ہے اور اسی کے معتدل رہنے سے آدمی کی صحت ہوتی ہے

اور اسی کے اعتدال سے خارج ہونے سے بیماری پیدا ہوتی ہے- اور قوی طبیعیہ سے قوام اخلاط چہارگانہ کا درست رہتا ہے جس سے
مدد عام اعضاے جسمانی کو ملتی ہے پس اعضا سے قوام اعضا کا اور اُنکی ہیئت پر حالت طبیعت باقی رہتی ہے جس طرح اسکو پہلے اور مقامات پر
اسی کتاب کے بیان کر دیا ہے- اور جب حال ان چیزون کا ایسا ہی تھا جو ہم کہہ رہے ہین پس بہت اچھا کام اوائل اور پچھلے علماء اطبا نے
کیا ہے کہ بہت سے احوال صحت اور مرض پر استدلال کرنا انھین دونون قوتون کی نظر سے مقرر کیا یعنے قوت حیوانی اور طبیعی پر افعال
قوت حیوانی سے استدلال صحت قوت پر اور ضعف پر قوت کے اُنھون نے کیا اور حرارت غریزی کے اعتدال پر اور اسکے اعتدال سے خارج
ہونے پر اور اُن امور پر جنکو ہر ایک امر طبیعی بدن مین پیدا کرتی ہے اور جنکو وہ امور بدن مین پیدا کرتے ہین جو امور طبیعی نہین اور
جو امور کہ خارج از طبیعت ہین اور بدن مین کچھ پھیر پھیر پیدا کرتے ہین اُنپر بھی استدلال قواے حیوانی کے افعال سے کیا اور قلب مین جو فعل
قواے حیوانی کا ہے اُسپر بھی استدلال انھین سے کیا کہ وہ قلب مبدل اسی قوت حیوانی کا ہے- اور شناخت افعال ان قواے حیوانی کی
حرکت سے اُن رگون کے ہوتی ہے جو متحرک ہین ایسی حرکت سے جو مساوی قلب کی حرکت کے ہے اور اسی استدلال کا نام علم نبض ہے-
اور قواے طبیعیہ کے افعال سے استدلال خلط چہارگانہ کے اعتدال پر کیا اور اُنکے اعتدال سے خارج ہونے پر اور اخلاط کے
اختلاف احوال پر جو حالت صحت اور مرض مین مختلف ہوتا ہے اور یہ حالات جیسے نضج اور پختگی اخلاط کی جو ساکن رگون مین ہوتی ہے
خواہ عدم نضج و ناپختگی جو آلات تنفس مین پیدا ہوتی ہے اور نفس کا برقرار ہونا خواہ نہونا- اور ان سب امور پر استدلال بذریعہ اُن چیزون کے
ہوتا ہے جو بدن سے نکلتی ہین جیسے پیشاب وغیرہ- جو نضج رگون ساکن مین ہوتا ہے خواہ نہین ہوتا اُسکی شناخت تو پیشاب کے
حال سے ہوتی ہے وہ پیشاب جو مائیت خون کی ہے- اور جو نضج معدہ اور آنتون مین ہوتا اُسکا حال براز سے پہچانا جاتا ہے جو فضلہ اُسی
غذا کا ہے جو معدہ مین پہونچتی ہے- اور جو نضج خواہ عدم نضج آلات تنفس مین ہوتا ہے اُسکا حال کھنکھار اور تھوک سے پہچانا جاتا ہے وہ تھوک
اور کھنکھار جو فضلہ اُس غذا کا ہے جو آلات تنفس کی غذا ہے کبھی پسینہ سے بھی استدلال اوپر اس نضج کے کیا جاتا ہے جو تمام بدن مین
ہوتا ہے مگر یہ استدلال اسقدر عام اور شامل نہین ہے جو تمامی اعضا کے نضج کو شامل ہو اسلیے کہ پسینہ ایک لطیف فضلہ ہے جسکو طبیعت اعضا کی
بطرف ظاہر بدن کے دفع کرتی ہے اور مسامات سے جلد کے اُسے خارج کر دیتی ہے- سب تمہیدی مضامین درست ہو چکے اب مناسب ہے
کہ ہم ہر جنس کو ان دلائل کی اجناس سے اور انکے اصناف کو بیان کرین اور اُسکو بیان کرین جو اختلاف احوال بدن کا صحت اور مرض مین
انسے ہوتا ہے اور اُس حالت کا اختلاف جو یہ صحت ہے اور یہ مرض اور شروع اس بیان کا ہم علم نبض سے کرتے ہین اسلیے کہ نبض کا جاننا
اشرف علم دلائل کے علوم مین ہے اور اسکا نفع عظیم ہے اور دلالت اسکی تمامی احوال بدن پر اشرف ہے-

باب دوسرا اجمالی بیان علم نبض کا اور کیفیت نبض سے استدلال کرنے کی

مین کہتا ہون کہ علم نبض کا بہت دشوار ہے اور شناخت اسکی ہو جانی نہایت مشکل ہے اور اسکی تین وجہ اور تین سبب ہین- ایک تو
یہ کہ آدمی کو آسان نہین ہے کہ نبض پر ہاتھ رکھتے ہی ایسی مہارت بہم پہونچے کہ تھوڑے سے تغیر کو جو نبض مین ہو پہچان سکے- دوسرے
یہ اشکال ہے کہ طبیعت کو ہر وقت ہاتھ رکھنے کے نبض پر یعنے جہان رگ چل رہی ہو حاجت ہے کہ جملہ اقسام حرکات اور تغیرات کو نبض کے تھوڑے سے
زمانہ مین سب یاد آجائے اور یہ سب دس اقسام ہین- تیسرے مشکل یہ ہے کہ نبضات عروق یعنے رگون کے چلنے اور حرکت کرنے سے کوئی
شبیہ اور اجسام مین نہین ہے جس سے تشبیہ پوری دے کر اسکی ہر ایک جنبش کی مثال سمجھائی جائے اور نہ کوئی مثال ایسی ہو سکتی ہے

جس سے ہر ایک متعلم اور سیکھنے والے کو قیاس کرنے کا طریقہ بتلایا جائے - اور اسی وجہ سے طبیب پر واجب ہے کہ اسکی مشق ہمیشہ کرتا رہے
کہ جنبندہ رگوں پر اپنا ہاتھ رکھے اور خوب توجہ کرے کہ مثالیں بہم پہونچائے اور سمجھا کرے تا اینکہ اسپر کوئی قسم نبض کی جو آئندہ ہم بیان
کرینگے ہر نبض کے ملاحظے کے وقت مخفی نہ رہے اور خوب طرح سے دسوں قسم کو جو فصل علی نبض کی ہیں دل میں یاد کر لیا کرے جنکو ہم اسی
مقالہ میں بیان کرینگے بعد ازانکہ ماہیت نبض اور کیفیت دھڑکنے اور ہلنے شریان کی ہم بیان کریں - اب ہم کہتے ہیں کہ نبض ایک حرکت
مکانی ہے یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلنے کی حرکت ہے اور اسی حرکت سے قلب اور شرائین یعنے ہلنے والی رگیں متحرک ہوتی ہیں اسطرح پر
کہ پھیلتی ہیں اور سمٹتی ہیں تاکہ حرارت غریزی اپنے اعتدال پر محفوظ رہے اور روح حیوانی زیادہ ہوتی رہے اور اس سے روح نفسانی
پیدا ہوا کرے - حرارت غریزی کی حفاظت اسطرح سے ہوتی ہے کہ سرد ہوا باہر سے اندر جسم کے داخل ہوتی ہے بذریعہ انبساط یعنی پھیلنے
قلب اور رگوں کے اور اسی ہوا سے ترویح یعنے ہوا دہی حاصل ہوتی ہے اور حرارت اندرونی کی گرمی کم ہو جاتی ہے - اور جو بخار دخانی [illegible]
قلب پر موجود ہوتا ہے بذریعہ انقباض کے اسکا اخراج ہو جاتا ہے اسکے نکلنے سے بھی حرارت اندرونی میں تعدیل پیدا ہوتی ہے - انبساط
یعنے پھیلنا اور کشادہ ہونا اس جگہ اس حرکت کو کہتے ہیں جس سے قلب اور جنبندہ رگیں اپنے مرکز یعنے جاے قرار دوامی سے بطرف
خارج کے آتی ہیں یعنے جو اصلی جگہ قلب اور شرائین کی ہے اسسے بیرون جسم کی طرف ابھرنے کو انبساط کہتے ہیں - اور انقباض وہ حرکت ہے
کہ جس سے قلب اور شرائین ابھرنے کے بعد پھر اپنے مرکز اور اصلی جگہ کو پلٹ جائیں - اسکا حال تو ہمنے مشرح اور مفصل اس مقام پر
بیان کر دیا ہے جس مقام پر ہمنے قواے حیوانی کا ذکر کیا ہے اور وہی گذشتہ بیان ہمارا ایسا ہے جسمین کفایت ہے - اوائل یعنے پچھلے زمانہ
طبیبوں نے اسی نبض کی ایک اور تعریف کی ہے جو تعریف امر جوہری اور ذاتی نبض کی نہیں ہو سکتی ہے اور وہ تعریف یہ ہے کہ نبض ایک ایسا
رسول ہے یعنے بھیجا ہوا طبیعت کا یا فرستادہ خدا ہے جو کبھی جھوٹ نہیں بولتا - اور نبض ایک منادی آخر سے ہے یعنے گونگا ڈھنڈھورا ہے جو
پوشیدہ امور کی خبر رسانی کرتا ہے بذریعہ اپنی حرکات کے اضداد ظاہری کو - یعنے جو چیزیں آپسمین ایک دوسرے سے مخالف ہیں انکے
حرکت دینے سے پوشیدہ امور پر نبض اطلاع دیتی ہے - قلب اور متحرک رگیں سب کی سب ایک ہی طرح کی حرکت بمثال واحد اور زمانہ واحد میں
حرکت کرتی ہیں اس کلام سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کی حرکت آپسمین ایک دوسری سے برابر ہے ایسا نہیں ہے کہ انکے زمانہ حرکت اور دیگر امور جنس
حرکت متصف ہی مختلف ہوں - اور ایسا اتحاد ان سب کی حرکت میں ہے کہ ایک کی حرکت پر دوسری کی حرکت کو قیاس کر سکتے ہیں مترجم
مراد یہ ہے کہ اگر ایک رگ کی حرکت ہمکو بذریعہ چھونے کے معلوم ہو سب کی حرکت ہمکو معلوم ہو جائیگی جیسے اگر دس آدمی کسی جنتری کے بجانے کا
تال دیتے ہوں انمین سے ہر ایک کی تالی برابر بجتی ہے اور ہر ایک کی تال سے وہی ایک ٹھیکہ اور تال درست پڑتا ہے جو کہ بجانے والا بجا رہا ہے
اور خالی اور سم ہر ایک کا سب ایک ہی پڑتا ہے ستار خانی ٹھیکہ ہو خواہ روپک اور برم خواہ جھپ اسی طرح قلب اور رگوں کی حرکت ہے گویا ہر ایک
رگ اپنی رگ سے قلب کی حرکت کا تال دے رہی ہے متن اسی جہت سے ہم دل کی حرکت کی کیفیت رگوں کی حرکت سے پہچان لیتے ہیں
جس رگ کی دھمک پر ہاتھ رکھیں - اور رگوں کی دھمک معلوم کرنے کی حاجت ہمکو اسی وجہ سے ہے کہ ہم اسی قوت حیوانی کو دریافت کریں
جو قلب میں ہے - پھر چونکہ تمام جنبندہ رگوں کی حرکت در حقیقت ہمکو دریافت نہیں ہو سکتی اور جتنے قسم کے شرائین بدن میں ہیں ان سب کی
حرکت پوری پوری ہمکو تین سبب سے معلوم نہیں ہو سکتی - ایک سبب تو یہ ہے کہ بعض شریان عمق بدن میں یعنے بہت گہری جگہ پر بدن کے
جیسے وہ شریان جو پشت پر واقع ہے کہ وہ زیادہ اندر ڈوبی ہوئی ہے - اور کوئی شریان گوشت کے اندر زیادہ چھپی ہوئی ہے جیسے [illegible]

جوران سکے اندر دلی رخ مین ہی - اور بعض شریان کسی ہڈی سے چھپی ہوئی اور پوشیدہ ہی جیسے وہ شریان جو سینہ مین واقع ہی کہ یہ سب ایسی
رگیں ہین کہ انکی حرکت چھونے سے بخوبی ظاہر نہیں ہوتی جب تک بدن اپنی طبیعی اور اصلی حالت پر ہی کہ اسکا گوشت پورا اور درست ہی
کم نہین ہوا ہی ہان اگر بدن لاغر ہوجائے اور گوشت بدن کی آجائے اسوقت یہ رگین بھی نمایان ہوجاتی ہین - دوسرا سبب یہ ہی کہ بعض
شریان قلب سے دور مقام پر واقع ہین انکی حرکت بھی ہر ایک وقت بخوبی ظاہر نہین ہوتی ہی اور پوری پوری معلوم نہین ہوسکتی جیسے
وہ رگ جو پاشنہ پر پانون کے ہی خواہ وہ رگ جو قدم مین ہی - تیسرا سبب یہ ہی کہ بعض رگون کی وضع اور نہاد ٹھیک اور درست ایسی نہین کہ
اسپر چارون انگلیان جمکر نباض دیکھ سکے جیسے وہ رگ جہندہ جو کان کے پیچھے دھمکتی ہی - پھر جب رگون کی یہ کیفیت ہوئی اب ہمکو لازم ہی
کہ نبض دیکھنے کا وہ مقام اختیار کرین جو برخلاف اسکے ہو میری مراد اس سے وہ مقام ہی جو رگ کسی ایسے عضو مین ہو کہ وہ عضو
گوشت سے بھی خالی ہو اور اسکا مقام بھی قلب سے زیادہ دور نہو اور اسکی رگ جہندہ کی وضع بھی نادرست نہو یعنی چارون انگلیان
نباض کی اس رگ پر درست بیٹھ سکین انھین اسباب پر نظر کرکے قدماے اطبا نے نبض دیکھنے کا وہ مقام تجویز کیا جو دونون
ہاتھ کی کلائیون مین دو رگین ہین انکو دیکھتے ہین - اسلیے کہ انکے چھونے مین سہولت بھی اور موافق اور پسندیدہ بھی ہی کہ انھین کو ہاتھ سے
چھوئین - سہولت تو اسوجہ سے ہی کہ دونون کلائیون مین گوشت بہت کم ہی اور شریان ان دونون کی بخوبی نمایان ہی (حتے کہ بعض
آدمیون کے بدن مین آنکھ سے بھی اسکی حرکت نظر آتی ہی خصوصاً گٹے کے پاس) اور مناسب انکا دیکھنا اسوجہ سے ہی کہ انکی جگہ
زیادہ دور قلب سے نہین ہی جیسے دونون پاشنہ پا کو قلب سے دوری ہی اور وضع اور نہاد ان دونون کی یعنے کلائیون کی رگون کی
بھی سیدھی اور درست ہی کہ چارون انگلیون سے انکو چھو سکتے ہین - اجمل اور خوبتر ہونا اس رگ کے چھونے اور مس کرنے کا نسبت
جملہ شرائین کے اسواسطے ہی کہ طبیعت کو بروقت اسکے چھونے کے کسی ایسی عضو کے کھولنے کی حاجت نہین ہی جسکے پوشیدہ کرنے کی
بنظر شرم اور حیا کے حاجت ہی اسلیے کہ بعض عضو کا کھولنا قبیح اور بدنما ہی خصوصاً عورات پردہ نشین خواہ بے پردہ دونون کو ناگوار ہی
رگون کی نبض کا ادراک چار انگلیون کو مقام نبض پر رکھنے سے ہوتا ہی جو کلائی کی رگ ہی اور اس رگ کے طول مین چارون انگلیون کو
رکھنا چاہیے اور شرط یہ ہی کہ بروقت معائنہ نبض کے بدن اسکا جسکی نبض دیکھی جا رہی ہی نہ چت ہو اور نہ پٹ (بلکہ اس طرح پر ہو
کہ انگوٹھا ہاتھ کا اوپر اور چھوٹی انگلی نیچے بطرف زمین کے رخ کے ہوئے جیسے خلقت اصلی اسکی ہوئی ہی) چارون انگلیان رکھنے کی کیفیت
ہر نبض پر جداگانہ ہوتی ہی بعض کے ہاتھ کی نبض خوب دباکر اور چارون انگلیان گڑوکر دیکھنی چاہیے اور یہ کیفیت نبض قوی کے دیکھنے کی ہی
اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جب انگلیون کے نیچے نبض کی رگ خوب دبے گی اور در اصل وہ نبض قوی ہی نباض کی انگلیون کو اٹھائیگی اور بٹھاتی ہوئی
معلوم ہوگی ایسا گمان ہوگا کہ نباض کی انگلیان اٹھی آتی ہین - اور اسی طرح جسکی کلائی پر گوشت ہو جسکو بھری بھری کلائی کہتے ہین اور
گوشت اسپر زیادہ ہو اسکی نبض بھی خوب انگلیان گڑوکر دیکھنی چاہیے تاکہ انگلیان نباض کی حرکت شریان کو اچھی طرح دریافت کرسکین
اور بعض کی نبض یون دیکھنی چاہیے کہ بہت سبکی سے نباض اپنی انگلیان اسکی شریان پر رکھے اور اسقدر ڈھیلا ہاتھ نبض کی گرفت مین
رہے جسکو کہین کہ ہاتھ بہا بہا پھرتا ہی اور یہ طریقہ ضعیف نبض کے معائنہ کا ہی اور اسکی نبض کا جسکی کلائی پتلی اور نازک ہو اور بہت کم
گوشت اسمین ہو کہ پھر احتیاج انگلیان زیادہ دبانے کی نباض کو نہین ہی اسلیے کہ ایسے آدمی کی رگ نمایان اور کھلی ہوئی ہوتی ہی - اور
بعض قسم کی نبض کے ملاحظہ مین درمیانی کیفیت انگلیون کے رکھنے کی ہی نہ زیادہ گڑونا چاہیے اور نہ زیادہ سبکی سے انگلیان رکھنی چاہیے

اور اس طرح سے نبض معتدل کا دیکھنا سہل ہے جو قوت اور ضعف میں خواہ کلانی کی فربہی اور لاغری میں درمیانی کیفیت پر ہو

باب تیسرا اجناس نبض اور نبض کی کیفیات اور اُسکے اصناف کے بیان میں

احوال نبض کا اختلاف بہت طرح سے ہوتا ہے بقدر اختلاف قوت محرکہ کے جو قوت کہ نبض کو حرکت دے رہی ہے اور بقدر اختلاف حرارت غریزی کے اور بطبق اختلاف شریان کے اور نیز بنظر اختلاف اُس خون کے جو اسی شریان میں بھرا ہوا ہے اور روح کا اختلاف جو اسی خون میں شریان کے ہے اگر سب امور اپنے اصلی اور طبیعی حالت پر ہوں تب بھی اور اگر خارج حالت طبیعی سے ہوں تب بھی بڑا اختلاف نبض میں ہوتا ہے۔ اور اول اطبا نے اس اختلاف کا حصر اس جنسوں میں کیا ہے (۱) جنس وہ ہے جو مقدار انبساط اور کشادگی نبض میں مختلف ہوتی ہے (۲) جنس وہ ہے جو زمانہ حرکت میں لی گئی ہے (۳) جنس قوت میں نبض کے ہے (۴) قوام جرم شریان یعنے رگ کے اجزاے جسمی کی نظر سے (۵) جنس بنظر اُن چیزوں کے جنپر یہ رگ از قسم خون وغیرہ کے شامل ہے (۶) کیفیت جرم شریان کی (۷) وقت سکون یعنے وہ زمانہ جسمیں حرکت نبض ٹھہر کر پھر حرکت کرتی ہے (۸) زمانہ حرکات کا اور زمانہ فترات یعنے حرکت سے خالی رہنے کا جسکی موسیقی کی اصطلاح میں خالی دینا بولتے ہیں (۹) خاصیت کمیت اور مقدار کی راہ سے (۱۰) شمار نبضات کا یعنی کہ مرتبہ نبض چلتی ہے۔ مقدار انبساط سے جو نبض کی جنس لی گئی ہے اُسکی رو سے تقسیم نبض کی عظیم اور صغیر اور معتدل کی طرف ہوتی ہے اور طویل اور قصیر اور معتدل اور عریض اور دقیق اور معتدل اور شاخص یعنے اونچی اور غائر یعنے نیچی اور ڈوبی ہوئی اور معتدل اتنے اقسام جنس انبساط نبض کے ہیں۔ اسکا بیان یہ ہے کہ چونکہ شریان بھی ایک جسم ہے اور ہر ایک جسم میں طول اور عرض اور عمق ہوتا ہے لہذا اگر نبض کی حرکت پوری پوری اپنے تینوں قطر میں ہوگی اُسکو عظیم کہینگے۔ اور اگر نبض کا انبساط اور پھیلاؤ تینوں قطر میں یعنے طول اور عرض اور عمق میں اپنے ہر ایک قطر سے کم ہوگا اسکو صغیر کہینگے اور ایسے وقت نبض نیچے اپنے مرکز اور جاے قرار اصلی سے قریب رہیگی۔ اور اگر انبساط نبض کا اپنے تینوں قطر کی راہ سے درمیانی حالت پر ہو یعنے نہ زیادہ ہو اور نہ بہت کم پھیلے اُسکو عظیم اور صغیر کے درمیان میں معتدل کہینگے۔ اور اگر انبساط اور پھیلاؤ نبض کا قطر طول میں بہ نسبت عرض اور عمق کے زیادہ ہوگا اور یہ بات اُسوقت ہوگی جب نباض کی چار اُنگلیوں سے حرکت نبض کی طول میں زیادہ محسوس ہو ایسی نبض کو طویل کہینگے اور اگر انبساط نبض کا چار اُنگلیوں سے کم مساحت میں ہو ایسی نبض کو قصیر کہتے ہیں۔ اور اگر انبساط اُسکا طول میں چار اُنگلیوں کے برابر ہو اُسکو طویل اور قصیر کے معتدل کہینگے۔ اور اگر اُسکا انبساط اور پھیلاؤ عرض میں زیادہ ہو اُسکو عریض کہتے ہیں اور یہ اُسوقت معلوم ہوتا ہے کہ نباض کی اُنگلیوں کے پوروں کے عرض سے نبض کا عرض بڑھکر تجاوز کر جاے اور اگر انبساط نبض کا نباض کی اُنگلیوں کے پوروں کے کنارہ سے کم ہو اُسکو دقیق کہتے ہیں اور اگر اُسکا انبساط عرض میں پوروں کے عرض سے برابر ہو اُسکو معتدل قطر عرض میں کہینگے یعنی رقیق اور عریض کے بیچ میں معتدل ہے۔ اگر پھیلاؤ اور انبساط نبض کا علو یعنے اُبھار میں بلند ہو اُسکو شاخص کہتے ہیں اگر شریان مشابہ عالی کے ہو۔ اور اگر اپنے مرکز اور جاے قرار اصلی سے نیچے اور پست اُبھرنے میں ہو بلکہ قریب اپنے مرکز کے اُنچائی میں رہے اسکو غائر یعنے ڈوبی ہوئی نبض کہینگے۔ اور اگر نہایت بلند ہے اور پستی کے درمیان میں ہو اُسکو معتدل اسی قطر کے کہینگے یعنے غائر اور شاخص کے بیچ میں ہے۔ اور اگر انبساط نبض کا عمق اور عرض میں پورا اور طول میں فقط کم ہو اُسکو غلیظ کہینگے۔ کبھی یہ اقسام نبض کے جو اوپر مذکور ہوے ایک دوسرے کے ساتھ مرکب ہو جاتے ہیں

جیسے طویل ہمراہ عریض کے خواہ طویل ہمراہ دقیق کے خواہ طویل ہمراہ اُس معتدل کے جو درمیان عریض اور دقیق کے ہی خواہ طویل ہمراہ غائر
اور شاخص کے ہی خواہ ہمراہ معتدل کے اور یہی کیفیت جاری ہوتی ہی ترکیب مین نبض کے ہمراہ اور اقسام باقیماندہ کے کہ ایک دوسرے کے ہمراہ (بشرط امکان عقلی)
مرکب ہوتی ہی پس یہی وہ اصناف نبض کے ہین جو کہ جنس مقدار انبساط کی راہ سے ہوتے ہین۔ اور ان اقسام کا حدوث اور پیدا ہونا تین سبب سے
ہوتا ہی نبض عظیم بسبب قوت حیوانی کے پیدا ہوتی ہی وہ قوت حیوانی جو شریان کو پھیلاتی ہی اور اسکا انبساط پیدا کرتی ہی اور بوجہ کثرت حرارت کے
ایسی کثرت حرارت جو محتاج ترویح شدید کی ہی کہ زیادہ ہوا سے سرد قلب کو پہونچے اور نیز بوجہ نرم ہونے جرم اور جساست شریان کے
جو بسبب نرمی کے خوب پھیلتی ہی اور ہمراہ ترویح زائد کے اُسمین استداد یعنے درازی ہر ایک قطر کی ہوتی ہی۔ اور نبض صغیر کا پیدا ہونا اضداد
اور مخالف سے اُن امور کے ہوتا ہی جیسے عظیم کی پیدائش ہی اور یہ اضداد اور مخالف امور یہی ہین کہ قوت حیوانی ضعیف ہو اور حرارت
مین کمی ہو اور جرم شریان مین صلابت اور سختی ہو۔ نبض معتدل بنظر اقطار عظیم اور صغیر کے اسباب میانہ ہونے سے ہوتی ہی۔ اور جملہ
اصناف نبض کے انھین اسباب مذکورہ سے بعض کی کمی اور بیشی سے پیدا ہوتے ہین اور ہم اسکو آئندہ بیان کرینگے اُس مقام پر جہان
ہم ذکر اُن اسباب کا کرینگے جو نبض کے تغیر دینے والے ہین۔ جو نبض کی جنس بنظر زمانہ حرکت کے قرار دی گئی ہی اُسکی تقسیم سریع اور بطی اور
معتدل کی طرف ہوتی ہی سریع وہ نبض ہی جو مسافت بعید کو زمانہ قصیر یعنے تھوڑے سے زمانہ مین طی کرے۔ اور بطی وہ نبض ہی جو مسافت
قریب کو زمانہ دراز مین طی کرے اور معتدل اسمین وہ ہی جو ان دونون حالتون مین درمیانی ہو۔ ہر ایک قسم اس جنس کی دو سبب سے
پیدا ہوتی ہی ایک قوت دوسرا مزاج۔ نبض سریع قوت صحیح اور حرارت قوی سے پیدا ہوتی ہی جو ہوائے سرد کی کشش کی خواستگار ہو۔ اور نبض بطی
بوجہ ضعف قوت محرکہ اور نقصان حرارت سے پیدا ہوتی ہی۔ قوت کی راہ سے جو جنس نبض کی تجویز ہوئی ہی اُسکی تقسیم قوی اور ضعیف
اور معتدل کی طرف ہوتی ہی۔ نبض قوی وہ نبض ہی جو سر انگشتان نباض کو زور سے لگتی ہو گویا انگلیون کو ہٹا دیگی اور نبض ضعیف وہ ہی
جو آہستہ آہستہ اسکی دھمک انگلیون کو معلوم ہو اور معتدل اس جنس کی وہ نبض ہی جو درمیانی ان دونون حالتون کے ہو۔ ہر ایک
قسم اس جنس کی دو سبب سے ہوتی ہی نبض قوی بسبب صحت قوی اور شدت انھین قوے کے اور جرم شریان کے نرم ہونے سے
اور اسی شریان کی پوری حرکت کرنے سے پیدا ہوتی ہی اور ضعیف نبض قوت کے ضعف سے اور جرم شریان کے قبول حرکت مین کمی کرنے سے
پیدا ہوتی ہی۔ اور معتدل اس جنس کی وہ ہی جو ان دونون سبب کے اعتدال سے پیدا ہوتی ہی۔ جو نبض کی جنس بنظر جرم شریان کے
خالی اور پر ہونے سے ماخوذ ہوئی ہی اُسکی تقسیم بطرف ممتلی اور فارغ اور معتدل کی طرف ہوتی ہی۔ نبض ممتلی وہ ہی جو کہ نباض کی
انگلیوں کے نیچے ایسی معلوم ہو جیسے یہ رگ رطوبت سے بھری ہوئی ہی۔ اور نبض فارغ وہ ہی کہ انگلیون کے نیچے نباض کے اسکے
ملاحظہ سے یہ معلوم ہو کہ اس رگ کی تجویف یعنے خالی جگہ جو اسکے اندر ہی رطوبت سے تو خالی ہی مگر پھولی ہوئی ہی اور اگر زور سے اسکو انگلیون کے
نیچے دبائین ایسا معلوم ہوگا جیسے انگلیان کسی خالی چیز مین سمائی جاتی ہین۔ نبض ممتلی بوجہ امتلا اور پر ہونے شریان کے خون اور
روح سے اور ان دونون چیزون کی کثرت اور زیادتی سے پیدا ہوتی ہی۔ اور نبض فارغ خون کی کمی اور روح کی قلت سے پیدا ہوتی ہی اور
معتدل اس جنس کی انھین دونون کے اعتدال سے پیدا ہوتی ہی۔ جو نبض کی جنس بنظر کیفیت جرم شریان کے خیال کی گئی ہی اُسکی تقسیم
بطرف نبض حار و نبض بارد اور نبض معتدل کے ہوتی ہی۔ نبض حار وہی ہی جسکے چھونے سے نباض کے سر انگشتان کو جرم شریان گرم
محسوس ہو۔ اسی طرح نبض بارد وہ ہی کہ جرم شریان سرد محسوس ہو اور معتدل اس جنس کی وہ نبض ہی کہ نباض کو بخوبی نہ شریان کی گرمی اور

نہ سردی محسوس ہوتی ہو۔ حرارت جرم شریان کی اُسی مادہ کی حرارت سے ہوتی ہو جو شریان میں بھرا ہوا ہو میری مراد مادہ سے خون اور روح کی
گرمی ہو اور برودت جرم شریان کی روح اور خون کی برودت مزاج سے ہوتی ہو۔ اور اعتدال جرم شریان اسی مادہ کی حرارت اور برودت کے معتدل
ہونے سے ہوتا ہو۔ جنس نبض کی جو بلحاظ وقت سکون لیگئی ہو اسکی تقسیم متواتر اور متفاوت اور معتدل کی طرف ہوتی ہو۔ اسکی توضیح یہ ہو کہ بعضے
نے بیان کیا ہو کہ نبض میں بروقت انبساط اور انقباض کے دو سکون ہوتے ہیں۔ ایک وہ سکون ہو جو بروقت انبساط کے ہو جسوقت نبض انگلیوں
نباض کے لگتی ہو اور لگ کر ٹھہر جاتی ہو اور اس سکون کو سکون خارج کہتے ہیں اور یہی سکون وہ ہو جو کہ چھونے سے حس لامسہ نباض کو محسوس
ہوتا ہو۔ اور دوسرا وہ سکون ہو جو بروقت انقباض کے یعنے بروقت پلٹ جانے نبض کے اپنے مرکز پر بعد ختم ہو جانے حرکت انقباض کے
ہوتا ہو اور یہ سکون اُسوقت کا جب کہ شریان کا جرم نباض کی اُنگلیوں سے جدا ہوتا ہو لہذا محسوس نہیں ہوتا ہو مترجم مراد یہ ہو کہ
حس لامسہ سے اسکا احساس محسوس نہیں ہو اسلیے کہ لامسہ کا احساس اُسی چیز سے متعلق ہو جو چیز عضو لامس سے متصل ہو اور جب
جرم شریان اپنے مرکز پر جاتی ہو سر انگشتان سے نباض کے متصل نہیں رہتی پھر حس لامسہ اسکو کیونکر ادراک کریگی ہاں ایقاعات
یعنے تال کے دینے سے جو ایک دوسری قسم کا احساس ہو اور تخیل سے اُسکا ادراک ہو سکتا ہو ضرور محسوس ہوگی اور اسکا بیان چونکہ
اِس جگہ مصنف نے زیادہ نہیں کیا ہو لہذا ہم بھی اسی اجمالی اشارہ پر اکتفا کرتے ہیں متن جس نبض کا زمانہ سکون کوتاہ اور کم ہو اُسکو
متواتر کہتے ہیں اور جس نبض کا زمانہ سکون طولانی ہو اُسکو متفاوت کہتے ہیں اور جس نبض کا زمانہ سکون متوسط ہو اُسکو معتدل
درمیان متواتر اور متفاوت کے کہینگے۔ نبض متواتر قوت سے حرارت کے اور افراط سے حرارت کے پیدا ہوتی ہو اور افراط حرارت اسقدر
ہوتی ہو کہ حاجت ترویح زائد کی ہو اور پھر اسکے ہمراہ قوت میں کمی بھی ہو تاکہ طبیعت محتاج استعمال تواتر حرکت کی ہو اسلیے پیہم حرکت شریان کو دے
تاکہ جسقدر حاجت ہو اسکے داخل کرنے کی قلب میں بسبب افراط حرارت کے ہو اُس حاجت کو پورا کرلے۔ اور نبض متفاوت بسبب ضعف
حرارت اور کمی حرارت کے اور شدت قوت کے پیدا ہوتی ہو اور نبض معتدل اس جنس کی وہی ہو جو بیچ میں ان دونوں کے ہو اسکا سبب
اعتدال مزاج اور اعتدال قوت ہوتا ہو۔ جو نبض کی جنس وقت سے حرکات کے اور وقت سے فترات یعنی وقفہ اور ٹھہرنے کے زمانہ سے
خیال کیجاتی ہو اسکی تقسیم بطرف حسن الوزن یعنے تال پر درست اور ٹھیک اُترنے والی اور ردی الوزن یعنے بے تالی اور تال پر نا درست کی
طرف ہوتی ہو۔ وزن سے مراد میان مقایسہ اور مناسبت ہو یعنے ایک نبض کی رفتار کو خواہ سکون کو دوسری مرتبہ کی رفتار سے قیاس کرنا
اور اُن دونوں میں نسبت دینا پس اسی کا نام وزن ہو۔ اور یہ مقایسہ یا تو زمانہ حرکت ایک نبضہ کا ہو بطرف زمانہ حرکت دوسری نبضہ کے
مثلاً زمانہ حرکت انقباض دوم کا مساوی ہو زمانہ حرکت انبساط اول کے یا اُسکے مخالف کم اور بیش ہو مترجم یعنے پہلی مرتبہ جب کہ جرم
شریان کا نباض کی اُنگلیوں سے لگا تھا جسقدر زمانہ اُسکا تھا پھر نبض نے حرکت انقباض کی اور اپنے مرکز کو پلٹ گئی تو اُسی نبض کا
سمٹنا اور سمٹ کر پھر اُسکی دھمک جب دوبارہ معلوم ہوئے یہ درمیانی زمانہ بھی اُتنا ہی تھا جو زمانہ پہلی مرتبہ کے انبساط کا نباض کو معلوم
ہوا تھا یا ایکہ دونوں زمانہ میں اختلاف اور کمی بیشی تھی اور یہ مقایسہ بدون تال دینے کے نہیں ہو سکتا ہو اور پھر بھی شرط یہ ہو کہ نباض
خود بے تالا برادہ علقت کے ہو ورنہ سائنس کی اصطلاح جو موسیقی والوں کی ہو نہ معلوم ہوگی اور اُسکو آلی گئی نہ سمجھیگی اسی وجہ سے ہر تال کا
بجنتری بہت ہی دشواری سے اپنے سم پر پورا اُترتا ہو اگرچہ اپج کرے اور گت سے علاوہ ہو خواہ ... اسکے کا قصد کرے اور ابھی ٹھیکہ یہ
دھرپت یا خیال خواہ ترانہ کے گانے والے کو بھی بڑی دقت ہوتی ہو اگر برادہ علقت بے تالا ہو پھر بھی مشکل سے پورا اُترتا ہو متن یا زمانہ

سکون کو زمانہ کون مشہشت ہے [illegible] کیا جائے مثلاً زمانہ سکون داخلی بعد حرکت انقباضی کے ہوتا ہو مساوی ہو [illegible]
خارجی کے ہو جو بعد حرکت انبساطی کے ہوتا ہو یا اسکے خلاف ہو یعنے سکون داخلی کا زمانہ مساوی سکون خارجی کے نہو یا زمانہ سکون کو نسبتہً
زمانہ حرکت کے قیاس کرین اور نسبت دین مثلاً زمانہ حرکت انبساطی کا مساوی زمانہ سکون داخلی سے ہو یا اسکے خلاف ہو یعنے زمانہ حرکت
انقباض کا مساوی زمانہ سکون داخلی سے نہو مترجم اسکی چار صورتین ہوسکتی ہین جنمین سے ایک کو مصنف نے تمثیلاً بیان کیا
متن پس نبض حسن الوزن یعنے جس نبض کا وزن اچھا اور درست ہو وہی ہو جسکے وزن مین کسی دوسرے شخص کے وزن نبض
مقابلہ اور مناسبت صحیح اور درست ہو مترجم جبکہ وہ دوسرا شخص اسی پہلے شخص کی نظیر اور مشابہ بھی ہر طرح سے ہو۔ مثلاً ہم بطور امتحان کے
دو لڑکون کی نبض ساتھ ہی دیکھین پس ایک لڑکے کی نبض کا وزن اور تال ہر طرح سے برابر اور مناسب دوسرے لڑکے کے وزن سے ہو
اور یہ دونون لڑکے ہر طرح سے ایک دوسرے کے نظیر اور مشابہ ہون یعنی کوئی امر ایسا جسسے تغیر نبض مین ہوتا ہو دونون مین ہو انہو خواہ
جوان کی نبض مشابہ نبض جوانون کے ہو خواہ گرم مزاج والے کی نبض مناسب گرم مزاج آدمی کے ہو۔ نبض سیئ الوزن یعنے جس نبض کا وزن
خراب ہو اسی مین سے ایک تو نبض وہ ہو جو متغیر الوزن ہو جیسے ادھیڑ آدمی کی نبض (جسکا سن ٣٥ پینتیس سال سے لیکر ٤٩ انچاس برس تک کا
مشابہ جوان آدمی کی نبض کے جو اٹھارہ برس سے تا ٣٥ پینتیس سال کا زمانہ ہو۔ اور اسی خراب وزن کی ایک قسم یہ ہو جو سائن ہو یعنے
حد سے زیادہ بدوزن ہو جیسے لڑکے کی نبض مشابہ پیر فرتوت کی نبض سے ہو کیونکہ (حد ہو اس خرابی کی) اسی خراب وزن کی ایک قسم
خارج الوزن ہو اور یہ وہ نبض ہو جسکا وزن مناسب اور مشابہ نبض انسان کے نہو۔ اور نبض کی یہ جنس جو باعتبار وزن کے مذکور ہوئی ہو
اسکی شناخت جملہ اصناف سے نبض کے جو اور جنسون کی ہین نہایت صعب اور دشوار ہو کہ اسکی شناخت کے واسطے لطافت ذہن اور مشق
طولانی نبض کے دیکھنے اور انکے اوزان کے سوچنے اور سمجھنے مین درکار ہو مترجم بعض اطبا کا حال مین نے یہ بھی سنا ہو کہ اسی جنس کے
دریافت کرنے کے واسطے موسیقی کے فن کو سیکھتے اور نوبت بجاتے ہین خواہ اور قسم کے باجے مثل طبلہ اور پکھاوج وغیرہ کے اور غرض انکی فقط
تال کے درست جاننے کی ہوتی ہو۔ حالانکہ علاوہ حرمت شرعی کے جو اہل اسلام کی شریعت مین اسکی ہو اور علاوہ بدنامی اور خلاف تہذیب کے
انکا مطلب اس سے کسی طرح پورا نہین ہوسکتا اسلیے کہ طبیب کو نبض کی مشاقی فقط نبض کے دیکھنے سے ہوگی جیسا کہ مصنف نے لکھا ہو طبلہ اور
پکھاوج کی گت بجانے سے اور نبض کے وزن دریافت کرنے سے کیا مناسبت ہو رہا ایقاعات کی اقسام کا جاننا اولاً تو اگر خلقی ہے تالا ہو
بجنتری بھی بنا تو کیا بھی خلقت نہ بدلیگی دوم یہ ہو یونانی اطبا نے آج تک کسی جگہ ایسی تحقیق نہین کی ہو کہ فلان قسم کے مرض کا تال فلان ہوتا ہو
مثلاً یہ بھی دریافت ہوا کہ نبض معتدل الوزن کا تال یکتالہ ٹھیکہ پر درست اترتا ہو خواہ اور کوئی ہندی تال پھر جب یہ بات معلوم اور مصطلح
نہوے پھر ان آلات کے بجانے سے بناحق مین کیا فائدہ ملے ہان طبلچی اور پکھاوجی بڑے نامی کہلا کر اپنے شرف علمی اور خاندانی کو دھبہ ضرور
لگاوینگے متن اس قسم کی شناخت مین دشواری کا سبب یہ ہو کہ مقدار زمانہ حرکت و سکون نبض کا وہ جس سے بعض کی نبض بعض سے
متصل ہوتی ہو بعض تو ایسی ہو کہ اسکی مساحت کو کہہ سکتے ہین اور بیان مین آسکتی ہو اور اس سے تعبیر ہوسکتی ہو مثلاً یون کہین کہ زمانہ
حرکت انبساط ضعیف یعنی دوگنا زمانہ سکون خارج کا ہو خواہ سہ چند ہو خواہ مثل اور برابر زمانہ سکون مذکور کے ہو خواہ ڈیوڑھا یا سوایا ہو اسکے علاوہ اور
کسور منطقہ مین سے کسی کسر کی نسبت سے نہین ہوسکتی اور بعض ایسی ہو کہ اسکی مساحت تعبیر مین کسی سے نسبت نہین ہوسکتی (جیسے حساب مین جذر اصم کا یہی حال ہو)
جیسے زمانہ انبساط اور زمانہ انقباض خواہ مجموع دونون کا زمانہ مترجم اس تمثیل مین کوئی لفظ کاتب سے چھوٹ گیا ہو اور مراد مصنف کی بظاہر یہی معلوم ہوتی ہو

کہ زمانہ انبساط کو زمانہ انقباض سے نسبت اصم ہی خواہ دونون حرکت کے زمانہ کو دونون سکون خواہ ایک ہی سکون سے نسبت صمی ہو جسکی تعبیر
کسی عدد سے نہو سکے جیسے بعض مثلث قائم الزاویہ متساوی الساقین کا اگرچہ ہر ایک ضلع کا مربع خواہ مجذور نصف مربع خواہ مجذور وتر مثلث
مذکورہ کا ہی مگر تحویل عددی سے ممکن نہیں ہی کہ ہم ہر ایک ضلع کی مقدار عددی صحیح بیان کر سکین اگرچہ کیسی دقت سے کسور عشاریہ خواہ لوگارثم
تحریر کرین پھر بھی عدد اور کسر صحیح سے تعبیر نہو سکیگی چنانچہ ماہران ہندسہ اور حساب پر مخفی نہین ہی مثن ہر ایک زمانہ ان مذکورہ زمانون مین سے
دو حال سے خالی نہین ہی یا تو اسکی محادرت یعنے گھٹ بڑہ تھوڑی ہی بہ نسبت دوسرے زمانہ کے جسپر اسکا قیاس کرنا مطلوب ہی یا اسکی
گھٹ بڑہ زیادہ ہی اور یا نہایت درجہ افراط پر کمی بیشی دونون زمانہ مین ہی پس انہین اسباب کی نظر سے اس جنس نبض کا علم زیادہ دشوار ہی
اور نہیں اسکا حساب درست ہو سکتا جس نبض کی جو سعر کیفیت انبساط عرض ہوئی ہی اسکی تقسیم بطرف نبض مستوی اور نبض مختلف کے ہی
اور یہ دونون جنس برابر ہونے اور نابرابر ہونے کے تمامی اصناف مذکورہ بالا مین موجود ہین - اسلیے کہ نبض مستوی وہی ہی جسکے قرعات
یعنے انگلیون سے لگنے اور دھکا دینے کی حرکات ہمیشہ ایک ہی حالت پر ہون مثلاً بہت سی مرتبہ نبض پر قرعہ عظیم ہو اور اسکے عظیم ہونے کی
حالت برابر ہو کہ انمین سے کوئی نبضہ صغیر نہو اور نہ چند مرتبہ نبض کی حرکت صغیر معلوم ہو خواہ اگر نبض کسی کی صغیر ہی تو برابر جب تک
نباض کا ہاتھ نبض پر ہی ہمیشہ صغیر ہی معلوم ہوا کرے کہ اسمین اول سے آخر تک کوئی حرکت نبض کی نہ عظیم ہی اور نہ ضعیف ہی اسی طرح
اگر سریع ہی خواہ بطی ہی یعنے دیر دیر مین چلتی ہی تو ہمیشہ برابر ایک ہی طرح سے ہی کہ ایک نبضہ کو دوسری سے کسی طرح مخالفت نہین ہی - اور
نبض مختلف وہ ہی جو انگلیون کو ہمیشہ ایک طرح پر نہ لگتی ہو بلکہ طرح طرح پر محسوس ہوتی ہو - یا تو حرکت مین جیسے ایک مرتبہ تو سریع محسوس ہو
اور دوبارہ بطی اور سست چلے پھر کبھی متواتر ہو جائے اور ایک مرتبہ متفاوت معلوم ہو - یا اسکا اختلاف انبساط یعنی پھیلاؤ کے مقدار مین ہو
مثلاً ایک مرتبہ عظیم ہو اور ایک مرتبہ صغیر ہو - خواہ اختلاف اسکا قوت مین ہو جیسے ایک مرتبہ قوی اور دوبارہ ضعیف ہو اور اسی طرح کا
اختلاف دیگر اجناس مین خواہ انواع مین نبض کے ہونے سے نبض مختلف کہلاتی ہی - نبض مستوی مطلق یعنے بلا قید اسکا یہ حال ہی کہ یا تو
مستوی ہر ایک جنس کی راہ سے ہو یا کہ بعض اجناس مین مستوی ہو اسی جنس کے مستوی سے اسکا نام رکھینگے جیسے اگر عظیم مین تو مستوی ہی
اور سرعت اور بطور یعنے دیر دیر چلنے مین خواہ قوت اور ضعف مین مختلف ہو خواہ اور طرح سے ایک جنس مین جو مستوی اور باقی ماندہ اجناس مین
مختلف ہو - اور نبض مختلف کا بھی یہی حال ہی کہ بعض کی نبض تو جملہ اجناس مین مختلف ہوتی ہی کبھی حال واحد پر رہتی ہی نہین اور اسی نبض کو
مختلف بلا قید کہتے ہین اور بعض نبض ایسی ہی کہ بعض اجناس مین اسکا اختلاف ہی اور اسی جنس کی مختلف کہی جائیگی جیسے کوئی نبض
ایک مرتبہ عظیم ہو اور دوبارہ صغیر ہو جائے خواہ ایک دفعہ تو عریض اور دوبارہ دقیق ہو جائے - نبض مختلف کسی جنس کی فرض کرو کہ اس
جنس مین بہت سی حرکتین اسکی مختلف طور کی ہوتی ہون پس اسکا حال بھی یہی ہی کہ یا تو اسکا اختلاف برابر چلا جاتا ہی مثلاً کمی ہی تو برابر
کمی بڑھتی ہی جاتی ہی تا اینکہ یہ اختلاف غیر مستوی ہی کبھی کمی ہوئی زیادہ اور کبھی اس سے کم پس نبض مختلف کا اختلاف بر سبیل استوا ہوا اور جو آگے
ہوتا ہی اسکی مثال جیسے وہ نبض جو بنام ذنب الفار مشہور ہی اور یہ وہ نبض ہی کہ ایک نبضہ اسکا عظیم ہو اور پھر اسکے بعد دوسرا نبضہ عظیم مین
پہلے سے کمتر اور تیسرا دوسرے سے کمتر اور اسی طرح کمی ہوتی جائے مگر کمی ہر نبضہ کی برابر ہونا برابر ہو جیسے کہ چوہے کی دم کہ جڑ سے اسکی کمی
جو ہوئی وہ کمی ہموار سرے تک برابر چلی آئی ہی - اور اسی طرح ذنب الفار مذکور کا حال ہر ایک نبضہ مین اسکے رہتا ہی جو بعد پہلے اور اپنی
مقدم نبضہ کے آتا ہی تا اینکہ آخری نبضہ سب سے زیادہ صغیر مثلاً ہو جاتا ہی - ذنب الفار کے نام سے جو نبض مشہور ہی اسکی تین قسمین ہین

ایک ذنب الفار منقضی یہ وہ قسم ذنب الفار کی ہے اور اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ مثلاً اگر کوئی نبض صغیر ہوتی جائے اور اپنے پہلے سے دوسرا نبضہ
صغیر ہوتے ہوتے آخری نبضہ اسقدر ہوجائے کہ اب اُسکی حرکت کسی طرح سے محسوس ہی نہو نہ طول میں اور نہ عرض اور نہ عمق میں پس
اب گویا یہ نبض منقضی ہوگئی اور اسکی حرکت تمام ہوئی - دوسری وہ ذنب الفار جو رجوع کرے میری مراد یہ ہے کہ اُسکی کیفیت یہ ہو کہ ایک
نبضہ اُسکا چھوٹا اور صغیر ہو کر دوسرا اس سے بھی صغیر تیسرا اُس سے بھی صغیر ہوتے ہوتے ایک حد پر صغیر ہونے کے پہونچ کر پھر اُس
حد سے بطرف عظیم ہونے کے پلٹے اور پلٹنا بھی اُسکا مثل اسی کے ہو کہ جس طرح اُسکا صغیر ہونا درجہ بدرجہ ایک انتظام مناسب سے ہوا تھا
اب اُسکا عظیم ہونا بھی رفتہ رفتہ اُسی نسبت سے ہو یہانتک کہ جس درجہ سے گھٹنا اُسکا شروع ہوا تھا اُسی درجہ پر عظیم کے پہونچ جائے - اور
اسی کو ذنب الفار راجع کہتے ہیں - ایسی نبض کا رجوع کرنا اگر اس طرح پر ہو کہ جب اپنے پہلے درجہ پر عظیم کے پہونچے پھر اب عظیم نہوا کرے
اور اسی درجہ پر اسکا عظیم ہونا ٹھہر جائے جو درجہ برابر ہوے عظیم اول کا ہے - تا اینکہ جب یہ نبض انتہا سے زیادہ صغیر ہوچکی اور پھر عظیم
ہونے لگی آخر میں جاکر ایسے درجہ پر عظیم کے پہونچے جو بہ نسبت عظیم اول کے کم ہو - اور اگر عظیم اول کی طرف اسلیے رجوع کیا ہے اُسکی بھی چند
صورتیں متصور ہوتی ہیں پہلے تو یہ ہے کہ جس مقدار سے یہ نبض کم ہو ہو کر صغیر ہونے لگی تھی تا اینکہ آخری درجہ پر کسی صغیر کے پہونچے پھر اب
جسوقت یہ بڑھی اور عظیم ہونے لگی ہی مقدار سے بڑھی گئی جس سے کمی کی صورت پیدا ئی تھی اور محافظت انتظام کی ملحوظ رہی یعنے
آخری درجہ صغیر سے پہلے جو درجہ اسکے صغیر ہونے کا تھا اب بروقت رجوع کے بھی انھیں درجات کی حفاظت کی ہے - دوسری صورت یہ ہے
کہ جب صغیر سے عظیم ہونے لگے تو اسکا عظیم ہونا اُس مقدار سے زیادہ ہوتا ہو جس مقدار سے گھٹنا اسکا ہوا تھا تیسری یہ کہ عظیم اول کی
طرف رجوع نبض کا ترتیب کی حفاظت سے ہو اور اُسکی یہ صورت ہے کہ بعد ازانکہ ایک درجہ پر صغیر ہونے کے پہونچے اب پھر پہلے درجہ پر عظیم کے
پلٹ جائے اور مثل سابق کے پھر درجہ بدرجہ صغیر ہو کے چلی آئے تا اینکہ پھر اُسی درجہ پر صغیر کے پہونچے جس درجہ پر پہلے پہونچی تھی تا اینکہ
وہی آخری درجہ صغیر کا پھر پلٹ آئے - اور یہ نبض گویا دونوں طرف راجع ہوگی - ذنب الفار جنس قوت میں بھی اسی طرح سے پیدا
ہوئی ہے کہ اگر کوئی نبضہ مثلاً قوی ہو نہایت درجہ پر قوت کے پھر اُسکے بعد دوسرا پہلے درجہ سے قوت میں کم ہوجائے اور ہمیشہ ہر ایک
درجہ کمی قوت کا پیدا ہوتے ہوتے ایک ایسا درجہ آخر میں آئے کہ اب اُسکی قوت میں زیادتی پیدا ہو اور کمی قوت کی نہ زیادہ ہو اور اسکا
بھی نظام اور ترتیب اُسی قسم کا مستوی اور مختلف متصور ہوسکتا ہے جس طرح کہ ہمنے ذنب الفار کے عظیم اور صغیر ہونے کی صورتیں بیان
کی ہیں - اور اسی طرح سے اس نبض کا حال پیدا ہوتا ہے جو بنام ذنب الفار مشہور ہے - اسکا نام ذنب الفار اسی واسطے تجویز ہوا ہے کہ
اسکی کمی بیشی مشابہ اُس حیوان کی دم کے ہے جسکو چوہا کہتے ہیں اسلیے کہ چوہے کی دم بھی ابتدا یعنی جڑ کے قریب موٹی ہوتی ہے اور آخر میں
آکر پتلی ہوجاتی ہے اور اسکا پتلا ہونا ایک ترتیب مناسب سے رفتہ رفتہ ہوتا ہے - یہ بیان اُس اختلاف نبض کا تھا جو بطور استوا اور ہمواری
کے ہوتا ہے - لیکن جو اختلاف ناہموار اور غیر مستوی ہوتا ہے اُسکے اصناف اور اقسام غیر محدود ہیں اسلیے کہ وہ اختلاف کسی ترتیب پر جاری
نہیں ہوتا ہے جسکی کوئی حد اور ضبط کی صورت خیال میں آسکے - اسلیے کہ بعض قسم اُس مختلف کی جو فنا ہوجاتا ہے اور منقضی ہوتا ہے اور پھر
بطرف کمی یا بیشی اول کے بدون ہمواری کے رجوع کرتا ہے - اور اسی میں سے وہ نبض ہے جو واقع فی الوسط بدون استوا کے ہے مراد یہ ہے کہ
اُسکا اختلاف ایک درمیانی حد پر یا برابر اور ناہموار طریقہ سے ہو مثلاً دو نبضہ کسی نبض کے عظیم ہوں اور ایک صغیر پیدا ہوجائے اور
ایک پھر معتدل درمیان عظیم اور صغیر کے پیدا ہو - خواہ دو نبضہ تو صغیر ہوں اور ایک معتدل اور پھر ایک عظیم محسوس ہو اور پھر ایک صغیر

اور اسی طرح سے اور قسم کا اختلاف جو ترتیب پر نہو بھی ہوسکتا ہی عام اصناف مین نبض کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین مترجم اگرچہ یہ اختلاف
ناہموار بھی قاعدہ حسابی سے اسکی صورتین اور شقوق معین ہوسکتی ہین اسلیے کہ موجودات عالم جو کسی نسبت سے ماخوذ ہون خواہ بلا نسبت
ضرور متناہی ہین اور متناہی کا حصر کسی قاعدہ سے ضرور ہوسکتا ہی مگر محض ابدا شقوق اور اقسام ذہنی ہین اور کوئی فائدہ جلیلہ
انکے حصر مین طبیب کو نہین ہی بلکہ عام قاعدہ اختلاف نبض کا حملہ اقسام پر حکم کرنے کا درست ہو چکا ہی لہذا ہم بھی تطویل انکی وجہ سے
مناسب نہین سمجھتے ورنہ اگر کوئی فائدہ معتدبہ ہوتا ضرور کسیقدر اور طبیعت سے کام لیتے متن ایک قسم نبض مختلف غیر مستوی کی یہ بھی ہی
جسمین فترات یعنی نبض کا رک جانا خواہ سلسلہ وار کمی بیشی کا بند ہوجانا بطور ہموار نہو۔ یہان تک تو بیان اس اختلاف کا تھا
جو بہت سے نبضہ مین پیدا ہو۔ اور جو اختلاف کہ ایک ہی مرتبہ نبض کے چلنے مین ہوتا ہی اسکی ایک قسم تو یہ ہی کہ وہ اختلاف نبض کے
کسی ایک ہی جزو مین ہو اور ایک قسم کا اختلاف یہ ہی کہ رگ جہندہ کے اجزاے کثیر مین اختلاف ہو۔ جو اختلاف کہ ایک ہی جزو مین
نبض کے ہو اسکی تین قسمین ہین ایک تو یہ کہ حرکت شریان کسی ایک جزو کی منقطع ہوجائے اور بند ہو جائے دوسری صورت یہ ہی کہ
حرکت اس جزو کی بند نہو جائے اور متصل اپنے حال پر باقی رہے مگر سرعت اور بطو یعنی جلد اور دیر کرنے مین اسی جزو کی حرکت کے اختلاف ہو تیسری قسم
اختلاف کی یہ ہی کہ شریان اپنے انبساط کی طرف رجوع کرے پس نباض کے ہاتھ مین دو مرتبہ لگے یعنی جتنے زمانہ مین دو مرتبہ لگے یعنی جتنے زمانہ مین
ایک مرتبہ لگنا چاہیے اسی زمانہ مین دو مرتبہ نبض کا قرعہ محسوس ہو مترجم بیان پر بیان مین خبط واقع ہوا ہی اسلیے کہ ابتدا مین اقسام اختلاف جزو واحد
اجزاے نبض کے شروع کیے تھے اور مقسم اسی کو قرار دیا ہی اور اقسام مین اختلاف تمام اجزاے نبض کا مذکور ہوا ہی شاید مراد مصنف کی
مقسم مین بھی ذکر اختلاف نبض واحد کے تھی مگر غلطی سے مقسم بدل گیا متن نبض منقطع اور منتشر وہ ہی جو شروع ابتداے حرکت تو سرعت
اور جلدی سے کرے اور پھر اسکو یہ بات عارض ہو کہ قبل ازانکہ نباض کے ہاتھ سے ٹکرائے اور اسکے سر انگشتان تک پہونچے رک جائے
اور ٹھہر جائے اور پھر تمام حرکت انبساط مین یعنی جس حرکت مین نباض کی انگلیون سے لگتی ہی اسمین بطو اور سستی پیدا ہو۔ خواہ اسلیے کہ
شروع تو نبض کا بطو اور سستی سے ہوا تھا مگر پھر کسیقدر وقفہ اسکو عارض ہوا اور بعد وقفہ کے پھر تمام حرکت انبساطی مین نبض کو سرعت
رہے۔ یا یہ کہ ابتدا تو سرعت اور بطو کے اعتدال سے کی تھی اور بند ہو گئی اور رک گئی پھر اسکو فترہ یعنی رکاو پیدا ہوا پھر بعد اس فترہ کے
یا تو سریع ہو گی خواہ بطی ہو گی۔ یا یہ کہ شروع نبض نے سرعت سے کیا تھا اور پھر رک گئی بعد اسکے سرعت اور بطو مین معتدل ہوئی۔ اور یہی
قسم اختلاف کی اس نبض مین پیدا ہوتی ہی جسکا نام غزالی رکھا گیا ہی۔ اور غزالی اس نبض کو کہتے ہین جو شروع سرعت سے کرکے پھر
اسکو نباض کی سر انگشتان کے لگنے سے پہلے ایک وقفہ اور ٹھہر جانے کی سی کیفیت عارض ہوے اور بعد اسی وقفہ کے پھر اسمین سرعت پیدا ہوے
اس نبض کا نام غزالی اسواسطے تجویز ہوا کہ اسکے حال کو مشابہت ہرن کی اچھل پھاند سے ہی اسلیے کہ غزال یعنی ہرن جسوقت چوکڑی
بھرتا ہی اور اچکتا ہی تھوڑی دیر زمین سے اوپر معلق رہتا ہی پھر اسکے بعد بہت جلد اور تیزی سے زمین پر اترتا ہی۔ نبض متصل اس مقام پر
یعنے مختلف کے اقسام مین نبض متصل سے وہ نبض مراد ہی جسمین حرکت شریان کی منقطع نہو لیکن وہ حرکت برابر بھی نہو سرعت اور بطو یعنے
جلدی اور دیر مین پھر اسکی کیا صورت ہو یہ صورت ہو کہ شروع حرکت سرعت سے کرے پھر متغیر بطرف ابطا کے ہو جائے یعنے جلد حرکت
کرنے سے بطرف دیر مین حرکت کرنے کے بدل جائے۔ اور اسکی تفصیل یہ ہی کہ شروع مین تو حرکت کی وہی سرعت اسکی ہو اور جب مسافت حرکت بیچ
مین پہونچے اور بیچ مین اسی مسافت کے آگے یعنے طرفین مین نہ رہے اس مقام کے جہان اسکو انبساط اور پھیلنا درکار ہی وہان پہونچکر

حرکت اسکی بطی یعنے دیر میں ہوجاتی ہی پس ابتدا تو اسکی سرعت سے ہوتی ہی اور انتہا مین بطی ہوجاتی ہی - اور کبھی اسکی کیفیت اسکے خلاف
ہوتی ہی کہ ابتدا مین بطی تھی اور انتہا مین سریع ہوگئی خواہ شروع مین تو معتدل اور میانہ سرعت اور بطو مین تھی اور انتہا مین سریع خواہ بطی
کی طرف بدل جاتی ہی اور اسی طرح سے اس صنف نبض کا حال ہوا کرتا ہی جو باعتبار اختلاف مین جو نبض کی انگلیون کے پورون سے
دو مرتبہ لگتی ہی اسکو ذو القرعتین کہتے ہین اور یہ وہ نبض ہی کہ پہلے ایک مرتبہ ہاتھ کو لگے اور بعد ہاتھ کے لگنے کے جب ارادہ انقباض کا
یعنے بطرف مرکز کے پلٹ جانے کا قبل از انکہ اپنے مرکز تک گویا راہ سے پلٹ کر پھر ہاتھ کو لگتی ہی اور دوبارہ اسکا اثر محسوس ہوتا ہی
اور یہ قسم نبض کی بسبب صلابت اور سختی جرم شریان کے ہوتی ہی کہ جب نباض کی انگلیون کو لگے اسکی سختی موضع کی خبر اسی کے لگنے سے
معلوم ہوجاتی ہی کہ جرم اسکا سخت ہی سو دوبارہ پلٹ کر اسی طرح سختی سے انگلیون کے نیچے معلوم ہوگی جس طرح لوہار کا گھن اور ہتوڑا
اور نہائی کہ اسکا بھی ایسا ہی حال ہی جب ہتوڑا نہائی پر ایک مرتبہ گرا خواہ گرایا گیا بوجہ سختی کے نہائی سے الگ ہوکر اچھلتا ہی اور پھر
دوبارہ اسی نہائی پر گرتا ہی - اور کبھی سہ بارہ اچھل کر پھر گرتا ہی - اسی وجہ سے اس نبض کا نام مطرقی رکھا گیا ہی - اور یہ اختلاف جو کہ جزو واحد مین اجزاے
شریان کے عارض ہوتا ہی سواے اس جنس کے جو نبض کی کیفیت سے لیجاتی ہی اور سواے اس جنس کے جو مقدار قوت سے متغیر ہی اور کسی جنس میں اجناس
نبض کے نہین پیدا ہوتا ہی رہیے اور اصناف نبض کے انمین یہ اختلاف نہین پایا جاتا ہی - اور اسکا سبب یہ ہی کہ جزو واحد نبض کا
عظیم ہوکر حرکت کرتا ہی ایک ہی انگلی کے نیچے نباض کے - پھر وہی جزو صغیر ہوجاتا ہی خواہ پہلے کوئی جزو شریان کا انگلیون کے نیچے
صغیر ہوتا ہی اور پھر عظیم ہوجاتا ہی کیونکہ ایک ہی نبضہ اور جنبش مین اور ایک ہی جزو مین شریان کے اجزا کے - اور اسکا بیان یہ ہی کہ نبض
محتاج اسکی ہی کہ اسکا پھیلاو چار انگلیوں کی حد تک بڑھ جائے - اور یہ بات ممکن نہین ہی کہ دقیق اور عریض ساتھ ہی ایک مرتبہ مین ہو
خواہ گرم اور سرد اور نرم اور سخت یا فارغ اور ممتلی یعنے خالی نبض اور بھری ہوئی ایک ہی مرتبہ ہوسکے پس اسی طرح سے یہ اختلاف
ظاہر ہوتا ہی جیسکہ ہمنے ایک جزو مین اجزاے شریان کے فرض کیا ہی جو ایک ہی نبضہ یعنی حرکت نبض مین ہوتا ہی لیکن جو اختلاف کہ کئی
نبضہ کا بہت سے اجزا مین شریان کے ہو اسمین سے ایک صورت یہ بھی ہی کہ چند جزو کے اجزاے شریان سے نبضہ واحدہ مین حرکت
متصل ہو اور اسی اختلاف مین کی یہ بھی ایک صورت ہی کہ چند اجزا کی حرکت نبضہ واحد مین منقطع ہو اور بند ہوجاوے یعنے متصل حرکت کے
یہ معنی ہین کہ شریان کے اجزا بعض انگلیون کے نیچے سریع ہون یعنے جلد چلتے ہون اور بعض انگلیون کے نیچے بطی اور سست اور بعض
انگلیون کے نیچے معتدل اور میانہ جلدی اور سستی مین ہون جیسے وہ نبض کہ دو انگلیون کے نیچے سریع معلوم ہو اور دو انگلیون کے نیچے
بطی خواہ دو انگلیون کے نیچے بطی یا سریع ہو اور دو کے نیچے معتدل - یا یہ کہ تین انگلیون کے نیچے سریع معلوم ہو اور ایک انگلی کے نیچے
بطی اور سست چلتی ہو یا اسکے برعکس تین انگلیون کے نیچے سست اور ایک کے نیچے تیز رفتار ہو - تا اینکہ چارون انگلیون کے
نیچے چار طرح کی حرکت مختلف معلوم ہو - اور اسی طرح قوی اور ضعیف کی جنس مین بھی اختلاف ہوسکتا ہی میری مراد یہ ہی کہ بعض انگلیون کے
نیچے قوی اور بعض کے نیچے ضعیف معلوم ہو - کبھی اسی اختلاف کی قسم مین وہ نبض پیدا ہوتی ہی جسکا نام ذنب الفار ہی اور اسکی صورت
یہ ہوتی ہی کہ جس وقت شریان یعنے رگ نبض نے حرکت انبساطی کی اور ابھری پس جو حصہ اور جزو اسی رگ کا نباض کی اس پہلی انگلی کے
نیچے ہی جو گٹہ کے قریب ہی غلیظ معلوم ہوتی ہی اور پھر دوسری انگلی کے نیچے اس سے کمتر غلیظ اور تیسری انگلی کے نیچے صغیر اور چوتھی انگلی کے
نیچے زیادہ صغیر ہوتی ہی - اور یہی کیفیت نبض کی قوت اور ضعف مین بھی ہوتی ہی اور رفتہ رفتہ اور متفاوت ہونے مین اگر پہلی انگلی کے نیچے

کسی قسم کی حرکت منجملہ ان حرکات کے کرے اور دوسری کے نیچے پہلی سے کم اور تیسری کے نیچے دوسری سے اور چوتھی کے نیچے تیسری سے کم حرکت کرتی ہو اور یہ کمی اُسکے اجزا میں بہ ترتیب اور بہ تدریج ہو جیسا کہ ذنب الفار کا حال اوپر مذکور ہو چکا ۔ نبض منحنی جو کہ درمیانی دو انگلیوں کے نیچے غلیظ اور گندہ معلوم ہو اور کنارے کی دو انگلیوں کے نیچے دقیق اور پتلی محسوس ہو ۔ خواہ رنیکہ درمیانی اجزا رگ نبض کے شاخص اور اونچے ہوں اور دونوں کنارہ ادھر ادھر کے غائر اور نیچے محسوس ہوں اور اسی وجہ سے نباض کی حس میں یہ بات آتی ہو کہ دونوں کنارہ نبض کے نیچے کی طرف جھکے ہوئے ہیں ۔ پس یہ خرابی نبض میں بسبب ضعف قوت کے ہوتی ہو جیسے قوت اتنی ضعیف ہو کہ اُسکو اُسکا بلند کرنا جو مرفق کے قریب ہو بوجہ گوشت کی زیادتی کے ممکن نہیں ہو اور نیز اسی ضعف کی وجہ سے کلائی آخر تک بھی رگ نبض کے اُٹھانے پر قدرت نہیں ہو لہٰذا اول اور آخر میں رگ پوری اونچی نہیں ہوتی ہو کبھی منحنی اُس نبض کو بھی کہتے ہیں جسکی قوت اور ضعف حرکت میں خواہ سرعت اور بطوء میں بھی اختلاف پیدا ہو کہ اُسکے دونوں کنارے کے اجزا ضعیف خواہ بطی ہوں اور بیچ کے دونوں اجزا سریع یا قوی ہوں اور اسی نبض کو مائل فی الحرکت خواہ مائل فی القوت بھی کہتے ہیں ۔ رہی نبض منتشر یہ وہ نبض ہو نبض مختلف کی اقسام میں سے (جسکا اختلاف ایک ہی نبضہ میں بہت سے اجزا کا پایا جاوے) کہ جسکی حرکت انگلیوں کے نیچے منقطع ہو جائے اور اسکا بیان یہ ہو کہ یا تو پہلی انگلی کے نیچے نباض کے جوگٹے کے پاس ہو رگ نبض کو حرکت ہو اور تین انگلیوں کے نیچے ساکن اور ٹھہری ہوئی معلوم ہو خواہ پہلی دو انگلیوں کے نیچے تو حرکت نبض کی معلوم ہو اور دو باقیماندہ انگلیوں کے نیچے ٹھہری ہوئی رہے خواہ پہلی تین انگلیوں کے نیچے متحرک ہو اور چوتھی انگلی کے نیچے ٹھہری ہوئی ہو ۔ خواہ پہلی اور تیسری انگلی کے نیچے متحرک ہو اور دوسری اور چوتھی انگلی کے نیچے ساکن ہو خواہ پہلی اور تیسری انگلی کے نیچے ساکن ہو ۔ اور پھر حرکت بھی اُسکے اجزا کی جن انگلیوں کے نیچے ہو یا سریع ہو یا بطی اور سست یا معتدل خواہ قوی ہو یا ضعیف یا معتدل ۔ اور کبھی کسی ایک ہی انگلی کے نیچے منجملہ چار انگلیوں نباض کے نبض کی حرکت بند ہوتی ہو ۔ اور اسی قسم سے وہ نبض بھی ہو جسکو منشاری کہتے ہیں ۔ اب اگر جملہ اقسام اس اختلاف پر اُن اقسام کو بڑھائیں جو ایک ہی نبضہ میں ہوتا ہو بے شمار اقسام اختلافات کے پیدا ہونگے جنکے شمار کرنے کی ہمکو چنداں حاجت نہیں ہو اسلیے کہ جو شخص ہمارے بیان کو بنظر توجہ دیکھیگا اُسکو ممکن ہو کہ جملہ اقسام جزئیہ نبض مختلف کے پیدا کرکے ہمارے بیان پر بڑھائے کبھی انھیں دو قسم کے اختلاف میں جو نبضہ واحد میں رگ نبض کے اجزائے کثیرہ میں ہوتا ہو ایک طرح کا اختلاف یہ بھی پیدا ہوتا ہو کہ بعض اجزا رگ کے اوپر کی طرف اُبھرتے ہیں اور کچھ اجزا نیچے کو دبتے ہیں خواہ بعض اجزا داہنی طرف اور بعض بائیں طرف حرکت کرتے ہیں خواہ بعض کی حرکت پہلے ہوتی ہو اور بعض کی پیچھے ۔ کبھی جملہ اختلافات کے اقسام باہم مرکب ہو جاتے ہیں اور اس ترکیب سے بہت سے اقسام طرح طرح کے پیدا ہونگے جنکا حصر نہیں ہو سکتا ۔ اور بعض کا انھیں اقسام غیر محدودہ میں سے ایک خاص نام بھی تجویز ہوا ہو جس سے وہ قسم پہچانی جاتی ہو جیسے نملی اور دودی اور موجی اور سلی اور مرتعشی ۔ موجی وہ نبض ہو کہ جس وقت وہ اختلاف اجزائے نبض کا جنکی حرکت میں آگا پیچھا ہوتا ہو ساتھ اُس اختلاف نبض کے مرکب ہو جو بہت سے اجزائے رگ نبض میں اسکی جنس مقدار انبساط میں ہوتا ہو ۔ اور اسکی توضیح یوں ہو کہ اگر وہ سرا اور کنارہ نبض کا جو نباض کی جھنگلیا کے قریب ہو اونچا ہو سیری مراد اونچا ہونے سے اس جگہ یہ ہو کہ اوپر کی طرف اُبھرا ہوا معلوم ہو اور یہ حرکت اُسکی زیادہ تر مقدم اور اجزا کی حرکت سے ہو اور پھر دوسرا جزو نبض کا جو خنصر کے بعد کی انگلی سے نیچے ہو وہ پست بھی ہو اور بطی یعنی سست بھی ہو دوسری

ہو کہ یہ [illegible] پہنچا ہو [illegible] اول کے اور اُس سے متاخر ہی اپنی حرکت میں ہو اور تیسرا جزو جو ناخن کے بیچ کی انگلی کے نیچے ہو اُسکی حرکت
[illegible] ہو تو ہو مگر پہلے جزو سے کمتر اسکا اُبھار ہو اور تقدم اُسکی حرکت کو دوسرے جزو کی حرکت سے زیادہ ہو۔ اور یہ چوتھا جزو نبض کا جو
ناخن کی سبابہ یعنے انگشت شہادت کے نیچے ہو اُسکی حرکت پیچھے ہو مگر دوسرے جزو سے اُسکی پستی مین کمی ہو اور تاخر اسکا تیسرے جزو سے
زیادہ ہو۔ اور [illegible] اس اختلاف کے یہ بھی ہو کہ بعض اجزا [illegible] کے [illegible] مین کے یعنے داہنی طرف مائل ہوں اور بعض اجزا طرف
یسار کے یعنی بائین طرف مائل ہوں اور بعض اجزا [illegible] ہوں [illegible] اور یہی کیفیت ہو جو موج اور پانی کے گھڑون کے
ہوتی ہو۔ اسلیے کہ [illegible] بھی [illegible] ہو [illegible] اور حرکت اُسکی [illegible] ہوتی ہو [illegible] موج آتی ہو بہ نسبت پہلی موج کے
پست ہوتی ہو اور اسکی [illegible] ہوتی ہو اور [illegible] کا حال ہو [illegible] بعض تو سیدھی حرکت سے آتی ہو
اور بعض کی حرکت [illegible] ساتھ ہوں ہو اور بعض [illegible] ہوتی ہو اسکے طول [illegible] اونچائی اور بلندی ہوتی ہو اور بعض
موج کی چوڑائی زیادہ ہوتی ہو اور بعض کی چوڑائی مین کمی ہوتی ہو [illegible] دودی وہ ہو کہ اسکی ترکیب اختلاف کی بھی مثل موجی کے ہو اور اسکی
حرکت بھی مثل حرکت موجی کے ہو مگر انبساط اور پھیلانا شریان کا موجی نبض مین زیادہ اور بڑا ہوتا ہو اور دودی چھوٹا اور ضعیف ہوتا ہو اور
سرعت اور تواتر اسکا شدید تر ہوتا ہو۔ اور دودی نبض مین انگلیون کے نیچے کیڑے کے چلنے کی کیفیت سی معلوم ہوتی ہو۔ نبض نملی کی
حرکت مشابہ حرکت دودی کے ہو۔ مگر نملی صغیر اور ضعیف اور متواتر زیادہ ہو بہ نسبت دودی کے اسلیے کہ نبض نملی اُسی وقت پیدا ہوتی ہو جب
قوت ساقط ہو جائے اور طبیعت بدنی تواتر شدید کا حرکت شریان مین کام لے تاکہ قائم مقام عظیم ہونے نبض کے ہو جاسکے
اور سرعت کا بھی معاوضہ تواتر سے بغرض ترویح قلب کے ہو جائے۔ اس نبض کا نام نملی اسواسطے تجویز کیا گیا کہ انگلیون کے نیچے
ایسی حرکت محسوس ہوتی ہو جیسے چونٹی کے رینگنے سے کیفیت پیدا ہوتی ہو حکیم ارجیجانس کی یہ راے ہو کہ نملی نبض سریع ہوتی ہو
اور در اصل ایسا نہین ہو جیسا اس حکیم کو خیال ہوا ہو اسلیے کہ سریع نبض مین قوت بھی ہوتی ہو اور نملی نبض تو نہایت درجہ ضعف مین ہو اور سقوط قوت
آخری درجہ پر ہو۔ نبض ثابت جسکو مستلی بھی کہتے ہین اسمین باوجود اُس اختلاف کے جو ان تینون قسم کی نبض مین مذکور ہوا تقدم اجزا اور
ارتفاع یعنی بلندی اجزا کی اسمین زیادہ ہوتی ہو اور قوت مین زیادہ ضعیف مگر سختی اور صلابت آلہ یعنی رگ نبض کی اسمین ہوتی ہو اسکا نام مستلی
اسواسطے رکھا گیا ہو کہ نبض اپنے حال پر ثابت اور برقرار رہتی ہو کہ اسمین تغیر ہرگز نہین ہوتا ہو جیسے کہ سل کی بیماری بھی بدستور حال واحد پر
رہتی ہو اور اسکو ثبات اور پایداری ایک ہی طرح کی ہوتی ہو۔ یہ نبض اپنے حال پر باقی اور ثابت اسقدر رہتی ہو کہ تغیر اسمین نہین آتا اسکی وجہ
یہ ہو کہ جوہر بدن کا سب بطرف مرض مستحیل ہو گیا ہو گویا بدن ہمہ تن مرض ہو گیا ہو اور قوت کو مرض نے مقہور اور مغلوب اسقدر کر دیا ہو
کہ اب اسمین اتنا بھی بقیہ نہین رہا جو کسی وقت مقابلہ مرض کا کرے۔ اور اسکا ثبوت یہ ہو کہ قوت جسوقت مرض پر غالب ہو اگر مرض کو مقہور
کر لیتی ہو اسوقت نبض عظیم ہو جاتی ہو اور قوی اور سریع بھی ہوتی ہو اور مرض جسوقت قوت پر غالب آتا ہو اُسوقت نبض مریض کی صغیر اور ضعیف
اور بطی یعنی سست ہو جاتی ہو اور اگر یہ صورت ہو کہ کسی وقت قوت مرض پر غالب آجائے اور کسیوقت مرض سے مغلوب ہو جائے ایکمرتبہ تو
نبض قوی [illegible] دوم مین ضعیف ہو گی پس اختلاف نبض مین اس طرح کا بوجہ اختلاف حال بدن کے ہو گا۔ نبض الرعاشی جو تھراتی ہوئی
چلتی ہو اسکی حرکت متواتر ہوتی ہو اور اسمین بعض اجزاے شریان نباض کی انگلیون سے پہلے ملتے ہین اور بعض اجزا متاخر یعنے پیچھے سے
ملتے ہین اور یہ باہم تقدم اور تاخر سے تواتر اور ضعف کے ساتھ ہوتا ہو جیسے ارتعاش یعنے رعشہ کی حرکت ہوتی ہو۔ یہ بیان جنس نبض [illegible]

جو مقدار انبساط سے ماخوذ ہو یعنے جو اقسام نبض کے بنظر جنس انبساط کے ہوتے ہین وہ سب یہ تھے جو مذکور ہوے ہین۔ لیکن وہ جنس نبض کی براہ
عدد اور شمار نبضات یعنے حرکات نبض کے شمار سے لیجاتی ہو اُسکی تقسیم بطرف نبض منتظم اور غیر منتظم کے ہوتی ہے۔ نبض منتظم قسم نبض مختلف مین سے ہو جو دہی
اسکا بیان یہ ہو کہ نبض مختلف کی ایک قسم وہ ہو جسکا اختلاف ایک انتظام سے ہو اور مساوی دوری اُس اختلاف کی ہوا کرین اور ایک قسم نبض مختلف کی
وہ ہی جسکا اختلاف نادرست انتظام مین ہو۔ اور ہمنے اُس اختلاف کا بیان اوپر کر دیا جو بے نظم ہوتا ہی۔ لیکن جو اختلاف کہ نظام واحد پر ہو اور دورا
اسکے محفوظ رہین یہ وہی ہو کہ حرکت شریان کی مختلف طور سے ہو پھر اول کی طرف رجوع کرے اور وہی حرکات جو پہلے ہوئی تھین پھر یعنے پلٹ آوین
تا اینکہ اُس آخری حرکت تک پہونچین جس حرکت کو چھوڑکر ابتدائی حرکات کی طرف رجوع کیا تھا پھر اُسکی حرکت پہلی مرتبہ والی پلٹے اور اسی طرح کا
اُلٹنا پلٹنا بہ ترتیب ہوا کرے۔ مثلاً تین مرتبہ نبض کی حرکت عظیم ہو کر عظم مین مساوی رہے اور تین مرتبہ نبض برابر صغیر رہے اور دو مرتبہ پھر
نبض برابر عظیم ہو جائے اور دو مرتبہ صغیر ہو اب یہ ایک دورہ پورا ہوا اسکے بعد پھر اب نبض اُس کیفیت پر رجوع کرے کہ تین مرتبہ عظیم ہو جاوے
اور تین مرتبہ صغیر اور دو مرتبہ عظیم اور دو مرتبہ صغیر رہے اب دوسرا دورہ تمام ہوا بمراتب مثل سابق کے دورہ مستوی شروع کرے اور ترتیب سے
نبض کی حرکت ہوا کرے۔ اور یہی صورت اختلاف منتظم کی نبض سریع اور بطی مین اسی طرح بعینہ جاری ہو سکتی ہو جیسے کہ پہلے۔ و نبضہ تو سریع ہون اور
ایک نبضہ بطی ہو کر پھر عود کرے کہ دو مرتبہ سریع چلے اور ایک نبضہ بطی ہو جاوے۔ اور یہی صورت جملہ اجناس مین اُس نبض کے پیدا ہو سکتی ہو
جسمین اختلاف کا ہونا ممکن ہو اور یہ وہی پہلی چار جنسین ہین جو اب اسے تحت نبض مین مذکور ہوئی ہین کبھی یہ مطلب اور طرح سے بھی بیان
کیا جاتا ہو کہ اُس سے شرح مطلب کی خوب ہوتی ہو اور سمجھ مین بہت خوبی سے آتا ہو کہ نبض منتظم اور نبض غیر منتظم یہ دونون نبض مختلف کی اقسام مین
اُسوقت داخل ہوتی ہین جب کہ اختلاف درمیان عدد اور شمار نبضات کے معلوم ہو پھر اُسوقت یہ کہا جاویگا کہ نبض مختلف منتظم ہو۔ مثال
اسکی یہ ہو کہ اگر شریان مین مرتبہ عظیم ہو کر حرکت کرے اور ایک مرتبہ صغیر ہو جاوے پھر تین مرتبہ عظیم ہو جاوے اور ایک نبضہ صغیر ہو پھر تین مرتبہ
عظیم ہو اور ایک مرتبہ صغیر ہو اور اسی طرح اُسکی رفتار رہے ایسی نبض کو مختلف منتظم کہینگے۔ اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہو کہ شریان دو مرتبہ عظیم ہو
اور ایک مرتبہ صغیر پھر ایک مرتبہ عظیم اور دو مرتبہ صغیر پھر تین نبضہ عظیم اور ایک نبضہ صغیر ہو اسکو مختلف غیر منتظم کہتے ہین۔ اور اسی طرح سریع
اور بطی ہونے مین بھی مثل قوی اور ضعیف کے منتظم اور غیر منتظم ہوتی ہو۔ اسی طرح یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ نبض حسن الوزن اور ردی الوزن یعنی جسکا
وزن اچھا یا بُرا ہو اور نیز نبض مستوی اور مختلف اور منتظم اور غیر منتظم یہ سب قسمین نبض کی سوا چار جنسون کے اور اجناس نبض مین نہین
ہوتی ہین۔ اور یہ ایک تو وہ جنس ہو جو بنظر مقدار انبساط نبض کے متغیر ہو۔ اور دوسری وہ جنس ہو جو بنظر کیفیت حرکت نبض کے ماخوذ ہو اور
تیسری وہ جنس ہو جو مقدار قوت سے لیجاتی ہو چوتھی وہ جنس ہو جو وقت فتور اور سکون سے لیجاتی ہو۔ اور اسکی وجہ یعنی چار ہی جنسون مین
ان اقسام کے ہونے کی وجہ یہ ہو کہ حسن الوزن اور ردی الوزن اور مستوی اور مختلف اور منتظم اور غیر منتظم ان سب اقسام مین اختلاف عموماً ہوتا ہو اور
اختلاف سوا ان چار جنسون کی اور کسی جنس مین نبض کے نہین ہو۔ رہی وہ جنس نبض کی جو قوام شریان کی راہ سے متغیر ہو اور جنس کیفیت
شریان کی اور وہ جنس جو بنظر مادہ خون اور روح موجودہ شریان کے ماخوذ ہو ان سب جنسون مین اختلاف نہین پایا جاتا ہو۔ اور اسکا بیان
یہ ہو کہ یہ بات ممکن نہین کہ جرم شریان ایک مرتبہ سخت ہو اور دوبارہ نرم ہو جاوے یا ایک مرتبہ نرم ہو پھر دوبارہ سخت ہو جاوے۔ خواہ ایک مرتبہ
گرم ہو اور دوسری مرتبہ سرد ہو جاوے خواہ پہلا نبضہ سرد اور دوسرا گرم ہو یا ایک مرتبہ ممتلی اور مادہ خون اور روح سے بھری ہوئی محسوس ہو
جسکو ممتلی کہتے ہین اور دوبارہ فارغ یعنے خالی محسوس ہو اور جس طرح یہ سب باتین ایک مرتبہ کی حرکت نبض مین ناممکن ہین اسی طرح دو مرتبہ

اقسام نبض کی چار جنسون مین ہوتی ہین

خواہ تین اور چار بلکہ دس حرکتوں کے زمانہ تک بھی ناممکن ہے مترجم اسلیے کہ زیادہ سے زیادہ نبض کے چلنے کا زمانہ فی دقیقہ ایک سو پانچ مجکو
دریافت ہوا ہے پس ممکن نہین کہ ایک دقیقہ مین ایسا تغیر اور اختلاف نبض کا کسی آدمی کے بدن مین ہوجائے جو گرم نبض سرد ہوجائے
اور سخت نبض نرم ہوجائے اور یہ بیان بدیہی ہے محتاج کسی اور دلیل کا نہین ہے اور طبعیات کا جاننے والا جو علم نفس اور سانس لینے کے
حالات بذریعہ سکی اور گرانی ہوا کے ہوتا ہے خوب جانتا ہے کہ سانس بھی فی گھنٹہ بارہ سو مرتبہ چلتی ہے اسکے حساب سے فی دقیقہ بیس مرتبہ ہوئی
اور زیادہ بلند مقام پر جہاں کی ہوا نہایت سبک ہے اور غبارہ پر چڑھ کر آدمی وہاں تک پہونچا ہے وہاں بھی فی دقیقہ ایک سو پانچ مرتبہ سے
زیادہ سانس نہین چلتی ہے اور اس سے زیادہ اگر تیزی ہو تو آدمی مرجائے اور سانس اور نبض کی ایک ہی صورت ہے متن جب یہ بات صحیح ہولی
پھر سوائے چار جنسون کے اور کسی جنس مین نبض کے اختلاف نہ پایا جائیگا - اور یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ نبض معتدل بھی سوائے چھ جنسون کے
ساتوین جنس مین نہین پائی جاتی ہے (۱) جنس مقدار انبساط کی (۲) جنس کیفیت حرکت کی (۳) جنس قوام جرم شریان کی (۴) کیفیت
جرم شریان کی (۵) جنس جو نظر بادہ موجودہ شریان کے ہے (۶) جنس وقت فتور اور سکون کے لیکن جنس قوی اور ضعیف کی اور وہ چار جنسین
جنمین اختلاف عموماً ہوتا ہے اور یہ وہی حسن الوزن اور ردی الوزن اور نبض مستوی اور مختلف اور منتظم اور غیر منتظم ان سب مین نبض معتدل
نہین پائی جاتی ہے - اور اسکا بیان یہ ہے کہ اوپر جو چھ جنس نبض کی ابھی لکھی گئی ہین انمین سے ہر ایک کی دو صنف ہین ایک ضعیف متوسط اور
درمیانی ہے اور اسی درمیانی صنف کو معتدل کہتے ہین مثلاً جنس مقدار انبساط مین عظیم اور صغیر کے بیچ مین ایک درمیانی نبض وہ ہے جو نہ عظیم ہو
اور نہ صغیر خواہ کیفیت حرکت کی جنس مین سریع اور بطی کے درمیانی ایک نبض ہے کہ اسی کو معتدل کہتے ہین اور جرم شریان کی سختی اور نرمی کی
راہ سے ایک نبض درمیان سخت اور نرم کے میانہ ہے وہی معتدل ہوگی اور متواتر اور متفاوت اور فارغ اور ممتلی اور گرم اور سرد نبض کے
درمیان مین جو نبض ہے وہی معتدل ان تینون جنسون کی ہے - اور جو نبض معتدل ہو وہی نبض طبعی ہوگی مگر نبض قوی اور ضعیف کے بیچ مین
کوئی درمیانی نبض نہین ہے اسلیے کہ نبض معتدل سوائے صحیح بدن کے جسکا مزاج معتدل ہو اور کسی بدن مین نہین ہوتی ہے اور صحت بدون
قوت صحیح کے نہین ہوتی پس نبض معتدل واجب ہے کہ قوی ہو اب جسقدر زیادہ نبض قوی ہوگی صحت پر زیادہ دلالت کریگی اور ضعیف نبض
بدون ضعف قوت نہین ہوتی اور ضعف قوت بے کسی مرض کے نہوگا اور جو نبض کہ قوی اور ضعیف کے بیچ مین ہو وہ نبض قوی نہوگی بلکہ
ضعیف ہی ہوگی جو خارج اعتدال سے ہے اسلیے کہ قوی نبض کو تغیر اور کسی طرح ہوتا ہے سوائے ضعیف ہوجانے کے مترجم اگرچہ قوی
اور ضعیف کلیات مشککہ مین سے ہے کہ دونون کے مراتب مختلف ہین اور دونون کے طرفین مین بہت سے مراتب متوسطہ پیدا
ہوسکتے ہین مگر جب ہمنے ثابت کردیا کہ نبض اقوی زیادہ تر دلیل صحت پر ہے پس قوی کے فرد اعلی وہی معتدل ثابت ہوئی اب چونکہ
قوت کے مرتبہ اعلے کو معتدل ثابت کیا درمیانی کوئی مرتبہ معتدل نہین ہوسکتا ہے اور یہی مراد مصنف کی ہے کہ قوی کو تغیر سوائے
ضعف کے اور کچھ نہین ہے لہذا جب قوی کو تغیر ہوگا ضعیف ہی ہوجائیگی اور ضعیف اعتدال سے خارج ہے پس دوسری اور پہلی شکل
منطقی سے یہی نتیجہ ہوگا کہ قوی اور ضعیف کے درمیان مین معتدل نہین ہے متن اسی طرح نبض مستوی اور مختلف کے بیچ مین کوئی نبض معتدل
نہین ہوسکتی ہے اسلیے کہ نبض مستوی وہی نبض طبعی ہے اور نبض صحی یعنے صحیح نبض بھی وہی مستوی ہے اور نبض مختلف خارج طبیعت سے ہے
اور سوائے مرض کے اور کسی وجہ سے پائی نہین جاتی ہے اور جو نبض کہ درمیانی مستوی اور مختلف کے ہے اسکو مستوی نہین کہ سکتے بلکہ وہ بھی
مختلف ہے اسلیے کہ نبض مستوی کا تغیر یہی ہے کہ مختلف کسیقدر اختلاف سے ہوجائے کم اختلاف ہو یا زیادہ (پس ثابت ہوا کہ مستوی اگر نہوگی

نبض معتدل نسخہ میں پائی جاتی ہے

تو مختلف ضرور ہوگی پھر معتدل کہان سے پیدا ہو) اور یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ ہر ایک نبض مستوی طبیعی نہین ہی بلکہ وہی مستوی طبیعی ہی جسکا اعتدال ہمیشہ رہے۔ ہان خراب اور ردی نبض بھی ایسی مستوی ہوتی ہی جسکی خرابی ہمیشہ برابر رہتی ہی۔ جیسے نبض سلی کہ جسکے پیدا ہونے مین بدن بالکل تحلیل بطرف مرض کے ہوجاتا ہی اور بدن کی حالت یہ ہوتی ہی کہ از سرتا پا مرض بن جاتا ہی۔ رہی جنس نبض کی جو براہ وزن کے اچھی خواہ بُری ہوتی ہی خواہ جنس نبض منتظم کی پس چونکہ یہ دونون جنس نبض کے سوائے نبض مختلف کی اور کسی مین نہین ہوتی ہین لہذا جائز نہین ہی کہ ان دونون کے درمیان مین نبض معتدل پائی جائے اسلیے کہ جو چیز درمیان مین مختلف اور غیر مختلف کے ہو وہ بھی مختلف ہوگی مترجم شبگری قیاس کا ہی اور اسکی توضیح یہ ہی کہ جو چیز درمیان مختلف اور غیر مختلف کے ہی اسکے یہی معنی ہین کہ اعلی درجہ مختلف نہین ہی اور یہ تو ممکن ہین ہی کہ سلب اور ایجاب کے درمیان مین کوئی متوسط ایسا ہو کہ دونون سے خالی ہو اور مستوی یہان ایجاب ہی اور مختلف اُسکا سلب اور پس یہی معنی متوسط کے ہونگے کہ نہ مستوی ہی اور نہ مختلف یعنی ادنی درجہ کا مستوا ہی اور نہ اعلے درجہ کا اختلاف ہی پھر اسکی بارہا کسیقدر اختلاف ضرور ہی پس مختلف ہی ٹھہری متن سب ان اقسام اور اصناف نبض کے تھے اور ہر ایک کے اقسام جو مذکور ہوئے اور پھر چونکہ ہمنے شرح وبسط انکا بیان کردیا جسمین کفایت ہی اُسکے واسطے جو قصد اسکا کرے کہ حال ہر ایک کا انمین پہچانے اب ہمکو لازم ہی کہ بیان اُن اسباب کا بھی کردین جنسے یہ اقسام نبض کے پیدا ہوتے ہین تاکہ اسکے بیان کرنے سے بخوبی معلوم ہوجائے کہ کون سی نبض صحت پر اور کون سی مرض پر دلالت کرتی ہی اور وہ نبض کونسی ہی جو الحالة الثالثہ پر دلالت کرتی ہی جو نہ صحت ہی اور نہ مرض۔

باب چوتھا اُن اسباب کے بیان مین جو ہر ایک صنف کو نبض کے پیدا کرتے ہین اور جو کچھ امور طبیعی نبض مین حادث کرتے ہین اسکا بیان

مین کہتا ہون ہر ایک صنف نبض کے جسکا بیان اوپر ہمنے کیا ہی اُسکو کسی ایسے وصف سے موصوف کرنا جو اوصاف کہ ہمنے اوپر لکھے ہین دو ہی طرح سے ہوسکتا ہی یا تو قیاس اُسکا نبض معتدل سے کرکے کسی اور وصف سے اس نبض کو موصوف کرین یعنے چونکہ یہ نبض معتدل نہین ہی لہذا اسکو فلان قسم نبض کی کہتے ہین۔ تا اینکہ جو نبض خاص کسی آدمی کی ہونی چاہیے اُس سے یہ نبض مخالف ہی لہذا اسکو اور نام سے نامزد کرتے ہین۔ نبض معتدل کا یہ حال ہی کہ وہ صحیح بدن اور معتدل مزاج مین ہوتی ہی جو بدن ایسا ہوتا ہی کہ اُسمین کسیقدر شائبہ اور میل اُن چیزون کا ہو جنسے مزاج بدن مین تغیر آجاتا ہی۔ اور ایسے بدن کے علامات ہمنے سب بیان کردیے ہین جسوقت ہمنے مزاج کا بیان کیا ہی۔ پس اگر نبض کسی کی ایسی ہو کہ جتنے اقسام کمی بیشی حالات نبض کے بیان ہوے ہین اُن سب مین متوسط اور درمیانی نبض ہو اور درمیانی ہونے کے یہ معنی ہین کہ اُس نبض کو بُعد اور دوری ہر ایک طرح کی کمی بیشی کے حالات سے برابر ہو معلوم ہوگا کہ یہ آدمی جسکی نبض ایسی درست ہی اپنی طبیعی حالت پر صحت اور اعتدال کے ہی۔ اور اگر نبض کسی کی اعتدال پر نہو بلکہ اُس نبض کو بعض اُن خراب حالات سے موصوف کرسکین جنکا بیان اوپر ہوچکا ہی کہ وہ حالات معتدل نہین ہین ایسی نبض دلیل اس امر پر ہوگی کہ یہ آدمی جسکی نبض ایسی خراب ہی اپنی حالت سے جدا ہوگیا ہی اور مرض مین گرفتار ہی یا اُس حالت مین ہی جو نہ صحت ہی اور نہ مرض۔ رہی وہ نبض جو خاص ہر ایک فرد سے انسان کے ہی اُسکی شناخت مین طبیب کامل کو احتیاج اسکی ہی کہ کسی شخص کی نبض زمانہ صحت کی مدتون تک دیکھے اور اُسمین پوری ریاضت اور مشاقی بہم پہونچائے تا اینکہ اُس خاص نبض کے جملہ احوال طبیعی کو معلوم کرے۔ اور یہ بھی لازم ہی کہ جسوقت کسی کی صحیح نبض دیکھے اُسوقت وہ آدمی ایسی حالت صحت پر ہو کہ پھر کسی طرح کی خرابی حالی اُسمین نہو اور نہ اُسوقت ایسے آدمی نے کوئی حرکت قوی کی ہو اور

زیادہ سکون اور آرام کی حالت مین ہو اور نہ غذا سے اُسکا معدہ پر ہو اور نہ بھوکھا زیادہ ہو اور نہ پینے کی چیزون کا استعمال کر چکا اور نہ اُسوقت
نہایا ہو اور نہ جماع کیا ہو اور نہ گرمی نواہ سردی کی ایذا اُٹھا چکا ہو پس اگر ان شروط پر لحاظ کر کے طبیب کسی کی نبض صحیح دیکھیگا شاید
اُسکو نبض طبیعی ہر ایک فرد انسان کی شناخت ممکن ہوگی میری مراد یہ ہے کہ جس آدمی کی صحیح نبض پہچاننے کا طبیب ارادہ کریگا اُسکی نبض
اس طریقہ سے شاید پہچان لیگا پھر اگر کوئی نبضہ یعنے ایک حرکت کسی کی نبض کی بھی اُسکی نبض طبیعی کے حال سے متغیر ہوگا تو طبیب فوراً معلوم
کریگا کہ یہ آدمی اپنی طبیعی حالت سے دور ہو گیا ہے اور بطرف کسی مرض کے خواہ بطرف حالت ثالثہ کے جو نہ صحت ہے اور نہ مرض اسکی طبیعت
مائل ہوئی ہے ۔ اور چونکہ طبیب کو ممکن نہین ہے کہ تمامی افراد انسان کی نبض دیکھے بلکہ یہ بھی دشوار ہے کہ ایک شہر کے تمام آدمیون کی نبض
ایسی مشاقی اور ریاضت سے دیکھ سکے کہ اُسی نبض کی کوئی بات اُسپر مخفی اور پوشیدہ نہ رہے اگرچہ یہ بات ممکن ہے کہ ایک قوم کی نبض
اس طریقہ سے شروط مندرجہ بالا کو دیکھ لے لہذا طبیب کا حال اس بات سے خالی نہین ہو سکتا کہ اُسکے مطب مین کسی وقت ایک آدمی
ایسا بھی آئے جسکی نبض کو اُسی طبیب نے کبھی نہ پہچانا ہو اور اسوقت سے پہلے اُسکی نبض پر کبھی اسکا ہاتھ ہی نہ پڑا ہو ۔ لہذا احتیاج
ایک ایسے قاعدہ کی ہوئی جسکے ذریعہ سے طبیب کو شناخت ہر ایک شخص کی نبض طبیعی کی ہو جائے جو اسکے پاس حاضر ہوا کرے ۔ اور
طریقہ اس نبض کی شناخت کا یہ ہے کہ امور طبعی کو پہلے طبیب معلوم کر لے جنکی وجہ سے ہر ایک آدمی کی نبض حالت اعتدال سے
جدا ہو جاتی ہے جیسے ... امور ... عورت اور مرد کے ہین اور اصناف مزاج اور سحنہ یعنے روپ اور انداز بدن کا اور سن اور دوسرے
منجملہ اوقات اور فصول سال کے اور شہر ... اور ہوا سے شہر اور نیند اور بیداری اور حمل یعنی عورتون کا پیٹ سے ہونا مرد اور
عورت کی نبض مرد کی نبض مین اور عورت کی نبض مین فرق یہ ہے کہ مردون کی نبض عورتون کی نبض سے زیادہ تر عظیم اور قوی ہوتی ہے
اسلیے کہ مردون کا مزاج زیادہ گرم ہے عورتون کے مزاج سے اور اسوجہ سے کہ مردون کو حرکت اور تعب زیادہ رہتا ہے اور ریاضت زیادہ
کرتے ہین اور انکی طبیعت کا امر جبلی ہے اور عورتون کی نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے بہ نسبت مردون کی نبض کے اور سریع یعنی جلد بھی
چلتی ہے ۔ عورتون کی نبض کے ضعیف ہونا اسکا سبب یہ ہے کہ عورتون کی خلقی اور جبلی یہی بات ہے کہ ضعیف الخلقت ہون اسلیے کہ انکو احتمال
اور مشقت بدنی کرنے کی حاجت کمتر ہے اور حرکات قوی کرنے کی بھی اُنکو چندان احتیاج نہین ہے ۔ اور صغیر نبض اسواسطے ہوئی کہ انکی
حرارت غریزی ضعیف ہے اور مردون کو حرارت سے اُنکی حرارت مین نقصان اور کمی ہے اور سریع یعنے تیز رفتار عورتون کی نبض اسواسطے ہے
بہ نسبت مردون کی نبض کے کہ سرعت نبض کی قائم مقام عظیم ہونے نبض کے رہے تاکہ ہوا سے کثیر برابر اُسی ہوا کے جو انکے قلب کو درکار ہے
سرعت حرکت سے اندر پہونچا کرے ۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ نبض عظیم بدون صحت اس قوت کے نہین ہوتی جو قوت کہ شرایین کو حرکت اسقدر
دیتی ہے کہ اپنے اقطار ثلاثہ یعنے طول عرض عمق کی نہایت کو پہونچ جائین اور باوجود اس قوت کے حرارت بھی شدید اسقدر ہوتی ہے جو محتاج
بطرف ترویح زائد کے کرتی ہے ۔ اسلیے کہ جب حرارت شدید اسقدر ہوتی ہے جو محتاج بطرف ترویح زائد کے کرتی ہے ۔ اسلیے کہ جب حرارت شدید
ہوگی اور قوی اُسوقت ہوا سے کثیر کے داخل کرنے کی طبیعت محتاج ہوگی اور اگر ہمراہ شدت حرارت کے قوت بھی قوی ہوگی شریان کی حرکت
انبساطی بھی زیادہ پیدا کریگی اور اسی وجہ سے زیادہ ہوا اندر جسم کے داخل ہوگی جسقدر زیادتی کی حاجت ہے لہذا نبض بھی عظیم ہو جائیگی
اور اگر حرارت اس سے بھی زیادہ ہو طبیعت ہمراہ عظیم ہونے نبض کے سرعت اور جلدی چلنا نبض کا بھی استعمال کریگی تاکہ جسقدر ہوا کی
بذریعہ نبض کی انبساط اندر پہلے سے داخل ہوتی ہے زیادہ اندر پہونچے ۔ اور اگر حرارت مضاعف ... ہو اسوقت بہت زیادہ ترویح کی حاجت

طبیعت کو ہوگی لہذا ہمراہ سرعت اور عظیم نبض کے تواتر کو نبض مین پیدا کریگی تاکہ جو ہوا کی زیادہ مقدار بہت سی مرتبہ مین پہونچتی تھی اب بسبب تواتر کے تھوڑی دیر مین اُسی قدر ہوا پہونچ جائے - اور اگر حرارت تو زیادہ ہی مگر قوت اتنی کم ہی کہ اُسکو شریان کا انبساط یعنے پھیلا ناممکن نہین تاکہ ہوائے کثیر بہت سی مرتبون مین زمانہ قلیل کے داخل کردے اور وہ ہوائے کثیر جو تھوڑی سی دیر مین داخل ہوگی برابر اُس مقدار کثیر کے ہو جو زمانہ دراز مین بروقت عظیم ہونے نبض کے اندر جسم کے پہونچتی لہذا سرعت نبض کی ایسے وقت پیدا ہوگی - اور اگر حرارت کثیر کے ہمراہ ضعف قوت ہو اُسوقت نبض مین تواتر پیدا ہوگا تاکہ قائم مقام عظم اور تواتر کے ہو جائے دوبارہ داخل کرنے ہوائے کثیر کے جو بقدر حاجت کے ہو بذریعہ پیہم انبساط نبض کے جو تواتر سے پیدا ہوگا - جب یہ صورت صحیح تھی پس واجب ہوا کہ عورتون کی نبض کی سرعت مردون کی نبض سے زیادہ رہے امزجہ کی نبض مختلف مزاجون کی نبض کا یہ حال ہی کہ جسکا مزاج گرم ہی اُسکی نبض تو عظیم اور سریع ہوگی اسلیے کہ محل اور موقع اسکی نبض کا ایسا ہی ہی بسبب زیادہ احتیاج ترویح کے حرارت قلب کو - اور جسکا مزاج بارد ہی اُسکی نبض صغیر اور بطی ہوگی اسلیے کہ ترویح کی حاجت اُسکو کمتر ہی - اور جسکا مزاج مرطوب ہی ایسا مزاج نبض کو لین اور نرم کردیتا ہی اور جسکا مزاج خشک ہی نبض کو سخت اور باصلابت کردیا ہی سحنہ کی نبض یعنے انداز اور روپ بدن کی راہ سے نبض کا یہ حال ہی کہ جو بدن ناتوان اور ضعیف ہین اُنکی نبض بہ نسبت ایسے بدن کی نبض کے عظیم ہوتی ہی جو بدن سخت اور درشت ہون اور جنپر گوشت زیادہ ہوئے اور قوت بھی اُنکی زیادہ ہو اور طیار فربہ بدن جنپر گوشت زیادہ ہی اُنکی نبض زیادہ صغیر اور زیادہ ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ گوشت کی زیادتی فربہ بدن مین شریان کو چھپا لیتی ہی اور شریان پر بوجھ ڈالتی ہی لیکن تواتر فربہ اندام کی نبض مین زیادہ ہوتا ہی اور یہ بات بسبب اسکے ہوتی ہی کہ ضعف قوت شریان کے عظیم ہونے سے عاجز ہی لہذا عوض عظیم ہونے کے تواتر کو استعمال کرتا ہی - مگر مناسب ہی کہ لاغر اندام کے بدن کا حال پہلے دریافت کرلیا جائے ایسا نہو کہ اسکی لاغری کسی سوء مزاج سے ہو جو خارج از طبیعت ہی مراد یہ ہی کہ لاغری اندام براہ خلقت کے نہو پس اگر اسکی لاغری عارض ہوگی اُسوقت نبض اُسکی ایسی نہوگی جیسی ابھی بیان ہوئی ہی - اور ایسی نبض کا حال ہم اُسوقت بیان کرینگے جب تغیرات نبض کے ہم بنظر اُن اسباب کے لکھین جو بطور اسباب خارج از طبیعت کے ہوتے ہین - پس یہی بیان اُس نبض کا ہی جو براہ سحنہ یعنے انداز اور روپ بدن کے ہوتی ہی - یہ بھی معلوم رہے کہ کبھی شاذ و نادر یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ طیار بدن کی نبض زیادہ عظیم اور زیادہ قوی بھی ہوتی ہی بہ نسبت لاغر اندام کی نبض کے اور اسکا سبب یہ ہوتا ہی کہ فربہ اندام خاص کا مزاج بہ نسبت کسی خاص لاغر اندام سے گرم زیادہ ہوتا ہی اور اسی طرح اتفاقاً بعض عورات کی نبض زیادہ قوی اور زیادہ عظیم بہ نسبت بعض مردون کے ہوتی ہی یہ اُسوقت ہوتا ہی جب کہ اُسی عورت کا مزاج بہ نسبت کسی خاص مرد کے زیادہ گرم ہو مگر ایسا بہت کم ہوتا ہی - سن کی نبض عمر اور سن کے لحاظ سے نبض کا تغیر یون ہوتا ہی کہ صبیان یعنے لڑکون کی نبض تو سریع اور متواتر ہوتی ہی اسلیے کہ اُنکو حاجت اُس حرارت کے تبرید اور فرو کرنے کی زیادہ ہی جو اُنکے بدن مین اسی سن مین ہوتی ہی اور جسقدر لڑکا کم سن ہوگا اُسکی نبض مین سرعت اور تواتر زیادہ ہوگا اور اسکا سبب یہی ہی کہ قوت اُنکی ضعیف ہی پس بجائے عظیم ہونے کے تواتر قائم مقام ہوتا ہی ہوائے کثیر کے داخل کرنے مین - جوانون کی نبض بہت زیادہ قوی اور عظیم ہوتی ہی اور سرعت مین معتدل ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ حرارت اُنکی زیادہ ہی اور قوت اُنکی شدید ہی اور اسی وجہ سے اُنکو یہی کافی ہی کہ نبض اُنکی عظیم ہوجائے اور سرعت مین معتدل رہے بجائے اسکے کہ اُنکی نبض مین زیادہ سرعت اور تواتر آجائے - مشائخ کی

نبض کا یہ حال ہے کہ صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بطی اور متفاوت بھی ہوتی ہے سبب اسکا انکے مزاج کی برودت ہے اور ترویح شدید کی انکو حاجت
کمتر ہے اور قوت انکی ضعیف ہے ۔ پس [illegible] اور [illegible] کی نبض انکا یہ حال ہے کہ جسوقت کسی آدمی کا سن اٹھائیس تیس برس کے قریب اور بعید
ہوتا ہے اسی طرح با اختلاف [illegible] نہیں ہوتا ہے اور [illegible] بیان یہ ہے کہ بچونکی نبض لینے [illegible] کی حرکت نہایت درجہ کی سرعت
اور تواتر پر ہوتی ہے اور عظیم اور صغیر ہونے میں معتدل ہے ۔ اور شیخ فانی جو آخری درجہ پیری کے ہے اسکی نبض نہایت درجہ بطی اور
متفاوت اور ضعیف و صغیر ہوتی ہے اور ان جوانوں کی نبض جو پورے درجہ پر جوانی کے ہیں نہایت درجہ عظیم ہوتی ہے اور قوت بھی
اسکی زیادہ ہے اور سرعت اور تواتر یعنے جلدی اور دیر چلنے میں معتدل ہوتی ہے جو اسباب کہ ہمنے اوپر بیان کیے ہیں انکی نظر سے
لڑکون کی نبض [illegible] آتی جاتی ہے [illegible] سرعت اور تواتر نبض میں [illegible] ہوتی ہے اور جسیم ہونا نبض کا زیادہ تر [illegible]
[illegible] کی نبض نہایت [illegible] کے اور قوت [illegible] ہوتی ہے اور سرعت میں معتدل ہوتی ہے عمر
[illegible] نکا بڑھتا جاتا ہے نبض کی
[illegible] کو ہوتے ہیں اب انکی نبض صغیر اور بطی ہوجاتی ہے پس
[illegible] کرتا ہے وقت کی نبض [illegible] اوقات کی نظر سے جو تغیر نبض میں ہوتا ہے اسکی صورت
[illegible] اوقات [illegible] یعنی جاڑے [illegible] مزاج ربیع کا اور [illegible] خریف کا معتدل
[illegible] نبض بھی قوی اور عظیم ہوتی ہے اسلیے کہ اعتدال مزاج فصل کا ہو خواہ بدن کا قوت
زیادہ [illegible] اسکی [illegible] بھی ہے۔ سرعت اور تواتر نبض کا ربیع اور خریف میں معتدل ہوتا ہے بسبب اعتدال حرارت کے۔
[illegible] کہ مزاج حرارت شدید پر ہے نبض اس [illegible] صغیر اور ضعیف ہوتی ہے۔ اسلیے کہ ہر ایک
سوء مزاج کی [illegible] سے یہ بات ہے کہ نبض کی قوت کو کم کر دیتا ہے اور اسی قوت کو ضعیف کرتا ہے اور جب قوت ضعیف ہوئی اسکو ممکن نہوگا
کہ [illegible] کہ نبض عظیم ہو جاوے اور چونکہ صغیر اور ضعیف نبض ہوتی ہے لہذا اس فصل میں سرعت نبض کی بھی بڑھ جاتی ہے
اور تواتر بھی ہو جاتا ہے تاکہ [illegible] سرعت اور تواتر [illegible] قائم مقام عظیم ہونے نبض کے [illegible] ہوجاویں کہ ہوا
کثیر اندر پہونچا دیں ۔ جاڑون کی فصل چونکہ مزاج اسکا سرد اور تر ہے اسی واسطے نبض جاڑون میں صغیر اور ضعیف اور بطی ہوتی ہے
نبض کا صغیر ہونا اور ضعیف ہونا بسبب اسکے ہے کہ قوت ضعیف ہوجاتی ہے بسبب سوء مزاج بارد کے یعنے خرابی مزاج کے جو سردی سے
پیدا ہوتی ہے اسکی وجہ سے اور بطو یعنی سست چلنا نبض کا اسواسطے ہے کہ ترویح شدید کی حاجت بوجہ سردی کے کمتر ہے۔ مگر یہ بھی ہے
کہ جاڑون کی نبض قوی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت گرمیون کے اسلیے کہ قوت بدن کی جاڑون میں سب کی سب اندر بدن کے داخل
ہوتی ہے بوجہ اسکے کہ سردی بیرونی ہوا کی اندر اسکو بند کر دیتی ہے اور محصور کر دیتی ہے۔ اور دوسرا سبب یہ ہے گرمی کی فصل میں تحلیل
قوت کی ہوا کرتی ہے بسبب اسکے کہ ہوا اسے خارجی اندر سے اسکو جذب کیا کرتی ہے ہمارے بدن سے۔ گرمیون کی نبض زیادہ عظیم
ہوتی ہے بہ نسبت جاڑون کے بسبب حرارت فصل کے۔ پس اسی طرح سے تغیر نبض کا اوقات چہارگانہ سال میں ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے
کہ یہ اوصاف نبض کے جو ایک ایک فصل کے بیان ہوئے ان اوصاف پر نبض بیچ میں ہر ایک فصل کے ہوتی ہے جب کہ آثار ہر ایک فصل کے
خوب ظاہر ہون اور وہ بیچ کا زمانہ دوسرا مہینہ منجملہ چار ماہ ہر ایک فصل کے ہے خواہ اطراف اور کنارہ فصل کے یہ صورت نبض کی ہوتی ہے

اور وہ فصل ربیع کا پہلا اور تیسرا مہینہ ہی کہ ایسے وقت مین نبض لقدر قریب اور بعد اُسی وقت درمیان فصل سے ہوتی ہی ۔ مثال اسکی یہ ہی کہ نبض اول ربیع مین زیادہ تر عظیم اور قوی ہوگی اور زیادہ تر سریع ہوگی بہ نسبت جاڑون کے اور زیادہ ضعیف اور صغیر اور بطی ہوگی وسط زمانہ ربیع مین بہ نسبت اُن زمانہ ربیع کے اور آخر ربیع مین زیادہ صغیر اور ضعیف اور بشدت متواتر ہوگی بہ نسبت درمیانی زمانہ ربیع کی نبض کے ۔ اور زیادہ عظیم اور زیادہ قوی ہوگی اور سرعت اور تواتر بھی اُسکا زیادہ ہوگا بہ نسبت صیف اور گرمیون کی نبض کے اسلیے کہ یہ وقت ربیع کا زمانہ صیف کے قریب ہی اور اسی طرح کا اول اور آخر مین سالانہ فصول کے رہتا ہی کہ ہر ایک وقت کی نبض کی مشابہت اور مشابہت نہونی اُسی وقت سے ہوگی جسکے قریب اور جس سے بعید ہی جسقدر دوری اور قرب اسوقت ہر ایک ربع اور چہارم حصہ سے کسی فصل کے ہی ۔ پس یہی صفت اور بیان نبض کا اور اُسکے تغیر کا ہی جو اوقات اور فصلون مین تمام سال کے ہوتا ہی بلاد ان کی **نبض** شہرون کی نبض اور آبادی کی نبض کا تغیر بلحاظ اُسی شہر اور بستی کے اُسکا یہ حال ہی کہ جو لوگ گرم ملک کے رہنے والے ہین جیسے ملک حبش اُنکی نبض مشابہ اُس نبض کے ہوتی ہی جو فصل گرما کی نبض بیان ہوئی ہی ۔ اور جن لوگون کی سکونت سرد شہرون مین ہی اُنکی نبض مشابہ اُس نبض کے ہوگی جو فصل شتا اور جاڑون کی نبض کا حال ہی جیسے بلاد صقالیہ کے رہنے والون کی نبض ۔ اور جو لوگ معتدل شہرون کے باشندے ہین اور بلاد وہی ہین جو خط استوا کے نیچے آباد ہین انکی نبض مشابہ اُس نبض کے ہوگی جو فصل ربیع اور خریف کی نبض کا حال ہی ۔ رہے وہ شہر جنکا مزاج درمیان مین ان مزاج سہ گانہ کے ہی اُنکی نبض متوسط اور درمیانی انھین تینون نبضون کے ہوگی اور آخری بلاد لینے اور جو ملک باقی رہے کہ بیچ مین ان امرجہ کے اُنکا مزاج نہو بلکہ بیچ سے ادھر اُدھر واقع ہو اُنکی نبض کا حال مختلف ہوگا بقدر دوری اور نزدیکی ہر ایک آبادی کے انھین شہرون کے جو گرم اور سرد اور معتدل لکھے گئے ۔ اور اسی مثال مین حالات ہواے بلاد کا اختلاف نبض مین اثر کرتا ہی کہ ہواے گرم نبض کو مشابہ نبض ربیع کے کرتی ہی **ایام حمل کی نبض** حاملہ عورت کی نبض قوی ہوتی ہی بسبب اسکے کہ حرارت بچہ کی اُنکے مزاج کی حرارت پر زیادہ ہوجاتی ہی اسواسطے کہ شرائین یعنی رگہاے جہندہ کے ذریعہ سے جو بچہ کی رگین ہین وہ حرارت اسکے ماں کی شرائین مین آ پہونچتی ہی اسلیے کہ جو شرائین مشیمہ مین ہین اُنکا اتصال مادر کی شرائین سے ہی چنانچہ اسکو ہمنے اُسی مقام پر بیان کردیا ہی جس جگہ ہمنے جنین کی پیدایش کا حال رحم مادری مین بیان کیا ہی نبض حاملہ کہ قوت اور ضعف مین پانچوین مہینے کے تمامی تک متوسط رہتی ہی کہ ضعیف اور قوی کے درمیان مین ہوتی ہی بسبب اسکے کہ انکی قوت بھی اسی زمانہ تک متوسط ہی اسلیے کہ بچہ اس زمانہ تک سبک اور ہلکا ہوتا ہی اور بوجہ چھوٹے ہونے اُسکی جسامت کے زیادہ غذا کو بدن سے حاملہ کے جذب نہین کرتا ہی ۔ اور سرعت اور بطو مین نبض پانچوین مہینہ تک معتدل رہتی ہی ۔ اور جب چھٹا مہینہ لگا اور اُنکی قوت مین کمی آنی شروع ہوئی اسلیے کہ اب بچہ بڑھتا ہی پس طبیعت پر اُسکا بار پڑتا ہی اور طبیعت کے افعال اور تصرفات مین تنگی پیدا کرتا ہی اور غذا بھی بمقدار زائد جذب کرتا ہی جو بہ نسبت گذشتہ مہینون کے کہین زیادہ ہوتی ہی پس اب قوت حاملہ کی ضعیف ہوجاتی ہی اسی واسطے نبض بھی اُسکی ضعیف اور سست ہوجاتی ہی **خواب اور بیداری کی نبض** نیند کا یہ حال ہی کہ چونکہ حرارت غریزی بروقت خواب کے اندر بدن کے چلی جاتی ہی تاکہ غذا کو ہضم کرے چنانچہ اسکو ہمنے اور مقام پر اچھی طرح سے بیان کردیا ہی پس نبض اول وقت خواب کے یعنی جب کہ نیند آتی ہی صغیر اور بطی ہوجاتی ہی پھر جب آدمی خوب سوگیا ہو اور بالکل بے خبر ہوجائے اُسوقت نبض متواتر ہوجاتی ہی ۔ اور جب غذا ہضم ہوچکی اور تمام بدن مین غذا کا نفوذ ہوگیا یعنے ہر ایک عضو بدن کو اپنی اپنی غذا مل چکی اُسوقت حرارت غریزی قوی ہوجاتی ہی لہذا نبض بھی عظیم ہوجائیگی اور قوی بھی ہوگی لیکن باوجود قوی اور عظیم ہونے کے بطی اور سست زیادہ ہوگی اور متفاوت بھی ہوگی ۔ اور اگر نیند اتنی دیر تک رہے کہ فضلہ غذا کے دفع ہونے کا زمانہ قریب ہو پہنچے اُسوقت پھر نبض باوجود ضعیف ہونے کے اور بطی زیادہ ہونے کے سست زیادہ ہوگی علاوہ اسکے

صغیر بھی ہوگی جیسے کہ اول وقت نیند کے بھی جب آدمی سونے لگتا ہے - اور اسی سبب سے ہمکو مناسب ہے کہ جب غذا ہضم ہو چکے نیند سے
چونکیں اور بیدار ہو جائیں تاکہ اُن فضول غذا کو دفع کر دیں جو ہمارے بدن میں پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ مخاط یعنی رینٹ اور تھوک پاخانہ پیشاب
اور اگر سوتا ہوا آدمی اچانک جاگ اُٹھے کسی سبب سے منجملہ ایسے ہی اسباب کے جیسے کوئی چلا کر بولا ہو اُسکے چیخنے سے خواہ کسی چیز کے
گرنے کی آواز اور دھماکا خواہ ریح اُسی کی صدا ہو اُسکی آواز سے یکایک جگ پڑے یا اور کسی ایسے ہی سبب سے ایسے وقت چونکہ طبیعت
اضطراب ہوتا ہے لہذا نبض اسکی عظیم اور قوی اور سریع یعنی تیز رفتار اور متواتر ہو جاتی ہے اور نبض میں اضطراب اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے
پھر جب سو اُٹھنے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرے اور اضطراب جاتا رہے اور سکون اور آرام میں ہوش حواس اسکے درست ہو جائیں
اسوقت پھر نبض اپنی اصلی اور طبیعی حالت پر جیسی اسکی نبض اصلی ہے اسی پر آجاتی ہے - یہی سب اُن اسباب طبیعیہ کی تفصیل تھی جنسے
نبض میں تغیر حال اعتدال سے ہوجاتا ہے اور ہر ایک آدمی کی ایک قسم کی نبض خاص یہی اسباب پیدا کرتی ہے کہ وہ نبض بھی طبیعی ہوتی ہے
جو ہر ایک زمانہ میں اور ہر ایک موسم اور مقام اور ہر ایک حال میں اس نبض کی شناخت ہوتی ہے طبیب کو مناسب ہے کہ جب کسی کی
نبض اُسکی اصلی نبض سے متغیر دیکھے اور اُسکو معلوم ہو جاوے کہ یہ نبض اسکی کسی کیفیت اور حالت پر مخالف اُسکی نبض خاص کے ہوگئی ہے
اسکی وجہ سے استدلال اس بات پر کرے کہ اسکا مزاج بدنی بھی اپنی طبیعی حالت سے کسقدر متغیر ہوگیا ہے اور اُس مزاج کا تغیر بھی اُسیقدر
ہے جسقدر تغیر اُن اسباب کا ہے جو نبض کے بدلنے والے اسباب اسکے بدن میں پیدا ہوے ہیں - جو اسباب نبض کے تغیر دینے والے ہیں
اُنکی دو جنس ہیں ایک تو وہ امور جو طبیعی نہیں ہیں اور دوسرے وہ امور جو خارج طبیعت سے ہیں - اور ہم اقسام انھیں دونوں جنس کے
جو نبض میں تغیر دیتے ہیں اب بیان کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ ان دونوں کا کیا حال ہے اور کس سبب سے کیونکر یہ امور نبض میں تغیر دیتے ہیں
اور پہلے ہم اُن امور کا بیان کرتے ہیں جو طبیعی نہیں ہیں اُنکو جاننا چاہیے

باب پانچواں نبض کے اُس تغیر کے بیان میں جو بسبب اُن امور کے ہوتا ہے جو طبیعی نہیں ہیں

ہم کہتے ہیں کہ جنس اُن اسباب کی جو طبیعی نہیں اور یہ وہ اسباب ہیں جو متوسط اور درمیانی امور ہیں بیچ میں اسباب طبیعی اور بیچ میں اُن اسباب کے
جو خارج طبیعت سے ہیں مترجم اور یہ بھی اشارہ ہوگیا ہے کہ اسباب کا طبیعی ہونا عام اس سے ہے کہ خارج طبیعت ہوں اور مخالف طبیعت کے ہوں
یا موافق ہوں پس یہ اسباب کبھی تو موافق طبیعت کے ہوتے ہیں اور کبھی مخالف طبیعت کے لہذا جب یہ مناسب طبیعت کے ہونگے اُنکو اسباب
طبیعی سے مناسبت ہوگی اور جب مخالف طبع ہونگے اسباب خارج از طبیعت کے مشابہ ہونگے اسی واسطے مصنف کہتا ہے کہ یہ اسباب متوسط اور
درمیانی اسباب طبیعی اور اسباب خارج از طبیعت کے ہیں متن یہ اسباب غیر طبیعی چار اجناس میں منحصر ہیں ریاضت ایک استحمام یعنے نہانا
حمام وغیرہ میں دو کھانے کی چیزیں تین اور پینے کی اشیا چار - اور ہم ابتدا اُس تغیر نبض سے کرتے ہیں جو ریاضت اور محنت بدنی سے
ہوتا ہے - پس ہم کہتے ہیں کہ ریاضت اگر معتدل طور سے ہو نبض کو قوی اور عظیم اور سریع اور متواتر کر دیتی ہے - اور اسکا بیان یہ ہے کہ ریاضت
معتدل سے فضول کی تحلیل ہو جاتی اور اعضاے بدنی کی تقویت کرتی ہے اور حرارت غریزی کو زیادہ کرتی ہے چنانچہ ہمنے اسکو باب ریاضت میں
مجملاً بیان کر دیا ہے - مگر جو ریاضت کہ حد اعتدال سے زیادہ ہو وہ ریاضت نبض کو صغیر اور ضعیف اور صلب یعنی سخت اور متفاوت کر دیتی ہے اور
اسکا سبب یہ ہے کہ آدمی جسوقت ریاضت میں افراط اور زیادتی کرتا ہے اور تعب اور ماندگی اسکو زیادہ آجاتی ہے سبات اُسکی قوت کو ضعیف کردیتی
اور اسی سبب سے نبض بھی اُسکی ضعیف ہو جاتی ہے - اور حرارت غریزی کی تحلیل کر دیتی ہے اور کم کر دیتی ہے جو نبض کے بطی اور سست ہونے اور

اُسکے متفاوت ہونے کا سبب یہ ہے کہ حرارت مین کمی ہوجاتی ہے اور سختی اور صلابت کا سبب یہ ہے کہ افراط سے ریاضت کے رطوبت بدن کی
تحلیل ہوتی ہے اور خشکی اعضا مین پیدا ہوتی ہے (جسکو سختی لازم ہے) یہ وہ نبض ہے جسے ریاضت بدن پیدا کرتی ہے **پانی سے نہانے کی نبض**
جس نبض کو پانی سے نہانا پیدا کرتا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ نہانے کے دو حصہ پر تقسیم ہے ایک تو ہوا سے گرم حمام کی خواہ سرد ہوا - دوسرا حصہ
پانی کا - پھر پانی کی دو قسمین ہین ایک گرم پانی دوسری ٹھنڈا پانی (۱) گرم پانی اور گرم ہوا جسوقت ان دونون کا استعمال بقدر اعتدال کے ہو
نبض قوی اور عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی اسکا سبب یہ ہے کہ استحمام معتدل یعنی جو نہانا درمیانی حالت پر ہو قوت کو زیادہ کرتا ہے اسلیے
ایسے نہانے سے بدن کے فضول تحلیل پاتے ہین پس نبض مین قوت پیدا ہوتی ہے اور بدن مین گرمی سی آجاتی ہے لہذا نبض عظیم اور سریع
اور متواتر ہوجاتی ہے اور باوجود ان امور کے نبض نرم بھی رہتی ہے اسلیے کہ اعضاے بدن رطوبت کو نہانے سے جذب کرتے ہین خصوصاً
اگر آب شیرین سے نہاتا ہو - پھر اگر آدمی دیر تک نہایا کرے نبض بہ نسبت موجودہ حالت سابق کے صغیر اور ضعیف ہوجائیگی لیکن سرعت
اور تواتر نبض کا بدستور باقی رہیگا اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی دیر تک حمام مین ٹھہرتا ہے قوت اُسکی ضعیف ہوجاتی ہے بسبب اسکے کہ بدن سے
اُسکے مادہ زیادہ متحلل ہوتا ہے اسی وجہ سے نبض ضعیف ہوجاتی اور گرمی اسکی بدن مین بڑھتی جاتی ہے لہذا سرعت بھی زیادہ ہوتی ہے سختی
اور نرمی مین ایسے آدمی کی نبض معتدل ہوتی ہے - اور اگر اتنا زیادہ ٹھہرے کہ حرارت غریزی فنا ہونے لگے اُسکی نبض بھی ضعیف
اور صغیر اور سست اور متفاوت ہوجائیگی جیسے کہ جو لوگ زیادہ حد سے ریاضت کرتے ہین اُنکا نبض بھی اُسی کیفیت ہوجاتی ہے
سرد پانی سے نہانا اگر یہ حال ہو کہ نہانے والا فربہ اندام اور ترو تازہ بدن کا ہو اور ٹھہرنا اُسکا آب سرد مین جیسے نہانا - ٹھہرنا معتدل
اور اندازہ مناسب پر ہو ایسے نہانے سے نبض عظیم اور قوی اور سریع ہوجائیگی اسلیے کہ برودت سردی اگر حد اعتدال پر ہوتی ہے قوت اور
حرارت بدن کو جمع کردیتی ہے تا اینکہ وہ حرارت اندر بدن کے چلی جاتی ہے پھر جب پانی مین دیر تک ٹھہرے تا اینکہ تمام حرارت غریزی
اندر بدن کے چلی جائے اور برودت سے اُسکے زیادہ اثر پہونچے اُسوقت کی نبض صغیر اور بطی اور متفاوت ہوتی ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت کو
تنگی اور اندر گھٹ جانے کی ایذا پہنچی ہے - اور اگر سرد پانی سے نہانے والا لاغر اندام ہو گوشت اُسکے بدن پر کم ہو اور ٹھہرنا اُسکا آب سرد مین
اندازہ مناسب پر ہو اسکی نبض بھی ضعیف اور بطی ہوجائیگی اسلیے کہ برودت ایسے وقت اعضاے اندرونی تک بسرعت پہونچتی ہے اور وجہ کمی
گوشت کے پس حرارت غریزی اُسکی ضعیف ہوجاتی ہے اور قوت مین اُسکے کمی آجاتی ہے - اور باوجود ان اوصاف کے نبض اُسکی صلب یعنے
سخت ہوگی اسلیے کہ برودت پانی کی نبض کے اجزا کو یکجا کردیگی اور جب ایسا آدمی آب سرد مین دیر تک ٹھہرے اتنی دیر کہ حرارت غریزی اندر
بدن کے ڈوب جائے اور سردی اعضاے رئیسہ کو پہونچے اور جوہر مین اعضاے رئیسہ کے سما جائے اُسوقت نبض نہایت درجہ صغیر
ہوگی اور ضعیف بھی زیادہ ہوجائیگی اور متفاوت بھی زیادہ ہوگی اور باوجود صلب بھی ہوگی - یہی بیان اُس تغیر نبض کا ہے جو استحمام یعنی نہانے سے
پیدا ہوتا ہے **اطعمہ کی نبض** کھانے والی چیزون سے جو تغیر نبض مین ہوتا ہے وہ تغیر بہ طبق مقدار اور مطابق کیفیت اشیاے خوردنی کے
ہوتا ہے مقدار کی وجہ سے تغیر نبض کی یہ صورت ہے کہ جب آدمی زیادہ غذا کھاتا ہے پہلے تو اُسکی نبض مختلف غیر منتظم ہوجاتی ہے مراد یہ ہے کہ اختلاف
نبض مین ایسا ہوتا ہے کہ اُسمین نظام نہین رہتا ہے - اور اسکا سبب یہ ہے کہ غذا جسوقت قوت پر گران باری پیدا کرتی ہے پس ایک مرتبہ
تو قوت کو ایستادگی اور آمادگی اُسکے انفتاح پر ہوتی ہے یعنے غذا کو پختہ کردینے اور ہضم کردینے پر قوت آمادہ ہوتی ہے اُسوقت تو نبض قوی
اور عظیم ہوجاتی ہے اور ایک مرتبہ غذا کا بوجھ جو طبیعت پر پڑ رہا ہے اُسکو دباتا ہے اور اُسکے فعل سے روکتا ہے لہذا اُسوقت نبض صغیر اور ضعیف

ہو جاتی ہے۔ اور باوجود اس اختلاف کے نرمی تو ہمیشہ نہین ہوتی اسکا سبب یہ ہے کہ جو حمام ایک قسم کی رطوبت اور تری نبض مین پیدا
کرتا ہے پھر جسوقت غذا ہضم ہو چکی اور پورا ہضم غذا کا ہو گیا اور اعضاے بدن کو پہونچ گئی اور انمین سما گئی اسوقت نبض عظیم
ہو جاتی ہے اور سریع بھی ہوتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ غذا جب اچھی طرح سے ہضم ہوتی ہے قوت اور حرارت غریزی کو زیادہ کرتی ہے اور باوجود
عظیم اور سریع ہونے کے اسوقت نبض مین نرمی بھی ہوتی ہے۔ پھر اگر جو چیز کہ بطور غذا کے کھائی ہے تھوڑی سی ہو کہ جلد اسکا ہضم ہو جانے
اور جھٹ پٹ اسکا نفوذ اور دوران اعضاے بدنی مین ہو جاتا ہے ایسی غذا سے نبض کا عظیم ہونا کمتر ہو گا اور قوت بھی نبض کی اس سے
کم پیدا ہو گی اور سرعت نبض کی کم ہو گی بہ نسبت تیز رفتاری اس نبض کے جو ہر وقت ہضم غذا کے ہوتی ہے اور سختی اور نرمی مین بھی اسوقت
نبض معتدل اور میانہ ہو گی۔ طعام سے جو تغیر نبض کا کیفیت غذا کے وقت ہوتا ہے پس جسکا غذا مزاج گرم ہے ایسی غذا علاوہ اُن امور کے جو مقدار
کی وجہ سے پیدا ہوتی ہین اور جسکو ہم ابھی لکھ چکے) نبض مین سرعت اور تواتر پیدا کریگی اور جو غذا سرد ہے ہمراہ اُن امور کے نبض مین
بطوء یعنی سستی حرکت کی اور تفاوت پیدا کریگی اور جو غذا مرطوب ہے اس سے نرمی نبض کی پیدا ہوگی اور جرم شریان کا نرم ہو جائیگا
پینے والی اشیا سے نبض کا تغیر۔ یہ چیزین بھی نبض کو موافق اپنے مزاج کے کر دیتی ہین پانی کا حال یہ ہے چونکہ مزاج اسکا سرد تر ہے
اور غذا ہی اسمین بہت کم گویا کہ نہین ہے اور ایک قوم کا قول تو یہ ہے کہ پانی مین بالکل غذا ہی کا فعل نہین ہے اسی وجہ سے پانی سے
تغیر نبض کا تھوڑا ہی ہوتا ہے۔ پھر چونکہ پانی کا نفوذ بدن مین بدیر ہوتا ہے لہذا ایسی نبض پیدا کرتا ہے جو مشابہ اُسی نبض کے ہوتی ہے جو
غذا سے پیدا ہوتی ہے اور جو تغیر پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے اُتنی ہی دیر تک رہتا ہے جب تک کہ پانی معدہ مین ہے۔ اگر پانی زیادہ سرد ہے
نبض مین صلابت اُسکے پینے سے آجائیگی اور اگر شیر گرم تازہ سا ہو نبض اسکی پینے سے نرم اور صغیر ہو جائے **نبیذ** کے پینے سے
نبض مین وہ فعل ہوتا ہے جو طعام ہضم شدہ کا فعل ہے مگر قوت اسکی اس نبض کی قوت سے کم ہو جسکو غذا پیدا کرتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ
طعام سے جو غذا بدن کو زیادہ ملتی ہے بہ نسبت اس غذا کے جو شراب سے ملتی ہے۔ اور سرعت نبض کی شراب کی وجہ سے زیادہ ہوتی ہے اور جلدی
ہوتی ہے مگر یہ سرعت جو نبض مین پیدا ہوتی ہے تھوڑی ہی دیر کے بعد اسکے پینے سے ہوتی ہے اسلیے کہ نبیذ بہت جلد رگون مین پیوست
ہو جاتی ہے اور بہت جلد خون کی طرف بدل جاتی ہے۔ رہے اور اقسام مشروبات یعنی پینے والی چیزون کے انمین جو شے کہ سرد مزاج ہے اُسکے
پینے سے نبض صغیر اور سست ہو جائیگی اور جو شے گرم ہے پس اسکے پینے سے نبض کی سرعت اور تواتر پیدا ہو گا یہ کیفیت اس نبض کی ہے جسکو
غذا پیدا کرتی ہے اور یہی بیان تھا اس اختلاف کا جو نبض مین اُن اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو طبیعی نہین ہین اسکو معلوم کرنا چاہیے

باب چھٹا بیان مین نبض کے اُس تغیر کے جو امور خارج از طبیعت سے پیدا ہوتا ہے

جو تغیر نبض مین اُن اسباب سے پیدا ہوتا ہے کہ خارج طبیعت سے ہین اب ہم اسی باب مین اسکے بیان کو شروع کرتے ہین۔ اور کہتے ہین
کہ جو اسباب کہ خارج طبیعت سے ہین اور اُنسے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہے یہ وہی امراض اور اعراض ہین جو بیماریون کے تابع ہوتے ہین
اور پیدایش امراض اور اعراض کی بروقت حادث ہونے اُن امور کے ہوتی ہے جو طبیعی نہین ہین لیکن جبکہ آدمی اُنکے استعمال مین افراط
اور زیادتی کرے (یا کمی) پس اسی افراط کی وجہ سے بدن اپنی طبیعی حالت سے بطرف ایسی حالت کے پلٹ جائیگا جو طبیعی نہین ہے
جیسا کہ اس باب کو مینے اس مقام کے علاوہ اور جگہ اچھی طرح بیان کر دیا ہے اسی کتاب مین۔ پھر چونکہ امراض اور اعراض کے اصناف
اور اقسام بے شمار ہین اُن سب کا حصر قدماے اطبا نے دو عام جنس مین کر دیا ہے اور اسی طرح سے اس حصر کا بیان کیا ہے کہ جو اسباب کہ

نبض کو متغیر ایسی طرح سے کر دیتے ہین کہ وہ تغیر خارج از طبیعت ہوتا ہے اُسکی مجملاً دو جنس ہین - اور اُسکی تفصیل یہ ہے کہ وہ تغیر یا تو ایسا ہے
کہ قوت بدنی کو پراگندہ کر دے اور قوت کی تحلیل کر دے یا وہ تغیر اسقدر ہو کہ طبیعت پر اُسکی گرانی اور تنگی پیدا ہو پس جو تغیر کے اسباب
کہ قوت کو پراگندہ اور فنا کر دیتے ہین وہ غذا کا نہونا اور اعراض نفسانی امراض اور اعراض کا خبث اور وجع یعنے درد جو شدید ہوا اور استفراغ
یعنے بدن سے کسی خلط وغیرہ کا بافراط خارج ہو جانا - اور جو اسباب کہ قوت پر گرانی اور تنگی پیدا کرتے ہین یہ امتلا اور اخلاط کی کثرت ہے
اور غلیظ ہو جانا یعنے گندہ ہونا اسقدر جو خارج طبیعت سے ہو جیسے ورم ہاے گرم اور ورم ہاے سرد وغیرہ وغیرہ - اور ہم پہلے ابتدا اور
آغاز کلام آن اسباب سے کرتے جو قوت کو متفرق اور پاشان کر دیتے ہین اور قوت کو تحلیل کر دیتے ہین اور نبض کو صغیر اور سریع اور
ضعیف اور متواتر کر دیتے ہین - اور جسقدر قوت کی تحلیل اور اُسمین ضعف زیادہ ہوتا ہے اُسیقدر نبض کا ضعف اور صغیر ہونا بڑھ جاتا ہے
اور باوجود ضعیف اور صغیر ہونے کے بطی بھی ہو جاتی ہے تا اینکہ آخر مین نبض بطرف قسم نملی کے پہونچ جاتی جو نہایت درجہ پر ضعیف اور صغیر
اور تواتر کے ہے - اور طبیعت ایسے وقت تواتر کا استعمال فقط اسی واسطے کرتی ہے تاکہ یہ تواتر قائم مقام ہوا کے داخل کرنے مین عظیم
اور سریع ہونے کی ہو - اور کبھی نبض دودی بھی دفعتہً اُسوقت پیدا ہو جاتی ہے جب کہ قوت دفعتہً تحلیل پا جاتی ہے ایسے استفراغات مین
جو کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے بکثرت خون نکل جاتا ہے ساکن اور متحرک رگون سے بڑے بڑے پھوڑے وغیرہ کا خون یا فصد یا نکسیر
جو بے اندازہ چلے خواہ دستون کی افراط ہو اور ازین قبیل اور جو ایسے ہی استفراغات جسمین بدن سے اخلاط وغیرہ نکلتے ہین - کبھی
دفعتہً نبض نملی ہو جاتی ہے اگر قوت زیادہ ساقط ہو جائے اور یہ بات اُس غشی مین ہوتی ہے جس سے قوت حیوانی دفعتہً ساقط ہو جاتی ہے
ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ نبض نملی سے پہلے دودی نبض کا ہونا تھوڑی دیر تک ضرور ہے اتنی دیر کہ اُسکو ایک معین زمانہ کہہ سکین -
مگر یہ کہ غشی مین دودی نبض اتنی دیر تک نہین رہتی ہے اسلیے کہ ادھر نبض دودی پیدا ہوئی اور فوراً بطرف نملی کے بدل جاتی ہے اور
دودی کی صفت پر نہین رہتی ہے - یہ بیان مجملی اُس نبض عام کا ہے جو آن اسباب سے پیدا ہوتی ہے جو قوت کو پاشان اور متفرق
کر دیتی ہین اور قوت کی تحلیل کر دیتی ہین - اب رہے تفصیلی حالات وہ یہ ہین کہ غذا کا استعمال نہ کرنا پہلے تو اُس سے نبض صغیر
ہو جاتی ہے اور ضعیف - پھر چونکہ حرارت غریزی اول زمانہ بے غذائی مین بدستور بحال خود ہوتی ہے - اور بیشتر اُسکی حدت بڑھ جاتی ہے
لہذا نبض بھی سریع اور متواتر ہو جاتی ہے - اور اگر بے غذائی کی مداومت ہو جائے اور اسقدر نوبت پہونچے کہ حرارت غریزی مین کمی آ جائے
اُسوقت پھر نبض صغیر اور ضعیف ہو جائیگی اور بطی یعنے سست اور متفاوت بھی ہوگی - اور اگر اس سے زیادہ بے غذائی کی نوبت پہونچے
کہ قوت کی تحلیل ہو جائے اور بالکل قوت جاتی رہے اُسوقت نبض نہایت درجہ صغیر اور ضعیف ہوگی اور بدرجہ سست اور بطی ہو جائیگی
پھر چونکہ قاعدہ ہے کہ اگر قوت کی تحلیل ہو جائے اور آدمی بھی زندہ باقی ہو اور اُسکو حاجت استنشاق ہوا کی یعنی سانس کے ذریعہ سے ہوا اندر
کھینچنے کی زیادہ ہوتی ہے اسی وجہ سے تواتر نبض کا بہت بڑھ جاتا ہے تاکہ ہوا کو بمقدار حاجت زیادہ جذب کرے - یہ صورت خرابی
نبض کی ہے جو بے غذائی سے پیدا ہوتی ہے - رہا جو تغیر نبض کا بسبب خباثت امراض کے ہوتا ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ امراض خبیثہ
پہلے ہی نبض کو نملی کر دیتے ہین اسلیے کہ مرض خبیث قوت کو ٹھہرا دیتا ہے اور اُسکو ساقط کر دیتا ہے - اعراض نفسانی اور یہ وہی ترسناکی
اور غم سرور اور غضب ہین اُنسے نبض کی کیفیت ہو جاتی ہے کہ بروقت غضب اور غصہ کے نبض عظیم اور قوی سریع اور متواتر ہوتی ہے
اسلیے کہ قوت اور حرارت غریزی دفعتہً دونون بروقت غضب کے بطرف ظاہر بدن کے نکل آتی ہین اور طلب غلبہ کے واسطے برپا ہوتی ہین

اور انتقام لینے کی خواہش ایذا دہندہ سے ہوتی ہے۔ صلابت اور لین یعنی سختی اور نرمی مین نبض معتدل ہوتی ہے۔ اور فرح یعنی سرور کی نبض کا
یہ حال ہے کہ چونکہ حرارت ایسے وقت تھوڑی تھوڑی بطرف ظاہر بدن کے خارج ہوتی ہے لہذا نبض عظیم اور متوسط درمیان ضعیف اور قوی کے
ہوتی ہے اور تیز اور سست کے بھی درمیان مین ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ایسے وقت بطرف ترویح قلب کے چونکہ زیادہ نہین ہوتی ہے اسلیے
کہ حرارت کا اعتدال رہتا ہے اسی واسطے نبض کی تیزی رفتار اور سستی بھی درمیانی حالت کے ہوتی ہے۔ ہم یعنے ملال اور رنج مین چونکہ حرارت
غریزی اندرون بدن کے داخل ہوجاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی اندر جاتی ہے اسی وجہ سے نبض بھی صغیر اور ضعیف اور متواتر اور متفاوت
ہوتی ہے۔ پھر اگر زمانہ دراز اسی رنج مین گذر جائے اور غم مین آدمی مبتلا رہے تا اینکہ بالکل گھٹ جائے اُسوقت پہلے تو نبض دودی ہوگی
پھر آخر کار نملی ہوجائیگی اور یہ بات اُسوقت ہوگی جب کہ قوت کی تحلیل ہوجائے اور ساقط ہوجائے۔ فزع یعنے ترسناکی مین چونکہ قوت
اندر بدن کے دفعتہً چلی جاتی ہے اسلیے کہ قوت کا خوف مین یہ حال ہوتا ہے کہ کبھی تو خوف سے اُس چیز کے جو ڈرانے والی ہے اندر فوراً چلی جاتی ہے
اور کسی وقت جب اسکو ظفریابی کی امید پڑتی ہے باہر نکل آتی ہے لہذا ایسی حالت مین نبض سریع اور مضطرب اور مرتعد ہوتی ہے کہ آدمی پر ایسے
وقت جب ڈرتا ہے ایک قسم کی تھرتھری پڑجاتی ہے اور باوجود ایسی کیفیت کے نبض مختلف غیر منتظم بھی ہوتی ہے بوجہ اُسی تغیر کے جو ترسیدہ اور
خوف زدہ آدمی پر طاری ہوتا ہے۔ پھر اگر خوف تا دیر رہے اور فکر اسی حال واحد پر ثابت ہو اب اسکی نبض مشابہ رنجیدہ خاطر آدمی کے
ہوجائیگی۔ اور جب خوف اتنا بڑھ جائے اور زیادہ زمانہ تک برقرار رہے کہ قوت کی تحلیل ہوجائے آخر کار مین پھر اسکی نبض دودی ہوجائیگی
پھر اسکے بعد نملی ہوجائیگی۔ یہی بیان اُس نبض کا ہے جسکو اعراض نفسانی پیدا کرتے ہین۔ درد اور وجع سے جو نبض پیدا ہوتی ہے اُسکا بیان
یہ ہے کہ درد اگر بعض ایسے اعضاے بدن مین ہے جو شریف عضو ہین جیسے جگر اور معدہ ایسے درد سے بھی خراب قسم نبض کی پیدا ہوتی ہے
یا اینکہ درد ایسے اعضا مین ہو جو شریف نہین ہین جیسے ہاتھ اور پانون اور یہ درد زیادہ اور شدید ہو اُس سے بھی وہی خراب نبض پیدا ہوگی
جو اعضاے رئیسہ کے درد سے پیدا ہوتی ہے۔ درد کا حال عموماً یہ ہے کہ اعضاے رئیسہ مین ہو خواہ اعضاے غیر رئیسہ مین پہلے تو نبض کو
قوی اور سریع اور متواتر کردیتا ہے اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ طبیعت ایسے وقت حرکت کرکے شے ایذا دہندہ کے دفع کرنے کا قصد کرتی ہے اور اُسکے قصد
کرنے سے قوت حیوانی اور حرارت غریزی بھی متحرک ہوتی ہے پھر جب درد دیر تک ٹھہرا کہ قوت مین کمی آجائے اور گھٹ جائے اُسوقت یہ نبض
صغیر اور ضعیف ہوجاتی ہے اور بسبب حرارت کے سریع اور متواتر رہتی ہے اور باینہمہ نبض ایسی مختلف ہوتی ہے جسکا اختلاف زیادہ ہوتا ہے
اور اسکا سبب یہی ہے کہ درد مین ہیجان وقتاً فوقتاً ہوتا ہے کبھی کم ہوجاتا ہے اور کبھی بڑھ جاتا ہے۔ یہ بیان اُس نبض کا تھا جو درد سے
پیدا ہوتی ہے۔ استفراغ یعنے بدن سے اخلاط وغیرہ کے نکل جانے سے جیسے اسہال اور ذرب یعنے کہنہ اسہال اور رعاف یعنی نکسیر چلنی اور
نزف یعنی کسی اور مقام سے خون بدن کا نکلنا اور رگون کے شگافتہ ہونے سے خون کا برآمد ہونا متحرک رگون سے خواہ ساکن رگون سے جال
ایسے استفراغ مین پہلے تو نبض آدمی کی صغیر اور ضعیف اور بطی یعنی سست ہوجاتی ہے اور متفاوت بھی ہوتی ہے اور باینہمہ فارغ یعنی خالی بھی
ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ کے اقسام رگون سے خارج ہوکر رگون کو خالی کردیتے ہین۔ پھر جب استفراغ دیر پا ہوا اور کچھ زمانہ تک برابر ہوا کیا
نبض دودی کی طرف انجام ہوتا ہے پھر آخر مین جاکر بوقت سقوط قوت کے نملی ہوجاتی ہے اگر استفراغ اور نکلنا کسی مادہ کا دفعتہً ہو
پہلے تو نبض دودی ہوجاتی ہے پھر اُس سے بدل کر نملی ہوجاتی ہے۔ بس یہی صورتین نبض کے تغیر کی ہین جو قوت کے تحلیل
پانے سے ہوتی ہین۔

باب ساتوان نبض کا تغیر جو گرانی پیدا کرنے والی قوت کے اسباب سے ہوتے ہین

جو تغیر نبض کا اُن اسباب سے پیدا ہوتا ہے کہ قوت پر گرانی لاتے ہین اور قوت کو ضعیف کرتے ہین اُسکے اصناف اور اقسام اُس نبض کی اقسام سے زیادہ ہین جو اُن اسباب سے پیدا ہوتے ہین کہ قوت کو تحلیل کردیتے ہین اسلیے کہ ان اسباب سے قوت پر گرانی ہوکر بوجہ کثرت اخلاط اور زیادہ ہونے امتلا کے اُسی قوت مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اور اخلاط جب زیادہ ہوجاتے ہین بہت سی بیماریان پیدا کرتے ہین جو تمام بدن مین ظاہر ہوتی ہین۔ پھر اگر اخلاط کسی خاص عضو مین زیادہ ہون اُسی عضو مین وہی مرض پیدا کرینگے جو مزاج اسی خلط فراہم شدہ کا ہے اور بحسب مزاج اُسی عضو کے جسمین یہ خلط بھری ہے اور مطابق فعل اُسی عضو کے جو اُس سے ہوتا ہے۔ اسی واسطے جو امراض کہ امتلا اخلاط سے پیدا ہوتے ہین شمار مین زیادہ ہین بہ نسبت اُن امراض کے جو استفراغ یعنے مادہ اور خلط کے خارج ہوجانے سے پیدا ہوتے ہین اور اب ہم پہلے اُن اعراض کا بیان کرتے ہین جو امتلاے اخلاط سے پیدا ہوتے ہین یہ بھی بیان کرینگے کہ نبض ہر ایک مرض امتلائی اخلاط کی کیسی ہوتی ہے مگر پہلے تو ہم نبض عام کو جو تمامی امراض امتلائی اخلاط کے ہوتی ہے بیان کرینگے۔ ہم کہتے ہین کہ نبض عام جو اُن اسباب سے پیدا ہوتی ہے جنسے قوت پر گرانی آجاتی ہے وہ نبض ہے جو صغیر اور ضعیف اور ممتلی ہو اور اسکا سبب یہ ہے کہ قوت مین ضعف آجاتا ہے بوجہ اسکے کہ اخلاط کی گرانباری اُس پر پڑتی ہے اور قوت کے ضعیف ہونے سے نبض بھی ضعیف ہوجاتی ہے اور صغیر ہونا نبض کا تابع اُسکے ضعف کے ہے اسلیے کہ ضعیف کی وجہ سے شریان کا انبساط اور کشادگی اچھی طرح سے نہین ہوسکتی ہے۔ اور امتلا اس طرح سے ہوتا ہے کہ شریان کے اندر فضلہ کسی خلط کا ٹھہر جاتا ہے۔ اور باوجود ان حالات کے جو نبض کے مذکور ہوے متواتر بھی ہوتی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ حاجت ترویح قلب کی زیادہ لاحق ہوتی ہے اور عظیم ہونے کی وجہ سے متواتر ہونا نبض کا اسکی قائم مقامی کرتا ہے۔ پھر چونکہ قوت کبھی اُن چیزون کو مقہور اور مغلوب کرتی ہے جنکی گرانی قوت پر پڑرہی ہے اور کبھی قوت پر وہی اخلاط غالب آجاتے ہین اور اسکو مغلوب کردیتے ہین اسی وجہ سے نبض بھی مختلف غیر منتظم ہوجاتی ہے جس طرح آگ کے شعلہ کا یہی حال ہے جسوقت اُسپر بہت لکڑیان یکبارگی ڈالی جاتی ہین کہ اُسکے شعلہ مین اختلاف ہوتا ہے کبھی تو شعلہ لکڑی مین اثر کرتا ہے اُسوقت آگ بھڑک اُٹھتی ہے اور کبھی جب لکڑی کا غلبہ ہوتا ہے شعلہ فرو ہوجاتا ہے اور کبھی آگ کا اثر ضعیف لکڑیون مین ہوتا ہے اُسوقت آنچ کم کم ہوتی ہے اور کبھی لکڑیون کا اثر آگ مین ضعیف ہوتا ہے اُسوقت شعلہ بھڑک اُٹھتا ہے علے ہذا القیاس اسی طرح کا اختلاف جلنے اور بجھنے مین ہوا کرتا ہے جسکے ترتب اور انتظام کا کوئی خاص طریقہ بیان نہین ہوسکتا ہے۔ اور یہ بات نبض کے مختلف غیر منتظم ہونے کے بروقت امتلاے اخلاط کے جملہ اقسام اور اجناس مین نبض کے ہوتی ہے میری مراد اجناس نبض سے یہ ہے کہ اُسکے عظیم اور قوی اور سریع اور متواتر ہونے مین یہ اختلاف غیر منتظم ہوتا ہے۔ پھر اگر قوت پر گرانی اخلاط کی زیادہ پڑے بہت سے اصناف مین نبض کے اختلاف پیدا ہوگا۔ اور اگر ثقل اور گرانی اخلاط کی قوت پر کم ہو اختلاف مین بھی کمی ہوگی۔ مثلاً یا تو عظم مین یہ اختلاف ہوتا ہے یا قوت مین ہوتا ہے یا سرعت مین ہوتا ہے یا دو صنف مین اختلاف انھین اصناف سے پیدا ہوتا ہے اکثر جو اختلاف کہ اصناف نبض مین واقع ہوتا ہے قوی اور ضعیف اور عظیم اور صغیر مین ہوتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ جسوقت قوت مقاومت مادہ کی کرے یعنے قوت اسکا مقابلہ کرتی ہے اُسوقت عدد نبضات یعنی جتنی حرکات نبض کی محسوس ہونگی عظیم اور قوی ہونگی اُسی قدر شمار نبضات ضعیف اور صغیر کا ہوگا۔ اور اگر مادہ قوت پر غالب آئیگا عدد نبضات صغیر اور ضعیف کا زیادہ ہوگا بہ نسبت عظیم اور قوی نبضات کے اور اگر قوت مادہ پر غالب ہوگی عظیم اور قوی نبضات کا شمار زیادہ ہوگا بہ نسبت صغیر اور ضعیف کے۔ بعضی یہ بھی ہوتا ہے کہ قوت دفعۃً ایسی متحرک ہوتی ہے اور اسکے متحرک ہونے کا کوئی سبب ایسا ہوتا ہے جو قوت کو ایسی برانگیختہ کرتا ہے کہ سر انگشتان مین نباض کے جسوقت

لگتی ہے اور نباض کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ یہ قرعہ یعنے حرکت نبض کی زائد ہے اور بجائے سکون کے حرکت پیدا ہوئی ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہوتا ہے
کہ طبیعت کو بروقت سکون کے بیشتر ایک حالت ایذا دہندہ کسی شی موذی سے ایسی عارض ہوتی ہے جو کہ طبیعت پر ثقل اور گرانی پیدا کرتی ہے
لہذا طبیعت محتاج بطرف مدافعت اور ہٹانے اُسی موذی چیز کے ہوتی ہے پس حرکت کرتی ہے۔ یہ بھی کبھی واقع ہوتا ہے کہ بجائے حرکت کے
سکون پیدا ہوجاتا ہے اور یہ اُسوقت ہوتا ہے کہ طبیعت کو بروقت حرکت کے ضعف اور ناتوانی آجاتی ہے لہذا محتاج استراحت اور آرام لینے کی
ہوجاتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے اور اسی وجہ سے ایک نبضہ (یعنے ایک حرکت نبض کی) ساقط ہوجاتا ہے منجملہ تین نبضات کے خواہ چار نبضات سے
خواہ پانچ اور چھ وغیرہ کے۔ یہ بیان نبض عام صاحبان امتلا کا ہے اور اُن لوگوں کی نبض کا جنکی نبض کثرت اخلاط سے بھاری ہوتی ہے
اسکی تفصیل اور شرح اسی مقام پر ہم پھر کرتے ہیں کہ اگر امتلا اخلاط کا تمام بدن میں ہو نبض اسی طرح کی ہوگی جو نبض عام یعنے بیان کی ہے
اُسی سبب سے جو اوپر بیان ہوا۔ لیکن اگر امتلا خون کی ہو نبض باوجود اُن حالات کے عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی بسبب حرارت خون کے
اور سختی اور نرمی میں معتدل ہوگی اور ملمس نبض کا یعنے جس جگہ کہ نبض چھوئی جاتی ہے وہ جگہ گرم ہوگی۔ اور اگر امتلا تمام بدن میں مرہ صفرا کا
ہوگا اُسوقت نبض کی سرعت اور تواتر شدید ہوگا بسبب زیادہ گرم ہونے خلط صفرا کے۔ اور باوجود سرعت اور تواتر کے مائل بصلابت ہوگی
بسبب یبوست صفرا کے اور اختلاف بھی اُسمین زیادہ ہوگا بوجہ کثرت حرکت مرہ صفرا کے۔ پھر اگر امتلا خلط بلغم کا ہو تو اُسوقت نبض زیادہ صغیر
اور زیادہ سُست ہوگی اور تفاوت بھی اُسکا زیادہ ہوگا اور چھونے میں نرم زیادہ معلوم ہوگی اور اختلاف اُسمین کمتر ہوگا اور اگر امتلا
مرہ سودا کا ہوگا بجاے اُن حالات کے جو یعنے لکھے ہیں از قسم نرمی کے نبض میں صلابت ہوگی بسبب یبوست مرہ سودا کے اور چونکہ صلابت کا
خاصہ ہے کہ شریان کو اچھی طرح کشادہ حرکت نہیں کرنے دیتی ہے لہذا نبض بھی صغیر ہوگی اور اختلاف بھی اُسمین زیادہ ہوگا۔ اور جب ان خلطوں مین
عفونت آجاتی ہے کہ بدن میں تپ کے اقسام پیدا ہوں اُسوقت نبض سریع اور عظیم ہوگی اور متواتر اور مختلف اور ملمس اُسکا گرم اور ان احوال کی
زیادتی اور کمی بقدر کیفیت اور مقدار خلط اور مزاج طبیعی اُسی خلط کے ہوگی اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر خلط متعفن مرہ صفرا ہو اور مقدار بھی اُسکی زیادہ ہو
نبض بہت زیادہ عظیم ہوگی اور تواتر اور صلابت بھی اُسکی زیادہ ہوگی اور اگر مقدار اُسکی کم ہوگی یہ اعراض بھی کم ہونگے اور اگر بلغم متعفن ہوگا
اور مقدار بھی اُسکی زیادہ ہوگی نبض کا عظیم اور سریع ہونا کم ہوگا اور اگر مقدار اُسکی کم ہوگی ان احوال میں کمی ہوگی اور صلابت اور اختلاف کم
بسبب رطوبت بلغم کے کم ہوگا اور اگر سودا متعفن ہوگا اور مقدار زیادہ ہوگی صلابت زیادہ ہوگا بسبب یبوست مرہ سودا کے۔ یہی بیان
اُس نبض کا ہے جسکے ذریعہ سے زیادتی اور کمی اخلاط پر استدلال کیا جاتا ہے جسوقت یہ کمی بیشی تمام بدن میں ہو۔ لیکن اگر یہ کمی بیشی کسی عضو
خاص میں ہو جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں تو اُسکا بیان ہم اسی مقام پر بیان کرتے ہیں

باب آٹھواں اُس نبض کے بیان میں جو اقسام اورام پر دلالت کرتی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہر ایک عضو کی یہی کیفیت ہے کہ جسوقت اُسمین کوئی خلط جمع ہوتی ہے یا تو اُسمین ورم پیدا کرتی ہے یا کوئی اور قسم مرض کی
پیدا کردیتی ہے۔ اور ہم پہلے ورم کے اقسام کو اور جو اقسام نبض کے ورم پیدا کرتا ہے اُنکو بیان کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ورم کے اقسام میں
اختلاف بہت سا ہوتا ہے اور یہ اختلاف یا تو بوجہ اُسی مادہ کے ہوتا ہے جس سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے جیسے وہ ورم جو خون سے پیدا ہوتا ہے
جسکو فلغمونی کہتے ہیں۔ یا کہ خلط صفرا سے پیدا ہو جسکو حمرہ (بہ حاے حطی) کہتے ہیں یا بلغم سے پیدا ہو جسکو ورم رخو یعنے ڈھیلا اور نرم
ورم کہتے ہیں یا خلط سودا سے پیدا ہو جسکو ورم صلب کہتے ہیں۔ یا اختلاف بسبب اُس عضو کے ہو جس میں یہ ورم پیدا ہوتا ہے جیسے دماغ کا

ورم یا جگر یا معدہ کا ورم خواہ ہاتھ یا نٔون کا ورم خواہ - اختلاف بسبب جوہر عضو کے اختلاف کے پیدا ہوتا ہی مثلاً ورم کسی عضو لحمی مین ہو یا کسی عضو
عصبی مین ہو لیسے جسکا مزاج پٹھہ کا ہی یا ایسے عضو مین ہو جسمین رگون کی کثرت ہی ساکن رگین ہون خواہ متحرک اور مثل اسکے اور بھی اختلاف
یا اختلاف بسبب مقدار ورم کے ہوتا ہی کہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو - اور جب ورم مین اسقدر اختلاف ہی پس نبض بھی اسی وجہ سے بطریق ہر قسم
ورم کے مختلف ہوگی - اور ہم پہلے بیان اُس ورم کی نبض کا کرتے ہین جو ورم گرم ہی اور اُسکا نام فلغمونی ہی اور اُسکی حالت اور جو تغیر اُسکی
نبض مین پیدا ہوتا ہی اُسکو بیان کرتے ہین - اور پہلے اُس نبض کو لکھتے ہین جسکو طبیعت اسی ورم کی بطور عام پیدا کرتی ہی پس ہم
کہتے ہین کہ ورم گرم جسکو فلغمونی کہتے ہین وہ ایک قسم کا انتفاخ یعنے پھول جانا عضو کا ہی جو خارج طبیعت سے ہی اور یہ پھولن فضلہ
خون خراب سے پیدا ہوتی ہی جو کسی عضو پر گرتا ہی اور اُسی عضو کو بھر دیتا ہی اور اُسمین تمدد اور کھنچاؤ پیدا کرتا ہی اور جو ساکن اور متحرک رگین اُسی عضو مین ہین
اُنمین کھنچاؤ پیدا کرتا ہی تابع اس تمدد کے سانس کا نہ آنا ہوتا ہی اور جب تنفس بند ہوا عفونت اندر جسم کے ضرور پیدا ہوگی اور گرمی آجائیگی - پھر اگر ورم کی
مقدار بڑی ہی اور کسی عضو رئیس مین منجملہ اعضاے رئیسہ کے ہی ایسے ورم کے تابع تپ بھی ہوگی - اور جب یہ سب امور واقع ہوے اب ضرور ہی کہ ورم
گرم کی نبض صلب یعنی سخت اور صغیر اور متواتر ہوگی اور سریع ہوگی اور اختلاف منشاری بھی اُسمین ہوگا - صلابت اور سختی اس نبض کی بسبب
اسی کے ہی کہ شریان مین تمدد اور کھنچاؤ پیدا ہوا ہی اور شریان کے کھنچاؤ کی وجہ سے عضو متورم بھی کھنچ گیا ہی - اور صغیر ہونے کا سبب یہ ہی
کہ جرم شریان کا کھنچ گیا اور قوت ضعیف ہوگئی ہی اسلیے کہ قوت موجودہ شریان کی پوری حرکت دہی نہین کر سکتی ہی اور نہ شریان کو
انبساط اور پھیلاؤ قرار واقعی بوقت صلابت کے ہو سکتا ہی - اور ضعیف قوت صاحب ورم کی (خواہ عام مریض کی) شریان کی بسط اور
کشادہ حرکت دینے سے عاجز ہوتی ہی - متواتر ہونا اس نبض کا اُسکی وجہ یہ ہی کہ حاجت ترویح کی بسبب حرارت کے زیادہ ہی اور پورا
انبساط نبض کا تو ہو نہین سکتا پس ضرور ہی کہ متواتر ہو جائے کہ بقدر حاجت ترویح قلب کی ہو جائے لہذا عوض پوری انبساط کے تواتر
پیدا ہوگا - اختلاف منشاری اس نبض کا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ سختی جرم شریان کی پوری انبساط سے مانع ہی ہان اتنا اثر کرتی ہی کہ
انبساط صغیر سے مراد یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا پھیلاؤ شریان مین ہوتا ہی پس اب شکل اور شباہت نبض کے حرکت کی نباض کی انگلیون کے
نیچے مثل منشار اور آرہ کے دندانہ دار ہوگی کبھی کوئی جزو متحرک ہوا اور کبھی کوئی جزو ساکن ہوگا پس یہی سب اسباب ایسے ہین جنکی وجہ سے
ورم گرم کی نبض صلب اور سریع اور صغیر اور متواتر ہوتی ہی اور مختلف باختلاف منشاری ہوتی ہی - پھر چونکہ ہر ایک مرض کے چار اوقات
منجملہ اور تپشین اور بحران وغیرہ کے ہوتے ہین - اور اُن چار اوقات مین سے ایک وقت ابتدا اور شروع مرض کا ہی دوسرا زمانہ تزید اور
شدت مرض کا تیسرا زمانہ منتہی کا جب کہ مرض انتہا پر پہونچ جاتا ہی چوتھا زمانہ انحطاط کا جب سے مرض مین کمی شروع ہوتی ہی - لہذا
ورم کے بھی چار ہی اوقات ہوتے ہین اور نبض ورم کے چارون اوقات مین سے ہر ایک وقت جدا جدا ایسے ہوتی ہی کہ ایک وقت کی
نبض دوسرے وقت کی نبض سے مخالف ہوتی ہی - اسکی تفصیل یہ ہی کہ ابتداے ورم کی نبض مین صلابت کثیر ہوتی ہی اور عظیم اور قوی
اور سریع اور متواتر ہوتی ہی اور اختلاف منشاری اُسمین بہت کم ہوتا ہی - اور سبب اسکا یہ ہی کہ ابتدا مین ورم ضعیف ہوتا ہی پس نبض مین
صلابت بھی تھوڑی سی ہوگی - اور قوت مریض کی ابتدائی ورم مین قوی ہوتی ہی لہذا شریان کی تھوڑی سی صلابت مانع اُسکی انبساط سے
نہوگی عظیم ہونے کا سبب بھی یہی ہی کہ حرارت ابتداے ورم گرم مین زیادہ اور قوت قوی اور شریان مین صلابت کم ہوتی ہی اور اسی
زیادتی حرارت سے سرعت اور تواتر بھی ابتدا مین ہوتا ہی - اختلاف منشاری مین کمی زمانہ ابتداے ورم مین اسی وجہ سے ہی کہ صلابت

شریان میں کمتر ہے - زمانہ تزید میں ورم کی بھی نبض انھیں اوصاف پر ہوتی ہے جو زمانہ ابتدا کے مذکور ہوئے مگر یہ اوصاف اسوقت زیادہ تر
قوی ہوتے ہیں مترجم یا مراد یہ ہے کہ نبض ورم کے زمانہ تزید میں زیادہ تر قوی ہوتی ہے متن اور صلابت اسکی زیادہ خصوصًا وہ صلابت
جو امتلاء سے مادہ کے تابع ہے - مراد یہ ہے چونکہ زمانہ تزید میں اجتماع مادہ ورم سے امتلاء سے سوا ہو جاتا ہے پس جو سختی نبض کی تابع امتلاء
مادہ کے ہے اور تمدد اور کھنچاو کی بھی وہی قسم جو تابع امتلاء کے ہے ایسے وقت زیادہ قوی ہوگی (نہ وہ صلابت اور تمدد جو کہ تابع یبوست وغیرہ کے
ہیں) اور اختلاف منشاری بھی مثل تمدد کے ایسے وقت قوی ہوگا - اور اسی وجہ سے نبض صغیر ہوگی - زمانہ منتہی میں نبض ورم کی چونکہ
یہ سب اعراض بدرجہ انتہا زیادہ ہوتے ہیں خصوصًا سختی اور صلابت نبض کی اور اختلاف منشاری کہ یہ دونوں بہت زیادہ قوی ہو جاتی ہیں
اسی سبب سے جو ہمنے بیان کیا ہے اور پہلے اوقات کی نسبت صغر نبض کا زیادہ بڑھ جاتا ہے لیکن ابھی ضعیف نہیں ہوتی ہے بہ نسبت
اوقات گذشتہ کے اسلیئے کہ الم اور ایذا نے قوت کو مس کیا ہے مترجم بیان غلطی کاتب کی ہے اور شاید صحیح یہ ہے کہ نبض بروقت منتہی کے
بہ نسبت سابق کے زیادہ ضعیف ہو جاتی ہے اسلیئے کہ ایذا نے قوت کو تھکا دیا ہے اور مس کیا ہے متن سرعت اور تواتر نبض کا بروقت منتہی کے
زیادہ ہو جاتا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت قوی ہو جانے سے حاجت ترویح کی بڑھ جاتی ہے اسلیئے کہ حرارت بروقت منتہی کے سب اوقات
زیادہ تر قوی ہوتی ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ سرعت اور تواتر قائم مقامی نبض کی عظیم ہونے کی کرتی ہیں (جو زمانہ ابتدا اور تزید میں تھا)
انحطاط ورم کے زمانہ میں چونکہ اب ورم گھٹتا ہے اور کم ہونے لگتا ہے اور ورم زائل ہونے لگتا ہے - اور ورم کا زائل ہونا یا تو اس طرح ہوتا ہے
کہ خلط اور مادہ ورم گرم کا تحلیل پاتا ہے اور پاشان ہوتا ہے اور نابود ہونے لگتا ہے لہذا نبض بھی اپنی طبیعی حالت کی طرف رجوع کرتی ہے اور جیسے
قبل پیدا ہونے ورم کے تھی بروقت صحت کے اسی طرف پلٹتی ہے - یا زوال ورم کا یوں ہوتا ہے کہ شی لطیف جسقدر ورم میں ہے اسکی تحلیل ہو کر
غلیظ مادہ باقی رہ جاتا ہے اور ٹھہرا جاتا ہے اور عضو متورم میں سختی اور صلابت آجاتی ہے اور ورم گرم کا انتقال بطرف ورم صلب سوداوی کے
ہو جاتا ہے اسی وجہ سے نبض بھی بہ نسبت زمانہ سابق کے زیادہ سخت اور زیادہ دقیق یعنے باریک ہو جاتی ہے - اور سبب اسکا یہ ہے کہ
شریان کو ایسے وقت قدرت انبساط اور پھیلنے کی عرض اور عمق میں زیادہ نہیں ہوتی لہذا سخت اور باریک ہو جاتی ہے - اور باوجود اسکے
سرعت اور تواتر نبض کا بہت کم ہوتا ہے اسلیئے کہ اب حرارت کم ہوگئی اور اسی کمی حرارت کی وجہ سے ترویح کی حاجت بھی کم ہے - یہ سب امور
تغیر نبض کے تھے بنظر طبیعت ورم گرم کے - اب رہا جو تغیر نبض کو بنظر جوہر عضو متورم کے ہوتا ہے یعنے جو عضو سوج گیا ہے اسکی طبیعت کی نظر سے
پس اسکی یہ صورت ہے کہ ورم گرم اگر کسی عضو لحمی میں ہو یعنی جس عضو کا مزاج مثل مزاج گوشت کے ہے اسوقت بھی اسی طرح نبض میں صلابت
ہوگی جیسے اوپر بیان ہوچکے مگر اینکہ یہ صلابت کمتر ہوتی ہے اور جب صلابت کم ہوگی پھر تو اختلاف منشاری بھی بہت کم ہوگا اور زیادہ افراط
نہ ہوگا - اسی طرح صغر اور چھوٹا ہونا نبض کا بھی کمتر ہوگا لیکن اگر ورم گرم کسی عضو عصبی میں ہو مراد یہ ہے جس عضو میں پٹھے زیادہ ہیں خواہ
مزاج عضو کا پٹھے کا سا ہے اسوقت نبض کی صلابت اور سختی زیادہ ہوگی اور شدت صلابت کی بسبب اسی کے ہوگی کہ پٹھے میں تمدد اور کھنچاو
بوجہ ورم کے پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ پٹھے میں بوجہ تمدد کے صلابت قوی عارض ہوتی ہے جیسے وہ روده کمان کا جو پٹھے کے تار سے بنایا جاتا ہے
جب اسے کھینچیں زیادہ سخت ہو جاتا ہے - اور صغر نبض مذکور میں بوجہ صلابت کے زیادہ ہوگا اور دوسری وجہ اسکے زیادہ صغیر ہونے کی
یہ ہے کہ قوت بدنی کو بسبب صلابت کے درد کے ایذا پہونچ رہی ہے - اور تیسری وجہ یہ ہے کہ درد کی ایذا قوت کو بسبب زیادہ حساس ہونے
عضو عصبی کے سخت پہونچ رہی ہے اور اختلاف منشاری بھی اسی ورم میں غالب تر ہوگا بسبب افراط صلابت کے - اور اگر یہ ورم عظیم ہوگا

نبض باوجود ان اعراض کے مرتعد یعنے کپکپی ہوئی بھی ہوگی اور سبب اُسکے ارتعاد خواہ تھرانے کا یہ ہی کہ کھنچاؤ اور سختی ایسے وقت کہ ورم
بڑھا ہی بہت زیادہ اور شدید ہوگا اور باوجود ورم عظیم کے پٹھہ ایک سخت عضو ہی اور شریان مین تمدد اور صلابت شدید عارض ہو گئی ہی
پس اب شریان کو وہی کیفیت عارض ہوگی جو رودہ کمان کو بروقت چلہ چڑھانے کے عارض ہوتی ہی یعنے جسوقت چلّہ کمان کا چڑھا ہی مین
اسقدر سخت ہوجاتا ہی کہ چٹکی سے اُسکا دبنا اور چٹکی مین تیرانداز کے اُسکا آجانا کیسا دشوار ہوتا ہی اور جب اُسی رودہ کو چٹکی دین خواہ
اُسکو چٹکی مین دباکر چھوڑدین دیر تک تھرایا کرتا ہی- اور اگر ورم کسی ایسے عضو مین جسمین ساکن رگین زیادہ ہین اُسوقت نبض مین
صلابت کمتر ہوگی اور لین یعنے نرمی اُسمین زیادہ ہوگی اسلیے کہ ایسے اعضا نسبت پٹھے کے زیادہ نرم ہوتے ہین- اور جب یہی نبض مین
ہوئی لہذا مقدار اُسکی عظیم بھی ہوگی اور منشاریت بھی اُسمین بہت کم ہوگی سبب اسکا وہی نرمی ہی جسکو ہمنے بیان کیا ہی- اور اگر
ورم کسی ایسے عضو مین ہو جسمین شرائین یعنی متحرک رگون کی زیادتی ہو اُسوقت نبض عظیم ہوگی اسلیے کہ حرارت غریزی کی اُس جگہ
زیادتی ہی جو اندر رگہاے جہندہ کے رہتی ہی- ایضاً یہ نبض مختلف غیر منتظم ہوگی- اسلیے کہ بذریعہ ان رگون کے قلب مین ایسی چیزین
پہونچ رہی ہین جنسے بسرعت تمام نبض مین تغیر آجاتا ہی بدون اسکے کہ درمیان اُن امور کے کوئی شے متوسط ہو مراد یہ ہی کہ شرائین کے
ذریعہ سے بلا توسط غیرے ہر ایک کیفیت قلب تک پہونچ کر نبض کو متغیر کردیتی ہی- پس انھین طرف سے تغیر نبض کا منظر جوہر عضو
متورم کے ہوتا ہی- اب رہا تغیر نبض کا منظر مقام اور محل عضو متورم کے اُسکی صورت یہ ہی کہ اگر ورم دماغ ہو اُسوقت نبض مشابہ
اُس کیفیت کے ہوگی جنسے ورم عضو عصبی کی نبض ہوتی ہی- اور اگر ورم کسی ایسے عضو مین ہو کہ قریب جگر کے واقع ہی خواہ بعض اجزاے
جگر مین ورم ہو اُسوقت ایسی نبض ہوگی جیسے نبض اُسوقت ہوتی ہی کہ ورم ایسے عضو مین ہو جو اوردہ یعنے ساکن رگون پر زیادہ
شامل ہی- اور اگر ورم کسی ایسے عضو مین ہو جو قرب بہ قلب واقع ہین اُسوقت نبض مشابہ اُس نبض کے ہوگی جو متحرک رگون پر زیادہ
شامل ہونے سے عضو کے ہوتی ہی- اور قلب کے ورم کی نبض کیون بیان کرین کہ ناممکن ہی اسلیے کہ جسوقت ورم قلب مین ہوتا ہی
تھوڑی دیر بھی نہین گذرتی کہ آدمی مرجاتا ہی پس اُسکی نبض کو کیا بیان کرین- پس انھین وجوہ سے تغیر نبض کا ورم گرم مین بنظر
طبیعت ورم اور بنظر طبیعت عضو متورم کے ہوتا ہی یعنے جس عضو مین ورم پیدا ہوتا ہی- کبھی ورم گرم کو ایک امر عارضی ایسا لاحق ہوتا ہی
جسکی جہت سے نبض اسی ورم کے مرکب اُن صفات سے ہوتی ہی جنکو ورم اور یہ امر عارضی دونون ملکر مقتضی ہوتے ہین- اور یہ امر عارضی
یا تو بسبب شرکت اسی عضو متورم کے کسی اور عضو سے پیدا ہوتا ہی جیسے تشنج کا عرض جو ورم حجاب مین بسبب مشارکت حجاب کے
دماغ سے پیدا ہوتا ہی اور یہ شرکت حجاب کو دماغ سے اس طرح سے ہی کہ ایک پٹھہ دماغ سے بطرف حجاب کے آگیا ہی- یا یہ امر عارضی فعل
خاص اُسی عضو متورم کا ہوتا ہی جس طرح کہ فساد ہضم بسبب ورم معدہ کے پیدا ہوتا ہی- خواہ ضیق النفس یعنے سانس کا تنگ ہوجانا
اور اختناق یعنے گرفتہ گلو ہونا جیسے پھیپھڑے کے ورم سے عارض ہوتا ہی- یا یہ عرض کسی امر عارضی دیگر سے پیدا ہوتا ہی جو بروقت ورم
پیدا ہوا ہی جیسے دردسر خواہ عروضی غشی وغیرہ اور اعراض غریبہ جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے کہ ایسی غشی کیسی نبض کی قسم مین پیدا
ہوتی ہین- اور یہ بیان ہمارا اُس مقام پر ہوگا جہان پر بیان کرینگے کہ اقسام امراض کیسی کیسی قسمین نبض کی پیدا کرتے ہین اور
اعضاے بدنی مین ان امراض کے ہونے سے کونسی قسم نبض کی حادث ہوتی ہی- یہی بیان تغیر نبض کا تھا جو بسبب ایسے ورم گرم کے
پیدا ہوتی ہی جو مادہ خون سے عارض ہوتا ہی اور اُن اعراض نبض کا تھا جو تابع ایسے ورم گرم کے ہوتے ہین- جو ورم گرم خلط صفرا سے

پیدا ہوتا ہی اور اسکی ... (یہ ساے حلقی) تو اسکی صورت یہ ہی کہ چونکہ حرارت اس ورم کی زیادہ قوی ہوتی ہی لہذا سرعت اور تواتر
نبض کا مقدار بہت زیادہ ہوتا ہی - اور چونکہ خشکی مادہ پر غالب ہو اسی وجہ سے مس کی صلابت بھی شدید تر ہوگی اور جب صلابت کی
صورت ... اختلاف ... نبض مین زیادہ ہوگا - ورم مادہ ... سے جو ورم پیدا ہوتا ہی پس اگر مادہ بلغمی سے پیدا ہو
یہ ورم ... نبض کو ... سست اور بعیر اور متفاوت کر دیتا ہی اسلیے کہ ترویح زائد کی حاجت کم ہی بسبب برودت مزاج بلغم کے - اور باوجود
نرمی بھی نبض ... ہوگی بسبب رطوبت بلغم کے - برخلاف بھی نبض مین زیادہ ہوگی بسبب اسکے کہ صلابت مین کمی ہی - اور جو ورم
خلط سوداوی سے پیدا ہوگا اسکی نبض باریک اور سخت اور سست اور متفاوت ہوگی اور اختلاف منشاری اسمین شدید اور قوی تر ہوگا
اور یہ صفات بسبب مادہ کے سختی اور حرارت کی کمی کے پیدا ہونگی پس انھین وجوہ سے تغیر نبض مین سب اقسام ورم کے ہوتا ہی
مگر مناسب اسکا بھی جاننا ہی کہ مقدار اس تغیر کی جو نبض مین ورم پیدا کرتا ہی کمی اور بیشی مین بقدر مقدار ورم کے مختلف ہوگی اور بنظر
شریف اور خسیس ہونے عضو متورم کے بھی اسی مقدار تغیر مین اختلاف ہوگا - اور اسکا حال یہ ہی کہ اگر ورم کی مقدار بڑی ہوگی خواہ
کسی عضو شریف مین چھوٹی چھوٹی ہی مقدار کا ورم ہوگا جیسے دماغ اور جگر اور معدہ اسوقت یہ تغیر نبض کا بھی قوی ہوگا - اور اگر ورم صغیر اور
چھوٹا سا ہوگا خواہ بڑا ورم کسی عضو خسیس مثلاً ہاتھ یا پاؤن مین ہوگا تغیر بھی تھوڑا سا اور ضعیف ہوگا

باب نوان اُس نبض کے بیان مین جو اعضاے نفسانی کے امراض پر دلالت کرتی ہی

پہلے اُس نبض کا حال بیان کر دیا جس سے استدلال ورم کی اقسام پر کیا جاتا ہی - اب ہم آغاز کرتے ہین بیان حالات نبض کے
ان اقسام کے جنسے استدلال تمامی بدن کی اعضا کے امراض پر کیا جاتا ہی - مین کہتا ہون کہ اقسام اُن امراض کے جو کہ اعضا بدنی مین
پیدا ہوتے ہین بہت سے ہین - اور تغیر نبض کا اکثر امراض مین ایک ہی طرح کا ہوتا ہی لیئے بعض امراض کی نبض مشابہ بعض امراض دیگر کے
ہوتی ہی اور اُسی کے مناسب اکثر احوال مین ہوتی ہی - اور یہی وجہ ہی کہ نبض کی ایک قسم سے استدلال بہت سے امراض پر کیا جاتا ہی
اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ مرض یا تو دوسرے مرض سے نوع اور قسم مین متفق ہی - میری مراد یہ ہی کہ دونون مرض قسم واحد سے ہین - اور
یا یہ بات ہی کہ دونوں مرضوں کا سبب ایک ہی سا ہی جس سے دونون مرض پیدا ہوے ہین - یا یہ بات ہی کہ دونون مرض کسی ایسے دو عضو مین
پیدا ہوے ہین جو بنظر جوہر اصلی کے یکسان ہین - اسی وجہ سے ہم اس مقام پر اقتصار کرتے ہین بیان پر اُن قواعد کے جنسے استدلال
بذریعہ احکام نبض کے بہت سی بیماریون پر کیا جاتا ہی - اور ابتداے کلام اُن امراض سے ہم کرتے ہین جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین
اور جو اعضا کہ دماغ سے پیدا ہوتے ہین اور جو تغیر نبض مین یہ امراض پیدا کرتے ہین اُنکا بیان پہلے ہم کرتے ہین - اب ہم کہتے ہین
کہ بیماریان جو دماغ مین پیدا ہوتی اُنمین ایک سرسام اور برسام بھی ہی اور سبات سہری اور قطعی سبات بھی ہی اور جمود اور صرع اور سکتہ
اور تشنج اور استرخا ہی - سرسام تو ایک ورم گرم ہی جو دماغ کی جھلیون مین پیدا ہوتا ہی - اور چونکہ ان جھلیون کی طبیعت پٹھے کی طبیعت کے
مطابق ہی لہذا سرسام کا مرض نبض کو صلب اور سخت اور متواتر اور قوی اور منقطع کرتا ہی اور نباض کو بروقت نبض پر ہاتھ رکھنے کے ایسا
معلوم ہوتا ہی جیسے کہ نبض اپنی جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جاویگی - صلابت سرسام کی نبض مین اسواسطے پیدا ہوتی ہی کہ بشدت چونکہ تمدد
اور کھنچاؤ ورم سے پیدا ہوا ہی اسلیے کہ ورم مذکور ایک عضو عصبی مین پیدا ہوا یعنے جھلی مین دماغ کے جسکا مزاج پٹھہ کا ہی - اور صغیر ہونا
اس نبض کا اسوجہ سے ہی کہ سختی اور صلابت ایسی رگ مین آگئی ہی جو اسی رگ کے پھیلنے اور انبساط کو مانع ہی - تواتر کی وجہ یہ ہی کہ ترویح قلب کی

[illegible] شدید ہو یعنی حرارت غریزی [illegible] میں قوت قوی رہتی ہی اور اسی سبب سے مریض کو
ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات اُچھلتا ہی اور زور زور سے بکتا ہی اور یہ حرکت ناشایستہ مریض بسبب فساد ذہن کے کرتا ہی - اختلاف
منقطع یعنے غیر منتظم اس نبض میں اسواسطے ہوتا ہی کہ رگ نبض کی پوری پوری انبساط سے باز رہتی ہی بسبب اُسی صلابت کے جو مذکور
ہو چکی اور نیز بسبب تمدد اور کھنچاؤ کے جو شریان میں پیدا ہوا ہی حالانکہ قوت مریض میں زیادہ ہی جو انبساط پیدا کرنا چاہتی ہی لہذا
بعض اجزاے نبض کو حرکت دیا کرتی ہی اور بعض اجزا کی انبساط سے عاجز رہتی ہی اور اسی وجہ سے نباض کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نبض
مریض کی کبھی تو اوپر کی طرف ہٹ جاتی ہی اور کبھی نیچے کی طرف سرک جاتی ہی - اور جسوقت سرسام کا مرض مادہ صفراوی سے پیدا ہوا ہو
نبض مرتعد یعنے کپنتی ہوئی اور تھرتھراتی محسوس ہوگی - اور اسی سبب سے جسکو ہمنے ذکر کیا ہی اور ابھی اُسکا بیان ہوا ہی جملہ
اعضاے عصبی کی نبض میں بسبب شدت تمدد اور تناؤ اور سختی کے وہ کیفیت عارض ہوتی ہی جو رودہ اور کمان کی زہ کو بروقت کھینچ کر
دبا چھوڑ دینے سے ایک قسم کی تھرتھری عارض ہوتی ہی خصوصاً اگر مادہ مرض کا خشک مزاج ہو جیسے خلط صفراوی کہ اُسوقت
جرم شریان کی سختی اور صلابت زیادہ بڑھ جاتی ہی کبھی شاذ و نادر سرسام میں نبض عظیم بھی ہو جاتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اگر ورم
تھوڑا سا ہو کہ جھلی کو زیادہ کھینچ کر سخت نکرے اور اتنی تمدید اور تشنج جھلی میں پیدا نکرے جسکی وجہ سے شریان میں سختی اور صلابت
آجائے - اگر سرسام کا مرض مادہ بلغمی سے پیدا ہو اُسوقت نبض میں صلابت کم ہوگی پس انبساط اور پھیلنے میں قوت کے مطیع ہوگی اور
قوت اس فعل کو پورا ہونے دیگی کہ انبساط بخوبی ہوتا رہیگا - اور کبھی اسی مرض میں ایسا بھی ہوتا ہی کہ حرکت انبساط کی زیادہ سریع ہوتی ہی
بہ نسبت حرکت انقباض کے سریع سے مراد یہ ہی کہ زمانہ انبساط کا قلیل اور کمتر ہوتا ہی بہ نسبت زمانہ انقباض کے اور کبھی اسکا عکس
ہوتا ہی یعنے زمانہ انقباض سریع زیادہ بہ نسبت زمانہ انبساط کے ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ چونکہ مرض ورم گرم سے پیدا ہوا ہی
جو دماغ کی جھلیون میں ہی اور تپ بھی اسکے ساتھ لازم ہی جو کسی وقت نہین اُترتی - اور تپ بھی سرسام مین اُسی خلط کی عفونت سے
عارض ہوتی ہی جس خلط سے ورم مذکور پیدا ہوا ہی اور عفونت کا آجانا بوجہ حرارت ورم کے ہی پس اب یہ بات ہوگی کہ جب حرارت
زیادہ ہوگی انبساط نبض کا بھی جلد جلد ہوگا اسلیے کہ ہوا کے اندر داخل ہونے کی ایسے وقت حاجت زیادہ ہی اور ہوا کا داخل ہونا اسی
حرکت انبساطی پر پایا جاتا ہی اور زیادہ ہوا کا داخل ہونا اس غرض سے درکار ہی کہ قلب کی حرارت اور شدید گرمی کو دور کر دے اور
برودت پیدا کرے اور انقباض اسوقت دیر میں ہونا چاہیے تاکہ ہوا جو اندر پہونچی ہی دیر تک ٹھہرے اور قلب کو سردی اور خنکی پہونچائے
اور جسوقت خلط عفونت ناک زیادہ ہوگی اُسوقت انقباض جلد جلد ہوگا اور انبساط بدیر ہوگا اسلیے کہ ایسے وقت فضلہ دخانی کے اخراج کی
حاجت شدید ہی اور فضلہ مذکور کا نکالنا اسی حرکت انقباضی سے پیدا ہوتا ہی اور اسی نبض کا نام نبض انقباضی ہی - اور یہی صورت
جملہ اقسام تپہاے عفونت کے پیدا ہونے کی ہی کہ اگر حرارت اُنمین بوجہ عفونت کے زیادہ ہوگی انبساط نبض کا جلد جلد ہوگا اور اتنا
جلد ہوگا کہ نبض ابتدائی انبساط میں تیز حرکت کریگی اور تمام انبساط کے وقت دیر میں حرکت کریگی - اور اگر عفونت خلط کی زیادہ ہی
بہ نسبت حرارت کے اُسوقت انقباض بسرعت ہوگا تا اینکہ ابتدا میں انبساط دیر سے ہوگا اور آخر میں جاکر حرکت میں سرعت ہو کر
انقباض سریع ہو جائیگا اُسی سبب سے جسکو ابھی ہمنے سرسام کی نبض میں بیان کیا ہی - یہ بیان تھا سرسام کی بیماریون کی نبض کا
اور اُن لوگون کی نبض کا جنکی عقل درست باقی نرہے بوجہ مرض دماغی کے - اور اسی طرح کی نبض بیماران وسواس سوداوی کی ہوگی

اکثر اوقات مین لیکن نسیان اور سبات کے بیمارون کی نبض کا یہ حال ہی کہ عظیم اور ضعیف اور نرم اور بطی یعنے سُست اور متفاوت
اور مختلف باختلاف موجی ہوتی ہی سبب اسکا یہ ہی کہ یہ مرض خلط بلغم سے پیدا ہوتا ہی جو بارطوبت ہی اور دماغ مین اُسکی کثرت ہوگئی ہی
خواہ دماغ مین کسی اور عضو سے جاتا ہی اور دماغ خود ہی ایک عضو رطب خیال کیا گیا ہی اسی وجہ سے نبض لین یعنے نرم ہوتی ہی پھر چونکہ
مادہ اس مرض کا بہت متعفن ہو جاتا ہی لہذا تپ ضعیف پیدا ہوتی ہی اور جرم شریان کو انبساط سے منع نہین کرتا ہی پس نبض عظیم ہوتی ہی
اور چونکہ رطوبت کا غلبہ ہوتا ہی لہذا نبض بھی ضعیف ہوتی ہی اور بسبب ضعف قوت کے جو ہمراہ رطوبت کے ہوتا ہی نبض مین اختلاف
موجی پیدا ہوتا ہی یعنے درآمد برآمد اُسکی مثل لہر کے ہو جاتی ہی پھر چونکہ مزاج مادہ بلغم کا سرد ہی اور حاجت ترویح کی زیادہ نہین ہوتی
لہذا نبض بطی اور سست ہوتی ہی اور متفاوت بھی ہو جاتی ہی جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ کبھی اسی مرض مین وہ نبض بھی پیدا ہوتی ہی
جسکو ذوالقرعتین کہتے ہین یعنے ایک حرکت کے زمانہ مین دو حرکت اُسکی پیدا ہون اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب خلط بلغمی
دماغ مین زیادہ ہوئی اسقدر کہ دماغ مین کھچاؤ پیدا ہوا اور اسی کھچاؤ کی وجہ سے دماغ کی جھلیان بھی کھنچ گئین اب شریان مین
سختی پیدا ہوگی اور اپنی حرکت موجی سے اس حرکت کی طرف منتقل ہوگی جسکو ذوالقرعتین کہتے ہین اور یہ حرکت بھی صلابت
اور سختی سے پیدا ہوتی ہی مترجم اور نبض کے ابواب مین ذوالقرعتین کی پوری کیفیت بیان ہو چکی ہی وہان سے اسکو سمجھنا چاہیے
لیکن وہ مرض جو نیام سے مشہور ہی اور یہی سبات سہری ہی پس چونکہ یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو برسام اور نسیان کے
اسباب سے آمیختہ ہوتے ہین لہذا نبض بھی بیماران قوما کی متوسط اور درمیانی حالت پر ہوتی ہی بہ نسبت نبض بیماران برسام اور
نسیان کے مگر اکثر حالات مین انکی نبض مشابہ نبض برسام کے رہتی ہی مگر عظیم اور نرم زیادہ ہوتی ہی بسبب رطوبت بلغم اور
رطوبت دماغ کے اور سرعت اور تواتر مین یہ نبض معتدل رہتی ہی اسی سبب سے جسکو ہمنے ذکر کیا ہی (کہ حرارت کم ہی لہذا
ترویح کثیر کی حاجت نہوگی) اور یہی توجیہ نبض ایسے مرض کی منقطع اور متردد یعنے تواتی ہوئی نہین ہوتی اسلیے کہ نبض کا منقطع ہونا اور
ٹھہر جانا بیماران برسام اور وسواس کو عارض ہوتا ہی بسبب یبوست دماغ اور بسبب [illegible] کے یعنے دماغ کی جھلیون کے
بیماران مرض جمود کی نبض کا حال یہ ہی کہ جمود وہ مرض ہی جو دماغ مین اس سدہ کے پڑ جانے سے پیدا ہوتا ہی جو بطن موخر دماغ کے پچھلے
حصہ مین دماغ کے پڑتا ہی اور وہ سدہ سرد خشک مادہ سے ہوتا ہی پس ان بیمارون کی نبض مثل نبض بیماران نسیان کے ہوتی ہی
مگر فرق یہ ہی کہ نبض جمود کی قوی زیادہ اور سخت بھی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت نبض اصحاب نسیان کے اور اختلاف بھی نبض جمود مین کم
ہوتا ہی بہ نسبت نبض نسیان کے اور یہ فرق بسبب یبوست اور خشکی مادہ کے ہی اسلیے کہ رطوبت مادہ کی قوت شریان کو سست اور
ڈھیلا کر دیتی ہی اور اُسکو ضعیف و کمزور کر دیتی اور اختلاف تابع ضعف کے ہی (پس نسیان مین ہوگا نہ کہ جمود مین) جمود کے بیمارون کی
نبض چھونے سے گرم محسوس ہوتی ہی سکتہ اور صرع چونکہ یہ دونون مرض ایک سدہ سے پیدا ہوتے ہین جو سدہ کہ بطون اور حصہ ہائے
دماغ مین خلط بلغم غلیظ سے پڑتا ہی اور چونکہ افعال مین قوت مدبرہ اور افعال مین قوت محرکہ کے ضرر پہونچتا ہی جس طرح سے ہم اس
کتاب مین آئندہ بیان کرینگے لہذا نبض کا حال ان حدوث مرض مین سکتہ اور صرع کے یہ ہوگا کہ متمدد اور کھنچی ہوئی ہوگی اور یہ کھنچاؤ
بوجہ تمدد اور کھنچاؤ دماغی جھلیون کے ہوگا اسلیے کہ خلط کی انمین کثرت ہوتی ہی اور بمقدار کثیر خلط کی دماغ کی جھلیون مین بھر جاتی ہی
اور سوائے تمدد کے اور کسی حالت اصلی اور طبیعی مین نبض کے تغیر نہوگا یہ تو حال ابتدائی مرض کا تھا پھر جب مرض نے زور پکڑ لیا

اسوقت نبض مریض کی صغیر اور ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوجائیگی اور یہ سب امور بسبب ضعف قوت کے پیدا ہونگے - اور جب ضعف قوت زیادہ ہوگا اسوقت پھر نبض متواتر ہوجائیگی اور تمام کار اس نبض کا بطرف دوری کے ہوگا - اور پھر آخر مین نملی ہوجائیگی -
یہ بیان تھا صرع اور سکتہ کی نبض کا تشنج کے بیمارون کی نبض کا یہ حال ہو کہ جس طرح کہ تشنج مین اور اعضا سے بدنی کو در وقت تشنج اسی عضو کے انقباض یعنے سمٹنا اور یکجا ہوجانا اپنے مبدا کی طرف یعنے جدھر سے وہ عضو پیدا ہوکر نکلا ہو اسی طرف سمٹنا عارض ہوا ہو اور تمدد یعنے کھنچاؤ عضو متشنج کو بالعرض لاحق ہوتا ہو - اسی طرح شریان کو بھی بسبب شدت تمدد اور زیادہ کھنچاؤ اسی عضو کے اور سبب سخت ہوجانے عضو متشنج کے وہ کیفیت عارض ہوتی ہو کہ اب رگ نبض کی انبساط نہین کرنے پاتی ہو اور پوری نہین پھیل سکتی ہو اسی وجہ سے نبض کی حالت مثل مرتعد کے ہوجاتی ہو یعنے جسکو تھرتھری اور کپکپی لاحق ہوا اور درحقیقت وہ نبض نہین تھرتھراتی ہو - مگر حرکت نبض کی تھرتھرانے مین ایسی ہوتی ہو جیسے کہ زہ کمان کا جسوقت کشادہ ہوتا ہو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ پھیلنے مین جیسے ایک تیر ہو جو کمان سے بیدرنگ چھوٹتا ہو اور نکل گیا ہو - اور اسی طرح جب یہ نبض حرکت انقباضی کرکے سمٹتی ہو مشابہ اس شے کے ہوجاتی ہو جو کسی گہراو مین ڈوب جائے - تاہم اسوقت انبساط نبض کے ایسا گمان ہوتا ہو کہ یہ نبض عظیم ہو اور بوجہ صلابت اور سختی کے جو اسی نبض مین ہو ایسا ہی گمان ہوتا ہو کہ یہ نبض بہت قوی ہو حالانکہ قوی بھی نہیں ہو اور عظیم بھی نہین بلکہ درمیان عظیم اور صغیر اور قوی اور ضعیف کے معتدل ہو مگر اسکا اعتدال بسبب تھرتھری کے ظاہر نہین ہوتا ہو - یہی طرح کی نبض بیماران تشنج کی ہوتی ہو جسوقت کہ تمدد اور کھنچاؤ شریان کے جملہ اجزا مین برابر ہو - لیکن اگر تمدد اور کھنچاؤ اجزاے شریان مین یکسان اور برابر نہو بلکہ بعض اجزا مین زیادہ اور بعض مین کم اور تھوڑا ہو پس نبض کی حالت مثل نبض منشاری کے ہوگی اور سرعت اور بطوء مین متوسط اور میانہ ہوگی اسلئے کہ ترویح کی حاجت کم ہو - یہ صورت نبض کی ہو بیماران تشنج مین - استرخا اور فالج کی بیماری جو کہ ایک ایسے سدہ سے پیدا ہوتی ہین جو سدہ ابتدا نخاع مین پڑتا ہو یعنے جہان سے حرام مغز کی اصل اور جڑ پیدا ہوئی ہو اور ابتدا مین اس پٹھہ کے پڑتا ہو جو عضو مسترخی خواہ عضو مفلوج مین آیا ہو اسی سبب سے قوت کو امکان اس امر کا نہین رہتا ہو کہ بخوبی اسی مقام ماؤف مین نفوذ کرسکے تاکہ بعد نفوذ کرنے کے مقام مذکور مین یعنے ابتداے نخاع کے مقام مین پھر تمامی اعضا تک پہونچے اسی وجہ سے نبض بھی ان بیمارون کی صغیر اور ضعیف اور سخت ہوجاتی ہو اور جب مرض قوی ہوگیا اسوقت نبض انکی بطی یعنے سست اور متفاوت ہوکر آخر مرض مین جب اس مرض کی قوت زیادہ ہوتی ہو متواتر ہوجاتی ہو مگر تواتر اسکا مستوی اور برابر نہین ہوتا بلکہ بعد بہت سے نقرات کے یعنی بعد بہت مرتبہ نباض کے ہاتھ مین لگنے کے متفاوت ہوجاتی ہو - اور اسی واسطے جالینوس اس نبض کا نام مفتر رکھتا ہو - یہ حالات نبض کے جو امراض دماغی اور پٹھون کی بیماریون مین ہوتے ہین - اور کبھی پٹھون کے امراض کے بعض اقسام مین قشعریرہ یعنے پھرہری بھی آجاتی ہو وہی پھرہری جو ابتدا مین تپون کے پیدا ہوتی ہو اور نبض (پھرہری کے وقت اگر پٹھہ کے کسی مرض مین واقع ہو چونکہ شرایین اور متحرک رگین تمام بدن کی جملہ جہات سے سمٹ کر اپنے مرکز یعنے قلب کی طرف مجتمع ہوجاتی ہین) ایسی معلوم ہوتی ہو جیسے کہ چسپیدہ ہوگئی یا اینکہ اندر کی طرف فرو رفتہ ہوگئی ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ حرارت غریزی اندر کی طرف سمٹ کر عمق بدن مین چلی گئی ہو - اب کہ ہمنے اس نبض کا بیان کردیا جو امراض دماغی اور جملہ اعضاے نفسانی کے امراض کی ہو پس لازم ہو کہ آیندہ اس نبض کا بیان کرین جو سینہ کی بیماریون مین اور سینہ کے متصل جو اعضاے تنفس ہین انکی بیماریون مین ہوتی ہو اور وہ امراض جیسے ذبحہ اور انتصاب نفس اور ذات الریہ اور ذات الجنب اور قرحہ جو سل کے مرض مین پڑتا ہو اور نفث الدم اور ذبول

باب دسواں اُس نبض کے بیان میں جو آلات تنفس کے امراض میں ہوتی ہے اور پہلے بیان ذبحہ کی نبض کا

ذبحہ ایک ورم گرم ہے حنجرہ یعنے نگاہ کے عضو میں پیدا ہوتا ہے اور چونکہ عضل ایسا عضو ہے جسکا جوہر مختلف ہے یعنے اُسکے اجزا چند قسم کے ہیں اس طرح سے کہ اوپر کی سطح عضل کی لحمی ہے یعنے گوشت کے مزاج پر ہے اور نیچے کے اجزا اُسکے عصبی اور پٹھہ کی طبیعت کے ہیں اور وتر یعنی رودہ کے مزاج کے ہیں چنانچہ اسکو ہم نے مقام تشریح میں بیان کردیا ہے۔ پس اگر یہ ورم ذبحہ عضل کے اجزاء عصبی میں ہوگا نبض اُس مریض کی متمدد یعنے کھنچی ہوئی اور سخت اور منشاری مشابہ نبض مریض تشنج کے اور صغیر اور متواتر ہوگی انھیں اسباب سے جنکو ابھی ہمنے تشنج کی نبض میں لکھا ہے جہان امراض اعضاے عصبی کی نبض کا ذکر کیا ہے۔ اور اگر یہ ورم حنجرہ کی عضو لحمی میں ہوگا اُسوقت نبض عظیم اور موجی ہوگی جسوقت کہ نبض اس مرض میں زیادہ نرم ہوا اور موجی ہو ذات الریہ کی آمد آمد کی خبر دیگی۔ اور سبب اس خبر دہی کا یہ ہے کہ مادہ ذبحہ کا اگر زیادہ ہوا اور اجزاے لحمی عضل حنجرہ میں بوجہ کثرت مقدار کے نہ ٹھہر سکا ضرور پھیپھڑے کی طرف منتقل ہوکر چلا آئیگا پھر ذات الریہ پیدا کردیگا۔ اور اگر نبض کی صلابت زیادہ ہوا اور تمدد یعنی کھنچاؤ اور اختلاف منشاری نبض پر غالب ہو تشنج پیدا ہونے کی بدخبری ہوگی کہ قریب ہے اس بیمار کو مرض تشنج عارض ہو۔ اسلیے کہ ورم جب قوی ہوگا پٹھون تک اور دماغ تک پہونچیگا پھر ضرور تشنج پیدا کریگا اسلیے کہ جزء عصبی جو عضل حنجرہ میں ہے اُسکو دماغ سے مشارکت ہے۔ جب ذبحہ کی بیماری اسقدر قوی ہوجاے کہ مریض کے گلو گرفتہ ہونے کی نوبت پہونچے اور ہلاکت کے اسباب اور سامان بخوبی نمایان ہوجائین اُسوقت نبض صغیر اور متفاوت ہوجائیگی۔ اور اگر قوت بالکل ساقط ہوجاے نبض نملی ہوجائیگی۔ اور یہ قسم نبض کی قریب زمانہ موت کے ہوتی ہے انتصاب نفس یعنے سیدھی ہوکر سانس چلنے کا مرض چونکہ ایک سدہ سے پیدا ہوتا ہے جو اقسام میں قصبۂ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی میں خلط غلیظ بلغمی سے پڑتا ہے لہذا نبض مختلف غیر منتظم ہوجاتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خلط جسوقت قوت پر گرانی پیدا کریگی اور قوت میں تنگی ڈالیگی اسی وجہ سے نبض مریض کی صغیر اور ضعیف ہوگی۔ اور جسوقت قوت بدنی خلط کو مقہور اور مغلوب کریگی نبض بطرف عظیم ہونے کے مائل ہوگی اور قوی بھی ہونی شروع ہوگی۔ تواتر اور تفاوت اس نبض کا اسلیے ہوتا ہے کہ اگر مرض قوت اور ضعف میں متوسط ہے اُسوقت نبض متواتر ہوگی اور جسوقت مرض قوی ہوا اور بیمار ذبحہ کو اختناق عارض ہوا اُسوقت کی نبض متفاوت ہوجائیگی اسلیے کہ حرارت غریزی میں جمود پیدا ہوگا یعنے بجھنے کے قریب ہوگی۔ مگر بروقت سقوط قوت کے پھر تو نبض نملی ہوجائیگی۔ ذات الریہ جو پھیپھڑہ کا ورم ہے اُسکی نبض مشابہ بیمار ان نسیان کے ہوتی ہے عظیم ہونے میں اور نرم ہونے میں اور موجی ہونے میں اور اسکا سبب یہ ہے کہ نرمی اور موجیت نبض کی بسبب جوہر عضو یعنے پھیپھڑے کی نرمی کے ہوگی۔ مگر فرق اتنا ہے کہ نسیان کی نبض میں جو موجیت پیدا ہوتی ہے وہ بسبب رطوبت اُس خلط کے یعنے بلغم کے پیدا ہوتی ہے۔ اختلاف اور تقطیع یعنے منقطع ہونا نبض کا ذات الریہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور اسکا سبب یہی ہے کہ ورم گرم اُسکو پیدا کرتا ہے اور تپ جو ورم گرم کی تابع ہے اضطراب پیدا کرتی ہے اور کبھی اسی مرض کی نبض میں وہ نبض بھی پیدا ہوتی ہے جسکو ذو قرعتین کہتے ہین اور یہ نبض بروقت عظیم ہونے اور بڑہ جانے ورم کے اور بشدت تمدد اور کھنچنے جرم ریہ کے پیدا ہوتی ہے اور یہ تمدد اسقدر ہوتا ہے کہ پھیپھڑے کے ساتھ وہ جھلی بھی کھنچ جاتی ہے جو پھیپھڑہ پر منڈھی ہوئی ہے پس شریان میں صلابت اسی وجہ سے بہت سی حادث ہوتی ہے اُسی صلابت کی وجہ سے نبض کی وہ حرکت پیدا ہوتی ہے جسکو ذات القرعتین کہتے ہین یعنے دُہری چال کی نبض۔ اس نبض کا حال سرعت اور تواتر یعنے جلد اور تیز چلنے میں اور قوت اور ضعف میں یہ ہے کہ نبض اس مرض میں ضعیف ہوتی ہے بسبب سمیت اور سختی مرض کے

وہ کوشش کرنے ہمت کہ رفع مرض مین یعنی طبیعت ہمہ تن متوجہ بطرف دفع مرض کے ہوتی ہو اسی سے نبض مین ضعف آجاتا ہی۔ اور اسی
سبب سے کبھی نبض کی رفتار مین نبضہ یعنی حرکت نبض کی زیادہ عدد مناسب سے اور کبھی ایک رفتار کم واقع ہوتی ہی۔ اور اسکا سبب یہ ہو کہ
جب طبیعت مرض کو مغلوب کرتی ہی اُسوقت تو ایک رفتار نبض کی زیادہ پیدا ہوتی ہو اور خواہ تین نبضون کے بیچ مین خواہ چار پانچ نبضہ کے
بیچ مین۔ اور اگر مرض قوت کو مغلوب کرتا ہی اُسوقت طبیعت عاجز ہوجاتی ہی اور حرکت دینے سے شریان کے تھک جاتی ہو پس ایک نبضہ کم
ہوجاتا ہو اور خواہ تین یا زیادہ نبضات کے بیچ مین۔ سرعت اور تواتر اس نبض کا اسوجہ سے ہوتا ہو کہ اس مرض کے تابع اُور بہت سے اعراض
ہوتے ہیں جیسے تپ جو تیز ہوتی ہو بسبب متعفن ہونے اُس خلط کے جسنے یہ ورم پیدا کیا ہو اور بسبب قریب ہونے ورم کے قلب کے مقام سے
اور بسبب سعال کے جو پیدا ہوا ہی۔ اور بسبب مشارکت پھیپھڑے کے دماغ سے بیچ مرض کے یعنی دماغ بھی اسکے ساتھ ماؤف ہوجاتا ہی پھر اگر
تپ غالب ہو نبض سریع اور متواتر ہوگی اور اگر سعال زیادہ ہوگا اُسوقت نبض متفاوت ہوگی۔ یہ وہ نبض ہی جو ذات الریہ پر دلالت کرتی ہی
ذات الجنب یعنی پسلی کا درد یہ وہ بیماری ہی جو ورم گرم سے اندرونی جھلی کے پسلی کے پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ جوہر جھلی کا عصبی ہی اور سخت ہی اور
ورم کی کشش سے اسکی سختی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہی اسی وجہ سے نبض بھی سخت اور متفاوت ہوتی ہی اور اختلاف منشاری نبض مین اسی
سبب سے پیدا ہوتا ہی جسکو ہم ابھی پھیپھڑے کے ورم کے نبض مین لکھ چکے ہین۔ اور دوسری بات یہ ہی کہ اس مرض کے تابع قوی تپ بھی ہوتی ہی لہذا
واجب ہی کہ نبض عظیم ہو اور بوجہ سختی کے شریان مین اچھی طرح انبساط اور کشادگی نبض کی ہو نہین سکتی لہذا بجاے عظیم کے سریع اور متواتر
ہوگی تاکہ ہواے کثیر کے جذب کرنے مین قائم مقام عظیم کے ہوجائے۔ اور تیسری وجہ یہ ہی کہ ذات الجنب جو کہ اسکی پیدائش یا تو مادہ صفراوی سے
ہوتی ہی یا خون سے اور کبھی بلغم سے بھی پیدا ہوتا ہی مگر ایسا امر بہت شاذ و نادر واقع ہوتا ہی۔ اسلیے کہ پتلی جھلی جو پسلیون کے اندر سٹی ہوئی ہی
سواے لطیف مادہ کے اور کسی طرح کا مادہ قبول نہیں کرسکتی ہی۔ اور بلغم ایک غلیظ اور گاڑھی چیز ہی۔ اب اگر پیدائش ذات الجنب کی خون سے
ہوگی اُسوقت نبض تواتر مین متوسط اور میانہ ہوگی۔ اور اگر حدوث اس مرض کا بلغم سے ہوگا تو اتر نبض کا قلیل اور کمتر ہوگا۔ اور جسقدر
ہوگا اُسکا سبب یہی ہی کہ عضو متورم یعنے جھلی مذکور ایک چھوٹی شی ہی اور طبیعت بلغم کی اسی قدر تواتر کو چاہتی ہی۔ اور خوب مناسب ہی کہ اس
مرض کے مادہ پر استدلال تواتر کی کمی اور بیشی سے کیا جائے اور جس امراض کے وقوع کی خبر بیشتر از وقوع یہ مرض دیتا ہی اُسپر بھی استدلال اسی
تواتر کے ذریعہ سے کیا جائے۔ اور اسکی یہ صورت ہی کہ اگر تواتر زیادہ ہوا یا تو ذات الریہ کے حادث ہونے کی خبر دیگا یا مریض پر غشی طاری ہونے کی
خبر دیگا۔ یا اینکہ خفقان ایسا ہوگا کہ انجام مریض کا بطرف ذبول کے ہوجائیگا۔ اور اسکا سبب اصلی یہ ہی کہ تواتر کی شدت خاص دلیل ہی کہ مادہ
مرض کا صفراوی ہی اور مرہ صفرا بسبب اپنی لطافت کے یا بطرف پھیپھڑہ کے منتقل ہوجائیگا اسوقت ذات الریہ پیدا ہوگا یا قلب کی طرف
رجوع کریگا پس غشی پیدا ہوگی۔ یا خفقان یعنے تپاک پیدا ہوگا کہ مریض کا انجام کار ذبول یعنے لاغری مفرط کی طرف ہوگا۔ اور یہ سب
اعراض اسی وجہ سے پیدا ہونگے کہ جو مقام مادہ مرض کا ہی یعنے پسلی کی اندرونی جھلی اُس مقام سے یہ دونون عضو قریب واقع ہین۔ اور اگر نبض مین
تواتر کم ہوگا اُسوقت یا سبات یا سکتہ یا سرسام بارد کی خبر دہی یہ مرض کریگا۔ اور اسکی وجہ یہ ہی کہ تواتر کم ہونا دلیل اسکی ہو کہ مادہ بلغمی ہی پس اگر
بخارات سرد تر جو بلغم سے اُٹھتے اور صعود کرتے ہین تحلیل پاکر بطرف دماغ کے چڑھینگے یہی امراض دماغ مین پیدا کرینگے۔ اسی طریقہ سے استدلال
کرنا چاہیے تواتر نبض کی کمی و بیشی سے اُس مرض کے مادہ پر اور اُن امراض پر جو اس مرض سے پیدا ہوتے ہین کبھی اختلاف منشاری سے بھی جو
نبض مین ہوتا ہی استدلال انجام کار پر اس مرض کے کیا جاتا ہی اس طرح سے کہ مرض بسلامت جان بر ہوگا خواہ بلاک ہوجائیگا ...

اور اگر اختلاف منشاری ضعیف اور تھوڑا سا ہو خوش خبری دیگا کہ مرض بہت جلد جاتا رہیگا اور اسکا سبب یہ ہو کہ یہ ... ضعیف ہونے پر دلیل ہو۔ اور اگر اختلاف منشاری شدید ہو طول مرض کی خبر دیگا۔ پھر اگر شدت اختلاف منشاری کے ہمراہ قوت بھی مریض کی ضعیف ہو بدخبری جلد موت واقع ہونے کی ہو۔ اور اگر قوت قوی ہو خبر دیگا کہ مریض طولانی زمانہ کے بعد نفع ہوگا۔ ... زائل ہونا مرض کا یا مادہ مرض کے تحلیل سے اور پاشان اور متفرق ہوجانے سے ہوتا ہو۔ یا مادہ کے استفراغ یعنے خارج ہونے اور کسی عضو کی طرف منتقل ہوجانے سے جیسے کہ سینہ کے کشادہ مقام کی طرف چلا آئے اور ایسے انتقال کو تقیح کہتے ہیں بقول مطلق یعنے چاہے خام مادہ ذات الجنب کا سینہ کی طرف آجائے خواہ پختہ ہر طرح سے اسکو تقیح کہینگے مترجم اور سینہ مین اگر پھر کھانسی کے ذریعہ کھنکھار مین یہ مادہ خارج ہوتا ہو اسکو نفث کہتے ہین اور تقیح کے معنی لغت مین پیپ پڑنے کے ہین مگر اصطلاح اطبا کی اسی پر قائم ہوئی جیسا کہ مصنف نے لکھا ہو کہ مجرد انتقال مادہ ذات الجنب کو بطرف سینہ کے تقیح کہتے ہیں پیپ بن جائے یا نہ بنے متن یا اینکہ مادہ ورم ذات الجنب بطرف پھیپھڑے کے منتقل ہو کر قرحہ اسمین ڈال دے اور اسکا نام (سل) ہو۔ یہی صفت نبض کی ہو جس سے استدلال ذات الجنب پر اور اختلاف احوال اور ان اعراض پر کیا جاتا ہو جو تابع ذات الجنب کے ہین۔ خون تھوکنا سینہ سے خواہ پھیپھڑے سے اسی کو سل کہتے ہین۔ اور اسکی صورت یہ ہو کہ مدہ یعنے پیپ وغیرہ چونکہ اخیر مین ان اورام گرم کے پیدا ہوتا ہو جو سینہ کے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اسی وجہ سے نبض ایسے وقت جب مدہ پیدا ہوتا ہو نہایت ہی سخت ہوتی ہو اور منشاریت بھی اسمین زیادہ ہوتی ہو اور سرعت اور تواتر بھی زیادہ ہوتا ہو۔ اور جب مادہ بطرف تقیح کے متغیر ہوجاتا ہو اسوقت طبیعت کبھی تو تقیح پر غلبہ کرکے اُسے پختہ کرتی ہو اور کبھی تقیح کی حرکت سے ایذا پاتی ہو یعنے خود مقہور اور مغلوب ہوتی ہو اسی وجہ سے نبض ایسے وقت مختلف غیر منتظم ہوجاتی ہو۔ پھر جب خلط مرض تقیح محض ہوگئی اور بالکل تغیر اسمین آگیا اب اختلاف نبض کا ٹھہر جاتا ہو اور اسی سکون کی وجہ سے نبض عریض ہوجاتی ہو اور ضعیف اور متفاوت بھی ہوجاتی ہو۔ عریض ہونے کا سبب یہ ہو کہ مادہ تقیح کا اعضاے سینہ کی ترطیب کردیتا ہو اور اپنی رطوبت مین اعضا کو ڈبو دیتا ہو۔ اور ضعیف ہونے کا نبض کے یہ سبب ہو کہ یکبارگی استفراغ مادہ کا ہوجاتا ہو۔ اور متفاوت ہونے کا سبب یہ ہو کہ اب حاجت ترویح کی کم رہ گئی ہو۔ یہ بیان اُس نبض کا ہو جو نفث مدہ پر دلالت کرتی ہو اور سل کے قرحہ پر۔ ذبول کے معنی یہ ہین کہ اعضاے مین خشکی اور کھراین آجائے۔ اور اسکی تین قسمین ہین ایک تو وہ قسم ہو جو سینہ کے ورم گرم سے پیدا ہوتی ہو اور اسی ورم کی حرارت قلب تک پہونچ کر بوجہ قرب اور مجاورت کے قلب کی رطوبت اور شرائین کی رطوبت کو یہ حرارت خشک کردیتی ہو تا اینکہ شرائین اور قلب کو خشک کرکے انکے ہمراہ اصلی اعضاے جسم کو بھی خشک کردیتی ہو۔ دوسری قسم ذبول کی وہ ہو جسکی پیدایش غشی سے ہوتی ہو غشی تو زائل ہوجاتی ہو مگر قلب اسکی خشکی اور یبوست کو حاصل کرلیتا ہو اور اُسکے تابع ایک حمی حادہ یعنے تیز تپ بھی پیدا ہوجاتی ہو اُسوقت طبیب معالج باضطرار کوئی شربت مریض کو ایسا پلاتا ہو جس سے غشی دور ہوجاتی ہو اور قلب ایک یبوست ایسی حاصل کرتا ہو جو قلب سے تمامی اعضاے صلبیہ بدن تک پہونچ جاتی ہو۔ تیسری قسم ذبول کی ایک سوء مزاج گرم خشک سے پیدا ہوتی ہو جو تمام بدن پر غالب جاتا ہو دسی مزاج حار یابس کی راہ طبیب مریض کو آب سرد پلاتا ہو جسکی سردی اور خشکی درجہ افراط پر ہو خواہ بعض خواہ کہ سرد کہلاتا ہو پس یبوست تو اپنے حال پر ... باقی رہتی ہو اور حرارت اپنے ضد کی طرف بدل جاتی ہو یعنے برودت پیدا ہوتی ہو اسی وجہ سے رطوبت اصلی بدن کے ... بدن کا حال مثل بدن مشائخ کے ہوجاتا ہو اور اسی وجہ سے یہ قسم ذبول کی بنام ذبول شیخوخی نام رکھا جاتا ہو۔ یہ تینون قسام جو دونون کے

مذکور ہوئین انمین سے ہر ایک قسم کی ایک نبض جداگانہ ہے جو خاص اُسی قسم میں ہوتی ہے دوسری قسم میں نہیں ہوتی۔ اور ایک نبض عام ان تینون اقسام سہ گانہ میں ذبول کے ہوتی ہے۔ ذبول کے قسم اول کی نبض خاص صلب اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہے ضعیف ہونے کا تو یہ سبب ہے کہ قوت اس قسم میں ذبول کی جو طولانی زمانہ میں ورم وغیرہ کے ضعیف اور ابتدا سے ورم سے تا زمانہ وصول حرارت بطرف قلب کے جو کہ مریض مبتلا رہا ہے اور درد وغیرہ کا بہت دنوں رہا ہے لہذا اندرجہ ضعف آگیا ہے۔ اور صغیر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قوت اچھی طرح سے شریان کو حرکت انبساطی نہیں دے سکتی ہے۔ اور صلابت کی وجہ وہی خشکی اور یبوست ہے جو تمام بدن میں آگئی ہے۔ اور سرعت اور تواتر سبب حرارت کے ہے دوسری قسم ذبول کی نبض خاص مساوی اور صلابت اور حالات میں صنف اول کے ہوتی ہے مگر سرعت اور تواتر اسکا کمتر ہوتا ہے اسلیے کہ خشکی اس صنف میں زیادہ تر غالب ہے بہ نسبت حرارت کے اسلیے کہ بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے کہ حرارت اس قسم میں ذبول کی جاتی رہتی ہے اور فقط یبوست رہ جاتی ہے۔ اور تیسری قسم ذبول کی اسکی نبض بھی مثل قسم اول کے ہے صغیر ہونے میں اور ضعف اور صلابت میں مگر سرعت اور تواتر اسمین نہین ہے اسلیے کہ اس قسم میں ذبول کی حرارت نبض کی نہین ہے بلکہ برودت اور یبوست ہے۔ یہ بیان اُن نبضون کا تھا جو خاص ہر ایک قسم سے ذبول کے ہین۔ اب یہی نبض عام جو ذبول کی تینون قسم کو شامل ہے اُسکو ثابت کہتے ہیں اور یہی نبض بنام سلی بھی نامزد ہے اور یہ نبض صغیر اور ضعیف اور صلب اور متواتر ہے مگر تواتر قسم سوم میں ذبول کے نہین ہوتا اسلیے کہ برودت کا اس قسم مین غلبہ ہے اسی مرض میں چونکہ نقصان قوت کا زیادہ ہوتا ہے لہذا نبض مشابہ اُس ذنب الفار کے ہوتی ہے جو قسم ذنب الفار اختلاف احوال سے ایک ہی حرکت میں نبض کے پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی قسم ذنب الفار کی اسمین ہوتی ہے جو بہت سی حرکات نبض میں پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسی ذنب الفار کا وجود بروقت ضعف قوت کے ہے جو شریان کے کنارہ تک نہین پہنچ سکتی ہے۔ کبھی اسی مرض میں وہ نبض منحنی بھی پیدا ہوتی ہے جسکے دونو کنارہ باریک ہون اور بیچ مین گندہ اور موٹی ہو جیسا جنہے جالینوس نبض میں اسی منحنی کا ذکر کیا ہے اور جہان پر انواع اور اقسام نبض کو لکھا ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ نبض منحنی کا پیدا ہونا اُسی وقت ہوتا ہے جب قوت اسقدر ضعیف ہو کہ شریان کا وہ کنارہ جو متصل مرفق کے ہے اونچا کر سکے اسلیے کہ اُس کنارہ پر کلائی کے گوشت ہے اور نہ قوت کی رسائی بخوبی اُس کنارہ تک شریان کے ہوتی ہے جو کہ دست کے متصل اور گٹہ کے جوڑ پر ہے۔ یہی بیان اُس نبض کا ہے جس سے استدلال حادث ہونے پر اُن امراض کے کیا جاتا ہے جو سینہ کے اعضا مین ہوتے ہین اسکو معلوم کر لینا چاہیے۔

باب گیارھوان اُس نبض کے بیان مین جو دلالت کرتی ہے اُن امراض پر کہ آلات غذا مین پیدا ہوتے ہین

آلات غذا کے امراض کچھ تو وہ ہین جو ہضم اول اور آسمین پیدا ہوتے ہین اور ہضم اول کے امراض وہ ہین جو معدہ مین اور آنتون مین پیدا ہوتے ہین۔ اور کچھ امراض وہ ہین جو ہضم دوم مین عارض ہوتے ہین یہ وہ امراض ہین کہ جگر مین پیدا ہون۔ اور کچھ ایسے امراض ہین جو تمامی اعضائے بدن مین پیدا ہوتے ہین اور یہ ہضم ثالث کے امراض ہین۔ جو بیماریان معدہ مین پیدا ہوتی ہین وہ بہت سی ہین اسلیے کہ معدہ مین ورم حار کے اقسام اور ورم بارد کے اقسام اُسوقت پیدا ہوتے ہین جب اُسمین مادہ صفراوی یا دموی خواہ بلغمی یا سوداوی ریزش کر کے پہونچے۔ اور کبھی یہ مادے معدہ مین ورم پیدا نہین کرتے بلکہ اور طرح کے امراض پیدا کرتے ہین جیسے لذع یعنے چبھن اور بیکلی اور کرب اور غشی یعنے متلی اور قے اور بھوک خواہ پیاس کی زیادتی خواہ دونون مین سے کسی ایک کی یا دونون کی کمی خواہ زیادتی اور اقسام تخمہ اور بدہضمی کے جو ان دونون کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہین۔ خراب کیفیت کی غذا کھانے سے لذع اور متلی وغیرہ پیدا ہوتی ہے چنانچہ

امراض اعضاے باطنی کی بحث مین ان سب کو بیان کرینگے - عام نبض ان سب امراض کی صغیر اور ضعیف ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ قوت پر
گرانی کثرت استعمال سے آب و غذا کے ہوتی ہے اور انحلال قوت سبب کثرت جانا اسکا کمی سے آب و غذا کے ہوتا ہے اور نبض خاص ہر ایک مرض کی
انمین سے اسکی تفصیل یہ ہے کہ ورم گرم جب فم معدہ مین پیدا ہو نبض کو متواتر اور سخت اور متمدد جیسے تنی ہوئی اور منشاری کر دیگا اور تناو اسوقت
اسواسطے پیدا ہوگا کہ معدہ کا منھ عضو عصبی ہے - اور چونکہ بروقت ورم گرم معدہ کے غذا لی بھی بسبب ضعف ہضم معدہ کے ہوگی لہذا نبض بھی
ضعیف ہوگی اور آخر میں جاکر جب رفتہ رفتہ غذا لی کا حصول نہ ہو جائیگا نبض بطی یعنی سست اور متفاوت ہو جائیگی - اگر معدہ کے منھ مین
ورم سرد پیدا ہو نبض اسوقت سخت اور ضعیف اور متفاوت پیدا ہوگی اور اگر ورم معدہ مین ہے اور جسمین یا کرب یا متلی وغیرہ پیدا ہو خلاصہ
یہ ہے کہ ایسی کوئی کیفیت عارض ہو جو خلط لذاع یعنی چبھن پیدا کرنے والی خلط سے عارض ہوتی ہے اسوقت نبض بھی ضعیف اور متواتر زیادہ
سبب حرارت مادہ کے پیدا ہوگی - اور بعض اقسام مین ان امراض کے نبض بطی یعنی سست ہوگی اگر وہ مرض خلط بارد سے پیدا ہوا ہو
اگر کوئی مرض کثرت سے غذا کے پیدا ہوا ہو جو قوت پر گرانی ڈالتا ہے - یا کوئی کیموس بمقدار کثیر اور غلیظ القوام کسی مرض کو پیدا کرے اور حرارت
اسکے ہمراہ نہو یا دجود سست ہونے کے نبض متفاوت بھی ہوگی - اور یہ کیفیت نبض کی اوائل اور ابتداے مرض مین ہے لیکن جب یہ امراض
بڑھ جاتے مین اور قوی ہو جائین پھر اب جو مرض کسی کیفیت صفراوی لذاع سے پیدا ہوا ہوگا جیسے کرب اور ہچکی اور جمائی ایسا مرض تو نبض کو
دودی کر دیگا بسبب زیادتی تواتر اور اختلاف جو ہمراہ ضعف قوت کے ہے - اور جو مرض بسبب امتلا کے پیدا ہو جسنے قوت کو گرانی پہونچائی ہے
جیسے تخمہ اور بد ہضمی ایسا مرض نبض کو صغیر اور ضعیف اور بطی اور متفاوت کرتا ہے اور اختلاف بھی اسمین زیادہ ہوتا ہے - اور اگر امتلا خلط بارد کا
ہو کر کوئی مرض پیدا ہو جیسے وہ مرض جسکو بولیموس کہتے ہین جسمین معدہ کی خواہش باطل اور سب اعضا کی خواہش بنی رہتی ہے جسے جوع البقر
کہتے ہین اسوقت نبض کا تفاوت زیادہ ہوگا اور صغیر اور ضعیف بھی زیادہ ہوگی اور اختلاف اسکا ایک ہی نبضہ مین ہوگا مطلب یہ ہے کہ وہ نبض
منقطع ہوگی اور اسکا منقطع ہونا اسکے اجزا مین ہوگا جو قریب قریب ایک دوسرے کے ہے اور فریب بھی اسمین زیادہ ہونگے - تا ایکہ ناص اپنی
انگلی کے نیچے ایسا گمان کریگا جیسے کہ ریگ پھیلی ہوئی ہے جرم شریان پر - ایسی ہی نبض ان لوگون کی ہوتی ہے جو مبتلاے امراض قسم معدہ
کے ہین کبھی جو تغیر کہ نبض مین بسبب امراض معدہ اور آنتون مین پہلے ہو چکا تھا اب دوبارہ تغیر اسمین وہ پیدا ہوتا ہے جو دواے مسہل کے
پینے سے منسوب ہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ دواے مسہل جب معدہ مین ٹھہرتی ہے اپنے مشابہ اخلاط کو بطرف معدہ کے جذب کرتی ہے یعنی پہلے
کر دواے مسہل مین ایک قوت جاذبہ ہے اپنے مثل کے - پھر جب وہ خلط جذب ہو کر معدہ مین پہونچے اب قوت دافعہ بدن اسکو بطرف آنتون کے
دفع کرتی ہے اور وہان سے بطرف خارج کے دفع کرتی ہے - پس نبض پہلے زمانہ مین (جب کہ خلط بطرف معدہ کے جانے لگتی ہے اور قبل ازینکہ
وہ خلط بطرف آنتون کے یا بطرف خارج کے دفع ہو) عریض اور ضعیف ہو جاتی ہے - عریض تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ شریان مین اخلاط
پہونچتی ہین اور مجتمع ہوتی ہین اور معدہ مین امتلا اور اجتماع اخلاط کا ہو جاتا ہے - اور ضعف کی وجہ یہ ہے کہ خلط جو معدہ مین آئی ہے قوت پر
گرانی ڈالتی ہے - اور جب دوا کا عمل دست آوری شروع ہوا اور کرب پیدا کرنے لگے اور قوت مین اضطراب پیدا ہوا اب اسوقت نبض
باوجود عریض و ضعیف ہونے کے مختلف غیر منتظم ہو جاتی ہے پھر جب نکلنا خلط کا زیادہ ہوا اور بہت سی مقدار اسکی دستون کی راہ سے
خارج ہو گئی اور گرانی اور کرب مین خفت پیدا ہوئی اسوقت نبض مختلف منتظم ہو جاتی ہے - اور جب دست آتے آتے بند ہو گئے استفراغ
فضول کا تمام ہو گیا اور جسقدر فضلہ ہاے خراب تھے نکل گئے اور قوت نے بحال خود رجوع کیا اب اسی وجہ سے نبض متواتر اور مختلف

ہوجائیگی۔ اور اگر معدہ مین لذع پیدا ہوئی نبض کی تواتر مین شدت ہوگی اور ضعف قوت کی وجہ سے کہ پیدا ہوگا لہذا طبیعت اسکے تواتر کو بسبب
ضعف کے استعمال کریگی۔ پھر اگر ہمراہ لذع کے غشی بھی پیدا ہوا انجام کار بطرف نبض دودی کے ہوگا جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ غشی جو
کثرت استفراغ سے عارض ہوتی ہے اور بکثرت تحلل روح حیوانی کا اسوقت ہوتا ہے اسکی نبض دودی ہوجاتی ہے اسلیے کہ استفراغ اور
خارج ہونا خراب مادہ کا حسب باقراط ہوتا ہے اسکے ہمراہ خلط جیدہ بھی خارج ہوجاتی ہے جسکی طرف طبیعت محتاج ہے۔ پھر اگر کثرت استفراغ سے
ہچکی پیدا ہو اور تشنج اعضاے بدنی مین ہونے لگے نبض مع اُن اعراض کے جو ابھی مذکور ہوئی صلب اور مرتعد بھی ہوجائیگی کہ تھراتی ہوگی
ہمراہ سختی کے۔ اور اگر دواے مسہل اپنے فعل اسہال سے قاصر ہو اور جسقدر حاجت اخراج خلط فاسد کی ہے اتنی نکال نہ سکے اُسوقت نبض
مسہل پینے والے کی ضعیف اور صغیر ہوگی اسلیے کہ قوت پر دوا نے گرانی پیدا کی ہے۔ اور دواے مسہل نے رطوبات اور اخلاط کو اور اور
مقامات سے معدے کی طرف جذب کیا اور آنتون مین انکو کھینچ لائی مگر اخراج اُن رطوبات کا نہوا قوت پر ان رطوبات کا بار عظیم
پڑیگا اور یہ گرانباری نبض کو مختلف غیر منتظم کردیگی اور عریض اور موجی بھی ہوجائیگی اسلیے کہ شریان اُن رطوبات مین تر ہوجائیگی جو اور
مقامات مین دو شریان سے فراہم تھین۔ یہ کیفیت نبض کی تھی اُس شخص کی جو دواے مسہل پیے۔ اور یہی صورت اسکے نبض کی بھی ہے جو
دواے مقی یعنے قے لانے والی دوا کا استعمال کرے جیسے خربق سپید کے کہ یہ دوا ہے پہلے جب تناول کیجاتی ہے نبض کو عریض اور ضعیف کردیتی ہے
پھر جب بقدر حاجت قے ہوچکے نبض بہت عظیم ہوجائیگی بہ نسبت اسکے جو قبل پینے دواے مذکور کے تھی لیکن اگر خربق کے پینے سے
اختناق پیدا ہو اُسوقت نبض اسکی صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوجائیگی۔ اب رہین وہ بیماریان جو کہ جگر کو عارض ہوتی ہین اور یہ جگر
آلہ ہضم دوم کا ہے اور وہ مرض مجملاً یہی ہے کہ جگر اپنے فعل سے ضعیف ہوجائے کسی سوء مزاج کی وجہ سے جو جگر مین پیدا ہوا اور اسی
خرابی کے تابع امراض استسقا اور یرقان وغیرہ ہوتے ہین۔ استسقا تین قسم کا ہے زقی اور طبلی اور لحمی۔ استسقاے زقی نبض کو صغیر
اور متواتر مائل بصلابت کردیتا ہے کہ اُسکے ہمراہ کسیقدر تمدد اور کھنچاو بھی نبض مین ہوتا ہے۔ صغیر ہونا تو اسلیے ہے کہ یہ مرض قوت پر گرانی
لاتا ہے اور شریان کو کشادہ ہوکر حرکت کرنے سے منع کرتا ہے۔ اور تواتر نبض کا بوجہ ضعف کے اور صلابت تابع تمدد کے ہے۔ استسقاے طبلی کی
نبض سریع اور متواتر اور مائل بطرف صلابت اور تمدد کے ہوتی ہے تواتر بسبب ضعف کے پیدا ہوتا ہے اور صلابت کی وجہ یہ ہے کہ یہ قسم
استسقا کی یعنے طبلی بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہوتی ہے۔ اور تمدد کی وجہ یہ ہے کہ صفاق جو ایک جھلی شکم کی ہے اسکو ریح پھیلاتی ہے
اور دراز کرتی ہے۔ استسقاے لحمی سے جو نبض پیدا ہوتی ہے عریض اور لین یعنے نرم اور موجی ہوتی ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ یہ قسم
استسقا کی بوجہ کثرت رطوبت کے پیدا ہوتی ہے۔ یرقان۔ اگر بدون تپ کے ہو نبض کو صغیر اور متواتر اور سخت کرتا ہے جو ضعیف نہین ہوتی ہے
تواتر اس نبض کا بسبب حرارت صفرا کے ہوتا ہے اور بسبب اسکی یبوست کے اور اسی طرح صلابت اسکی بسبب یبوست کے ہوتی ہے
جو اعراض کہ اعضا مین خرابی سے ہضم سوم کے پیدا ہوتے ہین اُنسے نبض بھی صغیر اور ضعیف اور متواتر ہوتی ہے۔ صغیر اور ضعیف ہونا
نبض کا اسلیے ہے کہ جو خلط اس مرض کی پیدا کرنے والی ہے غلیظ اور ثقیل ایسی ہوتی ہے کہ قوت پر گرانی ڈالتی ہے اور تنگی پیدا کرتی ہے اور
جرم شریان کو سخت کردیتی ہے لہذا اُسمین انبساط نہین ہوسکتا ہے اور تواتر نبض کا تابع ضعف کے ہوتا ہے۔ برص یعنے سپید داغ کا
مرض نبض کو عریض اور لین یعنے نرم اور بطی یعنے سست کردیتا ہے بسبب بلغم اور برودت مزاج کے۔ یہ جسقدر ہمنے نبض کے اقسام
اور حالات بیان کردیے ہین اُنسے جمیع حالات بدنی پر استدلال کرنے مین کفایت ہے۔ اور مناسب ہے کہ جو حالات نبض کے ہمنے

امراض مذکورہ مین لکھے ہیں مخصین پر باقیماندہ امراض کی نبض کو قیاس کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہر یک مرض اور عرض مرض کونسی قسم نبض کی پیدا کرتا ہی

باب بارھوان مختصر کلام پیشاب کے استدلال پر باین نظر کہ پیشاب کونسے امراض کے بدن مین پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہی

چونکہ ہمنے اوس مقام پر یہان سے پہلے اسکو بیان کردیا ہی کہ پیشاب مائیت خون کی ہی یعنے خون سے جو رطوبت مثل پانی کے جدا ہوتی ہی اسی کو پیشاب کہتے ہین اور یہ بھی بیان کردیا ہی کہ پیشاب جلیبہ رطوبت اخلاط کی ہی جسکو دونون گردے خون وغیرہ سے جدا کردیتے ہین اور اخلاط کو اسی پیشاب سے پاک صاف کردیتے بعد ازانکہ ہضم دوم ہو چکے جسوقت کہ خون بطرف اُس رگ کے خارج ہوتا ہی جسکا اجوف نام ہی اُسی رطوبت کو دونون گردے اپنی طرف کھینچ لیتے ہین اور گردون مین اتنی دیر تک یہ رطوبت ٹھہرتی ہی کہ جسقدر اسمین تھوڑی سی آمیزش خون اُسکو دونون گردے لیکر اپنی غذا بناتے ہین پھر اُسی رطوبت کو بطرف مثانہ کے دفع کردیتے ہین اُن دونون مجرے مین جو مشہور بنام مجری البول ہین اور جب حال ایسا ہی اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کے ذریعہ سے استدلال فقط ایک سبب پر منجملہ دو سببون کے کیا جاتا ہی یا جگر پر اور ساکن رگون پر اور بدن کے حال پر شرکت اُسی بدن کے جو دونون جگر اور رگون سے تعلق رکھتا ہو۔ یا اُن بیماریون پر جو آلات بول مین ہوتی ہین اور وہ آلات بول بھی دونون گردہ اور دونون مجری بول کے اور مثانہ ہی۔ پیشاب کی دلالت جگر اور ساکن رگون کے حال پر پس جیسے دلالت سپید اور رقیق پیشاب کی مرض تخمہ مین اور ضعف جگر کے اس بات سے کہ جگر کیلوس کو ہضم نہین کرسکتا ہی۔ اور جیسے دلالت اسی طرح کے پیشاب کی اسپر کہ رگون مین سدہ پڑگئے ہین۔ اور پیشاب کی دلالت حال بدن پر شرکت جگر اور رگون کے جیسے دلالت اُسی پیشاب کی تپ مین ہوتی ہی۔ جو تپ کہ عفونت سے ہی اُسمین تو پیشاب خرابی اور خامی اخلاط پر دلالت کرتا ہی اور حمی یومی یعنے یک روزہ تپ مین اخلاط کی خوبی اور اچھے ہونے پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی کہ اخلاط مین نفخ بخوبی ہی۔ اور اسکا حال اب ہم تھوڑی ہی فصل سے بیان کرینگے جو آیندہ ابواب آتے ہین۔ پیشاب کی دلالت اُن بیماریون پر جو آلات بول مین ہوتی ہین جیسے پیشاب جسمین ریم خواہ چھلکے سے ہون گردہ خواہ مثانہ کے قرحہ پر دلالت کرتا ہی خواہ سنگ مثانہ پر یا دونون مجری بول پر یا قضیب کے قرحہ پر خواہ عورتون مین اندام نہانی کے قرحہ پر اور اگر پیشاب مین ریگ یا پتھری ہو پس پتھری پر گردہ کے خواہ مثانہ کے دلالت کرتا ہی پس اسی طرح سے جو مرض ان اعضا مین لاحق ہوتا ہی اُسپر بذریعہ پیشاب کے استدلال کیا جاتا ہی۔ رہے اور اعضا جیسے سینہ اور پھیپھڑہ اور دماغ خواہ مفاصل کا درد پس پیشاب سے استدلال ان اعضا کی بیماریون پر قابل وثوق اور اعتماد کے نہین ہی۔ پھر اگر کسی کا ارادہ ہو کہ دلالت پیشاب کی جو قابل اطمینان اور اعتماد کے اوپر لکھی گئی صحیح بھی ہو اور آلات بول کے امراض پر بخوبی استدلال ہو سکے پس لازم ہی کہ بیمار سے حکم کیا جائے کہ اپنے پیشاب کو ایک پاک صاف سپید شیشی مین جو برتی بھی ہو رکھے خواہ اُسی مین پیشاب کرے (کہ یہ اولی ہی) اور جسقدر ایک مرتبہ اُسکو پیشاب ہو سب کا سب اُسمین رکھین کچھ باقی نہ رہے اور یہ پیشاب بعد بیداری کے خواب طویل سے لینا چاہیے (دن ہو خواہ رات) اور قبل اسکے کہ اُس شخص نے پانی پیا ہو لیے سو اُٹھ کر قبل پانی پینے کے قارورہ لینا چاہیے اور بعد ہضم ہو جانے غذا کے کہ وہ غذا معدہ سے اور آنتون سے جو دقیق اور باریک تین آنتین اوپر ہین۔ اور بروقت بھوک اور پیشاب کے پیشاب نکیا ہو۔ اور ایک گھنٹہ قارورہ کو رکھا رہنے دین تاکہ جسقدر رسوب اور تہ نشین ہونے والے اجزا ہون سب اپنی اپنی جگہ پہونچ جائین اگر اس پیشاب کی شان سے ایسا معلوم ہوتا ہی

آزمانا باقی تہ نشین ہونے کے ہے۔ اور یہ سب ہے تین اور سارا اہتمام اسی واسطے کیا جاتا ہے کہ دلالت پیشاب کی درست ہو جائے۔
درست اسکا یہ ہے کہ پیشاب اگر سپید اور صاف اور تری ہوگی اسمین پیشاب رکھنے سے کچھ اجزا اور لون اور قوام پیشاب کا ظاہر ہو جائے
... یہ سب اچھی طرح سے ظاہر ہو جائیگا اور ایک مرتبہ کا پورا پیشاب بھی اسمین سما جائیگا اسلیے کہ کبھی ایک مرتبہ کے پیشاب
آخر کار کچھ ایسے اجزا خارج ہوتے ہین جو اور خروج مین پیشاب کے نہین ہوتے (پس سارا پیشاب لینا ضرور ہوا) خواب طویل سے
اٹھکر پیشاب لینے کی وجہ یہ ہے تاکہ غذا کا ہضم جید ہو جائے اور بطرف خون کے بخوبی بدل جائے (تاکہ خون کی تری یعنے پیشاب جسکو
ہمنے لکھا ہے وہی جدا ہو) پیشاب کا لینا قبل طعام اور شراب کے اس غرض سے ہے تاکہ اشیاء خوردنی اور مشروبات پیشاب کو انکی اصلی
کیفیت سے بدل نہ دین اور تاکہ صفرا جو واسطے ہضم غذا پلٹ کر اجزاے غذا مین آتا ہے وہ بھی ہمراہ پیشاب کے باہر نہ خارج ہو اور پیشاب کا
رنگ جو حالت موجودہ بدن کے مناسب ہے اس رنگ پر بوجہ آمیزش صفرا کے باقی نہ رہے **مترجم** اگرچہ مطلب اس فقرہ کا کھلا ہوا ہے
مگر توضیحًا پھر ہم اسکو اپنی عبارت مین دہراتے ہین۔ اگر پیشاب بعد کسی چیز کے کھانے خواہ پینے کے برآمد ہو چونکہ حکیم مطلق تعالیٰ شانہ نے
خلط صفرا کو ہمارے بدن مین بہت سے فوائد کی نظر سے پیدا کیا ہے منجملہ ان فوائد کے بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اشیاے خوردنی اور نوشیدنی کا
ہضم اسی کی حدت اور تیزی سے ہوتا ہے جس طرح اور تیزابات کا حال ہے کہ سب چیزون کو محلول کر دیتے ہین صفرا ہمارے طعام اور شراب کی
تحلیل کرکے اسکو منہضم ہونے پر آمادہ کر دیتا ہے اور یہ بات جبھی درست ہوگی اور یہ فعل صفرا کا اسی وقت پورا ہوگا جب وہ ہماری غذا سے
معدہ مین آکر آمیختہ ہو اور بعد ہضم کے پھر جگر سے بطرف مرارہ کے پلٹا جاتا ہے۔ فرض کرو کہ ابھی کسی نے کچھ کھایا اور ہضم اول جسکو استمرا
کہتے ہین وہ بھی نہین ہونے پایا چہ جا کہ ہضم دوم۔ پھر اسوقت جو پیشاب آئیگا چونکہ صفرا اپنے فعل خاص پر متحرک ہو رہا ہے اور رطوبت
بدن سے خارج ہوگی ضرور اسمین آمیزش خلط صفرا کی ہوگی اور جب صفرا ہمارے پیشاب سے مل گیا اب جو رنگ صحیح ہمارے
پیشاب کا اسوقت کی حالت موجودہ جسم سے ہونا چاہیے ہرگز نہ رہیگا بلکہ زردی خواہ سرخی ضرور بڑھی ہوئی ہوگی لہذا بعد کھانے
پینے کے جو پیشاب قبل ہضم کے ہے اس سے استدلال ہمارے بدنی حالات پر ہرگز درست نہوگا بلکہ طبیب کو غلطی استدلال مین واقع ہوگی
اسی واسطے شرط کیا ہے کہ بعد طعام کے جو پیشاب آئے اسکو قارورہ مین نہ لینا چاہیے **متن** کبھی خوردنی اشیا اور مشروبات پیشاب کا
رنگ سپید کر دیتے ہین پس طبیب کو سپیدی سے پیشاب کے غلطی استدلال کی واقع ہوتی ہے۔ پیشاب کا لینا جسوقت کہ وہ آدمی بھوکھا
پیاسا نہو اسکی وجہ یہ ہے کہ بھوک اور پیاس دونون پیشاب کا رنگ بڑھا دیتی ہین بسبب حدت اور تیزی مرارہ یعنے صفرا کے جو بروقت
بھوک پیاس کے بدن مین زیادہ ہو جاتا ہے یعنے تمام بدن مین پھیل جاتا ہے پس انھین وجوہ سے لازم ہے کہ پیشاب کو اسی دستور
اور قاعدہ سے لیا کرین جو شروط ہمنے اوپر لکھے ہین تاکہ طبیب کو ہر وقت کسی بیماری پر استدلال کرنے مین خطا واقع نہو کہ اس خطا کی
وجہ سے کوئی ضرر عظیم خواہ ضرر چھوٹا سا بہ نسبت مریض کے تجویز کرکے خواہ کوئی حکم خلاف واقع کرکے طبیب مجرم اور تباہ کار ہو جائے
خواہ کوئی حال پیشاب کا طبیب سے باوجودیکہ اسکے معلوم کرنے کی حاجت ہے اسپر پوشیدہ رہے۔ یہ بات ایسی ہے کہ پہلے
اسکو اچھی طرح سے انجام دے کر اسکو مریض اور تیمار سے کراکے اور بروقت معائنہ قارورہ کے پھر پوچھ لے تب ارادہ پیشاب سے استدلال کا
کرین احوال بدن انسان پر۔ اور اب ہم کیفیت استدلال کی پیشاب سے جو کچھ ہے اسکا بیان شروع کرتے ہین اور جسقدر حاجت
طبیب کو اسکی ہے اسکو لکھتے ہین۔

باب تیرھوان کیفیت استدلال کی پیشاب سے اور پیشاب کی تقسیم بنظر اُسکے رنگ کے اور جسم پیشاب کو دلالت ہی

جو استدلال پیشاب سے کیا جاتا ہی وہ اُسیقدر رطوبت سے ہوتا ہی جسکو شیشی مین بھر کر مریض لایا ہی اور جو کچھ اسی رطوبت سے اجزا جدا نمایان ہیچے بیٹھے ہون خواہ کسی جگہ ہون اندر اُسی شیشی کے۔ اُسیت اہ ترچیز جو قارورہ مین ہی اُسکی دو قسمین ہین ایک تو رنگ اُسکا دوسرے اُسکا قوام۔ رنگ سے استدلال حال اخلاط پر کیا جاتا ہی اور اخلاط کے نضج اور عدم نضج پر یعنے پختہ اور خام ہونا اخلاط کا رنگ سے شناخت کیا جاتا ہی۔ رنگ کی چھ قسمین۔ سپید اور زرد اترجی جیسے چکوترہ کے چھلکے کا رنگ جو پھیکا زرد ہوتا ہی۔ ناری یہ آگ کا رنگ ہی جسکی زردی گہری ہی اور احمر ناصع یعنے گہرا سُرخ اور زردی مائل جیسے ریشہ زعفران کا رنگ اور احمر قانی جیسے خون کا رنگ اور سیاہ۔ سپید رنگ کا پیشاب یا تو اسوجہ سے ہوتا ہی کہ پیشاب مین صفرا بالکل آمیز نہین ہوتا اور یا یہ کہ بہت سا بلغم پیشاب مین ملجاتا ہی۔ اور زرد رنگ پیشاب ہونے کا سبب یہ ہی کہ جو مرارہ یعنی صفرا پیشاب مین ملجاتا ہی اُسکی مقدار کم ہوتی ہی اور تھوڑی سی رنگت دیتا ہی جس سے زردی ہی پیدا ہوسکتی ہی یہ ناری رنگ پیشاب کا اس سبب سے ہوتا ہی کہ بہت سا صفرا پیشاب میں ملتا ہی بہ نسبت اس مقدار کے جو زرد رنگ پیدا کرتی ہی۔ احمر ناصع ہونے کا سبب یہ ہی کہ ناری رنگ کے پیشاب سے زیادہ مقدار صفرا کی ملتی ہی۔ اور احمر قانی رنگ پیشاب بوجہ آمیزش خون کے ہوتا ہی کبھی پیشاب احمر قانی کسی اور عرض کے عارض ہونے سے خارج ہوتا ہی جیسے شدید درد خواہ نقرس کا درد یا کاٹ کی ہین اور درد وغیرہ والیسے شدید درد جنکی ایذا ہر وقت بنی رہتی ہی۔ اور ایسی طرح یہ رنگ اس شخص کے پیشاب کا ہوتا ہی جو مہندی کا خضاب کرے اور تمام بدن پر مہندی ملے۔ اور اسکی وجہ یہ ہی کہ مہندی مین ایک قوت لطیف ہی جو مسامات بدن مین سرایت کرتی ہی تا بیکہ آلات بول مین پہونچ جاتی ہی پس رنگ پیشاب کا سُرخ کر دیتی ہی۔ اسی طرح تھوڑی سی زعفران کھانے سے بھی سرخ رنگ کا پیشاب آتا ہی۔ اور املتاس کے کھانے سے بھی پیشاب سرخ ہوجاتا ہی مگر فرق یہ ہی کہ املتاس پیشاب کے رنگ کو سرخ تیرہ گون کرتا ہی اور زعفران پیشاب کو مائل بطرف احمر ناصع اور زردی کے کرتا ہی۔ انھین وجوہ سے مناسب ہی کہ سرخ رنگ پیشاب سے بدون تحقیق اسباب خارجی کے کوئی حکم قطعی نکرنا چاہیے جب تک پیشاب کی بو نہ سونگھی جائے۔ اگر پیشاب کی متعفن ہو عفونت اخلاط پر اور تپ پر دلالت ہوگی اور بدبو نہو اُسوقت مریض سے پوچھا جائے کہ اسباب مذکورہ مین سے کوئی سبب پیشاب کا رنگ بدلنے والا اُسنے تو استعمال نہین کیا ہی تاکہ استدلال مین غلطی واقع نہو اسلیے کہ اگر ایسی غلطی پیشاب کی شناخت مین ہے اور کوئی حکم غلط کر دیا گیا ضرر عظیم پیدا ہوگا۔ سیاہ پیشاب برودت کی افراط پر دلالت کرتا ہی جو پیشاب کو منجمد کر دیتی ہی اور اُسکو سیاہ کر دیتی ہی۔ یا شدت حرارت کی اسقدر ہی کہ احتراق پیدا ہوتا ہی۔ برودت اور حرارت کی وجہ سے جو سیاہی پیشاب مین آجاتی ہی اُسکا فرق یہ ہی کہ جو پیشاب افراط برودت سے سیاہ ہوتا ہی وہ پہلے بروقت خروج اور باہر نکلنے کے سپید ہوتا ہی اور پھر تیرہ گون ہوجاتا ہی اُسکے بعد سیاہ ہوجاتا ہی۔ اور جو پیشاب بوجہ حرارت کے سیاہ ہوتا ہی وہ پہلے سرخ ہوتا ہی پھر اُسکا رنگ بجبر یعنے سنہاری ہوکر پھر سیاہ ہوجاتا ہی جس طرح سے یرقان مین بھی یہی صورت ہوتی ہی کہ اسمین پیشاب اسی طرح بدلتے بدلتے سیاہ ہوجاتا ہی۔ کبھی پیشاب کا رنگ سیاہ مرہ اسود کے ملنے سے ہوتا ہی بہت اچھا رنگ پیشاب کا وہی زرد رنگ ہی جو گہرا اندر نہو اور وہی اترجی رنگ ہی اور بہت خراب رنگ کی راہ سے سیاہ رنگ کا پیشاب ہوتا ہی

باب چودھوان قوام پیشاب کے بیان مین اور جسپر قوام دلالت کرتا ہی

قوام کی تقسیم بطرف تین قسم کے ہوتی ہی - پتلا اور گاڑھا اور معتدل - رقیق پیشاب یا ضعف ہضم اور نضج کی وجہ سے ہوتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جب ہضم ہونے عارض ہوتا ہی اسلیے کہ ہضم سے پیشاب کا قوام اور سبب رقیق مواد کا قوام گاڑھا اور درست ہوتا ہی لیکن جوانون کے رقیق پیشاب آتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جوانون کے پیشاب اور مثانہ مین انمین سے گاڑھے مواد نکل نہین سکتے بلکہ صاف ہوکر اور چھن کر رقیق مواد تنگ راہون سے نکلتے ہین اور پھوک یا کھوجڑ باقی رہ جاتا ہی - گاڑھا پیشاب نضج اخلاط اور انکے ہضم ہو جانے سے ہوتا ہی - یا کسی خلط غلیظ کے پیشاب مین ملجانے سے گاڑھا ہوجاتا ہی - اور اسی سبب سے پتلا پیشاب لڑکون کو اگر ہو زیادہ ردی اور خراب ہی بنسبت جوانون کے اسلیے کہ بول طبعی اور اچھا پیشاب لڑکون کا یہی ہو کہ گاڑھا ہو اسلیے کہ انکے مزاج مین رطوبت ہی اور حرارت غریزی انکی قوی ہی جو مواد کو نضج دیتی ہی اور پختہ کرتی ہی اور جب انکا پیشاب رقیق ہوا اپنے حال طبعی سے خارج ہوگیا - اور جوانون کا پتلا پیشاب چندان خراب نہین ہی اسلیے کہ انکے پیشاب براہ طبیعت رقیق ہی ہوتے ہین اسلیے کہ مواد انکے قوی ہین - اعتدال قوام کا پیشاب اخلاط کے اعتدال سے ہوگا جو مقدار اور کیفیت مین اور نضج مین ہر طرح سے جب اخلاط مین اعتدال ہوگا تب پیشاب کا قوام بھی معتدل ہوگا - ہر ایک طرح کا پیشاب پتلا ہو یا گاڑھا یا معتدل قوام کا پھر جدا جدا کئی قسم ہوتی ہین اور اسکی صورت یہ ہی کہ اگر پیشاب رقیق ہو اور پھر اپنی رقت پر باقی رہے (ایک زمانہ معین تک) ایسا پیشاب دلیل اس امر پر ہی کہ ابھی طبیعت نے جس مادہ سے بیمار ہی پیدا ہوا ہی اسکی نضج وہی درج نہین کی ہی - اور جیسے پہلے تو پیشاب پتلا ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد گاڑھا ہوگیا اسکو دلالت اس امر پر ہی کہ طبیعت نے اب نضج مادہ مرض کو شروع کر دیا ہی - اور گاڑھا پیشاب یا تو اپنے گاڑھے پن پر باقی رہے یا تھوڑی دیر کے بعد رقیق ہوجاے اور صفائی اسمین آجائے - جو پیشاب گاڑھا خارج ہوکر اپنے اسی قوام غلیظ پر باقی رہے اسکو دلالت یہ ہوگی کہ مادہ کا غلیان اور جوش درجہ انتہا کو پہنچ گیا اور یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ ابتداے مرض مین تو پیشاب پتلا آتا ہو اور پھر جا کر کسی وقت گاڑھا ہوجائے - اور اسوقت ہوتی ہی کہ جب تھوڑی ہی دیر کے بعد پیشاب مین کسی قدر رسوب پیدا ہوجاتے ہون - لیکن اگر ابتداے مرض سے یہ پیشاب گاڑھا آتا ہو اور صاف نہوجاتا ہو رسوب پیدا ہوکر اس کیفیت کو دلالت مریض کی ہلاکت پر ہوگی - اسلیے کہ اسکا اول ہی سے غلیظ ہونا اخلاط کے جوش پر اور حرارت ناری کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی اور یہ امر ضعف طبیعت پر مادہ کے پختہ کرنے سے دلیل ہی اور اسپر کہ تمیز طبیعت کو اجزاے مادہ کے جدا کرنے پر ابتداے سے باقی نہین ہی - اگر پیشاب باوجود گاڑھے ہونے کے مشابہ دواب اور جانورون کے پیشاب سے ہو درد سر پر دلالت کریگا یا تو پہلے درد سر تھا اب نہین ہی یا اب موجود ہی یا تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوگا اور اسکی وجہ یہ ہی کہ حرارت جو حد طبیعت سے خارج ہی جب کسی مادہ غلیظ مین عمل کرتی ہی پھر اسی کے فعل سے ریاح غلیظ پیدا ہوتے ہین اور جب حرارت ہمراہ ریاح غلیظہ کے جمع ہوگی دونون کا صعود اور چڑھنا بطرف دماغ کے جلد ہوگا (پس درد سر پیدا ہوگا) جو پیشاب گاڑھا برآمد ہو اور بعد اسکے پتلا ہوجائے اور صاف ہوجائے اسکو دلالت اس امر پر ہی کہ یا تو طبیعت نے شروع کیا ہی کہ مرض کو نجات کے درجہ پر پہنچاوے - اور جوش مادہ مرض کا اب ٹھہر گیا ہی اور تمیز اجزاے مادہ کی طبیعت اب کرنے لگی ہی - اور یہ بات اسی وقت ہوگی جب کہ پیشاب مین تھوڑی دیر کے بعد رسوب تھوڑے سے پیدا ہونگے - یا ایسے پیشاب کو دلالت اس بات پر ہوگی کہ طبیعت نضج دینے سے

مادہ کے اب ضعیف ہوگئی ہے بعد اسکے کہ پہلے طبیعت نے مادہ کا نضج دینا شروع کیا تھا۔ پھر اگر پیشاب پتلا ہوجائے بعد اسکے کہ غلیظ اور گاڑھا تھا
اور یہی صورت ابتداے مرض سے ہوتی ہو طول مرض پر دلالت کریگا۔ اور اسی لحاظ سے بقراط نے کتاب ابیذیمیا میں لکھا ہے کہ اگر پیشاب انیسویں دن
پتلا ہوجائے اور اس سے پہلے گاڑھا ہوتا تھا اس امر کو دلالت ہوگی کہ بحران بدون چالیس روز کے تمام نہوگا۔ ہر ایک قسم رنگ کی جو ہمراہ
کسی قسم قوام کے ہو ایک حد اکا حال پیدا ہونے بدن کے دلالت کرتی ہے۔ سپید پیشاب اگر رقیق ہے جیسے بحالت صحت کے دلالت ضعف کی اسلئے
ضعف پر کریگا جو بسبب برودت مزاج کے ہو جیسے مشائخ میں یہی صورت ہوتی ہے یا اور لوگ جو مزاج پر مشائخ کے ہوں۔ اور کبھی
ایسا پیشاب تخمہ اور بدہضمی پر دلالت کرتا ہے لیکن بحالت مرض ایسا پیشاب خراب حالات پر جنکی خرابی کے اقسام مختلف ہوں دلیل ہوتا ہے
اور اس اختلاف کی یہ صورت ہے کہ امراض مزمنہ میں جو دیرپا ہوں ایسا پیشاب دلیل اس امر پر ہے کہ جو مادہ مرض کا پیدا کرنے والا ہے اسمیں
نضج نہیں آیا جس طرح سے چوتھیا بخار اور فالج اور لقوہ میں اور اسی طرح جو امراض قائم مقام انھیں بیماریوں کے ہیں۔ اور امراض حادہ
یعنے تیز بیماری جو کہ جلد گذر جاتی ہے خواہ جلد مہلک ہوتی ہے اسمیں ایسا پیشاب سپید اور رقیق اگر آئے جیسے تپ محرقہ میں کہ اگر تپ کی وجہ سے
اختلاط ذہنی پیدا نہوا اور ایسا پیشاب برآمد ہوا دلالت کریگا کہ سرسام اب قریب ہے کہ پیدا ہو اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایسا پیشاب خبر دیتا ہے
کہ صعود مرار کا یعنے صفراوی مادہ بطرف دماغ کے چڑھ گیا ہے۔ اور اگر محض تپ ہی کی وجہ سے اختلاط ذہن پیدا ہوچکا تھا اور پھر ایسا
پیشاب برآمد ہوا اسوقت دلالت اس بات پر ہوگی کہ مریض ہلاک ہوجائیگا اسلئے کہ ایسے پیشاب کو دلالت ہے کہ خلط صفراوی دماغ کی
طرف چڑھ گئی ہے اور دماغ کو اسنے جلا دیا ہے۔ اور اگر ایسے پیشاب کے ساتھ اور بھی علامات ردی ہوں ضرور ہلاکت پر دلیل ہوگا۔ اگر ایسا
پیشاب چوتھے روز ابتداے مرض سے آئے اور ہمراہ اسکے اور بھی خراب علامات ہوں وہ مریض ساتویں دن سے پہلے مر جائیگا خصوصاً
اگر قوت بھی مریض کی ضعیف ہو۔ اور اگر اعراض نہایت درجہ خرابی پر نہوں پھر وہ مریض نویں روز مر جائیگا۔ کبھی بعض بیمار شاذ و نادر
باوجود ایسے پیشاب آنے کے بھی بچ جاتے ہیں اور نہیں مرتے اگر قوت انکی قوی ہوتی ہے اور بعض علامات اچھے اور بھی ہمراہ قوت کے
ہوتے ہیں گو مرض طولانی ہوتا ہے اور یہ جان بری انکی یا کسی خراج اور پھوڑے کے نکلنے سے ہوتی ہے یا کوئی اور استفراغ قوی ہوتا ہے جس سے
مادہ کا اخراج بخوبی ہوجاتا ہے۔ اور جو مریض باوجود ایسے پیشاب آنے کے بدون خراج اور استفراغ مذکور کے نہ مرے پس ضرور ہے کہ اسکا
وہی مرض جو پہلے تھا اور اب جاتا رہا ہے بجنسہ عود کرے۔ کبھی یہی پیشاب جب کسی مرض میں منجملہ امراض حادہ کے خارج ہو بعد بحران اسی
مرض کے پس اسکا خارج ہونا بعد بحران کے عود مرض سابق پر دلیل ہوتا ہے۔ کبھی یہی پیشاب گردہ کی حرارت قوی پر دلالت کرتا ہے اور
اسی مرض کا نام ذیابیطس مشہور ہے کہ اس مرض میں پیشاب مریض کا مثل پانی کے ہوتا ہے رنگ میں بھی اور قوام میں بھی اسلئے کہ مریض
اسی مرض کا جب پانی پیتا ہے فوراً پیشاب کر دیتا ہے اور جگر میں وہ پانی اتنی دیر نہیں ٹھہرتا ہے کہ نضج اسمیں آئے اور مرار کے ملنے سے رنگین
ہونے پائے۔ کبھی ایسا ہی پیشاب پتھری کے بیماروں کو اور نیز جنکو قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکنے کی بیماری ہے انکو بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی یہی پیشاب
سادہ دن پر بھی دلالت کرتا ہے جیسا ہمنے اوپر بیان کر دیا ہے کبھی یہی پیشاب زیادہ پانی پینے سے آتا ہے۔ اگر کسی آدمی کو زیادہ پیشاب آئے طبیب کو
لازم ہے کہ ان امور سے سوال کرے تاکہ استدلال میں غلطی نہ واقع ہو۔ سپید پیشاب جو گاڑھا ہو خلط غلیظ بلغمی پر دلالت کرتا ہے جو رگوں میں
جمع ہوگئی ہے اور اس بات پر کہ طبیعت نے اس خلط کو باہر نکال دیا ہے اور بذریعہ پیشاب کے دفع کیا ہے جو امراض ابھی موجود نہوں اور انکے
حادث ہونے کی امید ہو کسی علامت سے انمیں ایسے پیشاب کا ہونا اس طرح سے ہے کہ اگر یہ پیشاب سپید اور رقیق کسی ایسے مرض میں خلط ہو جو

جس بیمار کے بدن مین کسی پھوڑے اور جراح کے نکلنے کا اندر رہ چکا ہی یعنے خبر دی ہو چکی ہی پس وہ لطف ایسی پیشاب کے رہنے سے اُس
جراح کے برآمد ہونے سے بسلامت رہیگا یعنے خراج مذکور ہوگا خصوصاً اگر ایسا پیشاب کسی بحران کے دن منجملہ ایام بحران کے برآمد ہو۔ اگر
پیشاب سپید اپنے قوام مین منی کے مشابہ ہو پس بیشتر تو یہی ہوتا ہی کہ ایسے غلیظ پیشاب سے بحران کسی مرض کا منجملہ اُن امراض کے ہوتا ہی
جو معدہ اور آنتون مین حادث ہونگے اور اُن امراض مین قوی حرارت نہوگی۔ زرد پیشاب اگر پتلا ہو دلیل اس امر پر ہی کہ طبیعت کو بسبب
ضعف کے نضج دینا مادہ مرض کا ممکن نہین ہی اور اسپر دلیل ہوگا کہ اب طبیعت نے شروع کیا ہی مادہ کے نضج دینے مین اور ابتداے تصرف بھی ہوا ہی
کہ رنگ کو پیشاب کے بدل دیا ہی کہ زرد ہو گیا ہی اسلیے کہ طبیعت پہلے رنگ سے نضج خلط کے ابتدا کرتی ہی اسلیے کہ یہی تغیر طبیعت پر آسان ہی بعد اُسکے
پھر قوام کو نضج دیتی ہی۔ اگر زرد پیشاب کی زردی خفیف ہو جیسے اترج کا رنگ جسکو چکوترہ کہتے ہین ایسا رنگ مرض سے بسلامت رہنے پر
دلالت کرتا ہی مگر یہ بھی خبر دیتا ہی کہ مرض مین تھوڑا سا طول ہوگا۔ اور اگر زردی رنگ کی ہمراہ قوام معتدل کے ہو مرض کے جلد منقضی ہونے پر
دلیل ہوگی کبھی یہی قسم پیشاب کی میری مراد اس سے وہ زرد پیشاب ہی جسکا نام زیتی رکھا جاتا ہی اور یہ مشابہ زیت کے رنگ مین اور
قوام مین ہوتا ہی اور یہی صورت اُسکی یہ ہی کہ اُسمین تھوڑی سی زردی ہو اور قوام اُسکا مشابہ قوام زیت غسیل یعنے دھوئے ہوے کے ہو اگر
پیشاب ایسا ہوگا خراب ہی اور ہلاکت پر دلالت کریگا۔ اسلیے کہ یہ پیشاب اندرونی اعضا کی چربی پگھلنے پر دلالت کرتا ہی خصوصاً اگر مقدار بھی
اُسکی زیادہ ہو۔ اور اگر مقدار ایسے پیشاب کی تھوڑی سی ہو دلیل ہوگا کہ مریض جلد ہلاک نہوگا۔ اور اسی وجہ سے جس پیشاب کی سطح بالائی پر
کوئی مثل تیلی چربی کے تیرتی ہو گردہ کی چربی پگھلنے پر دلالت کرتا ہی بسبب کسی سوء مزاج گرم کے جو گردون کو عارض ہوتا ہی۔ ناری رنگ کا
پیشاب اگر رقیق ہو اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت نے رنگ کی درستی مین بخوبی اثر کیا ہی اور قوام کی درستی مین ابھی طبیعت کی قوت نے
کچھ بھی اثر نہین دکھلایا۔ ناری رنگ پیشاب ہمراہ قوام غلیظ کے جمع نہین ہو سکتا۔ احمر ناصع یعنے ریشہ زعفران کے رنگ کا پیشاب اگر رقیق ہو
دلیل اسپر ہی کہ ابھی تک مادہ مرض مین نضج نہین ہوا ہی اگر یہی رنگ مدت تک چلا جائے۔ یا مادہ کی کمی پر اور جسقدر ہی اُسکے اندر چلے جانے کو
یعنے اُبھار نہونے پر دلالت کرتا ہی جیسے جوان آدمی اگر فاقہ کرین اُنکا پیشاب اسی رنگ کا ہوتا ہی۔ یا شدت حرارت پر جو اندرون بدن کے
زیادہ صفرا پیدا کرتی ہو دلیل ہوتا ہی جس طرح حمی غب مین یعنے جو ایک روز ناغہ کر کے تپ آتی ہی اُسمین اسی طرح کا پیشاب آتا ہی۔ یا بیخوابی
اور بیداری اور غم نے بدن مین گرمی بقوت پیدا کی ہی اسوجہ سے پیشاب کا رنگ ایسا ہو گیا ہی۔ احمر ناصع بھی ہمراہ قوام غلیظ کے نہین ہو سکتا ہی
اسلیے کہ قوام غلیظ بوجہ نضج کے پیدا ہوتا ہی اور زعفرانی رنگ کو دلالت نضج مادہ پر نہین ہی۔ احمر قانی یعنے خون کی رنگ کا پیشاب ممکن نہین کہ رقیق ہو
بلکہ جب ہوگا تب غلیظ ہی ہوگا اسلیے کہ ایسا پیشاب بدون آمیزش خون کے نہوگا اور خون بدون پورے نضج کے پیدا نہین ہوتا اور پورے
نضج کی شان سے یہ بات ہی کہ قوام کو پیشاب وغیرہ کے غلیظ کر دیتا ہی جو مادہ کیون نہو۔ اب رہی دلالت اُسکی پس عام دلالت اُسکی تو یہ ہی کہ خون کی
کثرت اور امراض دموی پر دلالت کرتا ہی یعنے جو امراض خون سے پیدا ہوتے ہین۔ اور تفصیلی دلالت اُسکی یہ ہی کہ تپ کے زمانہ مین اگر ایسا
پیشاب آئے حمی مطبقہ پر جسکو سونوخس کہتے ہین دلالت کرتا ہی۔ اور اگر ایسا پیشاب زیادہ غلیظ اور باکدورت ہو اور ابتداے مرض سے
صفائی اُسمین نہ آجاتی ہو یعنے درد نشین نہ ہوتا ہو جگر کے ورم گرم پر دلیل ہوگا خون مادہ خون سے پیدا ہوا ہی اور کوئی خلط خام بھی اُسمین
ملگئی ہی کہ اُسکی سرخی تو خون کی مائیت اور تری سے ہی اور غلظ یعنے گاڑھا پن اُسکا اسی خلط خام سے کہ حرارت ناری نے جسکی شان یہ ہی
کہ شورہ اور پھنسیان پیدا کرتی ہی اسی خام مادہ کو متحرک کیا ہی۔ یہی خونی پیشاب اگر ہمراہ دلائل سلامت کے ہوگا طول پر امراض کے اور باوجود

[illegible] مرض کی سلامت [illegible] دلالت کریگا - اگر
کوئی بیمار سرخ پیشاب [illegible] بحران [illegible] مرض کا چالیس دن تک [illegible] بیس روز کے بعد سے
پیچھے ہوتا ہو - انھیں اسباب پر دلالت ہو سرخ رنگ پیشاب کی جو غلیظ ہو - سیاہ پیشاب اگر ابتداء مرض سے رقیق آتا ہو ضرور ہلاکت
مریض پر دلالت کرتا ہو اسلیے کہ یہ سیاہی شدت احتراق سے اور برودت شدیدہ سے اور حرارت غریزی کے فرد ہونے سے پیدا ہوئی ہو
اور رقیق ہونا اسکا بوجہ خام ہونے مادہ کے ہو اور بسبب اسکے کہ قوت بدن اسی مادہ خام کے نضج دینے سے ضعیف ہو اور یہ سب کی سب
باتین خراب دلائل ہین اور مہلک ہین - سیاہ پیشاب جو گاڑھا ہو وہ بھی جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہو یا غلبہ برودت پر دلالت کرتا ہو اسقدر کہ
اسی غلبہ برودت سے حرارت غریزی فرد ہو گئی ہو اور بجھ گئی ہو - یا ایسے احتراق شدید ایسا ہوا ہو جیسے کیفیت اُس آدمی کی ہوتی ہو جسکا بدن
زیادہ سوختہ ہو جائے - یا استفراغ اور خارج ہونے پر مرہ سودا کے دلالت کرتا ہو جس طرح زمانہ انحطاط اور کمی مین چوتھے بخار کے یہی صورت
پیدا ہوتی ہو اور مرض وسواس سوداوی کے دفع ہوتے وقت بھی یہی پیشاب آتا ہو اسلیے کہ بحران ان دونون مرض کا بطور استفراغ خلط
سوداوی کے بذریعہ پیشاب ہی کے ہوتا ہو - اور جیسے اُن عورات کو جنھین حیض بند ہونے کا مرض ہو اسلیے کہ جسوقت ایسی عورات اس مرض سے
نجات پاتی ہین اسی طرح کا پیشاب انکو آتا ہو کہ سیاہ اور گاڑھا پیشاب زیادہ کرتی ہین اور جنکا خون نفاس جو بروقت ولادت کے زچہ کو
آنا چاہیے نہ خارج ہوا ہو اُسے بھی یہی پیشاب آتا ہو اسلیے کہ جنین یعنے بچہ شکم اپنی ماں کے پیٹ مین اچھے خون سے غذا لیتا ہو جو صاف
اور بکر یعنے درد اسی خون کا اُسکی ماں کے شکم مین فراہم ہوتا ہو - پھر اگر یہی ثفل اور درد بروقت ولادت بچہ کے برآمد نہوا اور نفاس بند رہے
عورت کو ایک مرض لاحق ہوگا اور اس مرض کے بحران کی یہ صورت ہو کہ اسی خون کی تلچھٹ یعنے درد پیشاب مین آنے سے بحران اس مرض کا
ہوتا ہو - جسقدر سیاہ پیشاب زیادہ غلیظ ہوگا زیادہ خراب اور ردی ہوگا - مگر یہ خرابی اُسوقت ہوگی اگر پیشاب سے اخراج اُس مادہ
سوداوی کا نہو جسکو ابھی ہمنے بیان کیا ہو جو چوتھے بخار اور وسواس سوداوی کے مرض مین جو عورات کے دونون مرض ہین - یہی سب امور تھے
جنکا جاننا طبیب کو لازم ہو ماہیت پیشاب مین اور اُسکے رنگ کے حالات تمام مین انشاءاللہ تعالی -

باب پندرھوان ثفل اور تہ نشین درد کا بیان جو قارورہ مین ہوتا ہو اور جسپر درد دلالت کرتا ہو اُسکا بیان

جو درد قارورہ یعنے شیشی مین تہ نشین ہوتا ہو اُسکی تین قسمین ہین (۱) غمامہ اور یہ وہ چیز ہو کہ اوپر کی سطح پر پیشاب کی شیشی مین متمیز
اور جدا نظر آتی ہو (۲) رسوب متعلق اور یہ وہ شی ہو جو بیچ مین قارورہ کے معلق ہوتی ہو (۳) رسوب راسب یہ وہ چیز ہو جو نیچے شیشی کے
پیندے مین بیٹھی ہوئی نظر آتی ہو - اور ہر ایک قسم ان تینون مین سے مختلف اور گوناگون ہوتی ہو اور یہ اختلاف یا تو رنگ مین ہوتا ہو کہ سپید ہو خواہ
زرد یا سُرخ یا سیاہ یا تیرہ - یا قوام اسکا طرح طرح کا ہوتا ہو کہ چکنی ہو خواہ ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے یا درد سے خواہ چھیچھڑے جیسے تیر خواہ مثل
کیاہ خشکیدہ خواہ مشابہ ریگ کے خواہ مشابہ سبوس یعنے بھوسی کے خواہ مثل مٹر کے دانہ کے یا از قسم خون کے ہوتی ہو خواہ پیپ کی قسم سے
ہوتی ہو - غمامہ کو دلالت یہ ہو کہ ریح غلیظ نے مادہ کو اوپر اٹھا دیا ہو - اور اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ طبیعت نے اب نضج دینا مادہ کا شروع
کیا ہو - اور اسی وجہ سے بقراط نے کہا کہ اگر پیشاب پر چوتھے روز بیماری کے غمامہ سپید پیدا ہو دلالت کریگا کہ بحران اس مرض کا ساتوین
روز ہوگا - ثفل معلق جو بیچ مین لٹکا ہوتا ہو اُسکی دلالت درمیانی حالت نضج پر ہو یعنے اب نضج اوسط درجہ کا پہونچا - اور دوسری دلالت
اُسکی یہ بھی ہو کہ جو ریح اسی ثفل کو اوپر کی سطح تک اُٹھا کر غمامہ بناتی تھی اب کم ہو گئی ہو اور تھوڑی باقی ہو کہ اُسکا انحطاط شروع ہو گیا اور باقی

مستغرق ہونے لگی ہے ثقل بعض لیسے سپید ... جو تہ نشین ہو اسکو دلالت اس بات پر ہے کہ اب نضج پورا ہو گیا اور حد کمال کو پہونچ گیا۔ اور
یہ بھی دلالت اسکی ہے کہ ریح و حرارت نے تلطیف کر دی ہے اور اسکو تحلیل کر دیا ہے اور یہ دلالت اسوقت ہے کہ یہ ثقل سپید بھی ہو اور چکنا اور
ہموار اور درست جملہ اجزا سے اور تمامی زمانہ مرض مین اسی طرح کا برآمد ہوا ہو اور رنگ بھی پیشاب کا اترجی ہو۔ لیکن اگر ثقل تہ نشین ایسی ہی
اور صاف پر تو ہو مگر بعض ایام مین تو نظر آوے اور بعض ایام مین دکھائی نہ دے اب وہ در اس بات پر دلیل ہوگا کہ قوت ضعیف ہے اور اسی
قوت کا یہ حال ہے کہ کبھی بعض اوقات اس مادہ کے نضج دینے سے تھک جاتی ہے جسنے یہ مرض پیدا کیا ہے۔ پھر در تہ نشین قارورہ کی پیندی مین
سپید تو ہو مگر متشتت اور پراگندہ ہو یعنے اسکے اجزا فراہم نہون اسوقت دلالت یہ ہوگی کہ طبیعت مادہ کی نضج تمام سے عاجز ہو گئی ہے اور
یہ بھی معلوم ہوگا کہ ایک ریح غلیظ مادہ مین ایسی پیدا ہوتی ہے جسکے نضج دہی کا قصد طبیعت کرکے اسکے اجزا کو متفرق کر دیتی ہے اور جدا جدا
کر دیتی ہے یہی ثقل منقطع بہت خراب ہے بہ نسبت چکنے ثقل کے بھی جو بعض ایام مین نظر آتا ہے اور بعض ایام مین نہین نظر آتا ہے اور سب سے
زیادہ خراب وہ ثقل ہے کہ متفرق بھی ہو اور تمامی ایام مرض مین اسی حال پر آتا ہو اسلیے کہ یہ ثقل دلالت کرتا ہے کہ ایک ریح ایسی ہے جو
اس درد مین ہمیشہ یہی اثر کرتی ہے کہ اسے متفرق اور پاشان کر دیتی ہے اور مقدار اسی ریح کی اتنی زیادہ ہے کہ طبیعت کو قدرت اسکے
تحلیل اور تلطیف کی نہین ہے اسی وجہ سے اسکی رداءت اور خرابی زیادہ ہے۔ اور بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہے کہ ایک شخص کے
پیشاب مین آٹھوین روز سرخ اور چکنا اور راسب یعنی تہ نشین ثقل پیدا ہوا اور بحران اسکا پورا اور تمام ہو گیا اور بیماری بھی اسکی
جاتی رہی۔ اور ایک اور آدمی کے پیشاب مین در تہ نشین جو سپید اور متشتت یعنی پراگندہ اجزا کا بیسوین روز برآمد ہوا اور وہ شخص
اسکے صبح کو مر گیا۔ مناسب ہے یہ معلوم رہے کہ جو ثقل کہ سپید اور چکنا ہو جملہ اقسام مین ثقل کے وہی احمد اور زیادہ ستودہ ہے اور
اسی کو زیادہ تر دلالت نضج پر بھی ہے اور نجات مریض پر بھی اسی کو زیادہ دلالت ہے۔ مگر یہ بھی شرط ہے کہ یہ ثقل زیادہ پسندیدہ اسیوقت
ہوگا جب کہ تہ نشین اور قارورہ کی تہ مین جا گرفتہ ہو کہ یہ دلالت اسکے خوبی کی ہے اور سلامت مریض پر اور مریض کی خوشحالی پر اور اسکے
مرض کے دور ہو جانے پر دلالت اچھی طرح سے کرتا ہے۔ اور اسی واسطے بقراط نے کہا ہے کہ جو ثقل راسب یعنی تہ نشین اور سپید اور چکنا ہو
جسوقت چوتھے دن برآمد ہو اس مرض کا بحران ساتوین روز ہوگا۔ اور پھر دوسری جگہ بقراط نے کہا ہے کہ جسوقت پیشاب مین ثقل
راسب چکنا اور بہت سا مقدار مین اس شخص کے پیدا ہو جسکو تپ اور اختلاط ذہن ہو بعد گر جانے سر کے بالون کے اسکو دلالت یہ ہوگی
کہ ذہن اور عقل اپنے حال پر اب رجوع کرتے ہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ مادہ ان امراض مین ایسا ہوتا ہے کہ دماغ پر چڑھ جاتا ہے پھر جسوقت
ایسا پیشاب برآمد ہو دلیل یہ ہوگی کہ وہ مادہ نیچے کی طرف دماغ سے اتر آیا ہے اور یہ دلیل اس ثقل کے خوبی پر ہے جو سپید اور چکنا ہو اور قارورہ
یعنے شیشی کی پیندی مین ٹھہرا ہوا ہو اسی ثقل کو قوی دلالت کی نشانی ہے جو سلامت مریض پر کرتا ہے۔ لیکن اگر ثقل وسط قارورہ مین
معلق ہو اسکی دلالت مریض کی سلامتی پر تہ نشین ثقل سے کمتر ہے اور اگر طافی ہو یعنے اوپر شیشی کے تیرتا ہو جسکو غمامہ کہتے ہین اسکی
دلالت خیریت مریض پر بہ نسبت معلق کے بھی کمتر ہوگی اور ضعیف ہوگی۔ نہایت اچھا ثقل راسب اور سپید اور نہایت درجہ کا دلالت کرنے والا
سلامت مریض پر وہی ثقل ہے جو بعد نضج مرض کے پیدا ہوا اور بعد ازانکہ پہلے یہ ثقل رقیق اور پتلا تھا یا مراد یہ ہے کہ پیشاب پہلے رقیق آتا تھا
اور اسمین سے یہ ثقل جدا ہو جاتا تھا۔ لیکن یہی ثقل اگر اول مرض مین قبل نضج مادہ کے آتا ہو یہ اچھا نہین ہے کبھی پیشاب مین سپید ثقل
مادہ بلغمی سے بھی تہ نشین ہوتا ہے کہ وہ مادہ غلیظ ہے اور بالزوجت چسپندہ ہے خصوصاً سپید پیشاب کے ہمراہ۔ اور فرق درمیان ایسے

بلغمی ثفل کے اور درمیان ثفل سپید اور چکنے کے جسکا اوپر بیان ہوا ہی اور چونکہ نضج مادہ پر دلالت کرتا ہی یہ ہی کہ ثفل ابیض مذکور سابق کے اجزا متصل ایسے ہوتے ہین کہ انمین خلل یعنے چھید اور سوراخ نہین ہوتے بلکہ زیادہ ملاست اور ہمواری اجزا کی اسمین ہوتی ہی اور ثفل بلغمی کے اجزا متصل نہین ہوتے بلکہ اسکے چھوٹے چھوٹے اجزا جدا جدا مثل اجزاے ریگ کے متمیز ہوتے ہین - زرد ثفل کا حال یہ ہی کہ حرارت قوی پر دلالت کرتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ ایسا ثفل خون صدیدی سے یعنی پیپ کی ایک قسم ملنے سے اور جسکا نضج ابھی پورا نہین ہوا ہی پیدا ہوتا ہی (جس خون کو کچ لوہو کہنا مناسب ہی) پس ایسا ثفل اسی وجہ سے طول مرض پر دلالت کرتا ہی اور مریض کے سلامت پر بھی دلیل ہی اسلیے کہ طبیعت خون کی پورے نضج مین زمانہ طولانی کی محتاج ہی اور مرض جب ہی رفع ہوتا ہی جب اسکا ہضم تمام ہوجاے اور نضج پورا ہو - اگر یہ ثفل ہمراہ خراب علامتون کے ہو موت پر دلالت کریگا بعد ایک مدت کے - تیرہ ثفل افراط سے غلبہ برودت پر اور قوت بدنی کے موت پر دلالت کرتا ہی خصوصاً اگر ہمراہ علامات خراب کے ہو - سیاہ ثفل جو راسب یعنے تہ نشین ہو جملہ اقسام مین ثفل کے زیادہ بد ہی اور مہلک اسکی دلالت زیادہ تر قوی ہی اسلیے کہ یہ ثفل جیسا ہم کہہ چکے ہین یا تو احتراق شدید پر یا برودت شدید اور یا افراط پر دلالت کرتا ہی کہ وہ برودت مادہ کو بستہ کردیتی ہی اور اُسی مادہ کو سیاہ کردیتی ہی - فرق درمیان اُس ثفل سیاہ کے جو برودت سے پیدا ہوا اور درمیان اُس ثفل سیاہ کے جو کہ احتراق حرارت سے برآمد ہو یہ ہی کہ اُسکو دیکھنا چاہیے اگر پہلے تیرہ رنگ تھا اور بعد اُسکے سیاہ ہوگیا پس یہ سیاہی قوت برودت سے پیدا ہوئی ہی - اور اگر پہلے تو سرخ تھا بعد اسکے سیاہ ہوگیا اسکی سیاہی فرط حرارت سے حادث ہوئی ہی - جو ثفل مشابہ بشیش یعنے دلیہ کے ہو خواہ مشابہ سوجی اور دردرے جو کے ستو کے ہو نہایت برا ہی اسلیے کہ اسکا پیدا ہونا خون غلیظ کے احتراق سے یا گوشت کے پگھلنے سے اور گوشت کے مختلف ٹکڑے ٹکڑے ہوجانے سے ہوتا ہی - اور اسکی دلیل یہ ہی کہ حرارت ناری اُس گوشت کو سکھا دیتی ہی جو پگھل گیا ہی اور سوکھا کر اُسے سخت کردیتی ہی اور اُسی گوشت کو ایسی صورت پر کردیتی ہی جس طرح توے خواہ کڑاہی وغیرہ مین قیمہ گوشت کا بھونا جاتا ہی اور سخت ہوجاتا ہی - جو ثفل مشابہ صفائح کے یعنے پرت پرت ہوتا ہی اُسکی برائی وشیشی سے بھی زیادہ ہی جو دلیہ کی شکل رکھتا ہی اسوجہ سے کہ یہ ثفل صفائحی جب ہی پیدا ہوتا ہی کہ اعضاے اصلیہ مختلف طور سے گھل گھل اور اُنکے طبقات اور پرت پرت اُنکے کٹ کٹ کر برآمد ہون - جو ثفل مشابہ سبوس کے ہو وہ صفائحی سے زیادہ خراب ہی اس راہ سے کہ یہ ثفل رگون کے چھلنے اور جرم مثانہ کے چھلنے پر دلالت کرتا ہی - ریگ جو پیشاب مین آتی ہی اور نیچے بیٹھتی ہی اُسکو دلالت پتھری پر ہی کہ جو گردہ خواہ مثانہ مین پڑتی ہی ایسے ہی ریگ کی ایک قسم وہ ہی جسکا رنگ مثل مٹر کے رنگ کے ہوتا ہی اور ایک قسم وہ ہی جسکا رنگ مثل سرخ ہرتال کے ہوتا ہی اور یہ دونون قسم کی ریگ اُسی کی پیشاب مین آتی ہی جسکے گردہ اور مثانہ دونون عضو مین کوئی مرض ہو - اور ایک قسم کی وہ ریگ ہی جسکا رنگ مثل اصلی ریگ کے ہوتا ہی اسکو دلالت سنگ مثانہ کے مرض پر ہی - اور ایک قسم کی ریگ کا رنگ خاکستری ہوتا ہی اور یہ ریگ ایک رطوبت بلغمی سے خواہ ایک قسم سے مدہ کی جو بلغم سے آمیز ہو کر گردہ کی حرارت سے بستہ ہوجاتا ہی اور جیسے کہ پتھرون پر آب گرم سے میل وغیرہ بستہ ہوجاتے ہین خواہ حمام کی دیگ مین پانی کا میل جم جاتا ہی - ریگ کی ایک قسم وہ بھی ہی جسکا رنگ سیاہ ہوتا ہی اور ایسی ریگ کی دلالت اسپر ہی کہ گردہ مین پتھری ہی جو رطوبت بلغمی سے پیدا ہوئی ہی کہ اُسی رطوبت مین درد خون کا بھی ملتا ہی - مدہ جو پیشاب مین نکلتا ہی اور شیشی کی تہ مین بیٹھ جاتا ہی وہ دلالت کرتا ہی کہ بعض آلات مین پیشاب کے قرحہ پڑا ہی جیسے گردہ خواہ پیچ بول اور مثانہ اور قضیب یعنی ڈنڈی اور وہ قرحہ شگافتہ ہوگیا ہی - یا قرحہ اُن اعضا مین پڑا ہی جو آلات بول سے اوپر واقع ہین - فرق درمیان اُس مدہ کے جو آلات بول سے آتا ہی اور اُس مدہ مین جو آلات بول کے اوپر والے اعضا سے

ف [illegible] ریگ پیشاب کی اقسام بیان

[illegible] سے آتا ہو ہمیشہ مدت دراز تک جاری رہتا ہو اور جو کہ بعضا کا فقط ایک دن خواہ دو دن آتا ہو جسما
[illegible] زیادہ [illegible] ایک روز سے [illegible] اگر پیشاب کے ہمراہ چھلکے بدبو برآمد ہون دلالت ہوگی کہ قرحہ مثانہ مین ہو
اور اگر ہمراہ اُس قیح اور پیپ کے جو برآمد ہوتا ہو ثفل تہ نشین چکنا بھی ہو دلیل اسپر ہوگی کہ مثانہ مین ورم گرم بھی ہو جو اب پختہ ہوگیا ہو اور اسکی وجہ
یہ ہو کہ ورم مین جسوقت نضج پیدا ہوتا ہو جو اخلاط نضج پا جاتی ہین بطرف مثانہ کے اُنکی ریزش ہوتی ہو اور پیشاب کے ہمراہ نکل جاتی ہین
لہذا پیشاب مین علامت نضج کی ظاہر ہوتی ہو - بہت مناسب ہو کہ ثفل تہ نشین مین اور اُس ثفل مین جو بلغم سے پیدا ہوتا ہو اور مدہ مین
فرق کیا جائے تاکہ غلطی استدلال مین واقع نہو اور طبیب پر اشتباہ مرض کا نہونے پائے اور فرق سپید مدہ مین اور دونون قسم کے ثفل مین
یہی ہو کہ مدہ بدبو ہوتا ہو - یہ مجملی بیان کافی ہو امراض موجودہ اور آیندہ ہونے والے امراض پر استدلال کرنے کے واسطے اسکو جاننا چاہیے

باب سولھوان براز سے استدلال کا بیان اُن امراض پر جو بدن مین حادث ہوتے ہین

جب ہمنے استدلال بول کا طریقہ مجملاً بیان کر دیا کہ اُس سے کیونکر استدلال کرنا چاہیے اور مختلف حالات بدن پر پیشاب کی دلالت کس طرح
ہوتی ہو نضج وغیرہ سے - اب چاہیے کہ ہم براز کے اوصاف پر بھی نظر کرین اور جس احوال پر اسکو دلالت ہوتی ہو - مین کہتا ہون کہ پاخانہ سے
استدلال کرنا احوال بدن پر عموماً کم مفید ہوتا ہو بہ نسبت اسکے کہ پیشاب سے استدلال کیا جائے - اسلیے کہ پیشاب سے اُن تغیرات کا حال
دریافت ہوتا ہو جو رگون مین اور جگر اور آلات بول مین از قسم امراض کے ہوتے ہین - اور براز کی دلالت اُن امراض پر ہو جو معدہ مین
اور آنتون مین ہون اور قوت ہاضمہ کے ضعیف اور قوی ہونے پر بھی براز سے استدلال کیا جاتا ہو جس احوال پر بدن کے براز سے استدلال
کیا جاتا ہو اُسکے چار طریقہ ہین - ایک تو مقدار براز کی (۲) براہ کیفیت براز کے (۳) وقت برآمد ہونے سے براز کے (۴) جس حال پر وہ خارج
ہوتا ہو - مقدار کی نظر سے استدلال کا طریقہ یہ ہو کہ براز کی مقدار تین قسم پر ہو یا تو بہت سا پاخانہ ہو یا تھوڑا سا ہو یا کہ معتدل کمی اور بیشی
مقدار مین ہو - اور ہر ایک وصف کمی اور بیشی اور میانہ پر بقیاس غذا اُسے شخص کے حکم کیا جاتا ہو مثلاً اگر طعام زیادہ کھایا ہو اور پاخانہ جو
برآمد ہوا وہ بھی زیادہ ہو اسکو دلالت آلات غذا کی قوت پر ہوگی اور اُنھین آلات کے صحیح اور سالم ہونے پر امراض سے زیادہ ہوگی -
اسی طرح سے کھانا کم کھایا اور پاخانہ بھی کم ہوا جب بھی وہی بات ہوگی - لیکن اگر طعام کی مقدار زیادہ ہو اور براز کم ہو اسکو دلالت
قوت دافعہ کے شدید ہونے پر ہو اور قوت غاذیہ یعنے جو قوت بدن کو غذا دیتی ہو اُسکے ضعف پر دلالت ہو اور اُن فضول پر بھی جنکو طبیعت
ہمراہ براز کے دفع کرتی ہو بطبق کیفیت اُس براز کے دلالت ہوتی ہو جو خارج ہوتا ہو اور جو کچھ ہمراہ براز کے نکلتا ہو - کیفیت غذا سے قیاس
یون کرنا چاہیے کہ بعض قسم کی غذا ایسی ہو جسکا ثفل کم برآمد ہوتا ہو اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہو جیسے اخروٹ اور بادام - اور بعض
قسم کی غذا کا فضلہ زیادہ ہوتا ہو جیسے گاجر اور شلغم اور بعض قسم غذا کی وہ ہو کہ جسقدر جزو بدن ہوتی ہو اُسی کے برابر فضلہ براز بھی
اُس سے دفع ہوتا ہو جیسے خبز خشکاری یعنے آٹے کی روٹی اور یکسالہ جانور کا گوشت - اور ان اصناف پر استدلال غذا سے یون ہوتا ہو کہ غذا کے
اقسام ثلثہ کو دیکھین کہ فضلہ اُسمین کتنا ہو اور براز کو ملاحظہ کرین کہ اُسکی کیفیت کمی اور بیشی کی مثل غذا اے مذکور کے ہو یا نہین اور
اعتدال قوام براز پر نظر کرین - براز جو مقدار مین معتدل ہو وہی براز طبیعی ہو اگر بموجب مقدار غذا کے برآمد ہو - اور کیفیت سے براز کے
استدلال کہ بنظر کیفیت کے کس بات پر دلالت کرتا ہو اُسکی تقسیم تین قسمون پر ہو - ایک تو قوام براز کا اور دوسرے رنگ براز کا اور
تیسرے بو براز کی - قوام کی یہ بات ہو یا تو پتلا ہوگا اور گیلا یا خشک ہوگا - گیلا پاخانہ اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ عصارہ غذا کا جگر مین

اچھی طرح سے ہضم نہین ہوا - اور یا یہ بات ہوئی ہو کہ اخلاط جلد کی ریزش معدہ پر ہوئی اور انھین اخلاط نے غذا کو قبل ازانکہ ہضم ہو
اور اسکا انحصار ہو جگر مین نفوذ کرے بطرف خارج کے دفع کر دیا ہو - یا یون ہوا ہو کہ انہضام سے آنتون پر ریزش کی ہو پس براز مین
پہنچ گئی اور اسکو گیلا کر دیا ہو اور یہ باتین براز کی رنگ سے پہچانی جاتی ہین اور ... اگر براز بہرنگ غذا کے ہوگا
تو یہ ہوگی کہ غذا کا نفوذ جگر تک نہین ہوا ہو - اور اگر رنگت براز کی بعض اخلاط جیسا کا ہو ... تو دلالت یہ ہوگی کہ اخلاط ہر قسم
قسم کے دفع ہوئی ہین سیاہ براز جو خشک ہو دلالت کرتا ہو حرارت قوی پر جو شدت ... آگئی ہو اور اسنے براز کی رطوبت کو
سوکھا دیا ہو - یا اسکی بدن کو زیادہ حاجت بطرف غذا کے ہو لہذا جگر عصارہ غذا کو زیادہ جذب کر لیتا ہو کہ بالکل رطوبت جو عصارہ غذا مین
آتی ہو اسکو بھی جذب کرتا ہو - براز کے رنگ سے استدلال یون کرنا چاہیے کہ براز کا رنگ کبھی تو ناری ہوتا ہو اور ایک قسم کا رنگ گہرا
ناری ہوتا ہو اور بعض قسم کے رنگ مین زردی مطلق نہین ہوتی اور بعض کا رنگ زرد اور بعض کا سبز اور بعض قسم کا سیاہ ہوتا ہو یہ جو
ناری کہ گہرا زرد ہو وہی رنگ براز کا طبیعی اور اصلی ہو جو صحت بدن پر دلالت کرتا ہو بشرطیکہ خشکی اور تری مین بھی میانہ ہو - جو ناری
گہرا ہو اسکی دلالت غلبہ صفرا پر ہو اور یہ ہو کہ صفرا کی ریزش آنتون پر ہوئی ہو - اگر ایسا براز اول مرض مین برآمد ہو کثرت مرار پر دلیل
ہوگی جسے مریض کے بدن مین صفرا زیادہ ہو - اور اگر انحطاط مرض کے زمانہ مین ایسا براز برآمد ہو اس سے دریافت ہوگا کہ اب بدن خلط
صفرا سے پاک ہو گیا - جس براز مین زردی مطلق نہو اس سے معلوم ہوگا کہ صفرا بطرف آنتون کے نہین اترتا ہو - اور یا یہ بات ہو کہ صفرا
کسی اور طرف چلا جاتا ہو اور دوسری جگہ پر ریزش کرتا ہو جس طرح یرقان کے مرض مین یہی صورت ہوتی ہو کہ براز مین زردی نہین ہوتی
زرد براز دلالت کرتا ہو کہ صفرا کی مقدار زائد از مقدار مناسب آنتون پر گرتی ہو - سبز پاخانہ مرار زنگاری پر دلالت کرتا ہو اور حرارت
زائدہ پر جو شکم اور آنتون پر غالب آگئی ہو - اور اگر سبزی اسکی گندنے کے رنگ کی ہو اسکی حرارت اور خرابی کم ہوگی - سیاہ براز افراط
مرہ سودا کے دلیل ہو اور اسپر کہ حرارت غریزی فرو ہوگئی ہو - اور یہ قسم براز کی نہایت درجہ خراب ہو اور موت پر دلیل ہوتی ہو - ہان اگر تھوڑی
تھوڑی برآمد ہو اسکی برائی اتنی نہوگی - براز کی بو سے استدلال یون کیا جاتا ہو کہ اگر بدبو ہو عفونت پر دلالت کریگا - براز کے وقت خروج سے
استدلال اس طرح سے ہو کہ اوقات براز کے برآمد ہونے کے مختلف ہوتے ہین اور اسکی صورت یہ ہو کہ جلد جلد بھی آتا ہو اور دیر سے بھی
خارج ہوتا ہو یا اینکہ عادت معین پر آتا ہو - اگر دیر سے پاخانہ آتا ہو اسکی دلالت یا تو ضعف قوت دافعہ پر ہوگی یا اسپر کہ براز آنتون مین
جلد نہین پہونچتا ہو یا ہضم کی دیری پر دلالت ہوگی - اور اگر جلد پاخانہ آتا ہو اسکی دلالت یا تو قوت ماسکہ کے ضعیف ہونے پر ہوگی
اور یا یہ ہوگا کہ کوئی چیز قوت دافعہ پر محرک ہو کر براز کو پیشتر از وقت خارج کرا دیتی ہو - اور یہ چیز یا تو مرار اور صفرا ہو جو ریزش کرتا ہو پس
معدہ مین لذع اور چبھن پیدا کرتا ہو یا کوئی غذا ایسی تیز ہو جیسے مرچ وغیرہ جسکی ایذا معدہ کو پہونچتی ہو - یا معدہ مین چھالے اور پھنسیان
پڑ گئے ہین اور زخم ہو گئے ہین جنمین غذا کی پرپراہٹ سے ایذا پہنچتی ہو اور معدہ مین چبھن پیدا ہوتی ہو لہذا قوت دافعہ کو غیر وقت
حرکت ہی کرنی پڑتی ہو - جو براز اپنے وقت عادت پر برآمد ہو اسکی دلالت صحت مدبرہ بدن کی قوت پر ہوگی جس حالت سے براز برآمد ہوتا ہو
اسکی صورت یہ ہو کہ یا تو براز ہمراہ آواز کے برآمد ہو یا اسکے ہمراہ دہنیت اور لزوجت ہو یا کف اور جھین ملا ہوا برآمد ہو یا سبک اور پھیلا ہوا
جیسا پانی پر تیرتا رہے یا اسکے ساتھ خون بھی برآمد ہو یا اسکے ہمراہ مدہ بھی نکلے - جو براز ہمراہ آواز کے نکلتا ہو اسکی دلالت اسپر ہوتی ہو
کہ براز کی رطوبت مین کسیقدر ریح بھی شامل ہو گئی ہو کہ اسی ریح سے نفخ بھی ہوا ہو - اور دلالت اسپر بھی ہو کہ آنتون مین ترکا ... ہو گیا ہو

[illegible] ہے اور [illegible] آنتون پر غالب آگئی ہے - چکنا پاخانہ اعضاے اصلی کے ذوبان یعنی گھلنے پر دلالت کرتا ہے اگر [illegible] محسوس ہو [illegible] کے اوپر دسم یعنی چکناہٹ سی ہو وہ چربی کے دونون قسم گھلنے پر دلالت کرتا ہے - زبدی براز یعنی جسمین [illegible] اور [illegible] دلالت یا تو حرارت قوی پر ہوتی ہے جس طرح کہ دیگ پر جھین بروقت جوش آنے کے آتا ہے - یا اُسکو دلالت [illegible] ہوتی ہے [illegible] جس طرح دریا مین کف بروقت ہوا چلنے کے اُٹھتا ہوا مشاہدہ کرتے ہین اور بروقت موج اُٹھنے کے اور [illegible] دریا مین کف آتا ہے - براز خفیف جو پانی پر تیرتا ہو اُسکو دلالت ریاح پر ہوتی ہے جو ریاح کہ براز سے ملجاتی ہین جیسے [illegible] یا پاخانہ آتا ہے جس براز کے ہمراہ خون آتا ہے خواہ مدہ اُسکی یہ صورت ہے کہ خون کا آنا دلیل کسی خراج پر ہے یعنی پھوڑا آنتون مین ہے خواہ باریک آنتون مین یا موٹی آنتون مین ہو - اور مدہ آنتون کی قرحہ سے ہوتا ہے - پھر اگر خون یا مدہ قبل براز کے برآمد ہو اُسکو دلالت یہ ہوگی کہ قرحہ موٹی اور بڑی آنتون مین ہے - اور اگر خون یا مدہ براز سے ملا ہوا خارج ہو معلوم ہوا کہ قرحہ درمیانی آنتون مین ہے - اور اگر خون یا مدہ بعد براز کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ قرحہ باریک آنتون مین ہے - اسیقدر مناسب تھا کہ ہم براز کا حال بیان کرین اور براز سے استدلال کرنے کا طریقہ ذکر کرین اور خدا بڑا عالم ہے

باب ستر ھوان اُن قواعد کے بیان مین جنسے کھنکھار اور تھوک کے ذریعے سے احوال مین استدلال کیا جاتا ہے

کھنکھار اور تھوک کی یہ صورت ہے کہ جس مادہ کو طبیعت آلات تنفس کی طرف دفع کرتی ہے ذات الجنب کے مرض مین خواہ ذات الریہ مین اُسمین سے جو چیز نا پختہ اور محض خام ہو اُسکے نام کی اصطلاح بصاق سے ہے اور جو چیز پختہ برآمد ہو اُسکو نفث کہتے ہین - نفث اور بصاق سے استدلال اُن امراض پر جو آلات تنفس مین پیدا ہوتے ہین چار طرح پر مختلف ہوتا ہے (۱) کیفیت راہ سے (۲) مقدار کی نظر سے (۳) وقت خروج سے (۴) اُس وجہ سے کہ خارج ہوتا اور نکلتا ہے کمیت کی راہ سے استدلال یون کرتے ہین کہ نفث کبھی زیادہ برآمد ہوتا ہے اور کبھی تھوڑا سا اور کبھی متوسط درجہ پر اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار کچھ بھی نہین تھوکتا - زیادہ مقدار کا نفث دلالت نضج پر کرتا ہے اور اس بات پر کہ مرض نہایت کو پہونچ گیا - اور اگر نفث تھوڑا سا ہو دلیل اسپر ہوگا کہ طبیعت نے اب نضج مادہ شروع کیا ہے اور مرض اب زمانہ ابتدا سے تجاوز کر گیا اور زمانہ تزید مرض کا آگیا یعنے اب مرض بڑھتا ہے - اور اگر نفث معتدل ہو کمی اور بیشی مین اُسکو دلالت اس بات پر ہوگی کہ طبیعت نے مادہ مرض مین کسیقدر نضج پیدا کیا ہے اور مرض کا زمانہ تزید ہے - اور جب تک مریض کی کھنکھار مین کچھ نہ نکلے اُسکی دلالت اسی پر ہے کہ مرض کی ابھی ابتدا ہے کیفیت سے نفث کے استدلال کا یہ طریقہ ہے کہ نفث کی کیفیت چار قسمون پر تقسیم پاتی ہے (۱) رنگ (۲) قوام (۳) بو (۴) شکل - قوام کی یہ بات ہے یا تو رقیق ہوگا یا گاڑھا - پتلا قوام دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے نضج شروع کیا ہے مگر ابھی فعل نضج کا ضعیف ہے اور غلیظ قوام سے انتہا مین یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلط اور مادہ مرض کوئی گاڑھی چیز ہے اور نضج اسکا دیر مین ہوگا - یا یہ کہ نفث کا قوام معتدل ہو رقت اور غلظ مین ایسے قوام سے معلوم ہوگا کہ اب نضج تمام اور پورا ہوگیا ہے اور عمدہ یہی نضج ہے اور مرض اب انتہا کو پہونچ گیا - رنگ کی یہ بات ہے کہ نفث کی ایک قسم تو زرد ہوتی ہے جسکی زردی گہری ہے اور یہ کثرت صفرا پر اور اُسکی قوت پر دلیل ہوتا ہے - اور ایک نفث ہے جو سپید ہوتا ہے اور یہ مادہ کے بلغمی ہونے پر دلالت کرتا ہے - ایک قسم اُسکی سرخ ہوتی ہے اور یہ نفث مادہ کے دموی ہونے پر دلالت کرتا ہے - ایک نفس گہرا سرخ ہوتا ہے اور اسکو دلالت اسپر ہے کہ مادہ دموی ہے اور حرارت اُسکی قوی ہے - ایک قسم نفث کی سیاہ ہوتی ہے اور اسکو دلالت غلبہ سودا پر ہے اور شدت احتراق پر جو اعضائے تنفس مین ہوگیا ہے - ایک قسم ایک کدورت لیے ہوئے ہوتی ہے اور اسکی دلالت یا تو حرارت پر ہے یا شدت برودت پر

ہوگی [illegible] عفونت پر ہو اور ایک نفث وہ ہی جسمین [illegible] بو نہین ہوتی
اور یہ [illegible] عفونت [illegible] گول گول ٹکڑے برآمد ہوتے [illegible] گلے سے باہر نکلتا ہو [illegible]
اسکو [illegible] پھیپھڑے کی نلی مین فراہم ہوگیا ہو بسبب [illegible] حرارت کے [illegible] اسی
قصبہ [illegible] اور حرارت اور زیادہ قوی ہو جائیگی - بقراط نے کتاب ابیدیمیا مین
ذکر کیا ہو کہ بعض [illegible] اس شخص کے جسکو تپ ہو ذبول پر دلالت کرتا ہو اور یہ بھی بقراط نے لکھا ہو کہ اسنے
بہت سے ایسے مریض دیکھے جنکی [illegible] ٹکڑے تھوکتے تھوکتے آخر کار سل مین مبتلا ہو گئے - ایضاً اسی کتاب مین بقراط نے
کہا ہو کہ جو شخص نفث [illegible] یعنی گول [illegible] تھوکے اور اسکو تپ بھی ہو اور تھوڑی سی دلالت کسی عرض کی اُسکے اختلاط ذہن کی پائی جاتی ہو
اُسکو اختلاط ذہن بیشک ہوگا - بعض قسم کا نفث شکل مین مختلف برآمد ہوتا ہو اور یہ بات دلالت کرتی ہو کہ مادہ رقیق ہو اور جو حرارت
نضج مادہ مین دیتی ہو وہ تھوڑی سی ہو - رقت خروج نفث سے استدلال یون کرنا چاہیے کہ نفث کی ایک قسم اول مرض مین ہوتی ہو
اور یہ مرض کی کوتاہی زمانہ پر دلالت کرتی ہو یعنے تھوڑے دنون رہیگا اور نضج مادہ مین جلد آجائیگا - اور ایک قسم نفث دیر مین بعد زمانہ
ابتدا کے پیدا ہوتی ہو اسکو دلالت ہو کہ مرض مین طول ہوگا - جس جہ سے نفث برآمد ہوتا ہو اُسکی یہ صورت ہو کہ بعض قسم کا نفث بسہولت
اور آسانی برآمد ہوتا ہو بدون کھانسی اُٹھنے کے اور اسکو دلالت اسپر ہو کہ نضج حد کمال کا ہو اور طبیعت قوی ہو - اور بعض قسم کے خروج مین
دشواری ہوتی ہو اور کھانسی بھی اُسکے نکلتے وقت آتی ہو اور اسکو دلالت یہ ہو کہ نضج نہین ہوا اور قوت ضعیف ہو - بہترین اقسام نفث
جسکو زیادہ دلالت مرض کے زائل ہونے پر ہو وہی ہو جو سپید اور پختہ اور بمقدار مین زیادہ اجزا اُسکے متصل نکلنے مین اُسکے آسانی کھانسی
اُسکے نکلنے سے نہ آتی ہو بو اُسمین بالکل نہو اور اول مرض سے برآمد ہوا ہو - اور بدترین اقسام اسکی وہ نفث ہو جو پتلا ہو اور تھوڑا سا
ناپختہ بدبو اور دشواری سے نکلے اور اُسکے نکلتے وقت کھانسی شدت سے آئے اور رنگ اُسکا یا تو سیاہ ہو یا سبز یا خوب زرد یا تیرہ رنگ ہو
اور بو بھی اُسکی بُری ہو کہ یہ سب دلائل مذموم اور خراب ہین جو ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین -

باب اٹھارھوان پسینے سے استدلال کرنا اُن امور پر جو بدن مین پیدا ہوتے ہین

پسینہ سے استدلال کرنا اُن احوال پر جو بدن مین حادث ہوتے ہین چار طرح سے مختلف ہوتا ہو (۱) تو وہ عضو جس سے پسینہ نکلتا ہو
(۲) برابر متواتر پسینہ کا آنا (۳) مقدار پسینہ کی (۴) کیفیت پسینہ کی - جس عضو سے پسینہ آتا ہو اُسکی تو یہی بات ہو کہ جس عضو بدن سے
پسینہ نکلنا شروع ہو معلوم ہوگا کہ مرض اسی عضو مین ہو - اور پیہم متواتر پسینہ کا برآمد ہونا اُسکی یہ صورت ہو کہ اگر پسینہ کا جاری ہونا پیہم اور جلد جلد ہو
بہتر ہوگا اسلیے کہ اسکو دلالت اس امر پر ہو کہ طبیعت فضلہ کے دفع کرنے پر قوی ہو اور اُسکو بدن سے دور کر دینے پر قادر ہو - اور اگر پسینہ کا نکلنا
متشتت ہو میری مراد متشتت سے یہ ہو کہ ایک عضو سے برآمد ہو اور دوسرے سے برآمد نہو - خواہ ایک عضو سے زیادہ اور اچھی طرح سے
برآمد ہو اور دوسرے عضو سے کم کم نکلے - یا ایک وقت اگر پھر بند ہو جائے پھر دوسرے وقت آئے پس ایسا پسینہ خراب اور ردی ہو اسلیے
کہ اسکو دلالت اس امر پر ہو کہ طبیعت مین اسقدر قوت نہین ہو کہ عرق کو پورے طور سے بخوبی دفع کر دے - مقدار سے پسینہ کے استدلال
یون کیا جاتا ہو کہ بعض اوقات پسینہ کی بیشی مین معتدل ہوتا ہو اور یہ مقدار اچھی اور بہتر ہو اور خیر اور صلاح حال پر زیادہ دلالت
کرتا ہو - اور ایک قسم پسینہ کی مقدار معتدل سے زیادہ ہوتا ہو یہانتک کہ اُسکا نکلنا حد اسراف کو پہونچتا ہو اور یہ پسینہ خراب اور ردی ہو اسواسطے کہ

قوت تحلیل کم ہے یا بدن میں ضعف پیدا ہوگیا ہے۔ ایک مقدار پسینہ کی مقدار معتدل سے کم ہے اور اتنی کم ہے کہ جس مادہ نے مرض پیدا کیا ہے اسکے
اخراج پر کافی نہیں ہے ایسا پسینہ دلالت کرتا ہے کہ طبیعت کو کسی طرح کی ایذا پہونچی ہے جو ضعیف ہوکر دفع مادہ پر قادر نہیں ہے کیفیت سے
پسینہ کے استدلال یوں کیا جاتا ہے یہ چھ چیزیں دیکھنے سے ہوتا ہے (۱) حرارت اور برودت پسینہ کی (۲) رنگ پسینہ کا (۳) بو پسینہ کی
(۴) مزہ اسکا (۵) قوام پسینہ کا (۶) استوا یعنے درست قوام ہونا خواہ اختلاف اسمین ہونا۔ گرم اور سرد پسینے سے استدلال اس
طرح پر ہے کہ اگر پسینہ گرمی اور سردی مین معتدل ہو تو پسینہ اچھا ہوگا اور اگر گرمی سردی مین اعتدال سے خارج ہو خرابی تو اسمین ہوگی
مگر کم ہوگی۔ پسینہ کے رنگ سے استدلال اس طرح سے ہے کہ اگر اسکا رنگ سپید ہو اچھا ہے اور اگر اسکا رنگ زرد ہے غلبہ صفرا پر دلالت کریگا
اور جس پسینہ کا رنگ سرخ ہے خون کے غلبہ پر دلیل ہے اور اگر پسینہ کا رنگ تیرہ خواہ سیاہ یا سبز ہے غلبہ سودا پر دلیل ہے پس جسوقت کوئی
خلط ان اخلاط چہارگانہ سے ہو اور پسینہ بھی اسی خلط کے رنگ پر آئے یہ بات بہت اچھی ہے اسلیئے کہ ایسے رنگ کا عرق دلالت کرتا ہے کہ
طبیعت مادہ مرض کو دور کر رہی ہے اور بدن سے اسکو ہٹا رہی ہے۔ اور اگر خلاف اسکے اور رنگ پر آئے خراب اور ردی ہے اسلیئے کہ اسکو دلالت
اس امر پر ہے کہ جس خلط صحیح کے بدن کو حاجت ہے وہی پسینہ کے ذریعہ سے نکلتی ہے۔ بو سے پسینہ کے استدلال اس طور سے ہوتا ہے کہ اگر
کھٹی بو پسینہ کی ہو دلالت کرتی ہے کہ جس خلط نے مرض پیدا کیا ہے وہ بلغم ترش ہے۔ ایک پسینہ تیز بو کا ہوتا ہے ایسے پسینہ سے نفع اور ضرر کا
حکم کرنا اسی طریقہ سے ہے جس طرح اوپر گذرا کہ تیز بو کو دلالت مادہ کی عفونت پر ہے۔ مزہ سے پسینہ کے استدلال اس طرح پر ہے کہ پسینہ کا مزہ
میٹھا ہوتا ہے اور شور نمکین بھی ہوتا ہے اور ترش بھی ہوتا ہے پس مزہ کی راہ سے حکم نفع اور ضرر کا کرنا بھی اسی طرح پر ہے جیسا کہ رنگ اور بو کے
احکام مین گذرا۔ قوام سے پسینہ کے استدلال کی یہ صورت ہے کہ ایک قسم پسینہ کی رقیق اور پتلی ہوتی ہے اسکو دلالت خلط لطیف پر ہے اور غلیظ
پسینہ خلط غلیظ پر دلالت کرتا ہے۔ استوا اور اختلاف کی یہ صورت ہے کہ بعض قسم پسینہ کی پوری جمیع اوصاف محمودہ مذکورہ بالا مین
ہوتی ہے اور ایسا پسینہ محمود اور خوب ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ان کیفیات مین مختلف ہوتی ہے اور وہ خراب ہے واللہ اعلم تمام ہوا ساتوان
مقالہ کتاب کامل الصناعہ طبعیہ کا جو بنام ملکی مشہور ہے

مقالہ آٹھوان کتاب کامل الصناعہ طبیہ کا جو بنام ملکی مشہور ہے

اور اس مقالہ مین بائیس ۲۲ باب ہین۔ کہ انمین استدلال ان ظاہری بیماریون پر کیا جاتا ہے جو حس ظاہری سے محسوس ہوتی ہین اور
انکے اسباب کا بیان بھی اسی مقالہ مین ہوگا (۱) دلالت خاص کی تقسیم (۲) اجناس حمیات یعنے عام اقسام تپون کا بیان اور
انکے اسباب کا (۳) حمی یوم یعنے یک روزہ تپ کا بیان اور اسکے اسباب کا اور اسکے علامات کا (۴) حمیات عفنہ یعنے عفونت سے
اخلاط کے جو تپین پیدا ہوتی ہین انکا اور اقسام اور انکے دورہ کے احوال کا بیان (۵) حمی عفونت کے دلائل اور آثار اور انکے اسباب کا
بیان (۶) مرکب تپون کا بیان اور انکے اسباب اور علامات کا (۷) تپ دق کا بیان اور اسکے اسباب اور علامات کا (۸) اورام کا
بیان اور ورم کے اسباب اور علامات کا (۹) ورم فلغمونی کا بیان اور اسکے اسباب اور علامات کا (۱۰) ورم صفراوی اور اسکے اسباب
اور علامات کا بیان (۱۱) ورم بلغمی اور اسکے اسباب اور علامات کا بیان (۱۲) ورم سوداوی اور اسکے اسباب اور علامات کا بیان
(۱۳) ان بیماریون کا جو سطح ظاہری بدن کے پیدا ہوتی ہین بیان (۱۴) جدری یعنی چیچک کا بیان اور اسکے اسباب اور علامات کا
(۱۵) جذام اور اسکے اسباب اور علامات کا بیان (۱۶) برص یعنے داغ سپید اور بہق یعنے چھاجن اور سیاہ قسم دونون برص اور
بہق کا بیان اور انکی علامات و اسباب کا (۱۷) خشک [illegible] کا بیان اور سوداء الفیل جسکو فیل پا کہتے ہین اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] اور [illegible] جسکو [illegible] کہتے ہین اور [illegible] جسکا نام ابو [illegible] ہے (۱۸) [illegible] ظاہری [illegible] کی کسی خاص
[illegible] اور بعض اعضا مین [illegible] ہوتی ہے [illegible] کا بیان (۱۹) [illegible] [illegible] کا رگونکا
[illegible] کر کاٹنے اور [illegible] کو باندھنے کا بیان اور [illegible] کے کاٹنے کا ذکر ہے (۲۱) [illegible] کا
بیان [illegible] کہتے ہین اور ان سانپون کے کاٹنے کا بیان [illegible] (۲۲) [illegible] جو [illegible] سے [illegible]
[illegible] کرنے کا بیان اور تحلیل [illegible] کا بیان۔

باب تفسیر دلائل خاصہ کی

جب ہمنے دلائل عامہ کی شرح کردی جو علم نبض اور علم بول اور براز اور نفث اور عرق سے مذکور ہوے اب ہم شروع کرتے ہین ہر ایک مرض کے خاص خاص دلائل کے بیان کو۔ اور ہم کہتے ہین کہ پہلے بھی کہہ چکے ہین کہ جتنے دلائل ایسے ہین جو صحت خواہ مرض خواہ تیسری حالت پر جو نہ صحت اور نہ مرض ہے دلالت کرتے ہین انہین سے بعض دلائل ایسے ہین جو کہ گذشتہ حالات سہ گانہ پر دلیل ہوتے ہین اور بعض دلائل موجودہ حالت پر انھین حالات ثلثہ کی دلالت کرتے ہین اور بعض کی دلالت شدنی اور آیندہ کسی حالت پر ہوتی ہے۔ جو دلائل ایسے کہ موجودہ کسی حالت پر انکے دلالت ہوتی ہے انمین سے جن دلائل کی دلالت صحت بدن پر ہے انکے بیان کو جو صحیح تمام ہے ہمنے اس مقام پر لکھدیا جہان پر ہمنے اصناف مزاج طبیعی کو لکھا ہے۔ اور جو دلائل کسی مرض موجود پر دلالت کرتے ہین انکو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور نوان مقالہ جو اس مقالہ کے بعد آتا ہے اسمین بھی انھین دلائل کا ہم ذکر کرینگے۔ اور جو دلائل ایسے ہین کہ انکو صحت اور مرض مین کسی طرح کا دخل نہین ہے انکو وہ شخص خود پہچان سکتا ہے جو دلائل صحت اور مرض کو پورے طور سے پہچان لے کہ ہر ایک بدن مین کون کون دلائل ایسے جسکو صحت اور مرض پر بدن مذکور کے کچھ دلالت نہین ہے۔ اسلیے کہ جو شخص ایسا ہے اسکو اسوقت شناخت ان دونون قسم کے دلائل کی ہو جایگی۔ جو دلائل ایسے ہین کہ ایک راہ سے تو صحت پر دلالت کرتے ہین اور دوسری وجہ سے وہی دلائل مرض پر دلیل ہوتے ہین اور جداگانہ ہر بدن مین انکا ایک جداگانہ حال ہے جس طرح کسی کے بدن مین صرف کہ اسکی آنکھ مین خواہ کان مین خواہ اور کسی عضو مین کوئی ضرر ہو اور تمام افعال باقی اعضاے بدنی کے صحیح ہون۔ جو علامات کہ سلامت افعال پر دلالت کرتے ہین انکو علامات صحت کہتے ہین۔ ناظر کتاب ہذا کو ممکن ہے کہ ان علامات کو جسکی دلالت نہ صحت پر ہے اور نہ مرض پر ان مقامات سے پہچان لے جس جگہ ہم ان علامات کا بیان کرینگے جو آیندہ شدنی احوال بدن پر دلالت کرتے ہین اور یہ بیان اس مقام پر ہوگا جب ہم علامات منذرہ یعنے علامات جو خبر دہی ہونے والے امراض کی کسی بدن مین کرتے ہین جو اسوقت صحیح اور سالم۔ اور اس مقام سے بھی شناخت کر سکتا ہے جہان پر ہم ان علامات کا بیان کرینگے جو خبر دہی سلامتی حال بیماران کا کرتے ہین۔ اور اسکی توضیح یہ ہے کہ جو علامات بدن صحیح مین خبر دہی کسی مرض پیدا ہونے کی آیندہ زمانہ مین کرتے انکی دلالت یہ نہین ہے کہ وہ مرض پورا پورا اسوقت موجود ہو گیا ہے اسلیے کہ مرض اسی کو کہتے ہین جو ضرر فعل بدن مین محسوس ہوا اور جو بدن ایسے ہین کہ انکو اشراف امراض پر ہوا ہے یعنے کچھ آثار اور علامات انمین ایسے پیدا ہوے ہین جس سے مرض کا حدوث نمایان ہونے لگا ہے حالانکہ ابھی وہ بدن اپنے طبیعی حالات پر باقی ہین ہان اتنی بات ضرور ہوئی ہے کہ تھوڑا سا تغیر انمین آگیا ہے وہ تغیر یا تو مقدار مین ہے جیسے اشتہاے طعام مین فرق آگیا ہے کہ بڑھ گئی ہے خواہ کم ہو گئی ہے یا براز کے فضلہ مین کچھ خرابی پڑی ہے کہ مقدار غذا سے کم خواہ زیادہ برآمد

...تا ... کیفیت ... راند کے جیسے تغیر آیا ہے مثلاً اس سے غذا کی بھی خواہ ترش چیز کی طرف ہوئی ہے یا بول اور براز کی کیفیت
ہر بارہ ... کی ... متغیر ہو گئی ہے ۔ یا وقت میں عادات ان کے کچھ فرق آگیا ہے جیسے کہ تا ... غذا وقت عادت سے پہلے
... وقت کے ... ہوتی ہے ... علامات ... کسی مرض کامل پر دلالت نہین کرتے اور نہ صحت کامل پر انکی دلالت ہے ۔ اور
اسی وجہ سے یہ وہی علامات ہین جو صحت پر دلالت کرتے ہین نہ مرض پر ۔ اسی طرح جو علامات کہ سلامت پر اور بعض کو ہلاکت سے بچ جانے پر
دلالت دیتے ہین وہ بھی صحت تامہ پر دلالت نہین کرتے ... کہ مرض موجود پر دلالت کرتے ہین اور باوجودیکہ مرض موجود ہے یہ بھی دلالت
کرتے ہین مگر انکو ... نہین کہہ سکتے کہ وہ علامات مرض پر دلیل ہین اسلیئے کہ انکی دلالت جو لیجاتی ہے وہ یہی دلالت ہے کہ طبیعت کی قوت پر اور مرض کے
مغلوب اور مقہور ہونے پر ہے پس وہ علامات بھی ایسے ہی ہوئین کہ نہ کسی مرض پر اور نہ کسی صحت پر دلالت کرتے ہین ۔ اسی طرح سے کبھی ان علامات کو
جو ناقہین کے بدن مین ہوا ... یعنے جو لوگ مرض سے نجات پا چکے لیکن ... اور ضعف مرض مین گرفتار ہین خواہ مشائخ کے بدن کے
علامات کو بھی کہہ سکتے ہین کہ وہ علامات مرض کے ہین اور نہ صحت کے ۔ اسلیئے کہ یہ بدن جو ناقہ ہین خواہ مشائخ کے بدن دونون غایت کمال پر
نہین ہین اور نہ غایت قوت پر جس طرح صحیح آدمی کے بدن پر ہوتے ہین ۔ اور نہ بالکل آفت رسیدہ ایسے ہین جیسے کہ بیمارون کے بدن ہوتے ہین بلکہ
یہ بدن دونون حال صحت اور مرض مین ناقص ہین بسبب ضعف حرارت غریزی کے جو انمین ہے ۔ پس ہم ان سب علامتون کو بیان کرینگے اُسی
مقام پر جہان ذکر علامات امراض مزمنہ اور کہنہ بیماریون کا کیا جائیگا ۔ اور یہان ہم اُن علامات کو بیان کرتے ہین جو امراض پر دلالت کرتے ہین
اب ہم کہتے ہین کہ بیماریاں جو آدمی کو لاحق ہوتی ہین ۔ ایک قسم کی تو وہ بیماری ہے جو حس ظاہری سے محسوس ہوتی ہے اعضاے بدنی پر اور اسی بیماری پر
استدلال کرنا آسان اور سہل ہے ۔ اور ایک قسم کی وہ بیماری ہے جو حس ظاہری سے مخفی ہے اور اُسکی تحقیق حواس پنجگانہ سے نہین ممکن اور یہ
بیماریان اعضاے باطنی کی ہین اور انپر استدلال دشوار اور مشکل ہے ۔ ہم پہلے اُنھین بیماریون کو بیان کرتے ہین جو بذریعہ حس ظاہری محسوس
ہوتی ہین ۔ اسلیئے کہ یہی طریقہ مناسب ہے متعلم اور سیکھنے والے کو اسواسطے کہ اُسکا ذہن پہلے مرتاض اور خوگرفتہ ہو جائے شناخت سے اسباب اور
علامات کے ایسے امراض کے جو بذریعہ حس کے ظاہر ہوتے ہین اور اُسکی مشاقی سے پھر متعلم کو ایسی طاقت بہم پہونچے کہ جس سے مخفی اور پوشیدہ
امراض کی شناخت کرنے لگے اور ایسے امراض کا علم بھی اُسپر آسان ہو جائے مترجم قدماے اہل علم کا یہی طریقہ ہے کہ ہر فن مین تعلیم مبتدی کی
بدیہیات سے شروع کرتے ہین اور پھر رفتہ رفتہ نظریات اور مشکلات مسائل اور دلائل کی تعلیم کرتے ہین ۔ علوم مین بھی تعلیم ریاضی کی اسی واسطے
مقدم کی گئی ہے اور فلسفہ مین پہلے طبیعات اُسکے بعد الہیات اور منطق کا فن جو آلہ جمیع علوم کا ہے اگرچہ علم ہندسہ پر اُسکو تقدم نہین ہے مگر چونکہ
آلہ ہونے کی نظر سے مقدم جملہ علوم پر ہے لہذا وہ قواعد سہل اور آسان منطق کے جواب ہمارے زمانہ کے ملّاؤن نے تجویز کرکے اُنکی جگہ ایک
حکمت ثمانیہ جسکو مین جہاجہ سے تعبیر کرتا ہون مروج کر دیا ہے اسی وجہ سے ہماری علمی تکمیل اب معدوم ہو گئی ہے ۔ طب مین جو حال مین کتب مروج ہین
وہ بھی ایسے ہی خراب اور بے قاعدہ پڑھائے جاتے ہین جنمین ترتیب تعلیم کا بالکل نام و نشان باقی نہین ہے پس یہ ترتیب جو مصنف نے رکھی ہے
نہایت عمدہ ہے اور قواعد تعلیم کے سراسر مطابق ہے متن جو امراض حس پر ظاہر ہوتے ہین اُنکی ایک قسم تو وہ ہے کہ تمامی بدن مین نمایان اور باطن یعنے
اندرون بدن مین بھی موجود ہو وہ اقسام حمیات کے ہین یعنے تپون کے جملہ اقسام اور ورم کے اقسام ۔ اور بعض اقسام وہ ہین کہ فقط ظاہر
بدن مین ہوتے ہین اندر اُنکا کچھ اثر نہین ہوتا ۔ اور یہ پچھلی قسم کا مرض ایک تو وہ ہے جسکی پیدایش اُن اسباب سے ہوتی ہے جو اندرونی ہین اور
یہ وہ امراض ہین جو سطح ظاہری مین بدن کے لاحق ہوتے ہین ۔ اور کچھ ایسے امراض جنکی پیدایش اسباب ظاہری سے ہوتی ہے اور یہ اسباب ظاہری

ما تو ایسے جسم ہوتے ہین جنمین روح حیوانی نہین ہر مراد یہ ہر کہ وہ اجسام از قسم حیوانات کے ہون جیسے پتھر اور تلوار وغیرہ خواہ وہ اشیا خارجی رہتے حیوانات سے ہون جیسے کہ چیز ان کا ڈنک مارنا یا کاٹ کھانا - اور ہم پہلے حمیات یعنے تپون کا بیان کرتے ہین اور اُنکے اسباب و علامات کو لکھتے ہین اور بعد ذکر حمیات کے پھر باقیماندہ اقسام امراض ظاہری کو بیان کرینگے -

باب دوسرا بیان مین حمیات کے اور تپون کے اصناف اور اسباب اور علامات کا بیان ہر

حمی یعنے تپ ایک مرض ہر جو بدعزاج گرم سے پیدا ہوتی ہر جو تمام بدن کو شامل ہوتا ہر مراد یہ ہر کہ وہ گرمی مزاج کی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہر - اور اسی وجہ سے حکیمون نے یون کی ہر کہ حمی یعنے تپ ایک حرارت ایسی ہر جو مجرائے طبیعی سے خارج ہر اور قلب سے وہ گرمی پیدا ہوکر شریانون کے منجر کے گون مین نفوذ کرتی ہوئی تمامی اعضائے بدن مین پہونچ جاتی ہر اور افعال اعضائے بدنی کو ضرر پہونچاتی ہر - اور یہ بات اچھی یون ہر کہ یہ حد خواہ تعریف حمی کی نفس جوہر اور ذات سے حمی کے ماخوذ ہر اور وہ جوہری) اور ذاتی امر حمی کا یہی حرارت ہر جسکو ہمنے خارج امر طبیعی سے لکھا ہر (اور سوائے اسی حرارت کے ذات حمی کے اور کچھ نہین ہر اور جو کچھ اسکے علاوہ ہر سب تپ کے اعراض سے ہر) پس یہ ہماری تعریف لوازم اور صفات حمی کے ہر نہ اُن عوارض سے جو حمی کو لاحق ہوتے ہین مترجم مطلب مصنف کا یہ ہر کہ حمی کی حد تام یہی ہر جو ہمنے لکھی ہر جسمین جنس اور فصل قریب حمی کی مذکور ہوئی متن جس طرح ایک قوم اطبا نے تعریف حمی کی اعراض بعیدہ سے کی ہر جو حمی کو لاحق ہوتے ہین (پس اُنکی تعریف رسم تام بھی نہوگی بلکہ رسم ناقص ہوگی) چنانچہ بعض اطبائے یون حمی کی تعریف کی ہر کہ حمی کی ایک قسم وہ ہر جسکے ہمراہ لرزہ ہو - اور ایک قسم وہ ہر جسکے ہمراہ نکسیر یعنے نکسیر پھوٹتی ہو - اور ایک قسم کے ہمراہ صداع یعنے دردسر ہوتا ہر حواہ اور اعراض بعیدہ کے ذریعہ سے تپ کی تعریف کی ہر اور تقسیم حمیات کی نفس طبیعت حرارت خارجی کی نظر سے نہین کی ہر - جیسے کہ بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین یہی کہا ہر کہ تقسیم حمیات کی نفس طبیعت حرارت سے کی ہر - چنانچہ بقراط نے کہا ہر کہ بعض قسم تپون کی ایسی ہین جو بدن مین لذع اور چبھن پیدا کرتی ہین اور جنکی گرمی ایذا دہندہ ہر - اور بعض قسم کی تپ ایسی ہوتی ہر جسکی گرمی خوشگوار بدن کو معلوم ہوتی ہر اور یہ دونون فصل ممیز کیفیت حرارت سے ماخوذ ہین مترجم اگرچہ بیان مندرجہ ذیل مین وقت بہ نسبت اصل کتاب کے زیادہ ہوگی اور خصوصاً زمانہ موجودہ کے طلبہ کے واسطے جو بعد فارغ التحصیل ہونے کے بھی ہرگز نہین خیال کرتے کہ حد اور رسم کیا چیز ہر اور کس طرح دونون کو بنانا چاہیے اور کیونکر کسی حد کو تام اور ناقص سمجھین اور رسم کو حد سے کیونکر جدا کرین - تاہم مجھے یہان اسقدر لکھنا ضرور ہر کہ موجودات کی دو ہی قسم ہین اُنکی حدا جزائے جوہر سے تو جواہر ہین یا اعراض - جواہر کے جتنے اقسام ہین اُنکی حدا جزائے جوہر سے اگر ہو اور ایک جزو اسمین جنس قریب اور دوسرا فصل قریب داخل کیا گیا ہو اُسکو حد تام کہینگے - اور اعراض کی حد ظاہر ہر کہ مرکب اعراض سے ہوگے جوہر کیونکر ہوسکتا ہر پس حمی چونکہ ایک عرض ہر یعنی کوئی شے جوہری نہین ہر اسکی تعریف اور حد بھی فصل و جنس سے اگر کرینگے وہ دونون بھی اعراض سے ہونگے محال ہر کہ شے عرضی کی فصل جوہری ہو خواہ جنس جوہری ہو - اب دیکھو بقراط بانی فن نے حمی کی تقسیم جو کی ہر اُسمین حرارت جو عین ذات حمی کی ہر اُسی فصل منقسم لاذع اور طیب اللمس سے جو کی ہر یہ دونون فصل قریب حرارت خارجیہ کے نیز اُسکی کیفیت کے ہین اسلیے حرارت منقولہ کیفیت سے ہر لہذا یہ حد تام حرارت خواہ حمی کی ہر متن پھر بقراط نے اُسی کتاب مین کہا ہر کہ بعض قسم کی تپ پہلے تو لذاع نہین ہوتی یعنی پہلے تو اُسکی گرمی تیز اور ایذادہ نہین ہوتی پھر جب زیادہ ہو جاتی ہر لذاع ہوتی ہر - اور یہ فصل بھی کمیت اور مقدار حرارت سے ماخوذ ہر مترجم یہ براہ غلط کوئی نہ سمجھے کہ حرارت جو مقولہ کیف سے ہر اُسکو بقراط مقولہ کم اور مقدار مین لے گیا ورنہ لازم آئیگا کہ مقولہ کم عام مقولہ کیف سے ہوگا اور امور عامہ الٰہیات مین ثابت ہر

کہ دونون متقابل ہین - لیکہ ... حرارت شدت ظہور اثر اور کمی ظہور اثر ہے - ... گرمی کو زیادہ
اور کم کہتے ہین خواہ گرمی کی ترازو شلاً آلہ مقیاس الحر یعنی تھرمامیٹر ہو جو درجہ بتانے سے حرارت کا ... ہے ... حرارت ...
کم متصل ... سفلی کے آگے ہین جو مساحت خواہ شمار ... سے تعبیر کیجاے بلکہ زیادتی اور کمی اثر حرارت سے ... کا ... مثلاً ...
بڑھتا ہے پس بڑھنا جسم سیماب کا زیادہ گرمی سے ایک اثر ہے ... جسم کے ... ظاہر ہوتا ہے ... سے کم ... حرارت کے
گھٹنے اور بڑھنے کا خیال کرتے مین عامیانہ خیال تو یہی ہے کہ حرارت کی مقدار گھٹے اور ... فلسفی حکیم جانتا ہے کہ حرارت کی ... اسکا ... بدلا
ہوا ہے اس مقام کو غور سے سمجھنا چاہیے ورنہ اس زمانہ کے فلاسفی جو انگریزی دان ہین انکو ایسے ... اغلاط ... ناواقفیت ... اہلی کے
پڑے ہوے ہین متن یا بقراط نے محض نفس کی حرکت سے اسی حرارت غیر طبعی کے بلکہ خارج از طبیعت سے تقسیم حمی کی ہے چنانچہ کہتا ہے ... بعض
قسم کی تپ ایسی ہے جو نہایت تیز ہوتی ہے کہ بدن کو جلاے دیتی ہے - اور بعض قسم کی تپ کا احراق اور جلانا شدت اور وجود سے اسی تپ کے ہوا کرتی
اور بعض قسم کی نفاخ ہوتی ہے جو بدن کو پھولا دیتی - اب یہ جتنے فصول قریبہ بقراط نے تپ کی تقسیم مین لکھے ہین سب کے سب طبیعت سے
حرارت کے ماخوذ ہین اور طبیعت کے امور ذاتی ہین (پس یہ سب بمنزلہ حدود کے ہونگے) ایضاً بقراط نے حمی کی تعریف اعراض قریبہ سے بھی کی ہے
(یعنے خاصہ سے حرارت کے پس وہ رسم تام ہوگی) چنانچہ اسنے کہا ہے کہ بعض تپون مین سرخی بدن کی بدرجہ زائد ہوتی ہے اور بعض مین زردی
زیادہ ہوتی ہے اور بعض مین سبزی اور تیرگی پیدا ہوتی ہے - اور یہ فصول ماخوذ ان اعراض قریبہ سے ہین جو پیدا ہوتے ہین اور اعراض بعیدہ
جیسے ورم اور دردسر خواہ لرزہ (جسکو بعض اطبا نے تپ کی تعریف مین داخل کیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ہے) یہ امور جنکو بقراط نے
بیان کیا نہین ہین - اجناس یعنے تمام قسمین حمی کی تین ہین - ایک وہ تپ ہے جسکی حرارت روح مین پیدا ہوتی ہے اور اسی سے
ابتدا کرکے انتہا اسکی قلب مین ہوتی ہے پس قلب کو گرم کرکے قلب سے شرائین یعنی متحرک رگون مین نفوذ کرتی ہے اور شرائین سے
تمام بدن مین پہونچ جاتی ہے اسی تپ کا نام حمی یوم رکھا گیا ہے جو یک روزہ تپ کہلاتی ہے کہ بیشتر ایک روز اگر پھر نہین آتی ہے اس تپ کے
پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ روح جسوقت گرم ہوئی اور اسنے حرارت غریزی اور اصلی حرارت کو بطرف حرارت نارکے بدل دیا اب یہ
حرارت قلب کو گرم کرکے یہی گرمی قلب سے شرائین اور متحرک رگون مین پہونچیگی تب یہ رگین بھی گرم ہوجائینگی - پھر یہ گرمی شرائین سے
تمام اعضاے بدنی مین پہونچیگی اور ان سب مین منتشر ہوگی اور پھیلیگی - دوسری جنس تپ کی وہ ہے جسکی ابتدا اخلاط سے ہوتی ہے
اور ایک عضو کو بعد دوسری عضو کے گرم کرتے کرتے قلب تک اسکی گرمی پہونچتی ہے اور پھر قلب سے شرائین مین اور شرائین سے تمام
اعضاے بدنی مین پہونچکر منتشر ہوتی ہے - اسی تپ کو حمی عفونت کہتے ہین - تیسری جنس تپ کی وہ ہے جو اعضاے اصلیہ مین پیدا
ہوتی ہے اور انھین اعضا سے شروع ہوتی ہے اور قلب تک اسکی گرمی پہونچکر پھر شرائین مین اور شرائین سے تمام اعضاے بدن مین
جاتی ہے - اسی تپ کا نام تپ دق ہے - یہ تین اجناس حمیات کے ہین یعنے عام قسمین تینون کی ہین جو تپ ہوگی انھین تینون مین سے
کسی کی قسم خاص ہوگی - یہ تین جنسین تپ کی جو ہمنے لکھین انھین مین حصر اسواسطے ہے کہ تپ کا ظہور جب ہوگا ضرور ہے کسی مادہ مین ہوگا
اور بدن کے مادہ موجودہ تین ہی قسم کے ہین ایک تو ارواح دوسرے اخلاط چہارگانہ تیسرے اعضاے اصلیہ پس اگر حرارت
کسی ایک جگہ پہلے پیدا ہوگی (گو وہان سے پھر تمام بدن مین پہونچ جاے) مگر اصطلاح مین طب کے ایک قسم کی تپ پیدا ہوگی جیسا ہمنے
لکھا ہے - جالینوس نے ان تینون جنسون کی چند مثالین مثل کے دی ہین مراد یہ ہے کہ بمثال تپ کی ایسی بیان کی ہے جو ہمیشہ صورت اسی تپ کے

دوسرے مقام پر ہی پس جالینوس نے کہا ہو کہ حمی یوم کی مثال ایسی ہو جیسے کہ ہوا ے گرم کسی مشک مین بھر دیجائے پس اگر وہ مشک کو گرم کردے اور وہ مشک اسی ہوا کی گرمی سے گرم ہوجائے - اسی طرح سے روح اگر گرم ہوگی قلب کو گرم کریگی اور تمام بدن کو بھی گرم کردیگی - حمی عفونت کی تمثیل جالینوس نے یہ دی ہی جیسے کہ پانی گرم کسی برتن مین بھر دیا جائے پس وہ برتن پانی کی گرمی سے گرم ہوجائیگا اسی طرح اگر اخلاط گرم ہوجائینگے انکی گرمی قلب تک پہونچیگی اور قلب سے تمام بدن مین پہونچ جائیگی - اور تپ دق کی مثال یہ دی ہی کہ جیسے کوئی گرم برتن ہو اسمین سرد پانی ڈالا جائے پس اس برتن کی گرمی سے پانی بھی گرم ہوجائیگا - اسی طرح اعضاے اصلیہ اگر گرم ہونگے تو اعضا ے باقی کو گرم کرینگے واللہ اعلم -

باب تیسرا حمی یوم کا بیان اور اسکے اسباب اور علامات کا +

حمی یومی بدن مین چوبیس گھنٹہ ٹھہرتی ہی اور یہ زمانہ ایک شبانہ روز کا ہی اسکے بعد یہ تپ زائل ہوجاتی ہی - اور بیشتر چوبیس گھنٹہ سے پہلے بھی دور ہوجاتی ہی اور اکثر بدن مین چوبیس گھنٹہ سے زیادہ بھی ٹھہرتی ہی کہ اڑتالیس گھنٹہ اور بہتر گھنٹہ تک رہتی ہی - یہ تپ اسباب بادیہ سے یعنے امور خارجی سے پیدا ہوتی ہی - اسباب بادیہ جو حمی یومی پیدا کرتے ہین کئی جنسین ہین - ایک تو وہ جنس ہی کہ جو اشیا خارج سے بدن کے لاحق ہوتے ہین اور وہ اشیا ایسی ہین کہ یا تو فوراً بدن کو گرم کردیتی ہین جیسے دھوپ کی حرارت آگ کی گرمی اور ہوا ے حمام کی گرمی جب آدمی اسمین دیر تک ٹھہرے یا شیا بالقوت بدن کو گرم کردین مراد یہ ہی کہ انکا اثر گرم کردینے کا دیر مین ظاہر ہو بالفعل نہو جیسے اُن پانیون سے نہانا جسمین اثر گرم دوائون کا ہو جیسے قیر یا خواہ رال کا پانی اور گندھک کا پانی جسمین گندھک کا اثر ہو خواہ ایسی چیزین جو مسامات بدن کے کثیف کردین اور انکو بند کردین یا فوراً آب سرد سے نہانا جس سے فضلۂ دخانی بدن کے اندر گھٹ کر بند ہوجاتا ہی - خواہ تکثیف بھی دیر مین پیدا کرین جیسے پھٹکری کے پانی سے نہانا جسکا اثر دیر مین ظاہر ہوتا ہی - یہ بات ضروری نہین ہی کہ ہر ایک بدن مین جب تکثیف مسام کی ہو حمی یومی بھی پیدا ہوجائے - مگر جن بدن سے بخار گرم تحلیل پایا کرتا ہی خواہ گرم خشک بخارات کسی بدن سے تحلیل پاتے ہین وہ بدن اگر ٹھہر جائین اور انکے مسامات بند ہوجائین یہ بخارات تحلیل پانی سے ممنوع ہوجائینگے اور حرارت انمین جمع ہوجائیگی - پھر اگر ایسے بدن مین جو مواد موجود ہین انکو مستعد عفونت کی نہین ہی اسوقت حمی یوم پیدا ہوگی - اور اگر یہ مواد بدنی عفونت پر مستعد ہین حمی عفونت پیدا ہوگی یہی قسم حمی عفونت کی جو اس موجود کی عفونت سے پیدا ہوسکتی ہی - اور جو تپ ایسے بدن مین تکثیف مسامات سے پیدا ہوگی وہ حمی مطبقہ ہوگی مگر ضعیف ہوگی کہ اسمین خطرہ اور اندیشہ بھی ہوگا چنانچہ ہم اسکو اپنے بیان کرینگے - دوسری جنس اسباب بادیہ کی وہ چیزین ہین جو خارج سے اندر بدن کے داخل کیجاتی ہین جیسے گرم غذا خواہ دوا ے گرم تیسری جنس انمین اسباب کی بافراط حرکت کرنا بدن کا جیسے وہ ریاضت جس سے تعب اور ماندگی پیدا ہو خواہ نفس مین تعب پیدا ہو جیسے غضب اور ہم اور غم اور بیداری - چوتھی جنس اسباب بادیہ کی وہ بیماریان ہین جو ظاہری اعضا مین لاحق ہون اسباب بادیہ سے جیسے ورم جو کوے کے سبب اس قرحہ کے پیدا ہو جو قرحہ پانون مین پڑا ہی پس حالت یعنی کوے سے حرارت ایک عضو سے چڑھتے چڑھتے قلب تک پہونچے اور قلب سے شرائین اور شرائین سے تمام اعضاے بدن مین پھیل جائے - جو چیزین ایسی ہین کہ انسے بعد پیدا ہونے تپ کے اسکی حمی یوم ہونے پر استدلال کیا جاتا ہی وہ یہ ہی کہ اس تپ سے پہلے کوئی سبب ایسا جو حمی یوم پیدا کرتا ہی ظاہر ہوا ہو - اور دوسری شناخت یہ ہی کہ بیمار ابتدا ے تپ مین کچھ الم اور ایذا نہ پاتا ہو اور نبض اسکی مستوی یعنے درست ہو اور کبھی نبض مین تھوڑا سا اختلاف بھی ہوتا ہی جو نجوبی ظاہر

نہین ہوتا اور بہت جلد دور ہوجاتا ہی - اور تیسری شناخت یہ ہی کہ اگر مریض کے بدن کو چھوئیں اُسکا بدن گدگدا نرم ہی ہوئی اور گرم معلوم ہو
اور ہاتھ کو چھونے والے کے ایذا دہندہ نہو مشابہ حمام کی گرمی کے - اور چوتھی شناخت یہ ہی کہ بیمار حسبِ مستعمل تپ کے شدتکا ہوتا ہی کسانی
ہوتا ہی زیادہ ایذا اُسکو نہین پہونچتی - اور پانچوین بات یہ ہی کہ پیشاب مین ثقل تہ نشین تمام زمانہ تپ مین ہوتا ہو اور زیادہ بدبو پیشاب مین
نہو - اور جب تپ اُتر جائے پسینے کا ادرار ہو کر اور خوب برآمد ہو کر جو گہرا ہو خواہ بطور رشح کے جو نہ بہے بلکہ رہتا ہو نکلے پس اسی طرح سے
بالکل یہ تپ اُتر جاتی ہی اور کوئی دلیل اور علامت اس تپ کی پھر باقی نہین رہتی جس طرح کہ عفونت کی تپون مین بعد اُتر جانے کے بھی کچھ علامتین
باقی رہجاتی ہین - جو نبض مین خواہ پیشاب مین ہوتی ہین - اور چھٹی علامت یہ ہی کہ مریض بعد اُتر جانے تپ کے اگر حمام مین جائے اُسکو لرزہ
خواہ کسی طرح کی لدغ اور سوزش بدن مین محسوس نہو بلکہ اپنی طبیعی حالت پر رجوع کرے جو حالت صحت کی تھی - انھین دلائل سے استدلال اس
امر پر کیا جاتا ہی کہ یہ تپ حمی یومی بھی یہ علامات تو مطلق اور عام اقسام حمی یومی کے تھے اب رہی شناخت اُسکی کہ حمی یومی کی خاص کونسی
قسم ہی اور کون سبب منجملہ اسباب مذکورہ بالا نے اس تپ کو پیدا کیا ہی اُسکا بیان اب مین کرتا ہون - دھوپ کی تمازت اور ہوائے گرم کی سوزش
سے جو قسم حمی یوم کی پیدا ہوتی ہی اُسکی شناخت یہ ہی کہ دونون آنکھین مریض کی چھونے سے گرم محسوس ہونگی اور سر مین اُسکے التہاب اور
تحرک اور جلد اور چہرہ سوکھا ہوا اور جب اُسکی جلد بدن پر ہاتھ رکھا جائے گرم معلوم ہوگی اور نبض اُسکی صغیر اور متواتر اور سریع ہوگی - جو
حمی یومی استحصاف سے یعنے جلد کے سمٹ جانے اور مسامات کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ مریض کی جلد سمٹی ہوئی
اور متکاثف یعنے مسامات سب بند اور رُکے ہوئے ہوتے ہین اور جسوقت جلد پر ہاتھ رکھا جائے پہلے تو تھوڑی سی گرمی محسوس ہوگی
پھر جب ہاتھ دیر تک رکھا رہے حرارت قوی محسوس ہونے لگتی ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ پہلے تو چونکہ جلد متکاثف تھی حرارت اندرونی بخوبی
ظاہر نہین ہوسکتی تھی پھر جب دیر تک ہاتھ جلد پر رہا وہ مقام جہان ہاتھ دھرا ہی گرم ہوا اور مسامات اُسی مقام کے کھلے اب اندر کی گرمی
ظاہر ہوئی اس طرح سے کہ بخار حرارت اندرونی کا ہاتھ کو لگا - اور دوسری علامت اُسکی یہ ہی کہ دونون آنکھین پھولی ہوئی ہون اور چہرہ بھی
اور تھوڑی سی پھولن اُنمین ہو - نبض اس مریض کی صغیر نہین ہوتی اسلیے کہ قوت اپنے حال پر بدستور موجود ہی اور حرارت غریزی جو اندر
بدن کے ہی اُسکی تحلیل نہین ہوئی ہی ہان تھوڑا سا اختلاف نبض مین پوشیدہ ہوتا ہی پیشاب اس مریض کا یا تو کسیقدر زردی مائل
ہوتا ہی یا سپیدی مائل ہوگا - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ فضول مائی یعنے رقیق اور پتلے فضلات بدن کے جنکے لائق یہ بات ہی کہ بدن سے خارج
ہوجائین جب یہ فضلات بسبب ٹھہرنے اور متکاثف ہوجانے جلد بدن کے محتبس اور پیدا ہوگئے ہین لہذا پیشاب مین مل گئے
اور ملکر ہمراہ پیشاب کے خارج ہوتے ہین اور اُسکے رنگ کو متغیر کردیتے ہین اور پیشاب کی سرخی کو گھٹاتے ہین - اور ایک یہ بھی امر اہم
کہ چونکہ اس تپ کا انجام بطرف حمی عفونت کے ہوا کرتا ہی اگر بدن مین فضول ایسے ہون جو آمادہ بر عفونت ہین لہذا مناسب ہی کہ تفرقہ
کرلیا جائے کہ استحصاف بدن سے جو تپ پیدا ہوتی ہی کسوقت وہ حمی یومی ہوتی ہی اور کیونکر حمی عفونت ضرور جاتی ہی انجام کار مین
اور اسکی شناخت یہی ہی کہ اگر یہ تپ پسینہ کی تری برآمد ہونے سے ٹھہر جائے اور بہت سا پیشاب خارج ہونے سے اور نبض بھی مستوی
یعنے اچھے حالات پر ہو ضرور معلوم ہوگا کہ حمی یومی تھی لیکن اگر تپ دیر تک ٹھہرے اور بدن مین اُسکی حرارت زمانہ دراز تک رہے اور
باوجودیکہ زمانہ طولانی گذر گیا (مثلاً (۲۴) گھنٹہ گذر چکے) اور ابھی تک اپنے زمانہ منتہی کو یہ تپ نہین پہونچی (اور مراد منتہی سے یہان
منتہائے جزئی ہی نہ کلی) اور نہ بدن حرارت سے تپ کے بالکل خالی ہوا - اور نبض مین بھی اختلاف موجود ہو اور پیشاب مین بھی آثار

حمی یوم دھوپ اور ہوا سے

حمی یوم استحصافی

ہضم کے ہون اور بدبو آتی ہو ایسی تپ کا انجام ضرور ہی عفونت کی طرف ہوگا۔ لیکن اگر نوبت ایسے تپ کی طولانی ہو اور بروز اول بڑھکر
اور نہ اتر جائے اور مشابہ بھی مطبقہ کے ہو جو ہر وقت زور شور سے چڑھی رہتی ہو اور نبض بھی مختلف ہو اور پیشاب مین کوئی عفونت مادہ کی ہو
اسکی نسبت طبیب کو بدگمانی کرکے حکم کرنا چاہیے اور خوفناک ہونا چاہیے کہ اسکا انجام بطرف تپ دق کے ہوگا۔ اور اکثر تو اسکا انجام
حمی مطبقہ کی طرف ہوتا ہی (جو خون کے جوش سے پیدا ہوتی ہی) سبب اسکا یہ ہی کہ خلط جو متعفن ہوئی ہی اُسکی تحلیل بذریعہ عرق لینے
پسینہ کے اور بذریعہ انفشاش اور پاشان اور متفرق ہونے کے ہونے پاتی ہی بوجہ استحصاف اور بند ہونے مسامات کے لہذا مناسب ہی
کہ اس تپ کے دور کرنے اور توڑ ڈالنے مین جلدی کیجائے اُسی تدبیر سے جسکو بروقت بیان علاج اسی مرض کے لکھینگے اور قبل از انکہ
خلط مین عفونت آنے پائے اسکا علاج کردیا جائے ورنہ خراب قسم کی تپ پیدا ہو جائیگی۔ جو تپ اُن چیزون کی وجہ سے عارض ہوتی ہی
جو اندر بدن کے اختیاراً داخل کیجاتی ہین از قسم غذا دغیرہ کے بھی وہ تپ ہی جو بدہضمی اور ہیضہ سے پیدا ہوتی ہی۔ اور بعض قسم غذا کی اپنی گرمی کا
بنظر اپنی کیفیت کے پیدا کرتی ہین جیسے گرم غذا اور گرم دوا تخمہ سے جو تپ پیدا ہو اُسکی علامات تو ظاہر ہین کہ ڈکار دخانی آتی ہی جسمین
ناگوار بو بھی ہوتی ہی اور پیاس اور بھڑک اندر بدن کے اُسکے ہمراہ ہوتی ہی بسبب غذا کے فاسد ہونے کے۔ اور جو تپ ایسی خرابی غذا
پیدا ہوتی ہی بیشتر اسکے ہمراہ نرمی طبیعت ہوتی ہی یعنے قبض شکم نہین ہوتا اور اگر ہیضہ محتبس ہو جسکو ہیضہ کہتے ہین اسوقت احتباس
طبیعت بھی ہوتا ہی۔ جو تپ بدہضمی کی اُسکے ہمراہ طبیعت نرم ہو اُسکی خرابی کم ہوتی ہی اور جسکے ہمراہ احتباس طبیعت ہو وہ نہایت صعب اور
دشوار ہوتی ہی بسبب اسکے کہ خراب کیموس اندر بدن کے محتبس اور بند ہو گیا ہی۔ اور جو تپ گرم غذا خواہ دوا کھانے سے پیدا ہو اُسکی علامات
مین سے چہرہ اور آنکھون کا سُرخ ہو جانا ہی اور جب چہرہ خواہ آنکھون کو چھوئین دونون گرم محسوس ہونگی۔ اور اسی طرح جگر بھی گرم
محسوس ہوگا اگر چھوا جائے۔ اور مریض اس تپ کا جگر اور معدہ کے آس پاس ایک تپش اور شعلہ کی سی بھڑک پاتا ہوگا اور منہ اسکا خشک
اور منہ مین تلخی وغیرہ علامات حرارت کی ہونگی۔ اور اسکا سبب یہ ہی کہ حرارت اس تپ کی روح طبیعی سے شروع ہوتی ہی جو معدہ اور جگر مین
ہی کہ حرارت اس تپ کی روح طبیعی سے شروع ہوتی ہی جو معدہ اور جگر مین ہی۔ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ غذا سے گرم پہلے تو معدہ کو گرم کرتی ہی
اسکے بعد پھر جگر کو گرم کرتی ہی اور یہ دونون عضو ایسے ہین کہ معدن غذا کے ہین یعنے غذا انھین مین ٹھہرتی ہی اور تمام بدن کو پہونچتی ہی
اور پیشاب باوجود علامات مذکورہ بالا کے احمر ناصع مثل رشیۂ زعفران کے رنگین ہوتا ہی جو تپ بسبب تعب اور مشقت کے پیدا ہوتی ہی
اُسکا حال یہ ہی کہ اگر تعب شدید ہو جلد خشک ہو جائیگی اور کھرکھری معلوم ہوگی اور جب تک یہ تپ اُتر نہ جائیگی اسی طرح پر جلد بدن کی رہیگی
اور نبض باوجود خشکی جلد کے صغیر ہوگی بسبب تحلیل پا جانے قوت کے شدت سے تعب کے۔ اور اگر تعب تھوڑا سا ہو جب تپ ہوا ہی جلد کی
خشکی تا وقت منتہاے جزی تپ کے رہیگی اُسکے بعد جلد سے ایک بخار تری لیے ہوے برآمد ہوگا جو اخلاط بدن سے تحلیل ہوا کرتا ہی وہ
بخار جلد کو تر کردیگا اور مسامات کو وسیع اور کشادہ کردیگا۔ اور نبض اب عظیم ہوگی اسلیے کہ قوت اسوقت قوی ہو چکی ہی اور حرارت زیادہ
بڑھی ہوئی ہی (اور یہی دونون سبب نبض کے عظیم کرنے والے ہین) اسلیے کہ جو تعب کہ بحد افراط ہو حرارت بدن کو زیادہ کرتا ہی لمس
جلد کا تعب کے وقت اگر چھوا جائے ویسا ہی ہوگا جیسے گرمی سردی اُس ہوا کی ہی جسمین یہ آدمی ریاضت کر رہا ہی پس اگر ہوا گرم چل رہی ہی
جیسے دن خواہ دھوپ کی گرمی ہو لمس جلد کا زیادہ خشک اور گرم ہوگا۔ اور اگر ہوا سرد ہو لمس بھی جلد کا سرد ہوگا اور یبوست بھی اُسمین
کم ہوگی۔ جو تپ حرکات نفسانی سے پیدا ہوتی ہی اُسمین سے ایک وہ تپ ہی جو غضب سے پیدا ہو اُسکی علامات مین سے ایک علامت

یہ ہے کہ دونون آنکھیں پھٹی پھٹی اور چہرہ سرخ اور پھولا ہوا ہوگا اسلیے کہ حرارت بوجہ غصہ اور خشم کے بقوت ظاہر بدن کی طرف نکلتی ہے بغرض
طلب کرنے انتقام کے اُس شی سے جسنے ابتدا کی ہے اور غصہ دلایا ہے- اور نبض عظیم ہوگی اور پیشاب سرخ ہوگا اور بروقت پیشاب آنے کے
مریض کو کچھ لذع اور سوزش معلوم ہوگی بسبب حرارت کے جو پیشاب میں ہے- اور جو حمی یومی ہم اور غم سے پیدا ہو اسمین دونون آنکھیں
اندر کو بیٹھی ہوئی اور چہرہ سوکھا ہوا زرد بسبب داخل ہوجانے حرارت اور روح کے اندر بدن کے اور دونون حرارت اور روح میں انقباض
آجانے کے یعنے سمٹ گئی ہیں اور نبض صغیر ہوگی اور یہ بات بسبب کمی حرارت اور روح کے ہوگی- اور پیشاب اسمین سرخ ہوگا اور بروقت پیشاب
ہونے کے مریض کو حرقت اور سوزش سی معلوم ہوگی- جو حمی یوم بیداری سے پیدا ہوتی ہے اُسکا مریض اس حالت پر ہوگا کہ آنکھیں اُسکی
اندر بیٹھی ہوئی اور آنکھون میں پانی سا بھرا ہوا اور اونگھ خواہ نیند سی آنکھون میں معلوم ہوگی پلکیں دونون بھاری اور بدشواری حرکت پلکون کی ہوگی اور
تمام بدن پھولا ہوا اور ایک زردی مائل اور نبض اُسکی صغیر اور پیشاب سپید ہوگا اور یہ کیفیت بسبب کمی ہضم اول کے غذا میں ہوگی اسلیے کہ
بیداری میں ہضم غذا کا دشوار ہوتا ہے- اور جب غذا ہضم نہوگی خون اور روح نفسانی پیدا نہوگی- اور جب خون پیدا نہوگا اُسوقت رنگ
حائل یعنے سبزی مائل ہوگا اور سپید رنگ پیشاب کا دشواری ہضم غذا کے تابع ہے- جو حمی یومی ورم سے اُس غدود یا نرم گوشت کے پیدا ہوتی ہے
جو حالت یعنے کولے میں ہے خواہ اور اعضا کے ورم سے پیدا ہوتی ہے منجملہ ایسی تپ کی علامات کے یہ ہے کہ چہرہ کی سرخی زیادہ ہوگی اور چہرہ کا
پھولا ہونا بھی بسبب ورم مذکور کے ہوگا- اور حرارت بدن کی لذاع یعنے چبھتی ہوئی نہوگی- اور جب یہ تپ اپنے وقت منتہی کو پہونچیگی بدن سے
زیادہ بخارات گرم اُٹھینگے اور نبض سریع اور عظیم اور متواتر ہوگی- اور پیشاب سپیدی مائل ہوگا- نبض کا عظیم ہونا اور متواتر ہونا بسبب
قوت حرارت کے ہے اور کثرت حرارت کی اسلیے کہ اس مریض کو دو گرم مرض ہیں ایک تو ورم گرم اور دوسرے تپ- سپید پیشاب اسوجہ سے
کہ جو صفرا پیشاب کو رنگین کرتا تھا وہ بطرف اُس ورم کے جا رہا ہے جو گوشت نرم میں پڑا ہے اسلیے کہ ہر ایک ورد کی شان سے یہ ہے کہ لطیف
مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے- یہ بیان ان دلائل کا تھا جنسے استدلال جملہ اقسام حمی یومی پر کیا جاتا ہے اسکو سمجھ لینا چاہیے اور اللہ
بڑا جاننے والا ہے-

باب چوتھا حمیات عفونت کے بیان میں

جو تپ کہ اقسام عفونت سے اخلاط کے پیدا ہوتی ہیں انھیں چار خلطون میں سے کسی ایک کی عفونت سے پیدا ہونگی- اور اسکا
بیان یہ ہے کہ اخلاط جسوقت متعفن ہوجائیں خود بھی گرم ہوجاتی ہیں اور جس عضو میں وہ خلط ہوتی ہے اُسے بھی گرم کردیتی ہے اور جو
عضو اُسکے قریب ہو بوجہ قرب کے وہ بھی گرم ہوجاتا ہے اور اس طرح سے ایک عضو کو بعد دوسری عضو کے گرم کرتا رہیگا بوجہ قرب اور
مجاورت کے تا اینکہ حرارت قلب تک پہونچیگی اور شرائین میں جاکر وہان سے تمام بدن میں پہونچ جائیگی- جس اسباب سے عفونت
پیدا ہوتی ہے اور اخلاط متعفن کردیتے ہیں وہ پانچ اسباب ہیں (۱) کثرت مقدار اخلاط کی (۲) غلیظ ہونا اخلاط کا (۳) لزوجت
یعنے چپچپاہٹ (۴) سدہ جو تعفن سے عارض ہو (۵) عدم تنفس یعنے ہوا کی آمد شد کا بند ہوجانا جو تابع سدہ پڑنے کے ہے
اسلیے کہ خلط میں جب تنفس نہوگا متعفن ہوجائیگی اور رطوبت کے اشیاء جو خارج بدن سے موجود ہیں جب ہوا کا گذر اُن تک نہیں ہوتا
سڑ جاتے ہیں- اقسام حمی عفونت کے بہت سے ہیں- بعض اقسام بسیط ہیں یعنے ایک ہی خلط کی عفونت ہے اور ایک ہی تپ ہے اور بعض
اقسام مرکب ہیں- بسیط اور بھی بنام خالصہ معروف ہیں وہ شمار میں چار ہیں- ایک تو قسم حمی مطبقہ کی اور اسکو سونوخس زبان یونانی میں

کہتے ہین اسکی پیدایش بروقت عفونت خون کے ہوتی ہی اور [illegible]
بیمار کو راحت نہین ملتی ہی۔ دوسری وہ قسم ہی جو خلط صفراوی کی عفونت سے پیدا ہوتی ہی اور اسکا نام غب ہی یہ تپ ایک روز آتی [illegible]
ہونا اس تپ کا اسوجہ سے ہی کہ بدن کو ایکدن راحت ملتی ہی اور ... رہنے کی وجہ یہ ہی کہ خلط صفراوی جلد تر تحلل ہوجاتا ہی۔ تیسری قسم تپ کی
ربع ہی جسکو چوتھیا بخار کہتے ہین اور یہ تپ سوداوی مادہ سے پیدا ہوتی ہی اور دیر تک رہتی ہی اور سلیم زیادہ ہی زیادہ سلیم اسوجہ سے ہی کہ بدن
اسمین دو دن آرام پاتا ہی اور طولانی اسوجہ سے ہی کہ مادہ اسکا خلط سوداوی ہی دیر مین نضج پاتا ہی اور بدشواری متحلل ہوتا ہی۔ چوتھی قسم تپ کی
وہ ہی جو عفونت بلغم سے پیدا ہوتی ہی اور اسکو حمی مواظبہ کہتے ہین اور یہ تپ روزانہ دورہ کرتی ہی یہ تپ دیر تک ٹھہرتی ہی اور [illegible]
زیادہ ہی دیر تک اسکے رہنے کی یہ وجہ ہی کہ مادہ غلیظ ہی اور اسمین لزوجت بھی ہی اسی سبب سے نضج دیر مین پاتا ہی اور نہ جلد متحلل ہوتا ہی۔ اور
اسمین اسلیے زیادہ ہی کہ ہر روز اسکی نوبت ہوتی ہی اور بدن کو راحت کسی دن نہین ملتی ہی یہ چارون جنس حمیات کے بہت سے اصناف کی
طرف منقسم ہوتے ہین۔ حمی دموی جو خون کی عفونت سے پیدا ہوتی ہی اسکے تین اصناف ہین۔ اور اسکی صورت یہ ہی کہ ایک قسم اسکی وہ ہی جو
ابتداے عروض مین شدید اور سخت ہوتی ہی اور پھر ہمیشہ بڑھتے بڑھتے یہانتک کہ آخر مین صعب اور قوی تر ہوجاتی ہی اور اسکا نام
متزائدہ ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ اگر خون اتنا ہو کہ جسقدر متعفن ہو اسکی مقدار زیادہ ہو بہ نسبت اُس مقدار کے جو فانی ہوتی ہی۔ اور ایک قسم
اسکی وہ ہی جو شروع مین تو سخت ہو اور پھر ہمیشہ کم ہوتے ہوتے آخر مین ضعیف ہوجاتی ہی اور اسکو متناقصہ کہتے ہین اور اسکا سبب
یہ ہی کہ جسقدر خون فنا ہوجاتا ہی زیادہ ہو بہ نسبت اُس خون کے جو متعفن ہوتا ہی مترجم تیسری قسم اس تپ کی وہ ہی جو ہمیشہ یکسان رہے
نہ گھٹے اور نہ بڑھے اور اسکا سبب یہی ہی کہ جسقدر خون متعفن ہوتا ہی اُسی قدر فنا ہوتا ہو یہ تپ تا زوال تپ کے حال واحد پر باقی رہتی ہی اور
بیشتر بقول شیخ الرئیس حمیات قانون مین سات روز سے زیادہ نہین رہتی اور اسی زمانہ تک محافظ اپنے اعراض کی رہتی ہی۔ یہان پر
کاتب نے براہ غلط اس قسم کا ذکر متن مین چھوڑ دیا ہی مترجم نے پورا کر دیا متن اور حمیات جو اخلاط سہ گانہ باقیماندہ کی عفونت سے پیدا
ہوتے ہین ہر ایک کی تقسیم دو صنف کی طرف ہوتی ہی۔ ایک وہ صنف جو ہمیشہ روزانہ رہے اور اُسمین فتور نہو یعنے کسی وقت بدن تپ سے
خالی نہ رہے۔ دوسری صنف وہ ہی کہ اُسکے چڑھنے اُترنے کے اوقات اور نوبہ ہون کہ اُنھین اوقات مین چڑھا اُترا کرے جیسا ہمنے بیان
کیا ہی۔ اور اسکا سبب یہ ہی کہ خلط اور مادہ تپ کا اندر رگون کے متعفن ہوا ہی اور ساکن اور متحرک رگ دونون مین وہ خلط متعفن ہوئی ہی اسوقت
حمی دائمی پیدا ہوگی جو کسی وقت نہ اُتریگی۔ اور اگر یہ مادۂ تپ یعنی خلط رگون سے باہر متعفن ہوئی ہی اُس سے حمی مفترہ پیدا ہوتی ہی جسکے دورہ
اور اوقات ہوتے ہین۔ اور یہی وجہ ہی کہ جو تپ خون کی عفونت سے پیدا ہوتی ہی مطبقہ ہوتی ہی یعنے کہری تپ اور ہر وقت بنی رہتی ہی اسلیے کہ
خون متحرک اور ساکن رگون کے اندر ہی اور مطبقہ یہ تپ اسواسطے ہوتی ہی اگر خون کے ایک جزء مین عفونت آجائے تمام خون مین پھیل
جاتی ہی اور حرارت کا اشتعال تمام بدن مین برابر ہوتا ہی اور تپ ہر وقت موجود رہیگی تا اینکہ فنا ہو اور دور ہوجائے یہ خلط جو متعفن ہوئی ہی
خواہ اسمین نضج اور پختگی آجائے خواہ دونون باتین پیدا ہون کہ نضج پاکر گرفتار ہوجائے۔ رہی اور اخلاط کی عفونت سے جو تپ عارض ہوتی ہی
اور وہ بھی دائمی ہوتی ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ جب خلط متحرک اور ساکن رگون کی متعفن ہوگی اُسکا تحلیل پانا خواہ مستفرغ ہونا یعنے نکلنا کسی طرح
ممکن نہوگا نہ پسینہ کی راہ سے اور نہ کسی طریق سے اور چونکہ جرم رگون کی کثیف اور موٹی ہی اور گندہ اور اسی وجہ سے حرارت اور گرمی اُسکے
عفونت کی نوبت اول کے منقضی اور گذر جانے کے تا وقت ابتداے نوبت دوم کے اتنی گرمی باقی رہتی ہی کہ یہ حرارت متصل بحرارت دوم کے ہوکر

ایک ہی طرح کی تپ چڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے اسی طرح دوسری نوبت متصل تیسری کے، اور تیسری متصل چوتھی کے ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر
یہ حالت متحرک اور ساکن رگون کے باہر متعفن ہوتی ہے اور اُسوقت تپ باری سے آتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ خلط جو متعفن ہوئی ہے (مثلاً
صفرا یا بلغم وغیرہ) وہ سب کی سب ایک مقام پر فراہم نہین ہے بلکہ اُسکی مقدار تھوڑی فراہم ہوا کرتی ہے اور اُس جگہ آیا کرتی ہے جہان
عفونت کا مقام پیدا ہوا ہے مترجم اگرچہ آیندہ کے بیانات سے بخوبی واضح ہوگا کہ تپ کے دورے کیونکر ہوتے ہین مگر ہم بھی بنظر فائدہ عام
کے اسی جگہ اِس مطلب کو بیان کردین جو اصل کتاب مین بظاہر چھوٹ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو خلط کسی جگہ متعفن ہوکر تپ پیدا کرتی ہے تپ کا
دورہ اُسی وقت تک رہتا ہے جب تک وہ خلط پسینہ کے ذریعہ سے خواہ کسی اور ذریعہ سے خارج ہو جائے خواہ اُسکی عفونت جاتی رہے
اور جب وہ خلط فنا ہو چکے خواہ اُسکی عفونت جاتی رہے تپ اُتر جائیگی اور پھر چونکہ وہ مقام جہان خلط کو عفونت آئی تھی ابھی اُسی
وصف پر باقی ہے اب رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی خلط اُس مقام مین آتے آتے جب اُسکی مقدار کافی جمع ہوگئی اور متعفن بھی ہوئی پھر
تپ کا دورہ پڑیگا مگر اُس خلط کا فراہم ہونا اُس مرتبہ دوبارہ اُتنے ہی زمانہ مین ہوتا ہے جو فاصلہ درمیان مین دو نوبہ کے ہے تپون کے
دورات سے۔ اور کبھی خون مین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ متحرک اور ساکن رگون سے باہر جو خون ہے اُسمین عفونت آجاتی ہے اُسوقت
حمی مطبقہ (ورمیہ) پیدا ہوتی ہے اور یہ اسوقت ہوتا ہے کہ اگر کسی عضو مین اعضائے بدن سے فراہم مقدار کثیر خون کی ہوئی اور بوجہ
عفونت کے اُسی عضو مین ورم پیدا کرے اور عفونت بھی بسبب سدہ کے جو ورم سے عارض ہوتا ہے اور مراد سدہ سے روکنا درآمد برآمد ہوا کا ہے
اور جب ہوا کی آمد رُکنے سے ورم مین بسبب عفونت کے گرمی آجائیگی اور ورم کی وجہ سے اُس عضو متورم مین گرمی پیدا ہوگی اور یہ
گرمی بسبب قرب اور مجاورت کے اور عضو تک پہونچیگی اور وہان سے دوسری عضو قریب مین تاآنکہ رفتہ رفتہ یہ حرارت اُن متحرک رگون مین
پہونچے جو قلب سے اسی عضو آماسیدہ مین آئی ہین اب یہ حرارت پلٹ کر شرائین سے قلب تک پہونچیگی پھر قلب سے تمام متحرک رگون مین
ہوکر تمام بدن مین منتشر ہوگی اور یہی تپ کے معنی ہین اور جب تپ پیدا ہوئی ہمیشہ لازم رہیگی تاآنکہ ورم مذکور مین نضج نہ آجاوے
اور ورم پختہ ہوکر پھوٹے خواہ کسی اور طرح سے ورم کی آلایش دور ہو جائے۔ یہی سب اسباب جو اوپر مذکور ہوئے ایسے ہین جنکی وجہ سے
بعض اقسام تپ کی مطبقہ ہوئی اور بعض کی دورہ اور نوبت ہوتی ہے۔ اب رہا اختلاف زمانہ دورہ کا تپون مین اُسکی کمی بیشی کے
تین سبب ہین (۱) جلد مجتمع ہونا خلط متعفن کا خواہ دیر مین یکجا ہونا (۲) آسانی سے کسی خلط کا متعفن ہونا اور بدشواری اُسمین
عفونت کا آنا (۳) جلدی سے اُسی خلط کا استفراغ یعنی خارج ہونا خواہ دیر مین خارج ہونا۔ اور اسی وجہ سے بلغم وہی تپ پیدا کرتا ہے
جسکا نوبہ روزانہ ہوا کرتا ہے اسلیے کہ بلغم بہت جلد اُس مقام مین فراہم ہو جاتا ہے جو محل عفونت کا ہے بسبب اسکے کہ مقدار اسکی بدن مین
زیادہ ہے اور بوجہ رطوبت زائد کے جو بلغم مین ہے جلدی بآسانی عفونت کو بھی قبول کرتا ہے۔ اور دیر مین اسکا اخراج اسوجہ سے ہوتا ہے
کہ اسمین لزوجت اور چپک ہے۔ اور مرہ سودا وہ تپ پیدا کرتا ہے جسکی نوبت ایک روز خواہ دو روز ٹھہرتی ہے مراد یہ ہے کہ ایک دن ناغہ
دے کر تپ کا دورہ ہوتا ہے اسلیے کہ مرہ سودا دیر مین فراہم اور یکجا ہوتا ہے بسبب کمی مقدار کے اور عفونت بھی اسمین بدیر آتی ہے اور سودا کی
متعفن ہوتا ہے بسبب اسکے کہ سرد خشک ہے اور اخراج اسکا جلد ہو جاتا ہے اسلیے کہ اسمین لزوجت اور چپکنے کی نہین ہے مترجم یہ سمجھنا
چاہیے کہ امراض سوداوی جلد زائل ہو جاتے ہین بلکہ یہان فقط اُسی مرہ سودا سے بحث ہے جو متعفن ہوکر تپ سوداوی پیدا کرتا ہے
اور مقدار بھی اُسکی کم ہے ہان البتہ اگر دیگر امراض سوداوی کا مادہ مرض کیا جائے اُسکے اوپر یہ حکم جاری نہوگا پس اب اس کلام مین کچھ

خرابی باقی نہ رہے اسکو بغور سمجھنا لازم ہی متن مرۂ صفرا ایسا مادہ ہی جس سے وہ تپ پیدا ہوتی ہی دہ ایک روز آتی ہی اور ایک روز نہین آتی ہی اسلیے کہ یہ خلط متوسط ہی درمیان سودا اور بلغم کے اُن احوال مین جو دونون بلغم اور سودا کے ہمنے ابھی لکھے ہین- اور اسکی تفصیل یہ ہی کہ بلغم سے اسکی مقدار کم ہی اور سودا سے اسکی مقدار بدن مین زیادہ ہی- اور بلغم کی نسبت سے اسمین یبوست زیادہ ہی اور بہ نسبت سودا کے اسمین رطوبت ہی اور دونون خلط سے اپنے جوہر اور اصالت مین لطیف زیادہ ہی (اسی سبب سے خلط صفرا متوسط حالات مین ہی بہ نسبت بلغم اور سودا کے) یہی اسباب جواب ہمنے بیان کیے اسباب اختلاف دورہ اور نوبت کے حمیات کے واسطے در اصل ہین- پھر اسکی تفصیل یہ ہی کہ حمی مواظبہ یعنے بلغمی تپ اکثر اوقات اُسکی نوبت کا زمانہ اٹھارہ گھنٹہ کا ہوتا ہی بسبب غلیظ ہونے بلغم کے اور لزوجت سے اُسی بلغم کے پس وہ بلغم جلد تحلل نہین ہوتا کہ تپ رفیع ہوجائے- اور حمی ربع یعنے چوتھیا بخار اکثر تو یہ ہی کہ چوبیس گھنٹہ تک رہتی ہی اور اسکا سبب یہی ہی کہ خلط سوداوی غلیظ ہی اور خشک ہی پس اُسمین عفونت جلد نہین آتی اور جب عفونت آگئی جلد متحلل بھی نہوگا اور جب اُسمین حرارت نے عفونت سے عمل کیا اور گرم ہوگیا جلدی نہ بجھیگا اور نہ جلد سرد ہوگا مترجم ابھی اوپر گذر چکا ہی کہ خلط سودا کا اخراج جلد ہوجاتا ہی کہ اُسمین لزوجت نہین ہی اور اب بیان کیے چوبیس گھنٹہ ٹھہرنے کی دلیل بظاہر تناقض بیان بالا سے ہی اور کہنا منظور یہ ہی کہ حمی ربع ۲۴ گھنٹہ ٹھہرتی ہی اور اڑتالیس گھنٹہ کے بعد پھر اسکا دورہ ہوتا ہی یعنے اس تپ کا چڑھنا اور چڑھ کر اُتر جانا اور پھر دوبارہ اسکی باری آتی ہی کل بہتر گھنٹہ کا زمانہ صرف ہوتا ہی پس یبوست قوام کی وجہ سے اسکا اجتماع بھی دیر مین ہوتا ہی اور تحلیل خواہ استفراغ وغیرہ سے فنا بھی دیر مین ہوتی ہی لہذا دونون زمانہ تپ کے رہنے کے اور تپ سے خالی رہنے کے طولانی ہوئے متن حمی غب خالصہ اکثر بارہ گھنٹہ چڑھی رہتی ہی اور اسکا سبب لطافت اُسی خلط صفراوی کی ہی جو اس تپ کو پیدا کرتی ہی اور صفرا مین کمی لزوجت بھی سبب اسکا ہی کہ عفونت بھی اُسمین جلد آجاتی ہی اور پسینہ کی راہ سے اخراج بھی اُسکا جلد ہوجاتا ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ ایک دورہ کسی تپ کا انھین چارون قسم کی تپ سے ایسا ہوتا ہی کہ زمانہ نوبت کا چھوٹا ہوتا ہی بہ نسبت ہر ایک زمانہ کے جو اوپر لکھے گئے ہین اور ایک تپ نوبت کا زمانہ طولانی اور زیادہ ہوتا ہی اور اس اختلاف کے تین سبب ہین (۱) طبیعت خلط کی اور اُسکی صورت یہ ہی کہ اگر خلط زیادہ تر غلیظ اور زیادہ بالزوجت ہوگی اور مزاج خلط کا زیادہ سرد ہوگا نوبت بھی تپ کی زیادہ طولانی ہوگی- اور اگر خلط کی مقدار کم ہی اور لطیف زیادہ ہی اور سخونت بھی اُسمین زیادہ ہی اور لزوجت اُسمین کم ہی نوبت بھی اسی وجہ سے تھوڑی دیر تک رہیگی (۲) سبب مقدار قوت مریض کی ہی اور اسکی صورت یہ ہی کہ اگر قوت مریض کی قوی ہو اسقدر کہ خلط اور مادہ مرض کو دفع کردے اور پسینہ کی راہ سے اُسکو خارج کردے نوبت بھی تپ کی تھوڑی دیر تک رہیگی- پھر اگر طبیعت ضعیف ہو نوبت کا زمانہ طولانی ہوگا (۳) سبب ہئیت بدن کا یعنی انداز اور چہرہ مہرہ اُسکی یہ صورت ہی کہ اگر بدن متخلخل اور پولا ہو اور مسامات بدن کے کھلے ہوے ہون نوبت تپ کی اسی وجہ سے تھوڑی دیر تک رہیگی اسلیے کہ خلط کا تحلل ایسے بدن سے بآسانی ہوجاتا ہی اور جلد فنا ہوجائیگی- اور اگر بدن سخت اور کثیف ہو اور مسامات بدن بینا تنگی ہو تپ کی نوبت بھی دیر تک رہیگی اسلیے کہ خلط اور مادہ مرض کی تحلیل جلد نہوسکیگی- اگر اسباب کم ہونے نوبت کے سب کے سب فراہم ہوجائین اُسوقت زمانہ نوبت نہایت ہی کم ہوگا- اور اگر اسباب طول نوبت کے سب یکجا ہون نوبت کا زمانہ بھی زیادہ تر طولانی ہوگا- اور مریض تپ کا یہ حال ہوگا کہ جسوقت سے زمانہ تپ کی نوبت گذر جانے کا آچکا ہی اور نوبت گذر چکی ہو اسوقت سے لیکر تا آنے نوبت آیندہ کے بدن مریض کا پاک اور بالکل تپ سے خالی ہوگا اور آرام اور راحت سے زمانہ درمیانی کو جو دونو نوبتون کے بیچ مین ہوتا ہی بسر کریگا

لیکن اگر زمانہ نوبت کا کم ہوا ہی مریض کا بدن بالکل تپ سے پاک ہوگا تا اینکہ دوسری نوبت پھر نہ آجائے پس دونون نوبت کے بیچ مین
کوئی زمانہ ایسا ہوگا کہ مریض کو تپ کے بعض شدائد سے راحت ملے اور اسی وجہ سے اگرچہ نوبت نوبہ کی ہی مگر مشابہ دائمہ کے ہوگی۔
یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ تپون کے دورہ ہمیشہ اپنے انتظام اور ترتیب پر باقی رہتے اور یکسان ابتدا اور انتہا اور دیگر حالات مین رہتے ہین
جب تک خلط متعفن یعنے مادہ مرض مین کسی قسم کا تغیر اپنی حالت سے نہ آجائے اور جب تک کوئی اور خلط، خلاط چہارگانہ سے
اُسمین نہ ملجائے اور جب تک کہ تدبیر غذاے وغیرہ مین مریض سے کوئی خطا واقع نہو مترجم اگرچہ بظاہر مراد اس کلام کی عام تغیر
نظام کا انکار ہی یعنے تپ کے دورات مین کسی طرح کی بےنظمی کمی اور بیشی کی نہین ہوتی ہی جب تک خلط متعفن اپنے حال پر باقی ہی
اور تدبیر غذاے مین خطا نہین واقع ہوئی اور تدبیر علاجی کا ذکر اسواسطے نہین کیا ہی کہ اس مقام پر فقط بیان شناخت امرض کا
ہو علاوہ تدبیر علاجی کے ہی نفس اخلاط وغیرہ کے تغیر سے پہچانی جائے۔ اور صواب یا خطاے علاجی کی وجہ سے جو کمی بیشی تپ
وغیرہ مین وہ تغیر ان علامات سے خارج ہی چنانچہ دوسرے فقرہ مین اب تغیر خلط کو دیکھو کہ کس طرح سے بیان کرتا ہی متن اور
جسوقت خلط متعفن اپنی حالت سے بدل جائے یعنے جو صورت عفونت سو تپ پیدا کرنے مین ہوئی تھی اُس حالت اور صورت سے
متغیر ہوجائے جیسے خون جسکی وجہ سے تپ پیدا ہوئی تھی اگر وہ سوختہ اور محترق ہوجائے خواہ اُسمین زیادہ عفونت آجائے
پس جسقدر اجزا اسی خون مین لطیف ہونگے بطرف صفرا کے بدل جائینگے اور جسقدر اجزا اسمین غلیظ ہونگے بطرف سودا کے
اُسکا استحالہ ہوگا۔ یا اینکہ خلط متعفن جو مادہ کسی تپ کا ہی اُسمین کوئی اور خلط متعفن آمیختہ ہوکر اُسکو اپنی حالت موجودہ عفونت سے
بدل دے۔ یا یہ ہو کہ ایک دوسری خلط دوسرے مقام پر بدن کے علاوہ خلط متعفن اول کے باعفونت ہوئے۔ یہ تغیر تپ مین
وہی اثر کریگا جو مقتضی اسکے طبیعت کا ہی (مثلاً دو خلطون کی آمیزش سے ترکیب اور دو قسم کی تپ کا ہونا اور استحالہ یعنے خلط کے
بدل جانے سے دوسری قسم خلط کی تپ کا پیدا ہونا واقع ہوگا۔ اور انتظام دورہ ہاے حمیات کا خراب ہوجائیگا کہ یا تو وہ تپ
قبل اپنے وقت کے آجائیگی یا دورات کی اور قسم پیدا ہوگی مثلاً صفراوی تپ کا دورہ سوداوی سے بدل جائیگا۔ یا علاوہ دورہ سابق کے
ایک نیا دورہ دوسرا پیدا ہوگا اگر دوسری خلط جداگانہ متعفن ہوئی ہی۔ اور ان سب صورتون مین دورے کی کمی بیشی اُسی مقدار سے
ہوگی جسقدر تغیر اخلاط مین ہوا ہی اور جو مقدار اخلاط کے پیدا ہونے کی ہوگی۔ یہ سب بیان حمیات عفنہ بسیطہ کا تھا اور اُنکے
اسباب اور علامات کا اور جو اسباب اختلاف نوبہ اور دورہ کے ان تپون کے واسطے ہین اُنکو معلوم کرنا چاہیے

باب پانچوان دلائل حمیات عفونت اور اُسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو علامات عفونت کے تپون پر دلالت کرتے ہین اُنمین سے کچھ تو اُنکی جنس یعنے قسم عام پر دلالت کرتے ہین جنس یعنی عام
دلائل اور علامات حمی عفونت کے یہ ہین جنکو اب ہم بیان کرتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ وہ علامات جنکو عام طور پر دلالت ایسی ہی
کہ جب وہ پائے جائین ضرور معلوم ہوجائے کہ تپ عفونت سے پیدا ہوئی ہی ایسے عام دلائل کے بعض اقسام بنظر وقت نوبت سے
دیکھے جاتے ہین۔ اور وہ اس طرح پر ہی کہ ہر ایک حمی عفونت کی ابتدا بضعف ہوتی ہی یعنے شروع نوبت مین تپ کا زور نہین ہوتا پھر
اُسمین شدت اور صعوبت آجاتی ہی اور جب یہ تپ اُترجاتی ہی بدن مین اُسکا کسیقدر حرارت سے بقیہ ضرور رہجاتا ہی اور بالکل
بدن سے حرارت دور نہین ہوجاتی ہی مترجم ابھی اوپر کے باب مین گذرا ہی کہ اگر اسباب طول نوبت کے فراہم ہون بعد رہا کرنے

تپ کے تا نوبت دوم بدن مریض کا پاک اور خالی تپ سے ہوجائیگا اور یہان عام علامت یہ لکھی ہو کہ حرارت کا بقیہ کچھ نہ کچھ ضرور رہیگا
اِن دونون قول مین تناقض نہین ہو اسلیے کہ تپ سے بالکل خالی ہونا جو اوپر لکھا ہو اُسکے اور معنی ہین اور حرارت یعنے گرمی سے بدن کا
بالکل خالی ہونا اُسکے اور معنی ہین۔ حمی کا اوپر بیان ہوچکا ہو کہ حرارت اسکی اصل اور جوہر ہو اور دیگر امور اعراض لاحقہ سے ہین تپ کے
پس ملمس بدن کی گرمی جو علاوہ حرارت خلط کے ہو یہ بھی ایک عرض ہو منجملہ اعراض تپ کے۔ اور جس طرح آگ سے مکان کو خواہ
پانی وغیرہ کو گرم کردین اور پھر آگ کو بجھا دین بعد فنا ہونے جوہر آتشی کے حرارت پانی خواہ مکان کی باقی رہتی ہو اسی طرح ممکن ہو کہ
جوہر تپ کا بالکل فنا ہوجائے اور جو حرارت اور گرمی اُسکی ملمس مین آئی ہو کسیقدر تا دورہ دوم باقی رہ جائے پس اب دونون کلام
تناقض پیدا نہوا مترجم ہیچمدان کی سمجھ مین اسیقدر اسکی تاویل آئی تھی جو بیان کردی ہو واللہ اعلم متن بعض دلائل خاص جوہر
حرارت سے ماخوذ ہین یعنے تپ کی حرارت ظاہری سے اور اُنکا بیان یہ ہو کہ عفونت کی تپون مین حرارت لذاع اور چبھتی ہوئی
ہوتی ہو جو بدن کو ناگوار معلوم ہوتی ہو اور جلائے دیتی ہو اور اسکی جلن ایسی ہوتی ہو جیسے آگ کے شعلہ کی جلن ہو۔ اور بعض قسم کے
دلائل اُن چیزون سے لیے جاتے ہین جو حمی عفونت کے تابع ہوتے ہین اور وہ یہ چیزین ہین کہ حمی عفونت کے تابع لرزہ اور پھریری ابتداے
نوبت مین اور کھلا ہوا اختلاف نبض مین اور پیشاب مین نضج ہونا اور نضج ہونے سے یہ مراد ہو کہ پیشاب مین قرار تہ نشین سپید اور
چکنا ابتدا مین نہین ہوتا ہو۔ جب یہ سب علامتین جس کسی تپ مین پائی جاوین حکم کردینا چاہیے کہ یہ تپ عفونت کی ہو کسی خلط کی
عفونت سے کیون نہو۔ اب رہا استدلال خاص خاص اقسام پر تپون کے منجملہ چارون قسم حمیات کے یعنی دموی اور صفراوی اور
بلغمی اور سوداوی پر اسکی یہ صورت ہو کہ جو تپ دورہ سے آتی ہو اُسمین سے حمی غب یعنی صفراوی تپ جو ایک روز ناغہ دے کر آتی ہے
اُسپر استدلال یا تو امور طبیعیہ سے کیا جاتا ہو یا اُن امور سے استدلال کیا جاتا ہو جو طبیعی نہین ہو یا اُن امور سے استدلال کرتے ہین
جو خارج طبیعت سے ہو۔ اشیاے طبیعی سے استدلال یون کیا جاتا ہو کہ بیمار کا مزاج اصلی گرم خشک ہو کہ اُسکے مزاج مین غلبہ صفرا کا ہو
اور سن اُسکا جوانی کا سن ہو اور وقت یا فصل موجود ہو منجملہ اوقات سالانہ کے تابستان یعنی گرمی کے دن ہون۔ اور ہوا گرم خشک ہو
جو امور طبیعی نہین ہین اُنسے استدلال اقسام تپ پر اس طرح کیا جاتا ہو کہ تپ کے آنے سے پہلے بیمار نے طعام اور شراب گرم خشک کا استعمال
کیا ہو خواہ اُسکو ہم یعنے ملال اور بیداری یا تعب شدید عارض ہوا تھا خواہ زمانہ طویل تک فاقہ سے رہا خواہ لوہاری پیشہ ہو خواہ چولھے
اور بھٹی وغیرہ مین آگ جلانے کا پیشہ کرتا ہو کہ یہ سب چیزین ایسی ہین جو بدن مین گرمی اور خشکی پیدا کرتی ہین اور خلط صفراوی بھی
ایسے پیدا ہوتی ہو۔ طبیعت سے خارج جو امور ایسے ہین کہ اُنسے قسم تپ کے استدلال کیا جاتا ہو اُنکی صورت یہ ہو کہ تپ کے ہمراہ
لرزہ بھی ہو شدید اور شدید لرزہ کے ہمراہ تپ مین لذع یعنی سوزش ہو خواہ نخس یعنی چبھن ایسی ہو جیسے سوئی کی نوک جابجا بدن مین
چبھتی ہو اور یہ کیفیت بسبب حدت اور تیزی صفرا کے پیدا ہوتی ہو۔ اور حرارت کا یہ حال ہوتا ہو کہ اگر مریض کے بدن کو بروقت تپ کی
موجودگی کے چھوئین حرارت قوی اور لذاع یعنے جلاتی ہوئی معلوم ہوگی۔ اور یہ بھی علامت صفراوی تپ کی ہو کہ نبض ابتدا اور شروع
نوبت مین تپ کے متفاوت اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہو مگر یہ کیفیت نبض کی دیر تک نہین ٹھہرتی ہو کہ فوراً عظیم اور قوی اور مختلف
ہوجاتی ہو۔ قوت نبض کی اسوجہ سے کہ مادہ صفرا لطیف ہو اور سبک بھی ہو قوت پر اُسکا بوجھ زیادہ نہین پڑتا ہو اور نہ قوت کو ساقط
کردیتی ہو عظیم ہونا نبض کا بسبب احتیاج تبرید شدید کے ہو کہ حرارت بے اندازہ صفرا کی بجھائی جائے ترویح زائد ہو ہوکر۔ اختلاف

نبض کا سبب یہ ہی کہ اختلاف نبض تو جملہ اقسام حمیات عفونت سے مخصوص ہی مگر جو اختلاف حمی صفراوی مین ہوتا ہی وہ زیادہ نہین
ہوتا ہی اسلیے کہ جس خلط نے اس تپ کو پیدا کیا ہی لطیف ہی اور سبک بھی ہی کہ قوت پر تنگی اور گرانی پیدا نہین کرتی ہی۔ اور یہ بھی علامت
صفراوی تپ کی ہی کہ پیشاب اس تپ مین سرخ زردی لیے ہوے مثل آگ کی رنگ کے ہوتا ہی اور بدبو بھی اُسمین ہوتی ہی۔ اور
تپ کے ہمراہ پیاس بھی بشدت ہوتی ہی اور کرب اور غثیان یعنی متلی اور قی صفراوی زرد رنگ کی اور پسینہ بہت سا بسبب لطافت
خلط کے برآمد ہوتا ہی۔ اور کبھی طبیعت زرد صفرا کو بطرف براز کے بھی دفع کردیگی۔ جب یہ سب علامتین پائی جائین خواہ اکثر چیزین
انھین سے ہون اُس تپ پر حمی غب کا حکم کردینا چاہیے۔ خصوصاً اگر ہمراہ ان علامات کے یہ بھی ایک علامت ہو کہ اس سال ایسی ہی
فصل مین اس تپ کی بیماری مین بہت سے آدمی مبتلا ہو رہے ہون۔ حمی ربع یعنے جو تھیا بخار اُسپر استدلال یون کیا جاتا ہی کہ امور
طبیعیہ سے اور جو امور کہ طبیعی نہین ہین اور نیز جو امور کہ طبیعت سے خارج ہین ہر ایک سے استدلال کیا جاتا ہی۔ اشیا طبیعی جیسے یہ کہ
مزاج بیمار کا سرد خشک ہو۔ اور جو اشیا طبیعی نہین ہین جیسے مریض نے قبل تپ آنے کے غذا ایسی کھائی ہی جس سے خلط سوداوی
پیدا ہوتی ہی جیسے مسور اور کرنب اور قنبیط یعنے ایک قسم کا کرم کلا اور پہاڑی بکرون کا گوشت۔ جو اشیا خارج طبیعت سے ہین انھین سے
بعض ایسی چیزین ہین جو تپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہو چکی ہون مثلاً حمی ربع سے پہلے حمیات مختلفہ ہو چکے ہین اسی مریض کو
اور طحال مین سختی آچکی ہی۔ اور بعض امور ایسے ہین جو ہر وقت اسی تپ کے موجود بھی ہون یعنے جب یہ نوبت کرتی ہی خواہ شروع تپ کے
وقت جیسے کہ لرزہ کے ہمراہ گرانی بدن کی اور ہاتھ پانوُن کا ٹوٹنا اور تمام بدن مین زیادہ سردی کا پیدا ہونا اور نبض کا بطی یعنی سست
ہونا اور متفاوت ہونا اور اختلاف کا نبض مین زیادہ ہونا۔ خواہ زمانہ صعود اور شدت دورہ کے وقت وہ اشیا موجود ہون جیسے
حرارت کا زیادہ تیز نہونا اور نہ حرارت کا لذاع ہونا جو ہاتھ سے چھونے والے کو ایذا دے جیسے تپ کی حرارت کی تیزی اور ہیجان ہو
اور نبض کا بہت جلد حرکت کرنا اور اُسمین تواتر کا بہ نسبت زمانہ ابتدائی تپ کے زیادہ ہونا۔ لیکن اگر یہی نبض حمی ربع کی زمانہ اشتداد کی
بطرف نبض حمی غب کے نسبت دیجائے صغیر اور متفاوت ہوگی اور پیاس مین کمی ہوگی اور پیشاب مین بدبو نہوگی اور ناپختہ بھی ہوگا
یا وہ علامات بروقت انحطاط اور کمی تپ ربع کے موجود ہون جیسے حرارت کا بہ نسبت حمی غب کے کمتر ہونا۔ یا بروقت اُتر جانے حمی ربع کے
وہ امور خارج از طبیعت ہون جیسے نبض کا بطی یعنے سست اور متفاوت اور مختلف ہونا اور پیشاب کا برنگ مختلف برآمد ہونا کہ پختہ نہو اور بدبو ہو
جب یہ دلائل سب کے سب خواہ اکثر پائے جائین ہمراہ تپ کے جانا جائیگا انھین دلائل سے کہ حمی ربع خالص ہی۔ اور اگر ہمراہ دلائل مذکورہ بالا کے یہ
یہ بھی ہو کہ اُس فصل مین بہت سے آدمی چوتھیا بخار مین گرفتار ہون یہ بات اور بھی زیادہ موکد ہوگی کہ یہ بخار وہی چوتھیا ہی۔ جو دلائل حمی مواظبہ
یعنے بلغمی تپ پر جو ہر وقت چڑھی رہے دلالت کرتے ہین وہ بھی انھین تین قسم سے ماخوذ ہوتے ہین یعنے اشیاء طبیعی اور وہ اشیا جو غیر طبیعی ہون
اور وہ امور جو خارج طبیعت سے ہون۔ امور طبیعی جیسے کہ مزاج مریض کا سرد و تر ہو اور بلغم کا اُسپر غلبہ ہو۔ اور سن یا لڑکپن خواہ مشائخ کا
سن ہو لڑکون کو خواہش طعام کی بافراط ہوتی ہی اور حرص و آز اُنمین زیادہ ہی اور بے اندازہ کھا جاتے ہین لہذا رطوبت اُنکے بدن مین زیادہ
پیدا ہوتی ہی۔ اور مشائخ یعنے بوڑھے چونکہ اُنکے بدن مین بلغم کی کثرت ہوتی ہی لہذا رطوبت کا غلبہ ہوتا ہی۔ خواہ وقت موجود اور فصل حاضر
جاڑون کا زمانہ ہو اور ہوا جو چل رہی ہو اُسکا مزاج سرد تر ہو اور بلد یعنے بستی اور شہر بھی سرد تر مزاج کا ہو۔ جو امور کہ طبیعی نہین ہین اُنسے
دلالت بلغمی تپ پر جیسے کہ مریض اپنے زمانہ صحت مین زیادہ حریص اور زیادہ خوراکی اور پیٹو ہو اور آب و طعام زیادہ کھاتا پیتا ہو اور زمین کھانی

اور آرام کا زیادہ خوگر ہو اور اکثر بد کھانا کھانے کے زیادہ ہو - ہو خارج طبیعت سے ہین جیسے کہ بیمار اپنے معدہ کے منھ مین درد کا احساس
کرتا ہو اور زبان پر رطوبت اُسکی رہتی ہو اور دونون کنپٹیون مین پھیلاین ہو اور رنگ اُسکا مائل بسبزی کل ہو اور پیاس اُسے کم لگتی ہو
اور تپ مین پھریری اور سردی اطراف یعنے کنارہ بدن کے اعضا مین زیادہ - اور تھوڑے سے فصلہ برازکے واسطے دیر تک پاخانہ مین
ٹھہرے - اگر بدن کو بروقت تپ چڑھنے کے مس کرین پہلے تو گرمی بدن کی ظاہر نہو مگر بعد اسکے کہ وہ مقام جسپر ہاتھ رکھا ہو گرم ہو جائے
اور مسامات کشادہ ہو جائین اور خلط بلغمی بوجہ حرارت لمس کے یعنے چھونے والے کے ہاتھ کی گرمی سے رقیق ہو جائے اور اُسمین لطافت
آجائے اور گرمی کی آنچ سے بلند ہونے لگے اور اُس گرمی کے ہمراہ تری بھی محسوس ہو بسبب بلغم کے اور رطوبت کے ہمراہ حدت اور تیزی بھی
اور یہ تیزی بسبب عفونت کے ہوتی ہو پس اکثر تو اس تپ مین پسینہ برآمد نہین ہوتا اور کبھی تھوڑا سا پسینہ بھی نکلتا ہو - نوبت اس تپ کی
طولانی ہوتی ہو تا اینکہ پہلی نوبت کی گرمی اپنے مابعد کی ابتدائی نوبت دوم تک باقی رہتی ہو - اور نبض زیادہ تر صغیر بہ نسبت نبض صاحبان
ربع یعنے چوتھے بخار کے ہوتی ہو اور تواتر اسکا شدید ہوتا ہو صغیر ہونے کا سبب یہ ہو کہ خلط بلغم قوت کو ضعیف کر دیتی ہو بسبب اپنی برودت کے
اور قوت کی تحلیل کر دیتی ہو اور اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے بلغم قوت پر تنگی پیدا کرتا ہو اور اسی وجہ سے نبض مین اختلاف زیادہ آجاتا ہو
متواتر ہونا نبض کا اسواسطے ہو کہ ترویح کثیر کی جو حاجت مقتضی نبض کے عظیم ہونے کی ہو اُسکے قائم مقام تواتر نبض کا ہو جائے پیشاب کا
یہ حال ہو کہ ایک مرتبہ تپلا اور سپید ہوتا ہو اور ایک مرتبہ گاڑھا باکدورت اور سرخ ہوتا ہو - رقیق اور سپید ہونے کی وجہ یہ ہو کہ جو سدہ خلط بلغمی کی
غلاظت سے عارض ہوا ہو آلات بول مین اُسکی وجہ سے تپلا پیشاب خارج ہوتا ہو اور سپیدی بوجہ برودت بلغم کے ہو اور جب گاڑھا اور
سرخ پیشاب آتا ہو اُسکی وجہ یہ ہو کہ طبیعت نے شاید کسی وقت اُس سدہ کو کھول دیا اور یہ رطوبت غلیظ بلغمی براہ پیشاب خارج ہوئی جسنے
سدہ ڈالا تھا اور سرخ ہونا پیشاب کا اسواسطے ہو کہ خلط بلغمی جب دیر تک اندر بدن کے ٹھہرتی ہو متعفن ہو جاتی ہو اور گاڑھی ہو کے سرخی
پیدا کرتی ہو مترجم اس مقام پر خلط بلغمی کی سرخی کا بیان مطلوب تھا مگر مصنف نے اُسکی عفونت اور غلاظت کو بیان کیا اور سے میںنے
سرخی کو اسواسطے بڑھایا کہ حرارت غریزی ہو یا حرارت غریبی دونون کے طبخ سے بلغم جو کچا خون ہو سرخی پکڑتا ہو فرق یہی ہو کہ حرارت غریزی سے
رنگ اسکا سرخ ہو کر بطرف خون کے مستحیل ہونا یہ ایک اچھی بات ہو اور مفید امر ہو اور حرارت غریبی سے اسکا سرخ یا زرد خواہ سبز ہونا یہ امر
غیر طبیعی ہو جس سے امراض پیدا ہوتے ہین بہرحال سرخی پیشاب کی اسی بلغم کی عفونت اور حرارت سے پیدا ہوتی ہو متن جسوقت یہ سب
دلائل ظاہر ہون کسی تپ مین خواہ اکثر ان امور کے پیدا ہون ضرور یہ تپ حمی مواظبہ خالصہ ہوگی خصوصاً اگر بلغمی تپ کی اس فصل مین
جا بجا شکایت ہو اور گویا عالمگیر ہو رہی ہو اسی فصل مین سالانہ فصول سے - مگر یہ بات بھی جاننے کے قابل ہو کہ اگر یہ تپ بلغم زجاجی کی عفونت سے
پیدا ہوئی ہوگی یعنے جس بلغم کا رنگ خواہ قوام مثل آبگینہ کے داختہ کے ہو ابتدا مین اسکے لرزہ کم پیدا ہوگا - اور اگر بلغم شور کی عفونت سے
یہ تپ پیدا ہوگی ابتدا مین پھریری پیدا ہوگی اور اگر بلغم ترش کی عفونت سے تپ پیدا ہوگی ابتدا مین برد یعنی بدن مین سردی پیدا ہوگی
اور اگر بلغم شیرین کی عفونت سے تپ ہوگی ان تینون باتون مین سے کچھ بھی نہوگا - پس انھین دلائل سے جو مذکور ہوئے ہر ایک قسم کی بلغم کی
عفونت کی پہچانی جاتی ہو کہ یہ تپ خالص اور بسیط خلط سے پیدا ہوئی ہو جو اپنے دورے اور نوبت کو پورا کرتی ہو - لرزہ کی نسبت یہ بھی جان لینا
مناسب ہو تمام اقسام مین تپون کے جو لرزہ آتا ہو کہ عورتون کی پیٹھ سے شروع ہوتا ہو اور مردون کے بدن مین ہاتھ پاؤن کے اطراف یعنے
کنارون سے - اس قاعدہ کو معلوم کرنا چاہیے جسقدر حمیات مطبقہ مین اسلئے یہی مراد ہو اور انکی یہی عام شناخت ہو کہ جو بیکبارگی نہیں

کسی وقت گھٹنہ بھی نہین اُترتے ہین - اور نہ اُسمین لرزہ ہوتا ہو نہ پھریری اور نہ کوئی علامت جو دورہ کی تپ مین ہوتی ہو - اور یہ بھی شناخت مطبقہ کی ہو کہ بالکل بدن سے جدا نہین ہوتے ہین جب تک کہ زائل نہو جائین اور بدن سے جاتے نہ رہین - اور نہ اُنکے ہمراہ پسینا اسقدر برآمد ہوتا ہو جسکی کوئی مقدار معین ہو سکے جسوقت یہ تپ زائل ہوتی ہو - اور نبض مطبقہ مین اختلاف زیادہ ہوتا ہو اور پیشاب تانبا سا - جب یہ سب علامتین کسی تپ مین پائی جائین معلوم کرنا چاہیے کہ یہ تپ مطبقہ ہو - یہ علامت حمی مطبقہ کی عموماً تھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوئی ہو - اب رہی شناخت اصناف اور اقسام حمی مطبقہ کی اُسکی بعض علامات مین سے یہ ہو کہ مریض اپنے بدن مین ثقل اور گرانی اور کسل پاتا ہو اور سانس اُسکی پیہم چلتی ہو اور کرب اور قلق اور پیاس اُسکو زیادہ معلوم ہوتی ہو - دونون آنکھین اُسکی سرخ اور بدن کی رگین بھی سرخ اور چہرہ اور تمام بدن کا رنگ بنفشہ گون اور رگون مین اُسکے پُری یعنے بھری ہوئی اور نبض اُسکی عظیم اختلاف نبض مین زیادہ پیشاب اُسکا سرخ احمر قانی یعنے خون کا رنگ کا ہوگا - اور اگر حمی مطبقہ کسی اور خلط کی عفونت سے پیدا ہوئی ہو اُسپر استدلال خاص اُسی فتور اور سکون سے کیا جائیگا جو اُس تپ کی اوقات نوبت مین ہوتا ہو جیسے وہ تپ دائمی جو عفونت سے مرہ صفرا کے پیدا ہوتی ہو اور اسی کو تپ محرقہ بھی کہتے ہین اسکی شناخت فتور یعنے کمی حرارت سے اور حرارت کے ٹوٹ جانے اور دور ہو جانے سے کیا جاتا ہو جس روز کہ یہ تپ بدن کو چھوڑ دے اور اسکی شدت سے استدلال کیا جاتا ہو اور اسکی قوت سے جسوقت اسکی نوبت اور دورہ ہو اور تابع اسکے حرارت شدید اور شدت کی پیاس اور تیزی اور قریب بہلاکت ہونا مریض کا اور بیداری یا بیخوابی اور اختلاط ذہن ہوتا ہو اور جسقدر حرارت مین خواہ اس تپ مین زیادہ تیزی اور حدت ہوگی اُسی قدر بحران اسکا جلد ہوگا - اکثر یہ تپ محرقہ اُسی شخص کے بدن مین پیدا ہوتی ہو جسکی رگون مین زیادہ صفرا جمع ہو خصوصاً اُن رگون مین جو بطرف مقعر کبد یعنے گہری جانب جگر کے ہین یا پھیپھڑہ مین یا معدہ کے منہ مین اجتماع صفرا کا ہو - اور اسی وجہ سے پیاس تابع ہر ایک قسم محرقہ کے ہو پس واجب ہو کہ سرد کرنا اور تبرید کا استعمال کرنا ہمکو اس تپ کے علاج مین جملہ اقسام سے تپون کے زیادہ ہو - جو حمی مواظبہ کہ عفونت سے بلغم کے پیدا ہوتی ہو بشرطیکہ دائمہ بھی ہو یعنے ہر وقت چڑھی رہے دورہ سے نہ آئے اُسمین فتور یعنے کمی ہر روز اُسی وقت ہوتی ہو جسوقت یہ تپ رہا کرتی ہو اور بدن سے جدا ہوتی ہو اور جو وقت اسکی نوبت کا ہو اُسوقت حرارت اسکی قوی ہوتی ہو - چوتھیا بخار جو عفونت سے مرہ سودا کے پیدا ہوتا ہو بشرطیکہ ہمیشہ رہے اُسمین کمی حرارت کی دو دن رہتی ہو اور ایک روز صعوبت اُسکی زیادہ ہوتی ہو وہی دن اُسکی نوبت کا ہو اُسی روز اُسکی حرارت قوی ہوتی ہو - انھین دلائل سے جو ہمنے لکھے ہین ہر ایک قسم پر تپہاے عفونت کے استدلال کیا جاتا ہو اگر وہ حمیات بسیط ہون

مرکب تپون

باب چھٹا مرکب تپون کے بیان مین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

مرکب تپین اُنکے اصناف بھی بہت سے ہین اور صورت یہ ہو کہ مثلاً حمی غب ہمراہ تپ نائبہ کے مرکب ہوتی ہو خواہ حمی غب ہمراہ چوتھیے بخار کے مرکب ہوتی ہو خواہ حمی غب ہمراہ کسی مطبقہ تپ کے مرکب ہوتی ہو - خواہ تپ نائبہ ہمراہ ربع کے مرکب ہوتی ہو - خواہ مواظبہ ہمراہ مطبقہ کے مرکب ہوتی ہو - خواہ تپ ربع ہمراہ مطبقہ کے مرکب ہوتی ہو - یا غب نائبہ ہمراہ دائمہ کے - یا مواظبہ نائبہ ہمراہ دوسری قسم کی مواظبہ دائمہ کے - یا کہ ربع نائبہ ہمراہ ربع دائمہ - یا غب دائمی ہمراہ مواظبہ نائبہ کے مرکب ہوتی ہو اور کبھی تین قسم کی تپین اُسمین مرکب ہو جاتی ہین اور کبھی چار خواہ پانچ قسم کی تپین باہم مرکب ہو جاتی ہین - اور اسی طرح سے اور بھی صورتون سے

سو تپون ... (حاشیہ: ... تپ ... ہمراہ ...)

ترکیب حمیات کی ہوتی ہے۔ عام طریقہ حمیات کے آپسمین مرکب ہونے کا دو ہی طرح کا ہے۔ یا تو امتزاج ہو جائے یعنے دو خواہ تین تپین باہم ملجائین۔ یا بطریق مجاورت یعنے قرب باہمی کے ترکیب تپ مین ہو۔ امتزاج کی یہ صورت ہے کہ اگر دو قسم کے خلط جنھون نے دونون تپین پیدا کی ہین باہم آمیختہ ہون اُسوقت ابتدا اور انتہا یعنے شروع نوبت اور تمامی نوبت تپ کا ایک ہی وقت مین ہوگا۔ اور مجاورت اس طرح پر ہے کہ دونون خلط جدا جدا ہون اور ایک دوسری مین آمیختہ ہوئی ہون اُسوقت دونون تپ کی نوبت دو وقت مختلف مین ہوگی اور اسی طرح تمام ہونا اور اُترجانا دونون کا دو زمانہ مین ہوگا۔ جتنے اخلاط سے مرکب تپ پیدا ہوتی ہے یا تو اُنکی مقدار برابر ہوگی یا کہ بعض مقدار کم اور بعض کی زیادہ۔ بعض مرکب تپین ایسی بھی ہین کہ اُنکا کوئی خاص نام ایسا نہین ہے جس سے اُنکی شناخت کیجائے اور بعض مرکب حمی وہ بھی ہے جسکا ایک خاص نام ایسا ہے کہ اُسی سے پہچانی جاتی ہے۔ جس تپ مرکب کا ایک خاص نام بھی ہے وہ جیسے اسطریطاوس جسکو شطر الغب کہتے ہین۔ اور یہ تپ حمی بلغمی دائمہ اور حمی غب جو دورہ سے آتی ہو مرکب ہوتی ہے اور یہ شطر الغب خالص کا حال ہے اور غیر خالص وہ ہے جسکی ترکیب یا تو حمی بلغمی نائبہ اور غب دائمہ سے ہوتی ہے یا غب دائمہ اور بلغمی دائمی سے یا غب سے جسکی نوبت دورہ سے پڑتی ہو اور بلغمی جو دورہ سے نوبت کرتی ہو۔ یہ تین صورتین ترکیب شطر الغب غیر خالص کی ہین کبھی یہی شطر الغب ایسی دو تپون سے مرکب ہوتی ہے جو قوت مین برابر ہین۔ اور کبھی ایسی دو تپون سے مرکب ہوتی ہے کہ ایک تپ کی قوت زیادہ تر ہے بہ نسبت دوسری تپ کے۔ یہی سب بیان مرکب تپون کی اقسام کا تھا۔ اب رہے علامات جو ہر ایک مرکب حمی پر دلالت کرتے ہین اُنکی صورت یہ ہے کہ جس مرکب تپ کی ترکیب بطور مجاورت یعنے قرب کے ہے اُسکی شناخت آسان ہے کہ اوقات نوبت ہر ایک تپ کی چونکہ جدا جدا ہونگے اُنھین سے اُنکی شناخت بھی ہوجائیگی اور ہر ایک کا زمانہ دورہ کا بھی اُسکی شناخت کردیگا۔ اگر حمی دائمہ ہے اور کسی حمی نائبہ کے مرکب ہے پس نائبہ تپ پر استدلال بذریعہ اس لرزہ کے کرنا چاہیے جو ہر وقت نوبت اُسی تپ کے ہوتا ہے اور مطبقہ پر اُسکے ہر وقت رہنے سے استدلال کیا جائیگا۔ اور جو مرکب تپ کہ اُسکی ترکیب بطور آمیزش کے ہے اُسکی شناخت البتہ دشوار ہے اور مشقت طلب ہے کیونکہ اسمین بھی جو مرکب تپ ایسی دو تپون سے ہو کہ دونون کے اخلاط کی مقدار مساوی ہے اور امتزاج بھی پورا ہوگیا ہے اُسکی شناخت نہایت مشکل و دشوار تر ہے۔ اور اگر ایک تپ کی خلط غالب اور زیادہ ہو بہ نسبت دوسری تپ کی خلط کے اُسکی شناخت بھی آسان ہوگی۔ اسلیے کہ علامت خلط غالب کی زیادہ ظاہر ہوگی۔ بہت مناسب ہے کہ مرکب تپون کے بارہ مین اچھی طرح سے تمیز کیجائے اور بخوبی نظر اور فکر سے کام لیا جائے اور مرکب تپون کی شناخت مین اُنکی نوبت اور دورہ پر یقین نہ کیا جائے اور نہ اُنکی نوبت سے استدلال کرنے مین اعتماد کیا جائے۔ اسلیے کہ اکثر دو حمی غب ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا دورہ ایک دن ہوتا ہے اور دوسرے دن وہ غب ساکن ہوکر دوسری حمی غب دورہ کرتی ہے اور توہم بھی ہوتا ہے کہ یہ حمی مواظبہ ہے اور نو آموز کم مشق طبیب اسکو حمی لازمہ اور مواظبہ ہی توہم کرتے ہین۔ اور بیشتر دو چوتھیے بخار اس طرح دورہ کرتے ہین کہ ہر باری مین ایک دن ناغہ ہوکر دوسرے دن بخار چڑھتا ہے مثلاً جیسے اسکی صورت یہ ہے چونکہ چوتھیا بخار دو روز ناغہ کرکے چوتھے روز آتا ہے فرض کرو آج ہفتہ کا روز ہے ایک ربع کی باری آج ہوئی اب اسکی دوسری باری اتوار و دوشنبہ گذر کے منگل کے دن ہوگی اور دوشنبہ سے ایک حمی ربع اور شروع ہوئی اُسکی نوبت منگل بدھ گذر کے پنجشنبہ کو ہوگی پھر پہلی ربع کی دوسری نوبت منگل کو ہوکر جمعہ کو ہوگی اب دوسری ربع کی تیسری نوبت یکشنبہ کو ہوگی بعد اسکے ایک روز کا ناغہ دونون تپون مین ہوا کریگا لہذا ضرور اشتباہ ہوگا کہ ایک تپ اسمین حمی غب ہے متن لہذا کم علم اور نو آموز طبیب ان دونون صورتون مین نامناسب علاج کریگا (یعنے پہلی صورت

جسمین دو غب صفراوی مرکب ہوئی ہین اُسکو مواظبہ بلغمی سمجھکر اور دوا بیجا دے تدبیر کریگا اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو ربع سوداوی
مرکب ہوئی ہین انکو غب سمجھکر بارد رطب علاج کریگا لہذا اُسکی تپ بڑہیگی اور شدت روز بروز ہوگی کہ مشہور جیسے حرج ... کا نتیجہ ہوگا
کہ مریض ہلاک ہوجائیگا اسلیے کہ طبیب نے اپنی نادانی سے جو دوا کھلائی پلائی ہے وہ دوا سے مناسب کی ضد ہی تھا ... گرم کی جگہ
سرد اور سرد کی جگہ گرم دوا دی ہے۔ اسیواسطے واجب ہے کہ تپ کی تشخیص مین استدلال نفس طبیعت سے تپ کے اور خاص خاص اعراض سے
تپ کے کرنا چاہیے جیسا ہمنے شروع بحث مین حد اور رسم کرتے وقت حمیات کے لکھدیا ہے تاکہ دلالت صحیح ہو اور علاج ٹھکانے سے رہے
اور تپون کی نوبت کا لحاظ اور اعتبار اور خاص خاص علامات پر لحاظ نکیا جائے۔ جو تپ کہ صفرا اور بلغم سے مرکب ہوتی ہے یعنی شطر الغب
اگر وہ خالص ہو اُسپر استدلال چار دلیلون سے کیا جاتا ہے (۱) تو یہ کہ ہمیشہ رہتی ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ایک تپ جسمین بلغمیہ دائمہ ہے
(۲) یہ کہ اُسکی نوبتین ہر روز ہوا کرتی ہین ایک روز تو خفیف سی نوبت اور دوسرے دن شدید اور سخت خفیف ہونا ایک دن اسوجہ سے
کہ بلغمیہ دائمہ جسوقت اپنی نوبت سے حرکت کرتی ہے اور تنہا وہی تپ ہوتی ہے اُسکے ہمراہ لرزہ نہین ہوتا اسلیے کہ خلط اور مادہ اس تپ کا
ساکن اور متحرک رگون کے اندر ہے (پس جو روز غب کے نہ آنے کا ہے اور فقط بلغمی تپ کا دورہ ہوتا ہے پس تپ خفیف ہوگی) اور دوسرے
دن شدت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ صفراوی غب کے دورہ کا دن ہے اُسکے ہمراہ لرزہ شدید اور پھریری بھی ہوتی ہے اسلیے کہ لرزہ شدید کی
شان سے یہ ہے کہ حمی غب کے ہمراہ ہوتا ہے۔ بیشتر لرزہ اور پھریری اسی تپ شطر الغب مین ایک دن مین دو مرتبہ ہوتی ہے خواہ تین مرتبہ
یا چار مرتبہ اور اُسکے ہوتے وقت بلغمی تپ مین حرکت پیدا ہوتی ہے جسکی شان سے یہ بات ہے کہ ... اُسکی نوبت رہتی ہے اور اسیواسطے
ایک دن بیچ کرکے شطر الغب کی تپ مین شدت اور صعوبت ہوتی ہے (۳) علامت شطر الغب خالص کی یہ ہے کہ جس دن اُسکا
سخت اور شدید دورہ ہوتا ہے اُس دن لرزہ بھی بہت زور سے آتا ہے اور بیشتر لرزہ خواہ پھریری اُسی روز دو یا تین یا چار مرتبہ
آتی ہے (۴) علامت شطر الغب خالص کی یہ ہے کہ دونون نوبتین اُسکی قوت اور ضعف مین بالقیاس دوسری نوبتون کے برابر ہوتی ہین
یعنے ضعیف نوبت مساوی ضعیف نوبہ دوم کے اور قوی اور شدید نوبہ قوی اور شدید نوبہ دوم کے برابر ہوتا ہے۔ رہی شطر الغب
جو غیر خالص ہو اُسکی ایک قسم تو یہ ہے کہ مرکب چند مساوی تپون سے ہو جو قوی ہون۔ اور ایک قسم وہ ہے جو مرکب ایک غالب حمی سے
اور دوسری مغلوب ہو۔ جو قسم اسکی مساوی تپون سے مرکب ہو اُسمین سے جو مرکب ایک غب نائبہ اور دوسری مواظبہ نائبہ سے ہو
اُسمین لرزہ ہر روز آتا ہے مگر ایک دن لرزہ خفیف اور ضعیف ہمراہ پھریری اور ہمراہ سردی زائد کے ہاتھ پاؤن کے اطراف مین ہوتا ہے
اور ایک روز لرزہ شدید اور تھرتھری اور لذع یعنے چبھن اور حدت بھی ہوتی ہے۔ اور جو قسم شطر الغب غیر خالص کی مرکب حمی غب نائبہ
اور مواظبہ نائبہ سے ہو وہ مشابہ شطر الغب خالص کے اکثر امور مین ہوتی ہے فرق اتنا ہے کہ لرزہ اسکا شدید نہین ہوتا اسلیے کہ
اس تپ کا لرزہ بسبب حمی بلغمی کے ہوتا ہے اور بلغمی تپ کا لرزہ معلوم ہے کہ شدید نہین ہوتا ہے بلکہ پھریری کے مشابہ ہوتا ہے اور اسکے
ہمراہ نخس یعنے سوئیون کا ایسا چبھنا نہین ہوتا ہے بلکہ مشابہ اسکا کے پھریری سے ہوتا ہے۔ اور جب ترکیب ان تپون کی نابرابر
حمیات سے ہو۔ میری مراد یہ ہے کہ جن تپون نے شطر الغب غیر خالص پیدا کی ہے وہ قوت اور شدت مین برابر نہین ہین تو اسوقت
جو تپ کہ غالب ہوگی اُسی کے علامات زیادہ تر ظاہر ہونگے اور جو تپ ضعیف تر ہوگی اُسکے علامات زیادہ پوشیدہ ہونگے۔ یہی
بیان اُن علامات کا ہے جو عفونت کی مرکب تپون پر دلالت کرتے ہین کبھی تپین بسیط اور مرکب تپون کو چند احوال ایسے عارض

شطر الغب خالص کی تشخیص

شطر الغب غیر خالص کی تشخیص

[illegible]

ہوجاتے ہین کہ [illegible] ایک تپ ایک دوسری کے [illegible] ہوجاتی [illegible] ہوکر [illegible] اسی [illegible] ہوتی [illegible] وہ تپ
[illegible] ہوتی ہی [illegible] ایک [illegible] دوسرے [illegible] کی تپ [illegible] تپ [illegible]
اُسکو غیر صفراوی سے پوری مخالفت اور امتیاز ہوجاتی ہی) اور یہ مخالفت یکے بعد دیگرے باسبب اختلاف حرارت دونون کے
ہوتی ہی یا بسبب نفس مادہ مرض کے۔ اور جس تپ مین ایسے اعراض اور احوال پیدا ہوتے ہین اُسکا نام بھی انھین احوال اور
اعراض سے مشتق کرکے لیا جاتا ہی۔ مراد بعض ایسی ہی تپون سے خواہ بعض ایسے احوال سے یہ ہی کہ جو رطوبت اُس تپ سے مخالط اور
آمیختہ ہو اُسکی حرارت سے اُسکی مقدار زیادہ ہو اور اسکا نام واس رکھا گیا ہی مترجم۔ لفظ اگر یونانی ہی تو اسکو [illegible]
پڑھنا چاہیے۔ اور اگر لفظ عربی ہی مادہ ودس سے جسکے معنی پوشیدہ [illegible] کے ہین پس ظاہر ہی کہ [illegible] تپ کی زیادہ رطوبت
ہونے کی بخوبی ظاہر نہوگی بہرحال مراد اس تپ کی نام پوشیدہ ہونا [illegible] بخوبی ظاہر نہونا حرارت [illegible] یونانی ہو خواہ عربی
واللہ تعالیٰ اعلم۔ متن بعض قسم کی تپ وہ ہی جسکی حرارت شدید اور سوزان جلانے والی ہوتی ہی [illegible] سوس کہتے ہین تو لیج
اس تپ کے خواہ شدت حرارت کی ہی تشنگی شدید [illegible] زبان کی [illegible] اور [illegible] اگر بدن چھو جائے
ایسا معلوم ہوگا کہ جلا جاتا ہی اور شدت سوختہ [illegible] بعض قسم کی تپ [illegible] بار [illegible] دیگر [illegible]
ساتھ ہی محسوس ہوتی ہی۔ میری مراد یہ ہی کہ تمام اعضاے بدن مین اندر [illegible] باہر [illegible] ساتھ ہی [illegible] کیفیت ہوتی ہی [illegible]
اُس بلغمی تپ مین ہوتی ہی جو بلغم زجاجی کی عفونت سے پیدا ہوئی ہو [illegible] حرارت [illegible] متعفن بلغم سے محسوس ہوتی ہی اور برودت [illegible]
بلغم کے پائی جاتی ہی جو ابھی متعفن نہین ہوا ہی اور اس تپ کا نام اسفیالبس ہی۔ اور ایک قسم تپ کی وہ بھی ہی کہ اندر بدن کے حرارت شدید مریض کو معلوم ہوتی ہی
اور ظاہر بدن مین کی خنکی خواہ عدم حرارت اور [illegible] تپ کو [illegible] آیا ہی کہ اس خلط مین چونکہ لزوجت اور چسپیدگی ہی
لہذا اُسکی حرارت اندرون جسم سے باہر نہین نکل [illegible] اس تپ کا نام [illegible] ایک قسم تپ کی وہ بھی ہی جسکے ہمراہ ظاہر
بدن مین شدت کی برودت اور ٹھنڈ ہوتی ہی اور یہ بات اُسی بلغم سے ہوتی ہی جسمین برودت زیادہ ہو اور اس تپ کا نام قرومودس
اور عربی مین اسکو زمہریریہ کہتے ہین۔ ایک قسم کی ایسی تپ ہی کہ [illegible] اندر بدن کے شدید حرارت ہوتی ہی ابتدا [illegible] جس سے
بطرف ظاہر بدن کے تیز اور گرم بخار اُٹھتا ہی اور یہ بخار بآسانی تحلیل پاجاتا ہی اور اس تپ کا نام طیفودس رکھا گیا ہی۔ یہ بیان
جملہ اقسام حمیات کا ہی جو عفونت سے اخلاط کے پیدا ہوتے ہین انکو جان کر انشاء اللہ طالب فن ہدایت یافتہ ہوگا

باب ساتواں اُس تپ کے بیان مین جسکو قطیقوس کہتے ہین اور یہی تپ دق ہی اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان

جو تپ کہ بنام قطیقوس مشہور ہی اُسکی دو قسمین ہین ایک کا نام شیخوخت ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ رطوبت کا فنا ہو جانا اور
یبوست اور خشکی کا اعضاے بدن پر غلبہ کرنا یہان تک کہ بدن سوکھ جائے اور کھرا ہو جائے اور حرارت غریزی ضعیف ہوکر
فرو ہو جائے اور کچھ نہ باقی رہے۔ اسکا نام شیخوخت اسلیے رکھا گیا کہ بڈھے آدمی جسوقت پیرانہ سالی کی حد پر پہونچکر پیر فرتوت
ہوجاتے ہین اُنکی حرارت غریزی نابود ہوکر یبوست اور خشکی کا اُنکے اعضاے بدن پر غلبہ ہوتا ہی اور رطوبت اعضا کی بالکل
فنا ہوجاتی ہی۔ اسی وجہ سے دق شیخوخت کا نام اسی لفظ سے رکھا گیا۔ دوسری قسم تپ دق کی وہ درحقیقت حمی دق ہی۔ اور

[illegible] کہ ایک حرارت تھا جو [illegible] رطوبت [illegible] اعضاے اصلی مین بدن کے ٹھہر جائے اور اسقدر ٹھہرے کہ رطوبتین بدن کی اسی حرارت کی وجہ سے فنا ہو جائین اس دق کی تین قسمین ہین ۔ ایک قسم تو یہ ہو کہ چھوٹی چھوٹی رگین جو ہر عضو بدن مین ہین انکی رطوبت تو جاتی رہے اور جو رطوبت نرم اعضا مین ہو [illegible] خواہ گوشت مین اسکی رطوبت مین گرمی پہونچے اور اسکو دق مطلق کہتے ہین یعنی [illegible] دوسری قسم دق کی وہ ہو کہ وہ حرارت مذکورہ سے اعضاے نرم کی رطوبت فنا ہو کر اب وہی حرارت اس رطوبت میں اپنا اثر شروع کرے جسکے ذریعہ سے اعضاے اصلی کے اجزا مین اتصال ہو ۔ اور اسکا نام ذبول اور سل رکھا گیا ہو ۔ ذبول اسکا نام اسوجہ سے ہو کہ اعضاے اصلی کی رطوبت اب جاتی رہی اور انمین خشکی آگئی ہو اور استرخا یعنی ڈھیلا پن انھین اعضا مین اسی وجہ سے پیدا ہوا ہو کہ جس رطوبت کے ذریعہ سے بعض اعضا کو بعض سے اتصال تھا وہ رطوبت خشک ہو گئی ۔ جیسے نباتات کو بھی ایسی ہی کیفیت عارض ہوتی ہو جب خشک ہونے لگتی ہین کہ ژولیدگی اور کمھلانا اسکا اسی طرح سے ہوتا ہو مترجم تیسری صنف کا بیان اس جگہ چھوٹ گیا یا تو سہو کاتب سے یا عمداً مصنف نے اسے ترک کیا ہو اسلیے کہ معالجہ اس سے متعلق نہین ہوتا پھر اسکے ذکر سے کیا فائدہ مگر ہم اسکو کتاب کے پورا کرنے کی غرض سے لکھتے ہین تیسرا درجہ دق کا یہ ہو کہ اعضاے اصلی کی رطوبت جسمین حرارت نے اپنا شروع درجہ دوم مین دق کے اثر کیا تھا اب اسکو فنا کردے جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور اس رطوبت کو جو روئی وغیرہ کے جرم مین ہو جسکی بتی بنتی ہو اسے بھی فنا کردے اسکا نام مفتت اور متحشف ہو اور یونانی زبان مین اسکو تخیس کہتے ہین ۔ جن جن اسباب کے موجود ہونے کے وقت حمی دق پیدا ہوتی ہو انکی تفصیل یہ ہو کہ تپ دق یا تو اسباب سابقہ کے پیدا ہوتی ہو یا اسباب بادیہ یعنی خارجی امور سے اسباب سابقہ کی مثال جیسے عفونت کی تپ جو پہلے پیدا ہوئی اور محرقہ بھی اگر دیر تک ٹھہرے اور حرارت لے اسی تپ کے عمل کیا قلب کی اصلی رطوبت مین اور اسکو فنا کردیا ۔ اور جو تپ دق ان اسباب سے پیدا ہو وہ درجہ اوسط ہی سے ذبول ہو گی جیسے وہ دق جو شطر الغب ہو کر پیدا ہوتی ہو ۔ اور جیسے وہ گرم ورم جو سینہ مین عارض ہوتا ہو کہ اسکی حرارت بوجہ قرب اور مجاورت کے قلب کو پہونچتی ہو پس یہ حرارت قلب کی ونتحرک کون کی رطوبت کو سوکھا دیتی ہو اور اسکے ہمراہ رطوبت اصلی خواہ رطوبت اعضاے اصلی کو بھی خشک کردیتی ہو ۔ اور کبھی بسبب اس غشی کے جو کسی ایسے بیمار کو لاحق ہوتی ہو کہ مرض حاد اور تیز مین گرفتار ہو اور طبیب باضطرار ایسے مریض کو ایک شربت کسی قسم کا پلاتا ہو کہ اس سے قلب کو ایک یبوست پہونچتی ہو اور یہی خشکی اعضاے اصلی تک پہونچ جاتی ہو ۔ اسباب بادیہ کی مثال جیسے ہم اور غم یعنی رنج اور ملال اور غصہ اور تعب اور بیداری اور بے غذائی اور کچھ نہ پینا خصوصاً اگر یہ امور آن اسباب اور تمام سن شباب مین عارض ہون اور اس شخص کو لاحق ہون جسکا مزاج گرم خشک ہو خواہ گرمی کی فصل اور وقت گرم خشک مین عارض ہون خواہ جسکی تدبیر اور کام کاج گرمی خشکی کا جو اسے عارض ہون ۔ جو دق ایسے اسباب سے پیدا ہوتی ہو اسکو درجہ اول مین بنام دق مشہور کرتے ہین ۔ پھر جب اسکا درجہ بڑھا اسکا نام ذبولیہ رکھا جائیگا اور سل بھی کہینگے پس تپ دق انھین اسباب سے پیدا ہوتی ہو ۔ علامات جو دق پر دلالت کرتے ہین وہ یہ ہین کہ یہ تپ آن درجہ اور ابتداے حدوث مین ایسی ہو کہ اسکو پہچاننا دشوار ہو ۔ اور اسکی وجہ یہ ہو کہ سوء مزاج گرم تمام بدن مین برابر ہوتا ہو کہین زیادہ اور کم ہو کر مختلف نہین ہوتا اور بیمار کو اس تپ کی گرمی اپنے بدن مین ابتدائی درجہ دق تک کچھ بھی نہین معلوم ہوتی اور نہ کسی طرح کا الم اور نہ تکسیر یعنی ہڈی پھوٹن وغیرہ جو اعراض عفونت کی تپون کے ہین اسکے ہمراہ ہوتے ہین ۔ اسلیے کہ حرارت غریبہ یعنی غیر طبیعی حرارت تمام اعضاے بدنی پر برابر غالب آگئی ہو اور کوئی عضو بدنی خالی اسی حرارت سے نہین ہو تاکہ مخالف حرارت غریبہ کا احساس کیا جائے (اور جو عضو خالی

ایسی حرارت سے ہو اُسکی حالت سے دوسرے اعضا کی حالت مین تفرقہ کیا جائے) اور باوجودیکہ تمام بدن مین یہ حرارت ہو مگر ابھی چونکہ درجہ اولی ہو اور سوا اس حرارت کے اور کوئی بات ظاہر نہین ہوئی ہو اور نہ ابھی حرارت نے رطوبات بدن مین کچھ اثر کیا ہو کہ جو علامتین اسپر دلالت کرنے والی ہین وہ ظاہر ہون اسیوجہ سے اس درجہ مین بھی یہ تپ بدشواری دور ہوتی ہو وجہ یہی ہو کہ اسکے درجہ اول مین تو شناخت نہ مریض کو ہوتی ہو اور نہ طبیب کو تاکہ علاج اسکا کیا جائے۔ پھر جب یہ تپ دوسرے درجہ مین آئی اور حد ذبول کو پہونچی اب اسکے علامات نمایان ہوئے اور شناخت اسکی آسان ہوگئی اب اسکا اچھا ہونا ناممکن ہوگیا اسلیے کہ بدن اس درجہ مین حد عطب اور ہلاکت کو پہونچ گیا ہو مترجم یہ خیالات پُرانے ہین اور ناممکن ہونا کسی امر ممکن کا قواعد عقلیہ سے محال ہو میری مراد یہ ہو کہ جو شی ممکن فی نفسہ ہو اُسکا محال بذاتہ خواہ واجب لذاتہ ہونا ضرور محال ہو اب رہا ممتنع بالغیر ہونا اگرچہ ممکن ہو مگر چونکہ وہ غیر حس سے یہ ممکن محال ہوگیا ہو خود ممکن ہو مثلاً تپ دق کا زوال جو بوجہ یبوست اور حرارت مفنی رطوبات کے ہو خود ایک امر ممکن ہو یعنے رطوبات اصلیہ کا خشک ہوکر پھر از سر نو پیدا ہونا گو محال عادی ہو مگر در اصل ممکن ہو لہذا تپ دق درجہ دوم کی بھی دور ہوسکتی ہو۔ حکایات جوگیان ہند کی سیکڑون مشہور ہین جنھون اکسیر دق سے درجہ سوم تک کا ازالہ کردیا ہو اور مترجم خاکسار نے بعض نباتات ہندیہ سے آج تک قریب ایک سو مدقوق کے درجہ آخری اول سے لغایت اوسط درجہ دوم تک اچھے کیے ہین اور اگر خدا نے میرے ہاتھ سے اکسیر دق طیار کردی جسکی نسبت جالینوس کے حالات مین پیر زن کا جوان کردینا مشہور ہو تو مین امید کرتا ہون کہ درجہ سوم کا علاج بھی کردونگا اور مین وعدہ کرتا ہون خدا سے کہ بعد طیاری اُس دوا کے عام اطباء عصر سے اُسکو پوشیدہ نہ کرونگا تاکہ ہزارون بندگان خدا کا بھلا ہو اسواسطے علم کو خدا نے اسی واسطے رتبہ دیا ہو کہ اُسکے ودائع بدائع سے اشرف مخلوقات کے فائدہ رسانی کیجائے نہ اینکہ اُسکو اہل اور لائق سے بھی مخفی کیا جائے واللہ علی ما نقول وکیل متن علامات اس تپ ابتدائی حدوث مین جسکو ہر شخص دیکھتا ہو اتنے ہی ظاہر ہوتے ہین کہ جسوقت بدن مین کوئی تپ ظاہر ہو اور تین دن تک ہو اور زیادہ قوی اُسکی حرارت نہو اور نہ اُسکے ہمراہ کوئی عرض اعراض حمی عفنیہ کا پایا جائے جیسے لرزہ خواہ پیاس اور کرب اور خشکی زبان اور سیاہی زبان کی خواہ ٹرپھوٹن اور حرمان یعنے رگون کی دھمک اور درد سر اور پیشاب کی بدبو اور سانس بڑی بڑی آنی اور نبض کا عظیم ہونا اور نبض مین اختلاف کا ہونا وغیرہ وغیرہ جو اعراض کہ تابع حمیات عفونت کے اوپر مذکور ہوچکے وہ نہون اور باینہمہ حرارت اس تپ کی ساکن یعنی دھیمی اور نرم ہو اور ہر وقت یکسان ہی رہے اور تین دن تک یہی صورت حرارت کی ہو خواہ تین دن سے زیادہ اور جب غذا کھائی جائے کسی وقت کیون نہ کھائے حرارت کی شدت ہوجایا کرے اور شب کو سوتے وقت بھی حرارت بڑھ جاتی ہو ایسی تپ کو دق تصور کرنا مناسب ہو۔ یہ علامات ابتدائی تپ دق کے تھے جو مذکور ہوئے۔ پھر جب تزید اور بڑھنے کے درجہ پر پہونچے اور قوی ہوجائے اور حرارت اپنا عمل اُن رطوبتون مین آغاز کرے جو رگون مین بھری ہین اُسوقت اب بیمار دُبلا اور لاغر ہوجائیگا اور جلد بدن کی خشک ہوجائیگی اور پتلی ہوجائیگی اور چہرہ اُسکا پتلا اور لاغر ہوجائیگا دونون آنکھین اندر کو گھس جائینگی (یہ آخر درجہ اول کی علامت ہو) اور جب دوسرا درجہ شروع ہوا اور ذبول کی حد آپہونچی اور حرارت نے تپ کی باقیماندہ رطوبات کے خشک کرنے مین عمل شروع کیا اُسکے علامات یہ ہین کہ دونون آنکھین اندر کو زیادہ دھنسی ہوئی ہونگی اور آنکھون پر جیسے ملجسکو عوام ہند کیچڑ بولتے ہین اور پلکین نیچے کی طرف جھکی ہوئی یعنے جھپان پڑا ہوگا جیسے بروقت نیند کے جھپان پڑتا ہو اور اسکی وجہ ضعف قوت مریض ہو چہرہ دُبلا اور تمام بدن سوکھا ہوا گو کمر امتر جم نے بعض عورات مدقوقہ کا ایسا

ف علامات تپ دق درجہ اول اور ابتدائی

جنہیں یہ بھی حال دیکھا کہ جیسے تمام بال سر کا ملی ہوئی ہے اور سپیدی سیاہی ملی ہوئی رنگت تھی اور بعض کی ایسی حالت جیسے جلد کے کھریوں کی جگہ رکھ ستا گئی ہو یا سیاہ تھی۔ در انحالیکہ میرے علاج سے انکو صحت بھی ہوئی اور آج تک کہ انیسواں[19] سال ۱۳۰۰ ہجری مقدسہ ہے زندہ بھی ہیں قریب بیس[20] برس سے ہتن جلد بدن سے تازگی اور شادابی زندگی کی اور چمک دمک بالکل جاتی رہے پیشانی کی جلد کھنچی ہوئی اور خشک ایسی معلوم ہوگی جیسے چہرہ کی ہڈی پر کھال سوکھ کر لپٹ گئی ہے۔ اور تمام بدن کی جلد کا یہی حال ہوگا۔ دونوں کنپٹیاں بیٹھی ہوئی اور دونوں کان گھوٹے اور جھکائے ہوئے اور رنگت دونوں کی زرد ہوگی اور دونوں شانہ ڈھلے ہوئے جیسے جھول رہے ہیں۔ پیٹ پر کی جھلی جسکو مراق بطن کہتے ہیں سوکھی اور دبلی جب مریض کا وہ مقام چھوا جائے جو شراسیف یعنی سر استخوان کے نیچے ہے جتنی چیزیں اندرون اعضا کے ہیں سب سوکھی ہوئی معلوم ہونگی اور ہاتھ کے نیچے بخوبی ظاہر ہونگی جیسے سوکھ کر سب چمٹ گئی ہیں اور مراق مذکور بھی سوکھی اور کھردری ہوگی اور کھنچی ہوئی اور پیٹھ سے چمٹی ہوئی نظر آئیگی۔ بدن کی گرمی ہاتھ کے رکھنے کے ساتھ ضعیف اور کم معلوم ہوگی پھر جب دیر تک ہاتھ اسی جگہ رکھا رہے تیز حرارت محسوس ہوگی۔ نبض ان بیماروں کی صلب یعنی سخت اور متواتر ہوتی ہے جیسے کھنچا ہوا رودہ کمان خواہ کسی آلہ کی تانت یا تار جو متواتر اور ضعیف حرکت کرتا ہو۔ یہ بیان تپ دق کا اور اسکے اسباب کا ہے اور ان علامات کا جو دق پر دلالت کرتے ہیں جنکو جاننا چاہیے۔

باب آٹھواں ورم کے بیان میں اور ورم کے اسباب اور علامات کا بیان

میں کہتا ہوں کہ ورم ایک طرح کی گندگی اور پھولن کو کہتے ہیں جو کسی عضو میں پیدا ہوتی ہے کسی مادہ کے فضلہ اور بچی ہوئی مقدار سے جو تمدد یعنی تناؤ اور کھنچاؤ پیدا کرتا ہے اور جتنی تجاویف یعنی خالی مقامات اسی عضو میں ہیں سب کو بھر دیتا ہے۔ اور یہ مادہ یا تو کسی اور عضو سے اس عضو کی طرف ریزش کرتا ہے کہ وہ عضو اسی مادہ کو بطرف دوسرے عضو کے دفع کرتا ہے اور اپنی ذات سے اس مادہ کو دور کر دیتا ہے۔ خواہ یہ مادہ خاص اسی عضو میں پیدا ہوتا ہے جو سوج گیا ہے۔ ریزش کرنا کسی مادہ کا کہ ایک عضو سے بطرف دوسرے عضو کے نزدیکی سے چند اسباب کے ہوتا ہے جنکو شیخ نے اسباب امراض میں لکھ دیا ہے اور وہ اسباب یہ ہیں (۱) عضو دافع کی قوت یعنی جس عضو سے وہ مادہ ریزش کرتا ہے اسکا قوی ہونا (۲) جس عضو کی طرف آتا ہے اسکا ضعیف ہونا (۳) مادہ کا زیادہ اور مقدار کثیر ہونا (۴) مجاری اور ان راہوں کا کشادہ ہونا جدھر سے یہ مادہ آئیگا (۵) قوت غاذیہ جو اس عضو میں ہے جسمیں یہ مادہ آیا ہے اسکا ضعیف ہونا (۶) اسی عضو قابل کا یعنی جسمیں یہ مادہ آیا ہے نیچے ہونا بہ نسبت عضو دافع کے۔ خاص کسی عضو میں ورم کے پیدا ہونا اسکا سبب ضعیف ہونا قوت غاذیہ کا جو اسی عضو میں ہے کہ بوجہ ضعف کے جو غذا ایسے عضو میں آتی ہے وہ سب ہضم نہیں ہو جاتی اور فضلہ ہر روز کسیقدر باقی رہتے رہتے آخر کار تمام عضو کو بوجہ زیادہ ہو جانے مقدار کے بھر لیتا ہے اور اسمیں تمدد یعنی کھنچاؤ پیدا کرتا ہے پس اسی وجہ سے عضو مذکور میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اگر کسی عضو میں دفعۃً ورم پیدا ہو یہ ورم فضلہ سے اسی مادہ کے ہوگا جو کسی دوسرے عضو سے بطرف اس عضو کے دفع ہوا ہے۔ اور یہ صورت اورام گرم میں ہوتی ہے یعنی انکا مادہ دوسرے عضو سے ریزش کر کے آتا ہے۔ اور اگر کسیقدر ورم پیدا ہو کر تھوڑا تھوڑا بڑھتا ہو ایسا ورم یا تو ریزش سے مادہ عضو دیگر کے پیدا ہوگا جو تھوڑی تھوڑی مقدار سے ریزش کرتا ہے۔ یا فضلہ سے اسی عضو متورم کے پیدا ہوا ہے جو تھوڑا تھوڑا فراہم ہوتا ہے۔ اور یہ بات اورام بارده میں یعنی جنکا مادہ سرد ہے ہوتی ہے۔ ورم کی جنس یعنی عام قسم دو ہیں (۱) ورم گرم (۲) ورم سرد۔ ورم گرم کسی سوء مزاج گرم سے مع مادہ کے

پیدا ہوتا ہے جو کسی عضو کی طرف ریزش کرتا ہے - پھر اگر یہ مادہ گرم اور تر مزاج میں خون ہے تو اس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکا نام فلغمونی ہے
اور بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ فلغمونی فقط سوء مزاج گرم مفرد بلا مادہ سے بھی پیدا ہوتا ہے پس اس صورت میں بھڑک اور سرخی پیدا ہوتی ہے پھر
جب قوی ہوا اور شدت ہوئی تو وہیں آئی عضو یا مسیدہ کی موت واقع ہوجاتی ہے - اور یہ ورم مشابہ اس گرمی کے ہے جو کسی عضو میں پیدا
ہوتی ہے - اور اگر مادہ ورم کا گرم خشک ہو مزاج میں صفرا کے اس سے وہ ورم پیدا ہوگا جو بنام نملہ مشہور ہے - ورم سرد کی جنس یعنے
عام قسم اسکی پیدایش سوء مزاج سرد سے ہمراہ مادہ کے ہوتی ہے یا تو وہ مادہ کسی عضو سے ریزش کرکے دوسرے عضو پر گرے - یا کہ خاص
اسی عضو متورم میں پیدا ہو - پھر اگر یہ مادہ سرد خشک سوداوی ہے اس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکا نام سقیروس ہے اور اسی کو
ورم صلب بھی کہتے ہیں - اور اگر یہ مادہ سرد تر بلغمی ہے اس سے ورم نرم پیدا ہوگا جسکو اودیما کہتے ہیں - اب ورم کے اصناف چار ہوے
(۱) ورم دموی جسکا نام فلغمونی ہے (۲) ورم صفراوی جو نام نملہ مشہور ہے (۳) ورم بلغمی جو مشہور نام اوذیما ہے (۴) ورم سوداوی
جسکو سقیروس کہتے ہیں - ہر ایک قسم ان چاروں ورم کی یا تو مفرد اور بسیط ہو اور اسکی پیدایش ایک ہی خلط سے زیادہ ہوگی -
مرکب ورم کے اقسام بہت سے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کوئی ورم دو خلط سے مرکب ہوتا ہے اور کوئی تین اور کوئی چار اخلاط سے مرکب
ہوکر پیدا ہوتا ہے - اور پھر ترکیب میں چند صورتیں ہیں کسی ورم مرکب کی ترکیب مساوی اخلاط سے ہوتی ہے جسکی مقدار برابر ہے -
خواہ ایک خلط زیادہ خواہ دو خلطیں زیادہ اور باقی مادہ کم ہوتی ہیں - اسی وجہ سے اقسام ورم مرکب کے بہت سے ہوے بسبب کمی
اور زیادتی کے جو ترکیب میں متصور ہے - اورام مرکب کی شناخت ملی جلی دلائل سے ہوتی ہے جنمیں چند دلائل کی آمیزش ہو - پس جو
ورم مرکب برابر اخلاط سے ہوگا اسکی شناخت میں دشواری ہوگی اور نیز اسکے مادہ کی مشکل ہوگی اور جو ورم مختلف مقدار کے
اخلاط سے پیدا ہوگا اسکی شناخت خلط غالب کی علامات سے آسان ہوگی - یہی مرکب ورم میں سے بعض قسم کا ایک نام خاص ہے
کہ اسی نام سے پہچانا جاتا ہے - اور بعض قسم ورم مرکب کی ایسی ہے جسکا کوئی نام نہیں ہے - جو ورم مرکب صفرا اور خون سے ہو اسکا
نام حمرہ (بہ اسکے حطی) ہے - پھر اگر خلط صفراوی اسمیں غالب ہو اسکو حمرہ فلغمونیہ کہینگے - اور اگر خلط دموی غالب ہوگی اسکو کہینگے
فلغمونی مائل بطرف حمرہ کے ہے - ہر ایک ورم کی قسم ان اورام کی اسکے احوال میں اختلاف اسی وجہ سے ہوتا ہے جو اختلاف اسکے
سبب فاعلی میں ہے یعنے جس سبب نے اسی ورم کو پیدا کیا ہے - اور نیز بوجہ عضو متورم کے جسمیں یہ ورم پیدا ہوا ہے - اور نیز بوجہ اس
مادہ کے جسپر یہ ورم خواہ عضو متورم شامل ہے بھی ورم میں اختلاف ہوتا ہے - اور اب ہم ہر ایک قسم ورم اور اسکے اسباب اور علامات کو
انشاء اللہ تعالی بیان کرتے ہیں

باب نواں ورم فلغمونی اور اسکے اسباب اور علامات کے بیان میں

جس ورم کا نام فلغمونی ہے اسکی پیدایش اسباب بادیہ خواہ اسباب سابقہ سے ہوتی ہے - اسباب بادیہ یعنی ظاہری اسباب جیسے زخم پڑنا
خواہ کھلجانا کسی مقام کا چاک ہوکر اور کٹ جانا اور آگ سے جل جانا - اور خلع یعنے کسی عضو کا اتر جانا اور وثی یعنے کوفتہ ہوجانا خواہ
ٹوٹ جانا - یا قروح کا حادث ہونا اسباب خارجی سے کہ یہ سب امور ایسے ہیں جب انہیں سے کوئی بات پیدا ہوگی کسی عضو میں
پھر اس عضو کی طرف خونی مادہ ریزش کریگا - اور اسکی وجہ یہ ہے کہ طبیعت بدنی کی شان سے یہ بات ہے کہ ہر عضو کی طرف خون روانہ
کیا کرتی ہے تاکہ اسی عضو کی غذا دہی کرے خصوصاً جو اعضا کہ ضعیف ہوں انکی طرف خون روانہ کرنا اس غرض سے ہوتا ہے تاکہ ضعف

اُس عضو کو نجات ملے - اور جب کسی عضو مین کوئی آفت پہونچتی ہو اور خون اُسمین آرہا ہو ایسے عضو کو ممکن نہین ہوتا ہو کہ اُس خون کو
غذا بنا کر اپنی طبیعت کی طرف پھیر لے - اور نہ اُسی عضو ماوف مین اتنی قوت ہوتی ہو کہ اُس خون کو اپنے سے نکال کر دوسری جگہ کر دے
بلکہ جس عضو مین وہ خون آیا ہو بے ہضم ہوے بدستور رہیگا اور فضلہ یعنے ایک زائد چیز بیکار ہوگا اور اسکے رہنے سے عضو مذکور
بھر جائیگا اور کھنچیگا اور پھولیگا اور خون مذکور مین گرمی آجائیگی اسواسطے کہ تنفس یعنے ہوا کی آمد و برآمد بوجہ تنگی پیدا کرنے ورم کے
بند ہو کہ شرائین یعنے متحرک رگین تنگی سے ورم کے بل نہین سکتی ہین - اسباب سابقہ ورم کے خون کا اتنا جو ورم سے پہلے ہوتا ہو -
یہی خون اگر جید اور معتدل اپنے مزاج مین ہو اور اپنے جوہر اور اصالت مین اچھا ہو اور عفونت اُسمین تب آئی ہو کہ عضو مین آچکا ایسے
خون سے ورم فلغمونی خالص پیدا ہوگا - اور علامات اُسکے اُسی عضو کا پھول جانا اور درد کا ہونا ہان اگر وہ عضو حس کم رکھتا ہو
درد محسوس نہوگا - اور ضربان یعنے تپک اور تمدد یعنے کھنچاو اور تناو اور گرمی کی شدت اور التہاب یعنے بھڑک اور سرخی اور ہاتھ
اُس ورم پر رکھکر دبائین ہاتھ کو ہٹتا ہوا معلوم ہوگا - مگر یہ سب اعراض فلغمونی خالص مین قوی نہین ہوتے اسلیے کہ مادہ
ورم کا معتدل ہو - پھر اگر عضو متورم مین متحرک رگون کی کثرت ہو اور عضو مذکور کی حس قوی ہو تپک بشدت ہوگی - اور اگر
عضو مذکور مین شرائین کم ہون اور حس عضو کی قوی ہو (مثلاً پٹھہ کی وجہ سے) ایسے عضو کے ورم فلغمونی مین درد اور
گرانی بدون تپک کے ہوگی - پھر اگر جو خون کہ مادہ اس ورم کا ہو معتدل مزاج اور گاڑھا ہو اُس سے فلغمونی کا ورم گوشت مین
پیدا ہوگا - اور جو علامات ابھی مذکور ہوے سب زیادہ قوی ہونگے اور تناو اور تپک بھی زیادہ شدید ہوگی - اور اگر یہ خون
باوجود معتدل مزاج ہونے کے پتلا ہوگا اُس سے ورم فلغمونی جلد مین پیدا ہوگا - اور علامات مذکورہ کمی کے ساتھ پائے جائینگے
اور تپک اُسمین نہوگی - اور اگر یہ خون اچھا نہو اور نہ مزاج اُسکا معتدل ہو اور بلکہ حرارت اُسمین شدید ہو اور باوجود اس خرابی کے
پتلا بھی ہو اُس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو حمرہ کہتے ہین اور اسی کو حمرہ خالصہ کہتے ہین - اور یہ ورم حمرہ خالصہ خرابی مین کمتر ہو
بہ نسبت اُس حمرہ مرکبہ کے جو صفرا اور خون سے ملکر پیدا ہو - اور منجملہ علامات اس ورم بسیط خواہ مرکب کے یہ ہو کہ اُسمین سوزش نسبت
فلغمونی کے زیادہ ہوتی ہو اور سرخی اسکی ناصع مثل ریشہ زعفران کے بہ نسبت فلغمونی زیادہ ہوتی ہو - اور جسوقت ورم کو
ہاتھ سے دبائین خون جو ورم مین ہو دبانے کے مقام سے دبکر الگ ہٹ جاتا ہو پھر جب ہاتھ ہٹالین اپنی جگہ آجاتا ہو -
لیکن تپک اور درد اُسمین کمتر ہو - اور اگر خون کی خرابی کے ہمراہ گاڑھا پن بھی ہو اُس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو حمرہ کہتے ہین
اور اسی کا نام جدری یعنے چیچک بھی ہو اور عرب کے لوگ اسکا نام بنات النار یعنے آگ کی لڑکیان رکھتے ہین - اور ہم چیچک کا
بیان اُس جگہ کرینگے اور اُسکے اسباب اور علامات کا ذکر وہان کرینگے جہان پر ہم اُن بیماریون کو لکھینگے جو سطح بدن پر پیدا ہوتی ہین
ورم دموی کے نام مین اختلاف بنظر اُس عضو کے بھی ہوتا ہو جس عضو مین یہ ورم پیدا ہو - پس اگر سر مین خواہ چہرہ مین پیدا ہو
اُسکا نام ماشرا رکھتے ہین اور اُسکی علامت چہرہ کا زیادہ سُرخ ہونا اور سر کا پھول جانا اور تمامی اجزاے سر کا پھول جانا اور درد
اور تپک کا ہونا ہو - اور اگر دماغ کی جھلی مین یہ ورم پیدا ہو اُسکو سرسام کہینگے - اور اگر آنکھ کے طبقہ ملتحمہ مین یہ ورم پیدا ہو
اُسکو رمد خواہ آشوب چشم کہتے ہین - اور اگر پسلیون کے اندر والی جھلی مین یہ ورم پیدا ہو اُسکو ذات الجنب کہینگے - اور اگر
پھیپھڑے مین یہ ورم پیدا ہو اُسے ذات الریہ کہتے ہین - اور اگر حجاب خواہ سینہ کے پردہ مین یہ ورم پیدا ہو اُسکو برسام

کہتے ہین - اور اگر طاعون سے قریب یہ ورم پیدا ہو تو اسکو داخس یعنی بسہر نیا کہتے ہین - اور اگر اُس ... گوشت مین یہ ورم پیدا ہو جو
بغلون کے نیچے ہی جسکو کبھی کہتے ہین خواہ اُس نرم گوشت مین جو دونون رانون کی جڑ مین ہی یا گردن مین خواہ دونون کانون کے
پیچھے کے نرم گوشت مین یہ ورم پیدا ہوا اور بہت جلد اُس ورم مین پیپ پڑ جائے اسکو طاعون اور خراج یعنے پھوڑا کہینگے
... جسم ... زبان مین بغل کے ورم کو ... اور ... ران کے ورم کو ... اور گردن اور ... گوشت ... کہینگے اور ...
... اور جو چیز ہی اسکا بیان ورم سوداوی مین ہوگا ... اور ... کو ... سرخ ... ہو ... یا ... طرف ہوا اور سب بھی اُسمین پڑ جائے اسکو (فوخیلین) کہتے ہین اور یہ بھی طاعون ہی کی قسم ہی - جو ورم اور ... مذکورہ بالا ...
اُن غدود مین پیدا ہون جو دونون بغلون کے نیچے ہین وہ طاعون خبیث ہی اسلیے کہ یہ غدود دل کے فضلہ قبول کرتے ہین
اور قلب کے فضلہ کی حرارت زیادہ تر شدید ہوتی ہی - اور اگر سوائے اعضائے مذکورہ بالا کے اور کسی عضو مین یہ ورم پیدا ہو تو اُسکا
نام فلغمونی مطلق رکھا جائیگا - جب یہ ورم کھل جائے اُسکو یونانی زبان مین (البسطاما) کہینگے اور یہ لفظ ایک اسم جنس ہی جو ورم ...
اور متفرق ہوجانے پر دلالت کرتی ہی - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ عضو آماسیدہ کی طرف جب کوئی مادہ کسی اور عضو سے ریزش کرے
اور یا یہ کہ وہ مادہ اسی عضو متورم مین پیدا ہوتا ہو ضرور ہی کہ اجزا اُسی عضو کے متفرق ہوجائین اور ایک خالی جگہ اسی عضو مین
باقی رہے جسمین یہ مادہ آیا کرے - اور یہ مادہ یا تو ریم اور پیپ ہی یا خون ہی یا کچ لوہو خون اور ریم سے ملا ہوا ہوگا اور اسکی تین صورتین
اسواسطے ہوئین کہ اگر مادہ مین طبیعت نے پورا نضج دیا اور اُسی مادہ کو مشابہ طبیعت اعضائے اصلیہ کے کردیا اُس سے مدہ پیدا ...
سپید رنگ کا - اور اگر طبیعت اُسی مادہ کے نضج دینے پر قادر ہوئی اور اُسکے بدل دینے پر بطرف حال اعضائے اصلی قادر نہوئی
اسوجہ سے کہ طبیعت مین ضعف تھا اُسوقت یہ مادہ خراب اور فاسد ہوکر خون غلیظ مثل دُرد کے بن جائیگا - اور اگر طبیعت نے
اسی مادہ مین عمل ضعیف کیا کہ تھوڑی مقدار کو مادہ کے پکا دیا اور تھوڑی سی خام رکھی ایسے وقت اُسی مادہ سے مدہ اور خون دونون
بنینگے - جو ورم ایسا ہوتا ہی جسمین مدہ اور خون دونون پڑین اُسی کو خراج یعنے پھوڑا کہتے ہین - علامت اسکی یہ ہی کہ اُسمین تپک
اور درد ہوتا ہی خصوصاً جب تک مدہ پیدا ہو رہا ہی (جسکو پیپ پڑنی کہتے ہین) کہ پوری پیپ جسوقت پڑ گئی اور تمام مادہ
پیپ بن گیا اور پختہ ہوگیا درد مین خفت آجائیگی سبب یہ ہی کہ اب پیپ ایک ہی حال پر آگئی اور اختلاف قوام کی وجہ سے
جو کھولن اسمین تھی وہ جاتی رہی - جس پھوڑے مین بالکل پیپ پڑ گئی ہو اُسکی شناخت یہ ہی کہ اگر انگلی سے اُسے دبائین
دب جائیگا اور گڑھا پڑ جائیگا انگلیون کے نیچے گہرا معلوم ہوگا - اور جب تک پھوڑے مین خون باقی ہی اُسمین تناؤ اور سختی باقی ...
طبیب کو مناسب ہی کہ اس علامت کو بغور دیکھے اور پوری تحقیق کرے ایسا نہو کہ بوجہ سختی عضو کے جسمین پھوڑا ہی جیسے غلطی واقع ہو
اور پختہ پھوڑے کو بوجہ سختی عضو کے خام سمجھ کر چونکہ بخوبی وہ ہاتھ سے نہین دبتا ہی تدبیر مین خطا کرے اور بیمار پر سبب باقی رکھنے
پختہ ریم کے وہ فساد پیدا کرے جو مدہ کے رہنے سے عضو مین فساد آجاتا ہی اور سڑ جاتا ہی اور خدائے تعالیٰ بڑا عالم ہی

باب دسوان ورم صفراوی اور اُسکے اسباب و علامات کے بیان مین

واضح ہو کہ مرہ صفرا اگر کسی عضو پر گرے اور خالص بھی ہو اُس سے ورم نملہ پیدا ہوگا - اور اگر وہ صفرا مین خون رقیق ملا ہوا ہو
اُس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو حمرہ کہتے ہین - پھر ورم نملہ کی پیدایش اگر وہ صفرا ... رقیق سے ہو اُس سے نملہ سادہ پیدا ہوگا

چونکہ جلد مین پیدا ہوتا ہے اُسکی شناخت یہ ہے کہ جلد مین احتراق اور سوزش ہو۔ پھر اگر باوجود رقیق ہونے کے تیزی بھی ہو اُس سے
وہ نملہ پیدا ہوگا جس سے جلد سڑ جاتی ہے اور گوشت کی حد تک سڑا ہنید پہونچتی ہے اسی کو نملہ متاکلہ کہتے ہین اور علامت اُسکی یہ ہے
کہ یہ نملہ دوڑتا اور پھیلتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ خواہ چیونٹی کی طرح رینگتا ہے اور اسکے ہمراہ کھجلی اور جلن اور لمس مین گرمی
ہوتی ہے۔ اور زخم اسمین جلد پڑتا ہے۔ اور اگر وہ صفرا رقت اور غلاظت مین معتدل ہو اور حدت یعنی تیزی اُسمین کمتر ہو ایسے
وہ صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوگا اُسکی شناخت یہ ہے کہ جلد پر زخم اور قرحہ مشابہ جوار کے دانہ کے ہون۔ جو حمرہ صفرے مین
خون رقیق کی آمیزش سے پیدا ہوتا ہے اُسکی علامت جلد کی سرخی اور لہیب یعنی آنچ سی اُٹھتی ہوئی اور گرمی اور درد شدید ہے اور یہ
علامات زیادہ تر اُس ورم مین ہوتے ہین جسکا نام فلغمونی ہے اور حمرہ فلغمونیہ مین اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین کہ جاننا چاہیے

باب گیارھوان ورم بلغمی کے بیان مین

بلغم سے جو ورم پیدا ہوتا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ اگر بلغم رقت اور غلاظت اور چسپندگی مین معتدل ہو اور اُسکی آمد کسی عضو سے
دفعتہً ہوئی ہو اُس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو اوذیما درحقیقت کہتے ہین۔ اور کبھی ایسا ہی ورم ایک ریح بخارسے بھی پیدا ہوتا ہے
جیسے استسقا کے بیمارون کے بدن مین ورم ریحی اسی طرح کا پیدا ہوتا ہے خواہ سل کے بیمارون کے بدن مین خواہ اُن لوگون کے بدن مین
جنکے اعضاے اصلی کے مزاج فاسد ہوگئے ہین۔ علامت اس قسم کے ورم کی یہ ہے کہ سپید رنگ ہو اور ڈھیلا درد اُسمین بالکل نہو۔
اور اگر اُنگلی وغیرہ سے دبا یا جائے اُنگلی کا نشان گہرا اتنا رہے۔ سواے اُس ورم کے جو ریحی ہو اور ریح بخاری سے پیدا ہوا ہو
کہ اُسمین اُنگلی نہین گڑتی ہے اور جب اُسپر ہاتھ سے تھپکی دین آواز پیدا ہوگی۔ جو ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہو اُس سے بتوڑی
اور دبیلہ کی اقسام اور مسّہ اور خنازیرا اور تخم لغنے گٹھلیان اور عقد لیعنے گرہین اور گانٹھین ایسی پیدا ہونگی جو مثل غدود کے ہوتی ہین
اور مادہ ان سب کا اُسی عضو مین پیدا ہوتا ہے جس عضو مین یہ ورم ہے۔ جو ورم ایسے بلغم غلیظ سے پیدا ہو جسمین کسیقدر خلط سودا کی
شرکت ہے۔ اُس سے فقط ثالیل لیعنے مسّے پیدا ہونگے۔ پھر اگر بلغم شور ملا ہوا خون سے ہو اُس سے بثور شہدیہ پیدا ہونگے۔
بتوڑی ایک ورم غلیظ ہے بڑی چھوٹی ہونے مین مختلف ہوتی ہے کوئی بتوڑی چنہ کے برابر ہوتی ہے اور کوئی چنے سے بڑی تا اینکہ
برابر چھوٹے تربوز کے ہوجاتی ہے اور اس سے بھی بڑی ہوجاتی ہے اور بتوڑی ایک کھال کی تھیلی کے اندر ہوتی ہے وہ تھیلی بتوڑی پر
ہر طرف سے شامل ہوتی ہے۔ اور علامت بتوڑی کی یہ ہے کہ جب اُسکی گرفت کرین اور پکڑ کر ہلائین اُسکو اُسی عضو مین جسمین ہے
چسپندہ نہ پائینگے مگر ایسی معلوم ہوگی کہ اب اُس عضو کو چھوڑا چاہتی ہے اگرچہ ملنا اسکا عضو مذکور سے فقط بذریعہ جلد کے ہے۔
بتوڑی چار قسم کی ہوتی ہے (۱) شحمیہ (۲) عسلیہ (۳) ازدہاجیہ (۴) سشیرازیہ شحمیہ کی پیدایش بلغم غلیظ سے ہے اور شناخت
اُسکی یہ ہے کہ جرم اُسکی تنگ اور تاریک ہو اور اُسمین حس بھی ہو اور جو مادہ اُسمین بھرا ہے مشابہ چربی کے ہو اور جب اُسے دبائین
پچک نہ جائے اور نہ اُسمین گڑھا پڑے مگر چھونے سے اُسکا لمس مثل چربی کے چکنا معلوم ہو۔ عسلیہ وہ بتوڑی ہے جسکی پیدایش
بلغم عفن سے ہوتی ہے اور اُسمین جو مادہ بھرا ہوتا ہے مثل شہد کے قوام مین ہوتا ہے اور رنگ بھی اُسکا شہد کا سا ہوتا ہے اور جب
ہاتھ سے اُسکو چھوئین پچک جائیگی اور پیپ بھری ہوئی پھوڑے سے کم دیگی اور پھر اپنی حالت پر جلد آجائیگی اور چھونے مین
ایسا معلوم ہوگا جیسے کسی مشک مین شہد بھرا ہوا ہو۔ ازدہاجیہ اور سشیرازیہ کی پیدایش ایسے ہی بلغم سے ہوتی ہے جیسے بلغم سے

سلسلہ پیدا ہوتی ہی۔ شناخت اُن دونون کی یہ ہی کہ اُنکی جڑ موٹی ہوتی ہی اور جسامت اُنکی چھوٹی سی اور چھونے مین نرم۔ مگر از دبا بجیہ ایسے مادہ پر شامل ہوتی ہی جو مشابہ (از دہاج) کے ہی اور یہ حریرہ ہی جو گیہون کے آٹے سے بنایا جاتا ہی۔ اور شیرازیہ کے اندر وہ مادہ ہوتا ہی جو مشابہ شیراز کے یعنے راڑی کے جو دودھ سے بنائی جاتی ہی۔ دبیلات کی پیدایش مادہ ہاے غلیظ اور خراب سے ہوتی ہی جسمین تھوڑا اسا دُرد غلیظ خون کا بھی ملتا ہی اور ایسے دبیلہ شامل اُس مادہ پر ہوتے ہین جو مشابہ حماۃ یعنے سیاہ مٹی کے اور زبل یعنی مینگنی اور زیت کی تلچھٹ خواہ دردی شراب کے خواہ کیچڑ خواہ کوئلے وغیرہ کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور علامت اُسکی یہ ہی کہ جس جگہ اُسکو دبائین بہ نسبت مدہ اور ورم کے کم دبتی ہی اور کسیقدر سخت ہوتی ہی۔ خنازیر ایک ورم سخت مشابہ غدود کے ہوتا ہی اور نرم گوشت مین گردن کے خواہ بیخ ران کے نرم گوشت مین خواہ بغل کے نیچے کے نرم گوشت مین پیدا ہوتا ہی۔ اور اکثر یہ ورم گردن کے آگے خواہ گردن کے داہنے بائین پیدا ہوتا ہی۔ اور اسمین یا تو ایک ہی غدہ یا دو یا تین خواہ زیادہ اس سے بھی ہوتے ہین اور ہر ایک گرہ خنازیر کی اپنی خاص جھلی کے اندر ہوتی ہی جیسے کہ بتوڑی مین خاص تھیلی جداگانہ ہوتی ہی۔ اس قسم کے ورم کا نام خنازیر اسواسطے رکھا ہی کہ یہ غدہ اکثر خنزیر کی گردن مین ہوتا ہی۔ اور ایک قوم نے سبب اسکا یہ لکھا ہی کہ جس طرح سور کے بچے بہت سے ہوتے ہین اُسی طرح سے اس ورم کے غدود بہت سے پیدا ہوتے ہین اسی مناسبت سے اس ورم کا نام خنازیر رکھا گیا۔ سلعہ گول گول پھنسیان خواہ دانہ ہین جو بدن مین پیدا ہوتے ہین چھونے مین سخت جیسے کیلین غدود کے گرہ ہوتی ہین پس یہ ورم صلب ہی بقدر بندقہ اور جوزہ کے جو ایسی جگہ پیدا ہوتا ہی کہ وہ جگہ گوشت سے خالی ہی اور اکثر تو یہی ہی کہ اگر اُسکو انگلیون سے خواہ انگوٹھے سے خوب زور کرکے دبائین پھٹ جاتا ہی۔

باب بارھوان ورم سوداوی کے بیان مین

جو ورم خالص سودا کے ورم سے پیدا ہوتا ہی اُسمین سے ایک قسم وہ ہی جو ایسے سودا سے پیدا ہوتا ہی جو دردی اور ثقل خون کا ہی اور اس ورم کو سقیروس کہتے ہین اسکی علامت یہ ہی کہ سخت ہو اور درد اُسمین نہو اور رنگ اسکا سپید خواہ تیرہ ہو تاکہ ہمرنگ بدن کے ہو۔ پھر اگر اس ورم کا مادہ خاص اُسی عضو سے پیدا ہوا ہی اور کسیقدر وہی مادہ رگون سے باہر ہوا ایسے مادہ سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو سرطان کہتے ہین اور شناخت اسکی یہ ہی کہ سخت ہو اور کھنچاو اُسمین زیادہ اور سختی بھی اُسمین بشدت ہو مثل پتھر کے اور شکل مین مثل سرطان یعنی گینگٹے کے ہو اور اس شکل کی وجہ یہ ہی کہ جو رگین دونون جانب اُسی عضو کے ہین اُنمین بلندی اور اونچائی ہوتی ہی اور مادہ یعنے فضلہ سوداوی سے بھری ہوئی جیسے گینگٹے کے پانون ہون۔ اور بعض قسم سقیروس کی وہ ہی جسکی پیدایش اُس خلط سودا سے ہوتی ہی جو احتراق سے مرہ صفرا بنا ہی ایسے مادہ سے وہ سرطان پیدا ہوتا ہی جسکے ہمراہ تاکل یعنے خراشیدہ اور تقرح یعنے زخم پڑتا ہی ہوتا ہی اسکی شناخت یہ ہی کہ جو قرحہ اسمین پڑتا ہی اُسکی باڑھین موٹی اور باہر کی طرف اُلٹی ہوئی ہوتی ہین اور اُسمین ایک چیز مشابہ جربا کے ہوتی ہی رنگ اسکا سُرخ یا سبز ہوتا ہی۔ اور قرحہ کا مقام سیاہ رنگ ہوتا ہی۔ یہ بیان اقسام ورم کا اور اُنکے اسباب اور اُن دلائل کا تھا جو ہر ایک ورم پر دلالت کرتے ہین اسکو جاننا چاہیے۔

باب تیرھوان اُن بیماریون کے بیان مین جو سطح بدن پر پیدا ہوتی ہین اور اُنکے اسباب و علامات کا

جو بیماریان سطح بدن پر عارض ہوتی ہین کچھ اُنمین سے ایسی ہین جو اسباب داخلی سے پیدا ہوتی ہین اور بعضون کو اسباب سابقہ بھی کہتے ہین۔ اور کچھ بیماریان اسباب خارجی سے پیدا ہوتی ہین اور انکو اسباب بادیہ کہتے ہین۔ جن امراض کی پیدایش اسباب سابقہ سے

اور تمہین کچھ ایسے امراض ہین جو تمام بدن مین پیدا ہوتے مین جیسے چیچک اور جذام اور بہق جسکو چھاجن کہتے ہین اور سپید داغ - اور کچھ ایسے امراض ہیں جو مخصوص بعض اعضا مین ہوتے ہین جیسے بالخورہ جو سر کے اعضا مین ہوتا ہو خواہ اور ایسے ہی امراض جیسے چہرہ پر کی چھائین او سعفہ یعنے بفا اور بھوسی جو فقط سر مین ہوتی ہو جن بیماریون کی پیدائش اسباب بادیہ سے ہوتی ہو اُسکو تفرق اتصال کہتے ہین اور تفرق اتصال لیے بدن مین کسی جگہ کے اجزا کا اتصال جاتا رہنا کبھی تو اجسام بے حس سے ہوتا ہو جیسے تیغ سے کھلجانا اور پرخچے پرخچے ہونا خواہ تلوار اور چھری سے کٹ جانا وغیرہ وغیرہ ایسے ہی سخت اجسام سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو - اور ایک قسم کا تفرق اتصال ذی حس حیوانات پیدا ہوتا ہو - جو حیوان آدمی کے بدن مین یہ فعل کرتا ہو بعض اُسکی قسم کاٹتی ہو یا ڈنک مارتی ہو اور اُسکی ایذا سے جو تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو اُسکا کوئی خاص نام نہین ہو یعنے اصطلاح طب مین اسکو کوئی خاص مرض نہین کہتے جیسے بھڑ بیے اور صحیح کتّے کے کاٹنے سے (جو بچھو کے نیش مارنے کا کوئی خاص نام نہین ہو) اور بعض حیوانون کے تفرق اتصال کا ایک نام خاص بھی ہو جیسے دیوانہ کتّے کے کاٹنے کو کلب الکلب کہتے ہین - اور افاعی اور حیات کے مترجم اس مقام پر اصل کتاب کی عبارت از بس غلط ہو مگر آئندہ جو اکیسوان اور بائیسوان باب اسی مقالہ کا آتا ہو اُسی کے موافق ہمنے ترجمہ کیا ہو - ظاہر عبارت کتاب سے یہ معنی پیدا ہوتے ہین کہ بعض جانور جو آدمی کے بدن مین کاٹتے خواہ ڈنک مارتے ہین اُنکا کچھ نام نہین ہو اور یہ بات کام کی اور مفید طبیب کو نہین ہو بلکہ صحیح یہی ہو کہ جو ہمنے ترجمہ کیا ہو

متن ہم پہلے آغاز بیان اُنھین امراض سے کرتے ہین جو سطح بدن مین اسباب داخلی سے پیدا ہوتے ہین اور پھر پہلے تو اُن امراض کو لکھینگے جو تمام اعضاے بدن مین پیدا ہوتے ہین - اور یہ امراض جیسے جدری یعنے چیچک اور جذام اور بہق سپید اور برص اور بہق سیاہ اور داد کے اقسام (جو حکماے ہند کی راے ہیں سات ہین) اور حصبہ جسکو کھسرا چیچک کہتے ہیں - اور خارش تر ہو خواہ سوکھی بے دانہ کی کھجلی اور قمل یعنے چیٹی چیٹی جون جو بدن مین رونگٹون کی جڑون مین پیدا ہوتی ہین اور چھوٹی چھوٹی پھنسیان اور ستہ اور جوز خسم احتراق سے کسی مادہ کے پڑ جاتے ہین اور تپ اچھلتی اور جعف یعنی اندھوریان اور جس ورم کا نام ابو سما ہو - اور رگون سے خون کا بہنا اور بند ہو جانا اور نار فارسی (جسکو بعض لوگ بغلط آتشک بھی کہتے ہین) اب پہلے ہم جدری یعنے چیچک اور اُسکے اسباب کو بیان کرتے ہین اور اُسکے علامات کو اور اسکو جاننا چاہیے

باب چودھوان چیچک اور اُسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جدری چھوٹے چھوٹے دانہ ہین جو بہت سے پیدا ہو کر تمام بدن مین خواہ اکثر مقامات پر بدن کے پھیل جاتے ہین - اور کبھی اکثر مقامات مین اور بعض اعضا مین نہین بھی ہوتے مترجم نے اپنے بعض اعزہ کو دیکھا کہ تمام بدن پر چیچک کے دانہ اتنے برآمد ہوے تھے جسکو کہنا چاہیے تل رکھنے کی جگہ نہ تھی اور یہ بات جو مشہور ہو کہ چیچک کا جو دانہ سطح جلد پر پھوڑ کر نکلتا ہو اُسی کے مقابل اندر بھی ہوتا ہو اگر صحیح ہو تو اُس مریض کا زندہ رہنا کیونکر ہوا کہ قلب کی جگہ بھی دانہ تھے ہمنے فقط قیروطی سے اُسکا علاج کیا ہو اور بحمد اللہ اب تک زندہ ہو اور کوئی عضو ماؤف نہین ہو - البتہ چودہ ناصور بعد نجات کے مرض جدری کے سینہ مین رہ گئے تھے سات بائین طرف اور سات داہنی طرف اور مین اُنکو مادہ جدری سے تصور کرتا تھا اور بہت سا علاج کیا مگر کارگر نہوا بعد مدت کے ایک پیرزن نے اس مرض کا نام بتلایا کہ اسکو [illegible] کہتے ہین اور جس دوا سے کنٹھ مالا یعنے خنازیر جاتا ہو اُسی سے یہ بھی جائیگا تب مترجم نے اُس پیرزن کی بات پر وثوق کرکے خداے تعالی کی [illegible] کہ اب مین خنازیر کا علاج کرتا ہون شافی برحق تیری ذات ہو اور وہ نبات ہندی جسکو [illegible] اور جو نا پالی کہتے او [illegible] مقامات کی جو خنازیر کے واسطے میرے مجربات مین ہو [illegible] لگایا اور شاید ایک ہفتہ مین [illegible] بھر گئے الحمد للہ [illegible]

چودہ ناصور [illegible]

اگرچہ علاج اس مرض کا کردیا اور صحت بھی ہوئی مگر آج تک قدمائے یونانیہ اور نیز بعض کتب ویدک مین اس مرض کا پتہ نہین ملا ہے اور
نہ کوئی اور مریض ایسا دیکھا اور نہ سنا لہذا اسنے فائدۂ عام اس تجربہ کو لکھدیا ہے- اگرچہ وہ پیرزن محض جاہل تھی مگر اُسنے یہ بھی کہا تھا کہ چونکہ
اس مقام سے رحم کو زیادہ لگاؤ ہے جس عورت کو یہ مرض ہوتا ہے تا اینکہ آرام نہو جائے اُسکے حمل نہین رہتا ہے یہ بات بھی قواعد سے
نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے- اور طب کا فن ایک ذخیرۂ تجربات ہے اسی طرح سیکڑون مرض اور ادویہ فراہم ہوے اور ہوتے جاتے ہین
صاحب عقل کو کبھی مغرور اور متکبر نہونا چاہیے- جو شخص اپنے بدن کا حال اچھی طرح نجانے دوسرون کے امراض کو کیا سمجھ سکتا ہے بجز اسکے
کہ خدا مدد کرے واللہ یعلم ۔متن۔ جو قسم چیچک کی بعض اعضا مین ہوتی ہے اور بعض مین نہین ہوتی ہے یہی وہ قسم ہے جسکو قدیم زمانہ کے
طبیب حمرہ کہتے تھے اور یونانی اطبا اسکو ایسے نام سے نامزد کرتے ہین جسکا ترجمہ عربی زبان مین بنات النار ہے یعنے آگ کی لڑکیان
چیچک کے یہ دانے اکثر آدمیوں کے بدن مین زمانہ نشو و نما و بالیدگی مین نکلتے ہین یعنے ابتدائے سن میں اور سبب اسکا یہ ہے کہ بچہ
رحم کے اندر ایسے خون حیض سے غذا پاتا ہے جو ایک فضلہ منجملہ فضول بدنی عورت کے ہے اور اُسی فضلہ کو طبیعت جگر سے رگون کی راہ سے
بطرف رحم کے دفع کرتی ہے چنانچہ اسکو ہمنے علاوہ اس مقام کے اوپر کے مباحث مین بیان کردیا ہے- یہ خون حیض اپنے ذاتی جوہر مین
اور بھی اپنی کیفیت مین مختلف ہوتا ہے- جوہر ذاتی مین اسکا اختلاف یہ ہے کہ کبھی اسپر جوہر خون کا غالب ہوتا ہے اور کبھی اسپر جوہر صفرا کا
یا سودا کا اور کبھی اسپر جوہر بلغمی کا غلبہ ہوتا ہے کیفیت مین اختلاف خون حیض کی یہ صورت ہے کہ کبھی تو یہ خون حیض اچھے اور محمود خون سے
پیدا ہوتا ہے اور کبھی ردی- اور خراب خون سے اسکی پیدائش ہوتی ہے- اور جنین اپنی غذا اُسی حصہ سے اس خون حیض کے لیتا ہے جو
اچھا ہو اور اُسی سے پرورش پاتا ہے اور اُسکے اعضا بڑھتے ہین اور باقیماندہ خراب حصہ اسکا اعضائے جنین اور رگون مین اُسکے باقی
رہتا ہے جب بچہ شکم مادر سے برآمد ہوا اُسکی غذا دودھ سے ہوتی ہے- اور دودھ کی پیدایش اُسی خون حیض سے ہے- اور اعضا جنین کے
نہایت عمدہ اُسکی مقدار سے غذا پاتے ہین- اور باقی بطور فضلہ کے جنین کے بدن مین جمع رہتا ہے جب تک کہ طبیعت بدنی اسکی تحریک
کسی سبب سے کرکے بطرف ظاہر بدن کے اُسکو خارج کردے- پھر اُسی فضلہ کا متحرک ہونا یا تو کسی سبب خارجی سے ہوتا ہے جیسے ہوائے
وبائی سیا بیٹھنا ایسے مقامات پر جہان چیچک کے بیمار رہتے ہون کہ اُن مقامات پر جو کوئی بیٹھیگا وہی ہوا چیچک کے بیمارون کے بخارات
بدنی سے مل کر خراب ہورہی ہے اُسی ہوا سے یہ شخص بھی بذریعہ استنشاق اور دمگہ کر ناک کی راہ سے اندر پہونچانے پر مجبور ہوگا- اور جو بخارات
چیچک کے بیمارون کے زخمون اور قروح سے اُٹھکر ہوائے بیرونی سے ملتے ہین اسکے بدن مین بھی پہونچینگے- داخلی سبب چیچک کا یہ ہے کہ
تدبیر سے ضرورت تھکے کی ایسی گرم تر غذا اُن سے کیجائے جو غلیظ ہون جیسے گوشت اور مٹھائی کے اقسام اور چھوہارا وغیرہ وہ غذا جہانتک
اُسی خراب فضلہ کے ہوجو بچہ کے بدن مین فراہم ہو رہا ہے بکثرت کھلائی جائے کہ اُس غذا سے مقدار اُس فضلہ کی زیادہ ہوجائے اور اسی
وجہ سے اُس فضلہ مین جوش پیدا ہو اور طبیعت اسپر قوی اثر ڈال کر بطرف ظاہر بدن کے اُسے خارج کردے اور اُسپر سے دانہ اور پھنسیان
وہ پیدا ہون جنکو (حَمَرہ) کہتے ہین اور یہ پھنسیان خرابی مین قوی یا ضعیف موافق کیفیت اُسی خراب فضلہ کے ہونگی جیسا اُسی فضلہ کا
جوہر ذاتی ہوگا- پھر اگر وہ خون جس سے یہ مرض پیدا ہوا ہے گرم اور گاڑھا اور خراب کیفیت مین نہوگا ایسے خون سے وہ قسم چیچک کی پیدا ہوگی
جو ابتدائے ظہور مین چھوٹے چھوٹے دانہ اور سرخ ہونگے اور بڑھتے بڑھتے بڑی مسور کے برابر وہ دانہ ہوجائینگے پھر گول ہوکر اُبھر آئینگے اور
انہین چیچک جسکو ہندی عورات جلجھلاہٹ کہتی ہین پیدا ہوگی اور جلدی پھول جائینگے اور پھوٹنے کے بعد انکا رنگ سپید براق مشابہ

موتی کے ہونگے۔ اور اسی کو موتیا بھی کہتے ہین - اور اس دم پڑنے کے اور بھرنے کے ساتھ ہی اُنپر سخت پپڑی بھی پڑتی جاتی ہو- اور یہ قسم یعنے
موتیا چیچک جملہ اقسام مین اسکے اسلم ہو کر مریض بچ جاتا ہو- اور اگر پیدایش چیچک کی خون سوداوی غلیظ سے ہو جسکی کیفیت بھی خراب ہو
تو چیچک ابتداء ظہور مین تیرہ رنگ اور خشک ہیچ مین سیاہ سیاہ نقطہ ہونگے اور جب دانہ بڑے ہونگے بیٹھے ہوکر پھیل جائینگے اور ایک
دوسرے سے ملجائیگا اور گول نہونگے بلکہ اُنکی شکل مختلف ہوگی ہر ہر دانہ کا ایک جداگانہ صورت پر ہوگا اور رنگ اُنکا زیادہ تیرگی پر ہوگا
یا سیسہ کے رنگ پر خواہ سیاہی مائل جیسے راکھ کا رنگ ہوتا ہو یا زردی مائل خواہ بنفشی - پھر جب یہ دانہ پھوٹے پپڑی اُنپر سیاہ جمیگی جیسے
آگ کے جلنے کی سیاہی ہوتی ہو اور بیشتر اُنمین سیپ نہین بھی پڑتی ہو- جو ایسی چیچک برآمد ہو خراب اور مہلک ہو- پھر اگر خون سے آمیزش
صفرا کی ہو کر چیچک پیدا ہوئی ہو تو درمیان مین ان زخمون کے پھوڑے ایسے پیدا ہونگے جیسے آگ کے جلنے سے پھپھولے پیدا ہوتے ہین
اور اسی کو نار فارسی کہتے ہین ، اور یہ بھی خراب قسم چیچک کی ہو- جدری کی ایک قسم وہ ہو جسکو حصبہ یعنے کھسرا کہتے ہین اسکی پیدایش خون
گرم رقیق سے ہوتی ہو جسکی خرابی زیادہ نہو- اور یہ قسم جب اپنی انتہا کو پہونچ جاتی ہو باجرہ کے دانہ کے برابر اسکے دانہ ہوتے ہین خواہ
باجرہ سے کچھ بڑے اور رنگ انکا سرخ ہوتا ہو اور انمین ریم نہین پڑتی بلکہ یون ہی پپڑی پڑ جاتی ہو- عام دلائل چیچک کے ابتداء زمانہ مین
تپ کا ہونا اور چہرہ او کنپٹیون کا اور اوداج یعنے گلے کی بڑی رگون کا پھول جانا ناک مین کھجلی ہونی اور تلہب یعنے بھڑک آگ کی سی اور
سرخی چہرہ کی اور اُس عضو کی جسمین چیچک کے دانہ برآمد ہونگے اور سر مین گرانی حلق مین خشونت اور کھُرا پن- اور جب یہ علامات
ہمراہ تپ لازم کے ہون جاننا چاہیے کہ یہ علامات چیچک نکلنے کی ہین اسکو جاننا چاہیے-

باب پندرھوان جذام اور اُسکے اسباب کے بیان مین

جذام وہ بیماری ہو کہ تمام اعضاے بدنی کو خشک کردیتی ہو اور بوجہ یبوست کے اُنکو فاسد کردیتی ہو- اُسکی مثال ایسی ہو جیسے کہ طاعون
تمام بدن مین پیدا ہو- جذام کی پیدایش ضعف قوت مغیرہ سے ہوتی ہو یعنے جو قوت غذا کو بطرف گوشت کے بدلنے والی ہو اُسکے ضعف سے
ہوتی ہو جسوقت کہ جذام سوء مزاج سرد خشک سے اور سودا کے غلبہ سے خون پر پیدا ہوا ہو اور خون کو اسی سودا کے غلبہ نے فاسد
کردیا ہو اور یہی فاسد خون تمامی اعضاے بدنی مین واسطے غذا دہی اُنھین اعضا کے جاتا ہو کہ اُنکو نہ غذا دیکر خشک کردے اور
فاسد کردے بسبب یبوست اپنی کے اور اُنکے ہمراہ اخلاط بھی خراب اور فاسد ہو جاتے ہیں- اسلیئے کہ اخلاط اور منی ہر ایک کی پیدایش
خون ہی سے ہو (اور جب خون بگڑ گیا تو یہ بھی ضرور خراب ہونگے) یہان تک خرابی اخلاط اور منی کی ہو کہ یہ خرابی بالنسل تک پہونچتی ہو یعنی
اولاد مین بھی جذام پیدا ہوتا ہو مترجم منی کی خرابی سے اس مقام پر مطلق مراد ہو یعنے کبھی تو اسقدر منی خراب ہوجاتی ہو کہ مجذوم
مقطوع النسل ہوجاتا ہو یا بوجہ سقوط باہ کے یا بوجہ عفونت منی کے اُس سے انعقاد نطفہ کا نہین ہوتا ہو اور کبھی اگر خرابی منی مین کم
ہوئی اولاد جو پیدا ہوگی اُسکو جذام کا مرض لاحق ہوگا متن اولاد مین جذام کا اثر یون پہونچتا ہو کہ جوہر منی مجذوم کا آمیختہ اُن خراب
اخلاط سے ہوتا ہو جس سے جذام پیدا ہوا ہو اور ایسی منی سے جو نطفہ بنیگا اُسکے اخلاط بھی مشابہ باپ کے اخلاط سے ہونگے اور اصلی
اعضا بھی بنینگے ایسے ہی خراب اخلاط سے پیدا ہونگے- اسی سبب سے بیماری جذام کی باپ سے طرف بیٹے کے پہونچتی ہو
بھی یہ مرض مجذوم کے پاس بیٹھنے والے کو بھی لگ جاتا ہو اور اسکا سبب یہی ہو کہ مجذوم کے بدن سے جو بخار ردی اور خراب
تحلیل ہوکر نکلتا ہو اور ہوا سے خارجی اُس سے خراب ہوتی ہو پاس بیٹھنے والا اسی ہوا کو استنشاق کر کے یعنے سانس کی راہ

اندر اپنے بدن کے حیز میں جا کر پہونچاتا ہے - جذام کی دو قسمین ہین - ایک قسم کی پیدائش اس خلط سوداوی سے ہے جو خون کا دُرد اور ثفل ہے اور ایسے جذام مین اعضاے بدنی کٹ کٹ کر نہین گرتے - اور بیشتر علاج ایسے ہی جذام مین کارگر ہوتا ہے اور بیمار کو پوری نجات مرض سے ہو جاتی ہے اگر ابتداے مرض مین اچھی طرح سے علاج کیا جائے - دوسری قسم جذام کی اس مرۂ سوداء سے پیدا ہوتی ہے جو صفرا کے احتراق سے بنا ہے اسی جذام مین اعضاے بدنی کا گرنا سڑ سڑ کر عارض ہوتا ہے اور شاید ایسا مریض بالکل اچھا نہین ہوتا مترجم حکماے ہند نے کُشٹ یعنے فساد خون کی اٹھارہ قسمین لکھی ہین نوبت سخت ہین جنمین سے ایک اودمبر بھی ہے کہ تمام بدن مین سخت سخت گٹریان پڑ جاتی ہین مترجم کو اتفاق ۱۳۰۳ ہجری مین ایسے ایک بیمار کے علاج کا اتفاق ہوا ہے جسکو مولوی حکیم سید [illegible] محمد صاحب زیدپوری نے میرے پاس بھیجا تھا مریض کے تمام بدن مین کئی سو گٹریان سخت سخت پڑی تھین اور اُنمین درد بھی تھا مگر ریم نہین پڑتی تھی اور تمام بدن اُسکا پھولا ہوا بھی تھا مجھے گمان ہوا کہ اسکو ایک دوسری قسم کا کشٹ خواہ جذام جسکو سنسکرت مین اَلَس کہتے ہین بھی ہے چنانچہ مین نے ایک اکسیر ناقص جو نسخہ شمس الدین مغربی کا رباعی مین مشہور ہے ؎ گفتہ است شمس مغربی گوگرد و توتیا ٭ زرنیخ سرب زیبق ہر پنج را لبا ٭ از خون تیرہ ترکن و آنگہ نبار درکن ٭ قلعی نحاس زرکن نیست کیمیا ٭ توتیا سے مراد روح توتیا یعنے جست ہے اور خون تیرہ سے یا دہن جیسے روغن شیر وغیرہ ہین - الغرض مساوی اوزان ان ادویہ کو دو ماہ مترجم نے بار در طب سیاہ مین جیسے کہ شیخ الرئیس نے تمام اکاسیر کے واسطے تجویز کیا ہے مثل ماء الرائب خواہ آب لیمون اور سرکہ مقطر مین سحق کیا تھا مگر آنچ نہین دی تھی اسلیے کہ میزان نار مجھپر منکشف نہ تھی فقط سحق کی حرارت نرم اسکو پہونچی تھی اُسی دوا سے ناچار سے کہ ابھی مشمع اور تام الناری بھی نہوئی تھی اور کبریت اور زرنیخ کا دخان کسیقدر باقی تھا جو طرح مین سواد کبریتی دیتی تھی اسی مجذوم کو روزانہ بقدر چار سرخ تا بیس روز کھلائی بحمد اللہ تمام گٹریان اسکی نابود اور معدوم ہوگئین اور آماس بدن بھی جاتا رہا پسینہ کی بدبو اور دیگر اعراض سب دور ہوگئے اور میرے گمان مین وہ شخص پورا صحیح ہوگیا - یہی نسخہ قریب بیس برس سے میرے تجربہ مین ہے اور ہمیشہ سودمند ہوتا ہے اب اسکی تکمیل قواعد حل وعقد اور تقطیر سے کر رہا ہون اگر اللہ جل شانہ چاہے تو پورا ہو جائے اور تمام خلائق کو نفع پہونچے ناظرین کتاب ہذا سے مجھے امید ہے کہ اگر وہ رموز اس دوا کی طیاری کے مجھ سے دریافت کرینگے تو مین بشرطیکہ وہ اہل علم سے ہونگے اور فن کیمیا بھی انکے عمل اور علم مین ہوگا ضرور بتا دونگا میری غرض یہی ہے کہ اب یہ فن از سر نو اطباے حال پر منکشف ہو جائے واللہ الہادی و بیدہ ازمۃ الایادی متن جذام کی علامت ابتدائی حدوث مین یہ ہے کہ آنکھ کی سپیدی مین تیرگی آجائے اور سارا جسم شکل سے مدور اور گول گول ہو جائین اور اسی واسطے اس مرض کا نام داء الاسد بھی رکھا گیا ہے کہ شیر کی آنکھون کی سپیدی مین تیرگی بھی ہوتی ہے اور آنکھ کے ڈھیلے گول گول بھی ہوتے ہین - جب مرض مستحکم اور پختہ ہو جاتا ہے اعضاے بدنی کا گرنا اور بالون کا پلکون کے منتشر ہونا شروع ہوتا ہے اور ابرو کے بال بھی جھڑنے لگتے ہین اور گلے مین پھندا یعنے پھنسری پیدا ہو کر اور آواز بیٹھ جاتی ہے اور چہرہ پھول جاتا ہے اور موٹا بد قوارہ ہو کر ہونٹھ موٹے موٹے ہو جاتے ہین اور رنگ چہرہ کا کاسنی مائل ہوتا ہے اور انگلیون کے پور پھٹ جاتے ہین - دونون نتھنے خشک ہو جاتے ہین زبان کی رگین موٹی ہو جاتی ہین اور کبھی کسی بیمار کی ناک بیچ گر جاتی ہے یہ بیان جذام اور اُسکے دلائل کا ہے -

باب سولھوان برص اور بہق سپید اور سیاہ اور داد کے اقسام اور ہر ایک کے

اسباب اور علامات کے بیان مین

برص ایک سپیدی ہی جو ظاہر بدن مین ہوتی ہی اور کبھی بعض اعضا مین ہوتی ہی اور بعض مین نہین ہوتی ہی اور کبھی تمام اعضا مین اسقدر ہوتی ہی کہ تمام بدن سپید ہو جاتا ہی - برص کی پیدایش غلبہ خلط بلغمی سے خون پر ہوتی ہی اور قوت مغیرہ جو بدن مین اخلاط خام کو خون سے بدلنے والی ہی اُسکے ضعیف ہو جانے سے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ مرض سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہی - علامت اُسکی یہ ہی کہ عضو مبروص کا رنگ سپید ہو اور بال جو اُسی عضو پر ہون وہ بھی سپید ہو جائین - اور اگر جلد مین سوئی وغیرہ چبھوئین خواہ پچھنے لگائین خون برآمد نہو بلکہ سپید رطوبت نکلے اور جو برص ایسا ہی اُس سے نجات ممکن نہین ہی اور جس برص سے خون برآمد ہو خواہ گلابی رطوبت خارج ہو اُسکے دور ہونے سے یاس اور نومیدی نہ کرنی چاہیے - بہق سپید بھی ایک باریک سپیدی جلد پر بدن کے ظاہر ہوتی ہی اسکی پیدایش بھی مادہ برص سے ہی اگر وہ مادہ ضعیف ہو - فرق درمیان برص اور بہق کے یہ ہی کہ بہق تو فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہی اور برص عضو کے اندر (بلکہ کبھی ہڈی تک بھی پہونچ جاتا ہی) اور جو بال سپید داغ پر نکلتا ہی وہ بھی سپید ہوتا ہی بہق سیاہ یہ ہی کہ رنگ جلد بطرف گہری سیاہی کے بدل جائے اسکی پیدایش خون مین مرہ سودا کے ملجانے سے ہوتی ہی اور علامت اسکی یہ ہی کہ جلد کا رنگ خوب سیاہ ہو اور جب عضو سیاہ کو ملین اُس سے ایک چیز مثل بھوسی کے اُڑتی ہوئی معلوم ہو اور تلا ہوا مقام سیاہ باقی رہے - اکثر تو یہی ہی کہ یہ بہق اُن لوگون کے بدن مین پیدا ہوتا ہی جو قریب سن شباب کے پہونچے ہون خواہ سن اُنکا تمام کامل اسلیے کہ صفرا اُنکے بدن مین جل کر مائل بسودا ہو جاتا ہی یا مرہ صفرا جو مائل بطرف سرخی کے ہو - داد کے اقسام کی پیدایش خون لطیف سے ہوتی ہی جسمین آمیزش مرہ سوداکی ہو - اور کبھی تیز خون مین آمیزش رطوبت غلیظ اور بلغم شور کی ہوکر پیدا ہوتی ہی اور یہ بات پورانے داد مین ہوتی ہی جیسے پوست اُترتی ہی - داد کی نشانی یہ ہی کہ عضو کے اندر ہوتا ہی اور پھیلے اُس سے گول گول اُترتے ہین جیسے فلوس ماہی اسکو معلوم کرنا چاہیے

باب سترھوان تر کھجلی اور سوکھی کھجلی اور پوست اُترنا اور جون پڑنا پتی اُچھلنا اور چھوٹی پھنسیان اور اندھوری اور مستہ اور ورم البوریسما اور اُن قروح کا بیان جو احتراق سے پیدا ہون

جرب اور حکہ یعنے تر اور خشک کھجلی اور تقشر جلد یعنی پوست اُترنے کی پیدایش خون مین بلغم شور مراری کی آمیزش سے پیدا ہوتی ہی جسکو طبیعت اعضاے اندرونی سے بطرف ظاہر جلد کے دفع کرتی ہی پس جلد کے نیچے باقی رہ جاتی ہی - پھر اگر یہ اخلاط لطیف اور رقیق ہون سوکھی خارش پیدا کرینگے جو بہت جلد اچھی ہو جائیگی اور اگر وہ اخلاط غلیظ ہون ایسی کھجلی پیدا کرینگے جو دیرپا ہوگی اور رطوبت اسمین ہوگی اور جرب یعنی تر کھجلی پیدا کرینگے اور جس مرض مین پوست اُترتی ہی وہ بھی یہ اخلاط پیدا کرینگے - کبھی یہی اعراض بسبب ضعف جلد کے پیدا ہوتے ہین جسوقت طبیعت فضول کو دفع کرے اور بطرف ظاہر بدن کے بطور تنقیہ اور صفائی کے نکالے اعضاے اندرونی سے اور چونکہ جلد کو قوت نہین ہی کہ اُن فضول کو باہر نکال دے اور اُنکی تحلیل کر دے لہذا وہ فضول جلد مین باقی رہ جاتے ہین - اکثر یہ امراض اُنھی کے بدن مین پیدا ہوتے ہین جو کہ خراب غذا زیادہ کھاتا ہو اور ہمیشہ یہی غذا اُسکی خورش ہو جسکا کیموس خراب ہو اور نہانا کم ہو - اور حکہ یعنی سوکھی کھجلی خاص کر اُسی کے بدن مین ہوتی ہی جو نہاتا نہو اور چرک اور میل اُسکے بدن مین زیادہ ہو اور میل کی تہ بدن مین جمی ہوئی رہتی ہون کبھی سوکھی کھجلی مشائخ کے بدن مین زیادہ تر ہوتی ہی بسبب اسکے کہ انکی کھال کمزور ہو اور خلط شور انکے بدن مین زیادہ پیدا ہوتی ہی - جرب یعنی تر کھجلی کی علامت یہ ہو کہ چھوٹے چھوٹے دانے

پہلے برآمد ہو کر پھر پھول جاتے ہین (اور انمین جلن ہوتی ہی) اور کھجلی زیادہ اُٹھتی ہی اور زیادہ تر دونون ہاتھ اور بیچ مین دو انگلیون کے جنکو
گھائی کہتے ہین یہ چھالے برآمد ہوتے ہین اور دونون کہنیون مین اور عصعص یعنی تہیگاہ دونون چوترون کے بیچ مین کمر سے لیکر نیچے تک اور
کبھی تمام جلد بدن مین پیدا ہوتی ہی قمل یعنی جوئین جون کی پیدایش فضلہ تر اور غلیظ اور خراب سے ہوتی ہی جسکو طبیعت بطرف ظاہر بدن کے
دفع کرتی ہی پس مسامات سے وہ فضلہ خارج نہین ہو سکتا ہی بوجہ اپنے غلیظ ہونے کے تب اُسمین چرک اور میل ملکر جون پیدا کر دیتا ہی
اور اسی وجہ سے جون زیادہ اُسی کے بدن مین پڑتی ہین جو نہاتا نہو اور نہ اپنے بدن کا میل چھوڑاتا ہو جیسے مسافرون کو سفر مین یہی امر
درپیش ہوتا ہی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ پسینا جسوقت بدن سے نکلا اور مسام مین چسپیدہ ہو رہا اور ٹھہر گیا پس جسقدر اُسمین سے جزو غلیظ ہی
متعفن ہوگا اور اُسی سے یہ حیوان یعنی قمل پیدا ہوگا بیشتر قمل ہمیشہ انجیر کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین اگر بدن تنقیہ کرنے سے پاک
صاف نہوا ہو چیچک چھوٹے چھوٹے دانہ کی پیدایش خراب رطوبات سے ہوتی ہی جسکو طبیعت نے بطرف خارج اور بیرون جلد کے دفع کیا ہو۔ پھر
اگر یہ رطوبت گرم اور تیز ہوگی ان دانون کے سرے باریک اور نوکدار ہونگے۔ اور اگر یہ رطوبت غلیظ یا سرد ہوگی یہ دانہ چوڑے اور چپٹے ہونگے۔
اکثر یہ دانہ اُسی کے بدن مین برآمد ہوتے ہین جسکی جلد سخت اور کثیف ہو۔ شری یعنی پتی کے دانہ بعض تو چھوٹے اور بعض دانہ بڑے اور
چپٹے چوڑے منہ کے جو سخت کھجلی سے شروع ہوتے ہین اور بیتابی سے اسقدر آدمی کھجاتا ہی کہ آخر کھجاتے کھجاتے ایک رطوبت صدیدی انمین سے
نکل آتی ہی۔ پتی کی پیدایش اُس خون سے ہوتی ہی جسمین صفرا کی آمیزش ہو رنگ پتی کے دانون کا سرخ ہوتا ہی اور یہ قسم پتی کی اکثر دن کو
اُبھرتی ہی اور بیمار کو ہمراہ اسکے حرارت اور درد پیچ یعنی بدن کا ٹھکا جانا معلوم ہوتا ہی۔ نبض مریض کی عظیم اور اُسمین سرعت ہوتی ہی۔ یا پتی
آمیزش سے رطوبت بلغمیہ کے جو مستور ہو خون رقیق مین ملجانے سے پیدا ہوتی ہی اور اسکا رنگ سپید ہوتا ہی۔ اور یہ پتی اکثر رات کو
اُبھرتی ہی۔ اور کبھی پتی خون اور بلغم اور صفرا تینون کی آمیزش سے پیدا ہوتی ہی اور اسکے رنگ مین سرخی زیادہ ہوتی ہی مترجم نے بمقام
گوالیار ایک مریض معمر کو جو بڑا متمول بھی تھا دیکھا کہ اُسکو پتی اُچھلنے کا مرض دائمی تھا اور سوداوی مادہ کی اُسکے بدن مین کثرت تھی اور
خون اُسکا فاسد ہو گیا تھا۔ اور جذام کی تدبیر جب کیجاتی تھی اُسکو کسیقدر آرام ہوتا تھا۔ اور پھر ایک اَور مریض آگرہ مین سُنا کہ اُسکے پتی بھی
دوامی ہی مگر اُسکو دیکھنے کی نوبت نہین آئی اور بحث علاج مین مجرب دوا مترجم کی جو فقراے ہند سے ملی ہی انشاء اللہ لکھی جائیگی متن
خصف یعنی اندھوریان جنکو گرمی دانہ بھی کہتے ہین چھوٹے چھوٹے دانہ باجرہ کے مشابہ ظاہر جلد مین پھیل جاتے ہین اور اُنکی پیدایش رطوبت
رقیق سے جو تیز اور صفراوی خون سے ملی ہوئی ہی ہوتی ہی۔ اور اکثر فصل صیف یعنی گرمیون مین اندھوریان نکلتی ہین خصوصاً جو شخص سرد پانی اپنے
بدن پر گرائے کہ اسکی سردی سے جو فضول کہ اندر سے بدن کے بطرف جلد کے خارج ہوتے ہین اُسکا نکلنا بند ہو جائے اور اندر ہی اندر وہ فضول
مسامات مین گھٹ کر فراہم ہو جائین۔ ثآلیل یعنی مسہ چھوٹے دانہ ہین نہایت سخت اور گول ہوتے ہین۔ اور ایک مسہ وہ ہی جسکو مسامیر
یعنی کیلین اور میخین کہتے ہین یہ دانہ سخت عضو کے اندر تک مثل میخون کے گڑے اور دھنسے ہوے ہوتے ہین اور اکثر اعضا سے بدن مین
رطوبت کے ملجانے سے مرہ سیاہ سے پیدا ہوتے ہین۔ قروح یعنی قرحہ کے اقسام جو احتراقات سے پیدا ہوتے ہین انکی پیدایش خون سوختہ
سوداوی سے ہوتی ہی جسکو طبیعت بطرف ظاہر بدن کے دفع کرتی ہی پس پہلے تو اُس سے بثور یعنی دانہ بڑے بڑے پیدا ہوتے ہین اور
پھول کر پھٹتے ہین اور شگافتہ ہوتے ہین پھر اُنمین پپڑی پڑ جاتی ہی سیاہ رنگ کی جس ورم کا نام [illegible] ہی یہ ورم خون اور پیپ سے پیدا
ہوتا ہی اور اسکی پیدایش تحرک رگ کے پھٹ جانے اور اُسکے منہ کے کھلے رہنے سے ہوتی ہی جو ملتئم نہین ہوتا یعنی جڑتا نہین ہی اور جسم

دشتیہ یعنی انگور ہین جمتا ہے۔ اس ورم کی علامت یہ ہے کہ مقام ورم کا حرکت مثل نبض کے کرتا ہو اور جب اُسپر ہاتھ رکھ کر دبائین اکثر مقدار ورم کی جاتی رہے اور بعض اوقات اُس سے باریک آواز جیسے قلم کے گھسنے کی ہو پیدا ہوتی ہے۔ اور رحم کا رنگ مثل بیگن کے ہو خواہ مثل بنفشہ کے جالینوس نے لکھا ہے کہ جملہ اقسام قروح اور بثور کے جو ایسے بدن مین پیدا ہون جسکے رنگ مین سپیدی زیادہ ہے خواہ ایسے بدن مین پیدا ہون جو ابرش ہون یعنے کبر احیتیان اُسکے بدن مین بڑی ہون اور اخلاط اُسکے بھی اسی طرح ناصاف ہون الغرض ایسے بدن مین جسقدر قروح پیدا ہون ردی اور خراب ہوتے ہین۔ اور انھین دونون سبب سے اُنکا اچھا ہونا دشوار ہوتا ہے (میری مراد) اس کلام سے یہ ہے کہ جو خراب خلط ایسی ہو جس سے ناکل اور سڑ جانا قروح مین پیدا ہوتا ہے اور خون جید جس سے گوشت اچھا پیدا ہوتا ہے اُسکی کمی سے اُن قروح مین اور اصلاح اُس رحم کی جو سڑ گیا ہے ایسے قروح کا اچھا ہونا دشوار ہوتا ہے اسکو معلوم کرنا چاہیے **مترجم** دو سبب جو زخم کے اچھے ہونے مین دشواری کے بیان کیے اُنھین کی تفصیل اس فقرہ مین کی ہے جہان سے (میری مراد) کا لفظ لکھا ہے اور یہ عادت اس علم ماہر کی تمام کتاب مین ہے کہ جہان ذرا سا بھی عبارت مین اغلاق یا پیچ ہوتا ہے اُسکو خود ہی بتصریح اور توضیح دوبارہ بیان کر دیتا ہے۔

باب اٹھارھوان اُن بیماریون کے بیان مین جو خاص خاص ہر ایک عضو کو عارض ہوتی ہین

جب ہمنے اُن عام بیماریون کو لکھدیا جو ظاہر بدن مین پیدا ہوتی ہین اور تمام اعضا مین اُنکا ظہور ہوجاتا ہے اب ہم اس اٹھارھوین باب مین اُن ظاہری امراض کو بیان کرینگے جو بعض اعضاے بدن مین ہوتے ہین اور بعض مین نہین ہوتے ہین۔ اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایسے خاص امراض کچھ تو وہ ہین جو سر مین پیدا ہوتے ہین جیسے داء الثعلب یعنی بالخورہ یا داء الحیہ جسکو کھال اُترجانا کہتے ہین اور سعفہ یعنے گنج اور خراز یعنے بفا اور ابریہ یعنے نوکدار سپید سپید کیلین اور سر کا ٹرا ہو جانا اُس وجہ سے کہ سر کی جھلی کے نیچے کسیقدر مقدار بڑھ جائے ستون یعنے درزون کے جھڑ جانے سے۔ اور وہ ورم نرم بلغمی ہے جو سر کی جھلی کے نیچے اور کھوپڑی کے اوپر پیدا ہوتا ہے۔ اور کچھ ایسے خاص مرض ہین جو فقط چہرہ پر ہوتے ہین جنسے جھائین اور نمش یعنی چھوٹے چھوٹے دانہ جنکا نام عدسہ ہے۔ اور چہرہ کا شق ہوجانا۔ توثہ جو رخسارون مین پیدا ہوتا ہے۔ اور احتراق کا مرض بعض ایسے امراض ہین جو دونون پاؤن کو عارض ہوتے ہین جیسے داء الفیل جسکو فیل پا کہتے ہین اور عروق بلغمیہ یعنے رگین پاؤن کی پھول جاتی ہین بعض ایسے امراض ہین جو ہاتھ اور پاؤن دونون مین پیدا ہوتے ہین جیسے عرق مدنی جسکو نارو کہتے ہین اور شقاق یعنے ہتھیلی خواہ پاؤن کے تلوون کا پھٹ جانا خواہ ایڑی کا پھٹ جانا اور موزے کی رگڑ خواہ سوار ہونے سے گھوڑے وغیرہ پر کسی قسم کی رگڑ اور بعض وہ امراض ہین جو اُنگلیون کو عارض ہوتے ہین جیسے داحس یعنی بسہری اور اُور مرض اظفار جسمین ناخون سپید ہوجاتے ہین اور ناخون کا پتلا ہونا۔ ہم پہلے ابتدا اُن امراض سے کرتے ہین جو خاص کر عضو سر مین عارض ہوتے ہین اور سب سے پہلے داء الثعلب اور داء الحیہ کا بیان ہوتا ہے۔ یہ دونون مرض ایسے ہین جسمین سر کے اور داڑھی کے بال اور دونون ابرو کے بال گرجاتے ہین۔ اور ان دونون بیماریون کے نام دونون جانورون کی طرف اضافت کرکے اسواسطے بنائے گئے کہ یہ دونون مرض ان حیوانون کو زیادہ لاحق ہوتے ہین۔ ثعلب یعنی لومڑی کو بہت مرتبہ بالون کے گرجانے کا مرض لاحق ہوتا ہے اور کھال ہی کھال اُسکی رہ جاتی ہے۔ وحیہ یعنی سانپ تو ہمیشہ کینچلی جھاڑا کرتا ہے۔ اور اسی واسطے داء الحیہ کی بیماری جب ہی کہینگے کہ آدمی کی بھی کھال گرتی ہو ہمراہ بالون کے۔ اور ایک قوم نے کہا ہے کہ شکل بالون کے ترش جانے کی اس مرض مین ترچھی ہوتی ہے جیسے سانپ ترچھا اور کج ہوکر پیچ کھاتا ہوا چلتا ہے اور بعد اصل یہ امر صحیح نہین ہے۔ ان دونون بیماریون کی پیدایش یا صفرا سے گرم سے ہوتی ہے جسمین خون ملا ہوا تمام ایسے اعضا مین آتا ہو

جسمین بال اُگتے ہین پس بال اسی سبب سے گرجاتے ہین کہ انمین حرارت صفرا سے احتراق ہوجاتا ہے اور علامت اسکی یہ ہے کہ رنگ اس مقام کا جسکے بال گرتے ہون بخوبی زردی مائل ہو - یا سبب اسکا یہ ہے کہ مرہ سودا مین خون ملگیا ہو پس بال اسکے تحلیل اور خشکی پیدا کرنے سے گرجائینگے اسکی پہچان یہ ہے کہ رنگ اُس مقام کا سیاہی مائل ہو - یا خلط بلغمی شور خون مین ملجائے اسوجہ سے بال گرتے ہون - یا بلغم غلیظ جسم مین ان راہون مین سدہ ڈالے یعنے بھرجائے اور راہ روک دے جدھر سے بخار دخانی مادہ تولد بالون کا آتا ہے - اور علامت اسکی یہ ہے کہ مقام مذکور سپیدی مائل ہو کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ تمام اعضائے بدنی کے بال انھین اسباب سے گرجاتے ہین جیسے کہ بقراط نے کہا ہے کہ اگر کسی آدمی کو بالخورہ کا مرض ہو اور پھر اسکو دوالی کا مرض پیدا ہو یعنے پاؤن کی رگین اسکی موٹی ہوجائین پھر از سر نو اسکے سر کے بال پیدا ہوجائینگے اور اگر کسی کو بالخورہ کا مرض ہو شاید اسکو دوالی کا مرض نہوگا کبھی بالون مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ پریشان ہوجاتے ہین اور پھیل جاتے ہین اور پھر گرنے لگتے ہین بسبب کمی غذا کے اور کم اٹھنے اُن بخارات جیدہ کے جو بال اُگایا کرتے ہین - اور کبھی بسبب تحلل اور ڈھیلے ہوجانے مسام کے بھی بال پر یہ آفت آتی ہے کہ جب وہ بخار جس سے بال اُگتا ہوا بڑھتا ہے بڑے مسام سے نکلتا ہے پھیل جاتا ہے اور ہر طرف سے سمٹ کر یکجا نہین ہوتا ہے کہ اُس سے بال بنین جیسے اور دخان اور دھوئین کا یہی حال ہے کہ جب گھٹ کر تنگ راہ سے نہین نکلتا ہے بلکہ کشادہ راہ سے خارج ہوتا ہے پھیل جاتا ہے اور گوبج کر نہین نکلتا ہے کبھی بسبب زیادہ تنگ ہونے مسام کے جو تنگی انمین رطوبت اور بلغم کی وجہ سے آتی ہے یہی بالون کو ضرر پہونچاتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب وہ دخان جس سے بال پیدا ہوتے ہین ایسی رطوبت بنکر خارج ہوتا ہے وہی رطوبت سامنے آجاتی ہے اور مسام کو بند کردیتی ہے جسقدر بخار برآمد ہوچکا اور جسقدر اب نکلا چاہتا تھا اسکے بیچ مین وہی رطوبت حائل ہوکر اتصال دونون کا قطع کردیتی ہے اسی وجہ سے بعض اجزا بال کے بعض سے متصل نہین ہونے پاتے پس پیدایش بال کی منقطع ہوجاتی ہے - کبھی بالون کا گرنا بعد اس حادہ اور تیز بیماریون کے پیدا ہوتا ہے بسبب حرارت شدید اور خراب ہوجانے اُن بخارات کے جو اندر سے خارج ہوتے ہین - اور کبھی بالون کا گرنا بسبب فنا ہوجانے اچھی رطوبات بدنی کے بھی عارض ہوتا ہے جیسے بیماران سل اور دق کو یہ بات پیش آتی ہے - سعفہ وہ قروح اور زخم ہین جو سر مین پیدا ہوتے ہین اور انمین پھڑیان بھی پڑتی ہین - اور اسکی چند قسمین ہین ایک قسم کا اسکے شہدی نام ہے اسکی پیدایش بلغم شور سے ہوتی ہے اور اسکی شناخت یہ ہے کہ اُن قروح سے سر کی کھال مین سوراخ پڑجاتے ہین چھوٹے چھوٹے اور باریک اور انھین سوراخون مین رطوبت مثل شہد کے بھری ہوئی ہوتی ہے - ایک قسم اسکی یہ ہے جسکو تینی کہتے ہین یہ وہ قروح ہین گول گول اور سخت کہ انکے اوپر کی طرف سرخی ہوتی ہے اور اندر انکے ایک شے مشابہ تخم انجیر کے ہوتی ہے - ایک قسم اسکی وہ ہے جسکو اجرد کہتے ہین یہ وہ قروح ہین جو سر مین ہوتے ہین اور انمین باریک سوراخ بھی ہوتے ہین مگر انکے سوراخ سعفہ شہدیہ کے سوراخون سے چھوٹے ہوتے ہین اور انمین سے رطوبت ایسی برآمد ہوتی ہے جیسے رطوبت سرپستان سے نکلتی ہے اور انمین سے رطوبت مشابہ مائیت خون کے برآمد ہوتی ہے مترجم عبارت کتاب کی غلط ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قروح مشابہ سرپستان کی صورت مین ہوتے ہین اور انمین سے رطوبت مثل مائیت خون کے برآمد ہوتی ہے متن ایک قسم اسکی سپید رنگ مشابہ ہو سرج یعنے جوتی کے سر کے ہوتی ہے اُس سے چھلکے سپید سپید اُترتے ہین - خراز اور ابریہ چھوٹے چھوٹے اجسام ہین باریک مشابہ بھوسی کے سر کی جلد سے یہ بھوسی اُترتی ہے جسکو بفا کہتے ہین اور تقرح یعنے زخم نہین پڑتا ہے اسکی پیدایش بخارات شور بلغمی سے ہوتی ہے اور اس خون سے ہوتی ہے جسمین مرہ سودا ملگیا ہو سر کا گنجا ہوجانا اور دراز ہونا اور گنج ہوجانا یہ سب امراض غلیظ سے پیدا ہوتے ہین کہ دو قسم شون

یعنے درزون کے اندر سر کے گھس جاتی ہے اور انھین درزون کو متفرق کر دیتی ہے اور سر کی ہڈیون کو ایک دوسری سے دور کر دیتی ہے
اسی وجہ سے مقدار سر کی بڑھ جاتی ہے - جو ورم نیچے سر کی کھال کے ہوتا ہے کہ جسوقت اسکو انگلی سے ہٹاوین ہٹ جاوے اور آسانی
دور ہو جاوے - اس ورم کی پیدائش فضلہ سے ایک رقیق مادہ کے ہوتی ہے جو بیچ مین جلد سر اور کھوپڑی کی ہڈی کے فراہم ہوتا ہے -
[illegible] اور نمش یعنے تل ان دونون کی پیدائش اکثر دونون رخسارون پر ہوتی ہے اور دونون اونچی ہڈیون پر گال کے
[illegible] سے خون کے جو سوختہ ہو گیا ہو اور اخلاط سوداویہ سے جو معدہ مین ہون انکی پیدائش ہے خواہ تمام بدن مین یہ
مادہ ہو جیسے کہ حاملہ عورتون کو یہی بات پیدا ہوتی ہے جب انکے بدن مین فضول خراب فراہم ہون - توثہ جو رخسار پر ہوتا ہے اسکی
پیدائش ایسی خلط غلیظ سے ہوتی ہے جسمین حدت اور تیزی ہو - اور یہی توثہ اکثر ایک طرف وجنہ یعنے رخسارہ کی ہڈی خواہ
اونچی جگہ کے ہوتا ہے اور یہ توثہ ایک پھنسی پھیلی ہوئی ہے کہ اکثر رخسارہ کے اندر ہوتی ہے - احتراقات جو استخوان
رخسارہ پر خواہ ناک پر ہوتے ہین یہ مشابہ سعفہ کے ہین سرخ رنگ مگر تیرگی مائل کہ اکثر انمین زخم پڑ جاتے ہین - یہ بھی
جاننا مناسب ہے کہ جو قرحہ منجملہ قروح مذکورہ بالا کے سر مین ہو خواہ تمام بدن کے کسی عضو مین ہو اور شکل اسکی گول ہو اور گہرا بھی
ہو وہ قرحہ نہایت خراب اور خبیث مادہ کا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ پیدائش ایسے قروح کی مادہ تیز اور غلیظ سے ہوتی ہے -
جو مرض کہ دونون پانؤن مین پیدا ہوتے ہین اور دونون ساق یعنے پنڈلیون مین وہ جیسے داء الفیل اور پھولی ہوئی رگین
جسکا نام دوالی ہے اور وہ قرحہ جسکا نام بلخیہ ہے - داء الفیل یعنے فیل پا ایک ورم ہے سوداوی جو پنڈلی اور قدم مین پیدا ہوتا ہے اور علامت
اسکی یہ ہے کہ پانؤن کی شکل اس مرض مین ایسی ہو جاتی ہے جیسے ہاتھی کا پانؤن موٹا اور بھدا ہوتا ہے اور نیچے اوپر یکسان ہوتا ہے
کا ورم یعنے اوپر سے موٹا اور نیچے سے باریک نہین ہوتا ہے - دوالی وہ مرض ہے جسمین رگین پنڈلی کی بھر جاتی ہین اور موٹی
ہو جاتی ہین اسکی پیدائش بھی خلط سوداوی سے ہوتی ہے جو انھین رگون مین ریزش کرتی ہے اور انکو بھر دیتی ہے - اسلیے کہ اکثر
دوالی کا مرض انھین لوگون مین ہوتا ہے جو ہمیشہ پانؤن کی محنت زیادہ کرتے ہین اور دیر تک کھڑے رہتے ہین تمام بدن کو
سیدھا کرکے لہذا انکے اخلاط نیچے اتر کر ان رگون مین پہونچتے ہین جو کہ دونون پنڈلیون مین ہین اور اسی وجہ سے یہ بیماری
کاشتکار اور حمال یعنے بارکشون کو زیادہ ہوتی ہے اور ملاحون کو جو کشتی کھینچنے مین پانؤن کو زیادہ زور دیتے ہین بلی سے ناؤ چلاتے ہین
کھڑے کھڑے خواہ گت اور ڈانڈ سے بیٹھے بیٹھے - علامت اس مرض کی یہ ہے کہ پنڈلی کی رگین لپٹی ہوئی اور موٹی اور سبزی
خواہ سیاہی مائل ہو جاتی ہین - بلخیہ وہ قروح ہین جو پنڈلی سے پیدا ہوتے ہین علامت اسکی یہ ہے کہ بلخیہ وہ قرحہ ہے جس جگہ نکلتا ہے
گڑھا پڑ جاتا ہے اور گول گول اسکا گہراو ہوتا ہے اور اپنے گردیش کی جگہ سڑا دیتا ہے بوجہ خرابی مادہ کے اور اسکا اچھا ہونا دشوار
ہوتا ہے - جو امراض دونون ہاتھ اور دونون پانؤن مین اور دونون قدم مین پیدا ہوتے ہین وہ نارو ہے جسکو عرق مدنی کہتے ہین
اور پنڈلی مین خواہ دونون کلائی مین نکلتا ہے اور کبھی دونون پہلو مین لڑکون کے بھی نکلتا ہے - اور اکثر یہ بیماری گرم ملکون مین
پیدا ہوتی ہے جیسے ہندوستان کے مقامات اور مصر اور حبشہ کی آبادی مین - یہ بیماری جلد کے نیچے کی ہے کہ جلد کے نیچے ایک شے مثل
رگ کے پیدا ہوتی ہے اور رینگتی ہوئی چلتی پھرتی مثل کیڑے کے معلوم ہوتی ہے مترجم ہندوستان کے گرم مقامات مین مثلاً
[illegible] مین یہ بیماری دیکھی ہے اور ان دریا کے کنارے کے خواہ پہاڑ کے اوپر اور نیچے کے بلاد جیسے کوہ آبو [illegible]

اسمین اسکی زیادہ کثرت ہی تو وہ کہ لوگ جو دیکھے انکے بدن مین بشمار نارو نکلتے ہین - اور اسکے نکالنے مین اگر خطا ہوئی اور نارو ٹوٹ کر رہگیا ہی العیاذ باللہ پھر تو بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہی مصنف کے زمانہ مین اس مرض کی پوری پوری تحقیق نہوئی تھی جیسی اب ہوئی ہی بر وقت بیان علاج کے ہم اپنے تجربات کو بھی انشاء اللہ درج کتاب کرینگے مترجم جب اس رگ یعنی نارو کا سر پھول جائے در دہاے شاید اس سے پیدا ہوتے ہین - ہاتھون کا اور قدم کا شق ہونا اور پھٹ جانا اور پاشنہ کا پھٹ جانا اسکی پیدایش مرہ سودا سے ہوتی ہی - یا سوء مزاج خشک سے جو ان مقامات پر غالب آتا ہی اور اسکی علامت ظاہر ہی مترجم رنگریز جو اکثر رنگ کے کونڈون مین رنگ بھرا ہوا نیل خواہ کسوم وغیرہ پاؤن سے ہلایا کرتے ہین انکے پاؤن اور ہاتھ زیادہ پھٹ جاتے ہین شاید سبب یہ ہو کہ سجی کا کھار خواہ اور قسم کے کھار جو رنگ کے کاٹنے کے واسطے ڈالتے ہین اُنکی یبوست اور خشکی سے ہاتھ پاؤن پھٹ جاتے ہین اسی طرح چونے کے بنانے والے چونکہ تغار مین چونہ زیادہ اترتے ہین خواہ معمار اور مزدور جو گچکاری کا پیشہ کرتے ہین اور جاڑون مین جو عام شقاق عارض ہوتا ہی ہر جگہ یبوست کو شامل دخل ہو - مگر اکثر تو یہی ہی کہ یبوست کے غلبہ سے شقاق پیدا ہوتا ہی مجرب دوا شقاق کی بحث علاج مین انشاء اللہ درج ہوگی مترجم داحس یعنے بسہری ورم گرم ہی جو ناخون کے قریب پیدا ہوتا ہی اُسکے ہمراہ درد اور تپک زیادہ ہوتی ہی اسکو جاننا چاہیے

باب انیسوان جراحات اور قروح اور اُنکے علامات کے بیان مین

چونکہ ہمنے بروقت بیان امراض کے یہ بھی کہدیا ہی کہ تفرق اتصال اگر وہ گوشت مین ہو اسکو جرح یعنی زخم کہتے ہین - پھر اگر اسکا زمانہ زیادہ گذر جاے اُس زخم کو قرحہ کہینگے - اور اگر تفرق اتصال ہڈی مین ہو اسکو کسر کہتے ہین - جراحات مین کچھ تو مفرد اور بسیط ہین اور کچھ مرکب اپنے غیر کے ساتھ یعنے سوا جراحت کے اور کوئی خرابی بھی اُسمین ہی - جراحات بسیط یا قطع ہی یعنی کٹ جانا یا شق ہی یعنی پھٹ جانا بدن اسکے کہ کسیقدر جزو بدن کا کم ہوجاے یہ بھی قطع اور شق یا تو چھوٹا ہی یا بڑا اگر مفرد یعنے تنہا ہی اسکے ہمراہ کچھ اور اعراض ہرگز نہون - شق عظیم یا تو خالی اور سوکھا ہوا ہی اور ایک قسم وہ بھی ہی کہ اُسمین صدید یعنے سپ وغیرہ پڑی ہو اور چرک بھی ہو اور یہ بات قرحہ مین بسبب ضعیف ہونے عضو کے ہوتی ہی کہ جو غذا اُسی عضو متقرح تک پہونچتی ہی اُسکو ہضم نہین کرسکتا ہی - اور اسکا سبب یہ ہی کہ ہر ایک عضو کے واسطے دو قسم کے فضلہ ہوتے ہین ایک لطیف فضلہ جو مسامات سے تحلیل پاکر خارج ہوجاتا ہی - دوسرا فضلہ غلیظ ہوتا ہی جس سے چرک جلد پر پیدا ہوتا ہی - اور صدید یعنی ریم جو قرحہ مین پیدا ہوتی ہی وہ فضلہ رقیق سے اُسوقت پیدا ہوتی ہی جب حرارت غریزی اُسی فضلہ کی تلطیف کرکے تحلیل نہ کرسکے - اور چرک فضلہ غلیظ سے پیدا ہوتی ہی - اب جو قروح اور جراحات ایسے ہون اُنکا حال تو خود ہی ظاہر ہوتا ہی کچھ استدلال کی حاجت اُنکے حالات پر نہوگی - مرکب قرحہ ایک تو وہ ہی جو مرکب سبب سے ہو خواہ مرکب مرض سے خواہ مرکب عرض سے ہو - جو قرحہ سبب سے مرکب ہو اُسکی صورت یہ ہی کہ قرحہ کی جگہ کوئی مادہ ایسا ہو جو بطرف قرحہ کے ریزش کرتا ہی اور علامات اسکے یہ ہین کہ اُس قرحہ مین رطوبت کی کثرت ہو اور رطوبت اُس سے بہتی ہو - مرض سے مرکب ہونا قرحہ کا کبھی کسی سوء مزاج گرم سے مرکب ہوتا ہی اُسکی شناخت یہ ہی کہ عضو متقرح سرخ ہو اور اُسی عضو مین تلہب یعنی بھڑک گرمی کی ہو اور درد بھی زیادہ ہو - اور ایک وہ قرحہ ہی جو سوء مزاج سرد سے مرکب ہو اُسکی شناخت یہ ہی کہ رنگ تیرہ ہو اور حرارت کم ہو - ایک قسم قرحہ کی وہ ہی جو سوء مزاج رطب سے مرکب ہو اُسکی شناخت یہ ہی کہ قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو اور صدید یعنی پیپ کی زیادتی اُسمین ہو گوشت اُسمین ڈھیلا ہو - یا قرحہ سوء مزاج یابس سے مرکب ہوتا ہی اُسکی شناخت یہ ہی کہ قرحہ سوکھا اور کھرکھرا ہو بعینہ اُسکی جیسے کسی نے پونچھ لی ہو - مرض آلی یعنے مرکب اُسمین سے ایک تو کم ہوجانا گوشت کا اور کسی جزو کا قرحہ سے گر جانا - اور دیگر یہ ہین جیسے

تفرق اتصال بھی ہی جیسے کٹ جانا گوشت کا خواہ ٹوٹ جانا ہڈی کا - قرحہ کا مرکب ہونا کسی عرض سے جیسے ورد جو قرحہ مین ہوتا ہے - ہر ایک قسم بسیط اور مرکب قرحہ کے جب پرانی ہوجائے اور چالیس دن سے زیادہ اُسپر گذر جائین اُسکو ناصور کہتے ہین - اسلیئے کہ ناصور درحقیقت وہی قرحہ کہلاتا ہی جو گہرا ہوا اور مُنہہ اُسکا چھوٹا ہو اندر اُسکے زخم کشادہ اور پھیلا ہوا ہوا اور اُسمین گوشت سخت اور سپید ہو درد اُسمین نہو اور بعض اوقات سوکھا ہوا اور کُھر کُھرا نظر آئے اور بعض اوقات اُسمین رطوبت زیادہ آتی ہی - اور بہت سے ایسے ناصور ہوتے ہین جنمین ہر وقت رطوبت بہا کرتی ہی اور کبھی کسیوقت بند بھی ہوجاتی ہی اور ناصور کا مُنہہ بند ہوجاتا ہی اور کسی وقت پھر اُسکا مُنہہ کھل جاتا ہی کبھی ناصور ہڈی تک پہونچ جاتی ہی پس ہڈی کو چھید ڈالتی ہی اور جلا دیتی ہی اور کبھی عصب یعنی پٹھہ تک ناصور پہنچ جاتی ہی خواہ کسی رگ یا اور کسی عضو شریف تک پہونچکر اُسکو سڑا دیتی ہی - ناصور کے اندر کی جگہ اُسکی یہ صورت ہی کبھی تو اندرونی قرحہ سیدھا ہوتا ہی اور کبھی ترچھا اور ادھر ادھر چلتا ہی - اور کبھی ایک ہی ناصور کے بہت سے مُنہہ ہوتے ہین - یہ بیان جسقدر ہمنے تفرق اتصال کی اقسام کا کیا ہی جو گوشت مین ہوتا ہی اُسمین کفایت ہی اُس شخص کے واسطے جسکا ارادہ جراحات اور قروح کے اختلاف احوال پہچاننے کا ہو تاکہ اُنکا علاج طریقہ صواب پر مناسب طور سے کرے (ہڈیون کا ٹوٹ جانا) جو تفرق اتصال ہڈی مین پیدا ہوتا ہی اُسکو کسر کہتے ہین - اور ایک قسم اُسکی مرکب ہوتی ہی یا ہمراہ جراحت اور زخم کے یا ہمراہ ورم کے اور ان سب کی شناخت آسان ہی کچھ استدلال کی اُسمین حاجت نہین ہی اسلیئے کہ یہ سب باتین ظاہری حس سے معلوم ہوتی ہین - کسر کا حال اس طرح سے ظاہر ہوتا ہی کہ جب ٹوٹے ہوئے عضو پر ہاتھ پھیرین ہڈی کی کرچ اور ٹکڑے الگ الگ معلوم ہونگے اور شکل اُنکی مختلف ہوگی اور شکل عضو کی ہموار اور برابر نہوگی - اور جراحت اور ورم تو خود ہی ظاہر اور نمایان ہوتے ہین (نہش حیوان) کسی حیوان کے ڈنکھ مارنے سے جو تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی اُسکی ایک قسم تو یہ ہی کہ حیوان زہریلا نہو پھر اُسمین اور دیگر قروح مین کچھ فرق نہین ہی - اور اُسکی شناخت مشتبہ ہوتی ہی کہ بیمار سے پوچھنا چاہیے کس حیوان نے اُسے کاٹا ہی خواہ ڈنکھ مارا ہی - اپنے زہریلے حیوان کا ڈنکھ مارنا خواہ کاٹ کھانا کہ وہ کس قسم سے ہی تاکہ اُسی قسم کا علاج کیاجائے جن دواؤن سے اُسکے علاج کی احتیاج ہی کہ اُسکے زہر کے تریاق ہین تاکہ غلطی علاج مین واقع نہو اسکی نسبت ہمنے یہ تجویز کی ہی کہ پہلے اُن اعراض کو بیان کرین جو ہر ایک حیوان کے کاٹنے اور ڈنکھ مارنے سے پیدا ہوتے ہین تاکہ شناخت بخوبی ہوجائے۔

باب بیسوان زہریلے حیوان کے کاٹنے اور ڈنکھ مارنے کا بیان اور پہلے بیان دیوانے کتے کے کاٹنے کا۔

زہریلے حیوان کی ایک قسم کاٹتی ہی اور ایک قسم ڈنکھ مارتی ہی - کاٹنے والے حیوانات مین سے ایک دیوانہ کتہ ہی اور نیولا اور وہ حیوان جسکو سفالادوطلیس کہتے ہین اور وہ حیوان جسکو سلاہ یعنے ایک پرندہ خاص کہتے ہین ڈسنے والا حیوان اُسمین سے افاعی او حیات یعنے چھوٹے بڑے سانپ کے اقسام ہین - افاعی کے اقسام مین ایک وہ سانپ ہی جسکو (معطشہ) کہتے ہین اور ایک قسم کو بلوطیہ اور ایک وہ سانپ ہی جو پانی مین ڈوب جاتا ہی اور ایک وہ قسم سانپ کی ہی جسکو فیجر سوس کہتے ہین اور ایک کا نام اسوس ہی اور وہ سانپ جسکے سینگ سے ہوتے ہین - ڈنکھ مارنے والے حیوان جیسے بچھو اور بھنورا اور پھر خواہ رتیلا اور مکڑی اور عقرب خرارہ اور قملة النسر - اور ہم پہلے علامتین کاٹنے والے حیوان کی بیان کرتے ہین اور سب سے پہلے دیوانہ کتے کے کاٹنے کے علامات بیان کرتے ہین - دیوانہ کتے کا زہر خشک اور مجفف ہی یعنے خشکی پیدا کرتا ہی اور اکثر اُسکا ضرر دماغ کو پہونچتا ہی - اور اسی سبب سے تشنج

اسیلئے ناصور ... کہتے ہین

اسکے کاٹنے سے عارض ہوتا ہے اور پانی سے ڈرنا بھی پیدا ہوتا ہے۔ دیوانہ کتہ جسکو کاٹے اسے خراب اعراض لاحق ہوتے ہین جب تک اسکا
تدارک نہ کیا جائے اور جسکو اسنے کاٹا ہو اسکا علاج نہ کیا جائے وہ شخص مرجاتا ہے لہذا مناسب ہے کہ پہلے علامات اور شناخت دیوانہ کتے کی
جان لیجائین تاکہ اس سے بچنا ممکن ہو اور اس سے حذر کیا جائے اور اگر کسی کو کاٹے یہ معلوم ہوجائے کہ دیوانہ کتے نے کاٹا ہے تاکہ اسی کے
مناسب علاج کیا جائے۔ علامت ایسے کتہ کی یہ ہے جیسے مجنون اور وحشی آدمی ہوتا ہے کھانے پینے سے بے رغبت پیاس کی تحریک اسکو
زیادہ اور پھر بھی پانی کے پاس نہین جاتا ہے بلکہ پانی دیکھکر بھاگتا ہے منہ کھولے رہتا ہے زبان کو باہر نکالے ہوئے اور منہ سے اسکے کف
جاری رہتا ہے ایسا کف جو منہ سے انٹھیون کے ... ملانے اور جوش کے خارج ہو۔ سر اسکا ایک طرف کج اور آنکھین اسکی دونون
سرخ سرخ کان اسکے جھولتے اور لٹکتے ہوئے اور کثرت سے دم کو ہلایا کرتا ہے اور کان سے ایک فضلہ مثل کف کے جیرہ جیرہ کر نظر آتا ہو معلوم ہوتا ہے
جب بھونکتا ہے آواز اسکی بری اور بیٹھی ہوئی ہوتی ہے اور کبھی آواز بالکل بند ہوجاتی ہے۔ چلنے مین ایک طرف کج اور جھکا ہوا چلتا ہے اور اپنے
ہمجنس یعنی کتون کو نہین پہچانتا ہے اور آدمی خواہ کتہ ہو جسکو دیکھتا ہے کاٹ کھاتا ہے بدون اسکے کہ پہلے بھونکے جیسے صحیح مزاج کتون کی
عادت ہے جب کتے اسے دیکھتے ہین بھاگ جاتے ہین بسبب خوف کے کہ ایسا نہو انہین کاٹ کھائے۔ روفس حکیم نے بیان کیا ہے کہ
اعراض دیوانگی کے کتون کو مرہ سودا کے غلبہ سے انکے بدن مین پیدا ہوتے ہین۔ اور یہ بھی وہی طبیب کہتا ہے کہ یہ دیوانگی ایک قسم
مالیخولیا کی ہے۔ جو اعراض کہ آدمی کو دیوانہ کتہ کے کاٹنے سے لاحق ہوتے ہین۔ اسکی یہ صورت ہے کہ پہلے تو جب یہ کاٹتا ہے آدمی کو سوائے
درد کے اور کچھ بھی نہین معلوم ہوتا ہے یعنی زخم جو کاٹنے کا گھاؤ ہے اسی مین درد پیدا ہوتا ہے اور اس گھاؤ مین جو دیوانہ کتہ کے کاٹنے سے
پیدا ہوا ہے اور دیگر جراحات مین کسی طرح کا فرق نہین ہوتا ہے۔ پھر جب دن زیادہ گذرے اسوقت اس آدمی کے بدن مین تمدد یعنی
کھنچاؤ جوڑ بند کا اور سرخی تمام بدن مین خصوصاً چہرہ کی سرخی اور پسینا اور غشی اور پانی سے ڈرنا پیدا ہوتا ہے اور جب پانی اسکو نظر آتا ہے
تھرتھری اور کپکپی اسکے بدن مین پڑجاتی ہے اور پانی نہین پیتا ہے۔ اور اسی طرح ہر ایک تر چیز سے بھاگتا ہے۔ کبھی یہی لوگ جنکو دیوانہ
کتہ کاٹے مثل کتہ کے بھونکنے لگتے ہین۔ اور کبھی کسی آدمی کو کاٹ بھی کھاتے ہین اور اسکو بھی وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو اوپر
دیوانہ کتے کے کاٹنے کے مذکور ہوئے۔ اور یہ باتین کتہ کے کاٹنے سے یا چالیس دنون بعد ہوتی ہین خواہ چھ مہینہ یا نو مہینہ بعد ہوتی ہین
سبب ان اعراض کے حادث ہونے کا سوائے پانی سے ڈرنے کے وہی تاثیر زہر کی ہے تمام بدن مین۔ اور پانی سے ڈرنے کا سبب بعض
فلاسفہ نے یہ لکھا ہے افراط سے یبوست جو بدن مین پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اسکا زہر مجفف ہے اور خشک ہے لہذا رطوبت سے یہ آدمی خواہ
وہ دیوانہ کتہ بھاگتا ہے اسلیے کہ رطوبت مزاج سے اس زہر کی ضدیت اور مخالفت رکھتی ہے جو اسکے جسم مین پھیلا ہوا ہے۔ اور روفس نے بیان
لکھا ہے کہ یہ مرض مالیخولیا کی قسم سے ہے اور مرہ سودا کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیوانہ کتے پر خراب قسم مرہ سودا کی غالب آتی ہے جو مشابہ
زہر کے ہے۔ اور جس طرح کہ اکثر بیماران مالیخولیا کو اور چیزون سے ڈرنے کا عرض پیدا ہوتا ہے اسی طرح سے دیوانگی کتے کی پانی سے ڈرنے کا
عرض پیدا کرتی ہے۔ یہ بھی بیان کرتے ہین یعنے بیماران مذکور بیان کرتے ہین کہ پانی مین انکو صورت اسی کتہ کی نظر آتی ہے جسنے انکو
کاٹا تھا۔ مجھسے ایک شفاخانہ کے خدمتگار خواہ خبرگیران نے بیان کیا کہ شفاخانہ مین ایک آدمی ایسا تھا جسکو سگ دیوانہ نے کاٹا تھا
جب اسکے پاس پانی لاتے تھے ڈرجاتا تھا اور نہین پیتا تھا اور کہتا تھا کہ اس پانی مین کتون کی رال پڑی ہوئی ہے اور کتون کا غلیظ ...
اور بعض کامل طبیبنے بیان کیا ہے کہ دیوانہ کتے نے جسے کاٹا ہو جب اسکو لکڑی کے برتن مین پانی دین اور اس برتن کو بیچ کی کھال پر ...

اُس پانی کو وہ لوگ قبول کرینگے اور پی لینگے - انھین دلائل سے دیوانہ کتہ کے کاٹنے کی شناخت ہوتی ہی اور جانورون کے کاٹنے سے لیکن اگر یہ اعراض مذکورہ بالا آدمی کو بعد چالیس روز کے یا بعد چھہ مہینہ خواہ نو مہینہ کے عارض ہوتے ہین اور اُن زمانہ مین تو اِین اور دیگر جانورون کے کاٹنے مین کچھ فرق نہین ہوتا ہی خواہ زہریلے جانور کاٹین یا غیر زہریلے خواہ صحیح کتہ کاٹے - اسی وجہ سے ہمکو حاجت اسکی ہی کہ ہم دیوانہ کُتے کے کاٹنے کو پہلے ہی سے پہچان لین قبل ازانکہ پانی سے ڈرنا بیمار کو عارض ہو اسلیے کہ پانی سے ڈرنے کی جب کیفیت پیدا ہو جاتی ہی شاید پھر اُس بیمار کا بچنا دشوار ہوتا ہی اور ضرور مر جاتا ہی لیکن اگر قبل ازانکہ پانی سے ڈرنے کی حالت پیدا ہو اور بیمار کی خبر گیری کیجائے اور کوئی طبیب حاذق (جسکو وہ علامات معلوم ہون جنسے اسکی شناخت ہوتی ہی اور دیوانہ کُتے کے کاٹنے اور غیر حیوان کے کاٹنے مین فرق کیا جائے) علاج کرے بحکم خدا مریض نجات پائیگا - اور وہ شناخت یہ ہی کہ اخروٹ کو پیس کر خوب باریک کرین اور کتہ کے کاٹے ہوسے مقام پر ایک شبانہ روز اُسکو لگا رہنے دین بعد اُسکے اسکو کا مرغ خواہ بھوکی مرغی کو اسے چھوڑ کر کھلائین اگر یہ مرغ اور مرغی اسکے کھانے کے بعد زندہ رہے معلوم ہوگا کہ دیوانہ کتے نے نہین کاٹا ہی اور اگر مر جائے پس دیوانہ کتے نے کاٹا ہی - مناسب ہی کہ جس دن مرغ یا مرغی کو یہ چیز کھلائی جائے اُسکے صبح تک کھانے پینے کی نگرانی بھی کرین تاکہ اور کوئی زہریلی شے نہ کھالے - بعض قدما نے یہ بھی شناخت لکھی ہی کہ جب کسی آدمی کو کتہ کاٹے زخم کے مقام کا خون کسی روٹی مین لگا کر اگر اور کتے کو ڈال دین اگر دیوانہ کتے نے کاٹا ہی اُس روٹی کو کتہ ہرگز نہ کھائیگا - انھین دلائل سے کتہ اور دیگر حیوانات کے کاٹنے مین فرق کیا جاتا ہی قبل ازانکہ اعراض اُسکے ظاہر ہون - نیولا اگر کسیکو کاٹے اُسے درد شدید لاحق ہوتا ہی اور کاٹنے کا مقام تیرہ رنگ ہو جاتا ہی - بندر کے کاٹنے سے وہی زخم پڑتا ہی جو آدمی کے کاٹنے سے پڑتا ہی اور دانتون کے نشانات بن جانے سے پہچانا جاتا ہی کاٹنے کے مقام پر بنے ہوے ہوتے ہین - سلا جو ایک خاص زہریلہ پرندہ ہی اُسکا کاٹنا درد شدید اُسی جگہ پیدا کرتا ہی جس جگہ کاٹا ہی اور اُسمین نخس یعنی چبھن بھی اور سرخی پیدا ہوتی ہی اور پھپھولے خونی رطوبت سے بھرے ہوے پڑ جاتے ہین جو گرد کاٹے ہوے مقام کے ہوتے ہین اور گرد کا رنگ تیرہ گون ہوتا ہی جب یہ چھالے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہین زخم کاٹنے کا نمایان ہوتا ہی کہ سپید رنگ اُسکا ہو جاتا ہی اور اکثر وہ مقام سڑ جاتا ہی جہان پر اس حیوان نے کاٹا ہو - عظایہ یعنی چھپکلی کے کاٹنے سے دانت اُسکے کاٹنے کی جگہ رہ جاتے ہین پس اسی وجہ سے درد شدید اُسی جگہ رہتا ہی جبتک وہ دانت نکل نہ جائین

باب اکیسواں افاعی اور حیات کے ڈسنے کے بیان مین اور اُنکے علامات کا بیان

سانپون کے اقسام کا زہر گرم اور محرق ہی اور جو اعراض اُس شخص کو عارض ہوتے ہین جسکو سانپ نے کاٹا ہو وہ یہ ہین کہ کاٹنے کی جگہ دو سوراخ کھلے ہوے نظر آتے ہین کہ انہین دونون دانت گڑنے کی جگہ ہوتی ہی - اسکے بعد پھر اُسی جگہ سے ایک رطوبت بہنے لگتی ہی جو مشابہ زیت کے ہوتی ہی اُسکے بعد پھر رطوبت زنگاری برآمد ہونے لگتی - اور جو عضو قریب مقام گزیدگی ہی اُسمین ورم ہاے گرم کہ جسمین سُرخی ہو تیرگی آمیز پیدا ہوتے ہین اور چھالے ایسے پڑ جاتے ہین جیسے آگ کے جلنے سے پڑتے ہین اور تمام بدن کا رنگ متغیر ہو جاتا ہی اور جسکو سانپ نے کاٹا ہی اُسے متلی اور قے صفراوی اور غشی اور تھرتھری زیادہ اور سرد پسینا عارض ہوتا ہی اور وہ عضو جسمین کاٹا ہی سڑ جاتا ہی اور یہ سڑاہند قریب قریب کے عضو مین پھیلتی ہی اور اسی مریض کے مسوڑے سے خون برآمد ہوا کرتا ہی اور خون کا پیشاب رسکو آتا ہی - جس سانپ کا نام ادرس ہی جسکو بلوطیہ کہتے ہین اور یہ وہی سانپ ہی جو بلوط کی جڑون مین رہتا ہی

بوے بد اسکی زیادہ ہی دور سے اسکی بو آتی ہی۔ ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ جو آدمی اسکے پاس ہوکر گذرے اُسکے دونون پانوٴن کی کھال اُتر جاتی ہی اور اُسکی دونون پنڈلیون مین ورم آجاتا ہی۔ اور جو کوئی ارادہ کرے ایسے آدمی کے علاج کرنے کا جسکو اس قسم کے سانپ نے کاٹا ہو اور کوئی دوا استعمال کرے اُسکے دونون ہاتھ کی کھال گرجاتی ہی۔ اور جب کوئی آدمی اس سانپ کو مار ڈالے اُسکے بدن کی بو بھی خراب اور بُری ہوجاتی ہی اور سواے اُسی کی بو کے اور کسی طرح کی بو اُس سے نہین سونگھائی پڑتی ہی۔ علامت اُسکے کاٹنے کی یہ ہی کہ ورم کاٹنے کے مقام پر آجاتا ہی اور اُسمین سرخی بھی ہوتی ہی اور اُسکے گرد کے اعضا مین تنگی اور تشنج آجاتی ہی اور کبھی مقام زخم سے ایک رطوبت مشابہ مائیت خون کے گلابی بہتی ہی اور اُسکے کاٹے ہوے آدمی کو فم معدہ کا درد بھی عارض ہوتا ہی جس سانپ کا نام معطس ہی وہ جسکو کاٹے مقام گزیدہ پر درد شدید پیدا ہوتا ہی پھر زخم سے خون نکلتا ہی اور پیاس بہت لگتی ہی کہ بے اندازہ پانی یہ لوگ پیتے چلے جاتے ہین اور سیراب نہین ہوتے بسبب شدت حرارت زہر کے جو اس سانپ مین ہی اور بوجہ شدت احتراق اُنکے منھ کے اور شاید کمتر کوئی آدمی اسکا کاٹا ہوا نہ مرتا ہو۔ ورس نام جس سانپ کا ہی یعنے پنہا سانپ یہ وہی ہی جو پانی مین ڈوبتا رہتا ہی اور اسکے کاٹنے سے مقام گزیدہ کشادہ ہوجاتا ہی اور اُسی مقام کا رنگ تیرہ ہوتا ہی اور سیاہ رطوبت اُس سے نکلتی ہی بہت سی اور بدبو بھی ہوتی ہی جیسے مُردون کی لاش کی رطوبت سے بُری بُری بو آتی ہی جس سانپ کا نام قنجرسوس ہی یہ چھوٹا سا یہ افعی سے چھوٹا ہوتا ہی اور گردن اسکی چوڑی ہوتی ہی اُسکے کاٹنے سے وہی کیفیت پیدا ہوتی ہی جو افعی کے کاٹنے سے ہوتی ہی اور اُسکے علاوہ گوشت مین کاٹنے سے استرخا یعنے ڈھیلاپن اور ورم مشابہ ورم استسقا کے عارض ہوتا ہی تا اینکہ گوشت بوجہ شدت رطوبت کے بہنے لگتا ہی۔ جس سانپ کا نام اسپس ہی یہ وہ سانپ ہی جو اپنی گردن یعنے پھن اُٹھائے ہوے اور اُسکو اوپر کی طرف اونچا کیے ہوے چلتا ہی اور پھپھکار سے اُسکے زہر اُڑتا ہوا ہوتا ہی اور جو زخم اسکے کاٹنے سے پڑتا ہی بہت ہی چھوٹا سا ہوتا ہی جیسے کہ سوئی کی نوک گڑجائے اور تھوڑا سا خون اُسمین سے نکلتا ہی اور ورم اسکے کاٹنے سے پیدا نہین ہوتا ہی اور جسکو کاٹتا ہی اُسکی آنکھ مین جھٹ پٹ ایک جھلی سی پڑجاتی ہی اور تمام بدن مین درد ہوکر آخرکار تمام بدن کی حس جاتی رہتی ہی اور شاید اسکے کاٹنے سے آدمی جان بر نہین ہوسکتا ہی۔ جس سانپ کے سینگھ سے ہوتے ہین اور اُسی کو باسلیقون کہتے ہین اسکے کاٹنے کا مقام زرد ہوجاتا ہی اور جسکو کاٹے اُسکے آلہ تناسل مین بوجہ نعوظ کے ایستادگی پیدا ہوتی ہی اور ریح کا اخراج اُسکے نیچے سے یعنے مبرز سے ہوا کرتا ہی۔

باب بائیسواں عقرب جرارہ کے اور دیگر بچھو اور بھنورہ اور رتیلا اور قملۃ النسر وغیرہ کے کاٹنے کے بیان مین

بچھو کا زہر سرد ہی اور اسی واسطے جسکو بچھو ڈنک مارے مقام زخم پر ایسا گمان ہوتا ہی جیسے کہ برف رکھدی ہی اور زیادہ ضرر اسکا قلب کو پہونچتا ہی۔ بچھو کے کاٹتے ہی فوراً کاٹنے کی جگہ سوج جاتی ہی اور ورم کے ہمراہ سرخی اور سختی اور تمدد یعنے تناو اور درد بھی ہوتا ہی اور کبھی اُسمین التہاب یعنے سوزش اور کبھی سردی معلوم ہوتی ہی اور کسی وقت درد کا ہیجان اور غلبہ ہوتا ہی اگر شریان پر ڈنک مارا ہی اور کبھی مرگی کا سا دورہ پڑتا ہی اگر نیش عقرب کا پٹھہ پر پڑا ہو۔ زنابیر یعنے بھونرہ اور بھڑ سرخ یا زرد اور شہد کی مکھی وغیرہ انکے کاٹنے ورم گرم فوراً پیدا ہوتا ہی اور سرخی اور درد اور جلن شہد کی مکھی کے کاٹنے کے اُسی کاٹنے کے مقام پر رہتی ہی۔ قملۃ النسر یعنی خنفس دال کے

کاٹنے سے فوراً سرخی اور درد شدید پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ پسینا بھی نکلتا ہے اور متلی بھی ہوتی ہے اور ہونٹ بیٹھ کنے لگتا ہے اور بیریان پھول جاتے ہین اور ناک سیدھی سوکرتن جاتی ہے اور خون کا پیشاب یا خون کی قے جاری ہوتی ہے اور تمام بدن مین بری طرح کا تعب پیدا ہوتا ہے۔ قملۃ النسر ایک چھوٹا سا کیڑا مثل جون کے ہوتا ہے جسکے کاٹنے پر استدلال انھین اعراض اور حالات سے کیا جاتا ہے جو اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین فقط اسکی شناخت اسواسطے دشوار ہے کہ بعض اوقات وہ نظر نہین آتا ہے خواہ حرکت کرتا ہو محسوس نہین ہوتا۔ جالینوس نے کہا ہے کہ اکثر تو اسکا کاٹا ہوا علاج پذیر نہین ہوتا ہے۔ اور یہ کیڑا اریشہ درخت حیا مین ہوتا ہے۔ رتیلا یعنے مکڑی یہ بڑی عنکبوت جسکو مکڑ کہتے ہین اسکے بہت سے اقسام ہین سب سے بدتر وہ قسم ہے جسکو رقطا کہتے ہین اسکے کاٹنے سے درد شدید مقام ماؤف مین اور تھوڑی سی سرخی بدون ورم کے پیدا ہوتی ہے اور قے اور سوکھی کھلی اور ہمراہ اسکے لرزہ اور سردی اور کنپکپی تمام بدن مین اور گرانی اور پسینا اور زردی رنگ کی پیدا ہوتی ہے اور بعض آدمیون کو اسکے کاٹنے سے دشواری سے پیشاب آتا اور قضیب یعنی نائرہ کی ڈانڈ مین تمدد اور کھچاو اور درمیان دونون کش ران اور گھٹنون کے کھچاو معدہ تک پیدا ہوتا ہے۔ اور زبان مین انتشار یعنے زبان تھمتی نہین تا اینکہ بات اسکی بخوبی سمجھ مین نہین آتی - اور زخم مین رطوبت مشابہ مکڑی کے جالہ کے پیدا ہو جاتی ہے اور شکم سے انکے بھی اسی طرح کی رطوبت دستون مین برآمد ہوتی ہے اور اگر آب گرم مین غوطہ مارین سب تکلیف انکی جاتی رہے جب تک ڈوبے رہین اور پانی کے اندر رہین اور ادھر باہر نکلے اور پھر وہی ایذا پیدا ہوگی۔ عنکبوت کے کاٹ جانے سے مقام ماؤف مین درد اور سرخی اور کولے کی ہڈیون کے نیچے درد اور بدشواری پیشاب کا آنا اور برد اطراف یعنی ہاتھ مین اور پانون مین ٹھنڈ اور انتشار قضیب یعنی اسکی استادگی پیدا ہوتی ہے۔ عقرب جرارہ ایک چھوٹا سا بچھو ہے زرد رنگ بقدر برگ انجدان اسکی دم ہمیشہ کھینچی ہوتی ہین کہ انکو گھسیٹا یا اور ہلایا کرتا ہے اور بڑے بڑے لشکرون مین رہتا ہے اور اکثر اوکھے (نیٹر) مین یعنی گنے کی جڑ کی مٹی مین پایا جاتا ہے اور اس مٹی مین جو قالب قند ڈھالنے کے ہین یعنے قند اور مصری کے سانچہ مین جو مستعمل ہوچکے ہون یہ بچھو نکلتا ہے جس مقام پر یہ بچھو نیش مارتا ہے پہلے دن کچھ بھی اسکا اثر نمایان نہین ہوتا ہے اور نہ درد شدید روز اول پیدا ہوتا ہے مگر دوسرے اور تیسرے روز البتہ معلوم ہوتا ہے اور خراب اعراض پھر عارض ہوتے ہین جیسے زبان کا ورم اور خونی پیشاب اور خفقان اور غشی اور کرب - اسی بچھو کے کاٹی ہوئی ایک خلق کثیر مر چکی ہے۔ یہی اقسام ان امراض کے تھے از قسم تفرق اتصال جو ظاہر بدن مین پیدا ہوتے ہین اور ان امراض کے اقسام جو زہریلے حیوانات کی وجہ سے لاحق ہوتے ہین اور یہی بیان ان علامات کا تھا جو ایسے امراض پر دلالت کرتے ہین انکو جاننا چاہیے اور اب یہ آخر کلام ہمارا ہے ان امراض کے بیان مین جو کہ ہر بدن مین پیدا ہوتے ہین اور انکے اسباب اور علامات کا تمام ہوا مقالہ آٹھوان جزو اول کتاب کامل الصناعت طبی کا جو مشہور بنام ملکی ہے اور اسکے بعد نوان مقالہ شروع ہوتا ہے انشاء اللہ تعالے

مقالہ نوان کتاب کامل الصناعہ طبی کا جو مشہور بنام ملکی ہے بیان مین استدلال امراض باطنی یعنے اندرون جسم کے بیماریون پر اور اس مقالہ مین اکتالیس باب ہین (۱) عام طریقے جنسے استدلال امراض اندرونی پر کیا جاتا ہے (۲) استدلال ان امراض کا جو اعضاے اندرونی مین ہوتے ہین اور انکے تقسیم کا بیان (۳) صداع یعنے دردسر اور اسکے اقسام اور اسباب اور علامات کا بیان (۴) دلائل برسام اور سرسام اور دماغ کے ورم اور اختلاط ذہن اور ان سب کے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۵) نسیان کے دلائل اور اسکے اسباب اور علامات کا بیان اور اسی مرض کو لیثرغس بھی کہتے ہین (۶) سکتہ اور صرع یعنے مرگی اور کابوس اور انکے اسباب اور

علامات کا بیان ہے (۷) بیان مالیخولیا و قطرب و عشق اور اُنکے اسباب اور اُن علامات جو بدون بیان کرنے کے نہ پہچانے جاتے ہین (۸) اُن بیماریون کا بیان جو نخاع یعنے حرام مغز کے اصل اور فرع مین پیدا ہوتی ہین اور پہلے بیان خدر یعنے سُن کا اور استرخا یعنی کسی عضو کے ڈھیلے ہو جانے کا اور ان امراض کے اسباب اور علامات کا اور لقوہ اور فالج اور لیلیا کا مع اُنکے اسباب کے (۹) وہ تشنج جو امتلا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اُسکے اسباب کا بیان جو ایسے ہی تشنج پر دلالت کرتے ہین (۱۰) اُس تشنج کا بیان جو استفراغ یعنی کسی مادہ وغیرہ کے نکل جانے سے پیدا ہوتا ہے اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۱۱) رعشہ اور اختلاج کا بیان اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۱۲) حدب یعنے کوزہ پشتی اور اُسکے علامات اور اسباب کا بیان ہے (۱۳) اُن بیماریون کا بیان جو اعضائے حس مین ہوتی ہین اور پہلے دونون آنکھون کی بیماریون کا بیان اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۱۴) اُن بیماریون کا بیان جو کان مین ہوتی ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۱۵) اُن امراض کا بیان جو مُنھ کے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۱۶) زبان کی بیماری اور زبان کے متصل جو اعضا ہین اعضائے مُنھ کے اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۱۷) اُن بیماریون کا بیان جو مُنھ کے اعضا مین ہوتی ہین اور اُنکے اسباب و علامات کا (۱۸) اُن بیماریون کا بیان جو اعضائے تنفس یعنی سانس لینے والے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکی سلامت کا بیان (۱۹) اُن بیماریون کا بیان جو سطح مین حلق کے اور قصبہ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین پیدا ہوتی ہین (۲۰) پھیپھڑے کے امراض کا بیان ہے (۲۱) اُن بیماریون کا بیان جو سینہ کے اعضا مین اور اُس جھلی مین پیدا ہوتی ہین جو پسلیون کو اندر لیے ہے (۲۲) حجاب کے امراض کا بیان ہے (۲۳) اُن امراض کا بیان جو قلب مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۲۴) اُن امراض کا بیان جو آلات غذا مین پیدا ہوتے ہین اور پہلے بیان اُن امراض کا جو معدہ کے مُنھ مین پیدا ہوتے ہین (۲۵) اُن بیماریون کا بیان جو قعر معدہ یعنے اندر معدہ کے پیدا ہوتی ہین اور اُسکے علامات اور اسباب کا (۲۶) اُن امراض کا بیان جو امعا یعنی آنتون مین پیدا ہوتے ہین (۲۷) قولنج کی بیماری کا بیان ہے اور اُسکے اقسام اور اسباب اور علامات کا (۲۸) چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کا بیان ہے (۲۹) مقعد کی بیماری اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۰) جگر کی بیماری اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۱) استسقا اور اُسکے اقسام اور اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۲) طحال یعنی تلی کے امراض اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۳) مرارہ یعنے پتہ کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۴) گُردون کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۵) مثانہ کی بیماریان اور اُنکے علامات اور اسباب کا بیان (۳۶) صفاق جو ایک جھلی شکم کی ہے اُسکی بیماری اور اُسکے اسباب و علامات کا بیان (۳۷) اعضائے تناسل کے امراض اور پہلے بیان انثیین یعنے دونون خصیہ کے امراض کا اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۸) قضیب کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان (۳۹) رحم کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۴۰) دونون پستان کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۴۱) دونون ورک یعنے کولے کے امراض کا بیان اور اُنکے اسباب اور علامات کا ۔۔۔

باب پہلا عام طریقہ استدلال کا امراض باطنی پر

مین کہتا ہون کہ جو بیماریان اندرونی اعضا مین پیدا ہوتی ہین اُنکا پہچاننا ایسا آسان نہین ہے جس طرح کہ ظاہری اعضا کے امراض کی شناخت ہوتی ہے بلکہ اندرونی اعضا کی بیماریون مین حاجت اسکی ہے کہ پورا طبیب ہر ایک عضو کے فعل سے اور ہر عضو اندرونی کے

مزاج سے اور اُسکے جوہر اصلی سے (یعنی اُسکی خلقت کی قسم سے) اور اُسکی منفعت اور مقدار اور شکل سے اور اُسکی جگہ اور مقام سے جہان بدن مین اُسی عضو کے نہاد ہی اور اُسکی شرکت جن اعضا سے ہی جن چیزون مین ہو اور جن رطوبتون پر وہ عضو شامل ہی اُنسے اور اِن چیزون کے علاوہ اور بہت سے امور ہین جنکو ہمنے اوپر کے مقامات مین لکھدیا ہی الغرض اِن سب سے جب کامل طبیب آگاہ ہو تب جاکر اُن طریقون کو معلوم کرسکتا ہی جنسے کہ شناخت امراض اُن اعضا کی ہوتی ہی کوئی عضو کیون نہو اور کسی جگہ اُس عضو کی بیماری کیون نہ پیدا ہوئی ہو کہ عضو کے حال اور مرض کے حال سے اور اُسکی مقدار سے اور اُسکی سلامتی اور خراب حالی سے شناخت ہو جائیگی - جب ایسی دشواری ان امراض کی شناخت مین ہی اب ہمکو لازم ہی کہ اُن طریقون کو بیان کرین جنسے شناخت امراض مذکورہ کی راہ چلنے کا حال معلوم ہو اور اندرونی اعضا کے امراض کی شناخت کے دستورات اور قواعد جنپر اُنکے شناخت کی بنا ہی پہلے بیان کرین - یہ طریقے اور دستورات آٹھ ہین (۱) طریقہ ضرر فعل کسی عضو اندرونی کا (۲) طریقہ اُن چیزون سے لیا جاتا ہی جو بدن کے اندر سے خارج ہوتے ہین (۳) طریقہ موضع اور مقام عضو علیل سے مترجم چوتھا طریقہ مین کتاب مین غلطی کاتب سے چھوٹ گیا ہی مگر آئندہ بطور لف و نشر غیر مرتب جو مصنف نے ہر ایک کی تفصیل بیان کی ہی اُسمین پانچ کو ہی لہذا ہم اُسکو اصلاحًا درج کرتے ہین متن (۴) مقام عضو علیل سے (۵) ورم سے لیا جاتا ہی (۶) درد سے جو خاص کسی عضو مین ہی (۷) طریقہ اعراض خاصہ سے کسی عضو کے جو علیل ہی (۸) بحث اور مسائلہ یعنے پوچھنا اور استفسار حالات مریض سے کرنا ہی - ضرر فعل کا یہ حال ہی کہ اُس سے استدلال کیا جاتا ہی اُسی عضو پر جو علیل ہی اور اُسکی یہ صورت ہی کہ جس فعل کو کسی عضو کے ضرر پہونچتا ہی دلالت اسی پر کرتا ہی کہ یہ عضو علیل ہی جس سے یہ فعل صادر ہوتا ہی یا تو کوئی مرض خاص اسی عضو مین ہی یا اینکہ جس عضو سے عضو علیل کی شرکت ہی وہ عضو علیل ہی - مثلاً نقصان اشتہا کا دلالت کرتا ہی کہ کوئی آفت معدہ کے مُنھ کو پہونچی ہی اب یہ آفت یا تو خاص معدہ کے مُنھ کو پہونچی ہی یا اینکہ دماغ کی شرکت بھی اس آفت مین ہی یعنی دماغ کے آفت رسیدہ ہونے سے فم معدہ ماؤف ہو گیا ہی - بدن سے جو اشیا کہ خارج ہوتے ہین اُنسے استدلال کسی عضو کے مرض پر اس طرح سے ہی یا تو عضو علیل اور اُسکی طبیعت پر استدلال کیا جاتا ہی اور یہ استدلال یا جوہر اور اصل اجزا سے اُسی خارج ہونے والی چیز کے کیا جاتا ہی یا اُسی چیز خارج ہونے والی شی کی مقدار سے استدلال کیا جاتا ہی یا اُسی خارج ہونے والی شی کے موضع اور مقام سے استدلال کیا جاتا ہی - جوہر سے اُسکے استدلال اس طرح پر ہوتا ہی جیسے ثفل رسوب جو پیشاب مین تہ نشین ہوتا ہی اگر شبیہ سبوس کی ہو اس بات پر دلالت کریگا کہ مرض مثانہ مین ہی اور اگر وہی ثفل مشابہ گوشت کے ٹکڑون کے ہی گردہ کے مرض پر دلیل ہو گا - اسی طرح اگر کھانسی کے ساتھ کوئی چیز مشابہ جرم غضروف یعنی کُرکُری کے برآمد ہو دلالت کریگا کہ جرم اُس جھلی کے جو مشابہ لسان المزمار کے ہی متعفن ہو گئی اور سڑ گئی ہی اور کھانسی آنے سے خارج ہوئی ہی مقدار سے خارج ہونے والی چیز کے استدلال اس طرح ہوتا ہی کہ اگر براز مین گوشت کے ٹکڑے بڑے بڑے برآمد ہون معلوم کرنا چاہیے کہ قرحہ بڑی آنتون مین ہی - اور اگر وہ ٹکڑے چھوٹے ہون معلوم ہو گا کہ قرحہ چھوٹی آنتون مین ہی جیسے اگر کوئی شخص مُنھ کی راہ سے رگ کا ٹکڑا تھوکے اور بڑا ہو معلوم ہو گا کہ مرض پھیپھڑہ مین ہی اور اگر وہ ٹکڑا چھوٹا ہو قصبہ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین بیماری ہو گی - اور سبب اسکا یہ ہی کہ رگین جو پھیپھڑے مین ہین وہ بڑے ہین اور قصبہ ریہ کی رگین چھوٹی ہین - اسی طرح سے اگر کھانسی کے ہمراہ حلقہ یعنی جھلی منجملہ جھلیون پھیپھڑے کی نلی کے برآمد ہون اور وہ چھوٹے چھوٹے ہون دلیل یہ ہی کہ جرم پھیپھڑے کا متعفن ہو گیا ہی اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ یہ حلقے جو خارج ہو رہے سب یہی ہوا ہی کہ اجزا قصبہ ریہ کے رطوبات متعفن ہو گئے ہین اور بعد متعفن ہونے کے وہ رطوبتین استحلیل پاتی ہین اور کھانسی کے ساتھ خارج ہوتی ہین - اسلیے کہ یہ حلقے ایسے بودے اور کمزور نہین ہین کہ متعفن ہو کر سڑ جائین اسلیے کہ سخت چیز ہین اور عفونت جو آتی ہی اُنمین رطوبات

آتی ہو اسلیے کہ باطنات مین لزوجت رطوبت ہو۔ خارج ہونے والی چیز کے موضع اور مقام سے استدلال اس طرح پر ہو کہ اگر کوئی چھلکہ قرحہ کا
بدن سے خارج ہو اور کھانسی کے ہمراہ آئے تو معلوم ہوگا کہ زخم اور قرحہ آلات تنفس مین ہو اور اگر پاخانہ کی راہ سے کچھ خارج ہو
معلوم ہوگا کہ آنتون مین قرحہ اور زخم ہو جیسے معدہ مین مشابہ آب گوشت کے اور اگر پیشاب کے ہمراہ کوئی شی خارج ہو معلوم ہوگا کہ مرض
محدب کبد یعنی جگر کے باہر پشت والی طرف مین ہو۔ ایسا ہی اگر زخم پیٹ کی جھلی مین پہونچے اور صفاق نام کی جھلی اس سے پھٹ جائے
اور صفاق کے نیچے جو حشا یعنی اوجھ ہو ان تک اسکا اثر پہونچا ہو پھر اگر غذا ناہضم شدہ خواہ کیلوس یعنی غذا ہضم اول ہو کر خارج
ہو دلالت ہوگی کہ یہ زخم تجویف یعنی خالی جگہ تک معدہ کے پہونچا ہو۔ اور اگر فضلہ براز خارج ہو معلوم ہوگا کہ زخم تجویف امعا یعنی اندرونی
خالی جگہ تک آنتون کے پہونچا ہو اور اگر پیشاب برآمد ہوجائے دلالت ہوگی کہ جراحت مثانہ تک پہونچی ہو۔ اور اگر جراحت سینہ مین
ہوئی ہو اور مقام جراحت سے ہوا خارج ہو معلوم ہوگا کہ یہ جراحت اس جھلی تک پہونچی ہو جو پسلیون کو ڈھانپے ہو۔ ایسا ہی اگر کسی جگہ
بدن کے خون نکلتا ہو اور زیادہ مقدار سے آتا ہو معلوم ہوگا کہ اس عضو کی کوئی رگ پھٹ گئی ہو اور اگر یہ خون اچھل کر آتا ہو اور رنگ
اسکا سرخ بھی ہو معلوم ہوگا کہ شریان یعنی رگ جہندہ پھٹ گئی ہو۔ درد جو خاص اعضائے بدنی مین ہوتا ہو اس سے استدلال امراض
باطنی پر یون کرنا چاہیے کہ جوہر عضو علیل پر اس درد کو دلالت ہوتی ہو اور جو علت فاعلی درد کی ہو جسنے یہ درد پیدا کیا ہو اسپر بھی درد کو
دلالت ہوتی ہو۔ جوہر عضو علیل یعنی وہ عضو کس قسم کا ہو اسپر دلالت اس طرح سے ہوتی ہو کہ اگر درد کے ہمراہ تپاک بھی ہو معلوم ہوگا کہ جس عضو مین
درد ہو اسکی حس کم ہو۔ اور اگر درد مین امتداد اور کشش ہو اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے کہ اسکا وتر خواہ کوئی سوت دونون کا کھنچا جاتا ہو
دونون طرف یعنے اوپر بھی اور نیچے بھی معلوم ہوگا کہ درد پٹھہ مین ہو۔ اور اگر کھنچاو کے ہمراہ نرمی بھی ہو یعنی زیادہ تمدد نہو دریافت ہوگا کہ مرض
درد کا گوشت مین ہو۔ اور اگر درد کے ہمراہ تکسیر یعنے ٹوٹ پھوٹن بھی ہو معلوم ہوگا کہ مرض اس جھلی مین ہو جو ہڈیون پر منڈھی
ہوئی ہو۔ درد کی دلالت سبب فاعلی پر یون ہوتی ہو کہ اگر ہمراہ درد کے لہیب یعنی بھڑک ہو معلوم ہوگا کہ بسبب خلط صفراوی کے درد
ہوا ہو جو حاد اور تیز ہو۔ اور اگر درد کے ہمراہ تمدد ہو یعنے کھنچاو بھی ہو معلوم ہوگا کہ ریحی درد ہو۔ اور اگر درد کے ہمراہ کھجلی بھی ہو اور تقرح

موضع اور مقام

یعنے زخم پڑتا ہو دلیل ہوگی کہ درد کسی خلط حریف اور تیز سے پیدا ہوا ہو۔ موضع اور مقام عضو علیل سے استدلال یون ہوتا ہو کہ اگر درد داہنی
طرف بدن کے ہو معلوم ہوگا کہ مرض جگر مین ہو اور اگر درد بائین طرف ہو معلوم ہوگا کہ مرض طحال مین ہو۔ اور اسی طرح تمام اعضا کا حال ہو

ورم

کہ انکے موضع سے استدلال کیا جاتا ہو۔ ورم سے استدلال اس طرح پر ہو کہ ورم اپنی شکل سے عضو علیل پر دلالت کرتا ہو اسکا بیان یہ ہو
کہ اگر ورم داہنی طرف ہو اور اسکی شکل ہلالی ہو معلوم ہوگا کہ ورم خاص جگر مین ہو۔ اور اگر ورم کی شکل مستطاول یعنی لانبی خواہ مستطیل ہو

اعراض خاصہ

یا چوکور مربع ہو پس یہ ورم اس عضلہ مین ہو جو اوپر جگر کے واقع ہو شکم کے عضلات مین سے۔ اعراض خاصہ سے امراض باطنی پر یون
استدلال کیا جاتا ہو کہ ماہیت مرض اور عضو مرض دونون کی شناخت اعراض خاصہ سے ہوتی ہو۔ اور یہ استدلال یا تو بنظر رنگ کے
ہوتا ہو جیسے دونون رخسارون کی سرخی جو ذات الریہ پر دلالت کرتی ہو خواہ رنگ بدن کی سیاہی سپیدی مارتی ہوئی جگر کے مرض پر دلیل ہو
خواہ زبان کی سیاہی تپ محرقہ پر دلیل ہوتی ہو یا کہ شکل کی راہ استدلال کرتے ہین جیسے ناخون کا ٹیڑھا بشکل کمان کے ہوجاتا ہو مرض سل اور
نام سل پر دلیل ہوتا ہو۔ خواہ نکلنے والی اشیا جو بدن سے خارج ہوتی ہین انکی شکل اگر شبیہ بغسالہ گوشت تازہ ہو یعنے تازہ گوشت کے

استدلال شرکی

دھوون کی سی ہو ضعف جگر پر دلیل ہوتی ہو۔ استدلال کرنا ان اعضا سے جو کسی عضو کے کسی مرض مین شریک ہون انسے بھی عضو علیل پر

استدلال کیا جاتا ہے جیسے اگر کسی انگلی کو ضرر پہونچے کہ اسکی جس مین خرابی آجائے بدون اسکے کہ ہاتھ مین کچھ ضرر پہونچا ہو اب دلالت اسکی اس بات پر ہوگی کہ ضرر اُس پٹھہ کے زوج کو پہونچا ہے جو دونون ہاتھ مین آیا ہے۔ ازانجملہ ایک یہ بھی استدلال اسی بات پر ہے کہ مرض کسی عضو خاص مین مشارکت سے کسی اور عضو کے اعضاے بدنی سے پیدا ہوا ہے کہ یہ مرض کسی اور مرض کی کثرت اور زیادتی سے بڑھتا ہے اسکی مثال جیسے اختلاط ذہن کہ اگر اسکی زیادتی اور تیزی تپ کے ہمراہ ہوتا ہو اور تپ کے سکون سے اسمین بھی سکون آجاتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ اختلاط ذہن مشارکت دماغ سے کسی اور عضو کے ساتھ پیدا ہوا ہے جو اسی مرض سے جو دماغ میں ہے علیل ہے۔ اور اگر اختلاط ذہن ہر وقت رہتا ہو اور بحال واحد ثابت اور برقرار ہو اور کسی اور مرض مثل تپ وغیرہ کے سکون سے اسمین سکون نہوتا ہو پس معلوم ہوگا کہ مرض خاص دماغ ہی مین ہے (شرکت سے کسی عضو کے نہین پیدا ہوا ہے) اسی طرح اور سب امراض اکثر انمین سکون نہوتا ہو کسی اور مرض کے سکون سے اور ہر وقت بحال خود رہتے ہون اُسوقت معلوم ہوگا کہ مرض خاص اُسی عضو مین ہے شرکی نہین ہے اور اگر وہ امراض ایسے ہون کہ انمین دیگر امراض کے سکون سے سکون پیدا ہوتا ہو اور ہیجان اور غلبہ انمین اور امراض کے غلبے ہوتا ہو پس ایسے امراض انھین اعضا کی شرکت سے پیدا ہوتے ہین جنکے مرض کے غلبہ سے انمین ہیجان اور سکون سے سکون پیدا ہوتا ہے۔ بحث اور مسائلت سے استدلال عضو علیل پر اس طرح سے کرتے ہین کہ مثلاً طبیب کسی مرض مین بیمار سے پوچھے طبیعت مرض سے خواہ شرکت مرض سے عضو علیل سے پوچھنے کی مثال یہ ہے جیسے طبیب کسی مریض سے جسکے سر اسیف کے نیچے درد ہو درد کا مقام پوچھے کہ تمھارے کس طرف درد ہوتا ہے اور مریض بیان کرے کہ بائین طرف ہے معلوم ہوگا کہ مرض طحال مین ہے اور اگر مریض بیان کرے کہ بیچ مین شکم کے درد ہے معلوم ہوگا کہ درد معدہ ہے اور اسی طرح کیفیت درد سے کسی عضو خاص کے پوچھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے پوچھنے کے ذریعہ سے طبیعت مرض پر استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ طبیب پوچھے کون سی چیز کھانے سے تمکو فائدہ ہوتا ہے اور کونسی چیز کھانے ضرر ہوتا ہے جیسے اگر طبیب کو شک ہو کسی مرض مین کہ یہ مرض سوء مزاج گرم سے ہے یا سوء مزاج سرد سے اور بیمار سے پوچھے کہ سرد اور گرم چیزین جو بالفعل خواہ بالقوہ گرم یا سرد ہین اُنسے یہ درد ٹھہرتا ہے اور مریض بیان کرے کہ ان چیزون کے استعمال سے ٹھہرتا ہے جو گرم ہین معلوم ہوگا کہ یہ درد سوء مزاج بارد سے ہے اور اگر مریض نے فائدہ سرد چیزون کے کھانے پینے سے بیان کیا ہمکو معلوم ہوگا کہ سوء مزاج گرم سے مرض ہے۔ اسی واسطے حذاق اطبا نے بیان کیا ہے کہ جسوقت طبیعت پر کوئی بیماری منجملہ امراض انسانی کے مشتبہ ہو جائے اور اُسکی اصلیت اسکو معلوم نہو لازم ہے کہ مریض کے مزاج کی تھوڑی سی تسخین کرے یا تھوڑی سی تبرید یا ترطیب پیدا کرنے کی تدبیر کرے خواہ تجفیف یعنے خشکی پیدا کرنے کی فکر کرے مگر اس تدبیر مین ڈرتے ڈرتے اور مریض کو بچاتا ہوا (کہ زیادہ ضرر نہ پہونچے) کاربند ہو اور اسکے اثر کا جویان رہے کہ طبیب نے جو تدبیر کی ہے آیا اُس سے نفع ہوا ہے یا ضرر پہونچا ہے اور پھر جو کچھ نفع خواہ ضرر تبین اور ظاہر ہو اُسی کے مطابق عمل کرے۔ یہ بھی ایک شناخت ہے کہ اگر مرض دفعتہً پیدا ہوا ہو اور سکون بآسانی اُسمین آتا ہو دلیل اسپر ہوگا کہ وہ مرض سوء مزاج گرم سے پیدا ہوا ہے خواہ سوء مزاج سرد سے پیدا ہوا ہے کوئی مادہ نہین ہے۔ اور اگر مرض تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہو اور دیر تک بڑھا کیا ہو دلالت ہوگی کہ اخلاط بارد سے ہے مترجم کہتا ہے کہ اسمین اصل کتاب اس مقام پر غلط ہے اور شاید صحیح یہ ہو (اگر مرض دفعتہً پیدا ہو اور بآسانی اُسمین سکون آتا ہو معلوم ہوگا کہ مرض سوء مزاج گرم سے پیدا ہوا ہے اور سوء مزاج سے یہان مراد عام ہے جو ساذج اور مادی دونون کو شامل ہے بقرینہ تقابل شق دوم کے واللہ اعلم متن پوچھنے کی دلالت سبب مرض پر اس طور سے ہے جیسے اگر کسی کو شک ہو کسی مرض مین کہ یہ مرض سوء مزاج گرم سے ہے

یا سردے اور ہمارے ہمنے اسکی تدبیر ستہ ضروریہ سے پوچھا کہ وہ کیسی تھی اب اگر مریض بیان کرے کہ تدبیر مسخن کا استعمال کرتا تھا جس سے
حرارت پیدا ہوتی ہی مثلاً گرم غذا اور شراب گرم اور زیادہ ریاضت اور زیادہ حمام گرم مین نہانا خواہ دھوپ مین زیادہ رہنے کا تو اس مرض کے پیدا
استعمال کرتا تھا ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ بیماری سوء مزاج گرم سے ہی - اور اگر بیمار کہے کہ تدبیر مبرد کا استعمال کرتا تھا مثلاً سرد غذا کھاتا تھا اور تعب بہت
کم کرتا تھا اور آرام اور راحت کا زیادہ خوگر تھا اور سوتا زیادہ تھا اور ہواے سرد اور برف مین زیادہ بسر کرتا تھا ہمکو معلوم ہوگا کہ مرض اسکا
سوء مزاج سرد سے ہی یا مثلاً جیسے مریض تشنج سے پوچھا جاتا ہی کہ آیا قبل اس مرض کے ایسی تدبیر کی تھی جو موجب امتلاے اخلاط ہی مثلاً
بکثرت غذا ہاے غلیظ کھائی تھین اور راحت اور آرام طلبی زیادہ کی تھی خواہ کھانے کے بعد زیادہ نہایا تھا اگر یہی سب امور واقع ہوے تھے
یہ تشنج امتلاء اخلاط سے پیدا ہوا ہی - یا ایکہ قبل مرض تشنج کے تعب اور ریاضت شدید اور استفراغ یعنے اخلاط بدن کا نکالنا پسینہ کی راہ
یا فصد سے خواہ اسہال سے واقع ہوا یا کوئی تیز قسم کی تپ اسکو پہلے آئی تھی - اگر ایسے امور واقع ہوے ہون معلوم ہوگا کہ یہ تشنج بذریعہ
استفراغ کے ہوا ہی - یا جیسے اس مریض سے پوچھین جسکو دشواری سے پیشاب آتا ہو کہ اسنے اس مرض سے پہلے تدبیر غلیظ کی ہی یا پہلے
اسکو خون کا پیشاب آیا تھا خواہ پیشاب مین مدہ یا پیپ یا ریگ آئی تھی اور وہ بیان کرے کہ تدبیر غلیظ کا استعمال ہوا تھا ہمکو معلوم ہو جائیگا
کہ یہ مرض عسر بول کا اور دشواری آنا اسکو کسی سدہ سے ہی جو خلط غلیظ بالزوجت سے ہی - اور اگر پیشاب مین مدہ پہلے آتا تھا ہمکو معلوم ہوگا
کہ یہ مرض بدشواری پیشاب آنے کا قرحہ کے اثر سے ہی - اور اگر مریض بیان کرے کہ پہلے اسکی ریگ خواہ پتھری پیشاب مین آئی تھی مگر پتھری
چھوٹی تھی ہمکو معلوم ہوگا کہ سدہ اس پتھری سے بڑا ہی جو مجرے یعنی راہ آمد پیشاب مین ہی - اور اگر ان باتون مین سے کوئی بات پہلے نہین آئی
ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ مرض بدشواری پیشاب آنے کا نقصہ ضعف سے قوت دافعہ کے مثانہ کے ہی - ایضاً اگر کسی آدمی کو بدون قصد کے پاخانہ
آتا ہو اور اس سے پوچھا جائے کہ آیا پہلے یہ بیمار کسی زیادہ سرد جگہ تو نہین قضاے حاجت براز کے واسطے خواہ یونہین بیٹھا ہی اگر اسنے
اقرار کیا کہ ہان ایسا ہوا ہی ہمکو معلوم ہوگا کہ جو عضلہ براز کو مقعد مین روکے رہتا ہی اسکو برودت نے ضرر پہونچایا ہی اور اسی عضلہ کی خواہ
مقعد کی قوت ماسکہ ضعیف ہوگئی ہی اور اسی وجہ سے وہ عضلہ مسترخی یعنی ڈھیلا ہوگیا ہی اور اسی عضلہ کی حس باطل ہوگئی ہی - اور اگر
مریض نے بیان کیا کہ ایک قسم کی چوٹ اسکے پیٹھ پر لگی تھی ہمکو معلوم ہوگا کہ اس چوٹ کا اثر اس پٹھے کو پہونچا ہی جو اسی عضلہ مذکورہ تک آیا ہی
خواہ اسکے نخاع مین جو پشت مین ہی آفت پہونچی ہی - پھر اگر مریض بیان کرے کہ وہ چوٹ خاص اسی عضلہ مذکورہ پر لگی تھی ہمکو معلوم ہوگا
کہ اسی عضلہ مین ورم آگیا اور مریض نے جھٹ پٹ اسکا علاج نہ کرایا اب وہ عضلہ سخت ہوگیا (یا مراد یہ ہی کہ ورم عضلہ کا صلب سوداوی
ہوگیا) اور اسی وجہ سے عضلہ مین استرخا آگیا ہی اور ڈھیلا ہوکر فضلہ کے روکنے پر قادر نہین رہا ہی - اسی طرح اگر کسیکو پیشاب بدون
قصد کے آتا ہو طبیب کو مناسب ہی کہ مریض سے پوچھے کہ پہلے اس کیفیت کے واقع ہونے سے تہیگاہ کے متصل خواہ ریڑھ کی ہڈی کے پاس
کسی قسم کی چوٹ تو نہین لگی ہی - یا مثانہ کو شدید برودت تو نہین پہونچی مثلاً آب سرد مین زیادہ ٹھہرا خواہ بیٹھا ہو خواہ کسی ایسے جسم پر
مثل پتھر وغیرہ کے جو بہت ٹھنڈا ہو بیٹھا ہو - اگر مریض اقرار کرے کہ ایسا ہی واقع ہوا ہی ہمکو معلوم ہوگا کہ سبب اس مرض کا وہی ہی
جو براز کے فضلہ مین لکھا ہی کہ عضلہ مقعدہ مین آفت پہونچی ہی - مریض کے بیان سے جو دلالت خبر کی امراض پر ہوتی ہی اسکی مثال یہ ہی
کہ مثلاً ہم کسی شخص سے پوچھین (جو اپنی آنکھون کے آگے خیالات دیکھتا ہو یعنے آنکھون کے سامنے بھنگے خواہ پتنگے سے اڑتے ہوے
نظر آتے ہون) کہ تمھارے معدہ کے منھ مین کسی طرح کی لذع یعنے چبھن خواہ کھنچاؤ تو نہین ہی اور مریض کہے کہ ہان ایسا ہی واقع ہوتا ہی

اسکا یہ بیان دلالت کریگا کہ خیالات کا نظر آنا بسبب اُن بخارات کے ہے جو معدہ سے بطرف دماغ کے چڑھتے ہین خواہ لسعہ کی الم اور ایذا فم معدہ کے یہ خیالات نظر آتے ہین - اسی طرح واجب ہے جو شخص حالات امراض اندرونی بدن کی شناخت کے درپے ہو مریض سے ان باتون کو پوچھے جسپر اطلاع طبیب کو بدون بحث کرنے اور پوچھنے کے مریض سے نہین ممکن ہے خواہ بیمار مریض کے بیان کرنے کے وہ باتین معلوم نہین ہوسکتے چنانچہ ان سب امور کو ہم ہر ایک مرض کی شناخت پر جب استدلال کرینگے لکھتے جاینگے - اب کہ ہمنے عموماً اُن قواعد کا بیان اتنا کر دیا جسپر بنا سے شناخت امراض عضاے اندرونی کی ہے جیسے کہ کفایت ہوسکتی ہے لہذا ہم اب ہر ایک جنس امراض کی شناخت کے طریقہ اسی مقام پر بیان کرنے شروع کرتے ہین ہمکو جاننا چاہیے

باب دوسرا بیان مین استدلال امراض اعضاے باطنی پر اور تقسیم اُنھین امراض کی

جتنی بیماریان باطنی اعضا مین پیدا ہوتی ہین اُنھین کچھ تو اعضاے نفسانی کی بیماریان ہین اور یہ اعضاے نفسانی وہی تین ہین دماغ اور نخاع یعنے حرام مغز کی جڑ اور جو اعضا انسے پیدا ہوتے ہین اور آلات حس کے بھی انھین مین داخل ہین - اور کچھ امراض وہ ہین جو آلات تنفس مین پیدا ہوتے ہین اور یہ آلات تنفس سینہ اور حجاب او قلب اور ریہ یعنے پھیپھڑہ ہے اور قصبہ ریہ جسکو پھیپھڑے کی نلی کہنا چاہیے - اور کچھ ایسے امراض ہین جو آلات غذا مین پیدا ہوتے ہین اور یہ آلات مری اور معدہ اور امعا یعنی آنتین اور جگر اور تلی اور پتہ وغیرہ از قسم آلات غذا کے ہے - اور کچھ ایسے امراض ہین جو اعضاے تناسل مین پیدا ہوتے ہین جیسے فرج یعنے عورت کی شرمگاہ اور رحم جسکو بچہ دان کہتے ہین اور ذکر اور انثیان - اور ہم پہلے بیان اُن علامات کا شروع کرتے ہین جنکو دلالت اندرونی اعضاے نفسانی کے امراض پر ہے اور اُنھین بھی پہلے دماغ اور اسکی جھلیون کی بیماریون کے دلائل اور جو اعضا تابع دماغ کے ہین اُنکے امراض کے دلائل بترتیب اور توالی یکے بعد دیگرے اوپر سے جسم کے نیچے تک (بجنس ہلوب) بیان کرینگے - مگر ایک معذرت بھی ہم کرتے ہین کہ اسی ترتیب بیان مین ہمنے ایک بے ترتیبی بھی کی ہے یعنے چند امراض اعضاے ظاہر بدن کو بھی ہمنے بنظر ضرورت کے انکے ہمراہ بیان کر دیا ہے اسلیے کہ سبکو خارج کرنا اُن امراض کا اس بیان مرتب اور منتظم سے ممکن نہ تھا - اور سبب عدم امکان کا یہ ہے کہ چونکہ ہمنے ترتیب اعضا کی سر سے پاؤن تک ملحوظ کی تھی اگر ان امراض کو جو ظاہری اعضا کے ہین چھوڑ دیتے اور اسی ترتیب مین داخل نہ کرتے پھر ترتیب اور توالی امراض کی باعتبار اعضاے بدنی کے باقی نہ رہتی اور انتظام کلام کا بگڑ جاتا - اب ہم کہتے ہین کہ جسقدر بیماریان دماغ مین پیدا ہوتی ہین وہ یہ ہین صداع یعنے درد سر اور سرسام اور برسام اور جو ورم دماغ کو لاحق ہوتے ہین اور اختلاط ذہن اور وہ مرض جو بنام لیثرغس مشہور ہے اور اسی کو نسیان کہتے ہین اور سبات اور سہر اور یہ بیماری جو بنام قوما مشہور ہے اور جمود اور فساد ذکر اور فساد فکر اور سدر اور دوار یعنے گھومنی اور کابوس اور صرع یعنے مرگی اور سکتہ اور وہ مرض جو بنام مالنخولیا مشہور ہے اور قطرب اور عشق اور مین صداع یعنی درد سر کے علامات سے بیان کو شروع کرتا ہون -

باب تیسرا صداع اور اُسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

درد سر کی ایک قسم تمام سر مین ہوتی ہے اور ایک قسم آدھے سر مین ہوتی ہے جسکو شقیقہ کہتے ہین - ہر ایک دونون قسم مین سے یا تو یہ مرض اندرونی جھلی مین سر کے ہوتا ہے یا جو جھلی دماغ پر لپٹی ہوئی ہے اُسکے علیل ہونے سے ہوتا ہے - اور جو درد سر تمام سر مین ہو یا تو بطور بحران کسی مرض کے ہوتا ہے یا یہ درد سر تابع کسی تپ کے ہوتا ہے - اور قسم تمام سر کے درد کی منفرد اور جدا گانہ مستقل مرض ہو -

جو درد سر تمام سر مین تابع تپ کے ہو اسکی پیدایش سر کے بھر جانے سے بخارات حادہ یعنی تیز و حار خلط کے بخارات سے ہوتا ہو یعنی
یعنی سر کا بھر جانا یا اس حادثہ سے ہوگا جو معدہ میں لاحق ہوئی ہو اور اسکی شناخت یہ ہو کہ متلی ہو اور ہچکیں معدہ کی ... جلنے
ہو جو تمام بدن مین بھری ہوئی ہو- یا کہ ضعف سر مین اشدت ہو یا حرارت تپ کی شدید ہو جیسے وہ درد سر جو حمی ... ورمی محرقہ میں
پیدا ہوتا ہو (حمی غب صفراوی تپ جو ایک روز ناغہ دیکے آئے اور محرقہ تپ صفراوی روزانہ رہتی ہی) تمام سر کا درد جو مرض حاد کا نہ
اور مستقل ہو ایک قسم اسکی تو یہ ہو کہ خاص سر ہی مین ہو پھر یہ بھی چند طرح کا ہوتا ہو ایک تو سوء مزاج سے سر کے پیدا ہوتا ہو۔ دوسری قسم
اسکی کسی مرض آلی یعنی مرکب سے پیدا ہوتی ہو ایک قسم اسکی ریحی ہوتی ہو اور ایک قسم اسکی چوٹ لگنے سے پیدا ہوتی ہو- جو قسم سوء مزاج
پیدا ہوتی ہو یا وہ سوء مزاج سادج یعنی سادہ و مفرد ہو یا وہ سوء مزاج ہمراہ کسی مادہ کے ہو- سوء مزاج سادہ یا تو گرم ہو اور یہ بھی یا تو
کسی اندرونی سبب سے پیدا ہوا ہو اور اندرونی سبب یا اس طرح پر ہو کہ جھلی کو دماغ کے گرم کردیا ہو- یا آدمی نے غذا اور دوائی گرم کھائی ہو
جسکی تاثیر درد سر پیدا کرنے کی ہو جیسے پورا یا اخروٹ اور لہسن اور ادرک اور پیاز- یا کسی سبب خارجی سے حرارت پیدا ہو جیسے دھوپ کی تمازت سے
درد سر پیدا ہوتا ہو اور علامت اسکی یہ ہو کہ سر چھونے سے گرم معلوم ہو اور جب اسپر ٹھنڈی چیزین رکھین جیسے برف وغیرہ ٹھہر جائے
اور اگر اسکو سرد خوشبو پھول سونگھائے جائین یا کافور و صندل سے بھی درد سر مین سکون پیدا ہو یا پیشاب یا پاخانہ مریض کا معتدل
ہو اسپر غلبہ مرار یعنی صفرا کا نہو- اور کبھی ان سب باتون کے ہمراہ چہرہ اور دونون آنکھون مین سرخی بھی ہوتی ہو اور یہ بھی ہوتا ہو
کہ تدبیر سابق جو مریض نے ستہ ضروریہ کی تھی وہ بھی گرم تھی اور سن اسکا اور فصل موجود بھی گرم ہو- یا اینکہ سوء مزاج بارد ہو یعنی سرد ہو
اور یہ بھی یا اندرونی سبب سے پیدا ہوتا ہو جسوقت یہی سوء مزاج دماغ کی جھلیون کو سرد کردے- یا کسی سبب خارجی سے یہ سوء مزاج
پیدا ہوا ہو جیسے کوئی آدمی سرد ہوا مین سر کھلے ہوئے رہے خواہ زیادہ سرد پانی تناول کرے- اس درد سر کی علامت یہ ہو بشرطیکہ
سوء مزاج سرد سے پیدا ہوا ہو کہ اگر سر چھوا جائے ٹھنڈا معلوم ہو اور جب اسپر گرم چیزین جنکی گرمی ہاتھ سے محسوس ہوتی ہو رکھین درد
ٹھہر جائے- اور چہرہ پر سرخی نہو اور سرد چیزون کی انکو خواہش نہو- اور تدبیر سابق ایسے مریض کی بھی قبل درد کے پیدا ہونے کے سرد
ہو چکی ہو- اور سن اور وقت اور بلد یعنی شہر جسمین مریض ہو وہ بھی سرد ہو- یا درد سر کسی سوء مزاج خشک سے پیدا ہوا اور جو درد سر
خشکی سے پیدا ہوتا ہو ضعیف اور خفیف ہوتا ہو- مگر رطوبت مفردہ یعنی فقط رطوبت سے درد سر پیدا نہین ہوتا ہو جب تک اسکے ہمراہ
کوئی مادہ نہو اور جب مادہ ہوگا بوجہ تمدد اور کشش کے درد سر پیدا کریگا بوجہ کثرت مادہ کے- جو درد سر سوء مزاج سے ہمراہ مادہ کے
پیدا ہو اسی کی ایک قسم وہ ہو جو سوء مزاج سے ہمراہ مادہ خون کے پیدا ہوا اسکی شناخت یہ ہو کہ مریض کو راحت سرد تاثیر کی اشیا سے
ہوتی ہو یعنی چھونے مین تو وہ اشیا سرد نہون مگر اثر اسکا سرد ہو اور یہ بھی علامت ہو کہ ہمراہ درد سر کے دھمک بھی ہو اور چہرہ سرخ بھرا ہوا
اور رگین بھی بھری ہوئی اور نبض اسکی عظیم پیشاب غلیظ اور سرخ آنکھون کی رگین بھری ہوئی اور سرخ- جسوقت سر کو چھوئین گرم معلوم ہو
ایک قسم اسکی یہ ہو کہ سوء مزاج ہمراہ مادہ صفراوی کے ہو اسکی علامت یہ ہو کہ مریض کو آرام اور راحت ملتی ہو اور اسکی طبیعت کی خواہش سرد
چیزون کی طرف ہوتی ہو اور جب اسکے سر پر ٹھنڈی چیزین رکھی جائین اسکو آرام ملتا ہو- سر کو اسکے اگر چھوئین گرم معلوم ہوگا- چہرہ اسکا
اچھی طرح سے زرد [illegible] منھ مین اسکے تلخی ہوگی اور چہرہ پر خشکی خواہ روکھا پن- نبض اسکی سریع متواتر مائل بطرف رقیق ہونے کے اور اسکی
نبض مین صلابت بھی ہوگی- پیشاب اسکا سپید ہوتا ہو اسلیئے کہ صفرا بطرف سر کے چڑھ گیا ہو ایسے درد سر کی بیمار کو بیداری بھی لازم ہو

ہوتی ہی نیند نہیں آتی - ایک قسم اسی دردسر کی جو سوء مزاج سے ہمراہ مادہ کے ہو وہ ہی جو مادہ بلغمی سے پیدا ہوا اور علامت اُسکی مشابہ اسی دردسر
علامات کے ہی جسکو سوء مزاج بارد سادہ سے دردسر پیدا ہوا ہو مگر اتنا فرق ہی کہ اسکے ہمراہ کسل اور سبات یعنی اونگھ اور مُنھ مین تری اور کسیقدر چہرہ
اور بدن پھولا ہوا - اور پیشاب سپید اور گاڑھا اور نبض غلیظ اور لطی یعنی سُست چلتی ہی - اسی سوء مزاج مع مادہ کے دردسر کی وہ بھی ایک قسم ہی
جو مادہ سوداوی سے پیدا ہوتی ہی اُسکی شناخت بھی وہی ہی جو دردسر سوء مزاج بارد سادہ کی شناخت ہی مگر اسمین چہرہ پر خشکی اور رنگ مین
تیرگی اور فکر بیجا اور تنگی سینہ مین اور بیداری ہوتی ہی اور پیشاب سپید اور رقیق ہوتا ہی اور نبض لطی یعنی سُست اور دقیق ہوتی ہی
جو دردسر کسی مرض آلی سے پیدا ہو اُسکی پیدایش ایک سدہ سے ہوتی ہی اور یہ سدہ یا تو کثرت اخلاط غلیظ سے پیدا ہوتا ہی جسمین پیدا گی ہی
اور اسپر استدلال یون کیا جاتا ہی کہ مریض نے پہلے بکثرت غذا کا تناول کیا تھا اور راحت زیادہ اُسکو ملی اور نہانے کو ترک کر دیا تھا - اور چہرہ
اور بدن دونون بھرے بھرے - اور یہ بھی علامت اسکی ہی کہ دردسر کے ہمراہ ثقل اور تمدد یعنی سر مین کھنچاوہ ہوتا ہی - یا دردسر کسی ورم کے
سبب سے پیدا ہو - اور ورم بھی یا تو کسی بیرونی سبب سے ہوا ہو جیسے چوٹ لگنے خواہ ٹکرانے کا صدمہ پہونچے کہ ایسے وقت ورم
پہلے سر مین ہو کر پھر اُس سر کے نیچے والی جھلی بچھی ہوئی تک پہونچتا ہی اور اُس سے پھر ام غلیظہ جو موٹی جھلی دماغ کی ہی اُسکو ورم لاحق
ہوتا ہی بوجہ مشارکت کے اسی وجہ سے (ام) یعنے دماغ کی جھلی مین ورم آجاتا ہی - یا کسی سبب داخلی سے ورم پیدا ہوا ہو یہ ورم
اُسی طرح سے پیدا ہوتا ہی جس طرح اور سب قسم کے ورم سر مین پیدا ہوتے ہین - علامت اُس دردسر کی جو بوجہ ورم کے عارض ہوا ہی یہ ہی
کہ مریض کو ہمراہ دردسر کے تپک اور گرانی بھی معلوم ہوتی ہو اور اگر ورم گرم ہی دردسر کے ہمراہ تپ بھی ہوگی اور سر مین التہاب یعنی سوزش
چہرہ پر سرخی - اور اگر ورم سرد مادہ سے ہوگا دردسر مین تپک تھوڑی سی ہوگی - اگر ورم جو دردسر پیدا کر رہا ہی اُس جھلی مین ہوگا جو دماغ کو
محیط ہی یعنے گھیرے ہوئے ہی بیمار کو ایسا معلوم ہوگا جیسے دونون آنکھین اُسکی اندر کی طرف کھنچی جاتی ہین - اور اگر انمین سے کوئی بات
بیمار کو محسوس نہو پس مرض یعنی ورم اُس جھلی مین ہی جو کھوپڑی پر باہر سے لپٹی ہوئی ہی - جو دردسر ریح سے پیدا ہوا ہی اُسکی شناخت یہ ہی
کہ ہمراہ اُسکے تمدد اور کھنچاؤ بھی ہو - جو دردسر چوٹ لگنے سے خواہ دھکہ کے صدمہ پہونچنے سے پیدا ہو اُسکی شناخت محتاج کسی دلیل کی نہین ہی
سوا اسکے کہ بیمار سے پوچھا جائے - اسلیے کہ ایسے دردسر کا سبب تو ظاہر اور نمایان ہوتا ہی - یہ بیان اُن اقسام دردسر کا تھا جو کہ خاص
سر مین بدون شرکت کسی اور عضو کے پیدا ہوتے ہین - جو دردسر کہ معدہ کی شرکت سے ہی کسی ایسی بیماری مین وہ شرکت ہی جو کہ معدہ مین ہی
اسلیے ایک قسم تو خلط صفراوی سے پیدا ہوتی ہی جو معدہ مین ہو اور علامت اسکی یہ ہی کہ ہمراہ دردسر کے لذع یعنی چُبھن اور کرب اور خفقان
یعنے معدہ کی بھڑک اور التہاب یعنے سوزش اور احتراق سر مین جیسے سر جلا جاتا ہی اور یہ علامت ہی کہ بعد قے کرنے کے مریض کو راحت اور
آرام ملے اور بروقت حرکت کرنے کے دردسر مین شدت ہو اور گرم غذا کھانے سے بھی شدت ہو اور بروقت خالی ہونے معدہ کے بھی
درد مین شدت ہو اور نیند کے وقت اور نہار مُنھ اُٹھ کر بھی درد کی شدت ہو - یا بسبب بلغم کے جو معدہ مین متعفن ہو گیا ہی دردسر پیدا ہو
اور اُسکی علامت یہ ہی کہ مریض کا جی متلایا کرے اور قے کرنے کے بعد راحت ملے اور بروقت امتلاء معدہ کے درد کی شدت ہو اور سرد غذا کے
بعد اور دُکار کھٹی آتی ہو - کبھی دردسر بعد زیادہ خورش طعام کے بسبب تخمہ اور بدہضمی کے بھی پیدا ہوتا ہی - اور اسکی علامت ظاہر ہوتی ہی
کہ اشتہاے طعام زائل ہوتی ہی اور کسل اور ہاتھ پاؤن کا ڈھیلا ہونا اور ضعف معدہ اور یہ بھی کہ مریض کو دردسر یافوخ یعنے سر کی چندیا مین معلوم
ہوتا ہی اور ٹھیک سر کے بیچ مین سامنے معدہ کے - یا دردسر شراب گرم کے پینے سے اُسوقت پیدا ہوتا ہی جسوقت کہ بخارات گرم بطرف

دماغ کے جو حصے ہیں اور سی کو یعنے بخارات کے پہنچنے کو ... لیتے ہیں اور درد سر بوجہ ضعف دماغ کے اور بسبب اسکے کہ دماغ اُن بخارات کو
قبول کرتا ہو پیدا ہوگا - جو درد سر معدہ کی شرکت سے ہو اسمین خفت معدہ کی خفت سے آجاتی ہی اور اسمین شدت معدہ کی گرانی سے اور
طعام کے معدہ مین فاسد ہو جانے سے پیدا ہوگی - یہ بیان اُن اقسام درد سر کا تھا جو تمام سر مین ہوتے ہیں - مگر بعض اقسام انمین ایسے ہین
جو تیز ہیں کہ جلد زائل ہو جاتے ہین اور جلد ہٹ جاتے ہین اور انکو صداع مطلق کہتے ہین یعنے فقط درد سر انکا نام ہی - اور بعض اقسام انمین ایسے
وہ ہین جو دیرپا ہین اور بدشواری دور ہوتے ہین اور انکو بیضہ اور خود کہتے ہین اس درد سر کے بیمار کا حال یہ ہی کہ تھوڑے سے سبب پیدا
ہونے سے اسکا درد سر ہیجان مین آجاتا ہی اور زور کرتا ہی - اور آواز کے سننے سے اور آگ کی روشنی اور دھوپ کی روشنی دیکھنے سے اور ایسی
خوشبو سونگھنے سے جنسے بطون دماغ یعنے دماغ کے تینون حصہ بھر جاتے ہین اور شراب کے پینے سے اسکو ایذا اسے درد سر پہونچتی ہی -
ایسے درد سر کی پیدایش اکثر تو خلط بلغمی غلیظ سے ہوتی ہی اور سودہ سے بھی اور ریح شدید سے بھی - اور کبھی خلط حاد یعنی تیز خلط سے بھی
یہ درد سر پیدا ہوتا ہی - جالینوس نے اپنی کتاب مواضع الم مین جو خاص انھین اعضا کے بیان مین ہی جنہین ایذا پہونچتی ہی کہا ہی کہ جس
درد سر کا نام بیضہ ہی کوئی آدمی ایسا نہین ہی جسکو شک اور شبہہ اسمین نہو کہ بہت بڑا مرض ہی سر کی بیماریون مین سے - اور اسکی وجہ یہ ہی
کہ اس درد سر کا بیان اگر آدمی کرے اور کسی پیرایہ عبارت مین اسکو اس طرح سے بیان کرنا چاہے جسکے کچھ معنی بھی پیدا ہوسکین اور پھر وہ کلام
اسکا مختصر بھی رہے بس یہی کہتے بنیگا کہ بیضہ ایک درد سر کہنہ ہی جو بدشواری زائل ہوتا ہی اور تھوڑے تھوڑے اسباب سے اور خفیف سے
امور سے پیدا ہوتا ہی اور یہانتک اسکی کیفیت ہی کہ باوجود خفت اسباب کے بڑے بڑے نوبہ خواہ دورے اسکے ہوتے ہین تا اینکہ مریض
اس درد سر کا تحمل کسی چیز کے ٹھوکنے کی آواز سننے کا نہین ہوسکتا اور نہ آواز ایسی بات کرنے کی آواز سن سکتا ہی جو زیادہ زور سے کہی جاتی
اور نہ کوئی روشنی چمکتی ہوئی دیکھ سکتا ہی اور نہ متحمل حرکت کا ہوتا ہی مترجم شاید مراد جالینوس کی یہ ہی کہ کسی شدید اور سریع حرکت کے دیکھنے کا
یہ مریض متحمل نہین ہوسکتا - یا یہ مراد ہو کہ خود مریض حرکت کرنے کا متحمل نہین ہوتا ہی اور یہ پچھلی مراد آئندہ فقرہ کے مناسب ہی متن مگر زیادہ تر
پسند ایسے مریض کو یہی امر ہوتا ہی کہ آرام سے چت لیٹا رہے اور ہاتھ پاؤن اسکے نہ ہلین اور تاریکی اندھیرے مین پڑا رہے اور اس خواہش کا
سبب وہی ہی کہ درد کی بڑی ایذا اسے پہونچ رہی ہی - اور اس شدت کی وجہ یہ ہی کہ بعض ایسے بیمارون کو یہی گمان ہوتا ہی کہ سر انکا بیتیل خواہ
کمانے کا بن گیا ہی - اور درد کا یہ حال ہی کہ اکثر بیمارون کی دونون آنکھون کی جڑون تک پہونچ جاتا ہی - اور ان نوبتون کے واسطے اوقات
اور زمانہ راحت اور سکون درد کے بھی ہوتے ہین جیسے مرگی کے بیمارون کے واسطے دورہ کا سکون کسی وقت ہوجاتا ہی - اور درمیانی زمانہ
جسمین دورہ درد کا نہو ایسا ہوتا ہی کہ اسکی کسی قسم کی مدت نہین ہوسکتی ہی مراد یہ ہی کہ مریض بالکل صحیح اور تندرست رہتا ہی (جیسے مرگی والے کا
بھی ایسا ہی حال ہی) اتنی بات اس مرض کی تو کھلی ہوئی ہی کہ سر مریض کا جلدی سے اس مرض کے دورہ کو قبول کر لیتا ہی اور یہ امر تو جملہ
درد سر کے بیمارون مین جو ہوتا ہی اسی کی جنس سے ہی مترجم شاید مراد جالینوس کی یہ ہو کہ یہ علامت عام ہی کہ جملہ اقسام مین درد سر کے
پائی جاتی ہی اور یا مراد یہ ہی کہ یہ مادہ جس سے مرض بیضہ پیدا ہوا ہی اسی قسم مین داخل ہی جس مادہ عام سے اقسام درد سر کے پیدا ہوتے ہین
متن مگر یہ درد سر خواہ یہ مریض جسے بیضہ کا درد سر ہی اسمین ایک صفت زائد ایسی ہی جو تمام مواد درد سر پیدا کرنے والے خواہ تمام بیماران
درد سر سے زیادہ ہی - اور وہ یہ ہی کہ جو اجزا اسکے سر کے علیل ہو رہے ہین انمین ضعف اسقدر آگیا ہی کہ وہ ضعف اور بیمارون کے سر کے
اجزا مین نہین ہوتا ہی - اور یہ بھی جالینوس نے کہا ہی کہ جن لوگون کے سر مین امتلا زیادہ ہوتا ہی اور انکے بدن آمادہ امتلا کے ہوتے ہین

آنکھین کے سر کے وہ مقامات خالی جنمین گنجائیش بھر جانے اخلاط کی ہی اور قابل اسی امتلا کے ہین وہی مقامات مناسب اور آمادہ اسی بات
ہوتے ہین اور جب کسی قسم کی بے تدبیری کرین یعنے ستہ ضروریہ مین کسی طرح کی خرابی واقع کرین اُسی مرض مین گرفتار ہونگے جسکا نام بیضہ
اور خودہ ہی۔ یہ بات تحقیق ہوگئی ہی اور اسکی راستی بعید حق حقیقی سے نہین ہی کہ جو درد سر ان لوگون کے اجزاے سر مین ہوتا ہی اُسکے
دوہی مقام دریافت ہوے ہین کہ بعض بیمارون کے دماغ کی جھلیون مین یہ درد پیدا ہوتا ہی۔ اور بعض بیمارون کی اُس جھلی مین جو کاسہ سر کی
ہڈی پر محیط ہی مترجم ظاہر اراد جالینوس کی یہ ہی کہ مقامات ظہور درد سر بیضہ مین بس یہی ہین اور جوہر دماغ مین یہ درد نہین ہوتا ہی متن
فرق ان دونون قسم کے بیضہ مین یہ ہی کہ درد بیضہ کا (جس شخص کے بدن مین مادہ مرض اندرون استخوان کاسہ سر کے ہی) آنکھون کی
جڑون تک پہونچتا ہی (یہ پہلی قسم ہوئی) اور اگر درد بیضہ کا آنکھون کی جڑون تک نہ پہونچتا ہو پس مادہ مرض کا اُس جھلی مین ہی جو کاسہ سر پر باہر سے لپٹی ہوئی اور
دماغ کی جھلیون مین اسکا شمار نہین ہی) مترجم یہ متصلہ رومیہ کلام جالینوس مین اُلٹا وارد ہوا ہی اور سیدھا اور درست یہ قضیہ یون تھا کہ اگر مادہ مرض
استخوان قحف مین ہی درد آنکھون کی جڑون تک نہ پہونچیگا جیسا کہ پہلی قسم مین متصلہ لزومیہ سیدھا کہہ چکا ہی۔ مگر اس جگہ علت کو تالی اور معلول کو مقدم ایک
غرض مفید کی نظر سے گردانا ہی جس سے طبیب کو بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہی۔ مترجم کو چونکہ لطف کلام جالینوس کا خوب مل رہا ہی اور
اسکی بلاغت پر وجد کر رہا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مجھ سے جیسا چاہیے ترجمہ اس کلام کا اپنی عبارت مین نہین ہوسکتا لہذا جسقدر
سمجھ مین آیا ہی اُسکو لکھتا ہون تعلیمی بیانات مین محسوسات کا علم غیر محسوس پر فن میزان مین یعنی منطق مین مقدم تجویز کیا گیا ہی
اب خیال کرو کہ پہلی قسم مین چونکہ اندرونی مادہ کا بیوقت دیا ہی لہذا تالی کو محسوسات سے تجویز کیا جس سے اندرونی مادہ کا حال معلوم
ہوجائے اور تالی کی طبیعت یہی ہی کہ مقدم کو ثابت کر دیتا ہی یعنے لازم سے ملزوم کی شناخت ہوتی ہی۔ اور دوسری قسم مین چونکہ
مقدم اور تالی یعنے لازم اور ملزوم دونون خارج کی طرف ہین لہذا تعلیمی قواعد اسی کو مقتضی ہین کہ بیان لمّی طریقہ کی حاجت نہین فقط
اِنّی طریقہ کا بیان رہے۔ آنکھون کی جڑون مین درد کا نہونا لازم ہی جسکا ملزم مادہ کا خارج قحف کی جھلی مین ہوتا ہی۔ پھر چونکہ بیان پہلے یہی
بات محسوس ہوتی ہی کہ آنکھون کی جڑون مین درد نہین ہی اگرچہ نفس الامری وجود مین تقدیم وجود مادہ کو استخوان قحف کی جھلی مین ہی
مگر تعلیم کی راہ سے نفس الامر مین تالی مقدم ہی پس یہی مناسب تھا کہ مقدم اور تالی کی ترتیب مین اُلٹا معاملہ کیا جائے جیسا کہ اس
فیلسوف نے یعنے جالینوس نے کیا ہی۔ دوسرا لطف اس بیان مین تسلسل تقریر کا ہی اور گویا قیاس استثنائی جو عمدہ طریقہ اثبات
مدعی کا ہی جالینوس نے ذکر کیا اور یہ سلسلہ سواے اس تقریر کے بخوبی درست نہین ہوسکتا تھا۔ دیکھو جالینوس نے یون کہا کہ اگر
مادہ بیضہ کا اندرونی جھلیون مین دماغ کے ہی درد آنکھون کی جڑون تک پہونچیگا۔ اور اگر ایسا نہو یعنی تالی موجود نہو پس مقدم بھی
نہوگا یعنی مادہ اندرونی جھلیون مین نہوگا پس رفع تالی سے رفع مقدم کا نتیجہ نکالا اور لازم مساوی نتیجہ دوم کا ذکر کیا۔ اور ضرور
ایسے وقت یعنے بروقت بنانے قیاس استثنائی کے یہ اُلٹ پھیر ہوجاتا ہی اس کلام کی عمدگی اور متانت کو وہ منطقی جو براہینات پر
ماہر ہو خوب سمجھ سکتا ہی مترجم ہیچمدان اس سے زیادہ کیا بیان کرے متن جو طبائع بدنی کہ مستعد اور آمادہ اخلاط وغیرہ کے سر مین
بھر جانے کے ہین یہ وہی بدن ہین جنمین ریاح گرم بخاری پیدا ہوتے ہین اور جنکے معدہ کے منہ مین فضول صفراوی فراہم ہوتے ہین
یہ بھی جالینوس کا قول ہی کہ دیر تک بیدار رہنا سر مین درد پیدا کرتا ہی اسلیے کہ بیداری مفرط بوجہ کثرت ہضم (رطوبات بدنی) کے سر مین
رطوبات گرم کو بھر دیتی ہی۔ جو درد سر بنام شقیقہ مشہور ہی وہ آدھے سر مین ہوتا ہی اور اسکی پیدائیش یا تو ان اخلاط سے ہوتی ہی

[illegible]

خشکی کیفیت خراب ہو گرم اخلاط ہون یا سرد اور یہ اخلاط خاص دماغ کی جھلیون کو بھر دین - یا اُس بخار سے درد شقیقہ کی پیدایش ہوتی ہی جو بطرف دماغ کے معدہ سے چڑھتا ہی اور اسکی علامت یہ ہی کہ مریض کو درد شدید اندرون کاسہ سر کے محسوس ہوتا ہی اس درد مین بھی جس طرح کہ بیضہ اور خودہ مین ہمنے ذکر کیا ہی مگر اس درد مین ایک ہی طرف داہنے خواہ بائین درد معلوم ہوتا ہی - جب درد شقیقہ استخوان قحف کے اندر پیدا ہوتا ہی دونون آنکھون مین خراب امراض پیدا ہوتے ہین اور اکثر گاہ بصارت مین کمی خواہ نابود ہو جاتی ہی - اکثر اوقات درد شقیقہ دورہ سے پیدا ہوتا ہی اور دورہ کا زمانہ معلوم رہتا ہی - کبھی ایک قسم درد سر کی بعد استفراغ یعنے خارج ہونے کسی مادہ اور خلط بدن سے پیدا ہوتا ہی بسبب اسکے کہ یبوست اور خشکی دماغ مین آ جاتی ہی جیسے بعد زیادہ نکسیر چلنے کے خواہ زیادہ خون حیض یا خون بواسیر جاری ہونے کے خواہ بعد دستون کے آنے کے یا اور طرح کی رطوبات کے روانی شکم وغیرہ سے جیسے عورات کو بعد وضع حمل خون نفاس کے زیادہ خارج ہونے کے بعد درد سر عارض ہوتا ہی - کبھی ایسے بیمارون کو جنھین خشکی سے درد سر ہو خفقان یعنی سر کا تپنا اور طنین یعنی کان کا بھننانا اور دوُوار یعنی سر کا ترفنا خواہ ٹھونکا جانا کسی چیز سے عارض ہوتا ہی - یہی درد سر جیسی بعد جماع کے کبھی پیدا ہوتا ہی بسبب ضعف دماغ کے اور امتلاء سے بدن کے - غم کی وجہ سے درد سر پیدا ہوتا ہی - اور خون کی کمی سے - اور دماغ کے ضعف سے بھی درد سر پیدا ہوتا ہی - اور دماغ کی زیادہ حس قوی ہونے سے بھی جس طرح جالینوس نے چوتھے مقالہ مین کتاب شناخت امراض باطنی مین لکھا ہی - کبھی ایک درد سر ہمیشہ ضعف سر کی وجہ سے بنا رہتا ہی اور دوسری قسم درد سر کی زیادہ حس کی قوت سے دماغ کے ہمیشہ بنی رہتی ہی - جب کسی شخص کو پورا درد سر طبیب دیکھے کہ جو کسی قسم کے علاج سے کم نہوتا ہو اور نہ اُسکے ہمراہ اور علامات مذکورہ اقسام دیگر موجود ہون معلوم کرنا چاہیے کہ یہ درد سر ایک قسم انھین دونون اقسام سے ہی (یعنے ضعف دماغ سے خواہ قوت حس دماغ سے) ان دونون قسم کا باہمی فرق یہ ہی کہ جو درد سر دماغ کی تیزی حس سے پیدا ہوتا ہی اُسمین حواس خمسہ پاک صاف غیر مکدر ہوتے ہین اور مجاری یعنی راہین آمد برآمد اخلاط وغیرہ کی جو دماغ مین ہین وہ بھی صاف اور خشک ہوتی ہین - جالینوس نے کتاب حفظ صحت مین یہ لکھا ہی جس شخص کے سر مین درد پیہم ہوا کرے اور متواتر ہوتا ہو یہ درد سر خوبی سے حس کے اُس پٹھہ کے ہی جو دماغ سے اُگتا ہی اور معدہ تک پہونچتا ہی - کبھی ایک قسم کا درد سر اُس بخار سے پیدا ہوتا ہی جو بمقدار کثیر سر مین ہی اور اُسکی علامت کان مین دوی اور طنین پیدا ہونے سے کیجاتی ہی یعنے کان بھر گیا اور گونجتا ہی اور اوداج یعنے سر و گردن کی بڑی شہ رگون کے پُر ہونے اور پھول جانے سے کیجاتی ہی اور اس بات سے کہ درد ایک طرف سے دوسری طرف ہٹتا رہتا ہی - کبھی ایک قسم درد سر کی گرم ورم سے بھی پیدا ہوتی ہی جو رحم مین بعد بچہ جننے کے ہو خواہ بعد اسقاط کے ورم رحم پیدا ہوا ہو یا خون ولادت کے بخوبی برآمد ہونے سے ورم آگیا ہو اور ایسے درد سر کی ایذا سر کی چندیا مین ہوتی ہی - ان سب باتون کے جاننے کے بعد جو بیان ہو چکین یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ جو درد سر کسی اور عضو کے مرض سے پیدا ہوتا ہی اُسمین الم اور ایذا پہلے اُسی عضو سے ابتدا کرتے ہین پھر اُسکے بعد درد سر پیدا ہوتا ہی - اور جو درد سر خاص عضو سر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اکثر اُسکا یہی حال ہی کہ ثابت اور برقرار رہتا ہی یعنے کسی عضو کی ایذا کے ہونے خواہ نہونے سے اسکو کچھ اثر نہین ہوتا ہی - جالینوس نے یہ بھی کہا ہی کہ اکثر شدید درد سر سے آواز بند ہو جاتی ہی اور یہ بات بوجہ آفت پہونچنے کے اُس پٹھہ مین ہوتی ہی جو عضل حنجرہ اور حلق مین دماغ سے آتا ہی مترجم نے ایک دختر ۹ سالہ کو ایسا شدید درد سر مشاہدہ کیا کہ اُسکی دونون آنکھین چھوٹی پڑ گئی تھین اور اگر تھوڑی دیر اُسکا علاج سمر نرم سے نہ کیا جاتا دونون آنکھین نابود ہو جاتین مین نے یہی تجویز کیا کہ سوائے سمر نرم کے اور فوری اثر کسی دوا سے نہوگا لہذا اُسکو قطاع اکبر بلور کا جسکو گرشل کہتے ہین جو وزن مین قریب

تین باو کے تھا دیا کہ اسکی طرف مریضہ نے دیکھنا شروع کیا اور درد سر تو بالکل ہی دقیقہ مین دور ہوگیا مگر آنکھین اپنی اصلی حالت پر ایک گھنٹہ کے بعد آئین پھر جب اس مریضہ سے کرسٹل واپس لیا جاتا تھا ہرگز چھوڑتی نہ تھی اور خوف اسکو یہی تھا کہ ایسا نہو پھر وہی درد سر عود کرے جسنے اسے گویا نابینا کر دیا تھا - پھر آج تک دوسرا کوئی مریض اس درد سر کا نظر سے نہیں گذرا بظاہر یہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ مادہ خبیث جس سے یہ درد سر پیدا ہوا تھا آنکھ کے پٹھون کو زیادہ مضر تھا اور چونکہ مسمریزم یعنے عمل جذب و سلب کا اثر پٹھون کے امراض مین زیادہ ہی لہذا نفع حاصل ہوا - متن جالینوس نے کتاب میامیر مین لکھا ہی کہ درد سر کبھی تو سر کے بعض اجزا مین ہوتا ہی اور بعض مین نہین ہوتا - اور کبھی سر کی جھلیون مین ہوتا ہی اور کبھی سر کی رگون مین ہوتا ہی - اور کبھی کھوپڑی کے باہر اور کبھی کھوپڑی کے اندر ہوتا ہی - اور اسکی حقیقت اور اصلیت پر اطلاع دشوار ہی فقط تخمین اور حدس یعنی کثرت مشاق سے طبیب کے ایک حکم قیاسی ہے البتہ کچھ اصلیت کا پتہ لگ جاتا ہی اور جو سبب خارجی درد سر پیدا کرے اس سے سوال کرنا چاہیے - یہ بیان اقسام درد سر کا اور اسکے اسباب اور علامات کا تھا جو صداع یعنی درد سر پر دلالت کرتے ہین -

باب چوتھا دلائل سرسام اور برسام اور دماغ کے ورم اور ان سبکے اسباب اور علامات کا

سرسام کی پیدایش یا سوء مزاج گرم سے ہی جو دماغ کو عارض ہوتا ہی یا اس جھلی کو یہ سوء مزاج عارض ہوتا ہی جو دماغ یعنے بھیجے پر منڈھی ہوئی ہی - یا سرسام کسی ورم گرم سے عارض ہوتا ہی جو ورم دماغ کی جھلیون مین پیدا ہو - اور جو سرسام ورم سے پیدا ہوتا ہی صعب اور دشوار ہوتا ہی اور قوی زیادہ ہوتا ہی - یہ ورم گرم یا خون سے پیدا ہوتا ہی یا مرہ صفرا سے یا مرہ سودا سے - اور کبھی اسی خون اور سودا یا صفرا مین تھوڑا سا بلغم بھی ملجاتا ہی - علامت جملہ اقسام سرسام کی یہ ہی کہ حمی مطبقہ ہو یعنی ہر وقت بخار چڑھا رہے اور تپ کی گرمی چھونے سے قوی نہ معلوم ہو بلکہ نرم اور ٹھہری ہوئی ہو - اور چہرہ اور سر بہ نسبت تمام بدن کے زیادہ گرم ہو - انھین باتون کے تابع اختلاط ذہن اور بیداری ہوتی ہی - اور کبھی بعض بیمارون کو اچٹتی ہوئی نیند جو مضطرب ہو پیدا ہوتی ہی جسکے ہمراہ خیالات ظاہر ہوتے ہین - اور جب بیدار ہوتے ہین چیختے ہوے اور اچھل کر اٹھتے ہین اور زبان انکی کھر کھری اور سیاہ ہو جاتی ہی بدن کے کپڑون سے خواہ بچھونے سے جون اپنی دانست مین پکڑتے رہتے ہین اور چنا کرتے ہین بسبب اسکے کہ تخیل انکا خراب ہوگیا ہی - اور بعض اوقات آنکھون سے انکے خود بخود آنسو جاری رہتے ہین - آنکھون مین انکے چیپڑ کسی وقت بھرا ہوا اور کسی وقت آنکھین سوکھی ہوئی نظر آتی ہین - اور جبکو سرسام ورم دموی یعنے خون کے مادہ کے ورم سے عارض ہو اسکو ان اعراض کے ہمراہ ہنسی اور نیند اور دونون آنکھون مین سرخی اور ہذیان بھی ہوتا ہی اور لمس حرارت کا تیزی اور لذع کے ہمراہ ہوتا ہی یعنے ہاتھ رکھنے سے گرمی ہاتھ مین گھسی جاتی ہی - چہرہ کا رنگ زیادہ سرخ نہوگا بلکہ زردی مائل ہوتا ہی ہمراہ خشکی چہرہ کے اور جبکو سرسام ورم صفراوی سے لاحق ہو اسکی علامت یہ ہی کہ اعراض مذکورہ بالا کے ہمراہ غضب اور کج خلقی اور خصومت بھی ہوگی - اور اگر ورم سوداوی سے یہ مرض پیدا ہو ان اعراض کے ہمراہ جنون اور بہکنا اور زیادہ بیہودہ گوئی اور ترس اور بیم اور رونا بھی ہوگا پھر اگر ان تینون مادہ مین کسی کے ہمراہ بلغم بھی ملجاے اسوقت ان اعراض کے ساتھ سبات اسقی یعنی وہ اونگھ جو بیداری سے پیدا ہوتی ہی عارض ہوگی - نبض ان سب قسم کی سرسام مین صغیر اور ضعیف اور اسمین صلابت تھوڑی سی ہوتی ہی اور اختلاف نبض مین زیادہ ہوتا ہی اور سانس متواتر اور مختلف ہوتی ہی اور کسی وقت سانس مین تنگی بھی آجاتی ہی برسام دماغ مین بسبب اس ورم کے پیدا ہوتا ہی جو حجاب یعنی سینہ کے پردہ مین بشرکت اس پٹھے کے پیدا ہو جو داہنے

بطرف حجاب کے اُترا ہے اور جتنے اعراض کہ سرسام کے تابع ہین سب کے سب برسام مین ظاہر ہوتے ہین مگر یہ اعراض برسام مین ضعیف ہونگے
اور تپ زیادہ تر قوی اور گرمی تمام بدن مین زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ ورم قلب کے نزدیک ہے - اور شراسیف یعنی کولے کے دونون سرے
اور شراسیف کے نیچے کے اعضا سب کے سب اوپر کی طرف کھچا کرتے ہین - اور کبھی سانس مین تنگی آجاتی ہے اور سینہ اور حجاب اور دونون
پہلو سینہ کے اور شراسیف سب گرم ہوتے ہین اسلیے کہ یہ اعضا حجاب کے قریب قریب واقع ہین جیسے کہ سرسام مین چہرہ اور سر زیادہ
گرم ہوتے ہین اسلیے کہ یہ اعضا دماغ کے قریب ہین - سرسام اور برسام دونون مرض خطرناک ہین - یہ بیان سرسام اور برسام اور اُنکے
اُن علامات کا ہے جو اُنپر دلالت کرتے ہین اور اُن اسباب کا جنسے یہ دونون مرض پیدا ہوتے ہین - یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ اگر سرسام
ادھیڑ آدمی کو عارض ہو جسکا سن ۳۵ برس سے اُنچاس[۴۹] برس تک کا ہے کمتر نجات موت سے اُسکو ہوگی - اسلیے کہ سرسام کو اس سن سے
مزاج مین ضدیت اور خلاف ہے مگر ورم جسقدر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اُنہین سے ایک ورم وہ بھی ہے جو بنام حمرہ مشہور ہے اور ایک
ورم کا نام ماشرا ہے - ماشرا وہ ورم ہے خون کے مادہ کا جو دماغ اور شرائین یعنی متحرک رگین اور چہرہ اور جملہ اعضاے سر مین پیدا ہوتا ہے تا انکہ
شیون مین بھی یعنے درزین جو استخوان قحف کے یعنے کھوپڑی کے جوڑون مین ہین بلکہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ درزین کھوپڑی الگ ہوئی جاتی ہین
اور ہمراہ اس ایذا کے درد شدید ہر وقت رہتا ہے اور چہرہ سرخ آنکھین اُبھری ہوئی جیسے اُبل پڑی ہین اور اسکے تابع متلی بھی ہوتی ہے
بسبب مشارکت دماغ کے جو معدہ سے ہے - ورم حمرہ کے ہمراہ درد شدید تمام اجزاے سر مین اور سوزش مثل آگ کی جلن کے ہوتی ہے
اور جب چہرہ پر ہاتھ رکھین ٹھنڈا اور خشک جھریان پڑی ہوئی معلوم ہوگا بسبب پوشیدہ ہونے حرارت کے اندر کی طرف رنگ چہرہ کا
خوب زرد ہوتا ہے اور منہ مین اسکے خشکی زیادہ ہوگی اور یہ ورم کی علامات سرسام اور برسام مین داخل سمجھنی چاہیین - اختلاط ذہن کی
ایک قسم وہ ہے جسکے ہمراہ تپ بھی ہو اور ایک قسم اسکی تپ سے خالی ہوتی ہے - تپ کے ہمراہ جو اختلاط ذہن ہوتا ہے اسمین ایک قسم وہ ہے جو سرسام
مین بوجہ ایسے ورم گرم کے ہوتی ہے جو دماغ کی جھلیون مین پیدا ہوتا ہے - اور ایک قسم وہ ہے جو برسام مین ہوتی ہے - اور یہ پچھلی قسم اس
سبب سے ہوتی ہے کہ اذیت اُس حرارت کی دماغ اور دماغ کی جھلیون تک ورم حجاب کی حرارت سے پہونچتی ہے - اور تیسری قسم اسکی
بسبب قوت حرارت تیز تپون کے پیدا ہوتی ہے اور یہ قسم بسبب تپ کے بخارات چڑھنے کے اور ضعف عضو سر کے ہوتی ہے - اسی مرض مین
اگر تپ ضعیف ہو تیز نہو یہ بات عفونت سے بلغم کے ہوگی پھر اسمین سبات یعنی پینکی اور ایسی گہری نیند ہوگی کہ جاگنا دشوار ہوگا اور اگر
مریض سے کچھ پوچھین بدون زیادہ ستانے اور دق کرنے کے جواب نہ دینگے - اختلاط ذہن بھی انکو عارض ہوگا اور جمائیان بہت
آیا کرینگی منہ انکے کھلے رہینگے گویا منہ کا بند کرنا یہ لوگ بھول گئے ہین - بعض ایسے ہی بیمارون کو اسہال بلغمی عارض ہوتا ہے اور بعض کو
قبض طبیعت پیدا ہوتا ہے - پیشاب مین انکے بدبو خچر کی پیشاب کی سی آتی ہے - اور بعض کو ارتعاش یعنے کپکپی اور اطراف بدن مین
پسینا برآمد ہوتا ہے - چہرہ انکا بخوبی سیاہی مائل ہوتا ہے اور اسمین تھوڑی سی پھولن بھی ہوتی ہے - نبض ان لوگون کی نرم اور عظیم اور مختلف
باختلاف موجی ہوتی ہے جیسے کہ ذات الریہ کی نبض ہے تنفس یعنے سانس بدیر دیر مین لیتے ہین اور وہ بھی ضعیف اور مختلف ہوتی ہے مگر
اگر مرض نسیان کا یبوست سے پیدا ہوا ہو بجاے سبات یعنے اونگھنے کے سہر یعنے بیداری ہوگی - سبات سہری کا مرض جو بنام
قوما کے مشہور ہے - پس سبات یعنے اونگھنا یہ قوماکسی سوء مزاج سرد تر سے لاحق ہوتا ہے جو دماغ مین پیدا ہوا ہے - یا مادہ بلغمی سے
یا بسبب حمی حادہ یعنے تیز تپ کے یا بسبب چوٹ لگنے کے جو دونون کنپٹیون کے عضل مین لگی ہو - یا بسبب کسی تنگی کے جو دماغ کو

ہوجاتی ہو۔ یا بسبب سحاق قحف یعنے کھوپڑی کے ٹوٹ جانے کے۔ یا بسبب اُس صفیحہ یعنے پتری خواہ تیر کے ٹوٹے ہوئے کے جو کھوپڑی کے
نیچے بغرض علاج کے رکھی جاتی ہو جب کہ طبیب ٹوٹی ہوئی کھوپڑی کے علاج کرنے کا ارادہ کرتا ہو۔ سہر کا مرض یعنے بیداری کا بسبب یبوست
اور سوء مزاج یابس کے پیدا ہوتا ہو جو دماغ مین پیدا ہوا ہو۔ یا مادہ سوداوی کے خواہ صفراوی سے یہ خشکی دماغ مین پیدا ہوتی ہو
پھر اگر یہ دونون قسم کے سبب یعنی سبات اور بیداری کے یکجا ہو کر باہم مرکب ہو جائین اُسوقت سبات سہری جسکو قوما کہتے ہین پیدا ہوگا
اور اگر بلغم کا غلبہ ہو سبات کا ظہور زیادہ ہوگا اور انکہ زیادہ رہیگی۔ اور اگر یبوست اور خشکی کا غلبہ ہو سہر یعنے بیداری کا ظہور زیادہ ہوگا
اور مریض کا یہ حال ہوگا جیسے یون سو رہا ہو جسکو جاگتا سوتا کہتے ہین کہ دونون آنکھین اُسکی کھلی ہوئی اور ذہن اُسکا مختلط ہوگا اور
جو کچھ از قسم ہذیان سرسام کے مریض کو عارض ہوتا ہو وہی اسکو بھی عارض ہوگا مترجم جسوقت کسی شخص پر عمل مسمریزم کیا جاتا ہو اور
ابتداے درجہ کا اثر ہوتا ہو جسکو ہم تلقینی کہتے ہین اُسکا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہو آنکھین کھلی ہوئین نظر کچھ بھی نہین آتا اور جملہ حواس
پنجگانہ اُسکے باطل ہوتے ہین مگر باطنی حواس نہایت تیز ہوتے ہین اور یہ اثر جو خلاف طبیعیات کے ادنی درجہ کے لوگ خیال کرتے ہین
ایسا نہین ہو کاملین فن نے تصریح کی ہو چنانچہ ہم صرع کی بحث خواہ مالیخولیا کے بیان مین اسکو لکھینگے انشاء اللہ تعالی متن مختصر یہ ہو
کہ اس مرض کے عام علامات مرکب ہین علامات سرسام سے اور اُس مرض کے علامات سے جو بنام نسیان مشہور ہو۔ اور خاص خاص اسکے علامات یہ ہین کہ بیمار
پیٹھ کے بل لیٹا رہے اور خوب پاؤن پھیلائے ہوے دراز جیسے مردہ پڑا رہتا ہو اور آنکھین پتھرائی ہوئی اور پر چڑھی ہوئین اور چہرہ اُسکا بعض اوقات پھولا ہوا
رنگ چہرہ وغیرہ کا سیاہ اور کسی وقت چہرہ کے رنگ پر سُرخی دوڑ جاتی ہو۔ اور کبھی اُسے باوجود ان سب اعراض دشواری اور کمی پیشاب کی اور کسی وقت
سلس البول یعنی بار بار بلا ارادہ پیشاب آتا ہو اور جب تک اس مرض کی کمی ہو ابھی قوت نہین مرض کو ہو اگر اُسکے منھ مین کوئی تر چیز ڈالی جاے
خواہ ٹپکائی جاے حلق سے نیچے اُتار لیگا اور جب مرض قوی ہوگیا اور پھر کوئی تر چیز اُسکے منھ مین ٹپکائین نکل نہین سکتا بلکہ وہ شے اوپر چڑھ جاتی ہو
اور ایسا محسوس ہوتا ہو کہ دونون نتھنون کی راہ سے نکل آتی ہو۔ اور جس کا یہ حال ہوتا ہو اُسے بیداری شدید اور عسر بول یعنے رک جانا
پیشاب کا عارض ہوتا ہو اور سانس کی آمد معلوم نہین ہوتی اور نبض اسکی ایسے وقت ضعیف اور صغیر اور متواتر ہوتی ہو۔ اس مرض مین
اور سکتہ مین یہ فرق ہو کہ یہ مریض کسیقدر سانس لیتا ہو (اور سکتہ مین سانس بالکل نہین ہوتی) اگر یہ مرض کسی عورت کو لاحق ہو
اور جس عورت کو مرض اختناق رحم کا عارض ہو یہ فرق ہو کہ اختناق رحم والی مریضہ کا لیٹنا مثل عادت صحت کے ہوتا ہو (اور مثل مردہ کے
سیدھی دراز نہین پڑی ہوتی ہو) اور بعض اوقات جب اختناق رحم مین خفت ہوتی ہو (اگرچہ بولنے پر قادر نہو) مگر جو کچھ اُس سے
کہا جاے اُسے سمجھ لیتی ہو۔ اور بعض اوقات اُسکو غشی بشدت آجاتی ہو۔ جس مرض کو قوطوخس کہتے ہین جسکی عربی جمود ہو یعنے
بستگی اعضا کی یہ بیماری اُس سدہ سے عارض ہوتی ہو جو بطن موخر یعنے پچھلے حصہ مین دماغ کے کسی خلط سرد سے خواہ کسی پھل اور
میوہ کو برف سے ٹھنڈا کر کے کھانے سے پڑ جاتا ہو بعض علامات سے اس بیماری کے یہ ہو کہ تمام بدن اسکا بے حس و حرکت ہوتا ہو
اور چت مثل مردہ کے پڑا رہتا ہو سبات اور جمود مین فرق یہ ہو کہ سبات مین آنکھین بند ہوتی ہین اور جمود کی بیماری مین آنکھین
کھلی ہوئی جب کسی آدمی کو جمود کی بیماری لاحق ہوتی ہو جس حال مین بیماری کے لاحق ہونے سے پہلے تھا اُسی حال پر رہ جاتا ہو اگر
بیٹھا ہو بیٹھا ہوا رہ جائیگا اور کھڑا تھا تو کھڑا اور سوتا تھا تو سوتا ہوا آنکھین بند تھین تو بند اور کھلی تھین تو کھلی ہوئی رہ جائینگی اسی طرح
اگر کوئی کام کر رہا تھا وہی کام کرتا ہوا اسوقت بھی رہ جائیگا یعنے جیسے اُس کام کو کر رہا ہو۔ اب رہے اور علامات باقیماندہ مشابہ

پیدا ہو جو شام رگہاے سباتی نامرد ہین اور یہ مرض اُن رگون مین سوء مزاج بارد یا خلط بلغمی سے پیدا ہوا ہو یا خلط صفراوی سے اور دماغ اُن رگون کا اس مرض مین شریک ہو جائے۔ اور اسکی علامت یہ ہو کہ علاوہ علامات سدر اور دوار کے گردن ممتلی اور بھری ہوئی اور تنی ہوئی ہوگی۔ ایک قسم شرکت کی یہ ہو کہ معدہ مین کوئی مرض پیدا ہو کسی سوء مزاج بارد یا خلط بلغمی سے اور دماغ اُس مرض مین معدہ کا شریک ہو جائے۔ اُسکی علامت علاوہ علامات سدر اور دوار کے یہ ہو کہ متلی ہو اور خفقان معدہ کا یعنی معدہ پھڑکتا ہو اور بروقت زیادہ خورش کے اور بروقت تخمہ اور بدہضمی کے سدر اور دوار کی زیادتی ہو کبھی سدر کا مرض بروقت حمی کی حدت یعنی تپ کے تیز ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہی اسکو جاننا چاہیے

باب چھٹا فی الآل سکتہ او صرع اور کابوس کا بیان اور انکے اسباب اور اُن علامات کا جو ان امراض پر دلالت کرتے ہین

سکتہ اور مرگی یہ دونون مرض ایک سدہ سے پیدا ہوتے ہین جو دماغ کے بطون یعنے حصون میں پڑتا ہی۔ سکتہ اُسوقت ہوتا ہی جب تینون بطن دماغ کے بالکل دفعۃً بند ہو جائین پس قوتہاے حساسہ یعنی جن قوتون سے حس ہوتی ہی اور قوت محرکہ اس بات سے باز رہین کہ جتنے عضو بدن مین حس اور حرکت کرنے والے ہین اُن اعضا تک قوتہاے حساسہ نفوذ نہ کرسکین اور افعال سیاسیہ یعنی جو افعال حواس سے ہوتے ہین اُنمین بھی کمی آجائے بلکہ قریب اسکے نوبت پہونچے کہ باطل ہو جائین۔ سدہ کا پیدا ہونا اس مرض مین یعنی سکتہ مین یا خلط بلغمی سے پڑتا ہی جو غلیظ اور چسپندہ ہو۔ یا اُس بلغم سے جسمین آمیزش سودا کی ہو یا خون غلیظ سے۔ اور کبھی سدہ مرہ سودا سے بھی پڑتا ہی۔ اور کبھی اسلاے شراب اور مستی زائد جو شراب سے آتی ہی یہ سدہ پڑتا ہی۔ اور اسی سکتہ کی قسم کو (رفد) بھی کہتے ہین مترجم اس لفظ کے املا مین اشتباہ ہی واو اور قاف خواہ فاے سعفص سے اسکا نشان کتب لغت سے نہین ملتا ہی ہان رفد براے مہملہ اور فاے سعفص کو صاحب قاموس نے لغت (رفد) مین لکھا ہی کہ دوا مرفد یعنے ایک دوا خواب آور ہی اور نشاط اور سرور کے معنی بھی اسی مادہ سے آتے ہین پس مترجم کے گمان مین لبظاہر یہ (رفد) ہی وقد نہین ہی واللہ اعلم متن بقراط کہتا ہی کتاب فصول مین جسوقت کسی مست شراب خوار کو دفعۃً سکتہ عارض ہو وہ شخص تشنج مین گرفتار ہو کر مرجائیگا ہان مگر اُسکو تپ آجائے یا جسوقت نشہ اُترے فوراً بول اُٹھے ورنہ مریگا۔ اس مرض یعنے سکتہ سے پہلے ایک تیز درد سر مین اُٹھتا ہی اور اوداج یعنے دونون شہرگ پھولی ہوئی اور آنکھون مین تاریکی اور سر مین گھومنی اور آنکھون کے سامنے شعاع چمکتی ہوئی اور اطراف بدن مین سردی اور پھڑکن تمام بدن مین ہوتی ہی۔ اس مرض سکتہ کے علامات قریب قریب علامات اُس مرض کے ہین جو بنام قاطاخس مشہور ہی اور جسے عربی زبان مین جمود کہتے ہین۔ اور اس قرب علامات کا سبب یہ ہی کہ مریض سکتہ کا ایسا لیٹا ہوتا ہی جیسے سوتا ہوا آدمی بے حس ہو کہ جو چیز ایذا دہندہ اُسکے بدن سے چھو جائے کچھ اُسے خبر نہو اور اسکی سانس کی آمد کی غلیظ یعنی گھرّا سنائی دیتا ہی۔ اور جسقدر مرض مین زیادہ قوت ہوتی ہی اُسیقدر سانس کا بڑا ہونا بڑھتا جاتا ہی۔ اور کبھی اسکے سینہ سے آواز خرخرہ کی سنائی پڑتی ہی اور یہ بات دشواری تنفس کی وجہ سے اور سانس کے مستکرہ یعنے برے طور سے آنے کی وجہ سے خواہ ناگواری تنفس کی جو مریض کو ہی اسکی وجہ سے۔ اور اگر یہ مرض قوی نہو گھرّا کم لگیگا اور سانس کی آمد آسانی سے ہوگی اور اگر اُسکے منھ مین کوئی تر چیز ڈالی جائے اُتار جائیگا اور چھونہوگا۔ اور اگر یہ مرض قوی ہوگا نگل نسکیگا بلکہ ناک کی راہ وہ شے نکل آئیگی۔ اگر یہ مرض خون سے یا خلط بلغم سے جسمین خون ملا ہی پیدا ہو چہرہ کا رنگ سرخ ہوگا۔ اور اگر مرہ سودا سے یہ سکتہ پڑے چہرہ سیاہی مائل ہوگا۔ اگر سکتہ کے پڑتے وقت دونون آنکھین بیمار کی کھلی ہوئی ہون خواہ بند ہون اُسی حال پر رہ جائینگی جیسے پہلے تھین

اور اسی طرح اگر بیٹھے کے تھل لیٹا ہو خواہ کسی کروٹ لیٹا ہو یا بیٹھا ہوا ہو اور سکتہ پڑے اسی حال پر باقی رہیگا - انہی علامات کے علاوہ اور سب
علامتیں جمود کی بھی ہوتی ہیں - اور یہ مرض خواہ عرض ایسا ہے کہ شاید اسکا مبتلا ہونے والے بچ نہیں سکتے اگر یہ مرض قوی ہو اور نہ باسانی
زائل ہو د بجود ہوتا ہے اگر ضعیف سکتہ عارض ہوا سلیئے کہ انجام اسکا فالج خواہ لقوہ کی طرف ہوتا ہے جیسے بقراط نے کتاب فصول میں لکھا ہے - کہ اگر
سکتہ کا مرض قوی ہو مریض کا اچھا ہونا ممکن نہیں ہے اور اگر ضعیف ہو آسانی اچھا نہیں ہوتا ہے صرع یعنے مرگی ایک قسم کا تشنج ہے کہ تمام
بدن کو عارض ہوتا ہے یہاں تک کہ بیمار زمین پر گر پڑتا ہے - اور بیشتر اسکے دورہ کے اوقات مختلف ہوتے ہیں - صرع کی پیدائش بھی انھیں
اسباب سے ہوتی ہے جس سے کہ سکتہ پیدا ہوتا ہے مگر کیفیت اور مقدار اور جوہر اصلی میں سب اسباب یکسان نہیں ہوتے ہیں - میری مراد
یکسان نہونے سے یہ ہے کہ وہ سبب برودت اور مقدار اور غلاظت میں کمتر ہوتا ہے جس سے مرگی پیدا ہوتی ہے (اور سکتہ کا سبب زیادہ ہوتا ہے)
اور اسی کمی کی وجہ سے بر وقت دورہ صرع کے مریض حرکت کرتا ہے اور حس بھی اسکی باقی رہتی ہے مگر سکتہ میں یہ بات نہیں ہوتی - اور اسی وجہ سے
کہتے ہیں کہ سبب صرع کا نصف ہے بہ نسبت اُس سبب کے جس سے کہ سکتہ پیدا ہو صرع کی ایک قسم وہ ہے جو خاص دماغی ہوتی ہے اور ایک جوکہ
تشنج سے پیدا ہوتی ہے اور اسکو ایپلیسیا کہتے ہیں - جو قسم صرع کی دماغی ہے اُسمیں سے ایک قسم تو خاص دماغ ہی سے پیدا ہوتی ہے اور دوسری ایک
قسم وہ ہے جو شرکت فم معدہ کے خواہ کسی اور عضو بدنی کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے - جو قسم صرع کی خاص دماغ سے ہوتی ہے اسکی پیدائش جیسے ہمنے
بیان کر دیا ہے کہ اُس سدہ سے ہوتی ہے جو بطون دماغ اور تینوں حصوں میں دماغ کے ہو کہ وہ سدہ روح کو اور قوت محرکہ کو اُن اعصاب تک
پہونچنے سے منع کر دیتا ہے جو اعضا ارادہ انسانی سے حرکت کرتے ہیں - اور یہ سدہ یا تو خلط غلیظ بلغمی سے پڑتا ہے جو کہ حصوں میں دماغ کے
ریزش کر کے بروقت نوبت اور دورہ صرع بھر جاتا ہے - یا خلط سوداوی غلیظ سے یہ سدہ پڑتا ہے - یا کسی قسم کی تنگی جو دماغ میں بروقت ٹوٹ جانے
کھوپڑی کی ہڈی کے پیدا ہوتی ہے اور اُسوقت ہمراہ مرگی کے درد شدید بھی دماغ میں ہوتا ہے - اور کبھی یہی قسم صرع کی جو تنگی دماغ سے پیدا ہوتی ہے
اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے سر کو چکر دے اور گرم کرے پس اسکی اخلاط میں اور روح بدنی میں جو سر میں ہے حرکت پیدا
ہوتی ہے لہذا آدمی زمین پر گر پڑتا ہے اور تڑپتا ہوا ہاتھ پاؤن مارتا ہے - دماغ کی وجہ سے جو قسم مرگی کی پیدا ہوتی ہے اُس سے پہلے سر میں درد
شدید ہمراہ گرانی اور تاریکی چشم اور خرابی اُسکے حس کی اور سماعت کی خرابی اور سونگھنے کی خرابی اور چکھنے میں خرابی بھی پیدا ہوتی ہے - پھر اگر
اسی قسم کی صرع بلغم سے پیدا ہو بدن بھرا ہوا اور تر و تازہ فربہ اور رنگ بدن کا سپیدی مائل ہوگا - اور تدبیر مریض کی ستہ ضروریہ میں
قبل اس مرض کے ایسی ہوئی ہوگی جس سے برودت اور رطوبت پیدا ہوتی ہو اور بلغم بدن میں زیادہ ہوتا ہو - جن لوگون کو مرگی شرکت سے
معدہ کے مُنھ کے پیدا ہوتی ہے اُسکا پیدا ہونا بخارات بلغمی یا بخارات سوداوی سے ہوتا ہے جو معدہ کے مُنھ سے بطرف دماغ کے چڑھتے ہیں اور
بطون دماغ کو بھی بخارات بھر دیتے ہیں اور اُن بطون کو بند کر دیتے ہیں - اور اس قسم کی مرگی سے پہلے معدہ کے مُنھ کا ٹھٹنا اور متلی اور گھبرانا اور چھنا عارض ہوتا ہے - اور
زیادہ تر شدت ان سب باتون میں تب ہوگی کہ وقت اُنکی غذا کا ٹل جائے یا اینکہ تھوڑی سی غذا وہ لوگ تناول کریں پھر جب
دورہ مرگی کا ہوگا دفعتاً وہ لوگ گر پڑینگے - اور بیشتر اسی مرگی کے دورہ سے پہلے غشی بھی طاری ہوتی ہے - اور اکثر وہ لوگ زمین پر
نہیں گرتے بلکہ غشی اُنپر طاری ہو جاتی ہے - اور بیشتر بروقت دورہ صرع کے چیخ اُٹھتے ہیں - اور کبھی اُنھیں غشی یا بیہوشی ہو جاتی ہے
اور منھ سے اُنکے لعاب نہ نکلتا ہے - جو قسم مرگی کی اور کسی عضو بدنی کی شرکت سے عارض ہوتی ہے وہ بھی بخارات بارد سے پیدا ہوتی ہے
جو کہ بطرف دماغ کے اُسی عضو سے چڑھتے ہیں جیسے دونون ہاتھ کی بیماریون میں خواہ اور دونون پاؤن اور انگلیون کے امراض میں

ایسا ہی واقع ہوتا ہی اور قولنج کے مرض مین خواہ رحم کی بیماری مین جس طرح کہ معدہ کے منھ کے بخارات بھی بطرف دماغ کے چڑھتے ہین مترجم
مقام لشکر گوالیار ایک مرگی کا بیمار دیکھا جسکے داہنے ہاتھ کے گٹہ کے قریب سے ایک مادہ چڑھکر دماغ کو جاتا تھا اور اگرچہ وہ مریض بنظر
سحنہ بدن کے اور بھی نبض اور علامات کے گرم مزاج معلوم ہوتا تھا مگر برودت مادہ کے علامات خاصہ یہی تھے کہ بخارات باردہ اُسکے دماغ تک
ہاتھ سے چڑھتے تھے۔ مین نے اُس بیمار کا علاج خاص جو بہت مجرب ہے جسکو مرگی کی بحث مین لکھونگا کیا اور بگمان فقیر دو ماہ مین زوال
مرض ہوگیا متن کبھی مرگی بعض عورتون کو زمانہ حمل مین عارض ہوتی ہی اور وقت ولادت کے خودبخود زائل ہو جاتی ہی کبھی یہ مرض
یعنے مرگی بچھو کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہی اگر بچھو کا ڈنک کسی پٹھہ پر پڑے۔ علامت اُس مرگی کی جو ایسے اسباب مذکورہ سے پیدا ہو
یہ ہی کہ آدمی کو بخارات سرد اُسی عضو سے جسمین خلط مرض ہی چڑھتے ہوے معلوم ہون اور اُسکو تمیز اس بات کی ہو کہ فلان عضو سے
یہ بخارات بہت جلد جلد اُٹھ رہے ہین اور ایک عضو سے بطرف دوسرے عضو کے جا رہے ہین یہان تک کہ دماغ تک پہونچے اور جب
دماغ مین یہ بخارات پہونچ گئے پس وہ شخص گر پڑتا ہی خواہ دورہ صرع کا اُسپر طاری ہوتا ہی۔ اور اسی وجہ سے کبھی پیشین بینی کی حالت
ان بیمارون پر طاری ہوتی ہی کہ مرگی کے آنے کی خبر قبل از نوبت بیان کر دیتے ہین کہ اُسکے تھوڑی ہی دیر کے بعد دورہ مرض کا پڑتا ہی اور
یہ پیشین گوئی اُسی سبب سے کرتے ہین کہ اُنکو دورہ سے پہلے ہی مادہ کسی عضو سے چڑھتا محسوس ہوتا ہی جسکے دماغ تک چڑھنے کے بعد
صرع کا دورہ پڑتا ہی اور بتجربہ بیقینی اُنکو ہو جاتا ہی۔ جو قسم صرع کی تشنج سے پیدا ہوتی ہی جسکو یونانی مین ایپلیپیا کہتے ہین بدترین
اقسام مرگی کی یہی ہی اور قاتل اور ہلاک کرنے والی زیادہ ہی اور پٹھون کے تشنج سے یہ قسم مرگی کی پیدا ہوتی ہی۔ اور یہ مرض بوقت
بھر جانے بطون دماغ کے اور تمام پٹھون کے اور عضل کے پیدا ہوتا ہی۔ کسی خلط سے کیون نہ بھر جائین لہذا ضرر افعال کا اعضاے
رئیسہ کے پٹھون مین پہونچتا ہی خصوصاً افعال مدبرہ مین۔ اور یہ امتلا خواہ بھر جانا جیسے ہمنے بیان کیا ہی یا تو خلط غلیظ بلغمی سے
یا خلط سوداوی غلیظ سے ہوکر پٹھون کو عرض یعنے چوڑائی مین کشش کرتا ہی پس اسی سبب سے تشنج پیدا ہوتا ہی اور وہ پٹھے
اپنی جڑ کی طرف کھنچتے ہین لہذا آدمی گر پڑتا ہی اور زمین پر تڑپنے لگتا ہی۔ کبھی آدمی کا حال ایسی مرگی مین قریب سکتہ کے
حال کے ہو جاتا ہی۔ یہ بھی معلوم رہے کہ کبھی مرگی کی بیماری سے پہلے بدنفسی اور نسیان اور دردسر اور طرح طرح کے آلام یعنی درد وغیرہ
پیدا ہوتے ہین۔ پھر جب یہ بیماری جڑ پکڑ گئی اور مستحکم ہوگئی پس وہ علامات جو خاصہ جملہ اقسام صرع کا ہی وہ یہ ہی کہ منھ مین کف آتا ہی
اور اضطراب حرکت مین ہوتا ہی مترجم خاصہ سے مراد یہان خاصہ نوعی ہی جو ماہیت کو لازم ہی یا مفارق ہوتا ہی اور یہ خاصہ تمامی
اصناف نوع کو لازم یا مفارق ہوتا ہی یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اسکو علامات عامہ سے کیون نہ بیان کیا۔ اور یہ دونون باتین ایسی ہین
کہ مرگی کی شناخت مین انکے ہونے سے پھر اشتباہ باقی نہین رہتا ہی اور ہر ایک بیمار صرع مین کسی قسم کی مرگی کیون نہو پائے جاتے ہین
متن منھ سے کف آنے کا سبب یہ ہی کہ طبیعت خلط موذی کو جسنے مرض مرگی کا پیدا کیا ہی بطرف خارج کے دفع کرتی ہی (اسلیے کہ
زیادہ مغلوب نہین ہوگئی ہی جیسے کہ سکتہ مین معلوم ہو جاتی ہی) اور اضطراب یعنی تڑپنے کی وجہ یہ ہی کہ قوت دافعہ خلط موذی کو
حرکت پیدا کر کے دفع کرتی اور خود وہ قوت بھی متحرک ہوتی ہی۔ لیکن وہ بات جو بعض بیمارون مین ہوتی ہی اور بعض کو نہین ہوتی ہی
وہ گر پڑنا اور چیخنا چلانا اور زبان کا چبانا اور پیشاب اور پاخانہ کی بتیان بتیان سی بدون قصد کے نکلنا بشکل مینگنی کے
اور کبھی بعض بیمارون کی منی بھی نکل جاتی ہی۔ جو تدبیر کہ اُس سے یہ بیماری ظاہر ہو جائے اور اُسکے وجود پر اُس تدبیر سے استدلال

کیا جائے یہ ہی کہ مریض کی ناک مین شراب اور مرکی اور شاخ گوسپند کی دھونی دین اور پہاڑی بکرا جسکے بال بڑے بڑے ہوتے ہین اُسکا جگر بھون کر اسکو کھلائین اور بھونتے وقت جو بو اُسکی اُٹھتی ہی وہ بھی سونگھائین پس اسی وقت وہ شخص زمین پر گر پڑیگا اور بعض علامات مرگی کے جو اوپر مذکور ہوے ہین اُسپر نمایان ہونگے بعض طبیبون نے بیان کیا ہی کہ اگر مریض کو بکری مادہ کی کھال تازہ یعنی فوراً بعد ذبح کرنے کے گرم گرم پہنائی جائے اور اُسے پہنکر نہالی مین عوطہ مارے اسی جگہ دورہ مرگی کا آجائیگا - اکثر بیماران صرع بروقت دورہ پڑنے کے مرجاتے ہین اسواسطے کہ اُنکو صعوبت اعراض کی بروقت دورہ کے زیادہ ہوتی ہی لہذا موت آجاتی ہی اکثر مرگی کی بیماری لڑکون کو ہوتی ہی اور اسکے دو سبب ہین ایک تو اُنکے مزاج کی رطوبت خصوصاً اُنکے دماغ کی زیادہ رطوبت جو براہ طبیعت کے ہی - دوسری خرابی تدبیر غذا وغیرہ کی جو بچون کو صرور ہوتی ہی - اور اگر یہ مرض اُنہین لسبب سوء مزاج طبیعی کے ہو مقتضاے سن کی رطوبت سے ہو پس مرگی اُنکو ابتداے زمانہ ولادت مین ہوگی - اور سوء تدبیر کی وجہ سے مرگی بعد ابتداے زمانہ کے جب دایہ کی خرابی تربیت کا وقت ہوتا ہی تب ہوگی - شاید مرگی کا مریض صحت نہین پاسکتا ہی اگر یہ مرض اُسکو بعد کالے بالون کے نکلنے کے لاحق ہو جو پیٹرو پر نکلتے ہین - میری مراد ان بالون کے نکلنے سے احتلام ہی یعنے خواب مین نہانے کی حاجت ہوتی جو علامت بلوغ کی مردون میں ہی اور ادراک یعنی جوانی کے علامات کو پورا ہو جانا جو مرد اور عورت دونون مین ہوتا ہی - لیکن لڑکین کی مرگی کا یہ حال ہی کہ بہت سے لڑکے مرگی مین گرفتار جب اُنکا علاج بطور مناسب کیا گیا شفایاب ہوچکے ہین اور بالکل نجات اُنکو اس مرض سے ہوگئی ہی - چنانچہ بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہی جس شخص کو مرگی قبل پیٹرو پر کالے بال نکلنے کے لاحق ہو اُس مرگی سے نجات اُنکو سن کے پلٹنے سے اور تدبیر کے بدلنے سے اور شہر اور ملک کے تبدیل کردینے سے ہوجاتی ہی - مگر جسکا سن اور عمر اُسکی پچیس برس کی ہو اُسکو اگر مرگی کا مرض ہو مرجائیگا اور مرگی سے اُسکا پیچھا نہ چھوٹیگا - اسکو جاننا چاہیے - کابوس جس مرض کا نام ہی اُسکی پیدایش کبھی خلط طبعی سے ہوتی ہی - اور کبھی یہ بیماری مست متوالون کو عارض ہوتی ہی اور اُس شخص کو لاحق ہوتی ہی جسکو معدہ کے ہضم کی خرابی ہو - اور اُس آدمی کو ہوتی ہی جو غلیظ غذاون کی حرص زیادہ رکھتا ہو اور ریاضت کم کرتا ہو اور کم نہاتا ہو حمام مین خواہ آب گرم سے - کابوس کی بیماری اُن امراض سے ہی جو سبات اور فالج اور سکتہ اور صرع سے پہلے ہوتی ہین اور بعد اسی کابوس کے اُنہین سے کوئی مرض واقع ہوتا ہی لہذا مناسب نہین کہ اس بیماری کو جڑ سے اُکھاڑ کر آدمی کے بدن سے پھینک نہ دین - علامات سے کابوس کے یہ ہی کہ آدمی کو ایسا معلوم ہو جیسے کوئی بھاری چیز اسپر گرتی ہی اور اسکو کھینچ رہی ہی خواہ کوئی آدمی اسکا گلا گھونٹتا ہی - اور مریض قصد کرتا ہی کہ چلائے مگر اُسکی آواز سنائی نہین پڑتی - اور کبھی مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہی گویا ایک آدمی اُس سے بطرف دبر کے جماع کررہا ہی مترجم کے پاس لشکر گوالیار مین ایسی کیفیت ایک مریض کی بیان ہوئی تھی کہ جب وہ سونے کا ارادہ کرتا ہی معلوم ہوتا ہی کوئی اُس سے لواطہ کررہا ہی اور موجودہ کتب طب مین اس مرض کا پتہ مجھے نہ ملا تب مین نے یہی کتاب کامل الصناعہ قلمی بخط طہران ایک طبیب کے پاس سے منگائی اور کابوس کی بحث مین پتہ مل گیا - اور بوجھ کی علامت اور گلا گھوٹنے کی یہ سب بروقت نیند کی آمد کے خصوصاً جب آدمی چت اُتانا لیٹتا ہی پیدا ہوتی ہین اسی واسطے حکماے ہند نے چت لیٹنے کو بالکل ناروا تجویز کیا ہی اُنکی راے مین اس طرح کے لیٹنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہی - ایک اور عجیب علامت کابوس کی جو خاص مترجم کی امتحانی ہی صدہا بار مجھے اپنے اوپر اسکا تجربہ ہوا ہی کہ جسقدر ابتدا کابوس کی ہوتی ہی اور ہر کوئی آدمی مریض کا بدن چھوے سب اقیاد دیجہ جاتی ہی ہاتھ پاؤن اور آواز کھلجاتی ہی - اور اسمین بھی کچھ شک نہین ہی کہ چت لیٹنے مین اگر دونون ہاتھ خواہ ایک ہاتھ سینہ پر آجائے ضرور کابوس کا دورہ پڑتا ہی اور خرخرہ بھی زیادہ کابوس والے کو

ہوتا ہی واللہ اعلم

باب ساتوان مالیخولیا اور قطرب اور عشق اور انکے اسباب اور علامات کے بیان مین

مالیخولیا سوداوی ایک مرض ہی کہ اختلاط عقل کا ہوجائے اور تپ نہو ۔ اور اسکی پیدایش یا کسی ایسی علامت سے ہوتی ہی جو خاص دماغ مین ہو یا دماغ کی شرکت اور اعضاے بدنی سے کسی مرض مین ہو کر یہ مرض پیدا ہوتا ہی ۔ جو مالیخولیا محض دماغ کی وجہ سے ہو اُسکی پیدایش خلط غلیظ سوداوی کی فراہمی سے ہوتی ہی جو کہ دماغ مین پیدا ہوتی ہی خواہ معدہ سے دماغ مین آتی ہی اور تھوڑی تھوڑی دماغ مین فراہم ہوتی رہتی ہی پس اُس اخلاط فراہم شدہ سے ایسا ہی حال پیدا ہوتا ہی جسوقت کہ اخلاط موجودہ دماغ مین احتراق اور سوختگی آجائے اور اسی احتراق کی وجہ سے نفس مین مریض کے تکدر آجاتا ہی اور فکر متغیر ہوجاتی ہی ۔ جو مالیخولیا بسبب شرکت دماغ کے اور اعضاے بدنی کے مرض سے پیدا ہوتا ہی ۔ اُسمین سے ایک قسم وہ ہی جو بخارات اور اخلاط سوداوی کے معدہ سے بطرف دماغ کے چڑھنے سے پیدا ہوتا ہی اور یہ اخلاط معدہ مین سوختہ ہوجاتے ہین اور اُن مقامات مین جو شراسیف کے نیچے ہین مثلاً پیٹ وغیرہ مین اور اسی کو مالیخولیاے مراقی کہتے ہین ایک قسم اُسکی وہ ہی جسکی پیدایش تمام بدن کی اخلاط سوختہ سے ہوتی ہی جو دماغ کی طرف چڑھتی ہین ۔ کبھی یہ مرض خوف اور حزن سے پیدا ہوتا ہی ۔ عام اور مشترک علامات سب بیماران وسواس سوداوی کے غم اور ترس اور بدگمانی ہی ۔ اور بعض بیماران مالیخولیا کو موت سے خوف پیدا ہوتا ہی اور بعض ایسے بھی ہوتے ہین جو موت کی خواہش اور آرزو کرتے ہین کسیکو ضحک اور ہنسی کسیکو ہروقت رونا کسیکو ایسا خیال ہوتا ہی کہ اپنے کو اپنا غیر گمان کرتا ہی اور کوئی اپنے تئین ایک حیوان غیر ناطق تصور کرکے (مثلاً گھوڑا گدھا بیل) اُسی حیوان کی بولی بولتا ہی ۔ بعض آدمی کاہن بن کر گمان کرتا ہی کہ آیندہ امور کی خبر بطور پیشین گوئی کے دیتا ہون ۔ مترجم اس مقام پر ہمکو تھوڑا سا حال مسمریزم کے بیان کرنے کا موقع ہی پیشین گوئی اور پیشین بینی جو مجنون آدمی پر طاری ہوتی ہی کیا عجب ہی کہ اسکا سبب وہی ہو جو علماے علم نفس کا اعتقاد ہی جنکو صوفیہ کہتے ہین وہی امر درست ہو مگر چونکہ طاری قیاسات سے وہ قواعد بالکل الگ ہین ہمکو انکا بیان کرنا سواے اسکے کہ نو خیز طلبہ کو وحشت ہو اور کچھ مفید نہوگا بالجملہ ہم اسقدر یہان کہتے ہین کہ جس طرح اخلاط بدنی کی تقسیم بدن کے آفریدگار تعالیٰ شانہ نے طبیعت بدنی کو سپرد کی ہی جب اُس تقسیم مین کسی مجبوری طبیعت کی وجہ سے فرق آجاتا ہی امراض خلطی پیدا ہوتے ہین ۔ اُسی طرح ایک نورانی چیز جو ہمارے بدن مین ہی اور اب حال کی اصطلاح مین اُسکو اوڈایل کہتے ہین اُسکی تقسیم اور انتظام ہمارے نفس ناطقہ کو خالق نے سپرد کیا ہی جب اُسکی تقسیم مین فرق آتا ہی امراض روحانی پیدا ہوتے ہین اور غلبہ سے روحانیت کے آدمی پر غائب بینی اور پیشین بینی ضرور پیدا ہوتی ہی چنانچہ اسکو اطبا بھی خوب جانتے ہین پس اگر علاج ایسے امراض کا جو کہ روحانی اور نورانی مادہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین بقاعدہ نفسانی کیا جائے زیادہ مؤثر ہوگا بہ نسبت طب جسمانی کے اور مالیخولیا بھی اُنھین امراض مین داخل ہی جیسا آیندہ معلوم ہوگا ۔ متن جو علامات ہر ایک قسم اور ہر ایک مالیخولیا سے خاص ہین پس جس مالیخولیا کی پیدایش اُن اخلاط سوداوی سے ہو جو دماغ مین سوختہ ہوتی ہین اُسکی علامت اختلاط ذہن اور کثرت ہذیان اور ہیجان یعنے عورت کی محبت کے اور ہم اور غم یعنے رنج اور ملال اور ہم اور ترس اور توہمات اور بیجا تخیلات اور اسی طرح سے اور بیکار امور ہوتے ہین ۔ اور جو مالیخولیا معدہ کی شرکت سے ہو اور یہ معدہ بھی علیل ہو اُسی مالیخولیا کو مراقیہ کہتے ہین اور نافخہ بھی اُسی کا نام ہی اُسکی علامت بدہضمی اور دخانی ڈکار اور استرخا یعنے ہضم معدہ کی کمی اور تھوک نکلنے کی زیادتی اور ریاحات کا جاری ہونا شراسیف کے نیچے مثلاً پیٹ وغیرہ مین اور درد ہوتا ہے اور معدہ مین سوزش اور شعلہ سا اُٹھتا ہوا اور تمدد یعنے کھنچاو اور

فراقر بھی ہوتا ہو اور اسکی تصحیح ... رونین کھورن کے درد وغیرہ اور کھچاوسا کرے - اور یہ اعراض اُنکے بدن مین کھانے کے بعد
وقت مناسب مین ہوتے ہین (جیسے بروقت ہضم غذا کے) کبھی بعد پیدا ہونے ان اعراض کے یا بعد طعام کے اُنکی شکم مین درد کا
ہیجان بھی ہوتا ہو جو ہرگز نہ ٹھہرے اور کم نہو جب تک غذا پوری ہضم نہو جائے - اور یہ مرض اکثر اُسی زمانہ عمر مین پیدا ہوتا ہو جب
بیخ دبیر کالے بالون کے نکلنے کا زمانہ ہو - پھر زائل ہو کر کسی اور سن مین پلٹ آتا ہو - جو مالیخولیا اُن بخارات سے پیدا ہوتا ہو کہ تمام
بدن سے اُٹھکر بطرف دماغ کے آتے ہین اُسکی وہ قسم جو خون کے بخارات اُٹھنے سے پیدا ہوتی ہو بعض علامات سے اُسکے یہ ہو کہ جو
اختلاط ذہن ایسے مریض کو لاحق ہو اُسکے ہمراہ ہنسی اور ضحک اور فرح یعنے خوشی بھی ہو اور مریض کا بدن ہزال یعنے لاغری کی طرف
مائل ہو رنگ بدن کا گندم گون سرخی مائل - اور بال اُسکے بدن مین زیادہ خصوصاً سینہ پر اور رگین اُسکی چوڑی کشادہ آنکھین دونون
سُرخ نبض اُسکی عظیم یعنے طول اور عرض اور عمق مین معتدل سے بڑھی ہوئی اور تیز رفتاری نبض مین کم ہو - اور اگر سن اُسکا جوانی کا
اور تدبیر ستہ ضروریہ کے پہلے اور قبل حدوث مرض ہذا کے گرم تیز ہو چکی ہو جیسے گوشت اور چھوہارے اور مٹھائیان اور شراب شیرین
غلیظ کا استعمال پہلے اس مرض سے بکثرت ہوا تھا اس بات کو تاکید دلالت کی اسی پر ہوگی کہ بیماری مالیخولیا کی خون ہی کی کثرت سے
ہوئی ہو جو کثرت خون کی تمام بدن مین ہو - اسی طرح سے اگر مریض اپنے بدن مین کسل اور گرانی پاتا ہو اور اُسکی عادت بھی تھی کہ خون
اُسکی مقعد سے خارج ہوا کرتا تھا اور اب رک گیا خواہ عورت ہو کہ اُسکا حیض بند ہو گیا - پھر اگر جو خلط بدن مین ہو صفراوی ہو تو اُسکی
شناخت یہ ہو کہ عورتون سے عشق اور صحبت کرتا ہو اور جنون اور عبث بیہودگی زیادہ ہو یا مراد یہ ہو کہ آلہ تناسل کو ہاتھ سے زیادہ مس
کرتا ہو اور چیختا اور زیادہ اضطراب کرتا اور بیداری اور آرام اور قرار کم پاتا ہو اور شکم مین قراقر غصہ اور تیزی مزاج مین زیادہ ملمس
بدن کا گرم رہے حالانکہ تپ نہو اور لاغری بھی ہو اور خشکی بدن کی اور دونون آنکھین مضطرب یعنے ہر وقت آنکھیں ہلتی رہین اور
دیکھے تو مثل درندہ جانورون کے دیدہ پھاڑ پھاڑ کر جیسے اب کھائے جاتا ہو اور رنگ بدن کا زرد ہو - پھر اگر یہی مریض جوان بھی ہو اور
مزاج اصلی اُسکا گرم تھا اور جلد جلد کلام کرتا تھا اور تدبیر غذائی اُسکی مرض مالیخولیا سے گرم خشک تھی مثلاً لہسن پیاز رائی اور دیگر
تیز بقول یعنے ترکاریان کھاتا تھا اور تعب اور غضب زیادہ کرتا تھا فاقہ کشی اور کمی غذا بھی اسے زیادہ رہتی تھی اور پُرانی شراب
تیز قسم کی پیتا تھا اور اسی قبیل کی اور تدبیرین بھی گرم خشک کرتا رہا ہو اس بات کو تاکید ہوگی دلالت کرنے پر اس امر مین کہ مرض اُسکی
صفرا سے پیدا ہوا ہو جو بدن مین سوختہ ہو گیا ہو - اور جو اعراض ہمنے لکھے ہین زیادہ سخت اور شدید ہونگے اور اگر خلط مرض مرار سیاہ
یعنے سودا ہو ایسا مریض زیادہ وہم اور فکر اور خوف اور ترس مین گرفتار ہوگا اور رونا اُسکو زیادہ آئیگا اور تخیلات اُسکے خراب تنہائی کو
زیادہ پسند کریگا اور جملہ اعراض جو تمام بیماران وسواس سوداوی کے ہمنے لکھے ہین سب کے سب اسمین موجود ہونگے یعنے جسکو
مالیخولیا مرہ سودا سے عارض ہوا ہو اگرچہ خلط تمام بدن مین ہوگی - خصوصاً خوف اور ڈرنا ہر چیز سے کہ یہ دونون عرض لازم ایسے
مالیخولیا کے ہین بسبب سیاہی خلط سودا کے اور ظلمت اور سیاہی اور وحشت نفس مین سودا کے خلط داخل کرتی ہو اور نفس کو مکدر کر دیتی ہو
یہ سب علامات ہین جنسے استدلال اصناف پر مالیخولیا کے کیا جاتا ہو اور اُن اصناف کے اسباب پر بھی انھین امور سے استدلال ہوتا ہو
بقراط نے کتاب ابیدیمیا کے دوسرے مقالہ مین کہا ہو جس شخص کے قلب کا مزاج گرم خشک ہو اور دماغ اُسکا مرطوب ہو وہ بآسانی
وسواس سوداوی مین پڑ جاتا ہو سبب اسکا یہ ہو کہ مرہ صفرا کا مرہ سودا ہو جاتا ہو بوجہ حرارت اور یبوست قلب کے اور دماغ کا مزاج

جب سرد و تر ہوا ضرور سست رخی اور ڈھیلا ہوگا اسلیے کہ اولا تو دماغ کی طبیعت خود ہی سرد و تر ہی اور اب اُسکی سردی اور تری جو خارج طبیعت سے ہی اسکی وجہ سے استرخا اور ڈھیلاپن اور ضعف دماغ کا اور بڑھیگا لہذا انجارات سوداویہ کو جو بدن سے بطرف دماغ کے چڑھ رہے ہین زیادہ قبول کریگا - اور اُسی مریض پر جسکا دماغ اور قلب ایسا ہو غلبہ رعب اور حزن کا زیادہ ہوگا - اور رعب اور حزن اسی وسواس کے تابع ہین - اسی واسطے بقراط نے کتاب فصول مین کہا ہی جس شخص کو فزع یعنے ترس اور غم زمانہ دراز تک عارض ہو اگر سے اُسکا یہ مرض سوداوی ہی - اکثر یہ مرض مالیخولیا سے سوداوی کا فصل خریف مین پیدا ہوتا ہی - اسکو جاننا چاہیے - ایک قسم مالیخولیا کی وہ ہی جسکو قطرب کہتے ہین - اور مریض قطرب کا کبھی مرغون سے مشابہ بنتا ہی اور مرغون کی بانگ دیتا ہی - اور کبھی بجاے خود کتہ بن جاتا ہی اور کتون کی طرح سے بھونکتا ہی - رات کو جہان پر قبرگاہ بنی ہی چلا جاتا ہی اور صبح تک وہین ٹھہرا رہتا ہی - منجملہ اُسکی علامات کے یہ ہی کہ رنگ اُسکا زرد ہوا اور دونون آنکھین اُسکی تاریک اور سوکھی ہوئی اور ڈھیلے آنکھون کے اندر گھسے ہوے زبان اور مُنہ اُسکا سوکھا ہوا تھوک کا ہین دونون مین نام و نشان نہین پیاس اُسے زیادہ لگتی ہو پانون مین اُسکے زخم اور جراحت اور چہرہ پر بھی قروح اور جروح زیادہ ہون اسلیے کہ لغزش اُسکے پانون کو زیادہ ہوتی ہی اور ٹھوکرین اکثر کھایا کرتا ہی اور اوندھا منھ کے بل زیادہ گرا کرتا ہی جس سے چہرہ بھی زخمدار ہوجاتا ہی - اور اسکی دونون پنڈلیون میں کتون کے کاٹنے کے نشانات زیادہ دکھلائی دیتے اور شاید قطرب کا مریض جیا نہین ہوسکتا ہی اور یہ بیماری دور نہین ہوسکتی - یہ بھی معلوم رہے کہ ایسے امراض باپ دادا سے بوراثت اولاد کو پہونچتے ہین

(عشق) کی بیماری یہ ہی کہ نفس انسانی کو ضرر اسی کا ہوا کرے جسکا اسکو عشق ہی اور جس سے محبت کرتا ہی اور ہمیشہ فکر معشوق مین گرفتار رہے بعض علامات سے عشق کی آنکھون کا اندر گھس جانا اور کثرت سے آنکھون کا حرکت کرنا اور پلکون کا ہر وقت جھپکنا آنسوون کی کمی اور اُنمین غنج بھی ہوتا ہی (جسکو مین چھچھورے پنے سے تعبیر کرتا ہون اور شاید مراد یہ ہو کہ آنکھون سے عاشق کے تھوڑی سی بے حیائی پیدا ہوتی ہی) اور تمام اعصاب یعنے پٹھے خواہ تمام اعضا (جو بظاہر مترجم کی راے مین ہی) مین تغیر اور لاغری ہو سواے دونون آنکھون کے کہ یہ لاغر نہین ہوتی ہین - نبض ان لوگون کی مثل نبض اُس شخص کے ہوتی جسکو غم لعینی ازخود رفتگی ہو اور جب اُسکے معشوق کا ذکر اُسکے سامنے کیا جاے نبض فوراً اپنے حال طبیعی سے بدل جاتی ہی اور مختلف اور مضطرب ہوجاتی ہی -

یہ بیانات سب اُن امراض کے تھے جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان تھا جو اُنھیں دماغی بیماریون پر دلالت کرتے ہین - اور ضرور یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ جن دلائل کا ہمنے اس باب امراض دماغی مین ذکر کیا ہی کہ وہ ہر ایک مرض پر امراض دماغی کے دلالت کرتے ہین اُنھین دلائل مین سے بعض دلائل مشترک دو مرض مین ہین اور بعض دلائل مشترک تین بیماریون مین ہین جیسے اختلاط ذہن کہ بیماران سرسام کو بھی اور برسام والون کو اور بیماران وسواس سوداوی کو عارض ہوتا ہی اور جیسے سبات کہ بیماران نسیان کو اور مرض مین سبات سہری کے جسکا قوما نام ہی لاحق ہوتا ہی - اور بعض دلائل ایک ہی مرض سے خاص ہین جیسے غم اور حزن جو دلالت وسواس سوداوی پر کرتا ہی - اور جیسے کف منھ سے نکلنا جو مرگی پر دلالت کرتا ہی لہذا مناسب یہ ہی کہ مشترک دلائل پر طبیب کسی مرض کے پہچاننے پر اعتماد نہ کرے جب تک اُنکے ہمراہ کوئی خاص دلیل کسی مرض کی نہو پھر اسوقت جب کہ خاص دلیل بھی ہمراہ دلیل عام کے ہو کسی بیماری کی موجودگی پر حکم کرے اسکو جان کر عمل کرنے سے انشاء اللہ راہ صواب ملجائیگی - مترجم اگرچہ اس قاعدہ کو مصنف نے فقط امراض دماغی کی نسبت بیان کیا ہی مگر یہ حکم اکثر اعضا کی بیماریون مین

جاری ہو کہ علامات کا اشتباہ بوجہ اشتراک کے ہوجاتا ہو اور اسی وجہ سے اکثر امراض کی تشخیص مین غلطی واقع ہوتی ہو اور اگر طبعیت محتاج ہو
اسکو دست اندازی مین تحری دقت ہوتی ہو پس وہی قواعد عام جو اوپر گذر چکے ہین انکا لحاظ کرنا پڑتا ہے

باب آٹھوان اُن امراض کے بیان مین جو نخاع کو عارض ہوتے ہین اور پہلے بیان خدر اور استرخا اور لقوہ اور فالج اور ایلیمیا اور اسکے اسباب اور علامات کا

جو امراض نخاع مین پیدا ہوتے ہین خواہ اُن پٹھوں مین جو نخاع سے پیدا ہوتے ہین وہ سب پانچ قسم ہین ایک استرخا جسکا نام ابوپلقسیا ہو اور خدر اور تشنج اور رعشہ۔ استرخا اُسوقت پیدا ہوتا ہو جب سدہ مبدا یعنی جائے شروع مین کسی پٹھہ کے پڑے جو نخاع سے آئے ہین پس قوت محرکہ کے فعل کو یہ سدہ منع کرتا ہو اس بات سے کہ اُسی عضو تک پہونچکر حرکت اُسمین پیدا کرے لہذا وہ عضو مسترخی یعنے ڈھیلا ہوجاتا ہو پس نہ اُسمین حس باقی رہتی ہو اور نہ حرکت کرتا ہو۔ اور اگر یہ سدہ بطون یعنی جائے رہ گیدگی مین سب پٹھون کے پڑے اُسوقت جملہ اعضا کی حس اور حرکت باطل ہوجاتی ہو اور اُسکے ہمراہ قوت مدبرہ بدن کے افعال مین بھی ضرر پہونچتا ہو اور اسکو ابوپلقسیا کہتے ہین۔ اور یہی حال یعنی اعراض استرخا کا پیدا ہونا بلغم سرد سے بھی ہوتا ہو اگر بطون یعنے حصہ ہائے دماغ کو بھر دے۔ اور اگر یہ سدہ ایک ہی طرف داہنے خواہ بائین مبدا عصب کے پڑے اُس سے استرخا اُسی شق اور دھڑ ننگ کا پیدا ہوگا جدھر وہ سدہ پڑا ہو اور سارے دھڑ ننگ مع چہرہ کے اُسی طرف مسترخی ہوجائیگی اسکا نام فالج اور لقوہ رکھتے ہین دونون نام ملاکر اور خلع جس بیماری کو کہتے ہین یہی ہو۔ اور اگر سدہ کسی ایک طرف منجملہ دو جانب نخاع کے پڑ جائے اُسوقت استرخا اُنھین اعضا مین ہوگا جو اسی دھڑ ننگ مین ہون جدھر سدہ پڑا ہو۔ اور اگر سدہ مبدا اور مقام برآمد ہونے مین اُس پٹھہ کے پڑے جو پٹھہ چہرہ کے عضل مین آیا ہو اور یہ سدہ ایک طرف مبدا عصب چہرہ مین ہو ایسے سدہ سے وہ استرخا اسی چہرہ کے شق کا پیدا ہوگا جسکو لقوہ کہتے ہین۔ اور کبھی لقوہ کی بیماری استرخا اور تشنج سے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہو اور یون ہوتا ہو کہ ایک طرف چہرہ کے ایک عضلہ منجملہ دونون جبڑون کے مسترخی اور ڈھیلا ہوجاتا ہو اور دوسرا عضلہ متشنج ہوکر کھنچ جاتا ہو۔ اگر سدہ مبدا مین اُس پٹھہ کے پڑے جو حنجرہ یعنے گلے مین اُترا ہو اُسوقت آواز بند ہوجانے کا مرض پیدا ہوتا ہو۔ اور اگر یہ سدہ اُس پٹھہ کے مبدا مین پڑے جو پٹھہ مثانہ کے عضل مین آیا ہو اس سے بدون ارادہ کے پیشاب ہوجانے کا مرض پیدا ہوگا۔ اور اگر یہ سدہ اُس پٹھہ مین پڑے جو عضل مقعدہ مین آیا ہو اُس سے پاخانہ کا بدون ارادہ کے نکلنا پیدا ہوگا۔ اور یہی حال تمامی اعضائے بدن کا ہو کہ جسوقت سدہ ایسے پٹھہ مین پڑے جو عضل خاص مین کسی عضو کے آیا ہو وہی عضو مسترخی اور ڈھیلا ہوجائیگا اور اُسی عضو کی حس اور حرکت باطل ہوگی مترجم یہی امراض جو غیر امراض مذکورہ عنوان باب ہشتم کے اس جگہ مصنف نے بیان کیے انھین کی نسبت پہلے عذر کرچکا ہو کہ بوجہ سلسلہ بیان کے ہم لکھینگے اگرچہ بے ترتیبی بیان مین ہوگی متن استرخا کے مرض مین سدہ خلط بلغمی غلیظ سے پڑتا ہو یا بوجہ تنگی کے سدہ ہوتا ہو یعنے راہ آمد قوت وغیرہ کی مسدود اور بند ہوجاتی ہو۔ تنگی کی پیدائش یا رباط کی وجہ سے پٹھے کی بندش سے ہوتی ہو یا کسی ورم سے جو نخاع مین پیدا ہو یا کوئی ہڈی کہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے پس عصب مین تنگی پیدا کرے۔ کبھی استرخا کسی عضو مین بوجہ کٹ جانے اُس پٹھہ کے پیدا ہوتا ہو جو اسی عضو مین ہو خواہ اُسی پٹھہ کے کچل جانے سے اور پس جانے سے اگر یہ قطع اور کٹ جانا پٹھہ کا عرض یعنی چوڑائی مین ہو۔ اور یہ استرخا

ذرا بھی حس نہ رہتا ہے اگر کسی مارے کے اصول میں جو عضو کو ... کی وجہ سے کچھ ضرر نہ پہنچیگا - جالینوس نے بیان کیا ہے کہ ... ایسی استرخا
اکثر کبھی ایسی ... میں کو لاحق ہوتا ہے جس وقت انکے سر خلط سرد سے بھرے ہوں اور دفعۃً انکے سروں پر حرارت پہنچے ...
... ہو پہنچے جو اسی خلط کو پگھلا دے اور یہ گمان کر اُس خلط کو وہاں ... تو ... رہے جو مقام پٹھوں کے اُگنے کا ہے ... کثرت ...
اُسی کے بدن میں تری ہے جسکا سبب ... طبیعت کے ضعف ہو - لیکن جسکا پٹھہ تری ہو کثرت سے ... یہ مرض لاحق ہوتا ہے ...
عضو کے استرخا پر دلالت کرے - تو ظاہر ہوتی ہے کہ وہ عضو ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے اور اسکی حس اور حرکت باطل ہو جاتی ہے اگر یہ شدہ
خلط بلغمی سے ہوگا اسکی پیدایش دفعۃً ہوتی نہ بدون کسی سبب خارجی کے جو ظاہر ہے - اور اگر یہ سدہ ... پیدا ہوا ہے
استدلال شدید اور سختی ایذا سے کیا جائیگا خواہ عضو کی شدت اور ... سے اُسپر استدلال کیا جائیگا - اور اگر ... کے
کٹ جانے سے خواہ پس جانے سے استرخا پیدا ہو اس سے پہلے چوٹ لگی ہو گی خواہ گر پڑنے کا گذر ہو چکا ہوگا اُس ... قائم
ہوا ہی عضو مسترخی کو حرکت دینے والا ہے - کبھی استرخا کسی عضو کی اپنے جوڑ کے مقام سے اتر جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے جو بوجہ
رطوبت سپیدہ کے اپنی جگہ سے بھیگ کر اتر جاتا ہے اور یہ رطوبت ہڈی کو بھی پھیلا دیتی ہے اور ہڈی کو اپنی جگہ سے خارج کر دیتی ہے
کبھی استرخا کی یہ قسم جو اتر جانے سے عضو کے بیان ہوئی یوں بھی پیدا ہوتی ہے کہ ایک مادہ کو بعض بطور بحران دفع کرتے ہیں خواہ
بروقت منقضی ہونے اور گذر جانے امراض کے اُسی مادہ کو ادھر دفع کرنے کی نوبت آتی ہے ایسے استرخا کی مثال جیسے وہ استرخا جو بعد
گذرنے امراض حادہ اور تیز بیماریوں کے پیدا ہوتا ہے مثل سرسام اور برسام کے جنکا گذر جانا اور دور ہو جانا سبب استرخا سے
اعصاب کا ہے - کبھی زیادہ تر قولنج کے مرض میں استرخا اور اندر گڑھے اور گہرے مقامات کے مائل ہو جانا بعض پٹھوں کا پیدا
ہوتا ہے جسوقت مرض قولنج کا تمام ہوا اور یہ بات بطریق بحران مرض کے ہوتی ہے جسوقت طبیعت فضلہ ناقص کو اندر سے بدن کے
بطرف ظاہر کے اطراف پر دفع کرے - میں نے ایک قوم کو دیکھا ہے جنکو قولنج صعب تھا اور ایذا انکو شدت تھی کہ انکے دونوں مونڈھے
اتر گئے - اور کسی کے دونوں مونڈھے اور دونوں کولہے بھی اتر گئے تھے - اور یہ بھی میں نے دیکھا ہے کہ دونوں شانہ کی حرکت باطل ہو گئی
مگر یہ لوگ ایسے تھے کہ جسم انکا (بلکہ حس انکی اچھی اور درست تھی - اور فولس طبیب نے بیان کیا ہے کہ اسکے زمانہ میں بہت سے آدمیوں کو
قولنج کا درد ہوا اور نجات انکو قولنج کے مرض سے اسی ذریعہ سے ہوئی (جو انہیں سے بچا) کہ انکے اطراف یعنی ہاتھ پاؤں میں استرخا
پیدا ہو گیا اور حس اطراف کے باطل نہیں ہوے اسکو معلوم کرنا چاہیے - جس مرض کا نام ابرلقسیا ہے پس بنا بر ظاہر شیخ کے
یہ وہ مرض ہے کہ آواز اور حس اور حرکت ارادی سب باطل ہو جائیں - اور پہلے اس مرض سے شدید درد سر میں اور رشتہ گون میں
امتلا سر میں چکر یا دوران سر اور آنکھوں میں تاریکی اطراف یعنی ہاتھ پاؤں سرد اور اختلاج یعنی پھڑکن تمام بدن میں حرکت میں
گرانی اور دانتوں میں کرکراہٹ جیسے ریگ اور کنکری دانت کے نیچے آگئی ہے اور کھس کھساتے ہیں - اور سوتے وقت دانت پیستا ہے
پیشاب اسکا سیاہی مائل ہوتا ہے - اور پیشاب میں تفل تہ نشین مثل ستو کے ہوتا ہے خواہ جیسے چھیلن اور تراشہ کسی چیز کا - اور اکثر
یہ مرض بڈھوں کو اور جنکا مزاج سرد ہے لاحق ہوتا ہے - اور اُس شخص کو جو ہمیشہ تدبیر غلیظ یعنی خورش وغیرہ ایسی رکھتا ہو جس سے
بلغم پیدا ہوتا ہے - اور اگر یہ بیماری جوانوں کو گرم اوقات میں عارض ہو شاید جان بر نہونگے - زیادہ تر خراب حال اس مرض میں
وہ بیمار ہے جسکی سانس خراب اور مختلف چلتی ہو یہ شدت اختلاف کے منقطع بھی ہو جاوے - فالج یعنے ایک دھڑنگ کا فالج مع لقوہ

اُسی صورت میں [illegible] اور [illegible] ہوتا ہو [illegible] کے [illegible] سے پیدا ہوتی ہو اور جو رگ کہ ہڈی کے اندر جاتا
سر ہڈی کا [illegible] جب سخت کے ہوتا ہو وہ زیادہ ہو تو ہڈی اپنی جگہ سے باہر نکل آئیگی - اور [illegible] سے [illegible] مفصل یعنے
ہڈی سے [illegible] کو اسلیے رطوبت نہین کیا ہو فقط اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو یہ بھی جاننے کی بات ہو کہ کبھی [illegible] تشنج یعنی کھچاوٹ
تبدیل [illegible] ہوتا ہو کہ بعض آدمیون کے بدن مین پائے جاتے ہین تا اینکہ بعض آدمیون کا حال [illegible] آتا ہو کہ کوئی عضو تو
[illegible] یا فالج رہتا ہو اور کوئی عضو تشنج سے اکڑا ہوا نظر آتا ہو جو اپنے مقام پیدایش کی طرف کھنچا ہوتا ہو - اور کبھی
بعض عضو کا فالج اور اسمین تشنج اور [illegible] ہی مین دیکھی ہو اور کبھی بہت سے آدمیون مین یہ کیفیت نظر آئی ہو بس
مناسب ہو کہ [illegible] اسکو دیکھ بھال کر [illegible] علاج کیا جائے تاکہ معالجہ مین خطا واقع نہو اور تدبیر طبیب کی صائب طریقہ سے ہو
لقوہ ایک بیماری ہو کہ [illegible] اور چہرہ ترچھا ہو جائے اور اندرونی [illegible] منھ کی ایک طرف کھنچی ہو اور گوشت رخسارہ کا مردہ یا ڈھیلا ہو جائے
اور [illegible] ہٹ جائے مترجم کہتا ہو شدق [illegible] کنج دہان کو کہتے ہین یعنے منھ کے اندر جو خالی جگہ ہو وہ لقوہ مین ایک طرف کو کھنچ جاتی ہو
اور یہ معنی شدق کے صاحب بحر الجواہر نے لکھے ہین اور اطبا کے زبان زد یہی معنی ہین اور صاحب قاموس نے لکھا ہو شدق بالکسر شقہ الفم
اور خفقہ کی سمت مین وہی معانی جسکو مینے ترجمہ مین درج کیا ہو لکھے ہین پس اگر کنج دہن لازم معنی شدق کے ہین تو فیما و [illegible] ترجمہ
شاید زیادہ صحیح ہوگا اگرچہ مآل دونون کا ایک ہی سا ہو مگر مترجم کو اطراف و جوانب کا بھی لحاظ ضرور ہو متن لقوہ کی پیدایش یون ہوتی ہو
کہ قوت محرکہ کا نفوذ اور دوران چہرہ اور دونون آنکھون کے عضلہ تک نہین ہوسکتا - اور کبھی لقوہ تشنج سے بھی ایک عضلہ کے کسی جزو کے
پیدا ہوتا ہو اُسوقت صحیح جز جسمین تشنج نہین ہو اپنی طرف کھینچتا ہو منجملہ ایسے لقوہ کی علامت کے یہ ہو کہ مریض کو اپنی اُس آنکھ کا بند کرنا
ممکن نہین [illegible] ہو جو صحیح جانب ہو یعنی جدھر کے عضلہ مین تشنج نہین ہو اسکی شناخت یون کیجاتی کہ مریض سے کہین دونون آنکھین بند کرے اور وہ
بند کریگا مگر وہ آنکھ چہرہ کے صحیح جانب مین ہو کھلی رہیگی اور کھلے رہنے کا سبب یہ ہو کہ پلک کی عضل نیچے کی طرف کھنچ گئی ہو اور اگر مریض سے
کہا جائے کہ منھ سے پھونک تو اسکے پھونک کی ہوا منھ کے ایک ہی طرف سے خارج ہوگی اسلیے کہ جبڑے کی عضل اپنے اسفل کی طرف
کھنچ گئی ہو - اور جملہ اقسام استرخا کی علامات ظاہر ہین کہ حس اور حرکت ارادی کا بطلان اُسی عضو مین ہو جاتا ہو جسمین استرخا
پیدا ہوا ہو - خدر جسکو سن کہتے ہین اُسکی پیدایش اُنھین اسباب سے ہوتی ہو جس سے استرخا پیدا ہوتا ہو میری مراد اُن اسباب سے
سدہ ہو مگر فرق اتنا ہو کہ استرخا مین وہ اسباب قوی ہوتے ہین اور خدر مین ضعیف ہوتے ہین اور اسی وجہ سے استرخا مین حس اور
حرکت ارادی دونون بالکل باطل ہو جاتی ہین اور بیماران خدر کسیقدر حس بھی اُنکی سن ہوئی عضو مین ہوتی ہو اور حرکت بھی اُسی عضو
کسیقدر کرتے ہین - کبھی خدر کی ایک قسم سوء مزاج بارد کثیف سے پیدا ہوتی ہو جو پٹھہ کے مسامات گھٹنے کر دیتا ہو اور اجزا کو پٹھہ کے یکجا کر دیتا
اسی خرابی سے وہ سدہ پیدا ہوتا ہو جو تھوڑا سا ہو اُسوقت جسقدر قوت نفسانی اُسی عضو تک پہنچتی ہو ایک ضعیف مقدار کی ہوتی ہو
اور یہ تھوڑا سا نفوذ بھی مستوی اور برابر نہین ہوتا ہو - اور کبھی خدر زیادہ سرد چیز کے عضو سے ملنے سے اور برف کی ملاقات اگر عضو سے
پیدا ہوتا ہو کہ اسی برودت سے پٹھہ مین تھوڑا سا تکاثف پیدا ہو کر اُس سے بھی خدر پیدا ہوتا ہو - کبھی خدر پٹھہ مین تنگی آجانے سے
پیدا ہوتا ہو جیسے کوئی آدمی کسی خاص عضو پر زور ڈال کر تکیہ کرے اور زور سے کسی عضو کو ٹیکے خواہ [illegible] کرنے سے اور مضبوط پٹی
باندھنے سے بھی خدر پیدا ہوتا ہو - بیشتر خدر بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہو کہ وہ ریاح پٹھہ کی گرہون کے نیچے بستہ ہو جاتے ہین لہذا انحلال یعنی

حرام مغز جوان گرہوں مین ہو اُسمین تنگی آجاتی ہی اسی سبب سے پیاسدہ پڑتا ہی جو عضو کو قوت محرکہ کی اُس پٹھہ مین پہنچ کر آ رہی ہو اسی عضو مین آیا ہی۔ خدر کی علامت یہ ہی کہ آدمی اپنے اُسی عضو مین جو سُن ہو گیا ہی چیونٹی سی رینگتی ہوئی کوئی شی معلوم کرے اور کوئی شی چبھتی ہوئی اُسی معلوم ہو حس سے کچھ ایذا نہو اور حرکت اُسی عضو کی دشوار ہو اور حس بھی اُسی عضو کی خراب ہو جائے جیسے دونوں پائون مین آدمی کے جھنجھنی اُٹھتی ہی اگر دیر تک بیٹھا رہے خواہ اُسے کوئی چیز تنگی مین ڈال دے خواہ آدمی کے کسی جگہ بدن مین چوٹ لگ جائے اور خدا ٹرا جانے والا ہی مترجم نے بہت سے بیمار ایسے دیکھے اور بعض کا علاج بھی کیا ہی اور شفایاب بھی ہوے ہین کہ اُنکے تمام بدن مین خواہ متفرق مقامات مین بدن کے خدر پہلے ہوا اور کسیکو تشنج بھی اُسی خدر کے مقام پر تھا اور احتراق مادہ سوداوی سے اُنکو یہ مرض ہوا تھا اور بعض آدمی چاندی کے کشتہ کھانے سے خواہ کسی زہریلے نباتات سے ہوئے تھے اس مرض خدر مین گرفتار ہوے تھے اور آخرکار ان بیمارون کے بدن مین شقاق عارض ہوتا ہی اور جلد پھٹ جاتی ہی اور زخم اُنکے مثل جذامیون کے خراب اور متعفن ہوتے ہین اور کبھی انجام کار مین پورا جذام بھی ہو جاتا ہی سُن بہری کی اصطلاح ہمارے ملک مین عام ہی ہی کہ کوڑھی اور جذامی کو سُن بہری ہوتی ہی مگر ایسے خدر کا ذکر طبی کتب مین آج تک نہین دیکھا۔ اگرچہ عام قواعد سے استنباط ہو سکتا ہی جیسے مصنف نے بھی لکھا ہی کہ سوء مزاج بارد جو تکثیف پٹھہ کی کرے اور سوء مزاج بارد مین سوداوی مزاج بھی داخل ہی۔ ہمنے اسکو اسواسطے لکھا ہی تاکہ ہمارے ترجمہ کے پڑھنے والے اس قسم سے خدر کی بھی آگاہ رہین اور جو طریقہ علاج اس خدر کا ہمارا مجرب ہی اُسی علاج کے مقام پر انشاء اللہ درج کرینگے۔

باب نوان اُس تشنج کے بیان مین جو امتلا سے پیدا ہوتا ہی اور اُسکے اسباب و علامات کا بیان

تشنج کے معنی یہ ہین کہ کوئی عضو علیل چھوٹا ہو جائے اور طول مین اپنی مقدار اصلی سے گھٹ جائے۔ اور یہ بات یا تو تمام بدن مین ہوتی ہی اور اسکو تمدد کہتے ہین اور تمدد کے معنی یہ ہین کہ بدن خواہ کوئی عضو بدن کا دونون جانب سے برابر کھنچے۔ پھر اُسوقت بدن کسی طرف نہ جھکیگا۔ تشنج کا ظہور بسبب تمدد اعضا کے ایسے وقت نہوگا اسلیے کہ اعضا تو دونون طرف کھنچ رہے ہین۔ تمدد جو امراض حادہ یعنے تیز بیماریون مین ہوتا ہی یا تو وہ اُن اعضا مین ہوتا ہی جو اگلے دھڑ مین ہین اور اسکو اگلے دھڑ کا تشنج کہتے ہین۔ اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہی جب مرض اُس عضلہ مین ہو جو اگلے دھڑ مین واقع ہی۔ یا تمدد پچھلے دھڑ کے اعضا مین ہو اور اسکو پچھلے دھڑ کا تشنج کہتے ہین اور یہ تشنج اُسوقت ہوگا جب مرض اُس پٹھہ مین ہو جو اسی عضو کے عضلہ مین آیا ہی۔ ان سب اقسام تشنج کی پیدایش یا تو امتلاء مادہ سے ہوتی ہی یا استفراغ سے یعنے اخلاط اور رطوبات بدن کے خارج ہو جانے سے۔ یا کسی سوء مزاج بارد سے یا کسی ورم گرم سے جو پٹھہ مین پیدا ہو۔ جس تشنج کی پیدایش بسبب امتلا کے ہوتی ہی اُسوقت ہوتا ہی جب کہ پٹھے خراب فضلہ اور تر فضلون بلغمی سے بھر جاتین کبھی فضلہ پٹھون مین رطوبت پیدا کرکے اُنکو عرض یعنے چوڑاؤ مین کھینچے اور چوڑاؤ مین کھنچنے سے طول مین وہ پٹھے سمٹینگے اور اُنکے طول مین سمٹنے سے جو جو عضل ایسے ہین جنمین یہ پٹھے آئے ہین وہ سب اپنے منشا یعنے جائے روئیدگی کی طرف کھنچینگے پس وہ عضو چھوٹا ہو جائیگا جس طرح کوئی برتن کھال سے بنایا گیا ہو جب اُسمین کوئی شی بھری جائے اور زیادہ مقدار بھرتی کیجائے کہ ٹھونس ٹھونس کر اُسمین خوب بھرین اور جسقدر اُسمین سمانے کی جگہ ہی اُس سے زیادہ بھرین وہ چرمی برتن خواہ تھیلی وغیرہ عرض مین دراز ہوگی اور طول مین سمٹیگی۔ اکثر یہ قسم تشنج کی اُن لڑکون کو عارض ہوتی ہی جو گاڑھا اور غلیظ دودھ پلائے جاتے ہین اور نیز لڑکون کو بوجہ زیادہ کھانے غذا کے جو بیدون ہضم اور بلا احتیاط کھا جاتے ہین یہی تشنج عارض ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ اُنکے پٹھے کمزور ہین اور نرم بھی ہین اور بآسانی

دراز ہو سکتے ہین - اور اسی سبب سے لڑکون کے تشنج کا دفع ہو جانا بھی آسان ہے - پہلا تشنج کے واقع ہونے سے جو چیز دلالت اس مرض پر لڑکون مین کرتی ہے وہ یہ ہے کہ تپ تیزی سے چڑھے اور ہر وقت چڑھی رہے اور بیداری اُنکو لاحق ہو اور پیٹ اُنکا خشک ہو (یعنے دست نہ آتے ہون) رنگت زرد و دست سیاہ تھوک منھ مین رہے سوکھ جائے جابجا کھنچی ہوئی معلوم ہو - جوان آدمی جو مرد ہین چونکہ اُنکے اعضا قوی ہین اور درست اور خشک ہوتے ہین کمتر اُنکو تشنج امتلائی کا مرض ہوتا ہے - اور اگر کسی جوان مرد کو یہ مرض پیدا ہو تب اُسکا جانا آسان نہین ہوتا - اور علامت اس تشنج کی جو امتلا سے عارض ہوتا ہے یہ ہے کہ پہلے تدبیر غذا وغیرہ مین ایسی کی ہے جو موجب امتلا کی ہوتی ہے مثلاً طعام اور شراب کے غلیظ اقسام کا استعمال زیادہ کیا ہو اور راحت اور ترک تعب اور ترک نہانے کا خواہ بعد غذا کے زیادہ نہایا ہو - اور کبھی یہ تشنج بعد سکر و مستی کے پیدا ہوتا ہے اگر آدمی شراب زیادہ کثرت سے پیتا ہو - بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہے کہ اگر کسی آدمی کو تشنج کا مرض ہو اور اُسکو چوتھیا بخار آ جائے تو تشنج اسکا زائل ہو جائیگا اسلیے کہ یہ تپ عفونت سے خلط غلیظ سوداوی کے پیدا ہوتی ہے اور بوجہ شدت سخونت اُسی خلط کے اور جب ایسی خلط مین عفونت آتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے اور پٹھون سے متحلل ہو جاتی ہے اور پٹھون سے فنا ہو جاتی ہے - یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ یہ بیماریان یعنے فالج اور لقوہ اور سکتہ اور تشنج امتلائی ان سب مین زیادہ تر خراب اور اعظم وہی مرض ہے جو کہ جوانون کو اور لڑکون کو اور فصل گرما مین پیدا ہو - اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ اسباب نہایت نامناسب ان لوگون کے مزاج ہین - اور نہایت کم خراب اور بہت ضعیف انمین سے وہ مرض ہے جو مشائخ کو زمانہ سرما مین عارض ہو اسکا سبب یہ ہے کہ یہ امراض ان لوگون کے مزاج سے زیادہ مناسب ہین اور مزاج وقت اور فصل سے زیادہ مناسب ہین انکو جاننا چاہیے -

باب سوان اُس تشنج کے بیان مین جو استفراغ سے پیدا ہوتا ہے اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان جو اسپر دلالت کرتے ہین

جو تشنج کہ استفراغ سے یعنی اخلاط وغیرہ کے بدن سے خارج ہونے کے باعث اُسکی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اُسکا پیدا ہونا پٹھون کی یبوست ہوتا ہے اور خشکی آ جانے سے پٹھے اینٹھ جاتے ہین اور پٹھون کے اینٹھنے سے وہ عضل بھی کھنچتی ہے جسمین پٹھے آتے ہین بطرف اپنے منشا کے یعنے جدھر سے یہ عضل پیدا ہوئی ہے - اسی وجہ سے وہ عضو چھوٹا اور کم ہو جاتا ہے جیسے جلد یعنے کھال اور بال کے پاس جب آگ کو لیجائین اینٹھ جاتا ہے اور اسی طرح عود و رباب وغیرہ باجون کی تانت بھی (آگ کی گرمی) خواہ گرم ہوا لگنے سے اینٹھ کر چٹ چٹ ٹوٹ جاتی ہین - تشنج کی اس قسم پر استدلال ان امور سے کیا جاتا ہے جو مرض تشنج سے پہلے واقع ہوے ہون اقسام استفراغ سے جیسے دست زیادہ آئے ہون خواہ اینکہ خون بدن سے عورتون کے زیادہ برآمد ہوا ہو یا مرد کے بدن سے خون نکلا ہو زخمون سے خواہ نکسیر چلنے سے خواہ اور ایسے ہی امور طبیعیہ جو خشکی پیدا کرنیوالے ہین جیسے تعب اور بیداری اور بھوک اور تیز تپ محرقہ - یہ قسم تشنج کی زیادہ بدتر ہے اور خراب ہے بہ نسبت تشنج ابتدائی کے - اور یہ قسم دفعتہً بھی پیدا نہین ہوتی جیسے کہ تشنج امتلائی دفعتہً پیدا ہو جاتا ہے بلکہ تشنج استفراغی تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے - بقراط نے تشنج کے بارہ مین کتاب فصول مین بیان کیا ہے کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہے اس بات سے کہ تشنج بعد تپ کے پیدا ہو - اور یہ حکم بقراط نے اسی غرض سے دیا ہے کہ جو تپ بعد تشنج کے پیدا ہوتی ہے اسی تشنج کے بعد ہوتی ہے جو امتلا سے پیدا ہوا ہے اور رطوبت سبب اس تشنج کا ہے پھر جسوقت ایسے تشنج کے بعد تپ آئیگی تپ کی حرارت اسی رطوبت کی تعدیل کرکے تحلیل کریگی بسبب حرارت کے اور تلطیف سے اسی رطوبت کے تحلیل ہو جائیگی جس سے مرض تشنج کا جاتا رہیگا - لیکن

اگر تشنج بعد تپ کے پیدا ہوا ایسے تشنج کی پیدائش صرف یبوست اور رطوبت کے فنا ہو جانے سے بوجہ شدت حرارت کے ہوگی اور یہ تشنج کی قسم خراب تر ہو قسم اول یعنے تشنج امتلائی سے۔ اکثر کاہ تشنج اُنھین بیمارون مین عارض ہوتا ہو جو ہمراہ ورم دماغ کے ہوتے ہین۔ اور جالینوس نے بھی کہا ہو کہ جو تشنج بعد تپ کے پیدا ہو خراب اور بد ہو سواے اُس تشنج کے جو پیچھے تپ محرقہ کے پیدا ہو جسکے عارض ہونے کی مدت دراز ہوچکی ہو اور بہت دنون سے وہ تپ آتی ہو۔ جو تشنج سوء مزاج بارد سے عارض ہوتا ہو اُسکی پیدائش یا کسی امر داخلی اور اندرونی سے ہوتی ہو جیسے کوئی خلط بارد جو عضلات بدن کو بستہ کر دے اور جرم عضلات کو کثیف کر دے اور اُنکے اجزا کو فراہم کر دے پس اسی وجہ سے تشنج پیدا ہو۔ یا تشنج بارد کسی امر خارجی کی وجہ سے پیدا ہو جیسے کہ زیادہ سردی مین رہنا خواہ برف مین ٹھہرنا کہ اسی سردی سے عضلات بدن کے بستہ ہو جاتے ہین اور اُنکے اجزا مین تکاثف پیدا ہوتا ہو اسی وجہ سے عضلات اینٹھ جاتے ہین اور چھوٹے پڑ جاتے ہین۔ اسی قسم کے تشنج کو کزاز کہتے ہین۔ اور یہ بھی کہا گیا ہو کزاز اسکو کہتے ہین کہ پٹھہ کی گریون سے متصل جو عضل ہو وہ بستہ ہو جائے۔ بیشتر یہ خرابی کزاز کی اُن گریون کے بستہ اور منجمد ہو جانے سے پیدا ہوتی ہو جو گردن پر واقع ہین۔ پھر اگر اس قسم کی بستگی اُن پٹھون مین ہو جو اگلے دھڑ کی طرف ہین اُسکو آگے کی طرف کا کزاز کہینگے۔ اور اگر یہ بستگی پیچھے کی طرف پٹھون مین ہو اُسکو پچھلے دھڑ کا کزاز کہینگے۔ اور اگر تمام بدن کے پٹھون مین بستگی ہو اُسکو کزاز مطلق بدون قید اگلے اور پچھلے دھڑ کے کہینگے۔ علامات جو تشنج کزازی پر دلالت کرتے ہین یہ ہین کہ چہرہ بیمار کا سرخی یا سبزی مائل ہو خواہ مائل بہ تیرگی ہو اور دونون آنکھین اُبھری ہوئی اور جیسے کہ پہلے تھین اُنسے زیادہ بڑی بڑی معلوم ہون اور بیمار کو دیکھو جیسے کہ ہنس رہا ہو اور دونون ہاتھ اپنے بار بار تانتا اور پھیلاتا ہو اور اُنگلیان بھی کبھی پھیلا دیتا ہو اور پھر سمیٹتا ہو یعنی مٹھی کھولتا ہو اور باندھ لیتا ہو مترجم تنفنغ اگر دونون غین معجمہ سے پڑھا جائے اُسکا ترجمہ یہی ہوگا جو ہمنے کیا ہو اور اگر دونون عین مہملہ سے ہو جسکے معنی تباعد اور اضطراب کے ہین وہ اس جگہ بمقابلہ تقبض کے درست نہین ہوتا ہو متن بیداری اور دشواری سے پیشاب آنا اور حبس طبیعت یعنی قبض شکم اُسکو عارض ہوتا ہو اور اگر تھوڑا تھوڑا سا پیشاب کرتا ہو مثل خون کے۔ اور شروع مرض مین اُسکو ہچکی آتی ہو اور سر مین اور دونون شانہ اور پشت مین درد شدید اُٹھتا ہو۔ اور کبھی بعض بیمارون کو رعشہ بھی لاحق ہوتا ہو اور جس جگہ خواہ چارپائی وغیرہ پر لیٹے بیٹھے ہون اُسپر سے گر پڑتے ہین بسبب تشنج کے۔ کزاز کے بیمار اور تمدد کے مریضون پر موت کا خوف چوتھے دن تک رہتا ہو پھر جب چار دن سے زیادہ ہو جائین بیماری کا زور کم ہو جاتا ہو اور انحطاط آ جاتا ہو اور بآسانی اچھے ہو جاتے ہین۔ جو تشنج بسبب اُس ورم کے پیدا ہو جو پٹھہ مین عارض ہوتا ہو اُسکا حدوث اس طرح سے ہو کہ جب مرض دماغ مین پٹھہ سے پہونچا اسی وجہ سے دماغ مین ورم آ جاتا ہو اور آفت بطرف حصہ دماغ کے پہونچتی ہو۔

باب گیارھوان رعشہ اور اختلاج اور اُسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

رعشہ بسبب ضعف قوت محرکہ اُسی عضو کے پیدا ہوتا ہو جو عضو مرتعش ہو یعنی جسمین کپکپی پڑتی ہو۔ اور یہ ضعف یا اسباب داخلی سے پیدا ہوتا ہو۔ یا اسباب خارجی سے اندرونی اور داخلی اسباب جیسے مشائخ کے بدن مین ضعف آ جاتا ہو یا جکو کوئی سرد پانی زیادہ پلا جائے خواہ سرد پانی سے نہائے خواہ کوئی شراب کو بافراط پیئے اسلیے کہ زیادہ شراب پینے سے مزاج مین برودت آ جاتی ہو اور قوت کی تحلیل ہو جاتی ہو۔ یا کوئی سدہ جو اخلاط غلیظ اور چسپندہ سے پیدا ہو کہ قوت محرکہ کو پٹھہ مین نفوذ کامل کرنے سے منع کرے اور اسکے عضو ضعیف ہو جائے۔ یا تو کوئی خلط غلیظ جو پٹھہ مین بھر جائے سما جائے اور قوت محرکہ اس عضو کے ادراک کرنے اور اُٹھانے کا قصد کرے [illegible]

بوجہ اپنے بوجھ کے اسی عضو کو نیچے کی طرف [illegible] اور [illegible] ان دونون حرکتون مین تضاد اور مخالفت پیدا ہوا اسی حالت کا
نام رعشہ رکھا جاتا ہی مترجم نہایت [illegible] سے ہر شخص سمجھ سکتا ہی جب کوئی پتھر خواہ مقدار روزنی ایسا اٹھایا جسکا بوجھ ہاتھ سے
بخوبی اٹھ نہ سکے اسوقت ہمارے ہاتھ [illegible] ہی اسلیے کہ ہماری قوت بدنی جو ہاتھ مین ہی اسکو اٹھانا چاہتی ہی اور
وزن اس پتھر کا یعنی جذب مرکزی اسکو نیچے گرانا [illegible] ہماری قوت [illegible] کے بوجھ مین تضاد ہونے سے رعشہ پیدا ہوتا ہی۔
لیکن یہ مثال جو ہمنے واسطے تفہیم [illegible] مرض رعشہ پر نہوگی مگر تاہم کسیقدر تو سمجھ مین اہی جائیگا اور
یہ بھی واضح رہے یہ ہماری مثال مرض رعشہ کی نہین ہو بلکہ [illegible] کی دو مختلف الجہت حرکت کی مثال ہی متن کبھی رعشہ
اسکو بھی عارض ہوتا ہی جو بکثرت جماع کرے۔ اور اسکو عارض ہوتا ہی جو استفراغ اور اخراج کسی خلط وغیرہ کا بدن سے زیادہ کرے
جتنی چیزین قوت کو ضعیف کردیتی ہین ان سب کی وجہ سے رعشہ پیدا ہوتا ہی۔ اسباب خارجی جنسے مرض رعشہ کی پیدائش ہوتی ہی
جیسے غم اور غضب اور فزع یعنے ترسناکی [illegible] سے سو جو مفسد ہی جیسے کوئی آدمی شیر کو خواہ بڑے زہریلے سانپون کو دیکھے
یا بادشاہ وغیرہ جابر کو دیکھے خواہ بہت اونچی جگہ ٹھہر کر نیچے دیکھے اور علامت مرض رعشہ کی حرکت عضو مرتعش سے کھلی ہوئی اور ظاہر
ہوتی ہی۔ اختلاج یعنے کسی عضو کا پھڑکنا ریاح غلیظ بخاری سے پیدا ہوتا ہی۔ اور دلیل اسکی یہ ہی کہ اختلاج اسی وقت پیدا ہوگا جب
سردی زیادہ ہوتی ہو اور بلغمی مزاج کے بدن ہین۔ اور سرد پانی سے نہانا خواہ ازین قبیل اور امور ہین جنسے اختلاج پیدا
ہوتا ہی اسکو جاننا چاہیے۔

باب باڑھوان حدب کا بیان اور اسکے اسباب اور علامات کا

حدب کے معنی کوبڑ کے ہین اگلی طرف (مثلاً سینہ مین) جب کوبڑ نکلتا ہی اسکے حدوث کا سبب یہ ہی کہ کوئی فقرہ یعنی گریا پیٹھ کی
آگے کی طرف ہٹ جاتی ہی۔ اور پیچھے کی طرف کوبڑ نکلنے کا یہ سبب ہی کہ پیٹھ کی کوئی گریا پیچھے ہٹ جاتی ہی۔ اور کبھی فقار یعنے گریان
پشت کی داہنے خواہ بائین ہٹ جاتی ہین اور اسکو التوا کہتے ہین۔ گریون کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا کبھی یا تو اسباب داخلی سے
ہوتا ہی یا اسباب خارجی سے۔ اندرونی اسباب جیسے کوئی خلط غلیظ بالزوجت نخاع مین تمدد پیدا کردے اور رباطات یعنے
مثل ڈوری کے جو چیز گریون کی بندش کرتی ہی اسی بندش مین بطلان پیدا ہوجائے اور گریان اپنی جگہ سے پھسل جائین پس
اتر جائین اور اپنی جگہ سے ہٹ جائین۔ یا کوئی ورم گرم ایسا ہو اس عضل مین جو متصل گریون کے ہی کہ وہ ورم گریا مین تنگی
پیدا کرے اور گریا کو اپنی جگہ سے ہٹا دے۔ خواہ کوئی ریح گریا کے نیچے بھر کر گھٹ جائے اور گریا کو ہٹا دے اور اپنی جگہ سے
اسی گریا کو الگ کردے۔ یا حدب اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہی جیسے چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے یا اور ایسے ہی امور جنسے
گریا اپنی جگہ سے جدا ہوجائے۔ حدب کی بیماری کھلی ہوئی ہی اسکی تعریف مین بطرف دلائل کے حاجت نہین ہی۔ ہان مگر جس
حدب کی پیدائش ورم سینہ سے ہو قبل اسکے کہ آدمی کو احتلام کا زمانہ آیا ہی اور جوان ہوا ہی وہ لڑکا جلد مرجائیگا۔ اور سبب اسکا
یہ ہی کہ سینہ کا ورم جب اس شخص کے بدن مین ہو جو ابھی جوان نہین ہوا ہی اور بالیدگی کے زمانہ مین ہی ورم تو بڑھا کریگا اور سینہ
بسبب اس آفت کے جو ورم سے پیدا ہوئی ہی نہ بڑھ سکیگا اور نہ سینہ مین کشادگی آنے پائیگی اور پسلیان اسکی بڑھنے نہ پائینگی
گھروالے اور پیچھے رویہ [illegible] ورم سینہ کے بھی بڑھتے رہینگے (مراد یہ ہی کہ انمین نمو ہونا ورم سے بند ہوگا ورنہ ایک لحظ آدمی

زندہ نہ رہتے) جب لڑکین کے ورم سینہ کی یہ صورت ہوئی پس اُسکا سینہ بہت تنگ ہو جائیگا بسبب اسکے کہ پسلیون کا بڑھنا
معدوم ہی اور ورم بڑھ رہا ہی اور قلب اور پھیپھڑہ بھی بڑھتے ہین اسی سبب سے تنگی سانس لینے مین پیدا ہوگی اور بدشواری سانس کی
آمد شد ہوگی۔ لہذا بیمار مرجائیگا اسی سبب سے۔ اور بقراط نے بھی اسی وجہ سے کہا ہی جس شخص کو حدبہ کی بیماری یعنی کوزہ پشتی ہمراہ دمہ
اور کھانسی کے قبل بلوغ پیدا ہوا یعنی زیرِ ناف بال نکلنے کے عارض ہو وہ آدمی ہلاک ہو جائیگا جس گریا مین کوئی مقام آفت رسیدہ ہو کر مرض حدبہ کا
پیدا ہوا ہی اُس مقام کی شناخت اس طرح سے ہوتی ہی کہ فقرات پشت پر ہاتھ پھیرا جائے ابتدا سے انتہا تک (مثلاً گردن سے
ریڑھ کی ہڈی تک) پھر اگر کسی اونچی گریا پر خواہ اپنی جگہ سے ہٹی ہوا یا نیچے اُتری ہوئی گریا پر ہاتھ پڑے بیماری اُسی گریا مین ہوگی
یہ بیان اصناف کا اُن امراض کے تھا جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین یا دماغ سے جو چیز مثل پٹھے وغیرہ کے پیدا ہوتی ہی اُسمین
پیدا ہوتے ہین اور انھین امراض کی علامات کا بیان تھا اور جس طرح سے ہر ایک مرض پر دلالت ہوتی ہی اُسکا بیان تھا اسکو
معلوم کرنا چاہیے کہ راہ صواب مل جائیگی۔

باب تیرھوان اُن امراض کے بیان مین جو اعضائے حس مین ہوتے ہین اور پہلے آنکھون کی بیماری اور اُنکے اسباب کا بیان

جو بیماریان اعضائے حاسہ مین پیدا ہوتی ہین یعنے جن اعضا سے حواس کا فعل بر آمد ہوتا ہی اور وہ اعضا یہ ہین دونون
آنکھین اور دونون کان اور دونون نتھنے اور زبان پس ہم اب انھین امراض کا بیان اس باب مین کرینگے اور ابتدا سے
کلام ہم دونون آنکھون کی بیماریون سے کرتے ہین۔ ہم کہتے ہین کہ آنکھون کی بیماریان یا طبقہ ملتحمہ مین ہوتی ہین یا طبقہ قرنیہ مین
جو رنگت مین مثل سینگ کے ہی یا طبقہ عنبیہ مین یا رطوبت بیضیہ مین خواہ درمیان رطوبت جلیدیہ اور طبقہ عنبیہ کے یا ملاکون مین
یا ماق یعنے گوشہ چشم جسکو ہم کویہ کہتے ہین۔ یا دونون پٹھون مین بعد کے جس سے بصارت کی قوت دماغ سے آتی ہی یا اُس
عضل مین جو آنکھ اور پلک کو حرکت دیتی ہی۔ یا اُن رگون مین جو دماغ کی جھلی سے بطرف دونون آنکھون کے آئی ہین جو بیماریان
ملتحمہ مین پیدا ہوتی ہین وہ رمد یعنی آشوب چشم اور انتفاخ یعنی پھول جانا آنکھ کے ڈھیلے کا اور جسا یعنے سختی آنکھ کی اور حکہ
یعنی آنکھ کھجلانی اور سبل جو ایک جھلی سی آنکھ مین پڑتی ہی اور ظفرہ یعنے ناخونہ اور طرفہ جو ایک سرخ نقطہ خون کا آنکھ مین پڑ جاتا ہی
رمد ایک ورم گرم ہی جو ملتحمہ مین پیدا ہوتا ہی اسکی تین قسمین ہین۔ ایک وہ آشوب چشم جو اسباب خارجی سے پیدا ہو جیسے دھوپ کی
گرمی سے خواہ اینکہ غبار اور دخان اور ہوائے گرم وغیرہ سے عارض ہو اور یہ قسم ایک حرارت ہی کہ آنکھ مین عارض ہوتی ہی جس سے
آنکھ سرخ ہو جاتی ہی۔ اور ورم نہین ہوتا ہی۔ اور جسوقت وہ سبب جس سے یہ سرخی اور آشوب چشم پیدا ہوا ہی قطع کر دیا جائے
اس مرض میں سکون پیدا ہوگا اور دور ہو جائیگا۔ اسکی علامت آنسوون کا بہنا اور تھوڑی سی سرخی آنکھ کی ہی۔ دوسری قسم
رمد کی ملا اور میلا پن کہ آنکھ مین ہو اور سرخی زیادہ آ جائے بالنسبت قسم اول کے اور درد بھی زیادہ ہو اسکی پیدائش یا تو کسی سبب
خارجی سے ہوتی ہی جو ایک چیز منجملہ انھین اشیا کے ہوتی ہی جس سے پہلی قسم رمد کی پیدا ہوئی مذکور ہو چکی ہی بشرطیکہ وہ چیز قوی
اور زیادہ بھی ہو۔ اور یا کسی سبب اندرونی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہی اور وہ اندرونی سبب یہی ہی کہ ورم گرم ہی جو ملتحم کی جھلی مین پیدا
ہوتا ہی [illegible] سے کسی مادہ دماغی کے بطرف اُسی جھلی کے جو ملتحم پر ہی آنکھ مین [illegible] سے ہوئی ہو کہ آنکھ مین [illegible]

ضعف آجاتا ہی - یہی قسم رمد کی ایک تو بہت سا یہ نہین ہوتی ہی اور اُسکی شناخت یہہ ہی کہ اگر سبب اسکا دور ہو جائے جس سے یہ قسم رمد کی
پیدا ہوئی تھی یہ مرض سکون کو پہونچے اور اسکے ہمراہ سرخی اور ایذا اور درد بھی ہوتا ہی - اور ایک قسم دشوار اور شدید ہوتی ہی اسکی علامت
آنکھ کا پھول جانا اور آنکھ مین ایذا ہونی اور تپتی آنکھوں کی اور آنسوون کا زیادہ بہنا سرخی زیادہ ہونی اور آنکھوں کی رگوں کا پر ہونا اور
اس رمد کی پیدایش کثرت سے مادہ کے اور حرارت شدید سے اسی مادہ کے ہوتی ہی - تیسری قسم وہ دوسری سے بھی زیادہ صعب اور
سخت ہی اور ہمراہ اعراض اسپر دلالت کرنے والے ہین اسمین زیادہ صعب اور شدید تر ہوتے ہین اور ورم بھی زیادہ بڑا ہوتا ہی تا اینکہ
دونون پپوٹے بھی سوج جاتے ہین اور الٹ جاتے ہین باہر کی طرف نکل آتے ہین اور دونون کی حرکت مین دشواری ہوتی ہی - اور
آنکھ کی سپیدی سیاہی کے کنارے پر آجاتی ہی اور یہ قسم کثرت سے خون کے مادہ کے پیدا ہوتی ہی - انتفاخ چشم کی چار قسمین ہین - ایک قسم تو دفعةً عارض ہوتی ہی
اور اکثر یہ قسم بڈھون کو لاحق ہوتی ہی اور اسکی علامت یہ ہی کہ رنگ اسکا سپید ہوتا ہی اور اس سے پہلے کوئی وہ بات پیدا ہوتی ہی جو مچھر خواہ کھی کے
کاٹنے سے پیدا ہوتی ہی - دوسری قسم انتفاخ کی زیادہ تر خراب ہی اور نفخ یعنے پھولن بھی اسمین زیادہ ہوتی ہی اور بہ دوست بھی
اسکی شدید ہی اور جب اسمین انگلی گڑوئی جائے گڑھا پڑ جائیگا اور نشان انگلی گڑونے کا باقی رہیگا قریب ایک ساعت کے کبھی ایسے
انتفاخ مین دموع یعنے آنسو بھی نکلتے ہین اور کبھی آنسو نہین نکلتے بلکہ تھوڑی سی ایذا ہوتی ہی بسبب ریح کے جسمین بلغم کی آمیزش ہی
تیسری قسم انتفاخ کی وہ ہی جسکی پھولن زیادہ ہوتی ہی اور انگلی اسمین گڑ جاتی ہی لیکن نشان انگلی گڑونے کا باقی نہین رہتا اور
رنگ اسکا ہمرنگ بدن کے ہوتا ہی اور درد اسمین نہین ہوتا ہی سبب اسکا ایک ریح ہی جسمین بلغم کی آمیزش ہی اور یہ آمیزش بہ نسبت
دوسری قسم انتفاخ کی آمیزش سے زیادہ ہی - چوتھی قسم انتفاخ کی وہ ہی جسمین ورم زیادہ تر شدید اور بڑا ہوتا ہی تا اینکہ تمام اجزا
چشم مین ورم ہوتا ہی اور پلکون مین بھی ورم آجاتا ہی اور ابرو تک اور دونون رخسارون کی اونچی ہڈیون تک یہ ورم چڑھ جاتا ہی
اور یہ ورم سخت ہوتا ہی اسمین گڑونے سے انگلی نہین گڑتی ہی - رنگ اسکا تیرہ گون ہوتا ہی اور اکثر چیچک خواہ پرانی رمد یعنی آشوب چشم
مین یہ ورم پیدا ہوتا ہی - خاص کر جاڑون مین - سبب اس ورم کا خلط غلیظ سوداوی ہی جسا کی بیماری ایک صلابت اور سختی ہی
جو آنکھ مین عارض ہوتی ہی اور تمام عضو چشم سخت ہو جاتا ہی مع پلکون کے پپوٹون کے اور اسی وجہ سے ایذا اور سرخی اور خشکی کی کمی زیادہ
اور جسپیڑ زیادہ بڑا ہم ہو کر سخت ہو جاتا ہی - آنکھ کا کھولنا دشوار ہوتا ہی سو اٹھنے کے بعد اسلیے پلکین باہم چپٹ جاتی ہین - حکہ یعنی
خارش چشم کا مرض یہ ہی جسکی شناخت شوری آنسو اور بورقی یعنے کھاری تیز سے ہوتی ہی کہ وہ آنسو آنکھ کو جلائے دیتا ہی اور کھجلی اور
سرخی پپوٹے اور آنکھ مین ہوتی ہی - سبل کا مرض یہ ہی کہ طبقہ ملتحمہ کی رگین خون غلیظ سے بھر جاتی ہین اور ابھر آتی ہین اور سرخ
ہو کر موٹی ہو جاتی ہین - اور اکثر ان امراض کے ہمراہ آنسو بھی نکلتے ہین اور سرخی اور کھجلی بھی ہوتی ہی - آنکھ دیکھنے سے ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ ایک جھلی مشابہ دخان کے پتلی پتلی آنکھ پر تن گئی ہی - طرفہ ایک نقطہ سرخ خون کا ہی جو بطرف طبقہ ملتحمہ کے آنکھین لگ جاتا
تیز سرخ کر دیتا ہی جو اسی ملتحمہ مین ہین اور اسکی پیدایش چوٹ لگنے سے ہوتی ہی اور کبھی طرفہ سے مزاج یعنے پھوڑے کے پھٹنے
[illegible] ہوتا ہی - ظفرہ یعنے ناخونہ ایک زیادتی مزاج مین [illegible] ملتحمہ کے ہی [illegible]
[illegible] سیاہی چشم پر آجاتی ہی اور اسقدر بڑی ہو جاتی ہی کہ [illegible] دیکھنے والے [illegible] دیکھنا
[illegible] ان امراض کا ہی جو ملتحمہ مین پیدا ہوتے ہین - [illegible]

اور رمدہ اور بثر یعنے پھنسی اور نتو یعنے اونچا ہوجانا اسی طبقہ کا اور بیاض جسکو سپیدی خواہ پھلی کہتے ہین - سرطان ایک ورم صلب یعنی سوداوی ہے
جو اسی طبقہ قرنیہ مین پیدا ہوتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے اسکے ہمراہ ایذا سے شدید اور تمدد یعنے کھنچاو رگون مین آنکھ کے اور سرخی اور پھیلاؤ زیادہ
ہوتا ہے اور یہ الم دونون کنپٹی تک بھی پہونچ جاتا ہے خصوصاً بروقت ہلنے اور حرکت کرنے کے - اسی ورم کے ہمراہ درد سر اور شہتہا سے طعام کا
جاتا رہنا بھی ہوتا ہے اور آنکھون سے ایک مادہ ایسا تیز اور چرچراہٹ کا بھرا ہوا بہتا ہے کہ آنکھ کو تیز شرسہ کی برداشت نہین رہتی ہے قروح
یعنے زخم جو قرنیہ مین پڑتے ہین انکی سات قسمین ہین چار قسم تو سطح قرنیہ مین پڑتی ہین - اور تین قسم ایک طبقہ کے اندر گھسی ہوئی ہوتی ہین
پہلی چار قسم جو سطح قرنیہ مین ہوتی ہین انمین سے ایک قرحہ وہ ہے جسکا رنگ مثل دخان کے ہوتا ہے یہ قرحہ سیاہی چشم سے شروع ہو کر
بہت زیادہ جگہ گھیر لیتا ہے - دوسرا قرحہ اس سے کچھ تھوڑا سا اندر کی طرف ہٹا ہوا اور پہلے قرحہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اسکا سپیدی مین
زیادہ بہ نسبت پہلے قرحہ کے ہوتا ہے - تیسرا قرحہ سیاہی کے اکلیل یعنی ٹھیک بیچ کی جگہ مین پڑتا ہے اور سپیدی چشم سے بھی تھوڑا حصہ لیتا ہے - اور
جو مقدار اسی قرحہ کے سیاہی تک ہے اسکا رنگ سپید ہوتا ہے اسلیے کہ وہ حصہ خاص طبقہ قرنیہ پر ہے - اور جو مقدار اسکی سپیدی پر کسیقدر ہے اسکا
رنگ سرخ ہوتا ہے اسلیے کہ وہ مقدار ملتحمہ پر ہے - اور یہی حال تمام بثور یعنے پھنسی اور قروح کا ہے جو ایسی مشترک جگہ مین آنکھ کے پیدا ہون - چوتھا
قرحہ ظاہری پرت پر قرنیہ کے ہوتا ہے اور مشابہ شعب یعنے کھائی کے ہوتا ہے - رہے تین قروح جو اندر کی طرف ہوتے ہین وہ تین قسم کے ہین
پہلی قسم وہ ہے کہ قرحہ گہرا اور تنگ ہوتا ہے - دوسرا قرحہ چوڑا ہوتا ہے گہرائی اسمین کم ہے تیسرا قرحہ چرک آلود ہوتا ہے جسمین پپڑی بڑی سی پڑتی ہے
اور وہ پپڑی بھی موٹی گہری ہوتی ہے - اور جسوقت یہ پپڑی اکھڑتی ہے آنکھون سے رطوبات بہنے لگتے ہین اسلیے کہ طبقات چشم مین تاکل اور سڑاہند
پڑ جاتی ہے - بثر یعنی پھنسی خواہ دانہ ایک رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو چھلکے مین طبقہ قرنیہ کے جمع ہوتی ہے - اقسام بثر کے بہت سے ہین اور ایک دوسرے سے مخالف ہے
رنگ مین خواہ ایذا مین - ایک قسم کی پھنسی وہ ہے جسکے ہمراہ درد شدید ہوتا ہے - ایک قسم کی وہ پھنسی ہے جسکے ہمراہ تھوڑا سا درد ہوتا ہے - پھنسیون کا اختلاف
انجام اور مآل کار مین ہے کہ بعض قسم اسکی سلیم ہوتی ہے کہ آنکھ کو کچھ بھی گزند نہین پہونچتا ہے اور بعض قسم اسکی آفات عظیمہ پیدا کرتی ہے کہ سب آفت سے
کمتر یہ ہے کہ آدمی اندھا ہو جاتا ہے - یہ اختلاف ان پھنسیون مین یا مادہ سے ان بثور کے ہوتا ہے یا انکی جگہ اور مقام کی وجہ سے - مادہ کی
راہ سے اختلاف کی یہ صورت ہے کہ کبھی مادہ کثیر اور زیادہ ہوتا ہے - اور کبھی کسی پھنسی کا مادہ کم ہوتا ہے - کسیکا مادہ تیز اور رقیق یعنے شور ہوتا ہے خواہ
تر اور بارطوبت ہوتا ہے اور کسیکا مادہ غلیظ ہوتا ہے - مقام اور جگہ سے ان بثور کا اختلاف اس طرح سے ہے کہ کبھی کوئی بثر پہلے چھلکے سے قرنیہ کے
پیچھے ہوتا ہے منجملہ چھلکون قرنیہ کے اور کبھی دوسرے چھلکے کے اور کبھی تیسرے چھلکے سے پیچھے ہوتا ہے - جو بثر مادہ کثیر اور لطیف سے پیدا ہوا اور تیزی بھی
اس مادہ مین ہو اسمین درد شدید ہوگا بلاے عظیم اس سے پیدا ہوگی اسلیے کہ زیادتی مادہ تمدد یعنے کھنچاو پیدا کریگی اور حدت مادہ کی
لذع اور چبھن پیدا کریگی اور جو بثر مادہ قلیل اور غلیظ سے پیدا ہو سلامت حال اسمین زیادہ ہوگی اور درد بھی کمتر ہوگا - جو بثر پہلے چھلکے کے
پیچھے ہوگا اس سے ایذا کم ہوگی اور رنگت اسکی سیاہ ہوگی اسلیے کہ وہ پھنسی حاجز اور مانع ہوگی بیچ مین بصر اور طبقہ عنبیہ کے سواد یعنے
سیاہی کے - اور جو پھنسی دوسرے چھلکے کے پیچھے ہوگی وہ ایذا دہی مین اور بصر کی مانع ہونے مین درمیانی کیفیت پر ہوگی - زیادہ تر سلیم
وہی پھنسی ہے جو باہری چھلکے پر قرنیہ کے ہو اور تیلی کے سوراخ سے ہٹی ہوئی ہو اسلیے کہ اگر یہ پھنسی قرنیہ سے اٹک گئی اور کسیقدر اجزا
قرنیہ کے ریختہ ہو جاوینگے پھر بھی تھوڑا حصہ قرنیہ کا خراب ہوگا اور بعد اچھے ہو جانے پھنسی کے اگر کسیقدر اسکا نشان بھی باقی رہ جاوےگا
ابصار کو منع نہ کریگا اسلیے کہ وہ نشان بیچ سوراخ پتلی کے نہوگا - اور نہایت خراب وہ پھنسی ہے جو دوسرے چھلکے سے قرنیہ کے

پیچھے ہو اور بعین سوراخ پر تیلی کے ہو اسلیے کہ جب اسی پھنسی کی وجہ سے قرنیہ سڑ گیا اور پھٹ جائیگا یہ خرابی عنبیہ تک بھی نفوذ کر گئی اور جب
پھنسی اچھی ہو کر زائل ہو جائیگی جو نشان اسکا باقی رہیگا نگاہ کو باہر نکلنے سے منع کریگا - وہ خواہ سبب ذخیرہ کا پوشیدہ اندر قرنیہ کے
رہ جانا اسکی پیدائش قرنیہ کے پیچھے ہوتی ہو یا تو کسی قرحہ سے یا درد سر سے خواہ آشوب چشم کی وجہ سے - کوئی قسم مدہ کی تھوڑی سی جگہ
قرنیہ میں لیتی ہو اور اپنی شکل میں مشابہ ناخونہ کے ہوتی ہو - اور کوئی قسم بڑی جگہ قرنیہ کی لیتی ہو اور یہ قسم پہلی قسم سے زیادہ تر خراب ہو
نتو لیعنی اونچا ہو جانا قرنیہ کا اس طرح سے پیدا ہوتا ہو کہ جسوقت طبقہ قرنیہ پھٹ جاتا ہو اور طبقہ عنبیہ ظاہر ہوتا ہو اور باہر نکل آتا ہو - اور
یہ بات یا تو قروح اور پھنسیون کے سڑ جانے سے پیدا ہوتی ہو - یا طبقہ قرنیہ کو باہر سے لگ کر کوئی چیز پھاڑ دے - نتو کے اقسام چار ہیں - ایک یہ
کہ جسوقت کوئی جزء عنبیہ کا اونچا ہو اور جز تھوڑا سا ہو مشابہ چیونٹی کے سر کے اور اسکو موسرج کہتے ہین اور جو شخص اسکو دیکھتا ہو غلط یہی
گمان کرتا ہو کہ یہ شر لیعنے پھنسی ہو - فرق درمیان شر لیعنی پھنسی اور نتو کے یہ ہو کہ نتو کا رنگ مثل رنگ عنبیہ کے ہوتا ہو اور اسکی وجہ یہ ہو کہ اگر
کسی کی آنکھ میں طبقہ عنبیہ کا کحلا لیعنے سرمہ گون ہو تو بھی اسی رنگ سرمہ کحل ہوگا اور اگر آنکھ کا رنگ لیعنی طبقہ عنبیہ کا شہلا اور زرق ہو
یا کبود ہو نتو کا رنگ بھی وہی ہوگا - اور نتو کی جڑ سپید رنگ کی ہوتی ہو اور شر لیعنی پھنسی کے ہمراہ بیاض لیعنی سپیدی پہلے آنکھ میں ہوتی ہو
اور سرخی ضربان لیعنی دھمک آنکھ میں بھی ہوگی - دوسری قسم نتو کی یہ ہو کہ بڑا ہو اور مشابہ عنبیہ کے ہو - تیسری قسم نتو کی یہ ہو کہ اسقدر
اونچا اور بلند ہو جائے کہ پلکون سے باہر نکل آئے اور پلکون کی باڑھون سے ٹکراتا ہو اور اسی ٹکرانے سے آنکھ کو ایذا پہونچتی ہو - چوتھی
قسم نتو کی یہ ہو جسکا نام مسمار لیعنے میخ رکھتے ہین اور وہ اس طرح سے ہوتا ہو کہ جسوقت نتو کہنہ ہو جائے اور اسپر گوشت آ جائے قرنیہ کو
پھاڑ دیگا ایسی مشابہ کیل کی نوک خواہ سرے کے ہو جائیگا - بیاض جسکو پھولا یا پھلی کہتے ہین ایک قسم تو اسکی پتلی ہوتی ہو اور ظاہر
قرنیہ میں ہوتی ہو اور ایک قسم پھلی کی غلیظ اور گندہ ہوتی ہو اور اندر گھسی ہوئی - یہ اقسام آنکھ کی ان امراض کے تھے جو طبقہ قرنیہ میں پیدا
ہوتے ہین - جو بیماریان طبقہ عنبیہ میں پیدا ہوتی ہین وہ یہ ہین اتساع ثقبہ لیعنی سوراخ چشم کا پھیل جانا خواہ اسی سوراخ کا تنگ ہو جانا -
سوراخ کے پھیل جانے کی دو صورتین ہین - ایک تو خلقی امر ہو کہ ابتداء ولادت سے آنکھ کا سوراخ پھیلا ہوا ہوتا ہو - دوسری یہ کہ ورم طبقہ
عنبیہ میں پیدا ہو کر اسی سوراخ کو پھیلا دیتا ہو اور کھینچتا ہو - یا کثرت رطوبت بیضیہ سے سوراخ میں پھیلاؤ پیدا ہوتا ہو - اکثر یہ قسم عورتون کو
عارض ہوتی ہو اور صبیان لیعنے لڑکون کو جسکو ثقبہ کا پھیل جانے کا مرض لاحق ہو یا بالکل اسے کچھ بھی نظر نہ آتا ہو - یا اشیاء کہ نظر آتا ہو جسکو
نظر بھی آتا ہو نگاہ اسکی ضعیف ہوگی اور اشیا کو چھوٹی مقدار پر دیکھیگا بہ نسبت انکی اصلی مقدار کے مترجم کی راے میں مقدار سے چھوٹی کے
چھوٹی نظر آنے اتساع ثقبہ سے صحیح نہین معلوم ہوتی ہو اسلیے کہ زاویہ روئیت ایسی آنکھ میں ہمیشہ منفرجہ پیدا ہوگا جسکو لازم ہو کہ مقدار شی کی
بڑی دکھائی دے - چنانچہ جسقدر کوئی چیز ہماری آنکھ سے قریب ہوتی جاتی ہو چونکہ زاویہ روئیت کا انفراج بڑھتا جاتا ہو تا اینکہ زیادہ نزدیک
لاتے لاتے ایک وہ بھی مقام آ جاتا ہو کہ دونون خط شعاع بصری کی کشادگی اور پھیلاؤ بڑھ کر ایک سیدہ میں ہو جاتی ہین یعنی بیت منقطع
ہو جاتی ہو - ثبوت اسکا دیکھو مناظر اقلیدس میں پس شاید بجاے لفظ اصغر کے جو متن کتاب میں ہو لفظ اکبر درست ہوگا اور اگر غلطی
زمانے میں غلطی ہو جیسے کہ اطبا اپنی کتب میں بالاتفاق یہی سب لکھ رہے ہین کہ چھوٹی نظر آئیگی تو یہی صحیح ہو جسکا ترجمہ پابندی کتاب سے
کر دیا ہو [illegible] دوسری قسم سوراخ کے پھیل جانیکی یا کسی چوٹ کے لگنے سے پیدا ہوتی ہو یا ورم [illegible] ہوتی ہو یا ورم طبقہ عنبیہ
پیدا ہوتی ہو اور یہ [illegible] قسم سوراخ کے پھیلنے کی مرض کم ہو - سوراخ کا تنگ ہو جانا بھی یا تو خلقی ہوتا ہو یا طبقہ عنبیہ کے اتر جانے

ڈھیلے ہو جانے سے عارض ہوتا ہی - استرخاے طبقہ عنبیہ کے عارض ہونے کا سبب ہم بیان کر چکے جس جگہ ہمنے اسباب امراض کا بیان کیا ہی
علامت دونون قسم کی تنگی اور کشادگی سوراخ کی ظاہر ہوتی ہی جسوقت بیمار کو دھوپ مین کھڑا کر کے جرم چشم کو آفتاب کے سامنے کرین پس
اسوقت جو سوراخ طبقہ عنبیہ مین ہی یا کشادہ زیادہ معلوم ہوگا یا چھوٹا نظر آئیگا مقدار سابق سے - جو بخارات درمیان طبقہ عنبیہ اور
رطوبت جلیدیہ کے پیدا ہوتی ہین انہین سے تخیل ہی اور اس مرض کی ابتدا یون ہوتی ہی کہ آدمی اپنی دونون آنکھون کے آگے مچھر خواہ مکھیان
تیلی تیلی ڈالیان اور شاخین نورستہ خواہ شعاع جسکو کرن کہنا چاہیے دیکھتا ہی - مگر یہ اعراض کبھی کسی دماغی مرض سے بھی پیدا ہوتے ہین
اور کسی فم معدہ کے مرض سے بھی اسوقت پیدا ہوتے ہین جب بخارات معدہ کے منھ سے چڑھ کر دماغ مین خواہ آنکھ مین پہونچتے ہین - اور
استدلال ان اقسام پر یون کرتے ہین کہ اگر شرکت سے فم معدہ کے خیالات پیدا ہونگے اور آنکھ مریض کی اگر دیکھین تو صاف اور پاک ہوگی
کسی طرح کی آمیزش کدورت وغیرہ کی اسمین نہوگی اور تخیل کبھی بعض اوقات مین عارض ہوتا ہوگا اور بعض اوقات بالکل الگ ہو جاتا ہوگا
کبھی زیادہ اور کسی وقت کم ہوتا ہوگا اور جب ہوگا دونون آنکھون مین ہوگا - اور اسی مریض کے معدہ کے منھ مین لذع اور جلن بھی ہوگی
اور جب اسکو قے آئی جائے خواہ ایارج فیقرا یا ایک مسہل دوا ہی اسکو کھلائی جاوے اسوقت خیالات ٹھہر جائینگے یعنے نہونگے - اور
شدت تخیل کی ایسے مریض کو بروقت بدہضمی اور تخمہ کے ہوتی ہوگی یا جسوقت طعام زیادہ تناول کرے اور جسوقت معدہ مین سبکی ہو اور
ہضم کامل غذا کا معدہ مین ہو جائے اسوقت یہ خیالات نہونگے - اور اگر تخیل کا مرض دماغ کی وجہ سے ہو ایسا تخیل یا تو ہمراہ اس مرض کے
پیدا ہوتا ہی جسکو سرسام اور برسام کہتے ہین - یا اوقات بحارین مین یعنی جسوقت کسی مرض کا بحران ہوتا ہی - جو تخیل بسبب نزول الماء کے
ہوتا ہی کہ آنکھ مین پانی اترتا ہی وہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہی کمی بیشی اسمین نہین ہوتی اور نہ اسکے ہمراہ معدہ مریض مین لذع اور
جلن ہوتی ہی اور نہ بروقت خلو معدہ کے غذا سے اسمین خفت ہوتی ہی اور نہ بروقت زیادہ پر ہونے معدہ کے غذا سے اسمین زیادتی
ہوتی ہی نہ ایارج فیقرا کے کھلانے سے یا قے کرانے سے اسمین کسی طرح کی کمی ہوتی ہی - کبھی یہی تخیل نزول الماء کا ایک ہی آنکھ سے شروع ہوتا ہی
پانی اترنے کا مرض جو اسی مقام پر ہوتا ہی جس جگہ تخیل عارض ہوتا ہی اسکی صورت یہ ہی کہ اگر یہ مرض مستحکم ہو جائے اور جم کر جائے بصارت کو
منع کرتا ہی - نزول الماء چند قسم کا ہی ایک پانی ایسا ہوتا ہی جسکا رنگ مثل ہوا کے ہوتا ہی یعنے شفاف - ایک قسم اسکی وہ ہی جسکا رنگ
مثل آبگینہ کے ہوتا ہی - ایک پانی کا رنگ سپید ہوتا ہی ایک قسم کا رنگ نیلا آسمانی ہوتا ہی ایک کا رنگ سبز ایک کا رنگ کبودی مائل ہوتا ہی
کبھی کبودی آنکھون مین بدون پانی اترنے کے بھی بلا سبب پانی کے پیدا ہوتی ہی کسی اور سبب سے اور وہ سبب رطوبت بیضیہ کی ...
فرق پانی کی وجہ سے آنکھون کی کبودی مین اور اس کبودی مین جو رطوبت بیضیہ کی یبوست سے آجاتی ہی یہ ہی کہ پانی اترنے کی کبودی کے
ہمراہ ابتداے نزول مین یہ خیالات بھی ہوتے ہین جنکو ابھی ہمنے بیان کیا ہی اور جب انکا قدح کرائے یعنے نکلوائی جائے آنکھ سے نظر بھی
آئیگی - اور جو کبودی رطوبت بیضیہ کے سوکھ جانے سے پیدا ہوتی ہی خواہ اسکے کم ہو جانے سے نہ اسکی ابتدا مین خیالات ہوتے ہین
اور آنکھ باوجود کبود ہونے کے چھوٹی پڑ جاتی ہی اور لاغر ہو جاتی ہی اور اسی آنکھ کی لاغری کو سل العین کہتے ہین - اور پانی نزول الماء کا
کسی آنکھ کا قدح کر کے نکالا جائے کبھی پکا نکل آتا ہی اور کبھی پکا نہین نکلتا ہی - امتحان اسکا یہ ہی کہ قداح لیٹے ... کسی ایک آنکھ پر اپنا ہاتھ
رکھ ... پھر اگر دوسری آنکھ کا سوراخ ... سے پھیل جائے ... سے معلوم ہوگا کہ اگر ... قدح کیا جائیگی نکل جائیگی اور آدمی کو
نظر آنے لگیگا - ایسا اگر ہاتھ رکھنے سے ... دوسری آنکھ مین پھیلاؤ ... پانی ہرگز خارج ہوگا اور نہ آدمی کو

بعد قدح کرانے آنکھ کے نظر آئیگا۔ دوسرا امتحان یہ ہو کہ بیمار کو دھوپ مین کھڑا کرین اور اسکو حکم دین کہ قدح کی طرف اچھی طرح دیدہ پھاڑ پھاڑ کر دیکھے اور ستیاج اپنا انگوٹھا بیمار کے اوپر والے پپوٹے پر رکھ کر آنکھ کو ہلائے اور جلد جلد انگوٹھے کو خواہ اُسکی آنکھ کے ڈھیلے کو ہٹاتا جاے بعد اسکی آنکھ کھول دے یعنے پپوٹے کو اُٹھادے کہ دیدہ اسکا دکھائی پڑے اب اُسکے دیدہ کو دیکھے اگر پانی نزلہ کا سروقت دور کرنے یا ہٹانے انگوٹھے کے ہلتا ہو اور اجزا اُسی پانی کے متفرق ہوے ہین ابھی آنکھ نہین ہوا قدح کرانے سے کاربرآری نہوگی۔ اور اگر انگوٹھے کے ہٹانے سے پانی کے اجزا فراہم رہین اور اپنی جگہ سے جدا نہون اور سوراخ آنکھ کا پھیل جائے خواہ تنگ ہوجائے یہ پانی خوب مستحکم ہوچکا ہو اور آنکھ پکی ہوچکی ہو اور قدح کرانے سے یہ آنکھ کھل جائیگی اسکو جاننا چاہیے مترجم اس فقرہ مین لفظ قد کی مصنف نے فعل مضارع پر داخل کیا ہو اور اسکا طریقہ تمام کتاب مین یہی ہو کہ قد تحقیق کا فعل مضارع پر داخل نہین کرتا ہو یا کم کرتا ہو پھر چونکہ اوپر جتنے اقسام پانی کے آنکھ مین اُترنے کے لکھے ہین کوئی پانی قدح کر سے آنکھ کھل جاتی ہو اور کسی پانی سے نور بر جاتا ہو لہذا اس مقام پر (قد تجب) کا ترجمہ مترجم کی راے مین صحیح یہی ہوگا کہ پکے پانی کی آنکھ کبھی قدح کرانے سے کھلجائیگی معالجات کی بحث مین جب عمل جراحی کا بیان ہوگا وہان اسکی تحقیق پوری انشاءاللہ ہوگی کہ کون قسم کی آنکھ پانی کی نظر سے روشنی آنے کے قابل ہو اور کون سی نہین ہو متن (امراض اجفان) یعنے پپوٹون کی بیماریان پپوٹون مین جو امراض خاص کر ایسے ہوتے ہین جو تمام بدن میں اور کسی جگہ نہین ہوتے۔ یہ اور اطس ہو جسکو شرناق کہتے ہین اور برد اور جرب اور تحجر اور التصاق اور کمنہ اور شترہ اور شیرہ اور توثہ اور سعفہ اور نملہ اور سلع اور قمل اور شعر زائد اور شعر منقلب اور انتشار اجفان اور دروبج اور سلاق ہو۔ اور اطس یعنی شرناق ایک جسم چربی کے مادہ کا چپکتا ہوا جسکے اجزا باہم بافتہ اور بنے ہوے جیسے جالا ہوا اور اُسکی جھلیان اندر اوپر والے پپوٹے کے پیدا ہوتی ہین۔ اور یہ جسم بسبب امراض ردی اور خراب کے پیدا ہوتا ہو جو بعض آدمیون کے بدن مین ہوتے ہین خصوصًا لڑکون کے۔ اور یہ بسبب رطوبت مزاج اُنھین لڑکون کے۔ اور اسکی وجہ یہ ہو کہ آنکھ مین بوجھ آجاتا ہو اور نزلہ کے تھام اسمین عارض ہوتے ہین۔ اور علامت اسکی یہ ہو کہ پپوٹے مسترخی اور ڈھیلے ہوکر لٹک پڑتے ہین جب ایسا ہو آسقدر اوپر کو نہین اُٹھتے اور نہ مریض قادر ہوتا ہو کہ شعاع اور چمک آفتاب کی دیکھ سکے اور ایسا بُرا حال اسکا ہوتا ہو کہ بہت جلد اسکو ڈھلکہ پیدا ہوجاتا ہو اور اکثر اُسے آشوب چشم عارض ہوجاتا ہو۔ جرب یعنے ترکھجلی کی آنکھ مین چار قسم ہین۔ ایک قسم اوپر والے پپوٹے کے اندر پیدا ہوتی ہو بوجہ خشونت کے۔ دوسری قسم کی خشونت زیادہ تر ظاہر ہوتی ہو اور سُرخی بھی اُسکی شدید اور ڈھلکہ بھی اسمین ہوتا ہو اور ہمراہ اسکے درد اور گرانی ہوتی ہو اور پہلی اور دوسری دونون قسم کے جرب مین آنکھ مین تری رہتی ہو۔ تیسری قسم کی خشونت اور بھی زیادہ ظاہر ہوتی ہو یہانتک پپوٹے کے اندر ایسی پھٹی پھٹی الکیر سی ہوتی ہین جیسے انجیر کے دانہ پر پھٹ جانے کے شگاف ہوتے ہین اور سُرخی اور درد اور گرانی چشم اور کھجلی سب کی شدت ہوتی ہو۔ چوتھی قسم تیسری سے بھی زیادہ صعب اور دشوار ہوتی ہو بسبب درد کے اور کھجلی بھی اسمین حد سے زیادہ ہوتی ہو اور خشونت بھی اسمین زیادہ پپوٹے بھاری نہین سختی بھی زیادہ ہوتی ہو اور یہ بیماری امراض متطاولہ یعنی دیرپا بیماریون مین سے ہو۔ برد ایک رطوبت ہو جو آنکھ مین منجمد اور بستہ ہوجاتی ہو پپوٹے کے اندر سپید سپید مشابہ اولہ کے۔ اور اسکی پیدایش ایک سرد فضلہ بلغمی سے ہوتی ہو۔ تحجر کا مرض ایک فضلہ سے ہوتا ہو جو پپوٹون مین پتھر اکر رہ جاتا ہو۔ التصاق یعنے پپوٹون کا چمٹ جانا یا تو یون ہوتا ہو کہ پپوٹا سپیدی خواہ سیاہی سے آنکھ کے چمٹ جاتا ہو یا یہ کہ دونون پپوٹے باہم لپٹ جاتے ہین اور یہ دونون باتین یا تو کسی قرحہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہین جو آنکھ مین ہو۔ یا ناخونہ اور سبل وغیرہ کے علاج کرنے سے۔ کمنہ ایک قسم کی گرانی پپوٹون کی ہو جو ریح غلیظ سے پیدا ہوتی ہو اور کمنہ کا بیمار جب سوتے سے اُٹھے اپنی آنکھ مین ایک شے مشابہ ریگ خواہ مٹی کے پاتا ہو۔ شترہ کی

تین قسم ہین ایک تو یہ کہ اوپر والی پلک استرخا یعنی ڈھیلی ہو جائے کہ نہ رہے اور آنکھ کو ڈھانپ سکے اور اسکی پیدایش یا پلک کے سینے اور
ٹانکے لگانے سے ہوتی ہو اگر مناسب قدر سے ٹانکہ دیا گیا ہو - دوسری وجہ یہ ہو کہ پپوٹے براہ خلقت کے چھوٹے پیدا ہوے ہون تیسری
بات ہو کہ نیچے والا پپوٹا الٹ گیا ہو اور بطرف خارج کے الٹا رہے - اور یہ بات یا کسی اثر قرحہ سے عارض ہوتی ہو یا کوئی زیادتی گوشت کی
جو قرحہ مین پپوٹے کے پیدا ہو مثل شعیرہ جسکو گھانجی کہتے ہین یہ ایک ورم ہو جو پپوٹے کے کنارہ پر پیدا ہوتا ہو اور لانبا (جو) کی شکل کا
ہوتا ہو - قمل یعنے جون کی پیدایش آنکھ مین اسطرح سے ہو کہ چھوٹی چھوٹی بہت سی جون پپوٹون مین پڑ جاتی ہین - اور اکثر اُسی کی آنکھ مین
پیدا ہوتی ہین جو ایسی تدبیر اپنی غذا وغیرہ کی کرے جس سے فضول کی پیدایش زیادہ ہوتی ہو جیسے اقسام طعام کی زیادہ کھاتا ہو اور
آرام اور راحت کا زیادہ خوگر ہو نہانا ترک کر دے - توتہ ایک سرخ گوشت سیاہی مائل ہو جو آنکھ کے اندر لٹکا ہوا ہوتا ہو اسکی پیدایش خون
فاسد سے ہوتی ہو - نملہ یہ ایک شگاف ہو جو پپوٹون کے کنارہ پر ہوتا ہو اسکے ہمراہ پلکون کے بال بھی منتشر ہو جاتے ہین - سعفہ بھی
نملہ کے مشابہ ہو مگر اتنا کہ سعفہ کا شگاف سیاہی مائل ہوتا ہو - شعر زائد یعنے بال پر بال پلکون مین نکلے خواہ اُلٹے ہو کے اندر آنکھ کے پلٹین
اور آنکھ مین گڑین اور چبھین اور بطرف آنکھ کے کسی مادہ کو کھینچ لاوین کہ اسی وجہ سے اُسی پپوٹے مین استرخا اور ڈھیلا پن آجائے جسکی
پلک مین یہ بال پیدا ہوا ہو اور آنکھ مین ایک گڑھے کا نشان پیدا ہو جائے بسبب اسکے کہ ہر وقت بال کی نوک چبھا کرتی ہو - اس بال کی پیدایش
ایک رطوبت متعفن سے ہوتی ہو جو پلکون کے بالون مین فراہم ہو جاتی ہو - انتشار یعنے پلکون کے بالون کا منتشر ہو جانا اُسکی ایک قسم تو
رطوبت حادہ یعنے تیز سے پیدا ہوتی ہو - اور ایک مادہ داء الثعلب یعنی بالخورہ سے پیدا ہوتی ہو - اور ایک بوجہ غلیظ ہونے اور گندہ اور سخت
ہو جانے سے اور سرخ ہونے پپوٹون کے پیدا ہوتی ہو اور بسبب درد کے جو پپوٹون مین ہوتی ہو - سلع یعنے بتوڑی ایک خلط غلیظ سے پیدا
ہوتی ہو جو پپوٹون مین پیدا ہوتا ہو جیسے اور عام بدن کی بتوڑی کا حال ہو - درد پیچ کا ورم دو قسم کا ہو ایک اُسمین خونی مادہ سے پیدا ہوتا ہو
جو ایک ہی پپوٹا خواہ دونون کی طرف بہ بہ کر آتا ہو اور رنگ اسکا سرخ ہمراہ ورم شدید کے ہوگا اور گرانی اور رطوبت بھی اسمین زیادہ ہوگی اور
دوسرا ایک خون سے پیدا ہوتا ہو جسکی رنگت قرمزی بنفشہ گون مائل بطرف سبزی کے ہوتی ہو اور ورم کی حمرت یعنے سرخی کمتر اور ضربان یعنے
تپک زیادہ اور حرکت اور ضربان یعنے کرکن بھی زیادہ ہوتی ہو - سلاق یعنے پلکون کے جھڑنے کا مرض ایک ہی قسم کا ہوتا ہو جو رطوبت رقیق
لطیف سے پیدا ہوتا ہو - اور جب پرانی ہو جائے بہت دنون کا سبل پلکون کے جھڑ جاتے ہین (کویہ کی بیماریان) کویہ کی بیماریان غرب
یعنے ناصور گوشہ چشم اور غدہ اور سیلان ہو - غرب ایک پھوڑا ہو جو کویہ اور ناک کے بیچ مین نکلتا ہو اور پھوٹ کر اُس سے مدہ یعنی پیپ
بہا کرتی ہو اور کبھی ناصور بن جاتا ہو اور اسوقت ناک کی ہڈی کو سڑا دیتا ہو اگر جلد علاج نہ کیا جائے - کبھی اسکی پیپ دونون نتھنون کی راہ سے
نکلتی ہو جیسے رینٹھ ناک سے نکلتا ہو اور اسکی آمد اُس سوراخ سے ہو جو آنکھ سے ناک مین آیا ہو - کبھی یہ مدہ پپوٹون کی جلد کے نیچے سے نکلتا ہو
اور غضروف یعنے نرم ہڈی کو پپوٹون کے سڑا دیتا ہو - یہ ناصور اس طرح سے معلوم کیا جاتا ہو کہ اگر پپوٹون پر انگلی رکھ کے دبائین اسی پھوڑے
خواہ ناصور سے پیپ بہتی ہوئی معلوم ہوتی ہو مترجم بعض اہل تجربہ سے سُنا بھی ہو اور ایک مریض کو آنکھون سے دیکھا کہ غرب یعنی ناصور گوشہ چشم
ابتدائے سن جوانی سے اُسکے تھا اور علاج نہین کرایا آخر عمر مین یہ ناصور جو ہڈیون تک اُتر آیا اور جو ہڈیون پر ٹوٹا اور آنکھ سے لیکر سر تک
سودا کی آمد کی دلالت اچھے طور سے ہوتی تھی اور تا آخر اسی مرض مین مر گیا - غدہ بڑھ جانا اُس گوشت کا ہو جو کنارہ پر جڑے کویہ کے ہو
اور زیادہ مقدار مناسب سے بڑا ہوتا ہو - سیلان کے معنی یہ ہین کہ جڑے کویہ پر جو گوشت ہو وہ کم ہو جائے مقدار مناسب سے تا اینکہ اسکے

یعنے کوے کی قوت اسی ... سے کہ جو رطوبت آنکھ مین آ... ہو ... سے ہوکر آتی ہے جو درمیان کوے اور تھوڑون کے ہے اسکو روک سکے۔ اور یہ کمی اسمین
اسوجہ سے آجاتی ہے کہ اگر کوے کا گوشت بڑھا ہے کہ تو ناداں جراح نادان مقدار مناسب سے زیادہ کاٹ ڈالتا ہے یا کمی گوشت مذکور مین
زیادہ تیز دواؤن کے ناخونہ پر خواہ سبل پر لگانے سے آجاتی ہے۔ جو بیماریان بصارت کے دونون پٹھے (جسمین تقاطع صلیبی ہے) پیدا ہوتی ہین
انمین سے ایک سدہ ہے اور ایک ہتک یعنی پھٹ جانا خواہ پاش پاش ہوجانا پٹھہ کا اور غشاوہ یعنی جھلی اور تترہ ہے۔ سدہ کی پیدائش
یا بہت کثیر سے جو گرد اسی پٹھے کے پیدا ہوا اور اسی پٹھہ مین تنگی پیدا کردے۔ خواہ کوئی ورم پٹھہ مین آجائے (اور مانع روح باصرہ کے
نفوذ کو اسی عصبہ کی طرف سے ہو) لہذا اسکا ... باطل ہوجائے خواہ کم ہوجائے۔ علامت اسکی گرانی سر کی خصوصًا گرانی سر کی اس جگہ جو
متصل قعر یعنے آنکھون کے گڑھے اور حلقون کے ہے۔ یا یہ سدہ کسی خلط غلیظ سے پیدا ہو جو اسی پٹھہ کے اندر ریزش کرتا ہے اور اسکی اندرون
جگہ کو سدہ کردیتا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ آدمی ابتدا اس مرض مین مچھر اور بال اور مکھی اور شعاع وغیرہ جیسی بڑی بڑی چیزون کو آنکھون کے سامنے
اڑتے ہوے دیکھے بدون اسکے کہ آنکھون مین علامات نزول الماء یعنے پانی اترنے کے جو اوپر مذکور ہوچکے پائے جائین خواہ اور مرض کے
علامات جنمین خیالات پیدا ہوتے ہین (جیسے سرسام وغیرہ) اور یہ بھی علامت اسی مرض کی ہے کہ اگر ایک آنکھ دبا کر بند کیجائے دوسری
آنکھ کی پتلی چوڑی نہوگی۔ یہ نہایت خراب سدہ ہے جو آنکھ کے امراض مین ہوتا ہے اسلیے کہ ایسے سدہ کے پڑنے سے روح باصرہ کی ذرہ سی
مقدار بھی دوسری آنکھ تک نفوذ نہین کرسکتی ہے تاکہ سوراخ دوسری آنکھ کا دبانے سے اس آنکھ کے پھیل جائے۔ ہتک کا مرض یا چوٹ سے
خواہ گر پڑنے یا کسی اور صدمہ شدید سے پیدا ہوتا ہے جو سر پر پہونچے خواہ تشدید کے ہونے سے ہتک پیدا ہوتا ہے۔ ہتک اگر ایسا ہو
کہ پہلے آنکھ اونچی ہوکر پیچھے بیٹھ جائے اور چھوٹی پڑجائے ایسی ہتک سے آنکھ جاتی رہتی ہے خواہ بصارت مین کمی آجاتی ہے۔ غشاوہ مرض ہے
جسکو شبکوری یا رتوندہ کہتے ہین کہ رات کو آدمی نہین دیکھتا اور کچھ بھی اسے سوجھائی نہین پڑتا اسکی پیدائش یا روح باصرہ کے غلیظ
ہوجانے سے ہوتی ہے جو آنکھ مین آیا کرتی ہے اور اخلاط کی کدورت سے۔ کبھی یہ اسباب ضد اور مخالف ہوتے ہین کہ مثلاً آدمی دور کی
چیز دیکھتا ہے اور قریب کی نہین دیکھتا ہے چنانچہ مشائخ کو ایساہی مرض لاحق ہوتا ہے۔ یہ وہ امراض تھے جو تجویف اور خلا جگہ اندرون
عصبہ مجوفہ چشم کے عارض ہوتے ہین اور انھین امراض کے یہ اسباب بھی ہوا نپر دلالت کرتے ہین انتہی (جو بیماریان پٹھہ اور عضل محرک
چشم مین یا عضل محرک پپوٹون مین پیدا ہوتی ہین) استرخا اور تشنج ہے عصبہ محرکہ چشم مین جو بیماری پیدا ہوتی ہے انمین سے کوئی مرض
خاص اسی عصبہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسکی شناخت یہ ہے کہ دونون آنکھون کی حرکت باطل ہوجاتی ہے اور کبھی ایک پٹھہ مین منجملہ
دونون پٹھے آنکھ کے مرض ہوتا ہے اور اسکی شناخت یہ ہے کہ جس آنکھ مین یہ پٹھہ آتا ہے اسی کی حرکت جاتی رہے۔ اور کبھی یہ خرابی کسی حصہ اور
جزو مین ایک پٹھہ کے پڑتی ہے اسوقت حرکت اس عضل کی باطل ہوتی ہے جو اسی قسم خواہ جزو کو پٹھہ کے حرکت دیتی ہے۔ اور اسکو ہمنے اس
جگہ پر لکھا ہے جہان پر حال اعضا کا بیان ہمنے کیا ہے کہ ہر ایک آنکھ کے واسطے نو عضلہ ہین چھ عضلہ تو خاص آنکھ کو حرکت دیتے ہین
اور تین عضلہ اس پٹھہ کی جڑ کو سمیٹتے ہین جسمین روح باصرہ جاری ہوکر اسی آنکھ مین پہونچتی ہے اور آنکھ کو اوپر اٹھاتی ہے۔ وہ چھ عضلہ
آنکھ کی حرکت دینے والے انمین سے تین عضلہ وہ ہین جو اوپر کی طرف ہین جسوقت وہ ڈھیلے اور مسترخی ہوتے ہین آنکھ نیچے کو جھک جاتی ہے
اور جب وہ تین عضلہ متشنج ہوتے ہین یعنے کھنچتے ہین آنکھ اوپر کو مائل ہوتی ہے۔ جو عضلہ کہ نیچے ہین اگر ڈھیلے ہوے آنکھ کا میلان بطرف
نیچے کے ہوتا ہے اور اگر وہ عضلے کھنچین آنکھ اوپر کو چڑھ جاتی ہے جو عضلے کہ بیچ مین ہین اگر وہ ڈھیلے ہوجائین آنکھ کا میلان بطرف اسکی ...

ہوتا ہی جو کان کی طرف کا گوشہ ہی اور جب وہ عضلہ کھینچتے ہین آنکھ کو میلان بطرف اُس گوشہ کے ہوتا ہی جو ناک کی طرف ہی - جو عضل
لحاظ مین ہین یعنے اُس کویہ مین آنکھ کے جو کان کی طرف ہی وہ اگر ڈھیلے ہون آنکھ بطرف ماق کے یعنے ناک کی طرف والے کنارہ کے مائل
ہوگی اور اگر وہ عضلہ کھینچے اُسی لحاظ کی طرف آنکھ مائل ہوگی جسمین یہ عضلہ ہین - جو دو عضلہ کہ آنکھ کو گردش دیتے ہین اگر وہ ڈھیلے
ہو جائین خود کھنچ جائین اعوجاج یعنے ترچھی پیدا ہوگی - تین عضلہ جو اُس پٹھہ کی جڑ مین ہین جنمین سے روح باصرہ آتی ہی
آنکی منفعت جیسی ہمنے کہدیا ہی کہ جب وہ پٹھہ سمٹے وہی عضلہ اس پٹھہ کو سمیٹتے ہین اور اُسی پٹھہ کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو منع کرتے ہین
اور آنکھ کو اوپر اُٹھانے کی منفعت بھی انہین ہی - یہ عضلہ اگر کھنچ جائین اور انمین تشنج آجائے آنکھ کو کچھ ضرر نہوگا اور اگر ڈھیلے مسترخی ہو جائین
آنکھ کو ضرر پہونچیگا اسلیے کہ آنکھ اوپر چڑھ جائیگی - اس مرض کا پیدا ہونا یا تو کسی سبب داخلی سے ہوتا ہی کہ مواد پٹھہ اور عضل پر گرتا ہی یا کسی
سبب خارجی سے ہوتا ہی جیسے چوٹ لگے - اندرونی سبب سے جب ہوتا ہی اُسکی یہ صورت ہی کہ اگر آنکھ اونچی ہو جائے اور نگاہ درست ہو
یہ بات دلیل ہوگی کہ عصبہ نوریہ جسمین نور نگاہ بھرا ہی اُس عضل کے استرخا اور ڈھیلے ہونے سے دراز ہوا ہی جو عضل اسی پٹھہ کو
سمیٹے اور سمیٹے ہوے ہی - اور اگر بصارت باطل ہو جائے دلالت یہ ہوگی کہ خود وہی پٹھہ جسکو نوریہ کہا ہی مسترخی اور ڈھیلا ہو گیا ہی - اور اگر آنکھ کسی
سبب خارجی سے اونچی ہوئی ہو مثلاً چوٹ لگنے سے خواہ کسی طرح کی دھمک پہونچنے سے اور نگاہ درست ہو معلوم ہوگا کہ فقط عضلہ مین ہٹاؤ عارض
اور اگر بصارت باطل ہو گئی ہو تو معلوم ہوگا کہ عصبہ نوریہ مین ہٹاؤ آگیا - پپوٹے کی حرکت دینے والے عضل جیسے ہمنے لکھا ہی تین ہین ایک عضلہ
پپوٹے کو اوپر اُٹھاتا ہی اور دو عضلہ اُسے نیچے گراتے ہین جو عضلہ پپوٹے کو اوپر اُٹھاتا ہی اگر مسترخی اور ڈھیلا ہو جائے پپوٹا اوپر نہ اُٹھیگا
اور اگر اُسی عضلہ مین تشنج آجائے پلک نہ جھپکیگی اور بند نہوگی - جو دو عضلہ پپوٹے کو نیچے گراتے ہین اگر دونون ڈھیلے ہو جائین پپوٹا
اوپر نہ اُٹھیگا اور اگر کسی ایک مین آفت پہونچے آدھا پپوٹا اُٹھیگا اور نصف پیچیدہ رہیگا - اور اگر آفت استرخا کی ایک عضلہ مین
آجائے پپوٹے کا میلان بطرف صحیح عضلہ کے ہوگا اور اگر ایک مین تشنج آجائے پپوٹا اُسی طرف کھنچیگا جدھر کا عضلہ کھنچا ہوا ہی -
یہ وہ امراض ہین جو عضل اور عصب محرک مین آنکھ کے پیدا ہوتے ہین - جو بیماریان اُن رگون مین پیدا ہوتی ہین جو آنکھون مین
آئے ہین سر کی کھوپڑی سے - اُن بیماریون کی یہ صورت ہی کہ جب دونون آنکھون مین رطوبت کا سیلان ہوتا ہی یعنی سر سے بطرف دونون
آنکھون کے رطوبت بہہ کر آتی ہی - پس یہ سیلان یا تو اُن رگون مین ہوتا ہی جو کھوپڑی کے اوپر ہین اور اُسکی شناخت یہ ہی کہ امتداد
یعنے بڑھ جانا پیشانی اور کنپٹیون کی رگون کا - یا رطوبت کا سیلان اور بہنا اس رطوبت کا اُن رگون سے ہوتا ہی جو سر کی کھوپڑی کے
اندر ہین اُسکی علامت چھینک زیادہ آنی اور دیر تک رطوبت کا بہتے رہنا اور یہ ہی کہ پیشانی اور کنپٹیون کی رگین دراز اور کھنچی ہوئی نہون
اب کہ ہمنے جملہ امراض چشم کو بیان کر دیا اور انکے اسباب اور علامات بھی سب لکھدیے پس مناسب ہی کہ اور باقی ماندہ حواس کے اعضا کے
امراض بھی بیان کرین -

باب چودھوان اُن امراض کے بیان مین جو دونون کانون مین پیدا ہوتے ہین اور انکے اسباب اور علامات کا بیان

جو بیماریان اعضاے گوش مین پیدا ہوتی ہین انمین سے بعض ایسی ہین کہ جملہ اعضاے گوش کو عام ہوتی ہین اور کچھ ایسے امراض ہین
جو کان مین کسی جگہ ہوتے ہین اور کسی جگہ نہین ہوتے ہین - عام بیماریان تو وہی اینٹھنا اور درد ہی جو اصناف سوء مزاج گرم کے

پیدا ہوتے ہین - اور اسی گرم سوء مزاج سے بعد التہاب اور حرارت اور سرخی متصل کان کے جو اعضا ہین اُنہین ہوتی ہے - اور جب کان کے
پاس بالفعل سرد اشیا یعنی جنکی سردی ہاتھ سے چھوکر محسوس ہوتی ہے پہنچائین ایذا اسے مذکور ٹھہر جائے - خصوصاً اگر مریض کی تدبیر قبل
اس ایذا پیدا ہونے کے گرم ہو چکی ہو - اور اگر درد سوء مزاج بارد سے پیدا ہوا ہو اُسمین ایذا بدون التہاب کے ہوگی اور سرخی قریب
اعضائے گوش مین نہوگی اور جب گرم بالفعل چیزین اُسکے قریب لیجائین بیمار کو نفع پہونچیگا خصوصاً اگر تدبیر مقدم سردی پیدا کرنے والی
ہو چکی ہو - سوء مزاج رطب اور سوء مزاج خشک سے شاید کہ ایذا اور درد کانون مین نہین پہونچ سکتا ہے - ورم کے اقسام مین سے
جو ورم گرم ہو اُسکی علامت ایذا کی شدت اور ٹپک اور سرگرانی اور پیشانی کا بھاری ہونا اور تمدد یعنے کھنچاو اور لہیب اور سرخی چہرہ کی ہے
پھر اگر ورم عظیم ہو اُسکے تابع تب بھی ہوگی - اور اگر ورم بارد ہو اُسکی علامت گرانی گوش اور تمدد بدون ضربان یعنے ٹپک کے اور نہ ازدیاد
ایذا مین زیادتی ہوگی - جو بیماری انھین امراض مین سے کان کے سوراخ مین ہو اُسوقت بھی علامات مذکورہ اور ایذا اندر کان کے
ہوگی اور جو بیماری آلہ اولی مین ہوگی یعنے سماعت کے پٹھہ مین اُسوقت الم سر کی کھوپڑی مین ہوگا اُس جگہ جہان کھوپڑی کان کے
متصل ہے - اور جو مرض کان کے سوء مزاج سے اجزائے خارجی مین ہوگا اُسکی علامت ظاہر اور کھلی ہوئی ہوگی کہ حس اُسکو دریافت
کرسکتی ہے - تفرق اتصال جو کان مین ہو جیسے فسخ اور ہتک یعنی پٹھہ خواہ ہڈی کا ٹوٹ پھٹ جانا انہین جو قسم سوراخ گوش مین اور
سوراخ سے باہر کے اعضا مین ہو پس جس سے اُسکی شناخت ہو سکیگی بذریعہ خون کے جو برآمد ہوتا ہو - اور جو تفرق اتصال اولی آلہ
مین سماعت کے ہو بجملہ آلات سماعت کے اور کان کے پٹھہ مین ہو اور دیگر اجزا مین کان کے پس ایک قسم اُسکی وہ ہے جسکی پیدایش
داخلی اور اندرونی سبب سے ہوتی ہے اور اسکی علامت بہر ظاہر نہین ہو سکتی ہے سوائے اُس ایذا کے جو آدمی کو پہونچتی ہے اندر کان کے
کسی عضو متصل مین - خواہ اُسکے سماعت کو ضرر پہونچے اور پہلے اس سے کوئی ضرر چوٹ کا خواہ ٹھوکر وغیرہ کے لگنے کا پہونچا ہو کان علامات
بس اسیقدر معلوم ہو سکتا ہے کہ سبب اُس ایذا کا ہتک ہے یا فسخ ہے جو آلہ سماعت کو خواہ اُس پٹھہ کو عارض ہوا ہے جس سے سماعت کا فعل
ہوتا ہے - خاص جو کسی عضو مین کان کے ہوتے ہین اور کسی مین نہین ہوتے ہین - اُنہین سے ایک وہ مرض ہے جو سوراخ ثؤلول جو
بشکل دردانہ کے ہے خواہ اُسی کے اجزائے خارجی مین پیدا ہوتا ہے - اور کوئی بیماری اُسی پٹھہ مین ہوتی ہے جو قوت سماعت کی کان تک
پہونچاتا ہے اور پہلے آلہ سماعت مین ہوتی ہے - جو بیماریان کان کے سوراخ مین پیدا ہوتی ہین یا قرحہ یا سدہ یا گوشت زائد یا کیڑے
جو اُسی جگہ پیدا ہون یا چرک یعنے کان کا میل جسکو کھونٹ بھی کہتے ہین خواہ کوئی جسم اجسام موجودہ سے جو باہر سے کان مین
پڑ جائے جیسے سنگریزہ خواہ غلہ کا دانہ گیہون چاول وغیرہ - خواہ پانی جو سر پر ڈالنے سے کانون مین چلا جائے - خواہ پانی مین غوطہ
لگانے سے - خواہ کوئی حیوان کان کے اندر گھس جانے سے جیسے مچھر اور مکھی اور کیڑے وغیرہ کہ خود چلتے چلتے اور اُڑتے پھرتے
کانون مین چلا جائے خواہ ہوا کے جھونکے سے کان مین پہونچے - قروح کا یہ حال ہے کہ ورم کے شگافتہ ہونے سے پڑ جاتے ہین اور
استدلال اُسی چیز سے کیا جاتا ہے جو کانون سے خارج ہو پیپ وغیرہ اور پہلے اُسکے نکلنے سے ٹپک کان مین ہوتی ہے - کیڑا کان مین
ایک رطوبت بیکار سے پیدا ہوتا ہے اُسکی علامت یہ ہے کہ بیمار اپنے کان مین کھجلی اور گدگدی اور سرسراہٹ سی پاتا ہے جو اندر کان کے
اور کبھی کوئی کیڑا باہر بھی نکل آتا ہے - مجرائے گوش مین جو سدہ اور گوشت زائد اور چرک پیدا ہوتا ہے اُسکی پیدایش تیز فضلہ سے ہوتی ہے
اور شناخت اُسکی بخوبی آنکھ کے ذریعہ سے دیکھکر ہو جاتی ہے جسوقت بیمار کو دھوپ مین کھڑا کرین اور آفتاب کے سامنے اُسکے

سوراخ گوش کو کھین - اسی طرح جو جسم کان کے اندر پڑ جاتا ہے وہ بھی اسی طرح معلوم ہوجاتا ہے - اور کبھی اگر آدمی کو خیال رہے بروقت داخل ہونے
کسی جسم کے بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ فلان چیز کان مین جا پڑی ہے - پانی چلے جانے کی یہ صورت ہے کہ کبھی تو نہانے کے بعد اور سر پر پانی ڈالنے کے بعد
کان مین چلا جاتا ہے - حیوان اور زندہ چیز کی حرکت اور رینگنے سے اور اُسکے اُڑنے اور پھڑپھڑانے سے کان کے اندر معلوم ہوجاتا ہے -
یہ سب بیماریان اگر عظیم اور شدید ہون تو مجرائے سماعت کو بند کردین طرش اور صمم کو پیدا کرینگے یعنے اونچا سنائی پڑیگا خواہ بالکل بہرا ہوجائیگا
اور اگر یہ بیماریان ضعیف ہونگی ضعف سماعت اور گرانی گوش پیدا کرینگی یہ بیان اُن امراض کا ہے جو سوراخ مین کان کے پیدا ہوتے ہین -
جو بیماریان آلہ سماعت مین پیدا ہوتی ہین اور سماعت کے پٹھہ مین وہ طنین یعنے کان گونجنا اور دوی یعنے کان پھڑپھڑانا خواہ سننا تمام
اور چھوٹی چھوٹی بے اصل محض آوازین خوفناک سُننا اور ثقل سماعت اور طرش - دوی اور طنین خواہ اور آوازین جو کان مین پیدا ہوتی ہین
بدون اسکے کان سے باہر کوئی چیز آواز دیتی ہو اُنکی پیدائش یا تو ریح سے ہوتی ہے جو ریح دماغ کی جھلی مین بھر جاتی ہے اور اُس حصہ مین
جھلی کے یہ ریح بھرتی ہے جو کان کے پٹھہ سے متصل ہے خواہ سماعت کے پٹھہ سے قریب ہے یا اولی اور پہلے آلہ سماعت کے قریب ہے یا کسی
خلط سے دوی اور طنین وغیرہ پیدا ہوتے ہین جو انھین مقامات مین منتقل ہوتی ہے جن مقامات کو ابھی ہمنے بیان کیا پھر جب ان امراض کی
پیدائش کسی غلیظ خلط سے ہو طنین کے ہمراہ بیمار کو ثقل اور گرانی بھی انھین مقامات پر معلوم ہوگی یا سر مین گرانی ہوگی - اور اگر یہ امراض
ریحی ہونگے انھین مقامات مین تمدد اور کھنچاوٹ بھی ہوگا - گرانی گوش اور طرش جسکا نام صمم یعنے بہرا پن ہے جسوقت کسی ایسی آفت سے پیدا ہو
جو انھین مقامات مین عارض ہوئی ہے اور کسی ایک عضو مین اعضائے مذکورہ کی آفت سے بہرا پن پیدا ہوا ہو اُسکی پیدائش یا تو سوء مزاج سے
ہوگی یا کسی مرض آلی یعنی مرکب مثل سدہ وغیرہ سے ہوگی جو سدہ ورم سے خواہ کسی خلط غلیظ سے یا تفرق اتصال سے مثل فسخ اور ہتک
وغیرہ کے پیدا ہوگا - اور کبھی ثقل سماعت اور بہرا پن بوجہ دماغ کے پیدا ہوتا ہے جب کہ ایک مرض انھین امراض مین سے دماغ مین پیدا ہو جب
دیکھا جائے کہ سماعت باطل ہوگئی ہے ایک کان کی خواہ دونون کانون کی اور اسکے ہمراہ آفت اور سب حواس مین خواہ بعض حواس مین بھی
پہونچی ہو اس سے معلوم ہوگا کہ آفت دماغی سے بہرا پن پیدا ہوا ہے اور اگر ایک ہی کان مین خواہ دونون کانون مین بہرا پن تو ہو مگر اور
حواس باقیماندہ درست اور سلامت حال پر ہون اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جو پٹھہ دونون کانون مین آتا ہے اور آلہ سماعت وہی ہے اُسی کو آفت
کسی قسم کی پہونچی ہے - اور اگر سماعت باطل ہوگئی خواہ گرانی اُسمین پیدا ہوئی اور کان کے سوراخ مین خواہ اور اعضائے خارجی مین جو کان سے
باہر ہین کوئی خرابی ظاہر نہو اور بیمار کو اسکے ہمراہ گرانی اندرون سر کے متصل کان کے بھی پائی جائے ہمکو معلوم ہوگا کہ سبب اسکا فقط ایک خلط
غلیظ ہے جو بطرف اُس پٹھہ کے ریزش کرکے پہونچی ہے جس سے سماعت کا فعل ہوتا ہے اور آلہ سماعت مین اُسی خلط کی ریزش ہوئی ہے - اور اگر
اس خرابی کے ہمراہ تمدد اور کھنچاوٹ بھی ہو اور رتبک بھی ہوتی ہو سبب اُسکا ورم گرم ہوگا جو انھین مقامات مین عارض ہوا ہے - اور اگر کسی کے گوش سے
پہلے چوٹ خواہ ٹھوکر وغیرہ کا صدمہ سر پر پہونچا ہو معلوم ہوگا کہ پٹھہ پھٹ گیا ہے خواہ پھل گیا ہے - کبھی ضعف سماعت قوت سامعہ کے ضعیف
ہوجانے سے بھی پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت سن اور پیر ہونے کے یہی کیفیت ہوتی ہے - اور کبھی بہرا پن خلقی امر بھی ہوتا ہے جب سے لڑکا
پیدا ہوا اور یہ خلقی بہرا پن اُسوقت ہوتا ہے کہ طبیعت بدنی مولود کی کان کے سوراخ درست بنانے سے عاجز ہو اور آلہ سماعت کے بنانے پر طبیعت
قادر نہوئی ہو یا اس سبب سے کہ خود طبیعت مین ضعف تھا یا یہ کہ مادہ اُس عضو کا غلیظ تھا اُسمین اثر طبیعت کا نہو سکا - کبھی طرش یعنے خرابی
سماعت مین امراض حادہ اور تیز بیماریون سے پیدا ہوتی ہے جب کہ بطرف دماغ کے (بخارات خلط مراری کے) یا خود یہ خلط چڑھتی ہے اور

اس مرض کے بیمار خلط صفراوی کے استفراغ یعنے نکل جانے سے نفع پاتے ہین جیسے بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہے جسکو صفراوی دست آتے ہون اور پھر اُسکو صمم یعنے بہرا پن عارض ہوا سکے یہ دست بند ہوجائینگے۔ اور اگر کسیکو مرض بہرا پن کا ہوا اور اُسکو صفراوی دست آنے لگین یہ بہرا پن اُسکا جاتا رہیگا۔ یہ بیان اُن امراض کا تھا جو آلات سماعت کو عارض ہوتے ہیں اور اُنکے سباب۔ اور علامات کا بیان تھا اسکو معلوم کرنا چاہیے۔

باب ہفدھوان اُن اعضاکے امراض کے بیان مین جو شم یعنی سونگھنے کے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریان سونگھنے والے جبل عضا مین عارض ہوتی ہین اُنمین سے بعض امراض دونون نتھنون مین پیدا ہوتے ہین۔ اور بعض امراض اُس جھلی مین پیدا ہوتے ہین جو کھوپڑی کے اندر منڈھی ہے۔ اور کچھ بیماریان پہلے آلات سونگھنے کے آلات سے پیدا ہوتی ہین اور یہ پہلا آلہ دونون زائدہ ہین مقدم دماغ کے جو مشابہ سرپستان کے ہین۔ اور دماغ کی جھلی مین بھی یہ امراض پیدا ہوتے ہین دونون نتھنون مین جو امراض پیدا ہوتے ہین یا تو وہ سوء مزاج سے پیدا ہوتے ہین یا اینکہ مرض آلی سے یا تفرق اتصال سے پیدا ہون۔ سوء مزاج کی پیدایش اُنھین اسباب سے ہوتی ہے جو سوء مزاج کے اصناف کو پیدا کرنے والے ہین چنانچہ اسکو پہنے اور مقامات مین بیان کردیا ہے۔ اور نیز اُسکے علامات بھی سب لکھدیے ہین جسکی شناخت اُنھین مقامات کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہے۔ امراض آلیہ یعنی مرکب امراض جو دونون نتھنون مین پیدا ہوتے ہین یہ ورم کے اقسام اور قروح اور گوشت جو ناک مین اُگتا ہے مشابہ اُس حیوان کے جسکے پاؤن بہت سے ہون۔ اُسکی وجہ یہ ہے کہ وہ گوشت مشابہ حیوان کے گوشت کے ہوتا ہے۔ اور جس طرح کہ یہ حیوان جب کوئی اسکے شکار کرنے کا ارادہ کرے اپنے دونون نتھنے اپنے پاؤن سے بند کرلیتا ہے اسی طرح سے یہ گوشت بھی آدمی کے دونون نتھنے بند کرتا ہے۔ اور یہ سب بیماریان جسپر ظاہر اور نمایان ہوتی ہین خصوصاً اگر بیمار کو دھوپ مین لائین اور دونون نتھنے اُسکے آفتاب کے سامنے دیکھین بخوبی مرض کا حال معلوم ہوجاتا ہے۔ یہ سب امراض اگر بڑے اور زیادہ ہون اسقدر کہ مجرے اور راہ جو ناک مین ہے اُسے بند کردین سونگھنے کی حس جاتی رہیگی۔ اور اگر مجرے بند نہ کرین ضعف تو ضرور سونگھنے کی حس مین آجائیگا اور کم سونگھائی پڑیگا۔ تفرق اتصال جیسے ناک کا ٹوٹ جانا خواہ پارہ پارہ ہوجانا اسکی بھی یہ صورت ہے کہ اگر زیادہ مقدار ٹوٹ جائے کہ مجرے مین تنگی آجائے اور بند ہوجائے سونگھنے کی قوت باطل ہوجائیگی اور اگر تھوڑی سی ٹوٹے کمی سونگھنے مین آجائیگی۔ جو بیماریان اندرونی جھلی مین دونون نتھنے کے سوراخون کے حادث ہوتی ہین وہ بھی یا تو سوء مزاج ہے خواہ ورم گرم خواہ ورم صلب سوداوی ہے۔ ورم کی شناخت (بشرطیکہ گرم ہو) یہ ہے کہ بیمار ناک کے دونون سوراخون مین گرانی اور تمدد یعنے کھچاو اور تپک پاتا ہو اور ورم صلب سوداوی کی شناخت یہ ہے کہ گرانی اور تمدد بدون تپک کے ہو اور جب بیماری ان مقامات مین پیدا ہوتی ہے اسکے تابع آواز کا ضرر بھی ہوتا ہے جو امراض کہ اُس ہڈی مین پیدا ہوتے ہین جو مشابہ مصفات یعنی چھلنی کے ہے اور دماغ کی اندرونی جھلی مین جو اسی ہڈی مصفاۃ کے اندر منڈھی ہے جو امراض پیدا ہوتے ہین وہ سدہ ہے اور بدبو کا معلوم ہونا۔ سدہ ہڈی مین بسبب خلط غلیظ کے پہونچتا ہے جو ناک کے سوراخ مین لپٹ جاتا ہے اور بیمار کو اسکے ہمراہ وہی کیفیت معلوم ہوتی ہے جو ورم گرم خواہ صلب سوداوی مین ہے کہ اندر بیچ دونون نتھنون کے ورم مین معلوم ہوتی ہے ناک مین بیجاتی یا تو اوذر عفونت غلیظ سے ہڈی کی شرائین سے پیدا ہوتی ہے جو مشابہ مصفاۃ کے ہے یا خلط عفن لچی سی شے ہو کی جو اسی ہڈی کے سوراخون مین لپٹ جائے یا سوراخون مین اُس جھلی کے جو اسی ہڈی کے اندر منڈھی ہوئی ہے

کہ اسکی بدبو پہلے آلہ تک آلات شم جنسے سونگھتے کے ہیں پہونچے اور دماغ تک بھی پہونچے۔ کبھی بدبو ناک میں اُسوقت آتی ہے جب دماغ میں کوئی خلط متعفن موجود ہو اور اسکے تابع درد سر اور تپ بھی ہوتی ہے۔ اگر ناک کی بدبو اُس خلط کی راہ سے ہے جو سوراخ دار ہڈیوں میں متعفن ہو رہی ہے اسکے تابع آواز کی کمی بھی ہوگی۔ جو مرض کہ آلہ شم میں پیدا ہوتے ہیں یہ زکام اور نقصان شم ہے کہ سونگھنے میں کمی آجائے خواہ سونگھنا بالکل معدوم ہو جائے اور اسی کو خشم کہتے ہیں۔ زکام کی یہ صورت ہے کہ ترفضلہ دونوں بطن مقدم دماغ سے نتھنوں کی طرف آتے ہیں۔ اور اسکی پیدائش یا سوء مزاج گرم سے ہوتی ہے یا سوء مزاج بارد سے جو دماغ کو عارض ہوتا ہے جیسے کسیکو دھوپ کی گرمی سر میں زیادہ پہونچے پس جو فضول دماغ میں ہیں پگھل کر نتھنوں کی راہ سے خارج ہوں خواہ ہوا سے سرد کسی کے دماغ میں زیادہ پہونچے پس جو فضول کہ اُسکے دماغ میں تھے اور تحلیل پاتے بھی بستہ ہو کر اب اُنکی زیادتی ہو جائے اور بطرف دونوں نتھنوں کے آئیں۔ نقصان شم یعنی سونگھنے میں کمی آجاتی اور سونگھنے کا فعل بالکل معدوم ہو جاتا یا تو سوء مزاج مفرط سے پیدا ہوتا ہے یا کسی مرض آلی مثل سدہ وغیرہ کے جو پیدا ہو خواہ ورم سے یا کسی تنگی سے جو ناک کی راہ میں پڑے یا کوئی خلط غلیظ چسپندہ سے یا تفرق اتصال سے پس یہی سب امور ایسے ہیں کہ اگر تھوڑے اور کم ہوتے ہیں کمی سونگھنے میں آجاتی ہے اور اگر زیادہ ہوں خشم یعنی سونگھنے کا معدوم ہونا پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمنے علامات ان سب اسباب کے اور مقامات پر بخوبی بیان کردیے ہیں۔ پس اگر بیمار کوئی علامت انھیں علامات میں سے پاوے اپنے مقدم دماغ میں قریب دونوں نتھنوں کے پس یہ مرض ضرور اسی وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ آفت اسکی دونوں بطن مقدم دماغ میں پہونچی ہے یا کہ یہ آفت پہلے آلہ میں الات شم سے پہونچی ہے اور یہ پہلا آلہ دونوں کنارے انھیں دونوں بطن دماغ کے ہیں۔ ایضاً اگر بیمار کی آواز بروقت کلام کرنے کے ناک سے نکلتی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ آفت اُس ہڈی میں ہے جو مشابہ مصفات کے ہے۔ اور اگر کلام کرنا اُسکا ٹھیک ہو یعنے آواز اچھی نکلتی ہو معلوم ہوگا کہ مرض دونوں بطن مقدم دماغ میں ہے اور یہ دونوں آلہ شم کے ہیں اور اُس جھلی میں ہے جو کہ انھیں دونوں بطن کے اندر کی طرف ہے۔ پس یہی بیان اُن امراض کا ہے جو کہ اعضائے شم میں پیدا ہوتے ہیں۔

باب سولھواں زبان کے امراض اور متصل زبان جو اجزا منھ کے ہیں اُنکے امراض اور ان سب کے اسباب اور علامات کے بیان میں

جو بیماریاں زبان میں اور زبان کے متصل منھ کے اجزا میں پیدا ہوتی ہیں اُنکی یہ تفصیل ہے۔ زبان کی بیماریاں بعض تو وہ ہیں جو جسم زبان میں پیدا ہوتی ہیں خواہ اُن اجزا میں منھ کے پیدا ہوتی ہیں جو زبان کے متصل ہیں یا اُس پٹھہ میں عارض ہوتی ہیں جو زبان میں آیا ہے یا اُس جزء میں دماغ کے یہ امراض پیدا ہوتے ہیں جس سے زبان کا پٹھہ اُگتا ہے۔ خود زبان میں جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں بثور یعنے دانہ ہیں جنکو بنام قلاع مشہور کرتے ہیں۔ اور اقسام اورام کے اور فساد مذاق یعنے چکھنے کے مزہ میں خرابی۔ وہ دانہ جو بنام قلاع مشہور ہے یہ چھوٹے چھوٹے دانہ پھیلے ہوئے طبقہ خارجی پر زبان کے پیدا ہوتے ہیں اور تمامی اجزا میں منھ کے پھیل جاتے ہیں اور رنگ اسکا سپید ہوتا ہے اور اکثر قلاع کا مرض لڑکوں کو عارض ہوتا ہے جو دودھ پیتے ہوں بوجہ خرابی شیر مرضعہ یعنے دودھ پلانی والی دایہ کے دودھ کی خرابی سے اور یہ دانہ خراب اور ردی ہوتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بیشتر یہ دانہ تمام منھ میں پڑ جاتے ہیں اور انتہا اُنکی معدہ کے اندرونی طبقہ اور مری تک ہوتی ہے اور کبھی یہ دانہ سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ اور یہ قسم قلاع کی ردی اور مہلک ہے۔ ورم کا یہ حال ہے کہ ایک ورم تو وہ ہے جس سے زبان بڑھ جاتی ہے اور اتنی کہ منھ سے باہر نکل آتی ہے اور اس مرض کا نام اندلاع اللسان ہے یعنی زبان کا باہر نکل آنا۔ ایک ورم وہ ہے جسکو

ضفدع اللسان کہتے ہیں جو زبان کے نیچے مینڈک کی شکل پر ہوتا ہے اور صورت اسکی غدود کی ہوتی ہے - ایک ورم کی قسم دموی یعنی مادہ خون سے
ہوتی ہے جو تمام اجزا میں اسکے ہوتی ہے یہ قلاع کی ایک قسم ہے۔ فالج نداق یعنی ذائقہ میں جو خلل آتا ہے اسکی یہ صورت ہے کہ کبھی منھ کا مزہ
کڑوا ہوجاتا ہے اور آدمی کو اپنے منھ کا مزہ تلخ معلوم ہوا کرتا ہے اور جو چیز کسی مزہ کی کیوں نہ چکھے اسکو کڑوی ہی معلوم ہوگی اور یہ بات
اسوقت پیدا ہوتی ہے جب کہ فقط جرم زبان پر خلط صفراوی غالب ہوجائے - یا جسوقت تمام اجزاء منھ کے خلط صفراوی کا غلبہ ہوجاوے
جیسے بروقت حمیات غب یعنی صفراوی تپون کے خواہ یرقان زرد میں یہ کیفیت ہوتی ہے - اور کبھی کوئی آدمی اپنے منھ کا یا اچھا کھانے کی
چیزون کا مزہ میٹھا معلوم کرتا ہے اور یہ امر اسوقت ہوتا ہے جب اسکی زبان کے جرم پر خواہ تمام بدن پر خون کا خواہ بلغم شیرین کا غلبہ
ہوتا ہے - اور کبھی سب چیزون کا مزہ اسکو ترش معلوم ہوتا ہے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جب بلغم ترش کا غلبہ ہو - اور کبھی شور مزہ
ہر چیز کا اسکو معلوم ہوتا ہے اور یہ بات شور بلغم سے پیدا ہوتی ہے - جو امراض اس حصہ میں پیدا ہوتے ہیں جو زبان میں آیا ہے انمین سے
ایک تو وہ مرض ہے جو حصہ میں حس مذاق کے پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض یا تو مذاق یعنی چکھنے کی قوت میں کمی آجانی خواہ بالکل مذاق کا باطل
ہوجانا ہے اور بالکل بطلان مذاق کے یہ معنی ہیں کہ آدمی کو کسی طرح کا مزہ معلوم نہو مترجم یا کسی خاص مزہ کا بطلان ہوجائے مثلاً میٹھی
خواہ کھٹی اور کڑوی اور نمکین شی کا مزہ نہ معلوم ہو - لشکر گوالیار میں ایک رئیس اعظم نوجوان کا حال میں نے دیکھا ہے جو نہایت نفیس
مزاج تھا کہ اسکو میٹھی چیز کا مزہ ہرگز محسوس نہوتا تھا اور جب میں نے مریض کو دیکھا مجھے تشخیص یہی ہوئی کہ اسنے چونا کو پان میں
زیادہ کھایا ہے لہذا ایک قسم کا جار زبان میں ہوگیا ہے جب مریض سے بیان کیا اسنے اقرار کیا کہ یہی امر صحیح ہے مگر اسکو چند سال کا زمانہ گذرا ہے
اور جب ہی سے یہ مرض لگ گیا ہے - ایک طبیب نو آموز جو اسکے ملازم تھے انھون نے میری تشخیص کو لغو تجویز کیا حالانکہ وہ طبیب بھی تھے اور
فاضل جید خاص لکھنؤ کے پڑھے ہوئے تھے - مگر تعصب کی وجہ سے انھون نے بغرض نفسانی بحث بیجا شروع کی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ چونا کو
طب سے اسکو کچھ علاقہ نہیں ہے میں نے جب دلائل طبی پیش کیے اور محجوب اور مغلوب ہوئے تب انھون نے یہ کہا کہ کسی طبیب نے
اسکو لکھا ہو تو نشان دیجیے میں نے کہا کہ یہ علم نقلی نہیں ہے عقلی ہے عقلیات میں حوالہ کی حاجت کیا ہے معہذا مریض اقراری ہے مگر انکی ہٹ
یہی رہی آخر کو مجھے یاد آیا کہ شاید حکیم شریف خان دہلوی نے حاشیہ شرح اسباب میں یہی تحقیق لکھی ہے کہ زیادہ چونا پان میں کھانے سے
یہ مرض خدر کا زبان پر پیدا ہوتا ہے تب حوالہ دیا اور سند کو مطابق بھی کردیا جب انھون نے نہایت ناگواری سے اسکو قبول فرمایا - بعض
نباتات میں ایسا اثر ہے جیسے الہ آباد کی نواح میں ایک پتی گڑمار مشہور ہے کہ اسکو چبا کر کیسا میٹھا گڑ آدمی کھائے ہرگز اسکا مزہ معلوم نہوگا
مترجم نے خود وہ پتی نہیں دیکھی مگر نہایت وثوق اور اعتماد جن لوگون پر ہے انسے سنا ہے - یہ بحث مزید بر اصل کتاب ناظرین ترجمہ کے فائدہ کے
واسطے لکھی ہے متن بعض امراض اس حصہ میں پیدا ہوتے ہیں جس سے کلام کرنا اور بولنا اور زبان کا حرکت کرنا متعلق ہے اور اسکو
ثقل زبان سا اور عدم کلام یعنی مطلق نہ بولنا اسکو خرس یعنی گونگاپن کہتے ہیں - یہ سب امراض یا تو کسی سوء مزاج سے پیدا ہوتے ہیں
جو پٹھہ پر غالب آجاتا ہے یا کسی سدہ سے پیدا ہوتے ہیں جو پٹھہ میں پڑجاتا ہے یا ورم سے یا ضعف سے یا خلط بلغمی غلیظ سے جو پٹھون کو
کرتی ہے - یا تفرق اتصال سے جو پٹھہ کو عارض ہوتا ہے جیسے ہتک یعنی پٹھہ کا کٹ پھٹ جانا یا کسی تیز خلط سے یا چوٹ لگنے سے یا کوئی صدمہ
دماغ پر پہونچنے سے علامات جو ان اسباب پر دلالت کرنے والے ہیں مثل انھیں علامات کے ہیں جو اور حواس کے امراض کے ضمن میں
بیان کیے ہیں - کبھی ثقل زبان اور عدم کلام ایک ایسے مرض سے پیدا ہوتا ہے جو مقدم دماغ میں لاحق ہو جیسا کہ سکتہ پیدا ہوکر

زبان مین آتا ہو خواہ نفس دماغ مین کوئی مرض پیدا ہو کر یہ دونون مرض حادث ہوتے ہین اور یہ بات یا کسی سوءِ مزاج سے یا کسی مرض آلی مثل ورم کے پیدا ہوتی ہو جیسے کہ سرسام مین خواہ اور امراض حادہ یعنی تیز جو سوءِ مزاج گرم سے حادث ہون۔ یا ورم گرم سے۔ یا جیسے فالج اور لقوہ مین جو سوءِ مزاج بارد رطب سے پیدا ہوتے ہین یہ سب زبان کی بیماریان ہین۔

باب سترھوان اُن امراض کے بیان مین جو منھ کے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور انکے اسباب اور علامات کا بیان

جو بیماریان منھ کے اعضا مین ہوتی ہین کچھ اُنمین سے دونون ہونٹھون کی بیماریان ہین۔ اور کچھ دانتون کی اور کچھ مسوڑھے کی اور دانتون کے گوشت کی اور کچھ تمام منھ کے گوشت کی بیماریان ہین اور کچھ امراض لہاۃ یعنے کوّے کی بیماریان اور کچھ لوزتین یعنی دو غدود جو منھ کے اندر ہین انکی بیماریان ہین۔ دونون ہونٹھون کے امراض یہ ہین سقاق یعنی ہونٹھون کا پھٹ جانا اور بواسیر اور شبر یعنے پھنسی۔ شقاق کی بیماری کسی سوءِ مزاج خشک سے پیدا ہوتی ہو جو ہونٹھ پر غالب آتا ہو۔ اور بواسیر خون کے مادہ سے ہونٹھون مین ہوتی ہو۔ اور شبر خون صفراوی سے پیدا ہوتی ہو۔ دانتون کے امراض مین سے ایک تو درد ہو جو بشدت دانتون مین اُٹھتا ہو اور تاکل یعنے دانت کا سڑ جانا جسکو کیڑا لگنا بولتے ہین ضرس یعنے کندی دندان اور خدر یعنی دانتون کا سُن ہو جانا اور حفر یعنے میل کے تہ دانتون پر جم کر سخت ہو جانے۔ اور یہی حفر کے معنی ہین کہ دانتون کی جڑین خراب ہو جائین۔ اور سقوط یعنے دانتون کا گر جانا۔ دانتون مین درد یا تو سوءِ مزاج گرم خواہ سرد سے پیدا ہوتا ہو کہ وہ خراب مزاج اُس پٹھہ کا ہو جو دانتون مین آیا ہو اور اُس مادہ کی شناخت مفید اور مضر چیزون کے استعمال سے مثلاً درد کی کمی بیشی اُس مادہ کی کیفیت ظاہر کرتی ہو۔ یا درد بسبب اُس ورم کے ہوتا ہو جو دانتون کے گوشت مین پیدا ہو۔ یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ دانتون کو فی نفسہ کوئی درد عارض نہین ہوتا ہو اسلیے کہ دانتون مین حس نہین ہو اور دلیل اس دعویٰ پر یہ ہو کہ اگر دانت کسیقدر ٹوٹ جائے ایذا دانتون کو ٹوٹنے سے نہ پہونچیگی اور جو ایذا آدمی کو ہوتی ہو اسی وجہ سے ہوتی ہو کہ اُسی پٹھہ مین کوئی سوءِ مزاج عارض ہوتا ہو جو دانتون مین آیا ہو خواہ ورم گرم یا سرد کی ایذا ہوتی ہو اور اسی وجہ سے یہ درد اُسی وقت ٹھہر جاتا ہو جب دانت کاٹ ڈالا جاتا ہے اسلیے کہ اب وہ پٹھہ متمدد نہوگا اور نہ کھنچیگا اسلیے کہ جگہ پٹھہ کے واسطے دانت کے دور کر دینے سے کشادہ ہو گئی خواہ ورم کے بڑھنے سے جگہ نکل آئی کہ اُسی جگہ سے تحلیل پا جائیگا اور دوا کے پہونچنے کی بھی اور خاص عضو علیل سے ملاقات کرنے کی صورت پیدا ہو گئی کہ اُسی مقام ماؤف تک اب دوا پہونچتی ہو اور اُسی مقام سے مماس ہو یعنے چھو جاتی ہو۔ تاکل خواہ سڑ جانا دانتون کا خواہ داڑھون کا بوجہ عفونت کے ہوتا ہو اور یہ عفونت ایک رطوبت حاد یعنی تیز اور خراب مین پڑتی ہو جو دانت خواہ داڑھ مین ریزش کر کے آتی ہو پھر وہان آکر متعفن ہو جاتی ہو اور اُنکو سڑا دیتی ہو۔ حفر ایک جسم چھوٹا سا ہو جو دانتون پر ٹھہر جاتا ہو اور اس جسم کی پیدایش اُن بخارات سے ہو جو معدہ سے اُٹھ کر دانتون مین آتے ہین۔ ضرس خواہ دانتون کا کند ہو جانا یا تو کسی شی خارجی سے پیدا ہوتا ہو جیسے کھٹی چیزون کا چبانا۔ یا اندرونی مادہ سے پیدا ہوتا ہو کہ معدہ مین کوئی ترش خلط موجود ہو۔ خدر یعنی دانتون کا سُن ہو جانا سرد اور ٹھنڈی ٹھنڈی چیزون کے کھانے سے پیدا ہوتا ہو جیسے برف خواہ بہت زیادہ سرد پانی۔ گر پڑنا دانتون کا اور ہل جانا یا تو مسوڑھے کی رطوبت سے ہوتا ہو اور اُس پٹھہ کی رطوبت سے جو دانتون کی بندش باستواری کرتا ہو خواہ اُسی پٹھہ اور مسوڑھے کے استرخا اور ڈھیلے ہو جانے سے عارض ہوتا ہو کہ یہ دونون گرفت نہین کر سکتے۔ خواہ مسوڑھے کے سڑ جانے سے

اور اُسمین عفونت آجانے سے دانت گر پڑتے ہین خواہ دانتون کی رگین پھیل جاتی ہین جنمین یہ دانت جڑے ہوئے ہین رگون مین
کشادگی آنے کا سبب یہ ہی کہ یا تو براہ طبیعت سن کے کشادہ ہون جیسے لڑکون کے دانت اسی وجہ سے گر جاتے ہین جسکو تغیر
کہتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ طبیعت مدبرہ بدن لڑکون کے دانتون کو گرا دیتی ہی اسواسطے کہ یہ دانت نکمے اور کمزور رہتے ہوئے ہین
اور دودھ پینے سے انمین خرابی پیدا ہوتی ہی اور طبیعت کو احتیاج اب آئندہ زمانہ مین ایسے دانتون کی ہی جو ان دانتون سے
زیادہ تر قوی ہون بسبب اسکے کہ اب سوکھی ہوئی غذاؤن اور سخت چیزون کے کھانے اور دانتون سے توڑنے کا زمانہ
آچلا ہی - اور ایک غرض لڑکون کے کچے دانتون کے گرا دینے مین یہ بھی ہی تاکہ رگین کشادہ ہوجائین اور اُنکے کشادہ ہونے کے بعد
وہ دانت پیدا ہون جو مقدار مین بھی ان کچے دانتون سے بڑے ہین اور قوی تر ہین - یا اسلیے کہ مسوڑے سے خواہ دانت یا رگین
دانتون کی خشک ہوجائین جیسے مشائخ کے دانت اسی وجہ سے گر پڑتے ہین اسکا بیان یہ ہی کہ دانت اور اُنکی جڑین جنمین
یہ دانت جڑے ہین جب خشک ہوتے ہین اپنی مقدار سے کم اور چھوٹے ہوجاتے ہین اسی وجہ سے اُنکے درست ٹھہرنے مین
تغیر آجاتا ہی اور اپنے گڑھون مین اسی وجہ سے برقرار اور ثابت نہین رہتے پس گر پڑتے ہین - مین نے کچھ لوگون کو بیان
کرتے ہوئے سنا ہی انمین بعض مشائخ ایسے بھی دیکھے جنکے دانت گر پڑے اور پھر عوض اُنکے اَور دانت نئے برآمد ہوئے
مگر مجھے اس قول کا درست اور تحقیق ہونا باور نہین ہوتا - اسلیے کہ جو مادہ مستعد اور آمادہ دانتون کے بن جانے کا ہی وہ تو
مشائخ کے بدن مین معدوم ہی (پھر کہان سے نئے دانت پیدا ہوئے) مترجم آفریدگار یگانہ ہر چیز پر قادر ہی بعض ادویہ مین
ایسی طاقت ہی کہ پیر فرتوت کو جوان کی طاقت دیتی ہی مین نے بچشم خود شکر گو الیار مین ایک فقیر سلمان نود سالہ دیکھا ہی جسکا
سارا قصہ ترجمہ قانون مین درج کیا ہی - متن مسوڑھے مین جو امراض لاحق ہوتے ہین اُنمین سے ایک وہ ورم ہی جو مشہور
بنام ورم حار ہی اس ورم سے بیمار کو درد اور تپک مسوڑھے اور دانتون مین ہوتی ہی اور انھین امراض مین سے وہ مرض ہی
جو بنام (ماروبیس) مشہور ہی اور یہ مرض ورم حار کا بطرف مدہ کے متغیر ہوجاتا ہی اور مسوڑھے سڑ جاتا - مسوڑھے کا گرجانا
بھی عارض ہوتا ہی اور منہ کی بو خراب ہوجانے کا مرض بھی اسی سے پیدا ہوتا ہی - انھین امراض مین سے ایک وہ مرض ہی جسکا
نام (ابرلسی) ہی اور یہ ایک گوشت زائد ہی جو کسی ضرس یعنے ایک تاریک دانت مین پیدا ہوتا ہی جو بطرف کنارہ کے قریب
داڑھ کے واقع ہی بعد ورم گرم کے اور آدمی کو خیال ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے دانت مین کوئی ریشہ وغیرہ کھانے کی چیزون کا اٹک گیا ہی
اور جڑ سے اُسکے مل گیا ہی - انھین امراض سے مسوڑھے سے خون کا نکلنا ہی اور یہ مرض قوت غاذیہ کے ضعف سے پیدا ہوتا ہی
وہ غذا دہندہ قوت جو مسوڑھے مین ہی - سارے منہ کا گوشت اُسمین بھی امراض پیدا ہوتے ہین جس طرح کہ مسوڑھے مین
ورم حار اور تعفن اور خون کا نکلنا پیدا ہوتا ہی - بخر یعنے گندہ دہنی کی بیماری یہ ہی کہ منہ مین بدبو آتی ہی اور یہ بدبو یا بعض دانتون کی
عفونت سے یا مسوڑھے کی عفونت سے یا بلغم متعفن کی وجہ سے جو منہ مین معدہ کے پڑا ہو - کبھی گندہ دہنی منہ سے لعاب بہنے
بھی پیدا ہوتی ہی اور لعاب کا زیادہ خارج ہونا دماغ کی رطوبت سے ہوتا ہی جو بطرف لہوات یعنے کوے کے مقامات کے کھنچ کھنچ کر
آتی ہی - علامت [illegible] کی بو [illegible] اگر معدہ کے منہ مین بلغم ٹھہرا ہو منہ مین کوئی چیز از قسم رطوبت وغیرہ کے [illegible] ہوگی - اور یہ بھی علامت اسی کی ہی
کہ وقت غذا کھانے کے [illegible] مین کمی ہوجاتی ہو - لہذا یعنے ناک کے امراض یہ ہین کہ اسمین ورم گرم بھی ہوتا ہی اور

مریض اس ورم کا درد اور تنگی آخری حصہ مین منہ کے پاتا ہے اور بروقت کسی چیز کے نگلنے کے ایذا اُسے ہوتی ہے- لہاۃ کو استرخا یعنے ڈھیلا ہوجانا اور سقوط یعنے نیچے کی طرف گر پڑنا بھی لاحق ہوتا ہے اسکی علامت یہ ہے بیمار کو ایسا معلوم ہو جیسے کوئی شے اسکے حلق مین لٹک رہی ہے- اور جب اپنا منہ کھولے اور زبان کو باہر نکالے کوا لانبا نظر آئیگا بہ نسبت اپنی اصلی مقدار کے جو قبل اس مرض کے تھی اور کبھی اسکی جڑ پتلی معلوم ہوگی اور کنارہ اُسکا گول گول نظر پڑیگا جب کاگ کے گرنے کو زمانہ دراز گذر جائے اُسوقت مناسب ہے کہ اُسے کاٹ ڈالین- اسیقدر ہمکو مناسب تھا کہ اعضائے حس کے امراض کا بیان کرین اور منہ کی بیماریان اور جو عضو منہ کے قریب ہے حلق سے اُنکی بیماریون کو لکھین- سکو جاننا چاہیے انشاء اللہ تعالیٰ

باب اٹھارھوان اُن امراض کے بیان مین جو اعضائے تنفس کو عارض ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو امراض اعضائے تنفس مین یعنے جس اعضا سے سانس کی درآمد برآمد کا کام متعلق ہے اُنہین وہ امراض پیدا ہوتے ہین اُنہین سے کچھ ایسے امراض ہین جو حلق اور حنجرہ یعنی گلو اور قصبہ ریہ یعنے پھیپھڑہ کی نلی مین پیدا ہوتے ہین- اور کچھ امراض اس جھلی مین ہوتے ہین جو پسلیون کے اندر منڈھی ہے- کچھ امراض خاص پھیپھڑے مین پیدا ہوتے ہین اور کچھ بیماریان سینہ کے عضل مین اور کچھ بیماریان حجاب یعنی سینہ کے پردہ مین اور کچھ امراض قلب مین پیدا ہوتے ہین- جو امراض کہ حلق مین ہوتے ہین اُنہین سے بھی بعض امراض اُن دونون غدودن مین ہوتے ہین جنکا نام لوزتین ہے اور وہی دونون لوزتین لعاب کے پیدا کرنے والے ہین- اور کچھ ایسے امراض ہین جو حلق کے عضل مین پیدا ہوتے ہین- اور بعض امراض اُس لباس مین عارض ہوتے ہین جو حلق مین بچھا ہوا ہے اور حنجرہ اور گلو پر بھی وہی لباس جلدی پنہایا ہوا ہے- اور بعض امراض دونون حنجرون مین ہوتے ہین- لوزتین کے امراض یہ ہین کہ اُنہین ایک تو ورم گرم ہوتا ہے اُسکی شناخت یہ ہے کہ مریض کو درد لوزتین کی جگہ معلوم ہو اور یہ وہی دونون غدہ ہین جو حلق کی دو تھیلیو مین نظر آتے ہین اور اکثر یہ درد بروقت باع کے یعنے حلق سے کسی چیز کے اُتارنے اور نگلنے کے پیدا ہوتا ہے- اور باوجود اسکے سُرخی حلق سے باہر بھی ہوتی ہے عضل حلق مین جو مرض پیدا ہوتا ہے وہ ذبحہ ہے ذبحہ کی پیدائش ایک ورم گرم سے ہوتی ہے جو یا تو حلق کے عضل مین ہوتا ہے یا مری کے عضل مین ورم مذکور ہوتا ہے- پھر اگر یہ ورم اندرونی عضل مین ہو اُسکو (قوینجی) کہتے ہین یہ مرض بڑا اور خراب ہے جسکو یہ بیماری ہوتی ہے نوالہ اُتارنا اُس سے نہین ہوسکتا- اور اگر ورم عضل خارج مین ہو اُسکو (فو نینجی) کہتے ہین اس مرض کے بیمار کو دشواری اور تنگی سانس لینے کی پیدا ہوتی ہے اور بدشواری ایسے بیمار سے نوالہ وغیرہ نگلا جاتا ہے اور انتصاب نفس یعنی بدون سیدھے ہوئے دم نہین سماتا ہے اور تپ اور آواز مین کمی حلق مین درد گردن مین سرخی اور چہرہ پر سرخی آنکھین اندر گھسی ہوئی یہ اعراض اسکے ہین- خوانیق کی پیدائش ورم گرم سے ہوتی ہے جو عضل حنجرہ مین پڑتا ہے پھر اگر ورم اُس عضل مین ہو جو گلے کے اندر ہے اُسکو خوانیق کلبی کہتے ہین اور اُس بیمار کو وہی امراض خراب یعنہ لاحق ہوتے ہین جو بیماران ذبحہ کو عارض ہوتے ہین- مگر یہ بھی ہے کہ خناق کلبی کے اعراض زیادہ تر شدید اور زیادہ تر صعب ہوتے ہین اور منہ ایسے مریض کا ہر وقت (کتے کی طرح) کھلا ہوا رہتا ہے کوئی چیز از قسم طعام نگل نہین سکتا اور کبھی ایسی شدت ہوتی ہے کہ اسکے حلق سے کوئی چیز کھانے کی قسم سے خواہ تر غذا ہی نیچے نہین اُتر سکتی ہے جیسے حریرہ وغیرہ تا اینکہ اسکا حال مثل محنوق کے

یعنے گلا گھونٹے ہوئے آدمی کے ہوجاتا ہی اور اسکی وجہہ یہی ہی کہ مری کا مُنھہ بند ہوجاتا ہی بسبب ورم کے - اور کبھی ایسے ہی مریض لقمہ وغیرہ کے اُتارنے میں زیادہ کوشش بھی کرتے ہین مگر کچھ بھی نہین ہوتا اور اوپر کی طرف چڑھ جاتا ہی اور بطرف اُن دونون سوراخ کے جو تالو کے نیچے سے ناک تک وار پار ہوگئے ہین وہی غذا جاکر ناک سے باہر آجاتی ہی - اور یہ مرض یعنے خناق کبھی گردن کی گریون کے اُترجانے سے اور اپنی جگہہ سے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی - اور اکثر یہ مرض بچون کو لاحق ہوتا ہی اسلیے کہ اُنکے فقار یعنے گریون کی بندش جس حالت مین ہوئی ہی ابھی کمزور ہی لہذا تھوڑی سی بے احتیاطی سے اُترجاتے ہین - کبھی یہ مرض چوٹ لگنے سے یا صدمہ اور دھمک وغیرہ سے عارض ہوتا ہی - یہ قسم خناق کی ایسی ہی جسمین علاج کارگر نہین ہوتا ہی - سب سے زیادہ امید نفع کرنے علاج کی اور سب سے اسلم وہ خوانیق کی ہی جسمین علاج کارگر نہین ہوتا ہی - سب سے زیادہ امید نفع کرنے علاج کی اور سب سے اسلم وہ قسم خوانیق کی جسمین ورم ہر وقت مُنھہ کھولنے کے ظاہر اور نمایان ہو اور ہر وقت زبان باہر نکالنے کے - اور بیشتر ورم اور سرخی باہر سے اطراف حلق اور سینہ مین نمایان ہوتی ہی - اور سب سے خراب قسم اسکی وہ ہی جسکا ورم مُنھہ مین ظاہر نہو اسکو معلوم کرنا دشوار ہی -

باب انیسواں ان امراض مین لباس حلق اور قصبہ ریہ اور اُنکے اسباب کے بیان مین

جوامراض لباس حلق اور حنجرہ و قصبہ ریہ مین پیدا ہوتے ہین بنزلہ کہ اقسام ہین اور تیز فضلون کا دماغ سے دونون نتھنون کی راہ آتے اور بطرف حلق کے اُترتے اور بطرف گلو کے اور بطرف قصبہ ریہ کے بسبب نفوذ بطرف دونون نتھنون کے آتے ہین اسکا نام زکام ہی اور اگر قصبہ ریہ اور حنجرہ تک اُترے اور اسمین خشونت اور کھر کھراپن آجاوے اسی کو بحوحت کہتے ہین یعنے آواز بیٹھ جانی اور خفیف سی کھانسی بھی آئیگی - اور اگر نزلہ پھیپھڑہ اور سینہ پر گرے اس سے کھانسی مہلک اور خراب پیدا ہوگی - ان نزلات کی پیدائش یا حرارت سے ہوتی ہی جیسے گرمیون مین دھوپ کی تمازت اور سوزش سے نزلہ پیدا ہوتا ہی - یا برودت سے جیسے سر کو ہوا سے سرد جاڑون کی لگ جاوے پھر جسکو نزلہ بوجہ حرارت کے ہوا اسکے چہرہ اور سر مین گرمی ہوگی اور تیز مواد دونون نتھنون کے اندر اُترتے ہوے سر سے معلوم ہوا کرینگے اور حلق مین بھی مواد اُترتے ہوے معلوم ہونگے اور گلے اور قصبہ ریہ مین خشونت اور کھر کھراپن ہوگا - اگر نزلہ برودت سے پیدا ہوگا مقدم دماغ اور چہرہ مین بوجھ پیدا ہوگا اور دونون نتھنون کی راہ مین جو تھنا آتی ہی کوئی چیز اٹکی ہوئی مثل سدہ کے معلوم ہوگی جس سے سونگھنے کی حس مین کمی ہو یا بالکل باطل ہوجاوے آواز بھی اسکی ناقص یا معدوم ہوجائیگی اسی سدہ کی وجہ سے - اکثر اوقات نزلہ کے تابع تپ دشواری سے زائل ہونے والی اور درد سر شدید اور بدن مین بھر بھری پیدا ہوتی ہی اور وہی بحوحت یعنی آواز کا بیٹھ جانا جو نزلہ کے سبب سے اوپر بیان ہوا ہی کہ گلو اور قصبہ ریہ تک گرنے سے پیدا ہوتی ہی وہ بھی ہوگی - اور پہلے اس سے یعنے ابتدا سے نزلہ مین اسی مقام پر مثلاً گلے وغیرہ مین ایک سرسراہٹ سی معلوم ہوگی - کبھی خشونت اور آواز بیٹھ جانے اور کھانسی قصبہ ریہ مین سوا نزلہ کے اور اسباب سے بھی عارض ہوتی ہی جس طرح اُتر ہری ہوا جب چلتی ہی اکثر کی آواز بیٹھ جاتی ہی خواہ کھانسی اکثر آدمیون کو آنے لگتی ہی اور یہ بات سوء مزاج بارد پیدا ہونے سے ہوتی ہی یا جیسے کسی سوء مزاج گرم سے جیسے بیتون مین آواز بیٹھ جائے خواہ کھانسی آئے - اور یہ دونون قسم کی کھانسی خواہ گرفتگی آواز جو سوء مزاج گرم اور سرد سے بیان ہوئی اسمین کھنکھارنے سے کوئی رطوبت خارج نہین ہوتی ہی بلکہ سوکھی کھانسی اور بحوحت ہوتی ہی - کبھی گرفتگی آواز کسی سوء مزاج رطب سے پیدا ہوتی ہی جو گلے مین اور قصبہ ریہ مین عارض ہوتا ہی اور یہی سوء مزاج انھین دونون عضو کو بھگو دیتا ہی اور دونون کو ڈھیلا کردیتا ہی جس وقت ہوا پھیپھڑہ سے نکلی اور اس جگہ سے گذری

آواز صاف نہوگی واسطے رطوبت انکے اعصاب کے - اس مرض کے ساتھ خشونت اور حرارت یہاں ان مقامات مین نہیں پاتے ہین اور کسی طرح کا
الم اور ایذا اُسکو محسوس ہوتی ہے نہ کبھی گرفتگی آواز کی اور کھانسی بالعکس اُس اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہے خواہ چیخنے اور چلانے سے خشونت
پیدا ہو اور ایذا قصبہ ریہ مین پہونچتی ہے - یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ نزلہ اور گرفتگی آواز نفخ کی شاید پہلا اُسمین نفخ سبب ہو سکتا ہے - اور بقراط نے
کہا ہے کہ بحوحت صوت یعنی آواز کی گرفتگی اور نزلے کے اقسام شیخ فانی کے نفخ سے نہین ہوتے ہے سب وہ امراض ہین جو حلق اور گلو اور
قصبہ ریہ مین پیدا ہوتے ہین - مگر جو امراض خاص حلق کے مجرے اور راہ مین عارض ہوتے ہین - ایک تو جونک اندر گلے کے لگ جاتی ہے
اور چمٹ رہتی ہے پانی کے ساتھ پینے سے اور جرم حلق کو پکڑ لیتی ہے - اور مچھلی کا کانٹا اور کئی ایسے اجسام نوکیلے جو حلق مین اندر کی طرف چبھ
جاتے ہین اور اسکی شناخت طبیب کو مریض سے پوچھ کر ہوتی ہے کہ پانی پینے کے بعد خواہ مچھلی وغیرہ کھانے سے یا اور چیزون کے استعمال
کرنے سے یہ بات پیدا ہوئی ہے جو ایسی خرابی کو پیدا کرنے والی ہون-

باب بیسواں پھیپھڑے اور سینہ کے امراض کا بیان اور اُنکے اسباب اور علامات کا

جو امراض پھیپھڑے مین عارض ہوتے ہین وہ شدید کھانسی اور ربو اور بہر اور ضیق النفس اور انتصاب نفس اور ذات الریہ اور نفث الدم
اور نفث المدہ ہے اور یہی بیماریان سل کہلاتی ہین - کھانسی جو پھیپھڑہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اُسکی پیدایش یا تو نزلہ سے ہے یا کسی سوء مزاج سے
جس کھانسی کی پیدایش نزلہ سے ہے اُسکو تو ہمنے کہدیا کہ فضلہ سر سے ریزش کرکے جب پھیپھڑے اور سینہ تک آتا ہے شدید کھانسی پیدا
کرتا ہے خصوصاً اگر مادہ حاد اور تیز ہو اور پتلا اکال یعنے سڑانے والا بھی ہو کہ جو کھانسی ایسے مادہ سے پیدا ہوگی وہ ردی اور خراب ہوگی
تا اینکہ سینہ مین قروح پیدا کریگی اور زخم ڈال دیگی - اسی کھانسی کے بیمار بعض اوقات اُسکے کھنکھار مین رقیق مادہ تیز برآمد ہوتا ہے اور اگر
بیمار کی کھنکھار سے خارج ہوا اور اگر نہو سینہ مین رہ جائیگا جب بھی باسانی پختہ نہوگا اور گاڑھا ہوکر پھیپھڑہ مین زخم ڈالیگا - اور اگر برآمد ہوا
شدید کھانسی پیدا کریگا - اور اسکا سبب یہ ہے کہ پتلا مادہ کھانسی آنے سے باسانی اوپر نہین چڑھتا ہے اسلیئے کہ یہ مادہ اپنے پتلے پنے کی وجہ سے
اگر سینہ کے اوپر چڑھ بھی گیا پھر اپنی جگہ پلٹ آتا ہے لہذا کھانسی مین شدت ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑہ کو ہلا دیتا ہے اور بیخوفی اس بات سے
نہین ہوتی ہے کہ ایسے وقت پھیپھڑہ خواہ اُسکی بعض رگین پھٹ جائین اور خون تھوکنے کا مرض پیدا ہو - انجام کار ایسے مریض کا یہ ہوتا ہے
کہ پھیپھڑے مین قرحہ پڑ جاتا ہے - کبھی کھانسی کے بیمار بعض اوقات اُنکے کھانسنے سے رقیق بلغم کا اخراج ہوتا ہے اور بعض اوقات بلغم سبز بھی خارج
ہوتا ہے اور بعض بیمارون کو یہ حمیات مختلفہ عارض ہوتے ہین - بعض اطبا نے کہا ہے کہ ایک شخص کو کہنہ کھانسی تھی اُسی کھانسی مین حلق کی راہ سے
بجاے بلغم کے ایک پتھر ایسا برآمد ہوا جو مشابہ مثانہ کی پتھری کے تھا - اور اُسی کے نکلنے سے مرض مین اُسکے سکون آگیا اور جاتا رہا - سبب
اسکا یہ ہے کہ مادہ کھانسی کا غلیظ ہوگیا تھا اور زمانہ دراز تک پھیپھڑے کے مجاری اور راہون مین ٹھہرا رہا پس متحجر ہوگیا اور پتھر بن کر خارج
ہوا - جس کھانسی کی پیدایش سوء مزاج گرم سے ہو اسکی علامت یہ ہے کہ مریض سانس لینے مین گرمی پاتا ہو اور پیاس بھی اُسکو معلوم ہو
اور سرد ہوا سے لذت ملتی ہو اور چہرہ کی سرخی - اور کبھی اُنکی کھنکھار مین ایک زرد زردی مثل ریشہ زعفران کے برآمد ہوتی ہے خواہ مرکے
مشابہ برآمد ہو - ایک قسم اُسکی سوء مزاج بارد سے ہوتی ہے اسکی علامت یہ ہے کہ چہرہ مریض کا تیرہ رنگ ہو اور پیاس اُسے معلوم نہوتی ہو اور
نہ گرمی محسوس ہو اور گرم ہوا اور حمام اُنکو ضرر پہونچاتا ہو - کبھی کھانسی بہت سے امراض مین سینہ اور پھیپھڑہ وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے جیسے
ذات الجنب اور ذات الریہ اور نفث الدم اور نفث المدہ اور درد جگر وغیرہ جنکو ہم اب عنقریب بیان کرینگے جب اُن امراض کے بیان کے

مقام پر پہونچینگے کبھی کھانسی بعض اوقات خشونت سے بھی [illegible] ہوا کی سردی [illegible] چیزون کے کھانے سے یا قابض چیزیں کبھی اور کبھی چیزون کے کھانے سے خواہ خیال [illegible] سے یا کوئی [illegible] سے ناعص ہوتی ہے اور جو کھانسی ان اسباب سے پیدا ہوتی ہے سو کبھی کھانسی ہوتی ہے [illegible] پھیپھڑے کے پیچیدہ ہو کر ہمراہ کھانسی کے خارج نہین ہوتی - یا رطوبت رقیق [illegible] ہو کر [illegible] باقی ہے فقط ازانکہ اوپر چڑھے اور کھانسی مین کچھ بھی برآمد نہین ہوتا ہے جیسا ابھی بیان کیا ہے - [illegible] انتصاب نفس اور ضیق النفس ہوتا یہ سب امراض تنگی سے پیدا ہوتے ہین جو پھیپھڑے کے مجاری مین ہو اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر [illegible] تنگی ان مجاری مین ہو جو کہ رگین پھیپھڑے کی ہین اس سے وہ مرض پیدا ہوگا جسکو ربو کہتے ہین اور [illegible] اسی کا نام [illegible] قسم [illegible] ہوئین - اور اگر تنگی اقسام اور اجزا مین قصبہ ریہ کے ہو اس سے انتصاب نفس پیدا ہوگا [illegible] ہونے کے دم اندر [illegible] سمائیگا - جو تنگی کہ اس سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے وہ ایک خلط بارد غلیظ بالزوجت ایسی ہوتی ہے کہ انھین مجاری اور راہون مین لپٹ جاتی ہے - اس مرض پر استدلال ایسی کھانسی سے کیا جاتا ہے جسکے ہمراہ گلے کا سائین سائین ہونا اور سرسراہٹ گلے کی اور سانس بڑی بڑی اور متواتر آتی ہو اور تپ نہو جس طرح ان لوگون کو یہی بات پیدا ہوتی ہے جنہون نے گھوڑدوڑ مین گھوڑا دوڑایا ہو اور تعب شدید انکو پہونچا ہو کہ انکی سانس بھی اسی طرح سے پیہم چلتی ہے - اور جب یہ بیمار [illegible] نیند سے [illegible] تنگی [illegible] اور سانس کا باہر نکالنا اسکو اندر لیجانے سے ہوا کے زیادہ پسند ہوتا ہے - کھانسی [illegible] اسوجہ سے آتی ہے کہ طبیعت ایسے [illegible] کا خارج کر دینا چاہتی ہے جو غلیظ پھیپھڑے کے مجاری سے - سانس کا بڑا ہونا اسلیے ہے کہ قوت اس مرض مین ضعیف نہین ہوتی [illegible] سانس آنے کی وجہ یہ ہے کہ ہوا بقدر حاجت اندر نہین جا سکتی ہے بسبب تنگ ہونے مجاری اور راہون کے لہذا طبیعت [illegible] کرتی ہے تاکہ ہوا دفعات کثیرہ مین تھوڑی تھوڑی جاتے جاتے بقدر حاجت پہونچ جائیگی جسکو ایک مرتبہ حالت صحت مین جذب کرتی ہے - [illegible] سیدھا کھڑا ہونا اور بیٹھنا مریض کا اسکی وجہ یہ ہے کہ سینہ کے عضل اور سینہ کی جھلی بروقت لیٹنے کے بیٹھ کے [illegible] پھیپھڑے پر [illegible] ہین اور ہوا کے مجاری پھیپھڑے مین ہین انکو تنگ کر دیتے ہین لہذا تنگی سینہ مین اور ضیق نفس زیادہ ہو کر ایذا دیتا ہے کہ مریض سے سانس لینی بے اسکے کہ برابر ہو کر بیٹھ جائے دشوار ہوتی ہے - اور یہی وجہ ہے کہ دمہ کی بیماری اور اکثر امراض جو آلات تنفس مین پیدا ہوتے ہین انکا نام (سل رکھا گیا ہے - اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ان اعضائے تنفس مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ان اعضا کے فعل مین کمی آجاتی ہے اور ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ مادہ لغت عرب مین کمی کے واسطے موضوع ہوا ہے) یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ یہ مرض دمہ کا اگر اسکے ہمراہ کھانسی نہو انجام مریض کا بطرف استسقا کے ہوتا ہے کبھی یہ مرض میری مراد اس سے ربو اور انتصاب نفس ہے حرارت سے بھی پیدا ہوتا ہے وہ حرارت جو کثرت بخارات قلب سے پیدا ہو کر سینہ اور پھیپھڑے کو بھر دیتی ہے - اور ایسے ربو اور انتصاب نفس کی علامت یہ ہے کہ سانس بڑی ہوگی اور نبض بھی عظیم ہو اور تواتر نبض کا شدید اور پیاس زیادہ اور ہوا کے اندر پہونچانے کی خواہش زیادہ ہوگی بہ نسبت خارج کرنے کے - جیسے ذات الریہ مین اسی طرح سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے کبھی ضیق النفس کسی ورم سے جو طحال مین ہو بھی عارض ہوتا ہے اور سانس ایسے وقت منقطع ہوتی ہے - کبھی یہ مرض استرخا اور ڈھیلے ہو جانے سے سینہ کے عضل کے پیدا ہوتا ہے اور ضعف سے حرارت غریزی کے - نبض ایسے بیمارون کی چوڑی اور نرم ہوتی ہے اور سانس دیر دیر مین آتی ہے جسکے ہمراہ نفخ لیتے سانس کا پھولنا نہین ہوتا ہے ذات الریہ

ایک ورم گرم ہی جو پھیپھڑہ مین پیدا ہوتا ہی اور یہ ورم کبھی خون کے مادہ سے ہوتا ہی اور کبھی مادہ صفراوی سے جو بطرف پھیپھڑے کے
ریزش کرتا ہی بوجہ قرب اور مجاورت کے اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہی جسوقت پھیپھڑہ ضعیف ہو اور یہ اعضا جو کچھ اُسکی طرف گرائین اُسکو
قبول کرلے - علامات جو ذات الریہ پر دلالت کرتے ہین ایک تو یہ ہی کہ تپ ہمیشہ ہر وقت چڑھی رہے مگر تپ ضعیف ہو اور کھانسی اور
سانس کی بشدت تنگی اور درد گرانی لیے ہوے سینہ کے اگلے اور مقدم اجزا مین اور دونون رخساروں کی اونچی ہڈیوں مین سُرخی اور
آنکھوں مین سرخی اور آنکھوں کی رگین بھری ہوئی اور پپوٹون مین آنکھون کے ورم اور چہرہ مین گرمی کی بھڑک پیاس کی شدت زبان کی
خشکی ہواے سرد کے اندر پہونچانے کا اشتیاق زیادہ از حد ہوتا ہی - تپ کی وجہ یہ ہی کہ حرارت ورم کی قلب تک پہونچتی ہی - اور کھانسی
تپ کے تابع ہی جملہ امراض مین جو اعضاے تنفس کو عارض ہوتے ہین - اسی طرح سے ضیق النفس کبھی تپ کے تابع ہی اور دوسری وجہ ضیق النفس کی
یہ ہی کہ ورم کی جگہ ایسی ہی اور سینہ مین یہ ورم تنگی پیدا کرتا ہی اور درد ورم کے تابع ہی اور سُرخی کا لون پر اور آنکھون کی سُرخی دونون عرض
لازم ہین ذات الریہ کے (یعنے دونون علامت خاص ذات الریہ کے ہین کہ اُس سے جدا نہین ہوتے ہین) - اسلیے کہ سرخی مذکور
اُن بخارات گرم سے پیدا ہوتی ہی جو پھیپھڑہ سے بطرف سر کے اور چہرہ کے چڑھتے رہین - یہ دونون سرخیان عرض لازم ذات الریہ کی
اسواسطے ہین کہ دونون رخسارے کے گوشت نرم اور متخلخل یعنے پلپلے ہین لہذا بخارات گرم کو زیادہ قبول کرینگے بہ نسبت اور سخت گوشت کے خواہ اور اجزاے کے جو
چہرہ کے ہین مترجم آنکھون کی سُرخی کا سبب متن مین چھوٹا ہی اسلیے کہ وہ اُن سے زیادہ نرم اور نازک عضو ہی جو تھوڑے سے بخارات پہونچنے سے نرم ہو جاتے ہین
متن پس یعنی بھڑک گرمی کی اور پیاس و خشکی زبان اور ایسے ہی سب اعراض بوجہ حرارت قلب و سینہ کے عارض ہوتے ہین پھر اگر ذات الریہ کا مادہ
صفراوی ہو دلائل حرارت کے اور بھی قوی ہونگے اور تپ شدید ہوگی اور جتنے اعراض اوپر مذکور ہوے سب شدید اور سخت ہونگے اور اگر مادہ ذات الریہ کا دموی ہو حرارت کے
دلائل مین کمی ہوگی بعض بیماران ذات الریہ کی موجی ہوتی ہی اور جب ورم مین پیپ پڑنے کا زمانہ آتا ہی بوقت پیدا کرنے مادہ ریم کے تپ سخت اور پھریری پیدا ہوتی اور
اور لرزہ بھی آتا ہی - پھر اگر پیپ ایک ہی طرف پھیپھڑے کے پڑے بیمار کو گرانی اسی طرف معلوم ہوگی اور اگر جانب صحیح پر لیٹے اُسے ایسا خیال ہوگا
جیسے کہ یہ جانب بھاری ہی اور کوئی شی اوپر کی طرف لٹک رہی ہی کبھی سینہ مین بعض اوقات درد اقسام اور طرح طرح کی ایذا بھی
ہوتی ہی بدون اسکے کہ اسکے بعد کھانسی اُٹھے اور یہ بات دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ یہ مرض فقط ریح کے تمدد اور کھنچاؤ سے پیدا ہوا ہی
اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ہنوز پھیپھڑے مین کوئی آفت نہین پہونچی ہی اور نہ اُس جھلی مین جو پسلیون کے اندر منڈھی ہی کسی طرح کی ایذا
ہوئی ہی - دوسرے سب قسم کے نفث الدم یعنی خون تھوکنا یا تو وہ پھیپھڑے سے ہوتا ہی یا تمام آلات تنفس سے یا اور اعضاے
اندرونی سے - اور چونکہ ہمارا کلام اسوقت فقط پھیپھڑے کے امراض مین ہی لہذا اسکو باضطرار مقام حاجت بیان کرنے کی ہی خون کے
تھوکنے کی جو تمام اعضاے اندرونی سے برآمد ہوتا ہی تاکہ نفث الدم کا بیان ایک ہی جگہ ہو جائے اور اُسمین انتظام کا سلسلہ باقی رہے
پراگندہ اور پریشان کلام نہ رہے اور جو شخص نفث الدم کو معلوم کرنا چاہیے اُسی آسانی سے معلوم ہو جاسکے - مین کہتا ہون
کہ نفث الدم خراب اور مہلک امراض مین سے ہی جس طرح بقراط نے کہا ہی کہ خون کا اوپر کی طرف سے نکلنا خراب علامت ہی اور خون کا نیچے والے اعضا سے
نکلنا اچھی علامت ہی خصوصاً اگر اُسکے ہمراہ کوئی سیاہ چیز بھی خارج ہو - اور مراد بقراط کی یہی ہی کہ نیچے سے اگر خون برآمد ہو اُن رگون کے مُنہ سے نکلے جو
مقعد مین ہین اور اسی کو بواسیر کہتے ہین - نفث الدم یا کسی سبب خارجی سے عارض ہوتا ہی یا اندرونی سبب سے - خارجی اسباب
جیسے چوٹ لگے خواہ گر پڑنا اور چلانا چیخنا اور بقوت اُچکنا پھاندنا اور بقوت کودنا جس سے رگین پھٹ جاتی ہین خواہ جدا ہو جاتی ہین

اپنے اتصال باہمی سے خواہ کٹ جاتے ہین - اور ایسے اسباب سے خون کا نکلنا بہت سا دفعۃً ہوتا ہے - یا داخلی اسباب سے نفث الدم عارض
ہوتا ہے اور یہ سبب یا تو رگون کا سڑجانا ہے اور رگون کا سڑنا اُن اقسام سے نزلون کے ہوتا ہے جو سر سے بطرف سینہ اور پھیپھڑہ کے ریزش
کرتے ہین اگر وہ ریزش کرنے والا مادہ گرم اور تیز ہو یا بلغم شور ہو - خون کا ایسے وقت نکلنا پہلے تو قلیل اور تھوڑا سا ہوتا ہے پھر زائد ہوتا جاتا ہے
تا آنکہ دفعۃً سا نکلنے لگتا ہے - یا رگون کے مُنھ کھلجانے سے نفث الدم عارض ہوتا ہے اور یہ بات یعنی رگون کا مُنھ کھلنا بسبب امتلا کے پیدا ہوتا ہے اور امتلا
کثرت اخلاط کے ہوتا ہے - یا اس وجہ سے کہ پہلے یہ خون بذریعہ حیض کے نکلتا تھا اب بند ہوگیا یا مقعدہ کی رگون سے خارج ہوتا تھا اور رُک گیا ہے اور ایسا
رُک جانے سے اس رگون مین امتلا شدید پیدا ہوا ہے لہذا منھ رگون کے کھل گئے - کبھی رگون کا منھ بروقت تدبیر مسخن اور مرطب کے اپنے
بروقت استعمال ایسی شی کے جو گرم تر ہو کھل جاتا ہے - جیسے نہانے کا استعمال حمام گرم مین کیا جائے - اور کبھی سوء مزاج بارد یابس سے بھی
رگون کا منھ کھلجاتا ہے جو رگون مین تکشف شدید پیدا کرے یا اُنکے اجزا کو اسقدر یکجا کردے کہ بعض اجزا اور بعض کے چڑھ کر آخیر کو
پھٹ جائین جیسے سکم کی یہی کیفیت ہوتی ہے جسوقت سوکھ جائے تو آخر کو پھٹ جاتا ہے - نفث الدم یا تو حلق کے اجزا سے ہوتا ہے اور یہ
استدلال الہیہ تی کے ... اُس وجہ کے جو دو ... شاہ ن کے بیچ مین ہو کیا جاتا ہے - یا نفث الدم معدہ کے منھ سے ہوتا ہے اور اسپر استدلال بذریعہ
قے اور درد خفیف کے ہوتا ہے - یا نفث الدم قصبہ ریہ سے ہوتا ہے اسپر استدلال کھنکھارنے ... تھوڑی ... سے کیا جاتا ہے اور تھوڑا سا
درد بھی اسمین ہوتا ہے مع لیبہ لینے مر حرسے کی اونچی ہڈی مین ہوگا - یا نفث الدم پھیپھڑہ سے ہوتا ہے اسپر استدلال شدید کھانسی سے کرتے ہین
اور یہ بھی ہے کہ یہ خون دفعۃً برآمد ہوتا ہے اور درد اسکے ہمراہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ پھیپھڑہ مین حس نہین ہے اور زیادہ نکلتا ہے اور رنگ اسکا
ناصع یعنی زعفرانی ہوتا ہے اور اسمین کف اور پھین بھی ہوتا ہے جیسے بقراط نے کہا ہے کتاب فصول مین جو شخص خون ایسا تھوکے جسمین
کف کی آمیزش ہو اسکا یہ خون تھوکنا پھیپھڑے سے ہے - یا نفث الدم سینہ سے ہوتا ہے اور اسپر استدلال شدید کھانسی سے کرتے ہین
اور اس امر سے کہ جسقدر خون نکلے تھوڑا سا ہو اور قوام اسکا ساتھ علق کے یعنی بستہ خون کے ہو - اکثر جو نفث الدم سینہ سے عارض ہوتا ہے
اُسی کو ہوتا ہے جسکے سر سے تراوش کے اقسام زیادہ سینہ پر آتے ہون اور سینہ بھی اسکا تنگ ہو اور جو فضول اُسکے سر سے سینہ پر گرتے ہون
رقیق اور گرم اور تیز ایسے ہون کہ اپنی تیزی سے خراش پیدا کرین اور سینہ کو چھیل ڈالین زخم پیدا کرین - اسلیے کہ تنگ سینہ مین شگافتہ
ہونا رگون کا جلد عارض ہوتا ہے اسلیے کہ رگین بھی ایسے سینہ کی تنگی مین ہوتی ہین اور باریک ہوجاتی ہین - نفث مدہ یعنی پیپ تھوکنے کا
مرض یا کسی ورم گرم سینہ خواہ پھیپھڑہ کے عارض ہوتا ہے جسوقت وہ ورم پھوڑا بن جائے خواہ سینہ کے عضل کے ورم سے خواہ اُس اغشیہ سونی
جھلی کے ورم سے جو پسلیون کے اور حجاب مین پیدا ہوتا ہے - یہ ورم گرم جب پھوڑا ہو کر پھوٹتا ہے تو اسکی پیپ پھیپھڑے تک اس وجہ سے پہنچتی ہے
کہ پھیپھڑہ اسکو خوب کھینچتا ہے بوجہ اپنی سخافت اور پودے ہونے کے اور اپنی طرف اُسی ریم کو جذب کرتا ہے جیسے کہ ذات الجنب مین جب ورم
پھوٹ جائے یا بعد نفث الدم کے نفث مدہ عارض ہوتا ہے خواہ بعد سڑجانے کسی گوشت جسکا انگور نہ بندھا ہو اور انجام اسکا پیپ
پڑجانے کی طرف ہو پس طبیعت ریم کو بذریعہ تھوک اور کھنکھار کی راہ سے خارج کردے - جو نفث مدہ ورم گرم خواہ دبیلہ سے عارض ہوتا ہے
اُسکی نسبت یہ جاننا مناسب ہے کہ ہر ایک ورم جو مقامات مذکورہ بالا مین پیدا ہوتا ہے اور انجام کار اسکا مدہ کی طرف ہو کہ اسمین پیپ
پڑنے لگے تپ اور لرزہ اور پھر ہری اسمین ضرور ہوتی ہے کہ مریض کو عارض ہوتا ہے اور یہ امور بروقت پیدا ہونے مدہ کے عارض ہوتے ہین
ابتدائی وقت سے اُس ورم کے شگافتہ ہونے کی امید پڑتی ہے میری مراد اُسوقت سے ہے جب سے کہ تپ آنے اور لرزہ اُسکو

عارض ہو۔ شگافتہ ہونا اُسکا یا تو ساتوین روز ہو یا بیسوین روز خواہ چالیسوین روز خواہ پورے ساٹھ دن کے بعد جیسا بقراط نے کہا ہی
کتاب تقدمۃ المعرفۃ مین یعنے جس کتاب مین قبل از وقوع امراض کے اچھے خواہ خراب ہونے کے علامات کو لکھا ہی۔ اور یہ اختلاف زمانہ
انفجار یعنے شگافتہ مین سخت برودت اور حرارت اور غلظت اور لطافت اُسی مادہ کی ہی۔ اسلیئے کہ اگر مادہ تیز مزاج ہی اور جوہر اُسکا لطیف ہی
ساتوین روز ورم شگافتہ ہو جائیگا اور پھر اسپر اگر زیادتی اس امر کی ہو کہ مزاج بیمار کا گرم ہی اور سن اُسکا منتہی جوانی کا ہی اور وقت موجود
فصل گرمی کی ہی یہ امور سب کے سب زیادہ موکد شگافتہ ہونے کی دلالت پر سات ہی روز کی مدت مین ہونگے۔ اور اگر مادہ غلیظ الجوہر لطیف
اور گرم ہی بیسوین روز ورم شگافتہ ہوگا پھر ایسے مادہ کے ساتھ مزاج بیمار کا اور سن اور وقت حاضر حرارت مین متوسط درجہ پر ہو دلالت
موکد اسی پر ہوگی کہ شگافتہ ہونے کا زمانہ درمیانی ہی۔ اور اگر مادہ ورم حرارت مین درمیانی درجہ پر ہو اور جوہر مادہ کا غلیظ ہی اُسکے لائق
یہ حال یہی ہی کہ چالیسوین روز شگافتہ ہونے کی امید کیجائے۔ اور اگر مادہ سرد غلیظ ہو ساٹھ دن مین شگافتہ ہوگا خصوصاً اگر مزاج بیمار کا
سرد خشک ہو اور سن اُسکا بڑھاپے کا ہی اور وقت موجود فصل جاڑون کی ہی اسکو تاکیدی دلالت شگافتہ ہونے کی تاخیر پر ساٹھ دن کے ہوگی
جب زمانہ ورم کے ٹوٹنے کا قریب ہوتا ہی تپ کی شدت اور گرانی بدن مین اور لرزہ کے دورے بہت پڑتے ہین۔ اگر ورم خواہ دبیلہ یعنی اندرونی
پھوڑا درمیانی مقام مین سینہ کے ہو ایذا اور گرانی زیادہ شدت سے اگلی طرف سینہ کے ہوگی۔ اور اگر ورم کسی ایک جانب مین سینہ کے ہو
مثلاً داہنے خواہ بائین اُسوقت اگر بیمار ورم جانب صحیح کے بل لیٹیگا جانب علیل مین اُسکو ایسا محسوس ہوگا جیسے کوئی بھاری شی لٹک رہی ہی
اُسی مقام ورم مین۔ اور اگر ورم دونون جانب ہوگا دونون طرف ورم اور گرانی محسوس ہوگی جس بل کیون نہ لیٹے گرانی اوپر والے بل مین
محسوس ہوگی۔ پھر جب پھوڑا شگافتہ ہوتا ہی منھ اُسکا اکثر اوپر ہی کی طرف ہوتا ہی پس کھانسی مین ریم وغیرہ برآمد ہوتی ہی یا منھ پھوڑے کا
نیچے ہو جاتا ہی اُسوقت پیپ بطرف معدہ اور آنتون کے جاتی ہی اگر طبیعت اُسی مادہ کو بطرف اُس بڑی رگ کے پھیر لیجائے جسکا نام اجوف ہی
اجوف سے ہوکر جگر تک پہونچتا ہی اور جگر یا تو معدہ مین یا آنتون مین اور اُن رگون مین لیجاتا ہی جنکا نام جداول ہی خواہ بطرف مثانہ کے
لیجاتا ہی جسوقت کہ یہ مدہ گردہ تک بذریعہ اُس رگ اجوف کے پہونچے جس سے پیشاب کی تمیز اور جدا گانہ کرنا پیشاب کا اور اُسیا سے صادر
ہوتا ہی ایسے بیمارون کو ہر وقت تپ چڑھی رہتی ہی ہان اگر کھنکھار کے ذریعہ سے جلدی اس مدہ کو خارج کردین۔ اسلیئے کہ اگر مدہ کے نکلنے مین
دیر لگتی ہی مریض کا انجام بطرف سل کے ہو جاتا ہی۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہی کہ جس شخص کا انجام ذات الجنب یا ذات الریہ مین تقیح کی
طرف ہو یعنے اُسکے ورم مین پیپ پڑجائے اور پھر چالیس روز کے اندر ورم کے شگافتہ ہونے کے دن سے اگر بذریعہ نفث اور تھوکنے کی
صفائی نہو جائے اور تمام مدہ خارج نہو اُسکا انجام بطرف سل کے ہوگا۔ اسلیئے کہ یہ مدہ پھیپھڑہ کے جرم کو سڑا دیگا اور عفونت اُسمین پیدا
کردیگا۔ اور اسی طرح سے نفث الدم کا بھی فعل ہی کہ جسکو نفث الدم کے بعد پیپ تھوکنے کی نوبت پہونچے ضرور اُسکو سل کا مرض ہو جائیگا
اکثر سل کی بیماری اُسی شخص کو لاحق ہوتی ہی جسکا سن اٹھارہ برس سے پینتیس ۳۵ برس تک ہو اور سبب اسکا غلبہ حرارت کا مزاج پر
اسی سن کے ہی۔ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ اعضا اُنکے نرم ہین اور پھیپھڑا انکا زیادہ تر نرم ہوتا ہی جسکو مدہ باسانی سڑا دیتا ہی اور جلد متعفن
کردیتا ہی۔ اور زیادہ تر یہ امر اُسی کو عارض ہوتا ہی جسکا بدن ایسے مرض کے پیدا ہونے پر آمادہ ہو اور یہ وہ آدمی ہی جسکا بدن نحیف
اور لاغر ہو اور حنجرہ یعنے گلا اُسکا اونچا اور ابھرا ہوا سینہ اُسکا تنگ دونون شانہ اُسکے اونچے اور نیچے کی طرف خوب نکلے ہوئے۔ اور جسکے
بدن مین تیز نزلات بسرعت پیدا ہوتے ہین۔ اسلیئے کہ جسکا سینہ تنگ ہوتا ہی اُسکی رگین سینہ والی جلد پھٹ جاتی ہین بوجہ تنگی

سینہ کے اور سینہ کے مرور ہونے کے - تیز نزلات چونکہ حرارت اور زخم ڈالتے ہین اور اپنی تیزی سے پھیپھڑے کو قطع کرتے ہین - یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ سل کی بیماری مریض کے پاس بیٹھنے سے اور وراثت جدی اور آبائی سے بھی عارض ہوتی ہے - علامات جو سل پر دلالت کرتے ہین تپ لازم جو نرم اور ٹھہری ہوئی دن کو رہے اور رات کو تیز ہو جائے اور قوت پکڑ جائے اسی طرح غذا کھانے کے بعد بھی تپ مین تیزی آجاتی ہے اسلیے کہ ایسی تپ کی گرمی کو بعد تناول غذا کے وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو حال چونے کا پانی چھڑکنے سے ہوتا ہے کہ اُسمین جوش آتا ہے اور بھڑکتا ہے - کبھی بیماران سل کو بہت سا پسینا بھی آیا کرتا ہے اور آنکھین اُنکی اندر کو گھس جاتی ہین اور رخسارے اُنکے سرخ ہو جاتے ہین اور ناخون اُنکے ہاتھون کے ترچھے ہو جاتے ہین - اور کنارے انگلیون کی پورون کے گرم رہتے ہین دونون قدم مین اُنکے ورم نرم بلغمی پیدا ہوتے ہین اشتہاے طعام اُنکی گھٹ جاتی ہے مختصر یہ ہے کہ جملہ علامات دق کے جو ہم کہہ چکے ہین سب انمین موجود ہوتے ہین اور بخوبی نمایان ہوتے ہین - آنکھون کا اندر بیٹھ جانا اسکی وجہ یہ ہے کہ آنکھون کی رطوبات پگھل کر نکلجاتی ہین اور اُنمین خشکی آجاتی ہے - رخسارون کی سرخی کی وجہ یہ ہے کہ بخارات گرم پھیپھڑے سے بطرف رخسارون کے چڑھا کرتے ہین - ناخون کا ترچھا ہونا اور روکھا ہو جانا بسبب گوشت کے پگھل جانے کے ہے جو اُنکو مستحکم اور شاداب رکھتا ہے - اطراف سر انگشتان کے اور دیگر اطراف کے گرمی کی یہ وجہ ہے کہ حرارت نے اعضاے اصلی کو پکڑ لیا ہے یعنے ہڈیون وغیرہ مین بھر گئی ہے اور ہڈی کی انگلیون مین زیادتی ہے - دونون پانؤن کا ورم بلغمی اسواسطے ہو جاتا ہے کہ یہ دونون عضو معدن حرارت غریزی سے دور واقع ہین یعنے قلب سے اور قوت حیوانی کی معدن سے بھی دور ہین لہٰذا یہ دونون عضو اسی وجہ سے مرجاتے ہین یعنے انمین گرمی حیات کی نہین پہونچتی ہے اور جس طرح مردون کے بدن مین ورم پانؤن مین آجاتا ہے اور پانؤن اُنکے سوج جاتے ہین - اشتہاے طعام کا قطع ہو جانا بسبب ضعف قوت غاذیہ کے ہے - پس انھین علامات سے مرض سل پر استدلال کیا جاتا ہے - کبھی طبیب کو اس امر مین شک ہوتا ہے کہ جو کچھ مریض کی کھنکھار سے خارج ہوتا ہے بلغم ہے یا مدہ ہے پس بروقت ایسے شک کے مناسب ہے کہ اُسی کھنکھار کو پانی مین ڈال کر ایک گھنٹہ خواہ زیادہ ٹھہر جائین اگر وہ شے نیچے ڈوب جائے مدہ ہے اور اگر اوپر ترتی رہے بلغم ہے -

باب اکیسوان اُن امراض کے بیان مین جو عضل صدر اور اندرونی جھلی مین پسلیون کے عارض ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو امراض اُس جھلی مین پیدا ہوتے ہین کہ پسلیون کے اندر منڈھی ہے اور سینہ کے عضل مین پیدا ہوتے ہین وہ اقسام ورم اور جراحات اور درد پہلو کے اقسام ہین - پھر اگر ورم اُسی پسلیون کی جھلی مین پیدا ہو اُسکو ذات الجنب کہینگے - اور اگر ورم سینہ کے عضل مین پیدا ہو اُسکو وجع الصدر کہتے ہین - ذات الجنب ورم گرم ہے جو اندرونی جھلی مین پسلیون کے عارض ہوتا ہے اور جو اعراض لازم اس مرض کو ہین اور جنسے اس مرض پر استدلال کیا جاتا ہے ایک تو تپ ہے جو لازم رہتی ہے اور ابتداے مرض سے تا زمانہ منتہی کے جدا نہین ہوتی - اور کھانسی بھی جس سے کچھ برآمد نہین ہوتا ہے اور ابتداے مرض مین تنگی ہے اور سانس کی تنگی اور چھٹا ہوا درد - اور جب بیماری صعب ہو جاتی ہے درد پسلیون سے شروع ہو کر ترقوہ یعنی گردن کی اُس ہنسلی تک پہونچتا ہے جہان جھلی مین ورم ہے - اور کبھی یہ درد جگر کے نزدیک تک پہونچ جاتا ہے - تپ ہونے کا سبب یہ ہے کہ ورم ایسی جگہ ہے کہ گرمی قلب تک پہونچتی ہے اسلیے کہ عضو علیل سے قلب کا مقام نزدیک ہے - کھانسی آنے کا سبب یہ ہے کہ حرکت دافعہ عضل صدر کے مادہ موذی

اور ایذا دہندہ کو بطرف خارج کے ہٹانا چاہتی ہے تنگی سانس کی بوجہ تنگی پیدا کرنے ورم کے مجاری تنفس پر ہوتی ہے۔ اور نخس یعنی چبھن بوجہ اسکے کہ ورم جھلی میں ہے۔ درد کا ہنسلی تک چڑھنا بوجہ جذب ہونے اور کھنچنے اُسی جھلی کے جو پسلیون کے اندر منڈھی ہے ہنسلی تک اسلیے کہ ورم اسی جھلی کے اوپر والے اجزا مین ہو اور یہ چیزین یعنے جھلی وغیرہ جب انمین ورم آجاتا ہے ہنسلی بھی درد مین انکے شریک ہوتی ہے اور پستان اور ساعد یعنی پہونچا بھی شریک ہوتا ہے۔ درد کا جگر کے قریب اُترنے سبب یہ ہے کہ اسی جھلی کے نیچے والے اجزا مین جب ورم ہوتا ہے اُن اجزا کے ہمراہ درد مین وہ مقامات بھی شریک ہوتے ہین جو شراسیف کے نیچے ہین یعنے پیٹ کے سرے کی ہڈیان جو نوکدار ہین انکے نیچے۔ اس بات کو خوب جاننا چاہیے۔ ذات الجنب کے ہمراہ اکثر ابتدائے مرض سے کھنکھار مین کچھ مادہ آتا ہے جو تھوڑے دنون تک رہیگا اور سلیم ہوگا اور اسکی یہ صورت ہے کہ اگر نفث چوتھے دن شروع ہوگیا بحران ساتوین خواہ گیارھوین روز ہوگا اور نہایت درجہ چودھوین روز۔ اور اگر نفث آٹھوین دن آیا مرض مین طول ہوگا اور بحران اب تیئسویں روز خواہ اس سے بھی زیادہ دنون بعد ہوگا۔ کبھی نفث یعنے کھنکھار مین جو کچھ آتا ہے اُس سے استدلال ورم کی قسم مادہ پر بھی کرتے ہین اسکی صورت یہ ہے کہ اگر نفث یعنی کھنکھار مین سرخی گہری آتی ہو دلالت ہوگی کہ ورم دموی مادہ سے ہے اور اگر کھنکھار مین زردی ہو خواہ مثل بیضہ زعفران کے اسکا رنگ ہو خواہ زردی مائل ہو معلوم ہوگا کہ ورم صفراوی۔ اور رنگ اُسکا سپید ہو اور کف بھی اُسمین ہو کہ چھین سا اٹھتا ہو معلوم ہوگا کہ مادہ بلغمی ہے۔ اور اگر سیاہ ہو خواہ تیرہ رنگ دلیل مادہ کے سوداوی ہونے پر ہوگا۔ اور یہ دونون ورم میری مراد ان دونون سے بلغمی اور سوداوی سے ہے کمتر اس جھلی مین جو اندرون پسلیون کے ہے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بلغمی اور سوداوی غلیظ ہے اور جھلی کا جرم سخت ہے سوائے لطیف مادہ کے غلیظ کو قبول کرتا ہے اسلیے کہ لطیف مادہ بسہولیت جرم مین اسی جھلی کے سما جاتا ہے بہ نسبت غلیظ مادہ کے اور خون اور صفرا دونون زیادہ لطیف ہین۔ اور وہ ورم جو خون اور صفرا سے پیدا ہوتا ہے اکثر اسی جھلی مین ہوتا ہے۔ اسی واسطے بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہے جن لوگون کو کھٹی ڈکار آتی ہو شاید انکو ذات الجنب مرض نہوگا۔ اور سبب بقراط کے حکم کا یہ ہے کہ کھٹی ڈکار یا خلط بلغمی سے آتی ہے جو بدن انسان پر غالب ہو خواہ اُسکے معدہ مین بلغم کی کثرت ہو جو غلیظ اور بالزوجت ہوتا اسکو اندرونی جھلی پسلی کی قبول نکرے یعنے وہ بلغم اُسی جھلی کے جرم مین نفوذ نہ کرسکے اسی وجہ سے شاید ایسے آدمیون کو ذات الجنب کا ورم نہوگا مگر شاید اتفاقاً کبھی خرابی ہوجاتی ہے شاذ و نادر کہ اُنکے بدن مین خلط صفراوی فراہم ہوجائے خواہ اُسی بلغم مین آمیزش صفرا کی ہو کر اُسی جھلی پر ریزش کرے تب اُس سے ورم مذکور پیدا ہو۔ اسکو جاننا چاہیے (وجع الجنب) یہ ورم سینہ کے عضل مین پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک قسم اسکی اُس عضل مین عارض ہوتی ہے جو اندر سینہ کے ہے۔ اور یہ وہ عضل ہے جو درمیان پسلیون کے ہے اسپر استدلال تپ سے اور ایذا اور تپک سے کیا جاتا ہے جو تپک اُسی طرف ہوتی ہے جدھر مرض ہو اور اسمین نخس یعنی چبھن نہین ہوتی ہے خصوصاً بر وقت سانس لینے کے اور نہ اسکے ہمراہ کھانسی ہوتی ہے اور نہ کھنکھار مین کچھ برآمد ہوتا ہے۔ پھر اگر کھانسی آتی بھی ہے خفیف ہوتی ہے اور کچھ اُسمین خارج نہین ہوتا ہے۔ اور اگر ضربان بر وقت ہوا اندرون پہونچانے اور سانس لینے کی شدید ہو معلوم ہوگا کہ مرض اُس عضل مین ہے کہ سینہ کو کشادہ کرتی ہے اور اگر ضربان بر وقت نکلنے ہوا کے سینہ سے زیادہ ہو معلوم ہوگا کہ مرض اُس عضل مین ہے جو سینہ کو سمیٹتی ہے۔ ایک قسم ورم کی وہ ہے جو سینہ کے عضل خارجی مین ہوتی ہے اسپر استدلال چھونے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ ورم کا سرا ایک جگہ مین تک ہوتا ہے

باب تیسوان اُن بیماریون کے بیان مین جو حجاب مین پیدا ہوتی ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو امراض حجاب مین سینہ کے عارض ہوتے ہین اُنمین سے ایک قسم وہ ہی جو خاص حجاب مین ہوتی ہی اور دوسری وہ ہی جو کسی اور عضو کی شرکت سے مرض مین پیدا ہوتی ہی۔ جو مرض خاص حجاب مین بلا شرکت ہوتا ہی پس یہ سوء مزاج اور ورم کے قسام ہین جیسے وہ مرض جسکا نام برسام ہی اور یہ ایک ورم ہی جو حجاب سینہ مین پیدا ہوتا ہی اور اُسکے تابع اختلاط ذہن بھی ہوتا ہے کہ اسلیے کہ حجاب سے ضرر دماغ تک پہونچتا ہی بوجہ مشارکت کے یہ جو مرض کسی عضو کی بیماری کی شرکت سے حجاب مین پیدا ہوتا ہی یا تو دماغ کی شرکت سے ہوتا ہی یا جگر کی شرکت سے۔ دماغ کی شرکت جیسے دماغ کو اگر مرض لاحق ہو ورم گرم کا برسام پیدا ہوگا اور دماغ کے ورم کے تابع اختلاط ذہن بھی ہوتا ہی۔ اور فرق اختلاط ذہن کا جو خاص حجاب کی وجہ سے پیدا ہوا اور اُس اختلاط ذہن مین جو دماغ کی وجہ سے ہو یہ ہی کہ جو امراض بوجہ اختلاط ذہن کے لاحق ہوتے ہین جیسے بیداری اور نسیان اور آنسو کا بہنا اور چیپڑ آنکھون مین اور بھوسہ گھاس کے تنکے بیودرون سے چننا اور کپڑون کے روئین اکھاڑنے اور منہ کا خشکی یہ سب اعراض ابتدا مین حجابی اختلاط ذہن مین نہین ہوتے لیکن بعد ازان کہ مرض قوت پکڑ جاتے اُسوقت ضرور ہوتے ہین۔ ہان ابتدا مین حجابی قسم کے اختلاط ذہن سے کیا ہوتا ہی کہ دونون آنکھون مین سرخی اور مراق شکم کا اوپر کی طرف کھچنا اور سانس مین دشواری ہوتی ہی۔ یا جگر کی شرکت سے کوئی مرض حجاب مین پیدا ہو جب جگر مین کوئی بیماری ہو جیسے جگر مین ورم پیدا ہونے سے کھانسی اور تنگی سانس لینے کی اسی سبب سے پیدا ہوتی ہی کہ محدب جگر یعنے اُبھرے ہوئے جانب جگر کے حجاب سے شرکت اور ارتباط باہمی رکھتی ہی اور اسی ذریعہ سے استدلال کیا جاتا ہی کہ مریض کو ثقل اور گرانی داہنی طرف شراسیف کے مقامات پر معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم

باب تیتیسوان مین قلب کے امراض اور اُنکے اسباب کا بیان ہی

جو بیماریان قلب مین پیدا ہوتی ہین بعض تو خاص قلب کی ہین اور بعض ایسی ہین کہ قلب کو ایذا اور ضرر کن سی لاحق ہوتی ہین اور بعض بیماریان کسی عضو کی شرکت سے پیدا ہوتی ہین کسی مرض مین اور یہ غشی کا مرض ہی۔ قلب مین درد یا تو سوء مزاج سے یا کسی مرض آلی یعنی مرکب بیماری سے اُٹھتا ہی یا تفرق اتصال سے۔ اور سوء مزاج یا گرم ہی اور اسپر استدلال نبض کے عظیم ہونے سے کیا جاتا ہی۔ یا سوء مزاج بارد اور سرد سے دل مین درد ہوتا ہی اسپر استدلال نبض کے چھوٹے ہونے سے کیا جاتا ہی۔ یا سوء مزاج رطب سے اور اسپر استدلال نبض کی نرم ہونے سے کیا جاتا ہی یا سوء مزاج خشک ہو جس سے درد قلب کا پیدا ہوا اور اسپر استدلال صلابت نبض سے کیا جاتا ہی۔ اور اگر سوء مزاج مرکب ہو نبض بھی مرکب ہوگی۔ نہایت ردی اور خراب قسم سوء مزاج کی جو قلب کو عارض ہی یہ ہی کہ گرم ہو اور خشک ہو۔ اسلیے کہ یہ سوء مزاج ایسا ہی جسسے دق کی بیماری جھٹ پٹ پیدا ہوتی ہی۔ اُسکے بعد خراب وہ سوء مزاج مختلف ہی جس سے غشی پیدا ہوتی ہی مرض آلی یعنے مرکب بیماری یا ورم خون کے مادہ کا یا ورم صفراوی ہی جو قلب مین یا غلاف قلب مین پیدا ہوتا ہی وہ غلاف جو قلب کو محیط ہی اور جب ورم قلب مین ہو بہت دیر تک آدمی نہین جیتا ہی بلکہ جلد مر جاتا ہی استدلال اسی ورم پر بذریعہ التہاب کے پایا جاتا ہی اور ثقل گرانی اور تمدد سے بھی استدلال ہوتا ہی۔ تفرق اتصال جیسے وہ جراحت جو سینہ پار ہوکر قلب تک پہونچے جسوقت جراحت کسی تجویف قلب تک خصوصاً قلب کے بائین تجویف تک پہونچے فوراً آدمی مر جائیگا۔ اور اگر

جراحت بجویف قلب تک نہ پہونچے تھوڑی دیر کے بعد مر جائیگا - اور اسی طرح تمامی اقسام ایذا پہونچانے والے قلب [illegible]
ہو پس سب مین زندگی آدمی کی بقدر قوت اور ضعف اُسی آفت کے ہوتی ہی - خفقان یعنی دل کا پھڑکنا - یا تو رطوبت [illegible] سے ہوتا
جو قلب کی جھلی مین گھسی ہوئی رہتی ہی اور علامت اُسکی یہ ہی کہ مریض کو ایسا معلوم ہو گویا دل اُسکا اضطراب مین [illegible] قلب کو
ممکن نہین جو انبساط کر سکے اور پھیلے اور سمٹے [illegible] بسبب رطوبت مذکورہ کے - یا کسی ورم کے سبب سے جو کہ قلب [illegible] ہو تا
خفقان پیدا ہو پھر اگر ورم گرم ہو آدمی مرجائیگا اور اگر ورم سخت سوداوی ہو اُسکے تابع غشی ہوگی - یا خفقان بسبب رطوبت موی کے
عارض ہوتا ہی جیسے جوان آدمی کو عارض ہوتا ہی - چنانچہ جالینوس نے بیان کیا ہی کہ ایک شخص کو اختلاج قلب کا مرض تھا اس طرح پر
کہ ہر سال اُسے دورہ ہوا کرتا تھا پس جالینوس نے علاج اُسکا فصد سے کیا اور تین سال تک اُسکی فصد کرتا رہا جب فصد اُسکی ہوتی
مرض دور ہو جاتا - آخر جب چوتھا سال آیا قبل اسکے کہ دورہ مرض کا ہو اُسکی فصد کھول دیگئی پھر اُس سال اُسے دورہ اختلاج کا نہو
تمام سال مین - اب اُسکا معمول ہو گیا کہ زمانہ دورہ کے آنے سے پہلے فصد کھلوا لیتا تھا پھر اُسے کبھی یہ مرض نہوا بعد اسکے کہ اُسنے
فصد کی عادت ڈالی - کبھی خفقان قلب بخارات سوداویہ سے پیدا ہوتا ہی جو قلب تک چڑھتے ہین غشی کے معنی یہ ہین کہ قوت حیوانی کا
دفعتہً انحلال ہو جائے یعنے تحلیل پا جانا اس قوت کا یا تو بوجہ اُس امتلا کے ہوتا ہی جس سے قوت پر بوجھ پڑتا ہی اور قوت مین تنگی آتی ہی
جیسے اُس غشی مین یہ بات پیدا ہوتی ہی جو رگون کے پُر ہونے سے اخلاط کے پیدا ہوتی ہی یا امتلاے معدہ کے طعام سے جیسے بروقت
تخمہ اور بدہضمی کے پیدا ہوتی ہی اور جیسے امتلاے دماغ سے سکتہ کے مرض مین غشی عارض ہوتی ہی - یا استفراغ مفرط یعنی زیادہ
حد سے اخلاط بدنی کے خارج ہونے سے کہ تحلیل بدن کی کردے اور قوت کو زائل کردے جیسے بروقت زیادہ دست آنے کے اور
دواے مسہل قوی پینے سے اور بروقت زیادہ پسینا خارج ہونے کے یا فصد مین زیادہ خون نکلنے سے خواہ نکسیر بے انداز چلنے سے
خواہ عورتون کو خون حیض کے زیادہ آنے سے یا خون ولادت زچہ کے بدن سے نکلنے سے یا زیادہ پیپ کسی پھوڑے کے نکلنے سے
خواہ طعام کی امساک یعنے کھانا زیادہ چھوڑ دینے سے اور تعب شدید مین گرفتار ہونے سے ازین قبیل اور قسم کے استفراغات اور
بدن کے رطوبات خارج ہونے سے جو بافراط ہون اور یہان تک نوبت پہونچے کہ خراب مادہ کے ہمراہ جسکی کچھ حاجت بدن کو نہین ہی
خواہ بعد اُسکے وہ رطوبت بھی نکلے جو چیز عمدہ ہی اور نافع بدن کو ہی - یا غشی کسی سوء مزاج حار سے پیدا ہوتی ہی جیسے وہ غشی جو
تپون مین پیدا ہوتی ہی - یا سوء مزاج بارد سے جیسے وہ غشی جو ایک مرض سے فم معدہ کے عارض ہوتی ہی جسکو بولیموس کہتے ہین
اسی طرح اور قسم کے سوء مزاج جو دفعتہً پیدا ہو کر مزاج بدن کو بدل دین درد شدید سے جو غشی پیدا ہوتی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ درد سے
قوت کی تحلیل ہو جاتی ہی اور روح کا استفراغ یعنے نکلجانا پیدا ہوتا ہی جیسے وہ درد (جسکو وجع الفواد بھی کہتے ہین) اور فم معدہ مین
اُٹھتا ہی - یا قولنج کا درد خواہ مفاصل و رجوڑون کا درد - اور جراحات اور زخمون کا درد جو مفاصل مین ہون خواہ پٹھہ کا درد خواہ
عضل کے سرون کا درد اسی طرح اور امراض جنمین درد ہاے شدید اُٹھتے ہین - کبھی غشی اختناق رحم مین بھی عارض ہوتی ہی جسوقت
بخارات سرد رحم سے اُٹھکر قلب تک پہونچتے ہون اور اسکا نام غشی قلبی رکھا جاتا ہی - اور یہ قسم غشی کی ایسی ہی جس سے موت ناگہانی
واقع ہوتی ہی - کبھی ابتدا مین تپون کے دورہ کی غشی پیدا ہوتی ہی یا بسبب اُسی درد کے جو حرارت سے تپ کی ہو پیدا ہوتی ہی
یا بوجہ [illegible] کرنے خلط متعفن کے بروقت تپ کے دورہ کے معدہ پر کہ اُسکی قوت حیوانی پر بار اسی خلط کا پڑتا ہی - یا مریض پ

کسی جگہ ورم ہوتا ہو ... اور جسوقت خلط مرض بروقت تپ کے دورہ کے بطرف ورم کے رخ کرتی ہو ورم کو زیادہ کرتی ہو
اور درد کی شدت ہوتی ہو لہذا غشی پیدا کرتی ہو۔ یا اینکہ مریض تپ کے فم معدہ میں ضعف ہو پس جو اخلاط بطرف فم معدہ کے ریزش
کرین اُنکو قبول کر لے۔ پھر اگر یہ اخلاط غلیظ ہوں قوت پر بوجھ ڈالینگے اور اُسمین ضغطہ یعنے تنگی پیدا کرینگے اور غشی واقع ہوگی۔ اور اگر
یہ اخلاط مراسہ مزاج کے ہوں (گو غلیظ نہوں) ایسے اخلاط سے درد پیدا ہوگا اور درد کے تابع غشی ہوگی۔ کبھی غشی عوارض نفس سے
پیدا ہوتی ہو فزع اور ترس کی وجہ سے تو یون غشی ہوجاتی ہو کہ حرارت غریزی اندر کی طرف درآتی ہو اور قوت حیوانی بھی قعر بدن مین
دفعۃً چلی جاتی ہو۔ اور غضب سے غشی یون پیدا ہوتی ہو کہ حرارت غریزی دفعۃً باہر نکل آتی ہو اور متفرق ہوجاتی ہو۔ یہی سب اسباب
غشی کے ہین۔ علامات غشی کے اطراف کا سرد ہوجانا اور سانس کا ضعیف ہونا اور ٹھنڈی سانس اور نبض کا چھوٹا ہونا اور ضعیف ہونا
رنگ کی زردی۔ اور اگر زور سے چیخین اور چلاکر غشی مین پڑے ہوئے بیمار کو پکارین اچھی طرح سے نہ سُنیگا مگر اس طرح سُنیگا جیسے
کسی دور مکان کی آواز ہو، اور دیوار کے پیچھے کی آواز جیسے سُنائی دیتی ہو۔ یہ اصناف اُن امراض کے ہین جو قلب اور تمام آلات
تنفس مین پیدا ہوتے ہین اُنکو جاننا چاہیے

باب چھبیسواں اُن بیماریوں کے بیان مین جو آلات غذا مین پیدا ہوتی ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان اور پہلے بیان معدہ کے مُنھ کی بیماریوں کا

جو بیماریاں کہ آلات غذا مین پیدا ہوتی ہین اُنمین کچھ تو مری مین ہوتی ہین اور کچھ مرارہ یعنے پتہ مین اور کچھ دونون گردون مین
اور کچھ امراض مثانہ مین۔ جو امراض کہ مری مین پیدا ہوتے ہین اُنھین مین سے کسیقدر امراض تو مری کے جرم مین ہوتے ہین اور کسیقدر
مجری مین مری کے جسمین سے گذر غذا کا ہوتا ہو بطرف معدہ کے۔ اور جو امراض جرم مین مری کے پیدا ہوتے ہین وہ ضعف قوت جاذبہ
مری کا ہو وہ قوت جاذبہ جسکے ذریعہ سے جذب غذا کا مری کرتی ہو مُنھ سے اور معدہ پر اُسی غذا کو وارد کرتی ہو۔ اور ضعف اُس قوت کا
جس سے یہ ہوا کرتی ہو یہ قوتین یا تو بسبب سوء مزاج کے ضعیف ہوجاتی ہین یا کسی مرض آلی یعنی مرکب مرض کی وجہ سے ضعیف ہوتی ہین
یا بسبب تفرق اتصال کے۔ یا بسبب کسی ایسی آفت پہونچنے کے جو اُس عضل مین پہونچی جس سے یہ فعل ہوتا ہو۔ سوء مزاج گرم پر استدلال
علامات حرارت سے کیا جاتا ہو مثلاً پیاس کی شدت سے اور سرد پانی پینے سے سکون ہونا۔ اور سوء مزاج بارد پر استدلال اُسکے
خلاف سے کیا جاتا ہو میری مراد خلاف سے کمی پیاس کی اور گرم پانی پینے سے آرام ملتا ہو۔ یا سوء مزاج رطب ہو اُسپر استدلال
مُنھ کی تری اور زیادہ تھوک آنے سے یا سوء مزاج خشک ہو اُسپر استدلال مُنھ کی خشکی سے کیا جاتا ہو۔ امراض آلیہ جیسے ورم گرم اُسپر
استدلال بذریعہ تپ کے کیا جاتا ہو اور پیاس کے شدید ہونے سے اور درد شدید ایسا جو مریض کے دونون شانون کے بیچ مین ہو
یا ورم بارد اُسپر استدلال گرانی بلا درد سے کیا جاتا ہو۔ تفرق اتصال کے تابع خونی قے ہوتی ہو اور دونون شانون کے بیچ مین درد ہوگا
پھر جو تفرق اتصال طول مین ہو تو کے دفع کرنے مین اور نگل کر اُترنے مین نقصان پیدا کریگا۔ یہ سب اقسام اُن امراض کے ہین
جو مری مین پیدا ہوتے ہین۔ جو امراض مجراے مری مین پیدا ہوتے ہین وہ سدہ ہو اور سدہ یا تو ورم سے پیدا ہوتا ہو جو اندر مجری کے
عارض ہو۔ یا اُس عضل مین ورم آجائے جس سے مری کا فعل پورا ہوتا ہو پس یہ ورم خارج سے پیدا ہوکر مری مین تنگی پیدا کرے
اور اُسی مجراے مری کو تنگ کر دے۔ ورم کے علامات اگر ٹھیک گرم ہو یہ ہین کہ درد ہو اور تپ ہو اور پیاس بشدت ہو اور جسوقت [illegible]

سبب پڑجائے تپ کی حرارت ہو اور مریض کو لرزہ آجائے اور پھر پھری بھی معلوم ہو - اور اگر ورم سرد ہو اس سے گرانی مقام ورم ... تا دیدا ہوگا - اکثر لائق مری کے سدہ یہی ہین کہ غذا کا پہونچنا معدہ تک نہ ہو اور امراض معدہ مین یہ دلیل مری مین ... امراض معدہ کے منہ مین پیدا ہوتے ہین انھین امراض مین سے کچھ امراض تو خاص معدہ کے منہ مین پیدا ہوتے ہین اور کچھ امراض قعر معدہ مین یعنے خاص معدہ کے اندر پیدا ہوتے ہین - جو امراض فم معدہ مین ہوتے ہین اور جو ایذا فم معدہ کو پہونچتی ہی وہ صعب اور شدید ہی اسلیے کہ یہ ایذا ایک عضو قوی الحس مین ہی جو تھوڑی سی ایذا سے گزند پاتا ہی اور تھوڑا سا سبب اُسے ایذاے شدید پہونچاتا ہی - تا اینکہ بیشتر نوبت بہلاکت اور تلف جان کے آجاتی ہی بسبب قرب ہونے قلب کے اور بسبب مشارکت دماغ کے فم معدہ سے جو درد کے اقسام فم معدہ مین عارض ہوتے ہین ایک تو وہ مرض ہی جو فم معدہ کو اور تمامی اعضا کو عام ہی جیسے دماغ اور قلب اور یہ سوء مزاج اور ورم کے اقسام اور تفرق اتصال ہی - اور بعض وہ مرض ہی جسمین فم معدہ کے شریک اور اعضا بھی ہوتے ہین جیسے دماغ اور قلب - دماغ کی شرکت سے جیسے ارق یعنی بیداری کا مرض اور ذہاب عقل یعنے عقل زائل ہوجانا تپون کی بیماریون مین اور وسواس اور احلام ردیہ یعنی بُرے بُرے خواب دیکھنے اور صرع اور تشنج اور سبات اور جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہی کہ جسکو بعد ایسے تشنج کے قے صفراوی پیدا ہو اُسکا تشنج سکون پائیگا اُسی وقت کبھی جو شخص بُری بُری چیزین کھاتا ہو اُسکو خراب اعراض لاحق ہوتے ہین جیسے جمائی اور ہچکی - اور جب قے کر کے اپنے معدہ سے خراب غذا نکال ڈالین یہ اعراض برطرف ہوجاتے ہین جنکو بسبب موجودگی خلط خراب کے معدہ مین پاتے تھے - قلب کی شرکت سے جو مرض فم معدہ مین پیدا ہوتا ہی وہ جیسے غشی اور خفقان یعنی دل کا دھڑکنا وغیرہ اور امراض - بعض امراض ایسے ہین جو خاص فم معدہ سے ہین - اور یہ فساد شہوت اور شہوت کلبی اور وہ مرض جو بنام ہیمولموس مشہور ہی اور بطلان شہوت - اور وجع الفواد اور پیاس اور غذا کا معدہ کے منہ پر کھارہنا ترتے ہوے - جو مرض معدہ کے منہ کو سوء مزاج سے لاحق ہوتے ہین اگر سوء مزاج گرم ہی پیاس پیدا کریگا اور حرارت ایسی جسکو بیمار اپنے معدہ کے منہ مین پاتا ہوگا اور سرد پانی اور دیگر ٹھنڈی ٹھنڈی چیزون کے کھانے سے اسکو لذت ملتی ہوگی خواہ باہر سے اگر وہی سرد چیزین معدہ پر رکھی جائین اُسکو لذت ملیگی پھر اگر سوء مزاج گرم کے ہمراہ مادہ صفراوی بھی ہو متلی اور منہ کی تلخی اور غشی پیدا ہوگی - اور اگر سوء مزاج بارد ہو مریض کو پیاس کم ہوگی اور گرم چیزون کے رکھنے سے باہر کی طرف فم معدہ کے اور اسی طرح گرم چیزون کے کھانے سے اُسکو نفع ہوگا - اور اگر سوء مزاج بارد کے ہمراہ سوداوی مادہ بھی ہو خواہ بلغمی مادہ اُسوقت بیمار اپنے منہ کا مزہ ترش تبلائیگا - اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ تفرقہ اور تمیز حاصل کرے اُن اعراض مین جو فم معدہ کو سوء مزاج مفرد سے عارض ہوتے ہین اور اُن اعراض مین جو سوء مزاج سے مع مادہ کے پیدا ہوتے ہین تو اسکو لازم ہی کہ جو کچھ بذریعہ قے کے بدن سے نکلتا ہی اُسے بغور دیکھے مگر یہ قے بعد اسکے ہوئی ہو خواہ کرائی گئی ہو کہ اچھی غذا آدمی نے کھائی تھی - پس اگر یہ قے بعض قسم کے کیموسات سے ملی ہو معلوم ہوگا کہ سوء مزاج مع مادہ کے ہی اور اگر کسی چیز سے منجملہ اخلاط بدن کے یہ قے مشابہ نہو سوء مزاج مفرد ہوگا بدون مادہ کے - پیشاب بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ پیشاب اگر کسی آدمی کا بعد کھانے غذاے معتدل کے لیا جاے اور پانی بھی معتدل اور صاف کا پیا ہو اور وہ پیشاب گاڑھا اور غلیظ ہو معلوم ہوگا کہ سوء مزاج ہمراہ مادہ کے ہی اور اگر رقیق اور صاف ہو سوء مزاج مفرد ہوگا بدون مادہ کے - مزاج رطب اور یابس

تا یدان دونون سے ابتدا فم معدہ کو نہ ہو چکی ہان اگر مدت ایسے مزاج کی طولانی ہو جائے اُسوقت یہ قسم مزاج کی خراب اعراض پیدا
کرتی ہی پس سوء مزاج رطب سے استسقا پیدا ہوگا اور سوء مزاج یابس سے ذبول تک اور یہ وہی مرض ہی جو بنام دق شیخوخت
مشہور ہی۔ جو ورم فم معدہ کو عارض ہوتا ہی یا ورم گرم ہی اور اسپر استدلال تپ سے اور سک اور ثقل اور پیاس اور کرب اور بتلی سے
کیا جاتا ہی اور جو غلظ اور گندگی چھونے سے ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتی ہی فم معدہ کے مقام پر وہ بھی ورم پر دلیل ہوتی ہی مع حرارت
مقام مذکور کے پھر جسوقت یہ ورم پک جائے اور پھوڑا ہو جائے تپک اور تپ زیادہ ترقوی ہوگی اور تپ کے ہمراہ پھریری اور
لرزہ بڑھ جائیگا اسلیے کہ یہ دونون مرض بوجہ حدت اور تیزی مادہ کے پیدا ہوتے ہین اور اسوجہ سے کہ مادہ فم معدہ مین چبھو رہا ہی
پھر جب یہ پھوڑا پھوٹا اور پیپ خارج ہوئی اب اُسی دوا کو ترک کرا دینی چاہیے۔ یا ورم سرد عارض ہو اور اسپر استدلال گرانی اور فم معدہ کے
مقام کی گندگی سے بدون حرارت کے اور بدون پیاس ہوتا ہی۔ تفرق اتصال کا پیدا ہونا فم معدہ مین اُسی طرح سے ہی جس طرح
مری مین ہوتا ہی اور اُسپر استدلال اُنھین دلائل سے بعینہ کیا جاتا ہی جو مری کے تفرق اتصال مین بیان ہوے۔ فساد شہوت
یا تو اشتہا کی زیادتی سے ہوتا ہی یا کمی اشتہا سے خواہ اشتہا کے بالکل باطل ہونے سے۔ زیادتی اشتہا کی یا کیفیت مین طعام کے
جیسے حاملہ عورتون کو مرض رحم کا پیدا ہوتا ہی کہ بُری بُری چیزون کی خواہش کرتی ہین۔ یا مقدار کی زیادتی کا فساد ہو اسکو جوع
یعنے بھوک کہتے ہین۔ اور اگر اسے جوع کی افراط ہو اُسکو جوع کلبی کہینگے اور شہوت کلبی بھی اسی کا نام ہی۔ نقصان اشتہا بھی یا تو
اس طرح سے ہو کہ اشتہا کم ہو جائے اور جاتی رہے جیسے وہ مرض جسکو بولیموس کہتے ہین۔ رحم کا مرض جو عورتون کو زمانہ حمل مین
عارض ہوتا ہی اُسمین یہ بات ہوتی ہی کہ خراب کیفیت کی غذاون کی خواہش عورتون کو ہوتی ہی۔ اور اسکی پیدایش یا تو خلط خراب سے
ہوتی ہی جو فم معدہ مین محتقن اور گھٹی ہوئی ہوتی ہی پس آدمی کو خواہش ترش اور شور۔ اور کبھی یا تیز چیزون کی ہوتی ہی اور کبھی آدمی کو
خواہش مٹی اور چونہ اور کوئلہ اور ٹھیکرے وغیرہ خراب مزہ کی اشیا کھانے کی ہوتی ہی جیسے حاملہ عورتون کو بھی خواہش اُسوقت پیدا
ہوتی ہی جب اُنکے معدہ مین فضلہ اُس چیز کا فراہم ہوتا ہی جو کچھ بچہ کے کھانے سے بچتا ہی منجملہ خون حیض کے۔ اور اسکی علت یہ ہی
کہ خون حیض کا ایک ایسا فضلہ ہی جسکو طبیعت نے مہیا کر رکھا ہی تاکہ غذا جنین کی زمانہ حمل مین ہوا کرے۔ پھر اگر عورتون کو حمل رہ جاتا ہی
یہ خون اُسوقت نہین نکلتا ہی جو ایام حیض آنے کے اُسی عورت کے ہون اور اسی خون سے بہتر اور اچھی سے اچھی شی جو ہی اُس سے غذا
جنین کی ہوتی ہی اور جو اُس سے کم خوبی اور منفعت مین ہی وہ بطرف پستان کے چڑھ جاتا ہی اور اُسکا دودھ بن جاتا ہی۔ اور جو جزء
اجزا اسکے ہین وہ عورت کے بدن مین باقی رہ جاتے ہین اُسی مین سے کسیقدر فم معدہ مین عورت کے آتا ہی کہ اُس سے خراب اشیا کھانے کی
خواہش پیدا ہوتی ہی اور یہ مرض عورت کو پہلے مہینہ عارض ہوتا ہی اور چوتھے مہینہ مین جاتا رہتا ہی۔ اسلیے کہ جنین جب تک بہت
چھوٹا ہی اسی خون کی مقدار قلیل سے غذا لیتا ہی اور بہت سی مقدار اُسکی باقی رہتی ہی لیکن جسوقت جنین بڑھا اور ہاتھ پانون
نکالے اب زیادہ غذا کا محتاج ہوتا ہی پس اسی خون کی زیادہ مقدار سے غذا لیتا ہی اسباب عورت کو ایسی خراب چیزون کی خواہش
نہین ہوتی ہی اسلیے کہ خون تو اب زیادہ مقدار سے اُسکی غذا مین خرچ ہو رہا ہی۔ طعام کے اشتہا کی زیادتی جسکو جوع کہتے ہین
یا تو سوء مزاج بارد سے ہوتی ہی جو فم معدہ کو عارض ہوتا ہی اُسپر استدلال اس بات سے کیا جاتا ہی کہ بیمار کو کھٹی ڈکارین آتی ہین
زیادہ افراط بھوک کی یہی جوع کلبی ہی وہ ایسی بھوک ہی کہ مریض کا کسی طرح سے پیٹ نہین بھرتا۔ اسکی پیدایش یا کسی خلط ترش سے

سوتی ہی جو معدہ کے منہ مین ٹھہری ہوئی ہو اور اجزاے جرم مین قسم معدہ کی وہ ترش خلط گھسی ہوئی ہو اُسپر استدلال کھٹی ڈکار سے اور پانی کی
خواہش مین کمی سے اور پاخانہ گیلا زیادہ مقدار آنے سے کیجاتی ہی۔ اور استفراغ یعنے خارج ہونا رطوبات کا بدن سے یہ بھی دلیل اُسی مرض کی ہی
اسلیے کہ ان رطوبات زائد کے خارج ہونے سے اعضاے بدنی مشتاق ہوتے ہین کہ جو رطوبات خارج ہوگئے ہین اُنکی جگہ اور چیزین اب
ہونچین جیسے بعد ایسی بیتون کے بھی بھوک پیدا ہوتی ہی جن بیتون کا زوال بذریعہ استفراغ کے ہوا ہو۔ اسی مرض پر استدلال یون
کیا جاتا ہی کہ اس سے پہلے استفراغ اخلاط ہوچکا ہو۔ اور اسکی وجہ یہ ہی کہ اعضاے بدنی جب غذا سے خالی ہوجاتے ہین تو جو کچھ رگون مین
خلط وغیرہ رہتی ہی اُسے اپنی طرف جذب کرتے ہین اور پھر جب رگین غذا سے خالی ہوئین جگر سے غذا کو جذب کرینگی اور جب جگر خالی ہوا ماساریقا سے
جذب غذا کریگا اور ماساریقا خالی ہوکر چھوٹی آنتون سے جو باریک ہین جذب غذا کرتی ہین اور جب چھوٹی آنتین خالی ہوئین معدہ سے جذب
غذا کرینگے اس وقت کہ معدہ خالی ہوگا بھوک پیدا ہوگی اور اسیکیفیت پر استدلال اس طرح سے کیا جاتا ہی کہ پہلے استفراغ ہوچکا ہی۔ اس مرض کی
اصل جوع کی شدت ہی اور صبر یعنے برداشت بھوک کی نہونی اور زیادہ حد سے کھانا تا اینکہ معدہ پر گران ہوتا ہی پس بذریعہ قی کے اُسے
گرا دیتا ہی یا پاخانہ کی طرف خارج کرتا ہی۔ فرق اس مرض مین کہ استفراغ سے پیدا ہوا اور اسمین جو ترش خلط سے پیدا ہو یہ ہی کہ جو قسم
جوع کلبی کی استفراغ سے پیدا ہوتی ہی اُسکے ہمراہ انحلال طبیعت ہوتا ہی یعنی طبیعت بجھی ہوئی ہوتی ہی خواہ گری ہوئی بوجہ ضعف کے۔
سقوط شہوت یعنی اشتہا کا ساقط ہونا یا سوء مزاج گرم سے ہوتا ہی جو فم معدہ کو ڈھیلا کردیتا ہی اور جو کچھ فم معدہ مین ہی اُسے گھلا دیتا ہی
اور اسپر استدلال خالی ڈکار سے جسکی بو جلی ہوئی ہو کیا جاتا ہی اور پیاس لگنے سے اور غذا کون سے نفرت ہونی اور سرد پانی پینے سے
راحت ملنی اور جو اشیا سرد بالفعل ہین اُنکے رکھنے سے آرام کا ملنا جب وہ اشیا فم معدہ پر رکھے جائین۔ یا خلط صفراوی یا شور سے
یہ سقوط اشتہا پیدا ہوا اور اسپر استدلال اُن چیزون سے کیا جاتا ہی جو فم معدہ کو لذع لینے چبھن اور متلی اور قی اور زیادہ بیتابی سے سرد پانی پینے کا شوق
منہ کی تلخی یا نمکین مرہ ہونا۔ اور اسکی وجہ یہ ہی کہ خلط صفراوی یا بلغم شور ہو یہ دونون پیاس پیدا کرتے ہین اور بشدت خواہش شربتا کی پیدا کرتے ہین
اور طعام کی خواہش کم کرتے کبھی نقصان اشتہا ایک خلط غلیظ بالزوجت سے پیدا ہوتا ہی جس سے فم معدہ لتھڑ جاتا ہی اور اُسی
معدہ کے منہ کو یہ خلط بھر دیتی ہی۔ اس خلط کے تابع لذع یعنے چبھن معدہ کی اور پیاس نہین ہوتی ہی۔ کبھی کمی اشتہا کی ایک خلط متعفن سے
فم معدہ مین پیدا ہوتی ہی اسی سبب سے ... غذا کی ... ایک حالت مشابہ قبض اور مروڑ سے کی معدہ کے منہ مین پیدا ہوتی ہی کبھی
بطلان اشتہا اُسوقت پیدا ہوتا ہی جب کوئی آفت اُس پٹھہ مین پہونچے جو فم معدہ مین آیا ہی اور اُس آفت سے حس اُسکی یعنے
فم معدہ کی جاتی رہے اور اسپر استدلال یون کیا جاتا ہی کہ ایسے سقوط اشتہا کے ہمراہ کچھ امراض دماغی بھی ہوتے ہین جیسے اختلاط ذہن
جو مرض بنام بولیموس مشہور ہی وہ یہ ہی کہ بھوک تو بافراط معلوم ہو اور اشتہا اور شہوت بالکل معدوم ہو مترجم لغاہرا اسکے معنی درست
نہونگے اور مراد یہ ہی کہ تمام اعضاے بدن کو غذا کی طلبگاری ہو مگر معدہ اور فم معدہ کی خواستگاری غذا جاتی رہے علت بولیموس کی
پیدایش افراط سے سوء مزاج بارد کے ہوتی ہی جو فم معدہ پر غالب آجاتا ہی اور غذا مین کمی ہوجاتی ہی اور قوت مین ضعف ہوتا ہی۔ استدلال
اس مرض پر یون کیا جاتا ہی کہ آدمی چھونے سے فم معدہ کے مقام کو سرد پاتا ہی اور سقوط شہوت معدہ کی ہوتی ہی اور جب غذا اُسکے سامنے
آتی ہی خواہش نہین کرتا اور دوار اور غشی بھی اسی کے ہمراہ عارض ہوتی ہی اور تمام بدن لاغر اور دبلا ہوتا ہی۔ اور بھوک جو اس مرض مین
ہوتی ہی وہ اسکی نہین ہی جو فم معدہ کو عارض ہو بلکہ وہ بھوک بوجہ قوی ہونے شہوت دیگر اعضاے بدنی کے معلوم ہوتی ہی۔ بولیموس

اور شہوت کلبی میں فرق یہ ہے (جوع کلبی میں قوت شہواتی قوی ہوتی ہے اور اعضا سب غذا سے بھرے ہوئے ہیں درد جو فواد میں
عارض ہو) جس مرض کا نام وجع الفواد ہے یہ وہ درد ہے جو معدہ کے منہ میں پیدا ہوتا ہے اور اسکا نام طبیب لوگ عرف خاص میں اور دیگر
اشخاص اپنے عرف عام میں وجع الفواد رکھتے ہیں جسکے معنی دل کے درد کے ہیں (اور حالانکہ یہ درد فم معدہ کا ہے) سبب یہ ہے کہ قلب کے
نزدیک فم معدہ واقع ہے۔ اس مرض کی پیدائش یا سوء مزاج گرم سے ہوتی ہے اور اسپر استدلال اس طرح سے کیا جاتا ہے کہ ٹھنڈی چیزوں کے
رکھنے سے مرض اور ایذا سے مرض میں سکون پیدا ہوتا ہے جب اور یہ وہ اشیا بیرون جسم فم معدہ کے موضع خاص پر رکھی جائیں اور سرد
چیزوں کے کھانے سے بھی جنمیں اثر برودت کا ہو سکون آجاتا ہے۔ یا خلط مراری یعنی صفراوی سے یہ درد اٹھتا ہے جو فم معدہ پر گرتی ہے
اسپر استدلال غشی شدید کے عارض ہونے سے اور اطراف بدن کے سرد ہونے سے کیا جاتا ہے۔ یہ مرض یعنے وجع الفواد صعب اور دشوار
بیماری ہے اکثر تو اسکا مریض مر ہی جاتا ہے بوجہ درد کی شدت کے اسلیے کہ عضو یعنی فم معدہ کی حس قوی ہے اور قلب سے اسکی جگہ قریب ہے
مترجم سچ تو یہ ہے کہ مہلت علاج کی اسمین کمتر ملتی ہے ادھر درد اٹھا اور موت آگئی۔ مترجم نے اسوقت تک شاید دس بیماروں کا علاج
کیا ہے اور خدا کا شکر کرتا ہوں کہ انمین سے کوئی نہیں مرا۔ اور دوا ایک مجرب شی علم ہیر سوا الساعۃ سے ایسی ہم پہونچی ہے کہ جملہ اقسام وجع الفواد
بدون ضرر کے کارگر ہوتی ہے چونکہ یہ مرض فوری مہلک ہے لہذا اس جگہ بھی اسکو لکھتا ہوں۔ ہیرا ہینگ جو قسم عمدہ ہینگ کی ہے بقدر ایک
رتی اور بچوں کو آدھی رتی بلکہ ایک چاول بھر منقے میں رکھ کر ادھر کھلایا اور مرض جاتا رہا خدا کرے جس طرح میرے علاج سے شفا
ہوئی ہے جو کوئی میرے ترجمہ کو پڑھ کر علاج کرے اسکے ہاتھ سے مخلوقات الٰہی کی جان بچ جائے آمین۔ اور مقام علاج میں اور ادویہ بھی
مجربات سے درج کرونگا انشاء اللہ۔ متن کبھی بعض اوقات صفرا فم معدہ پر درد شدید کے وقت اور شدت غم اور رنج میں اور بوقت
دیر تک تناول طعام نہ کرنے کے ریزش کرتا ہے اور اسکے گرنے سے شدید ایذا پیدا ہوتی ہے تا اینکہ بیشتر موت آجاتی ہے اور آدمی مرجاتا ہے اور
ان سب باتوں کا ریزش سے صفرا کے پیدا ہونا بوجہ اچھے ہونے حس فم معدہ کے کہ تیزی حس کی ہے اور بوجہ قرب موضع قلب کے ہے
اور کبھی فم معدہ پر بلغم متعفن گر کر مریض پر کرب اور قلق اسی طرح کا پیدا کرتا ہے جیسے کہ خلط صفراوی پیدا کرتی ہے۔ طعام کا فم معدہ پر بھاری
اور ترتا ہوا رہنا یہ بات بوجہ ضعف قوت دافعہ عارض ہوتی ہے۔ علامت اسکی یہ ہے کہ مریض قبل غذا کھانے کے ایک طرح کا بوجھ اپنے
فم معدہ میں پاتا ہو اور جو غذا کھاتا ہے اس سے اسکو ایذا پہونچے۔ پیاس بافراط ہونی اور زیادہ پانی پینا یا تو حرارت سے فم کی ہوتی ہے
اور یا اسکی یبوست سے یا گرمی اور خشکی دونوں کی وجہ سے ساتھ ہے۔ یا اخلاط شور سے جو طبقوں میں معدہ کے فراہم ہو خواہ باریک
آنتوں میں خواہ ماساریقا میں فراہم ہو۔ یا جگر کی حرارت سے غلبہ تشنگی کا ہوتا ہے کبھی پیاس کی شدت سینہ اور پھیپھڑہ کی حرارت
ہوتی ہے۔ فرق اس پیاس میں جو سینہ اور پھیپھڑہ کی حرارت سے ہوتی ہے اور اس پیاس میں جو معدہ اور آنت اور جگر کی حرارت سے
ہوتی ہے یہ ہے کہ جو پیاس سینہ کی اور پھیپھڑہ کی حرارت سے ہوتی ہے اسکو سرد ہوا کا سانس کی راہ سے چڑھانا ٹھہرا دیتا ہے اور بجھا جاتی ہے
اور جو پیاس بوجہ معدہ وغیرہ کے لگتی ہے اسے بجز سرد پانی کے اور کوئی چیز نہیں بجھاتی ہے۔ جالینوس نے بیان کیا ہے کہ ایک گروہ کو
عطاش یعنے پیاس کی بیماری شدید لاحق ہوئی اور انکی پیاس نہ تو ہوا سرد سے اور نہ آب سرد سے بجھی اور مارے پیاس کے وہ سبکے
مرگئے۔ اور اس مرض کا سبب انمین یہ تھا کہ بعض نے انمین سے وہ سانپ کھائے تھے جسکا افعی نام ہے اور کسی نے شراب
ایسی پی تھی جسمین سانپ مر گئے تھے۔ اور کسی نے پرانی شراب پی تھی جسنے معدہ کو شدید گرمی پہونچائی۔ اور کوئی انمین سے دریا شور کا

مسافر جہاز پر سوار تھا اُسے میٹھا پانی نملا اور دریاے شور کا پانی کھاری اُسنے پی لیا پس یبوست اُسپر غالب آگئی پس پیاسا مر گیا - اور کسی نے دریا کا پانی کھاری پیا اور اُسکو سبت آئے زیادہ کہ رطوبات بدن کے فارج ہوگئے اور وہ شخص مر گیا - جو ورم کے اقسام فم معدہ مین عارض ہوتے ہین بعض تو گرم ہین اور اُنپر استدلال تپک اور گرانی اور تپ اور پیاس سے کیا جاتا ہی اور کرب اور متلی اور بھاری پن جو کہ چھونے سے ہاتھ کے ہمراہ گرمی مقام ورم کی محسوس ہو - اور جب یہ ورم پکتا ہی اور اسمین پیپ پڑتی ہی اور پھوڑا بن جاتا ہی تپک زیادہ اور تپ قوی چڑھتی ہی اور اضافہ ان سب پر پھریری اور لرزہ کا ہوتا ہی - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ دونون عرض بسبب حدت مادہ کے پیدا ہوتے ہین اور یہ مادہ لذع اور چبھن فم معدہ مین پیدا کرتا ہی - اور جسوقت یہ پھوڑا پھوٹتا ہی پیپ قی کی راہ سے فارج ہو جاتی ہی - یا ورم بارد فم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور اسپر استدلال اُسی گندگی سے جو بلا حرارت کے ہی کیا جاتا ہی اور پیاس بھی اسمین نہین ہوتی ہی مگر گرانی البتہ ہوتی ہی تفرق اتصال جو فم معدہ مین پڑتا ہی اُسکا پیدا ہونا بر قیاس مری کے تفرق اتصال کے ہوتا ہی اور استدلال اُسپر بھی اُنھین دلائل سے بعینہ کیا جاتا ہی - مگر اتنا فرق ہی کہ درد اور ایذا بوجہ مقام فم معدہ کے زیادہ ہوتی ہی -

باب پچیسواں اُن امراض کے بیان مین جو قعر معدہ مین عارض ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو بیماریان قعر معدہ مین پیدا ہوتی ہین اُنمین سے ایک سوء استمرا ہی یعنی خرابی ہضم کی اور تخمہ اور ہیضہ اور ذرب یعنے اسہال کہنہ اور وہ مرض جو بنام زلق الامعا مشہور ہی اور قی اور ہچکی اور نفخ اور کھٹی ڈکار اور خون اور دودہ کا معدہ مین بستہ ہو جانا - خرابی ہضم کی اور تخمہ جو خرابی ہضم سے پیدا ہوتا ہی اور یہی بطلان ہضم ہی ان امراض کا پیدا ہونا اُسوقت ہوتا ہی جسوقت کہ معدہ ضعیف ہو جائے ہضم غذا سے اور اسکی یہ صورت ہی کہ جب غذا جلد معدہ سے نیچے نہ اُترے اسکو ابطا ہضم کہتے ہین مراد یہ ہی کہ دیر مین ہضم ہو اور طعام پورا ہضم نہوا ہو یا اینکہ ہضم ہونا اُسکا خراب طور سے ہو اور بعض خراب کیفیات کی طرف متغیر ہو گیا ہو اسکو سوء ہضمی کہینگے - اور اگر ہضم نہوا اور معدہ سے نیچے نہ اُترا اور اُسی معدہ مین غذا فاسد ہو گئی اسکو تخمہ کہتے ہین - اور جو لوگ ایسے ہون جنکو یہ سب امراض لاحق ہون اُنکو سوء عوک کہینگے - یہ سب امراض ایک ہی سبب سے پیدا ہوتے ہین - مگر دیر ہضمی کی پیدائش اُسوقت ہوتی ہی جب یہ اسباب ضعیف ہون اور تخمہ جب عارض ہوتا ہی جب یہ اسباب قوی ہون اور سوء ہضمی درمیانی اسباب سے پیدا ہوتی ہی - یہ سب اسباب یا تو اندرونی ہوتے ہین یا خارجی - اندرونی اسباب سوء مزاج معدہ کا ہی اور وہ اخلاط جو معدہ مین متعفن اور جاگرفتہ ہو جاتے ہین اور ورم کے اقسام اور تفرق اتصال ہی سوء مزاج معدہ کا یا گرم ہو جس سے ہر قسم کا طعام معدہ مین فاسد کردے اور اُنکو بطرف بعض انواع خراب اور متعفن کی مائل کردے اسلیے کہ قوی حرارت معدہ مین ہو غذا اُن کو خراب اور فاسد کر دیتی ہی - اسپر استدلال دخانی ڈکار سے اور تھوک بدبو جو مشابہ بدبوے حماء یعنی سیاہ مٹی سڑی ہوئی کے ہو یا مچھلی کی سی بو ہو اور اس سے کہ سرد قسم کی غذا جو بدشواری ہضم ہوتی ہین وہ ہضم ہو جاتی ہون - اور پیاس اُنکو زیادہ لگے اور یا اُنمہ ایک درد بھی ہوتا ہی جو بروقت استعمال سرد چیزون کے ٹھہر جائے بالفعل سرد ہون یعنی ہاتھ سے اُنکی سردی محسوس ہو یا بالقوت سرد ہون کہ اثر اُنکا سرد ہو جو سوء مزاج بارد ہو اسپر استدلال اس سے کیا جاتا ہی کہ مریض کو کھٹی ڈکار آتی ہی اور پیاس کم لگتی ہی اور گرم غذا کھانے سے نفع ہوتا ہی اور ان سب اعراض کے ہمراہ درد بھی ہو جو گرم اشیا کے استعمال سے فرو ہو جائے بالفعل گرم ہون یا بالقوت - پھر اگر سردی زیادہ ہو

غذا مین تغیر کسی طرح کا نہو گا اور نہ کھٹی ڈکار آئیگی اسلیے کہ یا فراط سردی اگر ہو غذا مین کچھ بھی تغیر نہین ہوتا ہے - اور سوء مزاج خشک ہو
یا سوء مزاج رطب ہو اور ان دونون قسم کے سوء مزاج پر استدلال اس طرح سے ہوتا ہے کہ دونون ہضم کو منع نہین کرتے لیکن نقصان
ہضم ابتدا انسے ہوتا ہے ابتدا مین جب یہ سوء مزاج پیدا ہو اور کسی طرح کا الم اور ایذا اسکے [illegible] لیکن بعد [illegible] طرح کا حال ہو جاتا ہے جو
خراب ہوتا ہے جب انکے عارض ہونے کو زمانہ طولانی گذر جائے - اور اسکی صورت یہ ہے کہ [illegible] ہوتا ہے اور یا فراط ہوجاتا ہے
اُس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکو ذبول کہتے ہین اور یہی دق ہے خصوصاً اگر خشکی [illegible] بڑھ جائے کہ بحد مرض
یعنے دق تمام بدن مین عام ہو جاتا ہے اور اُس سے ملاس یعنے دبلاپن اور ذبول پیدا ہوتا ہے [illegible] رطب جسوقت معدہ پر غالب
اُس سے استسقا پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ سوء مزاج غذا کو بطرف رطوبت کے بدل دیتا ہے خصوصاً اگر اسپر اضافہ برودت کا بھی ہو
اُسوقت استسقا کا پیدا ہونا اقوی ہوگا - اور ہم بیان کرینگے کہ سوء مزاج معدہ سے کیونکر استسقا پیدا ہوتا ہے مگر اس بیان کا مقام
اور ہے - جو خلط متعفن اور گھٹی ہوئی معدہ مین ہو یا یہ خلط گرم ہے اور اسپر استدلال کمی اشتہا اور خالی ڈکار اور تھوک کی بدبو اور
بدمزگی سے کرتے ہین اور یہ خلط یا یہ ہے کہ معدہ کی تجویف اور خالی جگہ مین ریختہ ہوئی ہے اسپر استدلال یون کرتے ہین کہ مریض اگر غذا
کھائے جو بدشواری فاسد ہوتی ہے جیسے گیہون اور جو اور بعد کھانے اسی غذا کے قے کرے خواہ پاخانہ پھرے ہمراہ اسکے صفرا بھی خارج
ہوگا - اور یا یہ کہ اسی خلط کو معدہ کے طبقات نے پی لیا ہے اور اسپر استدلال قلت اور ایسی قے سے کیا جاتا ہے جسکے ہمراہ سوائے غذا کے
اور کچھ نہ خارج ہو اور شدت سے پیاس ہوتی بھی اسی پر دلیل ہے - یا یہ خلط بارد ہو اسپر استدلال نقصان اشتہائے طعام سے اور کھٹی
ڈکار سے کیا جاتا ہے - اور یہ خلط بھی یا تو معدہ کی تجویف مین ریزش کرتی ہے اور اسپر استدلال یہ ہے کہ مریض اگر کوئی ایسی غذا کھالے
جسکی قوت جلا زیادہ ہو جیسے شہد اور بعد اسکے قے کرے خواہ پاخانہ پھرے اسکے ہمراہ بلغم بھی خارج ہوگا - یا اس بلغم کو معدہ کے
طبقات پی گئے ہون اُسوقت استدلال پیاس کی کمی اور اشتہائے طعام کی زیادتی سے کیا جاتا ہے - مناسب ہے تفرقہ کرنا اس امر مین
کہ جو کچھ معدہ کو سوء مزاج عارض ہوتا ہے اور جو خلط معدہ مین پیدا ہوتی ہے اسکو کسی اور طرح سے بھی پہچاننا چاہیے اور وہ طریقہ یہ ہے
کہ مریض کے بدن کو دیکھین اگر اسکا بدن اور بدن کی رگین بھری اور پھولی ہوئی ہون اور جو کچھ بطرف براز کے نکلتا ہے بروقت کھانے
معتدل غذا کے اسمین آمیزش کسی ایک خلط کی اخلاط سے ہوتی ہے اور پیشاب غلیظ اور گاڑھا ہوتا ہے اور گدلا بھی ہو تپلا اور
صاف پیشاب نہین ہے پس یہ مرض جو معدہ مین پیدا ہوا ہے اخلاط سے ہے جو معدہ مین گھٹے ہوئے ہین سوء مزاج مفرد سے
یہ مرض نہین ہے - ورم کے اقسام جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین وہ اقسام دبیلون کے ہین یا تو گرم مادہ سے ہون اسپر استدلال
تنگی اور حدت سے اندر قعر معدہ کے اور ڈکار اور وہ گرمی جو ہاتھ رکھنے سے معدہ پر معلوم ہو اور تپ اور پیاس ہو اور جب طعام مین
پیٹ پڑے تپ کی زیادتی ہو اور پھر پھری اٹھے - یا ورم سرد ہو اسپر استدلال گرانی اور ڈکار سے بدون گرمی اور درد کے ہوتا ہے
تفرق اتصال یا تو اسباب خارجی سے ہوتا ہے جیسے جراحت معدہ مین پڑے خواہ اندرونی اسباب سے جیسے تفرق معدہ مین ہو
خواہ شراب نے ملا کر کیا ہو اور اسی معدہ مین پیدا ہو (یہان تک معدہ کے امراض کا اسباب داخلی سے بیان تھا) خارجی اسباب
جنسے سوء ہضم وغیرہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ طعام معدہ سے کم موافق ہو - اور کم موافق ہونا طعام کا یا بسبب مقدار طعام کے ہے
جیسے کہ طعام کی مقدار زیادہ ہو پس معدہ اسکے ہضم کرنے پر قادر نہو سکے جیسے تھوڑی سی آگ پر جب بہت سی لکڑیان ڈالی جائین

اُنکے ریزش کرنے پر تھوڑی سی آگ قادر نہوگی - یا کمی موافقت غذا بنظر کیفیت غذا کے ہو جسوقت کیفیت غذا کی خراب ہو جیسے ترش
اور کھٹا دودھ اور مچھلی اور بریلی اور وہ غذا جو ماہی توے اور لگن وغیرہ پر پختہ کی گئی ہو اُسکی مثال ایسی ہے کہ تھوڑی سی کمزور آگ پر
استوار اور مضبوط لکڑی رکھدین کہ وہ نہ جلیگی - یا کمی موافقت غذا کی بنظر ترتیب یعنی پہلے پیچھے غذا کھانے کے ہو مثلاً اگر
کوئی آدمی غلیظ غذا اغذیۂ لطیف غذا اُسکے بعد لطیف اور قلیل کم غذا تناول کرے پس وہ دوسری غذا یعنے لطیف فاسد ہو جائیگی
قبل ازانکہ پہلی غذا یعنی غلیظ معدہ سے اُترے - خواہ کوئی آدمی ابھی ایک غذا کو کھا چکا ہے اور وہ ہضم نہین ہوئی کہ دوسری
غذا کھالی یہ بھی ہضم نہوگی - استدلال ان سب اسباب پر مریض سے پوچھکر کیا جاتا ہے - ہیضہ کی بیماری یہ ہے کہ صفرا بذریعہ
قے اور اسہال کے خارج ہوا کرے - اور یہ ہیضہ یا تو کثرت سے طعام کے ہوتا ہے جب معدہ پر بھاری ہو جاوے اور اُسی معدہ کو
ایذا دے اور معدہ اُسکے دفع پر قادر ہو کر اُسی غذا کو جو مقدار اُسکے قرب معدہ کی ہے بذریعہ قے کے دفع کریگا - اور جو مقدار اُسکے
قعر مین اُتر چکی ہے اور اُسی قعر مین سما گئی ہے اُسے دستون کے ذریعہ سے دفع کریگا - یا ہیضہ بسبب کیفیت خراب غذا کے پیدا
ہوتا ہے کہ اُسمین ایک نوع ایسی ہو جو معدہ مین پہنچے بوجہ اسکے کہ وہ غذا اُسکو ایذا دیتی ہو اور اسی وجہ سے معدہ اُسکے خارج کر دینے
اور نکال کر باہر پھینک دینے پر اور اپنے اندر سے دور کرنے پر آمادہ ہو - خودہ کیفیت اُسی غذا کی لزوجت اور چسپندگی کی جو طعام کو
پھسلا کر خارج کردے - یا بسبب فساد طعام کے کسی قسم کی اور خرابیون کی نظر سے جو خرابی غذا کو بطرف صفراوی خلط کے بدلتی ہے
اور پھر معدہ اُسی غذاے صفرا شدہ کو بوجہ چبھن اور ایذا دہی کے اپنے سے باہر ہٹا دیتا ہے اس طور سے جو اجزا اُسی غذا کے
لطیف ہین اور معدہ سے اوپر کی طرف چڑھے ہوے ہون اُنکو بطرف براز کے دفع کریگا - یا ہیضہ ریزش سے خلط صفرا کی ہوتا ہے
جو مرارہ سے ہوئی ہو خواہ اور کسی جگہ سے کسی عضو کی ریزش ہوئی ہو پس معدہ مین وہی خلط لذع پیدا کرتی ہے اور معدہ اُسے
باہر پھینکتا ہو - ہیضہ کے ان سب اقسام پر استدلال اُسی چیز سے کرنا چاہیے جو بدن سے خارج ہوتا ہے قے کی طرف سے خواہ دستون مین
اور نیز بعد کرب اور غشی اور پیاس کے بھی استدلال کرتے ہین - یہ ہیضہ کا مرض ایسا ہے کہ ابتدا مین ایذا اُسکی کم ہوتی ہے اور جب
طعام فاسد قے اور دستون کی راہ سے خارج ہو جاتا ہے اُسمین کرب اور درد اور قلق اسقدر ہوتا ہے کہ غشی کی نوبت آ جاتی ہے اور چہرہ
اُتر جاتا ہے اور دونون کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین ناک پتلی ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤن سرد ہو جاتے ہین اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہے جب آفت
قوی ہو اور قوی آفت اُسی وقت ہوگی جب بدن مین اخلاط زیادہ بر فساد موجود ہون مترجم مراد مصنف کی یہ ہے کہ تنقیہ
اور ریاضت وغیرہ سے اخلاط خراب کا تدارک نہوا ہو یا اینکہ جسوقت ہوا سے خراب چلے فوراً اخلاط صحیح خراب ہو کر فاسد خلطون سے
مل جاتا ہے - اور اکثر عوام جو بیدھڑک کہ دیتے ہین کہ تدبیر حفظ صحت سے کیا فائدہ ایسا نہین ہے اسلیے کہ مرض کی پیدایش
بدون سبب کے محال ہے اور سبب مرض جب بدن مین موجود ہے پھر مرض کو ہوتے کیا دیر لگتی ہے اور جس شخص کا بدن خراب اخلاط سے
پاک ہے اگرچہ ہوا سے سمی ہے اُسے مرض ہیضہ کا لاحق ہو سکتا ہے تاہم ظاہری قرائن سے خطرہ اُسکی نسبت کم ہے متن ذرب اُس
مرض کو کہتے ہین کہ دستون کی راہ سے مختلف مادہ رقیق برآمد ہوتے ہون - ذرب کی پیدایش یا خرابی تدبیر غذا سے ہوتی ہے یا
رگون کے پُر ہو جانے سے یا کوئی سدہ جو ماساریقا مین پڑ جاوے - یا کچھ اخلاط بطرف معدہ کے منجذب ہو گئے ہون - جو ذرب
خرابی تدبیر غذا سے عارض ہوتا ہے یا تو غذا کی مقدار مین خرابی ہو کر زیادہ کھائی جاوے پس معدہ پر اُسکا بوجھ پڑے دفعۃً اور اُسکے

اور قسم کے مادے بھی دستون مین برآمد ہون - یا کیفیت غذا کی خراب ہو اگر ایسی غذا کھائے جو بہت جلد فاسد ہو جاتی ہو جیسے خربوزہ
اور توت اور کدو وغیرہ کہ معدہ میں جا کر فاسد ہو جائے اور اسکو معدہ دفع کر کے بطرف خارج کے نکال دے اور اسی کے بعد اور مادہ بھی
دستون مین کھنچ آئے خواہ ترتیب مین غذا کی خرابی ہو کہ پہلے آدمی وہ غذا کھائے جو دیر مین معدہ سے اترتی ہو اور اسکے بعد زود ہضم
غذا کھائے - جس ذرب کی پیدائش سدہ سے ہوتی ہو جو سدہ رگون مین پڑتا ہو یعنے جن رگون کا نام جداول ہو کہ ان رگون مین جب سدہ
پڑتا ہو عصارہ غذا کا انمین ورنہ نہین آتا کہ انمین ہو کر جگر مین پہونچے لہذا بذریعہ اسہال کے دفع ہوا کرتا ہو - بقراط نے اپنی کتاب فصول
مین لکھا ہو کہ کبھی [illegible] خراش آنتون مین ریح کے نفوذ نہ کرنے سے اور خارج نہونے سے اور اسی ریاح کے اوپر چڑھ جانے سے
پیدا ہوتا ہو اور قوت بھی ایسے وقت ساقط ہو جاتی ہو اور ہاتھ پاؤن ٹھنڈے ہو جاتے ہین اور جالینوس نے اس قول سے بقراط کے
معدہ کا درد اور سر کا بخارات سے بھر جانا مراد لیا ہو - اور سبب اسکا یہ ہو کہ جن آنتون مین خراش پڑ گیا ہو ہر ایک چیز سے جو ان مین نفوذ
کرے ایذا پاتی ہین خصوصاً جن اشیا مین لذع اور خراش ہو اور جب ایسے مادہ سے آنتون کو ایذا ہو یعنے ایک لحظہ بھی نہ گذریگا جس مین پیدا
ہونے مین کہ اسی مادہ کو بذریعہ دستون کے دفع کر دیگی اور یہ لذع اور خراش پلٹ کر اوپر چڑھیگی اور ریاح اور آلام معدہ مین پیدا کریگی اور
دماغ بخارات کے چڑھنے کے سبب سے بھر جائیگا اور یہ لذع جو آنتون کو عارض ہوئی اسی کے تابع ضعف قوت اور برد اطراف یعنے
ہاتھ پاؤن کا ٹھنڈا ہونا عارض ہوگا اسلیے کہ حرارت غریزی تو مقام الم اور ایذا کی طرف چلی جاتی ہو تاکہ ایذا کو دور کرے اور شفا دے -
جس ذرب کی پیدائش بدن اور رگون کی امتلا سے ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ غذا جس وقت بخوبی ہضم ہو معدہ اور پتلی آنتون مین وہ غذا جگر مین
نفوذ نہ پاسکیگی اور تمام اعضاے جسمانی مین اسکا نفوذ نہوگا بوجہ امتلا کے جو تمام بدن اور رگون مین عرض ہو چکا ہی پس اب وہی
غذا جو بخوبی ہضم نہین ہوئی تھی باریک آنتون سے موٹی اور بڑی آنتون مین آئیگی اسی سے ذرب پیدا ہوگا - جس ذرب کی پیدائش
اخلاط کثیرہ سے ہو کر بطرف معدہ کے کھنچتے ہین یا تو یہ بات تمام بدن سے عارض ہو یعنے تمام بدن سے جذب اخلاط کا معدہ کی طرف
ہوتا ہو یا اینکہ کسی کے ایک ہی عضو سے جذب اخلاط کا معدہ مین ہوتا ہو - اور یہ بھی جذب یا تو براہ طبیعت کے ہو جیسے بروقت بحران
مرض کے جب اعضاے بدنی فضلہ موذی کو جس سے ان اعضا کو ایذا پہنچی ہو بطرف معدہ کے دفع کرتے ہین (یہ تو جذب اول کی
مثال ہو) یا دماغ سے خراب فضلہ کو بطرف معدہ اور آنتون کے دفع کرتا ہو مترجم یہان پر چار مثالون کا بیان کرنا چاہیے انمین
دو مثالین فقط درج متن ہوئی ہین جو دفع طبیعی کے عام بدن سے خواہ دماغ سے ہو سکین - اب رہا جذب غیر طبیعی یا تو اصل کتاب مین
مصنف نے ترک کیا یا غلطی کاتب کی ہو بہرحال جذب غیر طبیعی کی بھی یہی دونون مثالین اس طرح سے ہونگی کہ مادہ غیر موذی تمام
بدن خواہ عضو خاص مثلاً دماغ کسی مرض حاد مین جیسے دق وغیرہ مین بطرف معدہ اور آنتون کے دفع کرے - متن اسلیے کہ اکثر دماغ مین
طرح طرح کے فضول یکجا ہوتے ہین اور انکو بطرف معدہ کے دماغ دفع کرتا ہو - کبھی یہ فضلہ شور یا تیز بھی ہوتا ہی پس خون کے دستون
اور خراش آنتون مین ہو جاتا ہو اسلیے کہ معدہ اور آنتون کو یہ مادہ چھیل ڈالتا ہو اور انمین زخم ڈال دیتا ہو - شور مادہ کی علامت یہ ہو
کہ مریض اپنے منہ مین شوریت اور نمکین مزہ پاتا ہو اور جو مادہ شور اور تیز نہو اس سے خراش مذکور پیدا نہوگا - مگر ضعف قوت اور
کمی پیاس کی اس سے ہوگی - ذرب اور ہیضہ مین فرق یہ ہو کہ ہیضہ کے ہمراہ قے ہوتی ہو اور اکثر جو ہیضہ کے دستون مین خارج ہوتا ہو
صفرا زیادہ ہوتا ہو - اور ذرب کے ہمراہ قے نہین ہوتی اور دستون مین جو کچھ خارج ہوتا ہو مختلف طرح کا مادہ ہوتا ہو ایک قسم کا نہین ہوتا -

ایضاً ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہیضہ ایک مرض حاد اور تیز بیماری ہے جلد دفع ہو جاتی ہے (یا ہلاکت مریض واقع ہوتی ہے) اور ذرب کی بیماری دیرپا ہے اقسام
اس ذرب کنندہ کے جو فضول کی ریزش سے بطرف معدہ اور آنتوں کے پیدا ہوتا ہے بہت سے ہیں اور بنظر کیفیت ریزش کے بھی اسکے اقسام
چند ہوتے ہیں - اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو ریزش اسوقت ہوتی ہے جبکہ دماغ ضعیف ہو جائے کسی سوء مزاج گرم خواہ سرد کے عارض ہونے سے
پس فضول دماغ میں زیادہ ہوں اور دونوں نتھنوں کی طرف اتریں اور تھوڑا حصہ اسکا بطرف حنک کے یعنے سوراخ گلو کے جاکر معدہ میں
پہونچے اور معدہ سے آنتوں میں جاکر فاسد ہو جائے اور مزاج اسکا خراب ہو جائے اور ہضم میں اسکے کمی ہو اور اسی کمی سے قوت
معدہ خواہ آنتوں کی ضعیف ہو جائے - اور بسا اوقات اسی خرابی سے موت بھی واقع ہوتی ہے - اسی ذرب کی ایک قسم وہ ہے کہ اسمیں
دست زیادہ نہیں آتے بلکہ تھوڑا تھوڑا صفراوی اسہال ہوتا ہے - یہ ذرب اسوقت ہوتا ہے جبکہ کیموسات بدن میں زیادہ ہوں اور قابل
اسکے نہوں کہ اعضا انھیں کیموسات سے اپنی غذا پائیں پس انھیں کیموسات کو بطرف معدہ کے اور بطرف آنتوں کے دفع کرتے ہیں
ایک قسم اسی ذرب الصبابی کی دورہ سے ہوتی ہے جسکے دورہ کا زمانہ معلوم ہوتا ہے کہ دو دو روز خواہ تین تین روز اسکا زور شور ہو کر پھر
موقوف ہو جاتا ہے اور چند روز تک بالکل بند ہو کر پھر یہی اسہال اپنی حالت پر عود کرتا ہے جیسی پہلے حالت تھی وہی پلٹ آتی ہے اور
یہ بات بقدر جمع ہونے اسی فضلہ کے عضو خاص میں ہوتی ہے جس عضو سے مادہ بطرف معدہ اور آنتوں کے دفع ہوتا ہے جس طرح نوبتی
تپ کا جو عفونت سے ہو یہی دستور ہے - اگر تدبیر غذا وغیرہ کی بیمار ایک سی کرتا ہے اسہال اسکے دورے اپنے انتظام پر درست ہونگے
کبھی اسی طرح کا ذرب حمی غب میں یعنے ایک روز ناغہ سے جو تپ آتی ہے اسمیں عارض ہوتا ہے جسوقت طبیعت خراب فضلہ کو بروز
نوبت دفع کرتی ہے اور خارج کرتی ہے - اسی ذرب کی ایک قسم وہ ہے جو ان رگوں کے سدہ سے پیدا ہوتی ہے جو بنام جداول مشہور ہیں
اور اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اسقدر کھانا کھائے کہ شکم سیر ہو جائے اور وہ غذا ہضم ہو کر معدہ سے نیچے اترنا چاہتی ہے اور اسکو رستہ
نہیں ہوتا کہ پیچھے اسکو قبول کریں اسلیے کہ سدہ ایک ماساریقا میں پڑا ہوا ہے اور جب عصارہ غذا کا جگر میں بخوبی نہ پہونچا ماساریقا میں
ہو کر اب اسی عصارہ سے جسقدر پتلے اجزا ہیں وہ تو جگر میں نفوذ کرینگے اور جسقدر گاڑھے اور غلیظ اجزا ہیں وہ آنت میں آئینگے
جیسے استسقا میں یہی بات ہوتی ہے جو سدہ سے پیدا ہو اور اس ذرب کے تابع لاغری بدن کی اور خشکی تمام بدن کی ہوتی ہے اسلیے
کہ بدن میں عصارہ غذا کا نہیں پہونچتا ہے اسقدر کہ اسکی کوئی مقدار ہو - اسی طرح سے جملہ اقسام ذرب کے جب انکو زمانہ گذر جائے
انکے تابع لاغری بدن کی ہوتی ہے - ایک قسم ذرب کی وہ ہے جو بسبب پیدا ہونے رطوبات بلغمی کے آنتوں میں لاحق ہوتی ہے اور اس مرض کو
نفخ یعنے پیٹ پھولنا اور مروڑا عارض ہوتا ہے - اور جو کچھ اسکو پاخانہ آتا ہے تھوڑا تھوڑا بڑی دیر تک بیٹھے رہنے سے آتا ہے تاونکہ
بیت الخلا میں اسکو ٹھہرنا اور بیٹھا رہنا دیر تک پڑتا ہے - زلق الامعا سے وہ مرض مراد ہے کہ طعام معدہ سے بہت جلد نکلجاتا ہے اور جیسا
کھایا ہے بجنسہ اسی طرح بدون کسی تغیر کے خارج ہو جائے - اس مرض کی پیدائش یا تو افراط ضعف سے قوت ماسکہ کے ہوتی ہے کہ طعام
تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہر سکے اور یہ ضعف بسبب سوء مزاج بارد رطب معدہ کے جسمیں لزوجت بھی ہو پیدا ہوتا ہے جس سوء مزاج کا غلبہ
معدہ پر ہو جائے اور باریک آنتوں پر بھی وہ سوء مزاج غالب ہو پس غذا کو پھسلا کر خارج کر دے - اور یہ ضعف معدہ اور آنتوں کی
دو قسم پر کہ انسے ممکن نہیں ہوتا کہ غذا میں پورا تغیر دے سکیں مگر اسی غذا کو بشکل بلغم اور رطوبت چپچپی کے البتہ کر دیتے ہیں
مرض قوت دافعہ کی شدت سے پیدا ہوتا ہے جبکہ یہ قوت نامناسب طور سے حرکت کرے ... [illegible]

حرکت کرے اور پہلے ہضم ہونے سے دفع کرنے پر حرکت کرے اور یہ بات ضعف قوت دافعہ کی ہوتی ہو سبب قروح اور بثور یعنی پھنسیون
جو معدہ کے اندرونی طبقہ مین کہ جب طعام معدہ پر وارد ہوا ان قروح سے ملے انمین لذع پیدا کریگا اور ایذا دیگا پس یہ قروح اپنے
اسی طعام کو غافل نگے اور اُسی وقت خارج کر دینگے اور تھوڑی دیر بھی معدہ مین ٹھہرنے نہ دینگے۔ اس خرابی پر استدلال یون کرتے ہین
کہ منہ اور زبان مین جو چھالے اور پھنسیان پڑ جاتی ہین اور آدمی کو بعض اوقات اپنے منہ مین گرمی معلوم ہوتی ہو اور منہ سوکھ جاتا ہے
زلق الامعا کی بیماری جیسا ہمنے بیان کیا ہو بوجہ کم ٹھہرنے غذا کے معدہ مین اور فوراً خارج ہونے سے پیدا ہوتی ہو۔ اسی واسطے
بقراط نے کہا ہو کہ جسوقت کھٹی ڈکار اِس بیماری مین پیدا ہو جسکو زلق الامعا کہتے ہین اور یہ بیماری مدت دراز کی ہو چکی ہو اور پہلے
کبھی جب سے زلق الامعا لاحق ہوا ہو ایسی ڈکار نہ آئی ہو پس یہ علامت محمود اور اچھی ہو۔ اور اسکا سبب یہ ہو کہ کھٹی ڈکار جب تک
طعام معدہ مین نہ ٹھہرے اور قوت اسکی غذا کو نہ روکے ہرگز نہین آتی ہو۔ متلی اور قے یا تو مقدار غذا سے عارض ہوتی ہو یا کیفیت
غذا سے یا خلاط کے متعفن ہونے سے۔ مقدار غذا سے تو یون عارض ہوتی ہو کہ اگر مقدار غذا کی زیادہ ہو اور معدہ پر گرانی پیدا کرے
اور معدہ کے منہ پر ترتی رہے اور اُسی فم معدہ کو ایذا دے اُسوقت فم معدہ غذا کو بطرف مری کے دفع کریگا اور مری سے بطرف خارج کے
منہ کے راہ نکال دیگا۔ کیفیت غذا سے قے اور متلی یون پیدا ہوتی ہو کہ اگر طعام کریہ اور ناگوار ہو خواہ بو اُسکی بُری ہو یا مزہ اُسکا تلخ
خواہ اُسمین تیزی کی وجہ سے لذع اور چبھن ہو پس معدہ اُس سے ایذا پاکر بطرف خارج کے اُسکو دفع کردیگا۔ اور یہ خلط لیکن عدد آیا
مذکورہ بالا اگر تجویف معدہ مین ہو مراد یہ ہو کہ جو خالی جگہ اندر معدہ کے ہو اُسمین ہو اور قوام اُسکا غلیظ اور مزہ اُسکا پھیکا ہو اس سے
قے پیدا ہوگی۔ اور اگر یہ خلط بیچ مین طبقات معدہ کے ہو اور خمل یعنی سلوٹون نے معدہ کی اُسکو لے لیا ہو اور طبقات معدہ مین جذب
ہو گئی ہو اُسوقت قے تو نہوگی مگر متلی پیدا کریگی۔ کبھی یہی خلط معدہ مین پیدا ہوتی ہو اور کبھی اور کسی عضو سے ریزش کرکے معدہ مین آتی ہو
جو ایسی خلط معدہ مین پیدا ہوئی ہو اُسکی پیدایش معدہ مین ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتی ہو اسلیے کہ خرابی مزاج معدہ کی اس خلط کو پیدا
کر رہی ہو۔ اور جو خلط کسی اور عضو سے ریزش کرکے معدہ پر گرتی ہو اُس سے جو قے اور متلی پیدا ہوتی ہو کسی وقت ٹھہر بھی جاتی ہو جب
ریزش اُس خلط کی پیدا ہو جائے اس وجہ سے کہ اُسی عضو مین پھر اتنی مقدار اُس خلط کی فراہم ہولے تاکہ اُسکی ریزش معدہ پر ہو
اس خلط کی قسم پر استدلال مزہ سے اُس چیز کے کیا جاتا ہو جو قے مین نکلتا ہو۔ پھر اگر مزہ اُسکا تلخ ہو معلوم ہوگا کہ مرہ صفرا ہو۔ اور اگر
مزہ اُسکا ترش ہو یا شور نمکین یا شیرین ہو اقسام بلغم پر دلالت ہوگی۔ کبھی قے بطور بحران کے ہوتی ہو جسوقت طبیعت خلط مرض کو دفع
کرتی ہو اور اوپر کی طرف سے اُسے خارج کرتی ہو۔ ہچکی کا مرض یہ تشنج اندرونی طبقہ معدہ کا ہو اور اسکی پیدایش اُسی طرح سے ہوتی ہو
جیسے پٹھہ کی تشنج کی ہوتی ہو۔ یا امتلاے معدہ کی وجہ سے جیسے ہچکی بر وقت زیادہ خورش طعام کے آتی ہو۔ اور اسپر استدلال یون کرتے ہین
کہ مرض سے پہلے کثیف شے مختلف کھائی ہین۔ یا ایسی تدبیر پہلے کی ہو جس سے فضول بدن مین زیادہ پیدا ہوتے ہین جیسے طعام غلیظ
اور زیادہ مقدار پر کھانا اور ریاضت اور استحمام یعنی نہانے کو ترک کر دینا۔ استفراغ سے تشنج یبسی اور قسم کی ہچکی پیدا ہونا جیسے بعد
پیچون کے پیدا ہوتی ہو خواہ بعد دست آنے کے جو ترک غذا سے آئے ہون کہ مدت سے غذا ترک کردی ہو۔ ایسی ہچکی پر استدلال
اُسی چیز سے کیا جاتا ہو کہ تپ سے پہلے استفراغ ہو چکا ہو خواہ ترک غذا پہلے زیادہ ہوا ہو۔ جو ہچکی لذع کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو یعنی معدہ کی
چبھن سے یا تو وہ لذع خلط صفراوی کی ہوگی جو معدہ مین پیدا ہوتی ہو خواہ معدہ پر ریزش کرتی ہو یا کسی غذا خواہ دوا سے تیز ہو کے

کھانے پینے سے یا کہنہ شراب خالص کے پینے سے پیدا ہوگی۔ سوء مزاج بارد سے ہچکی کی پیدائش یا تو اس طرح سے ہوتی ہے کہ غذا یا
دوائے سرد ایسی تناول کیجائے جس سے جرم معدہ کی تکثیف ہو جائے اور تشنج ہو جائے اسلیے کہ جب معدہ کو سوء مزاج بارد لاحق ہوتا ہے تو اسکے
اجزا کو سمیٹ کر کھینچا کرتا ہے جس طرح سے تشنج کو یہی کیفیت عارض ہوتی ہے اور جبکہ دیر پا بیماریاں ہوں انکو بھی اسی طرح کا تشنج معدہ میں خواہ
ہچکی لاحق ہوتی ہے۔ نفخہ معدہ۔ قراقر یا تو کسی سبب اندرونی سے ہوتا ہے جسوقت کہ معدہ کی حرارت قوی نہو جس سے غذا کا ہضم بخوبی
کر سکے اور اسی غذا کی تلطیف پر بخوبی قادر ہو بلکہ غذا کو بصورت ریاح بخارات کے بدل دیتی ہے اسی وجہ سے معدہ میں نفخہ پیدا ہو یا کسی
خارجی سبب سے جیسے ایسی غذا جو ریاح پیدا کرتی ہے مثلاً باقلا اور لوبیا وغیرہ۔ ریاح جو ایسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں تھوڑے تھوڑے ہوتے ہیں
اور تھوڑی دیر معدہ میں ٹھہرتے ہیں اور جلد ڈکار آنے سے انکی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اسپر استدلال پہلے جو کچھ آدمی نے کھایا ہو اور
ریاح پیدا کرنے والی چیز ہو اُس سے کیا جاتا ہے۔ ڈکار ایسی ریاح سے آتی ہے جو معدہ میں نفخ پیدا کرنے والے ہیں اور رحم معدہ تک اُٹھ کر
آتے ہیں۔ بخارات جو اوپر معدہ کے چڑھتے ہیں یا تو اخلاط گرم سے چڑھتے ہیں ایسے بخارات سے دخانی ڈکار پیدا ہوگی یا اخلاط
بارد سے بخارات اُٹھتے ہیں جو بلغمی ہوں اُسوقت ڈکار ترش اور کھٹی آئیگی۔ کبھی کھٹی ڈکار یا تو ایسی غذا سے آتی ہے جو سرد ہو۔ یا
بہت سی غذا کھانے سے جسکے ہضم پر معدہ کو قدرت نہو اسلیے کہ حرارت معدہ کی بمقابلہ اسی غذا کے کثیر کے ضعیف ہے اور پورا ہضم
اسکا نہیں کر سکتی لہذا یہ غذا ترش ہو جاتی ہے معدہ میں کبھی ڈکار اس زور سے آتی ہے کہ غذا معدہ سے باہر نکل آتی ہے اور ہضم غذا کو
بھی ڈکار منع کرتی ہے۔ اگر ڈکار بند ہو جائے اور اسکی آمد رک جائے اُس سے نفخ اور خراب قسم کے ریاح زیادہ پیدا ہونگے۔ خون جو
معدہ میں بستہ ہو جاتا ہے یا تو وہ خون ہوتا ہے جو دماغ سے اُترا ہو یا مری سے بطرف معدہ کے آیا ہو اور وہاں آکر بستہ ہو جائے
یا کوئی رگ شگافتہ ہو اور اُسکے ہمراہ معدہ میں برودت بھی ہو۔ دودھ کا بستہ ہونا یوں ہوتا ہے کہ شیر تازہ جسوقت پیا جائے اور
مزاج معدہ کا سرد ہو فوراً وہ دودھ معدہ میں بستہ ہو جائیگا۔ یہ بیان اُن امراض کا ہے جو معدہ میں پیدا ہوتے ہیں جنکو معلوم کر لیا گیا ہے

باب چھبیسواں اُن امراض کے بیان میں جو آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں

جو بیماریاں آنتوں میں پیدا ہوتی ہیں ایک تو وہی مرض ہے جسکو ذوسنطاریا کہتے ہیں اور یہ خونی دست ہیں۔ اور قرحہ
آنتوں کا اور زحیر یعنے پیچش اور قولنج اور وہ مرض جسکا نام ایلاؤس ہے۔ اور ریاح جو آنت میں پیدا ہوتے ہیں اور کیڑے
چھوٹے چھوٹے اور حبات یعنے بڑے کیڑے۔ اور مغص یعنی مروڑا۔ جو مرض بنام ذوسنطاریا مشہور ہے یا تو جگر کی وجہ سے
ہوتا ہے اور اُسکو ذوسنطاریا مطلق کہتے ہیں اور اس مرض کی پیدائش یا ایسی پیچش کے بعد ہوتی ہے جو شدید ہو اور آنتوں میں
خراش پیدا کرے یعنے خواہ قریب کی بیماری میں جسوقت کہ مواد ان دونوں مرض کے تیز صفراوی ہوں خواہ شور بلغمی کہ طبقہ کو
آنتوں کے سڑا دیں۔ اس مرض یعنے ذوسنطاریا کے مریض کو پہلے اخلاط صفراوی مختلف طرح سے انکے دستوں میں آتی ہیں اور
بعد اسکے رطوبت بلغمی انکے دستوں میں نکلتی ہے اور ایسی رطوبت کے نکلنے کا سبب یہ ہے کہ انکی آنتیں چھلتی ہیں اور آنتوں کے
چھلنے سے جو رطوبت چسپندہ آنتوں پر بطور لیپ کے اندر وار قدرتی لگی ہوئی ہے وہ چھوٹ چھوٹ کر برآمد ہوتی ہے۔ اسکے بعد خراط
یعنے چھلنی کے طور سے کوئی چیز خارج ہوتی ہے اور کسیقدر آنت کے جسم کے ٹکڑے بھی برآمد ہوتے ہیں۔ اور یہ بات اُسوقت
ہوتی ہے جب آنت کے جرم میں خراش ہو کر جسامت اسکی چھلنے لگتی ہے۔ اب اگر اسی خراط میں بڑے بڑے ٹکڑے برآمد ہوتے ہیں

تو ... اسمین خوف ہوگا اسلیے کہ اس سے معلوم ہوگا کہ جرم مین آنت کے تہ اسہد آگئی ہو یہان تک کہ لفظ دوم جو موٹا اور مضبوط طبقہ آنت کا ہو ... سڑ رہا ہو - اور ایسے ذوسنطاریا کا اچھا ہونا محال ہو - لعدیس خراطہ کی آمد کے خون نکلتا ہو اور خون کی آمد شروع ... اسوقت ہوتی ہو جب منہ اُن رگون کے کھلجاتے ہیں جو آنتون مین ہین - اور کبھی ہمراہ اسی خون کے ایک چیز مثل پیپ کے ... ہوتی ہو وہ پیپ اور زرداب ہو مُردون کے بدن سے برآمد ہوتا ہو جسکی بو خراب ہوتی ہو سڑی ہوئی - اور کبھی ... پگھلی ہوئی چربی کے ہوتی ہو جسکا رنگ بھی مثل چربی کے ہو اور قوام بھی وہی ہو اور یہ بات اسوقت ہوتی ہو جب حرارت ... اور پگھل جاوے جو اعضاے سمینیہ مین ہو یعنے جس اعضا پر رقیق چربی جمی ہوئی ہو اُنکو حرارت ... اور پگھل کر مشابہ دردی شراب کے بسبب حرارت کی احراق کے ہوتی ہو - اس کیفیت کی یا تو تپ ... مثل دق کے ہوتی ہو کبھی ... پھٹ جانے سے پیدا ہوتا ہو جب خون رگون مین زیادہ بھر جائے پس رقیق ہو کر جدا جدا ہو جائینگی - ایک قوم نے بغلط ایسا گمان کیا ہو کہ ... بواسیر کے خون سے پیدا ہوتی ہو - اور یہ گمان غلط ہو اسلیے کہ بواسیر کا خون ان رگون سے آتا ہو جو مقعد مین ہین اور آنتون کی رگون کا منھ ... اوپر کی طرف مقعد کے ہوتا ہو - کبھی یہ مرض ذوسنطاریا کا ریزش سے خراب مادہ سودا کے بطرف آنتون کے ہوتا ہو ... مرہ سودا سے کیا جاتا ہو - اور کبھی کسی سرطانی قسم کے پھوڑے سے جو آنتون مین پیدا ہو ذوسنطاریا عارض ہوتی ہو اسکی علامت ... سوداوی کا آنتون مین آتا ہو - اور یہ دونون قسم پچھلی جو لکھی گئین نہایت ردی اور مہلک ہین اور قاتل ہین خصوصاً اگر ہمراہ اسی مادہ کے ... خون بھی آتا ہو جیسے بقراط نے کتاب فصول مین کہا ہو کہ جو اسہال کہ اسکی ابتدا مرہ سودا سے ہو موت پر دلیل ہوتا ہو - قروح جو آنتون مین پیدا ہوتے ہین یا تو بڑی اور موٹی آنتون مین ہوتے ہین اسکی شناخت اس طرح سے کیجاتی ہو کہ مریض پاخانہ کو اُسی وقت اُٹھتا ہو جب لذع اور چبھن اُسے معلوم ہوتی ہو اور ہمراہ اس لذع کے مروڑ نہین ہوتا ہو اور جو کچھ قرحہ سے نکلتا ہو آمیختہ براز سے نہین ہوتا اور تھوڑی سی آمیزش براز کی اُسمین نہونے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ قرحہ اعور نام آنت مین ہو یا قولون مین ہو - اور اگر مریض کو لذع ناف مین معلوم ہو اسوقت یہ معلوم ہوگا کہ قرحہ موٹی آنتون مین ہو - اور اگر ناف کے گرد چبھن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ باریک آنتون مین قرحہ پڑا ہو - ایضاً اگر مریض کو چبھن پاخانہ آنے سے تھوڑی دیر پہلے معلوم ہو اور جو کچھ خارج ہو براز کے فضلہ سے ملا ہوا ہو معلوم ہوگا کہ قرحہ باریک آنتون مین ہو اور یہ بات اسوجہ سے ہوتی ہو کہ بوجہ دوری مسافت کے مدہ کی آمیزش براز سے ہو جاتی ہو اور خون بھی اُسی براز مین آمیختہ ہو کر آتا ہو پھر ایسی صورت مین اگر مدہ اور خون کی زیادہ آمیزش براز سے ہو پس قرحہ اُن آنتون مین ہوگا جو صائم نامے آنت کے اوپر ہین - اور اگر غذا کے ساتھ آمیزش ہو ... معلوم ہوگا کہ قرحہ صائم مین ہو - بقراط نے کتاب امراض عادہ مین لکھا ہو کہ کبھی خراش آنتون مین اسوجہ سے آجاتا ہو کہ ریاح کو نفوذ اور خروج کی جگہ نہین ملتی ہو اور اوپر کی طرف چڑھ جاتے ہین اور ایسے وقت اطراف بدن سرد ہو جاتے ہین اور قوت ساقط ہو جاتی ہو - اور جالینوس نے ان اعراض پر درد معدہ اور سر کا بخارات سے بھر جانا ایسے وقت اور زیادہ کیا ہو اور جالینوس نے سبب یہ لکھا ہو کہ جب آنتون مین خراش آجاتا ہو وہ سب چیزون کی ملاقات سے ایذا پاتی ہین اور ہر ایک شی جو انمین نفوذ کرتی ہو اُنکو ایذا دیتی ہو خصوصاً وہ اشیا جنمین لذع اور چیپ ہو - پھر ایسی اشیا سے آنتون کو ایذا پہونچے تھوڑی دیر نہ گذریگی کہ اسی لذع سے اسہال اسی چیپ والی چیز کا نہوگا فوراً یہ شی پلٹ کر اوپر کو چڑھیگی اور آلام اور ایذا اور ریاح معدہ مین پیدا کریگی اور دماغ مین امتلا پیدا ہوگا بسبب چڑھنے

تصحیح ... بقراط ... مصنف ...

بخارات اسی مادہ کے بطرف سر کے۔ اور اسی لذع اور درد کے جو آنتوں میں ہی تابع ضعف قوت اور اطراف کا سرد ہو جانا عارض ہوگا
اسلیے کہ حرارت غریزی تو سب کی سب مقام درد میں چلی آئیگی تاکہ ایذا کو دور کر دے چنانچہ اسکو ہم عنقریب بیان کرینگے۔ ذوسنطاریائے
کبدی وہ مرض ہی کہ محض خون کے دست بے آمیزش براز کے آئیں۔ اور پہلے جو دست آئیں مشابہ گوشت کے دھوون کے ہون
اُسکے بعد پھر سرخ رنگ کے ہون آخر میں جاکر سیاہ ہو جائیں جنکی سیاہی از قسم مرۂ سوداکے ہو۔ فرق ذوسنطاریائے کبدی
اور ذوسنطاریائے معائی مین یہ ہی کہ جو خون آنتوں کے ذوسنطاریا مین خارج ہوتا ہی وہ قطرہ قطرہ ٹپکتا ہی اور اُسکا نکلنا متصل
ہمراہ خراطہ کے ہوتا ہی۔ اور ذوسنطاریائے کبدی مین یہ خون دفعۃً بدون خراطہ کے خارج ہوتا ہی اور درمیان مین آمد خون کے
فاصلہ اور زمانہ فاصل ہوتا ہی اور بدون درد کے برآمد ہوتا ہی اور محض خون مشابہ تازہ گوشت کے دھوون کے ہوتا ہی اور کوئی
شی اُسمین آمیختہ نہین ہوتی۔ اور کبھی آنے کا اسی خون کے دورہ بھی معین ہوتا ہی۔ اور اسی مرض کے تابع لاغری بدن کی ہوتی ہی
بسبب عدم غذا یعنے نہ پانے غذا کے اُن اعضا کو جو کہ جگر سے غذا پاتے ہین اور جنکی طرف جگر سے غذا آتی ہی۔ پھر اگر مریض باوجود
ان اعراض کے جو اوپر مذکور ہوے قریب جگر کے درد بھی پاتا ہو یہ بات موکد ہوگی کہ ذوسنطاریا کبدی ہی۔ اکثر اوقات ذوسنطاریائے
کبدی اور ذوسنطاریائے معائی مین اشتباہ پڑ جاتا ہی اور اسی اشتباہ کی وجہ سے نو آموز طبیب جگر کی رعایت کو ترک کر دیتا ہی
لہذا بیمار ہلاک ہو جاتا ہی۔ جالینوس نے اسی بارہ مین کہا ہی کہ مین ایک قوم کو پہچانتا ہون جنکو ہی ذوسنطاریا کبدی کا مرض لاحق
ہوا تھا اور انکو اطبائے زمانۂ جالینوس نے مار ڈالا اسلیے کہ اُن طبیبون کو سلیقہ اتنا نہ تھا کہ وہ ذوسنطاریائے کبدی اور ذوسنطاریائے
معائی مین تفرقہ کرتے۔ کبھی اُن طبیبون کو غلطی یہ ہوئی کہ خلط برآمد شدہ نے اسوجہ سے دھوکے مین ڈالا کہ خون جو کبد
یعنے جگر سے جاری ہوتا ہی اُسکے ہمراہ خلط صفراوی بھی نکلتی ہی اور یہی صفراوی خلط آنتون کو چھیل ڈالتی ہی تب اُس خون کے
ہمراہ خراطہ بھی نکلتا ہی پس اُن طبیبون نے یہ سمجھا کہ خراطہ فقط ذوسنطاریائے معائی مین آتا ہی پس یہ بھی آنتون کا مرض ہی
(اور یہ نہ سمجھے کہ جگر سے ہمراہ خون کے صفرا جو آتا ہی اُسنے خراش امعا پیدا کیا ہی) ذوسنطاریائے کبدی کی پیدایش یا تو بسبب امتلائے
جگر اور رگون کے امتلائے خون سے ہوتی ہی پس جگر اور رگین اُسی خون کو اپنے اندر سے دفعۃً خارج کر دیتی ہین اور طبیعت اُسکو
جگر سے بروقت ایذا پانے کے خارج کر دیتی ہی اسلیے کہ طبیعت پر اسکا بوجھ پڑتا ہی۔ اس خون کے برآمد ہونے سے پہلے نہ تو اسہال
صفراوی ہوتا ہی اور نہ صدید کا خروج دستون مین پہلے ہوتا ہی اور نہ کوئی اور حالت ایسی ہوتی ہی جو اسہال خونی سے پہلے ہوا کرتی ہی
مراد یہ ہی کہ یکبارگی خون کے دست بدون تقدم علامات کے آجاتے ہین۔ یا سبب ذوسنطاریا کبدی کا یہ ہی کہ حرکت باطل
اور معطل ہو جاتی ہی کسی عضو خاص کی اور اُسی حرکت کے باطل اور معطل ہونے سے مقدار کثیر خون کی جگر مین یکجا اور فراہم ہوتی ہی
اور اُسکا بوجھ کبد یعنے جگر پر پڑتا ہی پس اُسی خون کو جگر دفع کر کے بطرف خارج کے نکال دیتا ہی۔ اور یہ حرکت کا معطل ہونا
یا تو بسبب کٹ جانے کسی بڑے عضو کے جیسے دونون ہاتھ کسی کے کٹ جائین خواہ دونون پانون کاٹے جائین اب جو خون
اسی عضو بریدہ مین جگر سے جاتا تھا اُسکی حرکت قطع ہوگی اور جگر مین وہ حصہ باقی رہتے رہتے جب اُسکی مقدار زیادہ ہوگی
تب جگر پر اُسکا بوجھ پڑیگا پس جگر اُسی خون کو بطرف اُن رگون کے دفع کریگا جسکا نام جداول ہی اور جداول سے وہ خون
آنتون مین آئیگا اور اسی قسم کے اور اعراض بھی دفعۃً پیدا ہوتے ہین جنکو زیادہ مدت نہین گذرتی بلکہ جلدی سے وہ عرض

دفع ہوجاتے ہیں - اور ان امراض کے ہونے کے وقت اشتہا غذا کی بدستور رہتی ہے - ایک قسم دوسنطاریا کے کبدی کی وہ ہے
جسکی پیدایش بسبب ضعف قوت مغیرہ جگر کے ہوتی ہے - اور اس قسم کے تابع کمی اشتہا کی بھی ہوتی ہے - اور اس سے پہلے پیپ اور
خون نہ آنا بارہ گوشت کے دھوون کے آتا ہے جیسا ہمنے زحیر یعنے پیچش مین لکھا ہے - زحیر یعنی پیچش کا مرض یہ ہے کہ حرکت اُس
آنت کی ہے جسکا نام معاء مستقیم ہے وہ آدمی کو باضطرار پاخانہ کی حاجت دلاتی ہے اور جب پاخانہ گیا کچھ خارج نہین ہوتا سوا ے
ایک رطوبت مخاطی کے جو مشابہ رینٹھ کے ہے جسکے ہمراہ خون رنگنے عفران بھی خارج ہوتا ہے پیچش کی پیدایش یا تو ایک تیز رطوبت سے
ہوتی ہے جسمین چنبیب بھی ہے اور وہ رطوبت بطرف معاء مستقیم کے بہ کر آتی ہے اور اسی آنت مین لذع پیدا کرتی ہے اور آدمی کو مضطر
بطرف پاخانہ جانے کے کردیتی ہے - اور اسپر استدلال اُسی رطوبت سے کیا جاتا ہے جو خارج ہوتی ہے صفراوی ہو خواہ شور بلغم ہو
یا کوئی ورم گرم اسی آنت مین یعنے معاء مستقیم مین پڑا ہو پس بیمار کو ایسا معلوم ہو کہ آنت مین بوجھ سا ہے اور ٹھنسا ہوا ہے
اور یہی خیال کرنا اُسی براز کے خارج کرنے کو مستدعی ہوتا ہے - اسپر بوجہ خیال اور تپک کے اور بذریعہ اسی گرانی کے جسکو بیمار پاتا ہے
معاء مستقیم مین استدلال کیا جاتا ہے - یا کوئی مینگنی سی براز کی باریک آنتون مین ٹھہر گئی ہو پس پاخانہ کی حاجت تو ہو مگر
اُسکے نکلنے مین دشواری ہو اور آدمی کو باضطرار استعمال مروڑے کا کرنا پڑے اور اُسکے ہمراہ ریاح غلیظ ایسے ہون جو آنت کے
جرم مین تناؤ اور کھچاؤ پیدا کرین اور اسی تمدد سے درد شدید پیدا ہو - اور یہ قسم پیچش کی اکثر قولنج مین پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ یہ قسم
بسبب آنتون کے ضعف عارض ہونے کے جو ضعف کسی سوء مزاج سے آنتون مین آجائے اور فضلہ کے ہضم کرنے پر قدرت آنت کو
باقی نہ رہے اور فضلہ کو نافذ کرسکے - اور کبھی ہمراہ اسی کے ایک رطوبت اور کسیقدر خراطہ یعنے چھیلن آنتوں کا بھی خارج ہوتا ہے
پس جہال اطبا یعنے جنکو مطلق تمیز نہین ہے تجویز کرتا ہے کہ یہ اسہال کا مرض ہے اور حابس اسہال کی دوا کا استعمال کردیتا ہے لہذا
بیمار ہلاک ہوجاتا ہے - جالینوس نے بیان کیا ہے اُسنے ایک بیمار کو دیکھا جسکو پیچش کا مرض تھا اُسکے مبرز کی طرف سے ایک پتھر
خارج ہوا ایس اُسی پیچش سے بوجہ اس پتھر کے خارج ہونے کے اچھا ہوگیا مترجم سُدہ پڑجانے سے آنت مین جو زحیر کاذب
کی ایک قسم بیان کی ہے اسی کی نظیر کلام جالینوس سے پیدا کی ہے

باب ستائیسواں قولنج کے امراض اور اُنکے اسباب کا بیان

قولنج ایک درد شدید ہے جو قولون نام کی آنت مین اٹھتا ہے اسکی پیدایش یا تو خلط غلیظ بلغمی سے ہوتی ہے جو طبقات مین اسی
قولون کے درآتی ہے اور اسی خلط سے ریح غلیظ اُٹھ اُٹھ کر جرم کو اسی آنت کے پھیلاتی ہے اور کھینچتی ہے اسی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے
اور یہی قسم اکثر قولنج کے اقسام مین پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ یہ قسم ضعف سے آنت کے بسبب کسی سوء مزاج کے پیدا ہوتی ہے کہ
اسی ضعف کی وجہ سے وہ آنت یعنی قولون کو طاقت فضلہ کے ہضم کرنے کی اور بعد ہضم کے اُسی فضلہ کے نافذ کردینے کی نہین رہتی ہے
(۲) یا درد قولنج ایک ریح غلیظ بارد سے پیدا ہوتا ہے جو اسی آنت مین گھٹی ہوئی ہو اور اسی آنت کو کھینچے اور دراز کرے (۳) یا قولنج
کسی ورم گرم سے پیدا ہوتا ہے جو ورم اسی قولون مین آگیا ہو (۴) یا قولنج ایک تیز اور چبھنے ہوے خلط سے پیدا ہوتا ہے - بلغمی
خلط کے قولنج پر استدلال یون کیا جاتا ہے کہ بیمار کو ایسا درد معلوم ہوتا ہے جیسے اسکی آنت مین سوراخ ہوتا ہے کسی سوجے وغیرہ سے
اور کھٹی ڈکار سے استدلال کیا جاتا ہے اور متلی اور ایسی قے جسمین بلغم بھی نکلتا ہے اور پیٹ کا گنگ ہونا کہ ہوا بھی نہین چھوٹتی ہو

اور ناف کے نیچے سرد ہونا اگر ہاتھ سے چھوا جائے۔ اور کبھی تدبیر غذا وغیرہ کی مریض نے ایسی کی ہو جو بلغم غلیظ پیدا کرے۔ جو قولنج ریح سے
عارض ہو اُسپر استدلال ایسے درد سے کیا جاتا ہے جسمیں تمدد اور کھنچاو ہو اُسی مقام میں جو موضع قولون کا ہے۔ اور درد کا ہٹ جانا آنت کے
گڑگڑ سے ہمراہ قراقر کے بدون اسکے کہ اُسمین گرانی اور درد شدید اور تیج مروڑا اور متلی ہو۔ اور یہ بھی علامت ہے کہ براز سبک اور ہلکا ہو
جو پانی پر تیرتا رہیگا جیسے گوبر ہلکا ہوتا ہے۔ جو قولنج ورم سے پیدا ہوتا ہے اُسپر استدلال حرارت اور التہاب یعنی سوزش سے مقام میں
آنت کے اور درد کے ہمراہ گڑنا اور چبھن کا ہونا اور تپ اور پیاس اور حرقت اور متلی اور قے جسمیں صفرا کے اقسام خارج ہوں اور مریض کو
بعد قے کے بھی کسیقدر خفت اور سبکی معلوم ہو۔ یہی قولنج کی قسم بدترین اقسام اور زیادہ تر صعب اور دشوار ہے۔ اور اکثر یہی قسم بطرف اُس
بیماری کے منتقل ہو جاتی ہے (پناہ بخدا) جسکو ایلاوس کہتے ہین جو قولنج تیز اخلاط سے اور چبھن پیدا کرنے والے اخلاط سے پیدا ہو اُسکی
شناخت بھی پیاس کی شدت اور خفیف تپ منھ کی خشکی اور زبان کی خشکی پیشاب کے گرم اور سرخ ہونے سے کیجاتی ہے کبھی ایسے بیمارون کا
پاخانہ زرد صفراوی ہوتا ہے اور اسوقت درد کی شدت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر اس مرض سے پہلے شراب اور طعام گرم ایسے تناول کیے ہون
جنکی خاصیت صفرا پیدا کرنے کی ہے اس سے تاکیدی دلالت ہوگی کہ مرض قولنج کسی خلط تیز سے ہوا ہے۔ مناسب جاننا اس امر کا ہے
کہ قولنج کا درد کبھی وجع مفاصل کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور مین نے بچشم خود اسکو دیکھا ہے۔ اور ایک ایسا بیمار بھی قولنج کا دیکھا جسکی
بیماری قولنج کا انجام یہ ہوا کہ دونون شانہ اُسکے اُتر گئے پس طبیب کو مناسب ہے کہ پوری فکر اور جودت نظر سے کام لے کہ اکثر مرض گردہ کے
درد کا ہوتا ہے اور طبیب غلط کار اُسے قولنج کے امراض سے تجویز کرتا ہے۔ اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ درد گردہ کے تابع بھی چند اعراض ایسے
ہوتے ہین جو مشابہ قولنج کے اعراض کے ہین۔ اور یہ درد شدید اور متلی اور قذف یعنی قے وغیرہ اور براز کا بشدت بند ہونا قبض ہوگا اور
ریاح جو اوپر بذریعہ ڈکار کے اور نیچے سے بھی خارج ہوتے ہین۔ فرق ان دونون مرض مین یہ ہے کہ یہ اعراض قولنج مین زیادہ شدید اور
سخت ہوتے ہین اور ہمیشہ ہر وقت نبے رہتے ہین اور درد قولنج کا ایک ہی مقام پر نہین رہتا ہے بلکہ ہٹا رہتا ہے۔ اور درد گردہ مین
یہ اعراض خفیف اور سبک ہوتے ہین اور گردہ ہی کے مقام پر درد رہتا ہے اُس جگہ سے ہٹتا نہین ہے۔ جو مرض بنام ایلاوس مشہور ہے
پناہ بخدا اُس مرض سے۔ یہی اسکے معنی ہین یہ ایک درد شدید ہے جو قولون مین اُٹھتا ہے۔ یہ مرض حاد یعنی تیز ہے اور مہلک ہے کہ اکثر بوجہ شدت
درد ہلاک کر دیتا ہے خصوصاً جسوقت مریض کے منھ کی طرف براز کا فضلہ خارج ہو۔ اس مرض کی پیدایش یا تو ورم گرم سے ہوتی ہے جو
پتلی اور باریک آنتون مین عارض ہوتا ہے یا ایک سدہ بطور بندگی کے سوکھا ہوا آنتون مین پڑ جاتا ہے۔ اور بیشتر ایک خلط غلیظ بالزوجت
جو انھین آنتون مین سما جاتی ہے یا شگافتگی صفاق نام شکم کی جھلی سے آنت باہر نکل آتی ہے یا آنت اُتر جاتی ہے۔ اور بیشتر یہ مرض بوجہ
بے غذائی کے بھی پیدا ہوتا ہے۔ یا کسی دوائے قتال سکے تناول کرنے سے ایلاوس پیدا ہوتا ہے۔ ورم سے جو ایلاوس پیدا ہوتا ہے اُسکی
شناخت درد اور تمدد کا ساتھ ہی ہونا ہے اور تپ کا اور پھولن کا قریب ناف کے ہونا او متلی اور قے کی راہ سے زبل یعنی خشک فضلہ براز کا
برآمد ہونا۔ جو ایلاوس بسبب بندہ زبل خشک کے عارض ہوتا ہے اُسکی شناخت ایسے درد سے ہوتی ہے جسکے ہمراہ یہی معلوم ہو کہ سوجے
کوئی سوراخ کرتا ہے۔ شگافتہ ہونے سے خواہ آنت کے اُتر جانے سے جو ایلاوس پیدا ہو اُسکی علامت ظاہر اور نمایان ہے جب بیمار کو
چیت کے بل لٹا کر مقام کو آنت کے چھوئین ساری آنت خارج کی طرف اُتری ہوئی خواہ نکلی ہوئی معلوم ہوگی اور اگر آنت کو دبائین
اپنی جگہ پلٹ سمائیگی۔ جو ایلاوس ضعف سے قوت غاذیہ کے پیدا ہوتا ہے اُسکی علامت پہلے سے غذا کا نہ ہونا اور ترک اُسکا ہے۔ یہ بھی جاننا

قولنج کا اشتباہ درد گردہ سے

مناسب ہر کہ ایلاؤس ایک مہلک بیماری ہر کسی سبب سے کیون نہ پیدا ہو خصوصاً اگر اسکے ہمراہ قی بدبو اور زبل کا نکلنا یعنے براز بشکل سنگینی کے منھ کی طرف خارج ہونا موجود ہو - اور اگر اسکے ہمراہ بدن کی بو بھی خراب ہو اُسوقت یہ مرض بہت جلد اور بسرعت قتل کرتا ہر

باب اٹھائیسوان بڑے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ اور اُنکے اسباب کے بیان مین

چھوٹے اور بڑے کیڑے جو آنتون مین پیدا ہوتے ہین اُنکی پیدایش رطوبت بلغمی سے ہوتی ہر جو آنتون مین سڑ جاتی ہر جب اُسی رطوبت مین حرارت غریب اور نئی قسم کی پیدا ہوتی ہر اب اُسی سے یہ حیوان یعنے کیڑے پیدا ہوتے ہین - ممکن نہین کہ یہ کیڑا صفرا یا خون سے پیدا ہوا سلیے کہ صفرا بوجہ اپنی تلخی اور تیزی کے اور بوجہ اپنی خشکی کے کیڑون کو قتل کرتا ہر - اور خون کی ریزش آنتون پر مین ہوتی ہر اور نہ اوردا یعنے ساکن رگون سے اور متحرک رگون سے خارج ہوتا ہر مترجم اوردا جمع ورید کی موجود کتب لغت مین نہین ہر بلکہ اوردہ جمع ورید کی ہر شاید سہو کاتب سے درج ہوا ہر - اور مطلب یہ ہر کہ خون اوردہ اور شرائین سے خارج ہوکر آنتون مین نہین جاتا ہر بلکہ انھین رگون مین رہتا ہر متن جب خون اوردہ اور شرائین سے خارج ہوتا ہر اور قسم ورم اور امراض پیدا کرتا ہر (نہ کیڑون کی پیدایش کا مرض) اسی وجہ سے دیدان اور حیات اکثر لڑکون کے بدن مین پیدا ہوتے ہین - اور اُسکے بدن مین پیدا ہوتے ہین جسکے شکم مین رطوبات بلغمی غلیظ اور بالزوجت پیدا ہوتے ہون اسلیے کہ ایسے لوگ تدبیر غلیظ کا استعمال کرتے ہین اور وہی غذا زیادہ کھاتے ہین جو غلیظ اور دیر ہضم ہر اور نہانا ترک کرتے ہین اور بدن کا تنقیہ یعنے پاک صاف کرنا چھوڑ دیتے ہین اکثر کیڑون کی پیدایش فصل خریف مین ہوتی ہر اسلیے کہ اُس زمانہ مین فواکہ کی کثرت ہوتی ہر اور زیادہ کھائے جاتے ہین - کیڑون کی تین قسمین ہین - ایکا نام حیات ہر اور یہ کیڑے مشابہ خرد کی چالیون کے ہوتے ہین (یعنے موٹے سپید سپید) اور اکثر یہ قسم باریک آنتون مین پیدا ہوتی ہر بسبب کثرت رطوبات کے جو عصارہ غذا سے انھین آنتون مین پیدا ہوتا ہر - ایک قسم کے کیڑے جو ترے اور چپٹے ہوتے ہین مشابہ تخم کدو کے اور اکثر یہ قسم یعنے کدو دانہ موٹی آنتون مین پڑتے ہین خصوصاً اُس آنت مین جسکا اعور نام ہر ایک قسم کیڑون کی چھوٹی ہوتی ہر مشابہ دود کے یعنے اُن کیڑون کے جو سرکہ مین پڑتے ہین - اور اکثر یہ قسم چھوٹے کیڑون کی معاء مستقیم مین پیدا ہوتی ہر - علامات جو دیدان کے مرض پر دلالت کرے اور تینون قسم کے کیڑے اُس سے پہچانے جائین یہ ہر کہ براز مین جو کچھ خارج ہوتا ہر اُسکو دیکھین اسلیے کہ یہ کیڑے چھوٹے بوجہ وسیع ہونے اُن آنتون کے جنمین پیدا ہوتے ہین اور بوجہ جدا جدا ہونے ہر ایک کیڑے کے ایسے ہی ہین کہ براز کے ہمراہ خود بخود نکل آتے ہین اور بآسانی باہر آجاتے ہین کبھی جس شخص کی آنتون مین چھوٹے کیڑے ہوتے ہین اُسکی مقعد مین کھجلی اُٹھتی ہر اور چھبن بھی معلوم ہوتی ہر اور پاخانہ جانے کا تقاضا اُسے برابر طبیعت ہوا کرتا ہر - حیات چلانے اور بڑے کیڑے ہین اور کیچوے خواہ ہر وسے بھی انھین کو کہتے ہین پس شاید خود بخود وہ نہین ظاہر ہوتے اور نہ پاخانہ کے ہمراہ نکلتے ہین اسلیے کہ معاء مستقیم سے اور مقام پر وہ ہوتے ہین باریک آنتون مین اور جہان پر اُنکی پیدایش ہر وہ تنگ مقام ہر اور اُن آنتون مین پیچ اور گھماؤ بھی ہر اور یہ کیڑے اُن باریک آنتون مین چمٹے ہوئے بھی ہوتے ہین البتہ بعض اوقات جب طبیعت بدنی کو قوت پورے فضلہ دفع کرنے کی ہوتی ہر کہ ہمراہ براز اور فضول خراب کو بھی خارج کردے اُسوقت یہ لانبے کیڑے بھی ہمراہ براز کے خارج ہوتے ہین مترجم اور پھر جسقدر قوت سے دفع طبیعی ہوتا ہر اُسی طرح اُنکے نکلنے کی بھی مختلف صورت ہوتی ہر کسی وقت تو ہمراہ فضلہ براز کے پورا خارج ہو جاتا ہر اور کبھی براز سے جدا گانہ نکلتا ہر اور تھوڑا نکل کر رہ جاتا ہر کہ ہاتھ سے اسکا نکالنا پڑتا ہر اور کبھی

نعل مابعد یا درمیان آمد فضلہ براز کے بہت سے کیڑون کی ایک لنب لپٹی ہوئی خارج ہوجاتی ہے مثل جیسے ان کیڑون کا نکلنا بروقت بحران کسی مرض کے ہوتا ہے۔ اسی واسطے واجب ہے کہ حیات کی شناخت پر استدلال اُن اعراض سے کیا جائے جو انکو لازم ہوتے ہین اور وہ اعراض یہ ہین کہ مروڑا اور آنتون مین چبھن او متلی بروقت خالی ہونے باریک آنتون کے غذا سے ہوتی ہو۔ اسلئے کہ حیات یعنی لانبے کیڑے جب انکو حاجت غذا کی ہوتی ہے اور نہین پاتے آنتون کو چوستے ہین۔ اور جب بڑے ہوجاتے ہین اور انکے ٹھہرنے کا زمانہ آنتون مین دراز گذر جاتا ہے قوت ضعیف ہوجاتی ہے کہ غذا سے جو کیموس بنا ہے اُسکو حیات کی غذا اسے خراب کی طرف پھیر دے پس اسی سبب سے ضعف پیدا ہوتا ہے نبض مین اور ظاہر بدن سرد ہوجاتا ہے اور دانت پیسنے اور بکنے کی نوبت ہوجاتی ہے اور ہونٹھون مین کھجلی ہوتی ہے اور متلی پیدا ہوتی ہے اور قے بھی آتی ہے تا اینکہ اکثر حیات معدہ تک چڑھ کر قے کی طرف سے خارج ہوتے ہین۔ اسکو جاننا چاہیے مغص یعنے مروڑا اسکی پیدایش ایک تیز فضلہ سے ہے جو لداغ بھی ہے یعنے جنیب دار ہے اور صفراوی ہے بطرف آنتون کے گرتا ہے۔ یا ریاح مروڑا پیدا ہوتا ہے جو آنتون مین تمدد پیدا کرتے ہین۔ یا خلط غلیظ بلغمی سے پیدا ہوتا ہے جو آنتون مین سما جاتا ہے۔ یا کوئی سوکھی ہوئی مینگنی فضلہ براز کی آنتون مین پھنس جاتی ہے اسکو جاننا چاہیے۔

باب اُنتیسوان مقعد کی بیماریون مین اور اُنکے اسباب او علامات کے بیان مین

اسکو جاننا چاہیے کہ مقعد کی بیماریان آنتون کے امراض سے پیچھے لگی ہوئی ہین اسلیے کہ مقعد کنارہ پر معاے مستقیم کے واقع ہے۔ یہ امراض مقعد کے بواسیر اور توت اور نواصیر اور شقاق اور کانچ کا نکلنا اور ورم گرم کے اقسام ہین۔ بواسیر ایک زیادتی ہے منھ پر اُن رگون کے اُگتی ہے جو مقعد میں ہین۔ اور اسی طرح توت کا بھی حال ہے۔ توت اور بواسیر کا فرق یہ ہے کہ توت کا سر گول اور تیز سرخ رنگ دانہ بندھا ہوا ہوتا ہے اور نیچے اُسکے تپلا اور باریک شکل مین دانہ توت کے ہوتا ہے۔ اور بواسیر دو قسم کی ہے ایک کا سر گول مثل دانہ انگور کے اور نیچے اُسکے باریک تپلا رنگ اُسکا ارغوانی ہے۔ ایک قسم بواسیر کی وہ ہے جسکا سرا موٹا اور نیچے سے تپلا۔ یہ دونون قسمین ایسی ہین جنسے خون بہا کرتا ہے۔ اور ایک قسم بواسیر کی وہ ہے جس سے خون نہین بہتا ہے۔ ایضاً جو خون توتہ سے خارج ہوتا ہے اُسکی دھار چھوٹتی ہے جیسے پچکاری کی دھار چھوٹے اور بواسیر کا خون بہتا ہے اور ٹپکتا ہے دھار اُسکی نہین چھوٹتی ہے۔ بواسیر سے جو خون بہتا ہے کبھی اُسکے دورہ معین اوقات محدود ہین ہوتے ہین۔ اور کبھی بلا تعین دورہ کے ہوتا ہے۔ جب یہ خون بند ہوجاتا ہے شدید اقسام کے درد مقام مقعد مین اور کھجلی پیدا ہوتی ہے۔ اور بہت سے امراض اور اعضا مین پیدا ہوتے ہین۔ اسی واسطے کہ اگر بواسیر کے مسے لوہے سے کاٹے جائین ایک مسہ ضرور چھوڑ دینا چاہیے تاکہ خون اُس سے نکلا کرے اور ایسا نہو کہ خون کے بند ہوجانے سے اور امراض پیدا ہوجائین جیسے استسقا اور سل اور وسواس سوداوی۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ان امراض کی پیدایش بکثرت پیدا ہونے خون سوداوی سے جگر مین ہوتی ہے۔ اور جب خون سوداوی جگر مین زیادہ جمع ہوگا طبیعت اُسکو نیچے کی طرف اُن رگون مین لائیگی جو رگین جگر سے تقسیم پاکر اطراف مقعد مین آئی ہین پس جب یہ خون بند ہوجائیگا اور جگر سے خارج نہوگا جگر مین ورم صلب سوداوی پیدا کریگا اور جگر کی حرارت غریزی کو بجھا دیگا اسلیے کہ یہ خون جگر مین زیادہ ہے اور حرارت غریزی جگر کی اسمین ڈوب جاتی ہے اور جگر کی رگون مین تنگی بھی پیدا کریگا پس مزاج جگر کا سرد ہوجائیگا۔ اب جو خون جگر بارد مین پیدا ہوگا وہ مائی اور بلغمی ہوگا جس سے استسقا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر جگر کو قوت اسقدر ہے کہ اُس خون کو بطرف اُن رگون کے دفع کرے جو سینہ اور پھیپھڑے مین ہین یہ خون جگر اُن رگون مین زیادہ بھر جائیگا اور امتلا سے

وہان پیدا ہوگا اور تمدد یعنے کھنچاو اُسمین ہوکر آخرکار وہ رگین پھٹ جائینگی اور قرحہ پھیپھڑہ خواہ سینہ مین پڑیگا اور اسی سے سل پیدا ہوگی
پھر اگر یہ خلط بطرف دماغ کے رجوع کرے وسواس سوداوی پیدا کریگا۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہے کہ اگر بواسیر کا علاج لوہے سے کیا جائے
مناسب ہے کہ ایک مسہ چھوڑ دین تاکہ جو خون جگر مین پیدا ہوتا ہے اُسی مسہ سے نکلا کرے۔ اسی طرح جب افراط سے یہ خون جاری ہو جبتک
امراض خراب پیدا کریگا جیسے فساد مزاج اور رنگ کی خرابی اور روپ یعنی منظر کا قبیح ہوجانا اور استسقا اور کمی اشتہا کی بہ نسبت طعام کے
اور یہ سب امور اسواسطے ہوتے ہین کہ حرارت جگر کی کم ہوجاتی ہے اور قوت اُسکی ضعیف ہوجاتی ہے بوجہ بکثرت نکلجانے خون کے بس
مزاج اُسکا یعنے جگر کا سرد ہوجاتا ہے اور خون کے پیدا کرنے کی قوت بھی اُسمین ضعیف ہوجاتی ہے لہذا مزاج بدن کا بھی خراب ہوجاتا ہے
اور اسی فساد مزاج سے استسقا پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر خون کا نکلنا بے انداز ہوجائے اور بافراط ہو مریض ہلاک ہوجائیگا لیکن جس شخص کو
بواسیر کا مرض ہے شاید اُسکو اورام گرم اور قروح خبیثہ عارض نہونگے اور نہ وہ امراض اُسے لاحق ہونگے جو خرابی اخلاط اور کیموس
سوداوی سے پیدا ہوتے ہین جیسے بہق سیاہ اور پوست کا اُترنا۔ اور نہ ذات الجنب اور نہ ذات الریہ کا مرض اُسکو ہوگا۔ جو قسم بواسیر کی
ایسی ہے کہ اُسمین خون نہین آتا ہے پھر اُسمین سے ایک تو وہ قسم ہے کہ منہ مسون کے کھلے نہین ہوتے بلکہ بند ہوتے ہین اور اُسکو بواسیر اعمی
کہتے ہین۔ استدلال ان جملہ اقسام پر اُسی طرح سے ہوگا جو جو علامات ہمنے بیان کیے ہین اور جسکے ذریعہ سے کارروائی اُنھین علامات
نظر کرنے سے ہوگی لیکن اگر آنت کے اندر بواسیر ہو پس مناسب ہے کہ مقعد کے اندر ایک چھوٹی سی پیالی وغیرہ رکھی جائے۔ اسکی صورت
یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی پیالی خواہ تونبی جسکو لوکی کہتے ہین لیکن اُسمین روئی جلاکر آگ روشن کرین اور اُسکو کسی طرح مقعد کے اندر پہونچا دین
اُسوقت کنارا معاے مستقیم کا الٹ کر بطرف خارج کے ہوجائیگا اور بواسیر کا مرض معلوم ہوجائیگا کہ کونسی قسم بواسیر کی ہے۔ نواصیر یہ قرحہ
چند شمار مین ہوتے ہین جو گہرے ہون اور مقعد مین کنارہ پر معاے مستقیم کے پڑجاتے ہین اُس مقام پر جسکا نام مسرہ مشہور ہے۔ اور کبھی
ان قروح کا غار بڑا ہوتا ہے یعنے زیادہ گہرے ہوتے ہین کہ آنت تک یہ سوراخ پہونچ جاتا ہے اُسمین علاج کارگر نہین ہوتا ہے۔ استدلال
اسپر یون کیا جاتا ہے کہ کنارہ مجس یعنی سر انگشتان کا خواہ باریک سلائی کی نوک داخل کرکے حد ناصور کی معلوم کرتے ہین اور کسی قسم کی دھونی
دے کر سانس بند کرا دیتے ہین۔ اور اسکا بیان یہ ہے کہ جب سلائی کا کنارہ اُسمین داخل کیا جائے اپنی انگلی کو ہمراہ سلائی کے اندر مقعد کے
داخل کرنا چاہیے اور سوراخ تک ناصور کے بھی اسی طرح لیجا کر دیکھین اگر سلائی دور تک چلی گئی معلوم ہوگا کہ سوراخ وار پار ہے۔ اسی طرح
اگر جنگیر دان خواہ اگر دان جسمین دھونی سلگائی جاتی ہے اُسکا کنارہ قرحہ کے منھ مین رکھکر نیچے سے اُسکے کوئی شے سلگائی جائے اور
بیمار کو اُسکی خوشبو آنت مین پہونچتی معلوم ہو دریافت ہوگا کہ یہ ناصور آنت تک پہونچ گیا ہے۔ اسی طرح اگر موضع مقعد کو روئی سے
بند کرین خواہ ہاتھ سے اُسی مقام مقعد کو بند کرین اور بیمار کو حکم دین کہ سانس اپنی روکے اور اُسکو اندر کی طرف گھونٹے اور نیچے اُتارے
اُسوقت معلوم ہوگا کہ ریح ناصور کی جگہ سے خارج ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی دریافت ہوجائیگا کہ ناصور وار پار ہوگیا ہے اور اگر ان
علامات مین کچھ بھی نہو پس ناصور وار پار نہوگا اُسوقت مناسب ہوگا کہ علاج کے مفید اور کارگر ہونے پر اعتماد کرین۔ خروج جو مقعد مین
پیدا ہوتا ہے یعنے کانچ باہر نکل آتی ہے یا تو وہ عضلہ مسترخی اور ڈھیلا ہوجاتا ہے جو گول گول گرد مقعد کے ہے یا شدید جنبش کے پیچ اور
مروڑ سے خواہ کبھی بینگنی کے اٹک جانے سے جو جنبش پیدا ہوتی ہے۔ شقاق یعنے شگاف جو مقعد مین عارض ہوتا ہے یا تو بعد
اسہال کے جسوقت دستون مین تیز خلط صفراوی نکلتی ہے۔ یا زیادہ تقاضاے حاجت کے واسطے بار بار پاخانہ جانے سے بسبب جنبش

یعنے خشکی سے ٹیس شدید کا ہونا اسوجہ سے ہوتا ہے چونکہ خشک پاخانہ لطوبتنگی کے سرزے سے نکلتا ہے۔ ورم کے اقسام جو مقعد میں عارض ہوتے ہین انھین اسباب سے ہوتے ہین جو اور اعضاے بدنی کے اسباب ہین۔ اور ورم پر استدلال مقعد کے پھول جانے سے اور لوجہ درد کے اور قطرہ قطرہ پیشاب کے آنے سے کیا جاتا ہے اور جو ورم گرم ہوگا اسکی شناخت سُرخی جو ظاہر ہوگی اور اس بات سے کہ جب اُسی ورم پر ٹھنڈی چیزین رکھی جائین مثل برف وغیرہ کے درد وغیرہ مین سکون پیدا ہوگا اور گرم چیزون سے ایذا پہونچیگی۔ اور جو ورم سرد مادہ سے ہوگا اُسکا رنگ مثل رنگ بدن کے ہوگا اور گرم بالفعل اشیا کے رکھنے سے یعنے جلتی ہوئی گرما گرم چیزون کے رکھنے سے درد وغیرہ مین سکون ہوگا اور سرد چیزون سے ایذا پہونچیگی یہی سب امراض ہین جو مقعد مین پیدا ہوتے ہین اور یہ آخری کلام ان امراض میں ہے جو امعا یعنی آنتون مین پیدا ہوتے ہین اُنکو جاننا چاہیے۔

باب تیسوان جگر کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جگر کے امراض کچھ ایسے ہین جو خاص جگر ہی مین پیدا ہوتے ہین اور کچھ ایسے امراض ہین جو اور اعضا مین لشرکت جگر کے عارض ہوتے ہین۔ جو امراض خاص جگر مین پیدا ہوتے ہین وہ ضعف جگر کی بیماری ہے اور جن لوگون کو یہ مرض ہو اُنکو (مکبود) کہتے ہین اور ورم اور سدہ جگر جو پڑا ہوا ہین جگر کے پیدا ہوتا ہے۔ جو امراض اور اعضا مین لشرکت جگر پیدا ہوتے ہین وہ اقسام استسقا کے ہین۔ ضعف جگر کا یا تو اُسکی قوت جاذبہ مین جس قوت سے عصارہ غذا کو صائم نام کی آنت سے جگر جذب کرتا ہے خواہ اُن رگون سے جنکا جداول نام ہے۔ اور اس ضعف پر استدلال سپید براز سے کیا جاتا ہے اور یہ سپیدی براز مین بوجہ ضعف جگر کے جداول سے غذا کے جذب کرنے مین ہوتی ہے۔ یا جگر کی قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور اسپر استدلال بدن کے ترہل یعنے ڈھیلے پن سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ اعضاے بدن مین غذا اسے خام جگر سے جا رہی ہے بسبب اسکے کہ جگر کو ٹھہرانا غذا کا اتنی دیر تک کہ نضج یافتہ ہو جائے بوجہ ضعف قوت ماسکہ جگر کے ناممکن ہے اور جب اتنی دیر غذا انمین ٹھہرتی کہ پختہ ہو جائے اور تغیر کامل اُسمین آئے تب جا کر اُسکی مقدار صحیح اعضاے بدنی مین پہونچے لہذا نا پختہ غذا اعضاے بدن مین پہونچیگی۔ یا ضعف قوت مغیرہ جگر مین آجائے وہ قوت مغیرہ جو عصارہ غذا کو ہضم کر کے اُسکو خون بناتی ہے۔ میری مراد اس قوت سے قوت ہاضمہ ہے۔ اور یہ بات یا تو سوء مزاج گرم سے پیدا ہوتی ہے اُسکی علامت اشتہا کا جاتا رہنا اور جلن اور پھڑک اور پیاس کی شدت اور تپ اور قے اور ایسے دست آنے جنمین اخلاط صفراوی خارج ہوتے ہون اور سُرخ پیشاب کا آنا یہان تک اِن علامات کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اسی مرض سے امراض حادہ حارہ یعنی تیز اور گرم امراض پیدا ہوتے ہین۔ پھر اگر طولانی زمانہ اسی طرح سے گذر جائے اور یہ حرارت جگر کی باقی رہے کیموسات بدن کا ذوبان اور پگھلنا پیدا ہوگا پھر اُسکے بعد خود جگر پگھلنے کی باری آئیگی اور براز کی طرح سے جگر کے ٹکڑے برآمد ہونگے اور جو کچھ ایسے وقت ہمراہ براز کے خارج ہوگا نہایت بدبو ہوگا۔ اور بدن کا گوشت بھی کم ہونے لگیگا اور پگھل جائیگا۔ یا ضعف ہاضمہ جگر مین کسی سوء مزاج بارد سے عارض ہو اور اُسکی علامت اول اول ابتداے مرض مین اشتہاے طعام کا زیادہ ہونا بدون تپ کے اور پیاس کی کمی۔ اور جو کچھ براز مین خارج ہو مقدار اُسکی تھوڑی ہی ہو اور سپید نکل کر پھر تھوڑی دیر کے بعد اور برآمد ہو اور بدبو اُسمین نہو۔ جب اِس کیفیت کو طول ہو اور زمانہ زیادہ گذر جائے اب مریض کے بدن مین تپ عارض ہوگی اسلیے کہ اسوقت خون مین بوجہ غلاظت اور گاڑھے ہونے کے عفونت پیدا ہوگی۔ اور اشتہاے طعام اب جاتی رہیگی۔ اور براز مین جو کچھ خارج ہوگا مشابہ دُردی خون کے ہوگا۔ اور مریض کو درمیان انھین ایام کے دفعۃً بہت سے دست آئینگے

اور بدن کا رنگ مثل خدم یعنے ورم تیہر کے سپید ہوجائیگا - اور چہرہ سے گوشت کی کمی نظر آئیگی - یا یہ ضعف ہاضمہ جگر مزاج یابس سے ہو
اور اسپر استدلال بدن کی لاغری اور خشکی اور پیشاب یا خانہ کی کمی اور براز کے گاڑھے ہونے سے اور پیاس کے لگنے سے کیا جاتا ہے
یا ضعف ہاضمہ سوء مزاج رطب سے عارض ہو - اور اسپر استدلال اُن اعراض سے کیا جاتا ہے جو مخالف اعراض یبوست کے ہوں اور عرض
جیسے بدن کا سپید حال پر بدستور رہنا اور پیاس کی کمی ہے - یا ضعف جگر اُسکی قوت دافعہ میں ہو اور اسپر استدلال سحنہ یعنی روپ کی
خرابی سے اور بدن کی خراب حالی سے کیا جاتا ہے - اسلیے کہ خون جو تمام بدن میں جگر سے جاتا ہے وہ صاف اور پاکیزہ نہیں ہے اسلیے
کہ قوت دافعہ کو ممکن نہیں ہے کہ خون کے فضلوں کو اُس سے جدا کر کے خون کو پاکیزہ کردے اور صاف ہوجائے - اسی طرح اور اعراض بھی
جنکو ہم بیان کرچکے ہیں بوقت بیان کرنے اسباب اعراض کے - ورم جو کہ جگر میں پیدا ہوتا ہے ایک تو ورم گرم ہے اور دوسرا ورم سرد
گرم ورم کی علامت یہ ہے کہ مریض کو بائیں طرف شراسیف کے نیچے درد ہنسلی تک کھنچتا ہوا معلوم کرے اور پسلیوں کے اندر اُسی درد کو
اُترتا ہوا پاتا ہو اور پیاس اور تپ اور مقام جگر میں سوزش اور التہاب اور سوکھی کھانسی آتی ہو - یہ جب مریض چت اُتانا لیٹے اور
ہاتھ سے بائیں جانب اُسکے بدن چھوا جائے تو شراسیف کے نیچے گندہ اور سخت معلوم ہوگا - پھر اگر یہ ورم مرہ صفرا سے ہو تو تپ نہایت
شدت سے ہوگی - اور جملہ اعراض میں صعوبت ہوگی - اور اگر یہ ورم گہری جانب میں جگر کے ہوگا ان سب امور کے ہمراہ بھوک جاتی رہیگی
اور ہچکی بھی آئیگی - اور اگر صفراوی ورم ہیں ابتدا اسے مرض میں قے تو ایسی ہوگی جیسے زردی بیضہ کی پھر بعد اسکے قے زنگاری ہوگی اور گرم
نبض اور غشی اور اطراف یعنے ہاتھ پاؤں سرد ہوجائینگے کھانسی اور سانس میں تنگی شدید اور باصعوبت ہوگی - بیمار کو ایسا معلوم ہوگا
کہ اُسکی ہنسلی نیچے کو کھنچی جاتی ہے اور شراسیف کے نیچے گرانی بھی ہوگی اسکا سبب یہ ہے کہ رگ اجوف ترقوہ یعنے ہنسلی کو نیچے کی طرف
کھینچیگی بسبب ورم کے - اور ابتدا میں زبان زرد ہوجائیگی پھر بعد اسکے سیاہ ہوگی - اگر وہ جگہ چھوئی جائے جو شراسیف کے نیچے ہے
داہنی طرف ورم کے گنڈگی اور موٹائی محسوس ہوگی اور شکل ورم کی ہلال کی سی ہوگی اور ملمس ورم کا گرم ہوگا - اور جب مریض کو حکم دیں
کہ چت لیٹے اور اپنے سر کے نیچے تکیہ وغیرہ کچھ نہ رکھے اور دونوں گھٹنے اپنے دوہرا کرے اور دونوں قدم کو خوب جما کر رکھے بعد اسکے اگر
مقام جگر کو ہاتھ سے چھوئیں وہی شکل ہلالی ورم کی اُبھری ہوئی معلوم ہوگی جیسے ابھی ہم کہ چکے ہیں کبھی ورم گرم عضل شکم میں پیدا ہوتا ہے
پس تفرقہ ورم جگر اور ورم عضل شکم میں یوں کیا جاتا ہے کہ ورم عضل چھونے سے شکل اُسکی مستطیل خواہ مربع معلوم ہوتی ہے اور ایک سرا
اُسکا موٹا اور دوسرا پتلا ہوتا ہے - ورم بارد جب جگر میں پیدا ہو بیمار کو گرانی داہنی طرف شراسیف کے نیچے معلوم ہوگی اور خفیف سی
کھانسی بھی آئیگی درد نہوگا نہ تپ ہوگی اور جب مقام ورم کو چھوئیں موٹائی کے ہمراہ یا تو صلابت ہوگی اگر ورم سوداوی ہو یا نرمی ہوگی
اگر ورم بلغمی ہے - اگر جگر میں ضعف اور ورم دونوں یکجا ہوجائیں ان علامات کے ہمراہ جو ہر ایک قسم ورم کی مذکور ہوئیں گیلا پاخانہ ہوگا
مشابہ گوشت کے دھوون کے - مناسب ہے یہ معلوم رہے کہ جگر کی جسادت یعنے خشک ہو کر کھرا ہونا یا موٹا ہونا اور جگر کا ضعف مہلک
مرض ہے کہ مریض انجام کار میں تلف ہوجاتا ہے - سدہ جگر کا یا تو ورم سے پیدا ہوتا ہے اور ورم کے دلائل تو ہمنے بیان کردیے - یا سدہ
کسی خلط غلیظ سے پڑتا ہے جو اُن رگوں کے منہ میں جیٹ جاتی ہے جنکی تقسیم بواب نام رگ سے ہوئی ہے - یا اُس رگ سے لپٹتا ہے جو حدبہ
یعنے اُبھرے ہوئے رخ پر جگر کے ہے - علامت اسکی درد اور گرانی اور تمدد یعنے کھنچاؤ داہنی طرف شراسیف کے نیچے بدون تپ کے ہے اور
اگر سدہ بطرف محدب یعنے اُبھرے ہوئے رخ جگر کے ہو پیشاب رقیق ہوگا مثل پانی کے اور سدہ اگر بطرف گہری جانب جگر کے ہو

پاخانہ پتلا آئیگا اسکو معلوم کرنا چاہیے۔

باب اکتیسوان استسقا اور اُسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریان جگر کی شرکت سے اور اعضاے بدنی مین پیدا ہوتی ہین وہی جملہ اقسام استسقا کے ہین جو ضعف قوت مولدہ خون سے پیدا ہوتے ہین یعنے جو قوت خون پیدا کرنے والی جگر مین ہو اُسکے ضعف سے جب وہ قوت اپنے فعل سے کمی کرتی ہو (۱) اور یہ بات یا تو کسی آفت سے جگر کے پیدا ہوتی ہو جو معدن خون کے پیدا ہونے کا ہو کہ جگر کا مزاج سرد ہو جاسکا اور اسی سردی کی وجہ سے عصارۂ غذا کو اچھے خون کی طرف نہ بدل سکے (۲) ایضاً کبھی یہ خرابی بعض اور اعضا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو جو شریک اور قریب جگر کے واقع ہین جیسے معدہ کہ بیشتر معدہ کو بھی کوئی آفت پہونچتی ہو کہ اُسی آفت معدہ سے جگر مین بھی اسی خرابی آجاتی ہو کہ غذا کو اچھے خون کی طرف بدل دینا اُس سے ہو نہین سکتا ہو پھر بھی بُرا خون تمام اعضاے بدن مین پہونچتا ہو اسی خراب حالت سے لہذا اعضاے بدنی اُس خون کو اپنی اپنی طبیعت کی طرف بدل نہین سکتے۔ یا جیسے وہ آنت جسکا نام صائم ہو خواہ وہ رگین جو بنام جداول مشہور ہین کہ اگر انمین سے کوئی ضعیف ہو جائے کہ غذا کے عصارہ کو تغیر نہ دے سکے خواہ اُسی عصارہ کو جگر مین بخوبی پہونچا نہ سکے اس سے بھی خون کی پیدا کرنے والی قوت ضعیف ہو جاتی ہو اسلیے کہ اُس قوت کو اُسکی غذا نہین ملتی ہو (۳) کبھی استسقا پھیپھڑے کے فساد مزاج سے پیدا ہوتا ہو اور وہ خرابی مزاج مین پھیپھڑے کی یہ ہوئی ہو کہ جو رطوبت خون کی پھیپھڑے کی غذا ہو اُسکو اپنی غذا نہین کر سکتا ہو لہذا وہ رطوبت خون مین باقی رہ جاتی ہو اب اُسی رطوبت نا ملائم سے ہمراہ خون کے اور اعضاے بدنی بھی غذا پاتے ہین لہذا جملہ اعضا کا مزاج مرطوب ہو جاتا ہو (۴) کبھی استسقا بسبب ضعف گردہ کے پیدا ہوتا ہو کہ مائیت خون کی یعنی جو تری زائد خون مین ہو اُسے گردہ بوجہ ضعف کے جذب نہین کرتا پس وہ تری ہمراہ خون کے رہ جاتی ہو ملی ہوئی خون مین اور بھی خون بالائی اور پتلا بطرف اعضاے بدن کے جاتا ہو اور اسی خون سے سب اعضا کو غذا ملتی ہو لہذا رطوبت اعضا کی بڑھ جاتی ہو۔ اقسام استسقا کے عموماً تین ہین۔ ایک طبلی۔ دوسری زقی۔ تیسری لحمی۔ طبلی کی پیدائش یا ضعف حرارت جگر ہوتی ہو خواہ برودت سے جگر کے جو بافراط ہو کہ اُسوقت غذا کی تحلیل بطرف ریاح کے ہو جائے اور یہی ریاح جو مائی ہین یا نی ہو کر درمیان صفاق البطن یعنے پیٹ کی جھلی جسکا صفاق نام ہو اُسکے اور آنتون کے بیچ مین جمع ہو کر استسقا پیدا کرین۔ یا طبلی کی پیدائش اُن غذاؤن کی خورش سے ہوتی ہو جو ریاح پیدا کرنے والی ہین۔ علامت اس قسم کی یعنے استسقاے طبلی کی یہ ہو کہ اگر پیٹ کو ٹھونکین اور بجائین آواز ڈھول کے بجنے کی سنائی پڑے۔ استسقاے زقی کی پیدائش افراط سے مزاج بارد رطب غالب آنے سے جگر پر ہوتی ہو پس غذا کو جگر بطرف رطوبت مائی کے بدلتا ہو اور یہ رطوبت درمیان اُسی جھلی کے جسکا صفاق نام ہو اور درمیان آنتون کے فراہم ہو جاتی ہو اور اکثر یہ خرابی جگر مین سرد و تر ترکاریون کے کھانے سے اور زیادہ سرد پانی پینے سے عارض ہوتی ہو۔ علامت اس قسم کی یہ ہو کہ اگر پیٹ کو ہلائین پانی ایسا بولیگا جس طرح بھری مشک کا پانی ہلانے سے بولتا ہو۔ استسقاے لحمی کی پیدائش جگر مین غذا کے تغیر سے بطرف رطوبت بلغمی کے ہوتی ہو اور یہ خرابی بوجہ جگر کے بافراط سرد اور تر مزاج ہو جانے سے پڑتی ہو پس وہی رطوبت بلغمی بنا دیتی ہو۔ اور ایسے مزاج کا جگر پیدا ہونا یا ورم صلب سوداوی کی وجہ سے ہوتا ہو جو خاص جگر کو عارض ہو کہ مجاری اور راہون کو جگر کے تنگ کر دے اور بند کر دے یعنے گرم ہوا کا گذر جگر کی طرف نہ ہونے پائے لہذا مزاج جگر کا سرد ہو جائے اور اسی برودت جگر کی وجہ سے قوت مولدہ خون مین

فساد اور خرابی آجائے - غذا کو بطرف بلغم کے بدل دے - یا ورم طحال سے برودت جگر مین آتی ہے اور طحال بسبب ورم کے خون کی صفائی
مرہ سودا سے نہین کر سکتا لہذا وہی سودا ہمراہ خون کے جگر مین رہ کر اُسکی حرارت کو بجھا دیتا ہے - یا بسبب ورم یعنی خون کا زیادہ بدن سے
نکل جانا رحم کی راہ سے خواہ بافراط خون حیض برآمد ہو یا اُن رگون سے خون زیادہ خارج ہو جائے جو مقعد مین ہین پس جب جگر خون سے
خالی ہو جائیگا مزاج اُسکا سرد ہوگا اور سرد ہونے سے مزاج کے وہی خرابی پیدا ہوگی - یا خون حیض کے بند ہونے سے یا خون بواسیر کے
رک جانے سے جسوقت حرارت غریزی جگر کی مختنق اور گھٹ جائے بوجہ کثرت خون کے برودت جگر مین آجائیگی اسلیے کہ حرارت
بجھ جائیگی جس طرح اگر تیل چراغ مین زیادہ ہو چراغ ٹھنڈا ہو جائیگا - یا برودت سے مزاج معدہ کے جب غذا سرد ہو کر معدہ سے جگر مین
آئیگی جگر کی حرارت کو سرد کر دیگی اور چونکہ وہ غذا ہضم سے درست نہو گی اُسکا لطیف خون کے پھیرنا جگر سے نہو سکیگا لہذا خون بلغمی اُسکا
بنیگا - یا اخلاط بلغمی بالزوجت اپنے جو مجاری اور راہون مین جگر کے سدہ پیدا کرین لہذا انکا وصول جگر تک نہو لے پائے پس
مزاج جگر کا سرد ہو جائیگا اُسوقت بھی خون اپنی اصلی اور عمدہ حالت سے اعضاے بدنی مین نہ پہونچیگا بسبب انھین سدون کے
ہان جو کچھ مثل پانی کے پتلی اور رقیق شے خون مین ہے وہی پہونچیگی لہذا اعضاے بدنی کی رطوبت بڑھ جائیگی - اور اکثر یہ قسم استسقا کی
لحمی اسی سبب سے پیدا ہوتی ہے میری مراد سبب سے سدہ مذکور ہے کبھی استسقا صائم نام کی آنت کے ضعف سے پیدا ہوتا ہے
اور اُن رگون کے ضعف سے جو بنام جداول مشہور ہین کبھی دیر پا تپون کے بعد چونکہ پانی اُنمین زیادہ پیا جاتا ہے یہی استسقا پیدا
ہوتا ہے اور ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ غذا اگر معدہ مین کم ہضم ہوتی ہو بوجہ حرارت تپ کے لہذا سدہ بڑھ جاتے ہین تب استسقا
پیدا ہوتا ہے - کبھی یہی استسقاے لحمی امراض حادہ اور تیز بیماریون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جسوقت کہ مزاج جگر کا گرم ہو جائے
اور قوتین جگر کی بوجہ حرارت کے فنا ہو جائین اور اُسوقت جگر سے تولید خون کی نہو سکے - اور یہ قسم ایسی ہے کہ شاید مریض اُسکا
نجات نہین پا سکتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ مریض کو ممکن نہین کہ ایسے وقت گرم چیزون کا استعمال کر سکے اور نہ سرد اشیا کا بھی
استعمال کر سکتا ہے - اسلیے کہ گرم چیزون سے تپ بڑھیگی اور سرد چیزون سے استسقا کا مرض بڑھیگا - علامت استسقاے لحمی کی
یہ ہے کہ تمام اعضاے بدن سوجے ہون اور ورم رخو یعنے بلغمی سب مین ہو اور تیزی بھی ورم مین ہو - جب کسی جگہ اُنگلی سے دبائین
گڑھا پڑ جائے اور نشان اُسکا تا دیر باقی رہے - سب سے پہلے اعضاے بدن مین چہرہ اور دونون قدم پر ورم آتا ہے اور بدن کا
رنگ سپید مثل مردہ آدمی کے بدن کے رنگ کے ہو جاتا ہے - جب بیمار پر زمانہ طولانی گذر جائے گوشت بدن کا تر ہو جاتا ہے اور
مثل بہتی ہوئی سیال چیز کے گوشت بھی ہو جاتا ہے - اور کبھی بعض اعضا شگافتہ ہوتے ہین اور اُسے رطوبت مائی قطرہ قطرہ ٹپکتی ہے
اسی واسطے بقراط نے کہا ہے کہ جو قروح بدن مین بیماران استسقا کے پڑتے ہین شاید وہ اچھے نہین ہوتے - اسکا سبب یہ ہے
کہ قرحہ کا اچھا ہونا یہ ہے کہ سوکھا دیا جائے اور مستسقی کے بدن مین ایسی تری ہوتی ہے کہ خشکی پیدا کرنے والی دوا کارگر نہین ہوتی
تینون قسم مین استسقا کے پانون کا ورم عام علامت ہے - اور سبب اسکا یہ ہے کہ جو بخار اُن بیمارون کے بدن مین پیدا ہوتا ہے
غلیظ ہوتا ہے بوجہ ضعف حرارت غریزی کے اب وہ بخار بسبب غلیظ ہونے کے تہ نشین ہوگا اور نیچے اُتریگا پس بطرف
دونون قدم کے آئیگا - پھر چونکہ یہ دونون قدم حرارت غریزی کے معدے سے یعنی قلب اور جگر سے دور تر واقع ہین لہذا وہ
فضلہ تر اور یہی یا بخار غلیظ جو نیچے آتا ہے اُسکی تحلیل نہین ہو سکتی ہے - کبھی جو استسقا کہ بسبب خرابی معدہ کے اور خرابی

صائم نام کی آنت سے خواہ خرابی مزاج ست اُن رگون کی جنکا جداول نام ہی پیدا ہوتا ہی الغرض ایسے استسقا مین خاص کر ذرب دائم بھی ہوتا ہی یعنے مختلف مواد کے دست آتے ہین اور باوجود دستون کے درد بھی بیار رہتا ہی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ جو آفت معدہ کو برودت کی لاحق ہوتی ہی اُسکی وجہ سے اچھی طرح غذا کو ہضم نہین کرسکتا ہی بلکہ وہ غذا خام باقی رہ جاتی ہی پس معدہ پر بھاری ہوتی ہی اور اُسکو نیچے سے دفع کرتا ہی اور خارج کردیتا ہی۔ اور جب وہی غذا صائمہ مین پہونچی وہ بوجہ فساد مزاج اپنے کے غذا کے صاف کرنے پر اور ماوی عصارہ جسقدر اُسی غذا مین ہی اُسکو جدا کرنے پر قادر نہین ہوتی اور جدا کرکے جداول مین نہین پہونچا سکتی ہی لہذا یہ عصارہ بطرف موٹی اور ٹیڑھی آنتون کے آتا ہی اور وہان سے بطرف خارج کے دستون مین خارج ہوتا ہی۔ یا یہ بات ہی کہ جداول جن رگون کا نام ہی اُنکو آفت رسیدہ ہونے کی وجہ سے ممکن نہین ہوتا کہ عصارۂ غذا کو جگر تک پہونچا ئین پس صائم جو آنت ہی اُسمین یہ غذا رہ جاتی ہی اور اُسی آنت پر بوجھ غذا کا پڑتا ہی لہذا وہ آنت اسکو بطرف خارج کے دفع کرتی ہی اور یہ امر سبب ذرب کا ہوتا ہی۔ جو قسم استسقا کی ایسی ہی کہ ابتدا اُسکی ورم جگر سے ہوتی ہی اُسمین کھانسی اور خشکی طبیعت کی خاص کرکے ہوتی ہی کھانسی تو اسواسطے ہوتی ہی کہ جگر سوجنے کی وجہ سے حجاب مین تنگی پیدا کرتا ہی بوجہ قرب اور مجاورت کے لہذا سینہ مین تنگی آجاتی ہی اور سینہ بوجہ اُسکی تنگی کے پھیپھڑہ کو دباتا ہی اور مجاری یعنے راہین جو پھیپھڑہ مین ہین اُنمین بھی تنگی پیدا ہوتی ہی اور یہی کیفیت آدمی کو کھانسی کی طرف خواہشمند کرتی ہی بوجہ توہم اس بات کے شاید کھانسنے سے کچھ نفع ہوگا۔ جب ایسے وہم غلط سے کھانسنے لگتا ہی اور کھانسی مین کچھ اتنا برآمد نہین ہوتا جسکی مقدار کافی نظر آوے اور جس سے کچھ فائدہ اُسکو ہو ناچار کھانسنا بند کردیتا ہی۔ پس طبیعت یعنے قبض خواہ سوکھا پاخانہ ہونا اسکی وجہ یہ ہی کہ صائم جس آنت کا نام اور جداول جن رگون کا نام ہی وہ سب ایسی قسم مین استسقا کے سلیم اور قوی رہتے ہین اور عصارۂ غذا کو بطرف جگر کے پورا پورا پہونچاتے ہین۔ اور جو مجاری اور راہین مرار یعنے صفرا جانے کی جگر سے مرارہ تک ہین (بوجہ ورم جگر کے) بند ہورہی ہین پس مرارہ مین کسیقدر صفرا جو پہونچتا ہی تھوڑا اور لطیف ہوتا ہی لہذا آنتون مین جسقدر صفرا جاتا ہی وہ بھی مقدار مناسب سے کم ہوتا ہی اسی وجہ سے ثقل براز یابس ہوتا ہی اور سوکھا فضلہ براز کا خارج ہوتا ہی اسکو جاننا چاہیے۔

باب تیئسواں طحال کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

تلی کی بیماریان کچھ تو اُسکے ضعف سے اور کچھ سدہ اور ورم اور ریح سے جو اُسی طحال مین عارض ہو پیدا ہوتی ہین یا ضعف قوت جاذبہ طحال سے ہوتی ہین جسوقت کہ طحال جگر سے مرۂ سودا کے جذب کرنے سے ضعیف ہوجائے اور خون کا تنقیہ اور صفائی سودا سے نہ کرسکے پس اسی ضعف سے سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہی جسوقت خون کے ہمراہ مرۂ سودا تمام اعضاء بدن مین پہونچتا ہی۔ یا ضعف قوت ماسکہ طحال مین آجائے اور خارج ہونا خلط سوداوی کا کبھی بذریعۂ قی کے اور کبھی بذریعہ اسہال کے پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی یہ عارضہ یعنے خروج خلط سوداوی کا بسبب دفع کرنے طبیعت کے خلط سوداوی کو بطریقہ دفع کرنے مضر چیز کے بدن سے پیدا ہوتا ہی مترجم مراد مصنف کی یہ ہی کہ خلط سودا کا خارج ہونا کبھی مرض نہین ہوتا بلکہ محض براہ دفع طبیعی جو مضر چیزون کا بدن سے دفع کرتی ہی خلط سودا بدن سے خارج ہوتی ہی اب ان دونون کا فرق بیان کرتا ہی مترجم لیکن جو خروج سودا کا عمل طبیعت مدبرہ بدن سے ہو اُس سے بیمار کو نفع پہونچتا ہی اور اُسکا تحمل آسان ہوتا ہی اور جو خروج سودا کا بوجہ ضعف ماسکہ طحال کے ہو اُسکا حال اُسکے مخالف ہی یعنے بیمار کو ضرر پہونچتا ہی اور تحمل بھی اُسکا دشوار ہوتا ہی۔ یا ضعف قوت دافعہ مین طحال کے ہو جس قوت سے معدے کے منھ پر سودا گرتا ہی اور ایسے ضعف سے طعام کی اشتہا باقی رہیگی۔ یہ امراض طحال کو اسی طرح سے عارض

سونے مین جس طرح جگر وغیرہ مین ہوتے ہین یہ سودمزاج گرم سے خواہ سوءمزاج سرد سے سدہ جو طحال مین عارض ہوتا ہی یا تو مواد غلیظ اور
چسپندہ سے ہوتا ہو یا ریاحی طحال مین جمع ہو جاتی ہین - علامت ایسے سدہ کی گرانی طحال کی ہی یا ریح کی گرہ پڑجانے اُسکی علامت یہ ہی کہ تمدد
اور کھنچاو پیدا ہو سدہ کبھی طحال کے اُس مجری مین پڑتا ہو جدھر سے ہوکر مرۂ سودا جگر سے طحال مین آتا ہو اور اس سے یرقان سیاہ پیدا ہوتا ہی
یا اُس مجری مین سدہ پڑتا ہو جدھر سے مرۂ سودا معدہ پر گرتا ہو - اور اسی سدہ کے پڑنے سے ورم کے اقسام طحال مین عارض ہوتے ہین
سبب کثرت مقدار سودا کے جو طحال مین گھٹ کر بند ہو رہا ہو - اور تابع اسی سدہ کے جو دوسری شق مین گذری ضعف شہوت طعام بھی ہوتا ہی
ورم جو طحال مین پڑتا ہو یا تو گرم ہو اور اسپر استدلال لمس کی حرارت اور درد اور گرانی اور تمدد اور تپ اور پیاس سے کیا جاتا ہو - اور بعض
اوقات مین درد چنبر گردن اور شانہ تک بائین جانب ہوتا ہو - اور یہ بات اسواسطے ہوتی ہو کہ طحال کو قرب اور مجاورت حجاب سے ہو
اور حجاب پسلی سے ملا ہوا ہو - سرد ورم طحال کا یا بلغم سے ہوگا اور اسپر استدلال ورم کی نرمی سے کرتے ہین کہ چھونے سے ہاتھ کے نیچے
نرم معلوم ہوگا - اور رنگ بدن کا متغیر ہو جائیگا یا ورم مرۂ سودا سے ہو اسپر استدلال کھنگی اور ثقل اور سختی چھونے سے مقام ورم پر
کیا جاتا ہو - اور رنگ بدن کا متغیر ہونا بطرف تیرگی اور سبزی کے - اور یہ قسم ورم کی اکثر طحال مین پیدا ہوتی ہو واسطے غلیظ ہو جانے
خلط سوداوی کے طحال مین جو معدن اُسی خلط سوداوی کا ہو - کبھی یہ ورم سوداوی طحال مین بعد کسی اور ورم کے ہوتا ہو (مثلاً بعد ورم
بلغمی کے) اسلیے کہ ورم اول سے لطیف مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہو اور غلیظ کثیف باقی رہ جاتا ہو - کبھی ورم بسبب کسی ریح نافخ کے پیدا ہوتا ہو
جو پھیلا دیتی ہو اور یہ ریح طحال مین محتبس اور بند ہو جاتی ہو اور اس ورم پر استدلال یون کرتے ہین کہ ہاتھ اگر اُسپر رکھین ہاتھ کو ہٹا دیتا ہو اور
تمدد اس ورم مین شدید ہوتا ہو گرانی نہین ہوتی - اور یہی ورم کبھی مٹ کر پھر دوبارہ عود کرتا ہو بسبب تناول کرنے ایسی غذا کے جو نفخ
پیدا کرے - کبھی بلکہ ہمیشہ تابع ورم طحال کے خواہ تلی کے موٹے ہونے کے لاغری بدن کی ہوتی ہو - اسی واسطے بقراط نے کہا ہو جب تلی بڑھ جاتی ہو
بدن لاغر ہوتا ہو - اور جب تلی لاغر اور چھوٹی ہوتی ہو بدن تر و تازہ خواہ فربہ ہوتا ہو - اور جالینوس نے اپنی کتاب مین جہان پر بیان
مواضع آلمہ یعنے جو مقامات بدن کے ایسے ہین کہ اُنہین ایذا اور الم پہونچتا ہو اُس مقام مین لکھا ہو کہ طحال کا چھوٹا ہونا جودت کیموسات کی
دلیل ہو یعنے کیموس غذا کا ہضم ہو کر اچھا بنتا ہو اور بڑا ہونا طحال کا خرابی کیموسات پر دلیل ہو - اور بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہو جس
شخص کے نیچے والے حصہ مین طحال کے ورم پیدا ہو اُسکا خون پتلا ہو جائیگا اور اطراف اُسکے بدن کے گرم رہینگے اور دونون کان اُسکے
ٹھنڈے ہونگے - خون کا پتلا ہونا اس وجہ سے بقراط نے تجویز کیا ہو کہ طحال خون کا درد جذب کرتا ہو اور جب اُسمین ورم ہوگا جذب
طحال کا درد خون کو زیادہ ہوگا اور قوی ہوگا لہذا خون رقیق باقی رہیگا - اطراف بدن کے حرارت کی یہ وجہ ہو کہ حرارت غریزی جو طحال مین تھی
بسبب ورم کے طحال سے گریز کر گئی - اور کانون کے سرد ہونے کی وجہ یہ ہو کہ اب خون تو رقیق ہو ہی چکا اور جو خون بطرف کانون کے جاتا ہو
بہت ہی پتلا ہوتا ہو اور حرارت اُسمین بہت کم ہوتی ہو - خصوصاً کان یون بھی سرد ہوا مین کھلے رہتے ہین پس ضرور سرد ہونگے - اور
اسی کتاب مین بقراط نے لکھا ہو - جو شخص نزلہ کے اقسام اور زکام مین گرفتار ہو اُسکی تلی مین ورم نہین ہوتا - اسکا سبب یہ ہو کہ
نزلہ کے اقسام رطوبت بلغمی یا رطوبت رقیق مائی سے پیدا ہوتے ہین اور طحال کا ورم اخلاط غلیظ سوداوی سے عارض ہوتا ہو (جنکا
ارباب نوازل کے بدن مین وجود نہین) اور غذا بڑا جانے سے لاغر

باب تینتیسواں مرارہ کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے

بیان مین

جو بیماریان مرارہ لیعنے پتہ سے پیدا ہوتی ہین وہ قسم یرقان کی ہی جو سدون سے اور ضعف سے اُس قوت جاذبہ کے پیدا ہوتی ہی
جو مرارہ مین ہی - اسکا بیان یہ ہی کہ یرقان یاتو از طرف طبیعت کے ہوتا ہی جسوقت طبیعت صفرا کو ظاہر بدن کی طرف دفع کرے بطور
بحران کے جسوقت کہ طبیعت فضلہ مراری کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہی واسطے نقا لیعنے پاک کرنے بدن کے - اور یہ دفع طبیعی اُسوقت
ہوتا ہی جب مرض کے ساتوین روز اور بعد نضج مادہ کے بحران جید واقع ہو اور اسی بحران کے ہونے سے مریض کو راحت بھی ملے اور
تپ مین سکون بھی ہو جائے اور مرض کا انحطاط بھی ہو - اور جو یرقان خلاف ان شروط کے ہو وہ بطور بحران کے نہوگا (جس سے
دفع مرض ہوتا ہی بلکہ وہ یرقان فقط ایک مرض ہی) مترجم ظاہر اس قول کا یہی ہی کہ یرقان بحرانی فقط صفراوی تپ مین ساتوین روز
ہوتا ہی بشروط مذکورہ بالا اور اسی وجہ سے اطبا کی زبان زد ہی کہ یرقان قبل از سابع قاتل ہی اور اسکے بھی معنی یہی ہین کہ تپ صفراوی مین
یرقان ساتوین روز سے پہلے مہلک ہی لیکن مترجم نے محمد احمد جو تھے اور تیسرے روز کا یرقان جوان آدمی کا ایک نبات ہندی سے
مع تپ کے دور کیا ہی اور تین گھنٹہ سے زیادہ ازالہ مرض مین نہین گذرا ہی انشاء اللہ معالجات کی بحث مین اُسکو لکھونگا - بہر حال
غرض یہ ہی کہ فقط تپ کے ساتوین روز بحرانی یرقان کی تخصیص مترجم کی راے مین درست نہین ہی اور امراض صفراوی کا بحران بھی
ساتوین روز یرقان سے ہونا کچھ محال نہین ہی متن (۲) یا اینکہ یرقان سوء مزاج گرم خشک سے عارض ہوتا ہی جو جگر مین پیدا ہو
پس جو غذا جگر مین پہونچے اُسکو مرۂ صفرا کی طرف پھیر دے اور پھر وہی مرۂ صفرا رگون کے ذریعہ سے تمام بدن مین پہونچے (۳) یا مرض
یرقان کا ساکن رگون کے اور اُسپر حرارت کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہی کہ اُسوقت جو خون یہ رگین قبول کرتی ہین اور اُنمین پہونچتا ہی اُسکو
بطرف مرۂ صفرا کے بدل دیتی ہین اور یہ بات کسی زہر کی وجہ سے ہوتی ہی جو گرم ہو یا کسی حیوان زہریلے کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہی
جسکا زہر گرم ہو (۴) یا یرقان سوء مزاج گرم سے تمام اعضاے بدنی کے پیدا ہوتا ہی کہ وہ سوء مزاج اخلاط کے مزاج کو بطرف
مرۂ صفرا کے بدل دیتا ہی (۵) یا یرقان ضعف سے قوت جاذبہ مرارہ کے پیدا ہوتا ہی جس قوت سے مرارہ صفرا کو جگر سے جذب
کرتا ہی اور خون کو صفرا سے پاک صاف کرتا ہی پس بوجہ ضعف قوت مذکورہ کے خون جگر مین صفرا سے ملا ہوا رہتا ہی اور وہی خون
تمام اعضاے بدنی مین رگون کے ذریعہ سے پہونچتا ہی اور یرقان پیدا ہوتا ہی (۶) یا یرقان کسی سدہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور
وہ سدہ یاتو اُس مجری اور راہ مین پڑے جو حامل مرارہ کا ہی لیعنی جس مجری مین صفرا بھرا رہتا ہی یا اُس مجری مین سدہ پڑے جسکے ذریعہ سے
مرارہ مین صفرا جگر سے آتا ہی پس گذرنا صفرا کا اور اُسکا جگر سے مرارہ مین آنا بند ہو جائے اب خون جگر کا صفرا سے ملا ہوا رگون مین
جا کر تمام بدن مین پہونچتا ہی اور یرقان پیدا ہوتا ہی - یا یہ سدہ اُس مجری مین جو مرارہ سے بطرف آنتون کے صفرا کے ریزش کی
راہ ہی اب اس مجری کے بند ہونے سے مرارہ مین صفرا زیادہ ہو کر پھر بطرف جگر کے پلٹتا ہی اور پھر جگر سے خون مین آمیختہ ہو کر تمام
بدن مین پہونچتا ہی (یہان تک چھ قسمین یرقان کی بیان ہو چکین) عموماً ہر ایک یرقان کی قسم پر استدلال اُسی زردی سے
کیا جاتا ہی جو آنکھ کی سپیدی مین عارض ہوتی ہی اور تمام بدن کی زردی اور پیشاب کے اوپر جو کف آتا ہی اور نہین آتا ہی اُسکی زردی سے
اور کبھی پیشاب تو شدت احتراق سے سیاہ کہ کف زرد ہوتا ہی یا خانہ سپید ہوتا ہی اسلیئے کہ مرار اصفر لیعنے زرد صفرا جو مرارہ سے
سیار مین آتا تھا اب اُسکی آمد بند ہی خاص خاص) اقسام یرقان کی شناخت یہ ہی کہ اُس سدہ سے جو یرقان پیدا ہوتا ہی جو مرارہ

اوپر والے سرے مین ہو خواہ نیچے والے مین ان دونون صورتون مین براز کا رنگ سپید ہوگا اور پیشاب زیادہ رنگدار ہوگا اور جو یرقان سدہ سے نہو بلکہ جگر کے کسی مرض سے ہو اُسوقت براز رنگین ہوگا - اور اگر یرقان ورم جگر سے یا ورم سے پیدا ہوا ہو تو باوجود ان امور کے صفراوی [illegible] بھی آئینگے اور تپ بھی ہوگی اور داہنی جانب جدھر جگر ہو گرانی بھی ہوگی - اور اگر یرقان شدت حرارت جگر سے خواہ گردون کی حرارت سے ہو اسکی پیدایش دفعۃً ہوگی - اور جملہ اقسام یرقان کی پیدایش تھوڑی تھوڑی ہوکر [illegible] دن گذرنے سے اسمین زیادتی ہوتی ہو اسکو معلوم کرنا چاہیے -

باب چھتیسوان گردون کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریاں گردون مین پیدا ہوتی ہین وہ یہ ہین (۱) ریگ گردہ (۲) گردہ کی پتھری (۳) اورام کے اقسام جو گردہ مین ہوتے ہین (۴) خون کا پیشاب (۵) جس بیماری کا نام ذیابیطس مشہور ہو اور وہ سلس البول ہو - ریگ اور پتھری گردہ مین حرارت شدید سے اور خلط غلیظ سے جو بالزوجت ہو پیدا ہوتی ہو جسکی رطوبت کو حرارت سوکھا دیتی ہو بہت زمانہ کے بعد وہی رطوبت سوکھکر پتھر بن جاتی ہو خصوصاً اسکے ہمراہ تنگی بھی اُن مجاری اور راہون مین ہو جدھر سے پیشاب کی آمد ہو گردہ سے ہوکر - ریگ پیدا ہونے کا سبب یہ ہو کہ اگر مادہ مذکورہ مین غلاظت یعنے گاڑھاپن اور چیپ کم ہو اور کشادہ مقام مین گردہ کے وہی مادہ پہونچے اور تھوڑا تھوڑا اسمین سے بستہ ہوکر رہے پس اُسکو قوت دافعہ ہمراہ پیشاب کے دفع کریگی لہذا پیشاب مین ریگ تہ نشین ہوگی - پتھری گردہ کی اس طرح پیدا ہوتی ہو کہ اگر مادہ مذکور زیادہ ہو اور غلیظ اور چیپ بھی اسمین بشدت ہو اور کشادہ جگہ مین گردہ کے پھنس رہے اور نکل نسکے اُسی گردہ مین قوت حرارت سے بستہ ہوکر متحجر ہو جائیگا یہی پتھری ہو اور جب چھوٹی سی پتھری پڑ چکی اب بار بار جسقدر مادہ متحجر ہوتا جائیگا اُسی پہلی پتھری سے بسبب مشاکلت اور ہمجنس ہونے کے مل کر بڑھتے بڑھتے بڑی حصاۃ یعنی پتھری ہو جائیگی یہ بات جو مادہ کو گردون مین عارض ہوتی ہو مشابہ گیلی مٹی کے ہو جب آگ سے پکائی جائے کہ وہ مٹی جل جاتی ہو اور مثل پتھر کے سخت ہو جاتی ہو - خواہ پتھری کی بہت مشابہ اُس چیز سے ہو جو حمام کی دیگ اور برتنون کے پیندی مین جب آگ کی حرارت عمل کرتی ہو اور پانی اسمین گرم کیا جاتا ہو پس نیچے ایک چیز جم کر پتھری سی ہو جاتی ہو - اور اسکا سبب یہ ہو کہ پانی کا درد پیندے سے ریگ کے تہ نشین ہوکر ملا اور تھوڑا تھوڑا اور ذرا ذرا اسی طرح ملتا گیا اور جمتا گیا اور سخت ہوتا گیا تا اینکہ اُس سے ایک کھنجڑ سا نیچے جم گیا - جالینوس نے بیان کیا ہو کہ اکثر پتھری گردہ مین بسبب قرحہ گردہ کے بھی پیدا ہوتی ہو جب کہ اُسی قرحہ مین پیپ پڑے اور خارج نہو لہذا وہی پیپ جم کر پتھر ہو جاتی ہو اور گردہ مین اُسی کی پتھری بن جاتی ہو - انھین صورتون سے گردہ اور مثانہ مین پتھری پیدا ہوتی ہو - یہ بھی جاننا چاہیے کہ گردہ کی پتھری اکثر مشائخ کے بدن مین پیدا ہوتی ہو اور مثانہ کی پتھری اکثر لڑکون کے بدن مین ہوتی ہو - مشائخ کو سنگ گردہ ہونے کے دو سبب ہین - ایک تو یہ کہ حرارت انکے بدن مین ضعیف ہو اور خلط بلغمی انکے بدن مین زیادہ پیدا ہوتی ہو بوجہ ضعف قوت ہاضمہ کے - دوسرا سبب یہ ہو کہ مجاری اور طرق جنمین ہوکر پیشاب آتا ہو گردہ سے بطرف مثانہ کے مشائخ کے بدن کے تنگ ہوتے ہین بوجہ برودت مزاج کے اسلیے کہ برودت کا خاصہ یہ ہو کہ مجاری کو تنگ کر دیتی ہو اور راہون کو بوجہ تکثیف اور گھنا کرنے کے تنگ کر دیتی ہو - اور مادہ غلیظ جب گردہ مین جائیگا وہان سے مثانہ مین سب کا سب بوجہ تنگی مجاری اور راہون کے نہ پہونچیگا بلکہ جسقدر رقیق اجزا اسمین ہین وہ چھن کر چلے جائینگے اور غلیظ اجزا گردہ کے تجویف اور خالی مقامات مین یکجا ہوکر رہ جائینگے - اب حرارت گردہ اگرچہ کم ہو پھر بھی ان اجزا کی تری کو چوس لیگی اور [illegible]

خشک کردیگی پس اُسی گردہ مین یہ مادہ پتھر اگر حصاۃ یعنے پتھری بن جائیگا۔ گردہ کی پتھری چھوٹی ہوتی ہی اسلیے کہ تجویف گردہ مین تنگی ہی
اور مثانہ مین جو پتھری پڑتی ہی بڑی ہوتی ہی اسلیے کہ مثانہ کی تجویف بڑی ہی۔ لڑکون کے مثانہ مین پتھری زیادہ پڑنے کا سبب یہ ہی
کہ اُنکو حرکت اور آز بھی زیادہ ہی اور شرارت بھی کرتے ہین کھانے پینے مین بچاو نہین کرتے ہر ایک غذا کو کیسی ہی بُری ہو نا نہو اور کیسی ہی
غلیظ ہو کھا جاتے ہین۔ اور حرکت کا استعمال زیادہ کرتے ہین بعد غذا کھانے کے پیشاب بھی اُنکے انھین وجہ سے اور بسبب رطوبت
اُنکے مزاج کے غلیظ ہوتے ہین۔ دوسرا سبب یہ ہی کہ راہین اور مجاری کہ جنمین ہو کر گردہ سے پیشاب مثانہ مین جاتا ہی کشادہ ہین بسبب
کثرت حرارت عزیزی کے جو انمین ہی۔ اور قوت دافعہ بھی اُنکی شدید ہی اسی وجہ سے مادہ پورا پورا لطیف اور غلیظ سب کا سب گردہ سے
باسانی مثانہ مین چلا آتا ہی (اب گردہ کی پتھری تو نہ پڑیگی) پھر چونکہ وہ مجری جسمین ہو کر پیشاب مثانہ سے قضیب مین آتا ہی اور وہ
مثانہ کی گردن ہی وہ بوجہ کم سن ہونے لڑکون کے تنگ اور چھوٹی ہوتی ہی اور دیگر اعضا بھی انکے چھوٹے ہوتے ہین لہذا اغلظ مادہ جو
مادہ تک آچکا ہی اسی تنگ راہ سے خارج نہو گا بلکہ رقیق مادہ نکلیگا اور غلیظ مثانہ مین رہ جائیگا اور بوجہ حرارت مثانہ کے متحجر اور سخت
ہو کر پتھری خواہ سنگریزہ بن جائیگا جیسے ہمنے حمام کی دیگ کا حال بیان کیا۔ یہی اسباب ایسے ہین کہ جوان آدمی کو پتھری کا مرض نہین
ہوتا ہی۔ اسلیے کہ جوانون کا پیشاب رقیق ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت اُنکے بدن مین بہ نسبت رطوبت کے زیادہ ہی اور تدبیر غذائی بھی
رکھ رکھاو اور پرہیز اُنکا لڑکون سے زیادہ ہی اور یہ بھی تو ہی کہ مثانہ کی گردن بھی زیادہ کشادہ ہی تنگ نہین ہی لہذا غلیظ اور رقیق
دونون طرح کا پیشاب خارج ہو جاتا ہی۔ اور اسی سبب سے پتھری کا مرض عورتون کو نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اُنکے مثانہ کی گردن کوتاہ
اور چوڑی ہی اور غلیظ پیشاب باسانی اُس سے نکل جاتا ہی۔ اور ان اسباب کے اضداد اور مخالف امور کسی وجہ سے امراض گردہ
اور مثانہ مشائخ کے بدشواری اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ مجاری انکے تنگ ہین اور مزاج اُنکے سرد ہین۔ ایک قوم کے اطبا نے بیان کیا ہی
کہ پتھری جگر اور اُس آنت مین بھی پیدا ہوتی ہی جسکا نام اعور اور قولون ہی اور مفاصل مین بھی پتھری پیدا ہوتی ہی۔ جالینوس کہتا ہی
اُسنے بچشم خود دیکھا کہ ایک شخص کو ہمیشہ کھانسی آتی تھی پس ایک پتھر اُسکے کھنکھار سے برآمد ہوا اور اسی سے اُسکی کھانسی جاتی رہی۔
سبب اسکا یہ ہی کہ حرارت اُسکے سینہ مین زیادہ تھی اور خلط غلیظ چسپندہ کی پیدایش ان اعضا مین جس سے کھانسی اُٹھتی ہی پیدا
ہوتی تھی (اور وہی خلط پتھرا گئی) جن علامات سے استدلال ریگ اور پتھری پر گردہ کے ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہو
اور سوزش بھی اُسی پیشاب مین ہو اور پیشاب مین ریگ بھی ہو اور بیمار کو تہیگاہ مین ریڑھ کی جگہ درد بھی پایا جاتا ہو اور وہی جگہ
گردہ کی ہی۔ اور کبھی درد گھستا ہوا معلوم ہوگا۔ اور بیشتر ہمراہ ان علامات کے اُس حصہ مین ایذا ہوگی جو سامنے اُسی گردہ کے ہی جسمین
پتھری پڑی ہی اور وہ عجز یعنے ریڑھ اور رجل یعنے اُس پاؤن مین جو متصل اُسی گردہ کے ہی یہی درد ہوگا اور کسیقدر خدر یعنی سن بھی
اسی مقام مین ہوگا یعنے پاؤن مین۔ اور یہ بات بسبب شرکت دونون پاؤن کے ہر ایک اپنے قریب والے گردہ سے ہی بوجہ اُن رگون کے
جو متحرک ہین۔ رنگ جو ریگ کے ہوتی ہین وہ طرح طرح کے ہین کسی ریگ کا رنگ زرد اور خوب گہرا ہوتا ہی اور کسیکا رنگ مثل سرخ ہڑتال
ہوتا ہی۔ اور کبھی رنگ مثل بالو اور ریگ کے ہوتا ہی کبھی ریگ کا رنگ مثل دانۂ انار کے ہوتا ہی لہذا طبیب کو لازم ہی کہ اچھی طرح سے
اختلاف مین رنگ کے فکر دقیق کرے اور اس مرض کو خوب سوچے اور سمجھے اسلیے کہ اکثر مرض انتون مین قریب خاصرہ یعنے تہیگاہ کے
ہوتا ہی اور مریض کو بھی گمان ہوتا ہی کہ وہ مقام کسی برما خواہ بڑے سوجے سے سوراخ کیا جاتا ہی خصوصاً اُس مقام مین جہان پر گردہ سے

پیشاب مثانہ مین آتا ہو - ایسے ہی ایک مریض کو روغن زیتون سے حقنہ دیا گیا پس ہمراہ روغن مذکور کے ایک کیموس ایسا خارج ہوا کہ جیسے گداختہ آبگینہ ہو اور اُسی کے خارج ہونے سے درد ٹھہر گیا - یہ بھی اسی مریض کا قول ہو وہ کہتا ہو مجھے گمان یہی تھا کہ میرے اُس تجربہ مین پتھری ہو جو بیان مثانہ اور گردہ کے ہو اور درد میری کسی آنت مین تھی اور بعد آنتون مین سے تھا - ورم جو گردہ مین ہوتا ہو ایک تو گرم ہو اور اُسپر استدلال درد اور گرانی اور التہاب سے جو ریڑھ کی ہڈی مین ہو اُسی گردہ کی طرف جسمین ورم ہو اور پیاس اور تپ اور درد سر اور بیداری اور قے جسمین خلط صفراوی نکلتی ہو اور بدشواری پیشاب کا آنا - پھر جب یہ ورم پھوڑا ہو جائے اسی ورم سے پہلے مختلف دورون کی اور پھریری بھی مختلف طور کی آئیگی اور درد کی شدت ہوگی اور جب یہ مریض اُس کروٹ سے لیٹیگا جدھر کا گردہ صحیح اور ورم سے خالی ہو دوسرے گردہ کو جو سوجا ہوا ہو ایسا پائیگا جیسے لٹک رہا ہو - اور ورم گردہ کا اُسکی علامت وہ گرانی ہو جسکو بیمار اپنی ریڑھ کی جگہ بیچ مین دونون خاصرہ کے پاتا ہو بدون درد کے اور ابتدا سے حدوث ورم مین یہ بات ہوتی ہو کبھی بعض طبیب ایسا جنکو مہارت علاج کرنے مین امراض کے نہین ہو غلطی کرتا ہو پس توہم کرتا ہو کہ یہ مرض قولنج کا ہو - اور فرق ان دونون مین یہ ہو کہ گردہ کا مرض اونچا ہوتے ہوتے ریڑھ تک پہونچتا ہو اور درد ایک ہی جگہ رہتا ہو اور جب بیمار کو حقنہ دیا جائے درد کی شدت ہوگی اسواسطے کہ آنتین حقنہ سے بھر جائینگی اور جو گردہ پر دبا رہا ہو اُسپر آنتون کی سنگی پڑیگی - اور قولنج کا درد اعضا کے مقامات مین منتقل ہوا کرتا ہو - قروح جو گردہ مین پیدا ہوتے ہین اُنکی پیدایش یا تو اسباب خارجی سے ہو جیسے کوئی شے تیز اور چرپری جو گردہ مین پہونچ کر اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کردے خواہ سڑا دے - علامات جو گردہ کے قروح پر دلالت کرتے ہین وہ درد ہو جسکو بیمار اپنی ریڑھ مین پاتا ہو خاصرہ کے پیچھے بدون گرانی کے اور نہ اُسمین تمدد ہوتا ہو اور خون اور مدہ اور قرحہ کا پوست بھی پیشاب مین خارج ہوتا ہو - اور کبھی ایسے ٹکڑے برآمد ہوتے ہین جو گوشت کے قیمہ سے مشابہ ہوتے ہین - اور یہ اُسوقت ہوگا جب دونون گردون کا گوشت سڑ جائے - پیشاب قروح گردہ کے مرض مین آسان ہوتا ہو اور بآسانی نکلتا ہو دشواری اُسکے خارج ہونے مین نہین ہوتی - اور قوام پیشاب کا معتدل ہوتا ہو - خون کا پیشاب اُسکی پیدایش یا سبب خارجی سے یا اندرونی سبب سے ہوتی ہو اور یہ بھی یا تو ضعف سے اُس قوت مغیرہ کے ہوتی ہو جو گردہ مین ہو مائیت خون کو وہ قوت بدل نہین سکتی ہو اچھی طرح سے یا جسوقت قوت ماسکہ گردہ کی ضعیف ہو جائے جو رگون مین گردہ کے خون کو روک نسکے لہذا پیشاب کے ساتھ خون بھی نکل آئیگا - یا اینکہ مجاری یعنے راہین جو پیشاب آنے کی گردہ تک ہین زیادہ کھل جائین اور کشادہ ہو جائین پس اُن راہون مین پیشاب بسرعت نکل آتا ہو اور اُسی پیشاب کے ہمراہ کسیقدر خون بھی برآمد ہوتا ہو - اور ان احوال کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہو اور اگر ہوتا بھی ہو تو بہت تھوڑا سا - کبھی خون کا نکلنا گردہ سے بطور دورہ کے ہوتا ہو جیسے اُسکے خون نکلنے کے دورہ ہوتے ہین جو مقعد کی راہ سے خارج ہوتا ہو - اور ایسے مریض کو ابتدا الطرف تہیگاہ کے عارض ہوتی ہو جب خون بروقت دورہ کے خارج ہوا ابتدا مین سکون ہوتا ہو - یا رگون کے سڑ جانے سے خون برآمد ہوتا ہو جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہو اور ایسی صورت مین تھوڑا سا خون برآمد ہوتا ہو - یا ادرار خون کا گردہ کی کسی رگ پھٹ جانے سے ہو بسبب کثرت خون کے اور بوجہ رگون کے زیادہ پتلی اور نازک ہونے کے اور ایسے وقت خون ناگہانی طور سے بدون کسی سبب ظاہری کے خارج ہوتا ہو اور مقدار بھی اُسکی زیادہ ہوتی ہو - خارجی سبب سے خون کا نکلنا گردہ سے جیسے گر پڑنے سے خواہ چوٹ لگنے سے خواہ نکلنا قسم

قولنج اور درد گردہ مین اشتباہ

ہونے سے عارض ہوتا ہی اور استدلال اسپر کسی ایسے ہی سبب کے پہلے پیدا ہونے سے کیا جاتا ہی جس مرض کا نام ذیابیطس ہی اور یہی مرض بنام پرکار یہ مشہور ہی اور معنی یہ ہوتا ہی کہ پیشاب کرنے کو دمبدم آدمی جایا کرے اور سلس البول بھی اسکو کہتے ہین اسکی پیدایش شدت سے اُس قوت جاذبہ کے ہوتی ہی جس قوت سے گردہ مائیت خون یعنے پیشاب کو جذب کرتا ہی۔ اور گردہ کی بشدت خواہش بطرف رطوبت کے ہوتی ہی۔ اور یہ امر افراط سے سوءمزاج گرم کے ہوتا ہی جو دونون گردون پر غالب ہوا اور اسی حرارت کی وجہ سے وہ مشتاق بطرف اسی مائیت خون کے ہوتا ہی کہ حرارت کو بجھا کے اور جو لہب اور بھڑک اُسمین ہی وہ سرد ہو جائے لہذا بطرف گردہ کے رطوبت جگر سے اور تمامی اعضا سے جذب ہوا کرتی ہی اور اسی جذب رطوبت کی وجہ سے پیاس زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اعضا کو بیتابی بطرف رطوبت مائی کے ہوتی ہی اور باوجود اس خرابی کے قوت ماسکہ گردہ کی مائیت مذکورہ کے گردون مین رُکنے اور ٹھہرانے سے بھی ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ زیادہ از حد مقدار رطوبت کی آتی ہی جسکا بوجھ قوت ماسکہ پر زیادہ پڑتا ہی۔ علامات جو اس مرض پر دلالت کرتے ہین شدت سے پیاس لگنی بدون تپ کے اور کسی طرح کی خشکی بدن مین ظاہر ہو اور پیشاب ہر وقت بدون سوزش کے خارج ہوا کرے اور پتلا سپید بھی مثل پانی کے ہو اور اسکا سبب یہ ہی کہ ادھر آدمی نے پانی پیا اور اُدھر پیشاب کی راہ نکل گیا اسلیے کہ گردہ اُسکو جگر سے فوراً جذب کرتا ہی اتنی دیر ٹھہرنے نہین دیتا ہی کہ جگر اُس پانی مین کچھ تغیر دے سکے۔ اور جب گردہ مین پہونچا دونون گردے اُسکو دفع کر دیتے ہین بدون اسکے کہ تھوڑی دیر گردون مین ٹھہرے اسلیے کہ اسکی زیادہ مقدار ہوتی ہی جسکو گردہ روک نہین سکتے۔ یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ اگر کہل یعنے سیانہ عمر کے آدمی کو درد گردہ عارض ہو شاید وہ اچھا نہوگا اسلیے کہ جو دیرپا امراض ادھیڑ آدمی کو لاحق ہوتے ہین اکثر تو یہی ہی کہ وہ لوگ مر جاتے اور بیماری اُنکے ساتھ ہوتی ہی جیسا بقراط نے کہا ہی اسکو جاننا چاہیے۔

باب چھتیسواں اُن امراض کا بیان جو مثانہ مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

مثانہ کی بیماریان اتنی ہین (۱) پتھری جو مثانہ مین پڑتی ہی (۲) ورم (۳) قرحہ (۴) تقطیر البول یعنے قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا (۵) عسر بول یعنی دشواری پیشاب آنا (۶) بدون ارادہ کے پیشاب آنا۔ پتھری مثانہ مین اُنھین اسباب سے پیدا ہوتی ہی جو گردہ کی پتھری کے بیان ہو چکے اور یہ خلط غلیظ بالزوجت اور حرم مثانہ کی حرارت اور گردن مثانہ کا تنگ ہونا۔ اور اکثر پتھری مثانہ کی لڑکون کے بدن مین ہوتی ہی کہ رطوبت اُنکے مزاج مین زیادہ ہی اور حرص وآز بھی اُنکی بے حد ہی اور خواہش ہر طرح کے غذا کی اُنکی قوی ہی جیسے ہمنے بھی گردہ کی بحث مین بیان کر دیا ہی۔ اور ایسی ہی غذا کا استعمال کرتے ہین جو فضول غلیظ پیدا کرتی ہی۔ جوانون مین بھی سنگ مثانہ کا مرض ہوتا ہی اسی شخص کو جو اپنی تدبیر غذائی ایسی کرے جس سے اخلاط غلیظ پیدا ہون اور اُنمین لزوجت بھی ہو۔ علامات جو اس مرض پر دلالت کرنے والے ہین وہ درد ہی جو مقام خاص مین مثانہ کے پیدا ہو اور اطراف مین اُسی مثانہ کے اور پھلی پر قضیب کو عارض ہو اور کبھی کبھی استادگی بھی اسکو ہوتی ہو اور بدون سبب کے ڈھیلا بھی ہو جائے پیشاب مین خامی اور رقت اور سپیدی ہو ریگ ہمراہ پیشاب کے نکلتی ہو اور دشواری سے پیشاب کا خارج ہونا۔ جب یہ سب علامات پائے جائین معلوم ہوگا کہ مثانہ مین پتھری ہی پھر اگر کچھ شک باقی رہے اور پیشاب ہمیشہ دشواری سے آتا ہو بیمار کو حکم دیا جائے کہ پیٹھ کے بل چت لیٹے اور دونون پانون

ہوتا ہی اور نعوظ کی زیادتی ہونی جس سے ہر وقت استادگی رہے - اور اختلاج یعنے پھڑکنا جو قضیب مین عارض ہوتا ہی - اور ورم کے اقسام جو قضیب مین ہوتے ہین اور [illegible] قضیب کے - جو مرض قضیب کے مجری مین واقع ہوتا ہی وہ سدہ ہی جو اسی مجری مین پڑے کثرت نعوظ اور ہر وقت استادہ رہنا [illegible] یا نو ریح سے ہوتا ہی جو خاص قضیب مین پیدا ہوتی ہی - یا رطوبت غلیظہ بالزوجت اور حرارت اسکے ساتھ معتدل ہو - استدلال اسپر یون کرتے ہین کہ اسکے ہمراہ اختلاج بھی ہوتا ہی - یا سبب کثرت استادگی کا وہ ریح ہی جو رگون سے قضیب مین [illegible] ہی - استدلال اس طرح سے کیا جاتا ہی کہ نعوظ بدون اختلاج کے ہو - اور کبھی پہلے اس سے زمانہ دراز تک اس آدمی سے ترک جماع رہا ہو اور ہمیشہ تیز اور چٹپٹی چیزین کھاتا رہا ہو - اختلاج ذکر کی پیدایش ریح قوی سے ہوتی ہی جو خاص جرم قضیب مین گھس رہی ہو - اور اکثر یہ بات ورم گرم سے عارض ہوتی ہی اور زیادہ نعوظ ہونے سے بیشتر اسی مرض [illegible] استرخا وعیرہ منی کا پیدا ہوتا ہی اور منی کے اوعیہ یعنی ظروف ڈھیلے ہوکر اپنی جگہ سے اتر جاتے ہین - اور بیشتر اسی اختلاج کے تشنج بھی پیدا ہوتا ہی - اور جس مریض کو اختلاج قضیب ہوتے ہوتے تشنج کی نوبت پہونچے جلد تر مر جاتا ہی جسوقت انکے اندرونی اعصاب شکم مین ورم آجائے [illegible] اسکے بدن سے برآمد ہو - ورم اور قرحہ کے جملہ اقسام جو قضیب مین عارض ہوتے ہین اُنکی وہی صورت ہی جیسے اور تمام اعضاء [illegible] عارض ہوتے ہین اور دلائل انکے بھی وہی دلائل ہین [illegible] جو مجری قضیب مین پڑتا ہی تو خلط غلیظ بالزوجت سے پڑتا ہی جو اسی مجری مین چپک جائے - یا قرحہ کی وجہ سے سدہ پڑتا ہی - استدلال سدہ پر پیشاب کی سوزش اور دشواری اسکے نکلنے سے کیا جاتا ہی اور جو کچھ از قسم اخلاط غلیظ بامدہ وغیرہ پیشاب مین برآمد ہوتا ہی اس سے اور خون سے خواہ چھلکے اور پوست قرحہ کے جو ہمراہ پیشاب کے برآمد ہون بدون اسکے کہ پیشاب مین اُن چیزون کی

آمیزش ہو اُسکو جاننا چاہیے -

باب اڑتالیسوان رحم کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریان رحم خواہ بچہ دان مین عورتون کے پیدا ہوتی ہین وہ نزف یعنی خون یا رطوبت کا خارج ہونا - اور حیض کا بند ہونا خواہ زیادہ خارج ہونا - اور وہ مرض جو اختناق رحم کے نام سے مشہور ہی - اور [illegible] رحم اور سیلان جو رحم کو عارض ہوتے ہین - اور دبیلہ یعنے اندرونی پھوڑا - اور جو مرض بنام رجا مشہور ہی جسکو جھوٹا حمل کہتے ہین - اور ذب بکسر قاف (یعنے رحم کا منھ خوب مل جائے اور اسی جگہ سختی بھی ہو) اور بواسیر اور شقاق اور تمام قسم کے قروح - اور رحم کا استرخا یعنے ڈھیلا ہونا اور رحم کا کسی طرف جھک جانا - اور رحم کے منھ کا اُلٹ جانا - اور بطلان حبل یعنے حاملہ نہونا - کثرت سے اسقاط کر دینا بچہ کا - ولادت کے وقت دشواری ہونی - شروع جو رحم مین پیدا ہوتے ہین احتباس طمث یعنے حیض کا بند ہونا اس سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ حیض کا ادرار اور انقطاع جو براہ طبیعت کے ہوتا ہی اُسکی یہ صورت ہی کہ عورت جب آٹھ برس کی ہوتی ہی خواہ اس سے زیادہ چودہ برس کی ہو تا زمانیکہ اُسکا سن چوبیس برس کا پہونچے خواہ اس سے زیادہ ساٹھ برس کی عمر تک حیض کی آمد اور بند ہونے کے یہی دن ہین براہ طبیعت کے - اور جو خنثی عورت ہی یعنی مرد اور عورت دونون کی علامت اسمین ہین مگر عورت ہونے کے آثار زیادہ غالب ہین ایسی عورت کو حیض نہین آتا ہی - خون حیض آنے کا پورا دورہ یعنے جتنے دنون ایام حیض براہ طبیعت کے ہونا چاہیے کمتر دو دن اور زیادہ سات دن ہین - اور جو اس سے زیادہ ہو (اقل مدت مین خواہ اکثر کی حد مین) وہ حیض طبعی نہین ہی

عورت کا بدن بھاری ہوجاتا ہی جب دن حیض آنے کے قریب رہ جاتے ہین - اور جس عورت کو حیض بیچ مین زیادہ فاصلہ دیکر
آتا ہی اُسکو شدید ایذا ہوتی ہی اسلیے کہ اُسکے بدن سے خون کثیر ایک ہی دفعہ نکلتا ہی - درمیانی زمانہ طہر کا یعنے حیض سے خالی رہنے کا
بیچ مین اور دورہ حیض کے کم سے کم بیس دن ہین اور اس سے زیادہ دو مہینے تک کا ہی اور جو حیض دو مہینہ کے بعد آتا ہو یا زیادہ دو ماہ
گذرے وہ خارج از طبیعت ہی اور اسی کو احتباس طمث یعنی حیض کا بند ہونا کہتے ہین (اصطلاح طب مین) حیض بند ہونا یا کسی مرض
رحم سے ہوتا ہی یا خون کے غلیظ اور گاڑھے ہونے سے یا رحم مین چوٹ لگنے سے - یا تمام بدن مین کسی مرض کے ہونے سے ہوتا ہی یا
ایک ہی عضو مین اعضاے بدنی سے (علاوہ رحم کے) رحم کی وجہ سے حیض کا سد ہونا یا ورم رحم سے یا رحم کے کج ہوجانے سے
یا بسبب اسقاط کردینے بچہ کے یا رحم مین چوٹ لگنے سے - یا بسبب رحم کے جو کہ رحم کی ان رگون مین پیدا ہو کر خون کی آمد
رحم مین ہی - اور یہ سدہ یا تو بوجہ سوء مزاج بارد کے پڑتا ہی جو رحم کے مسامات کی تکثیف کردے اور اُن رگون کے منھ بند کردے
(جنکا ابھی بیان ہوا) یا کوئی خلط غلیظ مجاری مین ٹھہر جائے - یا ورم سے یہ سدہ پڑے - یا کسی قرحہ کا نشان جسوقت قرحہ مندمل ہو
اور بھر جائے - اور کبھی حیض کا بند ہونا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ بمقعد سے خون زیادہ نکلا ہی خواہ نکسیر زیادہ چلی ہی خواہ اور کسی طرح سے
خون بدن کا خارج ہوگیا ہی یا سینہ سے خون نکل گیا ہی جو احتباس حیض اس مرض کی وجہ سے ہوتا ہی جو تمام بدن مین ہی جیسے
خواہ فساد مزاج بدن بروقت استسقا کے پیدا ہونے کے - جو احتباس حیض ایک ہی عضو کے مرض سے ہوتا ہی جیسے کوئی مرض سینہ مین
خواہ معدہ مین ہو یا جگر مین - کبھی فربہی بدن سے جو بافراط ہو بھی حیض بند ہوجاتا ہی کہ تمام رگون مین تنگی پیدا ہوتی ہی اور روانی
خون کی باقی نہین رہتی ہی - علامات عام جو حیض کے بند ہونے پر ہین اسفل شکم مین گرانی کا ہونا اور تمام بدن کا بھاری رہنا اور
پیٹھ مین اور گردن مین درد پیشاب کا بند ہونا اور پاخانہ کا - اور کبھی سیاہ پیشاب بھی آتا ہی - اور اشتہاے طعام کا نہونا - اور کبھی یہی
عورت خراب غذاؤن کی خواہش کرتی ہی - اور اکثر ایسے ہی بیمارون کو خراب اعراض لاحق ہوتے ہین جیسے غشی اور متلی اور دہن کا خراب
ہوجانا - ایضاً نخین عورات کو جنکا حیض بند ہی لرزہ بھی آتا ہی اور پھوڑے انکے ہاب یعنی چڈھون مین نکلتے ہین - نزف سے مراد زیادہ
خون رحم سے نکلنا ہی اور اسکا حدوث یا خون حیض کے زیادہ برآمد ہونے سے ہوتا ہی - اور خون حیض یا تو ضعف قوت ماسکہ سے
زیادہ نکل جاتا ہی یا خون کے رقیق اور لطیف اور تیز ہونے سے - یا خون کی کثرت اور رگون کی تمدد اور کھنچاؤ پیدا ہونے سے یا بعض حصہ کی
رگون کے پھٹ جانے سے بسبب چوٹ ادینے کسی تیز خلط کے خواہ یونہین کوئی رگ شگافتہ ہوجائے بدون سڑنے کے - خون ولادت کے
زیادہ خارج ہونے سے بھی نزف کی بیماری پیدا ہوتی ہی - یا بچہ مردہ نکلنے سے جب کہ سقط ہو یعنے پورے دنون کا نہو بلکہ اسقاط ہوجائے -
جب نزف بافراط ہوتا ہی اس سے تغیر بدن کے رنگ مین آجاتا ہی اور تہیج یعنے بدن پر پھر پھری چڑھ جاتی ہی اور دونون قدم پھول جاتے ہین یا
ہضم مین فساد آجاتا ہی - اور جب حد افراط کو پہونچے اکثر وہ عورت مر بھی جاتی ہی - سیلان رحم سے مراد یہ ہی کہ ایک رطوبت رحم کے منھ سے
بہا کرتی رہے اور اس رطوبت کی پیدایش یا تو خاص رحم مین ہوتی ہی جسوقت قوت جاذبہ مین رحم کے ضعف آجائے - یا کچھ فضول تمام
بدن سے رحم مین آتے ہون بطور استفراغ طبیعی کے جسکے ذریعہ سے بدن کا تنقیہ اور صفائی ہوتی ہو - اس فضلہ کی قسم پر استدلال اسکے
رنگ اور جوہر سے کیا جاتا ہی - اسکی صورت یہ ہی کہ یہ رطوبت کبھی تو سرخ ہوتی ہی اُسوقت معلوم ہوتا ہی کہ فضلہ دموی ہی - کبھی سپید رطوبت
آتی ہی جو دلیل مادہ بلغمی کی ہی کبھی زرد آتی ہی جس سے صفراوی مادہ فضلہ کا معلوم ہوتا ہی کبھی سیاہی لیے ہوئے ہوتی ہی اس سے گمان مادہ سوداوی کا

ہوتا ہی - قوام رطوبت اکثر تو پتلا زیادہ سیلان اُسمین ہوتا ہی اور کبھی غلیظ اور چپندہ ہوتی ہی - استدلال کا طریقہ یہ ہی کہ عورت سے کہا جائے ایک خرقہ یعنے لتہ کی گدی جو پاکیزہ اور صاف ہو رحم کے اندر بطور حمول کے رکھے اُسکو نکال کر دیکھا جائے بعد خشک ہوجانے کے اگر رنگ اُسکا سُرخ ہی سیاہی لیے ہوے اُسوقت فضلہ دموی ہوگا - اور اگر احمر ناصع ہی جیسے زعفران کا ریشہ خواہ زرد ہی پس فضلہ صفراوی ہی - اور اگر سپید ہی بلغمی فضلہ ہوگا - اور اگر سیاہ خواہ تیرہ رنگ ہی فضلہ سوداوی ہوگا - اختناق رحم سے یہ مراد ہی کہ تنفس اور سانس لینے کا بطلان رحم کی وجہ سے پیدا ہو اور یہ مرض نہایت ردی اور مہلک ہی اور اس سے بشرکت دماغ اور قلب کے بہت سے امراض ردی پیدا ہوتے ہین جیسے درد سر شدید اور سکتہ اور صرع اور شدید غشی وغیرہ اور اعراض جنکو ہمنے اُنکے مقام پر بیان کر دیا ہی - اور اکثر تو یہی ہی کہ جس عورت کو یہ مرض لاحق ہوتا ہی مرجاتی ہی بروقت صعوبت اسی مرض کے - اور اسکی تفصیل یہ ہی کہ اس مرض کے واسطے کچھ اوقات ایسے ہین کہ اُنمین شدت اور صعوبت ہوتی ہی اور بعض اوقات اسی مرض مین خفت ہوجاتی ہی اور کبھی اس مرض کی نوبت مثل دورہ صرع کے ہوتی ہی - اس مرض کی پیدایش اُس امتلا سے ہوتی ہی جو رحم مین بسبب بند ہوجانے منی کے ہوتا ہی جبکہ زیادہ زمانہ ترک جماع کا اُس عورت سے گذر جائے اور خوگر جماع کرانے کی پہلے تھی پس منی اُسکی اوعیہ یعنے ظروف مین بہت سی یکجا ہوگی اور تہ بتہ بستہ ہوجائیگی اور حرارت غریزی اُسی منی مین ڈوب جائیگی اور ڈوب کر بجھ جائیگی اور مزاج رحم کا سرد ہوجائیگا - یا حیض کے بند ہونے سے جب کہ زمانہ حیض آنے کا زیادہ گذر جائے اور رحم مین یہ خون زیادہ ہو اُس سے بھی وہی کیفیت پیدا ہوگی جو منی کی فراہمی سے بیان ہوچکی جسوقت زیادہ ہوتی ہی حرارت غریزی اُسمین بند ہوکر بجھ جاتی ہی - اسی واسطے اکثر یہ مرض اختناق رحم کا جوان اور عوائق یعنے نوجوان عورتون کو لاحق ہوتا ہی بوجہ شدت شہوت کے جو اُنمین بطرف جماع کے ہوتی ہی - اور دوسرا سبب یہ ہی کہ حیض کی آمد بھی ایسی عورتون مین زیادہ ہوتی ہی پھر جب انکا حیض بند ہوا یہی مرض پیدا ہوگا - اور شاید کہ شوہر دار عورتون کو یہ مرض لاحق نہین ہوتا اور جن عورتون سے جماع کیا جاتا ہی کبھی یہ مرض غیر عواتق کو یعنی سواے نوجوان عورت کے بھی لاحق ہوتا ہی اگر اُن عورتون کے اولاد نہوتی ہو بسبب کسی آفت کے جو آلات منی کو لاحق ہوا اسلیے کہ آلات منی اور وہ رگین جنمین خون جاری ہوتا ہی بند ہوگئی ہین خصوصاً وہ عورت جسکے اولاد نہونے کا سبب یہ ہو کہ اُسنے کوئی دوا ایسی کھائی ہی جس سے قطع نسل ہوجاتی ہی - اختناق رحم کی پیدایش معلوم دورہ سے ہوتی ہی جیسے مرگی کا دورہ بھی معلوم رہتا ہی - اور علامات جو اس مرض پر اول نوبت مین اور قبل اُسکے صعب اور شدید ہوجائے دلالت کرتے ہین وہ اختلاط ذہن کا اور غشی اور بطلان حس کا اور آواز بند ہوجانی نبض کا متواتر چلنا اور اختلاف نبض کا اور ضعف نبض آخر مین بطلان حرکت نبض کا ہوتا ہی تا اینکہ ایسی مریضہ کی نسبت بوجہ سقوط نبض کے یہی تجویز کیا جاتا ہی کہ مرگئی - اُسوقت امتحان اس طرح سے کرتے ہین کہ دھنی ہولی روئی کا پہل اُسکے نتھنون کے سامنے قریب ناک کے رکھ کر دیکھتے ہین کہ کوئی رویان خواہ ریشہ روئی کا ہلتا ہی یا نہین سقوط نبض کے بعد چہرہ سرخی مائل ہوجاتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ چہرہ پھولا ہوا ہی اور رحم اوپر کی طرف کھنچ جاتا ہی اور اسی وجہ سے دونون پنڈلیون کے عضل بھی کھنچتے ہین - جب نوبت اسکی خفت شروع کرتی ہی اور سکون دورہ مین آتا ہی جسم ڈھیلا ہوکر نیچے اُترتا ہی اور رحم سے ایک رطوبت تھوڑی سی خارج ہوتی ہی - شکم مین قراقر اور ریح کا نیچے سے خارج ہونا عارض ہوتا ہی - نفخ اور ریاح جو رحم مین پیدا ہوتے ہین یا سوء مزاج بارد کہ اسی وجہ سے حرارت غریزی رحم کی ضعیف ہوجاتی ہی اور جو غذا بطور [illegible] رحم تک پہنچی ہی بطرف ریاح کے اسکی تحلیل ہوتی ہی - یا اسقاط سے یا خون بستہ کے سدہ سے جو رحم کے منہ کو بند کر دے

اُٹھا کر زور زور سے اُنکو ہلاتا رہے اور گرم پانی کا مثانہ پر نطول کرے یعنے تریڑا دین جسمین روغن بھی ملا ہوا اور ہاتھ سے خوب مثانہ پیڑو کی مالش کرین اس طرح سے کہ نیچے سے اُوپر کو ہاتھ پھیرتے رہین تاکہ پتھری اپنی جگہ سے ہٹ جائے اُسکے بعد بیمار سے کہین کہ اب پیشاب کرے اگر اُسنے پیشاب بخوبی کیا تو خیر ورنہ اُسی پتھری کو قاتاطیر نام آلہ سے یکڑ کر ہٹا دین کہ پتھری مقام مجرا سے بول سے ضرور ہٹ جائیگی اب بخوبی پیشاب بیمار کو ہوگا - اگر یہ تجربہ پورا اُترے یقیناً معلوم ہوگا کہ مثانہ مین پتھری ہے - ورم مثانہ پر استدلال اس طرح کرتے ہین جس طرح گردہ کے ورم پر استدلال کیا جاتا ہے - مگر اتنا فرق ہے کہ ورم مثانہ سے پیڑو مین ہوتا ہے اور ورم چھونے سے ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتا ہے - اور بدشواری پیشاب ہونا ورم مثانہ مین زیادہ ہوتا ہے - اور احتباس طبیعت یعنی قبض بھی اسی ورم کے تابع ہوتا ہے - اسلیے کہ مثانہ کے ورم سے آنت پر دباؤ پڑتا ہے - قروح جو مثانہ مین ہوتے ہین اُنکے بھی وہی اسباب ہین جو قروح گردہ کے اسباب مذکور ہوچکے اور اسی طرح یکسان بھی ہین - مگر یہ علامات مثانہ مین زیادہ ہوتے ہین اور اُنکے ہمراہ دشواری سے پیشاب آتا اور پیشاب مین سوزش اور بدبو اور بعض اوقات پیشاب مین ٹکڑے مشابہ پتلے پتلے چھلکون کے اور مشابہ بھوسی کے برآمد ہوتے ہین عسر بول یعنی بدشواری پیشاب آنا اور تقطیر بول یا تو اُن امراض سے ہوتا ہے جو گردہ کے امراض ابھی ہمنے بیان کیے ہین اور مثانہ کے امراض مذکورۂ بالا سے جیسے پتھری کا مرض گردہ کی ہو خواہ مثانہ کی یا قوت دافعہ کے ضعف سے جسوقت کہ جرم مثانہ کا ڈھیلا ہوجائے اور سمٹنا اُسکا اور منضم یعنے ملنا اُسکا ضعیف ہوجائے یعنے پیشاب پر دباؤ ڈالنے کی طاقت اُسکو نہ رہے کہ نچوڑ کر اُسکو خارج کردے - استدلال اسپر یون کرتے ہین کہ بیمار کو حکم دیا جائے کہ چت لیٹے یا بیٹھ کے بھل اور اپنے مثانہ کو نچوڑے دباکر پس اگر ایسا کرنے سے پیشاب بطرف قضیب کے رفع ہوکر آجائے اُسوقت پیشاب خارج ہوجائیگا اور بیمار کو راحت ملیگی - یا یہ مرض مثانہ کی گردن کے ورم سے خواہ جو عضلہ مثانہ پر درست بیٹھا ہے اُسکے ورم سے عارض ہوتا ہے - یا کسی خلط چسپندہ سے جو مجرائے بول مین مثانہ کے اٹھجائے وہ راہ پیشاب کی جو مثانہ سے قضیب تک آئی ہے پس اُسی خلط کے لپٹ جانے سے وہان سدہ پڑجائے اور استدلال اسپر گذشتہ بیان کے مطابق کیا جاتا ہے یا کوئی مدہ پیپ وغیرہ یا خون اُسی مجری مین بستہ ہوجائے کبھی عسر بول ایک تیز خلط سے عارض ہوتا ہے جو مثانہ مین چبھن پیدا کرتی ہے خواہ کوئی کیفیت خراب پیشاب مین ایسی ہوتی ہے جو مثانہ مین لذع اور چبھن پیدا کرتی ہے پھر اُسی پیشاب کو اور یا اُسی خلط کو طبیعت دفع کرتی ہے بسبب ایذا دہی کے اور اسی وجہ سے تقطیر البول عارض ہوتا ہے - اسپر استدلال پیشاب کی سرخی اور جلن سے کیا جاتا ہے جسکو بیمار نازہ کے کنارہ مین پاتا ہے - اور اس تدبیر مقدم سے استدلال کیا جاتا ہے جو گرمی اور سوزش پیدا کرنے والی ہو - بدون ارادہ کے پیشاب خطا ہونا جیسے کوئی آدمی بستر خواب پر پیشاب کرتا ہو یہ مرض یا تو استرخا اور ڈھیلے ہو جانے سے اُس عضلہ کے لاحق ہوتا ہے جو مثانہ کی گردن کو محیط ہے اور قوت ماسکہ کے ضعف سے بھی عارض ہوتا ہے کہ وہ ضعف بسبب رطوبت کے پیدا ہو چنانچہ اکثر یہ مرض بچون کو ہوتا ہے بوجہ اُنکے اعضا کی رطوبت کے - یا اُن گرہون کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہے جو مثانہ کے محاذات مین پشت پر واقع ہین کہ وہ گرہین باہر کی طرف ہٹ جائین پس رباطات یعنے بندش کے ڈورے مثانہ کے قطع ہوجائین اور مثانہ اسی وجہ سے ڈھیلا ہوجائے اور پیشاب کو روک نہ سکے پس یہی سب امراض مثانہ کے ہین مناسب ہے یہ بھی جاننا کہ یہ امراض جب مشائخ کو لاحق ہون اُنکا جانا دشوار ہوتا ہے جیسے بقراط نے کہا ہے -

باب چھتیسوان صفاق کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے

بیان مین

صفاق نام ایک جھلی کا ہی جو شکم پر اندر وار منڈھی ہی اُسکی بیماریان یہ ہین کہ اُسمین خرق یعنی چر جانا اور فتق یعنے پھٹ جانا اور تخلخل یعنے پولا ہونا عارض ہوتا ہی جسکی وجہ سے ثرب نام کی دوسری جھلی اور آنتین صفاق سے باہر نکل آتی ہین متصل عضل شکم تک۔ چر جانا خواہ پھٹ جانا اگر متصل ناف کے خواہ ناف سے نیچے ہو اور اُس سے آنت اور ثرب اسی جگہ تک نکل آئے اور ورم کے مشابہ ہو اُسکو فتق کہتے ہین۔ یا شگافتہ ہونا بطرف دونون حالت یعنی کوکھ کے ہو اُس مجری مین جو آنتون تک جاتا ہی اور اُسوقت ثرب خواہ آنت کا نکلنا یا اُترآنا اُسی سمت مین ہو اسکو جب کش ران مین پہونچے قیلۃ الاربیہ کہینگے اور قرو الاربیہ بھی اسی کا نام ہی یعنے آنت (بد) کے مقام تک اُتری ہی۔ پھر اگر کیسۂ اُنثیین تک اُترے اُسکو قیلۃ المعی کہتے ہین اور قرو معوی بھی اسی کا نام ہی خواہ اسکو قرو ثربی کہتے ہین۔ ان سب امراض کی پیدائش یا تو حرکت بے اندازہ سے ہوتی ہی جیسے کودنا پھاندنا چلّانا اور طفرہ یعنے پھلانگ مارنا جیسے کبڈی کھیلنے والے خواہ ست گھر کھیلنے والے دو دو اور چار چار خانہ اُڑ جاتے ہین) خصوصاً اگر یہ اُچھل پھاند غذا کے بعد ہو۔ خواہ گھوڑے وغیرہ کو ایڑ لگانا اور ٹھکرانا۔ خواہ وزنی چیز کا اُٹھانا خواہ کسی چوٹ کا پیٹ پر لگنا جس سے جھلی صفاق نام کی پھٹ جائے خواہ پارہ پارہ ہو جائے یعنے مسک جائے خواہ پولی ہو جائے۔ یا کسی رطوبت سے جو آنت کو پھسلا کر بطرف کش ران کے جذب کرے۔ ان سب امراض مین اور ورم مین یون فرق کیا جاتا ہی کہ بیمار کو پیٹھ کے بھل لٹائین اور جو اونچی بلند جگہ پیٹ مین ہو اُسے دبائین اور دونون (بد) کے مقام کو بھی زور سے دبائین اُسی اونچی ہولی چیز کو نیچے کی طرف ہٹائین اگر ایسے دبانے سے جو شی اونچی تھی دب جائے اور غائب ہو جائے پس یہ مرض شگافتہ ہونے صفاق کا ہی اور اسی کو فتق کہتے ہین۔ اور اگر وہ اونچی شی اندر کو داخل نہوا اور نہ غائب ہو جائے پس وہ از قسم ورم کے ہی یہ بھی جان لینا مناسب ہی کہ جو فتق ناف کے اوپر تھوڑا سا ہو وہ ایذا دہی اور گزند رسانی کرتا ہی اسلیے کہ باریک آنتین اُسی مقام پر ہین جب وہ نمایان ہوتی ہین تو اُسمین اُنکے تنگی پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اُنمین فضلہ غذا کے رہتے ہین اسی وجہ سے اُسکو الم اور کرب ہوتا ہی۔ اور کبھی ایسا مریض براہ قی زبل کو یعنے سوکھے ہوے پاخانہ کو دفع کرتا ہی۔ اور جو فتق ناف سے زیادہ اوپر ہو وہ ایذا دہندہ نہین ہی اسلیے کہ یہ مقام آنتون سے دور واقع ہی۔ اور اس مقام کے فتق سے وہی ثرب نام کی جھلی صفاق سے باہر آجاتی ہی۔ اور جو فتق ناف سے نیچے ہو پہلے تو وہ ایذا نہ دیگا اسلیے کہ یہ مقام موٹی آنتون کا ہی اور موٹی آنتین اپنی موٹائی اور بڑے ہونے کی وجہ سے باہر نہین نکلتی ہین تا اینکہ جب زیادہ زمانہ فتق کو گذر جائے اور فتق کی مقدار پھیلے اُسوقت البتہ موٹی آنتین نکل آئینگی اب تقاضا عقل یعنے تنگی بڑھی اور الم پیدا ہوگا۔ ناف کا اونچا ہو جانا اور اُبھرنا یا تو صفاق کے اُس مقام سے شگافتہ ہونے سے ہوتا ہی جو ناف کے پاس ہی اور آنتین اور ثرب کے باہر آجانے سے جیسا ابھی ہمنے بیان کیا ہی۔ اور بیشتر یہ بات یعنی ناف کا اونچا ہونا کسی رطوبت بلغمی سے بھی عارض ہوتا ہی جو ناف تک پہونچی ہی یا کوئی گوشت اسی ناف کے مقام مین اُگتا ہی اور کبھی یہ بات کسی ساکن رگ کے پھٹ جانے خواہ کسی متحرک رگ کے شگافتہ ہونے سے خون جو رگ سے نکلتا ہی اور جلد کے نیچے تک آتا ہی جیسے ورم اور دنبل اسی طرح پیدا ہوتا ہی اُسکی وجہ سے ناف اونچی ہو جاتی ہی کبھی کبھی باد کی وجہ سے ناف اونچی ہو جاتی ہی۔ مگر ناف بسبب صفاق کے پھٹ جانے کے اونچی ہولی ... ورم کا رنگ ہم رنگ بدن کے ہوگا اور چھونے سے نرم معلوم ہوگا اور درد بھی نہوگا پھر اگر آنت نکل آئی ہو جب ہاتھ سے اُسکو دبائینگے اندر کی طرف ہٹیگی اور پھر جب چھوڑ دین ... اور ... ہوگا۔ اور جب ایسے آدمی کو حمام مین

داخل کرین ناف اُسکی تری ہوجائیگی - پھر اگر ناف کا اونچا ہونا رطوبت بلغمی سے ہو اُسکا ملمس تر ہوگا اور دبانے سے اُسمین درد نہوگا اور
نہ بڑھیگی - اگر ناف کا اونچا ہونا کسی ساکن خواہ متحرک رگ کے پھٹ جانے سے ہو رنگ اُس مقام کا بنفشی خواہ سیاہ ہوگا - اور اگر ناف کا
اونچا ہونا کسی گوشت کے اُگنے سے ہو وہ سخت ہوگی اور نہ بڑھیگی نہ گھٹیگی - اور اگر ریح کے سبب سے ناف اُونچی ہوئی ہو ملمس بھی نرم ہوگا

باب سینتیسوان امراض اعضاے تناسل اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریان اعضاے تناسل مین پیدا ہوتی ہین اُنمین سے کچھ تو اُنثیین یعنے دونون بیضون مین ہوتی ہین اور کچھ قضیب
یعنے ذَکر مین اور کچھ بیماریان خاص رحم مین اور کچھ دونون پستان مین پیدا ہوتی ہین - جو امراض دونون بیضون مین پیدا ہوتے ہین
اُنمین سے کچھ تو اُنکے جرم مین اور کچھ اُنکے جرم اور جھلی مین اور کچھ امراض درمیان اُنکی جلد اور پتلی جھلی کے اور کچھ اُنکی رگون مین اور کچھ
امراض خارج سے اُنکی جلد کے پیدا ہوتے ہین - جو امراض خاص اُنکے جرم مین پیدا ہوتے ہین وہ شہوت جماع کا جاتا رہنا اور
تولید کی قوت نہونی اور سیلان منی مین کمی اور اصناف ورم کے اور قروح جو اُنمین پیدا ہوتے ہین - شہوت جماع کا جاتا رہنا
یا تو خلع سے یعنے اُتر جانے سے اور اپنی جگہ کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی جو اُنھین اعضا کو عارض ہو جیسے فالج مین یہی صورت
ہوتی ہی - یا منی کی کمی سے شہوت جاتی رہتی ہی - اور منی مین کمی یا اُس بے غذائی سے ہوتی ہی جو بسبب استفراغ کثیر کے یعنی زیادہ
اخلاط خارج ہوجانے سے بدن کے ہوتی ہی یا کوئی سوء مزاج سرد خشک اُنثیین پر غالب آجائے کہ اسی خرابی مزاج سے جو کچھ اُنمین پہنچے
اُسکو جوہر منی کی طرف بدل نہ سکین - عدم تولید یعنی منی کا پیدا نہونا یا نہ درست ہونا یا افراط سے کسی سوء مزاج کے ہوتا ہی جو اُنثیین پر
غالب آجائے مثلاً گرم سوء مزاج ہو کہ مادہ منی کو جلا دے پس خروج منی کا بدون ارادہ اور بدون نعوظ یعنی استادگی کے ہوتا ہو اور
یہ خرابی ضعف سے قوت ماسکہ منی کے ہوتی ہی جو اُنثیین مین ہی اور شدت سے قوت دافعہ اُنثیین کے مع حرارت اور رطوبت کے جو
زیادہ ہو اور غالب آجائے مزاج پر اُنثیین کے کبھی یہ بات آلات منی کے تشنج سے عارض ہوتی ہی جیسے بروقت مرگی کے دورہ کے
ہوتا ہی اسلیے کہ یہ اعضا جسوقت متشنج ہوے اُنمین حرکت خارجی جو طبیعت سے خارج ہی پیدا ہوگی اور یہی حرکت جسقدر منی اُنمین ہی
اُسکو بدون انزال کے خارج کردیگی - ورم جو اُنثیین مین عارض ہوتا ہی ایک قسم اُسکی گرم ہی اور اُسکی شناخت اُنثیین کے بڑے ہونے
اور سرخی رنگ سے کیجاتی ہی اور درد اور حرارت جو اُنمین ہو اُس سے بھی شناخت ہوتی ہی کہ ورم گرم ہی - یا ورم سرد بلغمی ہو اُسپر
استدلال رنگ کی سپیدی اور ملمس کی نرمی اور کمی درد سے ہوتی ہی - اور اگر ورم سوداوی ہی صلابت اور سختی اور تیرگی رنگ سے شناخت
کیجاتی ہی - جو مرض درمیان مین جرم اُنثیین اور اُنکی پتلی جھلی کے پیدا ہوتا ہی جیسے استسقا مین ہوتا ہی اُسپر استدلال انتفاخ یعنی پھولنے
تمدد یعنی کھنچاو اور سپیدی رنگ سے اور چمک سے اور پانی کی تری اگر چھوئین نیچے اُنگلی کے معلوم ہونے سے کیجاتی ہی اور اسی قسم سے
قرب نام جھلی اور آنت کا اُترآنا ہی اسی مقام تک - اور اسکی پیدایش یا فتق سے اور پھٹ جانے صفاق نام جھلی کے ہوتی ہی جو اوجھ پر
منڈھی ہی اور کبھی ران کی سوزش سے - یا آنت کے اُترنے سے اور رباطات کے ٹوٹ جانے سے جنسے اُنکی بندش ہی - یا صفاق کے
تمدد اور کھنچنے سے خواہ اُسکے تخلخل اور ڈھیلے ہونے سے - اسباب عام اُسکے کودنا خواہ چوٹ لگنی خواہ چلانا قوت سے خصوصاً بعد غذا
کھانے کے - یا کہ رطوبت ایسی ہو جو ڈھیلاپن پیدا کرکے اُن مجاری کو کشادہ کردے جو قریب دونون جانب یعنی کوکھ کے ہین اور قریب
اُنثیین کے ہین پس اُنمین [illegible] اُنثیین تک اُترآتی ہین اکثر [illegible] ہوتا ہی بوجہ رطوبت مزاج کے

اور جوان کے وہ جوان جسکے مزاج مین رطوبت بڑھی ہوئی ہو عام دلائل جس سے استدلال اس مرض پر کرتے ہین کہ بیان کیا ہو چکا ہی صفاق نام کی جھلی پھٹ گئی ہی یا اُسمین تمدد آگیا ہی خواہ آنت اُتر گئی ہی - آنت کا اُتر جانا یہ وہ ورم ہی جو خصیون مین ظاہر ہوتا ہی - یس ایسے لوگ جنکو یہ ورم ہی اگر کسیقدر استعمال ریاضت کا کرین خواہ کودین خواہ اپنی سانس کو روکین یا کوئی اور اسی طرح کی زور آوری کی بات کرین ورم خصیون کا بڑا ہوجاتا ہی بہ نسبت پہلے کے جب یہ افعال نہین کیے تھے - اگر اس ورم کو دبایا جاسے اور پیر [illegible] جاتا رہتا ہی اور پیچھے بھی دیر مین اُترتا ہی اور اوپر کی طرف آنت اپنی شکل خاص پر باقی رہتی ہی اور اپنی جگہ پر چڑھ کے درست ہو جاتی ہی اسیکے مریض سیدھا کھڑا ہوتا ہی - اور اکثر اوقات کسیقدر زبل یعنی سوکھا فضلہ براز کا یہانتک آجاتا ہی اور یہان آکر بند ہو جاتا ہی اور اکثر اسی وجہ سے موت بھی واقع ہوتی ہی - اور اکثر اسی خرابی سے قرقرہ بھی پیدا ہوتا ہی خصوصاً جب اُسکو انگلی سے دبائین لیکن جسکا مرض صفاق وغیرہ کی امتداد اور دراز ہونے سے پیدا ہوا ہو پس یہ بات ہی کہ ورم کا پیدا ہونا اور آنت کا اُترنا دفعتہً نہین ہوتا ہی بلکہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی زمانہ دراز مین اور عمق مین ہموار ہوتا ہی (یعنے نیچی اونچی جگہ چھونے سے اسمین پیدا نہین ہوتی جیسے ورم مین) اور اسکا سبب یہ ہی کہ صفاق اُس آنت کو کوتاہ کرتی ہی جو بطرف کیسہ انثیین کے صفاق کے چاک ہوجانے سے برآمد ہوئی ہی - استدلال اس مرض پر کہ وہ صفاق کے چاک ہوجانے سے ہی یون کرتے ہین کہ آنت کیسہ انثیین مین دفعتہً اُتر آتی ہی اور ورم اسی اُترنے سے ابتدا ہی سے بڑا ہوتا ہی اور شکل ورم کی مختلف ہوتی ہی اور جلد کے نیچے ظاہر ہوتا ہی - اسکا سبب آنت کا خروج ہی جو کہ بطرف خارج صفاق کے چلی آتی ہی - جو مرض درمیان جلد خصیہ اور پتلی جھلی اُسی خصیہ کے پیدا ہوتا ہی وہ قرو لحمی ہی (قاف اور راء قرشت اور آخر مین واو ہی جسکے معنی جلد بیضون کی بڑی ہونے کے ہین - قرو کی پیدایش یا ریزش سے کسی بڑے تازہ کے اسی مقام پر ہوتی ہی یا چوٹ لگنے سے - یا قرو مائی کے علاج کرنے سے جب وہ علاج پختگی سے نکیا جاسے اور خطا واقع ہو - کبھی دونون انثیین مین قرو کے مشابہ ایک مرض پیدا ہوتا ہی اُسکا حدوث صفاق شکم کے تمدد اور آنت اُتر آنے اور پھٹ جانے سے اسی مقام تک ہوتا ہی - انثیین کی رگون مین جلد کی رگین ہون خواہ جرم انثیین کی رگون مین جو مرض ہوتا ہی وہ دوالی ہی اور یہ وہ قرو ہی جو بنام قرو دالیہ مشہور ہی - اسکی پیدایش اُن اشیا سے ہوتی ہی جنسے دوالی دونون پنڈلیون مین پیدا ہوتی ہین میری مراد اُن اشیا سے غلیظ مادہ ہی جو ان رگون تک اور کبھی جرم انثیین تک اُترتا ہی اس پر استدلال رگون کے نمایان ہونے سے جو ادہر پھیلی ہون اور ایسے لپٹے ہوے جیسے خوشۂ انگور ہوتا ہی اور انثیین کے استرخا اور ڈھیلے ہونے سے اور بدشواری دونون کے حرکت کرنے سے اور چلنے پھرنے مین دشواری ہونے سے کیا جاتا ہی - اور اکثر یہ مرض بائین خصیہ مین ہوتا ہی بسبب ضعیف ہونے اسی خصیہ کے اور حرارت کی کمی سے جو اسمین ہی - لیکن وہ مرض جو انثیین کی ظاہری جلد مین پیدا ہوتے ہین وہ دانہ اور پھنسیون کے اقسام اور قروح اور کھجلی وغیرہ جو امراض جلدی تمام بدن کے ہین اور جلد کا مسترخی یعنے ڈھیلا ہوجانا بدون اسکے کہ اندرونی جرم مین استرخا ہو -

باب اڑتیسوان قضیب کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

قضیب مین جو امراض پیدا ہوتے ہین کچھ تو خاص جرم مین اُسکے پیدا ہوتے ہین اور کچھ قضیب کے مجری مین ہوتے ہین جرم قضیب کے امراض مین سے ایک مرض وہ ہی جو بنام فریافسموس مشہور ہی اور یہ مرض وہ ہی جس سے بکثرت انتشار قضیب

ہوتی ہی اور رحم کا منھ کبھی سخت ہوتا ہی اور اسی وجہ سے مقام ہین گرانی بھی ہوتی ہی اور اضطراب اعضا کی حرکت مین حصول روندن غذیہ ہوتا ہی
او کیسل حرکت کرنے سے ۔ کبھی یہی ورم انجام کار مین سرطان ہوجاتا ہی اور سرطان ورم سخت سوداوی متحجر جیسے مثل پتھر کے سخت ہوتا ہی
اور سرطان رحم کی پیدایش جیسے کہ ہمنے بیان کیا ہی مادہ سوداوی سے ہوتی ہی خواہ مرہ سودا سے جو اسی جگہ پیدا ہوتا ہی ۔ اور اکثر اسکی پیدایش
متصل رحم کے منھ کے ہوتی ہی ۔ اور اکثر سرطان رحم کے ہمراہ تقرح بھی ہوتا ہی یعنے قرحہ بھی پڑتا ہی ۔ اور کبھی بدون تقرح کے بھی ہوتا ہی ۔ جو
سرطان رحم بدون تقرح کے ہو اسپر استدلال درد شدید سے کیا جاتا ہی جو دونون جڈھون مین اور زیر شکم اور پشت مین ہو اور غلظ یعنی موٹائی
سخت جو ہر و مین پایا جاوے اور اسفل شکم اور رحم کے منھ مین بھی ہو ۔ رنگ اسکا مثل رنگ دردی شراب کے ہوتا ہی ۔ اور کبھی اسکا رنگ
سیاہی مارتا ہوا ہوتا ہی ۔ جس سرطان ہمراہ تقرح کے ہو اسوقت ہمراہ ان اعراض کے جو بیان ہوچکے سڑا ہند اور عفونت لیئے ہوئے چھیچھڑے اونچی
اونچی جنمین چرک بھرا ہوا ۔ اور رنگ اسکا سپیدی مائل ۔ اور کبھی اسی مین چرک نہین ہوتا ہی اور رنگ اسکا سرخ یا سبزی مائل خواہ سیاہ
ہوتا ہی اور اکثر اس سے رطوبت بہا کرتی ہی جسمین بری بری بو آتی ہی اور رنگ رطوبت کا یا تو سیاہی مائل ہوتا ہی یا سبزی مائل خواہ
سرخی مائل ہوتا ہی اور ان سب امور کے ہمراہ ان اعراض بھی لاحق ہوتے ہین جو گرم ورم کے اعراض ہین ۔ یہ سرطان رحم ایسا مرض ہی کہ
ہرگز اچھا نہین ہوتا ۔ جو مرض بنام رجا مشہور ہی یہ ایک ورم صلب سوداوی ہی یا تو رحم کے منھ مین پیدا ہوتا ہی ۔ یا تمام رحم مین اور
اسی ورم کی وجہ سے رحم سخت ہوجاتا ہی مثل پتھر کے ۔ اور اسپر استدلال اس لاغری سے کیا جاتا ہی جو بدن مین ہو اور رنگ بدن کے قبیح
اور برے ہونے سے اور اشتہاے طعام کی کمی حیض کا بند ہوجانا دونون پستان کا ورم اور پیٹ کا ورم ایسا کہ جسکے یہ مرض رجا کا
گمان کیا جاتا ہی کہ یہ عورت حاملہ ہی اور یہ گمان ابتداے مرض مین ہوتا ہی اور زیادہ دن گذرے گمان استسقا کا ہوتا ہی ۔ اس مرض مین
اور استسقا مین فرق اس طرح سے کیا جاتا ہی کہ اسمین گٹھر اپن کے ہمراہ سختی بھی ہوتی ہی جیسے اوپر لکھی گئی ۔ اور یہ بھی فرق ہی کہ جو جو علامات
استسقا کے اقسام مین ہوتے ہین رجا مین وہ نہین ہوتے ہین ۔ حالانکہ یہ بات ضرور ہی کہ جب رجا کے مرض مین طول ہوگا عورت کو استسقا
انجام کار مین ہوجائیگا ۔ وہ مرض جسکا نام قیب ہی ۔ رحم کا منھ بشدت بند ہوجانا ہمراہ اسکے صلابت بھی ہو اور یہ مرض اس ورم گرم سے
لاحق ہوتا ہی جسکا نام فلغمونی ہی جسوقت فلغمونی متصل رحم کے منھ کے لاحق ہو باہر کی طرف سے مراد یہ ہی کہ رحم کے منھ سے باہر ہو اندر نہو اور
لطیف مادہ ورم مذکور کی تحلیل ہوجاوے اور کثیف اجزا باقی رہ کر سخت مثل پتھر کے ہوجائین ۔ اس مرض پر استدلال اسی ورم فلغمونی کے
پہلے ہونے سے کیا جاتا ہی اور اس سختی سے جو چھونے سے محسوس ہوتی ہی رحم کے منھ مین اور رحم کے منھ بند ہوجانے سے ۔ ثآلیل یعنی
مسے جو رحم کے منھ مین پیدا ہوتے ہین انکی پیدایش خلط غلیظ سوداوی سے ہوتی ہی اور اس مرض کی شناخت یون کرتے ہین کہ رحم کے
منھ کو اسی آلہ سے کھولین جس سے رحم کھولا جاتا ہی پس بعد منھ کھلنے کے آنکھون سے وہ سب مسے نظر آئینگے ۔ بواسیر رحم کی بھی خلط
سوداوی سے پیدا ہوتی ہی جیسے بواسیر مقعد کی پیدا ہوتی ہی اور شناخت بواسیر رحم کی بھی حس بصر سے ہوتی ہی جسوقت رحم کا منھ
کھولا جاوے کہ مسے بواسیر کے اونچے اونچے دکھائی پڑینگے ۔ اور جب زمانہ ابتدا کے ہیجان کا ہوگا رنگ ان مسون کا سرخ نظر آئیگا ۔ اور جب
وقت سکون کا ہوگا انھین مسون سے رطوبت مشابہ دردی کے بہیگی اور رنگ رطوبت کا سیاہی مائل ہوگا ۔ انشقاق یا شگاف جو
رحم مین پڑجاتا ہی بسبب شدت درد زہ کے ہوتا ہی مگر ابتدا مین یہ شگاف نہین معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ زمانہ درد زہ کا قریب ہوتا ہی سے اور
بچہ کے نکلنے سے یہی گمان ہوتا ہی کہ اسی کا شگاف ہی اور درد بھی وضع حمل کا ابھی ہوا تھا لہذا انشقاق کا درد بھی اسی درد سے مشتبہ ہوتا ہی

سرطان رحم کا علاج مذکور ہی

پھر جب ابتدائی زمانہ ختم ہوگیا ہو تو درد کا ہونا بہت تھوڑی تھوڑی سی ہوئی جسوقت انگلی سے مقام کو چھوئینگے اور جسوقت جماع کرانے کے بعد
اسمین سے خون برآمد ہوگا بسبب اسی شگاف کے - اور بخوبی نمایان اسوقت ہوگا جب رحم کا منھ کھولا جائے - بثور اور دانہ جو رحم مین
ہوتے ہین انکی پیدایش اخلاط خراب سے ردی اور ان مادون سے جو خون سے آمیختہ ہون ہوتی ہے - اور اکثر یہ بثور رحم کے منھ مین
پڑ جاتے ہین - انپر اطلاع اور آگاہی منھ کھولنے سے رحم کے دیکھ کر اور انگلی سے جب چھو مین چھونے سے ہوتی ہے - قروح جو رحم مین پیدا
ہوتے ہین انکی پیدایش یا سبب خارجی جیسے چوٹ لگنے سے پانون کی ٹھوکر اور اثر لگنے سے رحم کے مقام پر ہوتی ہے کہ وہان کوئی مقام
پھٹ جائے خواہ کٹ جائے - یا اندرونی سبب سے جیسے دشواری ولادت اور شدت درد زہ اور مشیمہ کی حدت کرنے اور کھینچکر باہر
لانے سے خواہ مردہ بچہ کے خارج کرنے سے کہ اسے کھینچکر نکالین ان صورتون مین جو تشنج اور ہتک عضلون مین عارض ہوتا ہے اسی سے
قروح پیدا ہوتے ہین - یا کوئی خلط صفراوی ایسی رحم مین ہو جو تیزی سے سڑا دے - یا کوئی ورم رحم کا شگافتہ ہونے سے خواہ بثور
اور دانہ رحم کے پھوٹنے سے کبھی یہ اونچ نیچ خود رحم مین ہوتی ہے جسکو حس بصر سے بروقت کھولنے رحم کے منھ کے دیکھ کر استدلال
کیا جاتا ہے اور منھ رحم کا اسی آلہ سے کھولتے ہین جس سے رحم کو کھولتے ہین کیفیت اور جوہر پر اس مرض کے استدلال یون کیا جاتا ہے
کہ جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے اسی کو نظر کرتے ہین اور یہ اس طرح سے ہے کہ جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے اگر زیادہ ہو اور مشابہ
دردی کے ہو باوجود ہونے اسی اونچ نیچ کے یعنے سطح اندرونی رحم کی ناہمواری کے پس دلالت اسپر ہوگی کہ مادہ نے آکل اور سڑاہند
پیدا کی ہے - اور اگر جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے سرخ ہو اسکو دلالت فسخ یا ہتک پر ہوگی - پھر اگر پھوڑا یا قرحہ رحم کا چرک آلود ہو تو جو
رطوبت خارج ہوگی اب گوشت کے مشابہ ہوگی اور ابتدا بھی اسمین کم ہوگی - اور اگر قرحہ یا پھوڑا چرک سے پاک ہو تو پھر ان دونون سے
خارج ہوگا گاڑھا اور سپید مقدار مین کم ہوگا اور اسمین لذع یعنے چبھن بھی ہوگی اور بو اسمین نہوگی - رحم کا باہر نکل آنا اور بطرف
خارج کے ہٹ جانا اسکا حدوث یا کسی سبب داخلی سے ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے - خارجی اسباب جیسے مشیمہ یعنے جھولکو
بروقت ولادت کے کھینچنا اگر اسکے نکلنے مین دشواری ہو - خواہ مردہ بچہ کو زور سے باہر نکالنا اگر اسکا کھینچنا یا منا سبب طور سے ہے
کہ اسوقت رحم بھی باہر نکل آتا ہے - خواہ عورت کسی جگہ سے اپنی پیٹھ کے بھل گر پڑے - خواہ کوئی خوف شدید ایسا طاری ہو جس سے
ضعف اور استرخاء اعضاے بدن مین پیدا ہوکر رحم اپنی جگہ سے پھسل جائے اور باہر نکل آئے جیسے ان لوگون پر خوف طاری
ہوتا ہے جنکو غارتگر اور ڈاکو لوٹتے مین خواہ جو لوگ سفر دریا کرتے ہین اور تلاطم کے وقت انپر خوف غالب ہوتا ہے خواہ جنکو خبر
مرگ اولاد کی پہونچتی ہے - داخلی سبب رحم کے باہر آجانے کا رطوبت بلغمی بالزوجت ہے جسکی وجہ سے رحم پھسل کر باہر آجاتا ہے جیسے
ان عورتون کو جو سن شباب سے تجاوز کر جائین چونکہ انکے بدن مین یہ رطوبت زیادہ جمع ہوتی ہے لہذا رحم پھسل کر باہر آجاتا ہے
رحم کا کج ہونا اور کسی طرف جھک جانا اسکی پیدایش کیموس غلیظ بالزوجت سے ہوتی ہے جو کسی ایک جانب مین رحم کے ہوکر رحم کو
جھکا دے - اور حاملہ ہونے کو منع کرے بسبب کج ہو جانے آلہ منی کے - پھر جب حاملہ ہونا معدوم ہو جائے یہ خرابی یا عورت کی
طرف سے ہوگی یا مرد کی طرف سے - حاملہ نہونا جو عورت کی طرف سے ہوتا ہے یا تو رحم کے سوء مزاج سے یا کسی مرض آلی سے یعنے
مرکب بیماری سے یا کسی خلط کی وجہ سے جو رحم کی تجویف اور خالی جگہ مین ریختہ ہو رہی ہے - سوء مزاج رحم کا اگر با فراط ہو تو عقم پیدا
کریگا کہ عورت بانجھ ہو جائیگی - اور اگر حد افراط کو نہ پہونچے حمل کو منع کریگا - اور یہ بات یعنے حاملہ نہونا یا تو سوء مزاج گرم سے ہو

کہ منی کو جلا کر خراب کر دیتا ہے - اور ... [illegible] ... کے منہ بند کر دیگا جسکے سبب سے منی اور خون حیض کی
آمد ہی بطرف رحم سکے - اور اگر منی کمیقدار ... اسکو سرد کرکے ... [illegible] ... سے زیادہ ...
اور نہ تولیدی قوت اس منی مین پوری ہوگی - اور اگر سوء مزاج رطب ہوگا رحم کو قدرت اس منی کے ٹھہرانے پر نہو ...
رحم مین پہونچے اسلیے کہ بوجہ رطوبت کے رحم چکنا ہوجائیگا پس منی پھسل جائیگی اور پھسل کر خارج ہوگی - اور اگر سوء مزاج یابس ہو
منی کو سوکھا دیگا اور بوجہ خشکی کے منی کو فاسد کر دیگا - اور جو نطفہ رحم مین پیدا بھی ہوگا غلیظ اور متین یعنے درشت اور سخت
اسقدر ہوگا کہ قوت مولدہ کے اثر سے دراز نہوسکیگا یعنے اعضا جنین کے پورے پورے دراز نہونگے - مرض آلی اور ہر سبب جو
رحم مین ہو کر حمل کو منع کرتا ہے یا کوئی سدہ اُن رگون مین پڑتا ہے جنمین خون حیض جاری ہوتا ہے یا مجاری مین منی کے سدہ پڑتا ہے
یا ورم یا اور کوئی بیماری اسی طرح کی جنکو رحم کے امراض مین ہمنے بیان کیا ہے - اور اس مرض پر استدلال انھین دلائل سے کیا جاتا ہے
جنکو ہم بیان کر چکے رحم کے امراض مین - جو عدم حمل بسبب کسی خلط کے ہوتا ہے جسکی ریزش تجویف رحم مین ہوئی ہے سادہ رطوبت بلغمی
ہوتی ہے خواہ صفراوی یا سوداوی - اور اسپر استدلال اُسی رطوبت سے کیا جاتا ہے جو رحم سے خارج ہوتی ہو اور رحم سے باہر آتی ہو
اکثر عدم حمل عورت کی فربہی سے ہوتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ثرب نام کی جھلی رحم کے منہ پر تنگی پیدا کرتی ہے اور مرد کی منی رحم کے
منہ تک نہین پہونچتی ہے اور مجاری منی اور خون حیض کی بھی تنگی مین ہوتی ہے اور اسی تنگی سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ خون حیض اور
منی رحم تک جاری نہین ہو سکتا ہے اور اگر جاری ہو بھی تھوڑا سا اور قلیل ہوگا - اسی واسطے بقراط نے کہا ہے کتاب فصول مین جسوقت
کوئی عورت فربہی مین حال طبعی سے خارج ہو وہ حاملہ نہوگی اسلیے کہ اندرونی جھلی دونون شکم کی جھلیون مین سے (یعنی ثرب) رحم کے
منہ پر تنگی کی زحمت پیدا کریگی - اور جبتک دُبلی نہوجائے کبھی حاملہ نہوگی - جو عدم حمل مرد کی طرف سے ہوتا ہے یا تو مرد کی منی کی خرابی
یا کسی مرض آلی سے ہوگا - منی کی خرابی یہ ہے کہ یا تو گرم اور سوزندہ ہے یا سرد ایسی ہو کہ نطفہ منی سے پہلے منجمد ہوجائے خواہ تر اور سیال ہو
کہ رحم مین ٹھہر نہ سکے - یا سوکھی ہوئی ہو کہ رحم مین پھیل نہ سکے - اور یہ بھی خرابی مرد کی طرف والی اُسوقت مورث عدم حمل ہوتی ہے جبکہ
مزاج عورت کی منی کا خواہ اُسکے رحم کا مزاج معتدل ہو یا مشابہ مزاج مرد کی منی کے ایسی حالت مین ہو - پھر اگر مزاج عورت کی منی
خواہ مزاج رحم کا ضد اور مخالف مزاج مرد کی منی خراب کے ہو (اس خرابی کی اصلاح ہوکر) تولید ایسے وقت زیادہ ہوگی - لیکن یہ بات ہے
کہ جسوقت گرم تر منی ہمراہ یابس منی خواہ یابس مزاج رحم کے فراہم ہوگی اعتدال پیدا ہوگا اور دونون منی سے اُسوقت فعل تولید کا برآمد ہوگا
مرض آلی جو مرد کی طرف سے مانع تولید ہوتا ہے وہ کج ہونا مجرا ے قضیب کا اور التوا یعنے پیچیدگی اسی مجری کی کہ اسوقت جو منی خارج ہوگی
سامنے سیدھ مین آخری اور نہایت تک رحم کے نہ پہونچیگی لیکن رحم کے منہ مین وہ منی اُتریگی - طبیب کو شناخت اسی کجی اور پیچیدگی کی
اُس مرد کے پیشاب کرنے سے ہو سکتی ہے کہ جب ایسا آدمی پیشاب کرتا ہے سیدھی دھار نہین چھوٹتی بلکہ نیچے جھکا ہوا پیشاب کرتا ہے
اور دھار نہین چلتی ہے - مناسب ہے کہ معلوم کر لیا جائے کہ حمل کا نرہنا یہ عیب عورت کی خرابی سے ہے یا مرد کی وجہ سے اور اسکو اسی
امتحان سے دریافت کرین جو بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہے کہ اگر یہ ارادہ ہوگا کہ معلوم کرے کہ حمل کا نہونا عورت کی طرف سے ہے
یا مرد کی طرف سے پس عورت کو ایک چوبی کرسی پر بٹھائے جسکے بیچ مین تختہ کے سوراخ ہو اور عورت کو نیچے سے کپڑے خواہ ایک کپڑا
اوڑھا کر تمام بدن اسکا اور سر یا دونون جانب ڈھانپ دین اور پھر جو کپڑے وہ پہنے تھی وہ بھی اسکو پہنا دین اور نیچے کرسی کے دھونی کسی چیز کی کرین

عورت کی قوت بہت کم ہو اور [illegible] وہان خشکی اور [illegible] معلوم ہو معقدر کہ وہ اسی جسم کا
ہو سکتا ہی تو [illegible] وقت معلوم کرنا کہ حمل نہونے کا سبب عورت کو نہین ہو اور یہ عورت اپنے کسی مرض سے حاملہ ہونے سے
معذور نہین ہو بلکہ مرد مین کوئی خرابی ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ اگر عورت کے رحم کے منہ پر کوئی سدہ ہوتا جنین ہو کر منی باہر رطوبت نیا
رحم مین جاری ہوتی ہو اور یہ [illegible] سدہ خواہ یبوست اور خشکی سے رحم نے چپٹا ہو یا کسی مرض اور ورم کی سبب سے پیدا
ہوتا ہو وہ اوس سدہ سے مانع اور حائل چیز ہو [illegible] عورت کے رحم مین [illegible] اندر نہ جاتی - اسی طرح اگر
رحم مین کوئی رطوبت زیادہ ہو [illegible] کی وجہ سے [illegible] کو بجھا دیتی ہی جس طرح وہ رطوبت منی کی حرارت کو بجھا دیتی ہی
اور اگر رحم کی حرارت قوی ہوگی وہ حرارت بخار کہ دھوئین کے بدل دیتی اور خراب کر دیتی مترجم ایک ہی امتحان سے جملہ مراض جو
مانع حمل عورت کی طرف سے ہوتے ہین [illegible] پر استدلال ہو گیا اور مفقود ہوگئے ہو سکتا یہ امتحان نہین ہے کہ یہ تفصیل
تمام بیان ہوگیا ہی متن بعض علماے علم طب نے بیان کیا ہی کہ مرد کی منی کو پانی پر ڈالین اگر پانی کی سطح پر پھیل جائے اور کھل جائے
وہ منی سرد اور پتلی ہی اور کام کی نہین ہی جس سے نطفہ بنے - اور اگر وہ منی پانی مین ڈوب جائے اور پانی کے اوپر ترتی نہ رہے
یہ بات اسکے بکار آمد ہونے اور خوبی کی ہی کہ تولید نطفہ کی اس سے ہوگی اور یہ بھی ظاہر کرتی ہی کہ حمل کا نہ رہنا مرد کی خرابی سے نہین ہو
ایضاً یہ بھی ایک خرابی حمل کے نہونے کا سبب ہوتی ہی کہ اگر رحم کی وضع اور جا سے نہاد اندر فرج کے دور تر واقع ہو خواہ رحم کی مقدار بڑی
اور مرد کا آلۂ ذکر چھوٹا ہو اس وقت (اگرچہ کوئی اور مرض عورت اور مرد مین نہو) رحم منی کو جذب نہ کریگا اور اپنی حد مناسب تک
نہ پہونچائیگا لہذا حمل کا فعل تمام نہوگا اور یہ عیب مرد کی طرف کا ہی مترجم حکماے ہند نے علم کوک کا جسمین اسن کا بیان بھی ہی
اسی غرض سے ایجاد کیا ہی کہ اسکے قواعد سے ہیأتیں موضع رحم اور آلہ ذکر مرد کی اچھی طرح سے کیجاتی ہی اور بعض طریقے اسن کے ایسے بھی
تجویز کیے ہین جنسے چھوٹے آلۂ ذکر کی منی بڑے رحم خواہ اور مقام والے رحم کے مقام مناسب تک پہونچ جاتی ہی جیسے بانک کے پیچ
اور کشتی کے ایسے ہین کہ بہت کمزور آدمی قوی کو گرا دیتا ہی ہمارے زمانہ کی ناہنجاری سے اُن کتب کا رواج جبراً موقوف کرایا گیا ہی
متن ناظر کتاب ہذا قادر ہی کہ شناخت حمل نہونے کی اُن دلائل سے بھی کرے جنکو پہلے مرد اور عورت کی خرابی مزاج مین لکھا ہی
اور وہ خرابی انثیین مین عورت اور مرد کے ہوتا ہی جیسے زیادہ لاغر ہونا خواہ زیادہ فربہی اور سوداوی اور بیاض اور سختی اور کثرت
منی کی اور کمی اسکی خواہ اسکا زیادہ غلیظ ہونا یا زیادہ رقیق ہونا - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ عورت حاملہ اس زمانہ تک ہو سکتی ہی
اور ہو سکتی ہی جب تک اُسے حیض آتا رہے اور حیض کے بند اور موقوف ہونے کا وقت نہ آئے - اور مرد مین قوت تولید کی اُس
وقت تک ہی جب تک ستر برس کا بلکہ نوّے برس تک کا ہو - اور پھر جسقدر قوت حرارت غریزی کی کم و بیش ہر ایک آدمی کے
بدن مین ہو اور حرارت مزاج کی جسقدر اُسکے اُنثیین کی ہو اس سے بھی کم و زیادہ سن مین تولید ہو سکتی ہی - کبھی کوئی آدمی نوجوان
جب تک رہتا ہی اُسکے اولاد نہین ہوتی اور جب سن اُسکا زیادہ ہوا اولاد ہونی شروع ہو جاتی ہی اور اسکا اُلٹا بھی ہوتا ہی کہ
جوانی تک اولاد ہو اور زیادہ سن مین برطرف ہو جائے - اور سبب اسکا یہ ہی کہ جس آدمی کے بدن کا اور اُسکے اُنثیین کا مزاج
سرد تر ہو وہ شخص انتہاے شباب سے پہلے قلیل الاولاد ہوگا اور جب منتہی شباب کو پہونچیگا اور حرارت غریزی اُسکے بدن کی
قوی ہوگی اور اُنثیین دونون گرم مزاج ہونگے تولید کا فعل بخوبی ہونے لگیگا - اور کبھی بسبب ملنے تدبیر سرد و مرطب کے اور اختیار کرنے

ایسی تدبیر کے جو گرمی اور خشکی پیدا کرے اعتدال مزاج بدن اور انثیین کا ہو جاتا ہے - اب رہا وہ شخص کہ نوجوانی میں تو بیٹا اس سے زیادہ ہوتی تھی اور جب سن اسکا بڑھا تو بیٹے کی ولادت جاتی رہی سو یہ بات اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اسکے بدن اور انثیین کا مزاج نوعمری میں گرم تر تھا اور سن بڑھنے کے بعد جب ادھیڑ ہوا اسکے بدن اور انثیین کے مزاج پر غلبہ حرارت اور یبوست کا ہوا ہے پس اسی گرمی اور خشکی نے منی کو جلا کر خشک کر دیا ہے اور تولید کے کام کی نہ رہی - اور جو شخص نوجوانی کی عمر میں قلیل تولید کرتا ہے اور جب پوری جوانی اور ادھیڑ عمر کو پہونچے تو تولید زیادہ اور بخوبی ہوتی ہو اسکا سبب یہ ہے یا تو جوانی میں مزاج اسکا گرم خشک تھا اور احتراق اسمیں قوی تھا سبب سن اسکا زیادہ ہوا وہ مزاجی حرارت کم ہو گئی اور مزاج اور منی دونوں معتدل ہو گئے لہذا اب تولید کی درستی ہوئی - اور کبھی یہ بات بسبب بدلنے تدبیر کے بھی ہوتی ہے کہ با افراط اور سرد تدبیر کو چھوڑ کر معتدل تدبیر اختیار کی ہو - یہی سبب ہے کہ بعض آدمی کے جوانی میں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور جب زیادہ سن اسکا ہوا اولاد پسری ہوتی ہے اور درست ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکے انثیین کا مزاج نوعمری میں سرد تر ہے جب منی شباب کو پہونچا اور ادھیڑ ہونے کی نوبت آئی انثیین کا مزاج گرم خشک تھوڑا ہو گیا اب اولاد پسری ہوگی کبھی یہ بات تدبیر کے بدلنے سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ جانا چاہیے - اسی مقام پر مناسب ہے کہ ہم وہ قواعد بھی بیان کریں جنسے شناخت ہوتی ہے کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں - [illegible] یا مرد کو بروقت جماع کرنے کے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے رحم عورت کا اسکے ناڑہ کو چوستا ہے جیسے جونک خون پیتی اور چوستی ہے اسلیے کہ [illegible] ہرگز خارج نہیں ہوتی ایضاً رحم کا منہ جیسے اوپر ملا ہوا پاتا ہے اسقدر کہ سلائی کا سرا بھی اسمیں داخل نہیں ہو سکتا ہے - مگر رحم کے منہ میں ورم نہیں ہوتا اور نہ صلابت اور سختی منہ میں رحم کے ہوتی ہے اور یہ بات بوجہ محبت رحم کی منی سے اور شوق اسی رحم کی منی سے ہوتی ہے کبھی ایسے ہی وقت عورت کو پھریری تھوڑی سی بروقت جماع کرنے کے لگتی ہے اور تھوڑی سی ایذا بھی ہوتی ہے ناف کے نیچے متصل رحم سے عورت کے مقام نہانی سے - عورت کو ان حصص جیسا کہ آتا تھا ویسا نہیں آتا ہے بنظر طبیعت کے (نہ براہ مرض کے) اور نہ جماع کی شہوت اسکو رہتی ہے - رگیں جو اسکے بدن کی دکھائی پڑتی ہیں انکا رنگ سبز اور دونوں پستان ابھرے ہوئے زیادہ بہ نسبت سابق کے نظر آتے ہیں - آنکھ کی سپیدی میں تیرگی سبزی لیے ہوئے اور چہرہ بھی اسی رنگ کا چہرہ بر حال سیاہ اور بہن یعنی چھیپ سے نظر آتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ چھوٹی بڑی چھائیاں پڑ جاتی ہیں جس سے چہرہ بے رونق اور روکھا روکھا نظر آتا ہے - متلی بھی اسے بنی رہتی ہے بھوک کم ہو جاتی ہے - اور جی بھی اگر چاہتا ہے تو بری بری چیزوں کی خواہش ہوتی ہے - تاکیدی دلالت اس تدبیر سے بھی عورت کے حاملہ ہونے پر ہوتی ہے جو بقراط نے کتاب فصول میں لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ عورت کو سوتے وقت ماء العسل یعنی شہد پانی میں پکا یا ہوا پلا دے اگر اسکے پینے سے ناف کے گرد پیچ اور مروڑا ہو وہ عورت حاملہ ہوگی اور اگر مروڑا نہو حمل نہیں ہے ماء العسل جو اس کے گرد ناف کے مروڑا اسواسطے پیدا کرتا ہے کہ اسکی خاصیت نفخ اور ریاح پیدا کرنے کی ہے - اور چونکہ حاملہ کا رحم معاء مستقیم پر تنگی ڈال رہا ہے لہذا ریاح اس آنت میں نہیں سما سکتے ہیں بلکہ گرد اسی آنت کے پھرینگے اسی کا نام مروڑا ہے - واجب ہے کہ یہ ماء العسل جو حاملہ کو پلایا جائے تازہ بنا ہوا ہو تاکہ اس سے تولید ریاح کی زیادہ ہو مترجم کے تجربہ میں ہے کہ بچوں کا پیٹ اگر زیادہ پھولا ہو فقط ماء العسل کے پلانے سے پچک جاتا ہے مکرر امتحان کیا ہے اور صاحب مجربات اکبری کا بھی تجربہ ہے اور حاملہ عورتوں میں برخلاف اسکے نفخ اور ریح پیدا کرتا ہے اس اثر کو ضد او سے خیال کرنا چاہیے تاہم اس تجربہ کو جو بقراط لکھتا ہے صحیح ماننا لازم ہے اور مترجم نے بھی بارہا امتحان کیا ہے مگر اسکی ایک شرط ضروری اور بھی ہے کہ جس دن یہ امتحان کیا جائے لازم ہے کہ وہ عورت کوئی ایسی دوا یا غذا نہ کھا چکی ہو جس سے مروڑا

پیدا ہوتا ہے اور سو دو دن ایام معمولی حیض کے ایام سے ہون ورنہ تجربہ مین خطا ہوگی واللہ یعلم ما خلقہ فینا علمتن بچہ کے نر اور مادہ
ہونے کی شناخت اس طرح سے ہوتی ہے کہ اگر نرینہ حمل ہے عورت کا رنگ اچھا اور خوشنما ہوگا اور حرکت کرنے چلنے پھرنے مین اُسکے سبکی
ہوگی پیٹ کی پھولن گول ہوگی اور رنگ دونون سر پستان کا سرخ مائل بہ سیاہی ہوگا۔ اور اگر رنگ عورت کے بدن کا بُرا ہوا اور چلنے پھرنے کی
حرکت مین سستی اور پیٹ کی پھولن لانبی ہوا اور اُس عورت کے کلف یعنی چھائین پڑ گئی ہون حمل دختری ہوگا۔ اور بیشتر عورت کے
زمانہ حمل مین پنڈلیون مین ورم اور قروح پڑجاتے ہین جب بھی حمل دختری ہوتا ہے۔ کثرت اسقاط حمل کا مرض یا تو اسباب داخلی سے ہوتا ہے
یا اسباب خارجی سے۔ اندرونی اسباب وہی رطوبت ہے چسپندہ جو رحم مین جنین کو پھسلا کر خارج کر دیتی ہے یا خرابی مزاج رحم کی ہے کہ قوت ماسکہ
تنگی ڈالتی ہے جیسے تپ خواہ ورم جو رحم مین عارض ہو خواہ زمانہ حمل مین خون حیض جاری ہو جائے پس غذا جنین کی کم ہو جانے اور بھوکھا
مر کر طبیعت اُسکو باہر خارج کر دے۔ یا اسقاط اسباب خارجی سے ہوتا ہے جیسے کودنا اور پھاندنا اور سخت آواز (مثلاً توپ کی خواہ بادل کے
گرج کی) اور غضب شدید اور جوشش دفعتہً اور چھینک جو پیہم آئے خواہ گرنا اور چوٹ جو شکم پہ لگے خواہ پشت پر یا دوائے مسہل پینے سے خواہ
فصد کھولنے سے اور یہ دونون فصد اور مسہل سے اُسوقت اسقاط ہوتا ہے جب قبل بچہ کے بڑے ہونے کے یعنے سہ ماہی اول مین
خواہ بعد بچہ کے بڑے ہونے کے سہ ماہی سوم مین واقع ہون۔ یا خون بافراط کسی اور عضو بدنی سے نکلے۔ دشواری ولادت کی یا والدہ کی
طرف سے ہوتی ہے یا مشیمہ کی طرف سے یا بچہ کی طرف سے جب کہ بڑا ہو خواہ زیادہ موٹا ہو کہ نکل نہ سکے یا زیادہ چھوٹا ہلکا ہو کہ اُترنا اُسکا دشوار ہو
خواہ سر اُسکا بڑا ہو خواہ اُسکے دو سر ہون خواہ مردہ ہو۔ یا زیادہ ایک بچہ سے ہو اسلیے کہ بعض آدمیون نے بیان کیا ہے اُسنے ایک عورت کو
ایک ہی مرتبہ پانچ بچہ جنتے دیکھا۔ مگر تین اور چار بچے ایک وضع حمل مین تو مین نے خود دیکھے ہین۔ یا دشواری اسوجہ سے ہو کہ بچہ رحم سے
غیر شکل طبیعی پر نامناسب طور سے خارج ہو۔ مناسب طور سے بچہ کا نکلنا یہ ہے کہ پہلے اُسکا سر باہر نکلے اور دونون ہاتھ اُسکے کشادہ اور
دراز ہون دونون رانون پر رکھے ہوئے کسی طرف جھکا اور کج نہو۔ یا یہ کہ پہلے اُسکے دونون پانون برآمد ہون مگر کسی طرف جھکا ہوا نہو۔ اگر جنین اس
صورت کے سوا جو ہمنے لکھی ہے اور طرح سے نکلیگا وہی نکلنا اُسکا نامناسب طور پر کہلائیگا۔ مشیمہ کی طرف سے دشواری ولادت کی یہ ہے کہ
یا تو مشیمہ (جسکو جھور کہتے ہین) قطع نہوتا ہو بوجہ موٹے ہونے کے۔ یا یہ کہ اُسکا اُکھاڑنا قبل وقت مناسب کے ہو۔ یا باریک زیادہ ہو۔ جو
دشواری ولادت کی امور خارجی سے لاحق ہوتی ہے یا تو ہوا کی سردی ہے کہ اُسکی وجہ سے رحم کے اجزا منضم ہو گئے ہین اور کثیف اجزا مین پیدا
ہوئی ہے خواہ گرم ہوا نے بدن مین تحلل پیدا کر دیا ہے اور قوت بھی ڈھیلی ہو گئی ہے کہ اُسکو جنین کا ہٹانا اور دفع کرنا ممکن نہین ہے۔ اور
ان سب صورتون مین اگر عورت کو چھینک آجائے ولادت مین آسانی ہوگی جیسا بقراط نے کتاب فصول مین کہا ہے۔ اگر کسی عورت کو
رحم کا مرض ہو خواہ ولادت مین دشواری ہو رہی ہو اور اُسے چھینک آجائے یہ دلیل محمود ہوگی۔ قابلہ یعنے دائی جنائی کے بیان سے
معلوم ہوا ہے کہ درد زہ دختری حمل کے جننے مین بہت کم ہوتا ہے اور نرینہ حمل کے جننے مین شدت اور تیزی سے ہوتا ہے۔ اگر خون ولادت سے
پہلے نکلے ولادت مین دشواری ہوگی اور اگر بعد جننے کے نفاس کا خون برآمد ہو ولادت آسانی سے ہوگی اسکو جاننا چاہیے

باب چالیسوان دونون پستان کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

دونون پستان مین جو امراض پیدا ہوتے ہین بعض اُنمین سے عام ہین اور کچھ بیماریان خاص ہین عام امراض کا پیدا ہونا پستان مین
اُسی طرح سے ہے جس طرح اور اعضاے بدنی مین وہ امراض پیدا ہوتے ہین جیسے سوء مزاج اور ورم کے اقسام اور شناخت اُنکی وہی ہے

جو اور مواضع مین ایسے امراض کے بیان ہو چکے۔ اور خاص امراض پستان کے ایک تو وہ ورم گرم ہی جو گاڑھے خون سے پیدا ہوتا ہی دونون پستان مین۔ اُسپر استدلال پھول جانے سے پستان کے اور سختی اور درد اور سرخی رنگ سے دونون پستان کے کرتے ہین (اور مترجم کی رائے مین تھنیلا بھی ورم ہی) خون کا دونون پستان مین بستہ ہوجانا اسپر استدلال سختی اور تھوڑی سی پھولن اور خون نکلنا سروقت دودھ دوہنے کے کیا جاتا ہی۔ بقراط نے لکھا ہی کہ یہ علامت خون دوہنے مین آنے کی جنون کے ہونے کی ہی یعنے وہ عورت حاملہ ہی اور جالینوس کہتا ہی کہ ہمیشہ یہ علامت حمل کی نہین ہی بلکہ شاذونادر اُسوقت ہوتی ہی جب خون کے بخارات بطرف دماغ کے چڑھے ہون۔ کبھی دونون پستان مین یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ چھوٹی ہوجاتی ہین زمانہ حمل میں اور یہ بات دلالت کرتی ہی کہ بچہ کو کوئی ضرر پہونچا ہی یا ایسا اسقاط ہونے والا ہی۔ پھر اگر ایک پستان چھوٹی پڑجائے اور حمل توام یعنے جوڑیا کا ہو ایک بچہ گرجائیگا اگر داہنی چھوٹی ہوئی نرینہ بچہ توام سے گریگا اور اگر بائین چھوٹی ہوئی ہی مادہ یعنے حمل دختری ساقط ہوگا۔ سبب اسکا یہ ہی کہ خون کم ہوجاتا ہی اور تھوڑا رہ جاتا ہی اُن رگون مین جو رحم سے پستان مین آئی ہین۔ اور یہ بھی ہی کہ خون بھی رجوع کرتا ہی اطراف رحم کے سمت بوجہ اسکے کہ طبیعت کو مجاہدہ اور کوشش کرنی پڑتی ہی جنین کے دفع کرنے اور خارج کرنے مین۔ اسی وجہ سے مواد جو پستان مین اور اطراف پستان کے ہین وہ بھی اطراف مین رحم کے اُتر آتے ہین۔ کبھی دونون پستانون مین صلابت اور سختی بروقت حمل کے عارض ہوتی ہی یہ سختی دلالت کرتی ہی کہ حاملہ عورت کے دونون گھٹنون مین اور دونون کولون مین اور دونون آنکھون مین درد ہوگا بنابر قول بقراط کے اور اسکی وجہ یہ ہی کہ خون جب دونون پستان کی خالی جگہ مین زیادہ ہوا اُسکو طبیعت یا اسفل مین کی طرف دفع کریگی بطرف زانو اور کولے کے یا اوپر کی طرف دفع کریگی اور اس سے آنکھون مین درد پیدا ہوگا جیسا خون ہو اور جیسی اسمین حرارت ہو۔ یہ تمام بیان ہی اُن امراض کا جو اعضاے تناسل مین پیدا ہوتے ہین اسکو جاننا چاہیے۔

باب اکتالیسوان دونون کولے اور دونون پاؤن کے امراض اور انکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو امراض دونون کولے اور دونون پاؤن مین پیدا ہوتے ہین۔ یہ درد عرق النسا کا ہی جسکو رنگن بھی کہتے ہین۔ اور وجع مفاصل یعنی گٹھیا اور نقرس یعنے پاؤن کے انگوٹھے کا درد۔ عرق النسا بھی ایک قسم وجع مفاصل کی ہی اسلیے کہ یہ مرض ران کے جوڑ مین پیدا ہوتا ہی اسمین اور عام وجع مفاصل مین فرق یہ ہی کہ عرق النسا کا درد ظاہر مین ران کی ہڈی کے ہوتا ہی اور گھٹنے کے جوڑ تک پہونچ جاتا ہی اور کبھی کعب یعنے قدم کے اونچے اور اُبھرے ہوے قب تک پہونچتا ہی اور پاؤن کے کنارہ تک بیرونی جانب پہونچ جاتا ہی۔ اس مرض کی پیدایش یا خلط دموی غلیظ سے ہوتی ہی۔ یا خلط بلغمی غلیظ سے ہوتی ہی جو کولے کے جوڑ مین ٹھہر جاتا ہی۔ اور بیشتر اس مرض مین کولا اُتر بھی جاتا ہی بسبب لزوجت اسی خلط کے۔ جب زیادہ زمانہ اُسکو ہوجاتا ہی پاؤن پتلا پڑجاتا ہی اور لنگ پاؤن مین آجاتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ پاؤن کو اُسکی غذا جیسی درکار ہی نہین ملتی ہی لہذا لاغر ہوجاتا ہی۔ بقراط نے اسی وجہ سے کہا ہی جسکو رنگن کے درد کا عارض ہوا ہو اگر اُسکا کولا اُتر جاتا ہی ضرور اُسکا پاؤن پتلا ہوجائیگا اور لنگ بھی پاؤن مین آجائیگا اگر کو داغ نہ دیا جاوے۔ اور بہت شدت اس مرض کی جب ہوتی ہی کہ بائین پاؤن مین ہو۔ وجع مفاصل ایک درد ہی خواہ ایک ورم ہی جو اعضا کے جوڑ مین پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی یہ مرض کسی ایک ہی قدم کے جوڑ مین پیدا ہوتا ہی جیسے پاؤن کے گھٹنے کا جوڑ خواہ پاؤن کی انگلیون کا جوڑ خصوصًا

پانوں کے انگوٹھے کے جوڑ مین اور اسی کو نقرس کہتے ہین - اور اگر یہ درد ان جوڑون کے علاوہ اور جگہ کے جوڑون مین ہو جیسے دونون
رانون کا جوڑ خواہ ہاتھ کے جوڑ خواہ کلائی کے جوڑ خواہ اور جوڑ تمام بدن کے اسکو وجع مفاصل کہتے ہین - بیشتر جو یہ مرض پیدا ہوتا ہی
تو اسکی پیدایش ضعف سے اسی جوڑ کے ہوتی ہی جسمین یہ مرض پیدا ہوا اور کسی مادہ کے گرنے سے اسی ضعیف جوڑ پر کہ وہ مادہ ریزش
کرکے اسی جوڑ مین بھر جاتا ہی اور پٹھے جو اسی جوڑ مین ہوتے ہین انمین تمدد اور کھنچاو تناو پیدا کرتا ہی اور رباطات جنسے جوڑ کی
بندش ہی انمین بھی تناو پیدا کرتا ہی لهذا درد شدید ہوتا ہی - درد شدید کے دو سبب ہوتے ہین - ایک تو رباطات اور عصب پٹھے
چونکہ حس ہی لهذا محسوس ہونے سے درد معلوم ہوتا ہی - دوسرا سبب یہ ہی کہ مفصل یعنے جوڑ ایسی چیز نہین ہی کہ اسمین کوئی مادہ سما
سکے اور اسکی طرف کوئی مادہ دوسری جگہ سے منتقل ہوکر آسکے جیسے اور نرم اعضا مین یہ بات ہوسکتی ہی اور ایذا نہین ہوتی جملہ
اقسام مین وجع مفاصل کے درد نقرس مین زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ نقرس کے درد مین انگوٹھے کی طرف ریزش کرتا ہی اور انگوٹھے کا
جوڑ بہت چھوٹا ہی جو بالکل گنجایش نہین رکھتا ہی لهذا تناو زیادہ پیدا کرتا ہی - اور اسکی یہ صورت ہی کہ اگر مادہ زیادہ ہو اور اسکی آمد
کسی چھوٹے جوڑ مین مثل انگوٹھے کے جوڑ کے ہو یہ بات بری اور خراب ہوگی اسلیے کہ ایسے جوڑ مین یہ مادہ تناو زیادہ پیدا کریگا اور
اگر آمد مادہ کثیر کی بڑے جوڑ کی طرف ہو جیسے ورک اور کولے کا جوڑ یہ اچھی بات ہی اسلیے کہ بڑے جوڑ مین یہ مادہ متفرق ہوجائیگا
اور تناو پیدا نہ کریگا - جوڑ مین ضعف آجانا یا براہ طبیعت کے ابتداے خلقت سے ہوتا ہی - یا بسبب کثرت کے جس سے آدمی کے جوڑ
اور جوڑ بند کمزور ہوجاتے ہین جیسے گھوڑے کی سواری ہمیشہ کہ اس سے پانون کے جوڑ کمزور ہوجاتے ہین خصوصا انگوٹھے کا جوڑ یا کبھی
لغزش سے کہ جوڑ کو پھسلادے اور ٹھوکر کھاجائے خواہ کسی طرح کی چوٹ جوڑ کی جگہ لگ جائے - مادہ جو بطرف مفاصل کے ریزش کرتا ہی
یا ان فضلون سے ہوتا ہی جو بعض اعضاے رئیسہ مین ہو اور وہ اعضاے رئیسہ انھین مفاصل کی طرف مادہ کو دفع کرین - کثرت
استعمال تعب سے خواہ تیز گھوڑ دوڑ کرنے خواہ ہمیشہ گھوڑے کی سواری کا خوگر ہونا یا بکثرت استعمال جماع کا اور یہ پچھلی بات قوی تر
سبب اسی مرض کا ہی خصوصا اگر جماع بعد پر ہونے معدہ کے طعام سے کیا جائے - اسی واسطے بقراط نے کتاب فصول مین کہا ہی
لڑکون کو اور خواجہ سراؤن کو نقرس کا درد نہین ہوتا اسلیے کہ یہ لوگ جماع کا استعمال نہین کرتے ہین اور جماع ایک قوی سبب ہی
اسباب نقرس سے خصوصا بعد امتلاے طعام کے - اور جالینوس نے کہا ہی تفسیر مین قول بقراط کے کہ اگرچہ خواجہ سرا استعمال
جماع کا نہین کرتے تاہم کبھی وہ ایسی تدبیر خراب کرتے ہین جس سے فضول انکے بدن مین بھر جاتے ہین جیسے زیادہ خورجی غذا کی
اور زیادہ مست مدہوش رہنا اور تن آسانی اور آرام اور ترک ریاضت اور ترک نہانے کا زیادہ کرنا ایسی ہی خراب تدبیر کے سبب
یہ درد انکے دونون قدم کے جوڑ مین ہوجاتا ہی - بقراط نے یہ بھی کہا ہی کہ عورت کو نقرس کا مرض نہین ہوتا لیکن اگر اسکا حیض
بند ہوجائے (پھر ہوسکتا ہی) اسکا سبب یہ ہی کہ جو فضول عورت کے دونون پستان مین فراہم ہوتے ہین خون حیض کے پھیلنے
اور جاری ہونے سے وہ سب خارج ہوجاتے ہین - اور جالینوس نے کہا ہی کہ اسنے ایک عورت کو دیکھا جسکو نقرس کا درد لاحق تھا
اور حیض اسکا بند نہوا تھا مگر وہ عورت خراب غذاؤن کو زیادہ کھاتی تھی - بقراط نے ایک اور فصل مین کتاب فصول کے لکھا ہی کہ
نقرس کی بیماریان ربیع اور خریف مین اکثر کرکے پیدا ہوتی ہین - اور جالینوس نے اسکی تفسیر مین یہ کہا ہی کہ نقرس کا ربیع مین
پیدا ہونا اس وجہ سے ہی کہ آدمی چونکہ جاڑون مین خراب غذا مین زیادہ کھاتا ہی پس بدن مین فضلے انکے بکثرت فراہم ہوتے رہتے ہین

اب جب ربیع کا زمانہ آیا یہی فضلہ کھلے اور اعضاے بدن کو جنھین یہ فضلہ بستہ ہو رہے تھے اب انکے کھلنے سے ایذا پہونچی سب
انھین اعضا نے ان فضول کو مقامات ضعیف کی طرف دفع کیا۔ پھر اگر مفاصل اُس آدمی کے ضعیف ہونگے انھین پر یہ مواد کی
ریزش ہوکر یہ مرض پیدا ہوگا مترجم یہ سمجھنا چاہیے کہ دعوے خاص ہے یعنے نقرس کا پیدا ہونا ربیع مین اور دلیل عام وجع مفاصل کی
جالینوس نے لکھی ہے بلکہ اُسکی مراد یہ ہے کہ جسکے انگوٹھے کا جوڑ کسی وجہ سے منجملہ وجوہ مذکورہ الصدر ضعیف ہوگا اُسکو نقرس ہی کا
ورد زیادہ ہوگا اور طریقہ بیان قدما اسی طرح کا ہے کہ بظاہر دلیل مطابق دعوے کے معلوم نہین ہوتی متن خریف مین بھی چونکہ
آدمی کے بدن مین بہت سے فضلہ فراہم ہوتے ہین بوجہ کثرت استعمال فواکہ کے جو گرمیون مین ہو چکی ہے جب خریف آتی ہے اور
فضلہ پورا ہو گیا یعنے اب اُسکو قابلیت جزو بدن ہونے کی نہ رہی اور محض فضلہ بیکار بنگیا اب اعضاے بدنی کو اُس سے ایذا
پہونچی پھر اُن اعضا نے اُسی فضلہ کو بدن مواضع ضعیف کے دفع کر دیا۔ اور اگر حسب اتفاق یہ بھی ہوا کہ جن اسباب سے ریزش
اُن مواد کی (جو آمادہ ریزش پر ہو رہے ہین) تمام ہوتی ہے وہ اسباب بھی درست ہو گئے اب یہ فضلہ انھین مقامات ضعیف پر ضرور
گرینگا اور یہی مرض پیدا کریگا۔ یہ وہ بات ہے جسکو جالینوس نے تفسیر قول بقراط مین ذکر کیا ہے نقرس کے بارہ مین کبھی نقرس کا
مرض از طرف جنس کے بھی پیدا ہوتا ہے۔ مراد اس کے کہنے والے کی یہ ہے کہ وراثت پدری سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ اور اسکا سبب
یہ ہے کہ جب کوئی عضو اعضاے بدنی پدر کا ضعیف ہوی عضو پسر کا بھی ضعیف ہوگا اسلیے کہ اعضا اصلی کی خلقت منی سے ہوتی ہے
اور منی ایسی حالت مین (جب باپ کا کوئی عضو ضعیف ہے) ملے ہوے اُن اخلاط سے ہے جو اخلاط باپ کے بدن مین (خواہ انگوٹھے
مین) اس مرض کو پیدا کر رہے ہین اور بیٹا اس منی سے پیدا ہوا ہے لہذا مستعد اسی مرض کا ضرور ہوگا۔ اسلیے کہ دونون قدم ایسے
پسر کے براہ خلقت کمزور ہونگے۔ اسی طرح اگر کسی کے بدن کا کوئی بڑا عضو ایسا ہو جسپر مواد کی ریزش زیادہ ہوتی ہو معلوم کرنا چاہیے
کہ یہ عضو اسکے بدن مین سب اعضا سے زیادہ تر ضعیف ہے اور یہ بھی ہوگا کہ یہی عضو ضعیف مثل مغیض یعنے محل ریزش مواد کے
تمام اعضا سے ہوگا کبھی وجع مفاصل رنج اور ملال سے پیدا ہوتا ہے جو آدمی کو عارض ہو خواہ بیداری وغیرہ دیگر اعراض نفسانی سے
اُسوقت عارض ہوتا ہے جب کہ فضول بدنی اندرون بدن کے متحرک ہوتے ہین اور حرکت کرکے بعض مفاصل کی طرف جاتے ہین لہذا
یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اکثر یہ مرض وجع مفاصل کا اور نقرس اور عرق النسا اُسی کو لاحق ہوتا ہے جو پرخوری مین طعام اور شراب کے
رہتا ہو اور آرام راحت کا زیادہ خوگر ہو اور جماع زیادہ کرتا ہو خصوصاً بعد غذا کے اور ریاضت کا استعمال کم کرتا ہو کہ اسکے مفاصل
اور جوڑ ضعیف ہونگے یا براہ طبیعت کے خواہ بطور عارضے کے۔ جو مواد بطرف مفاصل کے ریزش کرتے ہین یا دموی مادہ ہوگا اور اُسپر
استدلال یون کیا جاتا ہے کہ مفاصل کے مقامات پر پھولن اور سرخی اور درد شدید اور تپک ہوگی اور ٹھنڈی چیزون کے رکھنے سے
نفع پہونچیگا اور گرم چیزون کے رکھنے سے ضرر ہوگا اور یہ بھی ہے کہ تدبیر مقدم جو مرض سے پہلے ہوئی تھی وہ ایسی ہوگی جس سے خون
پیدا ہوتا ہے۔ یا وہ مواد صفراوی ہون اور اُنپر استدلال رنگ کی زردی اور درد کی شدت اور پھولن مین کمی اور پھیلاو اُسکا قریب
قریب جوڑون کے مقامات مین اور نفع ملائم سرد چیزون سے اور ایذا اسی گرم چیزون سے ہوگی۔ اور پہلے مرض سے ایسی تدبیر ہوئی تھی
جس سے خلط صفراوی پیدا ہوتی ہے۔ یا وہ مواد سوداوی ہون اُنپر استدلال تیرگی رنگ اور اُسکا سیاہی مائل ہونا اور ورم کی
صلابت سے کیا جاتا ہے اور گرم چیزون سے مریض کو نفع ہوگا اور تدبیر مقدم ایسی ہوئی ہوگی جس سے خلط سوداوی پیدا ہوتی ہے

... دلالت ہوتی ہیں اور استدلال سپیدی رنگ وکمی ورم سے اور اسکی آس پاس درد کے اور انکے جوڑنکے سوا ہوتا ہے اگر ورم میں پیپ پڑ گئی ہے لیکن
... بالفعل گرم ہون یعنے چھونے سے اُنکے گرمی محسوس ہوتی ہو اور بیمار نے پہلے مرض سے ایسی تدبیر کی تھی جس سے بلغم پیدا ہوتا ہے
... ہیں مثلاً سرد تر غذا کھائی تھی خواہ راحت اور کمی ریاضت اور نہانے کا ترک وغیرہ کرتا رہا اور ان فیل چیزون سے بلغم پیدا ہوتا ہے
اور بھی اُسکے استعمال میں رہیں اور وہ امور متعمل تھے جنکی وجہ سے یہ خلط پیدا ہوتی ہے۔ خلط بلغمی میں وہی بلغم اس مرض کو پیدا کرتا ہے
جو بالزوجت ہو اسلیے کہ اگر دیر تک خلط بلغمی جوڑون میں رہیگی اُسکی غلاظت اور لزوجت بڑھ جائیگی تا اینکہ اُس سے سنگریزہ اور
پتھری پیدا ہوگی جیسے مثانہ میں پتھری پیدا ہوتی ہے۔ اور جب یہ مادہ کسی جوڑ میں پتھرا کر پتھری بن جائے پھر اُسکے اچھے ہونے کی
اُمید تنا کوئی صورت نہیں ہے۔ یا اینکہ مادہ اسی وجع مفاصل کا چار دن مواد سے ملا ہوا ہو اور اُسپر استدلال اُسی اختلاف سے
کیا جاتا ہے جو علامات میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو وجع مفاصل ایسے مواد چہارگانہ سے عارض ہوگا اُسپر آگہی میں دشواری ہوگی۔
اسباب ان مفاصل کے درد خواہ ورم کے بہت سے ہین جیسا ہمنے بیان کیا اور خوب واضح کر دیا۔ اور اسی وجہ سے ادراک زوال
دشواری سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ اکثر جو ورم کے اقسام مفاصل میں پیدا ہوتے ہین اُنمین مدہ یعنی پیپ جمع
ہوتی ہے اسلیے کہ جو رطوبت کہ اُسمین غلاظت مخالطی ہو یعنی مثل رینٹھ کے گاڑھی ہو جب وہ رطوبت زیادہ ہوگی استسقا پیدا کریگی
اور جو گوشت ہے اُسے بھگو دیگی ایسے ورم پیدا کریگی جو مشابہ ورم بیماران استسقا کے ہونگے وہ استسقا جو لحمی ہے (اور جس طرح ورم
استسقائے لحمی میں پیپ نہین پڑتی وجع مفاصل کے ورم مین بھی نہ پڑیگی) اگر ہمراہ درد نقرس کے ورم ہو اکثر اُسکی مدت طولانی
ہوتی ہے اور چالیس دن بعد اُسمین سکون پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات اُسوقت ہوتی ہے جب مادہ غلیظ ہو۔ لیکن اگر مادہ لطیف ہو
اُسمین سکون اس سے کمتر زمانہ میں ہوتا ہے۔ یہ سب بیان اصناف دلائل اُن امراض کا تھا جو اعضائے باطنی میں پیدا ہوتے ہین
اور یہی دلائل بنام علامات دالہ مشہور ہین۔ اب کہ ہمنے جملہ علامات کو جو بنام دالہ مشہور ہین بیان کر دیا اور اُن امور کو بھی ذکر کر دیا
جس سے طبیب کو قدرت شناخت اُن امور کی ہوتی ہے جو بدن میں آدمی کے موجود ہون اعراض سے خواہ امراض سے پس اب
ہمکو مناسب ہے کہ اُن علامات کے بیان کی طرف متوجہ ہون جو شدنی اور آیندہ ہونے والے امراض اور اعراض پر دلالت کرتے ہین
اور یہی وہ علامات ہین جو بنام منذرہ مشہور ہین ان شاء اللہ تعالے تمام ہوا نوان مقالہ جزء اول کتاب کامل الصناعہ
طبی کا جو مشہور بنام ملکی ہے بحمد اللہ اور مدد سے خدا کے تالیف کیا ہوا رئیس فاضل علی بن عباس مجوسی طبیب کا۔

مقالہ دسوان اور یہ آخری حصہ نصف اول کا ہے کتاب کامل الصناعہ طبی سے جو بنام ملکی مشہور ہے

اور اسمین بارہ باب ہین (۱) باب بیان مجملی اُن دلائل کا جو بنام منذرہ مشہور ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۲) بیان
امتلا اور غلبہ اخلاط کا اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان (۳) خاص دلائل منذرہ یعنی بدخبری دینے والے امراض کے پیدا
ہونے کی اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۴) بیان علامات اور اُن دلائل منذرہ کا جس سے استدلال امراض کے اوقات کیا جاتا ہے
اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین (۵) بیان مین شناخت اُن دلائل منذرہ کے جنسے استدلال مرض کے جاد اور بہ
جلدی جانے والے پر خواہ مرض کے متطاول اور دیر پا ہونے پر کیا جاتا ہے اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین (۶) شناخت
بحران اور بحران کے اسباب اور علامات کی (۷) شناخت اُس چیز کی جسکے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے اور وہ تین استفراغ ہے اور

[illegible] کے اسباب اور علامات کا بیان [illegible] علامات شناخت [illegible]
ان علامات کا جو [illegible] پر دلالت کرتے ہیں اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۱۰) بیان ان خراب علامات کا جو خبر دیتی [illegible]
کے اسباب اور علامات کا (۱۱) بیان اُن علامات کا جو خبر دیتی نجات مرض سے کرتے ہین اور اُنکے اسباب و علامات کا [illegible]
تمامی [illegible] مقالہ دہم کے ہو جاری اس کتاب میں جو مشہور بنام ملکی ہے اور وہ کتاب کامل الصناعت طبی ہے [illegible]
شناخت اُس چیز کے ہے جسکی شناخت مناسب اُس شخص کو ہے جسکا ارادہ پیشین گوئی کرنے کا ہو نسبت سلامت حال [illegible]
خواہ اُسکے ہلاک ہونے کے اور جو کچھ اسی طرح کے امور ہین اُنکا بیان اسی باب مین ہے —

باب پہلا مجملی کلام دلائل منذرہ پر اور اُنکی تقسیم اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جان تو اے پڑھنے والے اس کتاب کے خدا تجھے بامراد کرے اور راہ راست دکھائے کہ جو دلائل منذرہ یعنی آئندہ ہونے والی امور پر دلالت
کرنے والی چیزین ہین یعنی حالی منفعت سے نہین بعد معلوم ہونے اُن علامات کے جو دالہ کہاتی ہین اور اُنکی دلالت خاص مرض حاضر اور
موجود پر ہوتی ہے بلکہ علامات منذرہ کی منفعت علامات دالہ سے بڑھکر ہے اور اسکا رتبہ بھی اُنسے بڑا ہے اسلیئے کہ علامات منذرہ مین سے
ایک تو وہ علامت ہے جو کسی مرض کے عنقریب حادث ہونے پر دلالت کرتی ہے اور یہ علامت صحیح آدمی کے بدن مین ہوتی ہے — اور بعض علامات
منذرہ مرض سے نجات پانے اور بچ جانے پر دلالت کرتی ہے اور بیمار مرض کے پر خطر یا مہلک ہونے پر اور ایسی علامت منذرہ بیمار کے
بدن مین ہوتی ہے — اور طبیب کو اگر پہلے سے معلوم ہو کہ حفظ ما تقدم کیونکر ہوتا ہے اور پہلے سے وہ فعل اسکو معلوم ہو جو بدن مین مرض
پیدا کرتا ہے ایسی تدبیر اور علاج کا استعمال کریگا جو اسباب ان امراض کو قطع کردے اور اُنکو حادث ہونے سے منع کر دے اور اسی تدبیر سے
بدن کی صحت کو بحال خود محفوظ رکھیگا — اور جب پہلے سے دریافت کریگا کہ بیمار اس مرض سے بچنے والا ہے اور نجات اسکو ملیگی اُسکا علاج
بیمار خاص کے اعتماد اور بھروسہ پر ہوگا اور یقیناً طبیب کو معلوم رہیگا کہ میرے علاج سے یہ بیمار ضرور صحت پائیگا اور میرا علاج ضرور کارگر
اور مفید ہوگا — اور اگر طبیب کو پہلے سے معلوم ہو جائے کہ یہ مریض ہلاک ہوگا ایسے مریض کے علاج مین دست اندازی نہ کریگا اور
نہ اپنے نفس کو تعب اور مشقت بیجا مین ڈالیگا — اور ان امور کے قبل از وقت معلوم ہونے مین ایک بڑی منفعت اور بھی ہے اور وہ یہ ہے
کہ اگر طبیب پہلے سے فائدہ ان امور کا بیان کردے لوگ اُسکے معتقد زیادہ ہونگے اور علاج امراض کا اُس سے زیادہ کرائینگے اور اُسپر
اعتماد اور وثوق لوگون کو زیادہ ہوگا اور اُسکے پاس بیمارون کو زیادہ بھیجا کرینگے (کہ جاؤ فلان طبیب حاذق کے پاس) اور ایسے امور سے
اچھی تعریف اسکی اور اچھی طرح کی یاد آوری لوگون مین اسکی ہوگی اور نیکنام ہو جائیگا اور اسکی طبابت کا آوازہ اور شہرہ اسکی حذاقت کا
فن طب مین خوب ہوگا اور اسکی مہارت کا چرچا اور دوا سے اسکی فائدہ مندی کا شہرہ اور فائدہ کی شہرت زیادہ ہوگی جب ایسا ہے
پھر منفعت پیش بینی کی بہت بڑی ثابت ہوئی اور صحیح آدمی اور بیمار دونون کی نسبت اسکا فائدہ عظیم ثابت ہوگیا (اب ہم
پہلے اُن علامات منذرہ کا بیان کرتے ہین جو صحیح آدمیون کے بدن مین امراض اور علل کی خبر پیش از وقوع دیتے ہین اسکو
سمجھکر انشاء اللہ طالب علم راہ صواب پر پہونچیگا —

باب دوسرا بیان معرفت اُن دلائل کا جو بدن مین صحیح آدمیون کے ہوتے ہین اور پہلے بیان اُن علامات کا جو امتلا و غلبہ اخلاط پر دلیل ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا

بیان

جاننا چاہیے خدا تجھے رشید اور کامیاب کرے کہ جو علامات ایسے ہین کہ صحیح آدمیون کے بدن مین علل اور امراض کے حادث ہونے کے
آیندہ زمانہ مین خبر دیتے ہین کچھ انمین سے عام ہین اور کچھ خاص علامات ہین۔ میری مراد عام علامات سے اس مقام پر یہ ہے کہ ایک ہی
علامت بہت سے امراض کے پیدا ہونے کی خبر دے اور یہ علامت وہی دلالت کرنے والی اسوقت امتلاء سے اخلاط پر اور انکی خرابی
ہے مترجم مقصود مصنف کا شاید یہی علامت جو امتلا اور خرابی اخلاط پر دلالت کرتی ہے وہ علامت منذرہ تو اس نظر سے ہے کہ آیندہ
حدوث امراض اس سے معلوم ہوتا ہے اور دالہ اس اعتبار سے ہے کہ اسوقت ایک امر موجود یعنی امتلاء سے اخلاط اور خرابی پر
اخلاط کے دلالت کرتی ہے اسی واسطے لفظ دالہ کا ایسی علامت کی نسبت جو منذرہ بھی ہے استعمال کرنا صحیح ہوا واللہ اعلم متن اور
میری مراد علامات خاصہ سے اس جگہ یہ ہے کہ ایک ہی علامت ایک ہی مرض پر دلالت کرے (اور مین) انشاء اللہ اب پہلے شروع
کرتا ہون علامات عام کا بیان اور یہی علامات امتلا اور خرابی اخلاط کے ہین۔ پس مین کہتا ہون اور توفیق کی طلبگاری خدا سے ہے
کہ امتلا (جیسا مین نے اور مقام پر بیان کر دیا ہے اسی کتاب مین) کثرت استعمال سے طعام اور شراب کے ہوتا ہے اور ریاضت کے
ترک کرنے سے اور استحمام یعنے نہانے کے ترک سے حمام مین خواہ بدون حمام کے۔ اور زیادہ تن آسانی اور راحت اور آرام سے
پیدا ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے بدن مین فضول زیادہ جمع ہوتے ہین بہ نسبت اُن فضول کے جو تحلیل پاتے ہین۔ اگرچہ یہ فضلہ اچھی
اور غذا ے محمود سے پیدا ہوا ہو (مگر زیادتی مقدار سے اسکے امتلا پیدا ہوگا) اور اکثر ایسے فضلہ انھین کے بدن مین جذب
ہوکر رہ جاتے ہین جو دُبلے ہون اسلیے کہ ایسے بدن مین امتلا زیادہ پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ جو کچھ ایسے بدن مین تحلیل پاتا ہے وہ کم
ہوتا ہے۔ فاضل اطبا جالینوس نے کہا ہے تفسیر مین اسی کلام کے اپنی کتاب مین جو شرح کتاب ابیذیمیا مین لکھی ہے۔ کہ جو شخص کہ تعب
شدید مین مدتہا ے دراز تک روزانہ مبتلا رہے تا اینکہ اسی تعب سے اسکو ماندگی اور تھکن ہوجایا کرے اور شراب زیادہ
پیتا ہو اور تعب غیر مناسب اوقات مین کرتا ہو اور غیر اوقات سے مراد جالینوس کی یہ ہے کہ بعد طعام یا قبل ازانکہ غذا اسکی ہضم
پاکر خون بن چکے۔ ایسے آدمی کے بدن مین زیادہ صفرا بسبب تعب کے جمع ہوگا اور بسبب بد پرہیزی کے اور قے بھی اسکو زیادہ
ہوا کرے گی بسبب کثرت استعمال شراب کے اور ہمیشہ نا وقت کے تعب سے۔ زیادہ تر شدید امراض مین سے اور زیادہ صعوبت کا وہ
مرض ہے جسمین صفرا اور خام یعنی بلغم کچا فراہم ہو اور مقدار دونون کی زیادہ ہو (اخلاط کی خرابی) بکثرت خراب غذاؤن کے کھانے سے
ہوتی ہے جنکے کیموس مذموم اور بُری شے ہون اور جو کچھ مواد کی قسم سے اُن غذاؤن سے پیدا ہوکر موجود ہین بہ نسبت اُن مواد کے
جو تحلیل ہوجاتے ہین زیادہ ردی اور خراب ہون (امتلا) جو بدن مین ہوتا ہے بقدر گنجایش اوعیہ یعنی ظروف اور خالی جگہ کی اور
بقیاس طرف قوت کے۔ اوعیہ کی نظر سے امتلا کے یہ معنی ہین کہ ساکن اور متحرک رگون کے اندر کیموسات کی کثرت ہو کہ انمین
جسقدر گنجایش ہے اس سے زیادہ کیموسات بھر جائین پس انھین اوعیہ مین تمدد اور تناو پیدا کرین اور انکو پھلا کر تان دین
جس طرح سے مشک مین جب زیادہ رطوبت پانی وغیرہ کی بھر دیجائے پھول کر تن جاتی ہے۔ اکثر یہ تناو روح اور خون کے بھرنے سے
پیدا ہوتا ہے۔ اور منجملہ اسکے علامات کے یہ ہے کہ بدن طول عرض عمق مین بڑھ جاتا ہے اور ممتلی یعنی بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے اور بدن کی
رگین بھری ہوئی اور موٹی موٹی پھولی ہوئی اور کھچی ہوئی نظر آتی ہین اور رنگ بدن کا سرخ اور ملمس بدن کا ہاتھ کے چھونے سے

گرم بدن اسکے کوئی تعب وغیرہ سبب اس گرمی بدن کا ہوا اسلیے کہ تعب سے تو ایسے بدن مین تمدد اور دل تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اور
بدون اسکے کہ اس گرمی بدن کا سبب گرم پانی سے نہانا ہو۔ یا گرم ہوا سے یہ بدن ملا ہو کہ یہ سب اسباب ایسے ہین جو ہر ایک ان مین
خون کو بطرف ظاہر بدن کے لاتے ہین اور رگون کو خون سے پر کر دیتے ہین اور بدن کے رنگ کو سرخ اور لمس بدن کو گرم کر دیتے ہین
ہمراہ علامات مذکورۂ سابق کے اسی امتلا والے بدن کو کسل اور استرخا یعنی بدن کے اعضا کا خود ڈھیلے ہونا اور انگڑائی جمائی بھی
عارض ہوتی ہے اور نیند بھی زیادہ آتی ہے۔ الضاً اسکے سر مین بوجھ اور درد سر اور حواس مین تکدر اور فکر بھی اسکی خراب ہو جاتی ہے اور
نشین نکسیر بھی اسکی چلتی ہے اور کیلا یا جانا ہوا کرتا ہے اسی امتلا کی وجہ سے اور اسکی یہ صورت ہے کہ پہلے اس کیفیت سے وہ اسباب
پیدا ہو چکے ہون جو موجب امتلا کے ہوتے ہین شلاً بکثرت طعام اور شراب گرم کا استعمال کیا ہو خواہ زیادہ آرام و راحت کا کر چکا ہو
اور نہانا کم کر دیا ہو (دلائل) جسسے استدلال امتلا پر کیا جاتا ہے انھین دلائل مین سے یہ وہ دلائل ہین جو امتلا بحسب اوعیہ کے
دلالت کرتے ہین اور یہ دلائل حرکت کثرت خون کی ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ آدمی خواب مین ایسی چیزون کو بکثرت دیکھتا ہو جو خوشی اور
سرور پیدا کرنے والی ہین اور تفریح نفس کی جنسے ہوتی ہے جیسے ان اشیا کو خواب مین دیکھے جنکا رنگ سرخ ہے یہ خواب ایسے وقت
کہ اور دلائل امتلا کے بھی موجود ہون زیادہ تر ہو کہ خون کی زیادتی کے امتلا پر ہوگا۔ جو امتلا بحسب قوت ہوتا ہے اسکی یہ صورت ہے
کہ قوت بدنی ضعیف ہو کہ اسکو تحمل اور برداشت اس فضلے کی ہو جو بدن مین ہے اگرچہ وہ فضلہ کم بھی ہو لہذا وہ آدمی اپنے بدن مین
گرانی اور ثقل پاتا ہو بدون اسکے کہ اسکے بدن مین امتلا کسی طرح کا ظاہر ہو اور نہ در اصل ایسی امتلا مین سچ گرانی ہوتی ہے اور نہ
ہوتی ہے اسلیے کہ جو فضلہ اسوقت ہوتا ہے خراب نہین ہوتا۔ اب یہ امتلا سے افعالی یا نسبت قوت نفسانی کے ہو جو محرک بدن کی ہے
پس بدن اسی وجہ سے بھاری معلوم ہوتا ہوگا اور اعضا سے بدنی کی حرکت مین دشواری ہوگی۔ یا یہ امتلا بقیاس قوت مدبرہ بدن کے
ہو میری مراد اس قوت سے طبیعت ہے اس طرح سے کہ طبیعت ان غذاؤن کے ہضم سے ضعیف ہو جائے جسکو آدمی کھاتا ہے اسی وجہ سے
بدن مین کچھ فضلہ بچ رہین جو بدن پر بھاری ہون اور انکا بار معلوم ہو اور قوت مذکورہ انکی برداشت نہ کر سکے بوجہ اپنے ضعف کے
اسلیے کہ وہ فضول کچھ زیادہ نہین ہین اور اتنی کثرت اسمین ہے جو بدن کو بھر دے اور بدن مین امتلا پیدا کرے۔ بعض علامات سے
ایسے امتلا کے کسل اور فتور یعنے سستی اور ماندگی اور کمی اشتہاے طعام۔ اور یہ بھی ہے کہ آدمی خواب مین دیکھے کہ اسپر بھاری بوجھ لدا ہوا ہے
پیشاب اسکا نا پختہ ہوتا ہے اور سوتے وقت پسینا زیادہ آتا ہے اور باوجود ان علامات کے بدن مین پھولن اور تناؤ نہین پایا جاتا ہے اور
نہ سرخی بدن مین ہوتی ہے اور نبض بھی عظیم نہین ہوتی۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جو کیموس اس امتلا کو پیدا کرتا ہے اتنا زیادہ نہین ہے کہ اعضا
بدن کو بھر دے بلکہ اسکا بہت ہونا بقیاس ضعف قوت کے ہے جس قوت سے اس مقدار کیموس کا تحمل نہین ہو سکتا ہے (علامات)
جو رداءت اور خرابی اخلاط موجودہ بدن پر دلالت کرتی ہین وہ یہ ہین کہ جسوقت کوئی خلط خراب بدن مین خون کا مادہ ہو پس خون کی
امتلا اوعیہ کے علامات یہ ہونگے کہ صاحب بدن کو ماندگی اور گرانی حرکت کرنے مین اور تمام بدن مین بھڑک سی اور چہرہ کی سرخی بلکہ تمام
بدن مین سرخی ہوگی مگر اسی سرخی کے اوپر تیرگی بھی خواہ زردی نمایان ہوگی اور بدن کی رگین ممتلی اور پر ہونگی اور نبض مختلف ہوگی اور
عظیم ہونے کی صفت نبض مین کم ہوگی۔ ایضاً منھ مین اپنے مٹھاس پاتا ہوگا۔ ہان اگر خون آمیزش سے بعض اور اخلاط کے خالی ہوگا
یعنے کوئی خلط اور بھی خون مین آمیختہ ہوگی اسوقت منھ کی مٹھاس پر تلخی یا شوریت خواہ ترشی غالب ہوگی اور اوپر مزہ اس خلط کا اور

بچے خون کی مٹھاس ہوگی - ظاہری سطح بدن کی گرم ہوگی جیسے مرض تپ چڑھتی ہے - اور بیشتر ہمراہ ان علامات کے دانہ اور پھنسیاں بھی بدن پر ظاہر ہونگی - اور وہی آدمی ظہور امتلا سے پہلے ایسی تدبیر کرچکا ہوگا جو گرم تر ہے کہ اُسنے گرم تر غذائین کھائی ہونگی مثلاً گوشت اور مٹھائی - اور اگر سن اُسکا ابتدا موسم کے نوجوانی کا ہو اور وقت موجود فصل ربیع کی اور ملک یعنی مکان سکونت اُسکا جنوبی ہوگا تاکیدی دلالت اسکی غلبہ خون پر ہوگی - اسی طرح اگر خواب مین ایسی چیزین دیکھتا ہو جنکے رنگ سرخ ہین اور باوجود سرخی رنگ کے بدن اسکی خوب پھیلی ہوئی ہو اور اسکے علاوہ خون اسکی ایسی غذاؤن کی ہوچکی ہے جو شیرین تھین مگر اُسمین تلخی یا شوریت بھی غالب تھی ان امور کو تاکید دلالت مادہ خون کے خراب مزاج ہونے پر ہوگی - جب یہ سب علامات ظاہری ہوجائین امراض دموی کے پیدا ہونے کے منتظر ہونگے یعنی خبر دینگے جیسے حمیات مطبقہ جو بنام سونوخس مشہور ہے اور وہ ورم جسکو پھلموں کہتے ہین اور جدری اور حصبہ چیچک کی قسمین اور طاعون کی قسمین اور ماشرا اور خوانیق اور نفث الدم اور نکسیر بافراط اور کھلجانا مقعد کی رگون کے منھ کا اور اسی طرح سے اور امراض جو امتلاے خون سے پیدا ہوتے ہین - علامات جو دلالت اخلاط کی خرابی پر کرتے ہین وہ یہ ہین کہ اگر غالب آدمی کے بدن پر خلط صفراوی خراب ہو اُسوقت بدن زردی مائل ہوگا اور سیگون ہونا اُسپر غالب ہوگا اور اشتہاے طعام ضعیف ہوگی اور ایسا آدمی اپنے منھ مین تلخی پاتا ہوگا اور معدہ کے منھ مین سوزش اور متلی اور قے مین اُسکے صفراوی چیزین خارج ہوتی ہونگی اور دستون مین اور پیاس ہوگی زبان خشک ہوگی آنکھین دونون میٹھی ہوئی اور بھری اور پیشاب احمر ناصع یعنی سرخ گہرا اور پتلا نبض باریک اور سریع اور متواتر ہوگی اور صفراوی پھنسیان بدن پر نمایان ہونگی اور یہ بھی ہوگا کہ اسی آدمی نے پہلے ایسی تدبیر کی ہوگی جو گرمی خشکی پیدا کرتی ہے جیسے لہسن اور پیاز اور رائی اور شہد زیادہ کھایا ہوگا اور ایسی اور چیزین ہین اور تعب بھی اسکو زیادہ ہوتا ہوگا اور فاقہ سے زیادہ رہتا ہے اور حمام گرم خواہ آب گرم سے زیادہ نہاتا ہے - اور اگر ہمراہ ان علامات کے فصل بھی گرمی کی ہو اور سن بھی اُسکا انتہاے جوانی پر پہونچا ہو اور شہر کا مزاج بھی گرم خشک ہو اُسوقت دلالت کو تاکید غلبہ مرہ صفرا پر ہوگی - اور اگر باوجود ان علامات کے خواب مین لو کے چلتے ہوے اور پتنگے آگ کے اُڑتے ہوے اور بجلیان کوندھتی ہوئی اور زرد چیزین ازین قبیل اور اشیا اسکو نظر آتے ہون یہ بھی اسی خلط صفراوی کے غلبہ پر دلیل ہوگی - ایسے وقت مین امراض کے پیدا ہونے کی امید ہے وہی صفراوی خلط کی بیماریان ہین جیسے حمی غب جو ایک روز ناغہ سے آتی ہے اور تپ محرقہ اور گرم امراض جیسے برسام اور سرسام اور ذات الجنب جو صفرا سے پیدا ہوتا ہے اور یرقان - اور وہ ورم جو بنام حمرہ اور نملہ مشہور ہین اور جگر کا گرم ہوجانا پیشاب مین سوزش ہونی آنتون مین ورم آجانا اور اشتہاے طعام مین اُنکے پیاس کی زیادتی ہے (علامات) جو خلط سوداوی کے غلبہ پر دلالت کرتے ہین وہ یہ ہین کہ جسوقت رنگ بدن کا سرخ سیاہی مائل ہو اور صاحب اُس بدن کا اپنے منھ مین ترشی اور خشکی پاتا ہو اور نیند اُسے کم آتی ہو اور ہمیشہ کثرت فکر اُسے رہے اور سانس اسکی کم کھری اور خشک ہو اور تقطیب وجہ یعنے چہرہ کی رگھائی یا پیچ ہین دونون آنکھون کے پیشانی پر گڑھا اور معدہ کا [illegible] جسکو عوام کہتے ہین کلیجہ بیٹھا جاتا ہے اور دہن پر اُسکے بہق سیاہ پیدا ہو اور نبض اسکی باریک اور سست اور [illegible] پیشاب آتا ہو اور خیال بھی ہو اور ایسے شخص نے پہلے اس سے تدبیرایسی کی ہو جس سے خلط سوداوی پیدا [illegible] گوشت اور گائے [illegible] کا گوشت اور بینگن اور [illegible] سود اور کرنب یعنے کرم کلا وغیرہ اور پھر اُسنے

علامات سوداوی کے بیان میں [illegible]

تعب اور مشقت بھی زیادہ کی ہو اور رُوں اور گرم ہوا مین زیادہ ٹھہرا ہو۔ اندوہ اور رنج کا سامنا زیادہ اُسے ہوتا ہو۔ پھر ان علامات کے علاوہ اگر خواب مین زیادہ ڈرتا ہو اور خواب ڈرانیکل خوف دلانے والے اسکو زیادہ نظر آتے ہوں جیسے سیاہ تاریک چیزین اور قبیح منظر اور بدبو۔ یہ بات بتاکید دلالت غلبہ سودا پر کریگی۔ پھر اگر ان علامات کے ہمراہ سن بھی اُسکا ادھیڑ پنے کا ہو اور فصل موجود زمانہ خریف کا اور شہر سکونت کا مزاج بھی سرد خشک ہو اُس وقت اعتماد اور وثوق کامل ان علامات کے مرہ سودا کے ہونے پر ہوگا۔ جب یہ علامات بخوبی ظاہر ہو جائین منذر لیجیے خبر مدوقوع ان امراض کی دینگے جو سوداوی ہین جیسے کلف یعنی جھائین اور بہق سیاہ اور جذام اور وسواس اور عقل کا جاتا رہنا اور ورم صلب سوداوی وغیرہ جو اسی قسم کے امراض سوداوی ہین (بلغم) خراب کا غلبہ اُسکے علامات مین سے کسل اور ذہن کی سستی اور بلادت یعنی کند ذہنی اور استرخا یعنی خون کا ڈھیلا ہونا لعاب کا زیادہ بہنا تھوک کا زیادہ نکلنا نیند کی زیادتی سر کا بوجھل ہونا چہرہ کی بھربھری اور بدن پر بھی بھربھری چڑھی ہو رنگ بدن کا سپیدی مائل ہو کبھی اشتہاے طعام کی اور کبھی ہضم اور پیاس کی بھی کمی لیکن اگر بلغم شور ہو اُس وقت پیاس کی کمی نہوگی (علامت) اُسکی یہ ہو یعنی بلغم شور کی علامت یہ ہو کہ وہ شخص اپنے مُنھ کا مزہ نمکین پائیگا۔ جس اُس شخص کی جسکو بلغم کا غلبہ ہو اور جسکے علامات کا بیان ہو رہا ہی نرم اور بستی یعنی سُست چلتی ہوگی اور پیشاب سپید ہوگا اور گدلا کدورت آمیز۔ اور یہ بھی ہوگا کہ اس شخص نے پہلے سے ایسی تدبیر کی ہوگا جس سے بلغم پیدا ہوتا ہو جیسے لب لباہٹ کی مچھلی کھائی ہو جس سے سریش زیادہ بنتا ہو اور کماۃ یعنی کھنبی اور گوشت یکسالہ گھوڑے کے بچہ کا اور تازہ پھل ترکاری اور دودھ وغیرہ اور ریاضت کو ترک کرتا ہو اور نہانے کو آب گرم سے اور بعد غذا کے نہاتا ہو۔ پھر اگر ان علامات کے ہمراہ سن بھی شیخوخت کا ہو اور وقت موجود اوقات سالانہ مین سے جاڑوں کے دن ہوں اور شہر اور بلد کا مزاج بھی سرد تر ہو اب تو دلالت غلبہ بلغم پر بتاکید ہوگی۔ پھر اگر باوجود ان علامات کے خواب مین یہ شخص دیکھتا ہو جیسے اُس پر سردپانی گرایا جاتا ہو یا اینکہ یہ آدمی پانی مین تیر رہا ہو خواہ بارش باران اور نہرون کے جاری ہونے کو اور پانی کی موج اور لہرین اُٹھتی ہوئی اور تھپیڑے لگاتی ہوئی دیکھے کہ خود اُنھین امواج مین خواہ بارش باران مین کھڑا ہوا ہو اب تو پوری دلالت غلبہ بلغم پر ہوگی۔ جب یہ سب علامات بلغم سب موجود ہو جائین خبر دینا اُن امراض کی کرینگے جو بلغمی امراض ہین جیسے فالج اور لقوہ اور سکتہ اور صرع بلغمی اور دوار یعنی گھمنی اور نسیان اور حمی مواظبہ جو نرم تب ہر وقت چڑھی رہتی ہو اور ازین قبیل اور امراض بلغمی پر دلالت کرینگے۔ جو شخص خواب دیکھے کہ جیسے وہ کسی بدبو جگہ مین ہو یہ دلیل ہوگی کہ اُسکے بدن مین کوئی خلط متعفن موجود ہو اور جس صحیح آدمی کے بدن مین کھجلی اور دانہ اور داد کے اقسام پیدا ہون دلیل ہوگی کہ اسکے بدن مین خلط خراب موجود ہو یہی وہ دلائل ہین جنسے استدلال اخلاط کے غلبہ پر کیا جاتا ہو جو بدن مین ہون پس مناسب ہو کہ ایسے وقت آدمی پیش بندی کرے اور اسباب جو اُسی خلط غالب کے پیدا کرنیوالے ہین اُنکو قطع کردے ایسی تدبیر سے جو ضد اور مخالف اُنھین اسباب کے ہو قبل اسکے کہ یہ امراض پیدا ہون چنانچہ ہم عنقریب اسکو بیان کرینگے اور اس طریقہ کی شرح کرینگے جس جگہ ہم حفظ بالتقدم کے طریقہ کو لکھینگے کہ امراض کے پیدا ہونے سے پہلے ہی کیونکر حفاظت اُس سے کیجاتی ہو ان شاء اللہ تعالی اسکو سمجھ لینا چاہیے

باب تیسیر جالینوس دلائل کا بیان جو امراض اور علل خاص کے پیدا ہونے کی خبر دیتے ہین اور انکے اسباب اور علامات کا

جاننا چاہیے کہ اب ہمکو مناسب ہے کہ دلائل خاص ہر ایک مرض کے بیان کرین جو ان امراض کو جتاتے ہین کہ پیدا ہونے کے پاس ہین

کو دیتے ہین - اُنمین سے بعض دلائل تو امور طبیعی سے ماخوذ ہین اور بعض دلائل امور خارج از طبیعت سے ماخوذ ہین - جو علامات امور
طبیعی سے ماخوذ ہین - وہ ایسے ہین کہ اگر کوئی حال احوال بدن صحیح کا اپنی طبیعت سے منحرف اور پھر جائے اور اپنی عادت سے جو مقدار
اور حال یا وقت مین جاری تھے اُس سے جدا ہو جائے یہ انحراف اُسکا کسی مرض پر خواہ کسی ایسی حالت پر خبر دہی کریگا جو نہ صحت ہو اور نہ مرض
جیسے اشتہائے طعام کی اگر زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے خواہ بھوک قبل وقت عادت کے یا بعد وقت عادت کے معلوم ہو یا میلان خاطر ایسی
غذاؤن کی طرف ہو جنکے کھانے کی عادت نہ تھی یا لذت ایسی چیز کے کھانے سے ملے جسکے کھانے سے پہلے لذت نہ ملتی تھی خواہ ایسی
چیز کھانے سے نفرت ہو جائے جسکی برابر رغبت رہتی تھی - خواہ شراب یعنی پینے والی چیزون کی خواہش زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے
خواہ رغبت ایسی چیز کے پینے کی ہو جسکی عادت نہ تھی - خواہ گرم چیزون کے کھانے پینے کا یا سرد چیزون کے کھانے پینے کا شوق زیادہ
ہو جائے - اور اسی طرح سے جو فضلات بدن سے خارج ہوتے ہین کم یا زیادہ مقدار مناسب سے جب ہون خواہ اُنکے نکلنے مین آگا پیچھا
وقت کا پیدا ہو یعنی جسوقت خارج ہوتے تھے اُس سے پہلے خواہ پیچھے اب خارج ہون - خواہ کثیف اور گاڑھا یا زرد یا سیاہ یا بد بو
خلاف عادت کے ہو اور اسی طرح سے تغیر جیسے پیشاب کہ اپنی مقدار سے زیادہ ہو یعنے جسقدر پانی پیا ہے اُسکے نسبت زیادہ ہو خواہ
کم ہو یا سُرخ یا سپید ہو یا اور کوئی رنگ اُسکا منجملہ پیشاب کے رنگ کے خلاف عادت ہو - اور اسی طرح ریح جو نیچے سے خارج ہوتی ہے
اگر زیادہ خارج ہو یا کم خارج ہوتی ہو - اور پسینا بھی اگر کم برآمد ہو یا زیادہ خواہ بو مین یا رنگ مین پسینہ کے تغیر ہو - ایضاً خون حیض بھی اگر
زیادہ خارج ہو یا کم برآمد ہو یا اُسکی بو اور اُسکا رنگ متغیر ہو بہ نسبت زمانہ صحت کے یا کہ بالکل بند ہو جائے اور کسیقدر بھی خارج نہو -
اسی طرح سے وہ خون جو مقعد کی رگون کے مُنہ سے نکلتا ہے اگر اُسکی بھی وہی صورت ہو جو خون حیض کی بیان ہوئی - اور نیند بھی اگر
عادت سے زیادہ یا کم عادت سے آتی ہو یا غیر وقت عادت کے نیند آتی ہو یا خواب ایک ہی طرح کا دیکھتا ہو - یا خواب دیکھا اور چونکا
پھر دوبارہ سو گیا پھر وہی خواب بعینہ دیکھا جو پہلے دیکھا تھا کہ ایسا آدمی جسکے یہ سب حالات مذکور ہوے اپنے صحت مزاج پر باقی
نہین ہے - اسی طرح سے چھینک اور ڈکار اور وہ فضول جو دونون نتھنون سے بہتے ہین اور لعوات سے یعنی مُنھ کے اندر جو دونون
غدود سے ہین اُنسے جاری رہتے ہین - یا حرکت جو کان سے نکلتی ہے اگر تھوڑی نکلے خواہ زیادہ یا بے وقت برآمد ہو خواہ اُسکا
حال اچھا نہو - اسی طرح جماع بھی اگر رغبت نفس کی اُسکی طرف عادت سے زیادہ ہو یا غیر وقت مین خواہش ہو خواہ اُسکی خواہش منقطع
ہو جائے - اسی طرح نسیان اور بلادت جسکی خوگری براہ طبیعت آدمی کو نہو - اور حواس خمسہ ظاہری اگر ضعیف ہو جائین - اور
بدن بھی اگر اپنی مقدار سے بڑھ جائے خواہ کم ہو جائے خواہ کسی رنگ کی طرف خلاف عادت کے مائل ہو جائے جیسے سرخی خواہ
زردی یا تیرگی اور بھی اسی قسم کے امور طبیعی جسوقت اپنی مقدار یا کیفیت مین متغیر ہو جائین خواہ کسی حال مین منجملہ اُن احوال کے
جنکی عادت تھی بدل جائین کہ یہ جملہ امور دلالت کرینگے کہ کوئی مرض اب قریب ہے کہ پیدا ہوا چاہتا ہے یا کوئی حال ایسا ہوا چاہتا ہے
جو نہ صحت ہے اور نہ مرض جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ شناخت کرے ان اعراض سے پورے پورے طور پر کہ ایسی کون سی بیماری
یا حالت ثالثہ پیدا ہوگی اُسکو قدرت ہے کہ ہمارے اُس مقام کو مطالعہ کرکے معلوم کریگا اور وہ مقام وہی ہے جہان ہمنے اسباب
اعراض کو بیان کیا ہے کہ اُسکے ملاحظہ سے ہرگز مخفی نہ رہیگا کہ ہر ایک علامت مذکورہ باب ہذا کس مرض پر اور کس حالت پر دلالت
کرتی ہے اور جس چیز کی خبر دہی یہ امور کرتے ہین سب اُس شخص پر واضح ہو جائیگی - آدمی کو مناسب ہے کہ ان امور کی پوری پوری

تلاش کیا کرتا رہے اور طبیب کی شان سے یہ بات ہے کہ ان امور کا سوال آدمیون سے کرتا رہے اگر ایسا کریگا اسپر کوئی امر پوشیدہ نہ رہیگا
جو بیمار اراد و بدن مین حدوث کرنے کا کسی امر کی مدبر کا ہے یعنی حفظ ماتقدم کی تدبیر کرنے سے مترجم یا اس پیچیدہ فقرہ کا ترجمہ
یون کیا جائے جب آدمی کو مناسب کہ تلاش ان امور کی ابدان انسان مین کیا کرے اور پوچھ پاچھ سے ان امور کے بارہ مین
تلاش کیا کرے اسلیئے کہ اگر ایسی تلاش طبیب کرتا رہیگا پھر اسپر وہ امر منجملہ امور طبیعی مذکورہ بالا کے پوشیدہ نہ رہیگا جس امر کا ارادہ
یہ ہو کہ بدن انسان مین پیدا ہو کر دلیل مندہ ہی اور خبر دیگی کسی مرض وغیرہ کی محض براہ طبیعت کے بحکم پروردگار کرے
انشاء اللہ تعالیٰ متن جو دلائل امور خارج طبیعت سے ماخوذ ہین انکا بیان یہ ہے جیسے اب ہم بیان کرتے ہین - ورود یہ ہے کہ جب کسی آدمی کے
بدن مین تھکن ہر وقت بنی رہے اور کچھ سبب اسے نہ پہونچا ہو اور نہ کسی طرح کی محنت مشقت اٹھانے کی ہو یہ بات خبر دیگی تپ کے پیدا
ہونے کی کرنگی (۲) اسی طرح اگر پسینا کسی کے بدن سے زیادہ نکلے اور بدبو بھی ہو دلالت ہوگی تپ عنقریب پیدا ہونے والی ہے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ ان دونون صورتون مین یہی دلالت ہے کہ عفونت کی کوئی شی بدن مین ٹھہری ہے (۳) اسی طرح سے بدن پسینا
خود بخود آنا دلیل ہوتا ہے کہ تپ عفونت کی قریب ہے کہ پیدا ہو جائے (۴) اگر کسی شخص کو تپ ہمراہ سوکھی کھانسی کے ہو اور تپ
جاتی رہے اور کھانسی بدستور بنی رہے یہ کھانسی سند رہوگی یعنی خبر دیگی کہ ناصل یعنے جوڑون مین بدن کے پھوڑے پیدا
ہوا چاہتے ہین - اسکی وجہ یہ ہے کہ کھانسی کا باقی رہنا بقیہ مادہ پر دلالت کرتا ہے جو پختہ نہین ہوا اور پھر ان ایسے مادہ کا پھوڑے کے
نکلنے سے ہوتا ہے (۵) اگر کسی شخص کو تپ اور کھانسی اور حلق مین بحوحت یعنی آواز کا بیٹھ جانا خواہ سائین سائین کرنا اور چہرہ کا
سرخی مگر تیرگی مائل ہو خبر دیگی کہ جذام اب پیدا ہوا چاہتا ہے (۶) اگر کسی کے بدن مین بہق ابیض یعنی جلدی سپیدی ہو اور
اسکا علاج اب طبیب پر دشوار ہو جائے یعنے جس دوا سے پہلے وہ داغ سپید زائل ہو جاتا تھا اب اسی دوا سے دور ہوتا خبر دیگی
کریگا کہ اب - ص حقیقی پیدا ہوا چاہتا ہے (۷) اگر کسی کے بدن مین ... بکثرت نکلتے ہون خبر دیگی کسی بڑے پھوڑے نکلنے کی ہوگی
(۸) اگر کسی کے بدن پر ... زیادہ اٹھتی ہو خبر دیگی کسی دبیلہ یعنی اندرونی پھوڑے کی ہوگی (۹) اگر دردسر ادھیڑ آدمی کو ہر وقت
رہتا ہو دلیل ہوگا کہ یہ آدمی اندھا ہوا چاہتا ہے یا وسواس سوداوی مین گرفتار ہوگا - اسکا سبب یہ ہے جسوقت طبیعت ضعیف ہو جاتی ہے
کہ اس مادہ کی اصلاح نہ کر سکے جس سے دردسر ہوتا ہے پس وہی مادہ مذکور بطرف آنکھون کے گریگا اسی سے نزول الماء اور انتشار کا
مرض آنکھوں مین پیدا ہوگا - یا بطرف بطون اور حصون دماغ کے یہ مادہ جاکر وسواس سوداوی پیدا کریگا (۱۰) اسی طرح اگر دردسر اور
شقیقہ یعنی آدھا سیسی کا درد سوا سے ادھیڑ آدمیون کے اور کسی سن والے کو ساتھ ہی دونون لاحق ہون اور ہر وقت بنے رہین یہ بھی خبر دیگی
آنکھون مین پانی اترنے کی اور انتشار کی ہے اور دلیل وہی ہے جو نوین فقرہ مین گذری (۱۱) جب کوئی آدمی مچھر خواہ شاخہائے باریک
یا مکھی اپنی آنکھون کے سامنے اڑتے ہوئے دیکھے اور یہی کیفیت ہر وقت بنی رہے یہ بھی دلیل ہوگی کہ آنکھ مین پانی اترا چاہتا ہے خواہ
اتر رہا ہے (۱۲) اگر کسی آدمی کا چہرہ پھڑکتا ہو دلالت کریگا کہ لقوہ پیدا ہوا چاہتا - اسکا سبب یہ ہے کہ اختلاج اور پھڑکن فضلہ بلغمی
ریح سے ہوتی ہے جو چہرہ کے عضل مین گھسی ہوئی ہو اور جب یہ فضلہ دونون جبڑے کے عضل پر ریزش کریگا لقوہ پیدا کریگا (۱۳) اگر
اختلاج یعنے پھڑکن تمام بدن مین ہوتی ہو دلالت ہوگی کہ تشنج اب عنقریب پیدا ہونے والا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ اختلاج ابتدائی
پٹھہ کے امتلاء سے ہوتا ہے (۱۴) اگر سُن ہو جانا بدن کا کسی آدمی کو لاحق ہو اور بکثرت ہو فالج پیدا ہونے کی بدخبری ہے اسکا سبب

کہ خدر کی بیماری اوپر کے ابواب مین ہم بیان کر چکے ایک سدہ سے ہوتی ہے جو پٹھہ مین پڑجاتا ہے پس قوت محرکہ اور حسہ اسکے لئون ببقدر مناسب اعضا تک جاری ہوکر پہونچتی ہین (۱۵) اگر سدہ مذکور کسی کے بدن مین بہت دنون تک ہے اور قوی ہوجائے تو خدر پیدا کریگا (۱۶) اگر کسی آدمی کو اون عارض ہو اور گھمنی اسکو زیادہ آنے لگے مرگی پیدا ہونے کی خبر دیتی کر یگی اسکی وجہ یہ ہے کہ مرض بکثرت خلط بلغمی غلیظ سے پیدا ہوتا ہے جو بدن پر غالب آتا ہو اور گھمنی کا مرض اکثر ایسے خلط سے پیدا ہوتا ہے جب یہ خلط بلغمی دماغ پر غالب آجائے اور گون دماغ کے بطن کثرت سے یہ دونون عرض یعنی کثرت خلط بلغمی کی رگون مین دماغ اور غلبہ اسی خلط کا دماغ پر صرع کے مرض لوا حق ہونگے بعد پیدا کرتے ہین (۱۷) اگر صبیان کو یعنی اطفال کو تیز تپ عارض ہو اور طبیعت انکی بستہ ہو یعنی اجابت کھل کر نہوتی ہو اور خشکی طبیعت میں ہو مراد یہ ہے کہ سوکھا پاخانہ کبھی آتا ہو اور انکو بیداری اور رونا بھی لاحق ہو اور رنگ انکے سرخی مائل تیرہ گون ہون یا سبزی مائل ہون یہ بات تشنج کے قریب عارض ہونے پر دلالت کرتی ہے (۱۸) اگر کسی آدمی کو امتلا بافراط ہوجائے اور سر گرانی اور کدورت حواس کی پیدا ہو خبر دیتی سکتہ کی ہوگی اسکا سبب یہ ہے کہ یہ اعراض جو امتلا کے لئے لکھے گئے امتلاے دماغ اور فضول غلیظہ سے پیدا ہوتے ہین اور جب ایسے فضول بکثرت ہونگے بطرف بطون دماغ کے ریزش کرینگے اور انھین بطون مین سدہ ڈالینگے پس اب انسے بیماری سکتہ کی پیدا ہوگی (۱۹) جس شخص کا بھیجا کسی چوٹ کے لگنے سے خواہ گر پڑنے کے صدمہ سے ہلجائے فوراً اسکو سکتہ کا مرض لاحق ہوگا سبب اسکا یہ ہے کہ دماغ میں ایسے وقت آفت پہونچیگی اور جو کچھ دماغ سے اگا ہے وہ ٹوٹ پھوٹ جائیگا اور وہی چیز یعنی پٹھہ حس کا تمام اعضا مین پہونچا ہے پس حس تمام اعضا کی اسکے ٹوٹنے سے باطل ہوئی اور نخاع کا سدا بھی دماغ ہے اسکے ٹوٹنے پھٹنے سے حرکت کے پٹھون پر خرابی پہونچیگی لہذا حرکت بھی باطل ہوگی اور یہی معنی سکتہ کے ہین (۲۰) جس شخص کو ابتداے مرض سے درد خواہ وجع الفواد یعنی معدہ کے مُنھ کا درد لاحق ہو جب اسکے اسی درد مین شدت ہوگی اس دن اسکی عقل جاتی رہیگی (۲۱) جس شخص کو ابتداے مرض سے سرگرانی لاحق ہوتی ہو پھر جسوقت اسکے مرض کی شوکت اور غلبہ کا وقت آئیگا اسکو سبات کا مرض لاحق ہوگا (۲۲) جب کسی کی آنکھ کی رگین سرخ اور گندہ نظر آئین اور چہرہ اسکا پھولا ہوا ہو اور ان علامات کے ہمراہ درد سر بھی لاحق ہو ایسی حالت خبر دیتی برسام کے پیدا ہونے کی کرتی ہے اسکی وجہ ہے کہ یہ اعراض فقط خون کے غلبہ سے پیدا ہوتے ہین جو دماغ پر غالب آئے۔ پھر جب دماغ پر یہ خلط غالب ہوگی اس سے وہی مرض برسام پیدا ہوگا (۲۳) اگر کسی آدمی کو غم اور بدنفسی بلا سبب عارض ہو وسواس سوداوی کی خبر دیتی کریگا سبب یہ ہے کہ غم اور بدنفسی مرہ سوداوی خراب سے پیدا ہوتی ہین اور جب کہ یہ خلط دماغ پر غالب آویگی وسواس پیدا ہونگے (۲۴) اگر کسکو نزلہ بکثرت ہوتا ہو اسکی خبر دہی یہ ہے کہ ابتداے دمہ پیدا ہوگا یا ذات الریہ ہوگا یا پھیپھڑے مین قروح پیدا ہونگے یا سینہ مین قیح پڑینگے خصوصاً یہ آدمی جسکو زیادہ نزلہ ستاتا ہے اگر نحیف اور لاغر اندام ہو یا کہ سینہ اسکا تنگ ہو۔ اسلیئے کہ نزلہ اسی کو کہتے ہین جو چیز دماغ سے حلق مین خواہ پھیپھڑے مین خواہ سینہ مین اترتی ہے۔ پھر اگر یہ خلط غلیظ ہو اور بطرف پھیپھڑہ کے اترے اسمین سدہ پیدا کریگی اور اسی سدہ سے ربو یعنی ابتداے دمہ پیدا ہوگا۔ اور اگر یہ خلط یعنی نزلہ تیز اور رقیق ہو انھین اعضا مین زخم ڈالیگا اور انمین قروح پیدا کریگا۔ اور جب مریض نزلہ کا نحیف اور کمزور ہوگا دلالت نزلہ کی ان امراض پیدا کرنے کی قوی تر ہوگی (۲۵) اختلاج متواتر جگر کا یعنی جگر برابر پھڑکا کرے ان مقامات پر جو موضع جگر کے نیچے ہے یہ بات اکثر دلالت کرتی ہے کہ ورم حجاب مین پیدا ہوا چاہتا ہے (۲۶) جب مریض بیماری ذات الجنب کا مدہ تھوکتا ہوا اور چالیس روز پیپ ہی تھوکتے تھوکتے گذر جائین اور بخوبی

صفائی ہوجاتی ہے ... اسلیے کہ جب زمانہ دراز تک خواہ اطراف مین سینہ کے ٹھہرتا ہی اور پھیپھڑہ کو
سرایت کرتا ہی ... پھیپھڑے کی طرف منتقل ہوتا ہی جلدی اسکو سڑا دیتا ہی اسلیے کہ پھیپھڑہ کا جرم سودا ہی (۲۰) گول گول مدہ جو تھوکے
وات الجنب مین ... اُسکے وہ بھی ... پیدا ہونے پر دلیل ہی (۲۱) اگر کسی طرح کا گول گول مدہ کھنکھار مین آتا ہو اور اُسکے ہمراہ کوئی علامت
اختلاط ذہنی کی بھی ہو ... دلالت ہی کہ اختلاط ذہن اب قریب ہوا چاہتا ہی (۲۹) اگر کوئی آدمی اپنے داہنی طرف شراسیف کے نیچے
جہان کوکھ کا مقام ہی گرانی خواہ تناؤ اور کھچاؤ پاتا ہو اسکو خبر دیتی اس مرض پر ہوگی ہو کہ جگر مین پیدا ہوجاتا ہی- اسکا سبب یہ ہی کہ
جگرہ مقام اسی جانب راست مین ہی پس اگر وہ آدمی اس جگہ گرانی پاتا ہو معلوم ہوگا کہ سدہ پڑا ہی وہ پڑیگا- اور اگر اسی مقام پر
کسی طرح کی گندگی اور بھاری پن پاتا ہو کسی خلط تیز خواہ ورم گرم پر دلالت ہوگی (۳۰) اگر فضلۂ براز کسی شخص کا سپیدی مائل ہو یرقان کے
پیدا ہونے کی خبر دیتا ہی کہ اب قریب زمانہ مین ہوگا- اسکی وجہ یہ ہی کہ مرہ صفرا ایسے وقت جگر سے نیچے نہین جاسکتا ہی بلکہ وہ صفرا ہمراہ
خون کے تمام بدن مین پہونچتا ہی اور یہ بات یعنی صفرا کا جگر کے نیچے اعضا مین نہ جانے کا سبب یہ ہی کہ مرارہ مین سدہ پڑگیا ہی (۳۱)
جب کسیکا چہرہ پھولا پھولا اور نیچے والا پپوٹا آنکھ کا بھی سوجا ہوا نظر آئے خبر دیگی استسقا کی کریگا اسکا سبب یہ ہی کہ قوت ہاضمہ جب
ضعیف ہوتی ہی ان مقامات تک اُسکا اثر نہین پہونچتا ہی پس جو غذا ان مقامات مین آتی ہی وہ ہضم نہین ہوسکتی ہی اسی وجہ سے
نفخ اور پھولن پیدا ہوتی ہی (۳۲) جب کسی آدمی کو مروڑا اور طرح طرح کے درد ناف کے گرد ہوتے ہون اور انمین سکون نہ دوا کے
مسہل دینے سے اور نہ سینک کرنے سے ہو اور نہ کسی اور دوا سے اسکی خبر دیگی استسقاے طبلی کے پیدا ہونے پر ہی (۳۳) اگر کسی کی
اشتہاے طعام ساقط ہوجائے اور متلی بھی رہتی ہو اور اسکے ہمراہ ریاح کا غلبہ بائین طرف شراسیف کے نیچے جہان کوکھ کی ہڈی کا
سرا ہی بھی زیادہ ہو خبر دیگی قولنج کی کریگا- اسکی وجہ یہ ہی کہ براز کی آمد جب بند ہوئی اور صفرہ کا نکلنا رک گیا اور بطرف معدہ کے
چڑھا متلی اور قی پیدا کریگا- اور چونکہ قولون نام کی آنت کا زیادہ حصہ بائین طرف رکھا ہوا ہی جب براز کی آمد رکتی ہی ریاح اُسی مقام پر
محتبس ہوتے ہین اسلیے کہ ریاح کو خارج ہونے کی راہ نہین ملتی ہی (۳۴) اور اگر کسی کی ریڑھ مین اور دونون تہیگاہ مین گرانی اور
کھنچاؤ پیدا ہو خبر دیگی کریگا کہ کوئی مرض گردہ مین ہوا چاہتا ہی- پھر اگر باوجود ان علامات کے خارجی مقامات مین انھین اعضا کے
درد بھی ہو امید ہی کوئی پھوڑا باہر انھین مقامات مین پیدا ہو- اور اگر اندر انھین مواضع کے درد ہو اندرونی پھوڑے کی امید
کرنی چاہیے (۳۵) اگر کوئی آدمی پیشاب مثل مرد ہسنگ کے کرتا ہو اور مثل پسی ہوئی اینٹ کے اسکا پیشاب ہو خبر دیگی کریگا کہ مثانہ مین پتھری پڑچکی (۳۶)
اگر ہمیشہ کسیکو پیشاب سوزش سے آتا ہو مثانہ مین قروح پڑنے کی خبر دیگی کریگا (۳۷) اگر کسیکو دست آتے ہون اور اُسکے ہمراہ پیچ اور سوزش مقعد مین
بھی ہو خبر دیگی خراش امعا کی ہوگی اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ خلط جو اسہال سے خارج ہورہی ہی صفراوی اور تیز ہی (۳۸) اگر ہمیشہ کھجلی مقعد مین ہوتی ہو خبر دیگی
بواسیر کی کریگی (۳۹) جب حاملہ عورت کو دستون کی بیماری ہو غذا بچہ کی کم ہوجائیگی اور جب اُسکی غذا کم ہوئی اور مر گیا پھر طبیعت اُسکو دفع کرکے باہر
نکال دیگی یعنی دستون کے آنے سے اسقاط ہوتا ہی (۴۰) جب عورت حاملہ ہو اور پستان اُسکے چھوٹے پڑجائین لاغر ہوکر وہ عورت اسقاط حمل
کریگی پھر اگر ایک طرف کی پستان چھوٹی پڑجائین اور حمل جوڑیا کا ہو ایک بچہ کا اسقاط ہوگا اور اسمین بھی تفصیل ہی کہ اگر بائین پستان چھوٹی پڑگئی
مادہ بچہ گریگا اور اگر داہنی چھوٹی ہوگئی نر بچہ کا اسقاط ہوگا- اسلیے کہ غذا جنین کی فقط خون حیض سے ہی اور جب خون حیض جو غذا بچہ کی ہی کم ہوا وہ دودھ
پستانون مین کم ہوجائیگا اور پستان لاغر ہونگی اور کم غذا کی وجہ سے جنین بچہ دونون پہلوؤن سے لاتین مارکر اس جھلی کو پھاڑ دیگا جو بچہ پر لپٹی رہتی ہی

پس رطوبات اس جھلی کے پھٹنے سے رحم کی طرف بہ کر آئینگے اور رحم مین لذع پیدا کرینگے اور طبیعت جنین رفع کرکے خارج کردیگی - (۴۰) چونکہ نرینہ
بچہ رحم کے داہنی طرف ہوتا ہی اگر حمل توام ہی اور مادہ بچہ بائین طرف رحم کے ہوتا ہی پس اگر داہنی پستان لاغر ہوگی دلالت ہوگی کہ غذا
نرینہ بچہ کی کم ہوئی ہی پس وہی بچہ گر یگا اور اگر بائین پستان چھوٹی ہی مادہ بچہ کی غذا کم ہوکر وہی بچہ ساقط ہوگا (۴۱) اگر عورت کی پستان مین
خون بستہ ہوجائے دلالت کریگا کہ اسے جنون ہوا چاہتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ خون حیض کا جب دونون پستان کی طرف جاتا ہی اور
پستان کو قوت اُسی خون کے دودھ بنانے کی نہو اور اپنی حالت پر باقی رہے گرم ہوکر بطرف طبیعت خبیث سوداوی کے بدل جائیگا
اب اُسی خراب شدہ خون سے بخارات گرم اور لذاع یعنے جھن پیدا کرنے والے دماغ تک چڑھینگے پس ہیجان اور جنون پیدا کرینگے (۴۲) کوئی
عورت زیادہ لاغر ہو اور حاملہ ہوجائے اُسکو اسقاط حمل عارض ہوگا قبل اسکے کہ وہ فربہ ہوجائے - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ لاغر عورت جب
حاملہ ہوتی ہی موٹی نہوگی جب تک کہ لڑکا اُسکا صحیح اور سلامت باقی ہی مراد یہ ہی کہ اگر لڑکا توانا ہوگا عورت پنپنے نہ پائیگی اسلیے کہ اسکے فربہ
ہونیکی تو یہی صورت ہی کہ خون اسکے بدن مین پیدا ہوتا ہی اسی کے بدلے اعضا کی غذا ہی مین خرچ ہو اور وہ خون جنین کی غذا ہی مین
خرچ ہوگا تب وہ بچہ بے غذا رہیگا پس مرجائیگا اور مر کر ساقط ہوگا (۴۳) اگر کسی حاملہ عورت کی دونون پستان مین صلابت عارض ہو
خبر دیگی کہ اسکے دونون کولے اور دونون زانو اور دونون قدم مین درد عنقریب پیدا ہوگا اور اسقاط نہ کریگی - اسکی وجہ یہ ہی کہ پستان کی
سختی اُنمین خون کی کثرت سے ہوتی ہی اور جب خون اُنمین زیادہ ہوا مانع اسکے صلابت اور سختی اور تمددیعنی تناؤ ہوگا پس طبیعت کا
ارادہ ہوگا کہ اسی خون زائد کو بطرف بعض انھین اعضا کے دفع کرے لہذا انہین درد پیدا ہوگا اور جنین کا اسقاط نہوگا اسلیے کہ غذا
اُسکو پوری پہونچ رہی ہی بوجہ کثرت خون کے جو پستان حاملہ مین ہی (۴۴) اگر کسی عورت حاملہ کا خون حیض نا وقت جاری ہوتا ہو
اُسکا بچہ جو پیٹ مین ہی ضعیف ہوگا اور مریض بھی ہوگا اسکی وجہ یہ ہی کہ جو غذا جنین کو ایام حمل مین ملتی ہی یہی خون حیض ہی متر جم
یہ سبب تو جنین کے ضعیف ہونے کا ہو اب رہا اُسکا مریض ہونا اُسکا سبب یہ ہی کہ خون حیض جب غیر معمولی اوقات مین حاملہ کے خارج
ہوتا ہی وہ خون بھی در اصل فاسد اور خراب ہی اور اُسی سے غذا جنین کو ملتی ہی لہذا مریض بھی ہوگا یعنے غذاے خراب کی وجہ سے مرض
اُسے لاحق ہوگا متن اگر خون حیض حاملہ عورت کا ٹھیک معمولی اوقات مین آتا ہو اُسکا بچہ کمزور ہوگا اسلیے کہ اُسے ممکن نہین ہی کہ
خون کو جذب کرکے اپنی غذا کرلے (اور حیض نہ آنے دے) (۴۵) اسی طرح اگر دودھ حاملہ عورت کا زیادہ جاری ہو اور جسوقت دوہا جائے
بہت سا دودھ خارج ہوا کرے یہ بات بھی ضعف جنین پر دلالت کریگی اسلیے کہ دودھ کا پیدا ہونا اسی خون حیض سے ہوتا ہی اور مرض
اسمین حیض کے جاری ہونے کا ہی - یا مراد یہ ہی کہ سبب ضعف جنین کا اسوقت بھی وہی حیض کا اجرا ہی جو دودھ بن کر خارج ہوتا ہی
اور غذا جنین کو کم ملتی ہی (۴۶) اگر کوئی عورت خون نفاس سے پاک نہو یعنے بعد ولادت کے زچہ کو جو خون آتا ہی وہ کھل کر نہ آئے
کوئی مرض پیدا کریگا - اسلیے کہ یہ خون جو رک کر رہگیا ہی خون خراب ہی اسلیے کہ عمدہ اجزا اسکے جسقدر تھے اُنسے غذا جنین کی ہوچکی -
اور اکثر ایسی حالت مین جب یہ خون ولادت کا خوب برآمد نہو ورم رحم پیدا ہوتا ہی یا ورم جگر - خصوصاً اگر وہ خون رہگیا اور خارج نہوا
زیادہ خراب اور بُرا ہو کہ ایسے خون کا خارج نہونا ہلاک پر اُسی عورت کے دلالت کرتا ہی (۴۷) جس شخص کو جراحت اور زخم کسی جگہ پڑے
اور اُسی جراحت کی وجہ سے ورم پیدا ہو بعد اسکے وہ ورم خود بخود دفعتہً غائب ہوجائے اور یہ جراحت پچھلے رخ مین بدن کے ہو
اُسکو تشنج اور تمدد عارض ہوگا - اور اگر وہ جراحت اگلے رخ مین بدن کے ہو جنون اور ذات الریہ خواہ اینکہ خون کے دست یا پیپ

دستون مین آئیگی یا ذات الجنب کا مرض لاحق ہوگا سبب اسکا یہ ہے کہ ورم جس وقت تک خام رہتا ہے تو دنون کو ان امراض کے لاحق ہونے
امال اور بحران ہوتی ہے۔ اور جب ورم دفعۃً غائب ہو جاتا ہے پس جانتے ورم پیدا کیا تھا جنس یعنی کی طرف مائل ہوگی پس خراب
اعراض پیدا کریگی۔ اور اگر جراحت پیچھے کی طرف مین ہو میری مراد پیچھے سے پیٹ مریض کی ہے تشنج پیدا کریگی اسلیے کہ پٹھے مین
نسبت اگلے حصے کے تمام بدن سے پیٹھ کا وجود زیادہ ہے۔ اور اگر جراحت اگلی طرف ہے میری مراد اگلی طرف سے فقط سینہ ہے خواہ جو اعضا
سینہ کے قریب ہیں ایسی جگہ کے جراحت کا ورم غائب ہونے سے ذات الریہ اور ذات الجنب اور تقیح یعنی پیپ کا نکلنا اور ان جیسی
امور پیدا ہونگے اگر ورم اطراف سینہ اور پیٹھ کے رجوع کریگا لیکن اگر بطرف معدہ کے خواہ آنتون کے رجوع کریگا تو ان کے دست آئینگے
اور اگر جراحت سر مین ہوگی جو مقام قریب جراحت کے ہوگا اسمین استرخا پیدا ہوگا یعنی ڈھیلا ہو جائیگا اور جو موضع مقابل مقام
مجروح کے ہو اسمین تشنج پیدا ہوگا۔ خواہ کسی اور عضو مین اعضاے عصبی مین کے سرد مزاج ہو یا وہ عضو گرم مزاج ہو جراحت پہونچے
یا یہ مراد ہے کہ کسی عضو مین اعضاے بدنی کے گرمی پہونچے خواہ سردی پس اسمین کوئی مرض پیدا ہوگا مشابہ اسی کیفیت کے جو عضو مذکور کو
پہونچی ہے۔ اسی طرح اگر کسی عضو مین سے پسینا زیادہ خارج ہو اسمین ضرور کوئی مرض ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت خواہ برودت جو طبیعت عضو پر
زیادہ ہو اسکی اصلی کیفیت سے عام اس سے کہ وہ حرارت اور برودت اس عضو مین کسی اندرونی سبب سے ہو خواہ بیرونی سبب سے
کوئی نہ کوئی مرض اسی عضو مین ضرور پیدا کرتی ہے۔ پسینے کا یہ حال ہے کہ فضلہ کا اسی عضو مین ہونا واجب کرتا ہے جس عضو سے زیادہ
برآمد ہو مراد یہ ہے کہ فضلہ گرم کی موجودگی تو خوب خبر دیتی کرتا ہے اسکو سمجھ لو کہ مراد کو پہونچ جاوگے۔

باب چوتھا اُن علامات اور دلائل منذرہ کا بیان جنسے استدلال اوقات امراض پر کیا جاتا ہے

جان تو خدا تجکو رشید کرے کہ ہمنے اُن علامات منذرہ یعنی خبر دہندہ کا بیان تو کر دیا جو امراض کے پیدا ہونے کی خبر دیتی صحیح آدمیون کے
بدن مین کرتے ہین۔ اور اب ہم انشاء اللہ اُن علامات منذرہ کو لکھتے ہین جو سلامت سے مرض کے خواہ ہلاک مریض کے بیمارون کے
بدن مین خبر دیتی کرتے ہین پس مین کہتا ہون اور توفیق خدا سے چاہتا ہون کہ علم ان اسباب کا دو قسم پر تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک تو علم
علامات کلیہ کا اور دوسرا علم علامات جزئیہ کا۔ پھر علامات کلیہ کی تین قسمین ہین۔ ایک تو علم اُن علامات کا جو اوقات امراض پر دلالت
کرتے ہین۔ دوسرے علم اُن علامات کا جو امراض حادہ یعنی تیز اور زود رو امراض پر دلالت کرتے ہین خواہ امراض متطاولہ یعنی دیر پا بیماریون پر
دلالت کرتے ہین تیسرا علم بحران کا اور جو علامات بحران پر دلالت کرتے ہین۔ اور ہم شروع کرتے ہین بیان علامات کلیہ کا اور ابتدا اس
بیان کی علم اوقات مرض سے انشاء اللہ کرینگے۔ اسلیے کہ حاجت اسکی معلوم کرنے کی طبیب کو ضروری ہے بسبب وقت منتہاے مرض کے
اور ضرورۃً طبیب کا وقت منتہی کے جاننے مین دو سبب سے ہے۔ ایک تو پہلے شناخت کر لینا کہ مرض کا انجام کیا ہوگا اور بحران کا حال پہلے
معلوم ہو جانے کے سبب سے۔ دوسرے نسبت تدبیر مریض کے۔ پہلے شناخت کر لینے وقت منتہی کی ضرورت یہ ہے کہ اکثر جو بیمار دن کو موت
آ جاتی ہے اسی منتہی کے وقت مین مرتے ہین اسلیے کہ منتہی کا وقت بیمارون اوقات مرض سے زیادہ تر قوی ہے۔ کبھی کوئی بیمار وقت تزید
مرض مین بھی مر جاتا ہے لیکن وقت انحطاط مین جب سے مرض کی کمی شروع ہوتی ہے شاید اس مرض سے تو بیمار نہین مرتا ہے ہان اگر کوئی
اور بیماری جدید پیدا ہو جائے یا اسکی تدبیر مین خطا واقع ہو۔ اور تدبیر مین خطا یا تو مریض کی طرف سے ہوتی ہے یا طبیب کی طرف سے
یا تیمار دار اور خبر گیران جو ہون انکی طرف سے۔ مریض کی طرف سے تو خطا یہ ہے کہ تجویز طبیب کو قبول نہ کرے اور اپنی خواہش کی پیروی کرے

پھر اسکے بروقت منتہی نجات موت سے ہو جیگی - اور جو خطا طبیب کی طرف سے ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تدبیر دوا اور غذا کی طبیب یا اسکے خدام
اور نگران حال مریض کی خطا ہو کہ زیادہ بیمار کے پاس جاکر (بارہا) مین بیٹھیں جیسے جاہل عورات کا حال ہے) یا مریض سے اٹھنے بیٹھنے
ٹھوکر اور صدمہ پہونچائیں اور مریض کی دل تنگی کے امور برپا کرین کہ اسکی طبیعت گھبرا جائے اور اسکو چھیڑ چھیڑ کر زیادہ باتین کرین اور بدن کو
اسکے بار بار حرکت دیا کرین کہ اسکی بیماری انھیں اسباب سے بدل جاتی ہے اور اکثر تو بیماری کے الٹنے سے رہی بیمار رہا ہے جسکو عود مرض
کہتے ہو - اگر کوئی مرض امراض سلیمہ مین سے ہو اور قوت بھی بروز منتہی قوی ہو پھر تو طبیب پیشین گوئی کر دیگا اور خبر صحیح دیگا کہ
بیماری کا جاتا رہنا وقت منتہی مین ہوگا - اور اگر قوت اتنی ضعیف ہے کہ منتہی تک پہنچنے مین مقابلہ مرض پر کافی و وافی نہین ہے ایسے وقت
طبیب معالج مقوی چیزون کا استعمال کرائیگا غذا ہو خواہ دوا (یہ فائدہ پیشین بینی کا امراض سلیمہ مین ہے) اور اگر کوئی مرض امراض
مہلکہ سے ہو انھین لوگون کو یعنی طبیب خواہ اسکے تیماردار کو طبیب آگاہ کر دیگا کہ یہ مریض قبل وقت منتہی کے مر جائیگا جسقدر ضعف کی زیادتی
اور بیماری کی ہو مراد یہ ہو کہ زمانہ منتہی سے پہلے اسی قدر اسکی موت ہوگی جتنی مقدار کی بیشی اسکے ضعف مین ہے - رہا درستی امر مریض آئی پیش
بینی سے طبیب کے اسکی یہ صورت ہے کہ اگر وقت منتہی کا پہونچ گیا ہے اسوقت طبیب لطیف تدبیر غذا سے کریگا یعنے کم غذا دیکر یگا خواہ
لطیف غذا تجویز کریگا تاکہ قوت مدنی غذا کے ہضم کی وجہ سے ادھر متوجہ ہو کر مقابلہ مرض سے جدا نہو جائے (اسلئے کہ دو چیزون کا مقابلہ
دشوار ہے) اور اگر مرض ابھی منتہی کو نہین پہونچا ہے غذا سے غلیظ اور قوی تجویز کریگا تاکہ مریض کی قوت تا پہونچنے زمانہ منتہی بوجہ کم غذا پانے
فنا نہو جائے اور قوت کی تحلیل ہو جائے - اوقات ہر مرض کے چار ہین - ابتدا اور تزاید اور منتہی اور انحطاط - وقت ابتدا آن وجہ سے
کہا جاتا ہے پہلے وہ ابتدا جسکے معنی آغاز اور شروع کے ہین جو ہر ... ہوتا ہے اور اسکا کچھ عرض نہین یعنے کوئی مقدار اسکی نہین بلکہ وہ
آن واحد ہوتا ہے تفہیم مقدار کی سب چیزین دو کنارہ سے خواہ دو سے زیادہ اطراف سے گھری ہوئی ہوتی ہین اور وہ اطراف کچھ
مقدار نہین رکھتے مثلاً ایک خط (ا) سے شروع ہوا اور (ب) پر تمام ہوا تو (ا) نقطہ ابتدائی خط کا ہے اسکی کوئی مقدار نہوگی اسی طرح
ایک دن مثلاً ہفتہ کا دن جسکی ابتدا صبح سے ہے اور شام تک انتہا پس پہلا حصہ خواہ جزو جو اسکے آغاز کا ہے اسکی کوئی مقدار نہین ہے
یا میل اور کوس کی ابتدا یعنے جہان سے شروع ہو وہی ایک نقطہ غیر منقسم ہوگا جسکی کوئی مقدار نہین اسی طرح مرض کی ابتدا مثلاً
بخار کی ابتدا یعنے پہلا وقت جب سے علامت بخار کی پیدا ہوئی وہ ابتدائی زمانہ غیر منقسم ہے اور غیر منقسم ہونے کی دلیل فلسفہ اولی مین
بیان ہوتی ہے طبیب کو اپنے مسلمات مین اسکو جاننا لازم ہے - اور آن کا لفظ جو مصنف نے کہا ہے اسکو یون سمجھنا چاہیے کہ جس طرح دو خط
جب کسی نقطہ پر ملتے ہین جیسے (ا) ب کسی نقطہ (ج) پر ملے پس درمیانی جز دونون کے نقطہ کہلاتا ہے اسی طرح دو زمانہ جب
باہم متصل ہون تو درمیانی جز کو آن کہتے ہین مثلاً ہفتہ کے دن کی ابتدا اور جو رات اس سے پہلے گذری اسکی انتہا دونون کا اتصال
ایک غیر منقسم چیز سے ہوتا ہے جسکو آن کہتے ہین - یا ہماری گھڑی مین دس بجے اور گیارھوان گھنٹہ شروع ہوا پس دسوین گھنٹہ کی تمامی
اور گیارھوین کی ابتدا اسی آن سے ہوگی جو متصل نقطہ غیر منقسم کے دو خط کہ مقام وصل پر فرض ہوا ہے - اس سے زیادہ اسکا بیان
یہان نکیا گیا بہائے متن وہ ابتدا سے غیر منقسم ایک وقت غیر محسوس ہے - دوسری مراد ابتدا سے وہ ہے جسکی حد تین دن کی ہے اور یہ معنی ابتدا کے
جملہ امراض مین درست اور صحیح نہین ہوتے اسلئے کہ محض تجربہ سے یہ حد ابتدا کی لوگون نے تجویز کی تھی اور قیاس کرنے سے اسکی صحت نہین
معلوم ہوتی ہے پس اب یہ معنی اول اور دوم قابل اسکے نہوے کہ طبیب کو انسے کچھ فائدہ پہونچے لہذا ساقط ہونگے تیسرے معنی ابتدا کے

وہ وقت ہے جب سے مریض میں تغیر اور صحت کا فعل بدلتا ہوا پاتا ہے اور ابتدا اسی مرض کی اُسی سے ہوتی ہے تا وقتیکہ مرض کا مادہ نضج پانا شروع کرے اور یہی وقت ابتدا کا صحیح معنوں سے ہے (اور یہی معنیات صحیح ہیں) تزید کا وقت وہ ہے جب سے طبیعت مرض کو نضج دینی شروع کرے اور مرض کی قوت بڑھے اور قوت بدنی ضعیف ہو جائے انتہا کا وقت وہ ہے جس میں کمال نضج پیدا ہو اور کمال نضج اسی وقت پیدا ہوتا ہے جس وقت مرض کی زیادتی ٹھہر جانے اور اس وقت اعراض مرض کی نہایت صعب اور دشواری پر ہوں جیسی دشواری انہیں ہو سکتی ہے پھر اُس سے زیادہ صعوبت اُن کی نہ ہو سکے مترجم شاید ہمارے ترجمہ پڑھنے والے کو اشتباہ ہو کہ جب کمال نضج مادہ کا ہو گیا پھر اعراض کی شدت کیسے اس شبہہ کو یوں برطرف کرنا چاہیے کہ غرض مصنف کی کمال نضج سے یہ ہے کہ اُس مادہ کا نضج جس قدر طبیعت مریض سے اچھا پانا ممکن تھا اب ہو چکا اور اسی حد کو بنظر مرض خاص کے قوت اور طبیعت کے پہونچ گیا اب اس سے زیادہ توقع نضج کی اس مادہ کی نہیں ہے اور نہ اس سے زیادہ نضج دینی ہے یہ طبیعت تعرف کر سکتی ہے جیسا مریض کا بحران جید ہو خواہ بحران خراب ہو وقت انحطاط کا زمانہ بروقت ختم ہونے زمانہ منتہی کے اُس وقت ہوتا ہے جیسے کہ اعراض مرض کے ٹھہر جائیں اور انہیں سکون پیدا ہو جائے اور نقصان اور کمی بھی اعراض میں شروع ہو اور قوت بدنی مرض کو مقہور اور مغلوب کر دے اور بیمار کو راحت ملے آرام اسیقدر آ جائے یہ تو منتہی کے شروع کے حالات اور انتہا اسکی یہ ہے کہ مرض بالکل جاتا رہے - ان چاروں اوقات پر استدلال تین چیزوں سے کیا جاتا ہے - ایک طبیعت مرض سے - دوسرے اعراض جو مرض کو لاحق ہوں - تیسرے نضج اور عدم نضج سے طبیعت مرض سے یوں استدلال ہوتا ہے مثلاً خیال کریں اور نظر کریں اُن چیزوں میں جنکے یکجا ہونے سے اس مرض کی طبیعت پیدا ہوئی ہے مراد یہ ہے کہ وجود اس مرض کا جن اسباب کے فراہم ہونے سے ہوا ہے اُنکو بغور دیکھیں اور یہ وہی امور ہیں جو کہ اعراض خاص اُس مرض کے ہیں مثلاً ذات الجنب کو بنا بر اسی طریقہ کے دیکھیں جسکو ہمنے اور مقام پر لکھ دیا ہے کہ اُسکے اعراض خاص یہی تپ ہے اور چبھتا ہوا درد اور کھانسی اور سانس کی تنگی اور یہ سب امور جب سے شروع ہوئے ہیں کچھ انمیں بعض نہیں ہوئے نہ زیادہ ہوئے جیسے تھے ویسے ہی ابتک ہیں پس معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی تک مرض مذکور زمانہ ابتدا میں ہے - اور اگر یہ اعراض بڑھتے جائیں اور قوی زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور نیز مریض کا بدن اُسکو زیادہ بوجھل معلوم ہوتا جاتا ہے اور قوت اُسی مریض کی گھٹتی جاتی ہے پس یہ مرض بیشک زمانہ تزید میں ہے - اور اگر یہ اعراض قوت اور بڑھنے میں درجہ نہایت کو پہونچ گئے اور اُنکے بڑھنے کی حد کسی ایک صورت پر ہو چکی اور کسی قسم کا توقف اُنکے بڑھنے میں ہو چکا اب اس وقت یہ مرض منتہی کو پہونچ گیا اور جب کمی اُنھیں امور میں آخری شدت کی حالت سے شروع ہو اور اس کمی کے ہونے سے بیمار کو راحت بھی ملے اور سبکی پیدا ہو اب مرض کا وقت انحطاط آ گیا ہے - اعراض لاحقہ یعنی غیر لازم یہ ہیں جیسے بعض تپوں میں دردسر ہوتا ہے اور بعض تپوں میں اختلاط ذہن اور بعض تپ میں بیداری اور اسی طرح کے اعراض جب انکی قوت بڑھی ابھی مرض کا زمانہ تزید ہے اور جب انکی قوت اور زیادتی کی مقدار پر ٹھہر جائے اور حال واحد پر ہو جائیں اور اُنمیں زیادتی کسی طرح محسوس نہو اسکو دلالت منتہی مرض ہوگی - پھر اگر یہ اعراض لاحقہ کم ہونے شروع ہوں اور بیمار کا حال اچھا نظر آئے اسی کمی اعراض کے ہمراہ اسکو دلالت یہی ہوگی کہ اب مرض زمانہ انحطاط کو پہونچا - نضج کے ذریعہ سے اوقات چہارگانہ کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اگر مرض میں کوئی شے علامات سے نضج کے نہ تو پیشاب میں ظاہر ہو نہ پاخانہ میں اور نہ کھنکھار اور کف میں جو برآمد ہوتا ہے ذات الجنب کی بیماری میں پس وہ مرض ابھی ابتدا میں ہے اور جس وقت ان امور سے کوئی شے ظاہر ہوئی میری مراد ان امور سے علامات نضج کے ہیں پس مرض کا زمانہ تزید آ گیا ہے - اور جب نضج کامل ہو جائے پس مرض اپنے منتہی کو پہونچ گیا - اور انحطاط کا بخوبی ظہور جب ہوگا کہ مریض کو راحت ملتی ہو اور

خفت اسکو معلوم ہو- پھر اگر یہ مرض اُن تپون کے اقسام سے ہو جو دورہ سے آتی ہین اور اُنکے اعراض لاحقہ مین بھی نظر کیجائے اور اُسکے
اوقات نوبت مین دیکھا جائے اور زیادتی اور کمی کو خیال کیا جائے اور اُنکے مادہ کے نضج اور عدم نضج مین غور کیا جائے
جیسا ہمنے میشین ہنی مین تپ کی نوبت کے خواہ قبل از وقت یا بعد از وقت نوبت کی تپ چڑھنے کا خواہ اُسکے اعتدال کا طول
مدت اور کوتاہی زمانہ کا حال اوپر بحث مین تپون کے بیان کیا ہے اور یہ بھی کہدیا ہے کہ سکون اور راحت کا زمانہ بدن کا کیونکر تپون مین
مختلف ہوتا ہے خواہ تپون کا مساوی اور معتدل ہو یا نوبت کے پہلے اور پیچھے آنے مین اور طول نوبت اور کمی زمانہ
نوبت کا اعتدال بھی لحاظ کیا جائے پس اُسکی یہ تفصیل ہے کہ اگر کوئی تپ اپنے وقت معین سے پہلے آجائے دلیل ہوگی کہ ابھی یہ تپ زمانہ
تزید میں ہے- اور اگر کوئی نوبت کسی تپ کی اپنے وقت معمولی سے پیچھے ہٹ آئے وہ تپ زمانہ انحطاط مین ہوگی اور اسمین کمی ہوگی -
اسی باب میشین ہنی اور تقدمتہ المعرفہ مین مناسب ہے کہ طبیب اچھی طرح غور اور فکر کرے اور خاص تپون کی نوبت کے آگے پیچھے
ہونے کو خوب سمجھ بوجھ کر کوئی حکم کرے اسلیے کہ بعض تپون کا یہ حال ہے کہ اُنکی طبیعت اسی کے مقتضی ہوتی ہے کہ ہر نوبت کا دورہ پہلے
دورہ سے کچھ مقدم ہوا کرے اور بہت سی ایسی تپین ہین جنکی طبیعت کا خاصہ ہے کہ ہر دورہ اور ہر ایک نوبت اُنکی اپنے مقدم
نوبت سے بعد ہوتی ہو پس مناسب ہے کہ طبیب اسکو غور سے دیکھے کہ اگر تپ کی آمد اُسوقت سے پہلے ہو جتنا پہلے براہ طبیعت اسکو
آنا چاہیے اُسوقت وہ تپ زمانہ تزید مین ہوگی - اور اُسوقت سے پیچھے ہو جتنا تقدم اسکو لازم تھا پس وہ تپ اب زمانہ انحطاط
مین ہوگی مترجم شاید بوجہ پابندی ترجمہ کے میرے اس بیان مین کوئی پیچیدگی رہ گئی ہو ورنہ مطلب صاف تو یہی کہ اگر کوئی
تپ براہ طبیعت ہر دورہ مین ایک گھنٹہ پہلے آنا چاہتی تھی اور وہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آجائے تب تو وہ تپ زمانہ تزید مین ہوگی اور اگر
یہی تپ ایک گھنٹہ سے کم تقدم کرکے دورہ کرے مثلاً نصف گھنٹہ پہلے آئے حالانکہ براہ طبیعت اُسے ایک گھنٹہ پہلے آنا تھا اُسوقت
یہ تپ زمانہ انحطاط مین ہوگی متن نوبت کی طول مین زیادتی خواہ کمی سے شناخت اوقات کلیہ یون کرتے ہین کہ اگر کسی دورہ مین
زمانہ نوبت کا کسی تپ کی بہ نسبت نوبت مقدم کے زیادہ ہو پس یہ تپ ابھی زمانہ تزید مین ہے اور اگر دوسری نوبت کا زمانہ نوبت
مقدم سے کوتاہ ہو پس یہ تپ زمانہ انحطاط مین ہے- مساوی نوبت سے تپ کی شناخت اوقات کا یہ طریقہ ہے کہ اگر نوبت کسی تپ کی وقت واحد مین
ہوتی ہو اور زمانہ اُسکے چڑھنے کا ایک ہی ہو (اور اُترنے کا بھی زمانہ واحد ہے) پس یہ تپ اپنے منتہی کو پہونچ گئی- پھر اگر کسی تپ مین
براہ طبیعت تقدم اور تاخر کی خاصیت ہو جیسا اوپر گذر چکا- اور اسکا تقدم اور تاخر ایک ہی مقدار سے ہوتا ہو یہ تپ بھی اپنے منتہی کو
پہونچ گئی ہے- طول مدت اور زیادہ ٹھہرنے سے اور راحت کے زمانہ سے تپ کی شناخت کا اوقات کے یہ طریقہ ہے کہ اگر کسی تپ کی
نوبت ٹھہرنے کا زمانہ طولانی ہوتا ہو- اور بدن بھی باوجود اسکے مادہ سے پاک ہوتا ہو اور حرارت یعنی گرمی تپ کی خفیف سی ہوتی ہے
معلوم ہوگا کہ یہ تپ اب زمانہ انحطاط مین ہے اور اگر تپ کے اُترے رہنے کا زمانہ کم ہو اور بدن بالکل حرارت سے پاک نہوتا ہو اور نہ
سبک ہوتا ہو معلوم ہوگا کہ ہنوز تپ کا زمانہ تزید ہے- اور اگر مدت زمانہ ترک کی یعنی تپ اُتر جانے کی اور مدت تپ کی چڑھی رہنے کی برابر ہے
اور یہ تپ ایک ہی حال سے چڑھتی اُترتی ہو اور مریض کو بروقت اُتر جانے کے اور رہا رہنے نوبت کے کسی طرح کی خفت نہوتی ہو اور نہ
راحت ملتی ہو اب یہ تپ زمانہ منتہی کو پہونچ گئی ہے- یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ مدت زمانہ اوقات چہارگانہ امراض کے بقدر طول مرض
اور کمی زمانہ بقا مرض کی ہوتی ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ زمانہ ابتدا اور زمانہ تزید کا امراض حادہ مین یعنے جو امراض دیرپا نہین ہین

[illegible] ہوتا ہی [illegible] مادہ کا [illegible] مین کم ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جو خلط [illegible]
ضعیف ہوتی ہی اور [illegible] قوی ہوتی ہی [illegible] حرارت [illegible] بلد تر نضج مادہ مرض کا کردیتی ہی لیکن امراض متطاولہ یعنی جو امراض دیرپا
انمین زمانہ ہر نوبت کا اوقات چہارگانہ سے طولانی ہوتا ہی اسلیے کہ جو خلط ان امراض کو پیدا کرتی ہی غلیظ ہوتی ہی اور حرارت بدنی ضعیف
ہوتی ہی لہذا مادہ کا نضج دیر مین ہوتا ہی پس اسی وجہ سے زمانہ اوقات چہارگانہ کا طولانی ہوا کرتا ہی اسی واسطے امراض متطاولہ
فصل صیف مین تھوڑی دیر ٹھہرتے ہین اسلیے کہ فصل کی حرارت نضج مادہ پر حرارت بدن کے معین ہوجاتی ہی اور خلط مرض کی
تلطیف کردیتی ہی اور امراض حادہ جاڑون کی فصل مین دیر تک ٹھہرتے ہین اسلیے کہ برودت ہوا کی اخلاط مین خامی پیدا کرتی ہی اور
نضج [illegible] مین [illegible] دیتی ہی [illegible] دعوے پر [illegible] بخار کی نوبت ہی اور اسکا کوتاہی زمانہ گرمیون کی فصل مین ہوا اور
طولانی [illegible] جاڑون مین اور خریف مین [illegible] اوقات [illegible] زمانہ نوبت کی ہوتی ہی حمیات [illegible]
[illegible] وقت [illegible] اگر اسکے مریض کو پسینا آنے اور پسینہ سے اسکا بحران تمام اور پورا نہو جائے پس مدت اسکی طولانی ہوگی
اور یہ بات دلالت کرتی ہی [illegible] اسکے مطلب کو خوب سمجھو کہ انشاءاللہ کامیابی ہوگی مترجم [illegible] غرض اس حکیم کی یہ ہی کہ چونکہ
امراض [illegible] اوقات چہارگانہ کا شناخت کرنیکا اب حمیات مطبقہ کبھی حادہ ہوتے ہین یعنی جلد [illegible]
ہوتے ہین [illegible] ہوتے ہین لہذا [illegible] طولانی اور کوتاہ ہونے کی شناخت کا ایک قاعدہ ضرور [illegible]

بیان کردیا پس اگر بحران انکا پسینا آنے سے ہو [illegible]

باب پنجم ان بیان [illegible] شناخت [illegible] مرض حادہ اور مرض متطاول [illegible] ہوتی ہی اور انکے اسباب اور علامات کا بیان

مرض حاد اور مرض متطاول کی شناخت کی حاجت دو سبب سے ہی ایک تو پیشین گوئی [illegible] کہ اس سے معلوم ہوتا ہی انجام
مرض کا کیا ہوگا۔ دوسری حاجت غذا کے اندازہ مقرر کرنے کی ہی یعنے کم دینا خواہ زیادہ دینا اسی شناخت پر موقوف ہی
تقدمۃ المعرفۃ خواہ پیشین بینی کی یہ صورت ہی کہ امراض حادہ کا زوال اور جاتا رہنا [illegible] بحران کے ہوتا ہی اور امراض
متطاولہ کا منقضی ہونا بذریعہ نضج اور تحلیل مادہ کے ہوتا ہی اور طبیب امراض حادہ مین یا مریض کے خلاص اور رستگاری کا حکم کردیتا
یا اسکے تلف ہونے کا حکم کردیتا ہی جسوقت نضج مادہ کا نہو اور قوت مین کمی خواہ اختلال قوت سے یعنے قوت کے زائل ہوجانے سے یہ
حکم کردیگا۔ غذا کے سبب سے حاجت کا یہ حال ہی اور غذا کا اندازہ مقرر کرنے کا چونکہ امراض حادہ جلد منقضی ہوتے ہین [illegible]
حاجت اسکی ہی کہ مریض کو غذا بہت لطیف دیجائے تاکہ قوت بدن کی دوسری طرف مشغول نہو [illegible] غذا کا فعل کرنے سے مرض کے
نضج دینے سے باز رہے۔ اور امراض متطاولہ مین احتیاج اس امر کے جاننے کی ہی تاکہ غذا اسے غلیظ دیجائے اور قوت کی تحلیل نہونے پائے
زمانہ دراز مین اور جب زمانہ منتہی مرض کا آئے اسوقت غذا سے لطیف دیجائے۔ انھین اسباب سے طبیب کو احتیاج ہی کہ [illegible]
پہلے سے مرض حاد اور مرض متطاول کو پہچان لے پس مرض حاد وہ مرض ہی کہ تھوڑے زمانہ تک رہے اور اسمین خطرہ زیادہ ہو۔
اسی واسطے فاضل بقراط نے کہا ہی کہ پہلے سے پیشین گوئی مریض کی موت یا حیات کی امراض حادہ مین کرلی زیادہ اعتماد اور وثوق کی
بات نہین ہی موت کی خبر [illegible] اطمینان ہوتا ہی اور حیات کی پیشین گوئی ہے اور یہ حکم بقراط نے فقط اسی نظر سے دیا ہی کہ [illegible]

مرض مین صعوبت اور خطرہ زیادہ ہوتا ہے اُن امراض سے جو پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ جس طرح مریض کے حیات کی امید کیجاتی ہے اسی طرح اُسکے مرجانے کا بھی خوف ہوتا ہے اور جیسا مرنے کا مریض کے خوف ہوتا ہے اُسی طرح اُسکے جینے کی امید ہے - امراض حادہ کی حدت اور تیزی کے چند مراتب اور درجے ہوتے ہین (۱) بعض امراض تو نہایت ہی آخری درجہ حدت پر ہوتے ہین اور یہ وہ امراض ہین جنکا بحران چوتھے روز ہوتا ہے خواہ اس سے بھی پہلے (۲) اور بعض امراض نہایت کے آخری درجہ پر تو نہین ہوتے مگر درجہ نہایت مین ہوتے ہین اور یہ وہ امراض ہین جنکا بحران ساتوین روز ہوتا ہے (۳) اور کچھ امراض ایسے ہین جنکو امراض حادہ علے الاطلاق کہتے ہین اور یہ وہ امراض ہین جنکا بحران چودھوین روز اور ستائیسوین روز ہوتا ہے (۴) اور کچھ امراض ایسے ہین جنکو حادہ منتقلہ کہتے ہین اور یہ وہ امراض ہین جنکا بحران بیس اور چالیس روز کے اندر ہوتا ہے مترجم پہلی اور دوسری قسم امراض حادہ کی البتہ اُسکے سمجھنے مین ذرا اُلجھاو ہے کہ عبارت سے ترجمہ کے بخوبی سمجھ مین نہ آئیگا لہذا ہمکو مناسب ہے کہ اور تصریح کردین دیکھو کوئی دوا جو درجہ چہارم مین گرم خشک ہے اُسی درجہ کی دوا کی حدت اور حرارت یبوست چار درجہ کی ہو سکتی یعنے اول چہارم مین اور آخر درجہ چہارم مین حالانکہ آخری درجہ مین دونون مین - اسی طرح سے امراض حادہ کی حدت بھی نہایت درجہ کی ایک وہ ہے جو آخری درجہ حدت کے نہایت پر ہون اور ایک وہ حدت ہے جو نہایت کے اول درجہ پر ہون اب معنی کلام مصنف کے خوب درستی سے سمجھ مین آئینگے اور لطف ترجمہ بھی معلوم ہوگا متن لیکن جس مرض کا منقضی ہونا بعد چالیس روز کے ہو اُسکو کسی معنی سے مرض حاد نہ کہینگے - بلکہ اُسکو مرض متطاول کہتے ہین ہر ایک مرض متطاول کا زوال طولانی زمانہ مین ہوتا ہے اور بحران سے اُسکا زوال نہین ہوتا بلکہ تحلیل سے مادہ کے اس طرح ہوتا ہے جو حس سے دریافت ہوتی ہے اور نضج سے اُس خلط کے یہ مرض متطاول دفع ہوتا ہے جس سے یہ مرض پیدا ہوا تھا - اور ہلاک ایسے مریض کا جسکو مرض متطاول ہو قوت کی کمی اور عدم نضج مادہ مرض سے ہوتا ہے - دلیل جس سے استدلال مرض پر کیا جائے کہ یہ آیا یہ مرض اُن امراض حادہ سے ہے جو بذریعہ بحران کے دفع ہوتے ہین - یا یہ مرض ایک قسم امراض متطاولہ کی ہے جسکا انقضا بذریعہ تحلیل اور نضج کے ہوتا ہے - یہ استدلال نوع مرض سے اور اُسکی حرکت سے اور نبض سے اور سحنہ سے بدن کے حال مین یعنے چہرون اور روپ بدن کے ہوتا ہے اور اُن چیزون سے استدلال کرکے دیکھتے ہین جنکے انضمام اور ملنے سے اور جنکی موافقت سے استدلال جو ہر مرض پر کیا جاتا ہے (۱) نوع مرض سے استدلال یون کرتے ہین کہ جن تپون کے تابع ورم اندرونی اعضا کے ہین جیسے برسام اور سرسام اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور ذبحہ اور سکتہ یہ سب بیماریان امراض حادہ سے ہین جنکا زوال اور تمام بذریعہ بحران کے ہوتا ہے - اور جو تپ بخار کے سب اقسام خصوصاً جو ربع کہ فصل خریف مین پیدا ہو یا جاڑون مین اور بلغمی تپ اور سوداوی یہ سب امراض متطاولہ سے ہین جنکا بحران نہین ہوتا ہے اور حمی مواظبہ اور حمی غب جو خالص نہو اور شطر الغب اور وہ تپ جو بنام لیفوریا مشہور ہے اور وہ تپ جسکا نام ولیفوس ہے اور اسی طرح کی تپین یہ سب امراض متطاولہ مین داخل ہین (۲) حرکت مرض سے یون شناخت ہوتی ہے کہ اگر حرکت مرض کی سریع اور جلد ہو اور حرارت اُسکی قوی ہو اور ایذا اور گزند اُسمین زیادہ ہو دلالت ہوگی کہ یہ مرض امراض حادہ سے ہے اور جو اگر خلاف اسکے ہو وہ مرض امراض متطاولہ سے ہوگا (۳) نبض اگر سریع اور عظیم اور متواتر ہو معلوم ہوگا کہ مرض امراض متطاولہ سے ہے (۴) سحنہ یعنے چہرہ مہرہ اور بدن کے حال سے یون شناخت ہوتی ہے کہ اگر نگران حال پر مریض کے اول ایام مرض مین یہ بات ظاہر ہو جائے کہ مریض کے بدن سے گوشت کم ہوگیا ہے اور چہرہ اُسکا سوکھ گیا اور رنگ اُسکا بدل گیا یا بطرف سرخی کے یا زرد ہوگیا معلوم ہوگا کہ مرض حادہ ہے

اور اگر ایسا نہو معلوم ہوگا کہ یہ مرض اُن امراض مستطاولہ سے ہی جنمین آئندہ بحران ہونے والا نہین ہی (۵) جس شئے کے انضمام اور ملنے سے اور انکی موافقت سے شناخت ہوتی ہی یہ وہی اشیاء طبیعی ہین یعنے مریض کا سن اور اسکا مزاج اور وقت موجود اور بلد یعنی شہر سکونت اور انکی صورت یہ ہوگی اگر اُن دلائل پر جو مذکور ہو چکے ہین مضاف ان امور کا کیا جائے کہ مریض جوان ہی اور اسکا مزاج اور وقت موجود گرمی کی فصل ہی اور ہوا بھی اسوقت کی گرم ہی یہ امور زیادہ تر موکد ہونگے اور تاکید دلالت کرینگے کہ مرض حاد ہی اور اسکے مستطاول ہونے پر انکی دلالت ناقص ہوگی - اور اگر مریض ادھیڑ ہو یا بوڑھا ہو اور شہر سکونت کا سرد ہو اور وقت موجود فصل جاڑون کی ہو اور ہوا ابھی سرد چل رہی ہو اب دلالت مرض کے مستطاول ہونے پر تاکید ہوگی اور مرض کے حاد ہونے پر ناقص ہوگی پس انھین اسباب سے مرض کے حاد اور مستطاول ہونے پر استدلال کیا جاتا ہی - پھر اگر علامات مذکورہ اوسط درجہ پر ہون احوال مذکورہ مین پھر وہ مرض حاد اور مستطاول کی درمیانی کیفیت مین ہوگا - پس مناسب ہی طبیب حاذق کو کہ اسی باب مین اپنے مادہ تمیز کو استعمال مین لائے اور وہ استعمال مادہ تمیز کا (جس سے قیاس بن سکتا ہی) اس طرح سے ہی کہ دلالت ادلہ کو قیاس کرے اور بعض کو بعض سے ملائے اور قوت اور ضعف دلائل کو لحاظ کر کے ترتیب مقدمات کی کرے جب طبیب ایسا کریگا (نتیجہ برآمد ہونے سے) اُسکو ممکن ہوگا کہ مرض قصیر اور حاد کو اور مرض طویل یعنی مستطاول کو پہچان لیگا اور اسی طرح اور اعراض کو اور اُن امور کو جو مشابہ امراض کے ہین اسکو سمجھنا چاہیے کہ رشد حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی -

باب چھٹا بیان شناخت بحران اور اُسکے اسباب اور علامات کا

جان تو خدا تجھے رشید کرے کہ ہمنے اوقات امراض حادہ اور اوقات مرض مستطاول کا بیان کر دیا اب اسوقت ہم بیان بحران کا اور اُسکے اسباب اور علامات کا اس باب مین شروع کرتے ہین - ہم کہتے ہین اور توفیق کی درخواست خدا سے ہی کہ سلامت مرض سے اور موت سے کسی مرض مین بچنا اسی طرح سے ہوتا ہی کہ مرض مین تغیر اور انقلاب ہو جائے (۱) اور تغیر اور انقلاب کسی مرض مین یا دفعۃً ہوتا ہی میری مراد دفعۃً سے یہ ہی کہ تھوڑے سے زمانہ مین ہو اور یہ تغیر مرض کا یا تو مریض کو بطرف صحت کے لیجاتا ہی یا بطرف موت کے پس جو تغیر دفعی منجر بصحت ہو اُسکو بحران جید اور اچھا بحران کہینگے (۲) اور جس تغیر کا انجام بطرف موت کے ہو اُسکو بحران ردی کہتے ہین - اور یہ دونون تغیر دفعی امراض حادہ مین ہوتے ہین (۳) یا تغیر تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین ہو کر مریض کو آخر کار بطرف سلامت کے پہونچا دے - اور ایسا تغیر جب ہوگا کہ قوت مریض کی بڑھتی جائے اور مرض تھوڑا تھوڑا کم ہوتا رہے جسوقت کہ مادہ مرض مین نضج آ جائے اور تھوڑا تھوڑا وہ مادہ بعد نضج کے تحلیل پایا کرے (۴) یا تغیر تھوڑا ہو کر مریض کو بطرف موت کے پہونچا دے اور ایسا تغیر اُسوقت ہوتا ہی کہ قوت مریض کی کم ہوتی رہے اور بیماری تھوڑی تھوڑی بڑھتی رہے - اور یہ بات اُسوقت ہوگی جبکہ اعضا اور رطوبات بدنی گھلتے ہون اور حرارت غریزی بجھتی جائے - اور یہ دونون تغیر امراض مستطاولہ مین ہوتے ہین (۵) یا تغیر درمیان بطی اور سریع کے ہو یعنے نہ دفعۃً ہو اور نہ زمانہ دراز مین ہو اور مریض کو بطرف صحت کے لیجائے ایسا تغیر مرض کے انقلاب سے ہوتا ہی کسی اچھے حال کی طرف دفعۃً ہو کر پھر تھوڑا تھوڑا وہ مرض گھٹتا جاتا ہی اور قوت بڑھتی رہتی ہی تا اینکہ مرض بالکل گھٹ جاتا ہی (۶) یا اینکہ تغیر درمیان سریع اور بطی کے ہو اور مریض کو بطرف موت کے پہونچا دے - اور یہ تغیر یون ہوتا ہی کہ مرض دفعۃً کسی خراب حالت کی طرف بدل جائے پھر قوت مریض کی ضعیف ہو اور تھوڑی تھوڑی تحلیل پایا کرے یہانتک کہ وہ مریض مر جائے - اور تغیر امراض

میں ہوتا ہی جو درمیانی حالت ہر مرض حاد اور مزمن ... جب تغیرات ... اسکی اقسام
ہونگے (۱) تغیر مرض کا دفعۃً اچھے حال کی اور اسکو بحران جید کہتے ہیں (۲) تغیر مرض کا دفعۃً بطرف خراب حال کے اور اسکو بحران ردی
کہتے ہین (۳) تغیر مرض کا تھوڑا تھوڑا اور انجام اسکا بطرف صحت کے ہو اسکو تحلیل کہتے ہین (۴) تغیر مرض کا تھوڑا تھوڑا اور انجام
مین تلف مریض کا ہو اسکو ذوبال اور ذبول کہتے ہین (۵) تغیر مرض کا دفعۃً کسی اچھے حال کی طرف اور پھر مرض تھوڑا تھوڑا کم ہوتے
ہوتے جاتا رہے اور بدن صحیح ہو جائے (۶) تغیر مرض کا دفعۃً کسی خراب حال کی طرف اور پھر قوت مریض کی تھوڑی تھوڑی کم ہوتی رہے
تا اینکہ انجام کار مین موت واقع ہو۔ اور ان دونون پانچوین اور چھٹی قسم کو بحران مرکب کہتے ہین۔ بحران جید ہمیشہ ہوتا ہی وقت
منتہی کسی مرض حاد کی امراض حادہ سے ہو جسوقت اخلاط لطیف ہو چکے ہون اور طبیعت بدنی نے حرکت کی ہو ... انمین
اخلاط سے تمیز کرکے بُری چیز سے جدا کر دے اور خراب چیز کے دفع کرنے پر قادر بھی ہوئی ہو اور اسکے بدن سے خارج کرنے پر قدرت
اسکو ہو۔ بحران ردی بروقت منتہی مرض کے ہوتا ہی جب کہ مرض منتہی کو پہونچے یا طبیعت پر مرض غالب آجائے اور طبیعت مغلوب
کر دے۔ چنانچہ فاضل الطبا جالینوس نے کہا ہی کہ بحران ایک تغیر سریع ہونے والا ہی مریض کے بدن مین پیدا ہوتا ہی اور اس وقت
اعراض کی صعوبت ہوتی ہی اور مریض کو کوشش زیادہ کرنی پڑتی ہی اور جسکے بدن مین یہ تغیر واقع ہوتا ہی انجام اسکا یا تو طرف صحت کے
ہوتا ہی یا بطرف موت کے۔ جلدی تغیر بحران مین بسبب حرارت کے ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت کی شان سے جلد ... کرنا ہی اور جلد
منتقل ہو جانا ہی۔ اور صعوبت اعراض کی اور جہاد مریض یعنے کوشش اسکی اسکا سبب یہ ہی کہ مرض اپنے ... کو پہنچ گیا ہی اور
قوت مرض کی جہان تک تھی اب پوری ہو چکی اور جس خلط نے مرض پیدا کیا تھا اسکا ہیجان اور غلبہ ہی (یہ سبب صعوبت اعراض کا ہی)
اور چونکہ مریض سے قوت مرض کی مقابلہ کرتی ہی اور اسی مریض سے مجاہدہ اور مقابلہ کرتی ہی لہذا مریض کو مجاہدہ کرنا پڑتا ہی سبب اسکا
یہ ہی کہ قوت مریض کی مرض سے جھگڑتی ہی اور اس سے لڑتی ہی اور اسی مرض کے مقہور اور مغلوب کرنے مین کوشش کرتی ہی اور
مرض کے مادہ کے دفع کرنے مین اور اسی مادہ کے بدن سے خارج کر دینے مین قوت بدنی کوشش کرتی ہی۔ اور اسی طرح سے مرض بھی
مقابلہ قوت کا کرتا ہی اور قوت کے مغلوب کر دینے مین اور اپنے آپ اسی قوت پر غالب آنے مین کوشش کرتا ہی۔ اب اگر قوت بدنی
مرض پر غالب آئی بحران جید ہوگا اور مریض بسلامت جان بر ہوگا اور اگر مرض طبیعت پر غالب آیا بحران ردی ہوگا اور مریض جاںبحق ہوگا۔
لہذا اسی واسطے اس وقت کا نام بحران رکھا ہی۔ اسلیے کہ بحران کے معنی زبان سریانی مین حکیم فاضل کے ہین اسلیے کہ بحران کے
وقت طبیب ماہر اور حاذق اور فاضل پر جسکو ریاضت اور مشاق امراض حادہ کے شناخت کی ہو ایسے شخص پر بخوبی انجام کار مرض کا
منکشف ہو جاتا ہی۔ اور طبیب حاذق کو بھی ممکن نہین ہی کہ قیاس کے ذریعہ سے اس مرض کے انجام کو پہچانے بلکہ فقط مہارت
اور مشاقی سے اور کثرت مزاولت علاج امراض سے جو زمانہ دراز سے کر رہا ہی البتہ اسکی شناخت کر سکتا ہی۔ بحران کا علم تین
باتون کی طرف تقسیم پاتا ہی (۱) علم اس چیز کا جس سے بحران ہوگا (۲) علم ان ایام کا جنمین بحران ہوتا ہی (۳) علم ان علامات کا
جو کہ بحران پر دلالت کرتے ہین اور یہ وہی اعراض صعب ہین جو ہمراہ بحران کے ہوتے ہین اسکو سمجھ لینا چاہیے

باب ساتوان شناخت مین اس چیز کے جسکے ذریعہ سے بحران ہوتا ہی اور ... اور اسکے اسباب اور علامات کا بیان

جان تو خدا تجھے رشید کرے کہ اس شی کا علم جسکے ذریعہ سے بحران ہوتا ہی وہ یہی ہی کہ جب مرض پر غالب آتی ہی یا تو اس مادہ کا

استفراغ کردیتی ہی یعنے بدن سے اُسکو خارج کردیتی ہی۔ یا اُسی مادہ کو بطرف بعض ایسے اعضا ضعیف کے دفع کردیتی ہی جنکو شرف اور
وقار نہین ہی۔ استفراغ کردینا مادہ کا قوت کی طرف سے اُسوقت ہوتا ہی جب کہ مادہ کی حدت زیادہ ہو اور وہی مادہ یعنی وہ خلط جس سے
یہ مرض پیدا ہوا یا تھا لطیف بھی ہو۔ اور یہ استفراغ یا تو بذریعہ پسینے کے ہوتا ہی یا قی کے ذریعہ سے یا اسہال سے یا رعاف یعنے نکسیر چلنے سے
خواہ حیض کا خون جاری ہونے سے اگر مریض عورت ہو۔ یا خون کے نکلنے سے مقعد کی رگون سے۔ پھر ایک قسم ان استفراغات کی خاص
بعض امراض مین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت بعض کے جیسا مادہ مرض کا پیدا کرنے والا ہو۔ اور جیسا موضع اور محل عضو علیل کا ہو یا مادہ
کسی راہ سے خصوصیت کے ساتھ موافق ہو کہ پسینا اور ... ایسے بحران صفراوی امراض کے ہوتے ہین اور سوداوی امراض کے
اور محرقہ تپون کا بحران بھی انھین سے ہوتا ہی لیکن نکسیر اور حیض کا زیادہ نکلنا اور مقعد کی رگون سے خون برآمد ہونا ایسے بحران
امراض دموی کا اور اُن تپون کا ہوتا ہی جو اندرونی ورم کے تابع ہوتے ہین بشرطیکہ وہ ورم کسی تیز مادہ سے ہون عضو علیل کی نظر سے
اور پھر اُسمین بھی مادہ کو خیال کرکے پس سرسام اور برسام کا بحران اکثر رعاف اور ... پسینے سے ہوتا ہی کہ سر مین پسینا شدت سے
برآمد ہوتا ہی اور گردن مین بھی پسینا نکلتا ہی۔ اور جو تپ تابع ورم جگر کے ہو اگر ورم بطرف محدب کے ہو یعنی قبہ دار جگر کے ترخ مین ہو کہ اکثر اُسکا
بحران بذریعہ رعاف کے داہنے نتھنون کی طرف سے ہوتا ہی خواہ پسینہ سے جو تمام بدن مین خوب زور شور سے برآمد ہو اور پیشاب نضج یافتہ سے
بھی اسکا بحران ہوتا ہی۔ اور اگر ورم ... بطرف مقعر کے ہو ... اسکا بحران اکثر بذریعہ ... کے یا دستون سے یا پسینہ سے
خواہ اور حیض سے یا خون نکلنے سے مقعد کی رگون سے ہوتا ہی۔ اور اگر تپ تابع ورم طحال کی ہو اُسوقت بحران بائین نکسیر چلنے سے ہوگا
فاضل اطبا جالینوس نے پہلے مقالہ مین اپنی اُس کتاب کے لکھا ہی جو تفسیر ہی کتاب ابیذیمیا کی۔ کہ تپ محرقہ جو خالص ہو اور یہ وہ تپ ہی
جسکا مادہ فقط صفرا ہو سو اکثر اُسکا بحران نکسیر سے ہوتا ہی اسلیے کہ قوت حرارت کی اس تپ مین خون کو اوپر کی طرف اونچا کرتی ہی اور اُسکی
تحلیل بالضرورت کرتی ہی اور اسی خون مین ریح کثیر پیدا کرتی ہی پس رگین پھول کر پھٹ جاتی ہین اور نکسیر جاری ہوتی ہی۔ جو بحران بذریعہ
دفع مادہ کے بعض اعضا کی طرف ہوتا ہی اُس سے یا تو خراجات اور پھوڑے پیدا ہوتے ہین یا ورم خراب پیدا ہوتا ہی خواہ بعض اعضا کا
رنگ سیاہ کردینے سے ایسا بحران ہوتا ہی۔ اور یہ پچھلی صورت جب ہوتی ہی جب مرض کی حدت قوی نہو اور مادہ غلیظ ہو اور قوت
بدنی مین کسیقدر ضعف ہو۔ اور پیشاب پتلا آتا ہو۔ اور اکثر یہ بات اُنھین امراض مین ہوتی ہی جنکا بحران بیس روز کے بعد ہوتا ہی اسلیے
کہ مادہ ایسے مرض کا سرد اور غلیظ ہوتا ہی نضج اور تحلیل اُسکی دشوار ہوتی ہی اور اسی وجہ سے مدت مرض کی بیس روز اور اُس سے زیادہ تک
پہونچتی ہی اور جب حال مادہ کا یہ ہوا اور طبیعت نے قوت پائی اور اُسپر غالب ہوئی اُسی مادہ کو بعض اعضا کی طرف دفع کریگی پس اُنھی عضو مین
یا تو خراج یعنے پھوڑا یا ورم خراب پیدا ہوگا یا سیاہ ہو جانا بعض اعضا کا ہوگا خراج یا تو بعض مفاصل تک پہونچینگے بشرطیکہ مفاصل
ضعیف ہون اور بیمار کو وجع مفاصل کی خوگری بھی ہو جیسے کہ دونون ہاتھ اور دونون پانون کے جوڑ۔ یا جو شخص اپنی حالت صحت مین زیادہ تر
تعب مین رہتا ہو خواہ اپنے بعض اعضا کو تعب پہونچایا ہو کہ اُسوقت خراج اُسی جگہ مین پیدا ہوگا۔ جیسے کہ فاضل بقراط نے کتاب
فصول مین کہا ہی جسکو ماندگی اور تھکن رہتی ہو اکثر تپ مین خراج اُسکے جوڑون مین پیدا ہوتا ہی۔ اور پھر دوسری فصل مین اسی کتاب کے
کہا ہی جس شخص نے مرض سے پہلے تعب اور مشقت مین اپنے کسی عضو کو ڈالا ہو پس اُسی عضو مین وہ مرض جا گرفتہ ہوتا ہی۔ یا یہ کہ خراج
ایسے اعضا مین پیدا ہوگا جو بالطبع ضعیف ہین جیسے کان کی جڑ مین خراج ہوتا ہی اگر مرض دماغ مین ہو خواہ گردن کے نرم گوشت مین

حراج پڑتا ہے مرض خوانیق مین خواہ اُس نرم گوشت مین خراج پڑتا ہے جو زیر بغل ہے سینہ اور پھیپھڑہ کے مرض مین خواہ ذات الجنب کی بیماری مین - یا دونون پدا یعنے ران کی جڑ کے گوشت مین حراج ہوتا ہے اُن تینون مین جو تابع ورم جگر خواہ ورم طحال کے ہون اور اسی طرح اُنہ اعضا مین جو ستر اسیف کے نیچے ہین - وہ ورم خراب جسکے پیدا ہونے سے وہ عضو سیاہ ہوجاتا ہے جسمین ورم پیدا ہوا ایسا ورم ان تینون مین ہوتا ہے جو مدروں اوجھ کے تابع ہوتی ہین پس انھین امور سے انقصا اور جاتا رہنا امراض حادہ کا پیدا ہوتا ہے - اور جو مرض ان بحرانات کے سوا اور کسی وجہ سے منقضی ہوجائے اُسکی شان سے یہ ہوگا کہ دوبارہ عود کرے اور پلٹ آئے یعنے جیسا کہ پہلے تھا - اور اگر ورم کانون کی جڑون مین پیدا ہوا اور پک کر پیپ نہ دے یا خوب نہ پھوٹے وہ ہمیشہ خبر دیتی کرتا ہے کہ وہ دماغی مرض جسکا بحران اُس ورم سے ہوا تھا پھر از سر نو پلٹ آئیگا - اور کبھی کبھی یہ کیفیت ورم مذکور کی دلالت کرتی ہے کہ پھوڑے مفاصل مین پیدا ہونگے اسکو معلوم کرنا چاہیے - اور یہی سبب ہے کہ مرض کا دفع پورا پورا ہوجانا اُسوقت تک نہین ہوتا جب تک کوئی بات اُن امور سے پیدا نہو جو بحران کی صورت مین ہمنے لکھی ہین از قسم استفراغات اور خراجات اور اورام کے اور اُسی مرض سے بالکل اطمینان نہین ہوتا اور اُسکے پلٹ آنے سے بخوبی اطمینان حاصل نہوگا - اور اگر اُسی مرض کے بارہ مین پرہیز اور بچاؤ بخوبی کیا جائے اور وہ تدبیر اختیار کیجائے جسے ہم ناقہین کے باب مین لکھینگے یعنے اُن لوگون کے بارہ مین جو مرض سے اچھے ہوچکے ہون مگر ابھی نقاہت باقی ہو کہ اگر ایسی تدبیر اس مریض کی بھی کیجائے اُسوقت بھی اگرچہ یہین مرض عود کریگا لیکن اگر مرض مذکور ضعیف ہو بالکل عود نہ کریگا اور بیخ و بُن سے جاتا رہیگا - اور اگر مرض قوی ہو اور وہی تدبیر کیجائے پس اگرچہ مرض عود کریگا مگر اُسکا عود کرنا قوی نہوگا اور نجات پانی اُس سے آسان ہوگی - اور اگر تدبیر مذکور چھوٹ جائے اور مناسب طریقہ سے اُسکا برتاؤ نہو اور نہ پرہیز اور احتیاط پوری پوری ہوسکے پھر اگر ضعیف ہے وہ بھی بہ نسبت پہلے مرتبہ کے زیادہ صعوبت سے عود کریگا - اور اگر مرض مذکور قوی ہو اُسکے پلٹنے مین صعوبت اور خطرہ زیادہ ہوگا -

باب آٹھوان بیان شناخت ایام بحران اور اُسکے اسباب اور علامات کا

جن ایام مین بحران واقع ہوتا ہے اُنکی تفصیل اب ہم اس باب مین بیان کرتے ہین - مین کہتا ہون اور توفیق کی طلب خدا سے ہے کہ بحران چند ایام معلومہ مین ہوتا ہے جنکو ایام بحری کہتے ہین - اور یہ تیسرا دن مرض کا ہے اور چوتھا اور پانچوان اور ساتوان اور آٹھوان اور نوان اور گیارھوان اور چودھوان اور پندرھوان اور سترھوان اور اُنیسوان اور بیسوان اور اکیسوان اور چوبیسوان اور ستائیسوان اور اکتیسوان اور چونتیسوان اور چالیسوان - اور چالیس روز کے بعد کسی مرض کا زائل ہونا بذریعہ بحران کے نہین ہوتا مگر نضج اور تحلیل سے ہوتا ہے - فاضل بقراط نے بیان کیا ہے کہ بحران ساٹھ اور اسّی اور ایک سو بیس دن مین ہوتا ہے - اور فصل مین اپنی کتاب کے بقراط نے کہا ہے کہ جو بیماریان لڑکون مین پیدا ہوتی ہین اُنھین سے بعض امراض سات مہینہ کی مدت مین منقضی ہوتے ہین اور کچھ اُنکی بیماریان سات برس مین جاکر ختم ہوتی ہین اور کچھ بیماریان اُنکی اُسوقت دور ہوتی ہین جب پیڑو پر کالے بال برآمد ہون لیکن فاضل اطبا جالینوس کا یہ قول ہے کہ جو بیماریان بعد چالیس روز کے منقضی ہوتی ہین اُنکا انقضا بحران سے نہین ہوتا اسلیے کہ حرکت اُن امراض کی بعد اسوقت کے یعنی بعد چالیس روز کے بطی اور سست ہوتی ہے جسکے کہ حرکت اُس بحران کی جو کہ بہین ہوتی ہے بعد جلد نہین ہوتی ہے مترجم بعد چالیس روز کے بحران کا نہونا بقول جالینوس اور ہونا بقول بقراط یہ محض ایک اصطلاحی

سناقشہ ہر اور فقط نام کا فرق ہر یعنے اب اصطلاح یہ ٹھہری ہر کہ بعد چالیس روز کے اگر کوئی مرض کسی وجہ سے جاتا رہے اُسکو نضج اور تحلیل کہینگے
بحران اُسکا نام نہ رکھینگے اور اصطلاحی امور مین سناقشہ سے کیا برآمد کار ہوتا ہو لہذا چونکہ فقط لفظی فرق بقراط اور جالینوس کے دونون قول مین تھا
مصنف نے سواے نقل کرنے کے اور کچھ نہ کہا متن ایام بحوری جسقدر ہمنے بیان کر دیے کہ تیسرے دن سے چالیسوین روز تک ہین۔
اور جو ایام کہ درمیان ایام بحوری کے ہوتے ہین اُنمین بحران کسی مرض کا نہین ہوتا پھر اگر شاذ و نادر کسی مرض کا بحران اُن ایام مین ہوا
تو وہ بحران تمام نہوگا پھر یا تو بحران خراب اور بد ہوگا اور مہلک ہوگا یا اسیلئے مرض دوبارہ بدتر کیفیت اولی سے عود کریگا جیسا کہ پہلے تھا
یہ دن بحران کے یعنے تیسرے دن سے چالیسوین تک انکا حساب اُسوقت سے کیا جاتا ہو جسوقت سے بیمار نے اپنے افعال بدنی وغیرہ
مین تغیر پایا ہو اور ضرر احوال افعال مین اور نقصان اُنمین اسکو معلوم ہوا ہو مترجم شرطیکہ مریض بھی باتمیز ہو اور حواس خمسہ اُسکے
درست ہون یا سمجھ اور بچہ اور مجنون مخمور نہو اور نہ سوتا ہو متن لیکن جو امراض عورتون کو بعد بچہ جننے کے لاحق ہوتے ہین اُنکے بحران کا
حساب اُس روز سے کیا جاتا ہو جس دن ولادت بچہ کی ہوئی ہو جیسا کہ فاضل ابقراط نے کہا ہو کہ ایام بحران کا اختلاف چار طرح سے
ہوتا ہو۔ اول تو بکثرت واقع ہونا بحران کا یا کمی سے اُس دن بحران کا ہونا۔ دوسری انذار یعنی خبر دہی اور بحران کی بہ نسبت ایسے حالات کے
جو بعد اسی بحران کے ہوگی۔ تیسری خوبی اور خرابی مین بحران کے۔ چوتھی قوت اور ضعف مین بحران کے۔ قلت اور کثرت وقوع بحران کا
اختلاف یہ ہر کہ بعض ایام بحوری ایسے ہین کہ اکثر اوقات بحران اُنھین دنون مین ہوتا ہو اور بعض ایام بحوری وہ ہین جنمین شاذ و نادر
کبھی بحران حادث ہوتا ہو اور بعض ایام متوسط اسی بارہ مین ہین۔ پھر جن ایام مین بحران زیادہ ہوتا ہو اُنمین بھی تفصیل ہر کہ بعض
ایسے ہی ایام اُنمین بھی اسی وصف مین ایک دوسرے سے زیادہ ہین اور اسی کثرت وقوع بحران مین چار طرح سے تقدم اور تاخر
انھین ایام کو ہر مطلب یہ ہر کہ جس ایام مین بکثرت بحران واقع ہوتا ہو اُنکے چار درجے ہین اور چار مراتب مقرر ہین۔ جو ایام انھین سے
پہلے درجہ کا تقدم رکھتے ہین وہ ساتوان اور چودھوان دن ہو۔ اور مرتبہ دوم مین کثرت وقوع بحران کی نوان اور گیارھوان اور بیسوان
روز ہر۔ مرتبہ سوم مین چوتھا اور سترھوان روز ہو اور اکیسوان روز۔ مرتبہ چہارم مین تیسرا اور اٹھارھوان ہر مترجم اٹھارھوان دن
ایام بحوری مین اور بر معدود نہین ہوا مگر جالینوس اور اکا غانیس وغیرہ نے بنا بر تصریح شیخ الرئیس کے قانون مین اسکے قائل ہین کہ
رابوعات مین بعد چہارد ہم کے اٹھارھوان روز بحران کا ہر مگر منفصل ہر پس شاید یہان مصنف نے اتباع قول جالینوس سے اٹھارھوان
روز درج کر دیا یا غلطی کاتب سے سترھوین روز کا اٹھارھوان ہوگیا ہو واللہ اعلم متن جن ایام مین کہ بحران شاذ و نادر ہوتا ہو اُسکے بھی
چار مراتب ہین کہ ایک دوسرے سے کمی اور نادر الوقوع ہونے مین مقدم اور موخر ہر۔ پہلا مرتبہ نادر الوقوع ہونے کا بارھوین اور چھٹے دن کا ہو
دوسرا مرتبہ آٹھوین دن کا تیسرا مرتبہ سولھوین دن کا ہو۔ چوتھا مرتبہ اُنیسوین دن کا ہر۔ متوسط اور درمیانی دن بحران کی کثرت وقوع
اور قلت وقوع مین پس یہ تیرھوان اور پندرھوان اور چوبیسوان اور ستائیسوان روز ہر۔ اختلاف ایام بحوری اُن امور کی خبر دہی کا
جو بعد بحران ہونگے اُسکا بیان یہ ہو جو ہم اب کرتے ہین کہ چوتھا روز خبر دہی کرتا ہو اُن امور کی جو ساتوین روز کے بحران مین ہونگے اور چھٹے روز
جو خرابی حالی مریض کی ہوگی اُسکی بھی خبر دہی چوتھا دن کرتا ہر۔ اسکی تفصیل یہ ہر کہ اگر چوتھے روز کوئی اچھی علامت ظاہر ہو جیسے شاید
نضج پیدا ہوا خواہ براز مین اور تھوڑا سا استفراغ یعنے خارج ہونا مادہ کا بھی ہمراہ اسی نضج کے ہو یا مثلاً بدن مین تیزی پسینہ کی آگئی یا
ناک سے خون ٹپکا خواہ بعض افعال بدنی مین کسیقدر درستی ہوئی جیسے کہ تھا اور نیند بدستور کی درستی اسی لیے امور کے چوتھے روز ہونے

خبر دیتی اسکی ہوگی کہ پورا انقضاے مرض بدا ساتوین روز ہو جائیگا۔ پھر اگر چوتھے روز علامت خراب پیدا ہوئی مثلاً سانس مین کوتاہی اور ہاتھ پاؤن مین ٹھنڈا اور پسینا ٹھنڈا گرا تاکہ تمام بدن سے برآمد نہوا اور بعد اسکے مریض کو گرانی اور ثقل معلوم ہوا تب معلوم ہوگا کہ یہ مریض چھٹے روز مر جائیگا۔ نوان روز خبر دیتی اُس بحران کی کرتا ہی جو گیارھوین روز ہوگا اور گیارھوان دن چودھوین روز کے بحران کی خبر دیتا ہی اور سترھوان روز اکیسوین روز کی خبر دیتا ہی۔ اختلاف ایام بحوری کا بحران کے اچھے اور برے ہونے مین اسکا بیان یہ ہی کہ بعض ایام ایسے ہین جنمین بحران جید اور خوب ہوتا ہی اور تمام ہو جاتا ہی اور اسکی خوبی پر وثوق اور اعتماد کیا جاتا ہی۔ اور جید بحران وہی ہی جس سے پہلے دلائل نضج مرض کے ہو چکے ہون اور جتنے خراب اور مہلک اعراض ہین سب سے اور جتنی چیزون سے خوف ہوتا ہی اُس سے سلیم اور پاک ہو وہ امور جیسے خفقان اور وجع الفواد یعنے معدہ کے منھ کا درد۔ ایضاً اُسی بحران جید مین بعض قسم کے استفراغ بھی واقع ہون اور اسی بحران جید سے پہلے انذار یعنی خبر دہی اسکے جید ہونے کی ہو چکی ہو۔ پس یہ ایام بحران جید کے بھی باہم تقدم اور تاخر مراتب کا رکھتے ہین اسی خوبی مین بحران کے۔ سب سے پہلے اور مقدم خوبی بحران مین ساتوان روز ہی اُسکے بعد چودھوان روز ہی اور ان دونون کے بعد جودت مین چوتھا روز ہی اور بیسواں روز اور ان سب سے کم خوبی مین گیارھوان دن ہی۔ اور اس سے کمتر سترھوان روز ہی اور اسکے بعد پندرھوان اور اسکے بعد اکیسوان اور ان سب کے بعد تیسرا دن ہی۔ بعض ایام بحوری ایسے ہی ہین جنمین بحران ردی ہوتا ہی۔ اور بحران ردی وہ ہی جس سے پہلے دلائل نضج کے پیدا نہون اور اعراض اُس بحران کے روز صعب اور خراب اور پرخطر واقع ہون اور یہ چھٹا اور بارھوان دن ہی کہ ان دونون مین بحران کے ہمراہ استفراغ نہین ہوتا اور ایسے پہلے بحران ہونے کی خبر دہی کوئی اور دن کرتا ہی کہ بحران ہوگا اور کبھی بحران جو چھٹے اور بارھوین روز ہو ناقص ہوتا ہی میری مراد ناقص ہونے سے یہ ہی کہ مرض پھر پلٹ آتا ہی اُسی روز اور مریض اُلٹ جاتا ہی جسکو نکس کہتے ہین۔ بعد چھٹے اور بارھوین دن کے خرابی مین آٹھوان روز ہی اسکے بعد دسوان روز ہی اسکے بعد سولھوان اور اٹھارھوان روز ہی۔ لیکن اختلاف ایام بحران کا قوت اور ضعف مین اُنکی کیفیت انشاء اللہ تعالی مین اسی مقام پر لکھتا ہون اب مین کہتا ہون اور توفیق کی طلب خدا سے ہی کہ ایام بحران کے بعض تو وہ ہین جنکا حال دورہ سے معین اور مقرر ہوتا ہی اور یہی ایام بحران کے درحقیقت ہین۔ اور بعض ایام بحوری ایسے ہین جنکے دورے کے طور پر تقرر نہین ہوتا ہی۔ بعض ایسے ایام ہین جنکا حساب اراببع سے ہوتا ہی یعنے چار چار روز کا شمار کرکے اور یہ ایام چوتھا اور ساتوان اور گیارھوان اور چودھوان اور سترھوان اور بیسوان اور چوبیسوان ہی اور اسی طرح سے شمار کرتے رہتے ہین تا اینکہ چالیسوین دن تک پہونچین جیسا کہ فاضل بقراط نے ذکر کیا ہی کہ جو بحران چالیس روز کے بعد ہوتا ہی اُسکا دورہ ہر ایک بیس دن مین شمار کیا جاتا ہی ایک سو بیس روز تک۔ اور جو بحران اراببع کا ہی یعنے چوتھے روز کے شمار سے لیا جاتا ہی اُسکی زیادہ تر قوت بیس روز تک ہی ابتداے مرض سے۔ پھر جب بیس روز سے تجاوز ہوا اب اُس بحران کی قوت ضعیف ہو جاتی ہی جسکا شمار چار چار دن کرکے ہوا تھا۔ اور اب قوت اُس بحران کی ہوگی جسکا شمار سات سات روز کرکے کیا جاتا ہی اور انھین کو اسابیع کہتے ہین۔ اور یہی دونون قسم کے بحران جنکا شمار چار چار اور سات سات روز سے کیا جاتا ہی اقوی بحران کے اور حسابات سے ہین اور حرکت بھی انکی زیادہ تر سریع جلد ہوتی ہی لیکن جو ایام بحران کے اُنکی آمد برسبیل دورہ معلومہ کے نہین ہوتی یہ وہ دن ہین جو بیچ مین ایام اراببع اور اسابیع کے ہین مراد یہ ہی کہ وہ ایام چار چار کے حساب سے اور سات سات کے شمار کرنے سے یوم بحران نہ پڑین اور حرکت بحران ان دنون مین ایام اراببع اور اسابیع سے کمتر ہوتی ہی۔ اور قوت بحران کی خصوصاً بیسوین روز تک ہی اور جب بیس دن سے

زیادہ ہوسکے بس شاید کہ بحران قوی پیدا نہوگا اور اگر ہوگا تو ضعیف ہوگا۔ رہ سبب جسکے وجود سے صاحب اُس بحران کا بھی جسکا بحران
چار چار اور سات سات کے شمار سے پڑتا ہو قوی تر ہوتا ہو اور اُسکی حرکت بہ نسبت غیر کے زیادہ تر سریع اور تیز ہوتی ہو وہ یہ سبب ہو
کہ چاند کی چال کے سبب سے یہ قوت اور سرعت صاحب بحران کی ہوتی ہو۔ اسکی دلیل یہ ہو چونکہ کواکب سیارہ جملہ امور کائنہ اور فاسدہ
عالم کے ہونے اور نہونے کے اسباب ہین یعنی فلک قمر کے نیچے کے موجودات کے اسباب بھی کواکب سیارہ ہین۔ اور ہر ایک کوکب مین
ایک خاصیت جداگانہ حذاق علما نے ایسی بھی [illegible] کسی چیز کے ہونے اور نہونے مین ایسا ہو کہ دوسرے کوکب مین وہ اثر
نہین ہو۔ اور قمر بھی چونکہ ایک سیارہ [illegible] تغیر دینے کی ہو اور باوجود اس ذاتی خاصیت کے
ماہتاب کو اور کواکب سیارہ سے بھی شرکت [illegible] اسباب عالم کے اسلیے کہ فلک قمر سب سے زیادہ قریب ہو اس عالم سفلی کے
جسمین ہم لوگ بھی رہتے ہین۔ اور افعال قمر کے ہر مہینے مین ظاہر ہوتے ہین۔ اور زیادہ تر ظہور افعال قمری کا اُسوقت ہوتا ہو جسوقت
قمر ہمراہ آفتاب کے اجتماع پیدا کرے اور اُسوقت قمر [illegible] زیادہ ظاہر ہوتا ہو جب آفتاب و ماہتاب مین پینتالیس درجہ کا فاصلہ
اور یہ شکل نصف تربیع کی ہو۔ اور یہ بات قمر کو چوتھے روز رویت ہلال سے ہوتی ہو اور اُسوقت قوت قمر کی ضعیف ہوتی ہو اور جب آفتاب
اور ماہتاب مین نوے درجہ کا فاصلہ ہو جسکو شکل تربیع کہتے ہین [illegible] سے یہ ہو کہ آفتاب اور ماہتاب مین چہارم دائرہ کا
فاصلہ ہو اسلیے کہ دائرہ کے تین سو ساٹھ حصہ ہین پس $\frac{360}{4}$ = ۹۰ ہوے اور یہ تربیع کا زمانہ جسمین چہارم گروہ قمر کا منور ہوتا ہو
یوم اجتماع سے ساتوین روز ہوتا ہو اور تربیع کے وقت فعل قمر کا قوی ہوتا ہو۔ اور جسوقت ماہتاب مین آفتاب سے ایک سو پینتیس درجہ کا
فاصلہ ہو اور اسوقت شکل قمر کی تین ربع روشن ہوجاتی ہو یعنے جو قطاع اکبر گروہ قمر کا نظر آتا ہو پورے چاند سے چہارم کم ہوتا ہو اور یہ بات
رویت مین نظر آنے اجتماع شمس اور قمر سے گیارھوین روز ہوتی ہو اور اسوقت فعل چاند کا زیادہ تر ضعیف بہ نسبت سابق کے ہوتا ہو۔ اور جسوقت
ماہتاب اور آفتاب مین فاصلہ ایک سو اسی درجہ کا ہوتا ہو اور اسی کو مقابلہ کہتے ہین یہ بات یوم اجتماع سے چودھوین روز ہوتی ہو اور
شکل ماہتاب اسوقت پورے دائرہ کی ہوتی ہو اور فعل قمر کا اسوقت قوی ہوتا ہو اور اسی طرح کا حال ہو کہ جسقدر آفتاب موضع مقابلہ سے
آفتاب کے دور ہوتا جاتا ہو پینتالیس درجہ خواہ نوے درجہ یا ایک سو پینتیس درجہ اُسیقدر قمر کا فعل اشیاے عالم کے تغیر مین ظاہر
ہوجاتا ہو۔ اور یہ بات یعنی پینتالیس درجہ کی دوری ہر چوتھے روز یوم مقابلہ سے یعنے چودھوین روز سے ہوتی ہو۔ اور جسوقت قمر
انھین چوتھے ایام مین مسعود ہو خیر اور صلاح کو حادث کریگا اُن چیزون مین جسپر قمر دلیل خیر ہوسکتا ہو اور بہت سے اشیاے عالم مین
جو حادث ہوتے ہین۔ اور اگر ان اوضاع مین یعنے چوتھے چوتھے روز وقت مقابلہ سے قمر منحوس ہو تو شر اور فساد پیدا کریگا پھر چونکہ
امراض حادہ بھی اُنھین اشیا مین سے ہین جو سرعت حرکت اور تغیر کرتے ہین اور اُن امراض حادہ کی پیدایش بھی قمر کی نحوست سے ہوتی ہو
آدمی کی ولادت کی رو سے جسپر زائچہ دلالت کرتا ہو (مطلب یہ ہو کہ جسکا چندرمان روز ولادت مین نہو گا۔ یا مراد یہ ہو کہ ہمیشہ جسکا
چندرمان ضعیف ہوگا از روز ولادت تا آخر اُسی کو امراض حادہ اُسی تاریخ لاحق ہونگے جب اسکا چندرمان مدھم ہوگا) لہذا جب
قمر کو بعد اور دوری موضع نحوست سے وہ محل نحوست جو بروقت ابتداے مرض کے قمر اُسی جگہ تھا [illegible] نحوست سے اُسی قمر کے یہ مرض پیدا
ہوا ہو۔ خلاصہ جب اُس نقطہ سے پینتالیس جزو حرکت کریگا حرکت اُس مرض کی قوی ہوگی اور یہ چوتھے روز ابتداے مرض سے
ہوتا ہو۔ اور جب نوے درجہ محل نحوست سے دور ہوگا اور وہ شکل تربیع پر مقام نحس سے ہوگا اور یہ امر ساتوین روز ابتداے مرض سے

واقع ہوتا ہو اب ... مرض کی زیادہ ترقی ہوگی اور زیادہ شدید ہوگی اور یہی صورت ... رہیگی یا قمر ... رہتا قمر ... اُس مقام ... مرض ... اور جس دن مرض پیدا ہوا ہے - اور یہ دوری قمر کی وضع نحوست سے اُسی حساب لگی ہے جس طرح سے دوری قمر کی آفتاب کے اجتماع کے مقام سے اوپر ہمنے بیان کی ہے - پھر اگر حرکت قمر کی اور قوت اُسکو ہر چوتھے روز ہو دلالت بحران پر انصاف تربیع پر کریگی یعنے چار چار روز کے حساب سے بحران رابوعی ہوگا اور اگر حرکت اور قوت قمر کی ساتوین روز ہوگی اُسوقت دلالت تربیع کی ہوگی - لیکن جو بحران ان ایام کے سوا اَور دنون مین ہوتا ہو مراد یہ ہو کہ رابوعات اور سابوعات کے علاوہ اور دنون بحران پڑجاتا ہو اُسکی دو ہی صورتین ہین - یا تو رابوع کے پہلے خواہ سابوع کے پہلے ہوگا خواہ انکے پیچھے ہوگا - اور یہ بات بے حساب بحران ہونے کے یا تو اسوجہ سے ہوتی ہو کہ طبیعت کو تنگ کرکے اسپر لاتی ہو کہ بحران بحران رابوع خواہ سابوع سے پہلے ہوجائے خواہ اور کچھ اسباب ایسے ہوتے ہین کہ طبیعت کو عائق اور مانع ہوتے ہین کہ اُس بحران کو جو اُسی روز پڑا ہو تمام کرنے سے روکین - جو شیا کہ طبیعت کو تنگ کرکے اور اُسکو ہیجان مین لاتے ہین وہ قوت مرض کی ہو اور جلد حرکت کرنا مرض کا اور لطافت اُس خلط کی بسبب اُس گرم ہوا کے جو خلط کو لطیف کردیتی ہو اور مادہ کو حرکت دیتی ہو اور اسی سبب سے ہیجان طبیعت مین آجاتا ہو واسطے دفع کرنے مادہ مرض کے - اور کبھی یہ بات یعنی ہیجان طبیعت بوجہ خطا کرنے مریض کے پیدا ہوتی ہو جو تدبیر غذا سے مین کرتا ہو مثلاً غذا سے گرم کھالیتا ہو یا غصہ زیادہ کرتا ہو پس بحران پہلے وقت سے ہوجاتا ہو - اور جو بحران ایسے وجوہ سے قبل از وقت ہوتا ہو اُسمین اعراض صعب اور شدید پیدا ہوتے ہین پھر اگر انھین اعراض شدید کے ہمراہ اور علامات مذمومہ بھی ہون ہلاک مریض پر دلالت ہوگی اور اُسوقت مریض مرجائیگا - اور اگر علامات جید اور اچھے ہون مریض کے خلاص اور رستگاری پر مرض سے دلالت ہوگی اسلیے کہ یہ بحران پورا اور تمام ہوگا بلکہ مرض کے عود پر اور بیمار کے اُلٹ جانے پر دلالت کریگا - جو اسباب طبیعت کو مانع حدوث بحران سے اسقدر ہوتے ہین کہ ربوع اور سابوع یعنے چار چار اور سات سات روز کے حساب سے جو دن بحران کا تھا اُسکے بعد بے حساب معین یہ بحران پڑے وہ ہوا سے سرد ہو جو طبیعت کو مانع اور عائق ہوتی ہو کہ مادہ کو نضج دے اور خلط مرض کو پختہ کرکے دفعتہً ... اور خطا تدبیر بھی اسی طرح مانع طبیعت کو ہوتی ہو اور یہ خطا یا طبیب کی طرف سے ہوتی ہو جب تدبیر مین خطا کرے یا پرستار اور خدام مریض سے خطا ہوتی ہو جب بیمار کے قریب دل تنگی رونا پیٹنا چیخنا چلانا زیادہ کرین - یا خود بیمار سے خطا ہوتی ہو کہ طبیب کی اطاعت نکرے جیسی دوا وغیرہ کے استعمال کا پرستار اور عیادت کرنے والون نے مریض کو زیادہ ہلا یا ڈولایا اور بے چین مریض کو کردیا اور انکو علم طب سے کچھ آگہی نہو اور نہ اُس مادہ کی کیفیت سے آگہی ہو کہ وہ سکون اور آرام چاہتا ہو ایسی ہی خرابیون سے طبیعت مریض کی شکست خوردہ مقابلہ مادہ سے ہو کر اپنے عمل اور اثر سے ضعیف ہوجاتی ہو - اور یہ خطا اگر عظیم ہو اور دیگر علامات خبر دہی خلاص مریض کی کرتے ہون اسکا اسیقدر اثر ہوگا کہ بحران کو اپنے وقت پید ہونے کو منع کریگی اور مرض مین طول ہونے کی خبر دہی کریگی - اور اگر خطائے عظیم کے ہمراہ علامات ہلاکت کی خبر دہی کرنے والے پیدا ہونگے پس بحران سے پہلے موت آجائیگی - اور اگر یہ خطا تھوڑی اور دیگر علامات جید ہون بحران کی خوبی کو یہ خطا کم کردیگی اور اُسی بحران کو ضعیف کردیگی - اور اگر مرض کوئی عظیم ہو اور علامات دیگر جید ہون مرض مین طول پیدا کریگی - اکثر گاہ مرض تو عظیم نہین ہوتا مگر خطائے عظیم واقع ہوجاتی ہو اور مریض ہلاک ہوجاتا ہو پس مناسب ہو جاننا اس کا کہ جتنے بحران اپنے وقت سے پہلے واقع ہوتے ہین ... ہوتے ہین - اور جتنے بحران کہ اپنے وقت سے ہٹ کر ہوتے ہین ضعیف ہوتے ہین

اور اسکا جاننا بھی مناسب ہی کہ اراببع اور اسابیع دونون کا شمار دو طرح سے لیا جاتا ہی۔ ایک حساب اتصال کا اور دوسرا حساب انفصال کا۔ اتصال کا حساب رابوع اول کو جب رابوع دوم سے ملا کر گنین ہوتا ہی اور اسکا بیان یہ ہی کہ روز اول مرض سے جب شمار کرین چوتھا روز رابوع اول پڑیگا اور پھر چوتھے روز سے اگر شمار کرین ساتوان دن رابوع دوم ہوگا (مثلاً ۱ + ۲ + ۳ + ۴ یہ رابوع ہی۔ پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ یہ دوسرا رابوع ہی) اسی طرح گیارھوان دن جب حساب مین ایک شمار کرین۔ تب چودھوان دن رابوع پڑیگا۔ اسی طرح بیسوان دن متصل سترھوین روز کے ہی رابوع ہوگا اسلیے کہ بیسوان دن چوتھا روز ہی سترھوین دن سے جب سترھوین کو ملا کر شمار کرین۔ اسی طرح چوبیسوان روز متصل ستائیسوین روز سے ہی اسلیے کہ ستائیسوان دن اگر چوبیسوین سے ملا کر شمار کرین تو چوتھا ہی اسی طرح سے ستائیسوان روز متصل تیسوین روز سے ہی۔ اور چونتیسوین متصل سینتیسوین سے ہی اور سینتیسوان متصل چالیسوین سے ہی اسلیے کہ وہ چوتھا روز سینتیسوین سے ہی پس رابوعات مین سات رابوع متصل لیے جاتے ہین اور سابوعات مین ہم فقط تین ہفتہ کو یعنے سابوع کو متصل شمار کرتے ہین یعنے بیسوان دن جب تیسرا سابوع پڑیگا جب چودھوان روز جو سابوع دوم ہی اسی سے چودھوین شمار کرین۔ اس طرح ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ ۔ اور رابوعات مین بطور انفصال کے ہم رابوع دوم کو یعنی ساتوین روز کو رابوع سوم کے شمار کرنے مین جدا کر دیتے ہین تب جا کر گیارھوان دن رابوع سوم پڑتا ہی یعنے جب آٹھوین سے شمار کرین تب گیارھوان روز چوتھا دن پڑیگا۔ اسی طرح چوبیسوان دن جب رابوع پڑیگا کہ بیسوین کو ملا کر شمار کرین بلکہ بیسوین کو چھوڑ کے اکیسوین سے شمار کرین اور اکتیسوان روز منفصل چوبیسوین سے ہی اسلیے کہ جب چوبیسوین کو چھوڑ کے پچیسوین سے شمار کرین تب اکتیسوان دن ساتوان پڑیگا اور اسابیع کا یہ حساب ہی کہ اسبوع دوم منفصل اسبوع اول سے ہی اسلیے کہ پہلا اسبوع ساتوین دن پڑتا ہی اب ساتوین روز چھوڑ کر جب آٹھوین روز سے شمار کرین تب جا کر چودھوان روز اسبوع دوم ہوگا۔ اور اسی طرح بیسوین روز کے بعد جو دو اسبوع پڑتے ہین انکا بھی شمار انفصال سے ہوتا ہی کہ ستائیسوین کو چھوڑ کر اٹھائیسوین سے شمار کرین تب جا کر چونتیسوان روز اسبوع پڑیگا۔ انھین طریقون سے اراببع اور اسابیع کا شمار ایام بحران مین ہوتا ہی اور یہی وجوہ جو ہمنے لکھے ہین موجب اختلاف ایام بحران کے ہوتے ہین اسکو سمجھ لے کہ انشاء اللہ تعالی کافی ہوگی۔

باب نوان شناخت مین اُن علامات کے جو بحران پر دلالت کرتے ہین اور بحران کے اسباب کے بیان مین

جان تو خدا تجھے رشید کرے کہ جو علامات بحران پر دلالت کرتے ہین وہ بھی کچھ تو علامات بحران حاضر اور موجود پر دلالت کرتے ہین اور کچھ علامات بحران آئندہ ہونے والے پر دلالت کرتے ہین۔ جو علامات خبر دہی بحران کی کرتے ہین یہ جلد حرکت کرنا مرض کا اور اسی مرض کا ہیجان اور جوش خروش اور قوت حرارت اور علامات نضج کا ظاہر ہونا پیشاب اور پاخانہ مین اور بدن مین اور نبض کا عظیم ہونا اور جلد جلد چلنا۔ پھر اگر مرض از قسم دورے تپون کے ہو جو دورہ سے آتی ہین اور دورہ چھوٹ جاتا ہی پس نوبت کا مقدم ہونا اور تپ کے مرتبہ کا تقدم اور اسکی سرعت حرکت اور اسکے ابتدائی زمانہ کہ مثلاً ایک روز ناغہ سے آئے کہ یہ سب علامات بحران کے جلد ہونے پر دلالت کرتے ہین۔ پھر اگر یہ مرض باوجود ان امور کے ایسے ایام مین اوقات سالانہ کے ہو جو گرمی کے دن ہین خواہ مادہ تپ کا صفراوی یا قوت مریض کی قوی ہو یہ بھی بحران کے جلد ہونے پر دلیل ہی۔ لیکن اگر علامات ضد اور مخالف ان علامات کے ہون میری مراد مخالف سے یہ ہی کہ مرض کے حرکت مین سکون ہو اور حرارت آن دنون ضعیف ہو اور کوئی چیز علامات نضج سے ظاہر نہو اور نبض ان دنون صغیر ہو اور

سست بھی چلتی ہو۔ اور تپ کے دورے اپنے وقت سے بعد پڑتے ہوں اور قوت بھی ضعیف ہوتی ہو پھر ہو تو یہ ہو کہ یا تو وہ تپ ہو جو دورا
آتی ہو یا کہ ایک دن اُسکا دورہ ہو اور دو دن ناغہ کردے (جسکو چوتھیا بخار کہتے ہین) اور مریض با اینہمہ علامات کبیر السّن ہو یعنے
بڑی عمر کا آدمی ہو۔ اور وقت موجود سالانہ اوقات مین سے بھی سرد ہو یہ سب امور بحران کے متاخر ہونے پر دلالت کرینگے اور دیر مین
بحران واقع ہوگا۔ اور اگر علامات متوسط اور درمیانی حالت پر ان دونون علامات سے ہون اُسکو دلالت یہ ہوگی کہ بحران عادی سے
ہوگا اور دیر مین نہوگا۔ پس یہی علامات ایسے ہین جنسے استدلال اُس بحران پر کیا جاتا ہے جو ہونے والا ہے قبل اُسکے ہونے کے۔
جو علامات بحران موجود پر دلالت کرتے ہین یہ وہ اعراض خفیف اور ضعیف جو ہمراہ بحران کے ہوتے ہین اور اُنکا بیان یہ ہے کہ بحران سے
پہلے استفراغ یعنے خارج ہونا کسی خلط کا بدن سے۔ یا وہ خراج اور پھوڑا ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے بحران ہوگا۔ اور قلق شدید اور
اضطراب ہوتا ہے۔ اور کچھ اعراض سخت اور خوف دلانے والے اُس شخص کو جو خوگرفتہ آمد بحران سے نہو اور کبھی اُسنے بحران کا نام بھی
نہ سُنا ہو۔ پھر اگر بحران دن کو ہوتا ہے قلق اور اضطراب رات سے اُسی دن کے شروع ہوگا۔ اور اگر بحران کی آمد شب کو ہے دن ہی سے
قلق پیدا ہوگا۔ اور یہ اعراض مریض کا قلق اور دل تنگ ہونا اور بستر پر اُچھل اُچھل پڑنا اور جس جگہ لیٹا ہے اُسکو چھوڑ کر دوسری جگہ
کروٹ لے لیکر پہونچنا اور پھر کہین چین نہین۔ دردسر کا ہونا ایضاً سبات یعنی جھپکی اور اختلاط ذہن اور حواس بھاری ہونے اور
آنکھون کے روبرو پتنگے سے اُڑنے اور تخیلات خراب اور تاریکی آنکھون مین لبدت آنسو بلاقصد چلے آرہے ہون اور روتا نہو
دونون آنکھین سُرخ ہون بدون آشوب چشم کے جبڑے کی حرکت نیچے کی طرف ہوتی ہو اور چہرہ سُرخ ہوجائے اور سانس مین تنگی
مُنھ مین معدہ کے پھڑکن گردن مین درد مراق شکم یعنے پیٹ کی جھلی کا اوپر کھنچنا۔ بدن مین کنپکنپی اور تھرتھری پیشاب آنے مین
دشواری احتباس طبیعت یعنے کھل کر اجابت نہونی اور پیاس زیادہ معلوم ہونی نیچے والے ہونٹھ کا پھڑکنا معدہ مین لذع اور جلن کا پیدا ہونا
پیٹھ مین درد اور لرزہ وغیرہ اور بھی بہت سے اعراض دشوار اور باصعوبت اسی طرح کے ہوتے ہین۔ جب یہ اعراض پائے جائین
سب کے سب خواہ بعض انمین سے اُسوقت معلوم ہوگا کہ اب بحران موجود ہے اور ہو رہا ہے۔ اور اسکا بیان یہ ہے کہ جب یہ سب علامات
خواہ بعض انمین سے شب کو ہون معلوم ہوگا کہ اب صبح کو بحران ہے اور اگر دن کو ہون اُسوقت معلوم ہوگا کہ بحران اسی شب کو ہے جو
اس دن گذرنے کے بعد آئیگی۔ اور ہر ایک علامت انھین علامات مذکورہ مین سے یا تو بحران ردی اور خراب پر دلالت کرتی ہے یا بحران جید پر بحران جید
وہ ہے جو کسی روز منجملہ ایام بحوری جید کے ہو جنکو ہمنے باب گذشتہ مین بیان کردیا ہے اور نبض بھی اسکے ساتھ قوی ہو اور پہلے بحران کے آنے سے نضج ہوچکا ہو
اور ظاہر ہوگیا ہو۔ کہ یہ علامات اگر ایسے وقت ظاہر ہونگے ان علامات کے تابع کوئی ایک استفراغ بھی منجملہ اُنھین استفراغات کے
ہوگا جنکو ہمنے بیان کردیا ہے اور اُسی بحران کے دن بذریعہ اُسی استفراغ کے یا تو بیماری جاتی رہیگی یا بیمار کسی اچھی حالت کی طرف
نکل آئیگا۔ اور اگر ہمراہ اسی استفراغ کے وہ خلط بھی برآمد ہو جس سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اُسکے نکلنے کو دلالت بتاکید ہوگی مریض کے
صحت پانے پر اگر وہ خلط اُسی عضو کی طرف سے برآمد ہو جو مخصوص ہے خارج ہونے سے اُسی خلط کے اور صلاح حال پر اسلیے نکلنے کو
زیادہ دلالت ہوگی۔ جو اعراض کسی استفراغ سے پہلے پیدا ہوتے ہین اُنمین سے ہر ایک عرض کو قسم خاص پر استفراغ کے بھی دلالت
ہوتی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ اگر مریض کے چہرہ پر سُرخی نمودار ہوئے یا اینکہ ناک اُسکی سُرخ ہوگئی خواہ دونون کنپٹیان اُسکی بھاری ہوکر
دھکنے لگین خواہ گردن مین اُسکے درد ہو اور اپنی آنکھون کے سامنے چمک اور شعاع دیکھے خواہ تاریکی چشم اُسکو ہوجائے خواہ شراسیف کے نیچے

مثلاً پیڑو میں تمدد اور کھنچاؤ معلوم ہو یہ امور دلیل ہونگے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا۔ اور اگر ان علامات کے ہمراہ ناک میں کھجلی بھی ہو
اور بیمار ہر وقت ناک اپنی کھودا کرے اور کھجایا کرے اس سے تو صاف معلوم ہوگا کہ اسی وقت نکسیر چلا چاہتی ہے اور زیادہ دیر نہ لگیگی
اور اگر یہ بیمار نوعمر ہو نکسیر پر دلالت اور قوی ہوجائیگی اسلیے کہ خون کی نوعمر آدمی کے بدن میں زیادتی ہے۔ لیکن پورے جوان اور ادھیڑ
آدمی کی نکسیر کم چلتی ہے۔ اور جسوقت بیمار کے سر پر گرانی ہو اور معدہ کے منہ میں درد اور متلی اور کرب اور سینہ میں تنگی اور گھٹنی اور مراق اوپر کی
طرف کھنچتی ہو دلالت یہ ہوگی کہ آج کا بحران بذریعہ قے کے ہوگا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ صفرا اگر معدہ کے منہ کے بود ہوسکی اپنی کے پھرتا ہے اور
درد بوجہ ربادتی جس ثم معدہ کے معلوم ہوتا ہے۔ پھر اگر با اینہمہ شراسیف کے نیچے بدن سرد ہو اور نیچے والا ہونٹھ پھڑک رہا ہو اسکو زیادہ دلالت ہوگی
قے کے ہونے پر اور یہ کہ اب بہت جلد قے ہوا چاہتی ہے۔ اور جسوقت بیمار کو اختلاط ذہن عارض ہو اور پیشاب اسکا بند ہوجائے اور پاخانہ بھی۔ اور ظاہر
بدن پر سرخی ہو اور گرمی بھی بدن میں پیدا ہو اور بخار گرم بدن سے اٹھتا ہو کہ اس سے کسیقدر ترمی بدن میں پیدا ہو اور نبض اسکی باوجود ان علامات کے
نرم مشابہ نبض موجی کے ہو دلیل ہوگی کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ اور اگر ان امور میں سے جو ہمنے لکھے ہیں کوئی بات پائی نہ جائے اور بیمار کو
لذع یعنے چبھن اور گرانی ناف کے نیچے معلوم ہو یا قرقرہ شکم میں پیدا ہو دلالت ہوگا کہ بحران بذریعہ اسہال کے ہوگا خصوصاً اگر پیشاب میں
کمی ہو خواہ بند ہوجائے اور اگر بیمار کی پشت میں درد ہو اور بیمار کو عادت بھی ہو کہ خون اسکی مقعد سے نکلتا ہو اور اسی کے خارج ہونے کا
دورہ بھی اب قریب آپہونچا ہو اسکو دلالت ہوگی کہ بحران بذریعہ جاری ہونے خون کے منہ سے ان رگوں کے ہوگا جو مقعد میں ہیں اور
اگر مریض عورت ہو اور اسکے ایام معمولی حیض کے آپہونچے ہیں اسکا بحران حیض کے جاری ہونے سے ہوگا۔ اگر بحران کسی استفراغ کے
ذریعہ سے ایسے دن واقع ہو جو بحران جید کے ایام میں اور اسی بحران سے پہلے نضج بھی بخوبی ظاہر ہوچکا ہو اور نبض بھی قوی ہو اور
بیمار کو بعد اسی استفراغ بحران کے راحت بھی ملے اور خفت معلوم ہو اور جو اعراض مرض کے تھے بحران کے وقت انمیں کمی بھی محسوس ہو اور
حرارت ٹھہر گئی ہو اور رنگ بیمار کا اچھا ہوگیا ہو اور نبض اسکی قوت پکڑ گئی ہو اسکو دلالت ہوگی کہ بحران جید اور تام ہوا ہے۔ جو علامات
بحران کے ردی اور خراب ہونے کے ہیں وہ اضداد یعنے مخالف علامات بحران جید کے سمجھنے چاہییں۔ اسکی صورت یہ ہے کہ اگر یہی علامات
اور اعراض جو مذکور ہوچکے ظاہر ہوں خواہ بعض انمیں سے کسی دن کو خواہ کسی رات کو نمایاں ہوں کہ وہ دن یا رات ایام بحران سے نہو
یا اینکہ ایام بحران جید سے ہو اور نہ انکے ہمراہ کوئی علامت نضج کی پائی جائے اور نبض باوجود اس خرابی کے ضعیف ہو اور استفراغ اس
خلط کا ہو جو علاوہ مادہ مرض کے ہے۔ جب ایسا ہوگا یہ بحران اسوقت ردی اور مہلک ہوگا۔ پھر اگر علامات بحران کے ہمراہ درمیانی حال کے
پائے جائیں یعنے بحران جید اور بحران ردی کے بیچ میں علامات ہوں پس وہ بحران اس دن تمام نہوگا بلکہ ناقص رہیگا میری مراد ناقص ہونے
بحران کے یہ ہے کہ ایسے بحران سے مرض منقضی نہوگا یا کہ مرض کا زوال کسی اور بحرانی دن تک ملتوی رہیگا جو بعد اسی بحران کے آنے والا ہے جیسے
بحران ساتویں روز ہوگا اور مرض جاتا نہ رہے بلکہ بقیہ مرض کا باقی رہ جائے اب اسکا بحران نویں اور گیارھویں دن تک متاخر ہوگا
اور اگر ایسے درمیانی احوال کے بحران سے مرض جاتا بھی رہے پھر دوبارہ عود کریگا اور مریض برعکس واقع ہوگا یعنے پلٹ جائیگا اور اگر یہ احوال
متوسطہ ہمراہ خراب اعراض کے ہوں اور ضعف قوت بھی انکے ہمراہ موجود ہو اسوقت یہ احوال متوسطہ مہلک ہونگے۔ اور اگر قوت قوی ہوگی
مریض کی جان سلامت رہیگی۔ یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ امراض حادہ اکثر تو انکی یہی صورت ہوتی ہے کہ بحران انکا قبل از وقت ہوجاتا ہے
یا مثلاً پانچویں روز خواہ چھٹے روز۔ اور امراض سلیمہ کا اکثر بحران دیر کرکے ہوتا ہے اور پیچھے ہٹ جاتا ہے جسقدر انکی حدت اور تیزی میں

قوت و وسعت ہو اسکو جان لے کہ مطلب کو پہونچ جائیگا۔

باب بیسوان شناخت مین علامات ردی کے جو موت کی خبر دیتی ہین اور انکے اسباب اور علامات کا بیان

جان تو خدا تجھے کامیاب کرے کہ ہمنے بقدر حاجت بیان اُن دلائل کلیہ کا کر دیا جنکی خبر دیتی سلامت اور ہلاک مریض کی ہوتی ہے اور وہ بیان یہی تھا کہ اوقات مرض حاد اور مرض متطاول کے بیان کر دیے اور علم کیفیت بحران کا بھی بیان کر دیا۔ اب ہم شروع کرتے ہین دلائل جزئیہ کا جو خبر دیتی سلامت یا ہلاکت کی کرتے ہین ہر ایک مرض مین اور یہ بیان ہمارا اسی طرز پر ہے جس طرح فاضل البقراط نے بیان کیا ہے اس کتاب مین جسکا نام تقدمۃ المعرفہ ہے اور کتاب فصول اور دیگر کتب مین بقراط کے ہے۔ اور یہی ہمارا بیان اُن اُمور اور احکام جزئیہ کو شامل ہے جو ہمپر ظاہر ہوا ہے بیماریون کی خبرگیری اور علاج کرنے سے بوجہ علامات ہمنے خود مشاہدہ کیے ہین اور انھین پائے ہین۔ اور اس بیان کا آغاز ہم اُن علامات جزئیہ سے کرتے ہین جو خبر دیتی ہلاکت کی کرتی ہین پھر اُنکے بعد ہم اُن علامات کو لکھینگے جو مریض کی سلامت پر دلیل ہوتی ہین۔ اور اُن علامات منذرہ بہ ہلاک سے پہلے ہم اسکو بیان کرتے ہین کہ یہی علامات ردی اور مہلک بھی سب برابر نہین ہین بلکہ باہم تفاضل اور ترتیب رکھتی ہین ہلاکت پر دلیل ہوتی ہین پس بعض انمین سے زیادہ قوی ہین اور بعض انمین سے زیادہ ضعیف ہین اور بعض انمین سے قوت اور ضعف مین میانہ ہین۔ فاضل بقراط نے مرتبہ ہر ایک کا انھین دلائل مین سے بیان کیا ہے جو قوت اور ضعف مین انکو حاصل ہے اور یہ بیان ایسے الفاظ سے ادا کیا ہے جو بسبب الفصل ممیز کے معلوم ہوتا ہے اور درجہ بدرجہ اُنکی قوت اور ضعف اثر کا تجویز کر کے اسی ترتیب سے وہ الفاظ اختیار کیے ہین چنانچہ اُسنے کہا ہے (۱) مہلک (۲) قتال (۳) اَحدا یعنی زیادہ شر پر دلالت کرنے والی (۴) موت اس علامت سے قریب ہے کہ یہ چارون الفاظ موت پر ضرور دلالت کرتے ہین۔ اور کبھیر دوسری جگہ انھین علامات کی نسبت کہتا ہے کہ ردی ہے۔ یا مذموم ہے یہ دونون الفاظ دلالت کرتے ہین کہ ایسی علامات سے کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ مریض کو اس بیماری سے نجات بھی ملجائے خصوصًا اگر اس علامت کے ہمراہ اور بھی چند علامات محمود پائی جائین۔ اور ایسی علامات جنکو مذموم اور ردی بقراط نے کہا ہے انمین دو خواہ تین علامتین پائی جائین اور کوئی علامت محمودہ پائی جائے پس یہی علامات ہلاکت مریض کے دلالت کرین۔ اب ہم کہتے ہین اور توفیق خدا سے مطلوب ہے اور ابتداء کلام انشاء اللہ علامات ردی سے اس جگہ کرتے ہین بعض علامات ردائت اور خرابی حال مریض پر امراض حادّہ مین دلالت کرتے ہین اور بعض علامات امراض متطاولہ مین اسی خرابی پر دلالت کرتی ہین۔ اور پہلے ہم علامات ردیہ امراض حادہ کا ذکر کرتے ہین اور خدا سے توفیق طلب کر کے کہتے ہین کہ یہ علامات ردیہ کچھ تو ایسی ہین جو اعراض داخلی اور اندرونی سے بدن کے حالات سے ماخوذ ہین اور ملمس بدن اور بعض علامات ردیہ اعراض اندرونی سے افعال پر ماخوذ ہوتی ہین۔ اور بعض علامات ردیہ اُن چیزون سے ماخوذ ہین جو بدن سے نکلتے ہین۔ اور بعض علامات ردیہ حالات امراض اور علل سے خواہ جو اُمور مشابہ امراض کے ہین اُنسے ماخوذ ہین۔ جو علامات ردیہ حالات بدن سے لی جاتی ہین اُنکا بیان اب مین کرتا ہون۔ جو چہرہ مُہرہ کہ مشابہ صحیح آدمی کے چہرہ کے ہو وہ بھی دلیل دی ہوتا ہے اور اسکی خرابی کا زیادہ اور کم خواہ ضعیف اور قوی ہونا بقدر اسکے قرب اور بُعد کے مشابہت مین صحیح کے چہرہ سے ہوتا ہے اور اسی طرح اسکی دلالت خرابی پر بھی کم و بیش ہوتی ہے جیسے چہرہ قحل یعنی سوکھا ہوا اور منخسف ہو جسکے معنی بقراط نے یون بیان کیے ہین کہ ناک اسکی پتلی ہو اور دونون آنکھین اندر گھسی ہوئی اور دونون کنپٹیان بیٹھی ہوئی اور دونون کان ابھی طرح سے نمایان نہ کیے ہوسکا اور

چہرہ کے علامات ردیہ

انکی لو چمٹی ہوئی ہون مطلب یہ ہی کہ کان تو بوجہ لاغری چہرہ کے ابھرے ہوئے ہون اور کان کی لو سوکھی ہوئی اور سمٹی ہو چہرہ کی کھال کھچی اور تنی ہوئی اور رنگ چہرہ کا جو اسکی جلد پر نمایان ہی تیرہ یا سبز اور یا سیر تیرگی اور کدورت غبار کی سی چھائی ہوئی ہو ایسا چہرہ ہلاک مریض پر دلالت کرتا ہی لیکن اگر یہ علامات چہرہ کی بسبب زیادہ دست آنے کے خواہ کسی تعب سے خواہ بیداری سے یا درد شدید کے عارض ہوئی ہون اسوقت ان علامات کی ردارت اور خرابی کم ہوگی - اسکا سبب ہی یعنی کمی اور بیشی ردارت کا چہرہ کے اعراض میں کہ چہرہ کا ایسا حال امراض ستطاولہ میں بھی ہوتا ہی اور بروقت نفث شدید یعنی زیادہ کھنکھار میں پیپ وغیرہ آنے کے اور بروقت استفراغ کثیر جب رطوبات بدنی کا اخراج ہوتا ہی الغرض ان تینون وقت چہرہ ایسا ہوتا ہی امراض متطاولہ میں چہرہ اس سبب سے نحیف اور منخسف ہو جاتا ہی کہ مرض نے تمام بدن کو گھلا دیا ہی اور رطوبات کو اعضاے لحمیہ سے پگھلا دیا ہی اور بدن کو بوجہ امراض خشک کر دیتے ہین اور روح اور خون بدن سے کم ہو جاتا ہی اور لعاب اور بیداری اور نفث یعنے مدہ وغیرہ کھنکھار مین آنا اور درد مین چہرہ کا ایسا ہونا اسوجہ سے ہی کہ بدن سے تحلیل روح اور رطوبت کا بکثرت ہو جاتا ہی اور یبوست کو بدن اسی تحلیل کی وجہ سے حاصل کرتا ہی اسی وجہ سے حرارت غریزی ضعیف ہو جاتی ہی اب روح اور رطوبت کو اسقدر گنجائش نہین ہی کہ ایسے مقامات بدنی تک یعنے اطراف اور کنارہ تک بدن کے پہونچین لہذا اطراف بدن لاغر ہو جاتے ہین خصوصاً چہرہ کہ زیادہ لاغر ہو جاتا ہی پس اسی چہرہ مین یہ اعراض پیدا ہوتے ہین - دوسرا سبب یہ ہی کہ چہرہ مین خون کی قلت اصل کی ہی بسبب اسکے کہ چہرہ دل اور جگر سے دور واقع ہی اور حالانکہ یہی دونون عضو معدن روح اور خون کے ہین (تیسرا سبب یہ ہی) کہ چہرہ پر ہڈیان بھی زیادہ ہین اور جسوقت گوشت چہرہ کا گھل گیا ہڈیان اور کھال سوکھی نظر آئیگی - اور جب کہ یہ اعراض طولانی امراض مین بھی زمانہ دراز کی بیماری سے پیدا ہوتے ہین پھر اگر امراض حادہ مین پیدا ہون اور زمانہ امراض حادہ کا تھوڑا سا ہی مرض کی قوت اور ضعف مریض پر دلالت کرینگے اسی وجہ سے خطرہ اور ہلاکت پر دلالت کرینگے - پھر اگر یہ اعراض بسبب تعب اور اسہال اور بیداری کے یا بسبب درد کے پیدا ہون اب انکو قوی دلالت خراب حالی اور ردارت پر ہوگی - اسی طرح سے خراب رنگ چہرہ کا اگر بوجہ برودت شدید کے خواہ سردی سے ٹھہری خواہ بوجہ سن پیری کے پیدا ہوگا ردارت اور خرابی اسکی کم ہوگی مگر یہ کہ مریض پر تین دن سے زیادہ گذر جاوین اور چہرہ کا رنگ اسی طرح کا اور یہ اعراض اسی طرح باقی ہون اب معلوم ہوگا کہ یہ امراض بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہین اور یہ اعراض ردی اور قتال ہین - اگر آنکھ کی سپیدی مین سرخی آجائے اور رگین آنکھ کی تیرہ خواہ سیاہ ہون یہ بھی دلیل ہلاکت پر ہوگی کہ مریض لامحالہ اب ہلاک ہو جائیگا - اسکا سبب یہ ہی کہ آنکھون کی سرخی جب کسی مرض سے ہو (مثلاً رمد سے) ایسی سرخی دلالت کرتی ہی دماغ کے امتلا پر اور دماغ کی جھلیون کے امتلا پر خونی مادہ سے اور تیرگی خواہ سیاہی آنکھون کی رگون کی آنکھون کی برودت مزاج پر دلیل ہی اور یہ بات خاص دلیل ہی مریض کی ہلاکت پر ایضاً آنکھ کا اونچا ہو جانا امراض حادہ مین بھی علامت ردی ہی اگر یہ آنکھون کا اونچا ہو جانا بوجہ آشوب چشم یا بسبب قی کے نہو اسکا سبب یہ ہی کہ جب ان اسباب سے آنکھین چڑھی ہونگی دلیل ہوگی کہ بہت سا مادہ بطرف آنکھون کے ریزش کر آیا ہی - اور اگر آنکھین تنگی ہو جائین اور ٹھیرا جائین کہ حرکت انہین باقی نہ رہے یہ بھی زیادہ دلیل ردی ہی سبب یہ ہی کہ یہ علامت بھی دونون آنکھون کے سرد ہو جانے پر اور انکے بیجان اور مردہ ہونے پر دلالت کرتی ہی - اگر سپیدی آنکھون کی سوتے وقت ظاہر ہوتی رہے اور دونون پپوٹے باہم چسپیدہ ہون اور یہ بات بسبب بعض استفراغات کے نہوئی ہو یعنے دست اور قی وغیرہ کی وجہ سے اور نہ عادت صحت مین بھی یہ عادت نہی اسوقت یہ سپیدی آنکھون کی ضعف دماغ پر دلیل ہوگی اور اگر ہو جاتا ادھر ادھر اور ناک پیچیدہ ہو جائے مثلاً جھریان سی

آنکھین پڑ جائین اور رنگ مین آنکھین اعضا کے تیرگی بھی ہو اب بھی موت مریض کو قریب سمجھنا چاہیے۔ اسلیے کہ یہ اعراض اعضا مذکورہ مین
دماغ کے تشنج سے پیدا ہوتے ہین اور تیرگی انکی بوجہ برودت مزاج اعضا کے ہوگی جو موت کی سردی سمجھنی چاہیے۔ برد اطراف یعنے
ہاتھ پانؤن کا ٹھنڈا ہو جانا حمیات محرقہ مین ردی علامت ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ برد اطراف اُسوقت احشا یعنی اندرونی اعضا مین ورم
عظیم پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یا اخلاط باردہ جو بکثرت اطراف مذکورہ مین موجود ہون۔ اور جب زبان مین ہچکیان ہون
اور اطراف سرد ہو جائین دلالت ہوگی کہ موت اب قریب ہے۔ اور یہ بات اُس قسم سے ہے جسکو دلالت یہ ہے کہ مری اور معدہ مین
بہت سے قروح پڑ گئے ہین۔ جب کہ انگلیان اور ناخون کا رنگ سبز تیرگی مائل ہو اور نبض بھی ضعیف ہو جائے جب بھی موت
قریب ہوگی اسلیے کہ یہ اعراض حرارت عزیزی کے بجھ جانے اور سرد ہونے سے پیدا ہوتے ہین۔ اور اگر یہ اعضا سیاہ ہو جائین ہلاکت
انکے دلالت کم ہوگی بہ نسبت سبز اور تیرہ ہو جانے کے۔ پھر سیاہی ناخن وغیرہ کے ہمراہ اگر قوت مریض کی قوی اور برداشت مرض پر
اسکو توانائی ہو اور یہ سیاہی کی علامت کسی بحران کے روز پیدا ہوئی ہو سلامت حال مریض پر دلیل ہوگی اور معلوم ہوگا کہ مرض
کسی پھوڑے کے پیدا ہونے سے دفع ہو جائیگا یا یہ ہوگا کہ جو مقامات سیاہ ہو گئے ہین وہ اعضا جیسے ناخن وغیرہ گر پڑینگے۔ اور
اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ عرض یعنے سیاہی ناخن وغیرہ کی بیشتر دفع طبیعت سے عارض ہوا کرتی ہے کہ جس مادہ نے مرض پیدا کیا ہے اسکو
طبیعت بطرف بعض اعضا کے دفع کرتی ہے بطور بحران کے۔ اور استدلال اسکے دفع بحرانی ہونے پر مریض کی قوت سے اور تحمل سے
اُس ایذا کے جو مریض کو ہے اور ظہور علامات محمودہ سے کیا جاتا ہے۔ اور جب ایسا ہو یعنی وجوہ استدلال سب درست ہون اُسوقت
یہ سیاہی ناخن وغیرہ کی سلامت پر دلیل ہوگی۔ اور اگر درصل اسکے خلاف علامات ہون ہلاک پر دلیل ہوگی جب مریض کے
بدن مین کوئی قرحہ پڑا ہوا ہو اور سبز ہو جائے خواہ سیاہ ہو جائے یہ علامت ردی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جس بیمار کے مرنے کا وقت آتا ہے
اُسکے بدن مین جو عضو آفت رسیدہ ہے ہر عضو سے پہلے وہی مُردہ ہو جاتا ہے اسلیے کہ حرارت غریزی عضو ماؤف کی ضعیف ہوتی ہے
جب امراض حادہ مین بدن پر چھوٹے چھوٹے نقطے باجرہ کے دانون کے برابر برآمد ہون یہ بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ اسکو دلالت ہے
کہ نضج اُس مادہ کا جس سے یہ مرض پیدا ہوا ہے دیر مین ہوگا اور اگر یہی دانے بڑے بڑے ہون خرابی انکی قلیل ہوگی۔ اگر یرقان بعض
کا نو قبل ساتوین روز کے لاحق ہو دلیل ردی ہے اسلیے کہ جس یرقان سے بحران مرض کا ہوتا ہے قبل ساتوین روز کے نہین ہوتا اور ساتوین
روز سے پہلے وہی یرقان ہوتا ہے جو ورم جگر سے پیدا ہوا اور جگر مین جب ورم ہوگا مجاری مرار یعنے صفرا کی راہین جو کہ جگر سے
مرارہ تک ہین بند ہو جائینگی۔ جب کسی کا بدن شراسیف کے نیچے جہان پیٹ ہے وہی لاغر ہو علامت ردی ہے اسلیے کہ اسکو دلالت ہے
ورم پر۔ جب کسی آدمی کو تپ ہو اور ظاہر بدن اُسکا سرد اور اندر بدن کے التہاب اور بھڑک ہو اور اُسکے ہمراہ پیاس بھی ہو
یہ دلیل موت کی ہے۔ اسلیے کہ یہ بات ورم گرم پر دلالت کرتی ہے جو اندر بدن کے ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوتا ہے چونکہ حرارت
بطرف ورم کے پلٹتی ہے اور خون جو ورم مین آتا ہے جل جاتا ہے لہذا باطن بدن کا یعنے تمام مقام اندرونی جسم کا اُسی حرارت سے
گرم ہو رہا ہے۔ پھر اگر گرمی تپ والے مریض کی اندرون بدن کے برابر نہو اور تمامی اعضاے باطنی یکسان گرم نہون جیسے کہ اُسکا
اندر کی طرف گرم ہو اور دونون کف دست اور دونون قدم اندر سرد ہون اور حرارت دونون جنب یعنے پہلوون مین قوی ہو
یہ بھی دلیل ردی ہوگی اسلیے کہ اسکو دلالت یہ ہے کہ ورم گرم اطراف دماغ مین یا جگر کے اطراف مین ہے خواہ معدہ کے اطراف مین۔

جو تپ مادہ خبیث سے پیدا ہوا اسکی خرابی اور علامت ایام بحران میں زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی تپ پہلے دورہ میں تو اسکی نوبت تھوڑی ہو کر جاتی رہے اور پھر دوبارہ اسکی نوبت ہو وہ نہایت صعب اور دشواری سے اُکے پس وہ تپ خبیثہ ہے۔ جب مریض کو جسکو مرض حاد ہو چوتھی کی پھر پھر اہاٹہ قبل چودھویں روز کے عارض ہو اور دونوں ہاتھ اسکے سوج جائیں یہ بھی خراب اور ردی علامت ہے پھر اگر کسی شخص کو یرقان عارض ہو وہ چودھویں روز تک ضرور مر جائیگا خواہ اس سے پہلے۔ اسلیے کہ یرقان اسکے جگر کے فساد مزاج پر دلالت کرتا ہے۔ ایضاً اگر کسی آدمی کو تپ تیز قوی حرارت کی ہو اور پھر وہی حرارت ظاہری اندر چلی جائے اور ملمس بدن کا حرارت میں خوش آیند ہو جائے یعنے گرمی اسکی مثل حرارت اصلی کے ہو اور یہ بات کسی سبب سے جو ایسی خوشگوار ملمس کو کر دیتا ہے نہو میری مراد سبب سے یہ ہے کہ پسینا خارج ہو کر خواہ نکسیر جاری ہونے سے یا بدن پر پھنسیاں وغیرہ خارج ہو کر جو بحران کی صورتین ہین یہ بات پیدا نہوئی ہو تب دلالت یہ ہوگی کہ موت اس شخص کی جلد آنے والی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت اندر بدن کے چلی گئی ہے پس بدن کے اندر کے مقامات وقوت حیوانی کی وجہ سے سوختہ کر دیگی اور پوری پوری قوت مذکورہ دفع مادہ مرض سے باز رہیگی اور اسوقت قوت ساقط ہو جائیگی پس مریض مر جائیگا لیکن تپ محرقہ کی شدت اگر ارواح مین ہو یہ بھی دلیل ردی ہے اسلیے کہ بحران انھین ارواح مین اس تپ کا ہوتا ہے۔ یہ بیان ان دلائل کا تھا جو بدن کے حالات سے خرابی حال اور ہلاکت پر دلالت کرتے ہین انکو جان لے کہ فائز مطلب پر ہوگا۔ رہے جو دلائل کہ افعال بدن سے ماخوذ ہین انکا بیان اب مین کرتا ہون اسی مقام پر۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر دونون آنکھین مریض کی روشنی سے گریز کرتی ہون یعنی روشنی کا دیکھنا اُسے ناگوار ہو اور آنسو انمیں سے بدون ارادہ کے نکلتے ہون یہ دلیل ردی اور خراب ہے اور اگر اسکے ساتھ حرکت بھی اُنکی زیادہ ہو اور دونون آنکھین تنگ اور نیچی ہوئی ہون اور ایک اُنمین سے دوسری سے چھوٹی ہو یہ علامات مہلکہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ناگواری روشنی کی طرف دیکھنے کے آنکھ کی ضعف قوت باصرہ پر دلالت کرتی ہے جو ضعف دماغ سے پیدا ہوتی ہے اور کسی عضو کے اعضاے بدن کے ضعف سے پیدا نہین ہوتی اور آنسوون کا بدون ارادہ کے خارج ہونا یہ بھی ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے وہ قوت ماسکہ جو دماغ مین ہے پھر اگر یہ بات نوبت تپ محرقہ کے ہو اور دیگر علامات ردی بھی ہون ہلاک پر دلالت کریگی اور اگر تپ اسوقت سلیم ہو عنقریب نکسیر چلنے کی خبر دیتی ہوگی۔ آنکھون کا تنگ ہو جانا کہ نیچی ہوئی معلوم ہو تشنج دماغ پر دلالت کرتا ہے۔ ایک آنکھ کے عضل مین تشنج ہے جیسے حول لینے کنز چشمی مین یہی بات پیدا ہوئی ہے۔ ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا اور اسکی حرکت زیادہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ رعشہ عضل چشم مین پیدا ہوا ہے اور پپوٹون مین رعشہ ہوا ہے۔ اور یہ دونون باتین ہلاکت پر دلالت کرتی ہین۔ پھر اگر بیمار کا منھ ایسا کھلا ہوا ہو کہ بند نہو سکے یہ بھی اسکے ہلاک پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بات یا تو تشنج پر دلالت کرتی ہے یا ضعف قوت محرکہ پر اور اگر بیمار کو ایسا معلوم ہو کہ اپنے بستر خواب سے بطرف دونون قدم کے گرا چاہتا ہے خواہ پائنتی کی طرف اُترا چلا جاتا ہے یہ دلیل موت کی ہے اسلیے کہ یہ عارضہ دلالت کرتا ہے کہ جو قوت بدن کو سنبھالتی رہتی تھی وہ مر چکی اور فنا ہو چکی۔ پھر اگر بیمار کو پیٹھ اور پس گردن کے بل لیٹا ہوا پائین اور اسکی گردن اور دونون ہاتھ اور دونون پانون دراز ہون یہ دلیل ردی ہے مگر اسکی خرابی کم ہے بہ نسبت اُن دلائل کی خرابیون کے جنکو اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔ اور اگر بیمار کے دونون قدم کھلے ہوے ہون اور ملمس اُن دونون کا گرم نہو اور دونون پانون اسکے باہم از خود مختلف شکل مین ہر وقت لپٹنے کے ہون اور ہلتے بھی ہون

یہ دلیل ردی ہے اسلیے کہ یہ عراض قوت کے ضعف پر اور ایسی حرارت پر اندرونی اعضا کے دلالت کرتے ہیں جو کرب پیدا کر رہی ہے اور اسی وجہ سے مریض نے اپنے پانون کھول رکھے ہیں کہ سرد ہوا سے اسکو لذت ملتی ہے۔ ایضاً اگر بیمار کا یہ حال نظر آئے کہ لٹا ہوا چت پڑا ہے اور دو دن پانون اور دونون ہاتھ اسکے دھڑ سے اور بستر رہیں کے ترچھے ہوئے جاتے ہین یہ بھی دلیل ردی ہے۔ اور دیکھا جائے کہ بدن مریض کا ڈھیلا اور بھاری ہے اور دونون ہاتھ اور پانون بھی ڈھیلے ہو گئے ہین یہ بھی دلیل ردی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ اعراض مذکورہ ضعف قوت محرکہ پر دلالت کرتے ہین جو اعضا مین ہے۔ جواب کرنا اور سونا بیمار کا پیٹ کے بھل بدون عادت کے جو پہلے سے اسکی جاری ہو زمانہ صحت میں یہ بھی دلیل ردی ہے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ تشنج اطراف شکم مین پیدا ہوا ہے۔ اگر بیمار کا حال بروقت منتہی مرض کے ایسا نظر آئے کہ بیٹھنے کی خواہش کرتا ہو اور جو کچھ اسکے ہاتھ مین آجائے اُس سے پکڑ کر لٹکنے کا ارادہ کرتا ہو یہ بھی دلیل ردی اور ہلاکت ہے اسلیے کہ واجب ہے منظر قوائے طبیعت کے بروقت منتہی مرض کے بیمار ساکن اور ٹھہرا رہے اور جب ایسی صورت پر ہوگا ہت سراب اور بری حالت مین ہوگا خصوصاً اگر یہ بات ذات الریہ کے مرض مین ہو اسلیے کہ ایسے وقت یہ کیفیت کرب اور اختلاط عقل اور تنفس کی دشواری پر دلالت کرتی ہے اور کرب اسلیے ہوگا کہ مریض اپنے سینہ اور پھیپھڑے مین بشدت تنگی پاتا ہوگا پس اسی تنگی کی وجہ سے ہوا بقدر حاجت اُسکے سینہ مین جاتی نہوگی اور جب بیٹھ جائیگا تنفس اُسکا درست اور ٹھیک ہو جائیگا۔ اگر کسی بیمار کا ایسا حال نظر آئے کہ اپنے دانت پیستا ہو بدون اسکے کہ لڑکپن سے اُسکی عادت اور خوگری دانت پیسنے کی نہو یہ دلیل ردی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ فعل باراد طبیعت کے ہوتے ہیں جب کہ عضل دونون جبڑے کے سبب ہون اور یا اس وجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ انھین عضلات میں تشنج پیدا ہوا اور یہ دونون عارض ہلاک پر دلالت کرتے ہین یا کسی آفت کے ہوتے ہین جو دماغ کو پہونچی ہو اور یہ بات جنون پر دلالت کرتی ہے پھر اگر یہ اعراض پیدا ہون اور عقل مین اختلاط آگیا ہو اُسوقت انکا پیدا ہونا ہلاک پر دلیل ہوگا۔ اگر بیمار ذات الریہ اور سرسام اور دردسر کا یہ حال دیکھا جائے کہ اپنے دونون ہاتھ بطرف چہرہ کے بلند کرتا ہو گویا کہ وہ بیمار کسی چیز کو ہاتھ سے روکتا ہو جو اُسکے منہ کے چنتا ہو خواہ کپڑون کے روئین اکھاڑتا ہو خواہ دونون ہاتھون سے دیوار کے بھوسہ اور گھاس کے ٹکڑے اکھیڑتا ہو۔ یہ دلیل ردی اور قتال ہے اور سبب اُسکا یہ ہے کہ ان چیزون کے لینے کے واسطے ہاتھ ہلانا اسی وجہ سے ہوگا کہ آدمی اپنی آنکھون کے سامنے انکو دیکھتا ہوگا۔ اور یہ تخیل جب ہی ہوتا ہے اسلئے دماغ اخلاط سے ہو کر پیدا ہوتا ہے اور انھین اخلاط سے کوئی شے اُسکی آنکھون مین پہونچتی ہے پس یہ کیفیت ہلاک پر دلالت کر رہی ہے۔ اور اگر مریض کے خیال مین ایسا گذرے جیسے کوئی آدمی سیاہ رنگ اور حبشی نژاد اُسکو ایذا دیتا ہے اور اُسکے قتل کرنے کا ارادہ کرتا ہے یہ بھی دلیل ردی ہے اور اسی طرح اگر دیکھا جائے کہ بیمار کو مُردون کے نام سُننے سے ایذا ہوتی ہے یہ بھی دلیل ردی ہے۔ اسلیے کہ یہ دلالت کرتی ہے کہ دماغ مین اخلاط سوداوی سوختہ ہو رہے ہین اور یہ بھی اسکی دلالت ہے کہ خاص دماغ کو کوئی آفت احتراق کی پہونچی ہے۔ اگر بیمار امراض حادہ مین روتا ہو یہ دلیل ردی ہے اسلیے کہ رونا یا خلط سوداوی خراب سے پیدا ہوتا ہے یا سانس کی خرابی سے اور تنگی سے جو اُسکی آمد و شد مین ہے اور بوجہ سُرعت اور تیزی انفعال کے مرد حکیم امراض حادہ مین مترجم شاید مراد یہ ہو کہ مرد عاقل کے مزاج مین سرعت اور جلدی آجانے امراض حادہ مین اسی کی وجہ سے موت سے ڈر کر روتا ہے خواہ جلد آرام ہونے کے سے روتا ہے متن اور یہ بات دانشمند آدمی سے سرزد ہونی دلیل ردی ہے اسلیے کہ اُسکو دلالت ہے کہ حال طبیعی سے ایسے آدمی کی حالت زیادہ خارج ہو گئی ہے۔ اسی طرح سے جو آدمی زیادہ باتین کرتا ہو وہ چپ چاپ ہو جائے یہ دلیل ردی ہے۔ اسی طرح زیادہ کلام کرنا اور جلد جلد بڑبڑانا اُس شخص کا جو مشہور ہو یعنی بلند نام ہو اور نامی گرامی اور ایسی عادت اُسکی نہو یہ بھی ردی علامت ہے جب بیمار کا سُننا

اور سُننے کسی بات کو کچھ اُسکا متغیر ہونا مقصود ہو جائے اور قوت اُسکی ضعیف ہو چکی ہو پس موت اُسکی قریب آ چکی ہے - اور یہ بات ایسی ہے
کہ پہلے ہی سے دلالت کرتی ہے کہ مریض کی قوت حس کرنے والی فنا ہو چکی - اگر بیمار کو تپ مرض میں یہ خواب نظر آئے کہ جیسے آسکے بدن پر برف
رہی ہے یہ دلیل ردی ہے اسلیے کہ یہ دلالت کرتی ہے کہ سرد اخلاط کا غلبہ بدن پر ہے - اگر کسی بیمار کی سانس متواتر چلتی ہو یہ بھی ردی ہے
اسلیے کہ یہ بات کسی الم اور ایذا اور التہاب پر دلیل ہے - اگر متواتر سانس چلنے کے ہمراہ سانس عظیم اور متفاوت بھی ہو - یہ بھی ردی ہے
اسلیے کہ ایسے تنفس سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاط عقل مریض کو ہوا ہے - اور اگر اسکے ہمراہ بیمار کو سانس ٹھنڈی معلوم ہو جب کہ سانس ناک سے
باہر آتی ہے نہایت زبون ہے کہ دلیل ہلاک پر ہے اور موت کے قریب ہونے پر - اور اسکی وجہ کہ سانس کا سرد باہر آنا حرارت غریزی کے
سرد ہو جانے پر دلالت کرتا ہے اور حرارت کے فنا ہو جانے پر - اگر سانس بوقت آنے جانے کے انہی راہوں میں متغیر ہوتی ہو یہ دلیل
ردی ہے اسلیے کہ اسکو دلالت یہ ہے کہ سینہ کے عضل میں تشنج آ گیا ہے اور اسی وجہ سے ہوا کا اندر جانا اور باہر آنا مضطرب ہوتا ہے
اور متغیر ہو جاتا ہے - سانس میں ہو آنا ردی علامت ہے اسلیے کہ یہ دلالت کرتی ہے آلات تنفس میں عفونت آ جانے پر (تنفس بکا)
یعنے رُندھی آواز علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ رونا چھوٹے لڑکون کو بسبب ضعف اعضاے تنفس کے عارض ہوتا ہے اور جب
پورے سن والون کو یہ رونا لاحق ہو دلالت ہوگی کہ غلبہ سوداوی اعضاے تنفس میں اسکے آ گئی ہے - اگر کوئی بیمار دن کو سوتا ہو
اور رات کو جاگتا ہو یہ بھی دلیل ردی ہے - پھر اگر اول روز یعنے صبح سے اتنی دیر تک اسے نیند آتی ہو کہ تہائی اُسی دن کی گذر جائے
اسمین رداءت اور خرابی کم ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عادت آدمیون کی یہی ہے کہ رات کو سوتے ہیں اور دن کو جاگتے ہیں پس خلاف
عادت اور خلاف امر طبیعی کے دن کو سوئیں اور رات کو جاگیں یہ علامت ردی ہوگی - ہان مگر عادت مریض کی زمانہ صحت میں
یہی ہو پھر اُسوقت یہ علامت ردی نہوگی - پھر اگر کوئی بیمار نہ دن کو سوتا ہو اور نہ رات کو یہ علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ بات یا تو شدید
دلیل ہے یا اختلاط ذہن پر جو غلبہ سودا سے حادث ہوا ہو - اگر کسیکو سونے سے کوئی درد پیدا ہوتا ہو یہ بات علامات موت سے ہے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت غریزی کی شان سے یہ ہے کہ سوتے وقت اندر بدن کے چلی جاتی ہے واسطے ہضم کرنے غذا کے اور واسطے
درست کر دینے مواد فاسد کے جو بدن میں ہون - پھر جسوقت مادہ مرض کے قوی ہونگے اور حرارت غریزی ضعیف ہوگی مادہ سے
حرارت غریزی گریز کریگی اور مرض کی قوت بڑھ جائیگی اور مریض بدحالی میں گرفتار ہوگا - جب بیمار کو جتنے امور مناسب ہیں سب کر چکا ہو
اور نفع اُسکو کسی چیز سے نہوا ہو اُسکی بیماری صعب اور دشوار ہوگی اُسکو جان لے کہ مطلب کو انشاء اللہ تعالیٰ پہونچ جائے - جو دلائل اُن
چیزون سے ماخوذ ہیں جو بدن سے خارج ہوتی ہیں) انکی تین قسمین ہیں - ایک وہ دلائل جو براز سے ماخوذ ہیں - دوسرے وہ دلائل جو
پیشاب سے ماخوذ ہیں - تیسری وہ دلائل جو نفث یعنے تھوکنے اور کھنکھارنے سے جو چیزین خارج ہوتی ہیں انسے اور قے سے اور پسینے
اور نکسیر سے ماخوذ ہیں - جو دلائل براز سے یعنے پاخانہ سے ماخوذ ہیں وہ یہ ہیں کہ سیاہ پاخانہ اور سبز رنگ کا پاخانہ اور بدبو دار چکنا
پاخانہ امراض حادہ میں یہ سب اقسام براز کے موت پر دلالت کرتے ہیں - اسلیے کہ سیاہ پاخانہ اخلاط کے احتراق اور سوختہ ہونے پر
دلیل ہے - اور چکنا پاخانہ اعضا اور چربی کے پگھلنے پر حرارت کی قوت سے دلالت کرتا ہے - اور سبز پاخانہ صفرا سے زنگاری پر دلیل ہے اور
بدبو براز شدت عفونت پر دلالت کرتا ہے - جو براز مائی اور رقیق اور سپید ہو اور زیادہ زرد اور دہی براز یعنے جسمین جھاگ اُٹھتا ہو
ردی ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ براز کا پتلا ہونا خرابی ہضم پر دلالت کرتا ہے اور سپید پاخانہ دلالت کرتا ہے کہ صفرا آنتون تک ...

...تر نہیں جاتا ہے بلکہ وہ صفرا تمام بدن میں جاتا ہے اور اسکو دلالت یرقان پر ہے - اور زیادہ زرد پاخانہ دلیل اس امر پر ہے کہ صفرا بکثرت
معدہ اور آنتوں کے زیادہ اترتا ہے - اور کف ملا ہوا پاخانہ دلالت کرتا ہے کہ ریح کی آمیزش فضلہ براز میں ہوگئی ہے جیسے دریا میں
بروقت ہوا چلنے کے اور موجوں کے تھپیڑ لگنے سے کف پیدا ہوتا ہے - کف ملا ہوا براز حرارت مفرط یعنی زائد پر دلالت کرتا ہے جیسے
دیگ وغیرہ میں بروقت جوش اور ابال آنے کے بھین اٹھتا ہے - اگر فضلہ براز تھوڑا سا ہو اور چکنیا اور بالزوجت ہو خواہ زرد ہو
دلیل ردی ہوگا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوگا کہ اس بیماری میں طول ہوگا - اسکی وجہ یہ ہے کہ براز کو دلالت چربی کے پگھلنے پر ہے
اور جو براز با اینہمہ اوصاف کے زرد بھی ہو دلالت کریگا کہ وہ حرارت جسنے چربی پگھلا دی ہے وہ حرارت قوی ہے - یا اس بات پر کہ چربی
پورانی ہوکر سڑ گئی ہے - اگر پاخانہ مختلف رنگ کا ہوتا ہو میری مراد یہ ہے کہ زرد ہو اور پھر سرخ ہو اور پھر سیاہ ہو مترجم با اینکہ ایک مرتبہ
جو براز دفع ہو اسکے رنگ طرح طرح کے ہوں **متن** یہ علامت ردی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ یہ رنگ اگر یکجا ہوں یعنے ایک ہی دفعہ کے
براز میں آئیں دلیل ہوگی کہ بدن میں اسوقت بہت سے امراض فراہم ہیں پس انکی رداءت اور خرابی سے ان امراض اور
فضلہ براز کے دلالت مذموم اور ردی ہوگی اور سبب خرابی کا یہ ہے کہ طبیعت کو زمانہ دراز تک ان امراض کا مقابلہ کرنا پڑیگا پس اصلاح
ان امراض کی خواہ طبیعت کار و بصلاح ہونا طول مرض مرکب پر دلالت کرتا ہے - براز خبیث بھی ردی علامت ہے اسلیے کہ وہ لذع اور
چبھن پیدا کرتا ہے اور مریض کو بار بار قضاے حاجت کے واسطے تنگ کرتا ہے اسی سے اسکی قوت ساقط ہو جاتی ہے - اور اگر براز میں
خالص مادہ صفرا خارج ہو کر اشتہاے مریض کی ساقط ہو جاے یہ بھی ردی علامت ہے اسلیے کہ ایک براز دلالت کرتا ہے کہ اخلاط
بدنی سب بطرف صفرا کے بدل گئے اور اسی وجہ سے اشتہا بھی ساقط ہوگی - اسی طرح اگر کسی آدمی کو اسہال خونی ہو جو گرائے دیتا ہو
بوجہ کثرت ضعف کے خواہ درد پشت وغیرہ کے اور وہ مریض تناول طعام سے بھی رک گیا ہو یہ بھی دلیل ردی ہے اسلیے کہ اسہال خونی
کبھی خراش سے آنتوں کے بھی پیدا ہوتا ہے پھر جب ایسا اسہال زمانہ دراز تک رہیگا اور آنتیں سڑ جائینگی اور سڑ سڑ کر دستوں میں
خارج ہونگی پس آفت بوجہ عظیم ہونے کے معدہ کے منھ تک بھی ہو پہنچیگی لہذا اشتہاے طعام ساقط ہو جائیگی - اگر کسی مریض خراش
امعا کے براز میں ٹکڑے گوشت کے خارج ہوں یہ بھی علامت ردی ہے اور علامات موت سے ہے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ
قرحہ نے آنتوں کو سڑا دیا ہے اور آخر طبقہ دوم تک آنتوں کے پہونچا ہے اور اسکو بھی بشدت چھیل ڈالا ہے - اور جب آفت کی یہ قوت
ہوگی پھر اب ممکن نہوگا کہ مریض کو اس مرض سے نجات ملے - اور جب خونی دستوں کے بعد کیموس آجائے یہ بھی دلیل ردی ہے اسلیے
کہ یہ بات دلالت کرتی ہے ورم گرم پیدا ہوا ہے اور آنتوں میں حادث ہوا ہے لیکن خالص براز کے بعد اگر خون کا دست آجائے یہ بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ
یہ دلالت کرتا ہے کہ آنتیں صفرا کی تیزی سے چھلی جاتی ہیں - سیاہ براز جو خود بخود آتا ہو تپ ہو یا نہو بدترین علامات سے ہے ہاں اگر اسکی آمد کم ہو جائے خواہ اسکو
استقرار حال اعتدال پر ہو یعنی اور اخیر دن نہوتا ہو - اسی طرح سے تمام چیزیں جو بدن سے خارج ہوتی ہیں پیشاب پاخانہ اور آنسو وغیرہ کہ اگر انمیں سے
کوئی چیز خراب رنگ کی ہو اسکی دلالت اسوقت خراب ہوگی مگر یہ کہ ناقص اور کم ہو جائے اور کمی پر اسکو استقرار ہو اسی طرح سے براز سیاہ خواہ پیشاب
وغیرہ اگر سیاہ ہو اخلاط کے سوختہ ہونے پر اور اخلاط کی رداءت اور خرابی پر دلالت کرتا ہے پھر اگر تھوڑی تھوڑی آمد ان اشیا کی
ہوتی رہے اور یہی صورت انکی مستقر ہو جائے طبیعت کی قوت اور طبیعت کے مرض پر غالب آنے پر دلیل ہوگی اور خلط کے فنا کر دینے پر
از طرف طبیعت کے دلالت ہوگی جس مرض کی ابتدا میں آمد مرہ سودا کی اوپر کی طرف سے بدن کے خواہ نیچے کی طرف سے ہو دلالت

موت پر کرتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جب یہ خلط ابتدا مین کسی مرض کے خارج ہویا تو کثرت پر اپنی دلالت کرگئی یا ضعف قوت ماسکہ پر اور جو کچھ ان دونون سے ہو بُرا ہی اور ہلاک مریض پر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ قوت کو ممکن نہین کہ اِس خلط کا مقابلہ کرسکے جس شخص کو مرض حاد یا مرض مزمن نے لَٹا دیا ہو اور از بس ناتوان کر دیا ہو خواہ علاوہ مرض کے اور کسی سبب سے وہ لَٹ گیا ہو اور پھر اُسکے بدن سے مرۂ سودا خارج ہو وہ شخص دوسرے روز مرۂ سودا کے نکلنے سے مرجائیگا - اِسی طرح اگر یہ بات مرۂ سودا کے خارج ہونے کی اُس عورت کو لاحق ہو جسنے اسقاط بچہ کا کیا ہو کہ وہ عورت بھی مرۂ سودا کے خارج ہونے سے دوسرے روز مرجائیگی سبب اسکا یہ ہی کہ قوت ایسے اوقات مین ساقط ہو چکی تھی اور یہ گمان ایسے ناتوان اشخاص کی نسبت ہو نہین سکتا کہ قوت نے اِس خلط کو بدن سے خارج کیا ہی اپنے ثبوت اور بَل سے اور اپنے فعل قوی سے بلکہ خروج اِس خلط کا بوجہ کثرت اِسی خلط کے ہی (جو مہلک ہی) تپ محرقہ کے بیمار کی طبیعت اگر بستہ ہو جائے یعنے اُسکو قبض پیدا ہو یہ دلیل ردی ہی سبب اِسکا یہ ہی کہ حرارت اُسکی اب اوپر کی طرف چڑھیگی - اسہال کے بیمار کا اگر شراسیف کے نیچے پتلا اور باریک معلوم ہو یہ بھی اندیشہ کی بات ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ اگر پیڑو کے قریب کا جسم لاغر ہو معدہ اور جگر وغیرہ کو ضرر پہونچیگا جو آلات غذا کے ہین اور جب ایسے آدمی کو دست آئینگے اُس مقام کی لاغری اور پتلا ہونا اور بھی بڑھیگا اور اُسکی لاغری سے معدہ اور جگر وغیرہ کا ضرر بھی زیادہ ہوگا پس یہ بھی بُری بات ہوئی کہ اِس سے خوف موت کے واقع ہونے کا ہی - لیکن ہوا چھوٹنے کی آواز کا یہ حال ہی کہ جسکی شان سے یہ بات نہو اور جسکو شرم ایسی حرکت کے ظاہر ہو جانے سے آتی ہو اور اُس سے یہ ناروا فعل سرزد ہو اور اُسے امراض حادہ کی شکایت ہو اُسوقت ایسی بیتابی سے ریاح کا سرزد ہونا دلیل ردی ہوگا سبب اِسکا یہ ہی کہ جو شخص شرماتا ہو اس وجہ سے کہ اُسکی عقل ثابت ہی اور باوجود سلامت عقل کے بڑے شرم کی بات ہی کہ اُس سے ریح کا ضبط نہو سکے پھر اگر باوجود ضبط کرنے کے بھی آواز سے ریح اُسکی صادر ہو اور اختیاراً اُسنے یہ فعل کیا ہی معلوم ہوگا کہ درد شدید اطراف شکم مین اِسکے ہی اور اگر بے اختیاری کی راہ سے اخراج ریح کا ایسے فہمیدہ آدمی سے ہوا ہی اُسکے اختلاط ذہن پر دلیل ہوگی اور دونون طرح سے بُرا ہی اور خرابی حال پر دلیل ہی اِسکو جاننا چاہیے (جو دلائل پیشاب سے ماخوذ ہین) وہ یہ ہین اگر سیاہ پیشاب مردون کو خواہ عورتون کو آئے دلالت اُنکے ہلاک پر کریگا - اور جسقدر سیاہ پیشاب مقدار مین کم ہوگا اُسیقدر بُرا ہی کہ اُسکی دلالت اِس بات پر ہوگی کہ خون کی رطوبت فنا ہو چکی ہی اور اِسپر بھی اُسکو دلالت ہوگی کہ جو آلہ پیشاب کا جذب کرنے والا ہی اُسکی موت کی حد آچکی ہی - لڑکون کا حال یہ ہی کہ پتلا پیشاب مثل پانی کے اگر اُنکو ہو خراب اور ردی ہی - دلیل احکام کی بہ ترتیب یہ ہی کہ سیاہ پیشاب اخلاط کے احتراق اور سوختہ ہونے سے برآمد ہوتا ہی کہ بوجہ شدت حرارت کے اخلاط سوختہ ہوگئے پس یہ بات اِسی وجہ سے ہلاکت پر ہر ایک آدمی کے دلالت کرتی ہی - اور چونکہ لڑکون کا پیشاب براہ طبیعت کے غلیظ ہونا چاہیے اور رسوب بھی اُسمین زیادہ ہونے چاہیین اسلیے کہ قوت مغیرہ جو غذا وغیرہ کو بطرف بول و براز کے تغیر دیتی ہی انکے بدن مین شدید اور قوی ہی اور مواد کی نضج دینے والی وہی قوت ایسی ہی کہ ہر قسم کے مادہ کو نضج دے سکتی ہی اور جب سب قسم کے مواد مین نضج آجائے اُسکی شان سے یہ ہی کہ وہ مواد گاڑھے بھی ہو جائین مترجم شاید مراد مصنف کی یہ ہی کہ جملہ اقسام کے مواد جو رقیق ہون اسلیے کہ مدعی اثبات غلظت بول ہی جو رقیق ہوتا ہی پس سائر مواد کے بعد لفظ رقیقہ کا چھوٹ گئی خواہ کاتب سے رہ گئی ہی مثل جیسے ہر کے کا حال ذات الجنب مین اور [illegible] کا حال زکام مین اور پیپ کا پھوڑے مین کہ یہ سب مواد رقیقہ نضج سے زیادہ گاڑھے ہو سکتے ہین

پیشاب سے دلائل [illegible]

اُسیقدر اُنمین نضج اور پختگی زیادہ ہوتی ہے۔ پھر جب لڑکون کا پیشاب رقیق مثل پانی کے ہوگا اور مدت دراز تک اسیطرح کا آتا ہوگا یہ دلیل ردی ہے اور بہت زیادہ دلیل ہلاکت پر ہوگا اسلیے کہ ایسے پیشاب کو لڑکون مین خلاف اور ضد ہے بول طبیعی سے۔ جب کہ پیشاب مین کسی شخص کے ایک ثفل تہ نشین سیاہ ہو شیشی کے نیچے تہ مین یا اُسکا غمامہ جیسے لکۂ ابر سیاہ پیشاب کے اوپر تو ہو مگر نیچے اُترنے والا معلوم ہوتا ہو کہ اب اُترا اب اُترا دلیل ہلاک پر ہوگی اسلیے کہ سیاہ ہونا اُسکا دلالت احتراق پر خواہ شدت برودت پر کرتا ہے پھر اگر تہ مین شیشی کے ٹھہرا ہوا ہو جسکی اصطلاح رسوب سے ہے خواہ اُسکا غمامہ اوپر ہے مگر نیچے گرا جاتا ہے دونون کو دلالت قوت پر مرض کے عظیم ہونے پر ہے اور اس بات پر کہ قوت کو مرض نے مقہور اور مغلوب کر دیا ہے جیسے کہ ثفل تہ نشین جو سپید اور چکنا ہو صحت پر اور تمام نضج پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح اگر ثفل راسب سیاہ رنگ کا ہو عدم نضج پر اور طبیعت کے عاجز ہونے پر مادۂ مرض کے مقابلہ سے دلیل ہوگا۔ پیشاب مثل پانی کے مبتلا امراض حادہ مین دلیل ردی ہے اور مہلک ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ پیشاب نضج کے ہونے پر اور طبیعت کے عاجز ہونے پر مقابلہ سے مادہ مرض کے اور اسپر بھی دلالت کرتا ہے کہ حرارت اس تپ کی بدن کے اوپر والے اعضا کی طرف چڑھ رہی ہے اور اختلاط عقل کے حادث ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پھر اگر ایسا پیشاب تپ مین اُسوقت ہو کہ ذہن مین اختلاط ہو چکا ہے ہلاک پر دلالت کریگا سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت اُسوقت دماغ مین جا گرفتہ ہو کر دماغ کو جلا چکی ہوگی۔ پھر اگر اسی طرح کا پیشاب زمانہ دراز تک آیا کرے اور کچھ ایسی علامات ظاہر ہو جائین جو سلامت مریض پر دلالت کرتی ہون اور ذہن بھی مریض کا درست اور سلیم ہو اُسوقت یہ پیشاب کسی پھوڑے اور خُراج پر دلیل ہوگا جو گردے کے قریب نکلا چاہتا ہے۔ سبب اسکا یہ ہے کہ جب کسی بیماری کی مدت دراز گذر جانے دلالت کرتی ہے کہ جسں اخلاط نے اسی مرض کو پیدا کیا ہے دراصل وہ اخلاط غلیظ اور سردہین اور بدشواری نضج اُنمین ہوگا۔ اور طبیعت جب ایسے مادہ پر توانا ہوگی اُسکو نیچے کی طرف دفع کر دیگی۔ اسلیے کہ طبیعت کو اتنی قدرت نہین ہے کہ ایسے مادہ کی اصلاح کر دے (بدبو پیشاب) جو غلیظ بھی ہو وہ بھی ردی اور خراب ہے اسلیے کہ بدبو کا اُسوقت دلالت عفونت پر ہے اور غلیظ ہونا اسکا خلط اور مادہ کی غلاظت پر دلالت کرتا ہے اور اسپر کہ طبیعت اُسکی اصلاح اور درست کر دینے سے کمزور اور ضعیف ہے (گاڑھا پیشاب) جسمین اجزا پراگندہ ہو کر گدلا ہو گیا ہو اور صاف درد اور کدورت سے نہوتا ہو اور اگر کسیقدر صاف بھی ہو دُرد اُسمین کم بیٹھے ایسا پیشاب ردی ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ قوت حرارت پر خارج طبیعت سے ہے ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے یعنے ایسی قوی حرارت غیر طبیعی پیدا ہوئی ہے کہ پیشاب مین مشابہ جوش آنے کی کیفیت پیدا ہوئی ہے اور حرارت غریزی کے ضعف پر بھی یہ پیشاب دلالت کرتا ہے اسقدر ضعیف ہو گئی ہے کہ منتشر ہو کر اب اُسکو اخلاط مین نضج پیدا کرنا ممکن نہین ہے۔ اگر کسی کے پیشاب مین ثفل تہ نشین مشابہ ستو کے موٹے موٹے ٹکڑون کے ہو اور تپ بھی قوی ہے یہ بھی دلیل ردی ہے اور اس سے زیادہ خراب تر وہ ثفل ہے جسمین پرت پرت سے برآمد ہون خواہ مشابہ بھوس کے ہو۔ اور سبب اسکا یہ ہے کہ ایسے قسم کے ثفل اعضا کے پگھلنے پر دلالت کرتے ہین لیکن جو ثفل مشابہ دردرے جو کے ستو سے ہے یا تو خون غلیظ کے احتراق اور سوختہ ہو جانے پر اور اسی خون کے زیادہ پک کر حل جانے پر دلالت کرتا ہے۔ یا کہ دوبال اور پگھل جانے پر گوشت کے اس طرح کہ تمام اجزا گوشت کے منحل ہو جائین بسبب شدت حرارت کے کہ وہ اجزا گوشت کے مثل صدید کے ہو جائین اور سخت اجزا ہو کر ایسے ہو جائین جیسے ستو کی تریان ہوتی ہین جو طالف سے آتی ہین۔ جو ثفل مشابہ برادہ کے ہوتا ہے وہ سخت اعضا کے چھل جانے ...

دامن شبا

طالثت

تاہے اور یہی وجہ تھی کہ یہ ثفل زیادہ تر ردی اور خراب ہے بہ نسبت اُس ثفل کے جو سویق یعنے جو کے ستو سے مشابہ ہے۔ جو ثفل شبیہ سبوس کے ہے وہ رگون کے چھل جانے پر دلیل ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ سب سے زیادہ ردی ہے۔ مناسب ہے یہ بھی معلوم رہے کہ بعض اوقات مین یہ اقسام ثفل کے مثانہ اور گردہ سے خارج ہوتے ہین پھر اُسوقت ہلاک پر دلیل نہین ہوتے اور یہ بات اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ بیمار کو ایذا اور درد انھیں اعضا کے گرد اور اطراف مین محسوس ہوتا ہے پھر اگر یہ علامت نہو اور تپ موجود ہے اور تمام بدن مین اسکا یعنے تپ کا فعل ہو رہا ہو پس علامت ایسے پیشاب کے ردی ہونے کی صحیح ہوگی۔ کمی پیشاب کی بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کمی یا تو احتراق اور فناء رطوبت پر دلیل ہے یا ضعف قوت ممیزہ پر جو خون سے پیشاب کو جدا کرتی ہے یا ضعف قوت دافعہ پر (جو پیشاب کو خارج کرتی ہے) (قے) کی دلالت یہ ہے کہ اگر سیاہ قے ہو یا سبز مشابہ زنگار کے اُسوقت بھی خرابی حال مریض کی ہوگی اور اگر باوجود اِس رنگ کے بدبو بھی ہو موت پر دلالت کریگی اور سبب اِسکا وہی ہے جو ہمنے ابھی ذکر کیا ہے پاخانہ اور پیشاب کے بیان مین کہ ایسی قے یا تو شدت احتراق سے ہوگی یا کہ یرقان کی شدت مین آدمی ایسی بد رنگ قے کرتا ہے۔ اور جو اِسمین سے بو زیادہ تر دلیل ہلاکت پر ہے بوجہ عفونت کے اِسکو جاننا چاہیے (جو دلائل کہ نفث پر دلالت کرتے ہین یعنے تھوک اور کھنکھار کے دلائل اُنکی یہ صورت ہے کہ اگر کوئی آدمی بیماری مین سینہ کے زرد یا صرف سُرخ رنگ کے کھنکھار تھوکے اور یہ کھنکھار اُسوقت تھوک سے ملی نہو اور زور سے کھانسے اگر یہ کھنکھار برآمد ہوتی ہو یہ بھی ایسے وقت علامت ردی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ نفث یعنے کھنکھار خالص سے غلبہ اُس خلط کا پایا جاتا ہے جو کھنکھار مین خارج ہوتی ہے اور کھانسی کی شدت خلط مذکور کے غلیظ ہونے پر اور طبیعت کے زیادہ کوشش کرنے پر اُسی خلط کے خارج کرنے مین دلالت کرتی ہے۔ پھر اگر نفث کا رنگ سبز ہے خواہ جسمین سا اُسمین ہے یہ زیادہ تر ردی ہوگا اور سبب اسکا خرابی اُسی خلط کی ہے میری مراد سبز اور زنگاری کف دار کھنکھار سے ہے اور اسکی خرابی وہی ہے جو ابھی ہمنے دلالت براز مین بیان کی ہے۔ تیرہ رنگ کا نفث بھی علامت ردی ہے اور ان سب سے زیادہ خراب سیاہ نفث ہے اسلیے کہ یہ سیاہ رنگ شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے۔ تیرہ رنگ اسکا یا تو حرارت قوی پر دلیل ہے یا برودت قوی پر۔ جو نفث کہ اُسکے خارج ہوجانے کے بعد سکون درد مین نہو وہ بھی ردی ہے خصوصاً اگر اُسکا رنگ سیاہ بھی ہو۔ اور جو نفث کہ اُسکے خارج ہونے سے درد مین سکون ہوتا ہو وہ محمود ہے۔ اور سبب اِسکا یہ ہے کہ ایسا نفث دلالت کرتا ہے جسوقت کہ اُسکے خارج ہونے سے درد مین کمی نہو) کہ جو شے سینہ مین ہے زیادہ ہے اور خراب بھی ہے اور طبیعت اُسکے مقہور کرنے اور نہ اُسکے فنا کر دینے پر قادر ہے۔ جو نفث بیماران سل مین ہو اور تھوڑی تھوڑی سی ہر مرتبہ زیادہ ایذا دے کر خارج ہو وہ نہایت زیادہ خبیث ہے اور بہت جلد متوجہ نکلنے پر ہوئی ہے اسلیے کہ یہ نفث ضعف قوت پر اور خامی پر خلط کے دلالت کرتی ہے۔ اور جو نفث مرض سل مین زیادہ اور بآسانی برآمد ہو اُسکی خرابی کم ہے اور مدت دراز مین خارج ہوگی (پسینا) اِسکا یہ حال ہے اگر پسینا ایسے روز خارج ہو جو دن بحران کا نہو اور وہ پسینا تمام بدن سے بھی برآمد نہوا ہو اور نہ اُسکے آنے سے تپ مین سکون پیدا ہوا ہو اور نہ بدن مین بعد اُسکے خارج ہونے کے سُبکی پیدا ہوئی ہو بلکہ اُسکا خارج ہونا فقط سلیم ہے اور کچھ بھی اثر نہین ایسا پسینا علامت ردی ہے۔ اور اگر یہی پسینا جسکا ابھی مذکور ہو رہا ہے باوجود ان عیوب کے سرد بھی ہو اور سرد ہونے کے علاوہ سر مین اور فقط گردن مین آتا ہو ایسا پسینا نہایت ردی اور خراب ہوگا۔ پھر اگر ایسے پسینے کے ساتھ تپ حادہ بھی ہو موت پر دلالت کریگا اور اگر تپ ساکنہ ہو

مینے تیز تپ نہو طول مرض کی خبر دیگا جو مرض اُسوقت ہو- اسلیے کہ سرد پسینا اخلاط کے سرد ہونے پر اور ضعف حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہی- اگر پسینا قبل دلائل نضج کے پیدا ہوا تو کثرت رطوبت پر یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کریگا- اگر بعد کزاز اور ہچکی ہی آنے کے پسینا برآمد ہو شدت مرض پر دلیل ہوگا اور یہ بھی دلالت اُسی کی ہی کہ اسکی آمد بوجہ اسکے ہی کہ مرض مذکور کا مادہ اندر گھُسا ہوا ہے

رعاف کے دلائل

(رعاف) یعنے نکسیر چلنے کا حال یہ ہی کہ اگر نکسیر کا خون قطرہ قطرہ ٹپکے اور سیاہ بھی ہو ہلاک پر دلیل ہوگا خصوصاً تپہاے محرقہ میں اسکا سبب یہ ہی کہ ایسی نکسیر دلالت کرتی ہی کہ دماغ مین طاعون پیدا ہوا ہی میری مراد طاعون سے ورم دموی ہی اور ہر آئینہ خون دماغ مین خواہ اُسی ورم مین فاسد اور خراب ہوگیا ہی- پھر اگر ایسی نکسیر کسی بحران کے دن پیدا ہو اُسکی دلالت یہ ہی کہ یا تو وہ بیمار بہت جلد مر جائیگا یا مرض سے نجات پائیگا اور نجات بھی ملیگی تو بڑی کد اور کاوش سے بعد زمانہ دراز کے ملیگی بسبب پیدا ہونے اور بحرانات کے پھر اگر بیمار کی ناک سے سبز سفید یا زرد رنگ کا یہ بھی علامت ردی ہی اسلیے کہ یہ بات اُسی قسم سے ہی جسکو دلالت ہوتی ہی کہ دماغ پر غلبہ خراب صفرا کا ہوا ہیں دماغ کو اُسنے جلا دیا ہی- یہ بیان اُن دلائل کا تھا جنکو اُن چیزون سے لیتے ہین جو آدمی کے بدن سے خارج ہوتی ہین- لیکن بیان اُن دلائل کا جو امراض اور علل سے ماخوذ ہین اُسکو اب بیان کرتے ہین اسی مقام پر- اور وہ بیان یہ ہی کہ جو مرض بعد کسی مرض کے پیدا ہوا اگر یہ مرض دوم مرض اول سے زیادہ تر صعب اور دشوار ہو خواہ مرض دوم کا موضع اور محل عضو شریف تر بہ نسبت موضع مرض اول کے ہو ایسا مرض دوم ردی اور خراب زیادہ ہی- جب کوئی بیمار اپنے سر مین درد شدید پاتا ہو اور وہ درد ہر وقت بنا رہے ہمراہ تپ کے اور اُسی مرض مین تھوڑی سی دلالت خراب حالی کی ظاہر ہو لامحالہ موت پر دلیل ہوگی- اسکا سبب یہ ہی کہ درد شدید سر مین ہمراہ تپ کے ورم گرم دماغی پر اور دماغ کی جھلیون کے ورم گرم پر دلالت کرتا ہی اور جب اسکے ہمراہ کوئی علامت ردی اور بھی ہو دلالت کریگی کہ قوت بدن کو مرض نے مغلوب کر دیا ہی- پھر اگر کوئی اور علامت خراب ظاہر نہونے دلیل ہوگی کہ مریض کو نجات اِس مرض سے بذریعہ نکسیر چلنے کے خواہ کسی خراج اور پھوڑے کے ملیگی اور نکسیر ایسے وقت اُسی کی چلیگی جو آدمی جوان ہو اور ابھی بیس برس کی عمر اُس مریض کی پوری نہوئی ہو- اور اگر مریض کا سن بیس برس سے تجاوز کر گیا ہی اور وہ شخص ادھیڑ ہو گیا ہی خواہ بوڑھا ہو گیا اُسکو نجات ایسے مرض سے بذریعہ خراج اور پھوڑے کے ملیگی- اگر درد سر ہمیشہ موجود رہے اور سر گرانی بھی اور گردن کا بوجھ بھی ہر وقت رہے اُس مریض کو جو سرسام مین گرفتار ہی اب اُسکو کزاز کی بیماری ہوگی اور قے مین اُسکے صفرا مشابہ زہر کے برآمد ہوگا اور پھر فوراً مر جائیگا- اسکا سبب یہ ہی درد سر بوجہ حدت صفرا کے عارض ہوتا ہی جو بطرف دماغ کے چڑھ رہا ہی اور کزاز بوجہ یبوست دماغ کے خواہ دماغ کی جھلیون کی یبوست کے اور قے بسبب زیادہ ہونے صفرا کے جو ردی اور خراب ہی اور اُسی صفرا کے غالب ہونے کے- اور جلدی مر جانا اُسکا بوجہ خباثت مرض کے ہی اور مرض کے قوی ہونے کے- اور یہ بھی سبب ہی کہ مرض ایک عضو شریف مین ہی- اور اگر بیمار کی قوت ضعیف ہو اُسکو ایسے وقت کزاز پیدا ہوگا اور قے ہونے کے بعد مر جائیگا اور اگر بیمار قوی ہی اُسکی موت تین روز کے بعد ہوگی- اگر کسیکا ذہن بوجہ چوٹ لگنے کے مختلط ہو جائے خواہ ذہن مین اُسکے سستی آ جائے یہ بھی علامت ردی ہی اور یہ دلیل اِس امر کی ہی کہ دماغ اور دماغ کے بطون اور حصہ سب کو آفت پہونچی ہی- جب دماغ کو ایسی کوئی آفت پہونچے کہ تمام اُسکے بطون تک وہی آفت پہونچ جائے دلالت ہوگی کہ وہ شخص مر جائیگا- سبب اسکا یہ ہی کہ بطون دماغ مین روح نفسانی بھری ہوئی ہی پس جسوقت آفت اُنھین بطون مین پہونچیں روح باطل ہوگی اور حیات میں خرابی آگئی- اگر شراب پینے سے

اختلاط ذہن اور پھر بیہری پیدا ہو دلیل ردی ہے اور سبب اسکا پر ہونا بطون دماغ کا شراب کے بخارات سے اور گرم کر دینا شراب کا دماغ کو
ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے اختلاط ذہن پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر اختلاط ذہن کے ہمراہ بیہری بھی عارض ہو اس سے معلوم ہوگا کہ شراب نے
اپنی کثرت کی وجہ سے حرارت غریزی کو ڈبو دیا اور ڈبو کر حرارت کو بجھا دیا ہے۔ اگر سکران یعنے مست بیچارہ کو دفعۃً سکتہ عارض ہو پھر اسکو تشنج
پیدا ہوگا اور مر جائیگا۔ مگر یہ کہ اسکو فوراً تپ آجائے اسلئے اثر تپ کے اترتے اترتے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ سکتہ ایسی حالت میں بطون دماغ کے امتلا سے
شراب سے اور اعضاے عصبی کے امتلا اور پر ہونے سے عارض ہوتا ہے۔ اور چونکہ شراب میں ایسی ایک قسم کی لطافت ہے جسکی وجہ سے
وہ امتلا جو اسی شراب سے پیدا ہوا ہے بروقت خمار اترنے کے متحلل ہو جاتا ہے۔ اور تپ کا یہی قاعدہ ہے کہ جب عارض ہوتی ہے مادہ کو
لطیف کرکے تحلیل کر دیتی ہے پس تحلیل امتلا کے دو سبب پیدا ہوے لہذا موت نہ آئیگی۔ اور اگر اسی شخص کو افاقہ سکتہ سے بروقت
اترنے خمار کے بدون تپ آجانے کے ہو اسکو تشنج ہوگا اور مر جائیگا بوجہ عظیم ہونے آفت امتلا کے۔ جو شخص اچھا بھلا ہو اور اسکو ناگہان
سر میں یا سر کے کسی عضو میں درد عارض ہو اور اسکے بعد اسکو سکتہ بھی پیدا ہو اور پھر اسکی آواز میں غطیط عارض ہو جسکو گھرا لگنا
کہتے ہیں وہ آدمی سات روز میں مر جائیگا مگر یہ کہ تپ اسے آجائے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سکتہ جیسا ہمنے کہا ہے فضلہ غلیظ سے بطون دماغ
بھر جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور غطیط جسوقت سکتہ میں پیدا ہو امتلاے مذکور کے عظیم اور قوی ہونے پر دلالت ہوگی اور یہ دلالت
اسوجہ سے ہے کہ آفت بوجہ قوی ہونے کے اس عضل کو پہنچے جو سینہ کو حرکت دیتی ہے بنا بر قول فاضل بقراط کے کہ سکتہ اگر قوی ہو ممکن نہیں
کہ مریض اس سے بچے اور اگر سکتہ ضعیف ہو اسکا بھی دور ہونا آسان نہوگا اسلیے کہ سکتہ ان امراض حادہ کے اقسام سے ہے جسکا منتہی
ہونا ساتویں یا چوتھے روز ہوتا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مرض بنظر ایسے خاص عوارض کے اتنے زمانہ سے زیادہ بڑھ نہیں سکتا
اور نہ بیمار کو برداشت ایسے دشوار اور صعب امراض میں اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور اگر تپ آگئی تحلیل اسی فضلہ کی کریگی اور لطیف
کریگی اسی وجہ سے مرض دور ہو جائیگا۔ اگر ہمراہ حمی مطبقہ قوی کے یعنے جو تپ ہر وقت چڑھی رہتی ہے ہمراہ اسکے درد شدید کان میں پیدا ہو
اندر کی طرف یہ دلیل ردی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ درد شدید ایسی جگہ ورم گرم کی موجودگی سے تو خبر دیتا ہے اور جب ورم گرم کان کے
پٹھہ میں پیدا ہوا اسکی ایذا دماغ تک پہونچیگی اسلیے کہ یہ پٹھہ دماغ کے قریب ہے اور دماغ کی ایذا سے اختلاط ذہن عارض ہوگا اور اسی
اختلاط ذہن سے مریض کی ہلاکت واقع ہوگی کبھی) ایک قوم کی قوم کو موت آجاتی ہے اگر یہ ایذا انکو دفعۃً عارض ہو جیسے کہ سکتہ کا بیمار غشی
اسی طرح مر جاتا ہے۔ پھر اگر مریض مذکور جوان ہو پہلے ہی ہفتہ میں مر جائیگا سبب اسکا یہ ہے کہ تپ اس سن کی زیادہ تر قوی ہوتی ہے بوجہ
قوت حرارت کے اور بوجہ کثرت خلط صفراوی کے جو اس عمر میں ہوتی ہے۔ اور اگر بیمار بوڑھا ہو وہ پہلے ہفتہ کے بہت دنوں بعد مریگا۔
اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت تپ کی مشائخ کے بدن میں کم ہے اور ضعیف ہے بوجہ ضعف حرارت اور خلط صفرا کے انکے بدن میں کمی ہے۔ اور یہی
وجہ ہے کہ خطرہ ایسے مرض میں مشائخ کی نسبت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بوجہ طولانی ہونے زمانہ مرض کے بیشتر ایسا ہو جاتا ہے کہ انکے ورم گوش میں
پیپ اور ریم پڑ جاتی ہے اور ورم تھوڑا ہو کر پھوٹ کر بہ جاتا ہے پس وہ لوگ جان بسلامت رہ جاتے ہیں۔ مگر جوان آدمی قبل آنے کے اسمیں
پیپ اور ریم پڑنے کے مر جاتے ہیں اسی سبب سے جسکو ہمنے ابھی لکھا ہے اور اگر انکے کان میں پیپ پڑ جائے اور وہ کان سے خارج ہو
اسکے ہمراہ کوئی اور علامت محمودہ ظاہر ہو اب تو انکے بچ جانے کی بھی امید ہوگی۔ اگر زبان پر بثور یعنے پھنسیاں نمودار ہوں اور شبیہ
چنے کے ہوں اور اطراف بدن کے سرد ہو جائیں دلیل ہوگی کہ موت قریب ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمی اور معدہ

اور اُنکے متصل جو مقامات ہیں اُن سب ہیں یا یہ شور پڑ گئے ہیں - اگر گردن میں ورم سیاہ پیدا ہوا ور اُسمیں نفاخات یعنی پھپھولے خواہ
چھالے بھی ہوں اور اختلاط ذہن سا بھی عارض ہو یا بیداری اور سوء تنفس یعنی سانس کی ابتری اور خرابی پیدا ہو یہ دلیل ردی ہی وجہ یہ ہی کہ
جس صفراوی خلط نے اس ورم کو پیدا کیا ہی خراب اور ردی اخلاط ہی - اگر کسی کے حلق میں قرحہ پیدا ہوا اور تپ بھی ہر وقت چڑھی رہے
یہ بھی دلیل ردی ہی خصوصاً اگر اُسکے ساتھ کوئی اور علامت ردی بھی ہو جو مذموم اور بُری علامت ہی کہ پھر تو یہ علامت دلیل خطرہ کی ہی اُسکا
سبب یہ ہی کہ قرحہ ایسے مقام پر ہوا کہ اُٹانے کو منع کرتا ہی بسبب درد کے اور ہوا کے اندر لیجانے سے بھی مانع ہوتا ہی پس بیمار کا گلا گھٹ
جائیگا اور اسی طرح مر جائیگا اسلیے کہ تپ کا بیمار ہوا سے کثیر کے اندر پہونچانے کا محتاج ہی بسبب حرارت کے - اسی طرح اگر تپ کے بیمار کو
ذحمناق یعنی خناق ہو یعنے اُسکی گردن پھولی ہوئی ہو کہ اشباع ردی کو نگل سکے کہ یہ دلیل ردی ہی بسبب دلالت کرتی ہی - اور اگر تپ
اگر بیمار کی گردن ٹیڑھی ہو جائے اور نگلنا اُسکو دشوار ہو اور اُسکی گردن میں کسی طرح کا انتفاخ اور پھولن پیدا نہو یہ بھی دلیل اُسکے موت کی
ہی سبب اُسکا یہ ہی کہ یہ عارض دلالت کرتا ہی کہ جو عضلہ اندرونی رخ میں مری کے ہی اُسمیں ورم ہو گیا ہی اور یہ ورم آلے یعنی مرکب ہی
جو مجرائے مری میں پڑا ہی - اور ورم کبھی پٹھہ اور نخاع میں بھی حادث ہوتا ہی اور ایسے ورم کے ہمراہ گُریان گردن کی کھنچ جاتی ہیں پس گردن
ترچھی اور کج ہو جاتی ہی - اگر کسی آدمی کو ذبحہ یعنے ورم گلو ہوا اور گردن میں اور حلق میں کچھ اُسکا اثر ظاہر نہو اور نہ سرخی گلے میں عارض ہو
اور درد گلے میں بشدت ہوا اور جب یہ شخص سانس لینا چاہے سیدھا بیٹھے تب سانس لے سکے اور چت لیٹنا خواہ پٹ بھی اُسے
ممکن نہو - یا مراد یہ ہی کہ چت خواہ پٹ لیٹے ہوے سانس نہ لے سکے ایسا آدمی پہلے ہفتہ میں مر جائیگا بلکہ پورے ہفتہ سے پہلے -
اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جب ورم گردن میں نمایان نہو اور نہ حلق کے اندر ورم کا کچھ اثر پیدا ہو اُس مقام میں جہان پر سوراخ مری اور
حنجرہ کا ہی معلوم ہوگا کہ ورم حنجرہ کے اندر ہی اور اسی ورم نے تنفس کی راہ بند کر دی ہی پس بیمار کا گلا بند ضرور ہو جائیگا سیدھا ہو کر
سانس لینا اس مرض میں اسوجہ سے ہوتا ہی کہ بیمار مذکور جسوقت پیٹھ کے بل لیٹتا اُسوقت جتنے اعضا اگلے دھڑ میں ہیں پچھلے دھڑ کے
اعضا پر گر پڑتے ہیں لہذا راہ تنفس کی بند ہو جاتی ہی تا اینکہ مریض کو حاجت اسکی ہوتی ہی کہ اپنی گردن کو بلند کرے تاکہ مجرا حنجرہ کا
تھوڑا سا کھلجائے اور اسی وجہ سے یہ بیمار مر بھی جاتا ہی میری مراد یہ ہی کہ چونکہ اسکا مجرائے تنفس بند ہی لہذا مر جاتا ہی لیکن جو ذبحہ اسی
طرح کا ہو مگر اُسمیں سرخی حنجرہ اور مری کے کنارے پر ہو اُسمیں درد بھی کم ہوگا اور سیدھا ہو کر سانس لینے میں چندان دشواری نہوگی
اسی وجہ سے ہلاک مریض کا دیر میں ہوگا - اور جو ذبحہ ایسا ہو کہ تمام گردن اور سینہ میں اُسمیں سرخ ہو جائے اُسکی مدت بقا دیر تک کی
اور نہایت لائق ہی کہ مریض ایسے ذبحہ کا سلامت رہے اور نہ مرے ہان اگر ایسا واقع ہو کہ یہ سُرخی دفعةً اندر کی طرف غائب ہو جائے -
اور اسکا سبب یہ ہی کہ سرخی جسوقت سینہ اور گردن کی ظاہری طرف نمایان ہوگی دلالت کریگی کہ مادہ ذبحہ کو طبیعت نے بطرف خارج کے
دفع کیا ہی اور اندرونی مقام حنجرہ کا سالم ہو گیا ہی پھر جب یہ سرخی دفعةً غائب ہوئی معلوم ہوگا کہ ورم اب پھیپھڑہ اور حنجرہ تک پہونچ گیا
یہ امر مہلک ہوگا - اور اگر سرخی کا غائب ہونا کسی بحران کے روز ہو اور ظاہر بدن میں کوئی پھوڑا نکل آیا ہو خواہ بیمار نے معدہ سے
براہ قی کوئی چیز دفع کی ہو یہ بات اُسکے مرض سے سلامت پر دلیل ہوگی - اور اگر سرخی کا غائب ہونا بدون اسکے ہو کہ ان علامتوں میں
کوئی علامت پیدا نہو اور مریض کے ملاحظہ سے ایسا بھی پایا جائے کہ اب اسکے درد میں کچھ تخفیف ہوئی ہی یہ بات اُسکے صحیح ہو جانے پر
دلالت کریگی خواہ اینکہ مرض نے کسیقدر پھر عود کیا ہی اور پلٹ آیا ہی - پھر باوجود مرض کے عود کرنے کے درد میں خفت کیسے اور مریض کو

راحت کیوں پاتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ ورم ذبحہ کا اب بطرف پھیپھڑہ کے گیا ہو اور پھیپھڑہ عضو حساس نہیں حس کرنے والا نہیں ہو اسی
وجہ سے ایذا سے درد کا احساس اب نہیں ہوتا ہو- اور جب کسی آدمی کو ورم ذبحہ عارض ہو اور اُس سے نجات پا جائے - فوفیلہ
یعنے وہ مادہ جس سے ورم ذبحہ پیدا ہوا تھا بطرف پھیپھڑہ کے رجوع کرے ایسا آدمی سات روز میں مر جائیگا- اسلیے کہ پھیپھڑہ ایسا
عضو ہو کہ نزول آفت کا تحمل سات روز سے زیادہ نہین کر سکتا ہو جسوقت کسی آدمی کا گلا پھانسی خواہ کسی پھندے وغیرہ سے
گھونٹا جائے اور دم رکے اور منہ سے اسکے کف برآمد ہو چکا ہو جب پھانسی لگی تھی پھر وہ شخص موت سے بچ نہین سکتا ہو ایسے آدمی نہین
مرا وہ چار روز کے بعد مر جائیگا اسلیے کہ نجات لینے دم کا پھیپھڑہ حس [illegible] چکا ہو اور حنجرہ مین تنگی ڈال چکا ہو اور حنجرہ کی نلی مین تنگی
آچکی ہو ضرور ہی یہ امر ہو کہ ہوا سے سردی اور فضا قلب کی آمد ورفت بند ہوگی اور اسی سبب سے بخار گرم قلب اور پھیپھڑہ مین
جمع ہوا کریگی اور پھیپھڑہ اسی بخار دخانی کے نکالنے کا قصد کریگا اور بہت بڑی کوشش اور مجاہدہ اسکے اخراج مین کریگا ایسی زائد
کوشش سے تھوڑا سا بخار نکلیگا اور اسکے ہمراہ رطوبت لطیف بھی برآمد ہوگی اور کف اسی کا نام ہو اور یہی جیر ہو اسواسطے کہ ایسے
وقت جب بخار کے خروج مین دشواری ہو کف کی پیدائش ریم اور رطوبت سے ہوتی ہو جیسے دریا کی لہرین جب ٹکراتی ہین اور
حرارت پیدا ہو کر دریا مین کف پیدا ہوتا ہو جس شخص کو ذات الجنب کا مرض ہو اور کھنکھار مین اسکے کچھ مادہ برآمد نہو اور انتصاب
نفس یعنی سیدھے ہو کر سانس اسکو آتی ہو تا انیکہ اسکو ممکن نہو کہ لیٹے لیٹے سانس لے سکے وہ آدمی مر جائیگا سبب اسکا یہ ہو کہ ورم
اسکا بڑھ گیا ہو اور قوت اسکی ورم ذات الجنب کے نضج دینے سے عاجز ہو اور جو کچھ خراب مادہ ورم مین آتا ہو اسکو دفع کرنے سے بھی
قوت اسکی عاجز ہو- اور پھر چونکہ سینہ کے اعضا بوقت لیٹنے کے ورم پر جا پڑتے ہین پس راہین سانس کی آمد برآمد کی بند ہو جاتی ہین
اسی وجہ سے اسکو انتصاب نفس لاحق ہوتا ہو کہ بدون سیدھے ہوے سانس نہین لے سکتا ہو- جو درد ذات الجنب کے اقسام سے
ایسا ہو کہ نہ سانس لینے سے اسمین سکون آتا ہو اور نہ تھوکنے سے جو مادہ خارج ہو اُس سے کم پڑے نہ فصد کھولنے سے اور
دوا سے مسہل پلانے سے نہ اور اقسام کی تدبیر کرنے سے کچھ افاقہ درد مذکور مین ہو ایسا درد اب خراب حالت کو پہونچ گیا ہو جسکا
انجام پیپ پڑ جانے کی طرف ہوگا اور ورم کا پھوڑا ہو جائیگا- اسلیے کہ جو ورم گرم ادویہ مانعہ اور محللہ سے اصلاح پذیر نہو مراد یہ ہو
کہ نہ ادویہ مانعہ ورم سے اُسکی زیادتی مین کمی اور نہ ادویہ محللہ سے اُس ورم کی تحلیل ہوتی ہو اسلیے ورم مین مدہ اور پیپ جمع ہوتی ہو
اگر ورم ذات الریہ اور ذات الجنب مین نضج پیدا ہو یعنے پیپ پڑ جائے اور ابھی صفرا کا غلبہ کھنکھار مین باقی ہو اسقدر کہ بیمار ایک مرتبہ
تو اسکے تھوک مین صفرا خارج ہوتا ہو اور ایک مرتبہ مدہ برآمد ہوتا ہو خواہ صفرا اور مدہ دونوں ساتھ ہی خارج ہوتے ہوں یہ دلیل ردی ہو
اسلیے کہ کیفیت دلالت کرتی ہو کہ طبیعت ورم مین پورا نضج پیدا کرنے سے عاجز ہوگئی ہو اور اسی طبیعت کو ممکن نہین کہ سارے مادہ
ورم کو مدہ بنا ڈالے بسبب خراب ہونے خلط کے جس سے ورم ہذا پیدا ہوا ہو- اگر کھنکھار مین آمد مدہ کی ساتوین روز شروع
ہو جائے پس وہ بیمار چودھوین روز مر جائیگا ہاں مگر کوئی علامت محمودہ ظاہر ہو پھر تو موت اسکی سترھوین روز تک ہٹ جائیگی اسلیے
کہ ساتواں روز بھی روز بحران کا ہو اور امراض کی خصلت سے یہ امر ہو کہ بعض قسم کے استفراغات سے منقضی ہو جاتے ہین جیسا ہمنے اور
مقام پر اس بات سے پہلے لکھدیا ہو- پھر اگر بروز بحران کوئی علامت ردی ظاہر ہو اور مریض کی بدحالی بڑھ جاوے تو اُسی بحران کے
روز یہ بات دلالت اُسکی موت پر کریگی جیسے اگر بروز بحران مدہ کی آمد کم ہو جائے صلاح حال مریض پر دلالت کریگی اسی سبب سے جو ابھی

ذکر ہو چکا ہے اور چودھویں روز اسکی موت واقع ہوگی اسلئے کہ یہ دلالت نقصان آمد مدہ کی چودھویں روز قتال ہونیکی ہے پھر اگر چودھویں دن
اسکی ... اچھی علامت ظاہر ہوئی جو مریض کے سلامت پر دلیل ہو ستر ہویں روز سے بیسویں روز تک موت میں تاخیر ہوگی جیسے اس
علامت کی دلالت میں قوت اور ضعف ہو۔ اگر کوئی مقام پہلو کا سینہ کے سیاہ ہو بیماری میں ذات الجنب کے پس موت اس بیماری کی جلد
آنیوالی ہے ... سبب اسکا یہ ہے کہ مادہ خراب بوجہ اپنے غلیظ ہونے کے بطرف خارج کے پہنچ گیا ہے اور سیاہی مقام کی مادہ کی خرابی پر
دلیل ... ہے سبب سے کہ ذات الجنب سے ذات الریہ عارض ہو یہ دلیل ... ہے اسلئے کہ جس قدر اسے ذات الجنب پیدا ہوا تھا اتنی
زیادہ تھی کہ سینہ میں اسکی گنجائش نہ تھی تب تو پھیپھڑے میں پہنچی پس آفت انہیں اعضا پر جو کہ جلیل الشان ہیں عظیم ہو پہنچیگی یہ بھی
تحقیق معلوم کر لینا مناسب ہے کہ اکثر مرنیوالے لوگ اس تقیح کے جو ذات الجنب اور ذات الریہ میں ہوتا ہے وہی لوگ ہیں جنکا سن کہ بہت گیا ہے
جیسے ادھیڑ ہوں اور مشائخ بھی اس سے اکثر مرتے ہیں۔ رہی اور اقسام کی تقیح جیسے بیماران سل کے قرحہ کی پیپ خواہ آن اورام کا تقیح
جو اسیف کے نیچے پیڑو کے اعضا میں ہو ایسی تقیح سے مرنے والے اکثر نوعمر آدمی ہوتے ہیں۔ سبب اسکا یہ ہے کہ ذات الجنب
اور ذات الریہ کا مریض محتاج قوت شدیدہ کا ہوتا ہے تاکہ بذریعہ نفث قوی کے جو کچھ اسکے سینہ میں از قسم مدہ کے فراہم ہوتا ہے کھنکھار سے
دفع کردے اور مشائخ کے بدن کی قوت ضعیف ہوتی ہے کہ اس قوت سے تنقیہ اس مقدار مدہ کا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ اور دوسرا سبب
یہ ہے کہ تب مشائخ کی قوی نہیں ہوتی یعنے ورم ذات الجنب کے ہمراہ پس انکو ایذا بھی اسقدر نہیں ہوتی جسقدر نوعمر آدمی کو ایذا ہوتی ہے
اور یہی ایذا کھانسنے پر آمادہ کرتی ہے لہذا کم کھانسینگے مترجم پہلے سبب میں ضعف قوت مشائخ کو مانع اخراج مدہ ثابت کیا۔ اب دوسرے
سبب سے یہ ثابت کرتا ہے کہ جب ایذا تپ کی مشائخ کو کم ہوتی ہے پس کھانسی بھی کم آئیگی اور کھانسی جب کم آئے پس اخراج مدہ کا بھی کم تر
ہوگا۔ پس خلاصہ دونوں جملہ کا یہی ہے کہ مدہ کا اخراج انکے سینہ سے کم ہوگا اور جب کم ہوگا انجام کار بیشتر متعفن ہو کر ہلاک کریگا مگر نوعمر
آدمی جو بیماری سے ذات الجنب اور ذات الریہ کی نجات پاتے ہیں اسکا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ زیادہ قوی ہوتے ہیں اور اسی قوت سے
... مدہ انکے سینہ اور پھیپھڑوں میں فراہم ہوتا ہے سب کو بذریعۂ نفث کے خارج کر دیتے ہیں بہت سہولت اور آسانی سے۔ اور
... اورام سے جو شراسیف کے نیچے ہوں انکی موت اکثر اسوجہ سے ہوتی ہے کہ ان اورام کے تابع تپ سخت بھی ہوتی ہے انکو عارض
ہوتی ہے تا اینکہ انکے اعضاے اصلیہ تک پہنچ جاتی ہے پس انکی رطوبات کو وہ حرارت فنا کر دیتی ہے اور انکی قوتوں کی تحلیل کر دیتی ہے
جس شخص کو ذات الجنب یا ذات الریہ کا مرض ہو اور پھر اسکو دست آنے لگیں یہ بھی امر مذموم ہے خصوصاً اگر اسہال اسکو ساتویں
روز سے پہلے عارض ہو اسلئے کہ اسہال ایسی قسم استفراغ کی نہیں ہے جسکے ذریعہ سے سینہ کا تنقیہ اور پھیپھڑے کی صفائی مادہ سے
ہو جائے بلکہ ان اسہال سے اسوقت یہ خرابی پیدا ہوگی کہ قوت مریض کی ضعیف ہو جائیگی پس اسکو بذریعۂ نفث اور کھنکھار کے دفع
کرنے مادہ کی قوت باقی نہ رہیگی۔ پھر اگر اسہال ساتویں روز سے پہلے عارض ہو یہ دلیل اسپر ہوگا کہ ابھی تک طبیعت قادر مادہ کے
دفع کرنے پر اور اسی مادہ کے نضج دینے پر نہیں ہوئی ہے اور یہ اسہال فقط قوت ماسکہ کے ضعف سے عارض ہوا (دفع طبیعی نہیں ہے)
اسی طرح اگر مریض سل کو اسہال عارض ہو وہ بھی مرجاتا ہے اور سبب اسکے اسہال کا خواہ مریض کی موت کا ضعف قوت ماسکہ ہے اور نیز سبب
انہیں دونوں کا یہ ہے کہ اعضاے اصلی بدن کے گھلتے ہیں اور تحلیل پا رہے ہیں۔ جب ذات الجنب اور ذات الریہ کے بیماروں میں
خراجات چھوٹے چھوٹے پانوؤں کے بعض مقامات میں پیدا ہوں اور کھنکھار میں انکے جو کچھ نکلتا ہو اسکی مقدار قلیل ہو اور نضج بھی نہ ہو

اور پیشاب میں ثقل راسب محمود بھی نہو لیعنے جو چیز تہ نشین اور اچھے پیشاب میں بعد نضج کے برآمد ہوتی ہو وہ بھی نہو دلیل ہوگی کہ جس عضو میں یہ خراج پیدا ہوا ہی بیکار ہوجائیگا اسلیے کہ مادہ اپنے خرابی پر باقی ہے پھر اگر یہ خراجات اور پھوڑے برآمد ہو کر بیٹھ جائیں اور پیشاب لازم ہو ہو اور نفث کے نکلنے میں وہم دشواری ہو کبھی ہو تب اسکی عقل خراب ہوجائیگی اور مرجائیگا اسلیے کہ یہ اعراض دلالت کرتے ہیں کہ مادہ مرض کا جو خراب بھی ہو اب بھی اپنے مقام میں پلٹ آیا ہی۔ اگر بیمار ذات الجنب اور ذات الریہ کو زکام ہوجائے یہ بھی دلیل ردی ہو سبب اسکا یہ ہو کہ مادہ اسی مرض کا لیعنے زکام کا اکثر بطرف سینہ اور پھیپھڑہ کے اترتا ہی پس موضع مذکور کو گزند پہونچاتا ہی اور اسی مقام کی ایذا کو زیادہ کرتا ہی۔ جس آدمی کے سینہ میں پیپ پڑ گئی ہو اور داغ دیا جائے اور اسکی وجہ سے پیپ مشابہ دردی شراب یا سیاہ گیلی مٹی کے برآمد ہو وہ آدمی مرجائیگا سبب اسکا یہ ہو کہ مادہ کو طبیعت نے نضج نہیں دیا اور نہ اسکو بطرف طبیعت اصلی اعضا کے بدلا اور پھیرا ہی پس وہ مادہ اپنی خرابی پر باقی رہا ہی۔ سل کے بیمار کے کھنکھار میں جو رطوبت آتی ہو اگر اسکو چنگاری پر جلانے سے بدبو معلوم ہو دلیل اسکی موت پر ہوگی اسلیے کہ اسکی بدبو پھیپھڑے کے سڑنے پر دلیل ہی اور پھیپھڑے میں جو اخلاط بھرے ہیں انکی عفونت پر دلالت ہی اور جسوقت پھیپھڑہ سڑ گیا اب ہلاک میں کیا باقی ہی۔ جب سل کے بیمار کا کھنکھار میں رطوبت کا آنا بند ہوجائے موت پر دلیل ہی اسلیے کہ اسکا بند ہونا ضعف قوت پر دلالت کرتا ہی اور وہ جب کھنکھار میں خارج نہوا پھیپھڑے کو سڑا دیگا اور قریب قلب کے بھی پہونچیگا۔ اور اسی طرح اگر کسی آدمی کو اسہال ردی ہو مثلاً سیاہ خواہ سبز اور بدبودار آتے ہوں اور پھر وہ دست بند ہوجائیں دلیل موت پر ہوگی۔ اسلیے کہ یہ مواد خبیثہ جسوقت انکی آمد بند ہوئی اور خارج نہوئے اعضائے بدن کو فاسد کردینگے۔ اختلاط ذہن بیماران سل کا علامت ردی ہی اسلیے کہ یہ عرض غریب ہی محض بے لگاؤ عشر سے ہم مراد یہ ہو کہ اختلاط ذہن کو سل کی بیماری سے کوئی مناسبت نہیں ہی اور نہ کسی طرح کا لگاؤ اسکو سل سے ہی اور ایسے عرض غریب کا پیدا ہونا ضرور جب ہی ہوگا کہ اسکے مناسب کوئی اور امر بھی پیدا ہو چکا ہو کو ہمکو اطلاع اسپر نہو پس دماغ کا ماؤف ہونا ضرور قلب کی شرکت سے ہوگا اور یہی خرابی اس عرض عجیب کی بظاہر سمجھ میں آتی ہی واللہ تعلیم بالمراد متن اگر مریض کے سر کے بال سل کی بیماری میں گر جائیں اور دست آنے لگیں اب موت اسکی آپہونچی اور سبب اسکا یہ ہی کہ یہ دونوں عرض ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتے ہیں اور رطوبت کے فنا ہوجانے پر۔ جب سل کے بیمار کو درد سر لاحق ہو یہ دلیل ردی ہی اسلیے کہ درد سر بھی سل کے واسطے عرض غریب ہی دلالت کرتا ہی کہ بخارات خراب دماغ تک چڑھتے ہیں (بسبب عفونت پھیپھڑے کے) سل کے بیمار کو اگر پسینا بہت آتا ہو یہ بھی ردی ہی اسلیے کہ دلالت کرتا ہی فنا ہوجانے پر اس رطوبت کے جو درمیان اجزاے اعضا کے ہی۔ اگر سل کا بیمار جو کچھ اسکی کھنکھار میں آتا ہو مقدار اسکی تھوڑی سی ہو اور نا پختہ بھی ہو اور یہ بھی بمشکل اور دشواری سے نکلتا ہو (یا مراد یہ ہی کہ اسکے نکلنے سے اسکو کلال اور ماندگی ہوجاتی ہو) اس بیمار کی موت قریب ہی اور جلدی سے مرجائیگا۔ اور اگر جو کچھ کھنکھار میں خارج ہوتا ہی زیادہ مقدار سے ہو اور بآسانی خارج ہوتا ہی اسکی زندگی طولانی زمانہ تک ہی اور موت اسکو دیر میں آئیگی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ جو نفث زیادہ ہو اور بسہولت خارج ہوتا ہو اسکو دلالت قوت قوی پر ہی کہ پھیپھڑے کو مادہ سے پاک کردیتی ہی اور وہ مادہ بھی پختہ ہی اور غلظ اور لزوجت بھی اسمیں کم ہی جب تو بآسانی خارج ہوجاتا ہی لیکن جو نفث قلیل ہو اور بدشواری خارج ہوتا ہی ضعف قوت پر دلالت کرتا ہی کہ پھیپھڑے کو پاک نہیں کرسکتی ہی اور مادہ بھی غلیظ اور خام ہی جس شخص کو غشی بار بار بدون کسی سبب ظاہر کے آتی ہو وہ آدمی مرگ ناگہانی سے مرجائیگا۔ سبب اسکا یہ ہی کہ غشی کا بدون سبب ظاہری کے پیدا ہونا

بوجہ خرابی اخلاط اندرونی کے ہوتا ہے جو قلب کے قریب ریزش کرتے ہین - پھر جس زمانہ دراز لیسے اخلاط کی ریزش کا گذر جائیگا منفعت
قلب کا زیادہ ہوگا اور جب قلب زیادہ ضعیف ہوگا اسوقت مادہ ہوی ایسا ریزش کریگا جو حرارت غریزی کو اور اُسکی لطافت کو ڈبو دیگا -
جب کسی آدمی کو خفقان ست دید ہمیشہ عارض ہوتا ہو وہ آدمی یکایک ناگاہ مر جائیگا اسکا سبب یہ ہے کہ خفقان قلب یا تو سوء مزاج قلب سے
ہوتا ہے یا کسی مادۂ خراب سے پھر یہ صورت مدام رہیگی کہ قلب ہر وقت دھڑکا کریگا قوت قلب کی تحلیل ہو جائیگی اور اُسکی حرارت فرو
ہو جائیگی - جب کسی کے سینہ مین جراحت اور زخم پیدا ہوا اور یہ جراحت تجویف یعنی خالی جگہ مین سینہ کے پار ہوکر اطراف قلب مین
پہونچے ضرور دلیل موت پر ہوگی اسلیے کہ سینہ اور قلب معدن حیات کے ہین - اگر قے کے مریض کو ہچکی آنے لگے اور آنکھین اُسکی سرخ
ہو جائین یہ بھی دلیل ردی ہے اسلیے کہ ہچکی ایک تشنج ہے جو معدہ کو عارض ہوتا ہے اور یہ تشنج یا تو امتلاے معدہ سے ہوگا یا استفراغ سے
یعنی معدہ سے اخلاط وغیرہ کے خارج ہو جانے سے اور قے کے بعد جب تشنج معدہ کا یا ہچکی عارض ہوگی ضرور معلوم ہوگا کہ تشنج بوجہ استفراغ کے
ہے (اسلیے کہ قے خود بھی تو استفراغ ہے) اور تشنج استفراغی زیادہ تر ردی اور مہلک ہے بہ نسبت تشنج امتلائی کے - اور جب آنکھین سرخ ہو گئین
معلوم ہوگا کہ آفت اب دماغ تک چڑھ گئی ہے - یہی صورت ہے اگر ہچکی بعد دستون کے خواہ بعد اور قسم کے استفراغ کے مثلاً فصد وغیرہ کے بعد
پیدا ہو کہ وہ بھی علامت ردی ہے - استسقا کی قسم ردی وہ ہے جو بعد امراض حادہ کے پیدا ہوتا ہے اگر اُسکے ہمراہ تپ اور ایذا ہو کہ وہ استسقا
ردی اور قتال ہے سبب اسکا یہ ہے چونکہ استسقا کا پیدا ہونا جگر کی برودت سے ہوتا ہے اور ضعف سے اُس قوت جگر کے جو خون پیدا
کرنے والی ہے اب شفا اسکی ضرور تسخین اور گرمی پیدا کرنے سے ہوگی - اور گرم دواؤن کا استعمال یہ اثر پیدا کریگا پھر جب ہم گرم دوائین
استعمال کرین قوت حمی یعنے تپ کی بڑھیگی اور الم بھی زیادہ ہوگا اسواسطے کہ الم تو ورم گرم ہی کی وجہ سے ہوتا ہے - اور اگر بسبب لذع
حرارت بخار کے سردی پیدا کرنے کی تدبیر کرین اور ہم جب استعمال کرین اشیاے مبردہ کا جو سردی پیدا کرنے والی ہین اُس سے استسقا کی
زیادتی ہوگی یہی سبب ہے کہ اکثر ایسا مریض ہلاک ہو جاتا ہے - جب بیمار استسقا کو اسہال کا مرض ہوا اور دست اُسکے مشابہ دُردی شراب کے
آتے ہون یہ دلیل ردی ہے سبب اسکا یہ ہے چونکہ استسقا کا حدوث اور پیدا ہونا سرد مادہ سے ہے اور جب بدن سے مادہ گرم خارج
ہونے لگا معلوم ہوگا کہ مادہ مرض کا قوی ہو گیا ہے لہذا مریض مر جائیگا - جب بیمار استسقا کو کھانسی آتی ہو یہ دلیل ردی ہے اور اسکا سبب
یہ ہے کہ کھانسی غلبۂ رطوبت سے پھیپھڑہ پر آتی ہے لہذا زیادہ پھیپھڑے کو مضرت پہونچائیگی - اور اگر کھانسی کا کوئی اور سبب ہو اُسکی
ردائت اور خرابی کم ہوگی - جب شراسیف کے نیچے جہان پردہ واقع ہے ورم گرم پیدا ہوا اور اُسکے ساتھ دونون آنکھین برابر جھپکتی ہون
دلیل جنون پر ہوگی جو اب پیدا ہوا چاہتا ہے اور اندیشہ ہلاکت بھی ہوگا - اور یہ علامت دلالت کرتی ہے کہ مرض اور ورم معدہ کے منھ مین
اور حجاب سینہ مین ہے اور درمیان کا ورم اختلاط ذہن پیدا کرتا ہے بسبب مشارکت فم معدہ اور حجاب کے دماغ سے اعضاے دماغی مین
اور منجملہ دلائل کے جو اختلاط ذہن کے علاوہ دماغ کے ماؤف ہونے پر دلالت کرے آنکھون کی حرکت ہے اسلیے کہ دونون آنکھین دماغ سے
ضرور شرکت رکھتی ہین - اگر معدہ اور جگر اور طحال مین ورم گرم ہو یہ علامت ردی ہے - پھر اگر یہی ورم عظیم ہو ہلاکت پر دلیل ہوگا اسلیے
کہ یہ تینون اعضاے شریفہ ہین اور اُنکی منفعت بدن مین بڑی ہے کہ قوام اور برپا رہنا تمام اعضاے بدن کا انھین سے ہے پھر جب
انمین آفت پہونچی یہ دلیل خرابی کی ہے اور اگر یہ آفت عظیم ہوگی ان اعضا کا فعل باطل ہو جائیگا بس بیمار مر جائیگا - اگر ورم جگر کی وجہ سے
ہچکی پیدا ہو یہ دلیل ردی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ جب ورم جگر کا عظیم ہوگا اور گرم بھی ہوگا اُسکی آفت معدہ تک پہونچیگی بس معدہ مین

صفرا بہت پیدا ہوگا اور معدہ مین لدغ اور جھبن پیدا کریگا لہذا ہچکی آئیگی - اگر وہ ورم جو نیچے شراسیف کے ہو عضل شکم مین ہو دلیل ہوگا خطرہ کی خصوصاً اگر یہ ورم عظیم بھی ہو اور یہ بات بوجہ آفت کے عظیم ہونے کے اور طبیعت کے عجز سے کہ اسکا مقابلہ کرسکے پیدا ہوتی ہو جتنے ورم کہ شراسیف کے نیچے ہین پہلے تو سب دلیل خطرہ پر ہوتے ہین - پھر جب بیس روز گذر جائین اور تب باقی رہے اور ورم کی تحلیل ہوئی ہو ایسا ورم ضرور پک جائیگا اور اسمین پیپ پڑیگی - پھر خود ورم انھین پیپ پڑے ہوے اورام مذکورہ سے ایسا ہو کہ اسکا منھ باریک باہر برآمد نہوا ہو مراد یہ ہو کہ اُس پھوڑے کا منھ نہو بلکہ بڑا اور چوڑا ہو وہ دلیل خطرہ کی ہو - اسواسطے کہ جس ورم کا سر ابتدا اُبھر کر اونچا ہوجاتا ہو وہ لطافت مادہ پر دلیل ہوتا ہو اور مادہ کے رقیق اور گرم ہونے پر اُسکو دلالت ہوتی ہو پس ایسا ورم جلد پختہ ہوجاتا ہو اور پیپ اُسمین جلد پڑجاتی ہو اور سیلان اُسکا بطرف جلد کے بدن کی بیرونی جانب مین ہوتا ہو کہ اسی سیلان کو دلالت اعضاے شریفہ کی شخانت اور گندہ ہونے پر ہوتی ہو - اور جو قسم ورم کی بڑی ہو اور سر اُسکا چوڑا چپٹا ہو کثرت مادہ پر اور مادہ کے غلیظ ہونے پر اور اُسمین نضج پیدا کرنے سے طبیعت کے عاجز ہونے پر دلالت کرتا ہو اور چونکہ مادہ اُسکا غلیظ ہو اور زیادہ بھی ہو لہذا طبیعت اُسکو نضج دے کر باہر نکالنے سے عاجز ہوتی ہو - اور ایسا ورم جب پھوٹتا ہو اندر کی طرف پھوٹتا ہو جس سے تنفس مین ذبول یعنے تنگی اور سقوط قوت پیدا ہوتی ہو اور اندیشۂ ہلاک زیادہ ہوتا ہو - پھر اگر ایسے ورم کا پھوٹنا باہر کی طرف بھی ہو موت پر دلالت کریگا - اسکا سبب یہ ہو کہ ورم جب دونون طرف پھوٹے آفت کے عظیم ہونے پر دلیل ہوگا - جملہ اورام جو بڑے ہون اور ایذا دہی اُنکی زیادہ ہو اور اُنمین صلابت ہو خطرہ پر دلیل ہوتے ہین اور موت پر اُنکو دلالت ہو اور یہ دلالت بسبب آفت کے عظیم ہونے کے ہو اور اُسی آفت کے قوی ہونے پر اسقدر کہ طبیعت کو اُسنے مقہور اور مغلوب کردیا ہو - اگر کسی آدمی کو بیماری استسقا کی ورم جگر کی وجہ سے ہو پھر یہ ورم جگر پھوٹ کر اُسکا پانی اُس جھلی مین جائے جسکو صفاق کہتے ہین اور پیٹ اُسکا اسی پانی سے بھر جائے وہ آدمی مرجائیگا - وجہ اُسکی یہ ہو کہ جو ورم استسقا جگر مین ہوتا ہو اُسکی صورت یہی ہو چند نفاخات یعنے چھالے خواہ پھپولے جگر کے اوپر چڑھی ہوئی جھلی مین پڑتے ہین اور اُن چھالون مین پانی بھرا ہوتا ہو - پھر جب یہ چھالے پھوٹے وہ پانی یا صفاق مین جائیگا یا ثرب جو دوسری جھلی شکم کی ہو مثل چادر جرب کے پس یہ مقامات معدہ یدی رطوبت سے بھر جائینگے اور یہ معدہ یدہ اُسی جھلی کو شگافتہ کریگا اور شگافتہ کر جھلی پھٹ جائیگی لہذا مریض مرجائیگا - سبب یہ ہو کہ جو استفراغ کثیر دفعتہً ہو قوت کو تحلیل کردیتا ہو اور اسقدر قوت کو ضعیف کرتا ہو کہ اُسکی تلافی طبیعت سے ہو نہین سکتی ہو اسلیے کہ ہمراہ اسی پانی کے روح کی بھی مقدار کثیر خارج ہوجاتی ہو - جس شخص کے ورم شراسیف کے نیچے خواہ معدہ مین ہو خواہ اور اعضاے اندرونی مین اور وہ ورم شگافتہ ہو کر پیپ اُسمین سے مشابہ دردی شراب کے خواہ روغن زیتون کے دُرد کے برآمد ہو یہ دلیل ردی اور مہلک ہوگی اسلیے کہ مادہ مین طبیعت نے کچھ عمل نہین کیا اور نہ اُسمین نضج پیدا کیا کہ وہ مدہ سپید ہوجاتا - بیمار یرقان کا اگر جگر صلب اور سخت ہو یہ بھی دلیل ردی ہو اسلیے کہ یہ ورم صلب دا(؟) دلالت کرتا ہو اور ورم صلب جگر کا انجام ایسے وقت اکثر بطرف استسقا کے ہوتا ہو - جب شراسیف کے نیچے مراق شکم باریک اور لاغر ہوجائے اُن بیمارون کے بدن مین جنکو اسہال کہنہ عارض ہو یہ بھی ردی ہو اور سبب اسکا یہ ہو کہ یہ بات فناے رطوبت اعضاے غذا یہ پر دلالت کرتی ہو اور اُن اعضا کے سوکھ جانے پر جبکہ لاغری اور مبتلا ہونا ان مقامات مین پیدا ہو - جب اُس قسم قولنج کے جسکو ایلاوس کہتے ہین قے یا ہچکی پیدا ہو یہ دلیل ردی ہو اور اگر ہمراہ اسکے تشنج ہو ہلاک پر دلیل ہوگا - اور اسکا سبب یہ ہو کہ

اس قسم مین قولنج کے ایک آنتین سوکھ جاتی ہین خواہ باہم چسپیدہ ہوجاتی ہین اور طبیعت کو ممکن نہین ہوتا کہ فضلۂ براز کو نیچے سے دفع
کرسکے پس الٹا اُسی فضلہ کو بطرف معدہ کے طبیعت چڑھا لیجاتی ہے لہذا قے کی راہ وہ براز خارج ہوتا ہے اسی وجہ سے معدہ کو آفت
پہونچتی ہے پھر یہی آفت دماغ تک چڑھتی ہے اب ایسے وقت تشنج پیدا ہوتا ہے اور اختلاط ذہن بھی عارض ہوتا ہے اور یہ دونون عرض
مہلک مین ایسے مرض ہین جس شخص کو تقطیر البول کے مرض سے وہ قولنج پیدا ہو جو بنام ایلاؤس مشہور ہے وہ آدمی سات روز کے
اندر مرجائیگا لیکن اگر تپ اُسکو آجائے اور بہت سا پیشاب اُسکا خارج ہو پھر نہ مریگا - اور یہ حکم چھٹے مقالہ مین فاضل بقراط کے
مین نے پایا ہے - اور فاضل جالینوس نے اس حکم کے سبب پر آگاہ ہونے سے عذر کیا ہے اور انکار بھی کیا ہے کہ یہ حکم بقراط نے
نہین دیا ہے - اگر کسی آدمی کے تہیگاہ اور کوکھ کے مقام پر درد ہو اور یہ درد حجاب سینہ تک چڑھے اور نیچے کے مقام مین درد مین سکون
ہوجائے یہ دلیل قتال ہوگی خصوصاً اگر تھوڑے سے دلائل ردی بھی اسکے ظاہر ہون پھر تو یہ دلیل موت پر ضرور ہوگی سبب اسکا یہ ہے
کہ درد جو اس مقام پر ہمراہ تپ کے ہوتے ہین ورم گرم سے عارض ہوتے ہیں پھر اگر یہ ورم حجاب تک چڑھ آیا اختلاط ذہن پیدا کریگا جو
مشارکت حجاب کے دماغ سے پس یہ قتال ہوگا اب اگر تھوڑی سی خراب دلیل اسکی پیدا ہوئے موت ضرور واقع ہوگی - اور اگر کوئی علامت
محمودہ پیدا ہوئے مرض کے انضاج اور پختگی مادہ ورم کے اوپر دلالت قوی ہوگی اور اب انجام اس ورم کا تشنج کی طرف ہوگا یعنے پیپ پڑجائیگی
اگر مثانہ مین کسی کے ورم صلب ہو اور تپ بھی ہر وقت بنی رہے کسیوقت نہ اُترے یہ دلیل قتال ہوگی سبب اسکا یہ ہے کہ ورم گرم
جسوقت مثانہ مین ہوگا آنت پر تنگی ڈالیگا اور براز خارج نہوسکیگا - پھر اگر اسی ورم کے ہمراہ تپ بھی ہر وقت سی رہے اور درد بھی ہو
اُسوقت یہ ورم قتال ہوگا ہان مگر یہ کہ مریض پیشاب کرے جو پختہ اور نضج یافتہ ہو اور اُسی پیشاب مین مدہ بھی ہو اس ذریعہ سے مریض کی
جان بچ جائیگی - اور اگر انمین سے کوئی بات نہو اور تپ ہر وقت چڑھی رہے موت قریب ہوگی یا تو پہلے ہی ہفتہ مین ساتوین روز خواہ اس سے
پہلے (جیسے تیسرے روز) اگر زن حاملہ کے رحم مین وہ ورم پیدا ہو جو بنام حمرہ مشہور ہے یہ علامات موت سے ہے - اور اگر معدہ اور جگر
اور مثانہ مین جراحت پیدا ہو اور زخم بڑا ہو یہ اُسوقت موت پر دلالت کریگی اور اگر زخم چھوٹا سا ہو پس کبھی ایسے مریض کو شفا بھی
ہوسکتی ہے - مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ ایک آدمی کی سوئی آنتون مین جراحت پہونچی تھی اور فضلہ براز اُسی زخم کی طرف سے
خارج ہوتا تھا پھر وہ آدمی نہ بچا مر ہی گیا - مگر فاضل اطبا جالینوس نے لکھا ہے کہ اُسنے ایک آدمی دیکھا جسکے قریب جگر کے جراحت
پہونچی تھی اور ایک کنارہ جگر کے کنارون مین سے اسی جراحت سے کٹ بھی گیا تھا باینہمہ پھر وہ شخص شفایاب ہوا - لیکن
جسوقت کہ جراحت جگر کے گہری طرف خواہ جگر کے اُبھرے ہوئے کی طرف پہونچے ایسا آدمی زندہ نہ رہیگا - مثانہ کا حال یہ ہے
کہ اگر جراحت مثانہ کے شحم تک پہونچی یعنے اُسکے چرب ناک مقام تک ممکن نہین کہ وہ آدمی زندہ رہے اسلیے کہ جوہر مثانہ کا
عصبی ہے ممکن نہین کہ جوڑ سکے - گردہ کا یہ حال ہے کہ اُسکا جوہر لحمی ہے اگر جراحت زیادہ عظیم نہوگی جسکا فعل غلیظ ہوتا ہے مراد
یہ کہ اُسکا اثر زیادہ موذی ہے البتہ گردہ کی ایسی خفیف جراحت مندمل ہوجائیگی اور اچھی ہوجائیگی - اگر حمی مطبقہ مین لرزہ
چند مرتبہ ایک روز مین چڑھتا ہو اور قوت ضعیف ہو یہ دلیل ہلاک مریض پر ہے اسلیے کہ لرزہ جب بدن ضعیف مین آتا ہے
بہت ستاتا ہے اور کانپنے کی وجہ سے تمام بدن بلکہ ہڈیان تک ہل جاتی ہین اور ضعف کو اور زیادہ کرتا ہے اور قوت کو ساقط
کردیتا ہے - اگر تپ مین التہاب اور خفقان عارض ہو یہ علامت ردی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ خفقان اور تھرتھری معدہ کے منھ کو

سبب کثرت مرار یعنے صفرا کے عارض ہوتی ہے اور قوت سے اسی فم معدہ کے۔ اگر کسی کو خوب عصاے مدنی سے ورم یا درد ہو اور اسکے بعد یکبارگی کرب اور پیاس کا ہیجان ہو جائے موت پر دلیل ہوگی۔ سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت پلٹ کر اندر بدن کے آتی ہے اور اطراف قلب اور معدہ مین لہذا انھین اعضا مین بھڑک اور جلن پیدا ہوتی ہے جس شخص کو حمی حادہ کی اسمین سے کوئی ایسی بات عارض ہو جس سے بحران ایسی تپ کا ہوتا ہے میری مراد اس بات سے بعض قسم کے استفراغ سے ہے اور باوجود ایسے استفراغ کے پھر بھی اسکو کچھ نفع نہوا ہو۔ پھر اگر تیسرے روز کوئی علامت ردی پیدا ہو وہ آدمی ضرور مرنے والا ہے۔ اور اگر چوتھا روز خرابی مین شامل ہو تیسرے روز کے ہے اسکی موت جیسے چھٹے یا ساتوین روز ہوگی۔ اگر تپ محرقہ مین تمدد اور تشنج پیدا ہو یہ دلیل ردی ہے سبب اسکا یہ ہو کہ تشنج ایسے وقت رطوبت کے نکل جانے سے اور رطوبت کے سوکھ جانے سے عارض ہوتا ہے اسی واسطے یہ تشنج علامت ردی ہے اگر ہچکی استفراغ کثیر کے ہونے سے عارض ہو مثلاً خون نکلنے سے یا قے یا دست آنے سے وغیرہ یہ دلیل ردی ہے اسواسطے کہ ہچکی بھی وہ قسم تشنج کی ہے کہ استفراغ اور امتلا دونون طرح سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جو تشنج بسبب استفراغ کے پیدا ہو وہ زیادہ برا ہے اور بدشواری اس سے نجات ملتی ہے۔ اور جس شخص کو تمدد عارض ہو وہ آدمی چار روز کے اندر مر جائیگا اور اگر چار دن سے زیادہ ہو جائین اور نہ مرے پس وہ اچھا ہو جائیگا سبب اسکا یہ ہے کہ تمدد کی ایک مدت ہوتی ہے جو کہ چار روز سے زیادہ طولانی ہے مترجم شاید مراد یہ ہو کہ تمدد غیر مہلک کی مدت چار روز سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور مہلک قسم تمدد کی بس چار ہی روز مین قتال ہوتی ہے فقط اگر استفراغ خون سے اختلاط ذہن اور تشنج پیدا ہو یہ دلیل مذموم ہے اسکا سبب یہ ہے کہ تمدد سے جب استفراغ حد اسراف اور زیادتی کو پہونچے یبوست اور خشکی عارض ہوگی اور یبوست سے تشنج پیدا ہوگا اور جب آفت دماغ تک پہونچیگی پھر اختلاط ذہن لاحق ہوگا اور مریض کا خیال موت پر جم جائیگا۔ اگر بدن پر زخمہاے کاری لگین اور ورم ان زخمون مین نہو جائے یہ دلیل ردی ہے اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ورم اندر بدن کے ہے۔ اگر اطفال کے بدن مین قروح خبیثہ پیدا ہون ہلاک پر دلیل ہونگے اسلیے کہ اطفال کو کوئی ایذا کا نہین ہے اور نہ علاج پر صبر کر سکتے ہین۔ اگر آنکھ کے اوپر والے پپوٹے مین تہبج یعنے پھول جانا پیدا ہو اس شخص کے بدن سے جسکو پہلے تپ آتی تھی یہ بات مرض کے دوبارہ پلٹ آنے کی دلیل ہے اسلیے کہ ایسے تہبج کا پیدا ہونا حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ جو اعضا قریب میت اور مردار ہونے کے پہونچتے ہین پہلے وہ پھول جاتے ہین جیسے میت کے جثہ اسے بے روح پھول جاتے ہین جس شخص کو ایسے قطن یعنے ریڑھ مین ہو اور بعد ازان اسکے پہلوے سینہ مین شور و درد متعفن پیدا ہون یہ بھی ردی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ انتقال مادہ مرض کا اعضاے خسیسہ سے بطرف اعضاے شریفہ کے ہوا ہے۔ اگر کوئی بیماری طبیعت مریض اور اسکے سن کے اور وقت موجود منجملہ اوقات سالانہ کے نامناسب ہو یہ دلیل ردی ہے اور مریض ایسی بیماری کا خطرہ مین ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ مرض نے مزاج ناملائم نے پورا مقابلہ ان تینون کا کیا ہے اور تینون غالب اگر سب کو مغلوب کر دیا ہے بوجہ اپنی قوت اور شدت کے اور اسی وجہ خطرہ پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت کو ممکن نہین ہے کہ مرض کا مقابلہ کرسکے۔ یہ وہ امور تھے جنکے ایضاح اور صراحت بیان کر دینے کا ہمنے ارادہ کیا تھا منجملہ دلائل ردی کے جو اندیشہ پر اور خطرہ پر دلالت کرتے ہین اور ہلاک مریض کی خبر دیتے ہین بنا بر اس طریقہ کے جیسا کہ فاضل ابقراط نے بیان کیا ہے

اسکو سمجھ لینا چاہیے

باب گیارھوان ان علامات منذرہ کے بیان مین جو نجات مرض سے خبر دیتی ہین اور انکے اسباب و علامات کے بیان مین

جان تو خدا تجکو سعید کرے کہ ہمنے اپنی اسی کتاب مین تمام علامات اور دلائل ردی اور خراب کا بیان کردیا اور ان دلائل مین جو دلائل اور علامات دلیل خطرناکی کی ہین تعیین انکو اور جو دلائل اور علامات خبر دیتی ہلاک مریض کی کرتی ہین ان سب کو بیان کردیا - اب ہم ایسے دلائل کا بیان کرتے ہین جو خبر دیتی سلامت اور جان بری پر مرض سے کرتے ہین اور ان دلائل کا بیان کرتے ہین جنکے پیدا ہونے سے مریض کے مرنے سے بے خوفی ہوجاتی ہے اور ان دلائل کا بیان کرتے ہین جو مرض کے گذر جانے اور ہٹ جانے پر اور مرض سے نجات پانے پر دلالت کرتے ہین - اور یہ دلائل بھی جیسا ہمنے باب گذشتہ مین لکھا ہے بدن کے حال سے اور بدن کی ہیئت سے اور بدن کی قوت سے ماخوذ ہوتے ہین - اور کچھ دلائل افعال بدن کی جودت اور خوبی سے اور کچھ ان اشیا سے جو بدن سے خارج ہوتے ہین اور کچھ دلائل نظر طبیعت مرض کے ماخوذ ہوتے ہین - بدن کے حال سے جو دلائل ماخوذ ہین وہ یہ ہین کہ اگر مریض کا چہرہ مشابہ صحیح آدمی کے چہرہ کے خصوصاً اگر اپنے چہرہ کے مثل اسکا چہرہ ہو جیسا زمانۂ صحت مین تھا یہ بات دلیل سلامت مریض پر ہوگی اس مرض سے جسمین گرفتار ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ اکثر ہیئت مریض کے چہرہ کی اصلی اور طبیعی یہ ہوتی ہے کہ چہرہ اسکا سوکھا ہوا اور سوتا ہوا زمانہ صحت مین ہوتا ہے اور ناک بھی اسکی پتلی اور رنگ چہرہ کا صاف یعنی مثل سیسے کے خواہ اور خراب رنگ پر ہمیشہ حال صحت مین ہوتا ہے پس اگر ایسے آدمی کا چہرہ مرض مین بھی اسی طرح کا ہو کچھ تغیر اسمین نہو ایسا چہرہ کسی امر خوف رسیدہ پر دلیل نہوگا بلکہ سلامت مریض پر دلیل ہوگا اگر حرارت مریض کے تمام بدن مین برابر اور یکسان ہو اور مختلف نہو کہین کم اور کسی جگہ زیادہ - یہ بھی اسکے سلامت پر دلیل ہے یعنے اندرونی اعضا اسکے ورم سے بچے ہوے ہین - اگر یرقان کسیکو ساتوین روز خواہ اسکے بعد کسی بحرانی روز میں حادث ہو یہ بھی سلامت اس مرض پر دلیل ہے جسکا بحران یرقان سے ہوا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ایسا یرقان دلالت کرتا ہے کہ طبیعت بدنی دفع کرنے پر خلط کے قادر ہوئی ہے کہ صفراوی مادہ کو اسنے خارج بدن کی طرف دفع کردیا ہے - اگر شراسیف کے نیچے پیڑو وغیرہ غلظ اور گندہ ہونے سے محفوظ ہون اور فربہی معتدل انمین ہو یہ بھی سلامت پر دلیل ہے اسلیے کہ انکی ایسی حالت غذا کی سلامت حال پر دلالت کرتی ہے لیکن جو دلائل جودت اور خوبی سے افعال حیوانیہ کے ماخوذ ہین انمین سے کچھ تو افعال طبیعی سے اور کچھ افعال نفسانی سے ماخوذ ہوتے ہین افعال نفسانی مین صحت ذہن اور خوبی فکر (منطق) اور صفائی حواس خمسہ اور بآسانی اور سہولت سے مریض کا اٹھنا بیٹھنا اور حرکت کرنا اور اچھی طرح سے لیٹنا اور کروٹ بدلنا خصوصاً وہ انداز خاص لیٹنے کا جسکی عادت مریض کو حالت صحت مین تھی کہ یہ سب افعال دلیل سلامت پر مرض سے ہوتے ہین اسلیے کہ یہ سب امور خوبی سلامت حال دماغ پر دلالت کرتے ہین اور جو کچھ دماغ سے اگتا ہے مثل پٹھے اور نخاع کے اسکے سلامت پر دلیل ہوتی ہین اور جودت قوت محرکہ ارادیہ پر اور قوت طبیعیہ پر مطابق خواہش اور طلب عادت کے دلالت کرتے ہین - پھر اگر بیمار شب کو سوتا ہو اور دن کو جاگتا ہو اور جب نیند سے چونکے اسمین خوبی اور قوت پیدا ہو یہ دلیل محمود ہے اسلیے کہ طبیعت سوتے وقت مادۂ مرض کو اپنی قوت سے مغلوب کرتی ہے اور اسی مادہ مین نضج دیتی ہے - مگر مناسب ہے کہ یہ بھی معلوم رہے کہ ہر ایک مرض مین ذہن کی جودت اچھی اور جید علامت نہین ہے اسلیے بیماران ذرب یعنی مختلف رنگ کے دستون کے بیمار اور سل کے بیمار مرجاتے ہین اور ذہن انکا سلیم اور درست ہوتا ہے - بلکہ جودت ذہن امراض حادہ اور دماغی امراض مین علامت جید ہے لیکن فساد ذہن خراب علامت ہے ہر مرض مین اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہ دماغ کو آفت پہونچی ہے - اگر سرسام کے مریض کو چھینک آئی ہو یہ دلیل

محمود ہوگی بہ نسبت مرض سرسام کے اور سبب اسکا یہ ہے کہ دماغ اب قادر رہا ہے دفع کرنے پر فضلہ اور شے موذی کے - اسی وجہ سے چھینک
آئی ہے اگر زکام کے سبب سے آتی ہو بہت اچھی ہے واسطے اُس دماغ کے ہے جو بخارات سے بھرا ہوا ہو - مگر مناسب ہے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ
چھینک کا علامت محمود ہونا بہ نسبت امراض دماغی کے ہے لیکن بہ نسبت امراض سینہ کے بھی چھینک خراب علامت ہے اسلیے کہ چھینک
آنے سے سینہ ہل جاتا ہے اور مادہ سینہ کی طرف اُترتا ہے - جس شخص کے اعضاے سر میں کسی جگہ درد ہو بوجہ ورم دموی کے خواہ
بسبب رطوبات ناپختہ کے جو سر میں فراہم ہوے ہوں اگر ایسے آدمی کے کان سے خواہ نتھنے سے مدہ خواہ پانی خارج ہو اُسی وقت
درد میں سکون آجائیگا اور مرض جاتا رہیگا - جو دلائل کہ افعال حیوانی سے ماخوذ ہیں وہ یہ ہیں اگر سانس اچھی طرح سے آتی جاتی ہو
نہ تو متواتر ہو اور نہ متفاوت اور نہ منقطع یعنے کبھی چلے اور کبھی رُک جائے اور نبض بھی اُس وقت قوی اور منتظم ہو یہ بات اقوی دلائل اور علامات
امن اور سلامت سے ہوگی اور مریض کے ہر مرض سے خلاص پر دلالت کریگی اسلیے کہ یہ کیفیت اعضاے تنفس کی سلامت حال پر دلیل ہے
جن اعضا سے حیات کی صورت ہے اور ان اعضا کی قوت پر بھی اُسکو دلالت ہے - جیسے کہ خراب حالی تنفس کی اور خرابی نبض کی علامت
ردی ہے ہر مرض میں اسلیے کہ یہ بات ضعف قوت حیوانی پر دلالت کرتی ہے - جو دلائل کہ افعال طبعی سے ماخوذ ہیں وہ یہ ہیں کہ اگر خواہش
بیمار کی غذا کی طرف اور راغب ہونا اسکا اور طعام پر راغب ہونا بقوت ہو اور ہضم بھی اُسکا جید ہو یہ دلیل اچھی ہے - اسلیے کہ یہ امور سلامت
حال پر آلات غذا کے دلالت کرتے ہیں اور طبیعت مدبرہ بدن کے قوی ہونے پر اور طبیعت کی توجہ پر اس طرف کہ جو مقدار بدن سے
بوجہ مرض کے تحلیل پا کر کم ہوگئی ہے اُسکا بدل پیدا ہو - جو دلائل سلامت کے ان اشیا سے ماخوذ ہیں جو بدن سے خارج ہوتے ہیں وہ یہ ہیں
کہ براز جو رقت اور غلاظت میں معتدل ہو اور بطرف شکل ذہبی کے مستحیل ہوگیا ہو یعنے رنگ اُسکا سنہری ہو اور زیادہ زرد نہو دلیل
سلامت پر ہوتا ہے مریض کے - اسلیے کہ ایسا براز جودت قوت ہاضمہ پر اور معدہ کی قوت پر اور آنتوں کی قوت پر دلالت کرتا ہے - اگر
ہمراہ پاخانہ کے بڑے بڑے کیڑے جنکو حیات کہتے ہیں خارج ہوں کسی دن منجملہ ایام بحران کے یہ بھی دلیل سلامت پر ہوگی اسکی وجہ
یہ ہے کہ طبیعت قوی ہوئی ہے مادہ کے دفع کرنے پر جس سے طبیعت کو ایذا پہونچ رہی تھی پس اُسنے بھی حیات کو دفع کیا ہے اور کیڑے
خود بھی دفع ہو کر اپنی قوت سے مع قوت طبیعت کے باہر آگئے ہیں - اسی طرح سے اگر طبیعت فضلہ براز کو کسی یوم باحوری میں دفع کرے
اور اُسکے خارج ہونے سے مریض کو کسیقدر سبکی پائی جائے اور تپ میں سکون آجائے یہ بھی دلیل سلامت پر ہوگی اور مرض کے دور ہونیکی
جس شخص کے کان دفعۃً بہرے ہوگئے ہوں بسبب تپ آنے کے پھر اُسکو صفراوی دست آئیں اُسکا بہراپن جاتا رہیگا سبب اسکا
یہ ہے کہ یہ بہراپن مرار کے سر کی طرف چڑھنے سے عارض ہوا تھا اور جب صفرا نیچے اُترا بہراپن جاتا رہا - اسی طرح اگر کسیکو اسہال صفراوی ہو
اور پھر وہ شخص بہرا ہو جائے دست اسکے بند ہو جائینگے اور سبب اسکا مخالف اسکے ہے جو پہلے فقرہ میں ہمنے لکھا ہے - اگر مریض مالنخولیا کو
خونی دست آئیں اُن رگوں کے منہ کھلجانے سے جو مقعد میں ہیں یہ دلیل محمود ہے اسلیے کہ اسکو دلالت ہے کہ مادہ سوداوی جو سر میں تھا
اب شکم کی طرف اُترا ہے - اسی طرح مقعد سے خون نکلنے سے نفع پاتا ہے وہ مریض جسکے طحال میں اقسام درد کے ہوں - جس شخص کو استسقا کی
بیماری ہے اور اب اُسکو اسہال بلغمی عارض ہو خواہ رطوبت مثل پانی کے دستوں میں خارج ہو اُسکا مرض استسقا اسی ذریعہ سے دور ہو جائیگا
اگر کسیکو اسہال بہت دنوں سے ہو اور پھر اُسکو قے جاری ہو جائے اسہال بند ہو جائیگا وجہ یہ ہے کہ جو مادہ دستوں میں خارج ہوتا تھا اب وہ
اوپر کی طرف چڑھ کر قے کی راہ سے خارج ہوتا ہے - اگر کسیکو آشوب چشم کا مرض ہو اور پھر اسکو دست آنے لگیں یہ دلیل محمود ہے اسلیے کہ جس

مادہ نے مرض آشوب چشم کو پیدا کیا تھا نیچے اترتا ہے پیشاب کا یہ حال ہے کہ اگر اسکا رنگ اچھا ہو نہ گہرا زرد بلکہ اترج کے رنگ پر یعنی چکوترہ کے
چھلکے کے اور اسمین عارضہ ہو جو سپید رنگ کا جو نیچے کی طرف شیشی کے گرنے کو ٹھہراتا ہو یہ بات دلیل سلامت پر مرض سے ہوگی اور اسمین
منتشر اور متصل ہو کہ ثفل پیشاب مین نشین اور چکنا ہو اور شیشے کے نیچے تہ نشین ہو یہ بھی سلامت پر دلیل ہے اور سبب یہ ہے کہ
مادہ مرض کا نضج دیتا ہے اور اسکو سستا اعضائے اصلی کے کر دیا ہے۔ مگر یہ بھی معلوم رہے کہ خرابی پیشاب کی جملہ امراض مین علامت ردی ہے
اور اچھا ہونا پیشاب کا سوائے پتون کے اور اندرونی اعضا کے ورم کے اور سوائے امراض جگر اور گردے کے قت دلیل سلامت پر نہین ہے
لیکن دماغ اور قلب کے امراض مین جبکہ اخلاط موذی ہوتے ہین وہ اسفل بدن کی طرف سین اترتے ہین تاکہ پیشاب کی راہ سے نکلین
مترجم ظاہر مراد اسفل بدن سے وہ مجاری ہین جدھر سے مادہ مثانہ مین آتا ہے ورنہ ابھی بحران کے مرض مین دستون کا آنا اور
ایسا ہی مین اسہال صفراوی کا سفید ہونا اوپر مذکور ہو چکا ہے لہذا ہمکو لازم ہے کہ اسفل بدن کی تاویل کرین انھین مجاری سے جس
مجاری سے مادہ بطرف مثانہ کے پہونچ کر براہ پیشاب دفع ہوتا ہے **متن** پیپ اور ریم کا پیشاب مین ظاہر ہونا بزرگتر اور بہتر دلائل
صحت سے ہے اور سلامت مرض سے ہے۔ جو دلائل تھوک سے ماخوذ ہین وہ یہ ہین کہ جب بیمار ذات الجنب اور ذات الریہ کا ابتدائے
مرض مین سپید اور رقیق سے تھوکتا ہو بعد اسکے تھوڑا تھوڑا گاڑھا ہوتا جائے اور برآمد اسکی بسہولت ہو اور کوئی مادہ ابتدا مین
خارج ہوتا ہو اور دفع کرنا اسی تھوک کا قوت سے ہو اور اسمین کوئی خراب رنگ بھی نہو جیسے سرخ اور سیاہ خواہ گہرا زرد اور بو بھی اسکی
کریہ اور ناگوار نہو یہ بات نضج مرض اور سلامت پر اسی مرض سے اور مرض کے تھوڑی دیر رہنے پر دلیل ہوگی۔ اگر ان لوگون کو پھوڑا ہوجائے
ذات الجنب اور ذات الریہ اور نفث الدم کا پھوٹ جائے اور مدہ سپید اور پاکیزہ آمیز ہو سے حرارت دور ہوتے ہی برآمد ہو اور تپ اسی روز
ٹھہر جائے اور بیمار کو اشتہائے طعام پیدا ہو یہ علامت جید ہے اور سلامت کی خبر دیتی ہے اور مریض کی نجات پر دلیل ہوگی اسلیے کہ یہ دلائل
سب کے سب قوت پر طبیعت کے اور اسی طبیعت کے مرض پر غالب ہونے پر دلالت کرتے ہین۔ جو دلائل پسینہ سے ماخوذ ہین وہ یہ ہین
کہ پسینا اگر اس مریض کو بروز بحران آجائے جسکو حمی مطبقہ ہو اور حرارت اسکی معتدل ہو اور پھر پسینا تمام بدن مین یکسان برآمد ہو اور
زمانہ اسکے نکلنے کا بھی معتدل ہو مراد یہ ہے کہ نہ دیر مین آتا ہو اور نہ بہت جلد اور رنگ اسکا سپید ہو اور بو اسکی ناگوار نہو یہ بھی سلامت پر
دلیل ہوگا مرض سے اور مرض کے دور ہوجانے پر۔ جو دلائل نکسیر چلنے سے ماخوذ ہین وہ یہ ہین کہ اگر نکسیر کسی بحران کے روز حمیات
دموی مین جاری ہو وہ دموی تپ جو ورم دماغ سے یا بعض اندرونی اعضا کے ورم سے پیدا ہوتی ہے سلامت سے مرض کے اور
قوت مریض پر دلالت کرتی ہے۔ جو دلائل کہ علل اور امراض سے سلامت پر دلالت کرتے ہین وہ یہ ہین کہ جو مرض بعد کسی مرض کے
واقع ہو اور بہ نسبت مرض سابق کے خفیف ہو اور موضع اشرف مین بہ نسبت اسی مرض سے نہو پس یہ دوسرا مرض سلیم ہوگا جس شخص کے
سر مین درد ہو اور درد شدید ہوتا ہو اور اسکے دونون کانون مین یا دونون نتھنون مین سے پیپ نکلے خواہ پانی خارج ہو وہ بیمار
اسی وجہ سے اچھا ہوجائیگا اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ یہ درد سر مین بسبب ورم کے تھا اور جب پانی خواہ مدہ خارج ہوگیا
درد ٹھہر گیا جب بیمار سرسام اور دوسرس کو بواسیر کی بیماری لاحق ہو یہ دلیل محمود ہے سبب اسکا یہ ہے کہ مادہ اوپر کے اعضا سے نیچے کی
طرف اترا ہے۔ بیمار ذبحہ کے سینہ مین جب حمرہ اور ورم پیدا ہو اور غائب ہوجائے اور کسیقدر ورم اندر کی طرف بھی پلٹ جائے یہ
دلیل اسکی سلامتی پر ہوگی سبب اسکا یہ ہے کہ طبیعت نے مادہ ورم ذبحہ کو دفع کیا ہے اور اسی طرح سے اگر ورم اور حمرہ دونون دفعۃً

عائب ہوکر پھر عود کرین اور نکل آئین یہ بھی سلامت پر دلالت کرینگے اسی مرض سے۔ اسی طرح اگر حلق اور زبان مین ورم ہو یعنی بیماری میں
ہوجائے ذبحہ سے سلامت پر دلالت کریگا۔ اگر پرانی کھانسی کے مریض کے دونون انثیین مین ورم آجائے اسکے ذریعہ سے اسکی کھانسی
جاتی رہیگی سبب اسکا یہ ہے کہ مشارکت اعضاے سینہ اور اعضاے براز مین جو ہے اسی مشارکت سے جس مادہ کی وجہ سے ہمیشہ
کھانسی آتی تھی منتقل ہوکر بطرف انثیین کے آیا ہے۔ اگر بیمار ذات الریہ کا جو نہایت خطرناک ہو اسکے پانون مین پھوڑے برآمد ہون
اور جو کچھ تھوکتا ہو وہ پختہ بھی ہو اور بآسانی خارج ہوتا ہو اور پیشاب مین اسکے ثفل رسوب یعنے تہ نشین اجزا سپید اور چکنے برآمد ہون
یہ دلیل اسکے سلامت کی موجب ہے اسلیے کہ طبیعت ایسے وقت قوی اور توانا ہوئی ہے مادہ کے دفع کرنے پر اور اسی مادہ کو اعضاے
شریفہ سے نکال کر ایسے اعضا کی طرف دفع کردیا ہے جنکو کسی طرح کا شرف نہین ہے۔ اور پھوڑے جو برآمد ہوے ہین انکے درد میں
سکون اور انکا اچھا ہوجانا بہت جلد ہوجائیگا۔ جب بیمار ذات الریہ کہنہ کے کان کی جڑ مین خراج یعنے پھوڑا پیدا ہو اور پیپ
باہر کی طرف خواہ ان مقامات مین جو نیچے شراسیف کے ہین دلیل سلامت پر ہوگی مرض مذکور سے اور خلاص پر دلالت ہوگی
اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ خراجات ناصور ہوجائینگے۔ سبب اسکا یہ ہے کہ مرض ذات الریہ کا خواہ اور اسی قسم کے امراض جو سینہ کے
اعضا مین ہون انکی مدت مین طول جب ہوتا ہے کہ خلط اور مادہ مرض کا غلیظ اور بالزوجت ہو اور جب مواد کی یہ صورت ہوگی اور طبیعت کو
انکا پختہ کردینا اور انمین اصلاح کرنی ممکن نہوئی پھر جب بقدر دلائل نضج اور سلامت کے ظاہر ہوے اسی فضلہ کو طبیعت دفع کریگی اور انہین مقامات پر اسکو پھینکیگی
اور بوجہ خرابی اسی مادہ کے مدت بقاء خراجات کی طولانی ہوگی یہان تک کہ وہ جراحات ناصور بن جائینگے۔ جب لزوم پیہم اس بیمار کو آتا ہو جسکو حمی مطبقہ ہے
یہ دلیل اس تپ کے دور ہونے کی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ حمی مطبقہ متعفن خلط سے عارض ہوتی ہے جو اندر ساکن اور متحرک
رگون کے ہے اور اعضاے ظاہری تک بھی وہ خلط پہونچ گئی ہے اور ریزش اسکی ان اعضا پر ہوتی ہے جو حساس ہین یعنے حس کرتے ہین
جب حمی غب کے بیمار کے دونون نتھنون مین اور دونون ہونٹون مین قروح پیدا ہون یہ امر اسکی تپ کے دور ہونے پر دلیل ہے
جب دوالی یعنے پانون کی رگین پھولنے کا مرض بیماران نقرس اور وجع مفاصل کو اور ان لوگون کو جنہین گردہ کے امراض ہین اور درد کے
بیمار کو عارض ہو نفع یاب ہونگے اور مرض سے انکو شفا ہوگی جس شخص کو بالخورہ کا مرض ہو اگر اسکو دوالی کی بیماری عارض ہو یعنی پانون کی
پھول جانے کی اسکے سر کے بال پھر سے اگینگے سبب یہ ہے کہ بالخورہ کا مادہ پانون کی طرف منتقل ہوکر آیا ہے۔ جب پرانے بیمار زلق الامعا کو
(یعنے جبکی آنتون مین غذا نہین ٹھہرتی اور پھسل جاتی ہے اور دست برابر اسے چلے آتے ہین) کھٹی ڈکار آنے لگے یہ دلیل محمود ہوگی اور
سبب اسکا یہ ہے کہ زلق الامعا کی بیماری جیسا ہمنے اوپر تمام پر بیان کیا [illegible] اسی کتاب مین یہی ہے کہ جسوقت آدمی کچھ کھالے بلا تغیر
وہ غذا فوراً پاخانہ کی راہ سے نکلجائے پھر جب کھٹی ڈکار آنے معلوم ہوگا کہ طعام اب معدہ مین ٹھہرا اور بطرف ترشی کے اسکا مزہ بدلا ہے
جس شخص کو تشنج کا مرض ہو بوجہ امتلا کے اور اسکو تپ آجائے تشنج سے اسکو نجات ملیگی سبب اسکا یہ ہے کہ یہ تشنج امتلاے خلط غلیظ سے
پیدا ہوتا ہے پھر جب اسکو تپ آئیگی وہ خلط لطیف ہوجائیگی۔ اور جب چوتھیا بخار اس شخص کو آئے جو تشنج مین گرفتار ہو وہ بھی شفا پائیگا
اسلیے کہ یہ تشنج بھی خلط غلیظ سے عارض ہوتا ہے پس حرارت اور عفونت چوتھیے بخار کی اسی خلط مین عمل کریگی اور مادہ تشنج کو سوختہ کردیگی
اور اسی طرح تپ کا مرض مرگی آنے سے بھی نجات دیتا ہے اور مرگی کے عارض ہونے سے منع کرتا ہے اور سبب اسکا وہی ہے جو ابھی ہمنے
بیان کیا ہے۔ اگر کسی آدمی کو ہچکی آتی ہو اور اسکو چھینک آجائے ہچکی دور ہوجائیگی جس شخص کے [illegible]

ارزم سکو تب آجائے یہ درد اسکا جاتا رہیگا- اسی طرح اگر معدہ خواہ آنتون مین خواہ طحال مین ریحی درد ہو یا سوء مزاج باردسے پھر اسکو تپ
بارد ہو جاہی تپ کے آنے سے درد اسکا جاتا رہیگا- اور سبب اسکا وہی ہی جو مذکور ہو چکا ہی- اگر نائرہ کے سوراخ اور مجری مین کوئی دانہ برآمد ہوا ور شگافتہ
ہو جائے اسی وجہ سے درد اسکا دور ہو جائیگا سبب یہ ہی کہ پیشاب کی حدت اور تیزی جب قرحہ پر بہیگی قرحہ کو مندمل کر دیگی اور سکھا دیگی- جب کسی
ایسے شخص کو جو اپنے مرض سے گرا ہوا ہی بوجہ ضعف کے (مگر بدن اسکا پھنسیون سے اور سوکھی کھجلی سے اور داد کے اقسام وغیرہ سے
پاک صاف ہی) اور یکا یک یہی پھنسیان خواہ سوکھی کھجلی یا داد وغیرہ اسکے بدن میں پیدا ہون دلیل ہوگی کہ طبیعت اب فضلہ خراب کے
دفع پر قادر ہوئے پس اسی فضلہ کو اعضائے شریف سے بطرف اعضائے خسیس یعنی جلد کے دفع کر دیا ہی اور اسی وجہ سے اسکے بدن کی
سلامت اور صحت پیدا ہوگی اور یہی امر مانع حدوث امراض حادہ کا اسوقت ہوگا- مناسب ہی معلوم کرنا اس بات کا کہ لڑکے اکثر
صعب امراض سے سلامت حال رہتے ہین اور سبب اسکا جلد جلد نمو انکے بدن مین ہونا اور دوسرا سبب یہ ہی کہ مادہ مرض کی تحلیل
بروقت آمد جوانی کے ہو جاتی ہی- اور مشائخ کا یہ حال ہی کہ جسکی قوت اس گروہ مین سے ضعیف ہو بہت کم اسکو نجات امراض قوی سے
ہوتی ہی اسلیے کہ انکے اعضائے بدنی رقیق اور سرد مزاج ہو چکے ہین اسی وجہ سے یہ لوگ قوی امراض سے نجات نہین پاتے اسکو
سمجھئے کہ رشد حاصل ہوگا-

باب بارھوان بیان مین شناخت اس چیز کے جسکا جاننا مناسب ہی اسکو جو پیشین گوئی مریض کے سلامت اور ہلاک کی خواہ اور اسی قسم کی کرے-

معلوم ہو کہ ہمنے اپنی اس کتاب مین علامات محمودہ کا بیان کر دیا جو خبر دیتی سلامت اور مرض کے دور ہو جانے کی کرتی ہین- اور
علامات مذمومہ جو ہلاک کی خبر دیتی ہین انکا بھی بیان کر دیا اسقدر کہ اسمین کفایت ہی اس شخص کے واسطے جسکا ارادہ پیشین گوئی کا
اس غرض سے ہو کہ جو مریض مرنے کے قابل ہی اسکی موت کی خبر دے اور جو مریض بچنے کے قابل ہی اسکے سلامت اور مرض کے دور ہونے کی
امراض حادہ وغیرہ سے خبر دے- پس مناسب ہی اس طبیب کو جو ارادہ ان علامات کی شناخت کا رکھتا ہو کہ ہمیشہ فکر اور غوض
کرتا رہے اور تمیز علامات مذکورہ مین بخوبی کیا کرے اور فکر و دلیل سے کام لے اور قیاس کا استعمال علامات جیدہ اور خراب
علامات مین کرے اور دیکھے کہ دونون مین زیادہ کس قسم کی علامات ہین از روے شمار کے اور از روے قوت دلالت کے
اور کون قسم کی علامات شمار مین بھی کم ہین اور دلالت مین بھی ضعیف ہین بنا بر اسی قاعدہ اور طریقہ کے جو ہمنے بیان کیا ہی ہر علامت
اور دلیل کی دلالت مین اسی طرح پر کسی جگہ تو ہمنے یون کہا ہی کہ یہ علامت موت پر دلالت کرتی ہی پس جہان پر یہ عبارت ہی ضرور وہ
علامت موت پر دلالت کرتی ہی اور یہ بھی اسی کا حال ہی کہ موت قریب پر دلالت کرتی ہی- اور کسی جگہ ہمنے کسی علامت کو ردی کی لفظ سے
تعبیر کی ہی اور اسکو مطلق چھوڑ دیا ہی یعنے کوئی قید نہین اسمین لگائی ہی- یا ہمنے کسی علامت کو ردی جدا کہا ہی یعنے یہ علامت
نہایت خراب ہی- اور اسی طرح ہمارا بیان بہ نسبت ان دلائل کے ہی جو سلامت پر دلالت کرتے ہین انکو بھی تو ہم یہ لکھتے ہین کہ یہ علامت
محمود ہی یا یہ لفظ ہمنے استعمال کیا ہی کہ یہ علامت زیادہ تر قوی ہی سلامت پر دلیل ہونے کی پس انھین دلائل کو پہچان کر اور انکی قوت کی
پہچان شناخت کرکے پھر مریض کی نسبت حکم وہی کرنا چاہیے جسپر وہ علامت دلالت کرتی ہی اور جو غالب اور اکثر اور اقوی ہو حکم انکا
وہی حکم کرنا چاہیے- اور یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ علامات قوی جو دلالت ہلاک مریض پر کرتی ہین شاید ممکن نہین ہی کہ ہمراہ قوی علامات

ایسا اتفاق ہو کہ جمع ہون اور ایک ہی جگہ دونون پائے جائین اسلیے کہ یہ دونون قسم کی علامات کنارہ پر ضد کے واقع ہین پھر دونون میں کچھ کم
ہونگے - اور بعضی علامات قوی ایسی ہین کہ اُنکی دلالت مین تغیر نہین ہوسکتا ہی تمامی شہرون مین اور تمام اوقات اور ہر ایک سن مین
ایسے جو علامت قوی محمود ہو وہ دلیل خیریت پر ہی - اور جو علامت قوی مذموم ہو وہ خرابی اور شر پر دلالت کرتی ہی - اسی طرح اگر مریض کو
صحت اور راحت باوجود علامات خراب حالی کے پائی جائے اور کوئی علامت جیدہ سوقت نہو مثلاً نبض کا قوی ہونا خواہ نفس کی خوبی
اور بشیاب کا نضج وغیرہ اور یا بیمار کا ایسا حال نظر آئے کہ اُسکو اعراض صعب لاحق ہون جیسے قلق اور اضطراب اور اختلاط ذہن اور
تخیلات فاسد اور آنکھ مین اندھیرا چھایا ہوا اور معدہ کے منہ مین درد پس ایسے اعراض کے حادث ہونے سے خوف نہ کرنا چاہیے
اسلیے کہ یہ اعراض ایسے ہین جنکا زوال بہت جلد ہوجاتا ہی اور انجام مین بیمار کو مرض سے سلامت رہتی ہی - اسی واسطے فاضل
بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہی - سزاوار اور لائق طبیب کے نہین ہی کہ فریب خوردہ ہو (جائے) مریض کی ایسی خفت پر جو خلاف قیاس ہو
پس حکم اُسکی صحت پر کردے) اور نہ ہول اور خوفناک ہو ایسے امور صعب سے جو کہ خلاف قیاس پیدا ہون - اسلیے کہ اکثر ایسے
اُمور خلاف قاعدہ جو پیدا ہوتے ہین ثابت اور برقرار نہین رہتے اور مدت اُنکے رہنے کی طولانی ہوتی ہی - بقراط نے اپنے اس
قول سے یہی ارادہ کیا ہی کہ علامات جیدہ ہمیشہ خیریت پر دلالت کرتی ہین اور علامات ردی ہمیشہ خراب حالی اور شر پر دلالت کرتی ہین
اور اُنکی دلالت باطل نہین ہوتی ہی - ہان اتنی بات ضرور ہی کہ جو کچھ ہمنے بیان کیا ہی علامات خیر اور شر کا حال اُنکی نسبت ممکن نہین ہی
کہ آدمی ہمیشہ صواب پر ہو اور کبھی اُسکی راے مین خطا نہو جو حکم وہ کیون نہ کرے - اسلیے کہ ہر زمانہ کے بڑے بڑے حاذق طبیبون کو ایسے
حکم کرنے مین خطا ہو جاتی ہی اور اکثر یہ خطا امراض حادہ مین حکم کرنے سے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ امراض بہت جلد اور بسرعت ایک حال سے
دوسرے حال کی طرف پلٹ جاتے ہین - اور باقی امراض جو مزمن ہین اُنمین شاید خطا ہے نہ کہ کسی حکم کو خوب سمجھ کر کرنے مین نہین ہوتی
اسی واسطے فاضل بقراط نے کہا ہی کہ حکم کرنا اور خبر دینا موت کی خواہ زندہ رہنے کی امراض حادہ مین نہایت درجہ پر وثوق کے نہین ہی
اسلیے کہ مادہ ان امراض کا لطیف ہی اور جلد اُنکو حرکت ہوتی ہی اور ایک حال سے بطرف دوسرے حال کے پلٹ جاتے ہین - ہان اگر
طبیب ماہر ہو اور زمانہ دراز تک اُسنے کتب بینی کی ہو اور بیمارون کی خبرگیری اور علاج مین زمانہ دراز کو بسر کیا ہو اور نظر شافی اُسکی
اسی بارہ مین رہی ہو تو شاید اُسکے کسی حکم مین اگر خطا بھی ہوگی تھوڑی سی ہوگی - اسی واسطے طبیب پر واجب ہی کہ زیادہ تر بیمارون کی خبرگیری مین
رہے اور جو کچھ کسی بیمار کا حال تغیر وغیرہ کا معاینہ کرے اُسکو یاد رکھے اور تمیز علامات مین خوبی کرے اور قیاس اچھی طرح سے کرتا رہے -
اور زیادہ تدبیر اور غور اُن احکام اور قواعد مین کرے جنکو ہمنے اس کتاب مین لکھا ہی - کہ اگر ایسا کریگا صواب پر زیادہ رہیگا اور خطا
اُس سے کم واقع ہوگی - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ طبیب کو ممکن نہین ہی کہ جملہ امراض کی ابتدا مین حکم سلامت سے مریض پر اور موت کا
حکم کسی اور مریض پر کردے ہان البتہ اُن امراض مین جو کہ چوتھے خواہ ساتوین روز منقضی ہوجاتے ہین یہ حکم ہوسکتا ہی اسلیے کہ علامات
ایسے امراض کی ابتدا ہی مین ظاہر ہو جاتی ہین لیکن جو امراض کہ چودھ روز خواہ بیس روز یا اُسکے بعد منقضی ہوتے ہین اُنمین طبیب کو
ممکن نہین کہ ابتدا سے مرض سے کسی مریض کی سلامت پر اور کسی کی ہلاک پر حکم کرسکے - بلکہ مناسب یہ ہی کہ تفقد اور تلاش علامات کی ہر تیسرے
روز کرتا رہے پس تغیر مرض کو اور اُسکی حرکت کو دیکھتا رہے کہ کدھر ہوتی ہی اور کیا حال اُسکا پھر کر ہوتا رہتا ہی - اور سبب اسکا یہ ہی
کہ زمانہ منتہی ان امراض کا دور ہوتا ہی اور حرکت اُنکی سست ہوتی ہی بوجہ غلیظ ہونے کے - اور علامت کا ظہور شاید اوائل ایام مین انکے

امراض کے ہیں ہوتا ہے بلکہ ظہور علامت میں تو خیر عدد طول و عرض کے ہوتی ہے اسی واسطے مناسب ہے کہ ان امراض کا حال ہر چوتھے روز ایک تر تیب سے دیکھا جائے تاکہ معلوم رہے کہ اسکا حال کیا ہوتا ہے اور بیمار میں الٹ پلٹ ہوتی ہے اسکو سمجھ لے کہ راہ صواب مجھکو ملجائیگی انشاء اللہ تعالے۔ اب چاہیے کہ یہ آخری مقام ہو ہمارے بیان کا بہ نسبت ان امور کے جنکا ہمنے بیان کرنے کا قصد کیا تھا امر علامات سدہ کا رستگاری مریض کی مرض سے اور اسکے اسباب اور علامات کے بیان کا خواہ اور امور جو اسی قسم کے ہیں اور بیان تمامی پر ہوا بوا مقالہ نہم کے اور یہ مقالہ تمامی نصف اول کے ہماری کتاب سے ہے جو مشہور بنام ملکی ہے اور وہ کتاب کامل الصناعت الطبی کے تالیف کی ہوئی رئیس فاضل ابو الحسن علی بن العباس طبیب کی جو شاگرد ہے رئیس فاضل ابو ماہر موسی بن سیار طبیب کا اور مشہور بنام طبیب عضد الدولہ کے اور اب شروع کرتے ہیں کلام کرنا گیارھویں مقالہ میں اور اس مقالہ میں اکتیس باب ہیں۔ اور خدا کے واسطے حمد اور فضل اور منت ہے

اور ہم سوال کرتے ہیں خدا سے توفیق کو اسلیے کہ خدا سمیع ہے اور قریب ہے اور مجیب ہے یعنے دعا اور مسئلت کو قبول کرتا ہے

خاتمہ بر معذرت از طرف مترجم

یہ کتاب جسکا نام کامل الصناعۃ ہے ایک بڑی معتمد اور نایاب کتاب ہے کہ ایسی کتاب اس فن میں شاید کمتر تصنیف ہوئی اور اسکے فوائد کا یہ حال ہے کہ بڑے دقیق اور پیچیدہ مسائل کو مصنف نے ایسی سلیس عبارت سے بیان کیا ہے جو شان علما اور ماہران فن کی ہے اور بیان تک آسانی تفہیم اور افہام کی مصنف کو مد نظر تھی کہ جس جگہ کوئی ضمیر یا اسم اشارہ ایسا داخل عبارت تھا جسکا مرجع منتشر خواہ مبہم تھا اسکی توضیح خود مصنف نے بلفظ (اعنے) کردی تاکہ متعلم مبتدی پر بھی مطلب کا سمجھنا آسان ہو جائے۔ اسی طرح اگر کسی فقرہ میں تعقید لفظی یا معنوی مترجمین اور ناقلین کلام بقراط اور جالینوس وغیرہ سے ہوئی تھی اسکو مصنف نے کس بلاغت سے دور کرکے صاف صاف اسکا مطلب اپنی عبارت میں ادا کر دیا اور پھر اسپر لطف یہ ہے کہ کسی غلط کار اور غلط رائے کی رائے کی تہجین اور تکوہت زیادہ نہیں کی بلکہ بڑے انکسار نفس سے یوں لکھدیا کہ میری سمجھ میں اس طرح آتا ہے خواہ مجھے صواب پر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اور ازین قبیل تہذیب اور ترتیب اور سلسلہ بندی کلام کی اور لطف بیان سبحان اللہ اسکی میں کہاں تک مدح اور ستایش کروں سچ ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایسی عمدگی بیان کی شاید کمتر کسی مصنف نے پائی ہو امام غزالی کی عبارت احیاء العلوم میں اور شارح مطالع کی عبارت جنھوں نے قطبی بھی لکھی ہے اور اخیر زمانہ میں شمس بازغہ کی عبارت کی سلاست اگرچہ نامزد ہے مگر ایسی ہندی کی چندی جیسی اس محقق نے کی ہے کسی عبارت میں آج تک نظر سے نہیں گذری شیخ الرئیس کی عبارت طبعیات شفا میں اور قانون میں بھی اعلی درجہ کی بلاغت پر ہے مگر توضیح کا منصب تو اسی مصنف کو ملا ہے۔ چنانچہ اساتذہ کی زبان سے مجھے خبر پہونچی ہے کہ اس کتاب کو شیخ الرئیس نے بعد تصنیف قانون کے دیکھ اور افسوس کیا کہ اگر پہلے سے اسکو یہ کتاب ملتی پھر یا تو قانون کو تصنیف نہ کرتا یا آنکہ اسی عنوان پر لکھتا۔ بہر حال ایسی عمدہ کتاب کا ترجمہ ایسے مترجم کیا لیاقت علمی کچھ بھی نہیں اور نہ سامان ترجمہ کتب جو درکار اور ضروری ہے فراہم اور کم سے کم یہ کہ ایک عمدہ صحیح نسخہ اصل کتاب کا تو بہم پہونچے چند سال سے مجھے تلاش اسکے نسخہ کی ہمیشہ ساں کی تھی بلکہ جب تک ترجمہ قانون جلد سوم امراض خاصہ کا تمام نہیں کیا تھا اسکی فکر مجھے [illegible] تھی اور سبب اسکا یہ ہے کہ چونکہ ہمارے ملک میں ان زمانوں فن طب پر بڑا زوال آگیا [illegible] زوال تو ایک طرف اور [illegible] [illegible] جدید روشنی جو دریا [illegible] مصحف بڑا اسنے ایک عالم کی آنکھوں میں [illegible] [illegible] شکایات [illegible]

[illegible] اسلام کے [illegible] اور مسائل جمیلہ کی [illegible]

قوم کیسی ہی ترقی علمی کرے مگر ہمارے قدما کی تحقیقات جملہ علوم مین جسقدر ہوئی ہے اُسکے مقابلہ مین کبھی ہموزن نہین ہوسکتی - اور یہ امر کچھ تعصب قومی سے اور تعصب مذہبی سے ہم نہین کہتے بلکہ مصر کے مدارس مین اب بھی جو اہل انصاف یورپ مین گذرتے ہین اُنکے قصائد عربی اگر بغور پڑھے جائین صاف گواہی دیتے ہین کہ اہل اسلام کے علوم آج سے لیکر ابتدا تک اور خدا کرے انتہا تک کسی قوم کی تحقیقات اُنکی برابری نہین کرسکتی ہے - بالجملہ ہمکو اسی حمیت قومی کی نظر سے مرکوز خاطر ہوا کہ جس طرح تمام مجلدات قانون کو ہمنے اُردو زبان مین ترجمہ کیا کامل الصناعۃ کو بھی مترجم کردیں - مگر کتاب کی نایابی مانع تعمیم ارادہ تھی آخر کو سنہ ۱۳۲۰ ہجری مین ہمکو یہ کتاب مطبوعہ مصر بعنایت جناب [illegible] ضلع چھپرا کے مقام حسین گنج مین ـ عاریت دی - چونکہ جرمنی اور مصر کا چھاپہ صحت مین معروف اور مشہور ہے لہذا ہمنے اُسی اعتماد پر ترجمہ لکھنا شروع کیا - ارے صاحب سچ ہے کہ اب مشہور لا اصل لہ یہ کتاب تو ایسی غلط چھپی ہے کہ چار چار باب اصل کے غائب اور ندارد کردیے اور فریب دہی کے واسطے حاشیہ پر لکھدیا کہ جتنے اصل نسخے اِسکے ہمارے پاس موجود ہین سب سے یہ ابواب ساقط ہوگئے اور پھر یہ [illegible] کر بے دھڑک غلط سلط جیسا بنا شروع کردیا الفاظ کا املا بھی بیسیون مقام پر غلط اور سطرین کی سطرین اکثر جگہ غائب کیا کہون کہ مجھے کسقدر دقت تصحیح الفاظ اور عبارات مین کرنی پڑی ایسی دقت تو کسی مسخ کتاب کے مطالعہ مین نہوتی ہوگی - مگر خدا کا شکر ہے چونکہ اکثر مسائل فن کے قریب باستحضار تھے لہذا اُنکو لا انکار ترجمہ کردیا اور مطلب ادا ہوگیا اور شاید بنظر ضرورت کسی جگہ توضیح کی بھی حاجت ہوا دیدہ زمانہ اور انا سے زمانہ تھی اپنی طرف سے بھی عبارت بڑھا دی جسکو (مترجم) کی لفظ سے اصل کتاب سے جدا کردیا ہے اگرچہ مین کیا اور میری تصنیف کیا اور میری بڑھائی ہوئی عبارت کیا تاہم جو لوگ اِس ترجمہ کو ملاحظہ کرین بنظر قومی ہمدردی اور بنظر اتحاد ملکی میری درخواست یہ ہے کہ بنظر اصلاح - تمام فاسد کو درست کرین اور جو اعتراض اور مناقشہ اُنکے ذہن مین آئے میری خاکساری اور اعتراف نادانی کو ملاحظہ کرکے اُسکی اصلاح کرین اور میری لغزش قدم کو معاف کرین اور تا امکان ملحوظ خاطر رکھین کہ ہمیشہ سے مصنفین اور مترجمین کا حصہ یہی ہے کہ بشری خاصیت سے خطا کرتے ہین اور سچ ہے جو بشر ہین اور آدمیت کا جامہ پہنے ہین وہ درگذر فرماتے ہین اِسلیے کہ خطائین اگر کسی کتاب مین ورود ہوتی ہین تو رفع خطا اور تسہیل مشکلات اور حل مغلقات اور تصویب خطایا سیکڑون ہونگی پس چونکہ ان الحسنات یذہبن السیئات یعنے نیکیان بُرائیون کو دور کردیتی ہین - میری لغزش خامہ کو بھی میری جولانی طبع اور لطافت ترجمہ ضرور معاف کرائیگی - اگرچہ مین نے مبادی اور مقدمات علم طب کو اِس زمانہ کی نظر سے بہت کچھ حاصل کیا ہے مگر جسقدر ضرورت مبادی کی اِس علم کو ہے اور جسقدر متقدمین کو علم اُن مبادی کا ہوتا تھا جیسے مصنف کتاب ہذا کو اتنا مجھے ہرگز نہین ہے - یہ بھی ایک بڑا عذر قوی ہے اگر مجھسے سیاقت کلام بڑھانے مین کسی قسم کا سوء فہم عارض ہوا ہو اب مین اِس معذرت کے بعد خدا سے طلبگار اعانت ہون کہ جلد دوم بھی اِسی طرح ختم ہوجائے پھر اُسکے بعد انشاء اللہ حاوی کبیر محمد بن اکبر نامی رازی کو بھی مترجم کرونگا

وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل نعم المولے ونعم النصیر

تمت

تمام شد جلد اول

ماہ جون سنہ [illegible]

[illegible]



رسالہ دفع الاوہام - مطبوعہ ۱۲۸۶ھ۔

دستور النجات عن مصائب الحمیاب - اسمین بیان ہر قسم کے بخارون کا ہی مع معالجہ بقاعدہ یونانی و ڈاکٹری جدید الطبع ترجمہ زاد غریب ۱۲۸۶ھ۔

بحر محیط - جلد اول شامل پنج رسالہ مصنفہ حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی مطبوعہ ۱۲۸۲ھ
اس کتاب مین بیان ہر عضو کا مع نسخہ جات بخوبی کے ساتھ ہی ہر کہ قابل دید و دیگر رسالہ [illegible] ہین۔

تریاق سموم - علاج زہر ہا۔

مطلوب الطالبین خطوط استعلامی۔

تجربات بشیر [illegible]

تحفۃ البحرین [illegible] طب یونانی۔

مخزن سلیمانی - ترجمہ اکسیر عربی۔

طب احسانی - مطبوعہ نظامی۔

قرابادین احسانی [illegible]

طب اکبر [illegible]

علاج [illegible]

[illegible]

و بیماری کا علاج۔

لغت مختص بمفردات طبیہ

مخزن الادویہ اردو - ہر لغت آغاز سطر سے جلی قلم دو جلد مین کامل۔

ایضاً - تین کالم مین یکجائی۔

ضروری الطب - مسمے بمخزن منفعت۔

مقالات احسانی۔

تحقیقات نادرہ طبی - معروف بہ مفردات [illegible]

کتب طب فارسی

مجموعۃ الفاظ الادویہ - یہ مجموعہ نوادر کتب سے ہے شامل اوسیر چار کتاب کے اول الفاظ الادویہ تصنیف حکیم [illegible] مرحوم [illegible] مفردات طبیہ مین بڑے پایہ اعتبار کی کتاب ہے [illegible]

[illegible]

نور الدین کہ یہ رسالہ معالجات ہر قسم امراض مین نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہی کہ شائقین نقد جان سے خرید فرماتے ہین۔

اکسیر اعظم - چار جلد مین جامع کلیات معالجات طب ہی مولفہ حکیم محمد اعظم خان الملقب بہ حکیم ناظم جہان۔

ملخص فصول بقراطی مشہور کتاب [illegible] کی جسکی تلخیص مولوی غلام حسین [illegible] فرمائی۔

خلاصۃ التجارب - مجربات طبیہ حکیم علوی خان مدونہ حکیم [illegible] بہادر

ایضاً - مطبوعہ جدید۔

تجربات اکبری - [illegible] تصنیف حکیم محمد اکبر خان معروف بہ حکیم ارزانی۔

[illegible] - مصنفہ حکیم [illegible] خان۔

کفایہ منصوری [illegible]

[illegible]

۱- میزان الطب محشے مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی-

۲- رسالہ دلائل النبض-

۳- رسالہ دلائل البول-

۴- رسالہ بحران مع جدول ایام بحران-

انیس الاطبا- مصنفہ مولوی صادق علی-

مطب علوی خان- نسخے نادر محسن کا مجموعہ از حکیم علوی خان-

مفرح القلوب- مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی-

عجالہ نافعہ- مصنفہ حکیم محمد شریف خان-

ام العلاج- عجیب رسالہ ہے حاوی [illegible]

[illegible]

لیکن نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولفہ حکیم عبدالحق صاحب-

کنز الاسرار- معالجات اسرار طب کا مبدا طور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مرادآبادی

بیج الحذاقت- تصنیف حکیم قدرت احمد-

رسالہ جنۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ- خاص امراض وبائی کا علاج اور انکے اسباب و علامات کا بیان تصنیف حکیم سید ابوالفضل علی المخاطب بہ شفاء الدولہ-

رموز الحکمت- مصنفہ مولوی رجب علی [illegible]

[illegible]

مدبر جنگ المخاطب بہ شفاء الدولہ مطبوعہ ۱۲۸۴ء-

قانونچہ طب-

قرابادین اعظم- مصنفہ حکیم اعظم خان مطبوعہ نظامی-

طب اکبر- محشی-

لغات

مختص بہ مفردات طب

مخزن الادویہ- مصنفہ حکیم سید محمد حسین علی خان واضح قلم مطبوعہ ۱۲۸۴ء-

اختیارات بدیعی-

کتب طب عربی

افسرائی- [illegible] قانون [illegible]

[illegible]